الجمعیۃ

Al-Jamiat

01 Jan 1932
To
28 Dec 1932

عرضِ مرتّب

راقم مشہور مفتی کا تعلق مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سے ہے۔ راقم کے دادا مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ قدیم نامور علمائے لدھیانہ کے خاندان کے فرد تھے۔ آپ کے والد مولانا عبداللہ لدھیانویؒ نے قادیانیوں کے خلاف کفر کا اولین فتویٰ دیا تھا، آپ کے دادا مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ اور تایا مولانا سیف الرحمٰن لدھیانویؒ 1857ء کی جنگِ آزادی میں فتویٰ دینے والے 34 علماء میں سرِفہرست تھے۔ یہ فتویٰ آزادی "صادق اخبار 1857ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ تقسیم ہند سے پہلے جمعیت علمائے ہند کے نائب صدر اور ناظم بھی رہے۔ آپ ہندوستان میں متحدہ پنجاب کے مفتی اعظم بھی تھے۔ آپ شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور جمعیت علمائے ہند کے سابق نائب صدر تھے۔

راقم کو اپنے دادا مرحوم سے متعلق تاریخی ریکارڈ درکار تھا، اسی سلسلہ میں "الجمعیۃ" کے پرانے شمارے تلاش کیے لیکن ہندوستان میں وہ شمارے نہ مل سکے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ مفتی اعظم ہندوستان مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے صاحبزادے مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن دہلویؒ نے انتہائی محنت سے "الجمعیۃ" کے تمام اخبار اس نیت سے اکٹھے کیے تھے کہ وہ اپنے والد مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے فتاویٰ کو مرتب کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زندگی میں وہ فتاویٰ مرتب بھی کیے جو "کفایت المفتی" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اپنے کام کی تکمیل کے بعد انہوں نے "الجمعیۃ" اخبار کو جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر اور دہلی ہندوستان کے ایک اسلامی ادارہ میں محفوظ کرنے کے لیے بھیج دیا۔ جمعیت علمائے ہند کے موجودہ صدر مولانا سید ارشد مدنی صاحب انگلینڈ تشریف لائے تو ان سے ملاقات کے دوران یہ افسوس ناک انکشاف ہوا کہ ان کے پاس موجود "الجمعیۃ" کے اخبارات کو دیمک لگ گئی ہے۔ اس انتہاء درجہ کی لاپرواہی سے الجمعیۃ کے اس اہم ترین ریکارڈ کے ضائع ہونے پر انتہائی افسوس ہوا۔

دوسرا ریکارڈ جو دہلی کے کسی اسلامی ادارے میں موجود تھا اس کے حصول کے لیے اس ادارے سے رابطے کی کوشش کی گئی لیکن کوشش کے باوجود رابطہ نہ ہو سکا۔

اس تمہید کا ایک مقصد مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن دہلویؒ (صاحبزادہ مفتی اعظم ہندوستان مفتی کفایت اللہ دہلویؒ صدر جمعیت علمائے ہند) کی کتاب "جمعیت علمائے ہند پر تاریخی تبصرہ" کے مطالعہ کی تاکید کرنا بھی ہے جس میں انہوں نے اپنے دور میں جمعیت علمائے ہند کی زبوں حالی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تاریخی حوالہ کے طور پر درج کر

رہا ہوں کہ آج جمعیت علماء ہند دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے، ایک کے صدر مولانا سید حسین احمد مدنی کے بیٹے مولانا سید ارشد مدنی ہیں اور دوسرے حصہ کے صدر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے پوتے مولانا محمود مدنی ہیں۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن واصف دہلویؒ نے اپنی اس کتاب میں اس اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دینی جماعتوں میں موروثیت ان جماعتوں کے دینی مقاصد کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

اسی اثنا میں کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کی لائبریری کے شعبہ Centre of South Asian Studies کے Archivist جناب پروفیسر ڈاکٹر Kevin Greenbank سے رابطہ ہوا جو Wolfson یونیورسٹی کے وائس پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ "الجمعیۃ" کے کچھ سالوں کا ریکارڈ یہاں دستیاب ہے جو نہرو یونیورسٹی انڈیا سے یہاں لایا گیا تھا۔ یہ ریکارڈ پرانی Reels میں موجود تھا جس سے لائبریری میں موجود خصوصی ڈیوائس کے ذریعے ہی استفادہ کیا جاسکتا تھا۔ چونکہ میں اپنی علالت کے باعث لائبریری جانے سے قاصر تھا اس لیے میں نے ان سے ان فائلوں کا عکس فراہم کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کرلی اور اپنی بیٹی کی ذمہ داری لگائی کہ وہ ان Reels کی فائلوں کو یکجا کر کے مرتب کریں۔ چنانچہ ان کے تعاون سے مئی 1926ء سے اپریل 1950ء تک کا ڈیٹا حاصل ہوسکا جن میں چند درمیانی سالوں/مہینوں کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اگرچہ یہ مکمل ریکارڈ نہیں ہے لیکن نہایت مفید اور مستند تاریخی ریکارڈ ہے۔

مجھے اس میں سے جو تاریخی معلومات درکار تھیں وہ تو میں اپنی کتاب "مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ اور اکابرین جمعیت علمائے ہند" میں جمع کرچکا ہوں لیکن چونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جس سے بہت سی چیزوں کے متعلق درست ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ سال کی ترتیب سے ان Reels کو مرتب کر کے شائع کردیا جائے تاکہ ہر شخص ان سے استفادہ کرسکے۔ اس کی ترتیب اور انٹرنیٹ پر محفوظ کرنے میں محترم جناب مولوی عبید الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ دار العلوم کراچی نے تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ راقم کے لیے اور راقم کے والدین، تمام اعزہ واقرباء بالخصوص راقم کے اکابرین علمائے لدھیانہ کے لیے دعائے مغفرت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

مشہود مفتی

ابن نعیم بن مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ

مطلوبہ صفحہ پر پہنچنے کے لیے کلک کریں

☜ جنوری 1932	☜ فروری 1932
☜ مارچ 1932	☜ اپریل 1932
☜ مئی 1932	☜ جون 1932
☜ جولائی 1932	☜ اگست 1932
☜ ستمبر 1932	☜ اکتوبر 1932
☜ نومبر 1932	☜ دسمبر 1932

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

ششماہی

سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ

ششماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

مسئول مدیر ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم جمعہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۱

RANIER
1 JAN 32

معاصرین کے افکار و آراء

احرار کی فداکاریاں (مدینہ)

فداکاران پنجاب نے مجاہدانہ عزیمت کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ صرف خوش ہو لینے اور اظہار فخر کر لینے کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام امت اسلامیہ کے گہرے غور و فکر کا محتاج ہے۔ یہ صحیح ہے کہ احرار اسلام سرفروشی کی راہ میں بے دھڑک چلے جا رہے ہیں وہ دار و رسن کو بوسہ دینے کے لئے مردانہ وار گامزن ہیں ان کی مائیں، بہنیں اور بیویاں، اپنے ہاتھوں سے اپنے عزیزوں کو جہاد و شہادت کے لئے تیار کر کے محاذ جنگ پر بھیج رہی ہیں۔ جو ایسے یہ پسند نہیں کرتیں کہ ان کے بچوں کے جسم میں ایک پھانس لگے وہ اس علم اور یقین کے ساتھ اپنے جگر گوشوں کو رخصت کر رہی ہیں کہ پولیس کی لاٹھیاں اور سنگینیں ان کے نازک جسموں کو چھید دیں گی۔ جو بیویاں اپنے خاوندوں کی ایک لمحہ کی جدائی گوارا نہیں کرتی تھیں وہ اپنے سرتاجوں کو مہینوں اور برسوں کے لئے جیلوں میں سڑنے کے لئے خوشی خوشی اور ہنسی ہنسی بھیج رہی ہیں ان کے دل اندر ہی اندر احساس جدائی سے خون ہو رہے ہیں لیکن اسلام اور ملت کی محبت کی آگ آنکھوں تک آ جانے والے آنسوؤں کو ایک ہی لپٹ سے خشک کر دیتی ہے اور غم زدہ ہونٹوں پر درد انگیز تبسم کھیلنے لگتا ہے۔ یہ سب کچھ پنجاب میں ہو رہا ہے ہم اس کے واقعات سنتے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور ملت کی عزیمت اور احرار کی سرفروشی پر ہم اظہار مسرت و افتخار کرتے ہیں لیکن کیا کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی سوچتے ہیں کہ جو نوجوان جیلوں میں چلے گئے ہیں ان کی مائیں اور بہنیں اور بیویاں کس حال میں ہیں، ان کی نگہداشت کون کرتا ہوگا، رکانے والے جیلوں کو سدھار گئے یا جنت والی میں پہنچ گئے لیکن ان کے عزیز اور بچے عزیزوں کے کھانے پینے کا سامان کون کرتا ہوگا۔

سر محمد یعقوب کا جواب (ہند)

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے غالباً اعتراض کیا تھا کہ مسلم لیگ کا صدر ایک قادیانی کو کیوں تجویز کیا گیا ہے؟ اس کے جواب میں مولوی محمد یعقوب صاحب نے اپنا خط بعض اخبارات میں شائع کیا ہے اور ہم تا منصف ہوں گے ...

بلکہ خود وہ ادیب مذہبوں کی بنیاد انگریزی غلامی پر نہیں ہے اور قادیانی مذہب کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے غلام رکھا جائے۔

قانون پیشہ جماعت پر پابندیاں (ہلال)

عدم تشدد کی تحریک میں حصہ لینا اور اس کے جرم میں قید و بند کی مصیبت برداشت کرنا کوئی ایسا اخلاقی گناہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے ہائی کورٹ وکیلوں کے ...

سرٹیفکٹ ضبط کرے لیکن ہندوستان کی ہائی کورٹیں بھی قانون کی دفعات کا استعمال حکومت کے دفتر انتظامی کے اشارہ پر کرتی ہیں اور حب الوطنی کے جذبات دبانے کے لئے سند ضبط کرنے کی دھمکی دیتی رہتی ہیں۔

دنیا کے مہذب ملکوں میں حکومت کے انتظامی و عدالتی اختیارات بالکل علیحدہ رہتے ہیں۔ مجسٹریٹ اور جج بالکل دو مختلف حاکم ہوتے ہیں جن کا نقطۂ نظر بھی مختلف رہتا ہے۔ جج پر کبھی مجسٹریٹی ضروریات کا اثر نہیں پڑتا۔ وہ صرف قانون کی دفعات کی روشنی میں بے لاگ فیصلہ دیتا ہے۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں عدالتی اختیارات اور فیصلوں پر ہمیشہ انتظامی و سیاسی اثر رہتا ہے جس کی وجہ سے "انصاف" کے نام سے بسا اوقات سیاسی مصالح کے ماتحت مظلوموں کے گلے پر چھری پھیر دی جاتی ہے۔

وکلاء کی بے عنوانیوں کے متعلق جو دفعات اس وقت قانون میں موجود ہیں ان کا منشاء صرف یہ ہے کہ اگر کوئی اخلاقی گناہ سرزد ہو تو ان سے باز پرس کی جا سکتی ہے۔ اور ہائی کورٹ کے حکم سے سند بھی ضبط ہو سکتی ہے۔ مگر سیتہ گرہ میں شرکت اس کی ادائی اور اس سلسلہ میں سزا پانا اس سے وکیل کی اخلاقی پستی کا ثبوت نہیں ملتا بر خلاف اس کے کیرکٹر کی مضبوطی ظاہر ہوتی ہے۔ ہندوستان کی اندھیر نگری میں اس کا اخلاقی جرم کا مرتبہ دے کر سند کی ضبطی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تحریک وطنی کو فنا کرنے کے لئے کیسے کیسے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔

ملک کے محترم لیڈر سی کلاس میں (ریاست)

لاہور کی تازہ اطلاعات سے یہ معلوم کر کے ہمیں سخت افسوس ہوا کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو بورسٹل جیل میں سی کلاس ملا ہے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری مسلمانوں کے ایک مشہور عالم پنجاب کے امیر شریعت اور ہندوستان کے ایک مقتدر سیاسی کارکن ہیں۔ مولانا ممدوح کے اثر کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آپ ان معدودے چند بزرگوں میں سے ہیں جن کی آواز پر گزشتہ ستیہ گرہ تحریک میں بارہ ہزار مسلمان جیلوں میں چلے گئے تھے۔ ہمیں افسوس ہے کہ حکومت پنجاب نے آپ کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے اسے کسی طرح مستحسن نہیں کہا جا سکتا۔ اس نے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو سی کلاس میں نہیں رکھا بلکہ تمام ہندوستان کو اس امر کا ناقابل تردید ثبوت دیا ہے کہ ...

گاندھی جی کو نظر بند کر دیا جائے (وقت)

... پیش نظر رکھتے ہوئے، کوئی بے وقوف ہی برطانوی گورنمنٹ کو ایسی تحریک کا احتمانہ مشورہ دے سکتا ہے۔ اگر ہندوستان کی بدامنی کا یہی علاج ہوتا جو اس بد دماغ لارڈ نے تجویز کیا ہے تو ہندوستان کے انگریز حکام اب سے بہت قبل اس پر عمل کر چکے ہوتے۔ لیکن اب تو یہ تجویز "مشتے بعد از جنگ" ہو گئی ہے!!

اُم الخبائث اور مولانا شوکت علی

مصری اخبارات کے عجیب و غریب بیانات

(منقول از ہند)

ذیل کی تصریحات، مصری وفد پارٹی کے آرگن "البلاغ" کی ۲۹ دسمبر کی اشاعت میں شائع ہوئی ہیں۔ خواہ تصریحات کیسی ہی عجیب کیوں نہ ہوں سب سے زیادہ عجیب تصریح وہ ہے جو شراب کے بارے میں ہے۔ ہمیں کسی طرح یقین نہیں آتا کہ مولانا شوکت علی کی زبان سے یہ لفظ نکلے ہوں گے، حتیٰ کہ مذاق میں بھی نہیں، کیونکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ اس اُم الخبائث سے سخت نفرت رکھتے ہیں۔ ہم نے ایڈیٹر "البلاغ" سے بذریعہ تار دریافت کیا ہے کہ اس تصریح کی حقیقت کیا ہے؟ جب کوئی جواب آ جائے گا اور ہم اسے بھی شائع کر دیں گے۔

بہرحال "البلاغ" کی شائع کردہ تصریحوں کا لفظی ترجمہ درج ذیل ہے:

مصر کے ہندوستانیوں کی ناراضی

مصر میں اقامت رکھنے والے ہندوستانیوں نے (مولانا) شوکت علی کے پاس اپنا سخت احتجاج بھیجا ہے کیونکہ انہوں نے (دہلی) مولانا نے گاندھی جی کی نسبت مصری اخبارات سے گفتگو کرتے ہوئے بہت سے ناشائستہ الفاظ استعمال کئے تھے ...

... عاقل ہیں۔ انگریز سیاسی زندگی کو سمجھتے اور ہمارے معاملے کے زیادہ ہمدرد ہیں۔ وہ ہمارے حقوق محفوظ کر دینا چاہتے ہیں!

گاندھی ہمیں نکال دینا چاہتا ہے!

"سب لوگوں سے کہدو کہ گاندھی ایک ایسا شخص ہے جو قومیت و وطنیت کے نام پر اپنا اقتدار قائم کرنا چاہتا ہے ... میں صاف صاف ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ گاندھی ہم مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دینا چاہتا ہے، ہم کو ہندوستان پر ابھی کچھ مدت پہلے تک حکومت کر چکے ہیں!"

گاندھی لیڈر نہیں ہے

"تم لوگ گاندھی کی نسبت مشہور کرتے ہو کہ وہ لیڈر ہے اور ہندوستان کی سیاسی تحریک کا سب سے بڑا رہنما ہے حالانکہ گاندھی حقیقی سیاسی رہنما نہیں ہے بلکہ وہ اس کے بالکل برعکس ہے! (؟) وہ ہندوستان سے انگریزوں کو بدیر نکالنا چاہتا ہے مگر مسلمانوں کو بھی باہر نکال دینا چاہتا ہے!"

انگریز زندہ باد!

"میرا یقین و اعتقاد ہے کہ گول میز کانفرنس کی ناکامی، ہندوستان میں انگریزوں کو اور بھی زیادہ طاقتور کر دے گی ... حکومت بے حد مضبوط ہو جائے گی، اور وہ اقلیتوں کے طرفدار بن جائیں گے کیونکہ ان اقلیتوں نے انگریزوں کے مقابلے میں گاندھی کا ساتھ نہیں دیا ... میرا اعتقاد ہے کہ انگریز اقلیتوں کے مطالبے منظور کر لیں گے۔"

بیت المقدس کی یونیورسٹی

"اسی مناسبت سے ہم مقامی اخبار "اجپشین گزٹ" سے مولانا شوکت علی کی ذیل کی تصریح نقل کرتے ہیں جو انہوں نے بیت المقدس کی مجوزہ اسلامی یونیورسٹی کی نسبت اس اخبار کو دی ہے۔ یہ اخبار دعوی کرتا ہے کہ مولانا نے کہا "میں اس بات پر زور دوں گا کہ بیت المقدس کی یونیورسٹی کی تعلیم صرف تین زبانوں میں دی جائے، عربی، ترکی، فارسی۔ علم ہندسہ اور طب وغیرہ کی بھی تعلیم ہو۔ لیکن اس میں فنون (معلوم نہیں کون سے فنون) سے مولانا کا مقصود کیا ہے؟ (ہند) کو کوئی گنجائش نہیں ملنی چاہئے کیونکہ ہم فنون نہیں چاہتے۔"

بیت المقدس میں شراب خانے کیوں ہیں؟

اور جب "اجپشین گزٹ" کے نمائندے نے کہا آپ مسلمانوں کو مغربی قوموں کے دوش بدوش کس طرح کھڑا کر سکتے ہیں جب کہ انہیں مغربی زبانوں کی خبر نہ ہو؟ تو مولانا نے جواب دیا ...

انگریز زیادہ ہمدرد ہیں

"البلاغ" لکھتا ہے مولانا شوکت علی نے اخبار کے نمائندے سے حسب ذیل بیان دیا ہے:

"جو کچھ میں کہتا ہوں اسے حرفاً حرفاً شائع کرو۔ مسلمانوں کا ساتھ اب سمجھوتہ نا ممکن ہے ... انگریز گاندھی اور اس کے چیلوں سے کہیں زیادہ ..."

مولانا شوکت علی صاحب کی تردید

نمائندہ اجپشین گزٹ کا اصرار

پرسوں کی اشاعت میں مولانا شوکت علی صاحب کی جو تصریحات، مصری اخبار سے نقل کی گئی ہیں۔ ان میں ایک عجیب تصریح یہ بھی تھی کہ مولانا نے "اجپشین گزٹ" سے فرمایا "میں شراب پینا پسند کرتا ہوں" ...

ہمارے نمائندے نے کل شام کو اجپشین گزٹ کے نامہ نگار سے ملاقات کی اور اس سے دریافت کیا کہ کیا واقعی مولانا شوکت علی نے یہ الفاظ کہے تھے؟ ... مسٹر ... نے بڑی تاکید سے کہا کہ "ہاں کہے تھے" ... لیکن ہو تم اسلامی ہیں ہمارے نمائندے نے ... "اجپشین گزٹ" نے غلطی کی ہے ... مولانا شوکت علی نے یہ لفظ نہیں کہے، لہذا ہمیں اس کی تردید کر دینا چاہئے۔

(ہند)

"مااللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ پتہ: منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ ہجری

صوبہ سرحد میں "اصلاحات" کا نفاذ

آرڈیننسوں کا اجراء، گرفتاریوں کی بھرمار اور گولیوں کی بارش

جس وقت وزیر اعظم کے اعلان پر بعض ناعاقبت اندیش اور کوتاہ بین مسلم اخبارات نے شور مبارکباد بلند کیا تھا اور صوبہ سرحد کو مانٹفورڈ سکیم کے مطابق اصلاحات دیئے جانے کے وعدہ پر اظہار مسرت و اطمینان کیا جا رہا تھا ہم نے اسی وقت کہا تھا کہ انگریزوں کی یہ تمام ایلفریبیاں کسی زبردست تباہی کا پیش خیمہ ہیں جس کے لئے صوبہ سرحد کے بدنصیب باشندوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ انگریز صوبہ سرحد کو کسی صورت میں آزاد کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کے برعکس ہر وقت اس فکر میں ہے کہ اپنی حکومت کے آہنی پنجہ کو اس صوبہ کی خالص مسلم آبادی پر اور زیادہ سخت اور مضبوط کر دے۔ سر شفیع کہہ رہے تھے کہ وزیر اعظم کا اعلان ہندوستان کی آزادی کا "منشور اعظم" ہے۔ انقلاب مسلمانوں کو یقین دلا رہا تھا کہ صوبہ سرحد کو دوسرے صوبوں کے مساوی اصلاحات مل رہی ہیں۔ الامان ظاہر کر رہا تھا کہ آنت مرحومہ پر انگریزوں کے الطاف و اکرام کی بارش ہو چکی ہے اور ان کے دو مطالبات یعنی صوبہ سندھ کی علیحدگی اور صوبہ سرحد کی آزادی تسلیم کئے جا چکے ہیں۔ حکومت کی اعانت و حمایت کے لئے یہ صریح مغالطہ آرائیاں کی جا رہی تھیں مگر جاننے والے جانتے تھے کہ دینے کا یہ دعوکہ یہ بازیگر کھلا رہا صوبہ سرحد اس قسم کے اعلانات سے آزاد ہونے والا نہیں ہے بلکہ کسی اور زیادہ ہولناک مصیبت میں گرفتار ہونے والا ہے۔

"منشور اعظم" کے الفاظ ابھی فضائے آسمانی میں گونج ہی رہے تھے کہ ان کا حقیقی اثر ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ اصلاحات کی بجائے بدترین قسم کے آرڈیننس نافذ کر دیئے گئے جن کی مثال دنیا کی آئینی تاریخ میں کسی ملک اور کسی قوم کے اندر نہیں مل سکتی۔ تشدد اور دہشت انگیزی کا دور شروع ہو گیا۔ فخر افاغنہ خان عبد الغفار خان جن پر بے حد ...

قادیانی کو صدر بنانے کا افسوسناک انجام

(بسلسلہ صفحہ ۲)

فیصلہ کی تائید نہیں کر سکتی۔

اس کے بعد مولانا محمد ابراہیم صاحب نے قادیانیوں کی مذہبی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں مسلمانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ مسلمان نہیں سمجھتا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ انہیں ایک مسلم جماعت کی قیادت کس طرح دی جا سکتی ہے ...

بدترین قسم کا رجعت پسند طبقہ داخل کر لیا گیا جسے کسی حلقہ اور کسی جماعت میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ اگرچہ یہ کارروائی اتفاقی تھی مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم کانفرنس کی طرح مسلم لیگ کی حیثیت یکطرفہ ہو گئی اور وہ بھی اپنی ترکیب کے اعتبار سے ایک خالص رجعت پسند جماعت بن گئی۔

اس ترکیب سے کورم پورا ہو گیا تو بجائے التوائے اجلاس کی تجویز منظور کرنے کے کارروائی شروع کر دی گئی۔ اس قسم کی حرکتیں ذمہ دار اراکین کے دامن پر ایک بدنما دھبہ ہیں۔ کونسل کے اجلاس میں جو کارروائی ہوئی وہ اور بھی زیادہ شرمناک ہے۔ لیگ کے تمام قوم پرور عنصر کو رکنیت سے خارج کر دیا گیا اور اس کی بجائے ...

فسادات لاہور

سی آئی ڈی کی نظر عنایت

تصحیح

الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں کاتب صاحب کی مہربانی سے بجائے عقال کے اتقال لکھا گیا ہے۔ قارئین کرام تصحیح فرمائیں۔

(ایڈیٹر)

قادیانی کو صدر بنانے کا افسوسناک انجام

سر محمد یعقوب کے ہاتھوں آل انڈیا مسلم لیگ کی انتہائی تذلیل

فتحپوری ہال پر مسلمانوں کا قبضہ اور پرائیویٹ مکان میں لیگ کا جلسہ

(از نامہ نگار)

آج تاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منعقد ہونے والا تھا اور اس اجلاس کی صدارت کے لئے لیگ کی کونسل نے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی کا انتخاب کیا تھا ...

فلسطین کی موتمر اسلامی کا حشر

دیوار گریہ۔ اسلامی یونیورسٹی۔ حجاز ریلوے اور دیگر مسائل کا تصفیہ

عربی انسائکلوپیڈیا کی تدوین کا کام مصر میں شروع ہوگا

(ترجمہ خصوصی)

موتمر کے انتظامات

مفتی اعظم کی مخالفت

دیوار گریہ اور مسلم یونیورسٹی

حجاز ریلوے کا معاملہ

لاہور میں مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کے جنگی مظاہرے

دو مسلمان شہید کردیئے گئے شہر میں کرفیو آرڈر اور ۱۴۴ کا نفاذ

میرٹھ، سہارنپور اور اجمیر کے قافلوں کی گرفتاری اور سزایابی

دوسرے مسلمان کی شہادت اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

کل شام کے چھ بجے حکومت کی طرف سے اعلان کردیا گیا کہ ... تک تمام شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کردیا گیا ہے جس کی رو سے شام کے آٹھ بجے سے صبح سات بجے تک کوئی شخص گھر سے باہر نہیں نکل سکتا۔

صوبہ سرحد میں خدائی خدمتگاروں کو گولی کا نشانہ بنادیا گیا!

۱۶ سرخ پوش شہید اور ۲۹ زخمی ہوئے

سرحد کے واقعات پر گاندھی جی اور سر ذوالفقار علی خاں کا بیان

اس کے بعد انہوں نے فوجی دستوں کو دھکے دینے شروع کردیئے جس پر فوج نے گولی چلائی۔ گولی چلانے کے بعد لوگ منتشر ہوگئے اور فوج نے گولی چلانی بند کردی۔ اس حادثہ میں ان کے دس آدمی ہلاک (شہید) اور بیس زخمی ہوئے۔

سہ پہر کو چھاؤنی سے ایک میل کے فاصلہ پر ... آٹھ سو سرخ پوش جمع ہوگئے۔ جن میں بہت سے اشخاص کلہاڑیوں سے مسلح تھے۔ پولیس اور فوجی دستوں نے انہیں وہیں روک دیا اور ان کو منتشر ہوجانے کا حکم دیدیا اور جب انہوں نے انکار کیا تو فوج نے ان کو نیزوں سے مار کر منتشر کرنا شروع کیا جس پر انہوں نے فوج پر حملہ کردیا جس کے باعث چار ہندوستانی سپاہی، فوجی افسر اور گھوڑے زخمی ہوگئے اس کے بعد فوج نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے دس بار گولی چلائی اور ہجوم منتشر ہوگیا۔

گرفتاریاں اور سزایابیاں

ڈاک اور تاروں پر سنسر

آرڈیننسوں کی واپسی پر کانفرنس کی کمیٹیوں سے تعاون ہوسکیگا

سرحد کے سرخ پوشوں کو کس جرم کی بنا پر گولیوں کا نشانہ بنایا گیا؟

انجمن فلاح ہند کے جلسہ میں گاندھی جی کی زبردست تقریر

اطلاع نہیں دی گئی ہے۔

اس کے بعد گاندھی جی نے یو۔پی آرڈیننس اور جواہر لال وشروانی وغیرہ کی گرفتاری پر اظہار افسوس کیا۔ بنگال آرڈیننس کے متعلق کہا کہ یہ عذر نا قابل قبول ہے کہ آرڈیننس اس لئے حق بجانب ہے کہ چند نوجوان دیوانے ہوگئے ہیں۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر حکومت نے آرڈیننسوں کو واپس لے لیا تو وہ کانگریس کو گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں کے ساتھ تعاون کرنے کا مشورہ دیں گے۔ کیونکہ آرڈیننسوں نے تعاون کی راہ مسدود کردی ہے۔

لاہور کے فساد میں دو مسلمان اور شہید ہوگئے

ایک ہندو بھی جانبر نہ ہوسکا

فساد رنگ محل کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ جو مسلمان اور ہندو اس سانحہ میں زخمی ہوئے ہیں ان میں سے دو مسلمانوں اور ایک ہندو کی حالت نازک ہے اب معلوم ہوا ہے کہ دونوں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کرلیا اور ہندو بھی جانبر نہ ہوسکا ان شہیدوں کے نام برکت اور نظام تھے۔ ہندو کا نام تلسی رام تھا۔

تیسری گول میز کانفرنس بھی ناکام رہیگی

بائیکاٹ کی تحریک کو کامیاب بنانا چاہئیے

سابق صدر اسمبلی کا بیان

بمبئی ۲۸ دسمبر۔ وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی جو آج صبح پلسنا جہاز سے پہنچے انہوں نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کے ساتھ ملاقات کے دوران میں یہ پیشگوئی کی کہ تیسری گول میز کانفرنس ناکام رہیگی۔

آپ نے فرمایا کہ علامات مظہر ہیں کہ ہندوستان جلدی جلدی دیہاتی انقلاب کی طرف جارہا ہے۔ جنگ آزادی کا از سر نو شروع ہونا ناگزیر ہے۔ کانگریس کو یورپ میں گزشتہ تجربہ کی روشنی میں اپنے موجودہ پروگرام میں ترمیم کرنی چاہئیے۔ مثال کے طور پر کانگریس کو برطانوی مال۔ برطانوی کمرشل انشورنس کمپنیوں وغیرہ کے بائیکاٹ کا کام پہلے سے زیادہ سرگرمی سے کرنا چاہئیے۔ ...

رشنی اس ملک کی آزادی کی خاطر مصائب برداشت کرنے اور قربانیاں کرنے کو تیار ہیں۔ کیا اس میں کچھ حقیقت ہے۔ آپ نے اس امر کا اظہار کیا کہ جدوجہد کو از سر نو شروع کرنے سے پیشتر شاید کانگریس اپنی تمام تر توجہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں ... کرنا دانشمندانہ خیال کرے۔

اسوقت تک ۱۱۲۸ سرخپوش گرفتار کئے جاچکے ہیں

پشاور ۲۹ دسمبر۔ صوبہ سرحد میں سرخ پوش لیڈروں اور رضاکاروں کی گرفتاری برابر جاری ہے اور اس وقت تک ۱۱۲۸ سرخپوش لیڈر اور رضاکار گرفتار کئے جاچکے ہیں جن میں سے ۵۹ ممبر ... ہیں۔

معرفت گاندھی جی کے نام ایک تار بھیجا ہے جس میں گاندھی جی کی ... واپسی پر انہیں مبارکباد پیش کی ہے اور لکھا ہے کہ فرقہ وار انجمن کی موجودگی میں انہوں نے گول میز کانفرنس کے اندر اپنی ناخوشگوار پوزیشن کو بھی طرح سے محسوس کرلیا ہوگا۔ چنانچہ آپ سے درخواست کی ہے کہ وہ سب سے پہلے فرقہ وار مسئلہ کو طے کرکے تمام اقوام ہند کو متحد کرنے میں تمام طاقت صرف کردیں۔

ریاست جموں میں بارہ مسلمان شہید کردیئے گئے

جمعہ کی نماز کے وقت ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا

پولیس اور ہندوؤں کے ہاتھوں خانہ خدا کی توہین

لاہور ۲۸ دسمبر۔ میرپور ریاست جموں سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۲۵ دسمبر کو جب مسلمان ادائے فریضہ جمعہ کے لئے مسجد میں جمع ہوئے اور مولانا عبداللطیف خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو پولیس کا ایک افسر بدتمیزی کے ساتھ مسجد میں گھس آیا اور کہنے لگا مولوی صاحب آپ تقریر بند کرکے جیسے پاس آجائیے میں آپ کو گرفتار کرنا چاہتا ہوں۔ مولانا نے جواب دیا کہ میں خداوند کریم کے دربار میں کھڑا ہوں۔ اس وقت مجھے مہاراجہ کیا انگریزوں کا بادشاہ بھی بلائے تو میں اس کی تعمیل نہیں کرسکتا۔ تم مجھے ادائے فریضہ کے بعد گرفتار کرسکتے ہو۔ اتنے میں سپاہی مسجد کے اندر گھس آئے۔ مسلمانوں کا مجمع ان کی اس حرکت سے جوش میں آگیا اس پر پولیس والوں نے نمازیوں کے پرامن مجمع کو زد وکوب کرنا شروع کردیا۔ اسی وقت ہندوؤں کا ایک جلوس دوسری طرف سے آرہا تھا وہ شور کرکے مسجد میں گھس آیا اور انہوں نے ہلڑبونگ مچادی۔ نمازیوں میں سے بارہ شہید اور تیس زخمی ہوئے۔ تفاصیل کا تاحال انتظار ہے۔

حجاز میں جنگ اور قحط کا کوئی خطرہ نہیں

امام یحیٰی الیمنی اور ملک الحجاز میں معاہدہ ہوگیا

مکہ معظمہ ۷ دسمبر۔ سرکاری طور پر ان تمام افواہوں کی تردید کی جاتی ہے جو سرزمین حجاز میں جنگ یا قحط وغیرہ کے متعلق پھیلائی جارہی ہیں۔ یہاں ہر قسم کا امن اور فارغ البالی ہے۔ حکومت حجاز اور امام یحیٰی والئے یمن میں باضابطہ طور پر دوستانہ معاہدہ مکمل ہوگیا اور اس پر دونوں حکومتوں کی طرف سے ان کے مندوبین نے گذشتہ ۱۵ شعبان المکرم کو دستخط بھی کردیئے ہیں۔ اب اس معاہدہ کی رو سے سرزمین عرب کی ان دونوں حکومتوں میں دوستانہ تعلقات قائم ہوگئے ہیں اور اس کے ذریعہ ان لوگوں اور مجرمین کا بھی تصفیہ ہوجائیگا جو ان دونوں حکومتوں کی سرحد پر شرارت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ معاہدہ کی نقول دونوں حکومتوں کے پاس تصدیق کی غرض سے بھیجدی گئی ہیں جہاں سے وہ عنقریب سرکاری طور پر شائع کردی جائیں گی۔ (دکمت)

بمبئی میں کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

گاندھی جی وائسرائے کو ایک مکتوب ارسال کرینگے

صوبہ سرحد کے رہنماؤں سے تبادلہ خیال

بمبئی میں گاندھی جی کا ورود مجمع عام میں تقریر

میں دس لاکھ جانیں قربان کردونگا

حکومت تمام نسل کو بزدل نہیں بناسکتی

بمبئی ۲۸ دسمبر۔ آج گاندھی جی یورپ کے سفر سے بمبئی واپس آگئے جس وقت جہاز لنگر انداز ہوا تو آپ کی اہلیہ کستوری بائی تختہ جہاز پر پہونچیں گاندھی جی ان سے بغلگیر ہوئے۔ گاندھی جی نے سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مجلس عاملہ کے دیگر ارکان کی پیٹھ ٹھونکی آپ کو پھول کے ہار پہنائے گئے۔ ساحل پر متعدد انجمنوں کی طرف سے آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ اچھوتوں کی جانب سے مخالفانہ مظاہرہ کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے۔

شام کو آزاد میدان میں گاندھی جی کی تقریر ہوئی وقت مقررہ سے پہلے انسانوں کا ایک سیلاب میدان میں امنڈ آیا۔ گاندھی جی نے آغاز تقریر میں خان عبدالغفار خاں اور جواہر لال نہرو کی گرفتاری اور پشاور میں گولی چلنے کے متعلق اظہار افسوس کیا ...

سرحد میں مجسٹریٹوں کو خاص اختیارات

نئے مجسٹریٹوں کا تقرر

پشاور ۲۸ دسمبر۔ سرکاری گزٹ میں اعلان شائع ہوا ہے کہ چیف کمشنر نے آرڈیننس کی ... دفعہ کے ماتحت تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور تمام درجہ اول کے مجسٹریٹوں کو اپنے اپنے اضلاع میں عارضی سماعت کے اختیارات دیدیئے ہیں جو ملزمان آرڈیننس کی دفعہ ۳ (الف) کے ماتحت گرفتار ہوں گے ان کو براہ راست ہری پور سنٹرل جیل میں بھیجدیا جائیگا چودہ اشخاص کو تین ماہ کیلئے آنریری مجسٹریٹ مقرر کردیا گیا ہے۔

طرابلس کے سنوسی مجاہدین کا جہاد

ایک معرکہ میں دو سو مجاہدین کی شہادت

لاہور کا فساد ہندوؤں کی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہے

نور محمد کے قتل کے ذمہ دار ہندو ہیں

"وزیر ہند" کے نمائندہ کا اعلان حق

سرحد کے تمام جرگوں کو ناجائز قرار دیدیا گیا

چار سو آدمی گرفتار۔ پشاور میں فوج کا پہرہ

سرخ قمیص والوں کی زبردست گرفتاریاں

سرحد کے ظالمانہ قوانین کی موجودگی میں ...

سرحدی مسلمانوں کا خون ہندوستان کے مسلمانوں کو مشتعل کردیگا

جدید آرڈیننسوں کے متعلق سر ذوالفقار علی خاں کا بیان

امرتسر میں ہندوؤں کی مفسدہ پردازیاں

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

دہلی میں جھنڈے کی سلامی، ہڑتال، جلوس اور جلسہ

سرحد اور یوپی کے آرڈیننسوں کی مذمت

گاندھی جی کو تصفیہ حقوق کا مشورہ

دہلی میں راندیری قافلہ کا ورود

مراد آباد کا دوسرا دستہ بھی پہونچ گیا

دہلی ۲۹ دسمبر۔ راندیر ضلع سورت اور مراد آباد کے دوسرے قافلہ کے رضاکار دہلی پہونچ گئے۔ کل بعد نماز ظہر ان ہر دو قافلوں کا جلوس نکالا گیا جو دفتر احرار اسلام سے شروع ہوا۔ جلوس میں ہزاروں مسلمان شریک تھے۔ جو اللہ اکبر، احرار اسلام زندہ باد، تحفظ مجاہدات اللہ زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ مراد آبادی قافلہ ۲۰ رضاکاروں پر مشتمل ہے۔ اور راندیری قافلہ میں ۵ رضاکار ہیں۔

کل محمد ابراہیم صاحب سنگا پوری نے راندیری اور مراد آبادی قافلہ کی پرتکلف ضیافت کی۔ کھانے کے بعد رضاکاروں کی طرف سے ایک نظم پڑھی گئی۔ ... قابل عطاروں کی طرف سے تمام رضاکاروں کو دعوت دی گئی۔ ۳۰ دسمبر کو یہ دونوں قافلے محاذ جنگ پر روانہ ہوجائیں گے۔

مشترکہ بورڈ کے نام سے غلط اعلانات

مسلم لیگ کی صدارت کے خلاف مظاہروں کے سلسلے میں چند غیر ذمہ دار اشخاص نے خاص جھنڈے کے ساتھ جس پر مشترکہ بورڈ کا نام تحریر ہے اور بورڈ کی طرف سے جلسوں کے اعلانات کئے ہیں۔ اراکین اور مسلمانان دہلی کی آگاہی کے لئے ظاہر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ قادیانی صدر مسلم لیگ کی مخالفت یا موافقت سے مشترکہ بورڈ کا بحیثیت جماعت کوئی تعلق نہیں۔ اس قسم کے اعلانات سراسر غلط اور کارکنان بورڈ کی لاعلمی میں کئے گئے ہیں۔

مذکورہ بالا جھنڈا دفتر بورڈ سے کچھ عرصہ سے غائب ہے جس کا بعض دیگر مواقع پر بھی ناجائز استعمال کیا گیا ہے اس کے حاصل کرنے کی فوری کوشش کی جارہی ہے۔

ضیاء الدین احمد
سکرٹری مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے۔ دہلی

مسلم خواتین اور بچیوں کا جلوس

ڈوگرہ پولیس کے حکم کی پامالی

جموں ۲۵ دسمبر۔ کل چار بجے کے قریب مسلم خواتین اور بچیوں کا ایک عظیم الشان جلوس مسجد محلہ جلکا تیاں سے نکلا اور نعرہ تکبیر۔ اسلام زندہ باد اور شہیدان جموں وکشمیر زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتا ہوا تمام اسلامی محلوں میں پھرا۔ جب جلوس مذکور محلہ بابا جیون شاہ میں پہنچا تو لاٹھیوں سے مسلح پولیس نے خواتین کو گھیر کر منتشر ہوجانے کا حکم دیا لیکن ان دختران توحید نے منتشر ہونے سے انکار کردیا آخر کچھ عرصہ تک روکے رکھنے کے بعد پولیس نے رستہ دے دیا۔ ... پاس جاکر ختم ہوا جہاں شب برات کی تقریب پر عورتوں کا اجتماع تھا۔

کانپور کا جتھہ دہلی پہونچ رہا ہے

(خاص تار)

کانپور ۲۹ دسمبر۔ احرار کا جتھہ کل صبح کو اکسپریس سے دہلی پہنچ رہا ہے۔
سکرٹری احرار کانپور

کمپنی باغ کی مسجد کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا فیصلہ

قطعہ زمین پر مسلمانوں کو قبضہ دیدیا گیا

دہلی ۲۹ دسمبر۔ کمپنی باغ والی مسجد کا جو تنازعہ ایک مدت سے چلا آرہا تھا بحمد اللہ کہ اب اس کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ میونسپلٹی دہلی میں اس مسجد کے سلسلہ میں کئی بار مباحثہ ہوا۔ آخر تمام ممبران نے مسٹر جانس ڈپٹی کمشنر اور صدر میونسپلٹی کو فیصلہ کا اختیار دیدیا کہ وہ جس طرح چاہیں فیصلہ کریں۔ صاحب موصوف نے بذات خود جگہ کا معائنہ کیا اور فریقین کی تسلی کرلینے کے بعد آج میونسپلٹی کے اجلاس میں صدر صاحب نے اپنا فیصلہ سنادیا ... مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دیدی۔ ... اس قطعہ کے گرد ایک جنگلہ لگادیں گے ... زمین پر کوئی عمارت تعمیر نہیں کی جاسکتی۔ مگر امید ہے کہ یہ پابندی بھی جلد ہٹالی جائے گی۔

گمشدہ کی تلاش

تحریک کشمیر کو کامیاب بنانیکا عزم صمیم

سیالکوٹ میں علماء اور مشائخ کی کانفرنس

مجلس احرار اسلام سیالکوٹ نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ تحریک حریت کشمیر کے سلسلہ میں ماحالات نے جو نازک صورت حالات اختیار کرلی ہے اس پر غور وخوض کرنے اور آئندہ کے لئے ایک لائحہ عمل مرتب کرنے کی غرض سے جو اس مقدس ومبارک تحریک کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے کیلئے مدد ومعاون ثابت ہو۔ سیالکوٹ میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جائے۔ ہندوستان کے تمام سربرآوردہ علماء کرام، مشائخ عظام اور متقدر رہنماؤں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جائیگی۔ کانفرنس کے متعلق تمام انتظامات تکمیل تک پہنچ چکے ہیں اور ہفتہ عشرہ کے اندر اندر تمام متقدر تائدین ملت کی خدمت میں دعوت نامے ارسال کردیئے جائیں گے۔ نیز کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے ہندوستان کے مختلف حصص میں ایک وفد عنقریب دورہ کرنے کیلئے بھیجا جائے گا۔

(سکرٹری مجلس احرار سیالکوٹ)

آج سول نافرمانی کا ۵۹ واں دن ہے
اس وقت تک شمع حریت کے
۲۲۸۴۷
پروانے کشمیر کے سلسلہ میں جیلوں میں جاچکے ہیں
شہداء کی کل تعداد
۱۴ ہے

نادر افغان

یو۔پی میں آرڈیننسوں کا زور اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

پنڈت جواہرلال نہرو اور تصدق احمد خاں شیروانی کی گرفتاری

الہ آباد ۲۶ر دسمبر۔ صوبجات متحدہ کے اضلاع سے یہاں آرڈیننس جاری ہے جو خبریں آرہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً ہر جگہ عام طور پر گرفتاریوں کا سلسلہ ری ہے مگر گذشتہ تین چار دن سے اس کی رفتار سست ہے البتہ آرڈیننس کی رو سے نظر بندی اور میونسپلٹی کی حدود سے باہر نہ نکلنے کے احکام بڑی تیزی سے اور کثرت سے جاری کئے جارہے ہیں۔

شمالی اور مغربی اضلاع سے دورہ کرکے واپس آئے تو انہیں بھی الہ آباد سے باہر جانے کی ممانعت کردی گئی۔

لیکن یہ دونوں حضرات اس بات سے ہوئے تھے کہ وہ بمبئی ضرور جائیں گے خواہ یہ حکم نافذ رہے یا نہ رہے۔ چنانچہ وہ بمبئی کے لئے روانہ ہوگئے۔ روانگی کے وقت ان دونوں کو یہ یقین تھا کہ وہ ضرور گرفتار کئے جائینگے

کلکتہ میں بڑا دن بڑی تشویش سے گذرا گیا

مفرور انقلابیوں کی موجودگی سے پولیس میں بے چینی

ناچ کے وقت اسلحہ خانہ پر حملہ کا اندیشہ

خان عبدالغفار خان اور جواہرلال نہرو کی گرفتاری

تمام ہندوستان میں ہیجان ہڑتالیں اور جلسے

خان عبدالغفار خاں پنڈت جواہرلال نہرو اور مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کی گرفتاری پر تمام ہندوستان میں تشویش پیدا ہوگئی ہے اور حکومت کے اس رویہ کے خلاف زبردست احتجاج کیا جارہا ہے۔ لاہور، پونا، بنارس، سکھر، کراچی، دہلی، بمبئی اور متعدد مقامات پر ہڑتالیں کی گئیں، جلوس نکالے گئے اور جلسے منعقد کئے گئے۔ اور گرفتار شدگان کی گرفتاری پر مبارکباد پیش کی گئی۔

خان عبدالغفار خاں کے بھائی نینی جیل میں

الہ آباد ۲۸ر دسمبر۔ خان عبدالغفار خاں کے بھائی ڈاکٹر خان کو الہ آباد پہنچا دیا گیا ہے اور آپ کو نینی جیل میں محبوس کردیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک خان عبدالغفار خاں کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوسکا کہ آپ کو کہاں بھیج دیا گیا ہے۔

یو۔پی کے آرڈیننس میں توسیع

لکھنؤ ۲۸ر دسمبر۔ یہ آرڈیننس ضلع فرخ آباد میں بھی نافذ کردیا گیا ہے۔

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

گرفتاری کس طرح ہوئی

جواہرلال نہرو اور شیروانی صاحب کی گرفتاری

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی

آگرہ کے کانگریسیوں کو خارج البلد کردیا گیا

جائدادوں کی قرقی اور ضبطی

محبوب عاشق کے قدموں پر

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

مسلمانو ہوشیار ہوجاؤ

سوزاک یعنی سوزاک اور اسکا علاج

حکیم سید محمد عزیز الحسن برہی گھاٹ بھوپال

جوان بنانے والی معجون

دہلی کے بقائی خاندان کا مشہور و معروف دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

حب نعمت رجسٹرڈ

منیجر دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

فرنچ الارم ٹائم پیس

ایس۔ بی۔ بھٹی۔ اینڈ کمپنی

دی جان سن واچ ہاؤس

صوبہ سرحد کیلئے تین آرڈیننس۔ گرفتاری کیلئے وسیع قوانین

خان عبدالغفار خان اور آپ کے رفقاء کی گرفتاری

خان صاحب گرفتار کرکے انڈمان بھیج دیے گئے؟

گرفتاری پر چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

نئی دہلی ۲۶ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ خان عبدالغفار خاں ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب اور مسٹر سعداللہ خاں اور قاضی عطاءاللہ خاں وکیل مردان کو شملہ کے ریگولیشن ۱۸۱۸ء کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا ہے۔ یہ حضرات آج یہاں ایک بند اسپیشل میں دہلی کی طرف سے گئے۔ اسٹیشن پر کسی کو اطلاع نہ تھی البتہ پولیس کا کچھ انتظام کردیا گیا تھا قطعی طور پر یہ نہیں معلوم کہ انہیں کہاں لے گئے ہیں اور ان پر کوئی مقدمہ بھی چلایا جائے گا یا نہیں تاہم اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان کی اسپیشل کلکتہ کی طرف گئی ہے جہاں سے ان کو شاید

سرخ قمیص والوں کی مزاحمت

اسی طرح گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں ان کی جماعت نے تعزیری قوانین میں بھی مزاحمت کی اور حکومت کی راہ میں مشکلات پیدا کیں وہ جرائم کا اخفا کرتے تھے لوگوں کو دھمکیاں دیتے تھے اور مختلف صورتوں میں جرمانہ وغیرہ کے ذریعہ اپنا حق بٹھلاتے تھے دفعہ ہوہ عائد کی گئی لیکن انہوں نے اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی۔

اسی طرح اس بیان میں لکھا گیا ہے کہ خان عبدالغفار خاں نے قومی منافرت پھیلائی اور لوگوں کے اس طرح جذبات برانگیختہ کئے کہ انگریزوں سے نفرت ہوجائے ہری کشن حملہ آور گورنر پنجاب کے ساتھ سرخ قمیص والوں نے ہمدردی ظاہر کی اور اس طرح قتل و غارت کے جذبات کی حمایت کی۔ اسی طرح اس قسم کی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں کہ پشاور کے باشندوں میں بھی باہمی نفرت پیدا ہوگئی ہے۔

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

نمائش پر اثر

سرحد میں تین آرڈیننس کا نفاذ

قومی سرمایہ کی ضبطی کے اختیارات

تیسرا آرڈیننس۔ تیسرے آرڈیننس کا مقصد یہ ہے کہ حکومت سرحد جس جس چیز کو چاہے اسے ناجائز قرار دیدے اور اسے اختیار ہوگا کہ وہ ایسے مقامات پر قبضہ کرے جہاں ناجائز انجمنیں ہوں اسی آرڈیننس کی رو سے صوبہ کی حکومت کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ اس قسم کی تحقیقات کے بعد جیسے وہ ضروری خیال کرے اس سرمایہ یا رقم کو جو غیر قانونی انجمنوں میں استعمال ہوتا ہو، ضبط کرلے۔

صوبہ سرحد میں چالیس خدائی خدمتگاروں کی گرفتاری

پولیس کی گولی سے ایک آدمی کی شہادت

پشاور ۲۶ر دسمبر۔ غیر قانونی انجمن کی رکنیت کے الزام میں ۱۸۸ سرخ قمیص والوں کو اس وقت تک گرفتار کیا جاچکا ہے۔ یہ لوگ پانچ اضلاع میں پکڑے گئے ہیں جو دہاں سرخ قمیص کی تحریک کا کام کررہے تھے ان میں سے صرف پشاور سے ۱۰۲ پکڑے گئے، کوہاٹ سے ۲۶، بنوں سے ۷، ڈیرہ اسمعیل خاں سے ۱۳ اور ہزارہ سے ۳۰ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ ان گرفتار شدگان میں دو نو اخباروں کے ایڈیٹر ہیں، متعدد مختلف مجالس کے صدر اور دیگر عہدیدار ہیں نیز جھتوں کے کمانڈر۔

دو سو سرخ قمیص والے کوہاٹ میں جمع ہوگئے تھے، پولیس نے انہیں روک لیا۔

پشاور کے قریب ایک گرفتاری کے سلسلہ میں پولیس کی طرف سے ایک گولی بھی چلی جس سے ایک آدمی ہلاک ہوا۔

صوبہ سرحد میں اصلاحات کے متعلق چیف کمشنر کا اعلان

اصلاحات کے فوری نفاذ کا وعدہ

پشاور ۲۶ر دسمبر۔ ہر قسم کے سیاسی خیالات رکھنے والی جماعتوں کے نمائندے، بارایسوسی ایشن کے ارکان، مقامی سرکردہ ملکی اور فوجی عہدیدار جن میں کمانڈر پشاور ڈسٹرکٹ بھی شامل تھے آج بعد دوپہر چیف کمشنر کے دربار میں شامل ہوئے۔

نفٹنٹ کرنل گرفتھ چیف کمشنر نے شروع ہی میں ان امور کا حوالہ دیا جن کی وجہ سے باشندگان صوبہ کے دلوں میں اپنے معاملات کے نظم و نسق میں حصہ لینے کی خواہش پیدا ہوئی۔

اصلاحات کے فوری نفاذ کی ہدایات

سب سے اہم کام

سرحد پر ڈھائی لاکھ مجاہدین کا اجتماع

خان صاحب کی گرفتاری پر ڈیلی ایکسپریس کی نکتہ آرائی

اخبار ڈیلی ایکسپریس (لندن) کا نامہ نگار مظہر ہے کہ خان عبدالغفار خاں نے ڈھائی لاکھ کا لشکر سرحد پر تیار کرلیا تھا اور اب ہندوستان کی سیاسیات میں سب سے بڑا مسئلہ اسی لشکر کا انسداد تھا اس فوج کی باقاعدہ تعلیم و تربیت ہورہی تھی اور ان سب کے رگ و ریشہ میں برطانیہ کے خلاف جہاد کی روح پھونک دی گئی تھی خان عبدالغفار خاں جو سرحدی گاندھی کے نام سے مشہور ہیں گاندھی جی سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہورہے تھے۔

بنگال میں انقلابیوں کا قلع قمع

معلوم ہوا ہے کہ بنگال میں انقلابیوں کی کافی تعداد پناہ گزیں ہے۔ چنانچہ جدید آرڈیننس کی رو سے ایک آدمی کو ضلع فرید پور میں بلیا کنڈی میں اور ایک کو پبنہ میں گرفتار کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک میکنیکل اسکول کا طالب علم ہے۔

کانپور میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

مشہور سلکی ٹسری صافے

سلکی ٹسری صافے نہایت مضبوط اور پائیدار آٹھ گز قیمت چار روپے علاوہ محصول ڈاک

جنرل ٹریڈنگ ایجنسی جگ سلائی ٹاٹا نگر

اسلامی دنیا کیلئے ایک اور نایاب تحفہ

صحیح۔ خوشخط عکسی۔ رنگین۔ خوبصورت اور پاکیزہ

قرآن مجید

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ۔ لاہور

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

فتنہ نگار کا انسداد

سگنل ڈاؤن ہوگیا

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

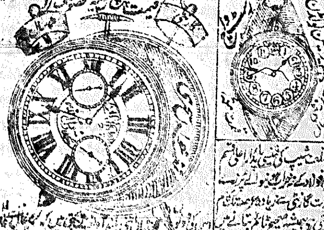

شعبہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

کو

فلسفہ کی انگریزی اور جرمنی کتابوں کے ترجمہ کے لئے ایسے مترجم کی ضرورت ہے جو ان زبانوں سے اردو میں بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کرسکے۔ یورپ کے تعلیم یافتہ اشخاص کو جو زبان اردو سے بخوبی واقف ہونگے ترجیح دی جائیگی تنخواہ ماہوار ۔/۳۰۰ تا ۔/۳۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہوگی درخواستیں مع اسناد اور علمی کارناموں کے ناظم دارالترجمہ کے پاس یکم فروری ۱۹۳۲ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

محمد عنایت اللہ ناظم دارالترجمہ حیدرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزانہ

الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۲

مولانا شوکت علی صاحب کی سیاست پر عربی اخبار الجہاد کا تبصرہ

انگریزوں کو بری الذمہ قرار دینا کہاں تک صحیح ہے؟

والی نے ابھی کی گفتگو کے ساتھ آئے ہیں۔ انگریزوں کو اس عینک سے نہیں دیکھتے جس سے مولانا شوکت علی انہیں دیکھتے ہیں۔ انگریزوں کو وہ ایسا نہیں سمجھتے ہیں جیسا ہمارے مولانا لیڈر سمجھتے ہیں...

ہم مسلمانان عالم کے لئے یہ واقعہ کس درجہ المناک ہے کہ ہندوستان کے ہندو مسلمان باہم کسی ایسے سمجھوتے پر نہیں پہونچتے جو ان کی نااتفاقی کا خاتمہ کردے اور وہ غاصب کی مقاومت میں متحد ہو جائیں...

(باقی صفحہ کالم پر ملاحظہ فرمائیے)

معاصرین کے افکار و آراء

صوبہ سرحد میں اصلاحات کا سبز باغ (ریاست)

گزشتہ سال سرحد کے پانچ سو بہادر فرزندوں نے گاندھی جی کے جھنڈے کے نیچے عدم تشدد کی جنگ میں جو اپنی جانیں مادر وطن پر قربان کی تھیں ان کے خون کی قیمت میں حکومت ہند صوبہ سرحد کو اصلاحات عطا کرنا چاہتی ہے چنانچہ ۲۲ دسمبر کو پشاور میں چیف کمشنر کا دربار ہوا اور سر جارج نے آئین میں اصلاحات کے عنقریب نافذ ہونے کا اعلان بھی کر دیا گیا...

اتحاد ایشیا کا آوازۂ کہن (مدینہ)

جمہوریہ ترکیہ کے صدر اعظم غازی عصمت پاشا ماسکو کا عزم کرنے ہیں اور مشرقی دنیا میں اتحاد ایشیا کا آوازۂ کہن بلند ہو جاتا ہے...

بھوپال کے خلاف کی ٹیٹین (حقیقت)

احرار اسلام زندہ باد (ہند)

محمد توفیق ایاب (ایڈیٹر الجہاد)

تاما اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ "منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی"

بالکل مفت

طلائے عزیز

اکثر حکماء اور وید قیمتی طلے بنایا کرتے ہیں اور ان کی قیمت شاید روپیہ اور عشرہ روپے مقرر کرتے ہیں بلکہ بعض بعض جگہ تو پچاس پچاس روپے دینے پڑتے ہیں مگر تمام لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور اس کو فضول عیاشی کی چیز جانتے ہیں مگر در اصل دیکھا جاوے تو انسان کے جسم میں ایک آلہ تناسل ہی ایسی چیز ہے جس سے نسل انسانی کی افزائش ہوتی ہے اس لئے ہر انسان کا فرض ہے کہ اس خداداد مشین کی بخوبی حفاظت کرے اور اس کو درست رکھنے میں ہر طرح کی کوشش کرے لہٰذا کوئی صاحب کسی وجہ سے قبل از وقت اس مشین سے محروم ہوگئے ہوں یا رگوں میں پانی اتر آیا ہو یا اس میں لاغری، گٹلا پن، ڈھیلا پن، سستی وغیرہ آگئی ہو تو ان کو چاہئے کہ ہمارا طلائے عزیز ضرور منگائیں اور قدرت کا تماشہ دیکھیں...

ملنے کا پتہ
منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

حلفیہ بیان عمر سابق مشیر الضرغام اللہ خان کا مدعا

فی زمانہ جھوٹے مکار حکمت سے ناآشنا ہیں ... مجبور فرضی سرٹیفکٹوں کے اعتبار سے بیمار نامردی کے گلے پر چھری پھیرنے میں دریغ نہیں کرتے درہ اصول قدیم اور جدید کی رو سے کسی ایک اکسیر کا نامردی جریان منی سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے صحیح ثابت ہونا قطعاً غلط اور سفید جھوٹ ہے ایک اکسیر چاہے دس ہزار کی قیمت سے بھی کیوں تیار کیا ہو ایسے مایوس بیمار خانصاحب کا مجوزہ نقشہ سوالات ہم سے مفت منگوا کر بعد خانہ پری واپس بھیجکر خانصاحب کے تیار کردہ اکسیرات کے استعمال سے قدرت کا نظارہ دیکھیں ... بھی بسوں میں ... تجربہ شرط ہے۔ المشتہر

منیجر دواخانہ امیں الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg: Co: India
POST Box 88 Karachi

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدر آبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۰ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

دہلی دواخانہ کا کرشمۂ عظیم!

فہرست کلاں مفت جمال پلس

زنہار سکا حوالہ ضرور دیں

منیجر دہلی دواخانہ صدر بازار منڈی روئی دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو لکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے ترجمہ اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے ... فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ دس روپے علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معریٰ

اس شان کا آنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے۔ بچے۔ جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹیل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر مین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک دو روپے (عا)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹیل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹیل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ:۔ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... قسم دوم حاشیہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ ہجری

برطانوی تدبر کا دیوالہ

گاندھی جی کو لارڈ ولنگڈن کا جواب

بمبئی اور کلکتہ کی تازہ ترین اطلاعات سے ملک کے طول و عرض میں اضطراب و بے چینی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور تمام سیاسی وغیر سیاسی حلقوں میں حکومت اور کانگریس کے درمیان آئندہ جنگ کے امکانات پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ گاندھی جی نے انگلستان سے دہلی پر لارڈ ولنگڈن کے نام جو برقی پیغام ارسال فرمایا تھا وہ ...

نہ ہوں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو یقیناً یہ ایک غلطی ہے اور بہت بڑی غلطی ہے۔ گاندھی جی نے اپنے سب سے پہلے تار میں صرف یہ کہا تھا کہ جدید آرڈیننس اور ان کی بنا پر صوبہ سرحد میں جو گولیاں چلائی گئی ہیں اور یوپی اور سرحد میں جو گرفتاریاں ہوئی ہیں وہ ان کے لئے قطعی غیر متوقع ہیں ...

[illegible]

یوم رئیس الاحرار

مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں مسلمانان ہند کی جو خدمات انجام دی ہیں اور ان کے دلوں میں آزادی وطن کی جو تڑپ پیدا کی ہے وہ رہتی دنیا تک مولانا کی یاد کو قائم رکھے گی اور جب تک اس سرزمین پر ایک مسلمان بھی زندہ ہے مولانا کا نام انتہائی عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔ گزشتہ سال مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات نے تمام عالم اسلامی کو حزن و ملال کے سمندر میں غرقاب کر دیا تھا اور امت مرحومہ کو اس حادثۂ فاجعہ سے وہ صدمۂ عظیم پہنچا تھا کہ ہر مسلمان مضطرب و بے چین نظر آتا تھا۔ مولانا کی یاد کو تازہ کرنے اور مرحوم کے روشن کارناموں کو پیش کر کے قوم کو پستی سے بلندی کی طرف لے جانے کے لئے امسال ۴ جنوری کو تمام ہندوستان میں یوم رئیس الاحرار منایا جا رہا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تمام ملک کے مسلمان مختلف مقامات پر اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں گے جو اس سلسلہ میں شائع کیا گیا ہے۔ دہلی میں بھی یوم رئیس الاحرار منانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں اور اس سلسلہ میں مجلس خلافت کی ایک سب کمیٹی کچھ کام بھی کر رہی ہے ...

سرحد میں تشدد کی گرم بازاری

صوبۂ سرحد سے جبر و تشدد کی جو ہوشربا تفصیلات موصول ہوئی ہیں انہوں نے اب تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو زبردست ہیجان و اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے ...

سوقیانہ انداز

[illegible]

یونائیٹڈ لیگ کانفرنس کمیٹی

جب سے کہ سر آغا خاں نے اپنے ایک خط میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کو ملا کر ایک جماعت یونائیٹڈ کانفرنس لیگ کے نام سے بنا دی جائے مسلمانوں کے بعض اخبارات میں اس پر بڑے شد و مد کے ساتھ بحث کی جا رہی ہے اور دور دراز کار دلائل پیش کئے جا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو اس وقت اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے اور اس لئے ان دونوں انجمنوں کو متحد ہو جانا چاہئے تاکہ مسلمانوں کا افتراق و انشقاق دور ہو جائے ...

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ آزاد مومنہ کا پردہ اجنبیوں اور نامحرموں کے سامنے آنے میں از روئے قرآن و حدیث وفقہ کیا ہے؟ برقعہ اوڑھنا واجب ہے؟ یا چہرہ اور ہاتھ کھول کر نکلنا جائز ہے؟ اور اگر جائز ہے تو اس شخص کی نسبت شرع کا کیا حکم ہے جو عورتوں کو گھر میں بیٹھنے پر مجبور کرے چار دیواری سے نکلنے نہ دے یا بغیر برقعہ کے کہیں آنے جانے سے روکے۔

الجواب

پردے اور حجاب کے حکم کا مدار خوف فتنہ پر ہے اور ظاہر ہے کہ چہرے پر نظر پڑنی اس بارے میں زیادہ مؤثر ہے اس لئے فقہائے کرام نے کہ منہ کھولے اجانب کے سامنے کشف وجہ کو ناجائز قرار دیا ہے ...

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

(۱) ... مسلمان رہے گا اور زوجہ مرتدہ ہو جائے گی تو جب بھی نکاح ٹوٹ جائے گا۔ فقط واللہ اعلم

(۲) شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے واللہ عز و جل کا فرمان ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم مگر اس سیدانی لڑکی کے اولیاء کو نکاح کے فسخ کرانے کا اختیار ہوگا بوجہ غیر کفو ہونے کے فقط

اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

ضروری اطلاع

اخبار کے اکثر نئے خریدار صاحبان وی پی وصول کرنے کے بعد اخبار کا انتظار کرنے لگتے ہیں اور دو چار روز انتظار کرنے کے بعد شکایتی خطوط کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اخبار اسی وقت جاری کیا جاتا ہے جب وی پی کی رقم دفتر کو وصول ہو جاتی ہے۔

نیز اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کا ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانوں کو قادیانی صدارت پر کیوں اعتراض ہے

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی طرف سے سر محمد یعقوب کے خط کا جواب

قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند آج کل لاہور میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور دربار کشمیر و حکومت پنجاب سے جن احرار اسلام کی جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس میں آپ احرار کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ سر محمد یعقوب نے حضرت مولانا کے مکتوب گرامی کا جواب دیتے ہوئے بعض اخبارات میں جو بیان شائع کرایا تھا اس پر الجمعیۃ کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ایک اجمالی تبصرہ کر دیا گیا تھا اور یہ کہا گیا تھا کہ اس بیان کا مفصل جواب خود حضرت مولانا ہی دیں گے ...

[illegible]

بیزاری کی چوتھی وجہ

سر محمد یعقوب کا خط

مرزائیت اور دوسرے فرقوں کا مقابلہ

اساسی اختلاف

قادیانیوں کی انگریز پرستی

سر آغا خاں اور ظفر اللہ خاں

قادیانیوں سے مسلمانوں کی بیزاری

بیزاری کی پہلی وجہ

بیزاری کی دوسری وجہ

بیزاری کی تیسری وجہ

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حکومت حجاز روسی تعلقات کی مؤثر تردید

سرزمین حجاز قحط سالی دشواریوں اور قرضہ کی لعنت سے پاک ہے

انگریزی اور عراقی جرائد کا خطرناک پروپیگنڈہ

آج کل حکومت حجاز پر اغیار کی خاص نظر پڑ گئی ہے اور اس کی قوت کو توڑنے اور حکومت کے وقار کو تباہ کرنے کے لئے انگریزی اور عراقی اخبارات اپنا پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ انگریزی اخبارات تو یہ خطرہ ظاہر کر رہے ہیں کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود روسی حکومت سے دوستانہ تعلقات قائم کر کے ممالک عربیہ میں بالشویک تحریک کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بن گئے ہیں ...

[illegible]

ترکی عراقی سرحد پر کردی بغاوت کے شعلے

کردی قبائل نے عراقی فوج کو شکست دیدی

عراق کے شمال میں قبائل کی جنگی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں جنہوں نے سخت پریشانی پھیلا دی ہے۔ ان کے اقدامات قبضہ سے باہر ہو گئے اور عراقی فوج بھی ان کو نہ روک سکی ...

[illegible]

فلسطین کی مؤتمر اسلامی کے نتائج

اٹلی کے مظالم بیان کرنے پر ایک نمائندہ کا اخراج

فلسطین کی مؤتمر اسلامی کے اجلاس ختم ہو چکے اور مندوبین اپنے اپنے وطن کو واپس ہو گئے۔ مؤتمر کی ایک مجلس عاملہ مقرر کی گئی ہے جس میں مفتی اعظم کو پوری قوت حاصل ہوگی ...

[illegible]

ترکی حکومت کی مالی حالت

غیر ملکی اشیاء کی درآمد پر پابندیاں

ترکی حکومت کی مالی حالت کے متعلق اب اخبارات میں سننے میں آتا ہے ...

[illegible]

وزیر اعظم نوری پاشا کا سفر انگورہ

عراق کو انتداب کے پنجہ سے چھڑانے کی سعی

بغداد کے وزیر اعظم نوری پاشا بذریعہ ہوائی جہاز انگورہ روانہ ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے اس سفر کی غرض و غایت ان چند معاہدات پر بحث و تمحیص ہے جو حکومت عراق اور ترکی گورنمنٹ کے مابین تصفیہ طلب ہیں ...

[illegible]

یمن میں ایک پادری کا قبول اسلام

شکار کرنے آئے تھے مگر خود شکار ہو گئے

ایک امریکن پادری مسٹر ... عرصہ سے یمن کے اطراف میں عیسائی تبلیغ کا جال پھیلائے ہوئے تھے ...

[illegible]

بغداد میں عیسائی مبلغین کیا کر رہے ہیں؟

[illegible]

مراکو کے ایک سلطان کا اعزازی خطاب واپس لے لیا گیا

سلطان محمد پر ملک معظم کا عتاب

[illegible]

بغداد میں براڈکاسٹنگ کا استعمال

مختلف اطراف میں پیغامات بھیجے گئے

[illegible]

گاندھی جی کو وائسرائے کا آخری جواب

سابق صدر اسمبلی چندر بوس اور جمنا داس مہتہ کا کانگریس سے اختلاف

مسٹر سوبھاش چندر بوس گرفتار کر لیے گئے

نئی دہلی ۴ جنوری ۔ گاندھی جی نے وائسرائے کو جو برقیہ ارسال کیا تھا اس کا جواب وائسرائے کی طرف سے دیدیا گیا ۔ اس کا جواب الجواب بھی گاندھی جی نے بذریعہ تار وائسرائے کی خدمت میں ارسال کر دیا تھا ۔ کل وائسرائے بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے دہلی واپس آ گئے ہیں ۔ آپ نے مجلس عاملہ کا ایک فوری اجلاس طلب کیا ۔ آج صبح وائسرائے نے گاندھی جی کے آخری تار کا جواب بھی دیدیا ہے جس میں آپ نے لکھا ہے کہ سول نافرمانی کی دھمکی کی صورت میں گاندھی جی سے میری ملاقات نہیں ہو سکتی ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت کانگریس کے چیلنج کو منظور کرے گی اور ایک مہتمم بالشان آرڈیننس جاری کرے گی جس کے بعد کانگریس اور اس کی شاخیں خلاف قانون قرار دیدی جائیں گی ۔

گاندھی جی اور وائسرائے کے درمیان نامہ و پیام

وائسرائے کا مایوس کن جواب

کانگریس کی مجلس عاملہ کے فیصلے

گاندھی جی اور لارڈ ولنگڈن کے مابین ۲۹ دسمبر سے جو نامہ و پیام جاری تھا اس کا نتیجہ فوری طور پر تو افسوس ہے کہ مایوس کن ثابت ہوا اور کانگریس کی مجلس عاملہ نے مشروط طریقے پر یہ فیصلہ کر دیا کہ ان حالات میں اس کے لئے سوائے سول نافرمانی شروع کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے ۔

گاندھی جی کا جواب الجواب

وزیر اعظم کا بیان

سول نافرمانی کی شرطیں

مجلس عاملہ کی منظور شدہ تجاویز

محکمہ تار اور سرکاری عدالتوں کا بائیکاٹ

ملاقات کی شرط

مسٹر جیکر اور ڈاکٹر سپرو بیچ میں پڑے ہیں

> ## سرحد میں حکومت کی سخت گیری امن و امان کو تباہ کر دیگی
> ### وائسرائے کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار
> جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے وائسرائے کو مندرجہ ذیل تار ارسال فرمایا ہے ۔
> (مولانا مفتی) محمد کفایت اللہ

کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں مباحثے

آرڈیننسوں کو واپس لینے کی درخواست

تحریک بائیکاٹ کیلئے رہنماؤں کی مشاورت

حکومت کی ذمہ داری

صوبہ سرحد کے لئے اصلاحات کا عجیب و غریب تحفہ

کونسل کے چالیس ارکان میں سے ۱۴ نامزد شدہ ہونگے !

ہندوؤں اور سکھوں کو تناسب آبادی سے تین گنا زیادہ نمائندگی

نئی دہلی ۳۱ دسمبر ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ گول میز کانفرنس کی تین کمیٹیوں کے اراکین نامزد ہو چکے ہیں ۔ اور لائحہ عمل تجویز کر لیا گیا ہے کہ گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ کا پروگرام بھی مرتب ہو چکا ہے ۔ امید ہے کہ اس سلسلے میں ۵ فروری سے پہلے اعلان ہو جائے گا ۔

اسی ضمن میں سرحد میں اصلاحات کے نفاذ پر بہت بحث چھڑی ہوئی ہے ۔ ... سرحد کی مجلس قانون ساز کے چالیس ممبر ہونگے ۔ ان میں چھبیس منتخب شدہ اور چودہ نامزد ہوں گے ۔ ... ہندو اور سکھ جو یہاں اقلیت میں ہیں تناسب آبادی سے تین گنا زائد نمائندگی حاصل کریں گے ۔

گاندھی جی خاموش کریں

ہز ایکسیلنسی کی تقریر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے اس کے دوران میں کانگریس کا ذکر کرنے کے بعد گاندھی جی کا نام لیکر ان سے اپیل کی کہ وہ خدارا رک جائیں ۔

کانگریسی لیڈر شہرت کے بھوکے اور متوازی حکومت کے طالب ہیں

حکومت کے خلاف ہر تحریک کا مقابلہ کیا جائیگا

کلکتہ میں وائسرائے ہند کی تقریر

کلکتہ میں یوروپین ایسوسی ایشن کے سالانہ ڈنر کے موقعہ پر ہز ایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن نے بھی اسی طرح ایک اہم تقریر کی جس طرح ان کے پیشرو کیا کرتے تھے ۔ اس تقریر میں ہز ایکسیلنسی نے اپنی حکومت کی پالیسی کی تشریح کی اور ملک میں عدم تعاون کی تحریک کی سخت مذمت کی ۔

> ## سرحد کے آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ
> ### حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان
> صوبہ سرحد سے سخت ہولناک واقعات کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ۔ وائسرائے نے تین آرڈیننس جاری کر کے صوبہ سرحد کے حکام کو وسیع ترین اختیارات کا مالک بنا دیا ہے ۔

پشاور کوہاٹ ۔ بنوں اور خٹک کی خلفشار

فوجوں کا مظاہرہ ۔ زبردست گرفتاریاں

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

آرڈیننسوں کا اگر کانگریسیوں سے سوال

خان عبدالغفار خاں کو برما پہونچا دیا گیا

مجلس احرار اسلام دہلی کا عظیم الشان جلسہ

سرحد میں تشدد اور آرڈیننسوں کیخلاف احتجاج

خان عبدالغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ

جامع مسجد میں مجلس احرار اسلام دہلی کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالماجد صاحب منعقد ہوا ۔ اور مولانا ابراہیم صاحب نے ایک پرجوش تقریر کی ۔ حاضرین ..... کی تعداد میں تھے حسب ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئیں ۔

علماء مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ تشدد کی اس مہم کے خلاف زبردست احتجاج کرتا ہے جو حکومت نے صوبہ سرحد میں تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے جاری کر رکھی ہے ۔ صوبہ سرحد کے جدید آرڈیننس جن کے ماتحت بے شمار گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں اور جن کے نفاذ کے بعد متعدد مقامات پر فوج اور پولیس نے گولیاں چلا کر بے گناہ باشندوں کو شہید اور مجروح کیا ۔ دنیا کی تاریخ میں اپنی نظیر پیش نہیں کر سکتے ۔

مسلمانان دہلی اور جہاد کشمیر

سکریٹری دفتر احرار دہلی

مجلس احرار اور دربار کشمیر کے درمیان صلح کی کوشش

مولانا احمد سعید اور مفتی محمد کفایت اللہ کی مخلصانہ مساعی

مخالفین کے اتہامات قطعی بے بنیاد ہیں

جناب شبیر حسن صاحب قتیل اور جناب غازی محمد خضر صاحب نگرامی نے ذیل کا بیان بغرض اشاعت اخبارات کو دیا ہے ۔

آج ہم لوگ چار دن قیام کرنے کے بعد لاہور سے دہلی واپس آئے اور کل صبح کانپور روانہ ہو جائیں گے ۔ ہم اپنے مشاہدات و تجربات کا تفصیلی بیان کانپور پہنچ کر شایع کریں گے ۔ لیکن اس کا اعلان جلد از جلد کر دینا چاہتے ہیں کہ مجلس احرار اور دربار کشمیر کے درمیان جو صلح کی گفتگو ہو رہی ہے اس میں مولانا احمد سعید صاحب اور مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اسی خلوص و نیک نیتی و خودداری سے کام کر رہے ہیں جس کی ان جیسے مقتدر اور عالی مرتبت رہنمایان قوم سے توقع ہو سکتی تھی ۔

> ## سرحد میں ۲۳۵ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں

جیلوں میں جگہ نہیں رہی

دار الحکومت

لال قلعہ دہلی کی شاہی مسجد کا انہدام

مسلمانان دہلی میں اضطراب

جمعیۃ علماء کے کارکنوں کی بروقت مداخلت

دفتر جمعیۃ علمائے ہند میں کچھ اشخاص نے آکر بیان کیا کہ لال قلعہ دہلی ایک قدیمی مسجد کو شہید کیا جا رہا ہے ۔ چونکہ اس خبر سے مسلمانوں میں سخت اشتعال اور ہیجان پیدا ہونا یقینی تھا اس لئے فوراً ہی بہ ہمراہی مولانا عبدالوحید صاحب صدیقی منیجر الجمعیۃ اخبار و سید محمد اسحاق صاحب کرنل عساکر اسلامیہ و مولانا محمد یعقوب صاحب تفتیش حالات کے لئے قلعہ کو روانہ ہو گیا ۔

قلعہ میں پہنچکر معلوم ہوا کہ اس طرف جہاں مسجد مذکور واقع ہے کسی شخص کو جانے کی اجازت نہیں اس لئے ہم کیپٹن ہربرٹ اسٹیفن اسٹیشن اسٹاف افیسر سے ملے ...

اس تمام کارروائی کی اطلاع مقامی افسران کو دیدی گئی ہے ۔ ۲ جنوری

(سید احمد شفیع ۔ سر دفتر جمعیۃ علمائے ہند ۔ دہلی)

> ## کئی آرڈیننس اور نافذ ہونے والے ہیں
> ### گاندھی جی اور کانگریسی لیڈر عنقریب گرفتار
> نئی دہلی ۲ جنوری ۔ وائسرائے نے گاندھی جی کی پیشکش کو ٹھکرا دیا ۔ حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں جن کی بنا پر تمام کانگریسی لیڈر فوراً گرفتار کر لیے جائیں گے ۔ گاندھی جی ، سردار پٹیل ، وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی اور دیگر کانگریس کی مجلس عاملہ کے ممبروں کو آج رات گرفتار کر کے کسی نامعلوم مقام پر بھیجدیا جائیگا ۔ ایک دو روز میں کئی اور آرڈیننس نافذ کر دیے جائیں گے ۔ برطانوی مال کے بائیکاٹ کو روکنے کا آرڈیننس فی الفور جاری ہونے والا ہے ۔

سنہری مسجد زیر لال قلعہ میں نماز تراویح

باڑہ ہندو راؤ میں مجلس احرار کا جلسہ

دہلی میں آرڈیننس ڈے

مسلمانوں کو قادیانی صدارت پر کیوں اعتراض ہے

(بقیہ صفحہ ۲)

اس وجہ سے ہے کہ اس نے کانگرس کا اتباع نہیں کیا۔

سر محمد یعقوب کو معلوم ہونا چاہئے کہ میرا یا جمعیۃ علما کا کبھی وقت بھی یہ خیال نہیں ہوا کہ مسلمانوں کو کانگرس کا اتباع کرنا چاہئے۔ ہم نے جنگ آزادی میں مسلمانوں کو یہ مشورہ ضرور دیا تھا کہ وہ کانگرس میں شریک ہو کر جنگ آزادی میں اس قدر حصہ لیں جس قدر کہ ہندوستان کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتا ہے لیکن کیا سر محمد یعقوب صاحب جیسا ناقص عن کہ علمائے کے خاندان میں سے ہونے کا فخر ہے شرکت اور اتباع کا فرق نہیں سمجھ سکتا۔

کیا سر محمد یعقوب اب ہمیں یہ تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ان جماعتوں پر جو جمعیۃ علما کی پالیسی سے اختلاف رکھتے ہیں اپنے غصہ کا اظہار کریں لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جمعیۃ علما کے خدام اس قدر چھچھورے نہیں ہیں...

عامۃ المسلمین کی اہانت

ذاتی مفاد اور مصالح ملت

خود ستائی اور تعلّی

استحصال فروشی

مولانا محمد علی مرحوم کے وقار کا راز

احسان فراموشی کا گلہ

رواداری کی تلقین

قرآن نہمی

مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ کا تبلیغی جلسہ

انعامات واسناد کی تقسیم

مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ نہ صرف اہل حدیثوں کے لئے ایک نازش ہے بلکہ حقیقتاً یہ تمام مسلمانان ہند کے لئے باعث صد فخر ومباہات ہے۔ امسال اس نے ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ کیا جس کے لئے دہلی والے مدتوں سے چشم براہ تھے۔

جلسہ برابر دو دن (۲۶-۲۷ دسمبر) ہوتا رہا۔

مہتمم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی

دار الحدیث مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کے سفیر

مدرسہ قاسم العلوم لاہور میں درس قرآن کریم کا افتتاح

مسلم لیگ کے رویہ کیخلاف مفتی پارک میں جلسہ

مختلف قراردادوں کی منظوری

انجمن خدام الدین کے مفت رسائل کی اشاعت

سناٹوجن کے استعمال سے شکمی تکالیف کا ازالہ

اگر کسی شخص کو بدہضمی پیٹ کا درد استفراغ وغیرہ ہو جائے اور وہ معمولی خوراک کھا کر ورنہ ہو جائے اور اسکی عصابی بیماریاں اسکو تنگی کی راستے محروم کردیں تو اس کیلئے ایسی خوراک کی ضرورت ہے جو زود ہضم اور شکم کی کمزوری کو دور کرنے والی ہو جس کے استعمال سے ہاضمہ کی تمام خرابیاں دور ہو جائیں اس مقصد کیلئے ثناٹوجن کی ضرورت ہے یہ خوراک بدن کو بے انتہا طاقت بخشتی ہے اور شکم کی تمام بیماریوں کو دور کرتی ہے

آج ہی سناٹوجن کا استعمال شروع کر دیجئے پھر دیکھئے کہ ہر قسم کا درد اور تکلیف کتنی جلدی غائب ہوتے ہیں۔ آپ اس کے استعمال سے طاقت اور صحت محسوس کریں گے۔ اور خوراک کو بغیر کسی دقت اور تکلیف کے ہضم کیجئے صحت کی پہلی نشانی یہ ہے کہ آپ کو بھوک لگے۔

SANATOGEN

ہر دوائی فروش سے دستیاب ہوسکتا ہے

اسلامی دنیا کیلئے ایک اور نایاب تحفہ

صحیح - خوشخط عکسی - رنگین - خوبصورت اور پاکیزہ

قرآن مجید

سالانہ انتہائی رعایتی اعلان

خوشنما کلینڈر ٹائم پیس - بلند آواز کا بائدار پوا الارم - نئی قسم کا خوبصورت کلاک

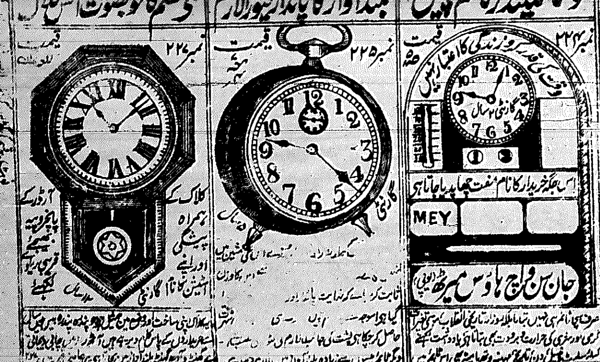

جواہرات سے تولنے کے قابل

محبوب عاشق کے قدموں پر

قیامت کا دن

اور ایک بزرگ کامل کا زبردست اعلان

شیخ کامل قطب الاقطاب حضرت شیخ جمال الدین سجادہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان ہے کہ اگر اس موثر دعا کا صرف سات روز عمل کر لینے سے مرحوم ہیں جو ترقی نصرت اور دین و دنیا کے ہر جائز مقصد میں کامیابی یا خود سخت سے سخت مشکلات کا حل اور تمام پریشانیوں مصیبتوں سے نجات نہ مل جائے تو قیامت کے دن میرا دامن ہوگا اور آپ کا ہاتھ۔ صاحبو اگر آپ بہت سے عملیات پڑھنے اور سینکڑوں تعویذات ونقوش استعمال کرنے پر بھی بدنصیب محروم مایوس وناکام ہیں تو یہ موثر اور حکمی دعا جو ایک بزرگ متبع شریعت کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے۔ ذیل کی دوا کے ہمراہ منگا کر صرف سات روز ترکیب کے مطابق عمل کیجئے انشاء اللہ تعالے آپ ہرگز محروم نہ رہیں گے ہم محض خلق اللہ کو حضرت قطب الاقطاب کے فیض سے مستفیض کرنے کیلئے بالکل صحیح دعا لکھکر ہمراہ دوا بھیجدیتے ہیں۔

ایک رات کا مجرب عمل

حضرت صوفی مولانا قاضی حکیم حاجی محمد عمر صاحب چشتی صابری نقشبندی رئیس اعظم چرتھاول نور اللہ مرقدہ کا یہ خود آزمودہ عمل ہے جو بفضل تعالے رفع تنگدستی دفع بے روزگاری حصول روزگار اور ترقی کاروبار کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس میں چلہ کشی اور پرہیز وغیرہ کی زحمت نہیں اور آسان ہے۔ بس جو شخص اس عمل کو صرف ایک رات پڑھے اللہ کے فضل سے وہ کبھی تنگدست دبے روزگار اور تا دم زیست کسی کا محتاج نہ رہے گا۔ اور اس کو حیرت ہوگی کہ حق تعالے شانہٗ کہاں سے اور کس طریقہ سے روزی عطا فرما رہا ہے ہر مسلمان کے پاس اس عمل کا ہونا ضروری ہے جسکا ہدیہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر ۵؍ ہے۔

سات روزہ حکمی دعا

حب صحت افزا کے ہمراہ ارسال ہوگی حب صحت افزا معدہ کی تمام بیماریوں اور ہر قسم کے ریاحی دردوں کا فوری تریاق ہے جو ہمیشہ وقت پر نا قابل برداشت بھوک لگاتی صالح خون بکثرت پیدا کرتی اور پیٹ کی جملہ شکایات کو مطلقاً دور کرتی ہیں اگر یہ گولیاں امراض معدہ میں مفید ثابت نہ ہوں تو شرعاً وقانوناً قیمت واپس کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

۱۲۵ گولی (معہ محصول ڈاک) فیس منی آرڈر ۸ کل ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ عمل ہفت روزہ معہ ترکیب پارسل میں ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- حافظ اشفاق احمد انصاری دواخانہ چرتھاول مظفر نگر یو پی (انڈیا)

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی دروغن کرامات) تمام دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ۱)

پنٹ بہراپن

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو پی)

بال جڑ سے کالا

دمہ - بواسیر - سوزاک - کوڑھ - سفید داغ

خدا کی قدرت کا کرشمہ

سینکڑوں کوڑھی صحت یاب ہوگئے! اکسیر برص سے

سگنل ڈون ہوگیا

جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳ ۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

نمبر ۳	دہلی۔ یوم شنبہ ۲۹ شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء	جلد ۱۵

معاصرین کے افکار و آراء

جنگ کی ذمہ داری (مدینہ)

ہماری مجلس قومی کانگریس کے صدر سردار ولبھ بھائی پٹیل اس وقت سیاسیات ملکی کے سب سے بڑے رہنما ہیں۔ کانگریس کا تمام نظام اُن کی قیادت میں سرگرم عمل ہے۔ اُن کے احکام اور ارشادات جس طرح ہندوستان کے کروڑوں عوام کے لئے قابل عمل ہیں اسی طرح برطانوی حکومت بھی اُن سے متاثر ہوتی ہے۔ سردار پٹیل کے متعلق بیرونی ترمیم کے کہا جا سکتا ہے کہ آن کو ملک کی رائے عامہ کی ترجمانی کا سب سے زیادہ حق ہے۔ اور موجودہ اختلافی معاملات میں حکومت کے سامنے وہ صرف ایک ایسے وکیل ہیں جن کو قوم کی جانب سے ذمہ داری کے ساتھ …

لارڈ ولنگڈن یہ ہوگی سارو بھرم کا شاگرد مانچسٹر کے لوگ عنقریب لارڈ ولنگڈن جیسے دوست نما دشمن سے بچا نہیں گے

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم — کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

سرحد میں تین آرڈیننس (البشیر)

ہم نے افسوس کے ساتھ سنا کہ صوبہ سرحد میں ایک ساتھ تین آرڈیننسوں کا نفاذ ہوا منجملہ ان کے ایک آرڈیننس کی بہت سی دفعات بنگال کے آرڈیننس سے ملتی جلتی ہیں دوسرے آرڈیننس کی اکثر دفعات حال کے متھرا کے آرڈیننس سے ملتی جلتی ہیں تیسرا آرڈیننس مخصوص صوبہ سرحد کے واسطے ہے …

… کے اقرار کے بموجب یک گونہ امن و امان کا باعث نہیں ہوئی؟ کیا حکمہ پولیس کے اس نادانستہ اعتراف کے مطابق وہ ملک میں جرائم کی تخفیف کا سبب نہیں بنی؟

دو قوتوں کا تصادم

والسرائے ہند کی تقریر

کانگریس اور امن و امان

رمضان المبارک کی آمد

امت مسلمہ کیلئے روحانی عروج اور ذہنی ارتقاء کی ایک سبیل

جس طرح دنیا کے بے شمار مذاہب میں عبادت اور تزکیہ نفس کے طریقے مقرر ہیں اسی طرح روزہ کا مفہوم بھی ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاں روزہ کی اصل موجود ہے گو اہل کتاب اپنی عالمگیر گمراہیوں کے باعث اس کی روح سے محروم ہو چکے ہیں …

روزہ دار کے فرائض

اسلام میں روزہ کی حقیقت

روزہ کا مقصد "ارتقاء"

روزہ کے فضائل

… (باقی صفحہ ۲ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

بے ثمر روزہ

حدیث قدسی میں خدا فرماتا ہے کہ جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ بولتا ہے …

"ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرمایہ میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ "منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی"

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں۔ مرد۔ عورت بچے۔ بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

Castophen Mfg. Co: India
POST BOX 88 Karachi

سوزاک یعنی سوزاک اور اسکا علاج

… منگانے کا پتہ: حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

بالکل مفت

طلائے عزیزیہ …

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں غلط خواہ طور پر مفید نہیں رہتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ بیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

حلفیہ بیان اور سابق مشیر باضر غلام احمد خان کا مدعا

… منیجر دواخانہ امیر الغرباء محلہ شاہ نظر راولپنڈی

جوان بنانے والی معجون

حکیم نابینا صاحب کا طلسمی نسخہ

… احمد جلیلی منیجر رسالہ نظام المشائخ ۱۲ کوچہ چیلان دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے ترجمہ اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ ظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہیں

غریبوں کا قرآن مجید معریٰ

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ ۱۲ مجلد چرم نقرہ دو روپے (۲) علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔ ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۔ قسم دوم حنا شدہ علاوہ محصول ڈاک جلد پارچہ ۸ چرم

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ ہجری

ملک میں اضطراب و ہیجان

واقعات کی رفتار

گزشتہ تین چار دن کے عرصہ میں واقعات اس درجہ سرعت کے ساتھ گزرے ہیں کہ ملک کو ان کے نتائج پر غور کرنے اور ان کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔

مسائل رمضان المبارک

سر محمد یعقوب مسند افتاء پر

گاندھی جی، ولبھ بھائی پٹیل، راجندر پرشاد اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاریاں

پنڈت جواہر لال نہرو کو ڈھائی سال اور مسٹر شیروانی کو ۹ ماہ کی قید سخت

ملک کے طول و عرض میں چار آرڈیننسوں کا نفاذ

ہڑتالیں، جلسے، جلوس اور لاٹھی چارج

گاندھی جی کے جواب میں وائسرائے نے جو آخری تار دیا تھا اس سے کانگریس اور حکومت کے درمیان مصالحانہ تعلقات کا انقطاع قطعی معلوم ہوتا تھا ...

عام گرفتاریاں

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حکومت حجاز اور یمن کے نزاع کا فیصلہ ہو گیا

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کا اپنے خلاف فیصلہ

معاصر ام القریٰ کا مفصل بیان

آستانہ میں ترکی جرائد کی کانفرنس

ترکی اخبار نویسی کے پانچ دور اور ان پر تبصرہ

موجودہ اخبارات کا معیار اور تعداد

زائرین بیت اللہ الحرام کا ورود جدہ

جاوی حجاج کے متعلق اعلانات

رمضان المبارک کی آمد

سابق صدر اسمبلی اور مسٹر عبداللہ بریلوی بھی گرفتار کر لئے گئے

ایک دن میں ڈیڑھ سو گرفتاریاں۔ پانچ سو انجمنیں خلاف قانون قرار دی گئیں

کانگریس کی عمارت اور ساٹھ ہزار روپیہ پر حکومت کا قبضہ

بمبئی ۸ جنوری۔ آج صبح سے پولیس نے آرڈیننس کے ماتحت کانگریسی لیڈروں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ مگنین داس، ماسٹر قائم مقام صدر بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی سب سے پہلے گرفتار کئے گئے۔ وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی کو ۵ بجے صبح گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے بعد کے۔ ایف۔ نریمان۔ کملا دیوی۔ اور ستیاپال کو پکڑ لیا گیا۔ مسٹر عبداللہ بریلوی ایڈیٹر بمبئی کرانیکل کو بھی ان کی قیام گاہ سے گرفتار کر لیا گیا۔

... پولیس کی ایک جماعت ڈپٹی کمشنر کی سرکردگی میں آرڈیننس کے ماتحت چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کا حکم لیکر پہونچی اور کانگریس کی عمارت پر قبضہ کر لیا۔ آج چار بجے شام تک ڈیڑھ سو کانگریسی کارکن گرفتار کر کے جیل بھجوا دئے گئے ان گرفتار شدگان میں ۹ عورتیں ہیں۔

بمبئی شہر اور پریذیڈنسی میں پانچ سو انجمنیں اور جماعتیں خلاف قانون قرار دیدی گئی ہیں۔ ان جماعتوں میں قوم پرور مسلم پارٹی بھی شامل ہے۔ مقامی افسران کو وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔

بمبئی میں کانگریس کی رقوم کو منضبط کرنے کی بھی حکومت کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے ... ساٹھ ہزار روپیہ جمع تھا جس کو حکومت کی جانب سے حکم دیدیا گیا ... کانگریس کے انفرادی ممبروں کے ذاتی حسابات میں منتقل کر دیا گیا۔

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مکان کی تلاشی

متفقہ فتوی کی تین کاپیاں اور نہرو رپورٹ پر تبصرہ کی ایک کاپی پولیس اٹھا کر لے گئی

شہر میں بارہ مکانات کی بیک وقت تلاشیاں

دہلی ۸ جنوری۔ کل صبح دس بجے سید خورشید علی صاحب سب انسپکٹر تھانہ حوض قاضی و منشی سراج الحق سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی ایک ہیڈ کانسٹیبل اور چند سپاہیوں کے ہمراہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مکان واقع کوچہ چیلاں پر پہونچے اور کہا کہ مولانا کے مکان کی تلاشی لینی ہے ...

بارہ اصحاب کے مکان کی تلاشیاں

...

دارالحکومت

دہلی میں یوم محمد علی کا شاندار جلوس

ہندو مسلمانوں کی طرف سے متفقہ عقیدت کا مظاہرہ

عظیم الشان جلسہ میں مرحوم کے کارناموں کا تذکرہ

...

کانپور۔ بریلی۔ علی گڈھ۔ خورجہ میں گرفتاریاں

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ۔ جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت

...

سر سپرو اور وائسرائے کی ملاقات

...

ضلع پشاور کے دیہات پر جرمانے

بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں گرفتاریاں

...

آج تحریک کشمیر کا ۱۰۶واں دن ہے اور آج تک شمع حریت کے ۲۵۳۷۸ پروانے جیلوں میں جا چکے ہیں شہداء کی میزان ۱۶ ہے

ڈاکٹر انصاری اور ڈاکٹر کانگریس کے مکانوں پر پہرہ

آنے جانے والوں کی تلاشیاں خطوط پر احتساب

...

صدر اور ناظم جمعیۃ علماء ہند کے تار

محکمہ ٹیلیگراف نے دونوں تار روک لئے

...

مسلم کانفرنس کے ارکان میں تفریق

موجودہ سیاسی معاملات پر اختلاف رائے

کانفرنس کے صدر اور سکرٹری کا استعفا

...

کانگریس کا پروگرام یا سول نافرمانی

کی خبریں شائع کرنا آرڈیننس کے ماتحت جرم قرار دیا گیا

...

کشمیر آرڈیننس کا دوبارہ نفاذ

چار ماہ کے لئے مزید توسیع

لاہور ۸ جنوری۔ کشمیر آرڈیننس جس کے ماتحت اخبار کے چھپنے گرفتار کئے جا رہے ہیں اور جو ہر نومبر کو صرف دو ماہ کے لئے نافذ کیا گیا تھا اس کی میعاد مزید چار ماہ کے لئے بڑھا دی گئی ہے اور گورنمنٹ سے اس کا اعلان ہو گیا ہے۔

دہلی کی کانگریس کمیٹیاں خلاف قانون قرار دیدی گئیں

دہلی ۸ جنوری۔ مقامی حکومت نے ضلع و صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کو غیر قانونی جماعت قرار دے دیا ہے۔

اخبارات کیلئے دوسرا آرڈیننس جاری کیا جائیگا

کانگریس کی کوئی خبر شائع نہ ہو سکے گی

...

ہندوستان آزادی کامل کا اہل ہے

صوبجاتی آزادی کے بعد سول نافرمانی کا خاتمہ ہو جائیگا

سر آغا خاں کا اظہار خیال

...

موٹروں کے ٹیکس پر اضافہ

دہلی میونسپلٹی کے خلاف موٹر والوں کا احتجاج

...

کلکتہ کارپوریشن کا اجلاس ملتوی

حکومت کی پالیسی کے خلاف احتجاج

...

دہلی میں احمد آباد کے قافلہ کی آمد

...

ڈاکٹر انصاری کانگریس کے صدر نامزد کئے گئے

...

صوبہ سرحد میں حالات روبا صلاح ہیں

بنوں و ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں گرفتاریاں

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

پشاور ۸ جنوری۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے ...

صوبہ سرحد میں تیس ہزار گرفتاریاں

کتنے فرزندان توحید نے جام شہادت نوش کیا

تمام صوبہ میں زبردست گرفتاریاں

...

یرودا جیل میں گاندھی جی کے مشاغل

کتب اخبارات اور دیگر آسانیاں

سردار پٹیل علیحدہ رکھے گئے ہیں

بمبئی ۸ جنوری۔ یرودا جیل سے جو خبر آئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی کو وہی کوٹھری ملی ہے جس میں وہ گذشتہ تحریک میں اپنی رہائی سے پہلے مقید تھے۔

...

کمیشن انتداب اور عراق کی آزادی

عراق سے ضمانت کا مطالبہ

...

حجاج کی طبی امداد کیلئے حکومت حجاز کی کوشش

محکمہ حفظان صحت کے کرکاری افسران کا استعفا

...

چین میں احیاء ملت اسلامیہ

مسیحی مشنریوں کا زبردست مقابلہ

...

جیل دروز میں میںبوبونو کی آمد

دروزیوں کے مطالبات پر ہمدردانہ غور

...

وزیر اعظم کی مصروفیات

گاندھی جی کی گرفتاری کا اثر

...

ہندوستان کی کمیٹی بیس ارکان پر مشتمل ہوگی

...

مدرسہ انوار الاسلام قصبہ اجراڑہ کیلئے اپیل

...

محمد مصطفیٰ خاں مہتمم مدرسہ انوار الاسلام

قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ (یو۔ پی)

سیاسی جنون کا طفلانہ مظاہرہ خودکشی ہے

گاندھی جی کی گرفتاری پر ٹیگور کا اظہار خیال

...

میں نے انتہائی کوشش کی مگر ناکام رہا

لارڈ اروِن کے نام گاندھی جی کا بحری تار

...

دہشت انگیزی کیخلاف پٹیالہ میں ایک آرڈیننس کا نفاذ

انجمنوں کی رجسٹری اور اخبارات کی ضمانتیں

...

پنجاب کانگریس کمیٹی خلاف قانون قرار دیدی گئی

...

حجاج کا پہلا جہاز خیریت سے جدہ پہونچ گیا

...

نواب صاحب چھتاری کی میعاد میں توسیع

...

ذمہ دار اسمبلی کے قیام سے کشمیر کی مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا

مولانا محمد یوسف میر واعظ کشمیر کا اعلان

...

رہتک کے احراری رضاکاروں کا مقدمہ

۱۴۴ کے اختتام پر زبردست جلوس

...

ایوان تاجران ہند کا تار وائسرائے کے نام

گاندھی جی کی گرفتاری عاقبت نااندیشی پر مبنی ہے

...

سوراج بھون مقفل کر دیا گیا

الہ آباد میں کرفیو آرڈر کا نفاذ

...

برما کی مجلس مقننہ کیلئے دو ایوانوں کا مطالبہ

برما گول میز کانفرنس کا فیصلہ

...

مسلمانوں کی قربانیوں کا اثر

کشمیر کی چار مسجدیں مسلمانوں کے حوالہ کر دی گئیں

...

صوبہ سرحد میں لال کپڑوں کی ضبطی

دوکانوں سے سرخ رنگ بھی قبضہ میں کر لیا گیا

...

صوبہ سرحد میں متعدد اخبارات کا داخلہ بند

زمیندار پر حکومت کی نظر عنایت

...

صوبہ سرحد میں اصلاحات کا کام

مشاورتی کمیٹی کا پہلا اجلاس

...

متھرا میں چالیس آدمی گرفتار

دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

...

خلط مبحث

(از مولانا عبد الماجد صاحب مدیر "سچ")

مسلمانوں کی ہر تحریک کا کچھ عرصہ کے بعد شکست پڑ جانا لازمی ہے۔ نزاع و اختلاف، انتشار و انشقاق، بدگمانیاں اور اختلاف آرا نیاں، یہ سب چند روز کے بعد لازمی طور پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ تحریک خلافت ۱۹۲۰ء میں کس زور سے اٹھی دو چار سال کے بعد جو دیکھا تو پارہ پارہ بن چکے تھے، تنظیم، تبلیغ، وغیرہ ہر تحریک کا یہی حشر ہوا اور ہوتا رہا ہے۔ انسداد فتنہ نگار کی تحریک اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں رہ سکتی تھی۔ ابتدائی آواز پر سارے اسلامی ہند نے متفق ہو کر لبیک کہا، رفتہ رفتہ اختلافات رونما ہوتے گئے۔ لیکن جہاں تک نفس جرم کا تعلق ہے، بحمد اللہ اب بھی کوئی اختلاف نہیں۔ "نگار" کی تحریروں کے دل آزار، صبر شکن و اشتعال انگیز ہونے پر سارا اسلامی ہند آج بھی متفق و متحد ہے۔ کسی ایک کلمہ گو کی بھی آواز آج تک ان تحریروں کی حمایت و تائید میں بلند نہیں ہوئی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خود مدیر "نگار" نے اپنی ان تحریروں کا دل آزار ہونا تسلیم کر لیا۔ اس سے بھی کسی کو اختلاف نہیں کہ ان تحریروں کو ضبط کر لینا چاہئے۔ کونسل صوبہ متحدہ میں یہ تحریک پیش ہوئی، صدہا جلسوں میں یہ تجویز منظور ہوئی، خود صاحب نگار نے جناب مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے خط میں ان تحریروں کے تلف کر دینے پر اپنی آمادگی ظاہر کر دی۔ غرض ان اجزا میں تو کوئی نزاع و اختلاف ہی نہیں، اب گفتگو جو رہ جاتی ہے وہ صرف اس باب میں کہ ایسے مجرم کے ساتھ مسلمانوں کا آئندہ برتاؤ کیا ہو؟ قوم اپنے مجرم کے ساتھ آئندہ طرز عمل کیا اختیار کرے؟

ایک بڑے گروہ کی رائے ہے کہ مقدمہ چلنا چاہئے، دوسرا گروہ جو اپنی "گرم" گروہ کے مقابلہ میں "نرم" کہا جا سکتا ہے، کہتا ہے کہ توبہ و معذرت کافی ہے، اس کے بعد کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہیں۔ بڑا اور اصلی اختلاف انہیں دونوں خیالات کے درمیان ہے لیکن یہ اختلاف بھی محض ایک خلط مبحث کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے، اور دونوں خیالات کے معنی اور منشار کے واضح ہو جانے کے بعد یہ اختلاف بھی انشاء اللہ رفع ہو جائے گا۔

"گرم گروہ" کو بھی نیاز صاحب سے شخصاً کوئی ضد یا عداوت نہیں، نہ اسے اس کا شوق ہے کہ خواہ مخواہ کسی انسان کو جیلخانہ بھجوایا جائے، یہ کام اشقیا کا ہے، خادمان دین کا نہیں ہو سکتا جو سب سے زیادہ رحمدل ہوتے ہیں ...

حد تک ہو گئی ہے کہ مسلمان اس سے مطمئن ہو جائیں کیا اب اس میں عقائد اسلامیہ پر حملے اور جذبات اسلامی کے ساتھ تمسخر بند ہو گیا ہے؟

(۲) دوسرے یہ کہ مدیر "نگار" کی متواتر و متعدد بد عہدیوں کے تجربہ کے بعد اب ان کے کسی جدید عہد پر اعتماد کرنا، مسلمانوں کے لئے کسی حد تک قرین دانش و مصلحت ہے؟

"گرم جماعت" کی گرمی اور سرگرمی قائم رکھنے والے بس یہی دو سوالات ہیں۔ معذرتیں اور معافیاں، جو کچھ بھی پیش ہو رہی ہیں، وہ بعض اکابر قوم یا بعض مجالس کے سامنے پیش ہو رہی ہیں، نگار خواں پبلک کے سامنے اب تک اسی قسم کا زہر برابر پیش ہو رہا ہے۔ علاج کا یہ اصول عجب ہے کہ جو زہر پلایا گیا ہے، تریاق اسے نہیں دیا جا رہا ہے بلکہ تندرستوں میں تقسیم ہو رہا ہے ...

محکمہ تعلیمات سرکار آصفیہ میں "نگار" کی ممانعت

دفتر نظامت تعلیمات سرکار عالی نے رسالہ نگار کی ممالک محروسہ میں خریداری کی ممانعت کی نسبت ایک گشتی نشان ۱۹۸ مورخہ ۲۵ آذر ۱۳۴۱ف جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ رسالہ نگار میں بعض مضامین ایسے شائع ہو رہے ہیں جو مذہبی نقطہ نظر سے ناقابل مطالعہ ہیں اور مدرسین اور طلبہ کو مطلع کیا گیا ہے کہ وہ اس رسالہ کو نہ خریدیں اور یہ کہ اگر مدرسہ کی لائبریری کے لئے رسالہ مذکور خریدا جا رہا ہے تو اس کی خریداری موقوف کر دی جائے۔

(دربیر دکن)

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں جلسہ دستار بندی
حضرت مولانا انور شاہ صاحب کے ارشادات گرامی

کتب کے لئے کمروں اور درسگاہوں میں برقی روشنی کر دی گئی ہے۔ قریب تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے طلبہ کی سہولت کے لئے پانی کے نلوں کا انتظام، کتب خانہ جدید دار المطالعہ، دفتر اہتمام اور مدرسۃ البنین و مدرسۃ البنات، فارسی خانہ، گجراتی کلاس کے کمرے، دار التجوید، مہمان خانہ اور غسل خانوں کی تعمیر کا تذکرہ کیا جو اس وقت زیر تعمیر ہیں۔

بعدہٗ حضرت شیخ الحدیث مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہٗ (صدر مدرس جامعہ) نے "سفر آخرت" کے متعلق ایک ایمان افروز بسیط وعظ فرمایا جس میں بہت سے دقیق مسائل کو اپنے خاص محققانہ طرز میں تمثیلات و تشبیہات سے واضح فرمایا اور اس سے تمام جلسہ خصوصاً اہل علم نہایت متاثر و محظوظ ہوئے۔ نیز آخر میں آپ نے آئندہ سال بھی جامعہ میں قیام فرمانے کا عزم ظاہر فرمایا۔

آپ کے بعد حضرت شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہٗ نے اپنے دلنشین انداز میں ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں مدارس عربیہ کی ضرورت اور ان کے بقا و تحفظ وغیرہ کے متعلق مدلل تبصرہ فرمایا اور سامعین پر بہت گہرا اثر ہوا۔ بعد ازاں ۲۳ فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کی گئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی دو بجے کر ۱۲ بجے کے بعد ختم ہوا۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب، مولانا سراج احمد صاحب، مولانا بدر عالم صاحب اور مولانا عبد الجبار صاحب وغیرہ اساتذۂ جامعہ اور لوواردہ مہمانان جامعہ اسی روز شام کو جامعہ سے تشریف لے گئے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہٗ بخاری شریف کے کچھ پارے باقی ہونے کے سبب ہنوز قیام فرما ہیں جو رمضان ... تک تشریف لیجائیں گے۔

سال آئندہ کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ جدید داخلہ ابھی سے شروع ہو گیا ہے اور ۲۰ شوال ۱۳۵۰ھ تک جاری رہیگا اور چونکہ پنجاب و شمالی ہند وغیرہ دور دراز مقامات کے طلبہ کو اپنے داخلہ و تجویز اسباق کے متعلق تردد رہتا ہے ان کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ دیوبند میں مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی سے اور میرٹھ میں مولانا بدر عالم صاحب کو امتحان داخلہ دے سکتے ہیں اور آئندہ کے لئے تجویز اسباق بھی یہی حضرات کر سکتے ہیں نیز جو طلبہ اپنے آنے کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ تینوں جگہ خط لکھ سکتے ہیں۔

احقر عفرلہٗ مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سملک ضلع سورت

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ
حالات کشمیر پر زبردست تقریریں

... پہلے کشمیر کی اجمالی تاریخ بیان فرمائی وہاں کے ۳۲ لاکھ دلدادگان توحید کی زبوں حالی اور اس کے اسباب پر روشنی ڈالی اور پھر موجودہ جنگ آزادی کشمیر پر تفصیلی تبصرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کی کشمیر کمیٹی اور اس کے اسلام کش ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور بتایا کہ اگر مجلس احرار اسلام بروقت اس سازش کا احساس کر لیتی اور مسلمانوں کی عزت و حرمت بچانے کے لئے عواقب و نتائج سے بے پرواہ ہو کر اس بھڑکتی ہوئی آگ میں نہ کود پڑتی جیسے مسلمانان کشمیر کو فنا کر ڈالنے کے لئے مختلف سمتوں سے ہوا دی جا رہی تھی تو نہیں کہا جا سکتا کہ آج کشمیری مسلمان اور اس کے ناموس کی حفاظت کا بھی کوئی نشان مل سکتا تھا یا نہیں ... جلوس مختلف بازاروں اور مختلف محلوں میں ہوتا ہوا اسٹیشن پر پہنچا اور ... بجے کی گاڑی سے فدایان اسلام کو لاہور روانہ کر دیا گیا ... کے ہار پہنائے گئے اور علاوہ سکھی کی تواضع کی گئی۔ اس جلسہ میں چندہ ... ہوا۔

(خادم اسلام محمد یسین سکرٹری مجلس احرار اسلام سہارنپور)

خانہ کعبہ

خانہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور ہزارہا سال سے دینی مرکز چلا آتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اسے مل کر ایک اللہ کی عبادت کے لئے بنایا۔ اس کی بہی عزت اور توقیر کیا کم ہے، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دوبارہ گر کر اس کی تعمیر کی گئی تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں کے ساتھ اس کے بنانے میں شریک تھے اور گارا اور پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔ الغرض پاک گھر جس کی تعمیر میں ایسے ایسے جلیل الشان پیغمبروں کا ہاتھ ہو ... پاکیزگی ...

دوستو سال بھر کے بعد یہ رعایتی اعلان نکالا گیا ہے۔ جلدی آرڈر روانہ کیجئے

رمضان المبارک ... رعایتی اعلان

نہایت مضبوط

ڈبل گھنٹی الارم ٹائم پیس

شب چراغ پاکٹ لیور واچ

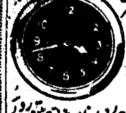

ایس۔ کے۔ بی بجشی ... ایجنسی ... کلکتہ

دہلی کے بقائی خاندان کا مشہور و معروف
دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

حب نعمت جبریٹر

منیجر دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

رعایت کا مبارک مہینہ
جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیو

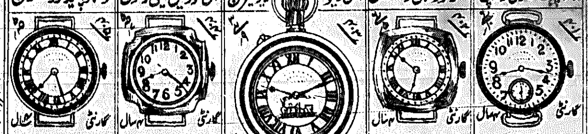

جوان بنانے والی معجون

حکیم ... صاحب ... نسخہ

احمد مجتبیٰ منیجر دوا خانہ ... کوچہ چیلان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

الحمد للہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی یوم الجمعہ کو حج کیا تھا بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو امسال حج میں شرکت کریں گے۔

(ایک سچا مسلمان)

فریضۂ حج

سگنل ڈاون ہوگیا
جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

بحر اعظم دنیا میں جم کی کشتی پر سفر کرنے والو جیتک جسم کے خطرات سے آگاہ نہ ہو ... آپ قدم قدم پر ٹھوکریں کھایا کرتے ہیں اس راز کو فاش کرنے والی صحت و تندرستی کی نعمت او راست کی استادی کرنے والی ... ہمدم اور سچا مشورہ دینے والی خوش خرم بنانے والی اردو زبان میں کتاب "کام شاستر" کا دوسرا ایڈیشن تیار ہو گیا ہے جلد از جلد ایک کارڈ تحریر کر کے مفت طلب کر کر ملاحظہ فرمائیں ... کا انتظار کرنا پڑیگا۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے

آپ کسی ایسے قابل، تجربہ کار، نیک مزاج اور اعلیٰ کیرکٹر کے استاد کی تلاش میں ہیں جو آٹھویں درجہ تک کی مکمل تعلیم اور مذہبی تعلیم قابل اطمینان طریقہ پر دے سکتا ہو تو ذیل کے پتہ پر گفتگو کیجئے۔

ایم ایچ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

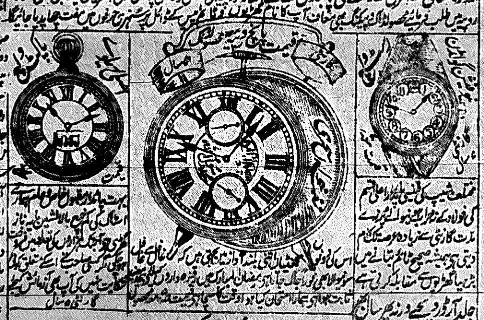

جلد آرڈر دیجئے ... ملنے کا پتہ: دی نصیر واچ کمپنی ... صدر بازار میرٹھ (یوپی)

دسمبر بواسیر سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ
Castophen Mafg: Co: India
POST BOX 88 Karachi
بندر روڈ کراچی

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان شریف

عبد الوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

سالانہ انتہائی رعایتی اعلان

جواہرات سے تولنے کے قابل

قوت باہ و اعصاب کی ڈھیلے اور لٹکنے کی دوا

نظیر آباد لکھنؤ

بال جڑ سے کالا

فتنہ نگار کا انسداد

اگر صحت پیاری ہے تو

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳ ...
... ۲۰ ۲۴ ...
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۴ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۴

احادیث کی روشنی میں رمضان المبارک کے فضائل

روزے کس طرح ایک مومن کو معراج سعادت پر پہونچا سکتے ہیں

[illegible]

روزہ

[illegible]

اعتکاف

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

نازک موقع

[illegible]

خاتم الانبیاء پر ایک نازیبا حملہ

[illegible]

صوبہ سرحد

[illegible]

جرائد پر آرڈیننس کا وار

[illegible]

کشمیری تحریک

[illegible]

خراج عقیدت

[illegible]

ماء اللحم خاص الخاص اور مفرح عنبری اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرمایہ میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے فہرست خصوصی مفت منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

منجن عزیزی استعمال کیجئے
[illegible]
حکیم سید محمد عزیز الحسن پری کھاٹ بھوپال

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا
[illegible]
صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

عید آرہی ہے
تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ
[illegible]
امریکن کمرشل کمپنی - بمبئی نمبرا

حلفیہ بیان
[illegible]
منیجر دواخانہ انیس الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ
علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ
قرآن مجید

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

اب تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابل قدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنۃ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ اسد الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خان صاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے۔ اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک مسلمان کے لئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہوسکتا۔ خود طلب فرمائیے اپنے عزیزوں کے لئے منگائیے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے معریٰ کاغذ پر قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عہ علاوہ محصول ڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن مجید ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۶ فیصدی کم کردئے جائیں گے

رمضان شریف میں
گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا
قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب، زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسے تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں، طالب علموں، مسجدوں، یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں۔ اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرلیں۔

یہ قرآن معریٰ اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے۔ ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف ایک روپیہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک۔ کپڑے کی جلد کے ۸ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔
ہدیہ مترجم۔ قسم اعلیٰ کاغذ سفید خوشنما صرف تین روپیہ۔ قسم دوم خوشنما دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنہ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے۔ لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا اخیر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔
پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ کی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۔ ۴ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

صوبہ سرحد کی موجودہ صورت حال

سرکاری اور غیر سرکاری بیانات

گزشتہ ہفتہ لاہور کے بعض اخبارات کے واسطہ سے صوبہ سرحد کے متعلق جو خبریں موصول ہوئی ہیں انہوں نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک آگ سی لگادی ہے اور نہ صرف انتہا پسند طبقہ بلکہ نیم اور معتدل مسلمان بھی ان حالات کو سن کر ایک عجیب و غریب ہیجان و اضطراب میں مبتلا ہیں اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اب حکومت کی حمایت کے لئے وہ عامۃ المسلمین کے سامنے کیا پروپیگنڈا …

غیر سرکاری خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاعات کو مبالغہ آمیز بھی کہیں اور ایسوسی ایٹڈ اور حکومت کے بیانات کو حرف بحرف درست اور مبالغہ سے پاک بھی خیال کریں تو بھی سرحد کی صورت حال کچھ زیادہ خوشگوار نظر نہیں آتی اور مسلمان اس تصویر کو بھی مطمئنہ کر اطمینان سے نہیں بیٹھ سکتے۔

پشاور سے ایسوسی ایٹڈ نے جو اطلاع ۴ جنوری کو دی ہے اس میں ۴ جنوری …

نام نہاد تحقیقات

سر آغا خاں کی مخالفت

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ہم نے ان کالموں میں سر آغا خاں کی اس تجویز کا ذکر کیا تھا جو انہوں نے مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کو ملا کر ایک کر دینے کے متعلق پیش کی ہے اور اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اگر خلافت کمیٹی کو بھی اس مجموعہ میں شامل کر لیا جائے کیونکہ اس کی پالیسی بھی علاً مسلم کانفرنس یا مسلم لیگ سے جدا گانہ نہیں ہے …

احادیث کی روشنی میں رمضان المبارک کے فضائل

(بسلسلہ صفحہ اول)

صوبہ سرحد میں آرڈیننسوں کے ماتحت حکومت

فوج اور پولیس کا گشت اور ۴۱۲۹ گرفتاریاں

سرخپوشوں کے نظام کو درہم و برہم کرنے کی کوششیں

صوبہ سرحد کی خبروں پر احتساب قائم کیا جا چکا ہے اور وہاں کی اطلاعات کے متعلق کوئی غیر سرکاری مراسلہ یا برقی پیام موصول نہیں ہو رہا ہے۔ پنجاب کے بعض دیگر جرائد کے ذریعہ جو غیر سرکاری خبریں ہم تک پہنچی تھیں ان کا ایک خلاصہ گزشتہ اشاعت میں درج کر دیا گیا تھا اس کے بعد سے ابھی تک یہ سلسلہ منقطع ہے اور خبر رسانی کے ذرائع میں یا تو سرکاری کمیونکے ہیں جو حکومت کی طرف سے شائع کئے جاتے ہیں یا پھر ایسوسی ایٹڈ پریس کی وہ اطلاعات ہیں جن کی حیثیت سرکاری بیانات سے زیادہ مختلف نہیں ہے اور جنہیں نیم سرکاری اطلاعات کہنا بالکل صحیح ہوگا۔ ان خبروں کی بنا پر حالات کا صحیح اندازہ لگانا تو دشوار ہے مگر تاہم اس قدر ضرور کہا جا سکتا ہے کہ وہاں ابھی تک گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے اور مکمل سکون اور کامل امن و امان پر جو زور دیا جا رہا ہے وہ کچھ بہت زیادہ صحیح نہیں ہے۔ ہم ذیل میں صوبہ سرحد کے حالات کے متعلق تمام خبریں انگریزی اخبارات سے ترجمہ کر کے شائع کرتے ہیں۔ (الجمعیۃ)

دیہات میں کامیابی ہوئی اور رضاکاروں کے طرز عمل میں تبدیلی نظر آئی جنہوں نے خود بخود معذرت چاہی اور کانگریس کی تحریک میں حصہ نہ لینے کا وعدہ کیا۔ اس تحصیل میں صورت حال پرسکون ہے۔

ہزارہ میں کانگریسی تحریک بالکل ختم معلوم ہوتی ہے اور اب کسی شورش کی امید نہیں کی جاتی۔

دیہات میں فوج کا دورہ

گرفتاریاں اور مظاہرے

پشاور ۷ جنوری۔ تحصیل نوشہرہ کے علاقہ کورہ میں تین دیہات مصری باندا …

چارسدہ کا مجمع منتشر کیا گیا

ہوائی جہازوں کا مظاہرہ

اجناس کی گرانی

ضلع بنوں میں گرفتاریاں

۵ جنوری تک کی گرفتاریاں

فوج کا خیر مقدم

ایسوسی ایٹڈ پریس کی تردید

۴ جنوری تک کی گرفتاریاں

کانگریسی دفاتر پر فوجی دھاوا

ایک پارسی خاتون پر سرحد کا داخلہ بند کر دیا گیا

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمیعۃ کیلئے)

ہالینڈ میں مشرقی مؤتمر کا اٹھارواں اجلاس

اسلامی تمدن پر مسلمانوں و عیسائیوں کے زبردست مقالے

حکومت ہالینڈ اب تک ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو مرتد بنا چکی ہے

ملک ہالینڈ کو موجودہ زمانہ میں شرف و مجد حاصل ہے کہ وہ مشرقی ادبیات سے خاص دلچسپی رکھتا ہے اور اسلام اور عربی تمدن پر گہری نظر رکھنے کے باعث اس کے جلیل القدر علماء اور فضلاء عربی لٹریچر کی فراہمی میں خاص کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہالینڈ میں عربی مطبوعات کا کافی ذخیرہ موجود ہے اور نہایت انضباط اور تصحیح کے بعد ان کو طبع کرا کر شائع کیا جاتا ہے۔

عربی علوم و فنون کا مطالعہ وسیع پیمانہ پر یہاں ایک عرصہ سے جاری ہے اور بڑے بڑے اساطین علم و فضل اور حکومت کے عہدیداران علوم میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ لائڈن (ہالینڈ) میں مذہب اسلام کی تحقیق اور اس کے اثر و نفوذ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ منجملہ انہی دلچسپیوں کے باعث امسال اور نیٹل کانفرنس (مشرقی مؤتمر) کا اٹھارواں اجلاس لائڈن میں منعقد ہوا جس کی سرپرستی شہزادہ ہالینڈ نے فرمائی …

عیسائی اپنے لئے باعث فخر تصور کریں!!

ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو عیسائی بنایا جا چکا ہے

یہ واقعہ ہے کہ ہالینڈ کے تبلیغی مشن اپنی نو آبادیوں میں نہایت وسعت اور سرعت کے ساتھ تبلیغ کر رہے ہیں اور ان کی تائید کروڑوں عیسائی کرتے اور اربوں روپیہ اس مقصد پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ مشن اب تک ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو تثلیث کی لعنت میں گرفتار کر چکے ہیں جن کا بڑا حصہ یتیموں، مفلسوں اور بے روزگاروں پر مشتمل ہے۔

ہالینڈ کی نو آبادیات میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں جن کی موجودگی میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو مرتد کر لینا ان مشنوں کی زبردست کامیابی ہے۔

اس مؤتمر کا آخری اجلاس اشٹاٹ گورٹ میں منعقد ہوا جس میں اعلان کیا گیا کہ مؤتمر کا آئندہ اجلاس چار سال بعد روما میں منعقد ہوگا۔

حکومت اسپین سے ریفی مسلمانوں کے مطالبات

قرطبہ اور ریف کے مسلمانوں کو حکومت کی طرف سے اطلاع

کردی بغاوت کا خاتمہ

باغیوں کے لیڈر شیخ محمود گرفتار کر لئے گئے

دمشق میں مؤتمر وطنی کا اجلاس

انتخابات کی شرکت کیلئے قوم پروروں کے مطالبے

وزیراعظم مصر کا اعلان

مصر اور برطانیہ میں گفت و شنید کا آغاز

حکومت ہالینڈ اور عیسائیت کی تبلیغ

دارالحکومت

ایک عورت نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا آپ نے فرمایا تم بھی کھاؤ اس نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا اگر کسی روزے دار کے سامنے کوئی شخص کھانا کھاتا ہے تو جب تک وہ کھانا کھانے والا کھاتا رہتا ہے فرشتے اس روزے دار پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (ترمذی)

روزے دار کے پاس جب کھانا کھایا جائے تو روزے دار پر ملائکہ فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ (ترمذی)

قرآن شریف کا پڑھنا

بہترین شخص تم میں سے وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔ (بخاری مسلم)

کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔ اگر کسی نے الم کہا تو الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ الفاظ مراد نہیں ہیں بلکہ حروف مراد ہیں۔ ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

مسجد میں جو لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ یا قرآن کا درس دیتے ہیں ان پر خدا کی جانب سے سکینہ نازل ہوتا ہے اور ان لوگوں کو رحمت کے فرشتے ڈھانک لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بندوں کا ذکر ملائکہ کی جماعت میں کرتا ہے۔

جامع مسجد میں جلسہ اور احراری رضاکاروں کا جلوس

کلکتہ اور علی گڑھ کے قافلوں کی محاذ کشمیر کو روانگی

دہلی ۱۱ جنوری۔ کل بعد نماز ظہر جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں کئی ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔ کلکتہ اور علی گڑھ کے احراری رضاکار اپنے سرخ لباس میں ملبوس تھے۔ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ مولانا عبدالماجد صاحب صدر مجلس احرار اور مولانا محمد ابراہیم صاحب سکرٹری نے نہایت موثر تقریریں فرمائیں۔ ...

قومی جھنڈے کی سلامی پر پولیس کا مظاہرہ

دہلی میں گیارہ اشخاص اور گرفتار کرلئے گئے

دہلی ۱۱ جنوری۔ کل صبح قومی جھنڈے کی سلامی کے سلسلہ میں پولیس کی ایک جمعیت نے ...

مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

سر شفیع کی وفات پر اظہار رنج و ملال

کشمیر اور صوبہ سرحد کے متعلق قرار دادوں کی منظوری

کلکتہ و علیگڈھ سے مجاہدین کے قافلوں کی آمد

دہلی میں مزید دس رضاکاروں کی گرفتاری

پولیس کا ایک سپاہی گولی سے اڑا دیا گیا

ایک مفرور ملزم کا وحشیانہ انتقام

دہلی میں ایک اور آرڈیننس کا نفاذ

محمد ابراہیم سکرٹری مجلس احرار اسلام دہلی

ڈاکٹر انصاری صدر کانگریس کی گرفتاری اور سزایابی

مولانا عارف ہسوی اور دیگر کانگریسی لیڈروں کے مقدمہ کا فیصلہ

کانگریسی جلسہ پر پولیس کا قبضہ متعدد خواتین کو سزائیں

دہلی ۱۳ جنوری۔ آج بعد دوپہر تقریباً ایک بجے کانگریس کے تیسرے ڈکٹیٹر ڈاکٹر مختار احمد انصاری گرفتار ہوگئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے ایک بجے کے قریب ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بمعہ چند افسران پولیس کوٹھی پر پہنچے ...

مولانا عارف ہسوی اور دیگر خواتین کو سزائیں

ڈاکٹر صاحب کو چھ ماہ قید اور جرمانہ کی سزا

ڈاکٹر انصاری کے جانشین نامزد کر دیے گئے

مشہور انقلابی مسٹر ایم این رائے کے مقدمہ کا فیصلہ

بارہ سال کیلئے عبور دریائے شور کی سزا

سنہری مسجد زیر لال قلعہ میں نماز تراویح

حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی صرف ایک ختم قرآن فرمائینگے

قصبہ افضل گڈھ میں ۱۴۴ نافذ کردی گئی

دو ماہ تک جلسے اور جلوسوں کی ممانعت

کانگریسی جھنڈا نصب نہ کیا جائے

حکومت مدراس کا حکم

مجسٹریٹوں کو وسیع اختیارات

اخبار لبرٹی کے ایڈیٹر کی گرفتاری

وزیر اعظم برطانیہ ہندوستان آئینگے

مدیر زمیندار پر بعض مضامین کی بنا پر مقدمہ

ضمانت داخل کردی گئی

سپرو اور جیکر کی وائسرائے سے ملاقات

دو گھنٹہ تک مفصل گفتگو

صدر اور ناظم جمعیۃ علماء ہند کی لاہور سے واپسی

نواب سکندر حیات خاں اور احراری لیڈروں سے جیل میں ملاقات

دربار کشمیر کے نام حضرت صدر جمعیۃ علماء ہند کا مراسلہ

دہلی ۱۱ جنوری۔ ۹ جنوری کی شام کو حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند و مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند لاہور تشریف لے گئے ...

سر محمد شفیع کا انتقال پر ملال

حکومت ہند کے دفاتر و درسگاہیں اور عدالتیں بند

پچاس ہزار مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی

ڈاکٹر انصاری کی گرفتاری پر الہ آباد میں جلوس

جلوس اور جلسہ کو منتشر کرنے کیلئے طاقت کا استعمال

کانگریس کا لاکھوں روپیہ حکومت کے قبضے میں

بمبئی میں ایک مارواڑی فرم کو نوٹس

کراچی میں ایک پریس کی ضبطی

کانگریس آفس پر پولیس کا قبضہ

بمبئی کے تیسرے ڈکٹیٹر کو قید سخت کی سزا

کرسٹنا آئر خزانچی کی گرفتاری

لکھنؤ میں کانگریسی جلسہ لاٹھیوں سے منتشر کردیا گیا

۷ ارکار کنوں کی گرفتاری

کراچی کے تین میونسپل کمشنروں کی گرفتاری

میونسپلٹی کا اجلاس ملتوی کردیا گیا

مجلس احرار کے نئے ڈکٹیٹر

مولانا معین الدین صاحب اجمیری

جہاد کشمیر کے ایک اور مجاہد کی شہادت

تعلقہ احمد آباد میں گولی چل گئی

تین ہلاک اور متعدد زخمی

یو پی میں آرڈیننس کے ماتحت گرفتاریاں

الہ آباد اور سلطان پور کے رہنماؤں کو سزائیں

مسٹر عباس طیب جی بھی گرفتار کرلئے گئے

کراچی میں مولوی محمد صدیق جیا کی گرفتاری

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ارکان میں شدید اختلاف

مرزا قادیانی کے بیٹے میرو بشیر کا صدارت سے استعفیٰ

پہاڑی پر موٹر کی ٹکر

سات عورتوں کی افسوسناک ہلاکت

۴۵ انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا

کراچی میں کپڑے کے مارکٹ پر پکٹنگ

حکومت سول نافرمانی کا پوری قوت سے مقابلہ کریگی

صاحبزادگان دکن کے خطابات میں اضافہ

درشہوار اور نیلوفر کو خاندانی القاب

سر شفیع کے قائم مقام نواب چھتاری تقرر ہوگئے

پارلیمنٹ کا فوری اجلاس طلب کرنے کی تحریک

حکومت کی غلط پالیسی پر اظہار تشویش

منچوریہ پر جاپان کا مکمل قبضہ

جاپان کے خلاف امریکہ کا احتجاج

لارڈ سینکے کا استعفیٰ؟

مزدور پیشہ جماعت کی تحریک

شاہ جاپان پر بم پھینکا گیا!

پیرس میں گولی چلادی گئی

پنامہ میں ہندوستانیوں کے داخلہ کی ممانعت

ہندوستان کے نئے دستور کا اعلان ۱۹۳۳ء میں کیا جائیگا

والیان ریاست حکومت کی امداد کرینگے

مولانا ظفر علی خاں کی رہائی

بھوپال میں علوم مشرقیہ کا عظیم الشان جلسہ

اسلام اور تمدن پر تاریخی تقریریں

بھوپال میں ... انجمن علوم مشرقیہ کا ایک عام عظیم الشان جلسہ بعنوان "اسلام اور تمدن" زیر صدارت عالی حضرت ... حاجی سید لیاقت علی صاحب ... منعقد ہوا جس میں معزز اراکین علوم قدیمہ و جدیدہ کے دو فاضلین ارباب علم و ادب اور عام اہل ذوق حضرات کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ جلسے کا افتتاح جناب ... صاحب کی ایک پُرمغز فارسی نظم سے ہوا۔ اس کے بعد جناب حکیم ... صاحب کا ایک بسیط اور فاضلانہ مضمون عنوان ... پڑھا۔ اسی مضمون کے بعد جناب ڈاکٹر ... صاحب نے اپنی تقریر میں اسلامی تمدن پر مختصراً تبصرہ کر کے موجودہ اعلیٰ تمدن اور تہذیب سے مقابلہ کیا اور واقعات سے تمدن اسلامی کی اولیت ثابت کی۔

آپ کے بعد جناب مولانا عبدالرزاق صاحب مصنف البرامکہ کا ایک جامع بسیط اور عالمانہ مضمون سکریٹری انجمن نے پڑھ کر سنایا ... اور تمدن اسلام پر ایک عالمانہ نظر ڈالی گئی تھی۔

اس کے بعد جناب ... اور جناب ذوالفقار الدین صاحب و جناب سید ابو سعید صاحب ... نے موضوع مقررہ پر تقاریر فرما کر تمدن اسلام کی ابتدا اور اس کے مختلف دور دار تقاریر پر محققانہ تبصرہ فرمایا ...

عنایت اللہ خاں جنرل سکریٹری "انجمن علوم مشرقیہ" بھوپال

دیوبند میں ... تقریر ... شیخ الحدیث ...

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

اس خطبہ کے دوران میں طلبہ پر ایک ہو کا عالم طاری تھا ...

دورہ کی جماعت کی تحریک

دارالعلوم دیوبند میں جلسہ تقسیم اسناد

شیخ الحدیث کی حیات بخش تقریر

کشمیر کمیٹی کے پروپیگنڈا قادیانیوں کے مذموم ارادے

ذمہ دار اسمبلی کا مطالبہ مسلمانان کشمیر کا مطالبہ ہے

جناب میاں احمد یار صاحب ...

کشمیر میں قادیانیوں کے آنے کا مقصد

اب جو خاص بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ مسٹر عبدالقدیر قادیانی نے مذکورہ بالا گفتگو کے اختتام پر کہا کہ:-

میرے بنگال کے قابل تعریف کام کی وجہ سے ہی حضرت صاحب (مرزا محمود) نے مجھ کو کشمیر میں بھیجا ہے۔ میں اس سے پہلے ایک جلسہ میں کشمیر کمیٹی کی خدمات کا اعتراف کر چکا ہوں لیکن مسٹر عبدالقدیر کی گفتگو سن کر میں نے محسوس کیا کہ اس جماعت کا مقصد وحید مسلمانان کشمیر کی ہمدردی کے پردہ میں مذکورہ بالا طریقوں کے ذریعہ سے کشمیر میں قادیانیت کی اشاعت کے لئے فضا پیدا کرنا ہے اس کے سوا ان باتوں کا اور کوئی نتیجہ نہیں ہو سکتا۔

ذمہ دار اسمبلی کا مطالبہ

مسلمان اور حج

مخالفین کی غلط بیانیوں سے دھوکہ مت کھائیے

ہم مسلمانان ہندوستان کی یہ انتہائی بد قسمتی ہے کہ ہمارے باہمی تنازعات اور شخصی عناد ارکان اسلام پر بھی اثر انداز ہو رہے ہیں۔ چنانچہ سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض وہ لوگ جو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لیڈر بھی سمجھے جاتے ہیں مسلمانوں کو فریضہ حج کی ادائیگی سے روکنے کی کوششوں میں مسلسل مصروف ہیں اور ہر سال جبکہ زمانہ قریب آتا ہے ان لوگوں کی طرف سے خوفناک پروپیگنڈا شروع کر دیا جاتا ہے ...

(لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا) ...

مجلس احرار اسلام کانپور کا جلسہ

دیوبند میں مجلس احرار کے کارکنوں کا انتخاب

دیوبند ... ۱۹۳۲ء ... مطابق ... شعبان ... ایک جلسہ مسلمانان دیوبند کا زیر صدارت جناب ... منعقد ہوا ...

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے

آپ کسی ایسے قابل، تجربہ کار ... اتالیق ... کی تلاش میں ہیں ... تو ... خط و کتابت کیجئے۔

ایم ... معرفت منیجر صاحب الجمعیۃ دہلی

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

دھارا امرت کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دے گی

گھبراؤ نہیں

... ہمیشہ پاس رکھو! ...

امرت دھارا ... لاہور

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہراپن کی دوا (روغن واد) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلادیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکٹ حاصل کئے ہوں ... تو ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے ...

بہراپن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، زخم، کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے ... کی ایک مجرب و اکسیر بے خطا دوا۔

بلب اینڈ سنز بلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

ہمادری سُرمہ ضعف بینائی، سرخی، دھند، ککرے، نزول اور ڈھلکہ کی خاص دوا ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔ فی شیشی چار آنہ (۴ر)

کان کی دوا بلب اینڈ سنز بلی بھیت (یوپی)

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا خضاب نہیں ...

منیجر ... سٹور ... دربھنگہ

سنگل دون ہوگیا

منجن عزیزی استعمال کیجئے

انشاء اللہ دانت نکلوانے کی ضرورت نہیں رہے گی

حکیم سید محمد عزیز الحسن ... بھوپال

۱۵ شعبان المکرم سے یہ رعایتی سلسلہ جاری ہوتا ہے تاکہ خریدار مناسب وقت میں ... رمضان المبارک سے کام میں لاسکیں

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھایئے

گیارہ ماہ گذر نے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے پھر ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے ... خریداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے انتخاب کر رہا ہے۔ لہذا حسب معمول اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل گھڑیوں ... کی قیمت میں بے حد رعایت کر دی گئی ہے۔ ...

منیجر

خوشنما فینسی ڈائل کی لیور پاکٹ واچ

نکل سلور کیس کی کیلیس ہنٹنگ پاکٹ واچ

کار آمد شب چراغ لیور پاکٹ واچ

تمام گھڑیاں ... ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ ... دہلی

فلسفہ روزہ

اگر آپ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں روزہ کی روح اور صورت کا ہر خال و خط دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے اخلاقی اور معاشرتی اصلاح اور سیاسی فوائد اور اخروی نتائج معلوم کرنے کے منتظر ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجکر رسالہ فلسفہ روزہ منگوا کر پڑھیں۔

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین ... لاہور

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ

مردانگی کا بیمہ

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

منیجر اودھ شفاخانہ نظیر آباد لکھنؤ

بال جڑ سے کالا

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

Castophen Mafg. co. India POST BOX 88 Karachi

کیسٹوفین مینو فیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی ... کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات: ایک صفحہ (ایک بار) — نصف صفحہ — ایک کالم — ½ کالم — ¼ کالم

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے: سالانہ، ششماہی، سہ ماہی — ممالک غیر کے لئے: سالانہ، ششماہی — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم شنبہ ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۵

معاصرین کے افکار و آراء

سرحد حکومت سرحد اور اسلامی ہند (مدینہ)

سرحد کی مظلومیت اور بیکسی پر خون کے آنسو رونے والو! آؤ اور عقل و خرد سے بیگانہ ہو کر آنریبل کمشنر صوبہ سرحد کے اُن بیانات کا مطالعہ کرو جو انہوں نے سرحد کے تازہ خونیں حوادث کے بعد شائع کئے ہیں اور جن میں سے ایک بیان کے جستہ جستہ جملے یہ ہیں:-

"... گرفتاریاں عمل میں آنے کے بعد اگلے روز صورت حالات بہتر ہو گئی۔"

"ڈپٹی کمشنر کوہاٹ نے فوج کی ایک جمعیت کے ساتھ ... کے علاقہ کا معائنہ کیا۔ لوگوں نے ڈپٹی کمشنر کا استقبال کیا۔ اور ان کے لئے کھانا تیار کرنے کی اجازت طلب کی۔"

"علاقے کے دیہاتیوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اپنی غلطی کو تسلیم کیا اور غلطی کی معافی طلب کی۔"

"دیہاتیوں نے بیان کیا کہ حکام اور فوج نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا ہے اور انہوں نے یہ بھی مان لیا کہ نوجوان قابو سے باہر ہو گئے تھے۔"

"دیہاتیوں نے یہ بھی کہا کہ انہیں فوج کے خلاف کوئی شکایت نہیں اور نہ وہ فوج اور حکام سے ناراض ہیں۔"

ہم حیران ہیں کہ اگر واقعات اسی قدر اطمینان بخش اور معمولی ہیں تو آخر یہ ہنگامی قوانین کا نفاذ کیوں ہے۔ یہ گولیاں کیوں چل رہی ہیں اور یہ گرفتاریاں کس لئے ہیں؟ ایک طرف چیف کمشنر کا بیان ہے کہ سرحد میں سب طرح خیریت ہے اور دوسری طرف معاصر ... کا بیان ہے کہ مسافروں کے ذریعہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ نہایت تشویش انگیز اور صبر آزما ہیں۔ ... فرزندان اسلام جام شہادت پی چکے ہیں۔ بیس ہزار مسلمان کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے ...

افسوسناک روش (ہمدم)

والیسرائے کی ریتھوں سے ملاقاتیں

مسلم کانفرنس کے صدر اور سکرٹری کا استعفا

تین ادروستیوں کے سایہ میں

رمضان المبارک (حمایت اسلام)

دلچسپ حقائق و معلومات

فضا میں برقی طوفان

سٹیم لائن موٹر سائیکل

پانی سے آگ

بجلی کے ذریعہ کاشتکاری

اندھوں کیلئے مصنوعی آنکھیں

آوازکی پوشیدہ لہریں

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف ہے۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

ماءاللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ پتہ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

حلفیہ بیان ورسابق مشیر مال سر غلام اللہ خان کا ہما

نئی تانہ جمعیت امکار حکمت سے تمام آشنا ہیں ... مجبور فرضی سرٹیفکیٹوں کے اعتبار سے بیمار نامردی کے گلے پر چھری پھیرنے میں دریغ نہیں کرتے ورنہ اصل قدیم اور جدید کی رو سے کسی ایک اکسیر کا نامردی جریان منی سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے صحیح ثابت ہونا قطعاً غلط اور سفید جھوٹ ہے ایک اکسیر چاہے دس ہزار کی قیمت سے بھی کیوں نہ تیار کیا ہو لیسے مایوس بیمار خانصاحب کا مجوزہ نقشہ سوالات ہم سے مفت منگوا کر بعد خانہ پری واپس بھیجکر خانصاحب کے تیار کردہ اکسیر کے استعمال سے قدرت کا نظارہ دیکھیں سوائے نامرد و باقی ہر قسم اور ہر عمر میں گیا گذرا نامرد بھی دنوں میں مثل جوان کامل بن سکتا ہے تجربہ شرط ہے المشتہر منیجر دواخانہ امین الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

عید آرہی ہے

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

ہمارا کٹ پیس تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے۔ ہر طبقہ کے سرمایہ دار آدمی اور پردہ نشین مستورات گھروں میں بیٹھ کر نہایت آسانی سے تجارت کرکے فائدہ اٹھا سکتی ہیں نمونہ کا بنڈل مالیتی پچاس روپے جس میں قریب ۲۰ پونڈ مختلف قسم کا کٹ پیس ہوگا۔ اہل عیال کے خوشنما اور کم خرچ بالانشین پارچات کیلئے اور بغرض تجارت بکصد و دو صد کی گانٹھیں منگوائیے چہارم رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہئے۔ مفصل لسٹ طلب کرو عید قریب ہے۔ جلد آرڈر دو۔ فائدہ اٹھاؤ۔

امریکن کمرشل کمپنی۔ بمبئی ۱۱

(گورنمنٹ میں رجسٹری شدہ)

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا

کہاں ہیں وہ لوگ جو دمہ کے مرض سے مایوس ہو گئے ہیں کیونکہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے ہم خدا کے فضل پر بھروسہ رکھکر کہتے ہیں کہ

خدا چاہے تو

پندرہ یوم میں دمہ جاتا رہیگا صدہا مریضوں پر تجربہ کرکے آپکے سامنے پیش کیا ہے قیمت ایک شیشی آٹھ روز کی دوا صرف ایک روپیہ (عہ) اور مکمل پندرہ روز کی دوا دو روپے (عہ) محصول بذمہ خریدار

یہ محض اس لئے کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔

ملنے کا پتہ: صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اسد الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خانصاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا۔ خود طلب فرمائیے اپنے عزیزوں کے لئے منگائیے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے صرف ... علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن مجید ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۲۰٪ کم کردئے جائیں گے۔

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے ورد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب، زیر زبر، پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھکر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالے نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں۔ طالب علموں، مسجدوں، یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں۔ اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھر لیں۔

یہ قرآن معرّا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے۔ ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بلا ترجمہ صرف ایک روپیہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸ر اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔

ہدیہ مترجم قسم اعلیٰ کاغذ سفید حاشیہ دار صرف تین روپیہ۔ قسم دوم حاشیہ دار دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنے اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کسقدر کم رکھا گیا ہے۔ لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا آخر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ر کمی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ، ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ ہجری

واقعات سرحد کی نام نہاد تحقیقات

مسلمانان ہند کو بروقت انتباہ

ہم نے الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت میں صوبہ سرحد کے حالات کی نام نہاد تحقیقات کے متعلق جو کچھ لکھا تھا اس سے ہمارا مقصود کسی جدید بحث کا آغاز کرنا نہ تھا بلکہ مسلمانان ہند کو ایک حقیقت سے آگاہ کر کے اپنی صحافتی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ...

سب کچھ محض ان کی کانگریس نوازی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے ہند کا نگریس ایجیٹیشن کیا اور اس کی تائید میں سرحد کے غیور مسلمانوں کی قربانیاں وقف کر دیں وہ بجائے ہندوؤں کے فریب میں پھنس گئے جس کے باعث سرحد کو آج ...

مسلمانان ہند توجہ کریں

جمعیۃ علماء ہند نے گزشتہ دس بارہ سال میں ہندوستان کے مسلمانوں کی جو خدمات انجام دی ہیں ان کی فہرست نہایت طویل ہے اور اس ملک کے تمام باخبر حضرات اس سے اچھی طرح واقف ہیں۔ جمعیۃ کی خدمات کو قارئین کرام کے سامنے بار بار پیش کرنا تحصیل حاصل ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ امت مرحومہ کی فلاح و صلاح کے لئے اس جمعیۃ نے مختلف پہلوؤں سے جو کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں ...

کانگریس کی غلطیاں

الامان کی یہ عادت ہے کہ جب کبھی اس پر یا اس کے ایڈیٹر مولوی مظہر الدین پر کوئی معقول اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ اس کے جواب میں بہت سی غیر متعلق باتیں لکھ دیتا ہے اور اصل موضوع سے حتی الامکان گریز کرتا ہے ...

"اتحاد رحمی کی جہالت"

صحیح مشورہ

چیستاں

گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں کے ممبران کا اعلان

تحقیقاتی کمیٹیوں کے عنوانات پر بحث

نئی دہلی ۱۳ر جنوری۔ حکومت ہند کا ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں گول میز کانفرنس کی مجوزہ تین کمیٹیوں کے ناموں کی فہرست دی گئی ہے۔

وزیر اعظم نے کانفرنس کی مذکورہ تین کمیٹیوں کے نام علیحدہ علیحدہ مکتوب تحریر کئے ہیں جن میں حوالات بحث کی تشریح کی گئی ہے۔

حق رائے دہی کی کمیٹی کے صدر لارڈ لاتھین کے نام وزیر اعظم نے جو مکتوب تحریر کیا ہے اس میں حق رائے دہی کی سب کمیٹی کی رپورٹ کی طرف توجہ دلائی ...

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی مبسوط تقریر

لائن والی مسجد میں معارف قرآنی پر بحث

تمام لاہور کے زمانے میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے مختلف مقامات پر متعدد تقریریں فرمائیں جن میں سے بعض کے مختصر نوٹ ہمیں لاہور سے موصول ہوئے تھے۔ مولانا نے جو تقریر لائن والی مسجد میں فرمائی تھی اس کا بہت بڑا حصہ موصول ہوا ہے۔ ان تمام مختلف تقریروں کے مختلف حصص کو ہم ایک ہی اشاعت میں شائع کر رہے ہیں۔ تقریر کا وہ حصہ جو آرڈیننس کی رو سے خلاف قانون تھا اسکو ہم نے حذف کر دیا ہے۔

جہاں روپ نہیں وہاں ارڈروپ

مدیران انقلاب اور کانگریس کا فتنہ

وزیر خاں کا چوک

ہندوؤں سے جنگ نہیں ہے

ملا کی دوڑ مسجد

ابتداء سہل اور انتہا مشکل

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ٹرکی میں داعی اسلام کے سوانح حیات کی ترتیب

غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی زیر نگرانی ایک کمیشن کا تقرر

دنیا کے سب سے بڑے انسان کے سب سے بڑے کارنامے

جمہوریہ ٹرکی کے صدر غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے جس کے ارکان تاریخ کے ماہر اور متعدد مشرقی و مغربی زبانوں کے فاضل ہیں۔ یہ کمیشن غازی موصوف کی زیر نگرانی داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات مرتب کر رہا ہے تاکہ ٹرکی کے ...

ایک فراموش شدہ ہستی جو فرانس کے زندان میں محبوس ہے

غازی عبدالکریم سے ایک پر اسرار ملاقات

نقیب الشرق غازی عبدالکریم کی ہستی اور آپکے بے نظیر بہادرانہ کارناموں سے کون شخص ناواقف ہے۔ یہ وہی ہستی ہے جو اپنے اہل وطن کی درماندگی کو نہ دیکھ سکی اور تلوار سونت کر فرانس جیسی عظیم الشان حکومت کے بالمقابل آ کھڑی ہوئی ...

میں نے آپ سے متعدد سوالات کئے مگر آپ نے سیاسی نظر احتیاط جواب دینے سے انکار کر دیا اور صرف اتنا فرمایا کہ میری نظر مستقبل پر ہے۔ میں مایوس نہیں ہوں بلکہ یوسف کنعان کی طرح کسی لطیفہ غیبی کا منتظر ہوں۔

عرب مذکور لکھتا ہے کہ یہ ملاقات بہت مختصر تھی مگر صرف اتنی ہی ملاقات نے میرے دل میں شعلے پیدا کر دئے اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ غازی موصوف کے الفاظ نے میرے عزائم کو بلند، میرے ارادوں کو مستحکم اور میری خواہشوں کو پرزور بنا دیا ہے!

۲۲ء اور ۳۱ء کے شوکت علی

ایک عربی اخبار کے نمائندہ کا دلچسپ تبصرہ

مولانا شوکت علی صاحب فلسطین کی موتمر اسلامی کی شرکت کے لئے بیت المقدس تشریف لے گئے تھے۔ موتمر کی شرکت کے دوران میں عربی اخبارات کے بہت سے نمائندوں نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کے سیاسی خیالات دریافت کئے۔

اخبار کے ایک نمائندہ نے آپ سے ملاقات کی کیفیت ایک عربی اخبار میں شائع کرائی ہے۔ نمائندہ مذکور لکھتا ہے کہ مولانا شوکت علی صاحب کی نسبت ہم نے متعدد بار فلسطین میں سنا تھا کہ آج کل ان کے سیاسی خیالات بالکل تبدیل ہو گئے ہیں ...

جزائر ملایا میں اسلام کس طرح پھیلا

ایک جدید تاریخ کی تدوین

جاوا کے ایک فاضل جو عربی کے ساتھ ساتھ انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کے بھی ماہر ہیں انہوں نے جزائر ملایا میں اشاعت اسلام کی تاریخ کی تدوین شروع کر دی ہے جو تین ماہ بعد غالباً طبع ہو کر شائع ہو جائیگی۔

کرسمس اور ایسٹر کے تہوار بت پرستوں کے تہوار ہیں

پادری مارقوس کا اعلان حق

مصر کے کھنڈرات میں بائبل کے قدیم نسخے

موجودہ بائبل اور قدیم نسخوں میں زبردست اختلاف

دارالحکومت

تاجروں کے جلسہ میں چیف کمشنر صاحب کی تقریر

تجارت کی حفاظت اور پکٹنگ کے خلاف تدابیر اختیار کرنیکا وعدہ

انگریزی حکومت خدا کے حکم سے قائم ہوئی ہے!

تجارت کی حفاظت کیلئے حکومت کے ذرائع

مامورمن اللہ

امن سبھا یا سٹیزنس لیگ

مظاہرہ

سزائیں

ہفتہ ختتمہ میں پیدائش و اموات

صوبہ سرحد کی تحقیقات یا حکومت کا پروپیگنڈا

مسلم کانفرنس کے نام نہاد وفد کی حقیقت

چیف کمشنر کی ہدایات کے ماتحت نقل و حرکت کریں گے

صوبہ سرحد کے حالات پر چیف کمشنر کا بیان

اسمبلی میں ڈاکٹر ضیاءالدین احمد کے سوالات

خان عبدالغفار خاں کو کس مقام پر رکھا گیا ہے؟

کیا شکاری کتوں سے سرحد کے مجمع کو منتشر کیا جاتا ہے؟

شراب پر پکٹنگ اور تین گرفتاریاں

سرحد میں اصلاحات کی پہلا اقدام

مولانا حافظ احمد سعید صاحب کا وعظ

جموں کے نزدیک گولی چل گئی

پولیس کی گولی سے ایک شخص کی ہلاکت

سنہری مسجد برلال قلعہ میں قرآن شریف کا ختم

دہلی کے دوسرے ڈکٹیٹر پنڈت اندر کی گرفتاری

مہلا آشرم کے سامان پر پولیس کا قبضہ

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس

افغانستان کو دعوت

ہندوستان میں جدید حکومت کا آغاز

۱۹۳۳ء تک دستور مکمل ہو جائے گا

دہلی میں تلاشیوں کی بھرمار

وائسرائے کی پیشکش قبول کرنے سے انکار

موجودہ حالات اشتراک عمل میں حائل ہیں

دہلی کلاتھ مارکٹ پر پولیس کا پہرہ

تنخیر ریوالور اور پستولوں کی برآمد

چار نوجوانوں کی گرفتاری

اسمبلی کے اجلاس میں سارڈا ایکٹ کی ترمیم پر غور

شرح تبادلہ اور ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف پر بحث

نواب چھتاری نے وائسرائے کی مجلس عاملہ کا چارج لیلیا

ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کا تمام صوبہ پنجاب میں نفاذ

گولی سے ایک اور شخص کی ہلاکت

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۴)

دہلی کانگرس کمیٹی کے دفتر پر پولیس کا قبضہ

دفتر کا کل سامان ضبط

سابق وزیر حکومت بمبئی کا عدم تعاون

گول میز کانفرنس کی کمیٹی میں شامل ہونے سے انکار

جرمنی کا تاوان جنگ ادا کرنے سے صاف انکار

تمام یورپ میں ہلچل۔ ایک نئی جنگ برپا ہونے کا اندیشہ

ڈاکٹر برونگ کا اعلان

ڈاکٹر برونگ اور لوزان کانفرنس

برما گول میز کانفرنس میں وزیر اعظم کا اعلان

مدافعت۔ خارجی معاملات اور مالی پالیسی پر گورنر کا قبضہ ہوگا

مجلس مقننہ کے ایوانوں میں ارکان کی تعداد

تمام ہندوستان میں گرفتاریاں اور سزائیں

جگہ جگہ ۱۴۴ کا نفاذ اور اس کی خلاف ورزی

سیاسی انجمنیں خلاف قانون قرار دیدی گئیں

صوبہ سرحد میں امن و سکون قائم ہو رہا ہے؟

سرکاری فوجیں واپس بلالی گئیں

۴۲۱۶ آدمی گرفتار

گاندھی جی پر باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے

ہائی کورٹ میں اپیل

سابق صدر اسمبلی رہا کردیئے جائیں گے

گاندھی جی کی رہائی کی کوئی توقع نہیں ہے

کراچی میں خلاف قانون نمک بنانیکا ارادہ

تین آدمی زخمی اور بارہ گرفتار

موتی لال نہرو کے داماد کو سزا

بمبئی میں پچاس کانگرسی کارکن گرفتار

جلیانوالہ پر پولیس کا قبضہ مجمع کا مخالفانہ مظاہرہ

اجمیر میں پریس اور گاندھی آشرم پر حکومت کا قبضہ

امریکہ اور برطانیہ کی روش

جرمنی کے رویہ پر اظہار تشویش

سونے کی برآمد کو روکنے کیلئے بمبئی میں زبردست کوشش

گرفتاری سے پہلے گاندھی جی کا حکم

مسولینی اور شاہ اطالیہ کے نام بموں کا پارسل

امریکہ کے جہاز پر اطالوی پولیس کا دھاوا

گاندھی جی کی اہلیہ سردار پٹیل کی دختر گرفتار

ڈاکٹر عالم بھی گرفتار کر لئے گئے

برما میں حکومت اور باغیوں کی سرگرمیاں

متعدد باغی گولی سے اڑا دیئے گئے

انڈیا کمیٹی کے ممبران کی روانگی

لکھنؤ میں پریس ایکٹ کے ماتحت گرفتاریاں

اسپین میں دوبارہ بغاوت!

ایک پرانی بحث کا اعادہ
مسئلہ انتخاب

(دہلی کا مضمون ایک پرانا مضمون ہے جو مخلوط اور جداگانہ انتخاب کے مسئلہ پر لکھا گیا ہے لیکن چونکہ مراسلہ نگار کا اصرار ہے کہ اس مضمون کو ضرور شائع کیا جائے اس لئے پورے مضمون کے بجائے اس کا ملخص درج اخبار کیا جاتا ہے۔)

انتخاب: مسئلہ اس قدر اہم ہوگیا ہے کہ بڑے بڑے زعماء کے ہوتے ہوئے مجھ جیسے گوشہ نشین بھی اس مسئلے پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگے ہیں چونکہ میرے ملی خیالات کی بے دلیل تردید کی گئی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اس کا جواب لکھوں۔

الجمعیۃ مورخہ ۱۵ جون میں جو مضمون میرے مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے ...

میرا بحکومت کی بہی خواہی منظور ہے۔

سید عبدالغنی جعفری
سجادہ نشین خانقاہ کلیمی دہلی

مسلم یتامی اور مساکین

مسلمانوں کے پاس ذہنی سے کام کرنے والے کیلئے میں نہ ٹھوس کام کرنے والے کارکن۔ ہمارا خیال ہے کہ مسلمانوں کے جو شریف خاندان زمانہ کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو رہے ہیں ان کے مسکین اور یتیم بچوں اور بچیوں کو لیکر اسلام کے شیدائی اور کارکن بنائے جاسکتے ہیں۔

مغلوں میں بیداری

انجمن مغل اتحاد کا ایک جلسہ ... منعقد ہوا جس میں کثرت سے مغل صاحبان شریک تھے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ ...

(۱) مغلوں کی مالی حالت سنبھالنے کے لئے باہمی نفع رسانی ... انجمن کی نگرانی میں قائم کیا جائے اور مجلس انتظامیہ اس کے قواعد و ضوابط مرتب کرے۔

(۲) مغلوں میں تجارت عام کرنے کے لئے حصص کے اصول پر انجمن کی نگرانی میں کمپنیاں قائم کی جائیں ...

(۳) تمام مغلوں سے درخواست کی جائے کہ شادی و غمی کی رسوم میں مصارف کی کمی کریں۔

(۴) مجلس عامہ و مجلس انتظامیہ کے جلسوں کے لئے ... مغل رضاکاروں کی ایک مختصر جماعت قائم کی جائے۔

بھاگلپور میں قوم پرور مسلم جماعت کا جلسہ
تشدد پسندوں کے خلاف اظہار نفرت

بتاریخ ۴ دسمبر ۱۹۳۱ء بوقت ۳ بجے شام کو مسلمانان بھاگلپور کا ایک عام جلسہ ... منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) ضلع قوم پرور جماعت بھاگلپور کا یہ جلسہ تشدد پسند اصحاب کی سخت گیریوں کے خلاف جن کی وجہ سے ہندوستان کا امن خطرہ میں پڑ گیا ہے رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

ظہور الحسین ہاشمی۔ بھاگلپور

جرمنی کو جنگ عظیم میں سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو بے حواس کر دیتا ہے

جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے اس کے مقابل میں دنیا کے بڑے سے بڑے ہتھیار بالکل بیکار ہو جاتے ہیں ...

ہر شخص کے پاس اس کا رہنا بے حد لازمی ہے آج ہی ایک عدد منگوا کر ہماری تحریر کو لفظاً لفظاً آزمائیے قیمت فی عدد چھ روپے (۶) محصولڈاک آٹھ آنہ (۸)

ہندوستان۔ برما سیلون کے لئے

ایجنٹ۔ اے۔ ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۲۰۶ بمبئی

بال جڑ سے کالا

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg. Co. India
POST BOX 88 Karachi

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

سگنل ڈون ہوگیا
جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

محبوب عاشق کے قدموں پر

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی بلسود التقریر
(سلسلہ صفحہ ۲)

مدیر افکار کی دیانت

حضرات! آپ کو تعجب ہوگا جب یہ کانگریس کا فتنہ بعض اخبارات نے اٹھایا تو مولانا عبدالحلیم صاحب نے اس واقعہ کی تردید کر دی ...

گول میزی کانگریس

مسلمانوں سے مشورہ نہیں لیا گیا

فوری صوبجاتی آزادی

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کا حکومت کو انتباہ

سرحدی آرڈیننسوں کی منسوخی کا مطالبہ
صوبجات کو فوری کامل آزادی عطا کی جائے

مجلس احرار اسلام رہتک کا پانچواں جیش
آوارہ گوری میں رضاکاروں کا مقدمہ

۵ ارشعبان المعظم سے یہ رعایتی سلسلہ جاری ہوتا ہے تاکہ خریدار صاحبان وقت میں گھڑیاں منگوا کر شروع رمضان المبارک سے کام میں لاسکیں

رعایت کا مبارک مہینہ
جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

گیارہ ماہ گذرنے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے پھر ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے ... جلد سے جلد فرمائش بھیجئے ورنہ یہ زریں موقعہ پھر ایک سال بعد آئے گا۔

منیجر

دہلی کے بقائی خاندان کا مشہور و معروف
دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

حب نعمت رجسٹرڈ

منیجر دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ

خصائل نبوی

امام ترمذی کی مشہور کتاب شمائل ترمذی کی اردو شرح اصل کتاب یعنی شمائل ترمذی ...

وہ مسلمان یقیناً بدقسمت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و خصائل سے ناواقف ہو ...

عقائد الاسلام

لاثانی قرآن مجید

جس کی تصحیح میں زبردست علماء اور بڑے بڑے حافظوں کی ایک جماعت نے اپنا کافی وقت صرف کیا ہے کتابت ایک ایسے کاتب کی ہے جس کی نظیر عربی خط میں اس وقت موجود نہیں ہے کاغذ اور طباعت نہایت عمدہ ٹائٹل اتنا خوشنما کہ آپ دیکھ کر خوش ہو جائیں گے۔ عورت مرد جوان بوڑھے اور بچے سب کی تلاوت کے لائق رعایتی ہدیہ ...

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قسم اعلیٰ ...

عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

فضائل رمضان

مولانا الحاج مولوی محمد زکریا صاحب محدث کی بالکل تازہ تصنیف یہ کتاب عجیب و غریب مضامین پر مشتمل ہے ...

مالا بد منہ اردو

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۶

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت کشمیر کا تغافل (زمیندار)

مصالحت کی کوششیں (مدینہ)

حج کے متعلق جھوٹا پروپیگنڈا

گرفتاریوں کے اسباب

حکومت کا موجودہ رویہ

کلام الٰہی کی تلاوت اور اس کے فضائل

وہ کتاب جو چالیس کروڑ انسانوں کے قلوب پر حکومت کر رہی ہے

قرآن شریف کا پڑھنا

قرآن کی مختلف سورتیں

"نار اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس بڑھاپے میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے - فہرست خصوصی مفت، منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

اگر صحت پیاری ہے
تو
رسالہ ہمدرد صحت طلب فرما کر اپنے مطالعہ میں رکھئے آپ اصول حفظان صحت سے واقف ہو جائیں گے اور کوئی بیماری پاس نہ آنے گی اس کے ہمراہ سات سو مجرب اور زود اثر ادویات کی فہرست مفت نیو جنتری روانہ کی جاتی ہے
ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے
آپ کسی ایسے قابل تجربہ کار نیک مزاج اور اتالیق کیرکٹر کے استاد کی تلاش میں ہیں جو آٹھویں درجہ تک کی کمل تعلیم اور مذہبی تعلیم قابل اطمینان طریقہ پر دے سکتا ہو تو ذیل کے پتہ پر گفتگو کیجئے۔
ایم - ایچ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

حلفیہ بیان اور سابق منشی ال ضرغام اللہ خان کا
نی زمانہ چھوٹے ہمارے حکمت سے نا آشنا ہیں ... مجبور ہو کر غرضی سرٹیفکیٹوں کے اعتبار سے بیمار نامرگی کے گلے پر چھری پھیرنے میں دریغ نہیں کرتے ...
منیجر دواخانہ نسیم الفقرا محلہ شاہ نذر راولپنڈی

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا
کہاں ہیں وہ لوگ جو دمہ کے مرض سے مایوس ہو کر کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے ہم خدا کے فضل پر بھروسہ رکھ کر کہتے ہیں کہ
خدا چاہے تو
...
یہ محض اس لئے
کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔
ملنے کا پتہ: صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

منجن عزیزی استعمال کیجئے
انشاء اللہ دانت نکلوانے کی ضرورت نہیں پیش آئیگی!
...
حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثہ میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابل قدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، اسد الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب، مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم، حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی وغیرہ جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک مسلمان کے لئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا ہے۔ خود طلب فرمائیے اپنے عزیز دوں کے لئے منگائیے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصول ڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کے لئے

پانچ قرآن مجید ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر عہ کم کردئے جائیں گے۔

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ یہ نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جس سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب، زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اس کی تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں، طالب علموں، مسجدوں، یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھریں۔
یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے۔ ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف ایک روپیہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔
ہدیہ: مترجم قسم اعلیٰ کاغذ سفید خوشنما شدہ صرف تین روپیہ قسم دوم خوشنما شدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنہ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کتنا کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہٰذا آخیر شوال تک کے لئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔
پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ کمی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ

واقعات سرحد کی نام نہاد تحقیقات

مسلمانان ہند کو بروقت انتباہ

(۲)

ہم نے نام نہاد تحقیقات" والے نوٹ میں جہاں اور بہت سے امور پیش کئے تھے وہاں ایک بات یہ بھی کہی تھی کہ ۱۹۳۰ء میں صوبہ سرحد کے حالات کی تحقیقات کرنے کے لئے جو آزاد کمیشن مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی کی صدارت میں مقرر کیا گیا تھا اور جس کے ایک رکن حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند بھی تھے اسے حکومت صوبہ نے اپنی حدود کے اندر داخل ہونے اور تحقیقات کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اور تمام اراکین کمیشن راولپنڈی میں اپنا اجلاس منعقد کرنے اور شہادتیں قلمبند کرنے پر مجبور ہوگئے تھے اور جب اس کمیشن نے شہادتیں قلمبند کرکے بمبئی سے اپنی رپورٹ شائع کی تھی تو اس رپورٹ کو ضبط کر لیا گیا تھا اور اس کا کوئی معقول جواب دینے کے بجائے یہ مناسب سمجھا گیا تھا کہ کسی حیثیت سے اس کی اشاعت ہی نہ ہو سکے۔ جب ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن کے ساتھ اس زمانہ میں یہ سلوک کیا جا چکا ہے جبکہ حکومت کی پالیسی اس قدر سخت نہ تھی تو اب جبکہ گزشتہ تحریک سے زیادہ سختی کی جا رہی ہے یہ کس طرح ممکن تھا کہ "آزاد" کمیشن کو بغیر کسی مداخلت و مزاحمت کے آزادی کے ساتھ تحقیقات کرنے کا موقع دے دیا جاتا اور اس پر یہ پابندی عائد نہ کی جاتی کہ اس کی نقل و حرکت چیف کمشنر کے مشورہ اور ہدایت کے ماتحت ہوگی۔ اس کے جواب میں الامان سنئے۔ بجائے اس کے کہ نام نہاد ...

"آزاد" اور "غیر جانبدار"

یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا کہ کانفرنس کے نام نہاد وفد میں جو لوگ گئے ہیں وہ "غیر جانبدار" ہیں۔ جیسا کہ ہم نے "نام نہاد تحقیقات" والے نوٹ میں لکھا تھا مولوی مظہرالدین کے متعلق تمام دنیا کو یہ معلوم ہے کہ وہ صوبہ سرحد کے معاملہ میں ہمیشہ حکومت کی حمایت اور مسلمانوں کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے خان عبدالغفار خاں اور ان کی سرخپوش جماعت کو برابر گالیاں دی ہیں اور اپنے اخبار میں ان کے خلاف مسلسل پیہم پروپیگنڈا کیا ہے اور حکومت کے جبر و تشدد کو ان کے مقابلہ میں جائز اور حق بجانب ٹھہرایا ہے ان کو ہندوانی تحریک کا دلدادہ اور ہندو کا زرخرید غلام کہا ہے۔ اور سرحد کے تمام مسلمانوں کو جو حکومت کا مقابلہ کرتے ہیں گمراہ بتایا ہے۔ پھر آج یہ کس طرح ممکن ہے کہ انہیں حکومت اور مسلمانان سرحد کے درمیان ثالث بالخیر تسلیم کر لیا جائے۔ تو اپنی رائے ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ ظاہر کر چکے ہیں وہ تو یہ کہہ چکے ہیں کہ خان عبدالغفار خاں اور ان کی جماعت اپنی جائز حدود سے متجاوز ہو چکی تھی اور اسی کی حرکات کا نتیجہ تھا کہ وہاں حکومت کو اس قسم کی کارروائیاں کرنی پڑیں پھر آخر یہ کیا اندھیر ہے کہ ان ہی کو دنیا کے سامنے ...

گول میزی کیٹیاں

امتیازی سلوک

گولیوں کی بارش

یورپ کی اجتماعی زندگی پر عربی علوم و تہذیب کا انقلاب انگیز اثر

مغربی سلاطین، پاپائے روم اور عام عیسائیوں کی سرپرستی میں عربی علوم و ادب کی اشاعت

یورپ کی عربی یونیورسٹیوں میں رازی، ابن سینا اور ابن رشد کا فلسفہ

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

عرب اور یورپ کا اتحاد

عربی علوم یورپ کلیسا کی سرپرستی میں

یورپ میں عربی یونیورسٹیوں کا قیام

عربی علوم اور شاہ رچرڈ

جامع مسجد میں مجلس احرار اسلام دہلی کا عظیم الشان جلسہ

صوبہ سرحد کی "نام نہاد تحقیقات" کے خلاف اظہار ملامت

حضرت مولانا عبدالماجد، حضرت مولانا عبدالحلیم اور حضرت مولانا حفظ الرحمان کی تقریریں

(از نامہ نگار)

دہلی ۱۵ ؍جنوری۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ...

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تقریر

حضرت مولانا عبدالماجد صاحب کی تقریر

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کی تقریر

جناب صدر کی اختتامی تقریر

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مقام پر حاکم وقت یعنے اول تعلقدار صاحب ضلع نے مسجد کی بنیاد قائم کی اور وہ زمین موقوفہ ہے۔ بعد اس مقام پر بنیاد قائم ہوئے جب سے اب تک پنجگانہ اذان صلوٰۃ اور جمعہ باقاعدہ چلا آتا ہے سات سال سے زائد عرصہ سے یہ جاری ہے مسلمانوں کے چندہ سے حاکم وقت نے اس کی تعمیر آغاز کر کے چھت بنادی بھی بھرائی ہے وہ بنیاد سطح زمین سے قریب دو فٹ کے بلند ہے۔ دیگر اس کے اطراف و اکناف میں کوئی دیول وغیرہ دیگر مذاہب کے مانع اور آئندہ نزع کا سبب بھی نہیں ہیں ...

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

سرحد کے نام نہاد تحقیقاتی وفد کی سرکاری حیثیت

نامہ نگار الجمعیۃ کے مستند بیانات کی تصدیق

مولانا شفیع داؤدی کو نامہ نگار کا چیلنج

مسلم کانفرنس کے نام نہاد تحقیقاتی وفد کے متعلق الجمعیۃ کے نامہ نگار نے جن اہم واقعات کا انکشاف کیا تھا ان کی تصدیق اب مختلف ذرائع سے ہو رہی ہے اور روز بروز یہ امر متیقن ہوتا جا رہا ہے کہ مولانا شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین کو مخصوص مقاصد کے ماتحت صوبہ سرحد کا دورہ کرایا گیا ہے ...

گورنر جموں۔ فوج اور پولیس کے دستہ پر عوام نے حملہ کر دیا

پولیس کے فائر سے متعدد ہلاک و مجروح

جموں و کشمیر میں جدید ہنگامی آرڈیننس کا نفاذ

جموں ۱۵ جنوری ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وزیر وزارت اور گورنر جموں جب انسپکٹر جنرل پولیس کے ہمراہ جن کے ساتھ ۱۲۸ پیدل سپاہیوں کا ایک دستہ ۵ سوار اور ۴ پولیس کے آدمی بھی تھے مالگزاری وصول کر کے واپس آ رہے تھے تو راستہ میں ان پر ایک مشتعل مجمع نے حملہ کر دیا ۔ مجمع لاٹھیوں اور گنڈاسوں سے مسلح تھا ۔ سپاہیوں کی طرف سے بھی تین دفعہ لاٹھیوں سے مجمع کو بھگانے کی کوشش کی گئی لیکن مجمع پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا ۔ مجمع نے ان پر سنگ باری بھی کی جس کے باعث کئی سپاہی ... زخمی ہوئے ۔ جب صورت حال قابو سے باہر ہو گئی تو پولیس نے مسٹر لاسن کے حکم سے فیر کرنے شروع کر دئیے ... بیان کیا جاتا ہے کہ وزارت اور گورنر دونوں مسلمان تھے ۔

جدید ہنگامی آرڈیننس کا نفاذ

دربار کشمیر نے ریاست کے امن و امان کو قائم رکھنے کی غرض سے ...

حکومت کشمیر کی ... پالیسی

کشمیر میں زبردست برف باری

کشتیاں الٹ گئیں اور لوگوں نے مشکل سے جان بچائی

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اہم تجاویز

شادی کے فضول مراسم پر سزا مقرر کی جائے

آرڈیننسوں کی تنسیخ اور لیڈروں کی رہائی

پولیس کی طرف سے کانگریسی رضاکاروں کا تعاقب

سپاہیوں پر خشت باری۔ لاٹھی چارج متعدد اشخاص گرفتار

دار الحکومت

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں نماز تراویح

مولانا عبد الحلیم صاحب آج ہی قرآن مجید ختم فرمائینگے

صوبہ سرحد میں سودیشی تحریک

ملکی صنعت کو ترقی دینے کیلئے ایک انجمن کا قیام

والیان ریاست اور حکومت کی موجودہ پالیسی

"باغیانہ عنصر" کو قابو میں لانے کے لئے امداد کا وعدہ

حکومت کا موجودہ رویہ دانشمندانہ ہے

حضرت مفتی صاحب کی ڈاک پر سنسر

حالات سرحد کی آزاد تحقیقات

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد کو اجازت نہیں دی گئی

دہلی میں گرفتاریوں کی تعداد

دہلی میں کوکین کے تاریخی مقدمہ کا فیصلہ

برمی باغیوں کا فتنہ برابر جاری ہے

تین باغی ہلاک اور متعدد مجروح و گرفتار

ہندوستان سے انگلستان کو تیس کروڑ روپے کا سونا

اسمبلی میں التواء اجلاس کی تحریک

گاندھی جی کی گرفتاری پر احتجاج

دو ہندوؤں نے قصائی کا پیشہ اختیار کر لیا

حکومت اور کانگریس میں سمجھوتہ کرانیکی کوششیں

بمبئی میں لیڈروں کی کانفرنس وائسرائے سے ملاقات کی تجویز

سیٹھ جمنا لال بزاز اور مس صوفیہ کی گرفتاری

بمبئی ۱۶ جنوری ۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے آتے ہی ہندوستان کی موجودہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا ... اور کہا کہ یہ حالت زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی اور یہ پالیسی حکومت کو بدلنی پڑے گی ... حکومت نے اس پر کوئی توجہ نہیں کی ۔

سیٹھ جمنا لال بزاز اور مس صوفیہ کی گرفتاری

حکومت ہند کی سخت گیر پالیسی پر وزیر ہند کا تبصرہ

جب تک ہم ذمہ دار ہیں ہندوستان پر حکومت کرتے رہینگے

سخت ذرائع پر اظہار استحسان وائسرائے کی تعریف

لندن ۱۶ جنوری ۔ گول میز کانفرنس کی تین کمیٹیوں کے ارکان جب ساحل انگلستان سے روانہ ہو گئے تو سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے ڈیلی کے اخبارات کے نمائندوں سے کہا کہ ہم کو زبردستی جنگ کیلئے مجبور کیا گیا ہے اسلئے ہم نے اسکو قبول کر لیا ہے ...

امریکہ کے ایک شہر میں زبردست طغیانی

تیس ہزار انسان بے خانماں

بالشویک روس اور جرمن کا معاہدہ

جنس کا جنس سے تبادلہ

ینگ انڈیا اور نوجیون کے دفاتر پر پولیس کا دھاوا

نوجیون پریس پر پولیس کا قبضہ

زمیندار کی اشاعت کا عارضی التواء

پریس آرڈیننس کے ماتحت دو ہزار کی ضمانت داخل کرنے کا مطالبہ

وزیر اعظم کے اعلان پر برمی نمائندوں کا اظہار خیال

مجوزہ اصلاحات محض بے سود ہیں

گاندھی جی کی اہلیہ اور سردار پٹیل کی دختر کو سزا

رہائی کے بعد مسٹر بریلوی پر ایک عجیب نوٹس کی تعمیل

بمبئی میں خلافت ہال پر پولیس کا قبضہ

صوبہ سرحد میں اصلاحات کا کام

شب قدر میں فوجی گشت اور گرفتاریاں

سرحدی حالات پر چیف کمشنر کا بیان

مصری جیل میں حسین طہ کا انتقال

پچاس دن کا مسلسل فاقہ

آٹھ سو برس قبل کا قرآن مجید

چین اور جاپان کی آویزش کا خطرناک نتیجہ

منچوریہ اور منگولیا پر جاپان کا قبضہ

محکمہ حفظان صحت کے طبی افسر مستعفی نہیں ہوئے

حکومت حجاز کی طرف سے سرکاری تردید

سرحد سے ایک پادری کا اخراج

بتیا میں گرفتاریاں اور پکٹنگ

۱۰ جنوری کو جناب شیخ عدالت حسین صاحب ۹ بجے دن گرفتار ہوئے پبلک نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ ان کو جیل تک پہونچایا۔

۱۰ جنوری کو ۱۰ رضاکار گرفتار ہوئے لیکن صبح سے ۸ بجے شب تک ان سب کو پولیس نے حراست میں رکھا اور ۸ بجے شب کو چھوڑ دیا۔ پکٹنگ جاری ہے۔

جناب حافظ محمد ثانی صاحب رئیس بتیا کی بابت ۱۰ جنوری کو مشہور تھا کہ ...

مدرسہ اسلامیہ عربیہ شہر میرٹھ کی اپیل

مدرسہ دارالعلوم میرٹھ نے جو اس قلیل عرصہ میں ترقی کی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہر سال کے اختتام پر جو کیفیات سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے وقت مفصل ظاہر ہوتی ہیں اس سے ہر شخص واقف ہوتا ہے اور تمام ہندوستان میں بذریعہ رپورٹ سالانہ پہونچتی ہیں۔ سالانہ جلسہ کے موقع پر ہندوستان کے مشاہیر علماء جمع ہوتے ہیں اور دستاربندی فرما کر سند منہاج مدرسہ عطا فرماتے ہیں مدرسہ میں اس وقت مدرسین عربی، فارسی، قاری، حافظ، حساب، جغرافیہ کی تعداد دس ہے ...

(نوٹ) جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بذریعہ منی آرڈر بنام مولانا مبارک حسین صاحب محمودی ناظم مدرسہ دارالعلوم میرٹھ ہونی چاہئے۔

اراکین مدرسہ دارالعلوم جامع مسجد شہر میرٹھ

اگر صحت پیاری ہے

... ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

کامیابی

اگر آپ کسی ایسے مقصد میں کامیابی کے خواہاں ہیں جس کے ظاہری اسباب آپ کو مایوس کر چکے ہوں ...

دارالبرکات رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

دو سو سال بعد ... کا بھی اعلان

ڈبل گھنٹی الارم ٹائم پیس

شب چراغ پاکٹ واچ

ایس۔ بی۔ بجاج ... کمپنی

سودیشی اشیاء استعمال کرو

بعض گھریلو ادویات ولایت سے مختلف ناموں سے منگا کر ہندوستان میں لاکھوں روپیوں کی اس واسطے بک جاتی ہیں کہ غلطی سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مقابل کی دیسی ادویات موجود نہیں ہیں۔ امرت دھارا اوشدھالیہ میں ان کے مقابل کی اشیاء تیار رہتی ہیں۔ اور واقف کار ان کو ہمیشہ استعمال میں رکھتے ہیں۔ ناظرین کو چاہئے کہ وہ بھی ان کو نہ صرف خود استعمال کرائیں۔ بلکہ دوسروں کو اس کی خبر پہنچا دیں۔

امرت دھارا لوشن — یہ گلے حلق اور ناک وغیرہ کی امراض کے واسطے لوشن ہے جو کہ سٹرپٹوکاکس کے واسطے ... استعمال ہو سکتا ہے ...

دیسی لوشن — آنکھوں کے واسطے زنک لوشن وغیرہ کی بجائے اس کو استعمال کریں۔ سرخی، درد، جلن، دھندلا پن ... قیمت ایک روپیہ

امرت دھارا مرہم — چربیوں وغیرہ کی مرہمیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں۔ زخم کو بہت جلدی صاف کر کے بھر لاتی ہے ...

آرام جان — ہچکیم پلز وغیرہ قبض کشا بیسیوں اشیاء آ کر بکتی ہیں۔ آرام جان ان سب کا مقابلہ کر سکتی ہے ...

امرت دھارا لوزنجز — ولایت سے پیپرمنٹ کی گولیاں ... قیمت ایک ...

دت سالٹ — جو لوگ سالٹ پینے کے عادی ہیں وہ دت سالٹ کو ہمیشہ کے استعمال کر سکتے ہیں ... قیمت دس تولہ ایک روپیہ

امرت دھارا صابن — ولایتی کاربالک سلفر سوپ وغیرہ سے بھی اس واسطے بہتر ہے ...

امرت دھارا بام — بام یا امرو ... ولایت سے ... ان سب سے بہتر اور مفید ہے۔ اس کی مالش سے بدن کے درد دور ہوتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

میسفوڈین — ... ایک عام فائدہ کی چیز ہے ...

خط و کتابت تار کے لئے پتہ: امرت دھارا لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

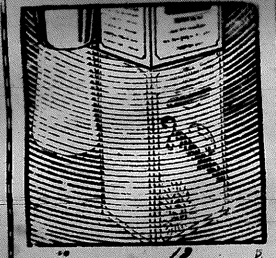

سناٹوجن سے تمام کمزوریاں دور ہوتی ہیں

اپنے جسم میں از سر نو طاقت پیدا کر کے ہی آپ ... پر غالب آ سکتے ہیں اور دوبارہ مضبوط و توانا بن سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے سوائے سناٹوجن کے اور کوئی خوراک نہیں ہو سکتی یہ خوراک تمام دنیا میں مشہور اور لاثانی ہے۔ سناٹوجن میں ایسے اجزاء شامل ہیں جو بیک وقت جسم اور اعصاب کو مضبوط بناتے اور صحت بخشتے ہیں۔

مشہور ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایم۔ این پوپنسٹی لکھتے ہیں

... سناٹوجن آپ کی قوت رفتہ کو واپس لے آئیگا۔

SANATOGEN

آج ہی سناٹوجن کی ایک بوتل خریدئے

ہر دوائی فروش سے مل سکتا ہے

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

بال جڑ سے کالا

... دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ ...

انگریزی کی تعلیم کیلئے

... ادیب معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

حج اکبر

...

ہندوستان کے ایک مایہ ناز فرزند کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ ہندوستان کے مایہ ناز فرزند ... چوہدری عبدالغنی ... جنوری ۱۹۳۲ء کو لندن میں ... اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

تفصیل مصارف

	پائی	آنہ	روپیہ
کرایہ جہاز آمد و رفت			۱۶۰
از جائے قیام تا جہاز سواری و رجسٹری سامان	۰	۸	۱
جدہ از وقت کرایہ کشتی و حمال	۰	۸	۱
حق وکیل جدہ و کرایہ مکان و حمال وغیرہ		۸	۵

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کے روغن کی کرامات تمام دنیا میں پہنچی ہے ہزاروں ڈاکٹر وغیرہ جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن ہے

نیسٹ بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو خود وہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

محکمہ جنگلات گورنمنٹ بھوپال

اعلان نیلام کوپ ہائے چوب عمارتی و سوختن

محکمہ جنگلات بھوپال کے متعدد چھوٹے بڑے کوپ عمارتی و سوختن بغرض فروخت تیار کئے گئے ہیں جو بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۳۲ء یوم شنبہ بوقت ۹ بجے دن دفتر جنگلات واقع گوری باغ میں نیلام کئے جائیں گے۔ امسال انتظام کیا گیا ہے کہ کم سرمایہ والے صاحبان بھی بآسانی کوپ خرید کر تھوڑے سرمایہ سے تجارت کر سکیں۔

مفصل شرائط و فہرست ہائے کوپ کے لئے دفتر کنسرویٹو جنگلات سے مراسلت فرمائی جائے۔

محمد اختر علی خاں بی۔ اے۔ پی۔ ایف۔ ایس۔

کنسرویٹو محکمہ جنگلات بھوپال

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG: Co INDIA
POST BOX 88 KARACHI

۵ شعبان المکرم سے یہ رعایتی سلسلہ جاری ہو رہا ہے تاکہ خریدار مناسب وقت میں گھڑیاں منگا کر بروقت رمضان المبارک سے کام لے سکیں

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

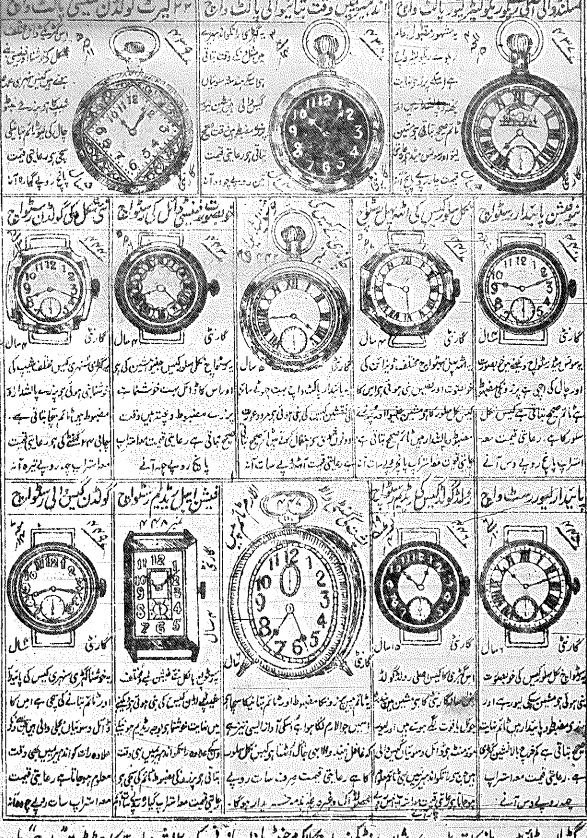

تمام گھڑیاں ٹائم پیس ملنے کا پتہ: ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کمپنی واچ کلاک مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۲ شہر دہلی۔ تار کا پتہ "واچ" دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ بفضلہ یہ خوشبودار تیل ہے۔ جوان، بوڑھا، کسی کا بال جڑ سے سات دن میں کالا نہ ہو تو دوگنی قیمت واپس کرنے کی عدالت میں اس کا شرط لکھا لیں ... منگا کر دیکھیں۔

قیمت ... روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا ہال میڈیکل سٹور۔ دربھنگہ

سگنل ڈاون ہو گیا

جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

... وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
۱۔۵۔۹۔۱۳ / ۱۷۔۲۰۔۲۴۔۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مسئول مدیر: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۱۵؍ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴؍ جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۷

سرحد کا نام نہاد تحقیقاتی وفد

خان بہادر مولوی بشیر الدین ایڈیٹر "البشیر" کی رائے

[illegible]

آرچ بشپ آف کنٹربری کے جدید احکام

نکاح پڑھانے کے متعلق پادریوں کو ہدایات

[illegible]

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

کلکتہ کی نمائش میں شاہنامہ کا ایک قدیم نسخہ

جہانگیر کے کتب خانہ کا ایک تاریخی نمونہ

[illegible]

فوجی اخراجات کی لعنت سے دنیا کو پاک کرو!

فوج اور اسلحہ پر فی یوم بیس لاکھ پونڈ کا خرچ

[illegible]

دنیا میں سب سے لمبا بحری سفر

[illegible]

انجیل کے پہاڑی والے خطبہ پر تنقید

[illegible]

انگلستان میں ہندستانی طلباء کی قلت

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۰ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

انگلستان میں فنون لطیفہ کی نمائش

[illegible]

مادۃ اللحم خاص الخاص "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ اس ماہ میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست مخصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

منجن عزیزی — [illegible] — حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

حافظہ و دماغ [illegible] — منیجر دواخانہ انیس الغرباء محلہ شاہ نظر راولپنڈی

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا — خدا چاہے تو — [illegible] — صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر — [illegible] — ملنے کا پتہ فضل شاہ [illegible] دہلی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سید الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خانصاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے قیمتی اور مقدس علماء نے اسے بے حد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہوسکتا۔ خود طلب فرمائیے اپنے عزیزوں کے لئے منگائیے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی انہی بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۱۲ فیصدی کم کردئے جائیں گے۔

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت الٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامرقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں، طالب علموں، مسجدوں، یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرلیں۔ یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی تعریف کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ھدیہ معرا فی جلد صرف ایک روپیہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائیگا۔ ھدیہ مترجم قسم اعلیٰ کاغذ سفید حاشیہ دار صرف تین روپیہ قسم دوم حاشیہ دار دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنے اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہٰذا آخر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔ پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ کی کمی کردی جائے گی

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

فراعنۂ مصر کی قبروں کا جدید انکشاف

قبروں میں گھوڑے اونٹ کتے اور غلاموں کی لاشیں

بیان کے میدان میں جو ابو سنبال کے بڑے مندر کے جنوب میں وادی حلفہ سے جانب شمال چالیس میل کے فاصلہ پر ہے وہاں آثار عتیقہ کے ماہر ...

(جریدۃ کاشی)

عراق تہذیب قدیم کا مدفن ہے

چھ سو برس قبل مسیح کی ایک عمارت

(جزیرۃ العرب)

مصر میں غیر مسلموں کے لئے علیحدہ عدالتیں

یہود و نصاریٰ کے مذہبی حقوق کا تحفظ

(البلاغ)

پادری زویمر کی زبان پر کلمۂ حق

حبش میں عیسائی مشنوں کی ناکامی

ایک ترک کا بچہ اپنی عیسائی بیوی کے بطن سے

عیسائی عورتوں کی مسلم اولاد مسلمان ہو گی

عیسائی مبلغین اگر ایک طرف اسلامی سیاست کیلئے زبردست خطرہ ہیں تو دوسری طرف وہ ایمان اور توحید پر بھی ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں ...

(الشہاب قسطنطنیہ)

بحری تجارت ترکی حکومت کے قبضہ میں

ملکی مصنوعات کی ترقی کا زبردست پروپیگنڈہ

(النفیر)

عراق - ایران ٹرکی اور شام میں ٹیلیفون

عراقی سکہ کی ترویج میں التوا

(جزیرۃ العرب)

شاہ فیصل اور نوری پاشا کے مشاغل

برطانوی حکمبرداری سے عراق کی آزادی

بے اعتمادی کا عام اظہار

مسلم کانفرنس کا نام نہاد وفد

انگریزی اور اردو اخبارات کی نظر میں

مولانا شفیع داؤدی کے بیان سے راز فاش ہو گیا

اینگلو انڈین اخبارات فخر کر رہے ہیں

(معاصر "ملت" کی رائے)

"نیم سرکاری تحقیقات"

عام مسلمانوں کو ہرگز اطمینان نہیں ہو سکتا

(معاصر روزنامہ اجمل کا اظہار خیال)

مسلمانان دہلی کا قابل ستائش عمل

سرکاری متمدین کے خلاف اظہار مذمت

(معاصر روزنامہ بمبئی کرانیکل کا نوٹ)

صرف دو اشخاص کے ساتھ مراعات خصوصی

آخر اس کا سبب کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۵۰ ہجری

مسلم کانفرنس کا افسوسناک انجام

صدر، ناظم، اور اراکین کے استعفے

تقریباً تین سال کا عرصہ گزرا کہ دہلی میں مختلف جماعتوں کو دعوت دے کر ایک اجتماع اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا تھا کہ مسلم مطالبات کی تشکیل و ترتیب عمل میں لائی جائے اور ان کے تحفظات کو متعین کر دیا جائے جن کے بعد مسلمان ہندوستان میں بڑی اقلیت کو محفوظ سمجھتے ہوئے جداگانہ انتخاب سے دستبردار اور مخلوط ...

لگی کہ مسلم کانفرنس کو جس نے کئی حیثیتوں سے مسلم مفاد کے بجائے حکومت کے مفاد کو تقویت پہنچائی ہے ختم کر دیا جائے اور اس سے وہ لوگ علیحدہ ہو جائیں جن کی شرکت کو ہمیشہ مسلم نمائندگی کے سلسلہ میں نمایاں کر کے پیش کیا جاتا رہا ہے ...

جمعیۃ العلماء کی علیحدگی

مخلص اراکین میں بددلی

عہدہ داروں کے استعفے

کانفرنس کی نعش

انکشاف حقیقت

بچشم خود مطالعہ

شرمناک حرکات

پروپیگنڈا کی پہلی قسط

حضرت مولانا عبد الماجد کا وظیفہ

احادیث نبوی

(از حضرت مولانا مولوی حافظ محمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

قرآن شریف کی مختلف سورتیں

مولانا شفیع داؤدی کے نام مسٹر ہاول کا خط

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا بصیرت افروز بیان

نے فوراً یہ جواب دیا کہ ان کے وفد کا مقصد حکومت اور صوبہ سرحد کے مسلمانوں کے درمیان ربط و اتحاد پیدا کرنا ہے اور پولیٹیکل سکرٹری کے خط سے جو شرائط عائد ہوتی ہیں وہ ان کی راہ میں حائل نہیں ہیں مجھے اس معاملہ کے متعلق یہی معلوم ہے۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں مولانا شفیع داؤدی کے لئے اپنی مدافعت میں بیانات شائع کرنا اس وقت تک مفید نہیں ہوگا جب تک کہ وہ ہاول کے اس خط کو شائع کرنے کے لئے تیار نہ ہوں جو انہوں نے میرے مکان پر بہت سے حضرات کی موجودگی میں پڑھکر سنایا تھا۔

نامہ نگار الجمعیۃ کا مکتوب

مولانا شفیع داؤدی کے وفد کے متعلق نامہ نگار الجمعیۃ نے مسٹر ہاول کے خط کے علاوہ بعض اہم اور متعلقہ تفصیلات دی تھیں اور ان کی سرحدی سرگرمیوں اور حکومت ہند اور حکومت صوبہ سرحد سے سازشوں کا پورا افسانہ پیش کیا تھا۔ اور اپنے ابتدائی بیان کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے بیرونی ثبوت بہم پہنچائے تھے ہم قلت گنجائش کے باعث اس دلچسپ مکتوب کو بھی آئندہ کے لئے ملتوی کرنے پر مجبور ہیں۔

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

میرپور ریاست کشمیر کے تازہ مظالم پر پرزور احتجاج

دہلی ۲۳ جنوری۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند منعقد ہوا۔ حضرت علامہ نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں آپ نے ڈوگرہ فوج کے مظالم ریاست کشمیر کے خونریزی کیا اور مسلمانوں کے مطالبات سے بے پروائی وغیرہ امور پر نہایت حیرت انگیز تبصرہ کیا اور مسلمانوں کو احکام شریعہ کی پابندی کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کا تمام دنیا میں ایک امتیازی نشان یہ ہے کہ وہ ایک خدا کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا اور نہ اللہ کے سوا اسکو کسی کا خوف ہوسکتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ ریاست کشمیر اب تک مسلم مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوئی آپ نے ذیل کی قرارداد پیش فرمائی جو بالاتفاق منظور کی گئی:۔

"مسلمانان دہلی کا یہ عظیم الشان جلسہ حکومت کشمیر اور ڈوگرہ فوج کے وحشیانہ مظالم پر جو ایک عرصہ سے مسلمانان کشمیر پر توڑے جارہے ہیں اور جن کا ایک جانگداز منظر ابھی حال میں مسلمانان میرپور کے نہتے مجمع پر آتشباری کی صورت میں ظاہر ہوا ہے سخت نفرت اور غصہ کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانان ہندوستان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ جہاد کشمیر کی تحریک کو پوری قوت اور صبر و استقلال کے ساتھ جاری رکھیں۔"

اس تجویز کی تائید مولانا مولوی سید عبدالحمید صاحب مہتمم اخبار الجمعیۃ نے فرمائی اور کہا کہ جب تک مسلمانان کشمیر اپنے قدموں پر آپ کھڑے نہ ہوجائیں گے اور حکومت کشمیر سے اپنے مطالبات تسلیم کرانے کی قوت نہ پیدا کرلیں گے اس وقت تک مجلس احرار اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں کو برابر جاری رکھے گی۔ جلسہ میں حاضرین کی تعداد دس ہزار سے زائد تھی۔ اسکے بعد انجمن شبان المسلمین دہلی کے زیر اہتمام جلسہ شروع ہوا جس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں جو قلت گنجائش کی وجہ سے اس اشاعت میں درج نہیں کی جاسکیں انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں درج کی جائیں گی۔

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

ذکر الٰہی

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ جب بندہ مجھکو یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ اپنے جی میں مجھے یاد کیا تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں ... (بخاری مسلم)

... (ابن ماجہ) ... (ابن ابی الدنیا) ... (ترمذی)

پنڈت اندر کو قید سخت کی سزا

خواتین اور رضاکاروں کے مقدمہ کا فیصلہ

کانگریس کے خزانچی کی تلاشی اور روپیہ ضبط

دہلی ۲۰ جنوری۔ کل صبح پولیس نے کوچہ بلاقی بیگم میں لالہ رام پرشاد سابق خزانچی ضلع کانگریس کمیٹی کے مکان کی تلاشی لی۔ پولیس دس دس اور پانچ پانچ کے متعدد نوٹ اور تین روپے اپنے ہمراہ لے گئی۔

ایک عورت نے پولیس کو اپنی خدمات پیش کردیں

دہلی پولیس میں عورتوں کی بھرتی کا مسئلہ آجکل جاذب توجہ بنا ہوا ہے سینیر سپرنٹنڈنٹ نے عورتوں کی بھرتی کے لئے جو اشتہار دیا تھا اس کے نتیجہ میں آج ایک عورت نے پولیس کے محکمہ کو اپنی خدمات پیش کیں۔

ضروری اطلاع

تمام حضرات کو اطلاع دیجاتی ہے کہ میں نے اپنی جائداد واقع سڑک بہادر گڑھ بازار تیلی واڑہ ... میری جائداد کا معاملہ ... اور اس کی تمام ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوگی جو اس قسم کی ناجائز کارروائی کا ارتکاب کریں گے۔

شیخ قمر الدین سوداگر پارچہ دہلی بازار لیماران

صوبہ سرحد کے معاملات پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی گئی

شہری معاملات کے علاوہ اور دوسرے مسئلہ پر بحث نہیں ہوسکتی

میونسپل کمیٹی کا ہفتہ واری اجلاس

دہلی ۲۰ جنوری۔ کل صبح میونسپل کمیٹی کا ہفتہ واری اجلاس مسٹر جانسن صدر میونسپلٹی کی صدارت ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ ممبران کی تعداد کافی تھی۔ کارروائی سے قبل لالہ دیش بندھو نے کہا کہ میں نے صوبہ سرحد کے متعلق حکومت کی موجودہ پالیسی پر کمیٹی کا خیال معلوم کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا لیکن معلوم ہوا کہ جناب نے اس تجویز کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے حکم پر نظر ثانی فرمائیں۔

صدر نے کہا کہ میں صرف ان معاملات پر بحث کرنے کی اجازت دے سکتا ہوں جن کا تعلق صرف دہلی سے ہو۔ لالہ دیش بندھو نے کہا کہ ہندوستان کی بڑی بڑی کمیٹیاں اس سے قبل اس قسم کے معاملات پر بحث کرچکی ہیں۔ دوسرے صوبے والوں کو یہ سہولت ہے کہ وہ کونسل کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرسکتے ہیں مگر یہاں کونسل نہ ہونے کی وجہ سے کمیٹی ہی کو اس کا ذریعہ بنایا گیا ہے کیونکہ ان کے پاس صرف کمیٹی ہی اظہار خیال کا ایک ذریعہ ہے۔

صاحب صدر نے کہا کہ میں اپنے فیصلہ کے متعلق گفتگو یا غور کرنے کی آپ کو اجازت دیتا ہوں صدر صاحب کا رولنگ دستخط مختصراً درج ذیل ہے:۔ میونسپل کمیٹی کے سفاء اور ممبران کو تضیع اوقات سے بچانے کی غرض سے میں اس تجویز کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ قرارداد کو شہری معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب تک میں اس عہدہ پر مامور ہوں میں اسی اصول کا پابند رہونگا اور امید ہے کہ میرے جانشین اس کی پیروی کریں گے۔

... صدر نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا رہا ہے تو غلطی ہوئی ہے۔ آخر طویل بحث کے بعد اس معاملہ کو ختم کردیا گیا۔

میرٹھ میں ایک رئیس کے مکان پر ڈاکہ

رئیس کا دردناک قتل نقد اور زیورات کی چوری

میرٹھ ۱۸ جنوری۔ کل رات کو ۹ بجے یہاں کے مشہور رئیس لالہ شنکر لال کے مکان میں ڈاکوؤں کا ایک گروہ گھس گیا۔ ڈاکوؤں نے پہلے تو بالک اور اس کے لڑکے اور ملازم کو رسیوں سے باندھ دیا اس کے بعد انہوں نے نقد روپے اور زیورات پر قبضہ کرلیا۔ چلتے وقت ڈاکوؤں نے مالک مکان لالہ شنکر لال کو خنجر سے ہلاک کردیا۔ چور اپنے ہمراہ چند دستاویز، ہنڈیاں اور حساب و کتاب کے رجسٹر بھی لے گئے۔

بہرام پور میں مجمع پر پولیس کے فائر

ایک ہلاک متعدد مجروح اور چھ عورتیں گرفتار

گنجام کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بدیشی پارچہ کی دکانوں پر جو رضاکار پکٹنگ کر رہے تھے ان کے گرد بہت سے آدمیوں کا ہجوم ہوگیا۔ پولیس نے مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا لیکن مجمع نے اس کی تعمیل نہیں کی بلکہ پولیس پر پتھر پھینکے۔ پولیس نے ۸ رضاکاروں کو گرفتار کرلیا اور مجمع کو متنبہ کرنے کے بعد اس پر گولی چلادی جس کے باعث ایک شخص ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ چھ خواتین نے زنانہ بازار کی طرف رخ کیا۔ پولیس نے ان کو بالی جیل کی طرف منتشر کرنا چاہا لیکن عورتیں اپنی جگہ کھڑی رہیں آخر پولیس نے ان کو گرفتار کرکے پولیس کمشنر کے دفتر میں پہونچادیا۔

ایڈیٹر نوجیون کو تین سال قید سخت

موہن لال بھٹ ایڈیٹر اخبار نوجیون کو تین سال قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی گئی بصورت عدم ادائے جرمانہ ڈیڑھ ماہ مزید قید۔

صوبہ سندھ میں ہندو مسلم تنازعہ

حیدرآباد سندھ ۱۸ جنوری۔ جہلکا (ضلع حیدرآباد) سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے ہندو مسلمانوں میں فساد ہوگیا۔ ایک ہندو جاں بحق ہوگیا اور تین آدمی شدید طور پر زخمی ہوئے۔

بمبئی میں پھر لاٹھی چارج

بمبئی ۲۳ جنوری۔ تھانہ میں مسٹر شیوداس بھاگی کوتوال ڈکٹیٹر تھانہ کانگریس کمیٹی کی زیر صدارت آج شام کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس کو پولیس نے ہلکا لاٹھی چارج کرکے منتشر کردیا۔ مسٹر کوتوال اور چار دیگر اشخاص کل بدعات بھیری میں حصہ لینے پر گرفتار کرلئے گئے۔

ایک ریاست کے باشندوں کو تنبیہ

احمد آباد ۲۰ جنوری۔ ریاست کچھ کے گزٹ میں ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں اپنی رعایا کو تنبیہ کیا گیا ہے کہ جو تحریکیں برطانوی ہند میں خلاف قانون قرار دی جاچکی ہیں ان میں حصہ نہ لے۔

ڈاکٹر ستیہ پال اور سردار منگل سنگھ کی گرفتاری

لاہور ۱۹ جنوری۔ کل شام کو پولیس نے ڈاکٹر ستیہ پال اور جگت نارائن کپور پرانند پریس کو انارکلی میں پکٹنگ کا معائنہ کرتے ہوئے گرفتار کرلیا۔ ان کے ساتھ دس رضاکار بھی گرفتار کرلئے گئے۔ ... سردار منگل سنگھ کو ... گرفتار کرلیا۔

گاندھی جی کے چھوٹے صاحبزادے کی گرفتاری

بمبئی ۱۹ جنوری۔ سورت سے ایک تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے سب سے چھوٹے بیٹے رام داس گاندھی ... گرفتار کرلئے گئے۔

ریاست بھوپال کے خلاف دروغ بے فروغ

مسٹر دوبے کے مطالبات کی عریاں حقیقت

بھوپال کی مجلس مقننہ اور دیگر دفاتر میں ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہے

مسٹر رام سروپ دوبے سکرٹری ہندو سیوا سنگھ بھوپال نے جو مطالبات حکومت بھوپال سے بذریعہ اخبارات کئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے افسوس ہے کہ ان مطالبات کے بعد مسٹر دوبے کسی مبارکباد کے مستحق نہیں ہیں۔

"یہ مطالبات جو بیس کی تعداد میں ہیں۔ ان میں اکثر ضمنی ہیں اور بعض ایسے ہی جو ناواقفیت اور بلا معلومات حاصل کئے ہوئے لکھدئے ہیں۔ بعض مطالبات ایسے بھی ہیں جن کو دیکھ کر مسٹر دوبے کی عقل سلیم اور فہم رسا پر افسوس ہوتا ہے۔

فرمانروائے بھوپال کی بیدار مغزی اور روشن خیالی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ حکومت میں غیر سرکاری مشیروں کو شامل کرنے کے لئے ریجسلیٹو کونسل کو بلا طلب قائم کیا اور عام انتخابات کے ذریعہ سے رعایا کے ممبروں کو حاصل کیا جس میں بہ نسبت مسلمانوں کے ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسی طرح اور بھی کمیٹیاں ہیں جن میں غیر سرکاری ہندو ارکان ہوتے ہیں ...

صوبہ سرحد میں پھر گولی چل گئی

ایک مسلمان جاں بحق گاؤں والوں پر جرمانے

اصلاحات کے متعلق جرگوں کا انعقاد

پابندیاں وغیرہ

مسٹر ایونیو ہوول سکرٹری محکمہ خارجہ حکومت ہند پشاور پہنچ گئے ہیں، اور لوگوں سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ اصلاحات کی مشاورتی کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲۴ جنوری کو پشاور ہی میں ہوگا۔

اصلاحات سے اہل سرحد کی دلچسپی

پشاور ۱۹ جنوری۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ضلع میں ... مقامات پر گاؤں والوں پر اس الزام میں کہ وہاں کانگریس کے جلسے ہوئے اور پکٹنگ لگایا گیا، آرڈیننس کی رو سے ...

ٹربیونل کی عدالت میں مجسٹریٹ کوملا کے مقدمہ قتل کی سماعت

"ہمیں اقبال جرم کیلئے مجبور کیا گیا تھا"

عدالت میں لڑکیوں کا تحریری بیان

کلکتہ ۱۸ جنوری۔ کل کلکتہ ہائی کورٹ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوملا کے قتل کے مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ اس مقدمہ میں نیشنل اسکول کی دو طالبات مس شانتی گھوش اور مس سنیتی چودھری ماخوذ ہیں۔ ٹربیونل نے ان کے خلاف قتل عمد کی دفعہ کے ماتحت فرد جرم عائد کی ہے۔

کلکتہ ۱۸ جنوری۔ کل استغاثہ اپنی تمام کارروائی ختم کرچکا۔ وکیل صفائی نے ملزم لڑکیوں کی طرف سے عدالت میں ذیل کا بیان دیا۔ ...

پولیس سارجنٹ پر قاتلانہ حملہ

حملہ آور ریوالور چھین کر بھاگ گیا

ڈھاکہ ۲۰ جنوری۔ گذشتہ شب جبکہ مسٹر بورسے پولیس سارجنٹ ... پولیس ہیڈ کوارٹر سے اپنے بنگلہ کو واپس جارہا تھا تو کسی نامعلوم شخص نے پیچھے سے اس پر حملہ کردیا۔ ... حملہ آور اس کا ریوالور چھین کر بھاگ گیا ...

تختہ جہاز پر مسٹر سین گپتا کی گرفتاری

پولیس کی مداخلت پر جہاز کے کپتان کا اعتراض

پولیس کی حفاظت میں یرودا کو روانگی

بمبئی ۱۸ جنوری۔ مسٹر اور مسز سین گپتا کل صبح یورپ سے بذریعہ جہاز بمبئی پہونچے جس وقت جہاز بندرگاہ پر پہنچا تو ڈرا خفیہ پولیس کے چیف افسر جہاز پر پہنچ گئے اور صبح سات بجے مسٹر سین گپتا کو بنگال ریگولیشن کے ماتحت گرفتار کرلیا۔

مسٹر سین گپتا اپنی بیوی بیٹے اور بھتیجے کے ہمراہ اطالوی کمپنی کے جہاز "گنگے" کے ذریعہ بمبئی آئے ...

وزیر ہند پر بمبئی کارپوریشن کا دعویٰ

بارہ لاکھ روپے کی ادائیگی کا مطالبہ

بمبئی ۲۰ جنوری۔ بمبئی میونسپل کارپوریشن نے وزیر ہند باجلاس کونسل کے خلاف بارہ لاکھ پانچ ہزار روپیہ کی وصولی کے لئے دعویٰ دائر کیا ہے۔ اس مقدمہ کی سماعت کل مسٹر جسٹس مرزا بمبئی ہائی کورٹ کی عدالت میں شروع ہوئی ...

لکھنؤ میں ایک جدید مسلم پارٹی کا قیام

نواب اسمٰعیل خاں کی مساعی

لکھنؤ ۱۹ جنوری۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں اور راجہ سلیم پور بھوپال میں مسلم کانفرنس کی مدافعت سے علیحدہ ہونے کے بعد ... ایک جلسہ مدعو کیا ہے جو ۲۴ جنوری کو لکھنؤ میں منعقد ہوگا ...

اسمبلی میں وائسرائے کی افتتاحی تقریر

گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ کا لائحہ عمل اور پروگرام

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آئندہ ۲۰ جنوری کو وائسرائے ہند اسمبلی میں تقریر کریں گے ...

کشتی اور جہاز کا تصادم

اب تک گیارہ لاشیں برآمد ہوچکی ہیں

ڈھاکہ ۲۰ جنوری۔ جبس موٹر کشتی کا جہاز "بیکر" سے تصادم ہوگیا تھا اور کشتی ڈوب گئی تھی اس کے ہلاک شدگان میں سے اب تک گیارہ لاشیں دستیاب ہوئی ہیں۔ کشتی ابھی تک پانی کے اندر ہے اور خیال ہے کہ متعدد لاشیں ابھی کشتی میں ہیں۔ پولیس اس حادثہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔

ضلع گورکھپور میں مجمع پر گولیوں کے فائر

ایک سپاہی مجروح متعدد دیہاتی گرفتار

الہ آباد ۲۰ جنوری۔ گورکھپور سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ رام کولی نامی ایک موضع میں دیہاتیوں کے ایک مجمع پر ایک ہیڈ کانسٹبل نے دو مرتبہ آتشباری کی جس سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ لیکن مجمع خود منتشر ہوگیا ...

مسٹر عبداللہ بریلوی اور ایک پادری کو قید سخت

پولیس میں روزانہ اطلاع نہ دینے کا جرم

بمبئی ۱۹ جنوری۔ مسٹر عبداللہ بریلوی ایڈیٹر بمبئی کرانیکل نے کل خود کو پولیس کے حوالہ کردیا ...

چلتی ریل گاڑی پر مسلح نوجوانوں کا حملہ

نواکھالی ۲۰ جنوری۔ گذشتہ شام سورج غروب ہونے کے وقت دو نوجوان آدمی ایک چلتی ریل گاڑی کے ڈاک والے کمرہ میں داخل ہوئے اور ڈاک کے ملازموں کو ... تمام ڈاک کو تھیلوں میں بھر اور ... لفافوں کو لے کر بھاگ گئے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کا داخلہ

دارالعلوم ندوۃ العلماء کا بعد امتحان سالانہ آخر شعبان سے بند ہوگیا ہے اس کے بعد اب ۵ شوال ... مطابق ... فروری ۱۹۳۲ء کو کھلیگا۔ ...

عبدالعلی ناظر ندوۃ العلماء

علامہ سید سلیمان ندوی اور دارالعلوم ندوۃ العلماء

چین اور جاپان میں عنقریب جنگ چھڑ جائیگی

جاپان نے روسی شرائط کو مسترد کردیا

چین نے امریکہ کو اس کے اس مطالبہ کا کہ اسے دول کے معاہدہ کی پابندی کرنا پڑے گی یہ جواب دیا ہے کہ وہ کسی ایسے معاہدہ کا پابند نہ ہوگا جو کسی بین الاقوامی معاہدہ کے خلاف ہو۔

روس میں ریل کا ہولناک حادثہ

۶۸ جانوں کا اتلاف

گذشتہ ۱۰ جنوری کو ماسکو کے قریب ... ایک مال گاڑی اور ایک مسافر گاڑی میں تصادم ہوگیا ... اس حادثہ میں ۶۸ آدمی ہلاک ہوئے۔

ٹوکیو میں گاندھی جی کی گرفتاری پر احتجاج

برطانوی سفارتخانہ پر یورش

ٹوکیو ۲۰ جنوری۔ ... ہندوستانی طلبہ ... برطانوی سفارتخانہ ...

امریکہ کے ایک سو پادریوں کا برطانیہ سے مطالبہ

گاندھی جی کو فوراً رہا کردیا جائے

نیویارک ۱۸ جنوری۔ ... امریکہ کے ۱۰۶ مذہبی پیشواؤں (پادریوں) نے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیراعظم کو ایک بحری تار ارسال کیا ہے جس میں ان سے اپیل کی گئی ہے کہ ہندوستانی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے گاندھی جی کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی غرض سے ان کو رہا کردیا جائے۔ ...

اشتراکیوں کے تصادم میں دو اشخاص کی ہلاکت

برلن ۱۹ جنوری۔ ... اشتراکیوں اور نازیوں کے درمیان تصادم ہوا جس میں دو اشخاص ہلاک اور سات مجروح ہوئے ...

ایران سے سونے کی برآمد ممنوع

طہران کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ایران نے سونے کی برآمد کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ میں اس معاملہ کے متعلق ایک مستقل قانون منظور کیا جائیگا۔

لندن میں حکومت ہند کی پالیسی پر نکتہ چینی

فرینڈس آف انڈیا سوسائٹی کے زیر اہتمام لندن میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ... ایک تجویز کے ذریعہ حکومت ہند کی پالیسی کی مذمت کی گئی۔

روس سے پانچ لاکھ پونڈ کی روئی خریدی گئی

ایک ہفتہ میں ... لاکھ پونڈ کا سونا باہر بھیجا گیا

بمبئی ۲۰ جنوری۔ ... سونا باہر بھیجا گیا ...

مسلمانانِ سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ

صوبہ سرحد اور تحریک احرار کے متعلق بعض اہم تجاویز

کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مجلس احرار سہارنپور کی طرف سے زیر صدارت حافظ مولوی محمود حسن صاحب ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت خلیق صدیقی سہارنپوری مدیر روزنامہ شہر رنگون نے جو آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں تقریباً دو گھنٹہ تک ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی آپ نے سینٹ گیبریل میگزین رنگون کے مسلم آزار مضمون تحریک کشمیر اور مظالم سرحد پر مبسوط تبصرہ فرماتے ہوئے...

سکریٹری مجلس احرار اسلام سہارنپور

حضرت مولانا عبد الکافی صاحب کا انتقال

حکام ریاست کشمیر کے بے پناہ مظالم

محمد عمر غفر علی سہسرامی

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

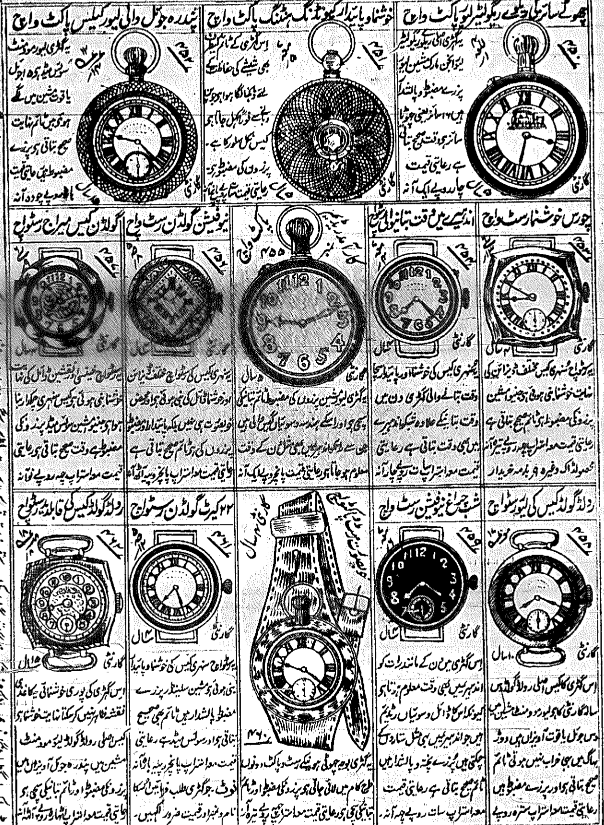

تمام گھڑیاں ملنے کا پتہ: ایس - ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ کالونی ہاؤس - ۱۲ - دہلی

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

عبد الوحید صدیقی مہتمم الجمعیۃ دہلی

حب مشتہی

معدہ کی بیماریوں کا آبحیات

حب مشتہی آفس پرتھاول مظفر نگر

خلاف تحریر قیمت واپس

نوایجاد مشین سویاں

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

زکوٰۃ کا بہتر مصرف

(مولانا) ابو البرکات عبد الرؤف عفی عنہ قادری دانا پوری

مسلمانو! جہان خاتم رسول اللہ صلعم کو تباہی سے بچاؤ

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کا دار الطلبہ بر سر نیلام ہے

انتقال پر ملال

مدرسہ تعلیم الاسلام انگانہ

غریب یتیم طلباء کو بھی یاد رکھئے

حافظ عبد المجید خلف صاحب بانی و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام انگانہ ضلع رہتک

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم

المشتہر منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

جرمنی کو جنگ عظیم میں سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو بے حرکت کر دیتا ہے

جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے اس کے مقابل میں دنیا کے بڑے سے بڑے ہتھیار بالکل بیکار ہو جاتے ہیں اس پستول کا جونہی گھوڑا دبایا جائے فوری ایک خاص قسم کا بجلی کا کرنٹ نکلکر ہر ایک جاندار دشمن کو ۱۵ منٹ کیلئے قطعی اندھا کر دیتا ہے... ان کی آنکھوں پر اس طرح سے اثر پڑتا ہے کہ پندرہ منٹ تک وہ قطعی اندھا ہونے کے علاوہ بالکل بے جان ہو جاتا ہے... نہایت اطمینان سے قابو پا سکتے ہیں... چشم زدن میں قابو پا سکتے ہیں گویا ہر جاندار کو چاہا پندرہ منٹ تک اندھا اور بے جان کر دیا

ہر شخص کے پاس اس کا رہنا بے حد لازمی ہے آج ہی ایک عدد منگوا کر ہماری تحریر کو لفظاً لفظاً آزمائیے قیمت فی عدد چھ روپے (سے) محصولڈاک آٹھ آنہ (۸/)

ہندوستان برما سیلون کیلئے

ایجنٹ: اے - ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۵۰۰۱ بمبئی

پیام تعلیم

طلبہ کا سب سے اچھا اخبار

جو ہر مہینے دو بار جامعہ ملیہ اسلامیہ سے شائع ہوتا ہے

چندہ سالانہ عہ

اردو کے تمام اخبارات و رسائل میں طلبہ کے لئے پیام تعلیم سے زیادہ مفید کوئی اخبار نہیں، اخبار کیا ہے ایک شفیق استاد ہے۔ جغرافیہ تاریخ سائنس کے مضامین اور اخلاقی پند و نصائح، کہانیوں، نظموں اور تصویروں کا ایک دلچسپ مجموعہ ہے جماعت میں جن مضامین سے لڑکے جی چراتے ہیں پیام تعلیم میں خوشی سے پڑھتے ہیں۔

پیام تعلیم

سالانہ امتحان میں کامیاب کر دیتا ہے

تعلیمی ضرورت بھی پوری ہو گئی

کیونکہ

پیام تعلیم میں وہ تمام باتیں ہوتی ہیں جن کی اسکول کے لڑکوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس اخبار کی یہی خوبی دیکھکر ماہرین تعلیم نے اسکول کے لئے سرکاری طور پر خرید کیا ہے اور طلبہ کو اردو کے عام گندہ لٹریچر سے بچانے کیلئے واحد اخبار تجویز کیا ہے۔ ہر ماہ میں دوبار شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ صرف عہ

نمونہ مفت

منیجر پیام تعلیم جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

کامیابی

سگنل ڈاون ہو گیا

بال جڑسے کالا

سفید بال سات دن میں جڑسے کالا

ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس

کوٹھی نمبر ۹ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مسلمانانِ سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ

صوبہ سرحد اور تحریک احرار کے متعلق بعض اہم تجاویز

کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مجلس احرار سہارنپور کی طرف سے زیر صدارت حافظ مولوی محمد حسن صاحب ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت خلیق صدیقی سہارنپوری ایڈیٹر روزنامہ شیر رنگون نے جو آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں تقریباً دو گھنٹہ تک ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی آپ نے سینٹ گبریل میگزین رنگون کے مسلم آزار مضمون تحریک کشمیر اور مظالم سرحد پر مبسوط تبصرہ فرماتے ہوئے ان کے پس پردہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعماری جدوجہد کے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ مسلمانوں کے مقابلے کا خیال ترک کردے آپ نے پُرزور الفاظ میں میگزین کی ضبطی سرحدی آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ کیا اور مسلمانوں سے جہاد کشمیر میں حصہ لینے کی موثر اپیل کی آخر میں آپکے مقرر کی تحریک اور حافظ عبدالغفار ونیز سکریٹری مجلس احرار کی تائید سے حسب ذیل تجاویز بالاتفاق آراء منظور ہوئیں۔

۱۔ مسلمانانِ سہارنپور کا یہ عام جلسہ سینٹ گبریل ہائی اسکول میگزین رنگون مجریہ دسمبر ۳۱ء صفحہ ۱۳ کے اس نہایت دل آزار اشتعال انگیز اور ناپاک مضمون کے خلاف اپنے انتہائی غم و غصہ اور نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے جس میں میگزین مذکور کے کو جسم بد طینت اور گندہ دہن اڈیٹر نے حضور ...

کے نتائج حکومت کے لئے نہایت خطرناک ہونگے اور تمام مسلمانانِ ہند میں اس درجہ سے سخت اضطراب پیدا ہو جائیگا۔

۳۔ یہ جلسہ مجلس احرار ہند لاہور کو یقین دلاتا ہے کہ سہارنپور کے مسلمان کشمیر کے جہاد حریت کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور مجلس احرار اسلام کے معزز و محترم رہنما بالخصوص حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ جب تک یہ حضرات مظلومین کشمیر کی دادرسی کے متعلق اطمینان نہ کرلیں گے۔ سہارنپور کے مسلمان اپنی جدوجہد کو برابر جاری رکھیں گے۔ اور مجلس احرار کے ہر حکم کی تعمیل کو مذہبی فرض سمجھتے رہیں گے۔

۴۔ مسلمانان سہارنپور کا یہ جلسہ ان مجاہدین سہارنپور کی خدمت میں تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے جنہوں نے حصول مقصد کی کوشش کرتے ہوئے لاہور اور لائلپور میں گرفتار ہوکر قید و بند کی صعوبتوں کو لبیک کہا۔

آخر میں صاحب صدر نے شہید کشمیر فتح محمد کے لئے دعاء مغفرت فرمائی اور یہ عظیم الشان جلسہ بصد کامیابی اختتام پذیر ہوا۔

سکریٹری مجلس احرار اسلام سہارنپور

حضرت مولانا عبدالکافی صاحب کا انتقال

بے حد افسوس و نہایت حسرت کے ساتھ یہ خبر وحشت اثر ملک میں سنی جائے گی ...

قاری ولی محمد صاحب ان کے جانشین قرار دئے گئے اور جناب خان بہادر نواب سید محمد عیسیٰ صاحب رئیس الہ آباد نے مجمع کو مخاطب کرکے ایک تحریر سنائی جس میں اس امر کا اعلان کیا کہ حسب منشاء و تنفیذ نامجات بعد حضرت مولانا کے ان کے بڑے صاحبزادے متولی اور مہتمم مدرسہ سبحانیہ ہوئے اب کل معاملات کا تعلق براہ راست انہیں کے ساتھ ہونا چاہئے اس کے بعد حضرت مولانا شاہ ولایت حسین صاحب مدظلہ العالی نے ایک مختصر اور جامع تقریر اس کی تائید میں فرمائی جس میں حضرت مولانا قدس سرہ العزیز کے تقدس و خدمات مذہبی کو نہایت وضاحت سے بیان کرتے ہوئے ان کے وصال پر اظہار افسوس فرمایا اور جناب قاری صاحب کے ساتھ اظہار ہمدردی فرماتے ہوئے مسلمانوں کو مدرسہ سبحانیہ کی طرف توجہ دلائی اب تمام مسلمانوں سے استدعا ہے کہ مدرسہ سبحانیہ کی امداد میں پہلے سے زیادہ حصہ لیں اور کل رقوم و خط و کتابت جناب قاری ولی محمد صاحب مہتمم مدرسہ سبحانیہ کے نام بھیجا کریں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا قدس سرہ العزیز کے فیوض و برکات کو قیامت تک جاری رکھے اور جملہ متعلقین کو صبر و استقامت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ محمد فرحت علی سہسرامی

حکام ریاست کشمیر کے بے پناہ مظالم

میرپور علاقہ ریاست جموں میں مسلمانوں نے حالات سے تنگ آکر عدم ادائے مالیہ کی مہم جاری کی ہوئی ہے۔ حکام ریاست کی طرف سے عورتوں کے ساتھ جس طرح بے حرمتی ہو رہی ہے ساتھ وحشیانہ مظالم ہو رہے ہیں۔ اگر اسکا عشر عشیر ہند داخل کرنے کی جاری کردہ تحریک کے دوران میں ہوتے تو زمین و آسمان کو چیخ و پکار سے سر پر اٹھا لیا جاتا۔

میرپور میں رات کو شبخون مارا جاتا ہے۔ مردوں کو گرفتار عورتوں کو بے نقاب کیا جاتا ہے مزاحمت کرنے کی عدم موجودگی میں بھی زمین پر لیٹے ہوئے مسلمانوں پر گولی چلادی جاتی ہے۔ زخمیوں کی کوئی خبر گیری نہیں کی جاتی۔ لواحقین اپنے مجروحین کو ... میل سفر کرکے جہلم پہنچاتے ہیں پھر کہیں جاکر ... ہوئے جسموں سے گولیاں نکالی جاتی ہیں۔

بارودلی کی مہم عدم ادائیگی مالیہ کی شہرت بہت کچھ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سارا ہندو اور ... پریس پروپیگنڈا کرنے والا تھا۔ بارودلی میں نہ عورتوں کی بے حرمتی ہوئی نہ گولی چلائی گئی یہاں بدترین حالات نمودار ہیں۔ ہمیں کامل امید ہے کہ آپ اس حالت میں ...

رعایت کا مبارک مہینہ

فائدہ اٹھانے کا نادر موقعہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

گیارہ ماہ گذر جانے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے پھر ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یہ بھلائیوں اور نیکیوں کا مہینہ ہے اس لئے ہم نے بھی یہی مہینہ اپنے خریداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے انتخاب کر رکھا ہے لہذا حسب معمول اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل گھڑیوں وغیرہ کی قیمت میں بے حد رعایت کردی گئی ہے ...

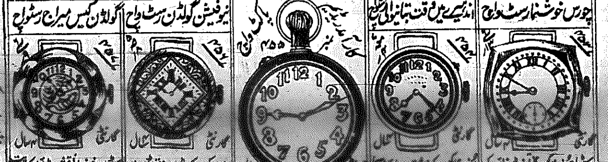

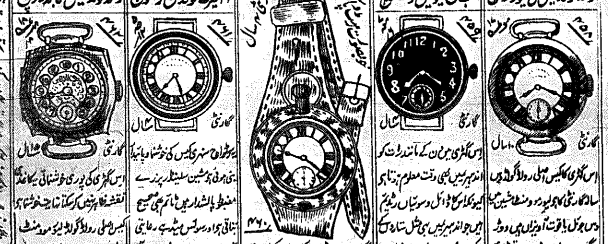

تمام گھڑیاں ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کمپنی ... چاندنی چوک دہلی

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ...

خصائل نبوی — لاثانی قرآن مجید — فضائل رمضان

عقائد الاسلام

عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

حب مشتہی

معدہ کی بیماریوں کا اکسیر علاج

حب مشتہی آفس چرتھاول مظفرنگر

خلاف تحریر قیمت واپس

نو ایجاد مشین سویاں

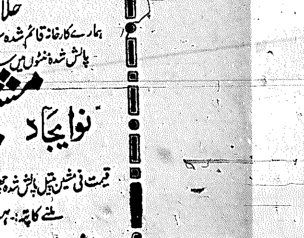

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

زکوٰۃ کا بہتر مصرف

بنگال کے سیلاب کی وجہ سے جو تباہی اضلاع بنگال میں اس سال ہوئی ہے اس کا حال اخبارات میں پڑھ لیا اور ان لوگوں کی زبانی بھی اچھی طرح معلوم ہوگیا ہے جو خود وہاں جاکر اپنی آنکھوں سے وہاں کا حال دیکھ آئے ہیں۔ اس میں شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اس وقت بنگال کے ہزارہا مسلمان نہ صرف پیٹ کی روٹی کے محتاج ہو رہے ہیں بلکہ فاقوں سے جان دے رہے ہیں۔ عورتوں کے پاس ستر پوشی کے لائق بھی کپڑا نہیں ہے بہت سے بچے بلک بلک کر آب و دانہ مر رہے ہیں۔ ایسا شبہ ایسی حالت میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف یہ ہے کہ ان مرنے والوں کو بچایا جائے اور ان ننگوں کا ستر چھپایا جائے جن لوگوں کو اللہ پاک نے توفیق دی ہے کہ وہ فرض زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اس ہجر کو چھوڑ کے نزدیک ہے نمائش سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ ان سے مخلصانہ گذارش ہے کہ اپنے زکوٰۃ کے پیسے سے اپنے مسلمانوں کو بچا سکتے ہو اور جتنی عورت اور مرد کا ستر پوشیدہ کرسکتے ہوں اس سے غفلت نہ کیجئے یہ اس وقت کی سب سے بڑی نیکی ہے جو کوئی شخص حاصل کرسکتا ہے۔

(مولانا) ابوالبرکات عبدالرؤف عفی عنہ قادری دانا پوری

نوٹ۔ ان مصیبت زدوں کی امداد کی دو صورتیں (بظاہر معلوم ہوتی) ہیں جو شخص معقول رقم امداد کے لئے دے سکے یا اپنے دوستوں سے چندہ کرکے وہ خود لیجاکر تقسیم کرے یا اپنے کسی معتمد شخص کے ذریعہ تقسیم کرائے۔ اس صورت میں بہتر ہوگا کہ وہ خلافت کمیٹی کلکتہ سے مشورہ کرکے کہ کس علاقہ میں امداد کس طرح تقسیم کیا ...

... ہیں اور یہاں کے حالات سے خوب واقف ہوگئے ہیں۔ اور اگر خود جاسکیں اور دیکھنا چاہیں تو وہ اپنی امداد خلافت کمیٹی کلکتہ کے ذریعہ تقسیم کراسکتے ہیں لیکن اس صورت میں اگر زکوٰۃ کی رقم ہو تو کمیٹی کو متنبہ کردیں کہ یہ رقم زکوٰۃ کے مصارف کے علاوہ اور کسی مد میں نہ صرف کی جائے۔

مسلمانو! اپنے مہمان خانۂ رسول اللہ صلعم کو تباہی سے بچاؤ

مدرسہ دارالعلوم میرٹھ کا دارالطلبہ برسرِ نیلام ہے

مدرسہ ہذا کے لئے ایک قیام گاہ مہمان خانۂ رسول اللہ کے نام سے ... کی محنت اور عرق ریزی سے چندہ کرکے دس ہزار روپے کی عمارت تیار کی گئی ... دگری ہوئی۔ اپیل کیا گیا ... جنوری ۳۲ء کو ... نیلام ... مسلمانو ...

انتقال پُر ملال

مولوی حکیم سید شاہ محمد یحییٰ صاحب فریدی ...

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت فرمائیں اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

مولوی سید شاہ زین العابدین فریدی ...

مدرسہ تعلیم الاسلام نگانہ

غریب یتیم طلباء کو بھی یاد رکھئے

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم

... مینیجر ... سلیمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

جرمنی کو جنگ عظیم میں سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن، مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ہر ایک سپاہی کو بیکار کردیتا ہے

ایجنٹ۔ ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۱۵ کلکتہ

رمضان المبارک میں سحری کے وقت جگانے والا

ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس

اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... کلکتہ

کیلوفین

بچوں کی صحت

کیلوفین میڈیکل کمپنی (انڈیا) کراچی

کامیابی

سگنل ڈون ہوگیا

بال جڑ سے کالا

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

پیامِ تعلیم

طلبہ کا سب سے اچھا اخبار

چندہ سالانہ ...

مینیجر پیام تعلیم جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

المشتہر: حافظ عبدالرزاق ... کمپنی ...

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دھلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دھلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دھلی۔ یوم پنجشنبہ ۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۸

بے اعتمادی کا عام اظہار

مسلم کانفرنس کا نام نہاد وفد

اسلامی جرائد کی نظروں میں

چیف کمشنر کی دعوت پر نہیں بلکہ مسلم کانفرنس کی دعوت پر

دونوں میں کیا فرق ہے؟

(معاصر انصاف کا تبصرہ)

[illegible]

سرحدی وفد کے ارکان کیا کہیں گے؟

"صوبہ سرحد میں بالکل خیریت ہے"

(معاصر "ہند" کا مقالہ افتتاحیہ)

معزز معاصر "ہند" کلکتہ نے اپنے افتتاحیہ میں ذیل کا زبردست مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے:-

[illegible]

راہ نجات یا آستانہ فرنگ پر جبہ سائی!

"سرحدیوں کو کانگریسیوں نے بہکا لیا تھا"

[illegible]

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ فرمایئے)

دو بے حقیقت افراد کا وفد

جمعیۃ علماء کے وفد کو کیوں اجازت نہیں دی گئی

[illegible]

"ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجیے۔ فہرست مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

حلقیہ بیان اور سابق منیجر صاحب انعام اللہ خان کا ...
اکسیر کامل مردمی جاری ... مینجر دواخانہ انیس الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا
خدا چاہے تو
یہ محض اس لئے
کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔
ملنے کا پتہ
صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دھلی

اگر صحت پیاری ہے تو
ہمدرد دواخانہ لال کنواں دھلی

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے
ایم ۔ اے بمعرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر
ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دھلی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ
علماء صلحاء۔ محدثین مفسرین۔ نوابوں اور بادشاہوں
کا پسندیدہ
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمی اور توشہ عقبی سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
سب سے بڑی ضمانت
اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سند الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں رمضان المبارک ہیں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا۔ خود طلب فرمایئے اپنے عزیزوں کے لئے منگائیے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجیے۔
خصوصیت
صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کمال حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں
صرف رمضان المبارک کیلئے
پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر عہ/ کم کردیے جائیں گے۔

رمضان شریف میں
گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے
منور کر دینے والا
قرآن مجید
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دیانت اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے۔ جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔
ہر مومن کا فرض ہے
کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالی نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں۔ طالب علموں۔ مسجدوں۔ یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھر لیں۔
یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے۔ ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ھدیہ بغیر ترجمہ صرف عہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد ۸/ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائیگا۔
ھدیہ مترجم قسم اعلی کاغذ سفید خاشدہ صرف تین روپیہ قسم دوم خاشدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنے اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔
شوال تک خاص رعایت
یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا اخیر شوال تک کے لئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔
پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲/ کی کمی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دھلی

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] رمضان المبارک [illegible]

سلیم پور ہاؤس میں اتحاد و اتفاق کے روح پرور نظارے

مختلف الخیال مسلمانوں کا ایک مبارک اجتماع

مظالم سرحد پر احتجاج، تحفظ سرحد کی تجویز اور گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ

(از نامہ نگار خصوصی)

[illegible]

صوبہ سرحد کا مساوی درجہ

جدید اصلاحات کا نفاذ

[illegible]

... اس وقت نافذ ہیں اور ان سے صوبہ سرحد کو وہی مرتبہ مل جائے گا جو دوسرے صوبوں کو حاصل ہے۔

صوبہ سرحد کو مسلمانوں کے نزدیک اس وجہ سے زیادہ اہمیت حاصل ہے کہ وہاں مسلم اکثریت ہے مگر ہم سمجھتے ہیں کہ وہاں کی مسلم اکثریت کو جدید اصلاحات نے وہ پوزیشن نہیں دی ہے جو دوسرے صوبوں کی اکثریت کو حاصل ہے۔ اس کی تفصیل ہم انشاء اللہ آئندہ عرض کریں گے۔

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

(نامہ نگار الجمعیۃ کے قلم سے)

اگرچہ مولانا شفیع داؤدی نے آپ کے نامہ نگار کو جھٹلانے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور ایک ایک دن میں چار چار بیانات شائع کرائے مگر افسوس ہے کہ ان کی مراد پوری نہ ہو سکی اور انہوں نے حق کو چھپانے کی جتنی جدوجہد کی وہ اتنا ہی اور زیادہ نمودار ہوا۔ مولانا شفیع داؤدی اور ان کے رفیق "مشن" کی بدحواسی ...

[illegible]

کا جواب ہی آج تک نہیں دیا تو مکتوب کو کیا شائع کریں گے۔

اس سلسلہ میں اخبار الامان جو گندگی اچھال رہا ہے اس کے متعلق میں ایک حرف بھی کہنا نہیں چاہتا۔ البتہ آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایک اصولی بحث میں الامان کا ذاتی حملوں پر اتر آنا مسلمانان دہلی میں سخت ترین اشتعال پیدا کر رہا ہے بالخصوص اس نے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے متعلق تازہ اشاعت میں جو کچھ لکھا ہے اس پر مسلمان بہت زیادہ مشتعل ہیں ...

[illegible]

اہم تجاویز کا خلاصہ

۱۔ [illegible]

۲۔ چونکہ گول میز کانفرنس کے [illegible] مسلمان ... گول میز کمیٹیوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔

۳۔ جمعیۃ علماء ہند کے وفد کو حالات سرحد کی آزادانہ تحقیقات کی اجازت نہ دینے پر یہ جلسہ احتجاج کرتا ہے۔

۴۔ مظالم کشمیر کی ذمہ داری حکومت کشمیر کے علاوہ حکومت ہند پر بھی عائد ہوتی ہے۔

۵۔ یہ جلسہ اتحاد و اتفاق کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرتا ہے۔

مسلم کانفرنس سے علیحدگی کے اسباب

[illegible]

احادیث نبوی

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ذکر الٰہی

انسان کا بہترین مال یہ ہے کہ اس کی زبان ذاکر ہو قلب شاکر ہو اور اس کی بیوی ایماندار اور شوہر کی مددگار ہو جو شوہر کے ایمان کی امداد کرے۔ (ترمذی)

چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں تو سمجھو دین و دنیا کی بھلائی مل گئی۔ شکر گزار دل، زبان ذاکر، بدن صابر اور بیوی نیک جو اپنے مال اور نفس میں شوہر کی کوئی خیانت نہ کرتی۔ (طبرانی)

ذاکر اور غافل کی ایسی مثال ہے جیسے زندہ اور مردہ۔ (بخاری)

مفردون آگے بڑھ گئے کسی نے پوچھا مفردون کون ہیں فرمایا کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے۔ (مسلم)

جو لوگ ذکر الٰہی پر فریفتہ ہیں قیامت میں ان پر کوئی بوجھ نہ ہوگا۔ وہ بالکل ہلکے پھلکے ہوں گے۔ (ترمذی)

اگر ایک آدمی روپیہ تقسیم کرے اور ایک خدا کی یاد کرے تو ذاکر کا مرتبہ اس مالدار سے افضل ہے۔ (طبرانی)

صدقہ ذکر الٰہی سے افضل نہیں ہے۔ (طبرانی)

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

بالشویک روس کا نظام حکومت اور اسلام

روس کے ڈکٹیٹر لینن اور امیر شکیب ارسلان کی ملاقات

کاتب الشرق امیر کبیر امیر شکیب ارسلان کے پرائیویٹ سکریٹری محمد یحییٰ نے ایک عربی اخبار کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ روسی حکومت کے خلاف تمام دنیا میں جس برے طریقہ سے پروپگنڈا کیا جا رہا ہے اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ ایک طرف عیسائی چلاتے ہیں کہ روسی حکومت نے گرجاؤں کو ڈھا دیا اور مہندم کرا دیا اور بیابان کو تھیٹروں، سینماؤں اور مارکیٹوں میں تبدیل کر دیا ہے اور علماء نصاریٰ کو چن چن کر قتل کر دیا ہے دوسری طرف مسلمان شور کر رہے ہیں کہ روس اسلام کا سخت ترین دشمن ہے۔ اس نے ہزاروں مساجد ویران اور منہدم کر دیں اور ہزاروں علماء کو ملک بدر یا قتل کر دیا۔ جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے بلاشبہ روس نے کچھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس کو مغربی سرمایہ داری کے ساتھ ساتھ اس کے مذہب سے بھی انتہا درجہ کی نفرت ہے۔

دوسرے یہ ایک قدرتی ردعمل ہے جو زار روس کے مظالم کے سامنے عشر عشیر بھی نہیں۔ زار روس اسلام کا سب سے بڑا دشمن گزرا ہے جس نے لاکھوں مسلمانوں کو زبردستی عیسائی مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا اور لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اب اگر موجودہ حکومت نے غیر ارادی طور پر اس کا بدلہ لیا ہے جس کو قدرتی ردعمل کہنا چاہئے۔ لیکن جہاں تک مسلمانوں کے مذہب کا تعلق ہے روس پر یہ ایک بہتان عظیم ہے۔

جب میرے استاد علامہ امیر شکیب ارسلان (۱۹۲۲ء میں) روس تشریف لے گئے ...

[illegible]

اس کے بعد لینن نے تسلیم کیا کہ دنیا میں جب کبھی اعتدال قائم ہوگا تو اس کی صورت سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں ہوگی کیونکہ اسلام کا نظام نوع انسانی کی بقاء کے لئے ایک بہترین ضمانت ہے۔ (الصراط)

عظیم الشان تجارت اور اسلامی حکومتوں پر اس کا فروغ ہے۔ اگر تم تاریخ کے ان اجزاء کی تحلیل کر کے دیکھو جو اسلامی حکومتوں کے زوال و انحطاط سے متعلق ہیں تو تم کو اس امر کے باور کرنے میں کبھی شک نہیں رہے گا کہ یورپ کی تجارت اور صنعت و حرفت نے بارود اور بندوقوں سے اسلامی ممالک کو اپنا شکار بنایا اور صرف اسی چیز میں مسلمانوں کی پسپائی اور مغربی قوموں کی پیش قدمی مضمر ہے۔

بلاد عربیہ اپنے جغرافیائی اور تمدنی اعتبار سے حریت و آزادی کا گہوارہ تھی کسی قوم نے ان کو مغلوب کرنے کی جرأت نہیں کی ... سرزمین تجارت کے عفریت سے مغلوب و منکوب ہو جاتی ہے اور ایسی حالت کو پہنچ جاتی ہے کہ دوسرے غلام ممالک کو بھی اسے دیکھ کر رونا آتا ہے۔

بلاد عرب کے جس حصہ پر سب سے پہلے استعمار کی بلا نازل ہوئی وہ عدن ہے جب مغربی "شیروں" نے دیکھا کہ حکومت عثمانیہ کا اثر و اقتدار ہر جگہ کمزور ہو رہا ہے اور ترکی امراء اپنی املاک سے بے پرواہ ہو گئے ہیں تو انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اندرون ملک میں ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔

۱۸۳۹ء میں انگلستان نے باب عالی سے ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے انگلستان کو ٹرکی قلمرو میں تجارت کا حق حاصل ہو گیا سب سے پہلے انگلستان نے ترکی سے عدن کا مطالبہ کیا کیونکہ یہی وہ مقام ہے جس کو بلاد عربیہ کی ریڑھ کی ہڈی کہنا چاہئے۔

دولت عثمانیہ نے عدن کو اس شرط پر دینا منظور کیا تھا کہ حکومت انگلستان حربت مصر کے قائد امام محمد علی پاشا کے مقابلہ میں امداد دیگی مگر اس کا ایفاء ...

[illegible]

علاوہ ترکی حکومت کے ہاتھ سے نکل جانے کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس کے بعد ہی بحرین پر انگلستان کا قبضہ ہو گیا اور رفتہ رفتہ خلیج فارس کے امراء نے انگلستان کی غلامی کا طوق اپنی گردنوں میں ڈال لیا۔ ترکی حکومت کے اضمحلال کے اور بھی مختلف اسباب ہیں اور بنیادی سبب عدن کا دولت ترکیہ سے نکل کر انگریزوں کے قبضہ میں چلا جانا ہے۔ (جزیرۃ العرب بحوالہ العرب)

بلاد عربیہ میں فرنگی برکات

عدن، فلسطین اور بغداد میں مغرب کی تباہ کاریاں

استاذ ثعالبی نے قاہرہ کی ایک مجلس میں بلاد عربیہ کے سیاسی اور اخلاقی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مغرب کا سیلاب روز بروز بلاد عربیہ کے اخلاقی شرف و امتیاز کو بہاتا چلا جا رہا ہے اور کوئی نہیں جو اس کے انسداد کیلئے اپنی آواز بلند کرے۔ یورپ اپنی سیاہ کاریوں کے باعث یقیناً ایک روز زیر و زبر ہوگا مگر ہمیں خوف یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ عربی ممالک کو بھی لے ڈوبے گا۔

[illegible]

بلاد عربیہ پر کس طرح تسلط جمایا؟

عدن اور بحرین کے قبضہ نے انگریزوں کا راستہ صاف کر دیا

اب تک متعدد اسلامی حکومتیں مغربی مستعمرین کے قبضہ میں جا چکی ہیں اس کے مختلف اسباب ہیں لیکن سب سے بڑا سبب جس نے مغرب کو مسلمانوں پر مسلط کر دیا وہ مغرب کی ...

موحدوں کی عید

خالق کائنات کی توحید و تمجید کا عالمگیر مظاہرہ

(از حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی)

[illegible]

تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں اور تاکہ تم گنتی پوری کر لو اور تاکہ اس ہدایت کے ملنے پر تم خدا کی بڑائی بیان کرو، اور تاکہ تم شکر ادا کرو، اور جب میرے بندے میری نسبت پوچھتے ہیں تو میں ان کے قریب ہی ہوں، اپنے پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں، جب وہ مجھے پکارتا ہے تو چاہئے کہ لوگ مجھے جواب کے لئے پکاریں، اور مجھ پر یقین رکھیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اس کے بعد پھر قرآن میں روزے کے احکام شروع ہوتے ہیں۔ ان آیتوں میں بڑی وجاہت کے ساتھ یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ رمضان، قرآن، صیام، توحید، نزول ہدایت، اور عطائے ربانی کے یادگار اور شکر یہ کے لئے ...

[illegible]

یہی دونوں مقصد مسلمانوں کی عید میں بھی پنہاں ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ اس کے لئے کون سے دن منتخب کئے جائیں، ہندوستان کے تہواروں پر غائر نظر ڈالو تو ظاہر ہوگا کہ اس نے اس کے لئے عجائبات قدرت اور زمین و آسمان کے فطری انقلابات کو زیادہ تر اپنی خوشی و مسرت کے اظہار کیلئے اختیار کیا ہے ...

[illegible]

دیکھو کہ عید گاہ کے راستہ میں مسلمان اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ اکبر وللہ الحمد۔ (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے ...)

[illegible]

شام میں ایک نئی سلطنت کے قیام کی تجویز

انتخاب کے موقعہ پر دمشق میں زبردست خونریزی

ملک شام پر جب سے فرانس کو انتداب حاصل ہوا ہے وہ برابر عربی قبائل کی قوت کو توڑنے پر لگا ہوا ہے اور اس مقصد کیلئے اس نے شام کو چار حصوں اور سلطنتوں پر منقسم کر دیا ہے تاکہ ایک سلطنت کو دوسری سلطنت پر اقتدار قائم رکھنے کے لئے آلہ کار بنایا جا سکے۔ اب خبر آئی ہے کہ ان چار سلطنتوں میں فرانس ایک اور سلطنت کا اضافہ کر رہا ہے جس میں ارمنی و کُردی، چرکسی و کرد نسل کے لوگ اور سریانی اقوام بسائی جائیں گی ...

[illegible]

(الاستقلال)

عراق عرب میں اصلاح اخلاق کی کوشش

مسکرات اور زنان بازاری کے اخراج کا فوری مطالبہ

عراق کے علماء اور رشید رضا نے حکومت کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں حکومت سے شراب کے انسداد اور زنان بازاری کے اخراج کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ... امریکہ کے مذہب میں شراب حلال ہے مگر حکومت نے اس کو ناجائز اور حرام قرار دیدیا ہے اور اسلامی شریعت میں شراب اور زنا حرام اور قطعی مگر ایک اسلامی حکومت ان کو عملاً جائز قرار دے رہی ہے!

اسی طرح بغداد کی جمعیۃ اسلامیہ نے ایک جلسہ کر کے چند قراردادیں منظور کی ہیں جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مسکرات اور دیگر منشی اشیاء کا فوراً انسداد کیا جائے اور شارع عام پر زنان بازاری کو بالکل تبدیل کر دیا جائے کیونکہ اس سے نوجوانوں کے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے۔ یہ تجاویز حکومت کے سامنے پیش کی جائیں گی تاکہ ان کو آئینی حیثیت حاصل ہو جائے۔ (القبلہ)

حجاز مقدس میں اصلاحات کا دور دورہ

لاسلکی اسٹیشنوں کی تعمیر اور آبرسانی کے جدید انتظامات

حکومت حجاز و نجد کے محکمہ برید (ڈاک) نے اعلان کیا ہے کہ نجد کے مقام ریاض میں لاسلکی نے اندرونی اور بیرونی پیغامات وصول کرنے شروع کر دیئے ہیں ...

[illegible]

دو بے حقیقت افراد کا وفد

(بسلسلہ صفحہ اول)

(۲) آخر یہ کیا سبب ہے کہ مذکورہ بالا وفد کی رپورٹیں بھی حق سرکار ضبط کرلی گئیں۔

(۳) آخر یہ کیا بات ہے کہ مولوی شفیع اور ان کے تمام رفیق کو بلا تکلف وہیں سے اُن کے اس پار بلا لیا گیا۔

(۴) آخر یہ کیا باعث ہے کہ یہ وفد بھی حکام سے ملی اور وہاں کی ہدایات کے مطابق دورہ کرتی رہی اور دعوتیں کھاتی رہی۔

(۵) اس کی کیا وجہ ہے کہ جمعیۃ العلماء کے وفد کو صوبہ سرحد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔

(۶) اور یہ کیا بات ہے کہ سوائے مولوی شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین کے اور کوئی قابل مسلم کانفرنس اس ڈیپوٹیشن میں شریک نہیں ہے۔

مذکورہ بالا حقائق کی بنا پر بلا تکلف یہ فیصلہ صادر کیا جا سکتا ہے کہ ...

[illegible]

یمن میں بے روزگاروں پر حکومت کا دست شفقت

امام یحییٰ والی یمن کی فرض شناسی

دنیا میں کساد بازاری اور بے روزگاری کا عام دور دورہ ہے اور ہر ملک (غالباً باستثناء روس) تنگی معیشت سے نالاں ہے۔ یمن میں بھی بے روزگاری اپنا اثر دکھا رہی ہے اور بیکاروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن امام یحییٰ والی یمن ایک نہایت بیدار مغز حکمران ہیں اور آپکو مفلسوں اور بے روزگاروں کا خاص لحاظ رہتا ہے ...

[illegible]

مختلف تجاویز پر غور و خوض کیا جائے گا۔

مجلس مضامین کا اجلاس

مجلس مضامین کا اجلاس ۸ بجے زیر صدارت مولانا حسرت موہانی شروع ہوا تمام اراکین شریک تھے۔ سب سے پہلے صوبہ سرحد کے حالات پر بحث کی گئی اور ڈاکٹر حسین صاحب، شاہ مسعود صاحب، حسین شہید سہروردی صاحب، مسٹر آصف علی صاحب، مولانا ظفر علی خاں صاحب، فیروز خان نون صاحب وغیرہ کی طرف سے مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔ بہت دیر کی رد و کد اور بحث و تمحیص کے بعد جس میں ہر خیال اور ہر طبقہ کی نمائندگی کی گئی تھی بمندرجہ ذیل تجویز منظور کی گئی۔

"یہ جلسہ حکومت کی اس تشدد انہ پالیسی پر جو اس نے صوبہ سرحد میں اختیار کی ہے اور جس کے ماتحت سرحد کے بہادر باشندوں پر جگر خراش مظالم کئے جا رہے ہیں انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانان ہند کو دعوت دیتا ہے کہ وہ عام احتجاج کرنے کے لئے ہندوستان کے طول و عرض میں جمعۃ الوداع کو "فرانٹیر ڈے" منائیں اور اس روز اپنے جذبات کا اظہار کر کے ان لوگوں کی خدمت میں اپنی ہمدردیاں پیش کریں جن پر مظالم کئے جا چکے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔"

اس متفقہ تجویز کی مخالفت صرف فیروز خاں نون کی طرف سے کی گئی جو حکومت پنجاب کے وزیر ہیں اور گورنمنٹ کے کیمپ کے اور سرکاری گزٹ اور دیگر کاغذات لے کر جلسہ میں اس غرض سے آئے تھے کہ سرحدی آرڈیننسوں کے خلاف احتجاج کی تجویز منظور نہ ہونے دیں۔ ...

دار الحکومت

افسروں کی حفاظت کیلئے خاص پولیس کا تقرر

سولہ ہزار روپیہ کی منظوری

دہلی ۲۳ جنوری۔ اسٹینڈنگ فائننس کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اعلیٰ افسروں اور شملہ اور دہلی کی سکریٹریٹ عمارتوں کی حفاظت کیلئے عارضی پولیس متعین کی جائے اور اس کے اخراجات کیلئے چار ہزار چھ سو روپیہ اور گیارہ ہزار نو سو روپیہ منظور کیا جائے۔ یہ پولیس مقدمہ سازش دہلی کے سلسلہ میں گارڈ کا کام دے گی۔

دروغ بے فروغ

مقامی اخبار الامان نے فیروز خاں نون وزیر حکومت پنجاب کے گمراہ کن بیان کو بنیاد قرار دے کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ کانفرنس بغیر کسی آخری فیصلہ کے ملتوی ہو گئی۔ یہ بیان بالکل جھوٹ اور حقیقت سے قطعاً جدا ہے۔ کانفرنس کے تمام فیصلے مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ہوئے اور کارروائی آخر تک پوری دلچسپی کے ساتھ جاری رہی۔ ...

دہلی میں خاتون کانسٹیبلوں کا تقرر

مقامی پولیس نے خاتون کانسٹیبلوں کے تقرر کے لئے بعض مقامی اخبارات میں جو اشتہار دیا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس کا اثر ہوا اور کم و بیش پچاس درخواستیں آئی ہیں جن میں ہر قوم اور ہر فرقہ کی عورتیں ہیں۔ ...

گول میز کانفرنس کا پہلا اجلاس

دہلی ۲۳ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کا پہلا اجلاس یکم فروری کو دہلی میں منعقد ہوگا۔

سول نافرمانی کی موجودگی میں کوئی مصالحت نہیں ہو سکتی

حکومت اپنے اختیار کردہ ذرائع میں کوئی نرمی نہیں کر سکتی

اسمبلی کے اجلاس میں وائسرائے ہند کی تقریر

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند نے کل صبح اسمبلی کے اجلاس میں افتتاحی تقریر فرمائی۔ ...

صوبہ سرحد کے انتخابات کے قواعد کی ترتیب

ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کیلئے نشستیں

کونسل کے پہلے صدر کو حکومت مقرر کرے گی

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کے انتخابات کے جو قواعد مرتب کئے گئے ہیں وہ منظوری کے لئے بذریعہ ہوائی ڈاک وزیر ہند کے پاس ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان قواعد کے مطابق صوبہ سرحد کو حسب ذیل حلقہ ہائے انتخاب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تمام صوبہ میں سکھوں کو ایک نشست ملے گی۔ ہندوؤں کو پانچ نشستیں ... مسلمانوں کو اٹھارہ دیہاتی اور دو شہری نشستیں حاصل ہوں گی۔ ... کونسل کا پہلا صدر گورنر صوبہ کی جانب سے نامزد کیا جائیگا۔

پشاور پر جرمانہ نہیں کیا جائے گا

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کانگریس کے ایجنٹوں نے جو یہ افواہ مشہور کر رکھی ہے کہ باشندگان شہر پشاور پر عنقریب جرمانہ کیا جانے والا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ حکومت صوبہ سرحد کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ پشاور پر کوئی تاوان یا جرمانہ عائد کرے۔

دہلی میں شراب کشید کا ایک کارخانہ

پولیس کا حملہ اور ملزمان کی گرفتاری

دہلی ۲۳ جنوری۔ مسٹر مدن موہن لال ایکسائز سب انسپکٹر نے پولیس کی مدد سے صدر بازار میں ایک مکان میں ناجائز شراب کشی کے ایک کارخانہ کی تلاشی لی۔ پانچ بڑی بڑی گولیاں شراب کے مسالہ سے بھری ہوئی ملیں۔ ...

راجوری (جموں) میں زبردست بغاوت

۱۲ گاؤں، تھانہ اور ڈاکخانہ لوٹ لئے گئے

حملہ کیلئے بارہ ہزار آدمیوں کی تیاریاں

جموں ۲۵ جنوری۔ محکمہ تحقیقات کے افسر ملک کرتے ہیں کہ راجوری کی حالت سخت نازک ہے۔ لوگ بغاوت کر رہے ہیں۔ تقریباً ایک درجن مواضعات لوٹے جا چکے ہیں۔ ...

گورہ اور سکھ افواج کی سرحد کو روانگی

سرحد میں جلسوں کے انعقاد کی اجازت؟

پشاور ۲۴ جنوری۔ یہاں غیر سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ انتخابات کے سلسلہ میں جلسوں کے انعقاد کے متعلق بہتر فضا پیدا کرنے کے لئے ... دفعہ ۱۴۴ ہٹالی جائے گی۔ ...

دہلی کے ایک ہوٹل پر پولیس کا چھاپہ

تین بنگالیوں کی گرفتاری

دہلی ۲۳ جنوری۔ آج شام کو پولیس کے ایک دستہ نے مغل ہوٹل چاندنی چوک پر چھاپہ مارا۔ تین بنگالیوں کی تلاشی لی گئی۔ ... پولیس نے تینوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

صوبہ سرحد کی اصلاحات اور وائسرائے

افتتاح کے انتظامات

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ صوبہ سرحد میں جلد سے جلد اصلاحات کا نفاذ کر دیا جائے گا اور اس کا افتتاح ہز ایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن کے ہاتھوں عمل میں آئے گا۔ ...

حضرت ملا رموزی کی آمد

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں قیام

دہلی ۲۴ جنوری۔ کل صبح کی گاڑی سے ہندوستان کے مشہور ادیب، ظرافت نگار اور گلابی اردو کے "خلاق" جناب ملا رموزی صاحب بھوپال سے دہلی وارد ہوئے ہیں۔ ...

سونے کا فروخت کرنا بند کر دو

ہندوستانی سوداگروں اور بینکروں سے اپیل

بمبئی ۲۳ جنوری۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے ایک بیان دیا ہے جس میں ہندوستانی سوداگروں، بینکوں اور باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس دھوکہ میں اپنا سونا فروخت نہ کریں۔ ...

صوبہ سرحد کو گورنر کا صوبہ بنایا جائے گا

گزٹ کی اشاعت غیر معمولی میں سرکاری اعلان

دہلی ۲۵ جنوری۔ صوبہ سرحد میں اصلاحات کے متعلق وائسرائے ہند کے اعلان کے ساتھ ساتھ گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں صوبہ سرحد کو گورنر کا صوبہ بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ...

سرکاری ٹکسال اور انگریزی بینکوں پر پکٹنگ

سونے کی برآمد کو روکنے کی سعی

بمبئی ۲۴ جنوری۔ سرکاری ٹکسال پر کل بھی پکٹنگ لگا گیا۔ ... کل کانگریسی رضاکاروں نے چارٹرڈ بینک، نیشنل بینک اور ایسٹرن بینک پر پکٹنگ شروع کر دیا ہے۔ ...

شہریار دکن کا دہلی میں ورود مسعود

۱۲ فروری کو تشریف آوری

حیدر آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اعلیٰ حضرت شہریار دکن کا ۱۲ فروری کو دہلی میں نزول اجلال ہوگا۔ ...

مسٹر امیر الدین کی علالت

مسٹر امیر الدین قدوائی بسبب ناسازی صحت مسلم یونیورسٹی سیلیکٹ وفاقی بیرون نہیں جا سکے ...

مقدمہ سازش لاہور کے دو ملزم بری کر دیئے گئے

لاہور ۲۳ جنوری۔ ... مقدمہ سازش کی سماعت کے دوران ...

برمی باغیوں کو پھانسی اور کالا پانی

رنگون ۲۳ جنوری۔ ... ایک مقدمہ بغاوت کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ ...

الہ آباد میں مقدمہ سازش کے ایک مفرور ملزم کی گرفتاری

مسٹر یشپال اور پولیس نے ایک دوسرے پر فائر کئے

ملزم کے ہمراہ ایک آئرش لیڈی بھی گرفتار کر لی گئیں

الہ آباد ۲۳ جنوری۔ پولیس نے کل ایک انقلابی کے مکان پر چھاپہ مارا اور ایک ۲۵ سالہ نوجوان کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص یشپال ہے جو مقدمہ سازش دہلی کا مفرور ملزم ہے۔ ...

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کھلنا کے ڈبہ پر بم

سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس چاٹگاؤں کی ہلاکت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پورنیہ کو کیسے گولی لگی

کلکتہ ۲۳ جنوری۔ ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر بم پھینکنے کی مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ...

پارلیمنٹ کے ارکان میں شدید اختلاف

ٹیکس کے مسئلہ نے نازک صورت اختیار کر لی

وزیر اعظم پر سخت نکتہ چینی

لندن ۲۳ جنوری۔ ...

ضلع بدایوں میں مجمع پر پولیس کا فائر

تین آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے

مسلمان کانگریس کی مخالفت نہ کریں

مجلس احرار اسلام پنجاب کے سکرٹری کا اعلان

لاہور ۲۳ جنوری۔ ...

لکھنؤ پولیس میں ایک خاتون کی بھرتی

اس کے فرائض میں کانگریسی عورتوں کی گرفتاری ہے

کارپوریشن کیلئے ہندوستانی سامان استعمال کیا جائے

میئر کلکتہ کو کانگریسی تحریکوں میں حصہ لینے کی ممانعت

گورنر پنجاب پر حملہ کا مقدمہ

عدالت عالیہ نے فیصلہ محفوظ رکھا

جیل میں گاندھی جی کے مشاغل

چہل قدمی اور مطالعہ اخبارات

صوبجات متحدہ میں سیاسی قیدیوں کی تعداد

کتنے ہلاک اور زخمی ہوئے؟

اسمبلی کے ایک سابق رکن کی گرفتاری

لاہور ۲۳ جنوری۔ ...

تصفیہ ہو گیا

مصطفیٰ کمال پاشا کی ایک اور "اصلاح"

عربی کے بجائے ترکی زبان میں نماز ادا کی جائیگی

حجاج کیلئے حکومت حجاز کا اعلان

بغداد اور مدینہ کے درمیان سڑک کی تعمیر

بمبئی کانگریس کا چالیس ہزار روپیہ ضبط

گورنر جنرل باجلاس کونسل کا حکم

بمبئی میل کو تباہ کرنے کے لئے پٹڑی توڑ دی گئی

امریکہ میں کوہ آتش فشاں کی تباہ کاریاں

تین قصبے بالکل برباد ہو گئے

چین اور جاپان جنگ کے لئے بالکل تیار ہیں

چینی اخبار کے ایک ایڈیٹر کی گرفتاری

انگلستان نے فرانس اور امریکہ کا کتنا قرضہ ادا کیا

اس ہفتہ ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ کا سونا باہر گیا

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس کا التوا

جنگ کیلئے جرمن کی زبردست تیاریاں

چینی ڈاکوؤں کے ہاتھوں لاکھوں انسانوں کا قتل

تین لاکھ دس ہزار مکانات آگ کی نذر

حجاج کے لئے معلم کی ضرورت

مدرسہ اسلامیہ چوموں کے تازہ حالات

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

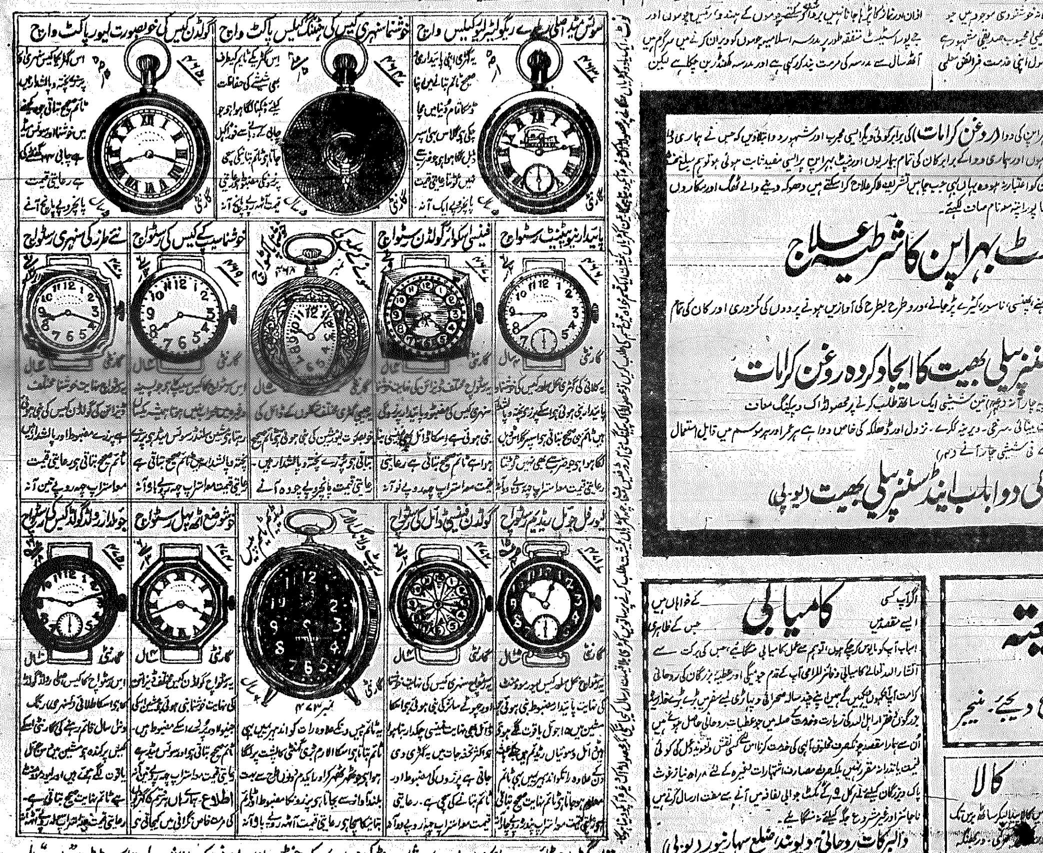

تمام گھڑیاں و ٹائم پیس ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ کلاک مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۔ دہلی

پیٹنٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز بسلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

کان کی دوا بلب اینڈ سنز بسلی بھیت (یو۔پی)

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

کامیابی

دار البرکات روحانی دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

بال جڑ سے کالا

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

سگنل ڈاون ہو گیا

جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

نو ایجاد مشین سویاں

ملنے کا پتہ: ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

ملنے کا پتہ عبد الوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

امتحان مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر پنجاب

رمضان شریف میں اہل کشمیر کیلئے دعا

غازی امان اللہ خاں کیلئے وظیفہ کا مطالبہ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت بچے بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG: CO: INDIA
POST BOX 88 KARACHI

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

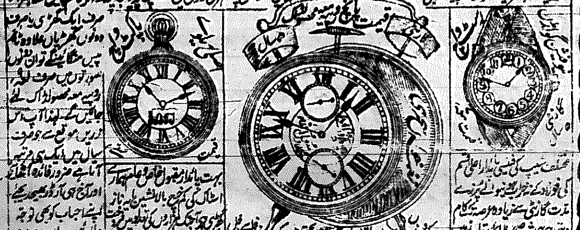

ملنے کا پتہ: دی نصیر واچ کمپنی

رمضان المبارک میں سحری کے وقت جگانے والا ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس

ملنے کا پتہ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

محبوب عاشق کے قدموں میں

طحال یا تلی کی مرض کے واسطے بہترین ادویہ

استعمال کرنیوالوں کی رائیں

تلی

جسم انسانی کے اندر بائیں پسلی کے نیچے ایک نہایت ضروری عضو ہے۔

ادویات

دوائی طحال

امرت دھارا ۔ لاہور

صرف چند روز کیلئے

فینسی رسٹ واچ مفت

ایشیاٹک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔پی)

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

مدیر مسئول: بلال احمد بیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم دوشنبہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق یکم فروری ۱۹۳۲ء | نمبر ۹

معاصرین کے افکار و آراء

انقلاب کی بدحواسی (مدینہ)

لکھنؤ کانفرنس (ملت)

نامنہاد وفد سرحد سے خطاب

سرحد کے نامنہاد وفد کے متعلق معاصر تاج نے ایک منظوم خیال مندرجہ ذیل دو شعروں میں ظاہر فرمایا ہے:۔

پکھ ہنسیں سرگوشیاں کچھ جمع نذرانا ہوا
چار دن میں ختم سب سرحد کا افسانہ ہوا
آپکی سیر و سیاحت معجزے سے کم نہیں
واہ کیا جانا ہوا، واللہ کیا آنا ہوا!

لکھنؤ میں مسلم زعماء کا اجتماع (ملت)

ذکر الٰہی اور اذکار مخصوصہ

روحانی دنیا کے پیشوائے اعظم کے ارشادات گرامی

"ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

حلفیہ بیان اور سابق مشیر مال ضرغام اللہ خاں کا دعا
منیجر دواخانہ امین الغر با محلہ شاہ نظر راولپنڈی

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا
کہاں ہیں لوگ جو دمہ کے مرض سے مایوس ہو کر کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے ہم خدا کے فضل پر بھروسہ رکھکر کہتے ہیں کہ
خدا چاہے تو
پندرہ یوم میں دمہ جاتا رہے گا
یہ محض اس لئے
کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں، پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔
ملنے کا پتہ: صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم
منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

اگر صحت پیاری ہے
ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اگر بچوں کی تعلیم کے لئے
ایم۔ ایچ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ
علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

خصوصیت

صرف رمضان المبارک کے لئے
پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۱۲ کم کر دئے جائیں گے

رمضان شریف میں
گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کر دینے والا
قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایسے عربی کے خوشنویس سے کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت لگی ہوئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کیساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کعبۂ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

شوال تک خاص رعایت
پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ کی کمی کر دی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

صوبہ سرحد کی اصلاحات

ایک غیر مفید اور مضرت رساں اسکیم کا نفاذ

دو عملی کی مخالفت

حکومت ہند کی رائے

گذشتہ تجربات

حضرت ناظم الجمعیۃ کی گرفتاری

نکات و لطائف

مسٹر باول کا خط

سرکاری مہمان

بے نقاب ہوگئے

مسجد ابو بکر کی تعمیر کی اجازت

اسمبلی میں نام نہاد سرحدی وفد کے متعلق سوالات

کیا حکومت خط کی نقل میز پر رکھے گی؟

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کو اجازت کیوں نہیں دی گئی؟

۲۔ کیا حکومت اس خط کی نقل کو جو دفتر خارجہ سے لکھا ہے میز پر رکھے گی؟

ایک ناکارہ اور بے عمل جماعت

پٹھانوں کو سیاسی درس دینے کی تمنا

(معاصر مدینہ کی زبردست تنقید)

ایران یا اجازت؟

معاصر انصاف کا ایک معقول سوال

سرکاری حیثیت کے متعلق آخری فیصلہ

مسلم کانفرنس کے ارکان کی غیر ذمہ دارانہ حرکات

(مولانا شفیع داؤدی سے معاصر مدینہ کے سوالات)

مولوی شفیع داؤدی اور ان کے رفیق کار

حکام کی مرضی اور منشاء کے تابع ہیں

(ضلع جھنگ کے اسلامی اخبار حقیقت کا بیان)

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مصر میں عیسائی عدالتوں کا قیام

شرعی عدالتوں کے خلاف عیسائیوں کی کوشش

ٹرکی اور حجاز کے لئے خطرہ

شرق اردن پر استعماری ڈورے

چینی ترکستان کے مسلمانوں کے حالات

عدالتوں میں شرعی قوانین کا نفاذ

مؤتمر اسلامی پر ایک یہودی اخبار کا تبصرہ

اعراب اور یہود میں اتفاق کی کوشش

مصری مسلم خواتین اور طلاق

جاپانی مسلمانوں میں زبردست بیداری

عالم اسلامی سے تعلقات پیدا کرنے کا ارادہ

انجمن وحدت اسلامیہ کے اغراض و مقاصد

امسال کے حج میں حجاج کی قلت

چینی اور جاپانی حجاج کے آنے کی توقع

دہلی میں یوم سرحد

شہر میں جلوس کا گشت اور ایک سو گیارہ اشخاص کی گرفتاری

دہلی ۲۶ جنوری کل شہر دہلی میں کانگریس کی طرف سے یوم سرحد منایا گیا اور ایک زبردست جلوس مرتب کیا گیا جس میں کئی درجن سرخپوش اور متعدد اشخاص قومی جھنڈے اور اسلامی پرچم لئے ہوئے تھے جلوس کے ہمراہ لوگوں کا زبردست ہجوم تھا جو قومی نعرے لگاتا ہوا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا ہوا مختلف بازاروں میں سے گذرا ۔ گھنٹہ گھر کے پیچھے پولیس کا زبردست انتظام تھا ۔ پولیس پولادوں کے ساتھ کافی تعداد میں موجود تھی ۔ گھوڑے سوار بھی گشت لگا رہے تھے ۔ جس وقت جلوس گھنٹہ گھر سے گذرا تو پولیس نے ان پانچ رضاکاروں کو قومی علم کے ساتھ گرفتار کر لیا ۔ باقی جلوس ، فوارہ کی طرف روانہ ہو گیا تیسری مرتبہ جلوس پھر گھنٹہ گھر کی طرف آیا ...

...

دہلی میں پولیس اور کانگریسیوں کے مشاغل

ایک دن میں ایک سو دس آدمی گرفتار

خلاف قانون جلسے اور جلوسوں کے مظاہرے

دہلی ۲۸ جنوری کل جس طرح یوم آزادی منایا گیا وہ حیرت انگیز تھا کسی کو گمان بھی نہ تھا کہ دہلی میں ایک دن میں ایک سو دس آدمی گرفتار ہو جائیں گے لیکن کل سہ پہر میں جس طریقے پر گھنٹہ گھر کے سامنے مختلف گلیوں اور محلوں سے یک وقت اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے کانگریس کے رضاکاروں کے جتھے اپنی جھنڈیاں لیکر نکلے ہیں ، ان کی وجہ سے شہر میں خصوصاً چاندنی چوک کے حصہ میں بڑی ہلچل مچ گئی اور لوگوں کا کثیر مجمع اکٹھا ہو گیا ۔ پولیس نے بھی اس مجمع کو منتشر کرنے اور کانگریسیوں کو "یوم آزادی" منانے سے روکنے کی انتہائی کوشش کی اور اپنی پوری قوت کے ساتھ سامنے موجود رہی ۔

گذشتہ شب میں بھی پولیس غافل نہیں رہی اور "یوم آزادی" کے اہتمام کو مسدود کرنے کے سلسلہ میں سترہ آدمیوں کو گرفتار کر چکی تھی ۔ ...

دار الحکومت

حکومت کی موجودہ پالیسی

اسمبلی میں پیش ہونیوالی قرارداد

دہلی ۲۹ جنوری ۔ اسمبلی کے غیر سرکاری ممبران کا ایک جلسہ آج شام کے وقت منعقد ہوگا جس میں اس تجویز کا آخری مسودہ مرتب کیا جائے گا جو پیر کو اسمبلی میں بحث کے لئے پیش کی جائے گی ۔

ایک تجویز کے مسودہ میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس نومبر ختم ہونے کے بعد ہی حکومت نے آرڈیننس جاری کئے ۔ اس تجویز میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اسمبلی میں ان آرڈیننسوں کے بجائے ایسے ہنگامی قوانین کے مسودہ پیش کرے جو اس کے خیال میں وقت ضروری ہیں ۔ ...

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری

نماز تراویح کے دوران میں پولیس کی آمد

جامع مسجد میں جلسہ عام اور احتجاجی مظاہرے

دہلی ۲۸ جنوری ۔ گذشتہ شب تقریباً ساڑھے دس بجے حضرت مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کو مدوح کے دولت خانہ پر زیر دفعہ ... گرفتار کر لیا گیا ۔

جس وقت سب انسپکٹر صاحب علاقہ حضرت مولانا کے مکان پر پہنچے تو آپ تراویح پڑھ رہے تھے اور مقتدیوں کی ایک جماعت قرآن کریم سن رہی تھی ختم قرآن میں تقریباً ایک پارہ باقی رہ گیا تھا حضرت مولانا نے سلام پھیر کر دیکھا کہ اکرام الحق سب انسپکٹر علاقہ اور ان کے ساتھ ایک دوسرے سب انسپکٹر بیٹھے ہوئے ہیں ۔

حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کو فوراً اطلاع کرائی گئی اور ممدوح بھی تشریف لے آئے اکرام الحق صاحب نے حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا سے فرمایا کہ میں وارنٹ لے کر آیا ہوں اور یہ نہیں چاہتا کہ کوئی مظاہرہ کیا جائے حضرت مولانا نے فوراً جواب دیا کہ میں خود کسی مظاہرے کو پسند نہیں کرتا اور بغیر کسی توقف کے آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں ۔ چنانچہ حضرت مولانا ، حضرت مفتی صاحب اور مولوی محمد سعید (صاحبزادہ مولانائے ممدوح) تھانہ کو روانہ ہو گئے ، اور جو لوگ موجود تھے اُن کو بھی ہدایت کر دی کہ وہ کوئی اعلان نہ کریں ۔

علاقہ کے تھانہ سے حضرت ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند کو جیل پہنچا دیا گیا اور آپ کا بستر اور دیگر سامان بعد میں مکان سے بھیجا گیا ۔ جب حضرت مفتی صاحب تقریباً گیارہ بجے تھانہ سے واپس تشریف لائے تو ایڈیٹر الجمعیۃ اور دیگر حضرات سے ملاقات ہوئی ۔

معلوم ہوا ہے کہ وارنٹ دفعہ ... کے ماتحت تھا اور مسٹر الیسر کی عدالت سے جاری کیا گیا تھا ... جس وقت حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری عمل میں آ رہی تھی پولیس کی ایک گارد حضرت مولانا کے مکان سے کسی قدر فاصلہ پر راجوں والی گلی میں موجود تھی ۔ اور اس کی پوری کوشش کی جا رہی تھی کہ گرفتاری کو نہایت خاموشی کے ساتھ عمل میں لایا جائے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے ۔

قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ حضرت مولانا لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کے بعد کل ہی دوپہر تشریف لائے تھے ۔

دہلی ۲۸ جنوری ، کل مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری پر تمام شہر میں ہندو مسلمانوں کی طرف سے متفقہ احتجاج کیا گیا ۔ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے بذریعہ پوسٹر ہڑتال کا اعلان کیا گیا چنانچہ کل دہلی کے بڑے بڑے بازاروں میں ہندو مسلمانوں کی دکانیں بند رہیں ۔ ... حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی صدارت میں مسلمانان دہلی کا ایک زبردست اور عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ... حضرت مفتی صاحب نے اپنی مبسوط تقریر میں بتایا کہ حکومت نے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کو کیوں گرفتار کیا ہے اور اس گرفتاری سے اس کا منشا کیا ہے ۔ آپ کے بعد مولانا حسرت موہانی نے بھی تقریر فرمائی ۔ جلسہ میں ایک تجویز منظور کی گئی جس میں مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری پر احتجاج کیا گیا اور حکومت کے اس رویہ کی مذمت کی گئی ۔ ... جلسہ ختم ہونے کے بعد جامع مسجد کے نیچے ایک جلوس مرتب کیا گیا جس نے شہر میں گشت لگایا ۔

مولانا احمد سعید صاحب کا مقدمہ

۲۸ جنوری کو شام کے چار بجے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مقدمہ مسٹر الیسر کی عدالت میں پیش ہوا ... مقدمہ کی آئندہ پیشی کے لئے چار فروری مقرر ہوئی ہے ۔

سر تیج بہادر سپرو اور جیکر کی وائسرائے سے ملاقات

جبر و استبداد کی پالیسی پر تبادلہ خیال

...

جموں میں نہر جہلم تک شورش پھیل گئی

افواج کو روانہ کرنے کے لئے حکومت ہند کا فیصلہ

...

گورنر پنجاب پر حملہ کے مقدمہ کا فیصلہ

عدالت عالیہ نے تینوں ملزموں کو بری کر دیا

...

بمبئی میں یوم سرحد کس طرح منایا گیا

پولیس نے مجمع پر تین مرتبہ فائر کئے

...

سرحد پر بموں کے بجائے گڑیوں کی بارش

سرخ قمیصوں کے بدلے میں کھلونوں کی پیشکش

...

بمبئی میں برطانی کیبٹیوں کے ارکان کا ورود

بندرگاہ پر سیاہ جھنڈیوں سے استقبال

لارڈ لوتھین کو کامیابی کی توقع

...

گھنٹہ گھر پر ڈکٹیٹر کانگریس کی تقریر

...

پچاس آدمی رہا کر دئے گئے

...

عراق میں انتدابی حکومت کا خاتمہ

...

دہلی جیل میں مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری

یکم فروری کو مقدمہ کی سماعت ہوگی

...

طبیہ کالج میں اجمل ڈے

...

نکات و لطائف

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

...

لکھنؤ کانفرنس کی تجاویز پر عمل کرانے کے لئے

ایک مستقل کمیٹی کا قیام

حضرت مولانا قطب الدین عبد الوالی کا اعلان

...

تین مقامات پر گولیاں چلائی گئیں

مسلح پولیس اور ہجوم کا مقابلہ

سیرسا ضلع الہ آباد میں دیہاتیوں کی طرف سے تشدد کا استعمال

...

بمبئی میں دو مرتبہ فائر کئے گئے

...

موتی ہاری (بہار) میں دو آدمی ہلاک اور متعدد مجروح

...

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی

آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی کا بیان

...

آسٹریا کا کابینہ مستعفی ہو گیا

...

مولوی شفیع داؤدی اور ان کے رفیق کار

(بسلسلہ صفحہ ... کالم ...)

...

ایک ہفتہ کی ہڑتال منانے کا فیصلہ

بمبئی میں گول میز کیٹیوں کے برطانی ارکان کا استقبال

...

جموں میں ہولناک فسادات کی خبریں

دیہات کا محاصرہ اور آتشزدگی کے واقعات

ایک اور جدید آرڈیننس کا نفاذ

...

بنگال میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر دوسرے قتل کا مقدمہ

دو کم سن لڑکیوں کو بعبور دریائے شور کی سزا

...

ضلع سرحد کی سیاسی صورت حالات

چیف کمشنر کا سرکاری بیان

...

فوج نے گولیاں چلائیں

دو ہلاک ایک مجروح

...

یوم سرحد منانے کا فیصلہ

مجلس احرار اسلام کے صدر کا اعلان

...

پنڈت موتی لال نہرو کی دو صاحبزادیاں گرفتار کر لی گئیں

آرڈیننسوں کی خلاف ورزی کا الزام

...

ٹرین پٹری سے اتر گئی

کسی شخص نے پٹری کا ایک حصہ اکھیڑ دیا تھا

...

کانپور میں ہڑتال کرنے والوں کی گرفتاری

متعدد اشخاص کو سزائیں

...

چین اور جاپان میں جنگ

حکومت جاپان نے جنگی جہاز روانہ کر دئے

...

مولوی شمس الہدیٰ اور مولوی ولی الحق کی گرفتاری

...

الجمعیۃ کی اشاعت میں روز افزوں اضافہ

معاونین الجمعیۃ کی ہمدردی کا شکریہ

بقیہ معاونین کے اسمائے گرامی

...

مولوی ... المشتہر ... مینیجر الجمعیۃ دہلی

...

سہارنپور میں یوم میرپور
جامع مسجد میں دس ہزار مسلمان کا اجتماع

سہارنپور ۲۳ جنوری ۳۲ء کی سوغرب میرپور کی یاد اور اظہار ہمدردی کے لئے میرپور ڈے منانے کی تیاریاں ہورہی تھیں۔ بازاروں میں جگہ جگہ اعلانات آویزاں کردئے گئے تھے اور مجلس احرار کے رضاکاران نے جلسہ کا اعلان کردیا تھا۔ چنانچہ کل بعد نماز جمعہ مجلس احرار اسلام سہارنپور کے زیر اہتمام ایک زبردست جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی محمود حسن صاحب منعقد ہوا۔ تمام مسجد حاضرین سے بھری ہوئی تھی اور مسجد کے در کنگروں پر اسلامی علم لہرا رہے تھے۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد مولانا مولوی راشد حسن صاحب دیوبندی نے ایک پرجوش تقریر میں کشمیر کے چشم دید حالات بیان فرمائے اور بتایا کہ مسلمانوں پر کس طرح حکومت کشمیر اور برطانیہ کی طرف سے مظالم ہورہے ہیں۔ آپ نے میرپور کے واقعات بیان فرماتے ہوئے برطانیہ پر مسلمانوں کے احسانات اور برطانیہ کی احسان فراموشی پر ولولہ انگیز تقریر کی۔

آپ کے بعد مسٹر شفیق عالم نے ایک جوشیلی نظم "کشمیر جاتے ہیں" کمال خوش الحانی کے ساتھ پڑھی جس نے ایک خاص جوش کیفیت طاری کردی۔ بعد ازاں خلیق صدیقی (ایڈیٹر شیر رنگون) نے نہایت مختصر الفاظ میں مظلومین میرپور اور ڈوگرہ حکومت کے مظالم پر روشنی ڈالتے ہوئے ذیل کی تجویز پیش کی جس کی تائید میں دوبارہ مولانا راشد حسن صاحب عثمانی نے ایک ہنگامہ خیز تقریر فرمائی اور تجویز بالاتفاق منظور ہوگئی۔ تجویز حسب ذیل ہے:۔

الف۔ مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان اجتماع مظلومین میرپور [illegible] اکراہ سے خلاف اپنے جذبات نفرت و حقارت اور غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جو فرزندان توحید کے مطالبہ حقوق۔ جذبات خود داری اور روح آزادی کو کچلنے کے لئے ڈوگرہ حکومت کی جانب سے روا رکھے جارہے [illegible]

سلطان ابن سعود اور حج
ایک غلط فہمی کا ازالہ

دہلی کے اخبار ملت مورخہ ۵ جنوری ۱۹۳۲ء میں حکومت حجاز کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے یہ نوٹ تمام تر غلط فہمی پر مبنی ہے اور اسکا امکان ہے کہ یہ غلط فہمی مسلمانوں میں بھی عام نہ ہوجائے اس لئے اس کی تردید ضروری ہے۔

سب سے پہلے ہم ناظرین کی توجہ حج کے مصارف کی تفصیل پر منعطف کرانا چاہتے ہیں جو رسالہ "حبۃ کا حج" میں پوری طرح مذکور ہیں اسے بغور ملاحظہ کیا جائے اور پھر فیصلہ کیا جائے کہ شریف حسین اور ترکی حکومت کے زمانہ میں اس کے مقابلہ میں کیا کمی تھی؟ آج جس طرح پانچ چھ سو روپے میں حج ہوتا ہے اس زمانہ میں بھی اتنے ہی میں ہوا کرتا تھا اس کے علاوہ جہاز راں کمپنیوں نے اپنا کرایہ ڈیڑھ دوسو سے کم کرنا پسند نہیں کیا۔ اس کرایہ کو کم کرنا ابن سعود کے بس کی بات نہیں۔ علاوہ اس کے پہلے حاجی [illegible] میں پیدل جایا کرتے تھے۔ کبھی کبھی تو یہ رقم آمد و رفت دونوں کے لئے کافی ہوتی تھی یقیناً اس صورت میں چار سو یا پانچ سو تک ایک حاجی بخوبی حج کر کے واپس آسکتا تھا۔ آپ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہوں گے کہ شریف حسین اور دیگر حکام کے زمانہ میں باوجود کافی رقم خرچ کرنے کے حاجی مدینہ منورہ تک نہیں پہنچ سکتے تھے اور جو کرایہ آج ہے اس کے صرف کرنے کے بعد راستہ میں ہفتوں یا مہینوں پڑے رہتے تھے قتل و غارت کا خطرہ الگ تھا وہیں سے مصارف علیحدہ ہوتے تھے مصارف کی تحدید طرفین کے واسطے کس حد تک مفید ہوسکتی ہے اور ایسی ضروری باتوں کو بھول جانا جو امن و امان سلطنت کے واسطے کہاں تک مناسب ہوسکتا ہے اسے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں [illegible] یہاں ریلوے، موٹر، مسافر خانوں وغیرہ کا مفقود ہے انتظام ہے۔ تاکہ موٹروں کی سرکاری طور پر تحدید ہے لیکن وہاں [illegible] انتظام کیا گیا تاکہ تنازعہ کے لئے کوئی موقع باقی نہ رہے اور حاجی پرامن طریقہ [illegible]

حاصل کی جائے گی اور انہیں کی منفعت میں صرف ہوگی۔ یہ معلوم ہے کہ حجاز کے پاک خطہ میں زراعت صناعت تجارت کا کوئی سلسلہ نہیں، اگلے حکام نے اس طرف کوئی توجہ کی تھی جس سے یہ ملک اقتصادی حالت میں بہتر ہوجاتا اور سوائے دن جوامع کے قتل و غارت کو اپنا نصب العین بنا تا وہ لوگ احکام سے بس اتنا کرتے تھے کہ سنیفرق خیرات و اوقاف کی تھوڑی بہت رقمیں لاکر بانٹ دیتے تھے جس سے یہ لوگ اپاہج اور بیکار ہوتے گئے اور محض بھیک کے ٹکڑوں کے سہارے زندگی گذارتے رہے اب یہ صورت ختم ہوگئی اب تعلیم کی سخت ضرورت ہے۔ صنعت و حرفت، زراعت اور دیگر اقتصادی امور ناگزیر ہیں ان کے واسطے نئی حکومت اور وہ بھی کوئی متمول قوم کی نہیں کہاں سے رقم صرف کرے گی۔ اس کا اندازہ آپ خود کیجئے اور انصاف سے بتلائیے کہ کیا اسی صورت میں مسلمانان عالم کا کوئی فرض نہیں کہ اسی حکومت کا ہاتھ بٹائیں اور خوشی سے حجاز کی اصلاح کے لئے معقول فنڈ جمع کر کے وہاں کی ضروریات کی طرف توجہ کریں۔ حجاز ریلوے جو وقف تھا وہ بھی اغیار کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ غرض آمدنی کا سلسلہ معدوم اور مصارف کی حالت و کثرت معلوم کر کے ایسی صورت میں کوئی دوسری سلطنت نہیں معلوم کس قدر ٹیکس لگاتی۔ یہ محض سلطان ابن سعود کی عنایت و رحمت ہے کہ نہایت مناسب مصارف معین کئے اور بقیہ مقدار اپنے ملک کے محصول سے لاکر یہاں صرف کرتے ہیں۔ پھر تعلیم اور صنعت و حرفت وغیرہ کی طرف بھی توجہ کر رہے ہیں زراعت اور وسائل آبرسانی کے سلسلہ پر بھی غور کیا جارہا ہے پہلی سلطنتیں باوجود مال و دولت کی فراوانی اور اوقاف کی کثرت کے ہرگز اس طرف متوجہ نہ ہوئیں۔ امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب "ملت" اور دوسرے معترضین کی ہمارے اس بیان سے تشفی ہوگئی ہوگی۔ مزید اطمینان و تسلی کے لئے ہر قسم کی ضروری معلومات [illegible]

ہم پہونچانے کے واسطے تیار ہوں۔

آپ کا خیرخواہ شیخ محمد بن حمد العری النجدی جامع مسجد ترد بلیماران دہلی

سیدراس مسعود صاحب کا دوبارہ انتخاب

بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۳۲ء کو مسلم یونیورسٹی کورٹ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا اس میں باتفاق رائے اور نہایت گرمجوشی کے ساتھ نواب مسعود جنگ بہادر ڈاکٹر سیدراس مسعود صاحب کا دوبارہ انتخاب مسلم یونیورسٹی کی وائس چانسلری کے لئے ہوا۔ کورٹ کا سیدراس مسعود صاحب کو منتخب کرنا گویا کورٹ کا تمام مسلمانان ہند کی رائے سے اتفاق کرنا ہے۔ کیونکہ اس وقت تک سیدراس مسعود صاحب نے اس درسگاہ کے لئے جو قربانیاں کر کے اس کی خدمت کی ہے اس سے ہندوستان کا ہر فرد بخوبی واقف ہے۔

اس عرصہ میں جو اصلاحیں اور ترقیاں یونیورسٹی میں انہوں نے کی ہیں وہ سب پر عیاں ہیں۔ کھوئے ہوئے وقار کا واپس لانا اور بگڑی ہوئی چیز کا درست کرنا نہایت مشکل اور دیر طلب ہوتا ہے۔ لیکن سیدراس مسعود صاحب نے نہ صرف یونیورسٹی کے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ قائم کردیا اور خرابیوں کی اصلاح کردی بلکہ یونیورسٹی کے بہت سے شعبوں کو حیرت انگیز ترقی پر پہنچا دیا۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مسجد کی تعمیر میں امداد کرو
فرزندان ملت اسلامی سے اپیل

عن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ ترجمہ: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے بنایا مسجد کو اللہ کے لئے بنائے گا اللہ مکان اس کے لئے جنت میں۔ و عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاھد المسجد فاشھدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر۔ ابوسعید خدری سے ہے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دیکھو تم کسی مرد کو بار بار خبر لیتا ہے مسجد کو پس گواہی دو اس کے لئے ساتھ ایمان کے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق آباد مسجدوں کو وہی شخص کرتا ہے جو ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے۔

یانا سرائے صالحہ ضلع ہزارہ کے مغربی کونے پر عہد اسلام کے وقت سے ایک قدیم مسجد ہے جو کہ بڑوالی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ دینی خدمات کے لحاظ سے بہت بڑی خصوصیت رکھتی ہے۔ بڑے بڑے علماء اسلام اس مسجد میں علوم دینی کی روشنی پھیلاتے رہے ہیں۔ اہل محلہ بھی بڑے نیک اور دیندار ہیں۔ چنانچہ اس مسجد میں نمازیوں کی تعداد اور عبادت کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ ایک دردناک حقیقت ہے کہ مسجد والے لوگ تمام کے تمام معمولی درجہ والے مزدور اور کاشت کار ہیں جن کی مالی حالت بہت ہی خراب رہتی ہے بڑی مشکل سے اعیال و اطفال کے لئے روزی پیدا کرتے ہیں۔ مسجد کی اندرونی [illegible] لیکن مرمت اور تعمیر کا [illegible] کی بات ہی نہیں ہے کیونکہ گاؤں کی آبادی کا بہت بڑا حصہ غیر مسلم لوگوں کا ہے علاوہ ازیں مسلمان غریب ہیں مسجد کی عمارت [illegible] بوسیدہ ہوچکی ہے اور قریب ہے کہ شہید ہوجائے۔ چھت اور دیواریں گرنے کا سخت اندیشہ ہے اس لئے عام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس کی تعمیر اور مرمت کے لئے اپنا مال دل کھول کر خرچ کریں۔

حاجی محمد عبدالعزیز خان صاحب رئیس علاقہ صالحہ نے مبلغ چار سو روپیہ کی رقم اس پاک مقصد کے لئے مخصوص کر کے اس نیک کام کی ابتداء کردی ہے۔ باقی مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ اس نیک کام کی طرف قدم بڑھائیں اور ثواب دارین حاصل کرنے کی سعی فرمائیں۔ جس صاحب کو مسجد کی تعمیر میں حصہ لینا ہو وہ خود مناسب سامان عمارت (اینٹ وغیرہ) خرید کر دے سکتے ہیں [illegible]

کامیابی

[illegible]

دارالبرکات روحانی، دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

بال کو بیٹوں [illegible] غائب
خواہشات اہل کرم دیکھتے ہیں!!!
[illegible] صالحہ ضلع ہزارہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو بے حرکت کردیتا ہے

جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے اس کے مقابل میں دنیا کے بڑے سے بڑے ہتھیار بالکل بیکار ہوجاتے ہیں

اس پستول کا جونہی گھوڑا دبایا جائے فوری ایک خاص قسم کا بجلی کا کرنٹ نکلکر ہر ایک جاندار دشمن کو قطعی اندھا کردیتا ہے یعنی سامنے والے جس قدر دشمن جان [illegible]

[illegible]

ہندوستان میں لائسنس نہیں ہے۔

ایجنٹ۔ اے ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۵۰۰ بمبئی

سگنل ڈون ہوگیا
جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا
ہزاروں کا بال کالا کردیا۔ یہ خضاب نہیں ہے خوشبودار تیل ہے۔ جوان۔ بڈھا

[illegible]

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہاری ٹیلر سٹور درڈھنگہ

بال جڑ سے کالا

[illegible]

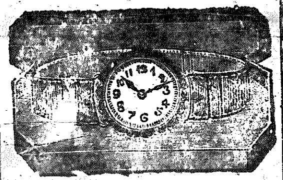

صرف چند روز کیلئے فینسی رسٹ واچ مفت

[illegible]

انڈیا بک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یوپی)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر

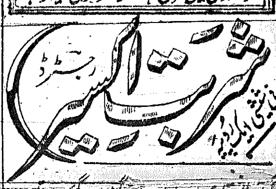

استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

[illegible]

سرٹیفکیٹ

[illegible]

ملنے کا پتہ۔ ایس اے ایس بی بخش اینڈ کمپنی کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ

دسہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ [illegible]

نوایجاد مشین سویاں
خلاف تحریر قیمت واپس

[illegible]

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

رعایت کا مبارک مہینہ
جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

[illegible]

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

[illegible]

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اگر صحت پیاری ہے
تو

[illegible]

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

[illegible]

عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

صحیح التنقید

[illegible]

نیاز مند منیجر اخبار العدل گوجرانوالہ (پنجاب)

اطلاعنامہ

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سہارنپور میں یوم میرٹھ

جامع مسجد میں دس ہزار مسلمانوں کا اجتماع

سلطان ابن سعود اور حج

ایک غلط فہمی کا ازالہ

سید راس مسعود صاحب کا دوبارہ انتخاب

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

شاندار موقعہ

تمام گھڑیاں و ٹائم پیس ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ کلاک مرچنٹس بازار چاندنی چوک دہلی۔ تار کا پتہ "واچ" دہلی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

عقائد الاسلام

عبد الوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

تنقیح التقلید

نیاز مند منیجر اخبار العدل گوجرانوالہ (پنجاب)

مسجد کی تعمیر میں امداد کرو

فرزندان ملت اسلامی سے اپیل

کامیابی

دوا خانہ برکات روحانی دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

اخبار الجمعیۃ

میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ایک جاندار کو بے حرکت کر دیتا ہے

ایجنٹ۔ اے۔ ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۔ بمبئی

سگنل ڈون ہو گیا

جلد بولو ورنہ خطرہ ہے

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

منیجر لنگا پرشاد گپتا بہار ٹیل اسٹورس دربھنگہ

بال جڑ سے کالا

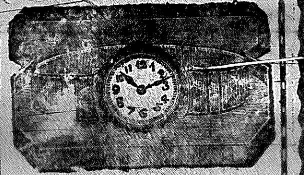

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

ایشیاٹک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یوپی)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر

ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کمپنی کوٹھی نمبر کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ

مشین سویاں

نوایجاد

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی ... کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات — ایک صفحہ (ایک بار) ... نصف صفحہ ... ایک کالم ... ½ کالم ... ¼ کالم

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے: سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... — ممالک غیر کے لئے: سالانہ ... ششماہی ... — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم جمعہ ۲۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ فروری سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۰

حلفیہ بیان و رسالہ مشیرالاطباء حکیم انعام اللہ خان

فی زمانہ جھوٹے مکار حکمت سے ناآشنا ... کے افتخار سے بیمار نامردی کے گلے پر چھری پھیرنے میں دریغ نہیں کرتے ... اصول قدیم اور جدید کی رو سے کسی ایک اکسیر کا نامردی جریان منی سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے صحیح ثابت ہونا قطعاً غلط اور سفید جھوٹ ہے ایک اکسیر چاہے دس ہزار کی قیمت سے بھی کیوں تیار نہ کیا ہو ایسے مایوس بیمار خاکسار کا تجویز نسخہ سوالات ہم سے مفت منگوا کر ... حکیم صاحب کے تیار کردہ اکسیر کے استعمال سے قدرت کا نظارہ ... ہر قسم اور ہر عمر میں گیا گزرا نامرد بھی ... جادو کا کام ... تجربہ شرط ہے

منیجر دواخانہ امین الغرباء محلہ شاہ نظر راولپنڈی

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا

کہاں ہیں وہ لوگ جو دمہ کے مرض سے مایوس ہو کر کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے ہم خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے کہتے ہیں کہ

خدا چاہے تو

پندرہ یوم میں دمہ جاتا رہیگا صدہا مریضوں پر تجربہ کر کے آپ کے سامنے پیش کیا ہے قیمت ایک شیشی آٹھ روز کی دوا ... اور مکمل پندرہ روز کی دوا ... محصول بذمہ خریدار۔

یہ محض اس لئے

کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں ... استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔

ملنے کا پتہ: صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم

[illegible]

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل ... دہلی

معاصرین کے افکار و آراء

لکھنؤ کانفرنس کی نہایت اہم تجویز (ملت)

[illegible]

صوبہ سرحدی میں اصلاحات (حقیقت)

[illegible]

فوجی اخراجات

[illegible]

مدیر انقلاب اور ناظم جمعیۃ علماء ہند

[illegible]

ملکی صنعت کے خلاف جہاد

[illegible]

مصنوعات ملکی کی ترویج کی سعی

[illegible]

مالی جہاد و ایثار کا بلندترین مقام

احادیث نبوی میں صدقات اور ایتاء زکوٰۃ کے فضائل

[illegible]

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء صلحاء، محدثین مفسرین۔ نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثہ میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابل قدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے حیدر آباد دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خان صاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے تبحر اور مقدس علماء نے اسے بہت پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا خود طلب فرمایئے اپنے عزیزوں کے لئے منگایئے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ... ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصول ڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کل رقم پر ... کم کر دیے جائیں گے۔

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کر دینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے ... سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے۔

نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت لگی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے، اوسط درجہ کی بینائی والا ہر موقع میں ہر عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کر کے انہیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں طالب علموں مسجدوں یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کر کے اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھر لیں۔

یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف ... بلا جلد علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کے ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ لیا جائیگا۔

ہدیہ مترجم قسم اعلیٰ کاغذ سفید چکنا ... صرف تین روپے قسم دوم ... دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنے اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا آخر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ... کی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

"مارالحم" حاصل الخاص "اور" مفرح عنبریں "اور" دیگر مقوی ادویہ سے اس سرمایہ نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ ہجری

صوبہ سرحد کی اصلاحات

ایک غیر مفید اور مضرت رساں اسکیم کا نفاذ

(۲)

مخصوص حالات اور مزید تجدید

صوبہ سرحد کا نفاذ

مجلس تقننہ کی حیثیت

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مولانا شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین کی رپورٹ کا حشر

نمائندگان سرحد کی جانب سے پر زور مذمت

خفت و ندامت کے باعث دونوں کے چہرے زرد پڑ گئے

(از نامہ نگار)

نمائندگان سرحد کا بیان

خفت و ندامت

قرار داد کی منظوری

تحقیقات کی رپورٹ

Report of Inquiry

مولانا حسرت کا اعتراض

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ

عید اور مسلمان

نام نہاد وفد پر اخبارات کے تبصرے

صوبہ بہار میں تحقیقات پر عدم اعتماد کا جلسہ

شفیع داؤدی کا دلچسپ بیان

صوبہ سرحد کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش

(معاصر مدینہ کا اظہار خیال)

نام نہاد سرحدی وفد سے اظہار بیزاری

مسلمانان چمپارن کا اعلان حق

(از نامہ نگار)

حکومت کے ہم نوا اور آلۂ کار

"آزاد تحقیقات" کے نام سے مسلمانوں کو دھوکہ

(معاصر اخبار امارت کا تبصرہ)

گورنمنٹ کی طرف سے مولانا شوکت علی کا استقبال

حکومت سے تعاون اور موالات کرنے کی ہدایت

"لندن کانفرنس کی ناکامی گاندھی جی کے سبب سے ہوئی"

حکومت سے تعاون کرنے کی ہدایت

سرحد کے دیہات پر گولہ باری کی دھمکی

جرگوں سے تاوان کا مطالبہ

لکھنؤ میں پولیس پر بم پھینکا گیا

۶ تھانیدار اور سپاہی مجروح

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

اسلامی ممالک میں مسیحی تبلیغ کے عجیب ڈھنگ

قاہرہ کے ایک "تبلیغی" ہوٹل پر مسلمانوں کا حملہ

مجاہدین طرابلس کے مشاغل

اطالوی فوج کو مار کر بھگا دیا

ترکوں کی عسکری قوت میں اضافہ

ترکی پر اشتراکیت کا الزام اور اس کا جواب

جاوا میں مدرسۃ الٰہیات

تعمیری لائحہ عمل کیلئے علماء کا اجتماع

جنوبی افریقہ میں ایک اسلامی یونیورسٹی

ایک عرب کی طرف سے نوے ہزار گنی کا عطیہ

دمشق میں گولی چلنے کے متعلق تفصیلات

اسلامیات پر ایک امریکن پروفیسر کا لیکچر

مسلمان زندہ رہینگے کیونکہ قرآن زندہ ہے

ٹیونس میں ایک عربی اخبار نویس کو سزا

ایوان استعمار کی استبدادیت

دار الحکومت اسپین میں ریفی وفد کا ورود

مسلمانوں کی طرف سے مطالبات پیش کر دیئے گئے

مجلس عاملہ کے اجلاس سے پہلے

مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد

بعد کی اطلاع

چند قابل غور امور

داؤدی رپورٹ کے متعلق

مولانا حسرت موہانی کا بیان

اسمبلی میں آرڈیننسوں کی حکومت کے خلاف قرارداد

مسترد کر دی گئی

موافقین

مخالفین

جاپانی جہازوں نے نانکن پر گولہ باری شروع کر دی

ڈیڑھ سو چینی گولی سے اڑا دیئے گئے

حق رائے دہی کی کمیٹی کا اجلاس

کمیٹی کا پروگرام

فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ضروری ہے

حق رائے دہی کی کمیٹی کا اعلان

دہلی میں متعدد خانہ تلاشیاں

ایک غلط خبر کی تردید

مولانا حسرت موہانی نے استعفا واپس نہیں لیا ہے

پیر حسام الدین کی سزایابی

اٹھارہ ماہ قید کی سزا دی گئی!

دہلی اسٹیشن پر گاندھی جی کے صاحبزادہ کی گرفتاری

نامہ نگار ملت کا بیان

دونوں میں سچا کون ہے؟

مولانا شفیع داؤدی کا قول

سر ہال کا قول

دفتر مجلس احرار اسلام پر پولیس کا چھاپہ

مظلوم کی عید کی ضبطی

(دستخط) محمد صادق سکرٹری مجلس احرار ہند

حکومت نے آرڈیننسوں کو ایوان کے سامنے کیوں پیش نہیں کیا؟

صوبہ سرحد میں حکومت کے وحشیانہ سلوک پر احتجاج

اسمبلی میں حکومت کی پالیسی پر مباحثہ

کشمیر میں نماز پڑھتے ہوئے مسلمانوں پر گولیوں کی بارش

پچاس مسلمانوں کی شہادت اور سینکڑوں مجروح

نعشیں جلا ڈالی گئیں اور دریا برد کر دی گئیں

مظالم پر پردہ ڈالنے کی کوشش

حکومت کشمیر کا اعلان

دہلی میں لارڈ لوتھین کی آمد

"کونسل ہال پر واپس جاؤ" لکھ دیا گیا

۲ کو پھانسی ۸ کو کالا پانی

اسمبلی میں غیر سرکاری تجاویز کیلئے قرعہ اندازی

سخت گیر پالیسی سے متنفر ہونے کا مشورہ

وائسرائے کے نام پنڈت مالویہ کا مکتوب

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کی سماعت

استغاثہ کے چھ گواہوں کے بیانات

"میرے اختیار سے باہر ہے کہ میں آپ کو نقل دے سکوں"

جیل میں ناظم جمعیۃ علماء ہند سے ملاقات

دہلی میں مختلف الخیال لیڈروں کی کانفرنس

ملک میں پرامن فضا پیدا کرنے کی سعی

حقوق رائے دہی اور وفاقی مالیات کی کمیٹیوں کا پہلا اجلاس

گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں نے کام شروع کر دیا

کمیٹیوں کے مصارف کس کو برداشت کرنے پڑیں گے

بمبئی میں مجمع پر دو مرتبہ گولی چلائی گئی

مجمع نے پولیس چوکی توڑ ڈالی

بادشاہی ہال نذر آتش سڑکوں کی روشنی گل

آرڈیننسوں کی موجودگی میں اسمبلی کو ملتوی کر دیا جائے

کونسل آف اسٹیٹ میں ایک بے اثر تحریک

اسمبلی ہال پر رضاکاروں کی پکٹنگ

نو رضاکاروں کی گرفتاری

دہلی میں زنانہ پولیس کی بھرتی

دس عیسائی عورتیں سپاہی بن گئیں

الہ آباد کے ایک گاؤں میں ہندو مسلم فساد

جانبین کے چھ افراد مجروح اور ۱۲ گرفتار

پنڈت موتی لال کی صاحبزادیوں کو قید

مسلمانانِ امرتسر کا عظیم الشان جلسہ

مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری پر مبارکباد

امرتسر ۲۹ جنوری آج نماز جمعہ کے بعد مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں مقامی مجلس احرار اسلام کی طرف سے "یوم بلغار" منانے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا محمد بہار الحق قاسمی ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام امرتسر منعقد ہوا۔ مسلمان ہزاروں کی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم و نعت شریف کے بعد بابو محمد صادق صاحب سوداگر پشمینہ نے مختصر تقریر کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو حافظ عبد الصمد صاحب کی تائید اور حاضرین کی اتفاق رائے سے منظور ہوا۔

مسلمانانِ امرتسر کا یہ عظیم الشان جلسہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور آپ کی مذہبی اور ملکی خدمات کا پرزور اعتراف کرتا ہے۔

جناب صدر کی تقریر

اس کے بعد مولانا بہار الحق قاسمی صدر جلسہ نے ایک گھنٹہ تک پرجوش تقریر فرمائی جس میں آپ نے تحریک احرار کی مختصر تاریخ بیان کی اور مجاہدین کی قربانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ گورنمنٹ نے کشمیر آرڈیننس دو ماہ کے لئے جاری کر کے یہ سمجھا تھا کہ اس عرصہ میں تحریک ختم ہو جائے گی۔ لیکن آخر اس کو اپنی غلط فہمی کا احساس ہوا اور مزید چار ماہ کے لئے آرڈیننس میں توسیع کر دی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ نے احرار کے جوش عمل کا اب بھی غلط اندازہ لگایا ہے۔ اگر وہ چار ماہ کی بجائے ایک سال کے لئے بھی آرڈیننس نافذ کر دے جب بھی خدا کے فضل و کرم سے یہ تحریک ختم نہیں ہو سکتی۔

آپ نے فرمایا کہ مجلس احرار کی پہلی ہی یلغار کے بعد حکومت کشمیر نے ہتھیار ڈال دئے تھے۔ انگریزوں کی مداخلت سے حکومت کشمیر کی ٹوہارس بند ہو گئی۔ مسلمان انگریز کی مداخلت کو ظالم کی حمایت قرار دے رہے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ صلح کے راستہ میں انگریز کا وجود حائل ہے اور کہ معاملہ کی طوالت کا انگریز ہی ذمہ دار ہے۔ انگریزی حکومت کا موجودہ طرز عمل مسلمانوں کو بہت بدگمان کر رہا ہے۔ وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ مسلمانوں کے تمام مقاصد کی تکمیل کے راستہ میں اس طرح انگریز حائل ہوتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہزاروں مسلمان بذریعہ خطوط مرکزی مجلس احرار سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ اپنے موجودہ پروگرام کی بجائے کوئی ایسا پروگرام قوم کے سامنے رکھے جس کی زد انگریزی حکومت کے مفاد پر براہ راست پڑے تاکہ حکومت بھی آرام سے نہ بیٹھ سکے آپ نے حاضرین سے دریافت کیا کہ اگر مجلس احرار نے مسلمانوں کے مطالبہ کو مجبوراً تسلیم کرتے ہوئے اس قسم کا کوئی پروگرام پیش کیا تو کیا آپ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں جس کے جواب میں تمام حاضرین نے "بیشک" اور "ضرور" کی آوازیں بلند کیں۔

آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ اب بھی عقل سے کام لے اور اپنے موجودہ مسلم آزار رویہ کو چھوڑ دے تو بہتر ہے۔ گورنمنٹ یہ نہ سمجھے کہ مسلمانوں کا کانگریس سے الگ رہ کر تحریک کشمیر میں مصروف رہنا اس کے مفاد کے واسطے بہتر ہے۔ اس پر واضح رہنا چاہئے کہ مسلمان اگرچہ موجودہ حالات میں کانگریس کے ساتھ نہیں مل سکتے لیکن وہ کانگریس سے الگ رہتے ہوئے بھی ایسا پرامن پروگرام اختیار کر سکتے ہیں جس سے گورنمنٹ کو تکلیف ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ آج کشمیر کے اندر زندگی پیدا ہو چکی ہے جو تسلی بخش ہے اس سے پنجاب کے مسلمان یہ نہ سمجھیں کہ بس اب ہمیں حرکت اور قربانی کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ کشمیری مسلمانوں کا آمادہ عمل ہونا اگرچہ کامیابی کے لئے ضروری ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم بھی فوراً تحریک کو تیز کر دیں۔ کیونکہ اگر ہم خاموش ہو گئے تو انگریز مہاراجہ کو تھپکی دیتے رہیں گے۔ اس لئے تحریک کو پورے جوش کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے تاکہ انگریز بھی آرام سے نہ بیٹھ سکے اور وہ صلح کے راستہ میں رکاوٹ بن کر کھڑا نہ ہو سکے۔

آپ نے میرپور کے مسلمانوں کی قربانیوں کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا۔ اور مسلمانوں کو عید کے دن کھدر پہننے کی ترغیب دلائی۔ حاضرین نے وعدہ کیا کہ ہم عید کے دن کھدر کے سوا کوئی کپڑا نہیں پہنیں گے۔ آخر میں آپ نے جمعہ آئندہ کو "یوم سرحد" منانے کا اعلان کیا اور دعا پر جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

دار العلوم ندوۃ العلماء

تمام ذی فہم مسلمان اس سے متفق ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی سب کی بڑی ضرورت یہ ہے کہ ایسے روشن خیال مصلحت شناس و دیندار علماء پیدا کئے جائیں جو زمانہ کی ضرورتوں کا لحاظ رکھ کر موجودہ دور تغیر میں مسلمانوں کی رہنمائی کر سکیں اپنے عمل و اخلاق سے ان کے لئے اچھا نمونہ بنیں۔ علوم جدیدہ سے واقف ہو کر مخالفین اسلام کے اعتراضات کی کمزوریاں ان پر ظاہر کر سکیں مذہب اسلام کے اعلیٰ تخیل اور دستور العمل کی برتری ان پر ثابت کر سکیں اسی کے ساتھ اتنے وسیع النظر اور بلند خیال ہوں کہ اس دور اختلاف و انشقاق میں مذہبی تعصب اور جماعت بندی سے اپنے آپ کو بلند رکھیں۔

ندوۃ العلماء نے اسی تخیل کو لیکر ایک درسگاہ دار العلوم کے نام سے قائم کی۔ نصاب تعلیم میں مشرقی مذہبی علوم و فنون کی مکمل تعلیم کے ساتھ عربی زبان کی تعلیم پر خصوصیت سے زور دیا کیونکہ ان علوم پر محققانہ نظر اور قرآن و حدیث میں تفکر و تدبر کی قوت اس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتی جب تک عربی زبان میں مادری زبان کے برابر کمال نہ پیدا کر لیا جائے اسی کے ساتھ تاریخ اسلام کی تکمیل لازم کی اور جدید علوم میں انگریزی فلسفہ اور اکنامکس کی تعلیم کا انتظام کیا۔ اساتذہ میں بہترین اساتذہ فراہم کئے چنانچہ ادب عربی کی تعلیم کے لئے عراق کے ایک مشہور عالم کو مقرر کیا ہے اساتذہ کے انتخاب میں اس کا خاص لحاظ رکھا کہ ایسے اساتذہ رکھے جائیں جو اخلاق و عمل میں سلف کا نمونہ ہوں تاکہ یہ طلباء اسلامی آب و ہوا میں نشو و نما پائیں اس تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایسی جماعت پیدا کی ہے جن میں سے بعض علمی تحقیق و تفتیش میں منہمک ہیں تو بعض زندگی کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دے رہے ہیں منتظمین دار العلوم اس نتیجہ پر قانع نہیں ہیں بلکہ برابر اس سے بہتر نتائج حاصل کرنے کی مساعی میں منہمک ہیں و السعی منا و الاتمام من اللہ۔

دار العلوم پر تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار صرف ہو رہا ہے۔ چالیس سے زائد طلباء کے قیام و طعام و لباس کی ندوۃ العلماء کفالت کرتا ہے اور ہندوستان سے باہر تک کے طلباء یہاں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ترکستان، روس، سماٹرا، انڈیپ، حجاز، عمان، نیپال کے طلباء آجکل مصروف تعلیم ہیں مگر یہ امر حد درجہ افسوسناک ہے کہ اس سے استفادہ کا دائرہ بہت تنگ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحب استطاعت لوگ اپنی اولاد کو صرف دنیاوی علوم پڑھانا چاہتے ہیں اور جن میں استطاعت نہیں وہ کوئی تعلیم نہیں دلا سکتے۔ یقیناً ہر مسلمان کی خواہش ہوگی کہ ایسا دینی مدرسہ قائم رہے اور کثرت سے مسلمان بچے اس میں داخل ہو کر مستفید ہوں اور آئندہ نسل کی رہنمائی کریں۔ یہ خواہش اسی وقت جامۂ عمل پہن سکتی ہے جب آپ مدد پر آمادہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں سمندر میں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر درود بھیجتی ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے یہ فضائل حاصل کریں اور آپ کو قیامت تک ان مقبولان اللہ کے بندوں کے اعمال کا ثواب ملتا رہے جنہیں آپ کی عالم اولاد کے ذریعہ سے نہایت ہوگی تو اپنی اولاد کو اس دار العلوم میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجئے۔ اگر بدقسمتی سے آپ نے کسی بچے کو دینی تعلیم نہیں دلائی ہے تو اس کا کفارہ اس طرح کیجئے کہ غریب مسلمان بچوں کو تعلیم دینے کے لئے کچھ ماہوار مقرر فرمائیے۔ یا اس تعلیم سے بھی اتنا ہی ثواب قیامت تک ملتا رہے گا۔ اور اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو زکوٰۃ نکالئے اور وہ روپیہ غریب مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے ندوۃ العلماء بھیجئے۔ ندوۃ العلماء نے دار الافتاء بھی قائم کیا ہے اگر آپ کو کسی امر میں مستند علمائے دین سے فتویٰ لینا ہو تو یہاں استفتاء بھیجئے اگر دار العلوم کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو ناظم ندوۃ العلماء سے خط و کتابت کیجئے۔

عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مقویات سرتاج عالم

آتشک نگرہ گولیاں قیمتی ہیں۔ ضعف معدہ ضعفی کمزوری اور منی کی خرابی کی جریاں۔ احتلام۔ سرعت انزال۔ رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں۔ ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت کا کام شاستر بالکل مفت ملاحظہ فرمائیں

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

گیارہ ماہ گذرنے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے پھر ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یہ بھلائیوں اور نیکیوں کا مہینہ ہے اس لئے ہم نے بھی یہی مہینہ اپنے خریداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے انتخاب کر رکھا ہے لہٰذا حسب معمول اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل گھڑیوں، ٹائم پیسوں کی قیمت میں بے حد رعایت کر دی گئی ہے اس رعایت سے ہر شخص خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جلد سے جلد فرمائش بھیجئے ورنہ یہ زرین موقعہ پھر ایک سال بعد آئے گا۔

منیجر

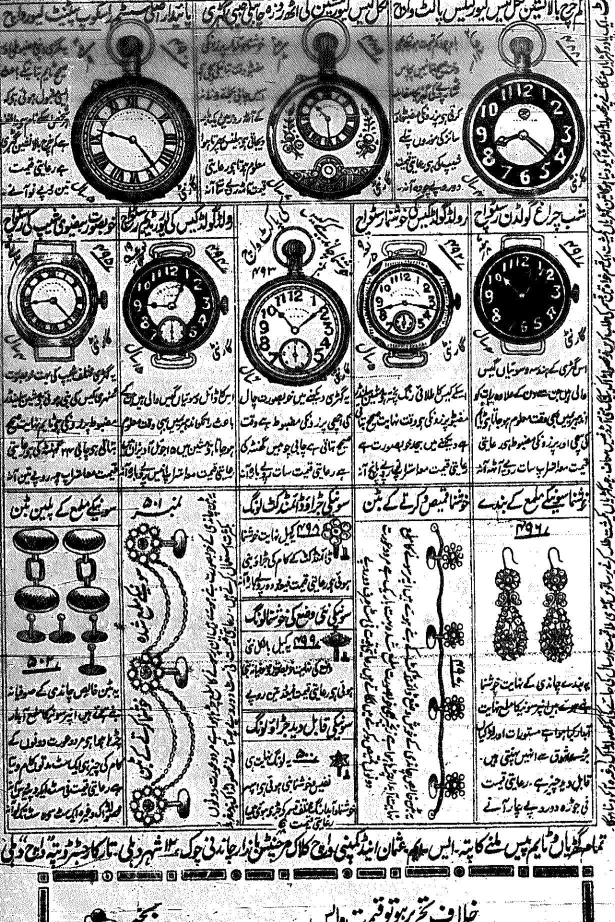

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ دوا بھیجے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی دوا روغن کرامات تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن ہے

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے

بہراپن

چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ ۱ؔ۴ؔ

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ اگر دوا کرتے کرتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان امراض سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس فی دوا صرف کوڑھ ۱ؔ۰ؔ پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال لکھی سمری دربھنگہ

حب مشتہی

معدہ کی بیماریوں کا آبحیات

مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار لاہور کی رائے

مولانا عبد المجید صاحب سالک ایڈیٹر انقلاب کی رائے

مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر مدینہ کی رائے

ملنے کا پتہ: حب مشتہی آفس جھنجھانہ ضلع مظفرنگر

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

نوایجاد مشین سویاں

قیمت فی مشین ۔۔۔ ملنے کا پتہ ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے علمی ذخائر میں اضافہ

علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت کا باعث ہوگی کہ ہماری مسلم یونیورسٹی کے قابل و ہر دلعزیز ٹرسٹی نواب محمد اسمٰعیل خان صاحب نے حال ہی میں یونیورسٹی لائبریری کو ایک گرانقدر عطیہ قلمی کتب کا مرحمت فرمایا ہے مولوی سبحان اللہ صاحب رئیس گورکھپور و نواب عبد السلام صاحب مرحوم کے بے مثل عطیہ جات کے بعد یہ دوسرا موقعہ ہے کہ ہماری لائبریری میں بیش بہا کتب کا اضافہ ہو رہا ہے نواب صاحب موصوف کی ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ کے نانا مرحوم نواب محمد اسحاق صاحب مرحوم کے احسانات جو مسلمانان ہند پر عموماً اور ایم۔ اے۔ او کالج پر خصوصاً وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں اس سے پبلک بخوبی آگاہ ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ نواب صاحب موصوف بھی اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور مسلم یونیورسٹی کی نافہ کو کیسی ہی بہترین معروف ہیں یہ کتب خانہ ممدوح کے جد بزرگوار نواب شیفتہ خان صاحب مرحوم معروف شاعر کا جمع کیا ہوا ہے۔ اور عربی فارسی قلمی کتب پر مشتمل ہے ان میں سے ۶۹ نوادر کتب ہیں ان میں سے بعض اپنی قدامت کی وجہ سے اور بعض خطاطی کی وجہ سے قابل قدر ہیں۔ پروفیسر محمد حبیب صاحب لائبریرین کی فرمائش پر ہماری یونیورسٹی کے طلبہ صاحب نہایت ہی عرقریزی و جانفشانی کے بعد ان کتابوں کی ایک فہرست مرتب کی ہے۔ جو یونیورسٹی لائبریری سے دو آنہ پر قیمتاً دستیاب ہو سکتی ہے۔

ہم صاحب موصوف کے اس ایثار کے بے حد معترف و ممنون ہیں۔

عابد احمد علی

بال جڑ سے کالا

خضاب ۔۔۔ بال کالا اسٹور ۔۔۔ لکھی سمری۔ دربھنگہ

خالص کیسٹر آئل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں سے نقصان ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MOFG: CO:
INDIA
POST BOX 88 KARACHI

صرف چند روز کے لئے

فینسی رسٹ واچ مفت

ملنے کا پتہ: ایشیاٹک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔پی)

شربت اکسیر

(رجسٹرڈ)

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بددل ہو گئے ہوں تو صرف ایک دفعہ شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشا دیکھئے

جریان

سرٹیفکیٹ

پتہ: ایس۔ بی۔ بخش اینڈ کمپنی کلکتہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کراماتی سرمہ

دار البرکات روحانی دیوبند ضلع سہارنپور

محبوب عاشق کے قدموں میں

دت مکردھوج بٹی

کرد مکردھوج چندر اودے وید کی ایک مشہور چیز ہے یہاں تک کہ ہندوستان بھر کے ڈاکٹروں کے افسر یعنی ڈاکٹر جنرل نے بھی اس کو کھایا۔ اور تعریف کی مگر یہ ایسی چیز ہے کہ جس کو چار روپیہ تولہ سے لیکر پانچ سو روپیہ تولہ تک بنایا جا سکتا ہے اور پھر سب کی شکل ایک ہوگی۔ کوئی پہچان نہیں ہے۔

دت مکردھوج بٹی ۱

دت مکردھوج بٹی ۲

دت مکردھوج بٹی ۳

دت مکردھوج بٹی ۴

دت مکردھوج بٹی ۵

دت معجون رسائن

پتہ: امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

سناٹوجن کے استعمال سے تھکی تکلیف کا ازالہ

SANATOGEN

ہر دوائی فروش سے دستیاب ہو سکتا ہے

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ
دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

عید مبارک

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (یکبار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم سہ شنبہ یکم شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۱

صدقات وخیرات کے فضائل اور عید الفطر کے مسائل

چند ضروری احکام کی تشریح

معاصرین کے افکار و آراء

صوبہ سرحد میں تشویشناک صورت حال

سر محمد یعقوب کا تار

واقعات صوبہ سرحد کی رپورٹ

حکومت اور جاپانی مذاکرات ہو رہی ہیں

ضروری گزارش

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جواب کے لئے پتہ کی ... ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

منیجر الجمعیۃ دہلی

"ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے - فہرست خصوصی مفت، منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

حاذق الملک ... سابق ... اعلیٰ

... نمونہ منگوا کر حکمت ... سے اس کو ... امراض ...

منیجر دواخانہ امین العزیز محلہ شاہ نظر راولپنڈی

عید کے روز کیلئے نادر تحفہ

دلہن بہار تیل

دلہن بہار تیل کے اوصاف

... قیمت صرف ایک روپیہ ... علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ
منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب

منصور پوری، مصنف رحمۃ للعالمین کی مندرجہ ذیل تازہ تصانیف رمضان شریف میں خاص رعایت سے ...

یہ رعایت صرف رمضان کے لئے ہے۔

المشتہر
منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

اگر صحت پیاری ہے!

تو
... فہرست ادویات ...

ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے

آپ کو ایسے قابل تجربہ کار ... استاد کی تلاش ہو ...

ایم ایچ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابل قدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سیف الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے اور نہایت پُرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اسکے متعلق سفارشیں کی ہیں رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہوسکتا خود طلب فرمایئے اپنے عزیزوں کے لئے منگا لیجئے اور دوستوں کو ہدیے کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عہ/ علاوہ محصول ڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

صرف رمضان المبارک کے لئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر عہ کم کردئے جائیں گے۔

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے

منور کردینے والا

قرآن شریف

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں طالب علموں مسجدوں یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرلیں۔ یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جن کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے۔ ھدیہ بغیر ترجمہ صرف عہ/ علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کا ۸/ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔

ھدیہ مترجم اعلیٰ کاغذ سفید حنا شدہ صرف تین روپے قسم دوم حنا شدہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کا ۸/ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کس قدر کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا

اخیر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲/ کی کمی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ
سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے — سالانہ — ششماہی
نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) — نصف صفحہ — ایک کالم — ½ کالم — ¼ کالم

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم سہ شنبہ یکم شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۱

معاصرین کے افکار و آراء

صوبہ سرحد میں تشویشناک صورت حالات (زمیندار)

صدقات و خیرات کے فضائل اور عید الفطر کے مسائل
چند ضروری احکام کی تشریح

واقعات صوبہ سرحد کی رپورٹ (ملت)

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے مولانا محمد شفیع صاحب داؤدی اور مولانا مظہر الدین صاحب کے سفر صوبہ سرحد کی رپورٹ کے متعلق جو کچھ فیصلہ کیا ہے افسوس ہے کہ کانفرنس کی طرف سے اب تک باضابطہ طور پر اس کی کوئی اطلاع ہمارے پاس نہیں آئی لیکن جہاں تک معلوم ہوا ہے کہ مجلس نے اس رپورٹ کو جیسا حضرات نے پیش کی تھی بوجوہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بہتر ہوتا اگر مجلس کی طرف سے اس انکار کے اسباب اور اس رپورٹ کی تحقیقی نوعیت سے بھی عام مسلمانوں کو مطلع کر دیا جاتا تاکہ وہ ان کے متعلق ... کہ مجلس نے اس رپورٹ کو منظور نہیں کیا اور مزید افسوس اس پر ہے کہ اس نے اس رپورٹ کو عام مسلمانوں کے سامنے پیش بھی نہیں ہونے دیا کہ وہ بھی اسے دیکھ کر کچھ اندازہ کرتے لیکن اس سلسلہ میں مجلس نے جو قرارداد منظور کی ہے وہ یقیناً ایسی ہے کہ اسے تمام مسلمانوں کی تائید حاصل ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت ہند اس قرارداد پر فوراً توجہ کرے گی اور اس کی سفارشات کو قبول کر کے مسلمانوں کو مطمئن کرے گی۔

حکومت اور رعایا میں نفاق ہو رہا ہے (اہلحدیث)

ضروری گزارش

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوتا ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

مادالحم خاص الخاص اور مفرح عنبریں اور ہماری مجرب مقوی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

اسمبلی میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر مباحثہ

صوبہ سرحد کے مطالبہ اور آرڈیننسوں کا تذکرہ

سرہری سنگھ گور کی تجویز کا سرکاری جواب

یکم اور ۲ فروری کو اسمبلی میں ملک کی موجودہ سیاسی حالت پر جو مباحثہ ہوا اس کی اجمالی کیفیت اور نتیجہ ہم گزشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ آج کی اشاعت میں اس مباحثہ کی تفصیلی رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔

اصل قرارداد

سرہری سنگھ گور نے سیاسی حالات کے متعلق جس تجویز کے پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا...

"دروغ گو را حافظہ نہ باشد"

"الامان" کی تردید خود "الامان" کی زبان سے

"رپورٹ" یا "زبانی بیان"۔ "آزاد تحقیقات" یا "پابند سیر و سیاحت"

موجودہ روش

مقالہ افتتاحیہ

صوبہ سرحد کے داؤدی وفد نے تحقیقات سرحد کے سلسلہ میں جس مداہنت سے کام لیا اور اپنے آپ کو حکومت کا آلۂ کار بنا کر جو نیم سرکاری رپورٹ مرتب کی اور اس رپورٹ کے ذریعہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کو جس فریب میں مبتلا کرنا چاہا اس کو پوری طرح منظر عام پر لانا ہم اپنا ایک اہم اسلامی فرض سمجھتے ہیں تاکہ آئندہ ان لوگوں پر قومی معاملات میں کوئی اعتماد نہ کیا جائے اور ذمہ داری کا کوئی کام ان کی سپرد کر کے مسلم مفاد کو خواہ مخواہ نقصان نہ پہنچایا جائے ہم نے اسی لئے گذشتہ اشاعت میں مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی تمام کیفیت ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دی تھی مگر الامان جس کے ایڈیٹر مولوی مظہر الدین ہیں یہ کوشش کر رہا ہے کہ ظاہر داری سے حقیقت پر پردہ ڈال دے۔ چنانچہ ہم آج کی اشاعت میں خود الامان کی تحریروں سے اس کی تردید کر رہے ہیں اور واقعات کو ایک فیصلہ کن طریق پر عامۃ المسلمین کے سامنے رکھ کر اپنا آخری فرض ادا کئے دیتے ہیں چونکہ یہ مضمون اپنی تفاصیل کے باعث کافی طویل ہو گیا ہے اس لئے اشاعت ہذا میں مقالہ افتتاحیہ کو ملتوی کیا جاتا ہے۔

مولانا شفیع داؤدی کا اخبار "اتحاد" کیا کہتا ہے

"رپورٹ" پیش کی گئی اور اس پر بحث ہوئی

مولانا شفیع داؤدی کا سہ روزہ اخبار اتحاد جو پٹنہ سے شائع ہوتا ہے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ جنوری میں لکھتا ہے۔

"مولانا محمد شفیع داؤدی اور مولانا مظہر الدین کی جو دیلی گیٹی معاملات سرحد کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی تھی اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی جس پر گرما گرم بحث ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ رپورٹ اور جو رپورٹ سرحدی وفد (یعنی نمائندگان سرحد مسٹر یوسفی، عبد الاکبر خان صاحب، عبد اللہ شاہ صاحب اور جعفر شاہ صاحب) نے پیش کی ہے دونوں میں زبردست اختلافات ہیں۔ مباحثہ رات تک ہوتا رہا اور قرینہ ہے کہ دوسرے دن صبح کو بھی جلسہ ہوگا۔"

دہلی کے اخبار "طاقت" کا بیان

دہلی کے دو اسلامی اخبارات ملت اور الجمعیۃ میں مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی جو مفصل رپورٹ شائع ہوئی تھی وہ ہمارے ناظرین کرام ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس اجلاس کے متعلق دہلی کے ایک تیسرے اسلامی اخبار طاقت کا حسب ذیل بیان درج کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ الامان کو کیسی ٹھوکر لگی ہے۔

"مجلس عاملہ مسلم کانفرنس کے اس جلسہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی جو حالات سرحدی تحقیقات کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس رپورٹ کو سن کر آزاد افغان جرگہ اور خلافت کمیٹی صوبہ سرحد کے نمائندے حیران رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو اراکین وفد کی کوئی شکایت نہیں کیونکہ ان کو نہ تو کسی ذمہ دار سرحدی سے ملنے کی اجازت دی گئی نہ کہیں ان کو جانے کا موقع دیا گیا۔ یہ چار روز کے لئے گئے تھے..."

...

نکات و لطائف

(از جناب ملا رموزی صاحب)

یادش بخیر وہ جناب "نگار فتحپوری" کی مضمون نگاری میں مذہب کے مقابل چند خاص تحریروں کے شائع ہو جانے سے خود مولانا "نگار فتحپوری" کے حق میں تو جو کچھ ہوا وہ ہوا لیکن اس سلسلے کی مضمون نگاری کیلئے مولانا عبد الماجد دریابادی ایڈیٹر جریدہ "سچ" لکھنؤ ایک ایسا کلیہ شاطر بن گئے ہیں جس کا یہ مطلب ہے کہ اب جس نے بھی اس سلسلے میں کچھ لکھا کہ مولانا عبد الماجد اس کے لئے فوراً ہی "تنبیہ الغافلین" کا کام دیں گے، بس عام اس سے کہ اب خدانخواستہ ملا رموزی بھی "منصف نیاز فتحپوری" تسلیم کرا دیا جائے وہ آج ایک ایسے "فتنہ شرعیہ" کا آغاز کرتا ہے کہ ملاحظہ کیجیے "روداد دیکھیے" پھر اس کمال دیدہ دلیری کو ملاحظہ فرمایئے کہ اس فتنہ کا آغاز بھی کرتا ہے تو "ملطان ہند" کے ترجمان "الجمعیۃ" ہی سے؟

دہلی میں یوم سرحد کے مظاہرے

جامع مسجد میں جلسہ، جلوس اور جلسۂ عام

پولیس کے زبردست انتظامات اور لاریوں کا گشت

کارروائی امن کیساتھ گذر گئی

جامع مسجد میں جلسہ اور جلوس

جمعۃ الوداع کی نماز کے بعد حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی زیر صدارت مجلس احرار کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اور تاریخی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حضرت علامہ موصوف نے سرحد کے حالات و واقعات پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی اور حکومت نے آرڈیننسوں کے پس پردہ غیور افغانوں پر جو مظالم برپا کر رکھے ہیں ان کو اچھی طرح بیان فرمایا۔ تقریر کے بعد یوم سرحد کا پروگرام سنایا گیا اور جلسہ ختم ہوا۔

جلسہ کے بعد جامع مسجد سے ایک شاندار جلوس مرتب کیا گیا جس میں تقریباً پچاس ہزار آدمی شریک ہوئے۔ جلوس کے آگے سرخ رنگ کا احراری پرچم لہرا رہا تھا اس کے پیچھے ایک درجن کے قریب سیاہ جھنڈے تھے۔ اس کے بعد تقریباً سرخپوشوں کا جتھہ تھا جو زیادہ تر سرحدی پٹھانوں پر مشتمل تھا۔ ...

دہلی میں رضاکاروں کے تین جتھے گرفتار

غیر ملکی کپڑوں پر پکٹنگ

دہلی ۱۶ فروری۔ کل شام کے وقت کٹڑہ چوہان واقع چاندنی چوک میں جو کہ بدیشی کپڑے کی ایک بڑی منڈی ہے۔ والنٹیروں نے پانچ پانچ کے جتھوں میں پکٹنگ کیا۔ یہ پکٹنگ شام کے پانچ بجے سے شروع ہو گیا تھا تقریباً سوا چھ بجے کٹڑہ کے پھاٹک پر ایک گورہ سارجنٹ نے پولیس کی امداد سے یکے بعد دیگرے دونوں جتھوں کو گرفتار کر لیا اس عرصہ میں لوگوں کا کافی ہجوم جمع ہو گیا اور انقلاب زندہ باد کے نعروں کے درمیان ان کو کوتوالی تک پہنچا دیا گیا۔

مذکورہ بالا جتھوں کی گرفتاری کے بعد چھ والنٹیروں کا ایک اور جتھہ نعرے لگاتا ہوا وہاں پہنچا جسکو کچھ دیر بعد پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اس جتھہ کی گرفتاری کے وقت بھی سیکڑوں لوگ جمع ہو گئے اور کٹڑہ کی تمام دوکانیں بند ہو گئیں۔

مسز آصف علی گرفتار کر لی گئیں

ایک دن پیشتر مکان کی تلاشی

مجلس احرار اسلام کے دفتر کی تلاشی

صدر و سکرٹری مجلس احرار اسلام کے مکانوں پر پولیس کا چھاپہ

دہلی ۱۴ فروری۔ کل بعد نماز مغرب ... مولانا عبد الماجد صاحب دہلوی صدر مجلس احرار اسلام کے مکان پر پہونچے اور مکان کی تلاشی لینے کی خواہش کی چنانچہ تلاشی لی گئی اور تمام کاغذات کی دیکھ بھال کی گئی۔

مصارف حج کے متعلق دشمنان اسلام کا غلط پروپیگنڈہ

امسال حجاج کے مصارف میں کوئی اضافہ نہ ہوگا

حکومت حجاز کی طرف سے ایسوشی ایٹڈ پریس کی غلط بیانی کی تردید

حاجی عبد الغنی صاحب صدر حج کمیٹی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حج کے مصارف کے متعلق جو غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے اس کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے ...

اس کے جواب میں نجد سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے۔

اس سلسلہ میں مولانا اسمٰعیل غزنوی نے بھی حکومت حجاز سے بذریعہ تار استفسار کیا چنانچہ مولانا غزنوی اپنے اعلان میں فرماتے ہیں ...

نیازمند اسمٰعیل غزنوی

چینی قلعوں پر جاپان کی زبردست گولہ باری

امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی شرائط کو جاپان نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

جاپانی امیر البحر کی خودکشی، اٹلی کے جنگی جہازوں کی روانگی

لندن ۱۳ فروری۔ کل جاپانی توپ خانہ نے دن بھر چاپی پر گولہ باری کی اور جاپانی ہوائی جہاز شنگھائی سے بیس میل کے فاصلہ پر پوتنگ اور ووسنگ میں چینی قلعوں کو مسمار کرنے میں مصروف ہیں ...

مالگذاری، آبیانہ اور تقاوی کی معافی

چیف کمشنر صاحب کا اعلان

جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا وفد

چیف کمشنر کے دربار میں مظالم کے خلاف صدائے احتجاج

محاکم شرعیہ کے قیام کا مطالبہ

محمد یوسف بنوری۔ نائب ناظم جمعیۃ العلماء سرحد

جزائر غرب الہند میں قیامت خیز زلزلہ

تمام شہر ویران و سنسان ہو گیا

پانچ سو ہلاک اور ایک ہزار زخمی

جاپان نے ہاربن پر قبضہ کر لیا

شہر میں مال و اسباب اور لاشوں کے ڈھیر

گولہ باری سے ایک میل کی آتشی دیوار

ہاربن میں قیامت خیز منظر

امریکہ نے سو ارب ڈالر کا سونا جمع کر لیا

کساد بازاری کا سبب سونے کا جمع کرنا ہے

جنگی طیارے ایرانی حدود سے نہیں گزر سکتے

اجازت دینے سے ایران کا انکار

بمبئی میں امن عامہ کو شدید خطرہ

پولیس کو گولی چلانے کے اختیارات

حضرت شیخ الاسلام چترال کا اعلان

تصویر کشی حرام ہے

ڈوگروں کے ہاتھوں مسلمانوں کا بے دردانہ قتل

ہندو مہاسبھا کے کارندے قتل کا پرچار کر رہے ہیں

وائسرائے کے نام تار و کے گئے

کشمیر کی بغاوت کے جھوٹے افسانے

نامہ نگار سٹیٹسمین کا بیان

کانپور میں ہندو مسلمانوں کے درمیان جھگڑا

مسجد کے سامنے باجہ بجایا گیا

صوبہ سرحد میں اصلاحات

اہم امور کے تصفیہ کے بعد سفارشات عنقریب کی جا رہی ہیں

گورنر بنگال پر ریوالور کے پانچ فائر

بیس سال کی ایک بنگالی عورت کا گورنر پر حملہ

ہز ایکسلنسی بال بال بچ گئے

کلکتہ ۶ فروری۔ کل کلکتہ یونیورسٹی میں جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر جب ہز ایکسلنسی سر اسٹینلے جیکسن گورنر بنگال تقریر کر رہے تھے تو ایک بیس سال کی بنگالی لڑکی نے آپ پر پانچ دفعہ ریوالور کے فائر کئے۔ ہز ایکسلنسی بال بال بچ گئے۔ لڑکی اپنی جگہ سے اٹھی اور گورنر کے قریب ...

صوبہ سرحد کے مواضعات پر جرمانے

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

"دروغ گو را حافظہ نباشد"

(بسلسلہ صفحہ ۲)

ہندواڑہ (کشمیر) میں پولیس و مجمع کا تصادم

حملہ آوروں نے قصبہ کو محصور کر لیا

جانبین سے گولیوں کی بارش

خان عبد الغفار خاں کا مکان جلا دیا گیا؟

اعلان تعطیل

عید الفطر کے احترام میں ۱۳ فروری کے پرچہ کی تعطیل ہوگی لہذا معاونین کرام و ایجنٹ صاحبان تاریخ مذکورہ کے پرچہ کا انتظار نہ فرمائیں۔

مہتمم الجمعیۃ

یوروپین جماعت پر حملہ

مسٹر کے سمامیورگی نے اپنی تائیدی تقریر میں سب سے زیادہ یوروپین جماعت کو نشانہ ملامت بنایا۔ انہوں نے انگلستان کے حکومت پرست اخبارات اور یوروپین ایسوسی ایشن پر یہ الزام لگایا کہ وہی متشددانہ پالیسی کی ذمہ دار ہیں۔

تحریک کو پیس ڈالو

کنور رگھبیر سنگھ نے تجویز کی زبردست مخالفت کی اور کہا کہ جو شخص قانون کو پامال کریگا اسکو اس کی سزا ضرور ملے گی۔ انہوں نے صوبجات متحدہ میں عدم ادائے لگان کا ذکر کر کے کہا کہ اس نے سارے صوبہ کے امن و امان کو خاک میں ملا دیا ہے اور کسانوں کو در غلا کر لگان ادا کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

سر ذوالفقار علی خاں کی تقریر

سر ذوالفقار علی خاں کی تقریر حیرت انگیز تھی انہوں نے بھی تجویز کی مخالفت کی اور آرڈیننس کے اجراء کے وقت وہ ان کی مخالفت کر چکے تھے۔ انہوں نے غیر سرکاری طبقہ کو مخاطب کر کے کہا کہ وہ حکومت کو سکون کے ساتھ اصلاحات کو نافذ کرنے کا موقعہ دے اور خواہ مخواہ شورش برپا نہ کرے۔

ایک سکھ سردار کی تائید

سردار سنت سنگھ نے بھی تجویز کی تائید میں تقریر کی۔ انہوں نے اخبار "سٹیٹسمین" کے کچھ اقتباسات پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ گاندھی جی کی گرفتاری ان کے ہندوستان آنے سے قبل ہی طے ہو چکی تھی اور یہ فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ ان کو یہاں آنے کے بعد جلد گرفتار کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ وہ حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کے لئے ہر وقت تیار ہیں لیکن حکومت خود اسے ٹھکرا رہی ہے۔

ایک یوروپین کی تقریر

ناکش ہی بند کر چکا ہے۔

سر کاؤس جی جہانگیر نے بھی اسی طرح پیش کر کے ان پر نکتہ چینی کی انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ ان آرڈیننسوں کی بعض دفعات اس قسم کی ہیں کہ ان پر احتیاج کرنا لازمی ہے اور وہ آخری وقت تک حکومت کے ساتھ تعاون اور رشتہ اتحاد کی حمایت کریں گے۔

ایک رائے صاحب کی تائید

رائے بہادر سر بلاس شاردا (دہی شاردا ایکٹ والے) نے بھی تجویز کی حمایت میں تقریر کی۔ انہوں نے بھی آرڈیننس کی بعض دفعات پر سخت اعتراض کیا اور لا ممبر کو مخاطب کر کے سوال کیا کہ وہ انہیں کس طرح اصول قانون سازی کے مطابق قرار دے سکتے ہیں۔

مولانا مرتضیٰ صاحب کی تقریر

مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر نے بھی تجویز کی تائید کی۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری بنچوں سے اب تک کسی ایک مقرر نے بھی مسٹر سین گپتا کی گرفتاری کی وجہ نہیں بیان کی ہے۔ ...

سرحد کے واقعات کی تحقیقات

مسٹر انگلیس یار سورت کی تقریر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ باوجود یک گجراتی ہندو ہیں انہوں نے صوبہ سرحد کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ...

ایک سندھی کی تقریر

مسٹر لالچند نولرائے (سندھی) نے بھی تجویز کی تائید کی اور کہا کہ گورنر جنرل کے ہاتھ آرڈیننس بنانے کے اختیارات امن و سکون کو قائم رکھنے کے لئے دئے گئے تھے جنگ و جدل کے لئے نہیں دئے گئے تھے۔

ڈپٹی پریسیڈنٹ کی تقریر

سر عبدالرحیم کا سرحد کے واقعات پر احتجاج

سر ہری سنگھ گوڑ کی مخالفت

سر عبدالقیوم اور خان بہادر ...

مسٹر ایس سی مترا کا دعویٰ

مسلمانوں کی خودداری و دردمندی کا امتحان

قاضی محمد سلیمان صاحب

منیجر مسلمان ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

حقیقۃ ... خالق کا مدعا

منیجر دواخانہ ... راولپنڈی

محبوب عاشق کے قدموں پر

علی کاتبہ ... فضل شاہ ... دہلی

لکڑزی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکڑزی کورس کی وہ سات طلسمی اور برقی و آتشی دوائیں جن کی ایک دوا اگر استعمال کر لی جائے تو بڑھاپے تک قوت مردانہ قائم رہتی ہے اس کورس میں فوری اثر کرنے والی دوائیں جسم بے جان اور مفلوج اعضاء کو تیز رفتار کرنے اور نشاء کامل کی قوت پہنچانے والی دوائیں ہیں روتے ہوؤں کو ہنسانے اور ان کے برباد گھروں کو آباد کرنے والی دوائیں ہیں جو ہر جوان نوجوان بوڑھے سب پر اپنا یکساں اثر دکھاتی ہیں (ان مندرجہ ذیل دواؤں کی تعریف حلفیہ مبالغہ سے پاک و صاف ہے ...)

لکڑزی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

سفوف اصلاح

مارالحیات

الگزرآئل

روح عشرت

لکڑزی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

تکمیل

دوا سیاہ

ریجونگ

عید کے روز کیلئے نادر تحفہ

دلہن بہار تیل

دلہن بہار تیل کے اوصاف

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

بال جڑسے کالا

شربت اکسیر

اگر آپ متنفر اودیات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک دفعہ ہمارے دواخانے کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشا دیکھئے

جریان

سرٹیفکیٹ

ایس ۔ اے ۔ بی بخش ۔ اینڈ کمپنی ۔ کوٹھی نمبر ۔ کولوٹولہ اسٹریٹ ۔ کلکتہ

لاثانی قرآن مجید

چار نکاح کیجئے

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹواچ مفت

حب مشتہی

معدہ کی بیماریوں کا آب حیات

حب مشتہی آفس چرتھاول مظفر نگر

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری ۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑسے کالا

سول لیمپ ...

ہندوستان بھر کے لئے

ایجنٹ ... ریچ فرنیس اینڈ کو پوسٹ بکس ... بمبئی

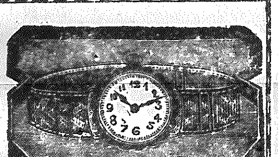

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔ ۵۰
نصف صفحہ (") ۔۔۔ ۳۰
ایک کالم (") ۔۔۔ ۲۰
½ کالم (") ۔۔۔ ۱۵
¼ کالم (") ۔۔۔ ۸

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ فروری سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۲

معاصرین کے افکار و آراء

آزاد تحقیقات کا موقع ہی نہیں ملا

سرباول اور شفیع داؤدی (ریاست)

دنیا حیران تھی کہ سرحد کے المناک واقعات کی آزاد تحقیقات کس طرح ممکن ہے ... تحقیقات سرحد کی اجازت نہ دی گئی ...

[illegible]

سرحدی وفد کی بے نقابی (البشیر)

اگرچہ مولانا شفیع داؤدی کی مرسلہ روداد سے یہ پایا جاتا ہے کہ صوبہ سرحد میں ...

[illegible]

مولوی شفیع داؤدی کی قلابازیاں

[illegible]

عربی نصاب کے ارباب بست و کشاد سے مؤدبانہ اپیل

نصاب میں اصلاح اور طلباء میں خودداری پیدا کرنے کی ضرورت

(از محمد میاں صاحب ناظم جمعیۃ علماء مرادآباد)

(۱) یہ ظاہر ہے کہ اس نصاب کے بموجب قرآن پاک یعنی علوم اسلامیہ کی روح ... سے ناقابل تلافی غفلت برتی جاتی ہے۔

(۲) آج جبکہ اقوام ہند کا ہر ایک بچہ سیاسی ترقی کے لئے ... تو ہمارے نصاب نظامی کے تبعین اس سے بالکل خالی ہیں۔

وہ حضرات جو نصاب نظامی سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ بیان ۔ بلاغت ۔ اصول فقہ ۔ اصول حدیث ۔ فقہ ۔ تفسیر ۔ حدیث وغیرہ فنون جلیلہ کے لئے ...

[illegible]

ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے ۔ فہرست خصوصی مفت ۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

۱۶ فروری ۱۹۳۲ء

اگر صحت پیاری ہے تو

رسالہ ہمدرد صحت طلب فرما کر اپنے مطالعہ میں رکھئے آپ اصول حفظان صحت سے واقف ہو جائیں گے اور کوئی بیماری پاس نہ آئے گی اس کے ہمراہ سات سو مجرب اور زود اثر ادویات کی فہرست مفت مع جنتری روانہ کی جاتی ہے اس فہرست میں ایسی دنیا کی لاثانی اور مجرب ادویات ہیں جن کے ذریعہ آپ ہر بیماری کا علاج خود گھر بیٹھے باآسانی کر سکتے ہیں۔

ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

اگر بچوں کی تعلیم کے لئے

آپ کسی ایسے قابل تجربہ کار نیک مزاج اور اعلیٰ گریجویٹ استاد کی تلاش میں ہیں جو اٹھویں درجہ تک کی مکمل تعلیم اور مذہبی تعلیم قابل اطمینان طریق پر دیسکتا ہو تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

ایم ۔ ایچ ۔ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

کرامات شریف

کلام الٰہی کا معجزہ اور خطبات بزرگان کا عینی مشاہدہ

[illegible]

دارالبرکات روحانی دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور ... تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد ۔ عورت ۔ بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MOF: CO: INDIA
POST BOX 88 KARACHI

دمہ ۔ بواسیر ۔ سوزاک ۔ کوڑھ ۔ سفید داغ اگر دوا کرتے کرتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس ... پتہ جڑی بوٹی ... بال کنی ... دربھنگہ

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء صلحاء محدثین مفسرین نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کیلئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابل قدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سید الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اسکے متعلق سفارشیں کی ہیں رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا خود طلب فرمایئے اپنے عزیزوں کے لئے منگا لیجئے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے صرف ... علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۱۲ کم کر دئے جائیں گے

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کر دینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے۔ جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے آپ تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں طالب علموں مسجدوں یتیم خانوں اور مدرسوں میں ہفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھر لیں۔ یہ قرآن شریف معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف عہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔

ہدیہ مترجم اعلیٰ کاغذ سفید خاشدہ صرف تین روپے قسم دوم خاشدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہٰذا اخیر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ کی کمی کر دی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۸ شوال المکرم ۱۳۵۰ ہجری

حوادث و احکام

حق و باطل کا فیصلہ

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

(کہدو کہ حق نمودار ہوگیا اور باطل نابود ہوا، اور یقیناً باطل اسی لئے تھا کہ نابود ہو جائے)

ہندوستان کا اخبار بیں طبقہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ۹ رجنوری کو جب صوبہ سرحد کا "شاندار" وفد دہلی سے روانہ ہوا ہے اور اس کے دونوں اراکین چلتے وقت ۱۲ رجنوری کے الامان میں اپنے بلند بانگ اعلانات شائع کرا کے اپنی جگہ پر مطمئن ...

بیگانہ، سرکاری اور غیر سرکاری، غرض ہر عقیدہ اور ہر مسلک کے مسلمان کو پوری طرح یہ یقین دلا دے کہ ان حضرات نے قوم کو دھوکہ دینے کی مجرمانہ کوشش کی ہے ...

Copy of the letter from the hon. Sir Evelyn Howell to the hon. Lt. Col. Sir Ralph Griffith, KT., C. I. E., Chief Commissioner, North-West Frontier Province, dated New Delhi, January 1902.—

My dear Griffith,—This letter will be presented to you by Maulvi Shafee Daudi, member of the Legislative Assembly and at present secretary of the All-India Muslim Conference who with one or two other members has been charged by that conference with the duty of ascertaining the actual condition of affairs in the North-West Frontier Province about which some wild and disturbing rumours have been current in the Punjab and in Delhi. Maulvi Shafee Daudi and the other members of his party are only concerned to ascertain the facts for the information of the conference and rely upon you to put them in the way of ascertaining the truth. They have undertaken to go straight to Peshawar and while in the North-West Frontier Province to be generally guided as to their actions by your advice.

I may add that Maulvi Shafee Daudi is an old friend of mine and I am sure that you will find such personal relations as you may have with him as agreeable as I have always done.—Yours sincerely,

(Sd.) E. B. Howell.

نقل خط مرسلہ آنریبل سر ایولین ہاول بنام آنریبل لفٹنٹ کرنل سر رالف گریفتھ کے۔ٹی۔سی۔آئی۔ای چیف کمشنر صوبہ سرحد

نئی دہلی ۲ رجنوری ۱۹۳۲ء

مائی ڈیر گریفتھ! میرا یہ خط مولوی شفیع داؤدی رکن جمعیۃ مقننہ و حال سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس آپ کی خدمت میں پیش کریں گے جن کے سپرد کانفرنس مذکور نے یہ کام کیا ہے کہ وہ ایک یا دو اراکین کو اپنے ساتھ لے کر صوبہ سرحد کے حقیقی حالات معلوم کریں جن کے متعلق پنجاب اور دہلی ...

اخبارات کا ایک جائزہ حق

ہم درج ذیل کرتے ہیں تاکہ کسی کو تاویل یا کج بحثی کا موقع بھی باقی نہ رہے۔

Copy of the letter from Sir Evelyn Howell to Maulvi Shafee Daudi, M. L. A., dated New Delhi, January 2, 1932.—

My dear Maulvi,

With reference to our conversation of this morning I enclose a letter of introduction to the Chief Commissioner. I have informed him that you and the other members of your party whose numbers are not likely to exceed three and of whose probable composition I have informed him will arrive in Peshawar by the 11 o'clock train on Monday, Jan. 11, with the object of finding out for the information of the All-India Muslim Conference the actual condition of the affairs in the North-West Frontier Province. I have also told him that you on behalf of your party have agreed to go straight to Peshawar and to be generally guided by his advice as to your action while in the North-West Frontier Province. If there is anything further that I can do for you, I trust that you will let me know and will inform me as soon as possible who the actual members of your party will be.—

Yours sincerely.

(Sd.) E. B. Howell.

نقل خط مرسلہ سر ایولین ہاول بنام مولوی شفیع داؤدی ایم۔ایل۔اے

دفتر خارجہ نئی دہلی مورخہ ۲ رجنوری ۱۹۳۲ء

مکرمی مولوی۔ ہمارے درمیان آج صبح کو جو گفتگو ہوئی تھی اس کے حوالے سے میں آپ کو چیف کمشنر صوبہ سرحد کے نام ایک تعارفی خط بھیجتا ہوں میں نے چیف کمشنر کو یہ اطلاع دیدی ہے کہ آپ اور آپ کی پارٹی کے دوسرے ...

ابابیل و کا ذیب کا طوفان

آفتاب حقیقت کا طلوع

کتمان حق کی سعی

عربی اخبارات کے تراجم

جنگ عظیم میں اسلامی ممالک کی حیثیت

ترکوں کی بربادی انگلستان اور فرانس کی گرگ بہ

علامہ زرکشی طرابلسی کا ایک تاریخی لیکچر

شریف حسین سے معاہدہ اور اس کی حقیقت

اسلامی ممالک اور حلفاء

حکومت حجاز کیلئے ایک نیا خطرہ

خلیج فارس میں شورش پیدا کرنیکی کوشش

اسمبلی میں حکومت نے نام نہاد تحقیقات کا راز فاش کردیا

مولانا شفیع داؤدی کی پارٹی کو مخصوص شرائط کے ماتحت دعوت دی گئی تھی

(بیان سر ایولین ہاول)

انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ شرائط کی پابندی کریں گے

(مکتوب سر ایولین ہاول)

وزیر خارجہ سے مولانا داؤدی کی خفیہ ملاقات اور خط و کتابت

ہندوستان کے مسلمان ان تفصیلات کو غور سے پڑھیں

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ صوبہ بہار کے ایک رکن بابو گیا پرشاد سنگھ نے اسمبلی میں مولانا شفیع داؤدی کے نام نہاد سرحدی وفد کے متعلق چند سوالات کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ ۱۰ فروری کے اجلاس میں یہ سوالات پیش ہوئے اور چونکہ ان کا تعلق سر ایولین ہاول سکرٹری پولیٹیکل اینڈ فارن ڈیپارٹمنٹ سے تھا اور وہ اسمبلی کے مخصوص آئینی اختیارات و حقوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر مجبور تھے کہ صحیح واقعات سے اراکین کو مطلع کریں اس لئے انہوں نے ہر سوال کا علیحدہ علیحدہ جواب دیا اور جو معلومات طلب کی گئی تھیں انکو بالاعلان ظاہر کر دیا۔ نیز ان خطوط کی نقول بھی میز پر رکھدی گئیں جو سر ہاول نے مولانا شفیع داؤدی اور چیف کمشنر صوبہ سرحد کو بھیجے تھے اور جن میں صوبہ سرحد جانے کی دعوت کے متعلق تفصیل کے ساتھ تمام شرائط بیان کردی گئی تھیں اور پشاور پہنچنے کی تاریخ اور وقت بھی مقرر کر دیا گیا تھا۔ چونکہ یہ سوالات اور ان کے جوابات مسلمانوں کے لئے انتہا سبق آموز ہیں اسلئے ہم انہیں بجنسہٖ درج ذیل کرتے ہیں۔

کہاں مولانا شفیع داؤدی کو دعوت دی گئی تھی

صدر جمعیۃ العلماء کو اجازت نہیں دی گئی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے بیان کی تصدیق

خفیہ خط و کتابت

سر ہاول کا تعارفی خط چیف کمشنر صوبہ سرحد کے نام

سر ہاول کا خط مولانا شفیع داؤدی کے نام

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقدمہ

عدالت میں ڈیڑھ سو گواہان صفائی کی فہرست

گواہان صفائی کے متعلق مجسٹریٹ کا حکم

دہلی ۱۴ فروری۔ کل مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقدمہ مسٹر السیر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب نے تقریباً ڈیڑھ سو گواہان صفائی کی فہرست داخل کی تھی جس میں دہلی اور بیرون دہلی کے عمائدین، اہل قلم اور ممبر اردو لیڈر شامل تھے ... نظر جمعیۃ علماء ہند کا مقدمہ مسٹر السیر کی عدالت میں ۱۵ فروری کو ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں سنا جائے گا۔

گول میز کانفرنس کی مجلس حق رائے دہی کا اعلان

بلاواسطہ طریق انتخاب خواتین اور پست اقوام کیلئے نشستیں

خواتین کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہونگے

مدراس ۱۳ فروری۔ حق رائے دہی کی کمیٹی نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں ۱۱ فروری کے اجلاس کی کارروائی کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ اعلان میں مذکور ہے کہ طریق انتخاب کے متعلق کمیٹی کے ممبران کی اکثریت نے بالواسطہ طریق انتخاب کی بجائے بلاواسطہ رائے دہی کے طریق کو ترجیح دی ہے۔ اکثریت نے پست اقوام کے لئے ان کی آبادی کے نصف تناسب سے نشستوں کی تخصیص کی حمایت کی ہے۔ اس طرح پست اقوام کو مجوزہ ایوان میں ۱۲ نشستوں میں سے ۱۱ نشستیں حاصل ہوں گی۔

عورتوں کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جہاں تک حق رائے دہی کی قابلیت کا انحصار ہے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ عورتوں کے لئے پانچ نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔ اینگلو انڈین اور یورپین قوم کے لئے ایک نشست انتخاب کے اصول پر مخصوص ہوگی۔ کمیٹی نے دیسی اقوام ہندوستانی عیسائیوں کے لئے بھی ایک ایک نشست کی سفارش کی ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ عورتوں کی نشستیں صرف شہری حلقوں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ کمیٹی کی اکثریت ایوان ثانی کی مخالف ہے۔

ہندوستانی مال کی تجارت میں حکومت مداخلت نہیں کرنا چاہتی

دارالعوام میں وزیر ہند کی تصریحات

لندن ۱۰ فروری۔ میجر جنرل سر ناکس نے دارالعوام میں آج شب کو یہ سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ بحالت موجودہ جب کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں سکون ہو رہا ہے بمبئی میں بدامنی کیوں جاری ہے۔ سر سموئیل ہور وزیر ہند نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی حکومت کے لئے بمبئی کے مخصوص مشکلات درپیش ہیں لیکن یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہوگا کہ وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے گی۔ ...

خاص اختیارات واپس لے لئے جائیں گے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

حکومت ہند کی پالیسی کی مذمت

دارالعوام میں مزدور پارٹی کی تجویز مسترد

برطانوی بندرگاہیں آزاد کردی جائیں گی

لندن ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے تمام برطانوی بندرگاہوں کو آزاد بندرگاہیں قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ دوبارہ برآمدی تجارت کو جو نقصان ... پہونچے۔

پولیس کو طاقت استعمال کرنے کا کوئی اختیار نہیں

چین و جاپان کے تنازعہ کو ختم کرنے کی سعی

ہوسنگ پر جاپانی افواج کی بمباری

چھ جنگی جہاز شنگھائی پہونچ گئے

آرڈیننسوں سے ملک کے عام قانون تبدیل نہیں ہوتے

اسمبلی میں ممبر قانون کا جواب

حیفا میں مسلم نوجوانوں کی کانفرنس

دیسی مصنوعات کی ترقی کیلئے مبارک سعی

ہندواڑہ میں مسلح بغاوت پھر شروع ہوگئی

ہندوستانی فوج کی چین کو روانگی

مجلس حق رائے دہی پشاور جائے گی

بم بنانیکے الزام میں آٹھ دیہاتیوں کی گرفتاری

برمی باغیوں کی اطاعت

مولانا احمد سعید صاحب کے فرزند اکبر کا اعلان

احباب کا شکریہ

یرودا جیل میں گاندھی جی سے ملاقات

دو گھنٹے چرخہ چلاتے ہیں

بمبئی میں چار عرب سوداگروں کی گرفتاری

بارہ ہزار روپے کے سکے پکڑے گئے

بمبئی ۱۴ فروری۔ کل کراچی پولیس نے چاندی کے بہت سے سکے پکڑے تھے اور چار عرب سوداگروں کو گرفتار کیا تھا۔ ...

مناپور جیل سے تین سیاسی قیدیوں کا فرار

بم کیس اور قتل کے ملزمین کس طرح بھاگے؟

برطانیہ ہندوستان کو اصلاحات دینے کیلئے بے چین ہے

گورنر مدراس کے امید افزا خیالات

مولانا شوکت علی کی وائسرائے سے ملاقات

وقت آگیا ہے کہ ہم برطانی پیشکش کو قبول کریں

موجودہ پریشانی کی ذمہ داری گاندھی جی پر

ہندوستان میں سپریم کورٹ کا قیام

اسمبلی میں تجویز منظور ہوگئی

مسز آصف علی کے مقدمہ کا فیصلہ

قید محض اور جرمانہ کی سزا

نظر بندوں کو دوسری جگہ منتقل کرنیکے اختیارات

چیدہ کمیٹی کو سپرد کرنے کی تجویز منظور ہوگئی

سر شاہ سلیمان چیف جسٹس مقرر کردیئے گئے

مسٹر بکنانڈ کو گاندھی جی کی توہین کا صلہ

کونسل چھپرے تصویر اتار دی گئی

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں فرانس اور برطانیہ کی تجاویز

جنگی جہازوں اور بڑی توپوں کو مجلس اقوام کے حوالہ کردیا جائے

زہریلی گیس، جراثیم اور بموں کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے

جنیوا ۱۶ فروری۔ فرانس کے وزیر جنگ نے تخفیف اسلحہ کانفرنس میں اپنی تجاویز پیش کر دیں۔ ...

کیا اسمبلی کی تقریروں کی اشاعت قابل تعزیر ہے؟

ہوم ممبر اور ممبر قانون کا غیر تسلی بخش جواب

حکومت ہند کا توسیع شدہ میزانیہ اسمبلی نے منظور کرلیا

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ آج اسمبلی میں بعض اہم سوالات کئے گئے۔ ...

گرفتار شدگان کے نام شائع کرنا بھی جرم ہے

آرڈیننسوں کا مقصد سودیشی پروپیگنڈہ کو فنا کرنا ہے

بمبئی کے تاجروں کی شکایات اور گورنر کا جواب

گورنر بمبئی کا جواب

مسلمانوں کو کس طرح دھوکہ دیا گیا

دجل و فریب کی عبرت انگیز داستان

قوم سے کیا کہتے رہے؟

حکومت سے کیا طے کرکے آئے؟

عربی نصاب کے ارباب بست و کشاد سے مؤدبانہ اپیل

(بسلسلہ صفحہ اول)

بے حیائی تیرا ہی آسرا

اب بھی کہہ رہے ہیں کہ ہماری دیانت پر اعتماد کرو

اسمبلی کے سوال و جواب پر مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

سزائے موت کے خلاف اپیل کی سماعت

پریوی کونسل میں سماعت نہیں کی جاسکتی

عازمان حج کے لئے ضروری ہدایات

(مولانا) اسمعیل غزنوی

صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کی تیاریاں

انتخابات کے جدید قواعد و ضوابط

کانگریس ہسپتال واپس کردیا جائے گا

ریاست کشمیر میں مجمع پر پولیس کے فائر

سات اشخاص کی ہلاکت اور متعدد مجروح

نواب ڈیرہ کے ساتھ مصالحت

ٹوٹی ہوئی بندوقیں واپس کرنے کا وعدہ

پشاور میں دو روسیوں کی گرفتاری

بغیر پاسپورٹ ہندوستان میں داخل ہونے کا جرم

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقدمہ

عدالت میں ڈیڑھ سو گواہان صفائی کی فہرست

گواہان صفائی کے متعلق مجسٹریٹ کا حکم

گول میز کانفرنس کی مجلس حق رائے دہی کا اعلان

بلاواسطہ طریق انتخاب۔ خواتین اور پست اقوام کیلئے نشستیں

خواتین کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہونگے

مدراس ۱۰ فروری۔ حق رائے دہی کی کمیٹی نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں ۱۱ فروری کے اجلاس کی کارروائی کا خلاصہ دیا گیا ہے۔

کمیٹی نے ہندوستانی عیسائیوں کے لئے بھی ایک نشست کی سفارش کی ہے۔

ہندوستانی مال کی تجارت میں حکومت مداخلت نہیں کرنا چاہتی

دارالعوام میں وزیر ہند کی تصریحات

مولانا شوکت علی کی وائسرائے سے ملاقات

وقت آگیا ہے کہ ہم برطانی پیشکش کو قبول کریں

موجودہ پریشانی کی ذمہ داری گاندھی جی پر

مولانا احمد سعید صاحب کے فرزند اکبر کا اعلان

احباب کا شکریہ

آرڈیننسوں سے ملک کے عام قانون تبدیل نہیں ہوتے

اسمبلی میں ممبر قانون کا جواب

خاص اختیارات واپس لے لئے جائیں گے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

حکومت ہند کی پالیسی کی مذمت

دارالعوام میں مزدور پارٹی کی تجویز مسترد

جیفا میں مسلم نوجوانوں کی کانفرنس

دیسی مصنوعات کی ترقی کیلئے مبارک سعی

یرودا جیل میں گاندھی جی سے ملاقات

دو گھنٹے چرخہ چلاتے ہیں

ہندوستان میں سپریم کورٹ کا قیام

اسمبلی میں تجویز منظور ہوگئی

بمبئی میں چار عرب سوداگروں کی گرفتاری

بارہ ہزار روپے کے سکے پکڑے گئے

بمبئی ۱۰ فروری۔ کل کراچی پولیس نے چاندی کے بہت سے سکے پکڑے تھے اور چار عرب سوداگروں کو گرفتار کیا تھا۔ اس سلسلہ میں آج بمبئی کے حکام کسٹم نے ایسے ہی سکوں کے بارہ پیکٹ پکڑے۔ پیکٹوں کا وزن ساٹھ ہے اور ان کی مالیت بارہ ہزار روپیہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کسٹم کے حکام ایک عرصہ سے ان سکوں کی تلاش میں تھے۔

مسز آصف علی کے مقدمہ کا فیصلہ

قید محض اور جرمانہ کی سزا

ہندواڑہ میں مسلح بغاوت پھر شروع ہوگئی

برطانوی بندرگاہیں آزاد کردی جائیں گی

لنڈن ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے تمام برطانوی بندرگاہوں کو آزاد بندرگاہیں قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ دوبارہ برآمد کی تجارت کو جو نقصان پہنچا ہے۔۔۔ جدید محاصل کے ماتحت نقصان نہ پہنچے۔

مدناپور جیل سے تین سیاسی قیدیوں کا فرار

بم کیس اور قتل کے ملزمین کس طرح بھاگے؟

نظربندوں کو دوسری جگہ منتقل کرنیکے اختیارات

جیمہ کمیٹی کو سپرد کرنے کی تجویز منظور ہوگئی

پولیس کو طاقت استعمال کرنے کا کوئی اختیار نہیں

ہندوستانی فوج کی چین کو روانگی

بمبئی ۱۲ فروری۔ معاصر ٹائمس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ ایسٹ لنکا شائر نامی فوجی رجمنٹ لنکا شائر نامی فوجی جہاز کے ذریعہ ۱۴ فروری کو بمبئی سے چین کو روانہ ہوجائے گی۔

چین و جاپان کے تنازعہ کو ختم کرنے کی سعی

مجلس حق رائے دہی پشاور جائے گی

سرشاہ سلیمان چیف جسٹس مقرر کردیے گئے

ہوسنگ پر جاپانی افواج کی بمباری

چھ جنگی جہاز شنگھائی پہونچ گئے

بم بنانے کے الزام میں آٹھ دیہاتیوں کی گرفتاری

برطانیہ ہندوستان کو اصلاحات دینے کیلئے بیچین ہے

گورنر مدراس کے امید افزا خیالات

برمی باغیوں کی اطاعت

مسٹر بجنالڈ کو گاندھی جی کی توہین کا صلہ

کونسل بچیسے تعمیر اہارگی

کیا اسمبلی کی تقریروں کی اشاعت قابل تعزیر ہے؟

ہوم ممبر اور ممبر قانون کا غیر تسلی بخش جواب

حکومت ہند کا توسیع شدہ میزانیہ اسمبلی نے منظور کرلیا

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں فرانس اور برطانیہ کی تجاویز

جنگی جہازوں اور بڑی توپوں کو مجلس اقوام کے حوالہ کردیا جائے

زہریلی گیس۔ جراثیم اور بموں کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے

آرڈیننسوں کا مقصد سودیشی پروپیگنڈہ کو فنا کرنا ہے

بمبئی کے تاجروں کی شکایات اور گورنر کا جواب

گرفتار شدگان کے نام شائع کرنا بھی جرم ہے

گورنر بمبئی کا جواب

عربی نصاب کے ارباب بست و کشاد سے مؤدبانہ اپیل

(بسلسلہ صفحہ اول)

مسلمانوں کو کس طرح دھوکہ دیا گیا

دجل و فریب کی عبرت انگیز داستان

قوم سے کیا کہتے رہے؟

(۱) ہمیں تحقیقات کے لئے کامل آزادی حاصل ہوگی۔

(۲) صوبہ سرحد میں آزادی کے ساتھ کام کرنے دیں گے۔

(۳) آزاد تحقیقات اور تشویش انگیز حالات کی اصلاح کی غرض سے پشاور جانے دیں گے۔

(۴) ہماری نقل و حرکت پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہم ہر جگہ جانے کے لئے آزاد ہیں۔

(الامان ۱۶ جنوری)

حکومت سے کیا طے کر کے آئے؟

(۱) جب تک صوبہ سرحد میں رہیں گے چیف کمشنر کے مشورہ اور ہدایت پر عمل کریں گے۔

(۲) تحقیق حالات کے لئے چیف کمشنر کی ذات پر بھروسہ کریں گے۔

(۳) صرف اس غرض کے لئے جائیں گے کہ عام حالات کا مطالعہ کرکے مسلم کانفرنس کو اپنے اثرات سے مطلع کریں۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات کرکے رپورٹ پیش نہیں کریں گے۔

(۴) دہلی سے سیدھے پشاور جائیں گے اور ایک خاص تاریخ اور خاص وقت پر وہاں پہنچیں گے۔ درمیان میں کسی اسٹیشن پر نہ اتر سکیں گے۔

ریاست کشمیر میں مجمع پر پولیس کے فائر

سات اشخاص کی ہلاکت اور متعدد مجروح

بے حیائی تیرا ہی آسرا

اب بھی کہہ رہے ہیں کہ ہماری دیانت پر اعتماد کرو

اسمبلی کے سوال و جواب پر مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کی تیاریاں

انتخابات کے جدید قواعد و ضوابط

گورنمنٹ آف انڈیا کے غیر معمولی گزٹ میں صوبہ سرحد کی اصلاحات کے متعلق مفصل قواعد شائع کردیے گئے ہیں۔

سزائے موت کے خلاف اپیل کی سماعت

پریوی کونسل میں سماعت نہیں کی جاسکتی

نواب ڈیر کے ساتھ مصالحت

ٹوٹی ہوئی بندوقیں واپس کرنے کا وعدہ

پشاور میں دو روسیوں کی گرفتاری

بغیر پاسپورٹ ہندوستان میں داخل ہونے کا جرم

عازمان حج کے لئے ضروری ہدایات

کانگریس ہسپتال واپس کردیا جائے گا

حاجی عبد اللہ ہارون صاحب ممبر سینڈنگ حج کمیٹی توجہ فرمائیں

محکمہ اطلاعات پنجاب کے اعلان مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء کے مطابق سینڈنگ حج کمیٹی کا دوبارہ خاکہ ۵ جنوری ۱۹۳۷ء کے اجلاس اسمبلی میں ہمارے حاجیوں کی بابت ...

نقشہ کتاب ہائے درجات عربیہ

نمبر شمار	درجہ اولیٰ	درجہ ثانیہ	درجہ ثالثہ	درجہ رابعہ	درجہ خامسہ	درجہ سادسہ
۱	ترجمہ قرآن مجید	ترجمہ قرآن مجید	ترجمہ قرآن شریف	ترجمہ قرآن شریف	ہدایہ اولین	ہدایہ آخرین
۲	خلاصہ کیدانی	قدوری	کنز الدقائق	شرح وقایہ	جلالین شریف	مشکوٰۃ المصابیح
۳	میزان	ہدایۃ النحو	کافیہ	شرح جامی	مختصر المعانی	دیوان حسان
۴	نحو میر	مرقات	اصول الشاشی	نور الانوار	سلم العلوم	شرح مطالع
۵	سفینۃ الطالبین	مراح الارواح	شرح تہذیب	قطبی	مقامات حریری	شرح عقائد نسفی
۶	علم الصیغہ				حامی	

کتب مندرجہ بالا کا شروع ہوں گی۔ بعد امور کے باقی کتابیں سبقاً بعد دیگرے شروع ہو کر نصاب مکمل کیا جاوے گا۔

مہتمم (صاحب) مدرسہ رفیع الاسلام دار العلوم پشاور بہاؤالدین ہاڑی

ایک اپیل

سوال:۔ ابھی فضل قرآن کی ...

جواب:۔ صوبہ بنگال ضلع رنگپور اسٹیشن ڈومار کے قریب ... انجمن معین الاسلام ...

الحقیر ... انجمن معین الاسلام ڈومار رنگپور

مجبوب عاشق کے قدموں پر

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا رومؒ اردو

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (رج) کشمیری بازار لاہور

بواسیر سے ہمیشہ کیواسطے کیسے چھٹکارا ہو سکتا ہے

338

مریضوں کے خطوط

بواسیر

بادی بواسیر ... خونی بواسیر ...

مریضوں کے خطوط

امرت دھارا ... لاہور

مدرسہ دینیہ اسلامیہ ...

مدرسہ رفیع الاسلام پشاور کا سالانہ امتحان

تکمیل علوم کیلئے درس نصاب

دار العلوم و مدرسہ رفیع الاسلام پشاور بہاؤ الدین ہاڑی کا سالانہ امتحان شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ میں ہوگیا۔ نتیجہ امتحان نہایت عمدہ اور تسلی بخش نکلا۔ جو طلبہ علوم دینیہ عربیہ مدرسہ ہذا کے اسباق میں شریک ہونا چاہتے ہیں وہ مہتمم صاحب مدرسہ ہذا سے بالمشافہ یا بالکتابت حال احوال معلوم کر سکتے ہیں۔ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ سے مندرجہ ذیل طریقہ پر عربی طلبہ کی کتابیں شروع ہوں گی۔

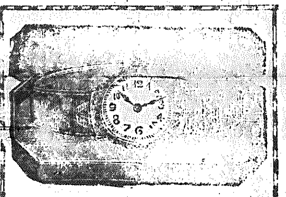

مفت — صرف چند روز کیلئے — مفت
فینسی رسٹ واچ مفت

شاہی سرمہ جس کے استعمال سے آنکھ کے ہر قسم کے مرض دور ہوتے ہیں اچھی آنکھ والوں کو تھوڑے عرصہ لگانے سے ہی چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ایک شیشی ایک روپیہ (عہ) ڈاک خرچ سات آنہ چند روز کیلئے ایک شیشی کے ہی خریدار کو فینسی ڈی رسٹ واچ سنہری معہ براسلیٹ یعنی سنہری چین ساتھ میں خوبصورت بکس کے مفت دی جاوے گی۔ اس مال میں تین ڈیزائن ہیں۔ گول۔ چوکور۔ آٹھ پہلو۔ ہر ایک گھڑی کی مضبوطی کی گارنٹی۔ پانچ سال۔ مال ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔

ملنے کا پتہ: ... واچ کمپنی ... (دہلی)

برطانیہ کو یہود نواز پالیسی کا صلہ

"برطانیہ ہم کو تباہ کرنا چاہتی ہے"

... کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر ... فلسطین کے یہودیوں سے ...

سہارنپور میں یوم سرحد

متعدد تجاویز کی منظوری

محمد یٰسین جنرل سکریٹری احرار اسلام سہارنپور

مسلمانوں سے ایک چینی طالب العلم کی اپیل

بندہ باشندہ ملک چین کا ہے۔ ہندوستان میں بغرض تحصیل علوم دینیہ آئے ہوئے ... سال ہوگئے۔ الحمد للہ ... دارالعلوم دیوبند ...

نپٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز پلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

ہماری مہر ...

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پلی بھیت (یو۔پی)

حلفیہ بیان اور سابق مشیر الملک ... ضرغام اللہ خان کا مدعا

... منیجر دواخانہ انیس الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

جلسہ تقسیم اسناد میں وائسرائے کا ایڈریس

وائسرائے ایڈریس نہیں پڑھیں گے

نئی دہلی۔ ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکام دہلی یونیورسٹی نے تجویز کیا ہے کہ ۱۵ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں ہونے والے کانووکیشن کے موقع پر کانووکیشن ایڈریس بجائے چانسلر یا کوئی اور وائس چانسلر پڑھیں ...

بال جڑ سے کالا

... بالی کالا اسٹور ... دربھنگہ

جرمنی کی نئی ایجاد خطرہ کے وقت کا محافظ جان ہتھیار
یعنی بغیر لائسنس کا الارم پستول

(صرف بنگال و برما کے لئے لائسنس کی ضرورت ہے)

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱

عید کے روز کیلئے نادر تحفہ
دلہن بہار تیل
دلہن بہار تیل کے اوصاف

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

لاثانی قرآن مجید

مفت تقسیم کرکے ثواب کمائیے

فضائل رمضان ... فضائل نبوی ...

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ ...

... جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی سمری دربھنگہ

مقویات سرتاج عالم

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

تارکا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخ اشاعت: ہر عیسوی ماہ کی یکم، ۵، ۹ ... کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات: ایک صفحہ (ایک بار) ... نصف صفحہ ... ایک کالم ... ۱/۲ کالم ... ۱/۴ کالم ...

قیمت اخبار: ہندوستان کیلئے: سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... — ممالک غیر کے لئے: سالانہ ... ششماہی ... — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی، یوم شنبہ ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۳

وفد سرحد کا نامۂ اعمال

وہ خطوط جنہوں نے جرم ثابت کر دیا

اسمبلی میں ۱۰ فروری کو مولانا شفیع داؤدی کے وفد سرحد کے متعلق سر ہاول نے جو خطوط میز پر رکھے ان کی نقل حسب ذیل ہیں:-

Copy of the letter from the hon. Sir Evelyn Howell to the hon. Lt. Col. Sir Ralph Griffith, KT., C. I. E., Chief Commissioner, North West Frontier Province, dated New Delhi, January 9, 1932:-

My dear Griffith,—This letter will be presented to you by Maulvi Shafee Daudi, member of the Legislative Assembly and at present secretary of the All-India Muslim Conference who with one or two other members has been charged by that conference with the duty of ascertaining the actual condition of affairs in the North-West Frontier Province, about which some wild and disturbing rumours have been current in the Punjab and in Delhi. Maulvi Shafee Daudi and the other members of his party are only concerned to ascertain the facts for the information of the conference and rely upon you to put them in the way of ascertaining the truth. They have undertaken to go straight to Peshawar and while in the North-West Frontier Province to be generally guided as to their actions by your advice.

I may add that Maulvi Shafee Daudi is an old friend of mine and I am sure that you will find such personal relations as you may have with him as agreeable as I have always done.—Yours sincerely,

(Sd.) E. B. Howell.

Copy of the letter from Sir Evelyn Howell to Maulvi Shafee Daudi, M. L. A., dated New Delhi, January 9, 1932:—

My dear Maulvi,

With reference to our conversation of this morning I enclose a letter of introduction to the Chief Commissioner. I have informed him that you and the other members of your party whose numbers are not likely to exceed three and of whose probable composition I have informed him will arrive in Peshawar by the 11 o'clock train on Monday, Jan. 11, with the object of finding out for the information of the All-India Muslim Conference the actual condition of the affairs in the North-West Frontier Province. I have also told him that you on behalf of your party have agreed to go straight to Peshawar and to be generally guided by his advice as to your action while in the North-West Frontier Province. If there is anything further that I can do for you, I trust that you will let me know and will inform me as soon as possible who the actual members of your party will be.—

Yours sincerely.

(Sd.) E. B. How[ell].

نقل خط مسٹر سر ایولن ہاول بنام مولوی شفیع داؤدی ایم ایل اے
دفتر خارجہ نئی دہلی مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۲ء

مکرمی مولوی - ہمارے درمیان آج صبح کو جو گفتگو ہوئی تھی اس کے حوالے سے میں آپ کو چیف کمشنر صاحب سرحد کے نام ایک تعارفی خط بھیجتا ہوں ...

(دستخط) ای۔ بی۔ ہاول

معاصرین کے افکار و آراء

"آزاد تحقیقات" اور "اصلاح حالات"

[illegible]

مولوی داؤدی کی قلعی کھل گئی! (ہند)

قارئین! واقف ہیں کہ مولوی شفیع داؤدی ایک اور شخص کو ساتھ لے کر صوبہ سرحد گئے تھے تاکہ وہاں کے حالات کا مطالعہ کریں اور اپنے نتائج تحقیق سے مسلمانوں کو آگاہ کریں ...

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیے)

ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے اس سال میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجیے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

کیسٹو فین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹو فین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا اور زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی دانڈیا کراچی

اگر صحت پیاری ہے تو

رسالہ ہمدرد صحت طلب فرما کر اپنے مطالعہ میں رکھیے آپ اصول حفظان صحت سے واقف ہو جائیں گے اور کوئی بیماری پاس نہ آئے گی۔ اس کے ہمراہ سات سو مجرب اور زود اثر ادویات کی فہرست مفت مع جنتری روانہ کی جاتی ہے اس فہرست میں ایسی ایسی دنیا کی لاثانی اور مجرب ادویات ہیں جن کے ذریعہ آپ ہر بیماری کا علاج خود گھر بیٹھے باآسانی کر سکتے ہیں۔

پتہ: ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

لکڑری کورس
مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکڑری کورس کی وہ سات طلسمی اور برقی و آتشی دوائیں جن کی ایک دو دفعہ اگر استعمال کر لیجیے تو بڑھاپے تک قوت مردانہ قائم رہتی ہے اس کورس میں فوری اثر کرنے والی دوائیں جسم بے جان اور مردہ ... کو تیز رفتار کرنے اور انتشار کامل کی قوت دینے والی ... جو ہر جوان نوجوان بوڑھے سب پر اپنا یکساں اثر دکھاتی ہیں۔

لکڑری کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

سفوف اصلاح ...

ماء الحیات ...

روح عشرت ...

لکڑری کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

تکمیلہ ...

دوا سیاہ ...

الکزرائل ...

رجوئینگ ...

پتہ: سعید برادرس نمبر ۱ کوکلاں محل دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انہیں سے ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے اس میں وہ احادیث درج ہیں جنہیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہو ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۸؍ دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنہیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ۸؍ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دوسرے ایڈیشن بھی قریب الختم ہیں ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجیے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں۔ اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجیے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ... بلا جلد مجلد پارچہ ... مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک ...

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الٰہی میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت صحیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے سے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... قسم دوم حاشیہ دار ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم شنبہ ۱۲ر شوال المکرم ۱۳۵۰ ہجری

حق و باطل کا فیصلہ

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

(کہہ دو کہ حق نمودار ہوگیا اور باطل نابود ہوا اور یقیناً باطل اسی لئے تھا کہ نابود ہو جائے)

(۲)

وقت آگیا ہے کہ ہم پیشکش کو منظور کرلیں

موجودہ پریشانی کے ذمہ دار کانگریس اور گاندھی جی ہیں

مولانا شوکت علی صاحب کا مفصل بیان

یمن، عراق، فلسطین اور مصر

تعاون کیلئے اپیل

کانگریس کو ملامت اور انگلستان کی مدح سرائی

ہمیں پیشکش کو منظور کرلینا چاہئے

معاملات کشمیر اور مولانا شوکت علی

نواب بھوپال کی مداخلت

کشمیر کے معاملات میں مداخلت سے انکار

نواب صاحب بھوپال کا اعلان

اطراف ہند میں داؤدی وفد سے اظہار بیزاری

حکومت کے اغراض کی تکمیل یا آزادانہ تحقیقات

ضلع مونگیر کے مسلمانوں کا جلسہ

داؤدی وفد سے بیزاری

داؤدی وفد پر عدم اعتماد کا اظہار

پٹنہ صوبہ بہار کے مسلمانوں کی تجاویز

شفیع داؤدی سے مسلمانان بھاگلپور کا مطالبہ

مولوی داؤدی کی قلعی کھل گئی

(بسلسلہ صفحہ اول)

ہمیں حق الیقین تھا کہ کمیٹی اُسے فوراً منظور کریگی لیکن مولوی صاحب کی بدقسمتی دیکھئے کہ کمیٹی نے رپورٹ منظور کرنے سے صاف انکار کردیا۔

مسلم کانفرنس اور اس کی ورکنگ کمیٹی کی مخصوص ذہنیت دیکھتے ہوئے ہمیں تعجب تھا کہ اس نے داؤدی رپورٹ کیوں مسترد کردی؟ لیکن اب اخبارات میں جو حالات شائع ہوئے ہیں انہوں نے اصلی حقیقت بے نقاب کردی ہے۔

ہنسنے ہنسانے والے ڈرامہ کا ڈراپ سین

(ریاست)

گورنر بنگال کی حملہ آور لڑکی کے مقدمہ کا فیصلہ

"میں ہندوستان کے مصائب کا اظہار کرنا چاہتی تھی"

عدالت خصوصی سے نو سال قید سخت کی سزا

مسجد فتحپوری میں مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

مفتی کفایت اللہ زندہ باد کے نعرے

حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا ظفر علی خاں کے بغیر جلسہ جاری

دہلی کے مسلم صحیفہ نگاروں کی توہین

مالک الامان کی انتہائی مذمت

بیرونی کاروبار کی آمدنی پر ٹیکس لگانے کی تجویز

اسمبلی میں حکومت کو شکست

مولوی مظہر الدین کو الجمعیۃ کا جواب

میں آپ کا چیلنج قبول کرتا ہوں

سر آغا خاں کی اپیل

مسلم کانفرنس کی کوئی ضرورت نہیں ہے

گھنٹہ گھر پر کانگریسی رضاکاروں کی گرفتاری

مسٹر فرید الحق انصاری کو سزا

گول میز کانفرنس کی مجلس مشاورت

اعلیٰحضرت کے قصر معلیٰ کی خبریں

وائسرائے کی ملاقات بازدید

سیاسی قیدی جیل سے کس طرح بھاگے؟

پولیس مفروروں کو گرفتار نہیں کرسکی

کسان ڈے کے جلوس پر گولیوں کے فائر

دو اشخاص ہلاک اور تین مجروح

پولیس پر خشت باری

مولانا شوکت علی کی طرف سے ملاقات کی کوشش

ڈاکٹر انصاری اور حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے انکار کر دیا

ہمارے خیالات میں بعد المشرقین ہے

آپ سے نہ ملنا ہی بہتر ہے

خان عبدالغفار خاں کا مکان نہیں چلایا گیا

فری پریس کی اطلاع بالکل بے بنیاد ہے

گاندھی جی کی رہائی کیلئے کونسل میں نوٹس

گورنر جنرل کا امتناعی حکم

وزیر اعظم ریاست کشمیر کے مستعفی ہونے کی خبر

حکومت ہند اور حکومت کشمیر میں راز و نیاز

کون وزیر اعظم ہوگا؟

بمبئی میں شراب کے نیلام پر زبردست پکٹنگ

ایک سو رضاکاروں کی گرفتاری

ڈسٹرکٹ جیل میں مولانا احمد سعید صاحب کے مقدمہ کی سماعت

استغاثہ کی طرف سے گواہوں کے بیانات

صوبہ جات متحدہ میں کل گرفتاریاں

تحریک کی نافرمانی کے نتائج

حضرت مولانا معین الدین صاحب کو صدمہ جانکاہ

آہ محمد میاں

لندن میں حکومت ہند کی پالیسی کے خلاف احتجاج

آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ

کشمیر میں گورنر اور جج ہائیکورٹ کی گرفتاری

باغیوں کا تمام علاقہ گرفتار

چیکوتی کو فوج کی روانگی

بجلی کے پنکھے نظر بندوں پر گولی چلانیوالوں کی سزائیں

انگلستان میں برطانوی تجارت کے مقاطعہ کا اثر

برٹش ٹریڈ کمشنر کی رپورٹ

اسمبلی میں تخفیف شدہ ملازمین کی شکایات

تجویز منظور کرلی گئی

دہلی میں فرمانروائے دکن کی تشریف آوری

شہزادگان والاتبار کی آمد

سات مواضعات طوفان میں بہہ گئے

بحر منجمد میں قیامت صغریٰ

مسلمانان راگڈھ پر انتہائی مصیبت

کیا قوم راگڈھ کو بھول گئی

راگڈھ سیوطھکان سکر ریاست جے پور کے مسلمان اس وقت سات ماہ سے جس طرح طرح کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ان مصائب کی تفصیل متعدد بار اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ طول دعرض ملک ہند سے بیشمار تار مہاراجہ صاحب بہادر جے پور کی خدمت میں پہونچے۔ مہاراجہ صاحب نے توجہ بھی فرمائی مگر ٹھکانہ سیکر کے راؤ راجہ صاحب نے مہاراجہ صاحب کے احکام کو عملاً بیکار کر دیا۔ موجودہ حالت یہ ہے کہ سات ماہ سے مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ ہو رہا ہے مسلمان فاقہ کشی کر رہے ہیں جس قدر مسلمان اہلکار تھے سب کو عہدوں سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ چھوٹے اہلکار سے اوپر تک سب اہلکار ہندو اور نہایت متعصب ہیں۔ ...

ایک دیسی عیسائی سینئر افسر رکھا گیا ہے۔ وہ بھی ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ ہندو سیکھوں نے آفت مچا رکھی ہے۔ مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے جلوس نکالتے ہیں۔ مسجدوں کے آگے باجہ بجاتے ہیں۔ مسلمان محلوں میں اور گھروں کے آگے جاکر گالیاں دیتے ہیں۔ حکام ٹھکانہ نے چیدہ چیدہ مسلمانوں کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر رکھا ہے ... مسلمان نہ کوئی تار بھیج سکتے ہیں نہ حکام جے پور یا مہاراجہ جے پور سے کوئی فریاد کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ اپنے ان مظلوم بھائیوں کی امداد کریں۔ ہر جگہ جلسے کر کے مناسب تجاویز پاس کریں ...

سورت کے پارچہ فروشوں کو پولیس کا انتباہ

ولایتی مال روکنے پر انہیں گرفتار کر لیا جائیگا

بمبئی ۱۵ فروری۔ سورت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ پولیس کے افسروں نے بدیشی پارچہ کے ان سوداگروں سے جنہوں نے کانگریس کے جبر سے بدیشی مال کو سربمہر کر دیا ہے کہا ہے کہ تین دن کے اندر اندر مہریں توڑ دیں ورنہ انہیں گرفتار کر لیا جائیگا ...

جبراً تبدیل مذہب کرانے کا الزام

جموں میں ملزمان پر مقدمات

جموں ۱۵ فروری۔ سرکاری اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ موضع کار ... میں ... آدمیوں کو زبردستی مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا ... ان کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا ہے ...

مسلمانان الہ آباد زندہ باد

(از نامہ نگار الجمعیۃ)

۲ کروڑ ۹ لاکھ کا سونا اور باہر چلا گیا

بمبئی ۱۵ فروری۔ سونے کی برآمد میں ابھی تک کوئی فرق واقع نہیں ہوا ہے چنانچہ اور برطانیہ ... گذشتہ تین یوم میں ۲ کروڑ ۹ لاکھ ... ہزار ... روپیہ کا سونا باہر گیا ہے۔

آنکھ اور ٹانگ بنوانے والوں کو خوشخبری

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید امرت دھارا کا سالانہ جلسہ ۱۲ مارچ کو منایا جاتا ہے اس وقت ٹورنامنٹ کے علاوہ سفید پوشوں کو طبی امداد دینے کا کچھ نہ کچھ انتظام کیا جاتا ہے۔ گذشتہ موقعہ پر موتیا بند کے مریضوں کے آپریشن کا بھی انتظام کیا گیا تھا ... اس دفعہ بھی یہ انتظام کیا جا رہا ہے ...

میرپور کے فسادات میں کتنے ہلاک و مجروح ہوئے

ہم خرما و ہم ثواب

صبح کے ناشتہ کے ہمراہ طاقت حاصل کیجئے

سناٹوجن سے تمام کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں

SANATOGEN

آج ہی سناٹوجن کی ایک بوتل خریدیے

بال جڑے سے کالا

چینی علاقہ پر جاپان کی زبردست گولہ باری

سردار سردول سنگھ صدر کانگریس کی گرفتاری

شنکھلی کا علاقہ بالکل تباہ کر دیا گیا

چین نے آسٹریلیا کا ہوائی بیڑہ خرید لیا

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

حج بیت اللہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک تمام گناہوں کا کفارہ ہوگا اور مقبول حج کا سوائے جنت کے کوئی بدلہ نہیں۔ (بخاری و مسلم شریف)

اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک سال اگر آپ حج کو تشریف لے گئے اور دوسرے سال میں بھی خدا نے آپ کو توفیق دی تو ان دونوں حجوں اور عمروں کے درمیان اس ایک سال کی مدت میں آپ سے جو کچھ گناہ کئے ہیں وہ انشاءاللہ سب دھل جائینگے ...

محمد بن عبداللہ الغفری النجدی قرولباغ دہلی

دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ پنجاب

مورخہ ۵ شوال مطابق ۱۳ فروری ۱۹۳۲ء کھلے گا دارالعلوم میں بیرونی طلبہ کے قیام و طعام وغیرہ کا مکمل انتظام موجود ہے علوم دینیہ عربی و نحو منطق فلسفہ فقہ، حدیث و تفسیر کی اعلیٰ تعلیم عرصہ آٹھ سالی سے خوش اسلوبی کے ساتھ جاری ہے ...

عاجز ظہور احمد بگوی عفی عنہ مہتمم دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ پنجاب

امپیریل پبلک خیری اسکول نئی دہلی

ناظم جمعیۃ علماء ہند کو مبارکباد

مسلمانان پٹنہ کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانان بھاگلپور کا جلسہ عام

کشمیر کے مظالم پر احتجاج

مسلمانان گوگری و اطراف و جوانب کا یہ جلسہ عام جمعیۃ علماء ہند کو اسکی جاں فروشی پر مبارکباد دیتا ہے اور مسلمانوں کشمیر کی جانی و مالی اعانت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد

جموں کے ایک گاؤں میں پولیس کی فائر

پانچ اشخاص ہلاک متعدد مجروح

جموں کے مسلمان قیدی رہا کر دیے جائینگے

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

نپٹ بہراپن

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

مقویات سرتاج عالم

ایک سیٹھ نے چودہ لاکھ روپیہ دیا

حب جنسی

دلہن بہار تیل

محبوب عاشق کے قدموں میں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ

ششماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

۱/۲ کالم

۱/۴ کالم

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۱۶ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۴

معاصرین کے افکار و آراء

"ذاتی عداوتوں کے پردہ میں "قومی خیانت" (مدینہ)

مولانا شفیع داؤدی کی "بیک نام نہاد تحقیقات" کا اخبار ... کی مجلس عاملہ کے اجلاس کے سلسلہ میں ...

سرحد کی آزاد تحقیقات (زمیندار)

"الامان" کا مغالطہ آمیز اعتراض (ملت)

مولانا شوکت علی کا بیان (ہمدم)

دلچسپ حقائق و معلومات

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مغل بادشاہوں کے سکوں کی برآمدگی

ساسانی عہد کے سکوں کا انکشاف

گزشتہ سال صوبجات متوسط کے مختلف مقامات سے پرانے سکوں کی ایک بڑی تعداد برآمد کی گئی ہے ...

امریکہ کے ایک کروڑ دس لاکھ بیکاروں کی فریاد

اگر ہماری امداد نہ کی گئی تو ہم مسلح بغاوت برپا کر دیں گے

انگلستان کی ایک متمول خاتون کا انتقال

دو لاکھ پونڈ گرجاؤں کی نذر

لندن میں ٹیلیفون کی عظیم الشان نمائش

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ... (منیجر)

"مارالحم خالص نخاص" "اور مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے - فہرست خصوصی مفت - منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

جلاب کی میٹھی گولیاں

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں - مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں - مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے - بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں - نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں - مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں - گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں -

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg. Co. (India)

Post Box No. 88 Karachi

حافظیہ بیان اور سابق منشی ضرغام اللہ خاں کا دعا

... منیجر دواخانہ امین الفقرا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

فینسی رسٹ واچ مفت

صرف چند روز کیلئے مفت

... انڈیا ٹک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو پی)

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ... دوزخ کا کھٹکا ... عذاب الہی ... جنت کی کنجی ...

دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

تجارت کرو - فائدہ اٹھاؤ

نمونہ کی گانٹھ مالیتی یکصد و دو صد روپیہ

... دی امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۸

گورنمنٹ میں رجسٹرڈ

اگر صحت پیاری ہے! تو

... ہمدرد دواخانہ - لال کنواں دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن مجید

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں ابھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا صحت - طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب - حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور رکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے صرف للعہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گران معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے۔ جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں۔ اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ بلا جلد مجلد یا رچہ عہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک ۶/

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت صحیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے سے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ مجلد ... قسم دوم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) امریکہ میں بہت سے امریکن لوگ جو کہ مذہب کے عیسائی ہیں ہم سے سوال کرتے ہیں کہ مسلمان امریکہ میں ہمارے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کیوں نہیں کھاتے ہم نے کہا کہ ہم جب کسی حلال جانور کو ذبح کرتے ہیں تو ہم تکبیر پڑھتے ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کیا پڑھتے ہیں تو ہم نے ان کو تکبیر پڑھ کر سنائی ...

الجواب

استفتاء

الجواب

سگِ زردو برادر شغال

صرف ایک وزیر

ایک حل طلب مسئلہ

مڈلٹن رپورٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۶ ؍ شوال المکرم ۱۳۵۰ ھ ہجری

مولانا شوکت علی کے ارشادات گرامی

ملت اسلامیہ کو غیر مشروط غلامی کا سبق

مولانا شوکت علی نے انگلستان سے واپس آنے کے بعد بمبئی اور دہلی میں اینگلو انڈین اخبارات کو جو بیانات دئیے ہیں اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے جو تقریریں ارشاد فرمائی ہیں ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

کلیسا اور سیاست یا اسلام اور خلافت

یورپ میں سیاست اور مذہب کا اشتراک

ترکی اور مصر کے مغرب پرستوں کیلئے درس عبرت

(از امام اکبر فخر اسلام امیر شکیب ارسلان کے قلم سے)

عراق پر برطانی حکمرداری کا خاتمہ

مجلس اقوام کے فیصلہ پر سرکاری افسران کا اظہار خیال

مجھے برطانیہ کے خلوص اور نیک نیتی پر یقین ہے

ہمیں انگریزوں سے خوش عقیدگی رکھنی چاہئے

"صلح ہمیشہ جنگ سے بہتر ہے"

مولانا شوکت علی کا وعظ ٹائمس آف انڈیا کے کالموں میں

برطانیہ کے خلوص کا اعتراف

لارڈ ولنگڈن کے طرز عمل کی حمایت

برطانوی قوم کی نیک نیتی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری

ہوا خواہان حکومت کے پروپیگنڈا کا نتیجہ

معاصر عزیز "ایمان" لاہور نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۶ فروری میں حسب ذیل شذرہ سپرد قلم کیا ہے:

گاندھی جی سے رشک

عراق میں پانچ ہزار سال قبل کی عمارت کا انکشاف

سونے کے زیورات اور ظروف کی برآمدگی

ترکی زبان میں نماز اور اسکی حقیقت

صرف آیات قرآنی کو ترکی میں سمجھایا گیا

عراق کا ایک مسلم انجنیئر

پانی پر چلنے والی سائکل کی ایجاد

حیدرآبادی خواتین کا تعلیمی ترقی میں حصہ

ریاستی جنٹلمینوں میں تخفیف اور التوا کا مطالبہ

گورنمنٹ بھوپال کی رواداری

ریاستی ہندوؤں کو کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت

ٹیونس میں ایک مشہور مصنف ومورخ کا انتقال

دار الحکومت

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا سفر لاہور

دہلی ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند ۱۷ فروری کو شب کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئے تھے۔

حضرت مفتی صاحب کے دولتکدہ پر

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا خاصہ مبارک

کانگریس اور حکومت کی کشمکش اب ختم ہو جانی چاہئے

آرڈیننسوں کی ضروری تشریح اور جذبات کا اظہار کیا گیا

دہلی میں مسٹر آصف علی کی زبردست تقریر

مولانا مظہر الدین کو جواب باصواب

مولانا احمد سعید صاحب کے مقدمہ کی آیندہ پیشی

دہلی ۲۲ فروری۔ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کی آیندہ سماعت ۲۷ فروری کو ڈسٹرکٹ جیل میں ہوگی۔ مولانا نے مقدمہ میں کوئی حصہ نہیں لیا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ آپ کے مقدمہ کا فیصلہ جلد ہو جائیگا۔

کتب خانہ نذیریہ میں سرین سلطنت کی تشریف آوری

دہلی میں ضبط شدہ لٹریچر کی تلاش

دہلی جیل میں ایک ڈاکو کو پھانسی

قرول باغ کو حکومت کے سپرد کرنے کا مطالبہ

دہلی سے قومی گزٹ کا دوبارہ اجراء

محکمہ ڈاک اور تار کو زبردست خسارہ

۱۹۳۱ء کی رپورٹ

میرپور (کشمیر) میں حالات پر سکون ہیں

ہوائی مظاہرہ بند کر دیا جائیگا

قبول اسلام

(شبیر محمد خاں۔ سہارنپور)

فہیم الدین نوری۔ ایڈیٹر طاقت دہلی

جاپان نے چین پر زبردست حملہ کر دیا

فضائی اور بحری ذریعہ سے زبردست گولہ باری

چینی علاقوں پر جاپان کا قبضہ

مولانا سید عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کی سماعت

شاہ صاحب کا مسلک عدم تعاون کی تلقین ہے

عدالت میں گواہان صفائی کے بیانات

شاہی مسجد میں فرمانروائے دکن کا سجدہ

اعلیحضرت کی تشریف آوری اور خلقت کا ہجوم

صدر جمعیۃ علماء ہند کی شہادت

فرید الحق اور ڈاکٹر انصاری کے بیانات

ناظم جمعیۃ علماء ہند اور ایڈیٹر الجمعیۃ

مولانا عبد الماجد اور حاجی انوار الحق

جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ

کلکتہ کے جیش احرار کو مبارکباد

(نامہ نگار)

اپریل تک صوبہ سرحد کے جدید آئین کا نفاذ ہو جائے گا

صوبہ سرحد کی جدید تشکیل کے متعلق حکومت ہند کا اعلان

سرحدی علاقہ میں فقیر صاحب کی سرگرمیاں

فقیر صاحب کی سرگرمیاں

صوبہ سرحد میں کانگریس کے خفیہ جلسے

عید کے دن قبائل کو جمع کرنے کی کوشش

پولیس نے صورت حال پر قابو پا لیا

کلکتہ کی تجارت برآمد میں تنزل

ایک ماہ میں دو کروڑ کی کمی

مخالفین کے پروپیگنڈہ سے بچو

امسال حج کے مصارف کا تخمینہ

کشمیر میں گول میز کانفرنس کا انعقاد

بھوپال سے حضور نظام کا اسپیشل

(از نامہ نگار)

مولانا ابو الکلام آزاد کے نام نوٹس

ایک ماہ تک سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ نہ لیجیے

وزیر اعظم کے اعلان سے برمیوں کی مایوسی

برما کونسل میں تجویز منظور ہو گئی

کلکتہ میں طالبات کا احتجاجی مظاہرہ

پچاس لڑکیاں کالج سے نکال دی گئیں

پریس مشاورتی کمیٹی کا دوبارہ قیام

گرفتار شدگان کے فوٹو بھی شائع نہ کرو

بمبئی کے اخباروں کو حکم

چین کی طرف سے جاپان کے الٹیمیٹم کا جواب

چین کا ہر سپاہی خون بہانے کیلئے تیار ہے

اب جنگ کا رکنا ناممکن ہو گیا ہے

ٹوکیو سے صلح کی خبر

مصری حکومت کی مالی حالت

امسال میزانیہ میں کافی بچت ہوئی

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس

عدم تشدد پر سر آغا خاں کی تقریر

نور اسلام کی ضیاء پاشیاں

ایک انگریز شہزادی کا قبول اسلام

گورنر بنگال پر حملہ کرنے والے طلباء کا مقدمہ

ایک طالب علم کی براءت

ڈیڑھ کروڑ کا مزید سونا انگلستان کو

بمبئی ۱۷ فروری۔ کل پی اینڈ او ... سے ۱۵۶۶۰۵۲ روپے کا سونا انگلستان کو روانہ ہو گیا ہے۔

الجمعیۃ کی اشاعت میں روز افزوں اضافہ

معاونین الجمعیۃ کی ہمدردی کا شکریہ

بقیہ معاونین کے اسمائے گرامی

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

جناب بابو اللہ دیتہ اللہ صاحبان۔ ضلع فیض آباد	جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ ضلع پٹنہ	جناب مولوی الیں۔ ایم کریم صاحب۔ برما
جناب بہادر عبد الحکیم صاحب پلیڈر۔ مونگیر	جناب عبد الماجد صاحب۔ ضلع مونگیر	جناب مولانا فضل الرحمن صاحب۔ ایم پی
جناب ایچ ایم داؤد صاحب۔ مراد آباد	جناب مولانا صاحب قادری۔ موضع ستیل پور	جناب اللہ بخش خاں صاحب بلوچ
جناب محمد عبد الوہاب حمید صاحب۔ بستی	جناب منشی عبد العزیز خاں صاحب شہید پوری	جناب یلین خاں صاحب پٹیل
جناب منشی عبد الوحید خاں صاحب۔ بستی	جناب محمد کمال خاں صاحب ہیڈ ماسٹر۔ برما	جناب محمد عمر صاحب
جناب احمد خاں صاحب بلوچ	جناب مولوی عبد الحفیظ صاحب	جناب عبد الاحد صاحب غازی

(بقیہ معاونین کے اسمائے گرامی آئندہ اشاعت میں درج کئے جائینگے)

(مینیجر)

کلکتہ سے جیش احرار کا دوسرا جتھا

گذشتہ جمعہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد زکریا اسٹریٹ سے محمد علی جیش کا دوسرا دستہ جس شان و شوکت سے ۔۔۔ روانہ ہوا مسلمانان کلکتہ سے پوشیدہ نہیں ہے ۔۔۔

سندھ میں مجلس حقوق رائے دہی کا مقاطعہ

فرقہ وارانہ مسئلہ کے فوری تصفیہ کا مطالبہ

ایک خاتون کا بچہ کو جیل میں رکھنے سے انکار

سزائے قید منسوخ کردی گئی

جاپان نے چین کو الٹی میٹم دے دیا

زبردست اور خوفناک جنگ کے امکانات

شنگھائی کو فوراً خالی کردو

پہاڑ سے برف کا تودہ گر پڑا

۱۸ اشخاص ہلاک ۔ ہوٹل اور مکان منہدم

اطلاع خاص

چیتے کو کان پکڑ کے ہلاک کردیا

ناظم جمعیۃ علماء ہند کو مبارکباد

حکومت افغانستان کو ہاتھیوں کی ضرورت

صاحب حق صاحب جرنیل کا استعفا

کانگریس کھادی بمقابلہ انسداد قانون

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

فیشنی سٹاکنگ مفت

ایشیاٹک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔پی)

صوبہ بہار کو فوراً آزاد کیا جائے

بہار کونسل میں متعدد تجاویز

پٹنہ ۱۸ فروری۔ بہار کونسل کے موجودہ سیشن میں بجٹ کے لئے ۵۲ غیر سرکاری ریزولیوشن موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ریزولیوشن صوبہ کو فوری سوراجی آزادی دینے اور وزراء کی تنخواہ دو ہزار روپیہ کرنے کے متعلق ہے۔ تیسرے ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری کی وجوہ معلوم کرنے اور اس کو دور کرنے اور صوبہ میں صنعت کو ترقی دینے کے ذرائع سوچنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ یہ تمام ریزولیوشن رائے بہادر بھیم پرشاد سنہا کے نام ہیں۔

نواب سر محمد مزمل اللہ خاں کی رواداری

ہندو یونیورسٹی کو دس ہزار روپے کا عطیہ

لکھنؤ ۱۸ فروری۔ گورنر اور لیڈی ہیلی بنارس سے واپس آگئے ہیں۔ نواب سر محمد مزمل اللہ خاں ہوم ممبر یو۔پی۔ گورنمنٹ جو مہاراجہ بنارس کی گدی نشینی کے سلسلہ میں بنارس گئے تھے انہوں نے پنڈت مالویہ کی ہمراہی میں بنارس یونیورسٹی کا معائنہ کیا اور یونیورسٹی کو دس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا۔

بم اور کارتوس برآمد ہوئے

لاہور میں ایک مکان پر پولیس کا چھاپہ

ہندوؤں کو طلاق کی ضرورت محسوس ہوئی

اسمبلی میں طلاق کے بل پر بحث

صنعت شکر سازی کی حفاظت

منتخب کمیٹی کی سفارشات

حکومت کشمیر کا نیا وزیر اعظم

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ بیلیٹی انسر مطلع کرتے ہیں کہ راجہ سر ہری کشن کول وزیر اعظم جو رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مہاراجہ نے حکومت ہند سے کرنل کولون کی خدمات مستعار لی ہیں۔

سپاسنامہ

ڈوگروں کے مظالم پر پردہ ڈالنے کی سعی

عمال ریاست کی بے تدبیریوں کا اعتراف

مڈلٹن کمیشن کی رپورٹ شائع ہوگئی

آتش باریوں کا جواز

فسادات کے اسباب

مسلمانوں پر تشدد کا الزام

مسلمانوں کی مذہبی توہین نہیں کی گئی

سزائے تازیانہ کا جواز

حکام پر نکتہ چینی

دلہن بہار تیل

دلہن بہار تیل کے اوصاف

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

مقویات سراج عالم

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

الجمعیۃ

حمید اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قومی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

شرح اشتہارات

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مسئول مدیر ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم یکشنبہ و سہ شنبہ ۲۰ و ۲۲ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۵ و ۱۶

معاصرین کے افکار و آراء

سرحد کا تحقیقاتی وفد (رفیق ہند)

جب سے کہ سرحدی حکومت میں آرڈیننسوں کا نفاذ ہوا تھا اس خیال نے کہ کہیں مخالف اخبارات محض مغالطہ آمیز خبروں سے اشتعال انگیز پروپگنڈا نہ کریں، براہ راست مفصل خبروں کا موصول ہونا قریب قریب بند ہو گیا۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیرونی ذرائع سے جو خبریں آئیں ...

معاملات کشمیر و سرحد کیلئے آزاد تحقیقات کی ضرورت (سرفراز)

صوبہ سرحد ہو یا ریاست کشمیر جب تک وہاں کے معاملات کی تحقیقات کیلئے کوئی ایسا آزاد کمیشن مقرر نہ کیا جائے ...

ڈاکٹر انصاری اور مولانا شوکت علی (زمیندار)

پچھلے دنوں اطلاع موصول ہوئی تھی کہ مولانا شوکت علی نے دہلی ڈسٹرکٹ جیل میں ڈاکٹر انصاری اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری سے ملاقات کرنی چاہی لیکن ان دونوں زعماء نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا ...

"میرے اور آپ کے دیرینہ اور برادرانہ تعلقات کا یہ تقاضا ضرور ہے کہ میں آپ سے ملاقات کروں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میری اور آپ کی قومی معاملات میں جو مختلف حیثیت ہے وہ دیکھ کر ... ملاقات مفید ہونے کے بجائے زیادہ غلط فہمی پیدا کرنے کا باعث ہوگی ..."

سوال سے خوف (ملت)

گزشتہ پنجشنبہ کے اخبار "ملت" میں سر ایولین بال کے خط کے سلسلہ میں خبر شائع ہوئی تھی کہ مولانا احمد سعید صاحب نے اپنے بیان میں ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

انگلستان میں ملکی مصنوعات کا پروپیگنڈا
ملکی مصنوعات سے ملکہ معظمہ کی دلچسپی

اسٹیٹسمین کا نامہ نگار مقیم لندن لکھتا ہے کہ مسٹر بالڈون نے برطانی صنعت ...

ہندوستان اور لندن کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ
مشرق و مغرب میں دو بدو گفتگو

بہت جلد غالباً آیندہ دو سال کی مدت میں یہ ممکن ہو جائے گا کہ لندن سے بذریعہ ٹیلیفون کلکتہ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں گفتگو کی جا سکے ...

گرجاؤں کی حاضری پر کھیلوں کو ترجیح
عیسائی گرجوں میں کس لئے جاتے ہیں؟

۴۰۰ زبانوں میں بائبل کے تراجم

ہر سال کتنی قیمت کا گوند فروخت ہوتا ہے؟

سودیشی تحریک اور حکومت (مدینہ)

حکومت بمبئی نے تحریک سودیشی کے متعلق ایک خاص غلط فہمی دور کرنے کیلئے ایک اہم اعلان میں یہ ظاہر کیا ہے کہ حکومت کی یہ خواہش نہیں ہے کہ گورنمنٹ کوئی ...

"ما اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے فہرست خصوصی مفت طلب کریں منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف طلاء

ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی، پوسٹ بکس نمبر ۵۷ دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

بچوں کی صحت کا محافظ ہے ...

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

لاثانی قرآن مجید

مفت تقسیم کر کے ثواب کمانا ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

قرابادین مفید عام

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ دو آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے بے نظیر کتاب ...

دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلد بھیج دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت انتہائی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، لڑکے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرّین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ بلا جلد مجلد پارچہ عمہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک دو روپے (عہ)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الہدیٰ ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے تیلی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ عہ قسم دوم حنا شدہ عہ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم ۱۲

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے ترجمہ اور تفسیر کی خوبیوں کو اور دیکھ کر بے حد پسند فرمایا اور اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کلام الرحمن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ دس روپے علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

الجمعیۃ دہلی

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

ڈاکٹر انصاری کا جواب

مولانا شوکت علی نے ڈاکٹر انصاری اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ و سہ شنبہ ۲۰، ۲۲ شوال المکرم ۱۳۵۴ ہجری

"انقلاب" کا دجل و فریب

سرحدی وفد کو بے قصور ثابت کرنے کی سعی ناکام

(۱)

تحقیقات پر پابندیاں

شرمناک مغالطہ

... ایکشن action ...

Maulvi Shafi Daoodi and the other members of his party are only concerned to ascertain the facts for the information of the Conference and rely upon you to put them in the way of ascertaining the truth.

مولوی شفیع داؤدی اور ان کی پارٹی کے دیگر ارکان صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ کانفرنس کی اطلاع کے لئے واقعات معلوم کریں اور آپ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں کہ آپ انہیں حقیقت حال سے مطلع ہونے کا راستہ بتا دیں گے۔

... ascertaining the truth ...

... putting them in the way ...

مولانا شوکت علی کے متعلق معاصرین کی رائیں

بزدلی اور کوتہ نظری (انقلاب)

اپنی ذات کے نمائندے (ہند جدید)

انگریز کی آستانہ بوسی (زمیندار)

غلامی کا چارٹر (حقیقت)

جبن و بزدلی کی تعلیم (احرار)

انگریزوں کے ڈفالی (ریاست)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مصر میں چین کے مسلمانوں کا ایک علمی وفد

اسلامیان چین کے مذہبی و اقتصادی حالات

چین میں ایک جامعہ اسلامیہ قائم کرنے کی تجویز

طرابلس کے مجاہدین نے ابھی میدان نہیں چھوڑا

"ہمارے اسلحہ اطالوی فوج سے چھینے ہوئے ہیں"

جبل نفوسہ سے ایک طرابلسی مجاہد کا مکتوب

بیس سال سے مقابلہ اور عالم اسلامی کی چشم پوشی

سرحدی وفد پر مسلم یوتھ لیگ گیا کا عدم اعتماد

مولانا شفیع داؤدی سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ

چینی وفد کی شیخ ازہر سے گفتگو

اسمبلی میں وفد سرحد کے متعلق سوال و جواب کا تتمہ

مولانا شفیع داؤدی کی سراسیمگی و بدحواسی

ایوان اسمبلی میں آپے سے باہر ہو کر گالیاں دینے لگے

صدر اسمبلی نے اُنکے خلاف قاعدہ سوال کو روک دیا

مولانا شفیع داؤدی: ...

مسٹر پریسیڈنٹ: ...

سرہاول کے خط کا معاملہ

معاصر ملت کے معمے کا حل

(از نامہ نگار الجمعیۃ)

"Immediate"

معرفت ایڈیٹر الامان اردو ــ دہلی

(مولوی مظہر الدین) ــ دہلی

مولوی محمد شفیع داؤدی، ایم ایل اے

حکومت کی طرف سے خوشامد کرنے والوں کو ایک اور ٹھوکر

۲۲ فروری کو بھی کوئی اعلان نہیں کیا گیا

مسلمان پھر بھی کمیٹیوں کے ساتھ تعاون پر تیار ہیں

سنئے تھے کہ ۲۲ فروری کو مسلمانوں کے حقوق کے متعلق حکومت ہند کی طرف سے ایک اطمینان بخش اعلان ہونے والا ہے ...

گول میز کانفرنس میں کہا تھا کہ ملک معظم کی حکومت اگر ہندوستان میں فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ نہ ہو تو وسطے کر دیگی ...

اسمبلی کی کارروائی

کاغذ کی صنعت پر محصول کا مسودہ قانون

نئی دہلی ۲۴ فروری - آج اسمبلی نے لنچ کے واسطے اٹھنے سے قبل بانس کے گودے کی کاغذ دستکاری کے مسودہ قانون کو منظور کیا۔ مسٹر اے داس نے ترمیم پیش کی کہ مذکورہ تجارت کے تحفظ کی میعاد چار سال مقرر کی جائے مسٹر بارگن نے اس کی مخالفت کی۔ بالآخر ترمیم مسترد ہوگئی۔

بنیادی حقوق پر بحث

نہرو رپورٹ کا حوالہ

مولانا کو رہا ہونا چاہئے

وقت کی اہمیت

سیاسیات سے کورے

چینیوں کی چادروں اور بدنوں کا تحفظ

حضرت مولانا عبد العلیم الصدیقی کا عزم سفر

عراق، فلسطین، مصر اور عرب کی سیاحت

مولانا حبیب الرحمن، مولانا احمد علی، مولانا محمد چراغ اور ماسٹر محمد شفیع کو سزائیں

ایک ایک سال قید محض اور سی کلاس

شتاب کاری

رہنمائی گمراہی اور اس کا نتیجہ

پیریل کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی

بغاوت برما کے مقدمات کا فیصلہ

پانچ کو پھانسی اور ۱۳ کو کالا پانی

طبیعت اور عادت کا تجربہ

وست تعاون

مولانا شوکت علی اعتدال پسندوں کی صف میں

کیا صوبہ سرحد میں کامل سکون ہے

چین اور جاپان میں شدید جنگ

جاپانیوں کے مقابلہ میں چینیوں کی فتح

سپہ سالار کا قتل اور خوفناک حملے

شنگھائی ۲۵ فروری - ... جاپانی افواج نے کیانگ وان میں چینی فوجی صفوں کو یہ الگ کرنے کی زبردست کوشش کی ... انسانی طاقت، ہوائی طاقت، توپ، بندوق، مشین گن اور ٹینک کا استعمال کیا گیا ...

گولہ باری اور خون ریزی

رات کے حملے

چین بالکل تیار ہے

گولے کا جواب گولے سے

انواں کے دو جنگ

شنگھائی میں اختیارات

شنگھائی پر جاپان کا حملہ

جاپانیوں کے نقصانات

ایک سال تک جنگ کی تیاری

جاپان کی سرگرمیاں

کیا جاپان نے غلطی کی

جاپان کا نیا حملہ

سرحد کے قبائل میں شورش

فقیر علی کی سرگرمیاں

طلباء اور سول نافرمانی

صدر ڈسٹرکٹ بورڈ کا حکم

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

لوٹین رپورٹ پر احتجاج

۲۴ فروری کو جامع مسجد دہلی میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت ...

سرحد کی طرف مولانا شوکت علی کا انفرادی سفر

مجلس احرار کی جانب سے عدم اعتماد کا اعلان

حضرت مولانا عبد الکافی صاحب کا انتقال

حضرت مفتی صاحب کی طرف سے تعزیت نامہ

جمعیۃ علماء کی مجلس عاملہ کا جلسہ

اراکین مجلس کے نام اہم پیغامات

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مقدمہ

ہمدرد دواخانہ دہلی کا معائنہ

سر ہارا مہرکشن پرشاد کی رائے

مسلح موٹر اور معمولی موٹر کا تصادم

مسٹر شمبر ہالے کو سزائے قید

گھنٹہ گھر پر پکٹنگ اور گرفتاریاں

دہلی میں خانہ تلاشیاں

ایک عظیم الشان جلسہ کی روداد

پہلوانوں کے اکھاڑے میں "ضیغم اسلام" کی گرج

مولوی مظہر الدین کا فرار

دہلی ۲۴ فروری - کل صبح شہر کے در و دیوار پر ایک پوسٹر چسپاں دیکھا گیا جس کا پہلا اور جلی عنوان "مسلمانان دہلی کا عظیم الشان اجتماع" تھا ...

"پہلوں کی ڈنڈی"

اتحاد و اتفاق

جلسہ منتشر ہوگیا

ضابطہ تحفظ حقوق زوجین

تجویز گورنمنٹ بھوپال ۱۹۳۲ء

(ہمارے پاس حکومت بھوپال کی جانب سے ایک مسودہ قانون متعلق حقوق زوجین موصول ہوا ہے جسے ہم ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرنے میں حضرات علماء کرام بالخصوص اراکین جمعیۃ علمائے ہند کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مسودہ قانون کو ملاحظہ فرما کر اس پر خالص شرعی نقطۂ نگاہ سے غور فرمائیں اور اپنی رائیں اشاعت کی غرض سے بھیجیں۔ انشاء اللہ یہ تمام رائیں الجمعیۃ میں درج کی جائیں گی اور ہم بھی اس مسودہ کے متعلق آئندہ اشاعتوں میں اظہار خیال کریں گے۔ ایڈیٹر)

تمہید

ملک میں ایک عرصہ سے اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ جب کبھی نزاع باہمی اختلاف طبائع یا دیگر وجوہ سے مسلمانان حنفی مذہب بیرحیثیت مجبوری رشتہ نکاح سے آزادی حاصل کرنا چاہتی ہیں تو ان کو ایسی دشواریاں پیش آتی ہیں کہ ان کے سبب سے بسا اوقات نہ صرف ان کی بلکہ ایک جماعت کثیر کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ حالانکہ مذہب اسلام نے تمام افراد کے حقوق کا یکساں خیال رکھا ہے اور ہر ایک کی جائز ضروریات و احتیاجات کی مساویانہ و منصفانہ رعایت کی ہے۔ اور کبھی ...

شوہر خود مستند عاجز آفر لینی پیش کرے تو محکمہ قضا بوجہ مفقودی و عدم کفالت نان و نفقہ و عدم نشوز کے متعلق زوجہ مفقود سے حلف لینے کے بعد ذیل اشتہار حسب ذیل مضمون کے شائع کریگا۔

"چونکہ فلاں شخص اتنے عرصہ سے لاپتہ ہے اور اس نے اپنی اہلیہ مسماۃ فلاں کی خبر گیری نہیں کی نہ اس کے نان و نفقہ کا کچھ انتظام کیا۔ لہذا وہ جلد سے جلد اپنی جائے قیام صحیح پتہ سے محکمہ ہذا کو اطلاع دیکر اپنی زوجہ مسماۃ فلاں کی شکایت کا مناسب انتظام کرے ورنہ حسب مسلک امام مالک زوجہ اس کا نکاح ..."

[illegible]

(ب) فوراً نفاذ پذیر ہوگا۔

شوہر مفقود الخبر | دفعہ (۴) جب شوہر اپنے مکان سے چلا جائے اور لاپتہ ہو اور اس نے اپنی زوجہ کے نان نفقہ کا کچھ انتظام نہ کیا ہو۔ اور زوجہ بوجہ مفقودی ...

نمبر (۲) بعد گزرنے عدم ذرائع کفالت تاریخ اشاعت اشتہار گزرنے کے بعد اگر یہ شخص مذکور کا نہ معلوم ہوگا تو محکمہ قضا سے ان زوجین ...

لہ شامی جلد نمبر ۲ صفحہ ۵۰۰ لہ شامی جلد نمبر ۲ ۵۳ قاضی خاں جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۹۹

لہ قاضی خاں جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۹۸ لہ صعیدی حاشیہ کفایت الطالب جلد نمبر ۲ صفحہ ۔ ۱۰، ۵۳ صعیدی جلد نمبر ۲ صفحہ ، ۵۵ صعیدی نمبر ۲ صفحہ ، ۵۶ قاضی خاں جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۹۹۔

[illegible]

۱۳ فروری ۱۹۳۲ء

(۲) ریاست کشمیر میں جو مذہبی آزادی حاصل ہے ... مسلمانوں کی داڑھی کے بال نوچے ...

نظم در حسن حیات

ہندو دوکاندار ... ۱۲ فروری ۱۹۳۲ء

... حکم گورنر پنجاب باجلاس کونسل

(دستخط) ہی. سی. بکارنٹ. چیف سکریٹری حکومت پنجاب لاہور

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۳۲ء (زمیندار)

الہ آباد میں بم پھٹ گیا

ایک لڑکا مجروح ہوا

۲۲ فروری۔ کہا جاتا ہے کہ ... چوک کے قریب ایک بم پھٹ گیا۔ ایک لڑکا زخمی ہوا۔ بم معمولی ساخت کا تھا۔

...

روزنامہ احرار کی ضمانت ضبط کرلی گئی

کشمیر کے مضامین قابل اعتراض سمجھے گئے

حکومت پنجاب کا نوٹس

ناظرین کو یاد ہوگا کہ روزنامہ احرار کے اجراء سے قبل پانسو روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ ملک محمد صادق صاحب مدیر روزنامہ احرار نے ۴ دسمبر کو یہ ضمانت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں داخل کردی۔ آج چیف سکریٹری حکومت پنجاب کی طرف سے ملک صاحب کو نوٹس موصول ہوا ہے کہ بعض مضامین کی اشاعت کی بنا پر گورنر پنجاب باجلاس کونسل نے ضمانت بحق ملک معظم ضبط کرلی ہے۔ لیکن اس نوٹس سے یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ احرار کو آئندہ کس قدر ضمانت داخل کرنا چاہئے۔ نہ ہی اس مقصد کے لئے کوئی میعاد مقرر کی گئی ہے جو نوٹس حکومت کی طرف سے ملک صاحب کو موصول ہوا اس کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔

ضبطی ضمانت کا اعلان زیر دفعہ ۶ (۱) انڈین پریس (ایمرجنسی پاورز) ایکٹ ۱۹۳۱ء

...

بواسیر سوزاک کوڑھ سفید داغ اگر دوا کرتے کرتے تھک گئے تو بیری جڑی بوٹی کی دوا آزمائیے ... پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی سمری دربھنگہ

بارہ (۱۲) مارچ کو

آپ کا پہلا فرض

یہ ہوگا کہ آپ اپنی ضرورت کی تمام ادویات کا آرڈر پہلی ڈاک میں ڈال دیں یا جتنی رقم کا چاہیں منی آرڈر کردیں!

کیونکہ ایسا کرنے سے آپ کو تمام ادویات و کتب

نصف قیمت پر مل سکتی ہیں!

یا

جب تک آپ کا جمع شدہ روپیہ ختم نہ ہوگا ملتی رہیں گی

نوٹ:- امرت دھارا اور اس کے مرکبات بدستور سوا صرف ۱/۲ پر دیئے جائینگے!

فہرست ادویات رسالہ امرت اور رسالہ امراض مخصوصہ مستورات مفت طلب کیجئے۔ اور ضرورت کی ادویات پوسٹ کر دیجئے!!

ڈاک یا تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا ۔ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

نیٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

ہم آواز بلند کہتے ہیں کہ کوئی صاحب ہماری بہراپن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلادیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور نیٹ بہراپن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو تو ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے ... آرڈر کے وقت اپنا پورا پتہ معہ نام صاف لکھیے۔

کان بہنا، زخم، کم سننا، کان بند یا بھاری رہنا، ناسور ... کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب و اکسیر بے خطا دوا

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ ... محصولڈاک وغیرہ معاف

ہماری سرمہ ... استعمال ہے۔ فی شیشی چار آنے (۴)

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ فضل شاہ عالم پوسٹ بکس نمبر ۱۶۴ دہلی

دلہن بہار تیل

ایک سو روپے انعام اس شخص کو دئے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کریں گے۔

دلہن بہار تیل کے اوصاف

عید کی خوشی میں عید کے روز ملیں گے تو یہ آپ کو دو چند خوش کر دیگا۔ اور بالوں کی سیاہی قائم رکھنا، جڑوں کو مضبوط کرنا، بالوں کو چکدار اور ملائم کرنا، بالوں کو گھنا اور لمبا کرنا اس کا اصلی فعل ہے ... غرض یہ کہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو صاحب ایک مرتبہ بھی اسکو استعمال کریں گے۔ پھر دوسرا تیل پسند نہ کریں گے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

مولانا عزیز صاحب بی اے ایڈیٹر مدینہ کی رائے

مولانا مہر صاحب بی اے ایڈیٹر انقلاب کی رائے

ہندوستان کے

ایک سیٹھ نے چودہ لاکھ روپیہ دیا

تمام باتیں معدہ کی نیچرل قوتوں کو برقرار رکھنے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

حب مشتہی رجسٹرڈ

مولانا منظور صاحب ایم اے ایڈیٹر العدل کی رائے

مشتہی آفس چیچہ وطنی مظفر نگر

[illegible]

لہ قاضی خاں جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۰۰ لہ شامی جلد نمبر ۲ صفحہ ۵۶ لہ کلام قرآن۔ فابعثوا حکما الخ۔ لہ بیضاوی شریف صفحہ ۱۳۳

لہ کتاب زاد المعاد جلد ثانی صفحہ ۳۰ لہ رسالہ ابن زید متن کفایت الطالب برحاشیہ صعیدی جلد ۲ صفحہ ۲۰

لہ ہدایۃ اولین صفحہ ۱ لہ صعیدی جلد نمبر ۲ صفحہ ۔ لہ ہدایۃ اولین صفحہ ۔ لہ کتاب زاد المعاد جلد ثانی صفحہ ۔ لہ ہدایۃ اولین صفحہ ۔

لہ عبارت مندرجہ دفعہ (۱) توضیح نمبر ۵ و ۶ کے لئے کافی ہے لہ صعیدی جلد ۲ صفحہ ۔ لہ منہاج مع شرح المحلی صفحہ ۹ ، ۸ و صفحہ ۔ سطر (۱) لہ ہدایۃ اولین صفحہ ۔ لہ شرح کفایت الطالب جلد نمبر ۲ صفحہ ۔ لہ ہدایۃ اولین صفحہ ۔

(علم بڑی دولت ہے)

رعایتی اعلان نصف قیمت (صرف ایک دن کیلئے)

وہی حضرات اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ۱۲ مارچ ۱۹۳۲ء کو اپنی درخواست ڈاک میں ڈالیں کیونکہ یہ رعایت صرف ایکدن کیلئے ہے۔ اس فہرست میں سب اصل قیمتیں درج ہیں۔ آپ کو اس سے نصف قیمت پر مال دیا جائیگا بشرطیکہ آپ کے خط پر ۱۲ مارچ ۱۹۳۲ء کی مہر ہو۔ نصف قیمت کے علاوہ شاندار رعایتیں۔ پانچ روپے رعایتی قیمت کی خریداری پر ایک روپیہ اصل قیمت کی کوئی کتاب مفت ... رعایتی قیمت کی خریداری پر محصولڈاک معاف۔ مقررہ تاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۳۲ء کو یاد رکھیں ایسا نہ ہو کہ تاریخ گذر جانے پر آپ رعایت سے محروم رہیں۔

باورچی خانہ ... مذہبی کتابیں ... ناول ترجمہ ... عشقیہ ناول ... جاسوسی ناول ...

[illegible]

منیجر جنرل اسلامی اسٹور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہر شخص کا بال کالا کردیا۔ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے ... قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

مقویات سرتاج عالم

آتشک، گولیاں، قبض اور بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں۔ صحت و تندرستی کی نعمت کا م شاستر بالکل مفت طلب فرمادیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بال جڑ سے کالا

[illegible] ... پتہ بال کالا اسٹور کمپنی سمری دربھنگہ

اگر صحت پیاری ہے!

تو

رسالہ ہمدرد صحت طلب فرما کر اپنے مطالعہ میں رکھئے آپ اصول حفظان صحت سے واقف ہوجائیں گے اور کوئی بیماری پاس نہ آئے گی اس کے ہمراہ سات سو مجرب اور زود اثر ادویہ کی فہرست مفت مع جنتری روانہ کی جاتی ہے اس فہرست میں ایسی ایسی دنیا کی لاثانی اور مجرب ادویات ہیں جن کے ذریعہ آپ ہر بیماری کا علاج خود گھر بیٹھے ... کر سکتے ہیں۔ پتہ

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دھلی

روزنامہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دھلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ... ۵ ... ۹ ... ۱۳
... ۲۱ ... ۲۴ ... ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ ...
نصف صفحہ ...
ایک کالم ...

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان ناقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دھلی - یوم شنبہ ۲۶ ر شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ ر مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۷

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کے حقوق اور حکومت کا لیت و لعل (ملت)

مسلمانوں کے حقوق کے تصفیہ کے متعلق حکومت کے اعلان کی جو توقعات مسلمانوں کو تھیں ...

تصادم و نزاع کے اندیشے کو کچھ چنداں اہمیت نہ دیں تو ہم پر فوراً افتراق انگیزی کا الزام لگا دیا جائے ...

مولانا شوکت علی کا مسلک (زمیندار)

آج دہلی اور شملہ پر بہادر ونسٹ کا جھنڈا لہرا رہا ہے - ہندو بھی وہی ہے مسلمان بھی وہی ہے ...

مسئلہ سرحد (احرار)

ذخیرۂ طلا کی برآمد (حولی)

معاصر تاج کا پیغام
مولانا شفیع داؤدی کے نام

گئے تھے آپ پیشاور، حکومت کا یہ تھا ایما
حجاب مصلحت میں اس کو پوشیدہ نہ کرنا تھا
پس پردہ نگاہیں کار فرما ہیں زمانے کی
"نہاں کہ ماند آں رازے کزو سازند محفلہا"

(تاج مورخہ ۲۸ فروری)

انگریزی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کے لئے)

چین میں غیر ملکی افواج کی تعداد
ہانگ کانگ میں برطانیہ کی فوجی طاقت

شنگھائی میں فوجی طاقت ہر زمانہ میں مختلف رہی ہے لیکن ۵ فروری ۱۹۳۲ء کو فوج کی جو تعداد وہاں موجود تھی اس کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے - ہانگ کانگ میں برطانیہ کی تین رسالیاں ... شنگھائی برگیڈ کا نقشہ حسب ذیل ہے:-

الف اینڈ ایس - ایچ	۸۸۱
لنکن شائر رجمنٹ	۸۸۱
ولٹ شائر رجمنٹ	۸۸۱
رائل اسکاٹ فوسی مینٹیر	۸۰۰
شنگھائی والنٹیر کور	۱۰۰۰
ماؤنٹن بیٹری	۱۸۶
کمپنی آر۔اے۔ ایس۔سی	۱۰۰
جنرل ہسپتال	۱۰۰
میزان کل	۴۸۲۹

غیر ملکی بریگیڈ کی تعداد حسب ذیل ہے:- ممالک متحدہ امریکہ (۲۲۰۰) فرانس (۲۰۰۰) اٹلی (۵۰۰) مختلف (۵۰۰) ...

پرسوں ... رپورٹ میں ظاہر کردہ اعداد و شمار سے مختلف حکومتوں کی ہوائی طاقت کا صحیح مقابلہ نہیں ہوسکتا ... جرمنی کے ایک اخبار ... ہوائی طاقت کے اعداد و شمار کا نقشہ حسب ذیل ہے:-

ممالک متحدہ امریکہ کے طیاروں کی تعداد	۱۷۵۲
فرانس کے طیاروں کی تعداد	۱۶۶۷
اٹلی	۱۵۰۷
روس	۱۵۰۰
جاپان	۱۳۰۵
برطانیہ کے ...	۸۳۰
رومانیا کے طیاروں کی تعداد	۷۹۹
پولینڈ	۷۰۰
یوگوسلیویا	۶۲۷
زیکوسلیویکیا	۵۴۶
اسپین	۳۵۴
بلجیم	۱۹۵

روسی طیاروں کے اعداد و شمار ایک غیر معتبر رپورٹ سے اخذ کئے گئے ہیں ...

ہندوستان میں جاپانی جوتوں کی درآمد
۲۶ سے ۳۱ء تک کے اعداد و شمار

جب سے ہندوستان میں جاپانی جوتوں کی درآمد شروع ہوئی ہے اس وقت سے ہندوستان کی صنعت جفت سازی کو سخت نقصان ہو رہا ہے ...

مختلف ممالک کی ہوائی طاقت کا موازنہ
ہوائی بیڑوں کے اعداد و شمار

حلفیہ بیان اور سابق مشیر ال ضرغام اللہ خاں کا دعا

فی زمانہ جھوٹے مکار حکمت سے ناآشنا ... اشتہار سے بیمار ... اصول قدیم اور جدید کی رو سے ...

المشتہر
منیجر دواخانہ انیس الغرباء محلہ شاہ نظر راولپنڈی

تجارت کرو - فائدہ اٹھاؤ
نمونہ کی گانٹھ مالیتی یکصد و دو صد

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے - تھوڑے سرمایہ والے اصحاب اور پردہ نشین مستورات نہایت آسانی سے یہ تجارت کر سکتی ہیں - موسم بہار و گرم کے مناسب حال کٹ پیس کی یکصد روپیہ یا دو صد روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر آزمائش کریں - ... ہر گانٹھ میں ... چہارم رقم پیشگی آنی چاہیے -
جلد گانٹھ منگوائیں اور تجارت کرکے فائدہ اٹھائیں مفصل لسٹ طلب کریں - اخبار ہذا کا حوالہ ضرور دیجئے -

دی امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱
(گورنمنٹ سے رجسٹرڈ)

خالص کیسٹر آئل
سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں - مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں - مرد، عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں - گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں -
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں -

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی
CASTOPHEN MAFG: Co: (INDIA)
POST BOX No: 88 KARACHI

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائیں ہیں انہیں سے ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے اسمیں وہ احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب دی ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد ... دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے - کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ... اس کتاب کا پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دوسرے اڈیشن بھی قریب الختم ہیں ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روز انکی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا ہے تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا - دونوں جلدوں کے یکجائی خریدار کو صرف ... میں دونوں جلدیں دیجائیں گی

ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دھلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہیں اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے ... اس کمی کو پورا کرنے کیلئے ... قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے ...

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ... صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ... علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو ملاحظہ فرما کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ دس روپے علاوہ محصولڈاک
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں ایسے سواد و سر قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں -
نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل نگین اور جاذب نظر ہے جس پر بہترین بلاک طبع کرائے گئے ہیں۔ اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔
محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... بلا جلد مجلد ... علاوہ محصولڈاک ...

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت صحیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے سے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
حصہ اول ہدیہ ... قسم اعلیٰ سفید کاغذ ... علاوہ محصولڈاک ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دھلی

مجلس احرار اور حکومت کشمیر میں مصالحت کے متعلق

صدر جمعیۃ علماء ہند اور کشمیر گورنمنٹ کی خط و کتابت

حامداً و مصلیاً و مسلماً

نومبر ۱۹۳۱ء کی آخری تاریخوں میں (شیخ محمد صادق صاحب کی سعی مفاہمت کی ناکامی اور مولوی انیس احمد اور نواب بھیا فریدالدین کی اپنے اس خیال میں کہ وہ حکومت ہند کے کسی ذمہ دار افسر سے کوئی دعوتی خط لا سکیں گے مایوسی کے بعد) مولوی انیس احمد اور نواب بھیا فریدالدین نے حضرت مفتی صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب سے دریافت کیا کہ اگر ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر آپ کو گفتگوئے مصالحت کے لئے دعوت دیں تو آپ احرار اور حکومت کشمیر کے درمیان مفاہمت کرانے کے لئے آمادہ ہونگے یا نہیں۔

...

ہم تو جہاں چاہیں منتقل کر سکتے ہیں۔ البتہ احرار لیڈرز جو انگریزی حکومت کے قیدی اور پنجاب کے مختلف جیلوں میں ہیں ان کو ایک جیل میں جمع کرنے کے لئے حکومت پنجاب سے کہنا ہوگا۔ مگر یہ کوئی وقت طلب بات نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا انتظام آسانی سے اور جلد ہو جائے گا۔ میں آج یا کل یہاں سے لاہور جاؤں گا اور حکومت پنجاب کے ذمہ دار افسروں سے گفتگو کر کے ۱۷ یا ۱۸ دسمبر تک آپ کو اطلاع دوں گا۔

...

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

قضیہ کشمیر پر غور و بحث

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس جمعیۃ کے دفتر میں ۹ فروری کو شب کے نو بجے بصدارت حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ شرکائے اجلاس میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب محدث۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعۃ صوبہ بہار و اڑیسہ۔ حضرت مولانا عبدالحلیم الصدیقی۔ حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل حضرت مولانا نورالدین صاحب بہاری۔ حضرت مولانا فخرالدین صاحب صدر مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد۔ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔ حضرت مولانا مبارک حسین صاحب پرنسپل دارالعلوم میرٹھ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کٹھوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۹ فروری سے آج ۱۰ فروری کی دوپہر تک مجلس کی چند نشستیں ہوئیں ہنوز اجلاس جاری ہے قضیہ کشمیر پر نہایت غور و خوض کے ساتھ بحث کی گئی۔ مفاہمت کے متعلق تمام خط و کتابت پیش ہوئی۔ صوبہ سرحد کے مسئلہ پر بھی نہایت غور و فکر کے ساتھ مباحثہ رہا۔ متعدد حضرات نے اس بحث میں کافی حصہ لیا اور واقعات پر روشنی ڈالی۔ اس وقت تک چند تجاویز منظور کی جا چکی ہیں۔

جناب مولانا نثار احمد صاحب سابق صدر جمعیۃ علماء ہند اور مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی۔ مولانا عبدالکافی صاحب الہ آبادی مولانا عبدالکافی صاحب کانپوری کے انتقال پر ملی رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے۔

حضرات علمائے کرام کی گرفتاری اور بالخصوص صوبہ سرحد کے مسلمانوں کی قربانیوں پر مبارکباد پیش کی گئی ہے۔

مڈلٹن رپورٹ کو سخت غیر منصفانہ اور ناقابل اعتماد قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مسلمان اس کو کسی طرح قبول نہیں کر سکتے۔

حکومت کشمیر کے زہرہ گداز مظالم پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں مجلس احرار کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔

مجلس نے اس امر کو تکلیف کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ انگریزی حکومت نے تحریک کشمیر کو اپنی کاربراری کا ذریعہ بنایا ہے اور ریاست پر اپنا اقتدار قائم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری مہاراجہ کشمیر پر بھی عائد کی ہے۔ حکومت کشمیر اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے درمیان مصالحت کی غرض سے جو خط و کتابت ہوئی تھی اس کی اشاعت کی اجازت دیدی گئی ہے جو کسی دوسری جگہ شائع کی جا رہی ہے۔

مجلس عاملہ جمعیۃ علمائے ہند کا اجلاس ہنوز جاری ہے۔

جہاز علوی کراچی سے روانہ ہو گیا

اکبر جہاز آٹھ مارچ کو روانہ ہوگا

حاجی عبدالغنی صاحب صدر حج کمیٹی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حاجیوں کا جہاز علوی کراچی سے ۲۹ فروری کو روانہ ہو گیا اس جہاز میں بمبئی سے ۲۲۱ حجاج سوار ہوئے تھے اور کراچی سے ۱۳۸۔ جہاز اکبر کراچی سے آٹھ یا نو مارچ کو روانہ ہوگا اس جہاز کے لئے درجہ اول کا ٹکٹ نہیں مل سکتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۶ ماہ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ ہجری

"انقلاب" کا دجل و فریب

سرحدی وفد کو بے قصور ثابت کرنے کی سعیٔ ناکام

(۲)

مولانا شوکت علی کا دورہ

ہمارے نامہ نگار کو مولانا شوکت علی کے دورۂ سرحد کے متعلق نہایت دلچسپ اور پُراسرار معلومات بہم پہنچی ہیں جنہیں ہم آج کی اشاعت میں درج بھی کر رہے تھے مگر بعض ضروری مضامین کے باعث ان کی اشاعت کو ملتوی کر دینا پڑا۔ امید ہے کہ ناظرین الجمعیۃ جب ان تفصیلات کو ملاحظہ فرمائیں گے جو ہمیں موصول ہو چکی ہیں تو انہیں بے انتہا حیرت ہوگی۔ اور وہ دیکھیں گے کہ ڈاڑھی زندہ کا راز فاش ہو جانے اور اس کا حشر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے باوجود اب بھی ایسے "بہادر" اور "جری" مسلمان موجود ہیں جو جہاد اسلامی کے خلاف اور مسلمانوں کی عام مخالفت کے علی الرغم صوبہ سرحد میں جانے اور وہاں حکومت کے مقاصد کو پورا کر لینے کے لئے تیار و آمادہ ہو سکتے ہیں۔ مولانا شوکت علی کے اغراض و مقاصد ان کی روانگی کے حالات، ان کے استقبال کی کیفیت باشندگان سرحد کا طرز عمل اور بہت سے اہم امور پر الجمعیۃ کا نامہ نگار انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالے گا۔

فلسطین میں عمر مختار شہید کے نام کی سڑک

اطالوی سفیر کا خوف و ہراس

غزہ کی میونسپلٹی نے ایک تجویز منظور کی ہے کہ وہاں کی ایک سڑک کا نام شارع عمر مختار رکھا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد القدس کے اطالوی قنصل نے اعتراض کیا کہ یہ فیصلہ اطالوی حکومت کے خلاف جذبات منافرت پھیلائے گا اور اس سے اطالیہ کو اذیت پہونچے گی۔ اس کا جواب صدر بلدیہ فہمی بک حسینی نے دے دیا جس میں آپ نے ... یہودیوں نے بھی بعض لیڈروں کے نام ... پہلے ان کے ناموں کو تبدیل کیا جائے کیونکہ مسلمانوں کو ان سے روحانی اذیت پہونچتی ہے۔ غزہ کی میونسپلٹی نے ایک ایسے شخص کی یادگار قائم کی ہے جو نہایت نیک نام، پاک نفس اور معزز و مکرم ہے۔

الہ آباد میں پولیس اسٹیشنوں پر متعدد بم پھٹے

پولیس کے خلاف ایک گہری سازش

تھانہ پر بلوائیوں کا حملہ۔ چار آدمی ہلاک

الہ آباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ گزشتہ ۔۔ فروری کو بہادر گنج کی چوکی کے پاس بم کے حادثہ کے بعد شہر کی مختلف پولیس چوکیوں میں بم پھٹے۔ ۲۵ فروری کی شب میں تو سول اسٹیشن کی پولیس لائن میں ایک نہایت ہی خطرناک بم ملا اور پھر اس کے بعد دوسرے دن صبح کو ... پولیس اسٹیشن کی چھت پر ایک بم پھٹا اور پھر اسی طرح اتوار کی شب میں ... ایک بم پھٹا اور دوسرا بم تھانے کے باورچی خانہ کے پاس ملا۔

یہ سب بم تقریباً ایک ہی قسم کے تھے ... اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس سازش کی تہہ میں ایک ہی جماعت کے افراد ہیں ...

اسی سلسلہ میں یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ گزشتہ ۱۹۳۰ء کے جون میں اسی طرح ایک ہی زمانہ میں بم کے متعدد حادثے پنجاب میں ہوئے تھے۔ اس وقت سرکاری طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ان کی غرض صرف یہ ہے کہ پولیس والوں کو پریشان کیا جائے۔ اسی طرح اب بھی معلوم ہوتا ہے کہ الہ آباد میں رات کی نگرانی کے متعلق انتظامات کئے گئے ہیں۔

پٹنہ ۲۷ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مظفر پور نے اطلاع دی ہے کہ تحصیل سیتامڑھی تھانہ شیوہر میں تقریباً سات ہزار آدمیوں کے ایک مجمع نے منظم طریقے پر اتوار کے دن تھانہ پر حملہ کر دیا۔ مجمع پتھر اور لاٹھیوں سے مسلح تھا۔ ایک افسر اور گورکھا پولیس کے دو آدمیوں کو لاٹھیوں کے زخم آئے۔ پولیس نے چار بیٹی کارتوس چلائے اور مجمع کو منتشر کیا۔ چار آدمی مارے گئے اور آٹھ آدمی زخمی ہوئے۔ دو شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس اور روس

ایک طرف تحدید اسلحہ دوسری طرف جنگ

روسی نمائندہ کا زبردست اعتراض

جنیوا ۲۵ فروری۔ تحدید اسلحہ کی کانفرنس کے سامنے پھر ایک نہایت اندیشناک صورت پیدا ہو گئی۔ روس اور یورپ کی دیگر حکومتوں میں کھلم کھلا مخالفت ہو گئی جس وقت ابتدائی کانفرنس کی رپورٹ منظور کی جا رہی تھی تو روس کی طرف سے اس کے نمائندے موسیو لٹوینوف نے یہ شکایت کی کہ رپورٹ غیر اطمینان بخش ہے چنانچہ ان کی مخالفت کا یہ نتیجہ ہوا کہ کانفرنس نے رپورٹ کا منظور کرنا ملتوی کر دیا اور روس کو پھر موقعہ دیا گیا کہ وہ دوسری نشست میں اپنی قرارداد پیش ...

... اسلحہ چین کی طرف جا رہے ہیں۔ موسیو لٹوینوف کی اس تجویز کی تائید صرف ترکی نمائندوں نے کی جو بالآخر دوسروں کی تائید کی وجہ سے مسترد ہو گئی۔

دارالعوام میں حکومت ہند کی پالیسی کی حمایت

اقلیتوں کو مطمئن کرنے کی کوشش

ہندوستانی اخبارات پر الزام

لندن ۲۹ فروری۔ دفتر نمارجہ ہند کے اخراجات پر مباحثہ کے سلسلہ میں ہندوستان کی حکومت کی روش پر مباحثہ ہوا لیکن وزیر ہند سر سیموئل ہور نے اپنی تقریر کو صرف ہندوستانی عمال حکومت کی روش کی حمایت تک محدود رکھ کر دارالعوام کی مخالف پارٹی کو بہت مایوس کر دیا۔ وزیر ہند نے عارضی اور ہنگامی اختیارات کے متعلق کہا کہ وہ ملک میں نراجی حالت کا مقابلہ کرنے کیلئے نہایت ضروری ہیں اور انہیں نہایت احتیاط اور سمجھ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے چند ہندوستانی اخبارات کا ذکر کیا جن میں معاندانہ ...

سر سیموئل ہور نے اقلیتوں کے حقوق کا ذکر کرکے کہا کہ وہ اس معاملہ میں حکومت ہند سے برابر نامہ و پیام کر رہے ہیں اور انہوں نے وائسرائے کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ اقلیتوں کو ذرا صبر کرنے کی تلقین کریں کیونکہ اس کے متعلق اب تک وہ کوئی اعلان کرنے کے قابل نہیں ہو سکے ہیں۔

تمام اقلیتوں کو جن میں مسلمان بھی شامل ہیں یہ یقین دلایا کہ حکومت نے اس بارے میں جو اعلانات اور جو وعدے کئے ہیں ان سے ہرگز ہٹ نہیں سکتی وہ ان پر برابر قائم رہیگی۔

وزیر ہند نے ہندوستان کی اقتصادی مشکلات کا ذکر کرکے کہا کہ گو ہندوستان اس وقت شدید مشکلات میں مبتلا ہے تاہم حالات بہت کچھ درست ہو گئے ہیں اور موجودہ حالت میں ہندوستان کی حالت دنیا کے تمام دیگر ممالک سے اقتصادی اعتبار سے بہت بہتر ہے۔

مسٹر مہر علی اور مالوی جی کے فرزند کو سزا

پولیس کے نوٹس کی تعمیل نہ کرنے کا جرم

بمبئی ۲ مارچ۔ مسٹر یوسف مہر علی کارکن یوتھ لیگ اور پنڈت مدن موہن مالویہ کے فرزند پنڈت مکند مالویہ کل پولیس کے نوٹس کی تعمیل نہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے تھے ان کو آج مسٹر مکند مالویہ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک سال قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر مہر علی پر ایک سو روپیہ اور پنڈت مکند مالویہ پر دو سو روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ بصورت عدم ادائیگی تین تین ماہ قید کی مزید سزا بھگتنی ہوگی۔ مسٹر مہر علی نے فرمایا کہ انہیں تھانہ میں جانے کے لئے دس منٹ کی مہلت دی گئی تھی جبکہ وہ کرایہ کی موٹر میں خیر بروکرز کے جلسہ میں گئے اور وہاں ان کے رو برو تقریر کی وہیں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

شاہ ایران کو مصطفیٰ کمال پاشا کا تحفہ

ترکی ساخت کے ایک طیارہ کی پیشکش

مصطفیٰ کمال پاشا کی طرف سے توفیق رشدی بک ایران پہونچے اور انہوں نے شاہ ایران کو غازی موصوف کا سلام پہونچایا۔ توفیق رشدی نے رضا شاہ پہلوی کو اطلاع دی کہ اعلیٰ حضرت غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے جلالتمآب کو ترکی ساخت کا ایک ہوائی جہاز بطور تحفہ پیش کیا ہے۔ یہ طیارہ قیصری شہر کے کارخانہ میں تیار ہو رہا ہے۔ تکمیل کے بعد ایک ترکی ہوا باز جہاز مذکور کو ایران پہونچا آئے گا۔

گورنر بنگال کی حملہ آور لڑکیوں کی رہائی

بنگال آرڈیننس کے ماتحت دوبارہ گرفتاری

کلکتہ ۲۹ فروری۔ جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر بیتھون کالج کی جن دو لڑکیوں پر گورنر بنگال پر حملہ کے الزام میں مقدمہ چلا رہا تھا چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے انہیں چھوڑ دیا لیکن اس کے بعد بنگال آرڈیننس کے ماتحت پھر گرفتار کر لیا۔

افغانی جنگی قلعہ کی تعمیر

شاہ نادر خاں نے آرڈر دیدیا

پشاور ۲۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ غازی محمد نادر شاہ نے ہندوستان اور افغانستان کی سرحد پر تورخم میں ایک زبردست جنگی قلعہ تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ شنواریوں میں بغاوت کا مستقل سد باب ہو جائے۔ ایک جرمن فرم کو قلعہ کی تعمیر کا ضروری سامان اور سامان بہم پہنچا نا جائے گا آرڈر دیدیا گیا ہے۔

فرانس سے ٹیونس کے مسلمانوں کی فریاد

ٹیونس کے مسلمانوں نے فرانسیسی کمشنر کے پاس ایک درخواست بھیجی ہے جس میں حکومت فرانس سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسیحی مشنریوں کے نام ایک حکم امتناعی جاری کرے کہ وہ اسلامی مدرسوں میں آکر مسلمانوں بچوں کو تبلیغ نہ کیا کریں اور نہ انہیں انجیل کے عربی نسخے تقسیم کیا کریں۔ ان کی یہ تبلیغ بالغ اور تعلیم یافتہ مسلمانوں تک محدود ہونی چاہئے تاکہ وہ حق کو باطل کو عقل کی کسوٹی پر پرکھ سکیں۔

طبیہ کالج کی ہڑتال

چین اور جاپان کی جنگ میں انسانی خون کا سیلاب

چینیوں کو زبردست شکست کیانگوان پر جاپان کا قبضہ

بارہ ہزار جانوں کا اتلاف مصالحت کے لئے گفت و شنید

چین کی طرف سے جاپانی حملوں کا زبردست مقابلہ

شنگھائی ۲۵ فروری۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ انہوں نے میاؤ ہنگچن میں چینی محاذ کو توڑ دیا جو کیانگ وان سے دو میل مغرب میں ہے کیانگوان میں آج صبح جو لڑائی شروع ہوئی تھی چینی اس کی شرکت کے لئے جوق جوق چلے آ رہے ہیں جاپانی فوجیں ...

کیانگوان پر چینیوں کا قبضہ

لندن ۲۸ فروری۔ ایک ہفتہ کی مسلسل معرکہ آرائی کے بعد شنگھائی کی جاپانی فوجوں نے آخر کار کیانگوان پر قبضہ کر ہی لیا۔ جاپان کیا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے وہاں سے چینی فوجوں کو بالکل بھگا دیا۔ ان ... پر جاپان نے نہایت ہی زبردست گولہ باری کی ...

چینیوں کا زبردست مقابلہ

گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز

بیس لاکھ پونڈ کی منظوری

... لاکھ پونڈ قرضہ کی منظوری دیدی ہے۔

برلن ۵ مارچ۔ شنگھائی کا ایک پیام مظہر ہے کہ جرمن سفیر اعظم نے چینی توپخانہ کی گولہ باری کی وجہ سے سفارتخانہ خالی کر دیا ہے یہ گولہ باری جرمن سفارتخانہ کے قریب جاپانی سفارتخانہ اور دوہا ... پر ہو رہی تھی۔

... میں موجود ہے اور جنگ کے ہر طرح سے آراستہ ہے۔

جاپان کے سرجنگی جہاز اس وقت شنگھائی کے سامنے لنگر انداز ہیں ... میں چالیس توپیں بڑے قسم کے ہیں۔

جاپان کی فوجیوں کی تعداد ۷۲ ہزار ہے

... اقلیتوں کے دیگر مطالبات کو ملتوی کر دیا گیا کہ انہیں ارکین کی اطلاع کے لئے گشت کرایا جائے۔

اچھوتوں کے ساتھ مراسم اور دیگر صورتوں میں جو تفریق کی جاتی ہے اسے غیر قانونی قرار دیا گیا۔

اینگلو انڈین جماعت کی تعلیم وغیرہ کے لئے جو مخصوص انتظامات ہیں اس پر بحث شروع کی گئی لیکن کوئی بات طے نہیں ہوئی ہے۔

صوبہ سرحد کیلئے گورنر کا تقرر

ملک معظم کی طرف سے منظوری

نئی دہلی ۲ مارچ۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم نے آنریبل لفٹنٹ کرنل سر رالف گرفتھ نائٹ سی۔ آئی۔ ای کو صوبہ سرحد کا گورنر مقرر کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ آپ کی تقرری اسی وقت عمل میں آئے گی جب کہ صوبہ سرحد کو گورنر کا صوبہ بنانے کی جملہ آئینی تبدیلیاں مکمل ہو جائیں گی۔

فلسطین میں سیاسین کا اجتماع

لارڈ ریڈنگ۔ امیر شرق اردن اور خدیو مصر کی ملاقات

فلسطین میں برطانوی ہائی کمشنر نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں لارڈ ریڈنگ مرفلپ سپن اور سابق خدیو مصر نے شرکت کی۔ جلسہ میں امیر عبداللہ والی شرق اردن مع اپنے وزیر اعظم اور مشیروں کے موجود تھے۔ واپسی پر لارڈ ریڈنگ نے مصر کے والی اور وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ سابق خدیو مصر اپنے دوست حسن خالد پاشا کے ہمراہ مصطفیٰ کمال پاشا سے ملاقات کرنے کیلئے انقرہ تشریف لے گئے۔

گول میز کانفرنس کی کمیٹی کا اجلاس

اقلیتوں کے حقوق پر بحث

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی (مجلس عاملہ) کے اجلاس کل جمعہ کے دن ساڑھے دس بجے سے اور پرسوں جمعرات کے دن شام کو پونے پانچ بجے سے ہوئے پرسوں کے اجلاس میں مسٹر جیکر نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سرکاری اسکولوں میں فرقہ وارانہ تفریق کا لحاظ نہ کیا جائے اس پر دیر تک بحث ہوتی رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس مسئلہ کو مزید غور کے لئے اور نئے طور پر تصفیہ کے لئے دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کے سلسلہ میں کانگریس نے جو اسکیم تیار کی تھی اسے پیش کیا گیا اور اس پر دیر تک بحث ہوئی۔ آخر میں طے پایا کہ بنیادی حقوق کے سلسلہ میں ...

وزیر دربار افغانستان کی آمد

مشترکہ بورڈ کی طرف سے استقبال

حضرت سردار احمد شاہ خان صاحب وزیر دربار افغانستان سفر یورپ کو تشریف لیجاتے ہوئے آج صبح ڈھائی بجے دہلی سے گزرے۔ آپکے تشریف لانے کا صحیح حال رات کو معلوم ہوا۔ اس وقت شہر کے سربرآوردہ اصحاب اور اراکین بورڈ کو اطلاع دیدی گئی مگر ...

ناظم جمعیۃ علماء ہند اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمات

دونوں مقدمے آئندہ کیلئے ملتوی کر دیئے گئے

۲۶ فروری کو حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کی سماعت دہلی ڈسٹرکٹ جیل میں شروع ہوئی۔ چونکہ مسٹر الیسر ایک ماہ کی رخصت پر گئے ہوئے ہیں اسلئے مسٹر پول نے مقدمہ کی سماعت کی اور بغیر کسی کارروائی کے مقدمہ آئندہ ۷ مارچ کے لئے ملتوی کر دیا۔

اسی طرح مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کی سماعت کیلئے ۲۹ فروری مقرر تھی مگر مسٹر پول نے کچہری سے کہلا بھیجا کہ مقدمہ ۲ مارچ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

مسٹر آصف علی گرفتار کر لئے گئے

دہلی یکم مارچ۔ گزشتہ شب کو نو بجے کے بعد مسٹر آصف علی کو ایمرجنسی آرڈیننس کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ شیخ اکرام الحق صاحب سب انسپکٹر تھانہ دریا گنج نے مسٹر آصف علی ...

شاردا ایکٹ کو منسوخ کرنے کی تجویز مسترد

نئی دہلی یکم مارچ۔ راجہ رگھونندن پرشاد سنگھ نے آج کونسل آف اسٹیٹ میں شاردا ایکٹ کو منسوخ کرنے کی ایک تجویز پیش کی۔ مسٹر ایمرسن نے کہا کہ یہ قانون دو سال قبل اسمبلی میں کثرت رائے سے پاس ہوا تھا۔ اس قانون سے نہ کوئی بے چینی پیدا ہوئی ہے اور نہ اس نے معاشرتی زندگی میں خلل اندازی کی ہے قانون کی حیثیت کچھ تادیبی حکم رکھتی ہے گو اس کے ماتحت مندرجہ مقدمات کی تعداد کم ہے تجویز بالآخر مسترد ہو گئی۔

دہلی میں احراری قافلہ کی آمد

دہلی ۳۰ فروری۔ کل ۱۰ بجے صبح کی گاڑی سے گیا سے چھ رضاکاروں کا ایک جتھا دہلی آیا۔ مجلس احرار نے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ یہ لوگ عنقریب لاہور روانہ ہو جائیں گے۔

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا سفر

فرزند ارجمند کا تولد

حضرت مولانا الحاج حافظ عبدالحلیم صاحب صدیقی امسال زیارت بیت اللہ کیلئے حرمین شریفین تشریف لے جائیں گے۔ مولانا کا ارادہ ہے کہ حج سے فارغ ہو کر ممالک اسلامیہ (فلسطین، عراق، مصر، دمشق وغیرہ) کی سیاحت فرمائیں۔

نہایت مسرت کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ممدوح کو فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد طارق نجم الدین رکھا گیا ہے۔ ہم اس مبارک تولد پر حضرت مولانا کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خالق اکبر مولود مسعود کو عمر طبعی عطا فرمائے اور نیکی و سعادت سے اس کو بہرہ مند فرمائے۔ آمین

تمام دنیا کی پاپیادہ سیاحت

دو مسلم نوجوانوں کی اولوالعزمی

دو مسلم نوجوان آجکل دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ ایک کا نام ... جن کی عمر اٹھارہ سال ہے (محمد قاسم) ہے دوسرے نوجوان کا محمد فخر الدین ہے۔ ان کا ارادہ تمام دنیا کی پاپیادہ سیاحت کا ہے۔ یہ دونوں کلکتہ سے دہلی پاپیادہ پہونچے ہیں ان کا یہ عزم و ارادہ حیرت انگیز ہے امید ہے کہ ہندوستان کے لوگ اپنے ان نونہال فرزندوں کا پُرجوش استقبال کرکے ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

منچوریا کی جدید آزاد حکومت پر عتاب

نیویارک یکم مارچ۔ حکومت چین نے فیصلہ کیا ہے کہ منچوریا کی جدید "آزاد" ریاست کے خلاف جو جاپانی سیادت میں سابق شہنشاہ چین کے ماتحت قائم کی گئی ہے تعزیری مہم روانہ کی جائے۔

شکریہ خصوصی

ہم جناب پروفیسر ایم۔ ایس مرزا صاحب ... کے بصمیم قلب شکر گزار ہیں کہ آپ "الجمعیۃ" کی ترقی و فلاح کے لئے ہمیشہ نہایت اخلاص اور ...

سٹیزن لیگ کے جلسہ میں دیہاتیوں کا عظیم الشان اجتماع

جلسہ پر سودیشی لیگ کا قبضہ اور مسٹر آصف علی کی تقریر

دیہاتی ہی پیٹے گئے۔ داعیان جلسہ کیخلاف زدوکوب کا مقدمہ

دہلی ۲۹ فروری۔ کل شام کو چار بجے کمپنی باغ آزاد میدان میں دہلی سٹیزن لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد ... چند دیہاتیوں اور کھتیکوں نے شرکت کرکے جلسہ کو پُر رونق بنایا۔ جلسہ کی شرکت کیلئے شاہدرہ اور قرب و جوار کے دیہاتیوں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا کیونکہ عام طور پر یقین کیا جاتا تھا کہ لیگ کے اس "عظیم الشان" اجلاس میں دہلی کے شرفاء شریک نہ ہوسکیں گے۔ ان دیہاتیوں کو پہلے ملوں پر جمع کیا گیا جہاں ان کی لاریوں سے تواضع کی گئی دہلی سے بھی بعض مزدوروں کو چار چار آنے دیکر جلسہ میں شریک کیا گیا تاکہ یہ سب حضرات ملک خان بہادروں اور رائے صاحبوں کی سیاسی تجاویز کی "علی وجہ البصیرت" تائید و حمایت کریں۔ دہلی سٹیزن لیگ کے متعدد مختصر جلوس مرتب کئے گئے تھے ایک جلوس باوردی ضلعداروں کا تھا دوسرا جلوس عربی لباس والے مصنوعی "بدوؤں" کا تھا ... اور دیہاتیوں پر مشتمل تھے جن کو ... باغ میں جمع کرکے لڈو وغیرہ تقسیم کئے گئے ...

سٹیزن لیگ کا پریشان جلسہ

مسٹر شرما نے دعویٰ واپس لے لیا

جناب مولانا احمد اشرف صاحب راندیری کا عزم وطن
جمعیۃ علمائے صوبہ برما کی طرف سے الوداعی دعوت

۸ رشوال المکرم ۱۳۵۰ھ شب بعد نماز عشاء مطابق ۱۵ فروری ۱۹۳۲ء جناب مولانا احمد اشرف صاحب راندیری نائب صدر جمعیۃ علمائے صوبہ برما کے عزم وطن مالوف راندیر کے سلسلہ میں جمعیۃ موصوفہ کی طرف سے دفتر جمعیۃ واقعہ مغل اسٹریٹ رنگون میں الوداعی جلسہ قرار پایا جس میں اراکین جمعیۃ کے علاوہ دیگر معززین و عمائد شہر بھی شریک ہوئے۔ اولاً جناب قاری شیخ حمزہ صاحب مدنی خطیب وامام مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے تلاوت کلام پاک فرمائی اور اس کے بعد تحریک ناظم جمعیۃ و تائید جناب مولانا عبدالغنی صاحب ... جناب مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب راندیری مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔ باجازت صدر جلسہ جناب مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی ناظم مدرسہ راندیر نے ایک پرمغز بسیط تقریر فرمائی جس میں جناب مولانا احمد اشرف صاحب کی بحیثیت نائب صدر خدمات جلیلہ اور ان میں شبانہ روز غایت شغف و انہماک کا بو ضاحت تمام بیان فرمایا اور واقعات سے ثابت کیا کہ مولانا ممدوح کی ذات بابرکات جمعیۃ علمائے صوبہ برما کے لئے روح رواں تھی۔ آپ کی تقریر ختم ہونے ...

نمایاں انجام ہوئے وہ سب جناب مفتی صاحب صدر جمعیۃ کے تقدس و تقویٰ و توجہات خاصہ اور حضرات اراکین جمعیۃ کے اخلاص و للہیت کے ثمرات تھے۔ جناب مفتی صاحب البتہ اس قابل ہیں کہ ان کو "روح رواں" کہا جائے۔ اس جوابی تقریر کے بعد جناب مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی نے کھڑے ہو کر پہلے تو مولانا ممدوح کو خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ میں جمعیت علماء کی طرف سے آپ کے الفاظ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے صدر جمعیۃ علماء کے بارہ میں فرمائے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ جمعیۃ کے "روح رواں" ہیں اور جناب مفتی صاحب "روح اعظم" اور ان دونوں میں کچھ منافات نہیں اس کے بعد ناظم جمعیۃ نے تمامی حضار جلسہ کی تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کیا پھر آخر میں جناب مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب صدر جلسہ نے دعا پر جلسہ ختم کیا۔ ختم جلسہ کے بعد حاضرین کی خدمت میں آئس کریم اور سموسہ پیشکش کیا گیا اور تقریباً ۱۱ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ عین برخاستگی کی حالت میں جناب شاہد احمد زماں صاحب اور جناب مسٹر سید بخشش احمد صاحب نے جناب ممدوح کی شان میں فی البدیہ برجستہ اور برمحل اپنے چند اشعار پڑھ کر حاضرین کو نہایت درجہ محظوظ فرمایا انہوں نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ اور ختم دعوت پر خواکہ پیش کئے گئے۔ ذیل میں وہ سپاسنامہ جو جناب مولانا احمد اشرف صاحب راندیری کی خدمت میں پیش کیا گیا درج کیا جاتا ہے۔

سپاسنامہ

...

میرے متعلق جو جمعیۃ کا روح رواں ہونا فرمایا گیا ہے اس کو تو سنکر مجھکو اس قدر شرم دامنگیر ہوتی ہے کہ گردن نہیں اٹھتی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ علمائے صوبہ برما نے جو اسلامی خدمات اور کارہائے ...

کارگذاریاں آپ کے ہاتھ عظیمہ کی بھی بہت کچھ رہین منت ہیں۔ آپ کے روضۂ علم و فضل کے نفحات اور آپ کے حدیقۂ مواعظ و تذکرکے نفحات مسلمانانِ رنگون کے گلزار دیانت و امانت کو عطر بیز بنانے کا سبب رہے ہیں اور آپ کی ساعی جمیلہ سے استعداد عوام کی کیاریوں میں رشد و ہدایات ...

پیش کردہ ۸ رشوال المکرم ۱۳۵۰ھ شب شنبہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مقویات سراج عالم
آتشک گرمی گردیان قبض اور بعض خرابی کی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں حضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت کام شاستری بالکل مفت طلب فرما دیں۔
ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

صرف چند روز کیلئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت
... قیمت ایک شیشی ایک روپیہ ... مفت دی جائیگی ... پانچ سال ... واپس۔
ملنے کا پتہ: ایشیاٹک رسٹ واچ کمپنی جہانسی سٹی (یو پی)

کیسٹو فین
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی و مستقبل کا دارومدار ہے۔ ... بچوں کی صحت کو خراب مت کرو
کیسٹو فین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے ...
کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس فی دوا ۵۔ کوڑھ ... پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال ... دربھنگہ

علاج میں کفایت شعاری
ممکن ہے مگر صرف
۱۲ بارہ مارچ کے دن
کیونکہ اپنے تمام اخراجات میں کمی کر چکنے کے بعد بھی آپ جب بیمار پڑ جائیں تو طبی امداد حاصل کرنے سے گریز نہیں کر سکتے۔ پس اس کام میں کفایت شعاری مضحکہ خیز بات معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا بھی ایک طریقہ ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ سال بھر میں جو رقم عام طور پر آپ دواؤں اور ڈاکٹروں کی فیسوں پر خرچ کرتے ہیں اس سے چوتھائی ہی رقم ہمارے پاس جمع کرا دیجئے۔ ... ۱۲ مارچ کو جمع کرائی رقم جب تک ختم نہ ہو۔ نصف قیمت پر ادویات بالکل مل سکتی ہیں! ...
کی قیمت پر
۵۰ فیصدی رعایت ملیگی!
فہرست ادویات ابھی منگوا لیجئے
نوٹ۔ امرت دھارا اور اس کے پانچ مرکبات ... پر صرف ۲۵ فیصدی رعایت ہوگی!!
ڈاک یا تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا لاہور
منیجر امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خدا توفیق دے تو ضرور پڑھئے

خصائل نبوی
امام ترمذی کی مشہور کتاب "شمائل ترمذی" کی اردو شرح ہے۔ اس کتاب کی قدر و قیمت کچھ اہل ایمان ہی سمجھ سکتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف، احوال، معمولات، عبادات، طریقہ معاشرت وغیرہ سے واقف ہو کر آپ کا صحیح نمونہ بننے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ علماء اور عام اردو خواں لوگوں کے لئے یکساں مفید ہے صفحات ۲۲۶
قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ

اوجز المسالک
حدیث کی مشہور درسی کتاب موطا امام مالک کی عربی شرح ہے جسے مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم نے نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ اور جسے اہل علم اور طلباء نے قبولیت کے ہاتھوں سے لیا ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں فن حدیث کی تاریخ۔ محدثین کے مدارج۔ حدیث کی عہد بعہد تدوین اور موطا کی تقدیم و فضائل وغیرہ پر نہایت محققانہ انداز میں بحث کی گئی ہے اس شرح کی بے انتہا خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔ کتابت کاغذ اور طباعت نہایت اعلیٰ صفحات ۵۵۵
قیمت صرف چار روپیہ آٹھ آنہ (للعہ)

درس عبرت
اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ پہلے مسلمان کیا تھے اب ان کی حالت کیا ہے اور آئندہ انہیں کیا کرنا چاہئے انداز بیان نہایت دلچسپ اور دلنشین ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ یقیناً ہر مسلمان کے لئے خضر راہ ثابت ہوگا۔ عالموں اور صوفیوں کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ ضرور مطالعہ کریں
قیمت صرف ایک روپیہ

رسول کی دعائیں	قرآن مجید کی مکمل تاریخ	امت کی مائیں	اسلام اور یورپ	علامہ شیخ محمد عبدہ	غوث اعظم
صحیح احادیث سے جمع کی ہوئی دعاؤں کا قابل قدر مجموعہ قیمت صرف ۱۲ /	(دعوۃ البیان) قیمت صرف ۸ /	عنوان خود مضمون کی تفسیر ہے قیمت صرف ایک روپیہ	کا مقابلہ قیمت صرف ۱۲ /	مصری کی تفسیر سورہ فاتحہ کا اردو ترجمہ قیمت صرف ۱۰ /	کی مکمل سوانح عمری قیمت صرف ۱۶ /

ملنے کا پتہ: ایم اے مجید بلیماران دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو
عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے ... اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب لکھ کر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے۔ ... اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ... غرضیکہ مثنوی شریف کی یہ شرح آج تک کی تمام شائع شدہ شرحوں سے اعلیٰ اور عمدہ و بہترین ہے۔ ملک کے نامور اخبارات اور مشہور علمائے دین اور بزرگان کرام نے اس شرح کو نہایت پسند کیا ہے
ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ ... (اس شرح کو پڑھنے اور ناظرین الجمعیۃ سے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے)
لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ قیمت حصہ اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنے حصہ دوم دو روپے آٹھ آنے حصہ سوم دو روپے آٹھ آنے حصہ چہارم دو روپے آٹھ آنے حصہ پنجم دو روپے آٹھ آنے۔ مجلد جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے فی حصہ تین روپے چار آنے ... سوانح مولانا روم ... جنتری ۱۹۳۲ء مفت ... علاوہ ازیں ہر قسم قرآن مجید و حمائل شریف مترجم و مفسر اور ہر قسم کی کتابیں عربی فارسی اردو بکفایت ہمارے کتبخانہ سے مل سکتی ہیں۔
ملنے کا پتہ
محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

اعلیٰ حضرت شہریار دکن کے مشاغل
ممبران اسمبلی کی جانب سے حضور نظام کی دعوت

...

رامپور سہریا میں وفد کے خلاف مظاہرہ
آج تاریخ ۱۲ فروری ۱۹۳۲ء بمقام رامپور سہریا مسلمانان ... کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب ... منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں بعد غور و خوض حسب ذیل تجاویز بالاتفاق آراء پاس ہوئیں۔ ...

سرحد کے نام نہاد وفد سے اظہار بیزاری
بہار کے مسلمانوں کا شفیع داؤدی سے مطالبہ
آج تاریخ ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء کو مسلمانان ... کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب مولانا محمد حسین صاحب منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز بالاتفاق آراء منظور ہوئیں۔
... چونکہ مولوی شفیع داؤدی صاحب اور ان کے رفیق کار ملا مظہر الدین ... وغیرہ اور ان حقوق مسلمین مسلمانوں کو دھوکہ و فریب میں مبتلا رکھکر واقعات سرحد کی آزاد تحقیقات کے نام سے صوبہ سرحد گئے تھے لیکن در حقیقت یہ لوگ حکومت کی خواہش پوری کرنے گئے تھے جیسا کہ بعد کو واقعات سے روز روشن ...

... مسلمانان ... کا یہ عام جلسہ حکومت کی اس جابرانہ و متشددانہ روش پر جو اس نے صوبہ سرحد میں اختیار کر رکھا ہے اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام ہنگامی قوانین کو فوراً واپس لے لے اور خان عبدالغفار خاں اور ان کے رفقاء سرخ پوشوں کو رہا کر کے باشندگان صوبہ سرحد کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے۔

بال ... جڑ سے ... کالا

شربت فولاد
... قیمت ... مکمل فہرست جس میں ۶۰۰ سے زائد مجربات درج ہیں مع جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے۔ پتہ
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ تو توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جس نے بلا کسی قسم کی تکلیف پہنچائے ہزاروں میں ہر ایک جاندار کو اندھا و بیجان کر دیا
جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے ...
پستول کا جوں ہی گھوڑا دبایا جاتا ہے فوری ایک خاص قسم کا بجلی کرنٹ ہر ایک جاندار پر اس بری طرح اثر کرتا ہے کہ قطعی اندھا کر دینے کے علاوہ بالکل بے حرکت کر دیتا ہے۔

اور بے حرکت کر سکتے ہیں (۱۰۰) قدم
... کی جان کا ساتھ دینے والا صرف یہی
سول پستول ہے جس جاندار کو ...
ایک ہفتہ ... ایک لفظ تحریر کے خلاف
خرچہ سے واپس لینے کو تیار ہیں ...
اے ایچ فرانسس اینڈ کو پوسٹ بکس ۵۰۵ بمبئی نمبر ۹

امرت دھارا اسکاوٹ سٹ تیار ہو گیا
سکاوٹوں۔ بال چروں۔ خدمتگاروں۔ والنٹیروں اور مفصلات میں رہنے والے افسروں اور ہر گھر میں اور ہر جیب میں رکھنے کے لئے
یہ سکاوٹ سٹ دنیا بھر میں لاثانی ہے۔ ہر بیماری اور ہر حادثہ میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں مشہور عالم دوائی امرت دھارا و اسکے مرکبات یعنی امرت دھارا۔ امرت دھارا مرہم۔ امرت دھارا صابن۔ امرت دھارا بام۔ امرت دھارا ... کے سٹ رکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں لوک روئی۔ بورک لنٹ۔ بینڈیج۔ سوئی دھاگا وغیرہ رکھ دیئے ہیں۔ ... نہایت خوبصورت پاکٹ میں رکھنے لائق ہے۔ ... کوئی اچانک بیماری سر درد۔ کان درد۔ داڑھ درد۔ پیٹ درد۔ دست۔ قے۔ ... تب ان سے ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ اینٹی سپٹک سٹ ... موجود ہیں۔ ... قیمت ...
۱۲ مارچ کو کسی بھی ڈاکخانہ میں خط ڈالنے سے ۳/۴ قیمت یعنی عہ/ کو بھیجا جائیگا
خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا لاہور

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے
... روغن کرامات
... تیل بہرہ پن
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عمر)
... ہم پہلی بھیت ... آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے
دکان کی دوا سب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو پی)

ہندوستان کے ...
ایک سیٹھ نے چودہ لاکھ روپیہ دیا
حسب شتی (رجسٹرڈ)
... شتی آفس ...

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا
قیمت چار روپیہ ...
منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

... خوشخبری
... پڑھئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزنامہ الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
نصف کالم
چوتھائی کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی - یوم چہارشنبہ - یکم ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۸

منچوریہ میں مسلم جنرل ماچان شان کا قتل

چینی مسلمانوں کے قائد کے عظیم الشان کارنامے

(از سید بدر الدین چینی جامعہ ملیہ دہلی)

۲۴ فروری ۱۹۳۲ء نانکین کے رپورٹر کی خبر سے ظاہر ہے کہ منچوریہ کا مشہور جنرل ماچان شان کو ایک بیاسی حاسدنے مار ڈالا ...

جہاں تک میرا خیال ہے اس نئی ریاست کا سرکاری اعلان چند ہی روز کے اندر اہل ہنکگان میں ہو چکے گا جس پر اہل جاپان ضرور خوش منائیں گے۔ مگر باشندگان چین اسکا جنازہ نکالیں گے اور منچوریہ کی لاش کمخاب سے اس مسلم سپہ سالار ماچان شان کی لاش کے ساتھ ایک ہی وقت میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

معاصرین کے افکار و آراء

کیا اشتراک عمل سے یہی مطلب ہے؟ (ملت)

گول میز کانفرنس کی مجوزہ کمیٹیوں کے ساتھ اشتراک عمل کے متعلق تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ کوئی جماعت بھی موافق نہیں ہے تاہم یہ چند افراد جو ملت کی مرضی کے خلاف ان کمیٹیوں میں کام کر رہے ہیں، اگر دیانتداری، خلوص، نیک نیتی، جرأت اور محنت کے ساتھ ان کمیٹیوں میں کام کرتے اور یہ دکھلاتے کہ وہاں میں حاقعی صرف مسلمانوں کے مفاد کی غرض سے شریک ہوئے ہیں ...

مسلم حقوق کا اعلان؟ (ہمدم)

مولانا شوکت علی کا عزم سرحد (زمیندار)

یہ عجیب بات ہے کہ مولانا شوکت علی آج بھی اس غلط فہمی کے شکار ہیں کہ اسلامیان ہندان کی زعامت وقیادت پر اعتماد کرتے ہیں ...

محض بے بنیاد شکایات (حقیقت)

جیسا کہ ہمارا خیال تھا ہندوؤں کی ایک جماعت مسلم ریاستوں کے ہندو باشندوں میں بے چینی پیدا کرنے کی سعی کر رہی ہے ...

مسلمانوں کی حقیقی خدمت (البشیر)

جب تک مسلمانوں کو بچپن سے کفایت شعاری کی تعلیم دی جائے گی اور ان کو سادہ زندگی کا عادی نہ بنایا جائے گا ...

مولانا شوکت علی کا دورۂ سرحد (حقیقت)

سر سیموئل ہور کے تازہ ارشادات (زمیندار)

وزیر اعظم کی گذشتہ تقریر میں التفات مسلمانوں پر بھی مبذول ہوا ہے اور انہوں نے ...

محبوب عاشق کے قدموں پر

... تھوڑا گھر نسخہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دئے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کرے گا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

... قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ
منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

بڑھاپے میں جوانی

کا لطف وکیف حاصل کرنا ہے تو طلاء مقناطیسی استعمال کیجئے

طلاء مقناطیسی

نامرد مرد بنو

... قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے (عسہ) علاوہ محصول

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے: سفوف وطلاء

... ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی (لکھنوی) پوسٹ بکس نمبر ۵۷ دہلی

قرابادین مفید عام

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوا حسب خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ ... مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے ...

قرابادین مفید عام کا ہر ایک اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے ...

نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے ترجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایۂ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک دو روپے دعاء)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ھدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار قسم دوم حاشیہ دار علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

نکات و لطائف

(از جناب مُلّا رموزی فاضل الٰہیات بھوپال)

بہرہ لطافت نگاری سے دلچسپی رکھنے والوں نے دیکھا ہوگا کہ اکثر اوقات یہ اخبار "الجمعیۃ" بجائے صرف "الجمعیۃ" کے "پورا الجمعیۃ العلماء ہند" ہوکر رہ جاتا ہے یعنی جب یہ الجمعیۃ سے "الجمعیۃ العلماء ہند" ہو جاتا ہے تو پھر اس کے صفحات میں مجلس العلماء کے مسائل سیاسی کے ساتھ آپ کے لئے "مُلّا رموزیات" کو کس طرف بٹھایا جائے۔ خیر یہاں تک تو ایک طرح کا ضابطہ تھا کہ جب جمعیۃ العلماء ہند کے معاملات اس میں شائع ہوں تو کوئی دوسری گنجائش باقی نہ رکھی جائے۔ لیکن آج کل یہ مولانا نام کے شیخ داؤدی صاحب صوبہ سرحد کا دورۂ تحقیق بن کر ہوگا گاہ…

بحیثیت نمائندۂ حکومت کے ان سے متعلق رہیگی تو انہوں نے وقت ہی کیوں مقرر کیا؟ اگر وقت مقرر ہو چکا تھا تو جیسا کہ قصہ ہے کیوں منسوخ کیا؟ گفتگو کی جو نوعیت … نے متعین کی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے خط کے جواب میں ان کے خط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس پوزیشن کو تسلیم کرتے ہوئے ملاقات کا وقت مقرر کر رہے تھے لیکن جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے سرکاری حیثیت میں گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اسکے معنی سوائے اس کے اور کیا سمجھے جائیں کہ حکومت پنجاب کی رائے بدل گئی اور نواب صاحب مجبور ہوگئے کہ جب مفتی صاحب سے ملیں تو "ذاتی" اور "سرکاری" کا سوال اٹھا کر سلسلۂ گفتگو کو منقطع کر دیں۔

اگر نواب سکندر حیات خاں ۵ جنوری کو حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب سے ذمہ دارانہ حیثیت میں گفتگو کر لیتے تو ہمیں یقین ہے کہ مصالحت ضرور ہو … کوئی نہ کوئی ایسا امر دریافت کیا جا سکتا جو حکومت پنجاب (جو حکومت … کی نمائندہ تھی) اور مجلس احرار دونوں کیلئے قابل قبول ہوتا۔ نواب صاحب کے طرز عمل سے تو صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ …

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۵ ہجری

کشمیر کے متعلق مصالحت کی گفت وشنید

حضرت مفتی صاحب اور حکومت کشمیر کی خط وکتابت

مجلس احرار اور حکومت کشمیر میں مصالحت کے متعلق صدر جمعیۃ علمائے ہند اور حکومت کشمیر کے درمیان جو خط وکتابت ہوئی تھی اور جس کی اشاعت کا انتظار نہایت بے چینی کے ساتھ کیا جا رہا تھا گزشتہ اشاعت میں شائع کی جا چکی ہے۔ اس خط وکتابت کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ سب سے پہلے ۲ دسمبر کو ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر کی دعوت پر …

خط میں پھر ان ہی امور کی طرف وزیر اعظم کو توجہ دلائی اور اس پر زور دیا کہ احرار گفتگوئے مصالحت کو آگے بڑھانے سے پہلے مذکورہ بالا بنیادی امور کی تکمیل کا انتظار کرنے میں حق بجانب ہیں۔ اس خط کے بعد ہی سلسلۂ خط وکتابت منقطع ہوگیا۔

ہم نے یہ خلاصہ محض اس لئے درج کیا ہے کہ گفت وشنید کے متعلق تمام واقعات کی تسلسل کے ساتھ قارئین کرام کے سامنے آجائیں …

… کے درمیان مصالحت کی کوئی صورت پیدا ہو جائے اور ریاست کشمیر کے اندر راعی اور رعایا کے درمیان جو خوفناک کشمکش جاری ہے وہ کسی طرح ختم ہو۔ مفتی صاحب نے اپنے رویہ کو شروع سے آخر تک مصالحانہ رکھا اور گفت وشنید کی جو لائن اختیار کی اسے نہایت ذمہ دارانہ طریقہ پر پورے حزم و احتیاط کے ساتھ آخر تک پہنچا دیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ حکومت کو صلح کرانی مقصود … اور اس نے صلح نہ ہونے دی۔

دھمکی کے جواب میں دھمکی

دہلی کے مقامی اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" کو عام طور پر حکومت کی آواز کہا جاتا ہے۔ کیونکہ آج تک اس نے آرڈیننس اور دیگر قوانین کے متعلق جو تحریک شروع کی ہے وہ آخر میں حکومت ہی کے مقصد اور منشا کے مطابق ثابت ہوئی ہے چونکہ اس اخبار کا دفتر دار الحکومت میں ہے اس لئے اس کی پالیسی حکومت کی پالیسی کی آئینہ دار ہوتی ہے اور اس کی روش کو دیکھ کر بآسانی ہوا کا رخ پہچانا جا سکتا ہے۔ اس اخبار نے مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی اس قرارداد پر جو گول میز کمیٹیوں کے مقاطعہ کے متعلق بطور سفارش کے منظور کی گئی ہے حسب ذیل تبصرہ کیا ہے:

"اس قرارداد سے ایک طرف تو صاف طور پر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ مسلمان ملک معظم کی حکومت سے فرقہ وارانہ تصفیہ کا جو مطالبہ کرتے ہیں اس سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ صرف ان ہی کے لکھائے ہوئے تصفیہ کو حرف بحرف منظور کر لیا جائے اور دوسری طرف اس قرارداد میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ اگر ان کے مطالبات منظور نہ کئے جائیں تو پھر مسلمانوں کے سیاسی خالفین کو اس کا پورا موقع دیا جائے کہ وہ گول میز کمیٹیوں میں اپنی من مانی کارروائی کریں اور اس طرح مسلمانوں کی علیحدگی سے دوسری قوموں کو اور خود مسلمانوں کو نقصان پہنچ جائے۔"

اگر غور سے دیکھا جائے تو اسٹیٹسمین کے تبصرہ میں حکومت کی پالیسی کا کھلا ہوا اعلان موجود ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت مسلم کانفرنس کے مطالبات کو حرف بحرف ماننے کے لئے تیار نہیں ہے وہ اس میں ضرور قطع و برید کرے گی اور اپنی مصالح کے مطابق جو تصفیہ اپنے لئے مفید سمجھے گی نافذ کر دے گی اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس بنا پر کانفرنس والے بائیکاٹ کی دھمکی دیتے ہیں تو اس دھمکی کی حکومت کو ہرگز پرواہ نہیں ہے … تعاون کرنے والے موجود … اگر کمیٹیوں سے سارے مسلمان بھی نکل آئیں تو بھی دستور اساسی منظور کر دیا جائے گا خواہ وہ صرف اکثریت ہی کے مفاد میں کیوں نہ ہو … حکومت کو دھمکی کا جواب دھمکی سے دینا کس طرح آتا ہے۔

اسلامی پریس پر حکومت کی عنایت

گزشتہ عرصہ میں مسلم پریس پر حکومت کی نظر عنایت جس طرح مبذول رہی ہے اس نے "اینگلو مسلم اتحاد" کا ایک اور ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ "زمیندار" سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت مانگی گئی "احرار" کی ضمانت ضبط ہوگئی اور وہ آج کل بند ہے "الانصاف" سے ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی گئی اور وہ نزع کے عالم میں ایڑیاں رگڑ رہا ہے "انقلاب" سے پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت کا مطالبہ کیا گیا اور وہ التوائے اشاعت کا اعلان کر رہا ہے …

مولانا شوکت علی کا "دورۂ" سرحد

مخصوص اغراض ومقاصد کی تکمیل کیلئے مذموم پروپگنڈا

پشاور اور چارسدہ میں استقبال کی کیفیت

(از نامہ نگار الجمعیۃ)

مولانا شفیع داؤدی کی سعی ناکام کے بعد ہندوستان کے کسی پبلک آدمی کی جرأت نہ ہوئی چاہیے تھی کہ وہ صوبہ سرحد میں جاکر حکومت کی امداد و اعانت کے لئے جدوجہد کرے مگر اس کے باوجود مولانا شوکت علی نے یہ خطرناک اقدام کیا اور تمام مصالح قومی کو نظر انداز کرکے سرحد کی طرف روانہ ہوگئے …

ان کی بہت افزائی کی گئی اور انہیں بغیر کسی روک کے صوبہ سرحد جانے کی اجازت دیدی گئی۔ یہ امر کہ مولانا شوکت علی کے سفر سرحد کو حکومت کے مفاد کے مطابق کس طرح استعمال کیا گیا، پنجاب اور دہلی کے اینگلو انڈین اخبارات اور خود مولانا شوکت علی کے بیانات سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے …

… شوکت علی کے خلاف ظاہر کئے جا رہے تھے۔ مولانا نے اپنے سفر سرحد کو ملتوی کر دیا ہے اور وہ اب سرحد نہیں آئیں گے۔ اس پر لوگوں نے اظہار مسرت کیا اور رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت کی کیفیت محسوس کی جانے لگی۔ ادھر سرحد کی یہ حالت تھی اور ادھر لاہور میں مولانا شوکت علی سے جو شخص ملتا تھا یہ کہتا تھا کہ آپ کو یہ ہو کیا گیا ہے کہ آپ حکومت کی حمایت کرنے اور مظلوموں کو اور زیادہ …

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیے)

… جب حکومت کے اس طرز عمل کے متعلق اسمبلی میں سوال ہوا تھا تو سر ایولن ہاول کے فارن سکریٹری نے یہ جواب دیا تھا کہ ان کا سفر سرحد نامناسب سمجھا گیا تھا اس جواب کے بعد ہی مولانا شوکت علی کا بمبئی سے دہلی آنا اور حکومت ہند کے اعلیٰ عہدہ داروں سے مل کر گفتگو کرنا اور پھر سرحد کیلئے روانہ ہو جانا صاف بتاتا ہے کہ ان کا سفر نہ صرف نامناسب نہیں سمجھا گیا بلکہ ان کے اثر کو صوبہ سرحد میں استعمال کرنے کے لئے …

مولانا کی پالیسی

ایک بروقت تنبیہ

دورۂ سرحد کے متعلق ایک اینگلو انڈین اخبار کا بیان

حکومت اس سفر کو کس طرح استعمال کر سکتی ہے؟

آج کی اشاعت میں نامہ نگار الجمعیۃ کا جو بیان شائع ہو رہا ہے اس میں ایک جگہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور کا حوالہ دیا گیا ہے۔ نامہ نگار مذکور سول کے جس بیان کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہے ہم اسے درج ذیل کرتے ہیں۔ اس بیان کو پڑھکر جو ایک نیم سرکاری اینگلو انڈین اخبار میں شائع ہوا ہے قارئین کرام مولانا شوکت علی کے دورۂ سرحد کی غرض وغایت بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ وھو ھذا:

"مقام مسرت ہے کہ مولانا شوکت علی صاحب نے صوبہ سرحد کے دورہ کا عزم کیا ہے۔ وہاں آپ کے اثر و رسوخ سے دو طریقہ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے اول یہ کہ ان کی وساطت سے پٹھانوں کو حکومت کی نیک ارادوں کا یقین دلایا جائے اور ان میں کانگریس سے اتحاد کے خطرات کا احساس پیدا کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ مسلمان ہند کو جو اپنے سرحدی ہم مذہبوں کی پوزیشن کے متعلق قدرتی طور پر فکر مند ہیں ان کی طرف سے اطمینان دلایا جائے …"

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

دمشق میں قوم پرور اخباروں پر حکومت کا عتاب

اخبارات کو فہمائش اور جریدہ الیوم کا تعطل

مسٹر کامین سکرٹری قلم المطبوعات دمشق نے اخبارات دمشق کے ایڈیٹروں کو بلا کر فہمائش کی کہ وہ حکومت کے متعلق خبریں شائع کرنے میں احتیاط برتیں ورنہ ان سے باز پرس کی جائے گی۔ اسی طرح سیو سالو بیاک نے جریدۃ الیوم کے رئیس التحریر کو بلایا …

ترکی میں اشاعت اسلام کی رفتار

نومسلموں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ

جب سے ترکی میں جمہوریت قائم ہوئی ہے اس وقت سے نومسلموں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ ہر شخص کو اسلام قبول کرنے میں کسی خاص مشکل کا سامنا کرنا نہیں پڑتا …

طرابلس کے مجاہدین کی جدید سرگرمیاں

جبل اخضر پر فوجی چھاؤنی کی تعمیر

فلسطین کی مردم شماری

یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ

… فلسطین کے مضافات کی مردم شماری کا نقشہ حسب ذیل ہے:

نام شہر	مسلمان	عیسائی	یہودی
حیفا	۲۰۳۴۹	۱۳۸۸۰	۱۵۹۹۵
[illegible]	۳۵۰۱۰	۹۲۰۷	۷۱۳۲
تل ابیب	۱۰۹	۱۳۰	۴۵۶۰۲
[illegible]	۲۷۲۸۸	۱۰۹	۱۳۴
[illegible]	۲۹۸۲	۶۸۲	۵۲۶۰
صفد	۴۷۸۴	۴۲۶	۲۵۲۹

دمشق میں طلباء کی زبردست ہڑتال

گورنر کی تحقیقات اور ہڑتال کا خاتمہ

(۲) مدرسہ حربیہ کا افتتاح کیا جائے۔

میو بوفو نے طلباء کو یقین دلایا کہ ان کی تمام شکایات کی تحقیقات کی جائے گی … اس کے بعد وفد کے ارکان نے طلباء کا ایک جلسہ کیا جس میں قرار پایا کہ طلباء کو اب ہڑتال ختم کرکے مدرسہ میں داخل ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ اس فیصلہ کا طلباء میں اعلان کر دیا گیا اور ہڑتال ختم ہوگئی۔

حجاز ریلوے کے مسئلہ پر غور

شامی اور حجازی لیڈروں کی مؤتمر

حجاز کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حجاز ریلوے کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے حجاز کے کسی مقام میں ایک عظیم الشان اجتماع ہونے والا ہے جس میں شام، مصر، فلسطین اور حجاز کے بڑے بڑے علماء اور لیڈر شرکت کریں گے۔ اس جلسہ میں ان تدابیر پر بحث و تمحیص کی جائے گی جو حجاز ریلوے کو مسلم وقف برقرار رکھنے کیلئے مفید ہوں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مؤتمر میں فرانس اور برطانیہ کے رویہ پر احتجاج بھی کیا جائے گا۔

مصری حکومت کی طرف سے جدید طیاروں کی خریداری

مصری وزارت حربیہ نے انگلستان سے دو جدید طیارے خریدے ہیں …

فلسطین میں ایک مقبرہ کی ملکیت پر تنازعہ

عیسائیوں اور مسلمانوں میں چپقلش

حیفا کے مغربی حصہ میں ایک مقبرہ ہے جس کی ملکیت پر عیسائیوں اور مسلمانوں میں جھگڑا شروع ہوگیا ہے …

مصری ریلوے کو خسارہ

گزشتہ اور موجودہ سال کے اعداد وشمار

مصر کے محکمہ ریلوے نے نومبر تک کی آمدنی کے جو اعداد وشمار شائع کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امسال گزشتہ سال کی نسبت آمدنی میں کافی کمی ہوگئی ہے اور ریلوے کو خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔ نومبر تک مسافروں سے آمدنی کا تخمینہ … گنی کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال اسی مدت میں ۱۸۴۰۰۰ گنی کی آمدنی ہوئی تھی اس حساب سے امسال تین لاکھ ۹۷ ہزار گنی کا خسارہ ہوا ہے۔ مال گاڑیوں سے امسال نومبر تک ۱۸۶۷۳۰۰ گنی کی آمدنی ہوئی ہے حالانکہ گزشتہ سال اسی مدت میں … گنی کی آمدنی ہوئی تھی …

ایک فرانسیسی خاتون کا انشراح صدر

عیسائیت پر اسلام کو ترجیح

ایک فرانسیسی خاتون (جو اس وقت مصر میں مقیم ہے) قرآن حکیم کا دو سال سے مطالعہ کر رہی تھیں اور قرآن و انجیل کی تعلیمات کا مقابلہ دقت نظر سے فرما رہی تھیں کہ ان پر اسلام کی صداقت منکشف ہوگئی اور انہوں نے مسیحی مذہب کو طلاق دیدی۔ خاتون مذکورہ نے "البلاغ" کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں موصوفہ نے اپنے مشرف بایمان ہونے کا مفصل تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ اسلام کی فطرتی تعلیمات نے مجھے انشراح صدر عطا فرما دیا ہے جس سے میں نے حق و باطل کو دو اور دو چار کی طرح سمجھ لیا ہے۔

موصوفہ نے محکمہ شرعیہ کی طرف رجوع کرکے اسلام قبول کر لیا اور اپنا اسلامی نام ولیمتہ محمد اختیار کیا ہے۔ توقع ہے کہ اس خاتون کے ذریعہ سے کچھ بڑے ذی علم فرانسیسی اسلام قبول کریں گے۔

جمعیۃ الاقوام کے اجلاس میں چین و جاپان کا قضیہ

شنگھائی میں جاپان کی ۵۵ ہزار افواج پہنچ گئیں

جاپان پر چینی نمائندہ کا الزام۔ جمعیۃ الاقوام کی تجویز

جنیوا ۴ مارچ۔ جنرل شیرا کاوا جاپانی سپہ سالار نے اعلان کردیا ہے کہ پرسوں دو بجے سے جاپان نے اپنا حملہ روک دیا ہے۔ جاپانی سپہ سالار کو جب جنگ ملتوی کرنے کا حکم ہوا تو انہیں سخت حیرت ہوئی کیونکہ اس سے پہلے اس قسم کی جتنی کوششیں کی گئیں تھیں وہ سب ناکام ثابت ہوئیں۔ شنگھائی میں جو جاپانی فوجیں موجود تھیں وہ بھی اس حکم التواء سے سخت مایوس ہوئیں کیونکہ وہ پورا عزم کرچکی تھیں کہ وہ چین کے انیسویں دستہ کو جو کینٹن سے آیا تھا شنگھائی کے نواح سے پاک کردے۔

جنیوا کا ایک دوسرا پیام مظہر ہے کہ ڈاکٹر ین چینی سپہ سالار نے جمعرات کی شام کو جمعیۃ الاقوام کے اجلاس میں یہ اعلان کیا کہ مصالحت کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ٹوٹ گئی کیونکہ جاپان نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا جو ۲۸ فروری کو امیر البحر کیلی کے جہاز پر طے ہوئی تھیں۔ نیز جاپان نے جو شرطیں پیش کی ہیں وہ فاتحانہ انداز کی ہیں لہٰذا چین انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جاپانی نمائندہ کا جواب

چینی نمائندہ کا جاپان پر الزام

جمعیۃ الاقوام کی تجویز

جنگ برابر جاری ہے

آخری تار

ہندوستان بھر میں گرفتاریاں اور سزایابیاں

رہائی کے بعد نوٹسوں کی تعمیل۔ جلسے منتشر کردیے گئے

مدراس ۵ مارچ۔ کل چار عورتوں اور ۹ مردوں نے رتن بازار سے ایک جلوس نکالا جس میں انہوں نے اشتہارات تقسیم کئے اور قومی نعرے لگائے۔ پولیس نے جلوس کو روک کر اس کو منتشر ہونے کا حکم دیدیا۔ منتشر نہ ہونے پر عورتوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ اور مردوں کو بیدوں سے زدوکوب کرکے منتشر کردیا گیا۔

الہ آباد ۵ مارچ۔ پچاس ساٹھ آدمیوں کا ایک جلوس پرشوتم داس پارک میں پہونچا۔ سابق اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی تقریر کے دوران میں گرفتار کرلئے گئے۔ جلسہ منتشر کردیا گیا۔ تحصیل سبھا، میرگنج اور تحصیل کانگریس کمیٹی دعامہ بھی خلاف قانون قرار دیدی گئی ہیں۔

احمد آباد۔ کل جو اشخاص غیر ملکی پارچہ کی دوکانوں پر پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے تھے ان میں گاندھی جی کے بھتیجے کانتی لال گاندھی بھی شامل ہیں۔

بمبئی ۵ مارچ۔ بمبئی کلاتھ مارکیٹ، پیس گڈز، کاٹن اور دیگر تجارتی ...

مولانا شوکت علی کا دورہ

بسلسلہ صفحہ دو

تباہ کرانے کے لئے صوبہ سرحد جا رہے ہیں۔ لاہور میں مولانا کی عام مجلس میں صوبہ سرحد کے سفر کے متعلق چند ایسے خیالات کا اظہار کیا گیا جس نے خاص طور پر یہ ثابت کردیا کہ مولانا کے دوست اور دشمن سب ہی ان کے اس اقدام کو نظر ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں اور ان کی حرکات و سکنات کو مشتبہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود مولانا جو وعدہ کرچکے تھے اور جو کام اپنے ذمہ لے چکے تھے اس سے عہدہ برآ ہونے کا سوائے اس کے اور کوئی طریقہ ہی نہ تھا کہ سرحد جاتے اور اس بدنامی کو برداشت کرلیتے۔ چنانچہ وہ روانہ ہوگئے۔

پشاور میں ورود

لاہور سے روانہ ہونے کے بعد مولانا شوکت علی ۲۸ فروری کو پشاور پہنچے۔ اگرچہ ایک اطلاع میں جو مولانا کے پشاور پہنچنے کے متعلق تھی صرف یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ "پشاور میں آپ کا شاندار استقبال ہوا" مگر بجز حقیقت معلوم ہے کہ یہ استقبال سرکاری نقطۂ نگاہ سے "شاندار" تھا قومی نقطۂ نگاہ سے شاندار نہ تھا ...

دورۂ مردان کی یادگار

حکومت کا پروپیگنڈا

رنگڈھ کی مسجد کی دیوار شہید کردی گئی

۱۵ مسلم خاندانوں کی ہجرت

ایک بے بنیاد افواہ کی تردید

نواب محمد اسمٰعیل خاں کا بیان

حکومت امن و قانون کو ہر صورت میں برقرار رکھیگی

احراری تحریک اور سول نافرمانی نے حکومت پر بار ڈالا ہے

موجودہ مشکلات پر گورنر پنجاب کی تقریر

مدرسہ اسلامیہ چوموں کا فیصلہ

ایک دیرینہ تنازعہ کا خاتمہ بالخیر

ریلوے اسٹیشن پر ایک انقلاب پسند کی گرفتاری

ریوالور اور کارتوسوں کی برآمدگی

مسٹر عباس طیب جی کی رہائی

رہائی کے بعد نوٹس کی تعمیل

آگرہ میں گیا کے احراری رضاکاروں کا استقبال

سابق شاہ افغانستان کا تردیدی اعلان

صوبہ سرحد میں حاجی صاحب ترنگ زئی کی سرگرمیاں

مہمندیوں کی طرف سے نئے گورنر کو مبارکباد

پشاور ۵ مارچ۔ کل علاقہ باجوڑ میں دو لشکر بیٹھے ہوئے تھے پہلا لشکر فقیر علی نگر کی زیر قیادت سالارزئیوں پر مشتمل تھا جو منتشر کردیا گیا اور دوسرا مہمندیوں کا لشکر تھا جو وادی اباپر کو چلا گیا ہے۔ قبائل کے دو سو آدمی کوچ کرکے مہمندی علاقہ کو جا رہے ہیں اور حاجی صاحب ترنگ زئی کی ترغیب پر مقامی مہمندوں کو مشتعل کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے۔

تقریباً دو سو کانگریسی کارکنوں کو جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے پولیس نے کسی طاقت کا استعمال کئے بغیر منتشر کردیا۔ کیونکہ یہ لوگ مولانا شوکت علی کا اندر پر مخالفانہ مظاہرہ کرنا چاہتے تھے۔

مولانا شوکت علی کل دہلی روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ نے روانگی سے قبل ایک ملاقات میں فرمایا کہ کانگریسی میرے اور میرے استقبال کے متعلق مختلف خبریں مشہور کرتے رہے ...

صوبہ سرحد کا انقلاب

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

بائیکاٹ کی تجویز پھر ملتوی کردی گئی

اراکین مجلس کی جنگ زرگری

دہلی ۷ مارچ۔ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل سے دریاگنج میں مولانا شفیع داؤدی کی قیام گاہ پر منعقد ہو رہا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ گول میز کی کمیٹیوں کے بائیکاٹ کی قرارداد پر بحث ہوئی۔ مگر جیسا کہ اب تک مسلم کانفرنس کا طرز عمل رہا ہے۔ اس مرتبہ بھی اس کی مجلس عاملہ نے اس معاملہ کو کھٹائی میں ڈال دیا اور کوئی قطعی فیصلہ کرنے کے بجائے ایک ایسی قرارداد منظور کی جس کا عدم اور وجود برابر ہے۔ وہ قرارداد حسب ذیل ہے:۔

"اس کمیٹی کی رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ وہ گول میز کانفرنس اور اس کی مقرر کردہ سب کمیٹیوں کے ساتھ تعاون پیدا کرنے کے مسئلہ پر دوبارہ غور کرے۔ اس لئے یہ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ کانفرنس اپنے آئندہ اجلاس میں جو لاہور میں ہونے والا ہے اس قرارداد پر غور و خوض کرے، جو ۳ جنوری کو اس کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی تھی اور جو حسب ذیل ہے:۔

چونکہ مسلمانوں کے وہ کم سے کم مطالبات کہ جنہیں آل انڈیا مسلم کانفرنس نے یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو مرتب کیا تھا اب تک نہ تو کانگریس نے قبول کیا ہے اور نہ حکومت نے اور چونکہ اس کانفرنس کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب تک وہ مطالبات منظور نہ کرلئے جائیں گے تب تک کوئی دستور اساسی کی تدوین میں کوئی حصہ نہ لیگی اس لئے مجلس عاملہ گول میز کانفرنس اور اس کی مقرر کردہ دیگر مجالس کے مسلم اراکین کو حکم دیتی ہے کہ وہ اس میں کام کرنے سے انکار کردیں ...

فتحپوری اسلامیہ ہائی اسکول دہلی

جلسہ تقسیم انعامات

دہلی ۷ مارچ۔ آج ۲ بجے جیون بخش ہال میں فتحپوری اسلامیہ ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا جس میں ہندو اور مسلمان معززین شہر کا کافی اجتماع تھا۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد ایم ایل اے صدر جلسہ تھے۔ حافظ محمد صدیق صاحب ...

ریاستوں میں ریلوے کے اختیارات کا معاملہ

تمام ریلوے میں تبادلہ کا اصول قائم کیا جائے

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

تشدد کا طریقہ کامیاب نہیں ہوتا

روانگی کے وقت سابق صدر اسمبلی کا بیان

سرحدی اقوام ہندوستان کی دربان ہیں

دعوتی جلسہ میں سرعبدالقیوم کی تقریر

سیاسی قیدیوں کو تازیانوں کی سزا نہ دیجائے

سرگودھا کے وکلا کا احتجاج

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ توڑ دی گئی

صدر جمعیۃ کو کل اختیارات دیدیے گئے

تحکیر یل کو کس کے ماتحت رکھا جائے

میعاد کے بعد ٹرسٹیوں کا حشر

بھنگی اور برہمن کو ایک درجہ میں رکھا جائے

بمبئی کے اچھوتوں کا مطالبہ

دہلی میں الیاون خواتین کی گرفتاری

اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

اخبار الجمعیۃ کی ملکیت میں تبدیلی

تحریک احرار کے ایک مجاہد کا پاپیادہ سفر

مجالس احرار توڑ دی گئیں

گیا کا احراری دستہ گرفتار

طبیہ کالج کا جھگڑا ختم ہوگیا

گاندھی جی کا پریس واپس کردیا گیا

"ہمارا نظام جنگ جیسا نہ ہے"

شورش کے انسداد پر گورنر بہار کی تقریر

دہلی کے نئے مجلس قانون ساز کا مطالبہ

دہلی میونسپل کمیٹی کا فیصلہ

گمشدہ کی تلاش

کارکنان "مباہلہ" کے مقدمہ کا فیصلہ

حکومت کی مرزائیت نواز پالیسی کے خلاف احتجاج کی ضرورت

میں نے کل روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۲۸ فروری میں یہ پڑھا کہ مولانا عبدالکریم صاحب مولوی فاضل مالک اخبار "مباہلہ" امرتسر اور ان کے والد ماجد اور بھائی اور ایک عینی کار کو مرزا محمود خلیفہ قادیان کے "تقدس" کا بھانڈا پھوڑنے کے جرم میں ان کو مکمل صفائی پیش کرنے کا موقعہ دیے بغیر چھ چھ ماہ قید سخت اور سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی گئی ہے۔ گویا حکومت نے اپنی مرزائیت نواز پالیسی کو قانونی شکل دیدی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ مرزا محمود کی خلافت اور ان کے مصنوعی تقدس کی حقیقت کو آشکارا کرنا "جرم" ہوگا اس کے علاوہ مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی وغیرہ کے "جرائم" میں اس چیز کو بھی شامل کیا جا چکا ہے کہ وہ مرزائیوں کے خلاف کام کرتے تھے اور اسی قسم کے بعض مقدمے امرتسر اور سیالکوٹ وغیرہ میں بھی دائر ہیں یہ خطرناک صورت حال اس امر کی مقتضی ہے کہ تمام مسلمانان ہند حکومت کی اس کھلم کھلا مرزائیت نواز پالیسی کی مذمت میں جا بجا عظیم الشان جلسے منعقد ...

... تنگی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ مجھے ابھی تک اس کا علم نہیں ہوا کہ انہوں نے اپیل دائر کی ہے یا نہیں؟ اگر وہ اپیل دائر کر چکے ہیں تو تمام حساس مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی اس اڑے وقت میں امداد کریں اور اگر وہ حکومت کی مرزائیت نواز پالیسی کے پیش نظر اپیل کو بے سود سمجھتے ہوئے جیل میں چلے گئے ہوں تو اس صورت میں بھی ان کی خانگی ضروریات و مشکلات کا تقاضہ یہ ہے کہ اہل اسلام مالی امداد کی طرف فوری توجہ کریں۔ روپیہ بہر صورت "حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدرس نعمانیہ مسجد جامع شیخ خیر الدین مرحوم امرتسر" کی معرفت بھیجا جائے اور یہ تصریح کر دی جائے کہ یہ روپیہ کارکنان "مباہلہ" کی امداد کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔

(محمد بہاء الحق قاسمی امرتسری از کلکتہ)

مدرسہ امدادیہ مراد آباد کا جدید دور

خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مدرسہ امدادیہ مراد آباد تقریباً پچاس سال سے علوم دینیہ و اشاعت مذہب میں سرگرم عمل ہے اور برابر مشاہیر علماء کا مرکز رہا اور کثیر تعداد میں حفاظ اور علماء نے سند فضیلت حاصل کی مسلمانان ہند کو بالعموم اور مسلمانان مراد آباد کو بالخصوص معلوم ہے کہ زمانہ قیام حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہ العالی میں انجمن تائید الاسلام متعلقہ مدرسہ نے جو جو تبلیغی کارنامے کئے وہ واضح ہیں مگر حضرت مولانا موصوف کو کارکنان دار العلوم دیوبند ۱۹۰۵ء کے لئے عارضی طور پر لے گئے تھے دار العلوم دیوبند کی ضروریات اور اکابر دار العلوم نے واپس نہ ہونے دیا اس وقت سے کارکنان مدرسہ ہذا واپسی کے لئے برابر ساعی رہے الحمد للہ کہ گیارہ سال کے بعد کامیابی ہوئی چنانچہ مولانا موصوف ماہ شوال ۱۳۵۲ھ میں مستقل طور پر بعہدہ صدر مدرسی تشریف لے آئے ہیں لہٰذا طلبائے علوم عربیہ کو بالعموم اور فارغ التحصیل طلباء کو بالخصوص مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر مدرسہ ہذا میں بغرض تحصیل علم تشریف لائیں تو حسب لیاقت و استعداد تمام وظائف اور طعام کا مکمل انتظام کیا جائے گا نیز کارکنان مدرسہ کا طلباء کو تقریر و تحریر اور تعلیم مناظرہ کا عرصہ سے خیال تھا۔ مولانا کی تشریف آوری کے بعد اس کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔ لہٰذا جو فارغ التحصیل طلباء مناظرہ کی لیاقت حاصل کرنا چاہیں وہ جلد از جلد تشریف لانے کی کوشش کریں۔

محمد اکبر ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ امدادیہ مراد آباد

ایک مسلم نوجوان اور دنیا کا پاپیادہ سفر

محمد قاسم صاحب جن کی عمر تخمیناً اٹھارہ سال ہے کلکتہ کی انجمن وائی۔ ایم۔ سی اے کے ممبر ہیں۔

۱۸ ستمبر ۱۹۳۳ء کو کلکتہ سے پاپیادہ دنیا کا سفر کرنے کے واسطے روانہ ہو کر آج ۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو دفتر مجلس احرار دہلی میں تشریف لائے آپ ۱۵۸۲ میل کا سفر طے کر چکے ہیں۔ اس کم عمری میں ان کا تن تنہا اتنا بڑا عزم سفر نہایت حیرت انگیز ہے زمانہ حال کی کوئی ترقی یافتہ یا غیر ترقی یافتہ قوم اپنا کوئی فرد بطور مثال پیش نہیں کر سکتی جس نے دنیا کا پاپیادہ سفر کرنے کی ہمت کی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہندوستان کا یہ چھوٹا سیاح ہندوستان خصوصاً مسلمان قوم کے لئے مایۂ صد فخر و ناز ہو۔

میں تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ محمد قاسم صاحب جس جس مقام پر پہنچیں آپ کا پرتپاک خیر مقدم کر کے آپ کی حوصلہ افزائی کریں۔ دہلی میں آپ کا قیام قریباً ایک ہفتہ رہیگا اس کے بعد آپ پانی پت کرنال روانہ ہوں گے۔

محمد ابرار احمد سکریٹری مجلس احرار اسلام دہلی

صوبہ سرحد کی ایک خاتون کا انتقال

جناب مولانا سید عبدالرحیم شاہ صاحب اماروی نائب ناظم جمعیۃ علمائے افغانستان ... اسیر سرحدی کی والدہ ماجدہ کا ۲۲ رمضان المبارک کو انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے فرزند کے گرفتاری کے غم میں بیمار ہوگئیں بیماری روز بروز بڑھتی رہی۔ بالآخر مرحومہ جان بحق ہوئیں جمعیۃ علمائے افغانستان ... مرحومہ کے پسماندگان خصوصاً مولوی عبدالعزیز شاہ صاحب اور آپ کے دیگر عزیزوں (جو بباعث جلا وطنی مقیم ہیں) کے ساتھ اس صدمہ عظمیٰ میں اظہار ہمدردی کرتی ہے اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عنایت فرماوے اور پسماندگان کو اجر جزیل و صبر جمیل عنایت فرماوے۔ آمین فقط

خلیل الرحمن ناظم جمعیۃ علمائے افغانستان ...

خریداران الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر)

مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت پوری ہوگئی

جن مسلمانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ملت کا سچا درد دیا ہے وہ ایک مدت سے اس اہم ضرورت کو بے چینی کے ساتھ محسوس کر رہے تھے کیونکہ گزشتہ گوشہ میں ایسی تعلیم گاہیں قائم ہو جائیں جو ملت کے ان نادار فرزندوں کی تعلیم و تربیت کا مستقل انتظام کر سکیں جن میں اتنی استطاعت نہیں ہے کہ وہ تعلیم اور روشنی کے اس زمانہ میں ملت اسلامیہ کے لئے ایک مفید عنصر بن سکیں ...

سہارنپور میں مڈلٹن رپورٹ کی مذمت

سہارنپور ۲ فروری کو کل بعد نماز جمعہ مسلمانان سہارنپور کا ایک جلسہ زیر صدارت مجلس احرار اسلام سہارنپور کے زیر اہتمام ... منعقد ہوا ... اس جلسہ مڈلٹن رپورٹ پر اپنے قطعی عدم اعتماد کا اظہار ... سہارنپور اس کے جواب میں ہر ممکن قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مولانا شوکت علی کا ریاست حیدر آباد پر حملہ

"زہیر دکن" کیطرف سے سرزنش

ہم مولانا کی ان عظیم الشان قربانیوں کے معترف ہیں جو آپ نے ملک و ملت کے لئے دیں ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مولانا مسلمانوں کے ہمدرد ہیں اور اپنے سینہ میں امت مرحومہ کے لئے تڑپنے والا قلب رکھتے ہیں لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ باوجود ان ساری خوبیوں کے مولانا کی طبیعت کی تنک مزاجی تو تدبر و سیاست کے منافی ہے ...

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار۔ دتی میں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg: Co. India

Post Box 88 Karachi

بال جڑ سے کالا

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے ...

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

سناٹوجن کے استعمال سے شکمی تکلیف کا ازالہ

اگر کسی شخص کو بدہضمی پیٹ کا درد استفراغ وغیرہ ہو جائے اور وہ معمولی خوراک ہضم کرنے سے قاصر ہو جائے اور اس کی اعصابی بیماریاں اس کو زندگی کی راحت سے محروم کر دیں تو اس کیلئے ایسی خوراک کی ضرورت ہے جو ہضم اور شکم کی کمزوری کو دور کرنے والی ہو جس کے استعمال سے اس کے ہاضمہ کی تمام خرابیاں دور ہو جائیں اس مقصد کیلئے سناٹوجن کی ضرورت ہے یہ خوراک بدن کو بے انتہا طاقت بخشتی ہے اور شکم کی تمام بیماریوں کو دور کر دیتی ہے۔

آج ہی سناٹوجن کا استعمال شروع کر دیجئے پھر دیکھئے کہ ہر قسم کا درد اور تکلیف کتنی جلدی غائب ہوتے ہیں۔ آپ اس کے استعمال سے طاقت اور صحت محسوس کریں گے۔ اور خوراک کو بغیر کسی دقت اور تکلیف کے ہضم کریں گے۔ صحت کی پہلی نشانی یہ ہے کہ آپ کو بھوک لگے۔

SANATOGEN

ہر دوا فروش سے دستیاب ہو سکتا ہے

سناٹوجن کو ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا اور نہ اس میں کسی ایسی چیز کی آمیزش ہے جو کسی فرقہ اور مذہب کی رو سے ناجائز ہو۔

۱۲ مارچ

۱۲ مارچ کو یاد رکھئے اور امرت دھارا اور اس کے مرکبات و دیگر کل ادویات و کتب رعایتی قیمت پر لیجئے۔

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا واشوگری کی تیار کردہ چند خاص ادویات جن سے لاکھوں مرد و عورت فائدہ اٹھا چکے ہیں ۱۲ مارچ کو جو خط ڈاک میں ڈالے جاویں گے ان کو نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس اشتہار میں قیمتیں پوری درج ہیں!

چند دیگر ادویات

امراض جسمانی کا قلع قمع

عورتوں بچوں کیلئے چند مجربات

امرت دھارا اوشدھالیہ ... لاہور

حلفیہ بیان اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا استعمال

آجکل اشتہارات میں عام ہو چکا ہے۔ کہ ہمارے تیار کردہ ایک اکسیر کے استعمال سے ہفتہ میں مجلوق کامل مرد۔ جریان۔ سرعت۔ کی بابت کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اس کی صحیح تشریح سوائے اس کے ہمارے پاس اور کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی ایک اکسیر دس ہزار کی قیمت سے تیار کیا ہوا بھی امراض مذکورہ بالا کیلئے صحیح ثابت ہوتا قطعاً غلط سفید جھوٹ اور اپنے بھائیوں کو دام فریب میں پھنسانا ہے۔ اگر دو تین۔ مختلف اکسیرات دو تین ہفتہ معمولی پرہیز کا استعمال منظور ہو۔ تو تین پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر ہمارا نقشہ سوالات مفت منگوا کر بعد خانہ پری قدرت کا نظارہ دیکھ لیجئے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ المشتہر

ضرغام اللہ خان سابق مشیر مال ریاست انب

حال مقام لالوگلی تحصیل ہری پور ہزارہ

مقویات سراج عالم

آتشک گرمی گولیاں تبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی کی وجہ سے جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت ... کام شاستر بالکل مفت طلب فرمادیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

تیل کا بال کالا کر دینا ... قیمت چار روپیہ (دو لگر)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور در بھنگہ

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا ... بوٹی میڈیکل ہال کمپنی سری در بھنگہ

۱۲ مارچ

۱۲ مارچ کو یاد رکھئے اور سوائے امرت دھارا اور اس کے مرکبات کے کل ادویات و کتب نصف قیمت پر لیجئے!

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا واشوگری کی تصنیف کردہ کتب جو ہر انسان کے پڑھنے کے قابل ہیں، ۱۲ مارچ کو جو خط ڈالے جاویں گے۔ ان کو نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس اشتہار میں قیمتیں پوری درج کی گئی ہیں!

کام ورتی شاستر حصہ اول

پرورش اطفال

ہدایت الموسم

امرت دھارا ... لاہور

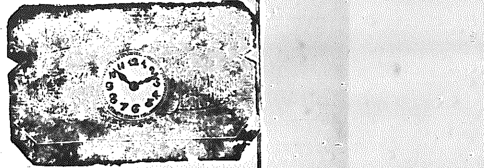

صرف چند روز کے لئے مفت فینسی رسٹ واچ مفت

شاہی سرمہ جس کے استعمال سے آنکھ کے ہر قسم کے مرض دور ہو جاتے ہیں عینک لگانے والوں کو تھوڑے عرصہ لگانے سے ہی عینک کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ایک شیشی ایک روپیہ (عہ) ڈاک خرچ سات آنہ (۷) چند روز کے لئے ایک شیشی کے ہی خریدار کو فینسی ٹی رسٹ واچ سنہری معہ براسلیٹ یعنی سنہری چین کے ساتھ میں خوبصورت کیس کے مفت دی جائے گی۔ اس مال میں تین ڈیزائن ہیں۔ ہر ایک گھڑی کی مضبوطی کی گارنٹی پانچ سال مال ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔

ملنے کا پتہ

ایشیاٹک رسٹ واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔ پی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

منیجر کا پتہ فضل شاہ عالم پوسٹ بکس نمبر ۱۲۵ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخ اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم دوشنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۹

معاصرین کے افکار و آراء

جیپور میں اسلامی شعائر کی توہین (ریاست)

کچھ عرصہ سے جے پور میں عدل و انصاف کی کشتی مذہبی تعصبات کے بھنور میں پھنسی ہوئی ہے۔ سال گذشتہ ریاست کے ملازم چپوں میں نماز با جماعت ادا کرنے والے مسلمانوں کو با آواز بلند کلمہ پڑھنے کی ممانعت کردی گئی تھی...

مسلمانوں کے مطالبات کا حشر (ملت)

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی میں شریک ہو کر نام نہاد مسلم نمائندوں نے مسلمانوں کے مطالبات کو جو شدید نقصان پہنچایا ہے وہ اب روز بروز عیاں ہوتا جارہا ہے...

منظوری کا اعلان کافی ہے (امارت)

حاجی شوکت علی صاحب نے گول میز کانفرنس سے واپس آتے ہی بیان فرمایا کہ انگریز مسلمانوں کو سب کچھ دینے کے لئے تیار ہیں...

ایک غیر دانشمندانہ اقدام (ہمدم)

قادیانیوں کے عزائم مشئومہ (زمیندار)

انگریزی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کیلئے)

یورپ میں طلاق کا ایک نیا قانون
نکاح ایک معاہدہ ہے جو منسوخ ہو سکتا ہے

سکنڈے نیویا میں طلاق کے قانون کو اس بنیاد پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ شادی ایک رضا کارانہ معاہدہ ہے جو دیگر معاہدوں کی طرح بتراضی فریقین منسوخ ہو سکتا ہے...

(جاپان ٹائمز)

بشپ ڈین انجی کا نیا تخیل
بیس سال میں سیاسیات کا نقشہ بدلنے کی کوشش

(جاپان فنش)

ہالینڈ میں فن صحافت سے دلچسپی

(بمبئی کرانیکل)

ایک جفت فروش کا پرائیوٹ وائرلیس

(اسٹیٹسمین)

برطانی مال خرید سوسائٹی
ملکی مصنوعات سے ملکہ معظمہ کی دلچسپی

(اسٹیٹسمین)

دیگر ممالک کے ذمہ برطانیہ کا قرضہ

(اسٹیٹسمین)

قدیم مصر میں شراب کا استعمال
شراب کے برتنوں کا کیمیاوی امتحان

(دی سائنٹفک امریکن)

دیش اپکارک بکڈپو لاہور کی چند نئی کتابیں جو حال ہی میں شائع ہوئی ہیں

جن کو صرف ۱۱ مارچ کو خط ڈال کر نصف قیمت پر حاصل کیا جا سکتا ہے!

ادویات - رسالہ خوراک - طب ہندی کی قدامت - علم و عمل کشتہ جات حصہ اول - گوشوارہ تشخیص الامراض - ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں - دش میں امرت - دودھ نباتات

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دیے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کریگا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسمجان دہلی

حجاج و زائرین کو مژدہ

منیجر مسلم یونیورسٹی پریس علی گڈھ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب علی گڈھ تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیری خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عدہ/ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معریٰ

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے نامور خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے۔ بچے۔ جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زمین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ/ بلا جلد مجلد پارچہ عہ/ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک (عا/)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ خانشدہ ... قسم دوم خانشدہ عا/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم للعہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اسمبلی میں وفد سرحد کے متعلق دوبارہ سوال و جواب

حکومت کے تمام خطوط منظر پر آ گئے

چیف کمشنر کی دعوت اور مولانا شفیع داؤدی کی رضامندی ثابت ہو گئی

سر ہاول نے ارکین وفد کی خدمات کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ کے لئے انہیں ہدایات دیں

دوشنبہ کے دن، ۷ مارچ کو اسمبلی میں مولانا شفیع داؤدی اور ان کے رفیق "مشن" کے سفر سرحد کے متعلق سوالات کا ایک طویل سلسلہ جاری رہا جن کے جواب میں سر ایولین ہاول سکرٹری فارن اینڈ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ نے میز پر وہ ۹ ملی دعوت نامہ بھی رکھ دیا جو مولانا شفیع داؤدی کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے دولت خانہ پر ۹ جنوری کو موصول ہوا تھا اور جس کے متعلق نامہ نگار الجمعیۃ نے "حقائق ملت" کے سلسلے کو حل کرتے ہوئے اہم تفاصیل پر روشنی ڈالی تھی۔ اس خط کے علاوہ ایک اور خط بھی جو فارن سکرٹری نے مولانا شفیع داؤدی کے نام لکھا تھا منظر پر آ گیا اور بہت سی خفیہ باتیں ضمنی سوالات کے ذریعہ روشنی میں لے آئی گئیں۔ اس مرتبہ مولانا شفیع داؤدی نے بھی سوالات میں حصہ لیا اور سر ہاول سے اپنے مفید مطلب بیان حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا مگر افسوس ہے کہ جس قدر بھی انہوں نے تلبیس کی کوشش کی حقیقت اسی قدر اور زیادہ عریاں ہوتی گئی ہم تمام سوالات اور ان کے جوابات کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔

تمام خطوط میز پر رکھنے کا مطالبہ

سودرسنت سنگھ — (الف) فارن سکرٹری نے ۱۰ فروری ۳۲ء کو سوال ۱۹۹ کا جو جواب دیا تھا اس کے حوالہ سے کیا حکومت ...

[illegible]

ابتداء چیف کمشنر نے کی

حقیقی ابتدا کس نے کی

"احتجاج" یا "رضامندی"

مولانا شفیع داؤدی کے سوال پر اعتراض

مسافران سرحد پر پابندیاں

مولوی شفیع داؤدی — "کیا یہ حقیقت ہے کہ آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ جن حالات میں صوبہ سرحد ہے ان کے اندر کسی کو اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اس صوبہ میں بغیر ان پابندیوں پر قائم رہنے کا عہد کئے ہوئے جا سکے جو چیف کمشنر اس کے لئے مناسب خیال کرتا ہو؟"

سر ایولین ہاول — "مجھے بالکل یاد نہیں کہ میں نے یہ بیان دیا تھا"

مسٹر محمد مسعود احمد — "کیا یہ اطلاع کہ فارن سکرٹری نے مسافران سرحد پر جو پابندیاں عائد کی تھیں ان میں ترمیم کر دی ہے اسی روز یعنی ۹ جنوری کو مسافروں کی روانگی سے قبل جمعیۃ العلماء کے مولانا احمد سعید کو پہنچا دی گئی تھی؟"

سر ایولین ہاول — "میں آنریبل ممبر کا مطلب نہیں سمجھا"

مولوی شفیع داؤدی — "میں نے اسی روز یہ اطلاع پہنچا دی تھی"

مسٹر بی۔ داس — "سوال کا جواب کون دے رہا ہے؟ فارن سکرٹری یا مولوی شفیع داؤدی؟"

[illegible]

لفافہ پیش کر دیا گیا

اصلی دعوت نامہ

پروانہ خوشنودی

[illegible]

صوبہ سرحد کا ایک جلسہ عام

صدر و ناظم جمعیۃ العلماء کا شکریہ اور اخبار الجمعیۃ کی خدمات کا اعتراف

(قید و دخشک) ۲۶ فروری گزشتہ شب ۹ بجے عیدگاہ میں ایک جلسہ عام زیر صدارت جناب ولی محمد خان منعقد ہوا۔ خوشحال خان، غلام احمد خان، عبدالرؤف خان اور مولانا خان میر نے تقریریں کیں اور متعدد قراردادیں منظور کی گئیں ...

پہلی قرارداد میں مقامی تھانیدار کے رویہ پر احتجاج کیا گیا۔

دوسری قرارداد میں اخبار الجمعیۃ کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ...

تیسری قرارداد میں ... شکوہ کیا گیا کہ انہوں نے مسلمانان سرحد کے ساتھ ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔

[illegible]

مولانا شوکت علی کا "دورۂ سرحد"

پشاور کے اخبار "فرنٹیئر ایڈووکیٹ" کا بیان

اخبار "فرنٹیئر ایڈووکیٹ" جو پشاور سے شائع ہوتا ہے اس کا نامہ نگار اخبار مذکور کی اشاعت مورخہ ... میں رقمطراز ہے:—

پشاور ۵ مارچ۔ مولانا شوکت علی صاحب تمام باشندگان سرحد کی مخالفت کے باوجود غیر متوقع طور پر ... فروری کو خیبر میل سے پشاور آئے۔ ریلوے اسٹیشن پر آپ کے استقبال کیلئے ... پولیس افسران ... خلافتی اور نواب ... محمد اکبر خان صاحب کی قیادت میں بہت سے وابستگان سرکار موجود تھے ...

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ ہجری

مسلم کانفرنس کی ابلہ فریبیاں

حکومت سے علانیہ تعاون اور قوم کو کھلا ہوا دھوکہ

شاید ہندوستان کے مسلمانوں سے زیادہ سادہ لوح قوم دنیا کے پردہ پر کہیں موجود نہ ہوگی ...

"کانفرنس کی رائے ہے کہ مسلمانوں کے مطالبات جو کانفرنس نے منظور کئے ہیں ...

[illegible]

دو رخی پالیسی

۹ اگست ۱۹۳۱ء کا فیصلہ

بغاوت اور غداری

قوم کو تھپکیاں

[illegible]

مضحکہ خیز اور قابل رحم

پاسپورٹ کیوں نہیں دیا جاتا؟

احرار "زمیندار" اور "انصاف"

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

[illegible]

ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام گیا کی گرفتاری

[illegible]

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے خلاف

ایمرجنسی آرڈیننس کے ماتحت نوٹس

سرحد پر مختلف قبائل کا اجتماع

حکومت کے خلاف حاجی صاحب ترنگ زئی کی سرگرمیاں

حکومت ہند کا سرکاری اعلان

لشکر کا اجتماع

حکومت کی طرف سے گولہ باری کی دھمکی

دہلی میں ایک معزز خاندان کے رکن کی خودکشی

مسٹر عزیز الحسن کو عورتوں کے سامنے زدوکوب کیا گیا

سول کورٹ میں ساکھی متوفی نے خودکشی کیوں کی

ناظم جمعیۃ علماء مولانا بخاری کے مقدمے کی سماعت

وکلاء کی بحث کیلئے ۱۴ مارچ مقرر ہوگئی

قوم پرور مسلمان اور دستوری کمیٹی کی دعوت

دعوت قبول کرنے سے صاف انکار

عبداللہ خاں اور امیر احمد کو پھانسی کی سزا

ملک معظم سے رحم کی درخواست

عبداللہ خاں اور امیر احمد کو پھانسی

کلکتہ میں مسلمانوں کی ہڑتال - مسلح پولیس کا پہرہ

صوبہ متوسط میں ۱۰۹ اشخاص کو سزا

حضرت صدر جمعیۃ علماء ہند کا مکتوب

حاجی محمد عبدالغفار صاحب سوداگر کے نام

حکومت ہند کے میزانیہ میں بارہ کروڑ کا خسارہ

اسمبلی میں رکن مالیات کا بیان

دہلی میں تین بار زلزلے

آرڈیننسوں کو واپس لیا جائے

ریلوے مینز فیڈریشن کا مطالبہ

اسپیشل کانسٹیبل کا کام کرو

وکلاء اور کانگریسی کارکنوں کو نوٹس

ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے

مولانا شوکت علی کا سفر افغانستان

کاکا میں وائسرائے کے طیارہ کا انتظار

بمبئی میں روسی سکوں کی کثرت

چند پشاوری اور عرب گرفتار

فصلوں پر فوج کی نگرانی

دیہاتیوں کا لگان ادا کرنے سے انکار

مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

مولانا ابوالکلام آزاد کے مکان پر

مونگیر میں ایک رضاکار کی آمد

صلح کے ساتھ ساتھ چین اور جاپان کی جنگ

فونگ میں چودہ ہزار جاپانی سپاہ کی آمد

ہوانگ چو پر جاپانی قبضہ

قبائل پر ہوائی جہازوں سے بمباری شروع ہوگئی

بمباری کے باعث ایک گاؤں میں آتشزدگی

ایک لشکر منتشر کر دیا گیا

جریدہ انقلاب کی ضمانت میں تخفیف

زمیندار کی ضمانت ضبط

تمام ہندوستان میں حکومت کی انتقامی کارروائیاں

سیاسی کارکنوں کی گرفتاریاں اور سزایابیاں

مجلس احرار کی طرف سے ولایتی کپڑے پر پکٹنگ

بغیر ٹکٹ سفر کرنے پر مقدمہ

گوبر میں بم رکھے گئے

کئی لڑکے مجروح

ڈپٹی کلکٹر مجسٹریٹوں کا کام کریں گے

کلکتہ کے ایک مشہور قومی کارکن کا انتقال

حاجی فقیر محمد صاحب سوداگر چل بسے!

ترکی سفیر گولی سے ہلاک کرنے گئے

سفارتخانہ کے ایک ملازم کی سفاکی

صوبہ سرحد کے لئے ایک کروڑ کی رقم

اسمبلی میں التوائے اجلاس کی تحریک

سرینگر میں ایک مسلمان وکیل کا اخراج

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

مولانا شاکر اللہ صاحب کی سزایابی

امریکہ میں جدید محاصل کا نفاذ

حکومت کے مالیہ میں اضافہ کی کمی

مولانا شوکت علی کا دورہ سرحد

صوبجات متحدہ میں کل گرفتاریاں

کانپور کے ایک گودام میں شدید آتشزدگی

دانستہ آگ لگائی گئی ہے؟

سابق وزیر اعظم فرانس کا انتقال

چینی ترکستان میں جاپانی مال کا داخلہ ممنوع

ایوان تاجران ہند کا اجلاس ممنوع

ہندوستان کی خواہشات قدرتی ہیں سختی اور تشدد سے کام نہیں چلے گا

ہندوستان کی تحریک آزادی پر لارڈ اِروِن کا تبصرہ

لندن ۱۰ مارچ۔ گذشتہ شب آکسفورڈ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ اِروِن نے کہا کہ ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرتے ہوئے جیسا کہ میں نے کیا ہے کہا جا سکتا ہے کہ سیاسی ہندوستان کی خواہشات بالکل قدرتی ہیں کیونکہ انسانی طبائع کا اقتضا ہے کہ اپنے معاملات کا خود انتظام کرنے کی خواہش رکھیں اور گذشتہ ایک سو سال کی تمام تاریخ کے پیش نظر چاہئے کہ برطانیہ دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ ان کی خواہشات کا احساس کرتے ہوئے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کی موجودہ ناخوشگوار صورت حالات میں ہمیں دو طرح کی حکمت عملی میں کاربند ہونا چاہئے ایک طرف تو ہم حکومت کے استحکام کو برقرار رکھیں اور دوسری طرف اس بات کو تسلیم کریں کہ صرف طاقت سے کبھی کوئی سیاسی مسئلہ حل نہیں ہوا طاقت صرف یہی کر سکتی ہے کہ ایسی حالت پیدا کر دے جس میں عقل، دلیل، ترغیب اور مصالحت کو کام میں لا کر مطلوبہ حل دریافت کیا جائے۔

مزید تفصیل

لارڈ اِروِن نے آکسفورڈ میں جو تقریر کی تھی اس کی مزید تفصیل حسب ذیل ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس پر نگاہ رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ سیاسی ہندوستان کے عزائم اس انسانی جذبہ اور خواہش کے بالکل قدرتی نتائج ہیں کہ اپنے معاملات کا خود ہی انتظام کریں اور گذشتہ سو سال کی پوری تاریخ کا یہ لازمی نتیجہ ہونا چاہئے تھا دنیا کی سب قوموں سے بڑھ کر برطانیہ کو چاہئے کہ وہ ہندوستانیوں کے اس جذبہ کو سمجھے اور اس کے ساتھ ہمدردی کرے۔

کل حکومتوں کا انحصار قوم کی رضامندی پر ہوا کرتا ہے اور ہندوستانی اقوام کو خود بھی اس کا احساس کرنا چاہئے کہ ہر ہیئت اجتماعی کی بنیاد داناؤں پر ہوتی ہے۔ ہم لوگ اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت کے مرتکب ہوں گے اگر ہم نے ہیئت اجتماعی کی بنیاد کو متزلزل ہونے دیا۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان کی ناخوشگواری سے ہم لوگوں پر دہری ذمہ داری ہوتی ہے اولاً ہم پر واجب ہے کہ حکومت کی استواری کو برقرار رکھیں دوسرا اس کا احساس ...

کانگریس کے مقاصد پر گورنر بہار کا تبصرہ

"ہم آخر وقت تک لڑینگے"

گذشتہ جمعہ کی شب میں پٹنہ میں مہاراجہ دربھنگہ کی طرف سے ہز ایکسلنسی گورنر صوبہ بہار و اڑیسہ کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا۔ مہاراجہ نے ہز ایکسلنسی کا جام صحت تجویز کیا جس کے جواب میں انہوں نے ایک اہم تقریر کی، تقریر کے ...

دوران میں ہز ایکسلنسی نے فرمایا کہ میرا گمان ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حکومت اور کانگریس سے سیاسی جنگ کر رہی ہے ملک کے باقی لوگ جنگ کے اس نتیجہ کو دور سے دیکھتے ہیں جو سخت غلطی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ گذشتہ دو سال سے اس نظام نے اپنی مرضی کو منوانے کے لئے گورنمنٹ کے قانون کو نا ممکن بنا دیا تھا ...

دستوری تبدیلیاں

اس کے بعد ہز ایکسلنسی نے مجوزہ دستوری تبدیلیوں کا ذکر کیا جو عنقریب ہونے والی ہیں ... ہز ایکسلنسی نے اپنی تقریر میں زمینداروں کے طبقہ کی عموماً اور مہاراجہ دربھنگہ کی خصوصاً ان خدمات کا اعتراف کیا جو انہوں نے حکومت کی انجام دی ہیں۔

ہندوستان میں انقلابی فوج کا نظام کار

مسلح بغاوت کی رو سے حکومت کے خلاف شورش

پٹنہ بم کے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں گذشتہ ہفتہ (جمعرات کے دن) پھنیندر گھوش نے عدالت سیشن میں شہادت کے دوران میں بیان کیا کہ ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن آرمی ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن ایسوسی ایشن کی شاخ تھی ...

لکھنؤ میں فرمانروائے دکن کی یادگار

جامع عثمانیہ کی تعمیر کیلئے پچاس ہزار کا عطیہ

لکھنؤ میں اعلیٰحضرت فرمانروائے دکن کی ورود کے سلسلہ میں گذشتہ جمعہ کو جب اعلیٰحضرت نے لکھنؤ کی مسجد ٹیلہ شاہ پیر محمد میں نماز جمعہ ادا کی تو اس سے پہلے منشی محمود علی صاحب میونسپل کمشنر نے منبر کے قریب جا کر اعلان کیا کہ لکھنؤ کے مسلمانوں کے لئے یہ بڑی تکلیف کا سبب ہے کہ وہاں کوئی جامع مسجد نہیں ہے ... ہمارے حضور نظام کی طرف سے مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم کا عطیہ اس لئے پیش کیا ہے کہ ... جامع مسجد عثمانیہ کے نام سے تعمیر کی جائے۔

حکومت نظام کی رعایا پروری

سات لاکھ مالیہ کی معافی

سکندرآباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ اعلیٰحضرت حضور نظام کی حکومت کمشنر آبکاری کی سفارش پر ٹھیکہ داروں کو سات لاکھ روپیہ مالیہ ادا کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے ... کا تخمینہ لگا کر ہر ایک کو مناسب رعایت دی جائے۔

کشمیر میں گولوں کی آوازیں

سرکاری فوج کی تگ و دو

جموں ۵ مارچ۔ کوٹلی کے قریب رات میں آجکل گولے کی آواز سنائی دیتی ہے اور اکثر روشنی بھی دیکھی گئی ہے چنانچہ فوج کے ایک دستہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس کل علاقہ کی جو کوٹلی اور پونچھ کے مابین واقع ہے اچھی طرح پڑتال کی جائے اور معلوم کیا جائے کہ یہ گولے کہاں سے آتے ہیں ...

مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر جھگڑا

لاٹھیوں اور چاقوؤں کا استعمال

ترچناپلی کا ایک پیغام مظہر ہے کہ چہار شنبہ کی شام کو زیر تعمیر مسجد کے سامنے ہندو مسلم فساد ہو گیا ...

حکومت بمبئی نے کھادی آشرم کو غیر قانونی قرار دیدیا

بمبئی کی ایک خبر مظہر ہے وہاں کی حکومت کے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہبلی کا کاری کھادی آشرم غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے چنانچہ آشرم کی عمارت کو ...

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ تو توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جس نے بلا کسی تکلیف پہنچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو اندھا و بیجان کر دیا

پستول کا چوں ہی گھوڑا دبایا جائے فوری ایک خاص قسم کا بجلی کرنٹ ہر ایک جاندار پر اس بری طرح اثر کرتا ہے کہ قطعی اندھا کر دینے کے علاوہ بالکل بے حرکت کر دیتا ہے۔

تک بجلی کرنٹ کام دیتا ہے ... آپ کی جان کا ساتھ دینے والا صرف یہی سول پستول ہے جس جاندار کو چاہا پندرہ منٹ تک اندھا اور بے حرکت کر دیا ... قیمت فی عدد چھ روپے آٹھ آنہ محصول ڈاک آٹھ آنہ ...

اے ایچ فرانسس اینڈ کو پوسٹ بکس نمبر ۵۵۰ بمبئی نمبر ۹

نپٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز ہیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

ہمادری سر

کان کی دوا بلب اینڈ سنز ہیلی بھیت (یو۔ پی)

بال جڑ سے کالا

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

ملنے کا پتہ — ایشیاٹک رسٹ واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔ پی)

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورس۔ دربھنگہ

حلفیہ بیان اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا استعمال

ضرغام اللہ خان سابق منیر مال ریاست امب حال مقام لالوگلی تحصیل ہری پور۔ ہزارہ

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

حکام کالج سے سمجھوتہ ہو گیا

طبیہ کالج میں ہڑتال ختم ہوگئی

(۱) حکام کالج اور اسٹرائک کرنے والوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے وہ بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔

(صورت سمجھوتہ)

... سمجھوتے پر دستخط کرنے والے حضرات کے نام (۱) نواب ابوالحسن خاں صاحب (۲) حکیم امیر سنگھ صاحب (۳) حافظ عبدالعزیز صاحب ... حکیم فضل الرحمٰن صاحب

(۲) مزید تفصیل یہ ہے کہ جب ذیلی مطالبات ... ان کی واپسی کے بعد اس کا اعلان کیا جائے گا۔

سید افتخار حسین
سکرٹری شعبہ اشاعت اسٹرائک

بمبئی سے روزنامہ اصلاح کا اجراء

آپ اس خبر سے خوشی محسوس کریں گے کہ بمبئی جیسی جگہ سے عنقریب ایک روزنامہ "اصلاح" کے نام کو لے کر جاری ہونے والا ہے۔ جس کے اجراء کے متعلق جو لوپسر شائع کیا گیا ہے اس سے آپ کو "اصلاح" کے اغراض ومقاصد مختصراً معلوم ہوں گے۔

منیجنگ ڈائرکٹر روزنامہ "اصلاح" بمبئی

مدلٹن رپورٹ کے خلاف احتجاج

رہتک۔ مسجد راجپوتان میں زیر صدارت مولوی ... صاحب ایک زبردست جلسہ منعقد ہوا ... یہ جلسہ مڈلٹن رپورٹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور اس رپٹ کو انتہائی ظلم و ستم کی حمایت پر محمول کرتے ہوئے سخت نفرت و حقارت ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

از دفتر پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

طابع و ناشر قرآن مجید عکسی رنگین پنجسورہ شریف۔ پارے و دیگر اسلامی مطبوعات

برادران ملت

السلام علیکم۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ حقیقت اسلام میں صحیح ترمذی شریف کے متن کا جو حدیث کی ایک بلند پایہ کتاب ہے سلیس اردو ترجمہ ایسی صورت میں شائع کریں۔ کہ آخر میں اس کی ایک مکمل جلد بن سکے ...

الراقم محمد احسان

جاوید نامہ — حضرت علامہ اقبال کا تازہ شاہکار

پیشوا کا حج نمبر مفت

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ...

خدا توفیق دے تو ضرور پڑھئے

خصائل نبوی — اوجز المسالک — درس عبرت

رسول کی دعائیں — قرآن مجید کی مکمل تاریخ — امت کی مائیں — اسلام اور یورپ — علامہ شیخ محمد عبدہ — غوث اعظم کی مکمل سوانح عمری

بڑھاپے میں جوانی

طلاء مقناطیسی

نامرد مرد نہ ہو

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لہذا

معجون مددگار غدود

منیجر رسالہ نظام المشائخ کوچہ چیلان دہلی

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دئے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کرے گا۔

دلہن بہار تیل کے اوصاف

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳

۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ۔ ۔ ۔ صہ

نصف صفحہ ( ) ۔ ۔ ۔ ستہ

ایک کالم ( ) ۔ ۔ ۔ عتہ

۱/۲ کالم ( ) ۔ ۔ ۔ ۵

۱/۴ کالم ( ) ۔ ۔ ۔ عہ

یداللّٰہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ۔ ۔ ۔

ششماہی ۔ ۔ ۔

سہ ماہی ۔ ۔ ۔

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ۔ ۔ ۔

ششماہی ۔ ۔ ۔

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

معاون محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم چہارشنبہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۰

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کو تلقین صبر (مدینہ)

وزیر ہند کی تقریر کا سب سے اہم حصہ مسلمانوں کے اس قابل رحم طبقہ سے تعلق رکھتا ہے جس کی وفاداری اصل ایمان کے طور پر شہرت عامہ حاصل کر چکی ہے۔ اور جس کو حقوق اتنا امیدیں کے بعد یہ امید تھی کہ ۲۲ فروری کو حکومت کی طرف سے اسلامی حقوق کا من و سلوی نازل ہوگا ۔ ...

کیا مسلم کانفرنس مقاطعہ منظور کر سکتی ہے؟ (ملت)

کیا آرڈیننسوں کی ابھی ضرورت ہے؟ (ریاست)

جنگ کی تباہ کاریاں (ہمدم)

مسلم کانفرنس سے کوئی امید نہ رکھو! (ہند)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

اسپین سے جیسوٹ عیسائیوں کا اخراج

جیسوٹ کالجوں کی سرکاری دفاتر میں تبدیلی

عجیب و غریب اموات

سگریٹ نوشی پر سزائے موت

امریکہ میں تین ارب ڈالر سالانہ کی تمباکو نوشی

بیس کروڑ سال کا نقش پا

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین ۔ خشک میوے ۔ لنگی ۔ کلاہ ۔ رومال (مشہدی ۔ یزدی ۔ پشاوری) پنکھے ۔ چپلیاں ۔ شلوار ۔ سرکہ انگوری اصلی میرہ اور نایاب جڑی بوٹیاں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے **منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور**

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی پوسٹ بکس نمبر ۵۷ دہلی

حجاج و زائرین کو مژدہ

حج بیت اللہ کے تمام احکام و مسائل نہایت جامع اور مفصل حج کی تمام مستند اور مسنون دعائیں ۔ حج کے کل طور طریق ۔ غرض کہ حج کے مکمل طالب کو پھر کسی سے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے ۔ مزید برآں مکہ معظمہ ۔ مدینہ منورہ ۔ بیت المقدس ۔ دمشق ۔ بغداد شریف ۔ سامرہ شریف ۔ کاظمین شریفین ۔ کربلائے معلی اور نجف اشرف ۔ ان تمام اسلامی مقامات کی مقدس زیارات ۔ حجاز ۔ فلسطین ۔ شام اور عراق ۔ چاروں ممالک کے سفر کی تمام ضروری اور مفصل ہدایات ۔ زیارات مقدسہ کی ایک درجن عکسی تصویرات اور کل سفر کا ایک مکمل نقشہ یہ سب کچھ

الحاج محمد الیاس برنی کے مشہور و مقبول سفرنامہ "صراط الحمید" میں موجود ہے ۔ یہ سفرنامہ حجاج و زائرین کا سب سے بہتر رفیق و رہبر ہے ۔ ہاتھوں ہاتھ جا رہا ہے ۔ حجم ۲۵۰ صفحات

قیمت صرف دو روپے (عہ)

ملنے کا پتہ منیجر مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے ۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے ۔ ...

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ...

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے ۔

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۴۵ دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے اس میں وہ احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلاکر اعمال سیہ سے بچنے کی ترغیب ہے ۔ ...

خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی ۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے ...

اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دوا کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں ۔

قرابادین مفید عام ...

قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ دو آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک ۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں ۔

آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا ۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں ۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے ۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں ۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے ۔

محبت اسلامی سے آپ کو یہی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلاجلد ۔ مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ ع علاوہ محصولڈاک ۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ خاشدہ ... قسم دوم خاشدہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مشرق کی سرزمین میں تجارتی اور سیاسی غلامی کا جال

استعماری اغراض کیلئے مغرب کی خون آشامیاں

امریکہ کی یونیورسٹی میں ایک فاضل عرب کا تاریخی خطبہ

مغرب ، مشرق کو کس طرح غلام بنا رہا ہے ؟

یورپ پر مسلمانوں کے احسانات

عیسائیت ترقی کیلئے سنگ راہ ہے

یورپ کے معرکے اور اسلامی جہاد

انگریزی، فرانسیسی اور جرمنی میں قرآن حکیم کے تراجم

شیخ ازہر اور علماء مصر کی مساعی جمیلہ

ٹیونس کے عربوں میں ہیجان

عراق سے غلہ کی برآمد

عراق جرائد میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ گزشتہ پانچ ہفتوں میں ہر جنوری تک عراق سے ۰۰۰ ،۳۰ ٹن غلہ برآمد ہوا جس کی مجموعی قیمت کا اندازہ پندرہ لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔

حکومت حجاز اور اطالویہ میں معاہدہ

ماسکو میں وزیر دربار ایران کا ورود

آرڈیننس ڈے کے سلسلہ میں جلسہ عام اور زبردست جلوس

مجمع کو خلاف قانون قرار دئے بغیر پولیس کا لاٹھی چارج

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی گرفتاری

پولیس کے ہاتھوں مسجد کی بے حرمتی۔ پولیس پر خشت باری

(از نامہ نگار الجمعیۃ)

دہلی ۱۷ مارچ۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانان دہلی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں پندرہ ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔ حافظ عبدالغفار صاحب نے قرآن عزیز کی تلاوت کی۔ مولانا مولوی الحاج عبدالحلیم صاحب صدیقی نے بعض آیات پاک کی تلاوت فرما کر ان کے مطالب کی تشریح کی اور اس کے بعد صدارت کیلئے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا نام نامی پیش فرمایا۔

ملک بھر میں ہندو مسلمانوں کی مشترکہ ہڑتال منائی گئی۔ چاندنی چوک، صدر بازار اور لال کنواں، چاوڑی بازار اور دیگر بڑے بڑے بازار بالکل بند رہے۔

مسلمانوں میں جوش و خروش

خانہ تلاشیاں

زبردست جلوس

دوسرے دن کا جلوس لاٹھی چارج

مسجد کی بے حرمتی

افسران کی طرف سے مسجد کا معائنہ

فتحپوری میں احتجاجی جلسہ

اسمبلی میں التواء اجلاس کی تحریک

کمپنی باغ میں مسلح پولیس

جلسہ کو خلاف قانون قرار دئے بغیر لاٹھی چارج

پلیٹ فارم پر لاٹھی چارج

حضرت مفتی صاحب کی گرفتاری

زخمیوں کی تعداد

شہر میں مکمل ہڑتال

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں :

(۱) سونا اور ریشم مردوں پر حرام ہے تو کیا حلقہ یا خالص دو انگل کا حلقہ بھی حرام ہے ؟ کیا فقط انگوٹھی کی ممانعت ہے یا کہ ہر ایک چیز جو سونے کی ہو اس کی ممانعت ہے تو سونے کے دانت یا دانتوں کے خلاف یا سونے کی تار سے دانتوں کا استحکام کیسے جائز ہو گیا ؟

(۲) اور یہ جو بعض لوگ سونے کی گھڑی یا زنجیر رکھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے ؟

(۳) مولود شریف میں قصائد وغیرہ پڑھنا، دف بجانا اور قیام وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(۴) مُردہ کو دفن کرنے وقت اذان دینا جائز ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب

(۱) سونے کی انگوٹھی اور کسی قسم کا زیور مرد کے لئے حلال نہیں ہے ...

محمد کفایت اللہ غفر لہٗ

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

بھوپال کے ہندوؤں کا عظیم الشان جلسہ

نواب صاحب کی وفاداری اور انصاف پر اعتماد

مجوزہ کانفرنس سے برأت کا اظہار

بھوپال ۱۰ مارچ۔ بھوپال کے ہندوؤں کے ایک جلسہ میں تین قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔ پہلی تجویز میں نواب صاحب بھوپال سے وفاداری اور ان کے انصاف پر اعتماد و یقین کا اظہار کیا گیا۔

سشن جج علی پور پر قاتلانہ حملہ کے مقدمہ کا فیصلہ

عدالت عالیہ نے علی سزائے موت کی تصدیق کردی

سولہ سال سے کم عمر کے سیاسی قیدیوں کی رہائی

پٹنہ ۱۰ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ مقامی حکومت نے صوبہ کے جیل افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ سولہ سال سے کم عمر کے نوجوان سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیں تاکہ جیل خانہ جات میں زیادہ ہجوم نہ ہو جائے۔

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا اعلان

مدرسہ امینیہ دہلی کا انتظام

چونکہ مذہب کی آزادی وطن کی آزادی کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کے لئے جد و جہد کرنا میں اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہوں اور اس فریضہ کی ادائے گی کے جرم میں مجھے توقع ہے کہ میں گرفتار کر لیا جاؤں گا۔ اس لئے مدرسہ امینیہ دہلی کی اُن ذمہ داریوں کو جو میرے اوپر ہیں پیش نظر رکھ کر میں نے حسب ذیل انتظام کر دیا ہے تاکہ میرے جیل میں ہونے کے زمانہ میں مدرسہ کے کام میں کوئی خلل نہ آئے اور حقیقی نگران و محافظ تو رب العزت جل شانہ ہی ہے۔

میری گرفتاری کے بعد مدرسہ امینیہ کا انتظام اس طرح ہوگا

(۱) حدیث شریف کے جو سبق میں پڑھاتا تھا وہ مولانا ضیاء الحق صاحب پڑھائیں گے۔

(۲) مدرسہ کا اہتمام بھی مولانا ضیاء الحق صاحب کے متعلق ہوگا۔

(۳) جس تاریخ کو میں گرفتار ہو جاؤں اسی تاریخ سے میری تنخواہ مدرسہ سے بند ہو جائے گی۔

(۵) بطور دستگیری اس کسی کو کوئی رقم نہ دی جائے گی۔

محمد کفایت اللہ غفر لہٗ (مہتمم مدرسہ)

(۲ شوال ۱۳۵۰ھ)

تیسرے دن کے حالات

مسٹر گیلبا پرشاد اور مسجد کا معائنہ

(ب) آزادانہ تحقیقات کے بعد مجرمین کو کافی سزا دی جائے۔

اسمبلی میں تحریک التوائے اجلاس

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ کی علالت

جناب ڈاکٹر ناصر مرزا صاحب سابق پرنسپل طبیہ کالج اور دہلی کے خاص توجہ کے ساتھ اڈیٹر صاحب کا علاج فرما رہے ہیں۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مدیر محترم کی صحت عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مدیر معاون)

دہلی میں ناجائز نمک بنانے کی کوشش

ایک دستہ کی گرفتاری و رہائی

ہنگامی اختیارات کے ماتحت نوٹس

حافظ صادر علی صاحب نے تعمیل سے انکار کر دیا

اسمبلی میں دہلی کے سکھوں کے لئے ایک نشست

دہلی کے سکھوں کا مطالبہ

دہلی کا بازار

اطلاع عام

دہلی میونسپلٹی کو مالی خسارہ

اچھوتوں کی دو پارٹیوں میں فساد

سلطانی گواہ کا حلف اٹھانے سے انکار

مقدمہ سازش دہلی میں ایک عجیب بیان

باردولی میں لگان کی وصولی

حالت تسلی بخش ہے

محمد علی میموریل اسکول کا جلسہ

مجلس اقوام کی قرارداد پر اسمبلی میں زبردست مباحثہ
منچوریہ کی نئی حکومت کے خلاف پرزور بغاوت
جاپانی فوج کا فرار، مشین گنوں اور رائفلوں کے فائر

شنگھائی ۱۱ مارچ۔ جمعیۃ اقوام نے چین اور جاپان کی جنگ کو روکنے کے لئے جو آخری قرارداد منظور کی ہے، حکومت چین نے اسے اس شرط کے ساتھ منظور کرلیا ہے کہ جاپان بغیر کسی شرط کے اپنی ساری فوجیں واپس کرلے اس جواب کے بعد معلوم ہوا ہے کہ آج ایک کانفرنس کا انتظام کیا جارہا ہے لیکن چینی سرکاری اطلاعات مظہر ہیں کہ چونکہ جاپان نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا ہے اس لئے اسے ملتوی کردیا گیا۔

جمعیۃ اقوام کی طویل قرارداد

جنیوا کا ایک آخری پیام (مورخہ ۱۱ مارچ) مظہر ہے کہ جمعیۃ نے جو قرارداد منظور کی ہے اس کے الفاظ چین اور جاپان کی حکومتوں کے پاس بھیج دئے گئے ہیں۔ قرارداد کافی طویل ہے اور جمعیۃ کے قوانین کی بنیاد پر ترتیب دی گئی ہے اس میں سب سے پہلے تو اس کو ظاہر کیا گیا ہے کہ جمعیۃ اس معاملہ میں مداخلت کرسکتی ہے اس کے بعد یہ قرار دیا گیا ہے کہ جمعیۃ کے اصول کے یہ بالکل خلاف ہے کہ دو حکومتوں کے جھگڑے جنگ طریقوں سے طے کئے جائیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ جمعیۃ کی ان تمام تجویزوں کو دہرایا گیا ہے جو اس سلسلہ میں پہلے منظور ہوچکی ہیں، اور چین میں جاپان کی فوجوں کی واپسی پر زور دیا گیا ہے۔ چوتھی تجویز یہ ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کیا جائے جو اس معاملہ کو طے کرائے اور جاپانی رپورٹ یکم مئی تک پیش کرے۔

جاپان کی مخالفت

اور اس کے بعد مشین گنوں اور رائفلوں کے خوب فیر ہوئے۔ باغی فوج نے حکومت کے خلاف آرڈر جاری کردیا۔ دس آدمی مارے بھی گئے جن میں ایک جاپانی حکام اور ایک فوٹوگرافر بھی ہے۔ گرفتار شدگان میں حکومت کا عہدہ دار بھی شامل ہے۔

متعدد عمارتوں کو بھی نقصان پہونچا ہے روسی تجارت خانہ اور چینی بنک تباہ کر دئے گئے ... روسی ... جاپانی سفیر اور متعدد افسروں نے بھی روس میں ... روسی سفارتخانہ کے ملازمین بھی ... واپس آرہے ہیں۔

جدید حکومت خلاف قانون

شنگھائی ۱۲ مارچ۔ (ایک بجکر منٹ پر) چین کے ایک سرکاری بیان میں منچوریا کی نئی حکومت کو خلاف قانون قرار دیا ہے جس کی جاپان امداد کررہا ہے اور جاپان نے ... کی مخالفت کی ہے۔

جاپانی فوج کی واپسی

ٹوکیو ۱۲ مارچ۔ ایک تازہ اطلاع کے بموجب گول میز کانفرنس کے نتائج کا انتظار کئے بغیر جاپانی فوج ... واپس بلالی جائے گی۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے یہ افواج روانہ کی گئی تھیں وہ پورا ہوگیا ہے۔ ... چین کے معاملہ میں کسی معتدل رویہ ...

منچوریہ میں جدید آزاد حکومت کا قیام
سابق بادشاہ کا حلف وفاداری

صوفی اقبال احمد صاحب کا انتقال

امن قائم کرنے کیلئے لیڈروں کی کانفرنس منعقد کیجائے

لوتھین کمیٹی کو یورپین ایسوسی ایشن کی سفارشات
دس فیصدی ووٹر اور جائداد کی شرط

آئرش انتخابات میں برطانیہ کو شکست

مجسٹریٹ کے مکان پر تین بم پھینکے گئے
احاطہ کا ایک حصہ اڑ گیا

اخبار ہندو کا پریس فروخت کیا جائیگا
جرمانہ کی وصولی

ٹرین کو تباہ کرنے کی پھر کوشش کی گئی
لکھنؤ کے قریب ایک حادثہ

لکھنؤ ۱۳ مارچ۔ لکھنؤ اور بارہ بنکی کے مابین جگور اور ملہور دو اسٹیشنوں کے بیچ میں کل سہ پہر میں ریل کا ایک حادثہ ہوگیا۔ بارہ بنکی سے لکھنؤ چھوٹی لائن اور بڑی لائن ساتھ ساتھ جاتی ہے۔ چنانچہ بی این ڈبلیو کا پارسل ایکسپریس پٹری سے تین بجکر بیس منٹ پر اتر گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ پٹری کے نیچے جو پتھر ... ہوتی ہے اسے کسی نے ہٹا دیا تھا۔ خوش قسمتی سے حادثہ صرف اسی حد تک محدود رہا ہے کہ صرف انجن ہی کے پہئے اترے اور کوئی ڈبہ پٹری سے نہیں اترا اور کوئی چوٹ وغیرہ نہیں آئی۔ واقعہ کی تحقیقات ہورہی ہے۔

علوی جہاز جدہ پہونچ گیا
حاجیوں کے تین جہاز اور روانہ ہوں گے

حاجی عبدالغنی صاحب صدر حج کمیٹی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حاجیوں کا علوی جہاز جو ۲۹ فروری کو روانہ ہوا تھا وہ ۱۰ مارچ کو بخیریت جدہ پہونچ گیا۔ خسرو جہاز کراچی سے ۱۴ مارچ کو روانہ ہوگا۔ اس کے بعد دو اور جہاز ... مارچ کو روانہ ہونگے ... کا ٹکٹ ملنا مشکل ہے۔

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی گرفتاری
دوسرے ڈکٹیٹر مولانا بشیر احمد صاحب مقرر کئے گئے

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند ۱۱ مارچ کو ۵ بجے کمپنی باغ سے گرفتار کرلئے گئے۔ آپ نے اپنی گرفتاری سے قبل اپنا جانشین مولانا بشیر احمد صاحب میرٹھی صدر ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کو مقرر فرمایا ہے۔ مولانا بشیر احمد صاحب جمعیۃ علماء ہند کے دوسرے ڈکٹیٹر نامزد ...

ایک درویش کی قبر کے مقدمہ کا فیصلہ
راجہ صاحب کالا کانکر کی برأت

۱۸ اپریل کو سرحد گورنر کا صوبہ بنے گا
کونسل کا افتتاح ۲۰ اپریل کو ہوگا

ہندوستانی ہوائی ڈاک اور ایران
حکومت ہند اور ایران میں معاہدہ کی توسیع

ہندوستان اور غیر ممالک میں روئی کی کھپت

جیل میں گاندھی جی کی حالت

چاٹگام کا مفرور ملزم گرفتار

ایڈیٹر ملاپ نے معافی مانگ لی

اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی
ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کے اعتراضات

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے آتے ہی ایک ایسا سوال چھوڑا کہ سرکاری بنچوں میں تہلکہ مچ گیا وزیر رکن مالیات اور ان کے دیگر رفقا سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔

روایات کی خلاف ورزی

ڈاکٹر صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ رکن مالیات حکومت ہند کے ماتحت جو مستقل مالیاتی کمیٹی ہے وہ اس تجویز کے عین مطابق نہیں ہے جو اس کے مجوز اور محرک ... سابق رکن مالیات نے پیش کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے اس اعتراض کی سرسری ... تائید ... اور سرکاؤس جی جہانگیر نے پرزور تائید کی اور تقریباً ایک گھنٹہ تک سب نے اس پر تقریریں کیں۔ سر جارج شسٹر موجود نہ تھے کیونکہ مجلس مملکت میں سالانہ میزانیہ کے مباحثہ کو سننے گئے ہوئے تھے۔ بہرحال سر جارج ریمی نے اعتراضات کے جواب دئے۔ اس کے بعد اجلاس کی معمول کارروائی کی گئی۔

حج کے انتظامات

سرکاری کارروائی کے سلسلہ میں منجملہ دیگر مسودات قانون کے ایک مسودہ حج کمیٹی کی مقامی ... پر عمل درآمد کے قانون کا بھی تھا لیکن مدت وقت کی وجہ سے پیش نہ ہوسکا۔ شاید آج (ہفتہ کے دن) پیش ہو سب سے پہلے سر جارج ... نے ... کا مسودہ قانون پیش کیا جو بغیر کسی طویل بحث کے منظور ہوگیا۔ دوسرا مسودہ بھی سرجارج ... کا تھا جو جہاز ... کام کرنے والے مزدوروں کے متعلق ہے جس میں ایک ... کے تقرر کی ضرورت ... گئی ہے۔

اس کے بعد سب سے اہم مسودہ سر ... کا تھا جو بنگال میں قانون ضابطہ فوجداری میں ... کے متعلق ترمیم کا ہے پیش ہوا۔ بابو ... سی سنترا نے اس مسودہ کی سخت مخالفت کی اور اسے قومی کارکنوں کا دشمن قرار دیا۔

سردار ... علی نے بھی مسودہ کی مخالفت کی۔ بالآخر مسودہ منتخب کمیٹی کے سپرد کردیا گیا۔ اس کے بعد اجلاس ملتوی ہوگیا۔

سودیشی سبھا کا ۳۵ ہزار روپیہ ضبط
بنکوں کے نام حکومت بمبئی کا نوٹس

مولانا حبیب الرحمن صاحب کے فرزند
مولانا خلیل الرحمن صاحب کو ایک سال قید کی سزا

پنجاب میں شراب کی ناجائز کشید

روس اور جرمنی میں لڑائی کرانے کی کوشش

برطانیہ کی ہوائی قوت میں تخفیف

روس کا سودا جرمن کو

سرحدی قبائل پر ہوائی تاخت
قبائل کے نو آدمی مارے گئے سات زخمی ہوئے
حاجی صاحب ترنگ زئی کے وطن پر بمباری

پشاور ۱۲ مارچ۔ کل موسم کی خرابی کی وجہ سے شاہی ہوائی دستہ کا ایک ہوائی جہاز جبکہ وہ بہت نیچے پرواز کررہا تھا بجوڑی کے ایک لشکر نے اس پر فیر کئے۔ یہ لشکر حاجی صاحب ترنگ زئی کے اشارہ پر شب قدر سے صرف دس میل کے فاصلہ پر ہنڈیانی میں مجتمع ہوا تھا۔

ہوائی جہاز نے اپنی حفاظت کی غرض سے مشین گن سے فیر کئے جس سے قبیلہ کے نو آدمی تو ختم ہوگئے اور سات زخمی ہوئے۔ چنانچہ اس لشکر پر اور اس کے اطراف میں کافی اثر ہوا ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے نہایت سختی کے ساتھ حاجی صاحب ترنگ زئی اور بادشاہ گل پر اپنے غصہ کا اظہار کیا کہ انہوں نے دھوکا دے کر انہیں مصیبت میں مبتلا کردیا۔ باوجودیکہ کل دن بھر موسم بھی بہت ہی خراب رہا لیکن پھر بھی ہوائی دستہ کے ہوائی جہازوں نے حاجی صاحب ترنگ زئی کے گاؤں لکاری پر بم باری کی جو ہندوستان کی سرحد سے صرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ بمباری ان کے پاس دو دفعہ تنبیہی نوٹس بھیجنے کے بعد کی گئی۔ ان سے بار بار کہا جاچکا ہے کہ وہ اپنے لشکر ہندوستان کی سرحد کے پاس سے ہٹالے جائیں۔

خیال ہے کہ بمباری کا بہت اچھا نتیجہ ہوا اور وہ خوب کامیاب رہی۔ حاجی صاحب کا مکان بمباری کا خاص نشانہ تھا، حالانکہ اس کے قریب ایک خانقاہ ہونے کی وجہ سے یہ کام بہت مشکل تھا تاہم خیال ہے کہ اس میں بھی پوری کامیابی ہوئی ہے۔

ہفتہ بھر کے اندر ہوائی کارروائیوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ صورت حال بہت ہی اطمینان بخش ہوگئی ہے خصوصاً جہاں تک مہمندیوں کا تعلق ہے ان قبائل میں کس طرح باغیانہ خیالات ٹھنڈے ہوجاتے ہیں اس کی ایک مثال اس سے ملتی ہے کہ مشہور باغی فضل کو ملہم بنایا گیا ہے جس کا انتقال گزشتہ جنوری میں ہوا ہے۔

حاجی صاحب کے فرزند کی سرگرمیاں

اس مہم میں حاجی صاحب کے دوسرے فرزند شریک ہوئے تھے جنہوں نے دیگر لشکر سے اپیل کی کہ وہ ان کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں جو وہ حکومت برطانیہ کے خلاف کررہے ہیں ان کی اس دعوت کا چند نوجوانوں پر اثر ہوا لیکن سن رسیدہ لوگوں نے یہ کہا کہ حاجی صاحب اور ان کے رفقا صرف اپنے مقاصد کے لئے لوگوں کو بہکا رہے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ صورت حال غیر معمولی طور پر درست ہوچکی ہے اور عام طور پر لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ دشواریوں کو پیدا کرنے والوں نے بڑی عجلت کی ...

ایک ہندو نو آبادی کی بغاوت

حکومت کے خلاف مہمندیوں کا "جہاد"
قبائل پر بم گولوں کی بارش
ایک لشکر کی پسپائی

سرحد کے متعلق مجلس مملکت میں سوالات
حکومت رپورٹ کو شائع کرنا نہیں چاہتی

وزیریوں اور محسودیوں میں جنگ

ایک ہفتہ کے اندر یوپی میں گرفتاریوں کی تعداد

کشمیر میں حالات روبہ اصلاح ہیں
مکانات کو آگ لگانے کے جھوٹے واقعات
انسپکٹر جنرل پولیس کا بیان

مولانا ابوالکلام آزاد گرفتار کرلئے گئے

کشمیر میں آئینی سوالات کا حل
۹۵ فیصدی کو ۵ فیصدی کے برابر نشستیں

کشمیر میں پولیس اور مجمع کا تصادم

ہندوستان میں حکومت ہند کی انتظامی کارروائیاں
گرفتاریاں۔ نوٹسوں کی تعمیل، جرمانوں کی وصولی
ملک میں دار و گیر کی عام رفتار

ناگپور ۱۲ مارچ۔ مسٹر ابھینکر بیرسٹر جو کل کل جیل میں ہیں ان کا ڈھائی ہزار روپے کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے کل ان کی موٹر کو نیلام کرنے کی کوشش کی گئی لیکن کوئی شخص بھی بولی دینے والا نہیں تھا۔ صرف ایک بولی دینے نے پانچ سو روپے لگائے جو منظور نہیں کئے گئے۔ نیلام کے دوران میں محنۂ عدالت سے اشتہارات پھینکے گئے جن میں تحریر تھا کہ موٹر کی کوئی شخص بولی نہ بولے۔ ایک رضاکار بھی نیلام میں مداخلت کرنے کے باعث گرفتار کرلیا گیا۔ موٹر کسی اور دن نیلام کی جائے گی۔

بمبئی ۱۲ مارچ۔ تین دوا فروشوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ تھانہ میں جاکر پولیس کمشنر سے نوٹس لے لیں جو ان کو ہڑتال کرنے کی ممانعت کی گئی تھی۔ اس حکم کی تعمیل نہ کرنے پر ان کو گرفتار کرلیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ۵۰ دوا فروشوں کے نام نوٹس جاری ہوئے تھے لیکن صرف ۵ دوکانداروں پر نوٹسوں کی تعمیل ہوسکی جن دوا فروشوں نے دوکانیں کھولی تھیں ان کے سامنے مخالفانہ مظاہرہ کیا گیا۔

احمد آباد ۱۱ مارچ۔ کل سے پولیس گجرات ودیا پیٹھ کی تلاشی لے رہی ہے یہ تلاشی کئی روز تک جاری رہے گی۔ ودیا پیٹھ حال ہی میں خلاف قانون قرار دی گئی تھی۔

کلکتہ ۱۱ مارچ۔ بسنت لال مرارکا وصدر لال ... کو جو حال میں رہا ہوئے ہیں ان کو تھانہ میں حاضری نہ دینے کے الزام میں چھ چھ ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔

دہلی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ کوئی ایسا شخص بھی لاٹھی سے مجروح ہوا ہے جو خلاف قانون انجمن کا ممبر نہ ہو۔

کلکتہ ۱۲ مارچ۔ مسٹر سنتوش گپتا ممبر کانگریس کمیٹی پکٹنگ بورڈ اور دیگر پانچ اشخاص کو چار ٹرنگ کے سامنے جلوس نکالنے اور بائیکاٹ کے نعرے لگانے کے الزام میں کل سہ پہر گرفتار کرلیا گیا۔

بمبئی ۱۲ مارچ۔ لوتھین کمیٹی کی آمد پر بطور احتجاج کے شہر میں ایک ہفتہ کی ہڑتال کا جو اعلان کیا گیا تھا اس کے بموجب ہڑتال اب تک جاری ہے کل بھی بڑی بڑی فرمیں اور دوکانیں بند رہیں۔ دیوبانار میں بھی ہڑتال منائی گئی۔ ... شہر ... آرڈیننس کے ماتحت کل گرفتار کرلئے گئے۔

الجمعیۃ اور مولوی شفیع داؤدی

معلوم ہوا ہے کہ مولوی شفیع داؤدی اور ان کے رفیق نے پھر سر نظیلہ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ انہوں نے دجل و فریب پھیلانے کے لئے شہر میں کوئی پمفلٹ بھی شائع کیا ہے۔ اس لئے ناظرین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ آئندہ الجمعیۃ اس طرف متوجہ ہوگا اور جن حالات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے وہ حجابانہ نقاب کرتے جائیں گے۔

مسٹر پی جوزف ایڈیٹر انڈین سوشل کو ۲ ہزار روپے کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

احمد آباد ۱۲ مارچ۔ گاندھی جی کے پوتے کانتی لال اور دیگر ۵ رضاکار کل صبح امپیریل بنک کی مقامی شاخ پر پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار کرلئے گئے ...

اودھ کے تعلقہ داروں کا مطالبہ
حقوق رائے دہی کی کمیٹی میں ... صاحب کا بیان

آودھرم منڈل کے جلسے میں بلدگاہ حقوق کا مطالبہ

ایک معاون کا شکریہ

بہار پراونشل اصلاح کانفرنس کا اجلاس
مظالم سرحد و کشمیر پر احتجاج

امسال بحمد للہ تعالیٰ جموئی ضلع مونگیر میں جمعیۃ اصلاح صوبہ بہار کا اجلاس زیر صدارت فخر قوم حضرت مولانا سید صالح حسین صاحب (صدر انجمن اصلاح المسلمین چھپرہ) نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ کی اکثر انجمنوں کے نمائندگان موجود تھے ۔ ۵ر مارچ کو سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مطابق دستور العمل دفعہ ۹ مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا۔ بعد اس کے مندرجہ ذیل تجاویز مختلفہ مسلمانان کشمیر و سرحد پیش ہو کر منظور ہوئیں:-

(۱) یہ کانفرنس مظلوم و ستم رسیدہ مسلمانان کشمیر سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے شہداء کشمیر کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے جنہوں نے محض مذہب کی محبت میں اپنی جانوں کو فدائے اسلام کیا۔

(۲) یہ مجلس اُن دشمنان دین و قوم سے اظہار نفرت کرتی ہے جنہوں نے بے گناہ مسلمانان کشمیر کا خون بہایا۔ ان کے مکانوں کو جلا کر خاک سیاہ کیا ان کے بچوں کو یتیم کیا۔ عورتوں کو رانڈ بیوہ بنایا۔

(۳) یہ مجلس اُن انجمنوں و مسلمانان صوبہ بہار کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے مسلمانان کشمیر و احراران پنجاب کی معاونت فرما کر اخوۃ اسلامی کا ثبوت دیا۔

(۴) یہ مجلس مہاراجہ گدھور ضلع مونگیر کو توجہ دلاتی ہے کہ مقدمہ مسجد گدھور کی وجہ سے مسلمانان صوبہ بہار میں ایک بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور وہ اس امر کے منتظر ہیں کہ مہاراجہ موصوف اپنی رعایا سے رواداری کا ثبوت اس طرح دیں کہ مقدمہ کی عدالت مونگیر سے اٹھا کر مسلمانوں کو تکمیل تعمیر مسجد کی اجازت بخشیں تاکہ علاوہ ازیں ان کو مسلم رعایا کے مسلمانان بہار کی یہ بے چینی دور ہو۔

(۵) تجویز ہوا کہ مجلس عاملہ سب کمیٹی کانفرنس کرے جو نصاب تعلیم کا انتخاب کرے۔

(۶) تجویز ہوا کہ ممبران جمعیۃ اپنے اپنے مواضعات و برادری میں اصلاح رسوم غیر شرعیہ کی کوشش کریں اور اسے اپنا فریضہ تصور کریں۔

محمد عباس جنرل سکرٹری صوبہ بہار

دہلی میں دار الاصلاح کا کام

[illegible]

بہ خیال میرے دل میں گوکل کانگڑی کے دیکھنے سے پیدا ہوا اور کوئی شخص اپنے مخالف کا مقابلہ نہیں کر سکتا جب تک کہ قوت و سامان میں اس کے برابر یا اس سے افضل نہ ہو۔

مسلمان جو مدرسے مدرسوں کی تعلیم کے خوگر ہو چکے ہیں وہ دار الاصلاح کی طرف متوجہ ہوئے ہیں نے دار الاصلاح کی تعلیم و تربیت کے مظاہرے کئے اور اکابران قوم کو لا کر معائنہ کرایا جن کی آراء حوصلہ افزا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں کام کو دیکھ کر دہلی کے متمول طبقہ کے بعض حضرات نے اعتراض کیا کہ قرول باغ دور ہے۔ ہماری اولاد کس طرح مستفید ہو میں نے کہا کہ آپ اس کا آسانی سے انتظام فرما سکتے ہیں ایک چھوٹی سی موٹر لاری خرید لیجئے مگر ان اصحاب کا معائنہ تعلیم و تربیت پر ایک ابال تھا جو ٹھنڈا ہو گیا۔

میں مالی مشکلات کی الجھنوں کا اس وقت تک دار الاصلاح کو چلاتا نہیں گھسیٹتا رہا مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ بصورت موجودہ کام نہ کرنا کام کرنے سے بہتر ہے کہ جو چندہ دار الاصلاح کو ملتا ہے وہ اس کی ضرورتوں کے لئے کافی نہیں لہذا ایک سال کا خرچ پورا ہو یا دار الاصلاح بند کر دیا جائے تاکہ یہ رقم کسی دوسری جگہ کارآمد ثابت ہو۔ اس نظریہ پر غور کرنے کے بعد میں نے اخبارات میں چھ ہزار روپیہ کے لئے اپیل شائع کرایا کہ اگر زکوٰۃ رمضان میں یہ رقم وصول ہو جائے تو ایک سال پوری قوت و اطمینان سے کام کر کے آئندہ چندوں سے نجات مل جائے کیونکہ شعبہ صنعت و حرفت کو ترقی دیکر دار الاصلاح کی آمدنی کا مستقل ذریعہ بنا دینے کا خیال تھا۔

مجھ کو کمال افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان اپیلوں پر مسلمانوں نے توجہ نہ فرمائی اور ماہ مبارک میں ایک ہزار بھی پورا نہ ہوا۔ زکوٰۃ کا سب سے بڑا ذریعہ تھا جو نکل گیا اور اب امید نہیں ہو سکتی کہ یہ قوم جو اپنے حقوق حکومت سے مانگتی اور ہندوؤں سے تصفیہ کا مطالبہ کرتی ہے اپنے مسکین و یتامیٰ کے حقوق پر توجہ کرے گی اور اپنی زندگی کے اسباب پر نظر ڈالے گی اور بقر عید تک یا تیاندہ پانچ ہزار روپیہ فراہم کر دے گی لیکن میرے احباب و مشیر کار مصر ہیں کہ بقر عید تک انتظار کروں اس کے بعد اگر قوم نے آواز نہ سنی تو تم کو حق ہو گا کہ دار الاصلاح سے علیحدہ ہو جاؤ۔

برادران محترم! میں نے قوم کا ایک مرض تشخیص کیا۔ اس کا علاج بھی علمی صورت میں پیش کر دیا۔ اکابران و معائنہ کنندگان نے پسند بھی فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ پھر ساری قوم کا کام میں اکیلا کس طرح اٹھا لوں۔ [illegible]

تشریف لے جا رہے ہیں۔ الوداعی دعوت میں اکثر مہاجرین و مقیمین شہر موجود تھے۔ مولانا موصوف نے جامع و مانع تقریر میں فضائل حج اور اسلام کی خوبیاں بیان فرماتے ہوئے ابتداء اسلام میں حضرت سرور دو عالم صلعم کی مشکلات اور استقلال کا ذکر فرمایا۔ اشاعت اسلام کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ کس طرح مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے آنحضرت صلعم نے ہجرت فرمائی مہاجرین و انصار کے تعلقات پر پوری طرح روشنی ڈالی۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے آپ نے اس امر پر زور دیا کہ انجمن سعادت بخارا و ترکستان کو زیادہ کامیاب بنایا جائے اور اس کے شعبہ مدرسہ کو جس کی حالت تسلی بخش نہیں ہے مستحکم کیا جائے۔ آخر میں مولانا عبد القادر صاحب نے بلنے پچاس روپے شعبہ مدرسہ کی امداد کے لئے عطا فرمائے اور اپنا کتب خانہ بھی انجمن کے حوالہ کر دیا۔

محمد عمر خان۔ انجمن مرکز یہ سعادت بخارا و ترکستان پشاور

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کا تیسرا اجلاس

گذشتہ سال کانفرنس کے اجلاس پٹیالہ میں جناب حکیم ناصر الدین خان صاحب نے کانفرنس کو اگلے سال کے لئے بدایوں میں مدعو کیا تھا۔ چنانچہ بدایوں میں مجلس استقبالیہ کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اور وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ اجلاس کی تاریخیں ۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ مقرر ہیں۔ تمام اطباء کو اپنے اس فنی اجلاس میں ضرور شرکت کرنی چاہئے اور اطلاع سکرٹری مجلس استقبالیہ بدایوں کے پتہ پر بھیجنی چاہئے۔

جنرل سکرٹری آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کا سالانہ اجلاس

مدرسہ دار العلوم میرٹھ نے جو اس قلیل عرصہ میں ترقی کی ہے وہ محتاج بیان نہیں مدرسہ کا تیرھواں سالانہ جلسہ و دستار فضیلت بتاریخ ۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو جامع مسجد میں منعقد ہوگا۔ جس میں ہندوستان کے مشاہیر علماء کرام تشریف لاکر اپنی متبرک ہاتھوں سے دستار بندی فرمائیں گے۔ مدرسہ پر قرض جس کی اپیل اخبارات میں شائع ہو چکا ہے نصف کے قریب قرضہ ادا ہو گیا ہے جن حضرات نے چندہ بھیجا تھا اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

(مولانا) محمد مبارک حسین ناظم مدرسہ دار العلوم میرٹھ

ترک مسکرات کے لئے ایک انجمن کا قیام

سنٹرل شوشل سروس لیگ دہلی کی اکسائز سب کمیٹی نے ایک انجمن بنام "مدرا تیاگ سبھا" کے نام سے صدر بازار متصل گلی روئی کی منڈی میں قائم کی ہے۔ تمام ممبروں سے حلف لیا گیا ہے کہ وہ مسکرات کا استعمال نہ کریں۔ اس انجمن کے سکرٹری لیکھ راج مقرر ہوئے ہیں۔

(آنریری سکرٹری)

جزیرہ فجی کے لئے ایک حنفی مولوی کی ضرورت

جزیرہ فجی کے لئے ایک مولوی کی ضرورت ہے بہ شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) اردو و عربی کا عالم ہو صرف و نحو سے کلام پاک پڑھتا ہو۔
(۲) حدیث شریف اور فقہ کا ماہر ہو تبلیغ کی تڑپ ہو۔
(۳) انگریزی کا کم از کم میٹرک ہو ہندی جانتا ہو مناظرہ کا علم ہو۔
(۴) ریلوے اور جہاز کا کرایہ جماعت المسلمین فجی ہوگا۔
(۵) کم سے کم تین سال کے لئے معاہدہ کرنا پڑیگا۔
(۶) مکان بڑے رہائش کا ہوگا ماہواری تنخواہ ستو روپیہ ہوگی۔
(۷) جملہ شرائط خط و کتابت کر کے فیصلہ کریں تمام درخواستیں معہ سند اسناد پر آنی چاہئیں۔

محمد عثمان خاں پوسٹ بکس ۱۲۲ سوا (فجی)

ایک قوم پرور انگریزی اخبار کا اجراء

کلکتہ سے عنقریب انگریزی میں ایک نیا ہفتہ وار پرچہ نکلنے والا ہے جس کا نام "نیشنلسٹ انڈیا" ہوگا۔ امید ہے کہ پہلا پرچہ ۳ اپریل کو شائع ہو جائے گا پرچہ کی پالیسی و اغراض خالص نیشنلسٹ رہیں گے۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اخبار فرزانہ کا رضا نمبر
[illegible]

صرف چند روز کے لئے مفت فینسی رسٹ واچ مفت
[illegible]
ایشیاٹک رسٹ واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔ پی)

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ [illegible]

خدا توفیق دے تو ضرور پڑھئے
خصائل نبوی | اوجز المسالک | درس عبرت
[illegible]
رسول کی نمازیں | قرآن مجید کی مکمل تاریخ | امت کی آئیں | اسلام اور یورپ | علامہ شیخ محمد عبدہ مصری کی تفسیر | غوث اعظم کی مکمل سوانح عمری
[illegible]

ستو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے
[illegible]
معجون مددگار غدود
منیجر سالار نظام اشاعت کوچہ چیلاں دہلی

حلیۃ بیان وسعت البیان میں کا استعمال
[illegible]
بال جڑسے کالا
[illegible]
صد ہا مرضوں کی ایک دوا
[illegible]
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

مجلس احرار اسلام دہلی کی مجلس عاملہ توڑ دی گئی
مولوی عبد الماجد صاحب ڈکٹیٹر مقرر ہو گئے

احرار اسلام دہلی کی مجلس عاملہ صوبہ سرحد کے مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم اور مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں مسلمانوں کی گذشتہ جد و جہد اور قربانیوں اور حکومت ہند کی ناقابل برداشت مداخلت پر کافی غور و خوض کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مسلمانوں کی تمام گذشتہ قربانیوں کو نتیجہ خیز بنانے اور آئندہ موثر اقدام کرنے کے لئے مجلس عاملہ کو منتشر کر دیا جائے اور اس مجلس کے تمام اختیارات ایک ڈکٹیٹر کے سپرد کر دئے جائیں۔

لہذا

(ا) مجلس احرار اسلام دہلی کی ورکنگ کمیٹی منتشر کی جاتی ہے۔

(ب) مولانا عبد الماجد صاحب صدر مجلس احرار اسلام دہلی کو ڈکٹیٹر بنایا جاتا ہے۔

(ج) مولانا ممدوح کو وقت ضرورت اپنا جانشین منتخب کرنے کا حق حاصل ہوگا اور آئندہ بدستور یہ سلسلہ جاری رہے گا تا وقتیکہ مسلمانان کشمیر کو ان کے جائز حقوق حاصل نہ ہو جائیں اور صوبہ سرحد سے انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ بند ہو کر انہیں ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق مل جائیں۔ سیکرٹری مجلس احرار

ڈکٹیٹر مجلس احرار دہلی کا مکتوب
حاجی عبد الغفار صاحب کے نام

چونکہ ورکنگ کمیٹی مجلس احرار دہلی توڑ دی گئی ہے۔ اور تمام عہدیدار موقوف کر دئے گئے ہیں۔ اور تمام اختیارات صرف صدر کو تفویض کر دئے گئے ہیں اس لئے جناب سے عرض ہے کہ مجلس احرار کی بقیہ رقم دیدیجئے۔ اور آپ آئندہ اپنے آپ کو مجلس مذکور کا خزانچی تصور نہ فرمائیں۔

عبد الماجد صدر مجلس احرار و ڈکٹیٹر

مجالس احرار اسلام توڑ دی گئیں

[illegible]

حضرات کے اسمائے گرامی ذکر کے قابل ہیں۔

شمس العلماء مولانا شاہ ابو الخیر صاحب نعیمی۔ مولانا ابو بکر محمد شعیب صاحب ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی۔ مولانا حکیم محمد جمیل خان صاحب دہلی۔ مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب۔ مولانا محمد اسلم صاحب۔ مولانا رشید صاحب۔ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب۔ مولانا محمد صبغۃ اللہ صاحب۔ مولانا محمد ایوب صاحب۔ مولانا محمد نامدار صاحب۔ شمس العلماء مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ۔ شمس العلماء مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ۔ شمس العلماء مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ۔ آنریبل نواب سر حافظ احمد سعید خان صاحب ہوم ممبر۔ نواب محمد یوسف صاحب منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ۔ خان بہادر شیخ مقبول حسین صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ ٹپارٹڈ کمشنر تعلقہ دارگڈھ۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم ایل سی۔ آنریبل خان بہادر حافظ محمد نسیم صاحب ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹرایٹ لا ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ سید اعزاز رسول صاحب تعلقہ دار سندیلہ۔ خان بہادر نواب سید مہدی حسن صاحب۔

اعلیحضرت اقدس کی رونق افروزی کے بعد سب سے پہلے عنایت اللہ متعلم دار العلوم نے کلام مجید کی تلاوت کی اس کے بعد علاء الدین حیدر آبادی متعلم دار العلوم نے ایک خاص انداز میں چند منٹ تک اعلیحضرت اقدس کا نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا۔ نعت شریف کے ختم ہونے کے بعد مولانا سید سلیمان معتمد دار العلوم نے دعا نامہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد دعا نامہ جو زریں خریطہ میں تھا اسکو ایک نقرئی کشتی میں منشی محمد احتشام علی صاحب معتمد ندوۃ العلماء نے اعلیحضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ پھر نواب صدر یار جنگ بہادر نے دار الاقامہ اور اعاطہ تعمیر مسجد کی طرف اعلیحضرت اقدس کی توجہ مبذول کرائی جو ہال کے اندر سے صاف نظر آ رہی تھی۔ آخر میں مفتی الدولہ حسام الملک شمس العلماء نواب سید محمد علی حسن خاں صاحب نے پھولوں کا گجرہ پیش کیا اور بفضلہ تعالیٰ جلسہ کامیابی کے ساتھ برخواست ہوا۔

عبد العلی ڈی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس، ناظم ندوۃ العلماء

مسودہ قانون نظر بندان بنگال پر مباحثہ
اسمبلی میں سر ہری سنگھ کی مخالفت

[illegible]

کیا اخبار انباء مصر مولانا شوکت علی صاحب

(از جناب محمد احمد صاحب کاظمی ایڈووکیٹ سہارنپور)

مولانائے محترم!

گول میز کانفرنس کی شرکت۔ اسلامی ممالک کے دورے "برٹش" پالیٹکس دانوں اور دیگر حکام کی ملاقاتوں سے فارغ ہو کر ہندوستان واپس تشریف لانے پر جناب کی زبان فیض ترجمان سے یہ خبر سن کر بہت مسرت ہوئی کو "برطانیہ کی ذہنیت میں عجیب و غریب تبدیلی واقع ہو رہی ہے" اور "زمانہ قریب تھا تمام بدگمانیاں کافور ہو کر مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان ایک جدید اور مستحکم رابطہ اتحاد قائم ہو جائیگا" علاوہ ازیں عراق و یمن کو عطائے آزادی کا مژدہ (جیسا کہ شاہ فیصل سے جناب کو معلوم ہوا) فلسطین کی حکمبرداری کے اختتام کی توقع مصری معاملات میں انگریزوں کی عدم مداخلت یہ سب پیام ہائے شیریں بے حد امید افزا ہیں۔ اور ہمارے ملک کے بہترین معلومات رکھنے والوں کے لئے بھی یہ ایک خبر جدید ثابت ہوگی۔ مگر بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت کو جناب کی بہم کردہ خبروں پر یقین لانے میں تامل ہوگا کیونکہ گورنمنٹ کی سابقہ پیمان شکنیوں کو دیکھ کر وہ بہت محتاط ہو گئے ہیں اور بالخصوص کسی باضابطہ اور سرکاری اعلان کی عدم موجودگی میں محض نجی اطلاعات کو وہ وقعت بھی حاصل نہیں ہو سکتی جو ایک سرکاری "عہد و پیمان" میں مضمر ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ براہ کرم گورنمنٹ کی جانب سے جلد ہی کوئی سرکاری اعلان شائع کرانے میں کامیاب ہوں گے جس سے عامۃ المسلمین کو اطمینان ہو سکے۔

ہندوستان کے متعلق جناب کے اس ریمارک سے بہت توقعات پیدا ہو گئی ہیں کہ گول میز کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں سے گفت و شنید کر کے اہل برطانیہ نے محسوس کر لیا ہے کہ ہندوستان پوری طرح اپنے بلوغ کو پہنچ چکا ہے اس لئے زمانہ ولایت ختم ہو جانا چاہئے اس کے علاوہ جناب کا یہ ارشاد کہ برٹش گورنمنٹ محض عارضی تحفظات اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے ہر ہندوستانی کو قابل قبول ہونا چاہئے مگر جو اندازہ جناب نے آئندہ اصلاحات کا قائم کیا ہے وہ بہت امید [illegible]

سرحد کو اصلاحات دینے کا راز

صرف یہی وجہ شکایت نہیں ہے بلکہ ایک اہم سوال اور باقی رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ صوبہ سرحد کو موجودہ اصلاحات دینے میں جو تاویل کی گئی ہے وہ آئندہ کمل اختیارات خود اختیاری دینے کی خواہش پر مبنی ہے یا کوئی اور راز درون پردہ ہے؟ میں جناب کی اطلاع کے لئے اس اندیشہ کا اظہار کئے دیتا ہوں جو اکثر مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ نئی رحمت موجب زحمت ثابت ہوگی۔ ان کا خیال یہ ہے کہ موجودہ اصلاحات کو مکمل اختیارات خود اختیاری نہ دینے کے لئے ایک بہانہ بنایا جائیگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ آئندہ یہ کہا جائے کہ چونکہ اس صوبہ کو حال میں ہی گورنر کا صوبہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے مکمل حکومت خود اختیاری دئے جانے سے پیشتر ضروری ہے کہ اسکو نیا دستور اساسی کا پورا تجربہ ہو جاوے۔ اگر اس قسم کا حیلہ تراشا گیا تو ظاہر ہے کہ موجودہ نئی اصلاحات محض ایک دھوکہ کی ٹٹی اور موج سراب ثابت ہوں گی۔ [illegible]

سرحد میں مسلم اقلیت

[illegible]

اعلیٰ حضرت فرمانروائے دکن کا ورود لکھنؤ
دار العلوم ندوۃ العلماء میں رونق افروزی

[illegible]

موسم بہار کیلئے حلال شراب برف ڈال کر پینے کی چیز
[illegible]
طبی کمپنی دہلی سے منگائیے

پیشوا کا حج نمبر مفت
[illegible]
منیجر رسالہ پیشوا دہلی

قرآن شریف مترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا
[illegible]
ملنے کا پتہ: محمد حسین مالک اخبار مدینہ و رسالہ پیام تعلیم بجنور (یو۔ پی)

مقویات سراج عالم
[illegible]
وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑسے کالا
[illegible]
منیجر گنگا پرشاد کمپنی بہار سٹیشنری سٹورٹ [illegible]

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۱ - ۲۵ - ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (〃)
ایک کالم (〃)
½ کالم (〃)
¼ کالم (〃)

سہ روزہ
ید اللہ علی الجماعۃ
الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی - یوم یکشنبہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۱

معاصرین کے افکار و آراء

ایک فریب خیال (مدینہ)

"برطانوی تجارت کے قلب پر ضرب" (ملت)

روس پر اعلان جہاد! (مدینہ)

مسلم اخباروں سے مسلمانوں کا سلوک (پیچ)

انگریزی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کیلئے)

"برطانوی مال خریدو"
انگلستان میں ملکی مصنوعات کی ترغیب کیلئے جدوجہد

انگلستان میں ہندوستانی مصنوعات کی قدردانی
ہندوستانی پیداوار سے ملکہ معظمہ کی دلچسپی

چین کے مشرقی کتب خانہ کی المناک تباہی
شنگھائی کی لائبریری پر ایک چینی پروفیسر کا نوحہ

انگلستان کے محکمہ ڈاک میں ترقی
ایک سال میں کتنے خطوط، پارسل اور تار روانہ کئے گئے

ضروری گزارش

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین خشک میوے رنگی کلاہ - رومال (مشہدی سندی پشاوری) پنکھے چپلیاں - نسوار سرکہ انگوری - اصلی میرہ اور نایاب جڑی بوٹیاں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHE MAFG: Co: INDIA
POST BOX 88 KARACHI

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دیئے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کرے گا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

عید کی خوشی میں عید کے روز ڈالیں گے تو یہ آپ کو دو چند خوش کردے گا اور بالوں کی سیاہی قائم رکھنا جڑوں کو مضبوط کرنا، بالوں کو چکدار اور ملائم کرنا بالوں کو گھنا اور لمبا کرنا اس کا اصلی فعل ہے۔ سر کے چکر درد سر آنکھوں کی گرمی دور کرکے دل کو تسکین دیتا ہے۔ غرض یہ کہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو صاحب ایک مرتبہ بھی اس کو استعمال کریں گے ہمیشہ یہی تیل پسند کریں گے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ
منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

منشی کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۳۵ دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

قرابادین مفید عام
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

منیجر کتبخانہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس میں اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک دو روپے (ع)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ہے قسم دوم حنا شدہ عہ علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

نکات و لطائف

(از قلم جناب ملا رموزی صاحب فاضل الہیات بھوپال)

لیجئے اسے کہتے ہیں "حسن اتفاق" کہ ادھر ملا رموزی نے ۹ مارچ ۱۹۳۲ء کے "نکات و لطائف" میں شکایت کی کہ اخبار "الجمعیۃ" کبھی کبھی ہمارا "الجمعیۃ الاجتماعیۃ العلماء الہند" بن جایا کرتا ہے اس لئے ملا رموزی کے لطائف و نکات دھرے رہ جاتے ہیں، بس ان خیالات یا شکایت کا شائع ہونا تھا کہ جمعیۃ العلماء کے گرامی مراتب ارکان کو جو ملا رموزی پر تاؤ آیا تو بعد میں محترم نے فوراً ہی ایک آرڈیننس جاری کردیا ...

ترجمان القرآن

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد مدظلہ العالی کو سیاسی اور مذہبی دنیا میں جو بلند پایہ اور رفیع مرتبہ حاصل ہے وہ کسی تعارف اور تشریح کا محتاج نہیں، آپ کی ذات گرامی مذہب و سیاست کی جامع اور حقائق دینیہ کا بے مثل سرمایہ دار ہے اور بلاشبہ کہا جاسکتا ہے کہ تمام ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلامی مولانا نے محترم جیسی جلیل و عظیم شخصیت کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مولانا ہندوستان کے سب سے بڑے خطیب سب سے بڑے انشاپرداز اور سلطان القلم ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تقریر و تحریر میں جو اسلوب بدیع عنایت فرمایا ہے اور جو سحر حلال آپ کے ہر فقرے، ہر سطر اور ہر لفظ میں رکھ دیا ہے وہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس میں کوئی شخص بھی آپ کا شریک و سہیم نہیں ...

وہ اس تفسیر کو خرید کر ضرور مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ قرآن کریم خود اپنے آئینہ میں کیا نظر آتا ہے۔

تفسیر نہایت اعلیٰ کاغذ اور عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ شائع ہوئی ہے صفحات ۵۳۱ قیمت بلاجلد ۵ روپے مجلد ۷ روپے۔ دفتر ترجمان القرآن دریا گنج دہلی سے طلب کرنے پر مل سکتی ہے۔

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

(بسلسلہ صفحہ ۲)

now in session at Delhi an invitation to visit the North-West Frontier Province and see conditions there for yourself. If you accept this invitation, he would only ask that you would go straight to Peshawar and while in Peshawar would be guided by his advice as to the places which you should visit and generally the persons to whom you should give interviews. If you decide to accept this invitation, will you please let me know as soon as possible.

Yours sincerely,

(Sd) E. B. Howell

فارن اینڈ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ

نئی دہلی۔ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۳۲ء

مائی ڈیر مولوی۔ میں چیف کمشنر صوبہ سرحد سے ٹیلیفون پر گفتگو کرتا رہا ہوں اور انہوں نے (چیف کمشنر نے) مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کو اور آپ کی وساطت سے ایک دو دیگر اراکین آل انڈیا مسلم کانفرنس کو جو آجکل دہلی میں اپنا اجلاس منعقد کررہی ہے) صوبہ سرحد کا سفر کرنے اور حالات کا خود مطالعہ کرنے کی دعوت پہنچا دوں۔ اگر آپ یہ دعوت قبول کرلیں تو چیف کمشنر آپ سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آپ سیدھے پشاور ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ ہجری

مسلم کانفرنس کی ابلہ فریبیاں

حکومت سے علانیہ تعاون اور قوم کو کھلا ہوا دھوکہ

(۱)

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ہم گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں گول میز کانفرنس کے ساتھ تعاون و عدم تعاون کے متعلق مسلم کانفرنس کی دورخی پالیسی پر بحث کرتے ہوئے یہ بتاچکے ہیں کہ مسلم کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ نے ۹ اگست ۱۹۳۱ء کو ہزار دقت و دشواری الہ آباد میں مولانا حسرت موہانی کے اصرار پر جو قرارداد منظور کی تھی ...

خلوص کا مظاہرہ

پھر جب مسلم کانفرنس کے گول میزی اراکین لندن سے واپس آئے اور حقوق مسلمین کے خواب کی کوئی تعبیر نہ ملی تو ایک مرتبہ پھر گول میزی اور غیر گول میزی دہلی میں سر جوڑ کر بیٹھے اور اسی مسئلہ پر بحث کے دوران میں بظاہر نوبت یہاں تک پہنچی کہ چند اراکین نے اپنے استعفے داخل کردیے اور نیشنلسٹ مسلمانوں کے ساتھ مل کر لکھنؤ میں ایک ...

مقاطعہ کا گورکھ دھندا

جنگ زرگری

تحریک مقاطعہ کا انجام

مخلصین کو تنبیہ

ملکا نا ٹھی چارج

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک گمراہ کن پمفلٹ کی اشاعت

گزشتہ سے پیوستہ جمعہ کو جبکہ مسلمانان دہلی کے ایک زبردست اجتماع کے سامنے جامع مسجد میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے مظالم سرحد کے متعلق ایک معرکۃ الآرا تقریر فرمائی تھی اور مظالم سرحد کی آزاد تحقیقات اور آرڈیننس واپس لینے کا مطالبہ کرنے کے لئے ہزارہا مسلمانوں کا ایک جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں نکالا گیا تھا اور کمپنی باغ میں معززین شہر کے پرامن مجمع پر نہایت سخت لاٹھی چارج کیا گیا تھا جس سے بہت سے دوسرے مسلمانوں کے علاوہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ ... گرفتار کرلیا گیا تھا، ٹھیک اسی دن دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا تھا جس کے عنوانات "مسئلہ سرحد اور شفیع داؤدی" اور "بعض اخبارات کے گمراہ کن پروپیگنڈا کی حقیقت" تھے ...

نامہ نگار الجمعیۃ کا مدلل و مسکت جواب

اعتراف جرم اور مغالطہ انگیزیاں

ایک لغو اعتراض

کو بچشم خود دیکھنے کی دعوت دی تھی"۔ حالانکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جس خط کا حوالہ مولانا شفیع داؤدی دے رہے ہیں اس میں کسی ایک جگہ بھی مسلم کانفرنس کی قرارداد کا ذکر نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے بالکل برخلاف یہ لکھا گیا ہے کہ مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی (ابھی) اپنا اجلاس منعقد کررہی ہے۔ اصل تحریر کے الفاظ یہ ہیں:-

Confidential.

Foreign and Political Department, New Delhi,

5th January, 1932.

My dear Maulvi,

I have been in conversation on telephone with the Chief Commissioner of the North West Frontier Province and he desires me to convey to you and through you to one or two other members of the All India Muslim Conference

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

فلسطین کے اعراب اور یہود کی جداگانہ تقسیم

تخت فلسطین کیلئے سابق خدیو کی مساعی

سیاسی حلقوں میں یہ خبر گشت کررہی ہے کہ خدیو سابق نے تخت فلسطین کے لئے بشرط عائد کی ہے کہ فلسطین اور شرق اردن عربیہ اور یہود یہ دو حصوں میں منقسم کردیا جائے ایک اطلاع مظہر ہے کہ مجلس عالمہ عربیہ نے اس تقسیم کو تسلیم کرلیا ہے ...

مصری روئی کی برآمد

امریکہ میں مصری پنبہ پر جدید محصول

مصر میں بیرونی جوتوں کی درآمد

صنعت چرم سازی کو ترقی دینے کی سعی

حکومت اٹلی اور حجاز میں معاہدہ

مصری افواج کے اخراجات

شام میں سرکاری عہدوں کا سوال

مدینہ منورہ جانے والے حجاج

فلسطین میں مہاجرین کی تعداد

یمن اور حجاز میں دوستانہ معاہدہ

ہر حکومت شرعی احکام کو مقدم رکھے گی

اہم دفعات کا خلاصہ

حسب الحکم امام یحییٰ حمید الدین والی یمن اور عبدالعزیز سلطان ابن سعود والی حجاز و نجد فریقین کے نمائندوں سے جمع ہوئے اور حسب ذیل معاہدہ دونوں کے درمیان منعقد ہوگیا اس معاہدہ کا مقصد یہی ہے کہ دونوں حکومتوں میں دوستی اور محبت کے تعلقات زیادہ مستحکم ہوں اور سیاسی اختلافات کو حسن تفاہم کے ذریعہ طے کیا جائے ...

تخفیف اسلحہ کانفرنس میں ترکی نمائندہ کا نظریہ

آتشبار اسلحہ اور جنگی طیاروں کو موقوف کیا جائے

ترک اور قرآن

کوئی ترک قرآن عزیز سے ناواقف نہ رہنے پائے

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

مسجد کوچہ رائمان کی توہین پر پُرزور صدائے احتجاج

یکم اپریل کو تمام ہندوستان میں یوم مسجد منایا جائیگا

دہلی ۱۸ مارچ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانانِ دہلی کی طرف سے ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا جلسہ کا اعلان پوسٹروں کے ذریعہ تمام شہر میں کر دیا گیا تھا اور جلسہ کی غرض یہ بتلائی گئی تھی کہ کوچہ رائمان والی مسجد کی توہین پر مسلمانانِ دہلی اپنے پُرخلوص جذبات کا اظہار کریں گے۔ چنانچہ جلسہ میں چند ہزار مسلمانوں کا اجتماع ہو گیا۔ حافظ عبدالغفار صاحب نے جلسہ کا افتتاح کلام مجید کی تلاوت سے فرمایا۔ مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی تحریک اور مولانا عبدالحلیم صاحب مہتمم اخبار الجمعیۃ کی تائید سے مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ جلسہ کے صدر منتخب ہوئے۔ سب سے پہلے مولانا عبدالماجد صاحب نے ایک پُرجوش، مفصل اور بسیط تقریر فرمائی اور گذشتہ ہفتہ کے پولیس...

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کی سماعت

مسٹر سردار عبدالصمد خاں سٹی مجسٹریٹ اور دیگر گواہان استغاثہ کے بیانات

مولانا نے اپنا تحریری بیان عدالت میں پیش کر دیا

(از نامہ نگار)

دہلی، ۱۸ مارچ آج ڈسٹرکٹ جیل میں مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کا مقدمہ پیش ہوا۔ آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مسٹر جانسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ۹ مارچ کو جو نوٹس اختیارات کے آرڈیننس کے ماتحت جو نوٹس آپ کے نام جاری ہوا تھا۔ آپ نے اس کی خلاف ورزی کی ہے۔

مجسٹریٹ لیکن ملزم تو جیل میں تھا کیا اس نے یہ اعلان جیل سے شائع کئے تھے؟ مجسٹریٹ نے مزید کہا کہ یہ ثابت کرنا چاہئے کہ ملزم نے یہ اعلان شائع کئے تھے۔

مولانا نے اقرار کیا کہ میں جمعیۃ علماء ہند کا صدر ہوں۔

مسجد کوچہ رائمان کی توہین کا معاملہ

تحقیقات کیلئے ایک مجلس کا تقرر

(الف) وہ حالات جن سے مسجد کی بے حرمتی کی گئی۔

(ب) وہ حیلہ جس کی آڑ میں یہ بے حرمتی کی گئی۔

(ج) بے حرمتی کے دوران میں کون کون سے افعال سرزد ہوئے۔

(د) مسجد کو کیا کیا نقصان پہنچایا گیا۔ کیا کوئی نقصان مسجد میں رہنے والوں اور عبادت کرنے والوں کو بھی پہنچا۔

(۴) عبداللطیف خاں صاحب۔

سوال۔ کیا آپ کو کچھ اور کہنا ہے؟

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا آج مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ سنا دیا۔ آپ کو نوٹس کی خلاف ورزی کے الزام میں اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

مجسٹریٹ نے مولانا کو اے کلاس دینے کی سفارش کی ہے۔ حضرت علامہ مجسٹریٹ کو دیکھ کر مسکرائے اور فیصلہ کو نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ سنا۔

(مفصل آئندہ)

صوبہ سرحد کے مظالم

مولانا محمد عرفان صاحب کے تاثرات

موجودہ اصلاحات ناکارہ اور فضول ہیں

مولانا شوکت علی صاحب گذشتہ ہفتہ صوبہ سرحد تشریف لے گئے تھے تاکہ آپ ان مظالم کی تحقیقات کریں جو غیور سرحدی بھائیوں پر حکومت کی طرف سے توڑے جا رہے ہیں۔ مولانا کا جس طرح سرحدی مسلمانوں نے استقبال کیا اور مظاہرہ کرنے پر آپ کے سامنے جو ساٹھ ستر مسلمان گرفتار کئے گئے وہ حالات الجمعیۃ میں شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب کے سوالات

مولانا نے گواہ پر جرح کرتے ہوئے چند سوالات کئے۔

گواہ۔ ہاں آپ نے حاضرین کو یہی حکم دیا تھا۔

عدالت میں مفتی صاحب کا بیان

سردار عبدالصمد خاں سٹی مجسٹریٹ

مفتی صاحب کے اعلانات

سید علی شاہ سب انسپکٹر

عدالت۔ پولیس کس طرح تعینات ہوئی؟

ناظم جمعیۃ علماء ہند مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمات کی سماعت

نکات و لطائف

(بسلسلہ صفحہ ۳)

اسمبلی کے اجلاس میں کوچہ رائمان کی مسجد کا معاملہ

"یہ قطعی ناممکن ہے کہ مسجد سے پتھر پھینکے گئے ہوں"

مسلم ممبران کی تقریریں، صفائی میں حکومت کی بیجا تاویلات

دہلی ۱۵ مارچ۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں شام کو ۴ بجے مسٹر شاہ مسعود احمد صاحب نے تحریک التواء اجلاس پیش کرتے ہوئے مختصر طور پر ان واقعات کا تذکرہ کیا جو تین روز تک شہر دہلی میں رونما ہوتے رہے۔

مسجد کی توہین ضرور ہوئی

حکومت کی طرف سے صفائی

مفتی صاحب کا رفیع مرتبہ

توہین کا اقرار اور ملک وکٹوریہ کے اعلان کا اعادہ

چین آخر وقت تک لڑنے کیلئے تیار ہے

مکڈن میں چینیوں کی بغاوت

جاپانی افواج کی واپسی

شنگھائی کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں اس خبر سے اب قدرے سکون ہو گیا ہے کہ جاپان اپنی فوجیں واپس بلا رہا ہے لیکن اسی کے ساتھ سابقہ منچوریہ میں بغاوت کی خبروں سے تشویش پیدا ہو گئی ہے۔

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے کہ دفتر حربیہ جاپان نے اعلان کیا ہے کہ رنتوجی دستہ اور کرد کے بریگیڈ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ شنگھائی سے واپس آ جائیں۔

منچوریہ میں بغاوت

فرقہ وارانہ مسئلہ اور حکومت

دارالعوام میں وزیر ہند کی ٹال مٹول

لندن ۱۸ مارچ۔ برطانوی دارالعوام کے اجلاس میں آج مسٹر الفریڈ ناکس نے یہ سوال کیا کہ آیا حکومت ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کا ابھی کوئی فیصلہ کرانہیں چاہتی۔

جرمن میں انتخابی سرگرمیاں

وان ہنڈنبرگ کی کامیابی کا امکان

حکومت کو اسمبلی میں شکست

تخفیف اخراجات کے مسئلہ میں مخالف پارٹی کی کامیابی

گاندھی جی کی اہلیہ کو دوبارہ سزا

دہلی میں شراب پر پکٹنگ شروع ہو گیا

صوبہ سرحد میں حالات کی نزاکت

بادشاہ گل اور فقیر علی کہاں ہیں؟

حاجی صاحب ترنگ زئی کے مکان پر بم باری

پشاور ۱۸ مارچ۔ شاہی ہوائی تاخت کی کارگذاری کے باعث حاجی صاحب ترنگ زئی کے مکان کو خصوصیت سے نقصان پہنچا ہے۔

موافقین اور مخالفین کی فہرست

صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل کا ممبر

سرحدی جرائم کی ریگولیشن کی واپسی

توہین مسجد پر اظہار ملامت
مسلم مشترکہ بورڈ دہلی کا جلسہ

تجویز:- مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے دہلی کا یہ جلسہ پولیس کے ۱۲ مارچ ۳۲ء کو مسجد کوچہ رائمان دہلی کے کواڑ توڑ کر جوتوں سمیت مسجد میں گھسنے - نمازیوں کو زدو کوب کرنے اور سامان مسجد کے نقصان پہنچانے کو انتہائی رنج و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے اور پرزور مذمت کرتا ہے۔

نیز لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کرتا ہے کہ مقدس عبادت گاہ کی توہین کرنے والے افراد کو قرار واقعی سزا دی جاوے اور نقصان کی معقول تلافی کی جاوے۔

۲- مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے دہلی کا یہ جلسہ اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہے جن حضرات نے مسجد کوچہ رائمان کے سلسلہ میں تحریک پیش کی اور اس کی تائید میں حصہ لے کر جوش ملی کا مستحسن ثبوت دیا۔ نیز ان غدار مسلم اراکین پر اظہار ملامت کرتا ہے جو اس خالص مذہبی تحریک کے خلاف گئے۔

ضیاءالدین احمد آنریری جوائنٹ سکرٹری
مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے دہلی

انجمن تہذیب الکلام کا اہم جلسہ
حوض والی مسجد کی توہین پر اظہار غم و غصہ

آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۳۲ء بوقت عشاء انجمن تہذیب الکلام کا ایک عام جلسہ ... مسجد کوچہ رائمان کی ...

قضیہ رام گڑھ اور مولانا شوکت علی

روانگی کے وقت آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ رام گڑھ جا کر خود حالات دیکھوں گا سنا گیا ہے کہ مولانا محمد عرفان صاحب اور رغازی محی الدین صاحب کو اس قضیہ کے تصفیہ کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ دیکھنا چاہیے یہ حضرات کیا کرکے آتے ہیں مسلمانان رام گڑھ سخت پریشان ہیں اس لئے کہ مسجد کے چھپر میں آگ لگانے کا الزام بھی مسلمانوں کے سر تھوپا جارہا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں نے راؤ راجہ صاحب کی موجودگی میں اور عمال مہکانہ کی موجودگی میں دو مرتبہ آگ لگائی اور قبرستانوں کی تمام باڑ جل کر بھسم ہوگئی جن کے خلاف نہ کوئی مقدمہ چلا اور نہ کوئی تنبیہ ہوئی ہندوؤں نے مسجد میں آگ لگائی اور مسلمانوں ہی کو مورد الزام قرار دیا جارہا ہے کیونکہ راؤ راجہ صاحب ہندوؤں کے خلاف کچھ کرنا نہیں چاہتے جن کی وجہ سے وہ اس قدر شیر ہوگئے ہیں۔

محمد اسحٰق مدیر تبلیغ از دہلی

مجاہدین آگرہ کی محاذ کشمیر پر روانگی

۱۸ مارچ بعد نماز جمعہ بارہ ہزار مسلمانوں کے عظیم الشان جلوس کے ساتھ مجاہدین آگرہ کا ایک جتھا اسٹیشن آگرہ پر تین بجے پہنچا - جہاں مجلس احرار آگرہ کے معزز اراکین اور مجاہدین آگرہ کو جناب مولانا سید حبیب علی صاحب ہاشمی نے پھولوں کے ہار پہنائے اور مجاہدین آگرہ اسلام زندہ باد - اللہ اکبر کے نعروں میں رخصت ہوئے۔ ٹونڈلہ پر مجاہدین کے انتظار میں سینکڑوں مسلمان جمع تھے۔ مجاہدین آگرہ جلوس کے ساتھ نعرے لگاتے ہوئے جامع مسجد ٹونڈلہ پہنچے۔ بعد نماز مغرب مولانا سید علی صاحب ہاشمی نے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی جس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمانان ٹونڈلہ نے مجلس احرار قائم فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اور بعد نماز عشاء مسلمانان ٹونڈلہ نے مجاہدین آگرہ کو ضیافت طعام کے بعد رخصت کیا۔ مجاہدین آگرہ ۱۰ بجے شب کی گاڑی سے روانہ ہو کر علی گڑھ پہنچے اور بارہ ...

حمایت و اعانت مظلومین کیلئے پہلا قدم

ہر شخص جو کشمیر اور سرحد کے مظالم اور بے انصافیوں میں اپنے مظلوم اور مصیبت زدہ بھائیوں کی معاونت کا خواہاں ہے اسکو چاہیئے کہ

(۱) دیسی اشیاء کی عموماً اور گھریلو صنعتوں کی خصوصاً سرپرستی کرے اور اس طرح کفایت شعارانہ زندگی بسر کرنے سے جو کچھ بچا سکے اس کا ایک حصہ آزادی کشمیر و سرحد کے لئے اس وقت تک وقف کردے جبتک کشمیر و سرحد جور و ظلم سے پاک ہوکر آزاد نہ ہو جائے۔

(۲) ہر قسم کے ملکی اداروں کی جن میں ملکی سرمایہ لگا ہوا ہے سرپرستی کرنا تاکہ ملک میں فلاح و خوشحالی کی ترقی ہو اور ہر شخص معاونت کے لائق ہو سکے۔

(نوٹ) مثلاً کپڑے، لوہے، دیاسلائی کے کارخانے، بنک، انشورنس وغیرہ

(۳) منشیات اور ہر قسم کے مخرب اخلاق اعمال سے اجتناب کرنا اور اس کی دوسروں کو تلقین کرنا تاکہ قوم میں اخلاقی بلندی پیدا ہو۔

(۴) ہر قسم کی کفایت شعارانہ زندگی بسر کرکے جو کچھ پس انداز ہو اس کا ایک حصہ تحریک حریت یعنی آزادی کشمیر و سرحد پر صرف کرنا۔

مندرجہ بالا امور پر کلاً یا جزاً عمل کرکے آپ جہاد حق و حریت میں شرکت کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

محمد قاسم عثمانی امیر ضلع مجلس احرار گیا۔

خریداران الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا ہیر اپن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے

نیپ ٹیہر اپن

چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱؎ ۴)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔ پی)

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

گلدستہ قاسمی مفت

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

غنچہ

بڑھاپے میں جوانی

طلاء مقناطیسی

جاوید نامہ

نام و دو تو

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

برقی پستول

محبوب عاشق کے قدموں پر

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

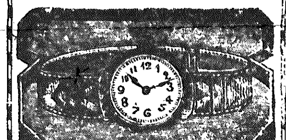

مدینہ

حلقہ ... کا استعمال

وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا کانپور میں خیر مقدم

وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ مرادآباد کا کانپور میں بہت شاندار خیر مقدم کیا گیا یہاں کے علماء و معززین نے اس وفد کے اغراض و مقاصد کی تائید کی۔ جمعیۃ العلماء (شاخ دہلی) نیشنل پارٹی - احرار اسلام کے سکرٹریوں کی طرف سے ۱۸ مارچ کی شب میں زیر صدارت مولانا حسرت موہانی صاحب خانقاہ شریف میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تقریباً ہر طبقہ کے اصحاب شریک تھے۔ مندرجہ ذیل اصحاب خاص طور پر لائق ذکر ہیں۔

مولانا عثمان صاحب صدر جمعیۃ العلماء شاخ دہلی - مولانا ابوالضیاء حکیم نور ار صاحب ناظم جمعیۃ العلماء شاخ دہلی - محمد منصور عالم صاحب بی اے ایس سی سکرٹری نیشنل پارٹی - ڈاکٹر ابوالفرح صاحب سکرٹری احرار اسلام - معین الدین احمد صاحب صدیقی ایم اے وکیل - سید خبیر حسین صاحب نقیل ایڈیٹر اخبار انصاف - خواجہ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر اخبار انصاف - خواجہ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر اخبار صداقت مولوی محمد صالح خاں صاحب - حکیم خواجہ عبدالشکور صاحب - مولوی حکیم ... صاحب - مولوی محمد محسن صاحب - حاجی شرف الدین صاحب - حافظ خلیل الرحمٰن صاحب۔

۱۸ مارچ کی شب میں جمعیۃ العلماء کانپور (شاخ دہلی) کا جلسہ ہوا جس میں بہت سے مقامی علماء نے شرکت فرمائی - مولانا عمر دراز بیگ صاحب ناظم جمعیۃ العلماء

صوبہ متحدہ نے سکرٹریوں کی درخواست پر یہاں کے قومی اداروں اور عربی مدارس کا معائنہ فرمایا۔ نیز مسلم اسکول و مسلم یتیمخانہ کو دیکھا جس سے معززین ساختہ رہے۔ مولانا کرم علی صاحب بھی مدرسہ جامع العلوم کے معائنہ کے وقت ناظم صاحب کے ساتھ تھے۔ ناظم صاحب مولانا عبدالکافی صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کانپور کے والد صاحب کی خدمت میں بھی بغرض تعزیت تشریف لے گئے جو ناظم صاحب کی روشن خیالی اور خوش اخلاقی کی بین دلیل ہے۔ ناظم صاحب اپنی بلند نظری و وسعت قلبی کی بنا پر جمعیۃ العلماء ہند کانپور کے دفتر میں بھی تشریف لے جانا چاہتے تھے مگر یہاں کے معززین نے بالخصوص مولانا عبدالکافی صاحب مرحوم کے والد ماجد مولانا عبدالرزاق صاحب نے فرمایا کہ اب اس جمعیۃ کا کانپور میں کوئی دفتر نہیں ہے۔ مولانا صاحب نے ناظم صاحب سے یہ بھی فرمایا کہ جب تک روپیہ رہا اس وقت تک دفتر بازار میں رہا لیکن جب روپیہ ختم ہوگیا تو مولانا مرحوم اس دفتر کو اپنے مکان پر ہی لے آئے تھے اور اس کے چند رجسٹر ایک الماری میں مقفل ہیں۔ یہاں کے ہمدرد مسلمانوں نے ناظم صاحب کی خدمت میں ایک کیسہ زر بھی پیش کیا جس کی فراہمی میں گلزار احمد خاں صاحب ایڈوکیٹ و سید ذاکر علی صاحب ایڈوکیٹ نے خاص طور پر حصہ لیا۔

سید ابو محمد ثاقب

اردو اکادمی جامعہ
مضمون اور مباحثہ

اردو اکادمی جامعہ کا ایک جلسہ ۹ مارچ ۳۲ء ۸ بجے شب تعلیمی مرکز قرولباغ میں منعقد ہوگا جس میں مولانا محمد اسلم جے راجپوری "مغربی تہذیب پر اسلام کا اثر" کے عنوان پر ایک مضمون پڑھیں گے۔ مولانا محمد اسلم نے از راہ عنایت جلسہ کی صدارت قبول فرمائی ہے۔

مضمون کے بعد ایک علمی مباحثہ زیر صدارت پروفیسر محمد مجیب صاحب بی اے (آکسن) ہوگا جس میں ڈاکٹر ذاکر حسین خانصاحب تجویز پیش کریں گے کہ "ہندوستانی یونیورسٹیوں کی موجودہ تعلیم مجموعی حیثیت سے ملک و قوم کے لئے مضر ہے" - جناب خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج علی گڑھ اس کی مخالفت کریں گے۔

نئی اور حضرات بھی جو تعلیم کے مسئلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں اس مباحثہ میں حصہ لیں گے۔ امید ہے کہ علم دوست حضرات شرکت فرماکر فاضل مقررین کے خیالات سے مستفیض ہوں گے۔

مہتمم اردو اکادمی جامعہ

ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری پر احتجاج
مسلمانان لائل پور کا جلسہ

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی گرفتاری پر یہاں لائل پور کے مسلمانوں نے شب گذشتہ جلسہ کرکے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا جلسہ میں مولانا محمد مسلم صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ و شیخ فرخوب احمد صاحب بیرسٹر اور نور اسلام علیہ نے تقریریں کیں اور بتایا کہ مفتی صاحب جیسے محسن کو گرفتار کرکے حکومت نے اپنی دور اندیشی کا ثبوت نہیں دیا بلکہ عجلت اور کم فہمی کا ثبوت دیا ہے۔

تجویز:- مسلمانان لائل پور کا یہ پبلک جلسہ موجودہ حکومت کی اس کم فہمی پر جو کہ اس نے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند و ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء ہند کو گرفتار کرکے ظاہر کی ہے۔ سخت افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور حکومت کی اس کارروائی کی مذمت کرتا ہوا مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے لئے دعاء صبر و استقلال کرتا ہے اور ان کو اسلامی ہمدردی میں کام کرتے ہوئے گرفتاری پر مبارکباد دیتا ہے۔

سکرٹری مجلس احرار اسلام
لائل پور

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لہذا

معجون مددگار غدود

منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

بال جڑ سے کالا

مقوڑا لیکا ماتین روپے زیادہ لیکا بال ... کالا نہ رہے تو دو نام واپس۔ پتہ:- بال کالا اسٹور کنسی سری در بھنگہ

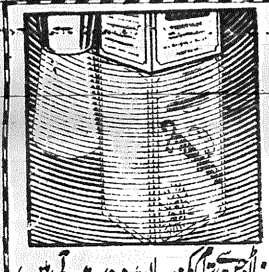

سناٹوجن ...

SANATOGEN

آج ہی سناٹوجن کی ایک بوتل خریدیے ہر دوا فروش سے مل سکتا ہے

مقویات سراج عالم

آتنک نگرہ گولیاں قبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

پیشوا کا حج نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

از دفتر پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

طابع و ناشر قرآن مجید ... و دیگر اسلامی مطبوعات

الراقم محمد احسان

گریٹ کلیئرنس سیل

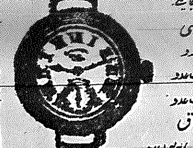

دی یونائیٹڈ واچ کمپنی پی۔ بی۔ ۱۲۲۱۶ کلکتہ

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

محمد حفیظ الدین قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (۲) کشمیری بازار لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزنامہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم	۵	۹	۱۳
۱۷	۲۰	۲۴	۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ ( ) ...

ایک کالم ( ) ...

½ کالم ( ) ...

¼ کالم ...

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ...

ششماہی ...

سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ...

ششماہی ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم پنجشنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۲

معاصرین کے افکار و آراء

نکاح اور شادی کے اخراجات (امارت)

مسلمان رسم و رواج کے پیچھے برباد ہو رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ ان رسم و رواج کو کسی طرح ترک نہیں کرتے بلکہ اگر ایک کو چھوڑتے ہیں تو دوسری اس سے زیادہ بری رسم اختیار کر لیتے ہیں۔

شادیوں میں ہمارے یہاں جو فضول اخراجات اور اسراف و تبذیر ہوتے ہیں ... کہ دولہا میاں کو ایک مخصوص رقم "سلامی" ... "سونے" کی ایک قیمتی "انگوٹھی" دی جائے ۔ ایک اعلیٰ قسم کا "ریشمی" رومال دیا جائے ۔ ان شرطوں پر نکاح ہوتا ہے ۔ اس کے بعد دولہا میاں کے والد بزرگوار کا ایک خط ... کے نام آتا ہے کہ عزیزم سلمہ فلاں تاریخ آپ کے "سلام" کو ... اب یہ صاحبزادے اپنے خسر کے سلام کے لئے تشریف لائے ... پھر ایک معقول رقم انہوں نے "سلامی" کی وصول کی رجب شادی کی تاریخ مقرر ہوئی تو پھر ایک گراں قدر رقم کی فرمائش دی گئی اور اس طرح ... کے بعد شادی کے مراسم پورے کئے گئے ۔ ان مراسم کے انہام کی بڑی ذمہ داری ہمارے صوبہ کے مشائخ کرام پر عائد ہوتی ہے کیونکہ عموماً ان ہی کے افراد اس قسم کے نکاح کرنے کے لئے طلب کئے جاتے ہیں اور نکاح کے بعد ان کے ذریعہ سلامی دی جاتی ہے ۔ یہی سونے کی انگوٹھی اس مرد کی انگلیوں میں پہناتے ہیں اور ریشمی رومال اس کے ہاتھ میں دیتے ہیں ...

بھی تھا جو گورنمنٹ کی جانب سے باشندگان صوبہ سرحد پر ہوئے اور ان کے خلاف الزامات لگے تھے ، صوبہ سرحد کے باشندوں نے اس کو پسند نہیں کیا کہ ان کے الزامات کی فہرست بیان کی جائے اور انہوں نے کہا کہ رپورٹ میں ان الزامات کے بیان کرنے سے ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمیں اور زیادہ نقصان پہنچے گا ۔ اس وجہ سے رپورٹ کی اشاعت ملتوی کی گئی ۔

سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب کی اس گفتگو کو سن کر ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ الجمعیۃ میں جو کچھ کہ مجلس عاملہ مسلم کانفرنس کی کارروائی کے حالات شائع ہوئے ہیں وہ صحیح ہیں اور اخبار ... وہ صحیح نہیں ہے ۔ ہماری رائے ہے کہ اب اس بحث کو ختم کرنا چاہئے اور جو کچھ غلطی ہو چکی ہے آئندہ اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے ۔

مسلمانوں کے مطالبات (مدینہ)

اس مسئلہ پر غور کرنے کیلئے سب سے پہلے ہمیں مسلمانوں کے مطالبات کا مطالعہ کرنا چاہئے ۔ ان کی تعداد اس وقت تک زیادہ سے زیادہ ۱۴ ہے ۔ ان میں سے بیشتر مشترک ہیں ۔ مثلاً صوبہ سندھ کی علیحدگی ، صوبہ سرحد کو دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق و اختیارات دینا ، تہذیب و تمدن ، تعلیم زبان اور مذہب کی حفاظت کا قانون بنانا وغیرہ وغیرہ اور بعض مختلف فیہ ہیں ۔ مثلاً پنجاب و بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت برقرار ... آئین متعین کر دینا ...

کوچہ ارکان کی سچا اور سرکاری بیان

سرحدی وفد کی رپورٹ

حکومت کے تدبر کا دیوالہ

جمہوریت چین

(از جناب سید عبدالدین صاحب چینی متعلم جامعہ ملیہ)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین ، خشک میوے ، لنگی ، رومال (پشاوری ، مشہدی ، یزدی) کلاہ ، پنکھے ، چپلیاں ، نسوار ، سرکہ انگوری ، چائے سبز ، اصلی میرہ اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے ۔ چار آنہ کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے ۔ فہرست مفت

منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دئے جائیں گے جو ثابت کر دے کہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کرے گا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے ۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیمیائی سفوف و طلاء

ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی (لکھنوی) پوسٹ بکس نمبر ۵۵ دہلی

دمہ ، بواسیر ، سوزاک ، کوڑھ ، سفید داغ ... کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس ... پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال ... در بھنگہ

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے ... کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ۔ ...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کا شدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ...

قرابادین مفید عام کا ہر بااصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے ۔

قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک ۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں ۔

آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا ۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیری خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عللہ علاوہ محصولڈاک ۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایۂ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے ۔ جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں ۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹیل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے ۔

محبت اسلامی سے آپ کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد ۔ مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ ... علاوہ محصولڈاک ۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائٹیل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹیل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے ۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۰ ہجری

فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ

حکومت ہند کا ایک اور اعلان

۹ مارچ کو نئی دہلی سے ایک سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے جس میں ایک مرتبہ پھر حکومت کی طرف سے یہ اطمینان دلایا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت بہت جلد فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ کرنے والی ہے اس بیان کے الفاظ یہ ہیں کہ

حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ فرقہ وار تصفیہ نہ ہو سکنے سے اس پروگرام ...

ہے اور نتائج یہ کہ پوری اکثریت کو ناراض کر کے وہ نظام حکومت کو قائم نہیں رکھ سکتی بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ صوبہ وار خود مختاری کا ذکر کیا جا رہا ہے اور مختلف صوبوں میں مختلف قوموں کی اکثریت ہونے والی ہے حکومت کے لئے یہ طریق عمل قطعاً غیر ممکن ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا اتحاد کر کے اور ...

حکومت کا مقصد

قوموں کا اختلاف

ریاست کا تقاضا

طفل تسلیاں

اور جب اس کا اعادہ کیا جاتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے مطمئن نظر آنے لگتے ہیں۔

دوسری طرف حکومت کی ترکیب یہ ہے کہ وہ اس وقت تک ان گم کردہ راہ مسلمانوں کو الجھائے رکھنا چاہتی ہے جب تک کہ دستور سازی کے کام کا وہ حصہ پورا نہیں ہو جاتا جس کا تعلق ہندوستانیوں سے ہے، گول میز کانفرنس میں یہی ہوا کہ اس نے کوئی صاف وعدہ مسلم حقوق کے متعلق نہیں کیا، پھر اس کے بعد گول میز کمیٹیوں کے اعلان کے وقت یہی ہوا کہ اس نے حقوقیوں کو محض یہ کہہ کر ٹلا دیا کہ ہم فرقہ وار تصفیہ خود کر دیں گے۔ اور اب بھی یہی ہو رہا ہے کہ جب دنیا کو دکھانے کے لئے تھوڑا سا شور مچاتے ہیں وہ فوراً اسی اعلان کو پھر دہرا دیتے ہیں جو وزیر اعظم نے دسمبر میں کیا تھا۔ ہنوز روز اول ہے اور نتیجہ کچھ نظر نہیں آتا۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت اسی طریقہ کو آخر تک جاری رکھے گی اور جب مسلمانوں، ہندوؤں، سکھوں اور اچھوتوں سے اپنا کام کرائے گی اور دنیا کو دکھا چکے گی کہ ان تمام قوموں کے اشتراک عمل سے دستور مرتب کیا گیا ہے تو آخر میں فرقہ دار مسئلہ کے حل کا اعلان کر دے گی اور پھر کسی مخالفت کی پروا نہ کرے گی، چونکہ حکومت کو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ اس کا حل کسی قوم کے لئے بھی من وعن قابل تسلیم نہ ہوگا اس لئے وہ اپنے مخالفین کو اس وقت موقع دینا نہیں چاہتی ہے، جب دستور سازی میں ان کی امداد لے چکے گی اس وقت اپنے تیے ہی منبر پر رکھ دے گی۔ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھ کر رہ جائیں گے۔ اور آخر میں ہر قوم کے عافیت پسند دل کو جار و ناچار تعاون کرنا ہی پڑے گا کیونکہ پھر ان کے عدم تعاون کے لئے کوئی چیز باقی ہی نہ رہے گی۔

ہم اس قدر لکھ چکے تھے کہ ہمیں سر محمد اقبال صدر لاہور مسلم کانفرنس کا خطبہ صدارت اور مسلم کانفرنس کی بعض تجاویز موصول ہوئیں ہم انشاء اللہ ان کے متعلق آئندہ اظہار خیال کریں گے۔

سے انصاف کی امید رکھیں جو اس ملک کو مسلمانوں سے لینے کے دن سے ہی دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہمارا کام ہندوستان میں غیر جانبدارانہ توازن قائم رکھنا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قدم برطانوی ہمت اور راست بازی ایک دم تلون پذیر پالیسی سے اس طرح بدل گئی ہے کہ لوگوں کے دل میں اعتماد قائم نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں وہ صرف اپنی حیثیت کو مستحکم بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو اپنے مفاد کا فیصلہ کرنا ہے اور یہ وہ مسئلہ ہے جو کانفرنس کے کھلے اجلاس میں طے پانا چاہئے ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ میں سب سے زیادہ نازک وقت آگیا ہے۔ اب آپ اپنا فرض ادا کریں یا اپنے وجود کو مٹا دیں۔

مسلم کانفرنس میں منظور شدہ تجاویز

دو ماہ کے بجائے حکومت کو تین ماہ کا نوٹس

لاہور ۲۱ مارچ۔ بذریعہ ٹیلیفون خبر ملی ہے کہ آج شام کو مسلم کانفرنس میں بعض قوم پرور مسلمانوں نے برطانیہ کے خلاف نعرے بلند کئے لیکن وہ بہت جلد خاموش کر دئے گئے۔ آج کے اجلاس میں دو قرار دادیں منظور کی گئیں پہلی قرار داد میں مطالبہ کیا گیا کہ تمام ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک تہائی ملازمتیں دی جائیں۔ دوسری قرار داد میں حکومت سے درخواست کی گئی کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات فوراً منظور کر لے اور تین ماہ کے اندر اندر فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ کر دے (سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس میں دو ماہ کی میعاد مقرر کی گئی تھی)۔

حوادث و احکام

استفتاء

کتاب الطلاق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایک (اغواء) جاہل بریرز نگار دور ... سال کے اندر اپنی منکوحہ سے ... ہو جایا کرتا ہے اس کے نان و نفقہ پر خیال رکھتا۔ تین بچے بھی تھے منجملہ اس کے ایک شیر خوار لڑکی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ عمر سے اور زید کی بی بی کے ساتھ ناجائز تعلق ہو گیا زید کو خبر ملتے ہی اپنی منکوحہ سے کچھ سختی کا برتاؤ کرنا شروع کیا لیکن نان و نفقہ بدستور جاری رکھا عجب اتفاق زید کے غائبانہ میں عمر اس کی بی بی کو لے کر مفرور ہو گیا بجائے اس پر بہت گرویدہ تھا حاکم وقت کی عدالت میں چارہ جوئی کرتا کام رہا تاہم ...

الجواب

استفتاء

الجواب

مسلم حقوق کی وضاحت اور سیاسی تنظیم کا پروگرام

برطانیہ کی راست بازی تلون مزاج پالیسی سے بدل رہی ہے

آل انڈیا مسلم کانفرنس میں سر اقبال کا خطبہ صدارت

لاہور ۲۱ مارچ۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے سر محمد اقبال نے فرمایا کہ ہم اس جگہ اس سوال کا حل سوچنے کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ آیا اس تعاون کو جو ابتک جاری رکھا جا رہا ہے جس نے اب تک برطانیہ کی مشکلات کو رفع کیا ہے یا کوئی اور صورت اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ مقرر نے مسلمانوں کو کانگریس میں شریک ہونے کا مشورہ نہیں دیا کیونکہ اس نے حکومت اور اقلیتوں کے معاہدہ کو شکست دینے اور حکومت کو ...

صوبہ سرحد کے مظالم پر احتجاج

مسلمانوں کی غلطی

"حقوقیوں" کی سادہ لوحی

برطانیہ کی راست بازی کی حقیقت

محصول و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

منیجر

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک گمراہ کن پمفلٹ کی اشاعت

نامہ نگار الجمعیۃ کا مدلل و مسکت جواب

(۲)

ہر شخص بآسانی دیکھ سکتا ہے کہ ۵ر جنوری ۱۹۳۲ء کے خط میں جسے ہم نے مولانا شفیع داؤدی ہی کی فرمائش کے مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۲ء کے "ہندوستان ٹائمس" سے لفظ بلفظ نقل کر دیا ہے کسی ایک جگہ بھی مسلم کانفرنس کی قرار داد کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مولانا شفیع داؤدی کا یہ فرمانا کہ سرا ول نے اس خط میں لکھا تھا کہ وہ چیف کمشنر ...

ہو سکتی تھی تو انہیں اسی وقت یہ کہنا چاہئے تھا کہ بیشک ہم چیف کمشنر صوبہ سرحد کی دعوت پر گئے تھے لیکن دعوت کا مفہوم یہ نہیں تھا جو اردو داں پبلک عام طور پر سمجھتی ہے بلکہ اس کا مفہوم کچھ اور ہی تھا جو انگریزی کی رسمی مراسلت کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے یہ دور کی کوڑی جو وہ آج نکال کر لائے ہیں انہیں اسی وقت نکالنی چاہئے تھی ...

مولانا شفیع داؤدی کا تبلیغ عام

مسلم کانفرنس پر افتراء

اتحاد کے بعد اقرار

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

دور کی کوڑی

مجاہدین طرابلس کا نیا حکم

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

عدن کی قدیم تاریخ کا ایک ورق

بندرگاہ عدن کی زرخیزی اور تجارتی مرکزیت

موجودہ اور قدیم عدن کی عظمت کا موازنہ

قدیم زمانہ میں عدن یونانیوں میں بہت مشہور و متعارف تھا اور ان کی زبان میں عدن کو "یوڈامن" کہا جاتا تھا۔ قدیم تاریخ اور آثار سے پتہ چلتا ہے کہ جس زمانہ میں یونانی اور رومی باشندے بحری سفر کر کے مصر کے راستہ سے اوتیانوس کی آبادیوں میں آتے تھے اس وقت کسی ہندوستانی کا قدم عدن اور اس کے اطراف میں نہیں آیا تھا۔ ...

سبائی اور حمیری سلاطین کا عہد حکومت

عدن کی موجودہ حالت

روسی حکومت سے مسلمانوں کی درخواست

حکومت کا شکریہ اور مزید احتیاط کا مطالبہ

عشق آباد (روس) کا ایک عربی جریدہ رقمطراز ہے کہ باکو کے مسلمانوں نے صدر جمہوریہ روس کی خدمت میں ایک درخواست گزاری ہے جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے معابد و مساجد اور اوقاف سے وہ سلوک نہ کرے جو عیسائیوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو بدستور آزاد رکھے اور ان کی روایات ملی میں کسی قسم کی مداخلت نہ کرے۔ درخواست میں روسی حکومت کا شکریہ بھی ادا کیا گیا ...

ریف میں محاکم شرعیہ کا قیام

جدید ہسپانی حکومت کی مسلمانوں سے مطابقت

حجاز میں ایک پراسرار مسیحی مشنری

بیک بینی و دوگوش نکالے گئے

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں مصری نمائندگی کا مسئلہ

شاہ فیصل سے مسولینی کا مذاق

کردی بغاوت کے سردار کا قتل

عربی میں شاہنامہ اور عمر خیام کی رباعیات

ادبیات ایران سے مصر کی دلچسپی

عراق سے ترکی اور ایران کا معاہدہ

دار الحکومت

حضرت صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی جیل میں
سزا کے بعد اعزا سے پہلی ملاقات

دہلی ۱۴ مارچ - حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کو ڈیڑھ سال سخت کی سزا دیدی گئی۔ اس خبر نے تمام مسلمانوں میں اضطراب و بے چینی پیدا کردی ہے۔ کیونکہ ضعیف العمر دائم المریض مولانا کے لئے ہر شخص اس سزا کو شدید و طویل خیال کر رہا ہے۔ آج ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں حضرت العلامہ کے خلف اکبر مولانا حفیظ الرحمن صاحب واصف و میاں خلیل الرحمن صاحب چھوٹے صاحبزادے اور انوار الرحمن برادرزادے نے ملاقات کی۔ حضرت علامہ حسب معمول بشاش تھے لیکن چھوٹے صاحبزادے پر خاص اثر تھا۔ حضرت موصوف نے مولانا حفیظ الرحمن صاحب کو حسب ذیل نصائح فرمائیں۔ ایک گھنٹہ تک ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔

نصائح

مجھے امید ہے کہ تم سب بچوں نے اور تمہاری والدہ نے میری ڈیڑھ سال قید سخت کی خبر کو پوری ہمت اور استقلال و ضبط سے سنا ہوگا ...

(حضرت مفتی صاحب قبلہ کی والدہ محترمہ حیات ہیں جو نہایت ضعیف العمر ہیں۔ ایڈیٹر)

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا
دہلی جیل سے تبادلہ

حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کو دہلی جیل سے آج ۶ بجے شب بذریعہ فرنٹیئر میل ایکسپریس ملتان جیل میں تبدیل کردیا گیا۔ ...

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا مقدمہ
وکلاء کی بحث آئندہ پیشی ۲۴ مارچ

(دفتر نامہ نگار)

دہلی ۱۴ مارچ - مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا مقدمہ کل ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں بعدالت سردار عبدالصمد خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول پیش ہوا۔ ...

یکم اپریل کو یوم احترام مساجد

دہلی ۱۴ مارچ - گذشتہ جمعہ کو جامع مسجد دہلی میں جو قرارداد منظور کی گئی تھی اس کے مطابق مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کا ایک اعلان موصول ہوا ہے ... ہندوستان میں یوم احترام مساجد منایا جائے اور ہر شہر و قصبہ میں حکومت کی اس روش کے خلاف تجاویز منظور کی جائیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب کی تشریف آوری

دہلی ۱۴ مارچ - کل صبح حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی اجمیر سے بعض کاموں سے فارغ ہوکر دہلی تشریف لائے اور رات کی گاڑی سے پنجاب روانہ ہوگئے۔

دہلی جیل سے متعدد خواتین کا تبادلہ
خواتین کو جبراً لاری میں بٹھایا گیا
خواتین کیساتھ بدسلوکی - اسمبلی میں تحریک التوا

دہلی ۱۹ مارچ - کل شب جبکہ سیاسی اسیران دہلی جیل سے انبالہ اور لدھیانہ بھیجی جارہی تھیں تو ایک خطرناک صورت پیدا ہوگئی۔ ...

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند سے
دہلی جیل میں ملاقات

دہلی ۱۴ مارچ - حضرت مولانا سے کل آپ کے اعزا نے دہلی جیل میں ملاقات کی۔ مولانا خوش و خرم ہیں۔ ...

سابق جوائنٹ سکرٹری مجلس احرار اسلام دہلی

حافظ صادر علی صاحب کے ضعیف العمر والد اور بھائیوں نے بھی آپ سے ملاقات کی۔ حافظ صاحب بعافیت ہیں۔

مولانا عبد الماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی
کی گرفتاری

دہلی ۱۰ مارچ - آج بروز یوم بقرعید ۸ بجے شام مولانا عبد الماجد صاحب کے مکان پر پولیس گرفتار کر کے لے گئی۔ ... مولانا نے اپنا جانشین مولانا شمس الحق صاحب قادری کو منتخب کیا ہے۔

حافظ صادر علی صاحب کی گرفتاری

دہلی ۱۹ مارچ - کل تین بجے سہ پہر کو حافظ صادر علی صاحب سابق جوائنٹ سکرٹری مجلس احرار اسلام دہلی ... کے الزام میں گرفتار کئے گئے۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت ہند کا بیان
گذشتہ اعلانات کا اعادہ اور عارضی اسکیم کی پیشکش
مسلم مطالبات سے حکومت کی چشم پوشی

سرکاری کمیونکے مظہر ہے کہ ملک معظم کی حکومت کی توجہ اس امر پر منعطف ہوئی ہے کہ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی فرقہ وارانہ مسئلہ کو طے نہ کر سکی اور اس کے صدر نے اس کی جو خواہش اس وقت تک پہنچائی تھی کہ ملک معظم کی حکومت ہی اس کا فیصلہ کردے اس پر غور کیا گیا۔ ...

عارضی اسکیم کی پیشکش

...

جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کے وفد کا
الہ آباد میں خیر مقدم

...

دستور کمیٹیوں کے بائیکاٹ کا فیصلہ
بہار مسلم کانفرنس کی تجویز

...

بمبئی میں ہندو مسلم فساد
لاٹھیوں اور اینٹوں کا استعمال

...

ریزیڈنسی کا علاقہ نظام کو واپس کردیا گیا
حکومت ہند کا فیصلہ

...

حکومت کو صرف "دو ماہ" کا نوٹس
آل انڈیا مسلم کانفرنس کی قرارداد

لاہور ۱۴ مارچ - دو روز کی سرگرم بحث کے بعد آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے آج شام ایک ریزولیشن پاس کیا جس کے ذریعہ حکومت کو مطلع کیا کہ وہ صرف دو ماہ کے لئے انتظار کریں گے ... اس ریزولیشن پر آج رات کو کانفرنس کے کھلے اجلاس میں غور ہوگا۔

کل مسلم یوتھ کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت سیٹھ عبداللہ ہارون ممبر اسمبلی منعقد ہوا جس میں گول میز کمیٹیوں کے بائیکاٹ کے متعلق سرگرم بحث ہوئی۔

پنجاب میں مسلمانوں کیلئے پچاس فیصدی ملازمت
سکھوں کا بے جا اضطراب

لاہور ۱۸ مارچ - پنجاب کونسل کے تمام منتخبہ ارکان کے دستخطوں سے مندرجہ ذیل بیان شائع ہوا ہے۔ ...

حکومت بھی مسلمانوں کے مطالبات منظور نہیں کرے گی
مسلمانوں کو کونسا راستہ اختیار کرنا چاہئے
مسلم کانفرنس میں صدر استقبالیہ کمیٹی کی تقریر

لاہور ۱۴ مارچ - آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس میں جو کہ آج کل لاہور میں ہو رہا ہے مولوی رحیم بخش صدر استقبالیہ کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان تین جماعتوں میں منقسم ہیں۔ ...

یوپی میں گرفتاریوں کی مجموعی تعداد
سہارنپور، لکھنؤ اور علی گڈھ میں احرار کی سرگرمیاں

...

سرحد پر قبائل کا دوبارہ اجتماع
فقیر علی نگر جنڈول پر حملہ آور ہونے والے ہیں
سرکاری طیاروں سے قبائل پر زبردست گولہ باری

پشاور ۱۹ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ فقیر علی نگر کو بجوڑ کے علاقہ میں سالارزئی قبیلہ میں سے ایک لشکر تیار کرنے میں کامیابی حاصل ہوگئی ہے اور وہ نواب دیر کے علاقہ میں جنڈول پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ سرکاری ہوائی جہازوں نے جو تحقیق حال کے لئے گئے تھے ان پر زبردست گولہ باری کی مشین گنوں سے بھی انہوں نے جواب دیا۔ ...

گاندھی جی کے پروگرام کو بالکل کچل دیا جائے
مسٹر چرچل کی شرافت کا نمونہ

...

چین اور جاپان کی جنگ کا تصفیہ
شرائط صلح اور فوجوں کی واپسی

...

سرکاری محصل پر دیہاتیوں کا حملہ
اسکول میں افسر کو جان بچانی پڑی

...

مدراس میں کل سیاسی گرفتاریاں
جرمانہ میں ۹۲ ہزار روپیہ وصول ہوا

...

پنجاب میں مسلمانوں کیلئے پچاس فیصدی ملازمتیں
فرقہ وارانہ نمائندگی کے متعلق پنجاب کونسل کا فیصلہ

...

ودیا ساگر کے ایک طالبعلم کی گرفتاری
ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

...

وزیر اعظم برطانیہ کا استعفیٰ؟
انگلستان کے سیاسی حلقوں میں خیال آرائیاں

...

بموں کے سلسلہ میں ایک طالب علم کی گرفتاری
شہر بھر میں تلاشیاں اور گرفتاریاں

...

ہندو مسلم اتحاد کیلئے مشترکہ میلہ کی تجویز

...

انگلستان کو مزید سونے کی روانگی

...

ہندوستان میں حکومت ہند کی انتظامی کارگذاریاں
دار و گیر کا لامتناہی سلسلہ گوشہ گوشہ میں گرفتاریاں

بنارس ۱۹ مارچ - شری پت پرکاش ڈکٹیٹر پراونشل کانگریس کمیٹی کو ... ایک سال قید سخت اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا دے دی گئی۔

لاہور ۱۹ مارچ - کل کانگریسی رضا کاروں نے جنرل پوسٹ آفس پر پکٹنگ کرنے کی کوشش کی۔ ...

...

اور آٹھ مرد اور تین خواتین کو گرفتار کر کے لے گئی۔ ... چھ چھ ماہ قید سخت اور پچاس پچاس روپے جرمانہ کا حکم ہوا۔ اس کے بعد بھی خواتین گرفتار کی گئیں۔

گول میز کمیٹیوں کے متعلق صحیح رائے عمل
مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کا اعلان

حضرت علامہ مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے یہ مضمون مسلم کانفرنس (منعقدہ لاہور) کے ارباب بست و کشاد کے غور و عمل کے لئے کانفرنس کے انعقاد سے پیشتر تحریر فرمایا تھا جو افسوس ہے کہ گذشتہ اشاعت میں شایع نہ ہوسکا چونکہ مضمون اس قابل ہے کہ اس کو ہر ہندوستانی مسلمان تک پہونچایا جائے اس لئے باوجود تاخیر کے شایع کیا جاتا ہے۔

...

کشمیر کے لئے مزید برطانوی فوج

...

مندروں کو آگ لگانے پر جرمانہ

...

قادیانی مناظر کی بدحواسی

"قرآن میرے لئے حجت نہیں"

حال ہی میں ماسٹر محمد ادریس صاحب مناظر اسلام کا ایک زبردست مباحثہ قادیانیوں کے مناظر ماسٹر محمد حسن آسان کے ساتھ دہلی میں ہوا مناظرہ کا موضوع یہ تھا کہ آیا انبیائے کرام سے اپنے الہاموں کے سمجھنے میں غلطی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اسلامی مناظر نے نہایت صاف صاف واضح طور پر کہا کہ کسی نبی کو اپنے الہام کے سمجھنے میں غلطی نہیں لگی ...

ینگ انڈیا سوسائٹی کی تجاویز

کوچہ رائمان کی مسجد کی توہین

مولوی حفیظ الدین صاحب کی تشویش انگیز علالت

آپ کا وزن ۲۴ پونڈ کم ہو گیا ہے

محکمہ ڈاک و تار کے مسلم ملازمین کی کانفرنس

مقررہ پروگرام

آل انڈیا مسلم پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کانفرنس کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶ اور ۲۷ مارچ ۱۹۳۲ء کو زیر صدارت سر عبد اللہ المامون سہروردی ...

بادشاہ کو ولی عہد کا جواب

اطبائے کرام کی خدمت میں اطلاع

لاہور میں نو مسلموں کی انجمن کا قیام

اردو اکادمی کے جلسے کا التوا

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود

منیجر رسالہ النظام المنتظم کوچہ چیلان دہلی

سرمہ عزیزی ہمیشہ آنکھوں میں لگائیے

حکیم سید محمد عزیز الحسن عرف عزیز میاں پری گھاٹ بھوپال

مقویات سرتاج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

گلدستہ قاسمی مفت

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

حلفیہ بیان و سعت البید علی الکاذبین کا استعمال

ضرغام اللہ خاں سابق منیجر بال سیٹ پارسا اپلٹ
حال مقام لالوگلی تحصیل ہری پور ہزارہ

موسم بہار کیلئے

حلال شراب

برف ڈال کر پینے کی چیز

خلیفہ ہارون رشید عباسی کے لئے بڑے بڑے حکیموں نے ایک شربت تیار کیا تھا جس کا نام نبیذ تھا۔ طبی کمپنی دہلی نے اسی نسخہ کو تیار کیا ہے جس میں حسب ذیل اجزا ہیں۔

سونے کا کشتہ۔ فاسفورس۔ عرق فولاد عرق انار
بہی - انگور - پالک - مشک - عنبر

قیمت ایک چھوٹی بوتل دو روپے

طبی کمپنی دہلی سے منگائیے

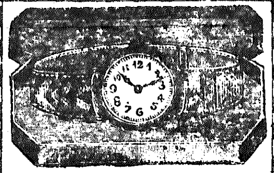

صرف چند روز کے لئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

ایشیاٹک سٹور اچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔ پی)

بال جڑ سے کالا

صدہا مرضوں کی ایک دوا

منیجر ہمدرد دوا خانہ بازار لال چاہ دہلی

پیشوا کا حج نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

اشتہار میلہ نوچندی میرٹھ

متعلقہ ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ

من ابتدائے ۳ اپریل لغایتہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۲ء

میلہ نوچندی کے ساتھ حسب دستور نمائش اسپان و مویشیان و نمائش سامان صنعت و دستکاری و پیداوار زراعتی وغیرہ ہوگی اور مختلف قسم کے کھیل و تماشے وغیرہ بھی ہوں گے۔ اور اعلیٰ اعلیٰ قسم کے سودیشی دکاندار انواع و اقسام کا سودیشی اسباب تجارتی لیکر آئیں گے سودیشی دکانداروں کو دوکان سجانے کا انعام دیا جاویگا۔
اول انعام ۱۵ اور دوسرا انعام ۱۰ روپیہ ہوگا۔

اطلاع عام

عام پبلک کی اطلاع کے واسطے میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ بورڈ کی تجویز ۱۲ پاس کردہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء کو لفظ بہ لفظ شائع کرکے اس کے منشاء و مقصد کو صاف الفاظ میں واضح کردوں تاکہ میلہ میں آنے والوں کو کوئی تکلیف اور دشواری نہ ہوگی۔

نقل تجویز ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کا یہ اجلاس ... موجودہ اقتصادی مشکل حالات کے مد نظر رکھتے ہوئے تجویز کرتا ہے کہ امسال نوچندی کا میلہ ... صرف ہندوستان کی بنی ہوئی اشیاء کو فروخت کرنے کی اجازت دی جاوے۔

وضاحت تجویز ۱۲ پاس کردہ بورڈ مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء

...

چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ

مدرسہ عالیہ امینیہ دہلی کا عظیم الشان جلسہ

مفتی اعظم کی گرفتاری پر احتجاج

۱۹ مارچ یوم شنبہ کو دار العلوم مدرسہ عالیہ امینیہ دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت محمد یوسف صاحب طالب علم مدرسہ امینیہ منعقد ہوا جس میں مدرسہ امینیہ کے جملہ طلباء شریک ہوئے ...

محمد یوسف متعلم مدرسہ امینیہ دہلی

اکتالیس خوبیوں والی تیرہ مہری

نئی شان کی

حمائل شریف مترجم

نہایت خوشنما کارڈ ساز صفحات تقریباً بارہ سو بڑے سائز کی تقریبی جلد ...

رحمانیہ بک ڈپو دریبہ کلاں دہلی

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ... ہال کنسی سمری دربھنگہ

خدا توفیق دے تو ضرور پڑھئے

خصائل نبوی | اوجز المسالک | درس عبرت

رسول کی دعائیں | قرآن مجید کی مکمل تاریخ | امت کی مائیں | اسلام اور یورپ | علامہ شیخ محمد عبدہ مصری کی تفسیر فاتحہ کا اردو ترجمہ | غوث اعظم اور ...

قرآن شریف

مترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا

محمد حسن مالک تاج بکڈپو ... دہلی

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایکبار) ...
نصف صفحہ ( ) ...
ایک کالم ( ) ...
½ کالم ( ) ...
¼ کالم ...

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۳

مسلم کانفرنس کا اجلاس لاہور

ڈاکٹر سر محمد اقبال کا مکمل خطبہ صدارت

حضرات! ہندوستان کے مسلمان اپنے سیاسی پلیٹ فارموں سے نئے خطبے سن چکے ہیں کہ ان میں سے بعض بے تاب عناصر نے ہمارے مشوروں اور فیصلوں کو شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ مشورے اور فیصلے اس روح عمل کو کمزور کرنے کا باعث ہوتے ہیں جو قلب اسلام میں پوشیدہ ہے اور انجام کار اس روح کو کلیتہً فنا کر ڈالتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ملک میں اس وقت جو صورت حالات پیدا ہے۔ اس سے عمل و حرکت کی اشتہا تیز ہوتی ہے اور اگر ہمارے رہنما مسلمانان ہند کی خاص پوزیشن کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی قطعی راہ عمل نہ بنا سکے تو نقالی کی وارفتگی اپنا کام کر جائے گی اور ہمارے نوجوان مآل و انجام پر غور کئے بغیر واقعات و حوادث کے سیل میں کود پڑیں گے۔ ایک اور نوجوان نے جس کے اندر گنگنا سے شباب کی ...

اجتماعی وجود کی تعمیر

ہندوستان کی مختلف قوموں کے درمیان ظاہر اور مخفی ربط و ضبط کے جو نقاط ہیں۔ ذہین در نظر رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ ہم ایک ایسا یک آہنگ "اجتماعی وجود" تعمیر کر سکتے ہیں جس کی وحدت اس کثرت سے متاثر نہ ہو جو اس کے دامن سے لازماً وابستہ رہے گی۔ ہندوستان قدیم کے سامنے یہ عقیدہ پیش تھا کہ وحدت اپنی "یکی" کو قربان کئے بغیر کثرت کیوں کر بن گئی؟ آج یہ عقیدہ اپنا سماوی بلندیوں سے اتر کر ہماری سیاسی زندگی کی عام سطح پر آ گیا ہے اور ہمیں اسے بالکل برعکس شکل میں سطے کرنا ہے یعنی یہ کہ کثرت اپنے تعدد کو قربان کئے بغیر کیوں کر وحدت کی شکل اختیار کر سکتی ہے جس حد تک ہماری پالیسی کے اصول و مبانی کا تعلق ہے۔ میں کوئی نئی چیز آپ کے سامنے بیان نہیں کر سکتا جو کچھ ضروری تھا اسے آل انڈیا مسلم لیگ کے خطبے میں عرض کر چکا ہوں۔ ...

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین خشک میوے لنگی رومال (پشاوری مشہدی۔ یزدی) کلاہ پنکھے چپلیاں نسوار سرکہ انگوری چار سبز۔ اصلی میرہ اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ چار آنہ کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ طلب فرمائیے پتا: **منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور**

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مرطوب اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

دلہن بہار تیل

... دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقصان نہیں کریگا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

عید کی خوشی میں عید کے روز ڈالیں گے تو یہ آپ کو دو چند خوش کر دے گا اور بالوں کی سیاہی قائم رکھتا جڑوں کو مضبوط کرنا، بالوں کو چمکدار اور ملائم کرنا بالوں کو گھنا اور لمبا کرنا اس کا اصلی فعل ہے، سر کے چکر درد سر آنکھوں کی گرمی نور دور کر کے دل کو تسکین دیتا ہے۔ غرض یہ کہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو صاحب ایک مرتبہ بھی اس کو استعمال کریں گے پھر دوسرا تیل پسند نہ کریں گے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: **منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی**

محبوب عاشق کے قدموں پر

[redacted]

... ملنے کا پتہ فضل شاہ عالم پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں ... حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں ... ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر ایک اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۵۰ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے انتخاب کر کے دو نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ... ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے ... دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے ... بہترین ہدیہ فی جلد ... اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ... دونوں کتابیں یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے اپنے ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ... مجلد چرمی ... علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ خشنا شدہ ... قسم دوم خشنا شدہ ... علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۰ ہجری

مسلم کانفرنس کی "موت" کا فیصلہ

گول میزی کمیٹیوں کے "مقاطعہ" کی تجویز کا حشر

مسلم کانفرنس کا جو اجلاس لاہور میں منعقد ہوا تھا اس کا خطبۂ صدارت اور اس کی مکمل کارروائی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے اور ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ اسے نقل بھی کر رہے ہیں۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم صحیح ترتیب کے مطابق پہلے سر محمد اقبال کے خطبۂ صدارت پر اظہار خیال کریں گے اور اس کے بعد مسلم کانفرنس کی کارروائی کو زیر بحث لائیں گے مگر چونکہ اس عرصہ میں مسلم کانفرنس کی "سب سے زیادہ اہم" قرارداد کے متعلق اخبارات میں بحث چھڑ گئی ہے اور اس پر عجیب و غریب خیالات ظاہر کئے جا رہے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم سر اقبال کے خطبۂ صدارت پر بحث کرنے سے قبل مسلم کانفرنس کی قرارداد پر ایک مختصر تبصرہ کر کے قارئین کرام کو یہ بتا دیں کہ لاہور میں مسلمانوں کے "حقیقی" لیڈروں نے بہت زیادہ شور و غوغا مچانے کے بعد جو اجتماع منعقد کیا تھا اور جس کے متعلق یہ کہا جا رہا تھا کہ وہ مسلم کانفرنس کی موت و حیات کا فیصلہ کرے گا اس کا انجام کیا ہوا۔ اور اس نے اپنا فیصلہ کانفرنس کی موت کے لئے صادر کیا یا حیات کے لئے۔

مسلمانوں کو دھوکہ

جیسا کہ خود کانفرنس کے کارکنوں اور ان کے ساتھ ہمدردی رکھنے والوں نے ظاہر کیا تھا اس کانفرنس کے سامنے "سب سے زیادہ اہم مسئلہ" گول میزی کمیٹیوں کے مقاطعہ کا مسئلہ تھا جس پر نہایت گرما گرم بحثیں ہو رہی تھیں اور جس کے متعلق بظاہر اختلاف کا ...

...

سمجھی تحریک کا ایک پروگرام تیار کر کے ضروری کارروائی کی خاطر اگزیکٹو بورڈ کے سامنے پیش کرے۔

یہ کانفرنس گول میز کانفرنس کے مسلمان ممبروں کے اس رویہ کو پسند نہیں کرتی کہ انہوں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے منتظمہ بورڈ کی قرارداد مورخہ ۹ راگست ۱۹۳۱ء کے باوجود فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی کے کام میں حصہ لیا۔ یہ کانفرنس اس امر کو بالکل واضح کر دینا چاہتی ہے کہ گول میز کانفرنس کے مسلمان مندوبین نے صوبجاتی خود اختیاری حکومت کے متعلق ۲۶ نومبر ۱۹۳۱ء کو جو بیان دیا یا انہوں نے یا دستوری کمیٹیوں کے ممبروں نے کوئی اور ایسی ہی تجویز پیش کی اور وہ بیان یا تجویز مسلم کانفرنس کی قرارداد یا مطالبہ کے منافی و مخالف ہوئی تو وہ کانفرنس کے نزدیک قابل تسلیم نہ ہوگی۔"

"مقاطعہ" کے بجائے "مطالبہ"

اگرچہ بعض بے غیرت و بے حمیت اخبارات جنہیں ایک بالکل واضح اور صاف عبارت میں بھی تاویل کرتے ہوئے شرم نہیں آتی اب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ "دیکھو مسلم کانفرنس نے مقاطعہ منظور کر دیا" اور یہ اعلان کر دیا کہ "کانفرنس کی رائے میں اب مسلمانوں کے لئے گول میز کانفرنس یا اس کی سب کمیٹیوں سے تعاون جاری رکھنا ممکن نہیں"۔ مگر جس شخص کے سامنے قرارداد کے الفاظ موجود ہوں گے وہ بآسانی یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ "مسلمانوں کے لئے تعاون جاری رکھنا ممکن نہیں رہا" ...

...

انقلاب!

...

اردو زبان کے محافظ

...

قوم سے غداری

...

حوادث و احکام

استفتاء

...

الجواب

...

سیٹی کا اصول

...

مستقل لائحہ عمل

...

دار الحکومت

یوم احترام مساجد کا پوسٹر نہیں چھپ سکا
پولیس نے پتھر کٹوا دئے!

دہلی ۵ مارچ۔ یکم اپریل کو تمام ہندوستان میں یوم احترام مساجد منانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ایک پوسٹر بیس ہزار کی تعداد میں چھاپنے کے لئے اقبال پرنٹنگ پریس کو دیا تھا جو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں بھیجا جاتا۔ اس پوسٹر میں مسجد کوچہ رائمان دہلی کی توہین کے متعلق پولیس کی حرکات کے مختصر واقعات اور حکومت کے رویہ کا تذکرہ تھا۔ نیز ایک تجویز تھی جس میں مسلمانوں کی اس قسم کی تمام شکایات کیلئے ایک متفقہ فیصلہ کا اعلان تھا۔ اور کوئی ایسی بات نہ تھی جو موجودہ پریس آرڈیننس کی حکومت کی تواہش کے خلاف ہو۔

پریس والے کاپی جما کر پروف دکھا چکے تھے اور طباعت شروع ہونے کو تھی کہ حسب بیان اہل مطبع خفیہ پولیس والوں نے اس کو چھاپنے سے منع کر دیا، اور ...

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ
دو سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا

دہلی ۵ مارچ۔ کل سردار عبد الصمد خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ دفعہ ... الف کے دو مقدمات آپ پر چل رہے تھے۔ ہر ایک میں ایک سال قید سخت اور ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ عدم ادائے جرمانہ کی صورت میں تین ماہ مزید سزا کا حکم دیا۔ دونوں سزائیں ساتھ ساتھ شروع ہوں گی۔ مجسٹریٹ نے آپ کو "بی کلاس" میں رکھنے کی سفارش کی ہے۔

دہلی جیل میں خواتین پر زیادتیوں کی شکایات
اسمبلی میں التوا کی تجویز مسترد

کوچہ رائمان کی مسجد کا معاملہ دہلی میونسپلٹی میں
تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر سے انکار کر دیا گیا
امن وامان کا مسئلہ کمیٹی کے اختیارات سے باہر ہے

مسجد شاہ مسعود دہرولی کا گنبد شہید کر دیا گیا
پولیس کی نگرانی میں خانۂ خدا کی توہین

دہلی میں ایک مکان پر پولیس کا حملہ
پستول اور کارتوسوں کی برآمدگی

مجلس احرار کے دو رضاکار گرفتار کر لئے گئے

ہندوستانیوں کے جذبات کی تلخی کا اقرار
لارڈ زٹلینڈ کا اظہار خیال

مجلس احرار دہلی جمعیۃ علماء میں ادغام کر دی گئی

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کو کیوں گرفتار کیا گیا؟
انڈین نیشنل کانگریس خلاف قانون نہیں
اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

مولانا عبد الباقی صاحب ایڈیٹر زمیندار کی گرفتاری

کرنل محمد اسحاق صاحب پر نوٹس کی تعمیل

نوجنبری کے سیاسی قیدیوں کی فروگذاشتیں

ایک مشہور سیٹھ کی بیوی کا دردناک قتل
پچاس ہزار روپے کے زیورات کی چوری

مولانا عبد الماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء ... کا اب تک چالان نہیں کیا گیا

حافظ عبد العزیز صاحب کی خانہ تلاشی

دہلی میں بمبئی کے رضاکاروں کی آمد

عبد اللطیف صاحب پر نوٹس کی تعمیل

یکم اپریل کو یوم احترام مساجد

نرنجانی میں ہندو مسلم فساد
طرفین کے متعدد اشخاص گرفتار

دو مسلم رضاکاروں کی گرفتاری و رہائی

وائسرائے کی ٹرین کو اڑانے کی جگہ کا معائنہ

نام نہاد مسلم کانفرنس کی حکومت پرستانہ سرگرمیاں
حکومت سے تعاون کی قرارداد اور مسلم حقوق سے چشم پوشی
کانفرنس کے خلاف مسلمانوں کا زبردست مظاہرہ

مسلمانان قصبہ پہانی کا عظیم الشان جلسہ
رہنماؤں کی گرفتاری اور مسجد کی توہین کے خلاف احتجاج

لاہور میں جلوس اور جلسہ
چھ سو کے قریب گرفتاریاں

لاہور ۲ مارچ۔ کل یہاں دو جلوس نکالے گئے۔ یہ جلوس سردار سرد ول سنگھ اور ... کی سزایابی پر نکالے گئے جس وقت پہلا جلوس ... لاہوری دروازہ کے پاس پہنچا ہے تو پولیس نے اسے وہیں روک دیا۔ جلوس کے ... آدمیوں کو منتشر کر دیا۔

طوفان باد سے عمارتیں اڑ گئیں
شمالی بنگال میں تباہ کن آندھی

کراچی سے حجاج کے آخری جہاز کی روانگی

بنگال میں کل گرفتاریاں اور نظربندیاں
بنگال کونسل میں ہوم ممبر کا بیان

ایک عربی رسالہ کا اجرا

امریکہ کا ایک شہر برباد
خوفناک آندھی سے ۲۷۵ افراد ہلاک

برمی باغیوں کی ہلاکت سرگرمیاں
نہر وارکو گولی سے اڑا دیا

سرحدی حملہ آوروں کی گرفتاری
دو گھنٹہ تک گولیوں سے مقابلہ

قبائل کی باہمی جنگ

اب تک گولیوں سے کتنے آدمی ہلاک ہوئے
اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

کانگریس بلیٹن کہاں طبع ہوتے ہیں
کانپور کی خفیہ پولیس نے پتہ لگا لیا

صوبہ سرحد میں جہاد کی دعوت
ایک پوسٹر کی ضبطی

مسلم کانفرنس کا اجلاس لاہور

آرڈیننس مجالس قانون ساز کے ... دار العوام میں وزیر ہند کا جواب

سودیشی سبھا خلاف قانون قرار دی گئی

پارٹی کانگریس کمیٹی کا روپیہ ضبط

یوم جھگت سنگھ پر گرفتاریاں

ڈاکٹر ستیہ پال کو دو سال قید سخت کی سزا

ریاست جوناگڑھ میں فرقہ وارانہ فساد

اشتہار میلہ نوچندی میرٹھ

متعلقہ

ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ

من ابتدائے ۳ اپریل لغایتہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۲ء

میلہ نوچندی کے ساتھ حسب دستور نمائش اسپان و مویشیان و نمائش سامان صنعت و دستکاری و پیداوار زراعتی وغیرہ ہوگی اور مختلف قسم کے کھیل و تماشے وغیرہ بھی ہوں گے، اور اعلیٰ اعلیٰ قسم کے سودیشی دوکاندار انواع و اقسام کا سودیشی اسباب تجارتی لیکر آویں گے سودیشی دوکانداروں کو دوکان سجانے کا انعام دیا جاویگا اول انعام ۵۰ روپیہ اور دوسرا انعام ۲۵ روپیہ ہوگا۔

اطلاع عام

عام پبلک کی اطلاع کے واسطے میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ بورڈ کی تجویز ۱۲ پاس کردہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء کو لفظ بہ لفظ شائع کرکے اس کے منشاء و مقصد کو صاف الفاظ میں واضح کردوں تاکہ میلہ میں آنے والوں کو کوئی تکلیف اور دشواری نہ ہوگی۔

نقل تجویز ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کا یہ اجلاس (جزاول) موجودہ اقتصادی و ملکی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کرتا ہے کہ امسال نوچندی کا میلہ صرف سودیشی اشیاء کی فروختگی و ساخت میں ترقی دینے کی غرض سے مخصوص کیا جاوے اسلئے میلہ میں صرف ان دوکانداروں کو جو صرف ہندوستان کی بنی ہوئی اشیاء کو فروخت کریں اجازت دی جاوے۔

جزو ۲ چونکہ امسال چاروں طرف ہر ایک پیشہ والے کی مالی حالت خراب ہو رہی ہے اسلئے ۳۳ فی صدی موجودہ کرایہ میں کمی کردی جاوے، اور یہ کمی کرایہ صرف امسال کے میلہ کے لئے ہی مخصوص ہے اس کا اطلاق صرف تاجروں و تہ بازاری والوں پر ہوگا۔

جزو ۳۔ نوچندی بجٹ کو مساوی الوزن بنانے کے لئے صرفہ میں تخفیف کی جاوے۔ اور بجٹ نوچندی بغرض ترمیم آمدنی و خرچ کمیٹی کے پاس واپس بھیجا جاوے۔

جزو ۴ اس امر کا نوٹس پبلک کی اطلاع کے لئے بورڈ اپنے صرفہ سے چھپوا کر شائع کردے تاکہ سودیشی مال لانے والے دوکانداروں کو سہولیت ہو۔

جزو ۵ یہ کہ اس تجویز کی ایک نقل پاس نوچندی کمیٹی واسطے عملدرآمد بھیج دی جاوے۔

وضاحت تجویز ۱۲ پاس کردہ بورڈ مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء

بورڈ کے حکم کے مطابق میں اس تجویز کو ذیل کی وضاحت کے ساتھ شائع کرتا ہوں تاکہ تجویز کا مقصد سمجھنے میں کوئی غلط فہمی نہ ہو۔

تجویز کے جزو ۱ کا مقصد یہ ہے کہ امسال میلہ نوچندی میں ان دوکانداروں کو جگہ دی جاوے جو سودیشی مال فروخت کرتے ہیں تاکہ ہندوستان کی بنی ہوئی چیزوں کو فروغ ہو۔ اور یہ ملک افلاس کی حالت سے نکلے۔ لہٰذا اس تجویز میں فقط دوکاندار آتے ہیں۔ ان کے علاوہ جو فلم گورنمنٹ زراعتی ترقی اور دیہاتی آدمیوں کی تفریح کے واسطے بھیجتی تھی اس کی اب بھی درخواست کی جاوے گی رتفریحی تماشے اور اُن کے انجن وغیرہ معہ سامان کے میلہ میں داخل ہوسکیں گے۔ ہر قسم کی روشنی خواہ ہنڈے کی ہو یا بجلی کی کی جاسکے گی حسب دستور سابق بائیسکل و موٹر کار وغیرہ میلہ میں داخل ہوں گے۔ رؤساء کے ہر قسم کے ڈیرے اور ان کا آرائشی سامان میلہ میں لایا جاسکے گا۔

تجویز کے جزو ۲ کا مقصد یہ ہے کہ فقط اس سال کے واسطے بوجہ مالی حالت خراب ہونے کے ۳۳ فی صدی کرایہ میں کمی کردی جاوے اور یہ کمی فقط دوکانداروں اور تہ بازاری والوں کیلئے ہوگی۔

جزو کے ۳ کا منشاء مالی حالت کی خرابی اور کمی کرایہ کی وجہ سے میلہ کے بجٹ کو آمد و صرف کے اعتبار سے درست کرانا ہے۔ اور اخراجات میں وجوہات مذکورہ بالا کی بناء پر کمی کردینا ہے۔

تجویز کے جزو ۴ کا منشاء یہ ہے کہ نوچندی کمیٹی کے اس اشتہار کے علاوہ جو وہ ہمیشہ شائع کرتی ہے خود بورڈ بھی اپنی طرف سے نوٹس شائع کردے تاکہ پبلک کو غلط افواہوں کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

تجویز کے جزو ۵ کا منشاء صرف اسقدر ہے کہ نوچندی کمیٹی بورڈ کی تجویز کی تعمیل کرے۔

تقسیم دوکانات کا کام حسب دستور ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا۔

المشتہر

چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ

وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا آگرہ میں خیر مقدم

بدنصیبی سے جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے مقابلہ میں جمعیۃ العلماء ہند کانپور بنائی گئی تھی۔ کانپور میں جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ (شاخ دہلی) کا جس طرح خیر مقدم کیا گیا اور جمعیۃ العلماء ہند کانپور کے دفتر کی حقیقت کا خود سکریٹری صاحب کے والد ماجد کی زبانی جس طرح انکشاف ہوا وہ ناظرین ۲۰ مارچ کے الجمعیۃ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کانپور وہ جگہ تھی جہاں جمعیۃ العلماء ہند کانپور کے سکریٹری کا قیام تھا اور آگرہ وہ جگہ ہے جہاں جمعیۃ العلماء ہند کانپور کے صدر مولانا نثار احمد صاحب مرحوم کا قیام تھا۔ وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا کانپور میں جس طرح خیر مقدم کیا گیا اس سے کہیں زیادہ آگرہ میں اس کا خیر مقدم کیا گیا۔ کانپور میں چونکہ جمعیۃ العلماء ہند دہلی کی شاخ موجود تھی اس لئے وہاں کی جمعیۃ العلماء کا صف اچھا کیا گیا تھا۔ آگرہ میں چونکہ جمعیۃ العلماء نہیں تھی اسلئے یہاں جمعیۃ العلماء کا انعقاد کیا گیا ...

... جلسہ مولانا ضیاء الاسلام صاحب امام شہر کی صدارت میں شروع ہوا۔ ... مولانا حکیم عبدالستار صاحب جمعیۃ العلماء آگرہ کے ناظم اور مولانا احمد سعید صاحب مدرس اول مدرسہ نصرت الاسلام صدر، مولانا عبدالحمید صاحب مدرس نائب صدر

منتخب ہوئے۔ جلسہ میں بہت سے علماء نے شرکت فرمائی جن میں سے بعض مشہور علماء کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

مولانا ضیاء الاسلام صاحب امام جامع مسجد۔ مولانا مفتی محمد اعظم شاہ صاحب مفتی شہر۔ مولانا سلطان حسن صاحب مدرس مدرسہ جامع مسجد۔ مولانا حبیب اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ جامع مسجد۔ مولانا محمد یعقوب صاحب امام مسجد اکبری۔ مولانا روشن دین صاحب مدرس مدرسہ۔ مولانا حمیداللہ صاحب۔ مولانا عبداللطیف صاحب۔ مولانا حفظ الرب صاحب۔ مولانا احمد سعید صاحب۔ مولانا محمد آفاق صاحب۔ مولانا عبدالمجید صاحب۔ مولانا عبدالغنی صاحب۔ مولانا مبین حسن صاحب۔

مذکورہ بالا تمام علماء نے جمعیۃ العلماء آگرہ کی ممبری قبول فرمائی۔ اس تمام کارروائی کے اختتام پر آگرہ کے مذکورہ بالا علماء و فضلاء نے مولانا ناصر دراز بیگ صاحب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا شکریہ ادا کیا کہ انکی تشریف آوری اور سعی سے جمعیۃ العلماء آگرہ کا انعقاد ہوگیا۔

عبدالمجید بی۔ اے رکن وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے جناب ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ عطا فرمایا ہے۔ اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:

"ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ مثل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے تادم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ... بیزاری نہ ہوگی اور ایک وقت میں ... طبیعت کو قرار نہ ہوگا۔ یہ نسخہ بسلسلہ خاندان حکیم سید عبداللہ خاں دہلوی شاہی میرے عم بزرگوار مولانا مولوی حکیم سید فخرالدین مرحوم سے مجھ کمترین کو عطا ہوا ہے ..."

لہٰذا

مجھے سو برس کی عمر رکھنے والے بڈھوں کی ضرورت ہے تاکہ تجربہ کروں ...

معجون مددگار غدود

منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

پیشوا کا حج نمبر مفت

حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ حج کی ایک پیشگی آرڈر کے ذریعہ بھیجکر رسالہ کے خریدار ہوجائیے حج نمبر رسالہ کے خریداروں کو مفت ملیگا ...

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

ملنے کا پتہ

ایشیاٹک رسٹ واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو پی)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

ریاست الور میں تعلیم قرآن

مولانا شوکت علی کے بیان کی تردید

روزنامہ انقلاب لاہور مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء میں مولانا شوکت علی صاحب کا ایک اعلان شائع ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے کہ الور میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت نہیں ...

کشمیر گول میز کانفرنس پر عدم اعتماد

مسلمانان کشمیر مقیم بمبئی کا احتجاج

حکومت کشمیر نے گلینسی کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے جو کشمیر میں گول میز کانفرنس طلب کی ہے ...

سکرٹری انجمن کشمیری مسلمانان بمبئی نمبر ۹

دنیا کا پاپیادہ سفر کرنے والے مسٹر قاسم کی لندن کو روانگی

پانچ نوجوان دنیا کا سفر پاپیادہ کرنے کی غرض سے ۲ ستمبر ۱۹۳۱ء کو کلکتہ سے روانہ ہوئے ...

جاوید نامہ

حضرت علامہ اقبال کا تازہ شاہکار

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ تو توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا ...

تکلیف پہنچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو اندھا و بے جان کردیا۔

اے ایچ فرانسس اینڈ کو پوسٹ بکس ۵ بمبئی نمبر ۹

نپٹ بہرا پن کا مؤثر طبی علاج

بلب اینڈ سنز پبلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پبلی بھیت (یو پی)

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی پوسٹ بکس نمبر ۵۷ دہلی

بڑھاپے میں جوانی

کا لطف و کیف حاصل کرنا ہے تو طلاء مقناطیسی استعمال کیجئے

طلاء مقناطیسی

نامرد مرد نہ ہو

حکیم محمد طہیر علی کلاں محل دہلی

گلدستہ قاسمی نمبر

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

مقویات معرتاج عالم

وید شاستری ہمام کر کاٹھیاواڑ

محبوب عاشق کے قدموں پر

تار کا پتہ الجمیعۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم – ۵ – ۹ – ۱۳

۱۷ – ۲۰ – ۲۴ – ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ... للعہ

نصف صفحہ (") ... للعہ

ایک کالم (") ... عنہ

½ کالم (") ... عہ

¼ کالم (") ... عہ

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... ۶ روپے

ششماہی ... ۳ روپے

سہ ماہی ... ۲ روپے

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... ۸ روپے

ششماہی ... ۴ روپے

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم جمعہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۴

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت برطانیہ کا انتہائی اعلان (مدینہ)

ملت اسلامیہ کا وہ خوش فہم گروہ اور دماغ طبقہ جسے ہم "معقولیت" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ غالباً حکومت برطانیہ کے اس جدید اعلان پر فرط مسرت سے اچھل پڑا ہوگا...

"تین مہینہ کا الٹی میٹم" (ملت)

مسلم کانفرنس نے حکومت کو تین ماہ کی مزید مہلت دی ہے...

مفتی صاحب کو سخت سزا (حقیقت)

ٹائمیں ٹائمیں فش! (ہند)

ملکی صنعتوں کی ترقی (البشیر)

ہندوستان کے محکمۂ پولیس کے نام

اسلام کے معابد، ابوان شرنہیں ہیں

کیوں انکی عقیقتیں پیش نظر نہیں ہیں؟

ہے احترام ان کا ہر حال میں ضروری

بابا! یہ مسجدیں ہیں، خالہ کا گھر نہیں ہیں "تاج"

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

جاپان کی سپریم کورٹ میں ایک اہم مقدمہ کا فیصلہ

ناجائز بچوں کے حقوق کا تصفیہ

جاپان کی سپریم کورٹ میں حال ہی میں ایک ناجائز ولد الحرام لڑکے کے حقوق کے متعلق ایک منصفانہ فیصلہ ہوا ہے...

(جاپان ٹائمز)

عیسائیوں کو بدھ مذہب اختیار کرنیکا مشورہ

سردی کا عجیب و غریب علاج

(اسٹیٹسمین)

ستر کروڑ پونڈ سونا ہندوستان سے باہر

(اسٹیٹسمین)

انگلستان کے میلہ میں ٹائل کی ایک مصنوعی مسجد

(اسٹیٹسمین)

بالشویک روس میں بچوں کی تعلیم

(معارف)

نابینا اشخاص کیلئے انجیل کا عربی ترجمہ

(معارف)

استرے اور چاقوؤں کے اشتہارات

۲۵ کروڑ روپے کا خرچ

(اسٹیٹسمین)

دنیا میں سب سے بڑا گھنٹہ

(بمبئی کرانیکل)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین سنگی۔ رومال (پشاوری) مشہدی بندی کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ لنوار۔ سرکہ۔ انگوری۔ جابسز ... منیجر انڈو افغان ٹریڈنگ ایجنسی پشاور

غنچہ

ملک و ملت کے نونہالوں کے لئے مدینہ پریس بجنور سے نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہوتا ہے اس وقت تک ملک سے اپنی سچی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ بچوں اور بچیوں کے علم کا خزانہ، اخلاقیات کا ذخیرہ چار روپیہ سالانہ میں ہم پہنچایا جاتا ہے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیجئے۔

اور غنچہ کا نمونہ طلب فرما کر اپنی اولاد کی دماغی اور ذہنی ترقیوں کے لئے ضرور خرید یئے۔

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ۲؎

محمد مجید حسن مالک رسالہ غنچہ و اخبار مدینہ بجنور (یو۔پی)

مدینہ

اعلیٰحضرت شہنشاہ کونین کی یاد تازہ رکھنے کیلئے قابل اور اہل علم اڈیٹروں کی زیر ادارت جاری ہے۔ بفضلہ ہفتہ میں دو بار اپنے کثیر التعداد ناظرین کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے خدمت قوم و ملک، پاسداری مذہب و ملت اس کا شعار آزادی وطن و قومی مطالبات کا علمبردار سیاست حاضرہ کا مفسر حق و صداقت کا مشہور فدائی، عربی و انگریزی اخبارات کا خلاصہ مصری و شامی جرائد کی روح دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچنے والا ملاحظہ و مطالعہ خود ہمارے بیان کی تصدیق کردیگا۔

محمد مجید حسن مالک رسالہ غنچہ و اخبار مدینہ بجنور (یو۔پی)

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بھروسے کی چیز ہے جس کا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ بلاتامل اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے...

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

بال جڑ سے کالا

... بال کالا اسٹور کنسی سمری دربھنگہ

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو بیری جڑی بوٹی کی دوا آزمائیں۔ ... جڑی بوٹی ہیڈ میڈیکل ہال کنسی سمری دربھنگہ

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے ... الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں دواسازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کیساتھ بیان کئے ہیں ... ہندوستان کے نامور بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر بااصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کیلئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ ... دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے ...

دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کیلئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا۔ اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو ملاحظہ فرماکر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اسقدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایۂ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کیساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھکر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد۔ مجلد پارچہ عہ۔ مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... قسم دوم ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

کانپور میں پچاس دیہاتیوں کی گرفتاری

موٹر کار کی چوری

خریداران الجمعیۃ

ایک حیرت انگیز ہوائی جہاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۰ ہجری

ایک شاعر کا خطبۂ صدارت

حقائق کا اعتراف اور صحیح نتائج سے چشم پوشی

سر محمد اقبال نے مسلم کانفرنس لاہور میں جو خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا اس کا پورا متن ہم گزشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ اس خطبۂ صدارت کو شروع سے آخر تک پڑھ لینے کے بعد ایک ایسے شخص پر جو سیاسیات حاضرہ سے واقفیت رکھتا ہو اور اسے ان شذرات کا پوری طرح علم ہو جو اس زمانہ میں ہندوستان کے باشندوں بالخصوص مسلمانوں کے لئے درپیش ...

(۲) اچھوتوں کے لئے خاص نیابت کی مخالفت (۳) کامل آزادی کے لئے کانگرس کے مطالبہ کی تائید۔

(۲) مسلمان مندرجہ ذیل فیصلہ کر چکے تھے کہ وہ فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی کے مباحث میں حصہ نہیں لیں گے لیکن پھر انہوں نے اپنے فیصلہ کے خلاف مباحث ...

فلسفیانہ انداز بیان

اعتراف

نظامت کا شوق

شیخ چلی کے منصوبے

زمیندار کا خیر مقدم

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک گمراہ کن پمفلٹ کی اشاعت

نامہ نگار الجمعیۃ کا مدلل و مسکت جواب

(۳)

"انڈیٹیشن" اور اینی شیے ایٹو" کی لفظی بحث میں جو سراسر بے سود اور لاطائل ہے اور جس سے سوائے مولانا شفیع داؤدی کی علمی قابلیت کا اظہار ہونے کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا کافی وقت ضائع کرنے کے بعد مولانا موصوف اپنے مخصوص انداز میں الجمعیۃ اور دیگر اسلامی اخبارات کے بیانات کی تردید اس طرح فرماتے ہیں:۔

پیش کر دیا ہے کہ گویا وہ پہلی خط و کتابت کے سلسلہ کی کوئی ایک کڑی ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس جرأت کی داد کس طرح دی جائے۔ اس خط میں تو مولانا شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین کو سرحد آنے کی دعوت دی گئی ہے اور وہ شرائط بیان کی گئی ہیں جن پر یہ لوگ صوبہ سرحد کا دورہ کر سکتے ہیں۔ اس میں کہیں نام کو بھی اعتراضات کا ...

۲۰ جنوری کا خط

Camp Peshawar
20th Jan., 1932

My dear Maulvi,

I have discussed again with Chief Commissioner your suggestion that you and Mazharuddin might visit Haripur Jail, but he is quite sure that, if you did so, the only effect would be to cause excitement amongst the prisoners however mistaken might be the grounds on which that excitement would rest and thus delay the process of reconciliation and release which now beginning. I am afraid therefore that you had better cut out this portion of your proposed itinerary. I hope, however that, you have no reasonable cause of complaint as you have apparently been wherever you wished to go all over the place and seen whatever you wished to see.

As regards the alleged excesses, I would ask you to bear two facts in mind. First, that Government has set its face against these as strongly as possible from the very start and second, that any tendency to give undue publicity to such incidents as may have occurred can only have a bad effect.

It is in fact playing into the hands of the Local Congress by widening the breach between the Government and the people of the province which all of us are anxious to see closed up as soon as possible.

The Chief Commissioner joins with me in thanking you for the spirit in which you have approached your task and for various suggestions of value in connection with releases and other matters of which he has taken note. If you can now induce your friends of the intelligentsia and of other shades of opinion to

(باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے)

۹ جنوری کا خط

My dear Maulvi,

With reference to our conversation of this morning I enclose a letter of introduction to the Chief Commissioner. I have informed him that you and the other members of your party whose numbers are not likely to exceed three and of whose probable composition I have informed him will arrive in Peshawar by 11 o'clock train on Monday, Jan. 11, with the object of finding out for the information of the All-India Muslim Conference the actual condition of the affairs in the North-West Frontier Province. I have also told him that you on behalf of your party have agreed to go straight to Peshawar and to be generally guided by his advice as to your action while in the North-West Frontier Province. If there is anything further that I can do for you, I trust that you will let me know and will inform me as soon as possible who the actual members of your party will be.—

Yours sincerely,
(Sd.) E. B. Howell.

کرم مولوی۔ ہمارے درمیان آج صبح کو جو گفتگو ہوئی تھی اس کے حوالے سے میں آپ کو چیف کمشنر صوبہ سرحد کے نام ایک تعارفی خط بھیجتا ہوں۔ میں نے چیف کمشنر کو یہ اطلاع دیدی ہے کہ آپ اور آپ کی پارٹی کے دوسرے اراکین جن کی تعداد تین سے متجاوز نہ ہوگی اور جن کی ترکیب کے متعلق میں نے چیف کمشنر کو مطلع کر دیا ہے ۱۱ جنوری کو دوشنبہ کے دن ۱۱ بجے کی گاڑی سے پشاور پہنچیں گے اور ان کا مقصد یہ ہوگا کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی اطلاع کیلئے صوبہ سرحد کے صحیح حالات معلوم کریں۔ میں نے چیف کمشنر سے یہ بھی کہا ہے کہ آپ اپنی پارٹی کی طرف سے اس پر رضامند ہوگئے ہیں کہ سیدھے پشاور جائیں گے اور جب تک صوبہ سرحد میں رہیں گے چیف کمشنر کے مشورہ اور رہنمائی پر عمل کریں گے۔ اگر اس کے علاوہ اور کوئی خدمت میرے لائق ہو تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے ...

غلط بیانی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

طرابلس کے ایک مجاہد کا مکتوب

امیر شکیب ارسلان کے نام

طرابلس کے ایک مجاہد وطنی نے علامہ امیر شکیب ارسلان کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں مجاہد مذکور لکھتے ہیں کہ طرابلس، جبل اخضر اور برقہ کے حالات ابھی پرسکون نہیں ہیں اور شورش کسی موقعہ کی منتظر نہیں رہتی ہے۔ سید عمر مختار شہید کی شہادت و تصلیب کے بعد اطالوی حکومت اس بات پر آمادہ ہوگئی تھی کہ جبل اخضر کو عربوں کی سیادت میں دیدیا جائے مگر چونکہ "لا ایمان لہم" کی حقیقت ظاہر ہوتی تھی اس لئے اطالوی حکومت نے اس مرکزی سوال کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اگرچہ اب جنگ ہے اور نہ خاک و خون سے تلعب مگر اطالوی حکومت اندر ہی اندر مسلمانوں کو قسم قسم کی ایذائیں دے رہی ہے اور چاہتی ہے کہ غیور عربوں کو جذبۂ آزادی سے محروم کر کے ان کی گردن میں لعنت کا طوق ڈالدے۔ ...

جہاز و عراق کے درمیان سڑک کی تعمیر

حکومت عراق کیلئے طیاروں کی خریداری

مصر میں عربی انجیل کی تقسیم

عیسائی پادریوں کی نئی کوشش

ترکی میں خارجی تجارت کا انتقال

شاہی انتخابات میں حکومت کی سخت تدابیر

حجاز میں عراقی سفیر کا تقرر

ترکی میں عیسائی پادریوں کی ناکامی

"مصطفےٰ کمال کی جمہوریت نظام خلافت سے بہتر نہیں"

ایک عیسائی پادری جو ترکی کے نستوری عیسائیوں میں ۱۶ سال سے کام کر رہے تھے وہ اب اپنے فرائض سے سبکدوش ہو کر امریکہ واپس جا رہے ہیں۔ رخصت کے وقت نستوری عیسائیوں نے آپکو ایک پرتکلف دعوت دی اور نہایت جوش و عقیدت سے اپنے اس مذہبی رہنما کو الوداع کیا۔ انگورہ سے چلتے وقت ایک ترکی اخبار کے نمائندے نے آپ سے ملاقات کی اور مندرجہ ذیل سوالات کئے۔

سوال۔ نستوری عیسائیوں میں آپنے اب تک کیا کام انجام دئے؟ آپ اپنے ہم مذہبوں کی مذہبی اصلاح کرتے رہے یا آپ کے فرائض میں سیاسی تلقین بھی شامل تھی؟

جواب۔ میں جو کچھ اپنے دینی بھائیوں کے متعلق کر سکتا تھا وہ دیانت داری سے ...

ترکی حکومت کی ہوائی طاقت میں اضافہ

فلسطین میں یہودی اقتدار

الجمعیۃ کو ذیل کے پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

دارالحکومت

نارنول کے مسلمانوں کا وفد
مہاراجہ پٹیالہ کی خدمت میں

دہلی ۔ ۳۰ مارچ ۔ کل نارنول ریاست پٹیالہ کا ایک مسلم وفد دہلی پہونچا چونکہ مہاراجہ پٹیالہ آجکل دہلی میں قیام پذیر ہیں اس لئے یہ وفد آپ سے ملاقات کرکے اپنی جائز شکایات آپ کی خدمت میں پیش کریگا۔ مہاراجہ کی خدمت میں وفد کی طرف سے مندرجہ ذیل تار ارسال کیا گیا ہے ۔

ہز ہائی نس اہم فرقہ وار ، قوم راجپوت پیشہ آہنگری کے چند گھر ایک جگہ واقع ہیں شہر کے چند ہندو مفسدوں نے متعصب حکام کے سہارے آج فدویان پر دو پہر کو آٹھ دس ہزار ہندوؤں کی معیت میں جو شہر اور دیہات کے علاوہ علاقہ الور، نابھہ ، ضلع رہتک کے فسادی عناصر پر مشتمل تھے ، حملہ کردیا۔ ہم فدویان اپنی جان بچانے کے لئے جناب ناظم صاحب اور انسپکٹر جنرل پولیس کی حفاظت میں چلے گئے ۔ ہز ہائی نس کے اقبال ، انسپکٹر جنرل اور ناظم صاحب کی کوششوں ...

گائے بھینس بھیڑ بکری پر ٹیکس
دہلی میونسپلٹی کی تجویز

طبیہ کالج میں کمیٹی مقرر ہوگیا

سیتھانی کے واقعۂ قتل کی تحقیقات

حقوق انتخاب کی کمیٹی کی رپورٹ

حافظ صادر علی صاحب کے مقدمہ کی سماعت
دو مسلم رضاکاروں کو سزا

دہلی ۔ ۳۰ مارچ ۔ کل حافظ صادر علی صاحب کے خلاف آرڈیننس کے ماتحت نوٹس کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں مسٹر الیسر کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا اور گواہان استغاثہ کی شہادتوں کے بعد ۳۰ مارچ کے لئے ملتوی ہوگیا۔

کل جمعیۃ علماء ہند کے دو رضاکاروں کو پکٹنگ کے الزام میں تین تین ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی گئی چار رضاکار بری کردئے گئے۔

مولانا عمر دراز بیگ صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کی دہلی میں تشریف آوری

دہلی ۳۰ مارچ ۔ آج صبح مولانا مولوی عمر دراز بیگ صاحب دہلی میں تشریف لائے ہیں آپ کا ایک ماہ سے جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کے وفد کو کامیاب بنانے کے لئے یو۔ پی کے مختلف مقامات کا دورہ فرمارہے ہیں۔ اس وقت مولانا آگرہ کے ایک عظیم الشان جلسہ میں زبردست تقریر فرماکر دہلی تشریف لائے ہیں۔ اور دفتر جمعیۃ علماء ہند میں مقیم ہیں۔

سکھوں کی طرف سے تصفیہ کی راہ میں رکاوٹیں
پنجاب میں تیس فیصدی کا مطالبہ

بیکانیر میں ہندو مسلم فساد
متعدد افراد زخمی

حکومت صلح کی جانب راغب نہیں ہے
صلح کی گفت وشنید کی خبر غلط ہے

مشاورتی کمیٹیوں سے کس صورت میں تعاون ہو سکتا ہے
ایوان تجارت ہند کے اجلاس کا فیصلہ
روپیہ کو اسٹرلنگ سے وابستہ کرنے پر احتجاج

نئی دہلی ۲۸ مارچ ۔ چیمبر آف کامرس کی فیڈریشن نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے ۔

فیڈریشن محسوس کرتی ہے کہ لندن کی گول میز کانفرنس میں فیڈریشن کے نمائندوں کی شرکت کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اور صرف فیڈریشن کو اخراجات برداشت کرنے پڑے ہیں ۔ چنانچہ اس تجربہ کے پیش نظر فیڈریشن کے خیال میں مشاورتی کمیٹی کے ساتھ فیڈریشن کے نمائندوں کے تعاون کا کوئی مفید نتیجہ اس صورت میں نکل سکتا ہے جب گورنمنٹ سچے دل سے موجودہ پالیسی کو ترک کرکے ہندوستان کے ترقی پسند طبقہ کے ساتھ مالی خود مختاری تحفظات مخصوص صیغہ جات اور تجارتی حقوق کے سوال پر بحث کرنے کے لئے تیار ہو جائے ۔ اور اس مطلب کے لئے مشاورتی کمیٹی کو فنانس سے متعلقہ امور پر غور کرنے کے لئے پوری آزادی دی جائے اور تجارتی حقوق کے سوال کو برٹش اور ہندوستانی ماہرین کی ایک مشترکہ کمیٹی کے حوالہ کیا جائے ۔ اس کمیٹی میں جو ماہرین شامل کئے جائیں ایسے اشخاص ہونے چاہئیں جن پر فیڈریشن کو اعتماد ہو۔

کل انڈین چیمبر آف کامرس کے اجلاس کا آخری دن تھا۔ بند کمرے میں ...

والیان ریاست اور آئندہ دستور اساسی
وفاق ہند میں پچاس فی صدی کا مطالبہ

جبر و تشدد خود کوئی مقصد نہیں
ایوان والیان ریاست میں لارڈ ارون کی تقریر

برمی باغیوں کے خلاف کارروائی
بغاوت کے حالات پر حکومت کی رپورٹ

خواتین کے لئے مساوی حقوق ضروری ہیں
بیگم شاہ نواز کے جواب میں سر آغا خاں کا بیان

لاہور ۲۸ مارچ ۔ بیگم شاہ نواز نے سر آغا خاں کے نام ایک بحری پیغام روانہ کیا تھا جس میں مردوں اور عورتوں کے حقوق رائے دہندگی کی مساوات کے مسئلہ کے بارے میں استصواب رائے کیا تھا۔ سر آغا خاں نے جواباً مطلع کیا ہے کہ عورتوں کی آزادی اور مساوات کے بارے میں اسلام کا جو حکم ہے اس سے مجھے اتفاق ہے ۔ عورتوں کی تنظیم سیاسی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ مذہبی حیثیت سے بھی ضروری ہے ۔ اسلام کے لئے یہ مہلک قدم ہوگا کہ کتاب مقدس کے حکم کی تاویل تنگ نظری سے کی جائے ۔ تاہم میں سیاسی اور علاوہ نسواں کے لحاظ سے قدامت پسند اور ترقی پسند عناصر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کے مستقبل کی کارفرمائی کے لئے ذاتی اختلافات ترک کرکے اس سلسلہ میں متحدہ طور پر کام کریں ۔ مستقبل کی ترقی کو اس کی ضروریات پر چھوڑ دینا چاہئیے ۔

صوبہ سرحد میں انتخابی جدوجہد
پشاور کے ایک گاؤں پر ستاسو روپیہ جرمانہ

سرحدی قبائل کا حملہ
فوج کے متعدد سپاہی مجروح

ایک سرخپوش شاعر کو سات سال قید
پشتو میں اشتعال انگیز نظم

سری نگر میں متعدد مسلمانوں کی گرفتاری
اشتہارات چسپاں کرنے کا الزام

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
ملتان جیل میں مع الخیر ہیں

انسداد قحط کیلئے ۲۸ لاکھ روپے کی منظوری

بمبئی میں سودیشی مارکیٹ کا افتتاح

مہاراجہ پٹیالہ کے خلاف سکھوں کا مظاہرہ
۴۵ سکھوں کی گرفتاری

دہلی ۲۹ مارچ ۔ کل کی طرح آج بھی جس وقت ایوان والیان ریاست کا اجلاس منعقد ہوا پٹیالہ سے آئے ہوئے سکھوں کے ایک جتھے نے چیمبر پر پکٹنگ کیا اور ریاست پٹیالہ کے خلاف احتجاجی نعرے بلند کئے پولیس نے جو کہ پیش بندی کے طور پر پہلے سے کونسل چیمبر کے گرد تعینات تھی ۔ تمام سکھوں کو جنکی تعداد ۴۵ کے قریب بتلائی جاتی ہے گرفتار کرلیا اور دو لاریوں میں بٹھا کر ان کو نئی دہلی کے تھانہ میں پہنچا دیا جہاں ان کی کرپانیں چھین لی گئیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ شام کے بعد ان کو جیل بھیج دیا گیا۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں ناکامی
سرکاری کمیٹی توڑ دی گئی

لاہور ۲۶ مارچ ۔ پنجاب کونسل میں خان بہادر سردار حبیب اللہ خاں کے سوال کے جواب میں ریونیو ممبر نے اعلان کیا کہ جو کمیٹی سر جوگیندر سنگھ وزیر زراعت ، ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ اور ... پر مشتمل پنجاب میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی وہ مسئلہ کو باتفاق رائے حل کرنے میں ناکام ...

ٹونڈلہ کے قریب ریلوے تار کاٹ ڈالے گئے
گاڑیاں لیٹ ہوگئیں

مسٹر ٹنگاسوامی آئینگر کا انتقال
اسمبلی میں اظہار افسوس

ایک اور آرڈیننس کا نفاذ
بنگال آرڈیننس میں ترمیم

پنجاب کے دیہاتوں میں قرضہ کی تحقیقات
تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

چین اور جاپان پھر مقابلہ کیلئے تیار ہیں
جاپانی شرائط چین کو منظور نہیں
برطانوی سفیر کی مداخلت

نظر بندان بنگال کو منتقل کرنے کے بل پر بحث

جاپانی لیڈروں کو قتل کرنے کی سازش
۱۳ اشخاص گرفتار

ٹوکیو ۲۸ مارچ ۔ پولیس نے بڑی جدوجہد کے بعد خونی اخوت (بلڈ برادرہڈ) کے تیرہ آدمیوں کو سرکردہ جاپانی لیڈروں کو قتل کرنے کی سازش کے الزام میں گرفتار کیا ہے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ سیاسی اور مالی رہنماؤں کو موت کے گھاٹ اتارنے کی سعی کررہے تھے ۔

مجلس اقوام سے جاپان کی علیحدگی

ٹوکیو ۲۹ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان یہ سوچ رہی ہے کہ اگر جمعیۃ اقوام نے اس بات پر اصرار کیا کہ مجوزہ معاملہ میں اس کے قواعد کے دفعہ ۱۵ کی پابندی کی جائے تو وہ جمعیۃ کی رکنیت سے انکار کردیگی ۔

گو اس خبر کی سرکاری حلقوں میں تصدیق نہیں کی گئی ہے تاہم معتبر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ سر ایرک ڈرمنڈ سکرٹری جنرل جمعیۃ اقوام نے چند روز ہوئے مسٹر سینو کو متنبہ کردیا تھا کہ جمعیۃ کا خیال ہے کہ وہ اس معاملہ میں اپنے قواعد کی دفعہ ۱۵ کی پابندی پر اصرار کرے ۔

ڈبلن میں زبردست سیاسی ہلچل
برطانوی تعلقات کے انقطاع پر زور

تمام فسادی کی جڑ حلف وفاداری ہے
آئرلینڈ کے صدر کا بیان

ہم دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوسکتے
وزیر ہند کی طرف سے کانفرنس کی تجویز کا جواب

مالٹا میں اطالوی زبان کی تعلیم منسوخ
برطانیہ پر اطالوی وزیر کا غصہ

فیڈرل مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ

تمام ہندوستان میں حکومت کی انتظامی کارروائیاں
آرڈیننسوں کا زور ۔ گرفتاریاں اور سزایابیاں

دیسپلے ۲۹ مارچ ۔ کل پولیس کی معیت میں سب مجسٹریٹ نے مقامی کانگریس کیمپ پر چھاپہ مارا اور سات اشخاص کو جن میں چھ خواتین شامل ہیں گرفتار کرلیا۔ پولیس اپنے ہمراہ سامان اٹھا کر لے گئی ۔

جاگرہٹ ۲۸ مارچ ۔ مسز دیوی کو دیگر سات خواتین کے ہمراہ شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔

کلکتہ ۲۸ مارچ ۔ کل سنٹرل ایونیو اور کالج اسٹریٹ میں جلوس نکالنے کے الزام میں ۱۱۹ اشخاص گرفتار کرلئے گئے ۔ ... کالج کے ایک طالب علم کو خلاف قانون اشتہارات تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔

واردھا ۲۸ مارچ ۔ گاندھی جی کے بیرو کار چھوٹے لال جی کو دارالعمل سے گرفتار کرلیا گیا۔

بمبئی ۲۸ مارچ ۔ کل چوپاٹی کے میدان میں بنگالی کونسل کے صدر نے جھنڈے کی ماہانہ رسم ادا کی اور اس سلسلہ میں ۱۰۲ اشخاص جن میں بنگالی کونسل کے صدر نائب صدر سکرٹری اور متعدد رضاکار شامل ہیں گرفتار کرلئے گئے ۔ جھنڈے کی سلامی ہونے کے بعد پولیس نے مزید ۹ اشخاص کو گرفتار کرلیا ۔ اسی وقت ایک درجن اشخاص کا ...

ایک انگریز کا برطانیہ کو مشورہ
جیلوں کے دروازے کھول دو

ڈاکٹر ای ، سی ، بی گرو ورڈ کا "انڈین ریویو" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا مطلب حسب ذیل ہے ۔

جاپان ، چین میں جو کچھ کررہا ہے وہی بعض تبدیلیوں کے ساتھ برطانیہ ہندوستان میں کررہا ہے ۔ انگلستان اپنی موجودہ پالیسی کی وجہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو کھو بیٹھے ۔ اگر برطانیہ ہندوستان کو اپنی سلطنت کا حصہ دار رکھنا چاہتا ہے تو اسے بلا کسی تاخیر کے جیلوں کے دروازے کھول دینے چاہئیں ۔

یو۔ پی میں ساڑھے سات ہزار گرفتاریاں

لکھنؤ ۲۹ مارچ ۔ حکومت یو ۔ پی کا تازہ ترین اعلان مظہر ہے کہ گزشتہ ہفتہ میں آرڈیننس کے ماتحت ۸۸ اور معمولی قوانین کے ماتحت ۲۲۲ گرفتاریاں ہوئیں ۔ تا حال گرفتاریوں کی تعداد ۷۵۰۳ تک پہنچ گئی ہے اور ۴۲۰۰ اشخاص رہا ہوچکے ہیں ۲۳ ... حال کوالہ آباد میں بھگت سنگھ ڈے منانے کی کوشش کی گئی لیکن پولیس نے ہجوم کو منتشر کردیا کسی شخص کے ضربات نہیں آئیں ...

سائیکل پر سفر حجاز
سہارنپور کے ایک اولوالعزم نوجوان کا عزم

الفریڈ پارک کا درخت کاٹ دیا گیا

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ
(بسلسلۂ صفحہ ۶)

Come forward in open Co-operation with Government to accelerate the process incidental to the introduction of reforms, we shall have still further cause for gratitude.

Yours Sincerely
Sd. E. B. Howell.

(باقی آئندہ)

تبلیغ و اشاعت توحید و سنت کی تنظیم

جامع مسجد راولپنڈی کے خطیب صاحب پر مقدمہ

سارڈا ایکٹ کے پردہ میں علماء کی تذلیل

وہ مقدمہ گذشتہ سے مولانا محمد عبدالغنی صاحب خطیب جامع مسجد راولپنڈی پر ... سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی ... سرکاری عدالت میں جواب دہی کے لئے حاضر ہونے کا حکم ...

محمد عبداللہ ناظم جمعیت نوجوانان اسلام راولپنڈی شہر

محبوب عاشق کے قدموں پر

... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دہلی

مصر کے جامعہ ازہر و شام اور ہند کے علماء کی حیرت انگیز تعلیمی ایجاد

ایک مہینہ میں عربی آ جائیگی

اس حیرت انگیز ایجاد کی بدولت ہر شخص جو معمولی اردو جانتا ہے ایک مہینہ کے اندر اندر عربی ...

آتالیق عربی

حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب ۱۶ کوچہ چیلان دہلی

اکتالیس خوبیوں والی تیرہ مہری نئی شان کی

حمائل شریف مترجم

نہایت خوشنما کارڈ سائز صفحات تقریباً بارہ سو صفحے کی نفرئی جلد ...

رحمانیہ بک ڈپو دریبہ کلاں دہلی

ایک مہینہ میں انگریزی آ جائیگی

... پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

بال جڑسے کالا

گلدستہ قاسمی مفت

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

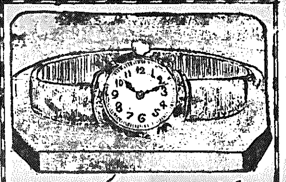

صرف چند روز کے لئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

جنت کا نمونہ

پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

عروس و نوشاہ	دلہنوں کی کانفرنس	اختر دلہن کی ڈائری
سجیلہ دلہن کی ڈائری	افزائش نسل	عہد شباب
مردانہ امراض		زنانہ امراض

ایم اے مجید طبیاران دہلی

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

قرآن شریف

مترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا

ریاست الور میں ... مذہبی آزادی ...

ریاست الور اور قرآن کریم کی تعلیم

راجپوتانہ کی ریاستوں میں یہ فخر بھی اسی ریاست کو حاصل ہے کہ اس نے قرآن کریم اور مذہبی تعلیم پر پابندیاں ہی عائد نہیں کیں بلکہ آخر ۱۹۲۶ء میں جرم قرار دیدیا ...

مقبرہ سلطان ترنگ کی بے حرمتی

الور کے بازار میں جب آپ داخل ہوں گے تو آپ کو ایک نہایت خوبصورت اور عالیشان دروازہ نظر آئیگا ...

شاہی جامع مسجد کی بے حرمتی

محلات کے قریب محلہ بساطیان کے متصل ایک نہایت خوبصورت اور وسیع جامع مسجد ہے ...

محمد اسحٰق مبلغ دہلی

الور میں مساجد اور قبرستانوں کی بے حرمتی

ریاست الور کی اردو دشمنی

میں ان تمام اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ...

محمد حفظ الرحمن بیگ عفی عنہ
ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ و ممبر وفد از علی گڑھ

آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس کا اجلاس مدراس میں

صوبہ مدراس کی معزز خواتین نے بذریعہ بیگم صاحبہ سیٹھ عبدالحمید حسن آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس کو سالانہ اجلاس کے واسطے مدعو کیا ہے ...

نفیس دلہن آنریری سکریٹری
آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس علی گڑھ

وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا دورہ

اور اس کی مختصر رپورٹ

انسانی کمزوری کا مجرب علاج

طلاء اکسیر

مہاتما گاندھی کی سوانح عمری مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

موسم بہار کے لئے

حلال شراب

برف ڈال کر پینے کی چیز

خلیفہ ہارون رشید عباسی کے لئے بڑے بڑے حکیموں نے ایک شربت تیار کیا تھا جس کا نام نبیذ تھا ...

سونے کا کشتہ - فاسفورس - عرق فولاد و عرق انار
بہی - انگور - پالک - مشک - عنبر

قیمت ایک چھوٹی بوتل دو روپے (عہ)

طبی کمپنی دہلی سے منگائیے

قلمی نایاب کتابیں

محمد احتشام الحسن (دیوبندی فاضل)
کتب خانہ فیضی بستی حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

جب حکیم اور ڈاکٹر جواب دے دیں

جب صحت و تندرستی کی کوئی صورت نظر نہ آئے جب مرض لاعلاج سمجھا جانے لگے اس وقت مندرجہ ذیل ادویہ سے فائدہ اٹھائیے جن نے طلسمی اثر سے ہزاروں مریضوں اور مایوسوں کی زندگی کو بدل کر دکھایا ہے۔ یہ تمام ادویہ ان نسخوں سے تیار کی گئی ہیں جو میرے خاندان کے صد ہا سال کے مجربات ہیں اور جن کی بدولت ہزارہا مریض اس وقت تک تندرست ہو چکے ہیں۔

چاند سا خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا

امید حمل

کلید موتی

سفید داغ پانچ دن میں غائب ہو جائینگے

سات روز میں بواسیر کو شرطیہ آرام ہو جائیگا

دمہ ہمیشہ کے لئے جاتا رہے گا

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ —
ششماہی —
سہ ماہی —
ممالک غیر کے لئے
سالانہ —
ششماہی —
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
۱ — ۵ — ۹ — ۱۳
۱۷ — ۲۰ — ۲۴ — ۲۸
کو شائع ہوتا ہے۔

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) —
نصف صفحہ —
ایک کالم —
½ کالم —
¼ کالم —

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۵

معاصرین کے افکار و آراء

تعلیم کا مقصد

اس سے بڑھکر غداری اور کیا ہوگی؟

قول و عمل میں فرق

مسلمانوں کے مہربان

سکھوں کا مطالبہ

بقر عید میں دیسی کپڑے پہنئے

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

گوشت خور اور سبزی خور قبائل کا موازنہ
جنوبی افریقہ کے قبائل کی سائنٹفک تحقیقات

بحری جہازوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز تخفیف
جہازوں کی کثرت اور خریداروں کی کمی

سال آئندہ کیلئے نیوزیلینڈ کا میزانیہ
تیس لاکھ پونڈ کی تخفیف کیلئے کمیشن کی سفارشات

خدا کی ہستی کا اقرار سائنس کی زبان سے

(ٹائمز آف انڈیا اسٹریٹیڈ ویکلی)

خریداران الجمعیۃ کو جاہیے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔
(منیجر الجمعیۃ دہلی)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔
منیجر "الجمعیۃ" دہلی

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری۔ مشہدی۔ یزدی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چارسبز
اصلی میوہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

نہایت کی بات
منیجر ٹوڈون ویلی رائس اسٹور انسرائے روڈ دہرہ دون

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

صدہا مرضوں کی ایک دوا
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
CASTOPHEN MAFG: Co: INDIA
POST BOX 88 KARACHI

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ...

وسیلہ نجات

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین منفید عام

قرابادین منفید عام ... کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے خوش نویس سے کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں اس وقت شہرت رکھتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے ہمدردی اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اور بریز بریش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے۔ جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عا علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... مجلد چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ

ایک شاعر کا خطبۂ صدارت
حقائق کا اعتراف اور صحیح نتائج سے چشم پوشی

(۲)

گزشتہ اشاعت میں ہم نے سر اقبال کے خطبے سے ان حقائق کو اخذ کیا تھا جن کا علی الاعلان اعتراف کیا گیا ہے اور اس کے بعد اس افسوسناک کوتاہی کی طرف اشارہ کیا تھا کہ ان حقائق سے جو نتائج مترتب ہو سکتے ہیں ان کے اظہار سے سر اقبال نے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اغماض کیا ہے اور مسلم کانفرنس کی جس کے وہ صدر بنائے گئے تھے وقت کے اہم ترین مسائل پر خود اپنی روشنی کے مطابق صحیح رہنمائی نہیں کی

ان مسلمانوں کا رویہ جو گول میز کانفرنس میں گئے تھے بڑی حد تک وزیر اعظم کے سکوت کا ذمہ وار ہے۔

اس نہایت شدید الزام کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ مسلم مندوبین نے خالص اسلامی مفاد کے مسئلہ میں انگریزوں سے مشورے لئے اور انہیں قبول کیا سر اقبال کا سارا زور اس پر صرف نہیں ہونا چاہئے تھا کہ کونسا مشورہ کس حد تک صحیح تھا اور کس حد تک غلط تھا

موجودہ حکمت عملی

تصفیہ حقوق

انگریزوں سے ساز باز

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید پیدائشی ایک تند مزاج، ضدی اور غضبناک شخص ہے نصیحت سے عموماً اس کو نفرت رہی ہے اور ایسا ہوتا رہا ہے کہ جیسے جیسے اس کو نصیحت کی گئی عموماً اس کو ضد اور ہٹ بڑھتی گئی اور جہاں تک ہو سکا اس کے خلاف عمل کرتا رہا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک صاحب نے زید کو یہ نصیحت شروع کی کہ تم اپنے بیوی بچوں کو کپڑہ وغیرہ نہیں دیتے ہو تم ایسے ہو اور ویسے ہو۔ چونکہ کپڑہ وغیرہ دینے کی بات سچ نہ تھی اور زید یہ خیال کرتا تھا کہ شاید میری زوجہ یا میرے سسرال والوں نے ایسی جھوٹی شکایت صاحب موصوف سے میری کی ہے وہ ان حضرت سے دور تک یہ کہتا رہا کہ آپ اس گفتگو کو بند فرمایئے میری والدہ صاحبہ وغیرہ سے تصدیق فرما لیجئے۔

الجواب

استفتاء

الجواب

حکومت سے مایوسی

سر اقبال نے کہا ہے کہ

"حالات و واقعات کی تیز رفتار اور سیاسی دنیا کے ناگہانی تغیرات ایک امپیریل جمہوریت کو زیادہ دیر تک کسی قطعی اور مقید پالیسی کا پابند نہیں رکھ سکتے۔ اور

حکومت برطانیہ ہندوستانی اقوام یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک قسم کی خانہ جنگی کی طرف لے جا رہی ہے۔"

جس سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں کو انگریزوں سے قطعاً بے نیاز ہو کر کام کرنا چاہئے اور اپنے آئندہ بقا و استحکام کے لئے ایک اجنبی امپیریل جمہوریت پر جو زیادہ دیر تک کسی قطعی اور معین پالیسی پر پابند نہیں رہ سکتی ہرگز کوئی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے اور اس سے باخبر رہنا چاہئے کہ برطانوی حکومت ہندوستانیوں کو آپس میں لڑانے کے درپے ہے اور ہندوؤں اور مسلمانوں کو اپنے مفاد کی خاطر متصادم رکھنا چاہتی ہے۔ اور اپنی پالیسی یہ رکھنی چاہئے کہ ہندوستان میں جو اقوام بستی ہیں ان میں باہمی اتحاد و اتفاق قائم رکھا جائے اور جس طرح ہو سکے ان ہی سے اپنے اختلافات کا فیصلہ کیا جائے

صوبہ سرحد کا معاملہ

مہاجرین میرپور

گستاخی

قرآن کریم کے حقائق کا انکشاف یورپ کی یونیورسٹیوں میں
شکاگو پریس کی جدید بائبل میں نصاریٰ کا دجل و فریب
عہد قدیم و جدید میں لفظی و معنوی تحریف کا جدید سلسلہ

(از فارقلیط)

قرآن حکیم نے جس وقت یہود و نصاریٰ کی پردہ دری کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ وہ صحف انبیاء میں تحریف کر چکے ہیں یحرفون الکلم عن مواضعہ اور ان کی کتابیں اپنی اصلیت کو گم کر کے کچھ کا کچھ بن چکی ہیں تو اہل کتاب میں سے کسی کو بھی اس بیان کی صداقت پر یقین نہ آیا اور گمراہ یہودیوں اور عیسائیوں نے قرآن عزیز کے اس انکشاف کو اس کی تکذیب کا حربہ بنا لیا لیکن جب مرور زمانہ کے ساتھ علم و تحقیق کی روشنی میں ...

نہایت عطر کی خوشبو لطیف ہے تم خود حقیقی عطر کی مانند ہو ساتھ لئے کتاریاں تم پر عاشق ہیں۔ مجھے اپنے ساتھ لے چلو ہم دوڑیں گی۔ اے بادشاہ! مجھے اپنے محل میں لے چل تاکہ ہم تجھ میں مسرور اور شادمان ہوں ہم تیرے عشق کی تعریف مے سے زیادہ کریں گی تم سچے دل سے عاشق ہو۔"

تحریف کا تاتنابی سلسلہ

قرآن کریم کی صداقت واقعات کی روشنی میں

شکاگو پریس کی بائبل میں تحریف

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ
دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک گمراہ کن پمفلٹ کی اشاعت
نامہ نگار الجمعیۃ کا مدلل و مسکت جواب

(۴)

"وفد نے جو عمدہ خدمات انجام دی ہیں اہل سرحد ان خدمات کا برابر اعتراف کر رہے ہیں۔" (الامان مورخہ ۱۶ جنوری)

"۱۴ جنوری کے بعد سے وہ شبینہ چھاپے بند کر دیئے گئے ہیں جو دیہاتوں اور گاؤں پر مارے جاتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب حکومت دن کے چھاپے مارنے بھی بند کر دیگی تو حالات اور زیادہ پرسکون ہو جائیں گے۔"

مندرجہ بالا خطوط کو دیکھ کر کون ایسا احمق ہو گا جو ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم کر لے کہ ۹ جنوری کے خط میں سر ہاٹل نے مولانا شفیع داؤدی کے "اعتراضات کا جواب دیا ہے" یا "۱۲ جنوری کے خط کا منشا صرف اس قدر ہے کہ کانفرنس کا وفد چیف کمشنر کے مشورہ سے حالات کا مشاہدہ کرے۔"

خطوط کا منشا

حکومت کا کام

نیم سرکاری وفد

... کے مقابلہ میں تھیں۔ اور مظالم جو ہوئے تھے ان میں ایک فریق حکومت صوبہ سرحد تھی اور دوسرا فریق مسلمان تھے۔ اب اگر کوئی وفد ہندوستان سے "آزاد تحقیقات" کی غرض سے جاتا تو اس کے لئے پہلی شرط یہی تھی کہ وہ حکومت کے اثر سے کاملاً آزاد ہوتا اور ورنہ "آزاد تحقیقات" تو کجا "تحقیقات" ہی کے کوئی معنی نہ تھے۔ مولانا شفیع داؤدی کے وفد کا اس شرط کے ساتھ جانا کہ وہ ایک فریق (یعنی چیف کمشنر) کے مشورہ پر عمل کرتا ہے گا صاف بتاتا ہے کہ وہ کوئی آزاد یا قومی وفد کی حیثیت نہ رکھتا تھا بلکہ ایک نیم سرکاری وفد تھا جسے حکومت نے دعوت دے کر بلایا تھا اور جس سے پہلے ہی یہ کہہ دیا گیا تھا کہ اسے چیف کمشنر کے مشورے قبول کرنے پڑیں گے۔ جس کے علاوہ صوبہ سرحد کے دوران قیام میں اس وفد نے جو خدمات انجام دیں وہ بھی صاف طور پر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ نیم سرکاری حیثیت ہی رکھتا تھا اور کوئی قومی خدمت کرنے کے بجائے سرکاری خدمت انجام دینے کے لئے گیا تھا۔

محتاط پروپگنڈا

سفر سرحد کے دوران میں وفد نے جو کچھ حکومت کے موافق پروپگنڈا کیا اس کے متعلق مولانا شفیع داؤدی صاحب فرماتے ہیں کہ "جو حالات ہم فراہم کر سکے ان کو ہم محتاط زبان میں وقتاً فوقتاً بذریعہ تار کے ذریعہ پریس کو بھیجتے رہے۔" اگر ناظرین کرام ان حالات کو محتاط زبان میں سننا چاہتے ہیں تو انہیں مجبوراً آج سے دو تین ماہ قبل کے اخبارات کی طرف توجہ کرنی پڑے گی جن میں یہ حالات شائع ہوئے تھے اور مولانا شفیع داؤدی نے سرحد سے تاروں کے ذریعہ شائع کرائے تھے۔ ہم ان کے بعض تاروں کے اقتباسات درج ذیل کرتے ہیں۔

"کل دونوں زعماء نے چیف کمشنر صوبہ سرحد سے ملاقات کی جو دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد ان حضرات نے شہر کے متعدد افراد سے ملاقاتیں کیں اور حالات دریافت کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ دو حضرات پشاور کے حالات کو دریافت کر لینے کے بعد کوہاٹ، بنوں، ہری پور ہزارہ وغیرہ مقامات کے حوادث کی تحقیقات کریں گے۔" (الامان مورخہ ۱۰ جنوری)

"ہم نے صوبہ سرحد کے لوگوں کے لئے بہت کچھ مفید کام کر لیا ہے۔" (الامان مورخہ ۱۹ جنوری)

... کے سامنے آغا خان نے برا اظہار مسرت یہ تمام باتیں (ایسی ہیں) کہ وہی شخص صوبہ سرحد سے ہندوستان لکھ کر بھیج سکتا ہے جو چیف کمشنر کے مشوروں پر چل رہا ہو اور جس کے سامنے قومی مفاد کے تحفظ کے بجائے حکومت کے مفاد کا تحفظ ہو۔

(باقی آئندہ)

کوئلہ سے غذا حاصل کرنیکا جدید انکشاف

سائنس کے جدید انکشافات دنیا کو محو حیرت بنا رہے ہیں اور آئے دن ایسی معلومات دنیا کے سامنے آتی رہتی ہیں جن سے بکثرت مسلمات اور نظریئے باطل ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں یہ جدید انکشاف ہوا ہے کہ کوئلے میں ایسی غذائیت موجود ہے جو انسان اور حیوانات کی زندگی کیلئے ضروری ہے۔ جرمن کے ایک کیمیا گر نے اپنے مسلسل تجربات کی بنا پر یہ ثابت کیا ہے کہ عنقریب لکڑی اور تھیر کے کوئلے سے غذائیں حاصل کی جائیں گی کیونکہ کوئلے میں اس کی صلاحیت موجود ہے۔ موجودہ وقت میں کوئی شخص اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کوئلہ جیسی شے میں انسان اور حیوان کے لئے غذائیت موجود ہو مگر عنقریب کوئلہ سے غذا حاصل کرنے کا نظریہ عملی صورت اختیار کر لیگا اور پھر کسی کو اس مسئلہ میں شک و شبہ باقی نہیں رہیگا۔ کوئلہ سے غذا حاصل کرنے کا عمل بیس سال سے جاری ہے اور جتنی مدت گزرتی جاتی ہے اس نظریہ کی پختگی کا مزید انکشاف ہوتا جاتا ہے۔ (السٹریٹیڈ ویکلی)

ایران میں چار ہزار برس قبل کا گورستان

ایران میں نامعلوم اور قدیم لوگوں کا ایک گورستان جو لاشوں اور قیمتی خزانوں پر مشتمل ہے زمین سے کھود کر نکالا گیا ہے۔ تپہ حصار میں (اثری تحقیقات کے ماہرین کی) ایک جماعت کام کر رہی تھی جس کو حصار کے میدان میں قدیم آثار معلوم ہوئے اور کوشش کے بعد یہ قدیم گورستان معہ اپنے خزانوں کے برآمد ہوا۔ چند قبروں کو کھودا گیا جن میں سے چار ہزار سال قبل کی لاشیں برآمد ہوئیں۔

ابھی تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان لاشوں کا کس قوم سے تعلق ہے ...

دارالحکومت

کوچہ رائمان کی مسجد کی توہین کا معاملہ
تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

بمبئی میں ہڑتالیوں اور پٹھانوں کے درمیان خونریز فساد
دو پولیس افسر اور بارہ سپاہی زخمی ہو گئے
چالیس افراد زخمی اور پانچ مسلمانوں کی ہلاکت

اسمبلی میں التوائے اجلاس کی تحریک پر بحث
کانگریسی لیڈروں کی رہائی کیلئے گارنٹی کا مطالبہ
حکومت کی دوہری پالیسی۔ تحریک مسترد ہو گئی

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عظیم اجتماع
مسجد کی توہین پر احتجاج کیلئے مسلمانوں کا جلوس
مولانا محمود الحق فاضل دیوبند اور اٹھ رضاکاروں کی گرفتاری

میرپور کے مظلوم مسلمانوں کی ہجرت
تحقیقات کیلئے مولانا حفظ الرحمن صاحب کی روانگی

فیڈریشن کی شرکت کے لئے والیان ریاست کا فیصلہ
شمولیت کی اہم شرائط

مہاراجہ کشمیر کے اعزاز میں پارٹی
جامع مسجد کے جلسہ میں مسلم شرکاء کی شدید مذمت
خواجہ حسن نظامی اور واحدی صاحب کی طرف سے برأت کا اعلان

مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کو سزا
اعلان نمبر ۱ و ۲ کو طبع کرانے کا الزام

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے مقدمہ کی سماعت
مزید گواہان استغاثہ کی پیشی اور مولانا کا تحریری بیان

وفاق ہند میں شمولیت کیلئے والیان ریاست کا فیصلہ
نشستیں تقسیم کرنے کیلئے حکومت سے مداخلت کی درخواست

حوالات سے دو قیدیوں کا فرار
دہلی پولیس میں ہلچل

مولانا ابوالقاسم محمد حفظ الرحمن صاحب کو صدمہ

حوالات کے مفرور ملزم کی گرفتاری
دو سپاہیوں کا تعطل

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا
دہلی جیل سے لاہور کو تبادلہ

ریوالوروں کی برآمدگی کے مقدمہ کا فیصلہ
دو ملزموں کو پانچ اور سات سال کی سزا

مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کے نام
مظلومین میرپور کے متعلق ایک اہم خط

آپ کی خیریت کا طالب۔ محمد اکبر خاں

کہیں ہندوستان آئرلینڈ کی تقلید اختیار نہ کر لے!
آئرلینڈ کے کابینہ میں اختلافات رونما ہو گئے
ڈی ویلرا کو اوٹاوہ کانفرنس کی نمائندگی سے محروم کر دیا جائے گا

لاہور میں لوتھیں کمیٹی کے خلاف مظاہرے
حق رائے دہی کمیٹی کے ممبروں کو موٹر سے اتر جانے کا حکم
ممبروں کی تذلیل کے بعد حکومت پنجاب کی معافی

لوتھین کمیٹی کے ہندوستانی ممبروں کا "احترام"

حکومت نے معافی مانگ لی

بمبئی میں دو ہزار گرفتاریاں
گاندھی جی اور بھگت سنگھ کی تصویر والے سودیشی نوٹ

پانچ سپاہیوں کے خلاف مقدمہ
خواتین رضاکاروں سے بدسلوکی کا نتیجہ

حکومت ہند کی انتظامی کارگذاریاں
تمام ہندوستان میں دارو گیر کا سلسلہ
نوٹسوں کی تعمیل اور گولیوں کے فائر

چھ مسلمانوں کو بمبئی سے نکل جانے کا حکم

مالیانہ وصول کنندہ قتل کر دیا گیا
دو سپاہی مجروح۔ دس اشخاص گرفتار

بمبئی میں مقبرہ کا ہندو مسلم نزاع ختم ہو گیا

الہ آباد اور مدراس میں یوم احترام مساجد
جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کی تعمیل

فوجی شعبوں میں ہندوستانیوں کے تقرر کی سفارش
فوجی سب کمیٹی کی رپورٹ

کھلنا میں ہندو مسلم فساد
پولیس کی گولیوں سے کئی اشخاص ہلاک

جاپان اپنی افواج کو واپس کرنے کیلئے تیار نہیں
چین اور جاپان میں دوبارہ جنگ کا اندیشہ

چین اور جاپان کی زبردست جنگ
جاپان نے ایک شہر پر قبضہ کر لیا

لندن میں آئرلینڈ کے رویہ کی تائید

بنگال میں صوبجاتی آزادی کا مطالبہ
مسٹر فضل الحق ممبر کونسل کا بیان

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

ایک مسلم خاتون کا دردناک قتل

مولوی مہر الدین صاحب کی گرفتاری

بمبئی میں ۱۴۴ کا نفاذ

امرتسر بم کیس کا فیصلہ
دو مسلمانوں کو قید سخت کی سزا

ناظم جمعیۃ علمائے ترہت کی گرفتاری

چار بم برآمد ہوئے

اسمبلی میں نظربندان بنگال کا بل منظور ہو گیا

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

معاون

محمد عثمان فارقلیط

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ

ششماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم شنبہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۶

معاصرین کے افکار و آراء

سرحد میں عیسائیت کی تبلیغ (نوجوان افغان)

[illegible]

خود اپنے منہ سے اعتراف جرم (سیاست)

[illegible]

مادر وطن سے غداری (الجمعیۃ)

[illegible]

فرقہ وارانہ مسئلہ طے نہیں ہوا (حقیقت)

[illegible]

کانفرنس کی فطرت (مدینہ)

[illegible]

پیرس کی راتیں (سچ)

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ماسکو میں ملکہ کیتھرائن اور قیصر کے مرصع تاج

[illegible]

پاپائے روم کو عجیب و غریب تحفوں کی پیشکش

[illegible]

یورپ کی مختلف اقوام کا دماغی توازن

[illegible]

صحرائے عراق میں نمرود کے محل کا انکشاف

[illegible]

ایک دن میں تمام دنیا کا سفر

[illegible]

امریکہ میں سینما کی کثرت

[illegible]

پانچ ہزار سال کا پرانا درخت

[illegible]

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری رشیدی یزدی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چار مغز۔ آلو بخارا۔ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مذکورہ چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بھروسے کی چیز ہے جس کا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ بلا قید عمر و مذہب استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے۔ چہرہ کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ تیر طحال و جگر بڑھ جانے کو بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ شربت بغیر پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہئے۔ قیمت فی شیشی عمر مکمل فہرست مفت۔

پتہ: منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی — گلستان

کا شگفتہ اردو ترجمہ نثر کا نثر میں اور نظم کا نظم میں ملاحظہ فرمائیں۔ جو مولانا خلیل الرحمن صاحب سابق ایڈیٹر الخلیل بجنور کی سحر طرازی کا بہترین نمونہ ہے۔ کاغذ دلفریب اور سائز نہایت موزوں۔ سررشتہ تعلیم کی کتابوں کے طرز پر کتاب مجلد ہے۔ طباعت کتابت دیدہ زیب۔

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ نے اس ترجمہ کو بہت پسند فرمایا ہے اور پرزور الفاظ میں اس کے مطالعہ کی سفارش کی ہے۔

قیمت ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

منیجر حافظ بک ڈپو شیرانوالا گیٹ لاہور

کام کی بات

دہرہ دون کا باسمتی چاول خوش ذائقہ اور خوشبودار ہونے کی وجہ سے ہندوستان بھر میں مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ یہ چاول جس کثرت سے دہرہ دون میں پیدا ہوتا ہے اسی کثرت سے فروخت ہوتا ہے۔ ضرور چند اصحاب ایک دفعہ منگا کر ہمیشہ طلب کریں گے۔ ایک روپیہ میں دو سیر بطور نمونہ منگا کر اطمینان فرمائیے۔ ہر شہر میں لائق اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

منیجر ڈون ویلی رائس اسٹور ڈاکسرائے روڈ دہرہ دون

کیسٹوفین — بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا آزمائیں۔ ہمیشہ کے لئے چھٹکارا نہ ہو تو دام واپس فی دوا ... پتہ: جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سمری دربھنگہ

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی کا خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے۔ مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے۔ ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین۔ ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے۔ ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ایک بھی تیار نہیں ہوا۔ بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ — قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں۔ اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے۔ اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ کتاب کا سائز اور ضخامت ۴۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مد ظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں نیز اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد۔ مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عا علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ہے قسم دوم حنا شدہ عا علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ مجلد چرم

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:-

(۱) زید جو علی و انگریزی دان مولوی ہے باوجودیکہ گانا میں چندہ دیکر شرکت دیگا نا بہلات بے پروائی سے کرتا ہے اور دوستوں اور عزیزوں کو ترغیب دیتا ہے یعنی الفاظ دیتا ہے کہ گانا سننے سے وہ گناہ نہیں ہوتا جو جھوٹ بولنے سے ہوتا ہے اور عین گانا کے وقت طرب و خوشی میں کہتا ہے کہ کون کہتا ہے کہ یہ گانا ہے، یہ تو وعظ ہے حالانکہ وہ گانا مع باجا و ناچ و چھوکرا کے ہے جو سنتی (جاترا ہے) اور کہتا ہے کہ جو مولوی کہتا ہے کہ یہ گانا سننے سے بی بی طلاق ہوتی ہے اس سے مناظرہ کریں گے اور اس کا بی بی کو ہم لیں گے۔ تو از روئے شرع شریف کے اس پر کیا حکم ہے؟

(۲) جناب مولانا شاہ اسحٰق صاحب دہلوی اپنی کتاب مسائل اربعین میں جو عبارت صاحب فتویٰ حمادیہ سے اور وہ نوادر البرہان سے اور وہ مبسوط سے نقل کیا ہے وہ عبارت مفتٰی بہ ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ اگر ہے تو ثبوت کیا ہے۔ بعض مولوی کہتا ہے کہ یہ غیر مفتٰی بہ قول ہے کیونکہ مسئلہ عقائد کے خلاف ہے تو یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے اور ...

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲ رذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ہجری

انڈین نیشنل کانگریس کا سینتالیسواں اجلاس

انعقاد اجلاس کی ضرورت

اطلاع ملی ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا سینتالیسواں اجلاس بجائے پوری کے دہلی میں منعقد ہونے والا ہے اور چونکہ اس اجلاس کے صدر منتخب بابو راجندر پرشاد اس وقت جیل میں ہیں اس لئے مسٹر سروجنی نائیڈو نے اپنے اختیارات خصوصی کے ماتحت پنڈت ...

میں کانگریس کا سالانہ اجلاس منعقد کرنا گویا کانگریس کو ان اعتدال پسندوں کے ہاتھوں میں دینا ہے جو ابھی تحریکوں سے باہر ہیں اور جو کانگریس کا اجلاس منعقد ہونے کی صورت میں اس پر چھا جائیں گے اور اپنی خواہش کے مطابق اس سے فیصلے کرالیں گے ...

[illegible]

جنگ سے فرار

[illegible]

جنگ پر آمادگی

[illegible]

حکومت کا فیصلہ

[illegible]

سلطنت برطانیہ کا انتشار

[illegible]

مدعی سست گواہ چست

[illegible]

آئرلینڈ میں مسٹر ڈی ویلرا کی حکومت

سلطنت برطانیہ سے آئرش قوم کی علیحدگی کے امکانات

حلف وفاداری اور خراج کی ادائیگی کے مسائل

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

آئرلینڈ کی پارلیمنٹ کے صدر کی حیثیت سے مسٹر ڈی ویلرا کے انتخاب کے بعد عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اپنے ملک کے اقتصادی مفاد اور اپنی حکومت کے قیام و استحکام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسٹر ڈی ویلرا اپنے اعلانات کو حرف بحرف پورا کرنے پر زور نہیں دیں گے اور انگلستان کے ساتھ ان دوستانہ تعلقات کو قائم رکھنے کی سعی کریں گے۔ جن کا انقطاع آئرلینڈ کے لئے نہایت مضر نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ آئرش تجارت ...

بغرض حصول رائے پیش کرنا جو لازمی قرار دی گئی ہیں اور جن میں رائل آئرش کانسٹبلوں کی پنشن بھی شامل ہے۔

(۴) قوم کو جن مصنوعات کی ضرورت ہے ان کو پورا کرنے کے لئے ملکی صنعتوں کے قیام کا انتظام کرنا۔

(۵) آئرلینڈ کے کسانوں کیلئے آئرلینڈ کے بازاروں کو محفوظ رکھنا۔

[illegible]

آئرلینڈ کیلئے خطرہ

[illegible]

توقعات کے خلاف

[illegible]

گذشتہ حکومت کی شکست

[illegible]

انقطاع کا حق

[illegible]

شکست کے اسباب

[illegible]

سالانہ خراج سے انکار

[illegible]

نئی ویلرا کا پروگرام

[illegible]

باغیوں کی رہائی

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حجاز مقدس قحط اور وبا سے محفوظ ہے

بے بنیاد خبروں کی سرکاری تردید

مصر اور عراق کے اخبارات آئے دن حکومت حجاز کے متعلق بے سر و پا خبریں شائع کرتے رہتے ہیں اور رپورٹر ایجنسی بھی ایسی خبریں شائع کرتی رہتی ہے جس سے حجاز کی شہرت کو نقصان پہنچے۔ ...

آج کل یہ خبر اڑائی جا رہی ہے کہ حجاز مقدس میں زبردست قحط پڑ رہا ہے اور کہ سلطان ابن سعود کی مالی حالت سخت خراب ہو رہی ہے ...

[illegible]

مکہ مکرمہ میں باران رحمت کا نزول

حرم شریف کے صحن میں ڈیڑھ فٹ پانی چڑھ گیا

[illegible]

جدہ میں حجاج کے جہازوں کی آمد و رفت

[illegible]

عراقی فوج سے انگریز افسروں کی علیحدگی

[illegible]

مصری حکومت فرانس سے قرضہ لے رہی ہے

قرض کے معاوضہ میں ضمانتوں کا مطالبہ

مستشرقین فرنگ کی جوع الارضی کے فلسفہ سے جو لوگ واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کسی مشرقی ملک پر قبضہ کرنے کیلئے سب سے سہل اور آسان طریقہ یہ ہے ...

[illegible]

حکومت حجاز اور انگلستان کا قرضہ

وکالت حجازی کی طرف سے تردید

[illegible]

فلسطین میں یہودی نمائش کا بائیکاٹ

یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرنے کی ترکیبیں

[illegible]

فلسطین میں نوجوان عربوں کی کانفرنس

ملکی صنعت کیلئے زبردست سعی

[illegible]

ساحل حجاز پر ایک عظیم الشان مچھلی

[illegible]

حجاز میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

[illegible]

سابق خدیو مصر اور تخت فلسطین

[illegible]

شرق اردن کو آٹھ ہزار گنی کا قرضہ

[illegible]

کیا مولانا شوکت علی کو ہندوستان کا امیر شریعت منتخب کیا جائیگا؟

اجمیر کی خلافت کانفرنس کا مقصد وحید

(از نامہ نگار بمبئی)

جمعیۃ علماء ہند کے دوسرے ڈکٹیٹر مولانا بشیر احمد صاحب کی گرفتاری

شب کے دو بجے دفتر جمعیۃ پر پولیس کا چھاپہ

میرٹھ کی نوچندی کا شاندار افتتاح

سید مرتضیٰ بہادر اور مولانا حفظ الرحمن صاحب کی شرکت

مولانا بشیر احمد اور سید مرتضیٰ بہادر کی تقریریں

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت کا اعلان

لارڈ لوتھین سے مشورہ لیا جائیگا

برما کی علیحدگی کے مسئلہ پر بحث

مجلس اقوام کی طرف سے ثالثی بورڈ کا تقرر

پولیس کو کانگریس بلیٹین کا پتہ لگ گیا

بڑودہ میں سائیکلوسٹائل کی برآمدگی

پانچ مسلح نوجوان بنگالیوں کی گرفتاری

تمام رات فوج اور پولیس کا پہرہ

فرقہ وارانہ مطالبات کو طول نہ دو

ہندوستانیوں کو لارڈ لوتھین کا مشورہ

پٹنہ جیل میں سیاسی قیدیوں کا ہنگامہ

پھاٹک پر قبضہ اور پولیس کا لاٹھی چارج

مولانا شوکت علی مسقط کیوں جا رہے ہیں

ایک بنگالی نوجوان اور پولیس افسر میں مقابلہ

پستول سے پولیس افسر اور اسکا سائیس ہلاک

بنگالی نوجوان نے بھی خودکشی کر لی

نشستوں کی تخصیص اور کونسل کے دوسرے ایوان کی مخالفت

بنگال مسلم لیگ کی قراردادیں

معاون مدیر الجمعیۃ کے سامان کی تلاشی

مولانا سید محمد شفیع سرفتر جمعیۃ علماء ہند کے سامان کی تلاشی

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کی سماعت

ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کی لندن سے واپسی

ماہر امراض چشم

دارالحکومت

دہلی میں ڈکٹیٹر اور رضاکاروں کی گرفتاری

بدیشی پارچہ کی دو دکانوں پر پکٹنگ

ایک مشہور قومی شاعر کا انتقال

دہلی میں انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کی تیاریاں

کیا حکومت اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دیدیگی؟

پنڈت مالویہ صدر منتخب ہوگئے۔ پنڈال کیلئے حکومت سے گفت و شنید

(از نامہ نگار)

علاقہ ڈیرہ صوبہ سرحد میں شورش کا خاتمہ

کوئٹہ کے ایک گاؤں پر قبائل کا حملہ۔ فوجی گھوڑے ہلاک

ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ہزارہ میں کالے قانون کا عارضی التواء

حکومت نے کانگریس کا اجلاس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی

جزائر فلپائن کو آٹھ سال میں آزادی دینے کا فیصلہ

ریاستہائے متحدہ امریکہ نے مسودہ قانون پاس کر لیا

حلف وفاداری کی تنسیخ

ڈی ولیرا کی وزارت کا متفقہ فیصلہ

بیت المقدس میں ایک یہودی اور ایک عرب کا قتل

یہودی اور عربوں میں تصادم کا امکان

برما میں باغیوں کے ہنگامے

فوج اور باغیوں میں زبردست لڑائی

صوبجات متحدہ اور سرحد میں بالکل "خیریت" ہے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

صحرائے عراق میں ایک ہوا باز کی ہلاکت

قبیلے نے گولیوں سے دو شخصوں کو ہلاک کر دیا

سندھ کو علیحدہ صوبہ بنانے پر غور

کانفرنس کے ارکان کی نامزدگی!!

جہلم میں سرخ پوشوں کی تلاشی

چھ سرخ پوشوں کو دو دو سال قید سخت کی سزا

تمام ہندوستان میں یوم احترام مساجد

جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کی زبردست تعمیل

مسجد کوچہ رائمان کی بے حرمتی کے خلاف شدید احتجاج

لکھنؤ میں ایک مکان پر پولیس کا حملہ

دونوں طرف سے گولیوں کے فائر

بندرگاہ کے مزدوروں کی ہڑتال کا خاتمہ

حقوق کی جنگ میں مزدوروں کی فتح

کانگریسی کارکنوں کا جرمانہ دوسروں سے وصول کیا گیا

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ بے انصافی

یوپی میں سزا یافتگان کی تعداد

جمعیۃ علماء مراد آباد منتشر کر دی گئی

تمام صوبہ سرحد میں یوم شریعت منایا جائے
جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا اہم اعلان

دین حنیف کے دیوانو! اور شمع رسالت کے پروانو! اٹھو اور اپنے مقدس مذہب کی خبر لو جس کو ہر طرف سے طاغوتی عساکر نے گھیر رکھا ہے۔ اور نہ صرف دشمنان اسلام ہی اس کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش میں ہیں بلکہ خود مدعیان اسلام بھی اس کے اکثر احکام سے بغاوت کر رہے ہیں قرآن کریم جو مسلمانوں کے لئے مکمل قانون بن کر نازل ہوا تھا۔ آہ! آج اس کی حیثیت صرف تلاوت کرنے اور قسم کھانے کی رہ گئی ہے۔ اس کے اکثر احکام معطل ہیں اور ان کی جگہ ملکی رسم و رواج اور رد قانون نے لی ہے۔ شعائر دین کی کھلے بندوں توہین و تضحیک کی جاتی ہے اور سنن نبویہ کا اعلانیہ تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مذہبی ادارے کس مپرسی کی حالت میں ہیں مساجد ویران ہیں ائمہ مساجد کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ دینی مدارس کا فقدان ہے۔ اوقات عدم تحفظ سے تغلب میں آ گئے ہیں۔ ہمارے بچوں کے لئے ابتدائی مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں رمضان شریف جمعہ، عیدین، محرم وغیرہ مقدس تقریبات کا کوئی شرعی نظام نہیں۔ طلاق نکاح خلع۔ تفریق۔ میراث۔ وقف۔ ہبہ۔ وصیت وغیرہ سینکڑوں مذہبی تنازعات عدالتوں میں یا غیر شرعی طریق سے فیصل ہوتے ہیں یا شریعت اسلامی سے ناواقفیت کی بنا پر ان میں شدید غلطیاں واقع ہوتی ہیں۔ مزید برآں بعض صورتوں میں شرعاً غیر مسلم عدالت کا فیصلہ ناجائز اور ناقابل قبول ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد نے اپنے اجلاس خصوصی منعقدہ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۲ء میں حکومت سے صوبہ سرحد کے لئے (جو خالص اسلامی صوبہ ہے) موجودہ اصلاحات کے ساتھ ساتھ اجراء شریعت اور قیام محاکم شرعیہ کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ مسلمان اس شریعت کے پابند ہوں اور شعائر دین کی حفاظت بخوبی ہو سکے۔ ہر تحصیل و ضلع میں قاضی مقرر کئے جائیں اور ماتحت فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت کے لئے مرکز میں "صدر شریعت" کا عہدہ قائم کیا جائے۔

جمعیت نے مطالبہ کیا ہے کہ صوبہ ہذا کے مجوزہ کونسل میں علماء کی نمائندگی ضروری ہے تاکہ کوئی قانون خلاف شریعت وضع نہ ہو سکے۔ اور مطالبات مذکورہ میں کونسل کی حمایت حاصل کر سکے۔ چونکہ اپریل کے وسط میں مجوزہ کونسل واضع قوانین کا پہلا اجلاس ہوگا۔ پس نہایت ضروری ہے کہ تمام سرحد میں ۱۵ر اپریل کے بعد جمعہ حسب ذیل طریق سے "یوم شریعت" منایا جائے۔

(۱) جلسے۔ جلوس اور مظاہرے کئے جائیں اور مطالبہ جمعیۃ العلماء کی تائید کی تجویزیں پاس کر کے حکومت پر واضح کر دیں کہ ہم آئندہ مذہبی امور میں کسی غیر شرعی عدالت کے فیصلوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایسے امور میں شریعت اسلامی کے سوا کسی اور آئین کی پابندی کے لئے تیار ہیں۔ تجویزوں کی نقلیں چیف کمشنر اور دفتر جمعیۃ العلماء پشاور میں بھیجدیں۔

(۲) ہر جگہ شریعت العلماء کے ماتحت شریعت کمیٹی بنائی جائے جس میں عام طور پر لوگوں کو شامل کیا جائے۔ اور کارکن لوگوں کو بطور رضاکار بھرتی کئے جائیں شریعت کمیٹی کی ہیئت ترکیبی کا اختیار مقامی جمعیت کو ہوگا۔

(۳) چونکہ کوئی کام بغیر سرمایہ کے نہیں چل سکتا۔ اس لئے چندہ بھی جمع کیا جائے۔ جس میں سے نصف مقامی جمعیت العلماء کے پاس رہے۔ اور نصف مرکزی جمعیۃ العلماء پشاور میں بھیجا جائے۔ جو شریعت فنڈ میں رکھا جائیگا۔ اور اجراء شریعت کے مصارف میں صرف ہوگا۔

(۴) لوگوں پر واضح کر دیا جائے کہ وہ صرف اس امیدوار کونسل کو ووٹ دیں۔ جو لائق ہونے کے علاوہ مقامی جمعیت العلماء سے تسلی بخش وعدہ کر چکا ہو کہ کونسل میں جانے کے بعد حمایت شریعت میں ہر ممکن کوشش کریگا۔

داعی محمد عبد الحق ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد

امام صاحب جامع مسجد کا اعلان
جلسوں کے امتناع کا کوئی نوٹس نہیں دیا گیا

ضروری تصدیق یہ ہے کہ زبان زد خلائق عامہ یہ افواہ ہے کہ میں نے نوٹس امتناعی انعقاد جلسہ اندرون جامع مسجد دہلی مجلس احرار و جمعیت العلماء وغیرہ کو دیا ہے اور یہ خبر اخبارات میں بھی درج ہو گئی ہے۔ لہذا عرض ہے کہ میں نے کوئی نوٹس نہیں دیا۔ یہ خبر بالکل سرتاپا غلط ہے براہ مہربانی یہ تردید اپنے اخبار گوہربار میں درج فرما کر مشکور فرمائیے۔

جناب کا مخلص

سید احمد امام جامع مسجد دہلی

نئی دہلی میونسپل کمیٹی
ضرورت ہے

یونانی ڈسپنسری نئی دہلی کے لئے ایک تجربہ کار اور سند یافتہ طبیب کی جسے اپنے فن میں مہارت تامہ ہونی چاہئے۔ امیدواروں کو حکومت پنجاب کے اعلان نمبر ۲۱۱ مجریہ ۲۸ر اگست ۱۹۲۳ء اور اعلان نمبر ۲۷۵۲۷ مجریہ ۶ر دسمبر ۱۹۲۸ء کی تمام شرائط و مقتضیات پر پورا اترنا چاہئے تمام درخواستیں دہلی کے پتہ پر ۱۵ر اپریل ۱۹۳۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

پتہ۔ ای ٹھاکر داس آر ایس پی سی سکرٹری نیو دہلی میونسپل کمیٹی

انسانی کمزوری کا مجرب علاج

انسانی قوائے جسمانیہ فطرت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں بعض حالات غلط رجحانات کے باعث ان میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے منجملہ ان کے عضو مخصوص بھی ان آفات اور غلط کاریوں کی زد میں آکر اپنے اصلی کام سے رک جاتا ہے۔ نسخہ مجرب طور پر اس کے عمل کو جاری رکھنے کے لئے۔

طلاء اکسیر

بے حد مفید اور بلا مضرت منفعت بخش ثابت ہوا ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہے للعہ (دفوٹ) پرچہ ترکیب استعمال ساتھ ہوگا۔ بشرط تصدیق ذریعہ محصولڈاک بکرایہ مفت دیا جاتا ہے۔

منیجر واخانہ الٰہی وسمہ ڈاکخانہ جلال پور ضلع بریلی (یوپی)

الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کام کی بات

مہرہ دون کا باسمتی چاول خوش ذائقہ اور خوشبودار ہونے کی وجہ سے ہندوستان بھر میں مشہور و مقبول ہو چکا ہے یہ چاول جس کثرت سے دہرہ دون میں پیدا ہوتا ہے اسی کثرت سے فروخت ہوتا ہے۔ ضرور پسند اصحاب ایک دفعہ منگا کر ہمیشہ طلب کریں گے۔ ایک روپیہ میں دو سیر بطور نمونہ منگا کر اطمینان فرمائیے۔ ہر شہر میں لائق اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

منیجر دون ویلی رائس اسٹور وائسرائے روڈ دہرہ دون

مقویات سرتاج عالم

آتشک نگرہ گولیاں قبض اور بد ہضمی خون اور منی کی خرابیاں کی جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت کا مشاستر بالکل مفت طلب فرمادیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

گلدستہ قاسمی مفت

ہزاروں علمی۔ اخلاقی۔ ادبی۔ تاریخی کتب کا مرقع معہ قواعد ڈاک ریلوے واحکام سفر و رفیق سفر و آداب سفر وغیرہ جو آپ کے سفر و حضر میں رفیق حیات و مونس زندگی کا کام دیگا ایک کارڈ لکھ کر مفت منگائیے

مہتمم کتب خانہ قاسمی۔ دیوبند

(نوٹ) کتب خانہ قاسمی سے تمام کتابیں درسی و غیر درسی نہایت ارزاں بکفایت روانہ ہوتی ہیں۔

مہاتما گاندھی کی سوانح عمری مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کی جائے گی جو ۱۰ر اپریل ۱۹۳۲ء تک رسالہ پیشوا کی سالانہ قیمت ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر منیجر رسالہ پیشوا دہلی کو بھیج دیں گے مہاتما گاندھی کی سوانح عمری باتصویر ہے اور آٹھ آنے قیمت ہے پیشوا کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہے اور بڑی تقطیع کے چھتیس صفحے ضخامت ہے۔ ہر پرچہ مذہب اسلام کی انسائیکلوپیڈیا ہوتا ہے۔ نمونہ مفت۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

بال جڑ سے کالا

کالا ہے کو دوبارہ واپس۔ بال کالا اسٹور ...

مصر کے حجاز شام اور ہند کے علماء کی حیرت انگیز تعلیمی ایجاد
ایک مہینہ میں عربی آجائے گی

اس حیرت انگیز ایجاد کی بدولت ہر وہ شخص جو معمولی اردو جانتا ہے ایک مہینہ کے اندر عربی طلباء کا مقابلہ کر سکتا ہے جو دس سال سے تعلیم پا رہے ہیں ہندوستانی معلمین ...

اتالیق عربی

...

حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب کوچہ چیلان دہلی

قلمی نایاب کتابیں

مسلمانوں کے تمام علمی ذخیرے نیست و نابود ہوتے جا رہے ہیں اور اسلامی علوم اور اسلامی کتابیں رفتہ رفتہ ضائع ہو رہی ہیں کون مسلمان ہے کہ اپنی اس تباہی و بربادی پر افسوس نہ کرتا ہو لیکن محض افسوس کافی نہیں ان کتابوں کی حفاظت کے لئے کوشش بھی ضروری ہے ہم نے ان قلمی نایاب کتابوں کو محفوظ کرنے اور عالم میں شائع کرنے کے لئے ایک رسالہ "الاحیاء" کے نام سے جاری کیا ہے۔ جس میں ہر قسم کی عربی فارسی کی نادر و نایاب کتابیں ماہ بماہ مسلسل شائع ہونگی۔ یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا جس کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ (صہ) ہوگا جو اس کی خوبیوں اور ضخامت کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔

آپ بھی اگر مسلمان ہیں اور اسلامی درد آپ کے دل میں ہے تو فوراً اس رسالہ کو اپنے نام جاری کرائیں اور اپنے احباب کو بھی اس کا خریدار بنادیں۔ اگر آپ خود عربی فارسی پڑھے ہوئے نہیں تو کسی عربی مدرسے کے نام اس رسالہ کو جاری کر کے اجر عظیم حاصل کریں اور خدا اور رسول کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

فوراً اپنی خریداری سے ہمیں مطلع فرمادیں تاکہ پہلا پرچہ بذریعہ وی۔ پی آپ کی خدمت میں ارسال کیا جاوے فی الحال جو کتابیں رسالہ میں شائع کی جائیں گی۔ وہ یہ ہیں:۔

(۱) طیبی شرح مشکوٰۃ شریف مصنفہ علامہ حسین بن عبد اللہ طیبی قدس سرہ
(۲) لمعات شرح مشکوٰۃ شریف مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی قدس سرہ
(۳) شرح مسلم شریف مصنفہ امام حدیث قاضی عیاض قدس سرہ
(۴) شرح بانت سعاد مصنفہ علامہ ملا علی قاری قدس سرہ
(۵) شرح بانت سعاد مصنفہ حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب قدس سرہ
(۶) خصائص کبریٰ مصنفہ حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب قدس سرہ

نیز حضرت اقدس مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ کی بخاری شریف و ترمذی شریف و ابو داؤد شریف کی تقریریں انشاء اللہ اس کے بعد شائع کی جائیں گی۔

(نوٹ) یہ سب کتابیں نایاب اور غیر مطبوعہ ہیں جن میں سے تھوڑا تھوڑا مضمون ہر مہینہ شائع کیا جائے گا جس سے انشاء اللہ بہت جلد یہ کتابیں پوری طرح طبع ہو جائیں گی۔

خط و کتابت کا پتہ

محمد احتشام الحسن (مولوی فاضل)

کتب خانہ فیضی بستی حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

موسم بہار کیلئے حلال شراب
برف ڈال کر پینے کی چیز

خلیفہ ہارون رشید عباسی کے لئے بڑے بڑے حکیموں نے ایک شربت تیار کیا تھا جس کا نام "نبیذ" تھا طبی کمپنی دہلی نے اسی نسخہ کو تیار کیا ہے جس میں حسب ذیل اجزاء ہیں
سونے کا کشتہ۔ فاسفورس۔ عرق فولاد۔ عرق انار
بہی۔ انگور۔ پالک۔ مشک۔ عنبر

اس شربت کا نام نبیذ ہے۔ کھانے کا بڑا چمچہ بھر کر ڈیڑھ گلاس پانی میں ملائیے اور برف ڈال کر پیجئے۔ اس سے دل کو۔ دماغ کو اور جسم کے اعصاب کو خصوصاً مردمی کی قوت کو ایسا عجیب فائدہ ہوگا کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔

کمزور عورتوں اور بچوں کی طاقت بڑھانے کے لئے بھی بہت ہی مفید ہے
قیمت ایک چھوٹی بوتل دو روپے (عہ)
۱۵ر اپریل ۱۹۳۲ء کے آخر تک بطور نمونہ کے ایک بوتل ایک روپے کو دی جائے گی محصول ڈاک خریدار کے ذمہ جو گیارہ آنہ ہوگا

طبی کمپنی دہلی سے منگائیے

جب حکیم اور ڈاکٹر جواب دے دیں

...

چاند سا خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا

سفید داغ پانچ دن میں غائب ہو جاتے ہیں

سات روز میں بواسیر کو شرطیہ آرام ہو جاتا ہے

دمہ ہمیشہ کیلئے جاتا رہے گا

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

جمعیۃ علمائے جیند کا دوسرا سالانہ اجلاس

مورخہ ۹ر شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ... جمعیۃ علمائے جیند کا دوسرا سالانہ جلسہ ... ہوا ...

تحریک یوم النبی اور میلاد نبی
دنیا کے ہر گوشہ سے تبریک و تہنیت کے پیغام

...

عبد المجید قریشی ٹی ضلع لاہور

اردو اکادمی جامعہ
تقریر اور مباحثہ

...

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں بچوں کی انجمن
بچوں کا عظیم الشان جلسہ

ذی قعدہ بروز جمعرات آج شب کو جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے بچوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جلسہ کے صدر رفیق محمد از سرکشمیری ابن حضرت مولانا الحاج سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ منتخب ہوئے محترم صدر نے مختصر لیکن جامع تقریر کی اور تمام لڑکوں کو بتلایا کہ آج ہم یہاں کیوں اور کس وجہ سے جمع ہوئے ہیں پھر اپنے وہ ریزولیوشن پڑھ کر سنایا جس میں بچوں کی انجمن قائم کرنے کی تجویز تھی تمام بچوں نے ایک زبان ہو کر کہا کہ اگر ایسا ہو جائے تو بہت ٹھیک ہوگا آپ نے انجمن کے مقاصد سے بھی بچوں کو آگاہ کیا جو بغرض آگاہی عوام مسلمین درج کیا جاتا ہے۔

(۱) بچوں کی اصلاح کرنا (۲) نماز اور روزہ کا پابند بنانا (۳) ادب اور تہذیب سکھانا (۴) تمام لڑکوں کو آپس میں متفق بنانا۔

اس کے بعد تمام عہدہ داران کا انتخاب ہوا جو حسب ذیل ہے۔

محمد یونس ابن مولوی محمد یوسف صاحب مدرس دوم مدرسہ اہیات حیدر آباد بعمر ۱۵ سال صدر

تمام عہدہ داران کی عمریں درج کی جاتی ہے۔ صدر بعمر ۱۵ سال نائب صدر بعمر ۱۰ سال سکرٹری بعمر ۱۱ سال نائب سکرٹری بعمر ۱۰ سال

از طرف نائب سکرٹری انجمن اصلاح الاطفال

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

سلطنت برطانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا اندیشہ
برطانیہ کو مسٹر بالڈون کی تنبیہ

لندن ۲ر اپریل ... مسٹر بالڈون نے اہل برطانیہ کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اوٹاوہ کانفرنس فیل ہو گئی تو آئندہ نصف صدی میں حالات ایسے پیدا ہو جائیں گے کہ ان سے سلطنت برطانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا لازمی ہو جائے گا۔ مسٹر بالڈون نے اعلان کیا کہ شاہی مالی تعلقات کے اعتبار سے سلطنت برطانیہ کے سامنے دو راستے موجود ہیں۔ یا تو وہ مستحکم اقتصادی اتحاد کا راستہ اختیار کرے یا کسی دوسرے راستہ کو تلاش کرے برطانیہ اوٹاوہ کانفرنس میں اس غرض سے شرکت کر رہا ہے کہ اقتصادی اتحاد کو مستحکم بنانے میں امداد کرے برطانیہ کی قسمت کا دار و مدار اقتصادی اتحاد پر ہے اگر اتحاد قائم نہ ہوا تو برطانیہ یورپ کی امداد پر بھروسہ کرنے کے لئے مجبور ہو جائے گا۔

گورنمنٹ ملازم کیلئے بیوہ کی ضرورت

ایک شریف خاں ۴۵ سالہ مسلمان کے لئے جس کے کوئی لڑکا لڑکی بہن بھائی نہیں ہے اور جو سرکاری ملازم ہیں تنخواہ ۔/۳۰ روپیہ ماہوار اور فرسٹ کلاس طرح اچھے تندرست مسلمان بیوہ خواہ کسی ذات سے ہو ضرورت ہے۔ خط و کتابت یا ملاقات کا پتہ۔

رفیع اللہ خاں قائمقام دفتری اے جی سی آر بی دہلی سے کریں

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

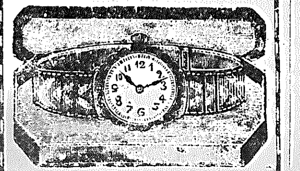

مفت صرف چند روز کے لئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت

شاہی سرمہ جس کے استعمال سے آنکھ کے ہر قسم کے امراض دور ہو جاتے ہیں اچھی آنکھ والوں کو تھوڑے عرصہ لگانے ہی سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ایک شیشی ایک روپیہ (عہ) ڈاک خرچ سات آنہ (۷) چند روز کے لئے ایک شیشی کے ہی خریدار کو فینسی ڈی رسٹ واچ سنہری معہ براسلیٹ یعنی سنہری چین کے ساتھ میں خوبصورت بکس کے مفت دی جائے گی۔ اس مال میں تین ڈیزائن ہیں، گول، چوکور، آٹھ پہلو ہر ایک گھڑی کی مضبوطی کی گارنٹی پانچ سال ہے مال ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔

ملنے کا پتہ

ایشیا رسٹ واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔ پی)

کٹ پیس پارچہ بزازی کی پر منافع تجارت

...

امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ۔ بمبئی

جنت کا نمونہ

دینی گھر بن سکتا ہے جس کے مرد اور جس کی عورتیں باہمی معاملات اور طریقہ معاشرت کو اچھی طرح جانتی ہوں اگر آپ بھی اپنی اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی ...

پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

عروس و نوشاہ	دلہنوں کی کانفرنس	اختر دلہن کی ڈائری
سجیلہ دلہن کی ڈائری	اخترالنساء بیگم	عہد شباب
مردانہ امراض		زنانہ امراض

ایم۔ اے مجید مبلیاران دہلی

حمائل شریف مترجم

...

رحمانیہ بک ڈپو مدرسہ کلاں دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ ...
ایک کالم ...

الجمعیۃ
سہ روزہ — دہلی
ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم چہار شنبہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۷

معاصرین کے افکار و آراء

ہندو مہاسبھائیوں کی ہفوات (مدینہ)

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ہندو ارکان نے غور و بحث کے لئے جو یادداشت مرتب کی ہے وہ ہندوؤں کی تنگدلی، بد دماغی، اور کم ظرفی کا ایک نہایت کریہ منظر پیش کرتی ہے ...

نوجوانان اسلام (ہمدم)

نام نہاد آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ساتھ اس کے دم چھلے آل انڈیا مسلم یوتھ کانفرنس کا اجلاس بھی لاہور میں منعقد ہوا تھا اور سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون نے اس کی صدارت کی تھی ...

حکومت اور سودیشی (ملت)

بمبئی صنعتی ذرائع و برتری کے سلسلہ میں حکومت کی روش کا خصوصی طور پر متعدد بار اور قابل اعتبار طریقوں سے اظہار ہو چکا ہے ...

"غداروں کی کانفرنس" (تنبیر)

لاہور میں ایک شاعر "مانک جمال" کے زیر صدارت و قیادت چند نے "فکر" جمع ہوئے اور سنگھانی غلامانہ ذہنیت کا مظاہرہ کرنے کیسی نے کہا کہ مسلمانوں کی موجودہ "طائفۃ الملوکی" ...

مولانا داؤدی بھی تھک گئے (حقیقت)

ہندوستانی مسئلہ کے متعلق وزیر ہند نے جو تازہ تقریر کی ہے اس کے متعلق ایک نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے مولانا شفیع داؤدی ایم ایل اے سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس نے فرمایا کہ "ہندوستان کی تمام جماعتیں برطانیہ کے وعدوں کا انتظار کرتے کرتے تھک گئی ہیں ..."

دلچسپ حقائق و معلومات

عراق کے آثار قدیمہ

فیلڈ میوزیم اور آکسفورڈ یونیورسٹی کی متحدہ مہم کے جو عراق کے آثار قدیمہ کی دریافت و تحقیق میں مصروف تھی، حال میں اپنی رپورٹ شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے چھ ہزار سال قبل اس ملک کے تمدن کی کیا حالت تھی ...

ہندوستان میں حیرت انگیز اثری تحقیقات

اب تک تاریخ اثریات میں ہندو ستان کا نام ضمنی طور پر ہی آتا تھا ...

درختوں سے جٹان کا شق ہونا

مزرعی ڈائجسٹ درسگیرگی اطلاع ہے کہ بعض درختوں میں بھی بڑے آدمیوں کی طرح ایسی باتیں کرنے کا حوصلہ ہوتا ہے جو عوام کی حیرت کا باعث ہوں ...

خود بخود کھل جانے والے دروازے

امریکہ کے ایک ہوٹل میں ایسے دروازے لگائے گئے ہیں جو کسی کے قریب جاتے ہی خود بخود کھل جاتے ہیں ...
(معارف)

گھڑی جو بغیر کوک ایک سال تک چل رہی ہے

تعمیرا ...

ایک تہ ہوجانے والی کشتی

حال میں ایک ایسی کشتی ایجاد ہوئی ہے جو تہ کر کے تھیلے میں بند کی جا سکتی ہے ...

لندن میں پرندوں کی قلت

خاص لندن میں جنگلی پرندوں کی تعداد میں کمی آگئی ہے ...

ایک زہریلی مچھلی

آسٹریلیا کے گریٹ بیریر ریف میں ایک مچھلی دریافت ہوئی ہے جس کے اندر ایسی مچھلیاں ہیں جن کا زہر ...

لندن کا سب سے پرانا بنک

لندن کے قدیم ترین بنک کا نام ہورس بنک ہے ...

ریڈیو کے ذریعہ شوہروں کی تلاش

جاپان کی نا کتخدا اور بے شوہر والی عورتوں کو اجازت ہے کہ وہ اپنی خوبصورتی اور اپنی ذاتی خوبیوں کا ریڈیو کے ذریعہ اعلان کریں اور ہونے والے شوہروں سے شادی کے متعلق مختلف قسم کی باتیں دریافت کریں۔ جاپان میں ریڈیو کے ذریعہ شوہر بھی تلاش کئے جاتے ہیں۔

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری منہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، نسوار، سرکہ انگوری، چاء سبز، اعلی چترہ، خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

ایک مہینے میں انگریزی آجائیگی

... انگریزی ... منگوایئے ...
مشہور بک ایجنسی کٹڑہ محل دہلی

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر ہے ... "نمک سلیمانی" ... دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے ... قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ ... مفت منگایئے۔
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد و عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mafg. Co. (India) Post Box 88 Karachi

سفید داغ ... کوڑھ، سفید داغ ... جڑی بوٹی کی دوا ... پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال ... دربھنگہ

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسی اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدر آبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ... اور ضخامت ۲۵۰ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کیلئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عه) علاوہ محصولڈاک
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الہی اور دوزخ کی وعید ہے ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے ... دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے ...
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلی حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلی حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلی حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعائتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ۱۲ علاوہ محصولڈاک
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اور اب زیر و زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عا علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلی سفید کاغذ حنا شدہ سے قسم دوم حنا شدہ عہ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تاریخ ہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ ...
ایک کالم ...
½ کالم ...
¼ کالم ...

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...

نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۷

معاصرین کے افکار و آراء

ہندو مہاسبھائیوں کی مفوات (مدینہ)

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ہندو ارکان نے غور و بحث کے لئے جو یادداشت مرتب کی ہے وہ ہندوؤں کی تنگدلی، بددماغی، اور کم ظرفی کی ایک نہایت کریہہ منظر پیش کرتی ہے۔ ہمیں اس کی تمام لغویتوں سے کوئی بحث نہیں۔ بلکہ چند مخصوص نکات پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ ...

... ورنہ ہم تین ماہ کے بعد "مقاطعہ" شروع کردینگے۔ بس جناب - اس اثناء میں لیگ کے بعد یہ کانفرنس "فتح" ہوگئی۔

نوجوانان اسلام (ہند)

نام نہاد آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ساتھ اس کے دم چھلے آل انڈیا مسلم یوتھ کانفرنس کا اجلاس بھی لاہور میں منعقد ہوا تھا اور سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون نے اس کی صدارت کی تھی۔ ...

حکومت اور سودیشی (ملت)

... ملازمین پولیس حکومت کی اس دانشمندانہ روش کو اپنی حمایت کا اندیشہ ناک کارروائیوں سے برباد کر رہے ہیں۔ ...

"غداروں کی کانفرنس" (تیج)

لاہور میں ایک شاعر "نازک خیال" کے زیر صدارت و قیادت، چند بے فکر جمع ہوئے اور ...

مولانا داؤدی بھی تھک گئے (حقیقت)

ہندوستانی مسئلہ کے متعلق وزیر ہند نے جو تازہ تقریر کی ہے اس کے متعلق ایک انجمن کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے مولانا شفیع داؤدی ایم ایل اے سکریٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس نے فرمایا کہ ہندوستان کی تمام جماعتیں برطانیہ کے وعدوں کا انتظار کرتے کرتے تھک گئی ہیں۔ ...

دلچسپ حقائق و معلومات

عراق کے آثار قدیمہ

فیلڈ میوزیم اور اکسفرڈ یونیورسٹی کی متحدہ مہم نے جو عراق کے آثار قدیمہ کی دریافت و تحقیق میں مصروف تھی، حال ہی میں اپنی رپورٹ شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ... برآمد کئے گئے ہیں ...

ہندوستان میں حیرت انگیز اثری تحقیقات

اب تک تاریخ آثریات میں موہنجودارو (سندھ) کا نام خاص شہرت رکھتا تھا۔ ...

درختوں سے چٹان کا شق ہونا

ریڈرز ڈائجسٹ (امریکہ) کی اطلاع ہے کہ بعض درختوں میں بھی بڑے آدمیوں کی طرح ایسی باتیں کرنے کا حوصلہ ہوتا ہے جو عموماً ناممکن خیال کی جاتی ہیں۔ ...

خود بخود کھل جانے والے دروازے

امریکہ کے ایک ہوٹل میں ایسے دروازے لگائے گئے ہیں جو کسی کے قریب جاتے ہی خود بخود کھل جاتے ہیں۔ ...

(معارف)

گھڑی جو بغیر کوک ایک سال تک چل رہی ہے

...

ایک تہ ہوجانے والی کشتی

حال میں ایک ایسی کشتی ایجاد ہوئی ہے جو تہ کرکے تھیلے میں بند کی جاتی ہے۔ ...

لندن میں پرندوں کی قلت

...

ایک زہریلی مچھلی

آسٹریلیا کے گریٹ بیریر ریف میں ایک مچھلی دریافت ہوئی ہے جس کے اندر ایسی مچھلیاں ہیں جن میں زہر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ...

لندن کا سب سے پرانا بینک

لندن کے قدیم ترین بینک کا نام ہورس بینک ہے جس کی عمر کے متعلق کوئی صحیح تعداد نہیں بتائی جاسکتی۔ ...

ریڈیو کے ذریعہ شوہروں کی تلاش

جاپان کی ناکتخدا اور بے شوہر والی عورتوں کو اجازت ہے کہ وہ اپنی خوبصورتی اور اپنی ذاتی خوبیوں کا ریڈیو کے ذریعہ اعلان کریں اور ہونے والے شوہروں سے شادی کے متعلق مختلف قسم کی باتیں دریافت کریں۔ جاپان میں ریڈیو کے ذریعہ شوہر بھی تلاش کئے جاتے ہیں۔

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں شلاً قالین - لنگی - رومال (پشاوری مشہدی - یزدی) کلاہ - پنکھے - چپلیاں - نسوار - سرکہ انگوری - چائے سبز - اصلی حریر خشک میوے - اور نایاب مفرد دوائیں - سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے - مؤخرالذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

ایک ہفتہ میں انگریزی آجائیگی

انگلش ٹیچر کے مطالعے کے بعد ایک ماہ میں خود بخود بغیر استاد کی مدد کے انگریزی سیکھ سکتے ہیں ... مشہور بک ایجنسی گلاں محل دہلی

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے ... "نمک جالینوس" ... ایک شیشی مہینوں کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار ... مجرب ادویات کی فہرست مفت منگایئے۔

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ میں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کی حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg. Co. (India) Post Box 88 Karachi

وہ بواسیر - سوزاک - کوڑھ - سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس ... پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سمری دربھنگہ

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ... ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے ... یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے ... ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ... اور ضخامت ... صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کیلئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ ... علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے ایہ ناز خوشنویسوں میں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اور اب زیر نظر ایسے باموقع میں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹیل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ ... مجلد چرم نقرہ ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹیل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹیل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ ہجری

علیحدگی سندھ کی کانفرنس

مالی مسئلہ کا حل

ب سے مسئلہ علیحدگی سندھ کا مسئلہ ہندوستان کی سیاسیات میں زیر بحث آیا ہے اور اس کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ سندھ کو ایک علیحدہ صوبہ بنا کر آئندہ دستور اساسی میں اس کی مستقل حیثیت قائم کی جائے اس وقت سے برابر ایک اور صرف ایک اعتراض مخالفین کی جانب سے کیا جاتا رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ سندھ کا جو آئندہ صوبہ معرض وجو...

دیتا رہے گا کہ سندھ کو غیر مشروط طریق پر علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔ اور اگر وہ اپنا مالی بار برداشت نہیں کر سکتا تو اسے مرکزی خزانہ سے پورا کیا جائے۔ ماہرین کی مالی کمیٹی کا جو انجام ہو چکا ہے وہی اس کا ہوگا کہ مسئلہ کو سلجھانے کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی۔

امیر الشریعت کا انتخاب

مقامی حکومت توجہ کرے

دلچسپ جنگ

حوادث و احکام

کتاب الطلاق

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے لڑکے عمر کی شادی ۱۹۲۸ء میں ایک بالغ لڑکی سے کر دی۔ چند روز میں اس لڑکی کو عمر سے ایک لڑکی پیدا ہو کر مر گئی۔ اب چند روز ہوئے کہ زید نے چند وجوہات (یعنی خانہ جنگی وغیرہ) کی بنا پر ایک کاغذ پر بخشش مہر کے متعلق مضمون لکھ کر اس لڑکی کے سامنے لے گیا اور کہا کہ آپ کے مہر کے عوض میں مجھے آپ کو ایک کھیت دینا ہے۔ لہٰذا آپ اس پر دستخط کر دیں۔ لڑکی نے بارہا اس کی وجہ تسمیہ پوچھی مگر زید نے کچھ نہ کہا، اور دستخط لینے کی ہر ممکن سعی کی۔ لڑکی نے طوعاً و کرہاً انگوٹھے کا دستخط کر دیا۔ بعد میں زید نے اس لڑکی کو اس کے والد کے یہاں نوکر کے ذریعہ روانہ کر دیا۔ ...

الجواب

استفتا

الجواب

استفتا

الجواب

استفتا

الجواب

کی ہے اور گول میز میں اور اس کے باہر اراکین کانفرنس کا رویہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے بجائے ہمیشہ نقصان پہنچاتا رہا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ کسی کا قصور کم ہے اور کسی کا زیادہ مگر قصوروار سب ہیں۔

غلط پروپگنڈا

جیسا کہ قارئین کرام کو معلوم ہے دہلی میں ارباب غرض کا ایک طبقہ ایسا موجود ہے جس کی نوعی خیانتوں کا پردہ الجمعیۃ چاک کرتا رہتا ہے اور جس کی آنکھوں میں الجمعیۃ کا وجود اس کی صاف گوئی کے باعث کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ یہ لوگ الجمعیۃ کو نقصان پہنچانے اور اسے تباہ و برباد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے اور جب موقع ہوتا ہے حکومت کے ارباب اقتدار کی خدمت میں اصالۃً و وکالۃً الجمعیۃ کی بے سروپا شکایتیں بھی پہنچاتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان شکایتوں کا اثر بحمد اللہ الجمعیۃ پر کچھ نہیں ہوتا مگر یہ لوگ اپنے حصہ کا ثواب کما کر اپنے دلوں میں خوش ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے جس کے لئے تمام قوم کو ان کا ممنون منت ہونا چاہئے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آج کل اس طبقہ نے اپنی تازہ شکایات ...

ممالک اسلامیہ کی خبریں

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

افغانستان کے اخبارات و رسائل

افغانی صحافت کی ترقی پذیر حالت

کابل، قندھار، ہرات اور مزار شریف کے جرائد کی فہرست

افغانستان آج کل تقدم اور ترقی کی منزلیں جس سرعت کے ساتھ طے کر رہا ہے اس سے اس کے متعلق کافی اندازہ ہو جاتا ہے۔ سابق شاہ امان اللہ خاں اور ان کے بعد بیدار بخت تاجدار شاہ نادر خاں نے اپنے وطن عزیز کی جیسی خدمات انجام دی ہیں ...

(۱) اصلاح ...

(۲) انیس ...

(۳) طلوع افغان ...

(۴) اتفاق اسلام ...

(۵) تجدد ...

(۶) بیدار ...

(۷) اتحاد مشرقی ...

(۸) اقتصاد ...

(۹) اردوی افغان ...

(۱۰) حی علی الفلاح ...

(۱۱) کابل ...

(۱۲) مجموعہ صحی ...

(۱۳) آئینہ عرفان ...

بلقان کے مسلمانوں میں ایک نئے فتنہ کا ظہور

جدید خلافت کے پردہ میں فرانس کا ایک نیا فریب

روم کے اخبارات میں مسئلہ خلافت کے متعلق ایک عجیب و غریب خبر شائع ہوئی ہے جس کو ترکی اخبارات نے بڑی حیرت و استعجاب سے شائع کیا ہے۔ ...

حجاز میں ایک جدید اخبار کا اجراء

حجاز میں بارش کی کثرت

غازی نادر خاں کا برقیہ شاہ ایران کے نام

طرابلس میں امن و امان ہے!

قندھار میں امساک کے بعد باران رحمت کا نزول

ترکی فوج کے مفرورین کو عام معافی

یہودی نمائش میں حکومت کی شرکت

مہاجرین میرپور کے متعلق جمعیۃ علمائے ہند کی تحقیقات

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب کا بیان

مہاجرین میرپور (ریاست کشمیر) کی تحقیق حالات اور طریق امداد معلوم کرنے کی غرض سے ۲۸ ذی قعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ کو بحیثیت نائندہ جمعیۃ علمائے ہند میری روانگی دہلی سے ہوئی۔ میرے ہمراہ مولوی محمد یوسف صاحب بہاری بھی تھے۔ ہم ۲۹ ذی قعدہ کو بارہ بجے دوپہر کو جہلم پہنچے۔ ...

اعلان کا اثر

معائنہ اور ملاقات و مشورہ

مہاجرین کی تعداد

ریلیف کمیٹی

شکایات مہاجرین

مجلس احرار کے کارکن

مہاجرین کی خواہشات

خدام خلق کا قیام

حکومت کا رویہ

مسٹر سالسبری ڈی سی جہلم کا اعلان

بیٹری امداد

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

دو دو ہزار کی دو ضمانتیں یا ایک سال قید محض کی سزا

دہلی ۱۱ اپریل۔ حضرت مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا جو مقدمہ تین ماہ سے دفعہ ۱۰۸ کے ماتحت مختلف تقریروں کی بنا پر مسٹر اسرار احمد بعدہ سردار عبد الصمد خاں مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت تھا کل شام کو ڈسٹرکٹ جیل میں اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ کل سردار عبد الصمد خاں چار بجے ڈسٹرکٹ جیل پہونچے اور مولانا موصوف کو مخاطب کرتے ہوئے آپ سے دو دو ہزار کی دو ضمانتیں طلب کیں مولانا نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا جس پر مجسٹریٹ مذکور نے آپ کو ایک سال قید محض کی سزا دیدی۔ گذشتہ سزایابی پر مولانا موصوف کو اے کلاس دی گئی تھی مگر اس دفعہ آپ کو بی کلاس دی گئی ہے۔

اوٹاوہ کانفرنس میں حکومت ہند کی پالیسی کا سوال

ہندوستانی اور برطانی مال کو کہاں کہاں ترجیح دیجائیگی؟

لنکاشائر سے آنیوالے مال کے محصول میں کمی

بمبئی ۹ اپریل۔ فری پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرچنٹ چیمبر کے دوران قیام میں یہاں اس پر بحث کی کہ اوٹاوہ کانفرنس میں حکومت ہند کو کیا پالیسی اختیار کرنی چاہیئے۔ خیال ہے کہ حکومت ہند نمائندوں کو یہ ہدایت کریگی کہ وہ کانفرنس میں ایسی تجویز منظور کرائیں جس کی رو سے برطانی مال کو ہندوستان میں اور ہندوستانی مال (روئی، جوٹ، چاء، پارچہ بافی) کو سلطنت برطانیہ کے تمام حصوں میں ترجیح حاصل ہو۔ ٹاٹا کمپنی اور برطانی لوہے کی کمپنیوں کے درمیان دیگر ممالک کے مال پر ترجیح دینے کے سوال پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔

بمبئی اور برطانی کارخانہ داروں کے درمیان مفاہمت کی کوشش ہو رہی ہے اس سمجھوتہ کے مطابق لنکاشائر سے ہندوستان آنیوالے مال پر محصول میں کمی کردی جائے گی اور اس کے عوض میں بمبئی کے کارخانہ جات کے مال کو برطانی نو آبادیات (افریقہ وغیرہ) میں جاپانی مال پر ترجیح دی جائے گی۔

جامع مسجد دہلی میں جلسہ عام

... روک لیا گیا۔ چند اشخاص کی گرفتاری

جامعی فضلا کی یورپ سے واپسی

دہلی ۱۱ اپریل۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے دو فضلاء ڈاکٹر محمود حسین خاں صاحب برادر عزیز ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ اور ڈاکٹر مولانا عبد العلیم صاحب ... یورپ سے ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے کے بعد مراجعت فرمائے ہندوستان ہو گئے ہیں۔

سندھ کی علیحدگی کے لئے کانفرنس کا انعقاد

وزیر اعظم کے وعدہ کا ایفا

سندھ کی علیحدگی کے اصولی مسئلہ سے حکومت کا اتفاق

پیرے کردم عشق زندیس غنیمت است

ایک انگریز لڑکی کے لئے مولانا شوکت علی کی ہمدردی کا شوق

دہلی میں گاندھی جی کی فلم کا امتناع

مدراس میں پولیس پر خشت باری

لاٹھی چارج سے تین اشخاص مجروح۔ متعدد رضاکار گرفتار

مدراس ۱۰ اپریل۔ پولیس نے کل چند رضاکاروں کو مدراس ... کلب کے قریب دیوار پر بائیکاٹ کے نوٹس چسپاں کرتے ہوئے گرفتار کر لیا ... پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس کے باعث تین آدمی زخمی ہوگئے۔

کانگریس کا اجلاس اور حکومت کی تلون مزاجی

مالوی جی کی طرف سے اجلاس منعقد کرنے کا عزم

مسز نائیڈو اور مالویہ پر پابندیاں

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری

... مولانا کو دہلی اسٹیشن پر ہی روک لیا

حسین احمد صاحب مدنی کو دیوبند روانہ کر دیا گیا

ہندوستانی مسئلہ پر وزیر ہند کے خیالات

نوجوانوں سے اپیل

لندن ۹ اپریل۔ سر سیموئل ہور وزیر ہند نے جیف پنجاب ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں جو سر سیموئل کے استقبال اور اعزاز میں منعقد کیا گیا تھا، نوجوانوں سے اپیل کی ...

دوستانہ فضا

کیا دہلی میں کانگریس کا اجلاس ضرور ہوگا؟

"حکومت نے کانگریس کی طاقت کا اعتراف کر لیا"

بمبئی میں سروجنی نائیڈو کا بیان

تین بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

پولیس نے ایک مکان کا محاصرہ کر لیا

ہندوستان کے جبر و تشدد پر لندن کے اخبار کا تبصرہ

وزیر اعظم کو مداخلت کرنی چاہیئے

کانپور میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے سعی

اہل ملک سے دستوری لیگ کی اپیل

کانگریسی خواتین پر پولیس کی زیادتی

پانچ سپاہیوں کو معطل کر دیا گیا

یو۔ پی گورنمنٹ ان پر مقدمہ چلائے گی

کراچی میں جمہوریہ اشتراکی فوج کا سراغ

متعدد اشخاص گرفتار

سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی

لاہور میں ایک ہندو پر مقدمہ

لکھنؤ میں ایک بم پھٹ گیا!

مولانا بشیر احمد صاحب کا دہلی سے اخراج

نائب امیر شریعت کی دہلی سے روانگی

... میں ایک بک ایجنسی کی تلاشی

مولانا عبد اللہ صاحب سلطان پوری

پولیس پر خشت باری ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے

پولیس کی گولیوں سے متعدد اشخاص کی ہلاکت۔ ایک سپاہی پر بم پھینکا گیا

مسز موتی لال نہرو اور متعدد حکام مجروح

الہ آباد ۱۰ اپریل۔ قومی ہفتہ کے سلسلہ میں پرسوں الہ آباد میں جلوس نکالا جس کو پولیس نے سول لائن میں روک لیا اور اس کے بعد دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی جلوس سڑک پر بیٹھ گیا اور ڈھائی گھنٹہ تک وہیں بیٹھا رہا۔ مجمع کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چلائی اور معلوم ہوا ہے کہ گھوڑے بھی دوڑائے گئے معلوم ہوا ہے کہ لاٹھی سے پنڈت موتی لال نہرو کی اہلیہ سروپ رانی کا سر پھٹ گیا آپ کے جسم پر زخم آئے ہیں۔

کانگریس کی طرف سے کل پھر جلوس نکالا گیا جسکو پرشوتم داس پارک کے قریب روک لیا گیا جلوس سڑک پر بیٹھ گیا۔ آٹھ بجے رات کو مسلح پولیس اور بعض دستوں کا تصادم ہو گیا ... پولیس پر خشت باری کی گئی جس کے بعد پولیس نے گولی چلا دی ... ایک آدمی ہلاک ہو گیا ...

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے گئے

ریلوے پل کے نیچے جو سپاہی ڈیوٹی پر تھا اس پر بم پھینکا گیا جس کے باعث اس کے بازو کا ایک حصہ الگ جا پڑا۔ سپاہی کی حالت نازک بتائی جاتی ہے شہر میں ٹیلیفون لائن بھی کاٹ دی گئی۔ ... اندازہ یہ ہے کہ پولیس کی گولیوں سے ایک سے زیادہ آدمی مقتول اور بہت سے مجروح ہوئے۔

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد برپا کرنے کی کوشش

ایک مسلم فرم کا نام لیکر مولانا شوکت علی کی فتنہ انگیزی

مسٹر عبد الرحمن مٹھا کا حقیقت افروز بیان

(ہلال بمبئی)

الہ آباد میں کسان ڈے کا جلوس

پولیس کی مداخلت اور سڑک پر ستیہ گرہ

چارسدہ میں انتخابات کی سرگرمیاں

سرخپوشوں نے رائے دہندوں کے راستے روک لئے

سروں پر قرآن شریف رکھکر پکٹنگ لگا یا گیا

ضلع الہ آباد میں گرفتاریوں کی مجموعی تعداد

اب تک ۱۸۷ گرفتاریاں ہو چکی ہیں

"کانگریسی ایجنٹوں کی نئی جدت"

لیٹر بکس کے خطوط کو آگ لگانے کی کوشش

جب تک لیڈر جیل میں ہیں صلح ناممکن ہے

سروجنی نائیڈو کی تقریر

صوبجاتی گورنروں کی لندن کو طلبی

جدید آئین کب تک نافذ ہوگا

مدراس ۹ اپریل۔ مدراس میل کا نامہ نگار مقیم دہلی رقمطراز ہے کہ ... ہندوستان کے صوبجاتی گورنروں کو عنقریب لندن بلایا جائیگا ... جدید آئین اپریل ۱۹۳۳ء سے پہلے نافذ کر دیا جائیگا۔

سرحدی قبائل میں جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی

گولی سے ایک شخص کی ہلاکت

برطانی وزرا کو ڈی ولیرا کا جواب

عراقی قبائل پر فوجی حملہ

ایک شیخ کے خلاف ہوائی جہازوں سے ... مقتول و مجروح

تمام دنیا کی زبانوں کی نمائش

چارسدہ اور مردان میں خلاف قانون سرگرمیاں

میعاد ختم ہونے سے پہلے سرخپوش رہا نہیں کئے جائینگے

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا اعلان

جرمانہ کیلئے پنڈت جواہر لال نہرو کی موٹر کا نیلام

موتی لال نہرو کا انکم ٹیکس بھی وصول کیا جائیگا

عربوں اور افریقہ کے باشندوں میں جنگ

حافظ صادر علی صاحب کو ایک سال قید سخت

یو۔ پی میں کورٹ فیس کی معافی

سودیشی موٹر کار کی تیاری

کابل اور روس کے درمیان ڈاک کا معاہدہ

دار الحکومت سے

جامع مسجد دہلی میں جلسہ عام
جلوس روک لیا گیا۔ چند اشخاص کی گرفتاری

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا فیصلہ
دو دو ہزار کی دو ضمانتیں یا ایک سال قید محض کی سزا

اوٹاوہ کانفرنس میں حکومت ہند کی پالیسی
ہندوستانی اور برطانوی مال کو کہاں کہاں ترجیح دی جائیگی؟
لنکا شائر سے آنیوالے مال کے محصول میں کمی

جامعی فضلا کی یورپ سے واپسی

سندھ کی علیحدگی کے لئے کانفرنس کا انعقاد
وزیر اعظم کے وعدہ کا ایفا

دہلی میں گاندھی جی کی فلم کا امتناع

پیرس کے دم عشق زندیں غنیمت است
ایک انگریز لڑکی سے مولانا شوکت علی کی شادی کی افواہ

کانگریس کا اجلاس اور حکومت کی تلون مزاجی
مالوی جی کی طرف سے اجلاس منعقد کرنیکا عزم
مسز نیڈو اور مالویہ پر پابندیاں

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری
پولیس نے مولانا کو دہلی اسٹیشن پر ہی روک لیا

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو دیوبند روانہ کردیا گیا

مدراس میں پولیس پر خشت باری
لاٹھی چارج سے تین اشخاص مجروح متعدد رضاکار گرفتار

ہندوستانی مسئلہ پر وزیر ہند کے خیالات
نوجوانوں سے اپیل

دوستانہ فضا

کیا دہلی میں کانگریس کا اجلاس ضرور ہوگا؟
"حکومت نے کانگریس کی طاقت کا اعتراف کرلیا"
بمبئی میں سروجنی نائیڈو کا بیان

دہلی میں تین بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری
مسلح پولیس نے ایک مکان کا محاصرہ کرلیا

کانپور میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے سعی
اہل ملک سے دستوری لیگ کی اپیل

کانگریسی خواتین پر پولیس کی زیادتی
پانچ سپاہیوں کو معطل کردیا گیا
یو۔پی گورنمنٹ ان پر مقدمہ چلائے گی

ہندوستان کے جبر و تشدد پر لندن کے اخبار کا تبصرہ
وزیر اعظم کو مداخلت کرنی چاہیئے

مولانا بشیر احمد صاحب کا دہلی سے اخراج

کراچی میں جمہوریہ اشتراکی فوج کا سراغ
متعدد اشخاص گرفتار

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی
لاہور میں ایک ہندو پر مقدمہ

لکھنؤ میں ایک بم پھٹ گیا!

حضرت نائب امیر شریعت کی دہلی سے روانگی

دہلی میں ایک بک ایجنسی کی تلاشی

پولیس پر خشت باری ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے
پولیس کی گولیوں سے متعدد اشخاص کی ہلاکت۔ ایک سپاہی پر بم پھینکا گیا
مسٹر موتی لال نہرو اور متعدد حکام مجروح

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے گئے

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد برپا کرنیکی کوشش
ایک مسلم فرم کا نام لیکر مولانا شوکت علی کی فتنہ انگیزی
مسٹر عبدالرحمن مٹھا کا حقیقت افروز بیان

(ہلال بمبئی)

الہ آباد میں کسان ڈے کا جلوس
پولیس کی مداخلت اور ملک پرستی گرہ

چارسدہ میں انتخابات کی سرگرمیاں
سرخ پوشوں نے رائے دہندوں کے راستے روک لئے
سروں پر قرآن شریف رکھ کر پکٹنگ لگا یا گیا

کانگریسی ایجنٹوں کی نئی جدت
لیٹر بکس کے خطوط کو آگ لگانے کی کوشش

صوبجاتی گورنروں کی لندن کو طلبی
جدید آئین کب تک نافذ ہوگا

مدراس ۹ اپریل۔ مدراس میل کا نامہ نگار مقیم دہلی رقمطراز ہے کہ یہاں زبردست افواہ گرم ہے کہ وزیر ہند ہندوستان کے صوبجاتی گورنروں کو بہت جلد ہندوستان سے جاسکیں جلد از جلد لندن بلانے کا انتظام کریں گے اور ان کے ساتھ ہندوستان کو آئینی اصلاحات دینے کے متعلق تبادلہ خیال کریں گے توقع ہے کہ جدید آئین اپریل ۳۳ء سے پہلے نافذ کردیا جائیگا۔

جب تک لیڈر جیل میں ہیں صلح ناممکن ہے
سروجنی نائیڈو کی تقریر

ضلع الہ آباد میں گرفتاریوں کی مجموعی تعداد
اب تک ۱۸۷ گرفتاریاں ہوچکی ہیں

سرحدی قبائل میں جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی
گولی سے ایک شخص کی ہلاکت

برطانوی وزراء کو ڈی ولیرا کا جواب

عراقی قبائل پر فوجی حملہ
ایک شیخ کے خلاف ہوائی مہم۔ ۲۰ مقتول و مجروح

تمام دنیا کی روٹیوں کی نمائش

جرمانہ کیلئے پنڈت جواہر لال نہرو کی موٹر کا نیلام
موتی لال نہرو کا انکم ٹیکس بھی وصول کیا جائیگا

چارسدہ اور مردان میں خلاف قانون سرگرمیاں
میعاد ختم ہونے سے پہلے سرخ پوشوں کو رہا نہیں کیا جائیگا
چیف کمشنر صوبہ سرحد کا اعلان

عربوں اور افریقہ کے باشندوں میں جنگ

حافظ صادر علی صاحب کو ایک سال قید سخت

سودیشی موٹر کار کی تیاری

کابل اور روس کے درمیان ڈاک کا معاہدہ

یو۔پی میں کورٹ فیس کی معافی

مولانا عبدالاحد صاحب کا ملتان بھیج [illegible]

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی
کلکتہ ہائی کورٹ نے ملزم کو بری کر دیا

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ ہائی کورٹ کے جسٹس ... نے ... سے ملزم کو بری کر دیا ... ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی میں بسنت کمار داس کو سول جیل میں بھیج دیا گیا تھا۔ واقعات یہ ہیں کہ بسنت کمار داس اپنی ۱۳ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کرنے لگا تھا۔ لڑکی کا چچا جو ... سال میں وکیل ہے کی درخواست پر عدالت نے بسنت کمار داس کے نام حکم جاری کیا کہ وہ لڑکی کی شادی نہ کرے۔ مگر اس کے باوجود شادی کر دی گئی جس پر بسنت کمار کو بلا سزا دی گئی۔ ملزم نے اس سزایابی کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی صفائی کی طرف سے کہا گیا کہ پارلیمنٹ کے دو ایکٹ یعنی انڈیا ... ایکٹ ... اور ایسٹ انڈیا ایکٹ ... ابھی تک منسوخ نہیں ... ہندو باپ کے اپنی لڑکی کی شادی کرنے کے حق کو کوئی نہیں چھین سکتا۔

جرمنی اور روس کو لڑانے کی سازش
روس میں جرمن قونصل پر قاتلانہ حملہ

ماسکو ۱۰ اپریل۔ چند دن ہوئے ڈاکٹر ... جرمن سفارت خانہ کے قونصل پر پستول سے قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا جس پر مسٹر ... اور ... گرفتار کئے گئے تھے ... ان دونوں کو دہشت انگیزی ...

حکومت کو ڈیلی ہیرلڈ کا انتباہ
موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا

لندن ۱۰ اپریل۔ اخبار ڈیلی ہیرلڈ ... ایک ... آرٹیکل کے دوران میں لکھتا ہے کہ ہندوستان کی خبروں پر زبردست سنسر ہونے کے باوجود ...

دہلی جیل سے پستول اور گولیوں کی برآمدگی
قیدیوں کے بارک میں پولیس کی آمد

دہلی ۱۰ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل صبح دہلی جیل میں ایک بارک سے تلاشی کے دوران میں ایک پستول اور چند گولیاں اور ایک چھری برآمد ہوئی ... بیان کیا جاتا ہے کہ پستول رومال میں لپٹا ہوا زمین میں دفن تھا ... پولیس کو اطلاع دی گئی ... قیدیوں کے بیانات لئے جاتے رہے جو اس بارک میں موجود تھے۔ چند روز سے اس بارک میں کانگرس کے کچھ والنٹیر مقید ہیں جنہیں کیمپ جیل سے واپس بھیجا گیا ہے۔ اس سے قبل اس میں ایک یورپین قیدی اور ایک میرٹھ کے مقدمہ سازش کا ملزم بھی رہ چکے ہیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے اس خبر سے جیل میں کافی سنسنی پھیل رہی ہے۔

کلکتہ میں مسلح ڈاکہ
تعاقب کرنے والوں پر گولیوں کے فائر

اگرٹولا (ڈہری پورہ) ۱۷ اپریل۔ آج صبح بانچ بنگالی نوجوانوں کو معہ ایک ... کے ... ریوالور پستول ... اور نقدی گرفتار کیا گیا ہے ...

برمی باغیوں اور فوج میں جنگ
طرفین سے گولیوں کی بارش

رنگون ۱۰ اپریل۔ تھارا واڈی میں ایک جنگل میں بجلی کی روشنی دیکھ کر پولیس کے سنتریوں نے الارم بلند کیا جس پر فوج کی ایک پارٹی جنگل میں تلاش کے لئے پہنچی۔ فوج نے باغیوں کے قریب پہنچ کر گولیاں چلائیں ... باغی جنگل میں فرار ہو گئے ...

پارلیمنٹ کے دروازے توڑ ڈالے

سینٹ جان ۱۰ اپریل۔ نیو فاؤنڈ لینڈ کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے وزیر اعظم سر رچرڈ سکوائرز ایوان اسمبلی میں چھپے ہوئے ہیں ... پارلیمنٹ کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دی گئیں ...

بنگال میں چھ صد انجمنیں خلاف قانون

کانگرس بلیٹن کی مشین کی تلاش

دہلی ۱۰ اپریل۔ آج چودھری لچھمن سنگھ سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی لالہ گلاب چند چودھری ... کے مکان پر ... سپاہی پولیس گئے اور تین گھنٹے تک تلاشی لیتے رہے معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو کانگرس بلیٹن کی مشین کی تلاش تھی مگر کوئی قابل اعتراض شے نہ ملی۔

بدیشی پارچہ فروشوں کے جنازے نکالے گئے

کانپور ۱۰ اپریل۔ آج غیر ملکی پارچات کے سوداگروں کے دو نقلی جنازے نکالے گئے جنازے کے ساتھ مجمع ہو گیا، کانگرسی نعرے لگائے گئے پولیس نے مجمع کو منتشر کیا اور گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

لارڈ ولنگڈن کا مجسمہ لٹکانے پر سزا

لاہور ۱۰ اپریل۔ گذشتہ منگل کو کونسل ہال کے باہر لارڈ ولنگڈن کا ایک پتلا لٹکائے جانے کے سلسلہ میں جس والنٹیر کو گرفتار کیا گیا تھا اس سے ایک ایک ہزار کی دو ضمانتیں مانگی گئی ہیں بصورت دیگر ایک سال قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔

ٹرین میں ایک مسلح بنگالی کی گرفتاری

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ کل بعوانی پور ریلوے اسٹیشن پر ... سفر کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ... ریوالور اور چھ کارتوس ... دو دیگر اشخاص جو اس کے ساتھی تھے فرار ہو گئے ... ان پر بلا لائسنس کا ریوالور رکھنے کا شبہ تھا۔

اٹلی میں ایک لیڈر کو بیس سال کی سزا

اٹلی ۱۰ اپریل۔ ... باشندوں پر اشتراکی جماعت پیدا کرنے کی سازش کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا اس جماعت کے لیڈر کو بیس سال کی سزا دی گئی ان کے علاوہ دو آدمیوں کو چودہ سال اور بارہ سال کی سزائیں دی گئی ہیں۔ بقیہ کی سزائیں سات سال سے ایک سال تک ہیں۔

ایک ہفتہ کی ہڑتال منائی جائیگی

... دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ اس سزایابی پر شہر میں ایک ہفتہ کی ہڑتال کی جا رہی ہے۔

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض اعراب دے کر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب لکھ کر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ جو تحت لفظی بھی ہے اور با محاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے ...

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ

ملنے کا پتہ: محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

بچوں کی عیدی
بچوں کو خوش کیجئے
اپنے پیارے بچوں کے لئے
دھاتی کھلونے
صرف ڈیڑھ روپیہ میں
S. A. H. KHORSHID & Co. AMRITSAR (PANJAB)

قلمی نایاب کتابیں
محمد احتشام الحسن (مولوی فاضل)
کتب خانہ فیضی بستی حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

نوٹس
میکسن اینڈ کو کانپور

گلدستہ قاسمی مفت
مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

مقویات سراج عالم
وید شاستری حاتم نگر کاٹھیاواڑ

ڈیرہ دون کے تحفے
ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
منیجر دون دیلی ... ڈیرہ دون

شربت فولاد
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

راؤ راجہ صاحب سیکر کو نیک مشورہ

قارئین کو یاد ہوگا کہ ۲۱ مارچ کو مولانا محمد عرفان صاحب سٹرنگ کی ہٹی کے ہمراہ دہلی جا کر راؤ صاحب سیکر سے ملے تھے تاکہ رام گڑھ کے تنازعہ کا خاتمہ ہو جائے اور مولانا موصوف نے اعلان کیا تھا کہ راؤ صاحب نے ایک ہفتہ کا وعدہ کیا ہے کہ مسجد کی شہید شدہ دیوار بنانے کی اجازت دیدیں گے اور دوسرے مطالبات بھی پورے کر دئے جائیں گے ... وہ ضرور اپنے وعدے کو ایفا کریں گے۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ اس کے بعد ہی ہندو اخبارات میں مسلمانان رامگڑھ کے نام سے گمراہ کن پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا کہ رام گڑھ کے تنازعہ کا فیصلہ ہو گیا۔ مولانا محمد عرفان صاحب نے یاد دہانی کی تار دئے مگر راؤ راجہ صاحب نے خیال ہی خراب نہیں کیا، اور تار کا جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا۔ مجھے تعجب ہے کہ راؤ صاحب سیکر کو کوئی بھی ایسی خفیہ طاقت پر گھمنڈ ہے کہ جس کی وجہ سے نہ آپ کو مہاراجہ صاحب جے پور کے فرمان کا پاس ہے اور نہ مسٹر ینگ کی سفارش کا لحاظ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھکرا کر کشمیر کی طرح خطرناک کھیلنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ میں بصد نیک نیتی کے ساتھ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس خطرناک کھیل کو نہ کھیلیں بلکہ اپنی مسلم رعایا کے ساتھ انصاف و رواداری کا برتاؤ کر کے فوراً مسجد کی دیوار بنانے اور جملہ جائز مطالبات پورے کرنے کا حکم دیں۔ ورنہ مسلمانان ہند اپنے غریب بیکس بھائیوں اور اپنے مذہب کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کریں گے اور اس وقت ریاست جے پور کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ابھی وقت ہے کہ میرے نیک مشورہ پر غور فرمائیں۔

محمد اسحاق ... اجمیر شریف

بھاگلپور کے یتیموں کی التجا

سنت ابراہیمی اور اسلام کے سیر و ابتدائی قربانیوں کا مقصد صرف گلا کاٹنے ہی کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ ہر سال اس تقریب سے اسلام اور قوم کے لئے سرفروشی اور ایثار کی تعلیم مقصود ہے ... بھاگلپور میں اسلامیہ یتیم خانہ قائم کرنے کا اصل مقصد یہی ہے کہ یتیم و لاوارث مسلمان بچوں کو آریہ و عیسائی خطرہ سے بچایا جائے ...

بچاس یتیموں کی درخواستیں داخلہ کے لئے آچکی ہیں ... مسلمانوں کا مذہبی و قومی فرض ہے کہ ان معصوم بچوں کی آئندہ زندگی کو خطرے سے بچائیں ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا و کافل الیتیم فی الجنۃ ...

عتیق احمد سعدی سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ بھاگلپور

مفتی ہند کی گرفتاری پر سرحد میں احتجاج

بتاریخ ... ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ... اپریل ۱۹۳۲ء بمقام اوتمان زئی ... جمعیۃ علمائے افغان کے جمعیت عاملہ کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں:-

(۱) جمعیت علمائے افغان اعلان کرتی ہے کہ یہ جمعیۃ جمعیت علمائے صوبہ سرحد سے علیحدہ ہے۔

(۲) یہ جمعیۃ مفتی الہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری و سزایابی اور حضرت ناظم مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری اور دیگر علمائے کرام کی گرفتاری پر اظہار ہمدردی کرتے ہوئے جناب صدر صاحب و ناظم صاحب کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ حق تعالیٰ ان بزرگان دین کو اس مصیبت عظمیٰ پر اجر جزیل مرحمت فرما دے۔

(۳) جمعیت علمائے افغان گورنمنٹ کے اس غیر منصفانہ رویہ پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ اس نے مولانا عبد اللہ شاہ صاحب ... علماء کو سی کلاس میں رکھا ہے۔

خلیل الرحمن ناظم جمعیت علمائے افغان۔ اوتمان زئی

حکومت سرحد سے عامۃ المسلمین کے اہم مطالبات
محاکم شرعیہ کے قیام کی ضرورت

یکم اپریل ۱۹۳۲ء بروز جمعۃ المبارک صوبہ سرحد کے مندرجہ ذیل مواضعات ... کے موجودہ مصائب پر تبصرہ کرکے پر معنی تقریریں فرمائیں جس سے حاضرین متاثر ہوئے بعد میں ... ناظم جمعیۃ علماء سرحد ... کی تحریک کی مطابقت میں ذیل کے مطالبات پیش کئے۔

(۱) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے نہایت پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبہ سرحد کے جدید اصلاحات کے دوران میں محاکم شرعیہ قیام کے حق کو تسلیم کیا جائے تاکہ سرحد میں مذہبی احکام کا نفاذ ہو سکے۔

(۲) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک نشست نمائندہ جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کو دی جائے تاکہ وہ مذہبی اور سیاسی نقطہ نظر کو پیش کر سکے۔

دار العلوم قائم مقام ناظم جمعیۃ علماء سرحد

عربی امتحان دینے والے طلباء کو اطلاع

وہ امیدوار طلباء جو امسال منشی کامل مولوی اور عالم کے امتحانات میں شریک ہونا چاہیں اور مدرسہ عربیہ جلال پور کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ ... ذی الحجہ تک ذیل کے پتہ پر درخواستیں ارسال کریں قیام و طعام کا کفیل مدرسہ ہوگا۔ امیدوار کو درخواست میں اپنی زیر درس کتابیں و اسناد ضرور تحریر کرنا ہوگا۔

محمد جمال احمد ناظم مدرسہ عربیہ، جلال پور، فیض آباد

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہرا پن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلا دیں ... ان کو مبلغ پچاس روپیہ نقد انعام دیں گے ...

بہرا پن کا شرطیہ علاج
بلب اینڈ سنز دہلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات
ہمادری سرمہ
کان کی دوا بلب اینڈ سنز دہلی بھیت (دہلی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

مصر کے حجاز شام اور ہند کے علماء کی حیرت انگیز تعلیمی ایجاد
ایک مہینہ میں عربی آجائیگی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی
منیجر حافظ بک ڈپو شیرانوالہ گیٹ لاہور

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان

جنت کا نمونہ
پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے
عروس و نوشاہ | دلہنوں کی کانفرنس | اختر دلہن کی ڈائری
سہیلہ دلہن کی ڈائری | افسرالنساء | عہد شباب
مردانہ امراض | زنانہ امراض
ادارہ مجیدیہ دہلی

کیلسوفین
بچوں کی صحت
کیلسوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

انسانی کمزوری کا مجرب علاج

چار نکاح کیجئے

تعلیم یافتہ مسلمان بیکاروں کی ضرورت

عربی امتحان دینے والے طلباء کو اطلاع

وہ امیدوار طلباء جو امسال منشی، کامل، مولوی اور عالم کے امتحانات میں شریک ہونا چاہیں اور مدرسہ عربیہ جلال پور کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔

۱۰ر ذی الحجہ تک ذیل کے پتہ پر درخواستیں ارسال کریں قیام و طعام کا کفیل مدرسہ ہوگا۔

امیدوار کو درخواست میں اپنی زیر درس کتابیں اور سندات ضرور تحریر کرنا ہوگا۔

محمد جمال احمد ناظم مدرسہ عربیہ، جلال پور۔ فیض آباد

متاثر ہوئے ہیں، جلسہ میں گاؤں کے مقررنے اپنے تقریر میں مولانا محمد شعیب ناظم جمعیۃ علماء میرہ و بانسیری کی تجویز کی مطابقت میں ذیل کے مطالبات پیش کئے۔

(۱) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے نہایت پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبہ کے جدید اصلاحات کے دوران میں محاکم شرعیہ قیام کے حق کو تسلیم کیا جائے تاکہ سرحد میں مذہبی احکام کا نفاذ ہوسکے۔

(۲) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک نشست نمائندہ جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کو دی جائے۔ تاکہ وہ مذہبی اور سیاسی نقطہ نظر کو پیش کرتا رہے۔

مدار المدد قائم مقام ناظم جمعیۃ علماء میرہ

بچاسوں یتیموں کی درد بھری درخواستیں داخلہ کے لئے آچکی ہیں قلت سرمایہ کی وجہ سے داخل نہیں کیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کا مذہبی و قومی فرض ہے کہ ان معصوم بچوں کی آیندہ زندگی کو خطرے سے بچائیں آپ ہی انصاف فرمایئے کہ ان یتیموں سے بڑھکر قربانی کی کھال کی قیمت کا کون زیادہ مستحق ہوسکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا وکافل الیتیم فی الجنۃ میں اور یتیم کی کفالت اور مدد کرنے والے دونوں ایک ساتھ جنت میں ہونگے۔

عتیق احمد ندوی سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ بھاگلپور

مفتی ہند کی گرفتاری پر سرحد میں احتجاج

بتاریخ ۶ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۰ر اپریل ۱۹۳۲ء بمقام اوتمان زئی ایجنسی جمعیۃ علمائے افغان کے جمعیت عاملہ کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں:-

(۱) جمعیت علمائے افغان اعلان کرتی ہے کہ یہ جمعیۃ جمعیت علمائے صوبہ سرحد سے علیحدہ ہے۔

(۲) یہ جمعیۃ مفتی الہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری و سزایابی اور حضرت ناظم مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری اور دیگر علمائے کرام کی گرفتاری پر اظہار نفرت کرتی ہوئے جناب صدر صاحب و ناظم صاحب کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ حق تعالیٰ ان بزرگان دین کو اس مصیبت عظمیٰ پر اجر جزیل مرحمت فرمادے۔

(۳) جمعیت علمائے افغان گورنمنٹ کے اس غیر منصفانہ رویہ پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ اس نے مولانا عبد اللہ شاہ صاحب مانسارہ و دیگر اکابر علماء کو سی کلاس میں رکھا ہے۔

خلیل الرحمن ناظم جمعیت علمائے افغان - اوتمان زئی

راؤ راجہ صاحب سیکر کو نیک مشورہ

قارئین کو یاد ہوگا کہ ۱۲ر مارچ کو مولانا محمد عرفان صاحب سٹرنگ کی چٹھی کے ہمراہ دہلی جاکر راؤ صاحب سیکر سے ملے تھے تاکہ رام گڈھ کے قضیہ کا خاتمہ ہوجاوے اور مولانا موصوف نے اعلان کیا تھا کہ راؤ صاحب نے ایک ہفتہ کا وعدہ کیا ہے کہ مسجد کی شہید شدہ دیوار بنانے کی اجازت دیدوں گا اور دوسرے مطالبات بھی پورے کرتے جائیں گے مجھے تو پہلے ہی یقین تھا کہ یہ وعدہ الوقتی ہے مگر مولانا محمد عرفان کو اعتماد تھا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ایک راؤ جھوٹ نہیں بول سکتا وہ ضرور اپنے وعدے کو ایفا کریں گے۔ گردنیا نے دیکھ لیا کہ اس کے بعد ہی ہندو اخبارات میں مسلمانان رامگڈھ کے نام سے گمراہ کن پروپیگنڈا شروع کردیا گیا کہ رام گڈھ کے قضیہ کا فیصلہ ہوگیا۔ مولانا محمد عرفان صاحب نے یاد دہانی کی تاردئے مگر راؤ راجہ صاحب نے خیال ہی خراب نہیں کیا، اور تار کا جواب دینا بھی گوارہ نہیں کیا مجھے تعجب ہے کہ راؤ صاحب سیکر کو کوئی ایسی خفیہ طاقت پر گھمنڈ ہے کہ جس کی وجہ سے نہ آپ کو مہاراجہ صاحب جے پور کے فرمان کا پاس ہے اور نہ سٹرینگ کی سفارش کا لحاظ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھکرا کر کشمیر کی طرح خطرناک کھیل کھیلنے پر آمادہ ہوگئے ہیں۔ میں پھر نہایت نیک نیتی کے ساتھ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس خطرناک کھیل کو نہ کھیلیں بلکہ اپنی مسلم رعایا کے ساتھ انصاف و رواداری کا برتاؤ کرکے فوراً مسجد کی دیوار بنوانے اور دیگر جائز مطالبات پورے کرنے کا حکم دیں۔ ورنہ مسلمانان ہند اپنے غریب بیکس بھائیوں اور اپنے مذہب کے لئے کسی بڑے سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کرینگے اور اس وقت ریاست جے پور کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ابھی وقت ہے کہ میرے نیک مشورہ پر غور فرمائیں۔

محمد اسحاق وزیر اجمیر شریف

بھاگلپور کے یتیموں کی التجا

حکومت سرحد سے عامۃ المسلمین کے اہم مطالبات
محاکم شرعیہ کے قیام کی ضرورت

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہرا پن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلادیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور نیٹ بہرا پن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو...

نیٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنٹر بلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنٹر بلی بھیت (دہلی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۷ دہلی

مصر کے حجاز، شام اور ہند کے علماء کی حیرت انگیز تعلیمی ایجاد

ایک مہینہ میں عربی آجائیگی

اس حیرت انگیز ایجاد کی بدولت ہر وہ شخص جو معمولی اردو جانتا ہے ایک مہینہ کے اندر اندر عربی ...

اتالیق عربی

حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب ۱۶ کوچہ چیلان دہلی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ

منیجر حافظ بک ڈپو شیراں والا گیٹ لاہور

انسانی کمزوری کا مجرب علاج

طلائے اکسیر

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟

تعلیم یافتہ مسلمان بیکاروں کی ضرورت

جنت کا نمونہ

پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

عروس و نوشاہ	دلہنوں کی کانفرنس	اختر دلہن کی ڈائری
سہیلہ دلہن کی ڈائری	افزائش نسل	عہد شباب
مردانہ امراض		زنانہ امراض

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ

مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

بچوں کی عیدی

عید کے روز حقیقی اور اصلی مسرت حاصل کرنے کے لئے بچوں کو خوش کیجئے

اپنے پیارے بچوں کے لئے

دھاتی کھلونے

مہذب اور ترقی یافتہ ممالک کے بچے انہیں کھلونوں سے اپنا دل بہلاتے ہیں

صرف ڈیڑھ روپیہ

S. A. H. KHORSHID & Co.
AMRITSAR (PANJAB)

کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش

دہلی ۱۰ر اپریل - آج چودھری لچھمن سنگھ سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی لیکر ایک لالہ گلاب چند جوہری سکنہ محلہ چیرہ خانہ کے مکان پر معہ چند سات سپاہی پولیس گئے اور تین گھنٹے تک تلاشی لیتے رہے معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش تھی مگر کوئی قابل اعتراض شے نہ ملی۔

لارڈ ولنگڈن کا مجسمہ نکالنے پر سزا

لاہور ۱۰ر اپریل - گذشتہ منگل کو کونسل ہال کے باہر لارڈ ولنگڈن کا ایک پتلا لیکر کھڑے ہونے کے سلسلہ میں جس والنٹیر کو گرفتار کیا گیا تھا اس سے ایک ایک ہزار کی دو ضمانتیں مانگی گئی ہیں بصورت دیگر ایک سال قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔

ایک ہفتہ کی ہڑتال منائی جائیگی

مدراس ۱۰ر اپریل - بیتنے ولی سے ایک تار مظہر ہے کہ ... کو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ اس سزایابی پر شہر میں ایک ہفتہ کی ہڑتال کی جارہی ہے۔

بمبئی میں ... جنازے نکالے گئے

... کی گرفتاری

... کی سزا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

روزانہ
الجمعیۃ
دہلی

بسم اللہ ... ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول بلال احمد زبیری (بی-اے)

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ششماہی
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی - یوم شنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ر اپریل ۱۹۳۲ء

معاصرین کے افکار و آراء

عید اضحیٰ اور نئے کپڑے (مدینہ)

عید اضحیٰ آرہی ہے اور ہمارا قیاس ہے کہ مسلمان نئے ملبوسات بنوانے میں مصروف ہونگے اس موقعہ پر ہم اپنے ناظرین کرام کی خدمت میں چند ایسی گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں جو اسراف کے سلسلے میں ہیں اور جن سے ہمارا کوئی ذاتی فائدہ وابستہ نہیں ہے۔ ...

(۱) عید اضحیٰ کے موقعہ پر حتی الوسع نئے کپڑے نہ بنوائے جائیں۔
(۲) اگر نئے ملبوسات بنوائے جائیں تو وہ کھدر کے ہوں، دوم سودیشی کم قیمت اور سادہ ہوں۔
(۳) محض نام و نمود کے لئے کوئی پیسہ نہ خرچ کیا جائے۔
(۴) بچوں کو فضول خرچی کے لئے پیسے نہ دئے جائیں۔

مہاسبھائی ہندوؤں کی وطن دشمنی (ہمدم)

ہمارا پختہ یقین ہے کہ مسلمانوں کو اپنی بقاء کے لئے کسی تحفظ کی ضرورت نہیں ...

تمام یورپ میں بیکاروں کی تعداد
۱۹۳۱ء کے بعد بیکاروں کی تعداد

حکومت ہند کے نام (تاج)

جب کوئی تکدر نہ طبیعت میں رہا
کیوں جذبۂ صلح قیدِ مدت میں رہا
ضد دونوں طرف یونہی رہی گر قائم
کیا فرق حکومت و رعیت میں رہا

لارڈ ولنگڈن کی توقعات (صداقت)

دنیا کا سب سے بڑا قیمتی ...

لنکاشائر کی حالت

... کی تلاش

انگریزی اخبارات کی رائے

... اور افغانستان

تارکا پتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
چوتھائی کالم
نصف کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم شنبہ ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۸

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

[illegible]

تمام یورپ میں بیکاروں کی تعداد
سنہ ۱۹۳۱ء کے بعد بیکاروں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ

[illegible]

روس میں خواتین کی اخلاقی برتری
ایک انگریز خاتون کے مشاہدات

[illegible]

بیکار نوجوانوں کے متعلق ایک سیاح کے مشاہدات

[illegible]

دنیا کا سب سے بڑا قیمتی تاج
لندن کے ایک جوہری کی دوکان پر پولیس کا پہرہ

[illegible]

ضروری گزارش

[illegible]

منیجر الجمعیۃ دہلی

معاصرین کے افکار و آرا

عید اضحی اور نئے کپڑے (مدینہ)

عید اضحی آرہی ہے اور ہمارا قیاس ہے کہ مسلمان نئے ملبوسات بنوانے میں مصروف ہونگے اس موقعہ پر ہم اپنے ناظرین محترم کی خدمت میں چند ایسی گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں جو مسرا[ف] کے بیٹے کی ہیں اور جن سے ہمارا کوئی ذاتی فائدہ وابستہ نہیں ہے۔

موجودہ زمانے میں ملک کی عام اقتصادی حالت نہایت مخدوش ہے۔ [illegible]

(۱) عید اضحی کے موقعہ پر حتی الوسع نئے کپڑے نہ بنوائے جائیں۔
(۲) اگر نئے ملبوسات بنوائے جائیں تو اول کھدر کے ہوں، دوم سوتی کم قیمت اور سادہ ہوں۔
(۳) محض نام و نمود کے لئے کوئی پیسہ نہ خرچ کیا جائے۔
(۴) بچوں کو فضول خرچی کے لئے پیسے نہ دیئے جائیں۔

[illegible]

حکومت ہند کے نام

جب کوئی تکدر نہ طبیعت میں رہا
کیوں جذبۂ صلح تقیدِ مدت میں رہا
صد دونوں حرف یونہی سبی گر قائم
کیا فرق حکومت و رعیت میں رہا

مہاسبھائی ہندوؤں کی وطن دشمنی (ہمدم)

[illegible]

لارڈ لوتھین کی توقعات (حقیقت)

[illegible]

لنکاشائر کی حالت (انجام)

[illegible]

بازار کی تلاش (ملت)

[illegible]

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً البین، لنگی، رومال، پشاوری، مشہدی، بزدی، ہلکے، چپلیاں، [illegible] جائے سبز، اصلی میوہ، خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے

منیجر ہند و افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کمشین کی تلاش

ی۔ آئی ڈی لیکلاپک
اے چی پولیس

نئی دہلی میونسپل کمیٹی
ضرورت ہے

یونانی ڈسپنسری نئی دہلی کے لئے ایک تجربہ کار اور سند یافتہ طبیب کی ضرورت ہے اپنے فن میں مہارت تامہ ہونی چاہیئے۔ امیدواروں کو حکومت پنجاب کے اعلان نمبر ۲۱۱۷۳ مجریہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۲۲ء اور اعلان نمبر ۲۷۵۲۷ مجریہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء کی تمام شرائط و مقتضیات پر پورا اترنا چاہیئے تمام درخواستیں دہلی کے پتہ پر ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔

جے۔ ای۔ ٹھاکر داس آر ایس پی سی سکرٹری نیو دہلی میونسپل کمیٹی

کٹ پیس پارچہ بزازی کی
پُرمنافع تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولائتی کٹ پیس ٹکڑہ جات و پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگا رہے ہیں اس موسم کا تازہ چالان مال نہایت اعلیٰ دلکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کرسکتی ہیں ہماری یکصد روپے کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع اٹھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیویں۔

امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ بمبئی ۸

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دوائیں کو خراب کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز کراؤن اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے [illegible] دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے [illegible]

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو یکھنا اس کا حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔ [illegible]

اعلیٰحضرت حضور نظام

[illegible]

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں اور اب ہندوستان بھر میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں [illegible] کی ایک جماعت الٰہی کی گئی تھی جنھوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت [illegible] کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت [illegible] موقع میں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا [illegible] دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے نہایت [illegible] سے آپ کو یہی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عا/ علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار [illegible] قسم دوم حاشیہ دار عا/ علاوہ محصولڈاک مجلد پارچہ [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی
کلکتہ ہائی کورٹ نے ملزم کو بری کر دیا

کلکتہ ۷ اپریل۔ ہائی کورٹ نے مسٹر ... اور ... کے حکم کو ... جس کی رو سے ساردا ایکٹ کے ... عدالت کے حکم کی خلاف ورزی میں بسنت کمار داس کو سول جیل میں بھیجا گیا تھا۔ واقعات یہ ہیں کہ بسنت کمار داس اپنی ۱۳ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کرنے لگا تھا۔ لڑکی کا چچا جو بانیسال میں وکیل ہے کی درخواست پر عدالت نے بسنت کمار داس کے نام حکم جاری کیا کہ وہ لڑکی کی شادی نہ کرے۔ مگر اس کے باوجود شادی کر دی گئی جس پر بسنت کمار کو ... بلا سزا دی گئی ملزم نے اس سزا یابی کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی صفائی کی طرف سے کہا گیا کہ پارلیمنٹ کے دو ایکٹ یعنی انڈیا میٹی ایکٹ ۱۸۷۰ اور الیسٹ انڈیا ایکٹ ۱۷۹۶ء ابھی تک منسوخ نہیں ہوئے اور اس لئے ہندو باپ نے اپنی لڑکی کی شادی کرنے کے حق کو تحلف نہیں کیا جا سکتا۔

جرمنی اور روس کو لڑانے کی سازش
روس میں جرمن قونصل پر قاتلانہ حملہ

ماسکو ۹ اپریل۔ چند دن ہوئے ڈاکٹر ... جرمن سفارتخانہ کے قونصل پر پستول سے قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا جس پر مسٹر جوڈاس سرن اور ... سٹیبر گرفتار کئے گئے تھے ان دونوں کو دہشت انگیزی ... سپریم کورٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔

مسٹر جوڈاس سرن نے اپنے بیان میں کہا کہ جرمنی اور روس کے ڈپلومیٹک تعلقات میں تفرقہ ڈالنے کی غرض سے یہ حملہ کیا گیا تھا مسٹر سٹرن کی بہن کا راسینا نے اپنے بھائی کی موجودگی میں عدالت میں شہادت دیتے ہوئے کہا کہ میرا بھائی سویٹ حکومت کا ہمیشہ مخالف رہا ہے اور چونکہ اسے کوئی ریوالور نہ مل سکا۔ اس لئے اس نے میرا ریوالور چرا لیا سٹرن نے ... صوبوں کا ذکر کیا۔ جہاں ان کے ہم خیال موجود ہیں۔ ان کی ہدایات کے مطابق انہوں نے ایسی کارروائی کی تھی۔

حکومت کو ڈیلی ہیرلڈ کا انتباہ
موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا

لندن ۷ اپریل۔ اخبار ڈیلی ہیرلڈ ایک لیڈنگ آرٹیکل کے دوران میں لکھتا ہے کہ ہندوستان کی خبروں پر زبردست سنسر بٹھانے کے باوجود جو خبریں انگلینڈ پہنچ رہی ہیں وہ کافی تشویشناک ہیں اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری رپورٹوں میں کس قدر غلط واقعات شائع کئے جاتے ہیں گورنمنٹ کو چاہیے کہ ... رائج کردی جائیں ... کے لوگوں کی دوستی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر موجودہ پالیسی پر اور چند ماہ تک عملدرآمد ہوتا رہا تو گذشتہ سال صلح کا جو موقعہ ملا تھا وہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔

چین اور جاپان کے درمیان مصالحت کے آثار

شنگھائی ۷ اپریل چین اور جاپانی کمانڈر انچیفوں میں صلح کی گفت و شنید میں اہم ترقی ہوئی ہے۔ فوجی سب کمیٹی ان حدود پر رضامند ہوگئی ہے جہاں تک جاپانی افواج کو مکمل انخلا تک ہٹ جانا چاہیے۔ ... کی کامیابی اس امر پر ہے کہ مکمل انخلا کی تاریخ کیا مقرر کی جاتی ہے۔

برطانوی دارالعوام میں ایک بیان میں نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ چین اور جاپان کے درمیان صلح کی بات چیت جاری ہے اور اس میں ترقی ہوئی ہے۔ لیکن ہنوز کئی ایسی باتیں ہیں جن پر سمجھوتہ ہونا ہے طرفین کے درمیان کانفرنس جاری ہے۔

دہلی جیل سے پستول اور گولیوں کی برآمدگی
قیدیوں کے بارک میں پولیس کی آمد

دہلی ۸ اپریل معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل صبح دہلی جیل میں ایک بارک سے تلاشی کے دوران میں اچانک ایک پستول اور چند گولیاں اور ایک چھری برآمد ہوئی بیان کیا جاتا ہے کہ پستول رومال میں لپٹا ہوا زمین میں دفن تھا اور چھری اس کے اوپر دفن تھی جیل کے جمعدار نے مٹی ہٹا کر دونوں چیزیں برآمد کیں اور اس کی اطلاع افسران بالا تک پہنچائی جس پر فوراً ہی پولیس کو اطلاع دی گئی اور بعد دوپہر ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آکر اس بارک کا معائنہ کیا نیز کئی گھنٹہ تک ان قیدیوں کے بیانات لئے جاتے رہے جو اس بارک میں موجود تھے۔

چند روز سے اس بارک میں کانگریس کے کچھ والنٹیر مقید ہیں جنہیں کیمپ جیل سے واپس بھیجا گیا ہے۔ اس سے قبل اس میں ایک یورپین قیدی اور ایک میرٹھ کے مقدمہ سازش کا ملزم بھی رہ چکے ہیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے اس خبر سے جیل میں کافی سنسنی پھیل رہی ہے۔

کلکتہ میں مسلح ڈاکہ
تعاقب کرنے والوں پر گولیوں کے فائر

اگر تولا (تری پورہ) ۷ اپریل۔ آج صبح پانچ بنگالی نوجوانوں کو معہ ایک بھرے ہوئے ریوالور پستول، روپیہ اور نقدی گرفتار کیا گیا ہے گرفتاریاں بانسار میں ایک ساہوکار کے مکان پر مسلح ڈاکہ ڈالنے کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ جب ڈاکہ پڑا تو ... اور دیگر اشخاص نے ان کا تعاقب کیا تو انہوں نے گولیاں چلائیں۔ ان میں سے تین ایک مکان میں پناہ گزین ہو گئے جس پر پولیس اور فوج نے پہرہ لگا دیا۔ دو سائیکلوں پر سوار تھے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔

برمی باغیوں اور فوج میں جنگ
طرفین سے گولیوں کی بارش

رنگون ۷ اپریل۔ تھارادا ڈی میں ایک جنگل میں بجلی کی روشنی دیکھ کر پولیس کے سنتریوں نے الارم بلند کیا جس پر فوج کی ایک پارٹی جنگل میں تلاش کے لئے پہنچی۔ فوج نے باغیوں کے قریب پہنچ کر ان پر گولیاں چلائیں جس کے جواب میں انہوں نے بھی گولیاں چلائیں کچھ دیر بعد باغی جنگل میں فرار ہو گئے تمام رات تلاش کرنے پر بھی ان کا پتہ نہ چلا۔

پارلیمنٹ کے دروازے توڑ ڈالے

سینٹ جان ۷ اپریل۔ نیو فاؤنڈ لینڈ کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے وزیراعظم سر رچرڈ سکوائرز ایوان اسمبلی میں چھپے ہوئے ہیں کیونکہ مجمع پارلیمنٹ کے باہر کھڑا ہوا ہے۔ اس سے قبل فساد ہوا۔ پارلیمنٹ کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دی گئیں مجمع نے وزیراعظم کے خلاف پبلک فنڈ کے غبن کرنے کے الزام کی تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا لیکن حکومت نے تحقیقات سے انکار کر دیا تھا۔

بنگال میں چھ صد انجمنیں خلاف قانون

کلکتہ ۷ اپریل تین مزید انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے اب تک بنگال میں خلاف قانون انجمنوں کی کل تعداد ۶۰۸ ہو گئی ہے۔

کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش

دہلی ۹ اپریل۔ آج چودھری لچھمن سنگھ سب انسپکٹر سی۔ آئی ڈی لیکایک لالہ گلاب چند چوہدری سکنہ محلہ چیرہ خانہ کے مکان پر معہ چند سات سپاہی پولیس گئے اور تین گھنٹے تک تلاشی لیتے رہے معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش تھی مگر کوئی قابل اعتراض شے نہ ملی۔

لارڈ لوتھین کا مجسمہ نکالنے پر سزا

لاہور ۷ اپریل۔ گذشتہ منگل کو کونسل ہال کے باہر لارڈ لوتھین کا ایک پتلا لیکر کھڑے ہونے کے سلسلہ میں جس والنٹیر کو گرفتار کیا گیا تھا اس سے ایک ایک ہزار کی دو ضمانتیں مانگی گئی ہیں بصورت دیگر ایک سال قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔

ایک ہفتہ کی ہڑتال منائی جائیگی

مدراس ۷ اپریل۔ ... تنے ولی سے ایک تار ... دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ اس سزا یابی پر شہر میں ایک ہفتہ کی ہڑتال کی جا رہی ہے۔

بدیشی پارچہ فروشوں کے جنازے نکالے گئے

کانپور ۷ اپریل۔ آج غیر ملکی پارچات کے سوداگروں کے دو نقلی جنازے نکالے گئے جنازے کے ساتھ مجمع ہو گیا۔ کانگریسی نعرے لگائے گئے پولیس نے مجمع کو منتشر کیا اور گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

ٹرین میں ایک مسلح بنگالی کی گرفتاری

کلکتہ ۷ اپریل۔ کل بھوانی پور ریلوے اسٹیشن پر پہنچی بعوض ... کو جو دینندر ناتھ رائے ساکن باک ... ضلع فرید پور کا بیٹا ہے پارتی پور مسافر گاڑی میں بلا لائسنس کے چھ نالی والے ریوالور اور چھ کارتوس کے ساتھ سفر کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ دو دیگر اشخاص جو اس کے ساتھی تھے فرار ہو گئے۔ ان پر بھی بلا لائسنس کا ریوالور رکھنے کا شبہ تھا۔

اٹلی میں ایک لیڈر کو بیس سال کی سزا

اٹلی ۷ اپریل۔ ۲۲۔ اطالوی باشندوں پر اشتراکی جماعت پیدا کرنے کی سازش کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا اس جماعت کے لیڈر کو بیس سال کی سزا دی گئی ان کے علاوہ دو آدمیوں کو چودہ سال اور بارہ سال کی سزائیں دی گئی ہیں۔ بقیہ کی سزائیں سات سال سے ایک سال تک ہیں۔

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض اعراب دیکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب لکھ کر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ جو تحت لفظی بھی ہے اور با محاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور تصوف کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے جا بجا مفصل بحث کر کے مشکل اور نا سمجھ میں آنے والے شعر کے اصل مفہوم کو ظاہر کر دیا ہے۔ غرضیکہ مثنوی شریف کی یہ شرح آجتک کی تمام شائع شدہ شرحوں سے اعلیٰ اور عمدہ اور بہترین ہے ملک کے نامور اخبارات اور مشہور علمائے دین اور بزرگان کرام نے اس شرح کو نہایت پسند کیا ہے لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ قیمت حصہ اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ حصہ دوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ سوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ چہارم دو روپے آٹھ آنہ حصہ پنجم دو روپے آٹھ آنہ۔ مجلد ...

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ: اس شرح کو بہت پسند فرما کر ناظرین الجمعیۃ کو اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے

ملنے کا پتہ
محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

بچوں کی عیدی

عید کے روز حقیقی اور اعلیٰ مسرت حاصل کرنے کے لئے
بچوں کو خوش کیجئے
اپنے پیارے بچوں کے لئے
دھاتی کھلونے
مہذب اور ترقی یافتہ ممالک کے بچے
انہیں کھلونوں سے اپنا دل بہلاتے ہیں
صرف ڈیڑھ روپیہ میں
S. A. H. KHORSHID & Co
AMRITSAR (PANJAB)

قلمی نایاب کتابیں

مسلمانوں کے تمام علمی ذخیرے نیست و نابود ہوتے جا رہے ہیں اور اسلامی علوم اور اسلامی کتابیں رفتہ رفتہ ضائع ہو رہی ہیں کون مسلمان ...
محمد احتشام الحسن (مولوی فاضل)
کتب خانہ فیضی بستی حضرت نظام الدین اولیا دہلی

نوٹس

ہم نے اپنے ایجنٹ ایس۔ ایم علی کو ۲۶ فروری ۱۹۳۲ء سے بذریعہ نوٹس کے علیحدہ کر دیا ہے۔ لہذا پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب ایس ایم علی کو آرڈر اور ایڈوانس نہ دیں۔ ورنہ وہ ایڈوانس وغیرہ کے ذمہ دار ہوں گے۔ فقط
میکسن اینڈ کو کانپور

گلدستہ قاسمی مفت

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

مقویات سراج عالم

وید شاستری سراج الحق حکیم ... کاٹھیاواڑ

ڈیرہ دون کے تحفے

ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔
منیجر ڈیرہ دون دہلی رائس ... ڈیرہ دون

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

راؤ راجہ صاحب سیکر کو نیک مشورہ

قارئین کو یاد ہوگا کہ ۲۱ مارچ کو مولانا محمد عرفان صاحب مسٹر ینگ کی چٹھی کے ہمراہ دہلی جا کر راؤ صاحب سیکر سے ملے تھے تاکہ رام گڑھ کے تصفیہ کا خاتمہ ہو جائے اور مولانا موصوف نے اعلان کیا تھا کہ راؤ صاحب نے ایک ہفتہ کا وعدہ کیا ہے کہ مسجد کی شہید شدہ دیوار بنانے کی اجازت دیدیں گے اور دوسرے مطالبات بھی پورے کئے جائیں گے مجھے تو پہلے ہی یقین نہ تھا کہ یہ وعدہ پورا ہوگا مگر مولانا محمد عرفان کی اعتماد تھا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ایک راؤ جھوٹ نہیں بول سکتا وہ ضرور اپنے وعدے کو ایفا کریں گے۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ اس کے بعد ہی ہندو اخبارات میں مسلمانان رام گڑھ کے نام سے گمراہ کن پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا کہ رام گڑھ کے تصفیہ کا فیصلہ ہو گیا مولانا محمد عرفان صاحب نے یاد دہانی کی تار دئے مگر راؤ راجہ صاحب نے خیال ہی خراب نہیں کیا۔ اور تار کا جواب دینا بھی گوارہ نہیں کیا مجھے تعجب ہے کہ راؤ صاحب سیکر کو کونسی ایسی مخفیہ طاقت پر گھمنڈ ہے کہ جس کی وجہ سے نہ آپ کو مہاراجہ صاحب جے پور کے فرمان کا پاس ہے اور نہ مسٹر ینگ کی سفارش کا لحاظ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھکرا کر کشمیر کی طرح خطرناک کھیلنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ میں پھر نہایت نیک نیتی کے ساتھ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس خطرناک کھیل کو نہ کھیلیں بلکہ اپنی مسلم رعایا کے ساتھ انصاف و رواداری کا برتاؤ کر کے فوراً مسجد کی دیوار بنانے اور جملہ جائز مطالبات پورے کرنے کا حکم دیں۔ ورنہ مسلمانان ہند اپنے غریب بیکس بھائیوں اور اپنے مذہب کے لئے کسی بڑے سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کرینگے اور اس وقت ریاست جے پور کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ابھی وقت ہے کہ میرے نیک مشورہ پر غور فرمائیں۔

محمد اسحاق وزیر اجمیر شریف

بھاگلپور کے یتیموں کی التجا

سنت ابراہیمی اور اسلام کے بیرو انتہائی قربانیوں کا مقصد صرف گائے و بکری کا ذبح کرنا نہیں ہے بلکہ ہر سال اس تقریب سے اسلام اور قوم کے لئے سرفروشی اور ایثار کی تعلیم مقصود ہے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا یتیم بچے جن کے سر سے ماں باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ سرور دو عالم کی اس بیکس امت و اسلام کی امانت جن کا آج سوائے تمہارے کوئی ذمہ دار اور محافظ نہیں ہے ان کو عیسائی اور آریہ اچک لینے پر تلے ہوئے ہیں بھاگلپور میں اسلامیہ یتیم خانہ قائم کرنے کا اصل مقصد یہی ہے کہ یتیم و لاوارث مسلمان بچوں کو آریہ و عیسائی خطرے سے بچایا جائے اس وقت یتیم خانہ میں بیس یتیم کی پرورش حفاظت اور تعلیم ہو رہی ہے پچاسوں یتیموں کی داخلہ کی درخواستیں داخلہ کے لئے آچکی ہیں قلت سرمایہ کی وجہ سے داخل نہیں کیا جا رہا ہے مسلمانوں کا مذہبی و قومی فرض ہے کہ ان معصوم بچوں کی آئندہ زندگی کو خطرے سے بچائیں آپ ہی انصاف فرمائیے کہ ان یتیموں سے بڑھکر قربانی کی کھال کی قیمت کا کون زیادہ مستحق ہو سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا وکافل الیتیم فی الجنۃ میں اور یتیم کی کفالت اور مدد کرنے والے دونوں ایک ساتھ جنت میں ہونگے۔

عتیق احمد ندوی سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ بھاگلپور

مفتی ہند کی گرفتاری پر سرحد میں احتجاج

بتاریخ ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۳۲ء بمقام اوتمان زئی بعد نماز ظہر جمعیت علمائے افغان کے جمعیت عاملہ کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں:۔

(۱) جمعیت علمائے افغان اعلان کرتی ہے کہ یہ جمعیۃ جمعیت علمائے صوبہ سرحد سے علیحدہ ہے۔

(۲) یہ جمعیۃ مفتی الہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری و سزایابی اور حضرت ناظم مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری اور دیگر علمائے کرام کی گرفتاری پر اظہار ... کرتے ہوئے جناب صدر صاحب و ناظم صاحب کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ حق تعالیٰ ان بزرگان دین کو اس مصیبت عظمیٰ پر اجر جزیل مرحمت فرما دے۔

(۳) جمعیت علمائے افغان گورنمنٹ کے اس غیر منصفانہ رویہ پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ اس نے مولانا عبدالدشاہ صاحب مازارہ و دیگر اکابر علماء کو سی کلاس میں رکھا ہے۔

خلیل الرحمن ناظم جمعیت علمائے افغان۔ اوتمان زئی

حکومت سرحد سے عامۃ المسلمین کے اہم مطالبات
محاکم شرعیہ کے قیام کی ضرورت

یکم اپریل ۱۹۳۲ء بروز جمعۃ المبارک صوبہ سرحد کے مندرجہ ذیل مواضعات پر سدی تور ڈھیر سنگانوی کلی متصل ہزارہ خادی کلی ڈھنڈ اوگیر شاہ ابڈ ذن وغیرہ میں بعد نماز ہر ایک گاؤں کے پیش امام صاحب نے مسلمانوں کے موجودہ مصائب پر تبصرہ کر کے پرمعنی تقریریں فرمائیں جس سے حاضرین متاثر ہوئے جس کے بعد ہر گاؤں کے مقررنے اپنے تقریر میں مولانا محمد شعیب ناظم جمعیۃ علماء میرہ و بالیٹری کی تجویز کی مطابقت میں ذیل کے مطالبات پیش کئے۔

(۱) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے نہایت پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبہ کے جدید اصلاحات کے دوران میں محاکم شرعیہ قیام کے حق کو تسلیم کیا جائے تاکہ سرحد میں مذہبی احکام کا نفاذ ہو سکے۔

(۲) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک نشست نمایندہ جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کو دی جائے۔ تاکہ وہ مذہبی اور سیاسی نقطہ نظر کو پیش کرتا رہے۔

دار العدل قائمقام ناظم جمعیۃ علماء میرہ

عربی امتحان دینے والے طلباء کو اطلاع

جو امیدوار طلباء امسال منشی، کامل، مولوی اور عالم کے امتحانات میں شریک ہونا چاہیں اور مدرسہ عربیہ جلال پور کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔

۱۰ ذی الحجہ تک ذیل کے پتہ پر درخواستیں ارسال کریں قیام و طعام کا کفیل مدرسہ ہوگا۔

امیدوار کو درخواست میں اپنی زیر درس کتابیں اور سند ضرور درج کرنا ہوگا۔

محمد جمال احمد ناظم مدرسہ عربیہ جلال پور فیض آباد

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ہم باآواز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہرا پن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلا دیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور بیٹ بہرا پن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو ... ٹھگ اور مکاروں سے بچنا آپ کا فرض ہے آرڈر کے وقت اپنا پتہ صاف صاف لکھئے

بیٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، زخم، کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے، بھنبھنی، ناسور، کیڑے پڑ جانے، اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے، پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب و اکسیر العطاء دوا

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے،

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

ہماری سرمہ ضعف بینائی، سرخی، دیرینہ ککرے، ناخونہ، دھند، جالا، پھولا، پڑبال ... کی خاص دوا ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں قابل استعمال ہے فی شیشی چار آنے (۴ر)

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

حافظ محمد حمید ہاشمی تاجر کتب کوچہ چیلان دہلی

مصر کے حجاز شام اور ہند کے علماء کی حیرت انگیز تعلیمی ایجاد
ایک مہینہ میں عربی آجائیگی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

انگلش ٹیچر کے مطالعہ کے بعد ایک ماہ میں خود بخود بلا استاد کی مدد کے انگریزی ... سکتی ہے جو ضرورت کے لئے بالکل کافی ہے آپ کو اخبار پڑھنا آجائیگا ...
منیجر مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ
منیجر حافظ بک ڈپو شیرانوالہ گیٹ لاہور

جنت کا نمونہ

پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

عروس و نوشاہ	دلہنوں کی کانفرنس	اختر دلہن کی ڈائری
سہیلہ دلہن کی ڈائری	افنر النساء	عہد شباب
مردانہ امراض	...	زنانہ امراض

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

انسانی کمزوری کا مجرب علاج

طلاء اکسیر
منیجر دواخانہ ... جمال پور ...

تعلیم یافتہ مسلمان بیکاروں کی ضرورت

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے ... مقوی طلاء ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم - ۵ - ۹ - ۱۳

۱۶ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ (") ...

ایک کالم (") ...

½ کالم (") ...

¼ کالم (") ...

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ...

ششماہی ...

سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ...

ششماہی ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۸

معاصرین کے افکار و آراء

عید اضحیٰ اور نئے کپڑے (مدینہ)

عید اضحیٰ آرہی ہے اور ہمارا قیاس ہے کہ مسلمان نئے ملبوسات بنوانے میں مصروف ہونگے اس موقعہ پر ہم اپنے ناظرین محترم کی خدمت میں چند ایسی گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں جو اسراف کے سلسلے کی ہیں اور جن سے ہمارا کوئی ذاتی فائدہ وابستہ نہیں ہے۔

موجودہ زمانے میں ملک کی عام اقتصادی حالت نہایت مخدوش ہے تنخواہوں میں تخفیف ہو رہی ہے۔ آسامیاں کم کی جا رہی ہیں۔ ... کی حالت خراب ہے۔ ملکی تحریک ... تجارت کا کاروبار ... مزدوریاں کم ہوگئی ہیں ... ہر ہندوستانی آمدنی میں کمی محسوس کر رہا ہے اور مسلمان بالخصوص بیحد اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہیں ان حالات میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی اقتصادی بہتری کی کوشش کرے۔ ... تقریبات کے موقعہ پر مسلمان عام الناس زیادہ فراخ حوصلگی کا ثبوت دینے میں ... حالانکہ ان کو سب سے زیادہ ضبط کرنی چاہئے۔ اسلامی تقریبات عیاد اور رضا جوئی الٰہی کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ فضول خرچی، لہو ولعب اور تباہی کیلئے وضع نہیں کی گئیں۔ ہر مسلمان جس کے کانوں تک یہ آواز پہنچے اس پر خود عمل کرنے کی کوشش کرے۔ اور دوسرے بھائیوں تک پہنچائے اور وہ یہ ہے کہ

(۱) عید اضحیٰ کے موقعہ پر حتی الوسع نئے کپڑے نہ بنوائے جائیں۔

(۲) اگر نئے ملبوسات بنوائے جائیں تو اولاً کھدر کے ہوں، دوم سودیشی کم قیمت اور سادہ ہوں۔

(۳) محض نام و نمود کے لئے کوئی پیسہ نہ خرچ کیا جائے۔

(۴) بچوں کو فضول خرچی کے لئے پیسے نہ دئے جائیں۔

مہاسبھائی ہندوؤں کی وطن دشمنی (ہمدم)

ہمارا پختہ یقین ہے کہ مسلمانوں کو اپنی بقاء کے لئے کسی تحفظ کی ضرورت نہیں۔ ہماری رائے میں مسلمانوں کو ہندوؤں سے حقوق طلب نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ہندو ان کے حقوق انہیں ہمیشہ کمزور و مظلوم رکھیں گے لیکن مسلمانوں کا مطالبہ حقوق اتنا عجیب اور مکروہ نہیں ہے جس قدر مہاسبھائی ہندوؤں کا انکار ... عام اسلامی پبلک کو یہ کہہ کر تسلی کر لیتے ہیں کہ ہم اقلیت میں ہیں ... انگریزی اقتدار کم ہوتے ہی ہندو ہمیں پیس ڈالیں گے ... تو پنڈت تعجب انگیز نہیں کیونکہ یہ استدلال بظاہر معقول ہی معلوم ہوتا ہے لیکن مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرنے سے مہاسبھائی ہندوؤں کا انکار ناقابل فہم ہے۔ اتنی بڑی اکثریت رکھنے پر ہندوؤں کے لئے مسلمانوں کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان چند رعائتیں طلب کرتے ہیں تو وہ ہندو نقطہ نظر سے کتنی ہی نامنصفانہ کیوں نہ ہوں، انہیں منظور کر لینے میں ہندوؤں کا آخر کیا نقصان ہے؟ ظاہر ہے کچھ بھی نہیں پھر مہاسبھائیوں کی طرف سے اس تشدد کے ساتھ انکار کیوں ہو رہا ہے صرف اس مقصد سے کہ ہندوستان میں کوئی سیاسی تبدیلی ہونے نہ پائے۔

یکم اپریل کو دہلی میں مہاسبھائیوں اور اسمبلی کے ہندو ممبروں نے جو تجویزیں پاس کی ہیں ان میں سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے آپ کو کانگریس اور گاندھی جی کا حامی اور فرقہ پرستی کا قطعی مخالف ظاہر کیا ہے۔ ... کہ یہ کانفرنس، ہندو اور سکھ فرقوں کے اس اعتقاد کو دہراتی ہے کہ آئین میں کسی طرح کی فرقہ پرستی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر فرقہ پرستی واقعی بری چیز ہے تو پھر اس مہاسبھائی کانفرنس کی تجویزوں کو کیا نام دیا جائے؟ یہ تجویزیں اگر مجسم فرقہ پرستی نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟

بازار کی تلاش (ملت)

حکومت برطانیہ ہمیں بار بار یہ یقین دلا رہی ہے کہ ہندوستان میں اب جو دور آنے والا ہے وہ اس قسم کا ہوگا کہ ہندوستان خود اپنے اوپر حکومت کرسکیگا مجوزہ دستور اساسی بھی اس وقت زیر غور ہے اور مختلف کمیٹیاں سرگرم کار ہیں۔ ان حالات میں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان کو بیرونی اور خارجی تجارت کے معاملہ میں کسی مخصوص اصول ...

... کے مطابق کسی سمجھوتہ کا پابند کردینا کیونکر اور کس طرح جائز ہے؟ تا وقتیکہ سرکاری اختیارات منتقل ہو کر ہندوستانیوں کے ہاتھ میں نہ آجائیں، جن کے منتقل کئے جانے کا خیال ہے۔ ہندوستان کو اس قسم کے کسی سمجھوتہ کا پابند کردینا بالکل عبث ہے، ہمیں اندیشہ ہے کہ جب یہ اختیار منتقل ہو کر ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آئے گا تو ان سمجھوتوں کا قائم و برقرار رہنا ناممکن ہوگا۔ کوئی ہندوستانی حکومت جسے ہندوستان کے حقیقی مفاد کا کچھ بھی خیال ہوگا بیرونی تجارت اور بدیشی اشیاء کو اپنے ملک میں دوسروں کے مفاد کے لئے رائج کرنے پر مشکل تیار ہوگی جس وفد کے ارکین کو حکومت نے اپنی مرضی کے مطابق نامزد کیا ہو اس سے اس قسم کی توقع رکھنی بالکل فضول ہے کہ وہ اوٹاوا کانفرنس میں کوئی بات طے کرنے میں اس نقطۂ خیال کو پیش نظر رکھے گا۔ جہاں تک ہندوستان کی رائے عامہ کا تعلق ہے۔ اگر ان کے سامنے اس صورت حال کو پیش کیا جائے تو وہ بمشکل سلطنت برطانیہ کے مختلف مقبوضات کی تجارت کے لئے اس قسم کی امتیازی خصوصیت منظور کرنے پر رضامند ہوں گے۔ برطانوی مقبوضات اور نوآبادیات میں ہندوستانیوں کے ساتھ عام طور پر جو برتاؤ کیا جاتا ہے وہ بالکل ظاہر ہے۔ ہر جگہ ان کے ساتھ سختیاں کی جاتی ہیں ہر جگہ انہیں نقصان پہنچایا جاتا ہے اور ہر جگہ ان کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ کیا ان حالات میں ہندوستان ان ملکوں کے مال کو خوشی خوشی خریدنے پر تیار ہو سکتا ہے اور کیا ہندوستان میں ان کے لئے واقعی کوئی بازار مل سکتا ہے؟

حکومت ہند کے نام (تاج)

جب کوئی تکدر نہ طبیعت میں رہا

کیوں جذبۂ صلح قید مدت میں رہا

ضد دونوں طرف یونہی رہی گر قائم

کیا فرق حکومت و رعیت میں رہا

لارڈ لوتھین کی توقعات (حقیقت)

انڈین فرنچائز کمیٹی (حقوق رائے دہندگی) کے صدر لارڈ لوتھین ایک نہایت روشن خیال، ہمدرد اور شریف انگریز ہیں جس کا انہوں نے متعدد مواقع پر ثبوت دیا ہے چنانچہ حال میں بمقام دہلی لارڈ موصوف اور فرنچائز کمیٹی کے دیگر ممبران کے اعزاز میں ... نے ایک پارٹی دی تھی جس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ لوتھین نے کہا کہ کمیٹی کے کام سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ رائے میں اختلافات کے باوجود انگریزوں اور ہندوستانیوں کے لئے مل کر کام کرنا ممکن ہے۔ بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ جب سمجھوتہ نزدیک تر ہوتا ہے تو ایک مسئلہ میں مشکل نظر آتی ہے۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ہندوستان میں بھی یہ حال ہے۔ آج کل ہندوستانیوں کے جذبات بہت ہی تلخ ہیں یہ ہی وہ وقت ہے جب کہ لوگوں کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہے اور لوگوں کے حالات تبدیل کرتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہماری کمیٹی ان اختلافات کو سمجھوتہ تک پہونچا دے گی جب وہ دن آجائیگا کہ فیصلے ہو جائیں گے، تو ہندوستان آرام سے سانس لیگا اور عملی طور پر آئینی کام شروع کریگا۔ خدا نے چاہا تو کمیٹی جلد ہی کسی سمجھوتہ پر پہونچ جائے گی۔ ہماری دلی تمنا بھی یہ ہے کہ انگریزوں اور ہندوستانیوں میں جو شدید مخالفت پیدا ہوگئی ہے وہ دور ہو جائے اسی میں ہندوستانیوں کے لئے راحت و سکون ہے۔

لنکاشائر کی حالت (راین)

ہندوستان میں لنکاشائر کی تجارت پارچہ کا مستقبل وحال دونوں مشکلات سے خالی نہیں کیونکہ جب ایک بیدار ملک میں جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہتا ہو غیر ملکی مال کی کھپت کی گنجائش نہیں رہتی۔ گزشتہ جنگ کے بعد سے ہر ملک اپنی اقتصادی بہتری میں مصروف ہے اور ماہرین تجارت کا اندازہ ہے کہ یہ آثار ہندوستان میں کافی جامہ پہن چکے ہیں۔ اور یہاں بھی سودیشی اشیاء کی جانب ایک عام رغبت پائی جاتی ہے۔ ہندوستان و برطانیہ کے کشیدہ تعلقات نے بھی لنکاشائر کی تجارت پر برا اثر ڈالا ہے اور جاپانی کپڑے کی ارزانی نے تو لنکاشائر کے لئے ہندوستانی بازار تقریباً بند کر دیئے ہیں مستقبل کے متعلق یہ کہنا یقیناً درست ہے کہ خواہ کسی قسم کا آئین ہندوستان کو ملے گروہ ایسی صنعت یا ریچہ کے فروغ کیلئے حفاظتی محصول کی گنجائش رکھیگا اور لنکاشائر کی صنعت پر ایک سخت ضرب پڑیگی۔ ... لنکاشائر کا مستقبل، ماضی کی مانند لنکاشائر کے لئے بہتر نہیں۔

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

تمام یورپ میں بیکاروں کی تعداد

۱۹۳۰ء کے بعد بیکاروں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ

گزشتہ چند ماہ میں انٹرنیشنل لیبر آفس سے جو اعداد و شمار دستیاب ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۳۱ء میں بیکاروں کی تعداد میں عالمگیر ترقی ہوئی ہے۔ ان فراہم شدہ اعداد و شمار سے بیکاروں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ ایسے ملک بھی ہیں جہاں بیکاروں کی تعداد درج رجسٹر نہیں کی جاتی اس لئے یہ یقین کرنا چاہئے کہ ذیل کے اعداد و شمار بیکاروں کی اصل تعداد سے کم ہیں جو دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ذیل کے اعداد و شمار تین طریقوں سے حاصل کئے گئے ہیں، اول ان بیمہ کمپنیوں سے جن میں بیکار آکر اپنا بیمہ کراتے ہیں، دوسرے ٹریڈ یونین سے اور تیسرے بیکاروں کے محکمہ نیا دلہ سے۔ ان تینوں ذرائع سے ۱۹۳۱ء میں بیکاروں کے جو آخری اعداد و شمار معلوم ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ ۱۹۳۰ء کے بیکاروں کی تعداد بریکٹ (خطوط وحدانی) میں درج کردی گئی ہے۔

آسٹریلیا - ۳۳۹۹۸۹ (۶۱۲۲۲)	اسٹونیا - ۷۵۵۴ (۵۶۷۵)
بلجیم - ۲۲۸۹۶ (۱۱۵۰۱۶)	فنلینڈ - ۲۱۷۴۴ (۹۳۳۶)
زیکوسلوویکیا - ۳۲۵۱۴ (۹۳۴۷۶)	فرانس - ۲۷۸۴۸۳ (۴۴۷۱۱)
ڈنمارک - ۱۰۵۵۴۲ (۶۰۹۶۱)	آئرش فری اسٹیٹ - ۳۰۴۱۸ (۲۹۷۰۴)
جرمنی - ۱۳۷۱ (۴۸۸۹۹۲۵)	اٹلی - ۱۰۱۵۷۰ (۶۶۳۹۵۶)
برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ - ۲۸۵۴۷۹ (۶۶۲۸۴۷)	لٹویا - ۲۱۹۸۲ (۱۰۰۲۲)
نادرلینڈ - ۱۵۷۹۳۳ (۸۱۲۰۴)	نیوزیلینڈ - ۴۹۱۹۱ (۷۵۹۹)
کناڈا - ۳۵۲۰۶ (۲۸۲۶۶)	ناروے - ۳۴۶۳۶ (۲۸۷۹۶)
ہنگری - ۳۱۱۴۶ (۳۵۵۸۳)	پولینڈ - ۳۲۵۷۸۲ (۳۴۰۷۱۸)
سویڈن - ۷۶۲۱۳ (۵۶۲۷۳)	رومانیا - ۴۹۳۹۳ (۳۶۲۱۲)

ٹریڈ یونین رپورٹ کے مطابق ممالک متحدہ امریکہ میں ایک سال کے اندر بیکاروں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ ۱۹۳۰ء میں دسمبر تک امریکہ کے اندر بیکاروں کی تعداد ۱۴ فیصدی تھی اور ۱۹۳۱ء میں دسمبر کے آخر تک ۲۱ فیصدی ہوگئی۔ امریکن فیڈریشن لیبر کے آخری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں اس وقت بیکاروں کی تعداد (۸۳۰۰۰۰۰) تراسی لاکھ ہے۔

۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء کے موسم سرما میں بیکاروں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے اسکے اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

فرانس ۵۲۳ - نیوزیلینڈ ۵۰۸ - لٹویا ۱۱۶ - بلجیم ۹۸ - نادرلینڈ ۹۴ - فنلینڈ ۷۳ - زیکوسلوویکیا ۵۶ - اٹلی ۵۲ - ڈنمارک ۴۹ - رومانیا ۳۹ - سویڈن ۳۵ - رسٹونیا ۳۳ - ہنگری ۳۰ - کناڈا ۲۵ - جرمنی ۲۴ - ناروے ۲۰ - آئرش فری اسٹیٹ ۱۸ - آسٹریلیا ۱۳ - آسٹریا ۷ - برطانیہ عظمیٰ ۴ (پولینڈ کے اندر بیکاروں کی تعداد میں ۴ فیصدی تخفیف ہوئی ہے) مگر اس فہرست میں روس کے بیکاروں کی تعداد ظاہر نہیں کی گئی۔

دنیا کا سب سے بڑا قیمتی تاج

لندن کے ایک جوہری کی دوکان پر پولیس کا پہرہ

لندن میں ایک سنار کی دوکان پر پولیس کا زبردست پہرہ لگا ہوا ہے اور وہ اس کی رات دن حفاظت کر رہی ہے۔ جو شخص دوکان میں داخل ہوتا ہے اس کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ دوکان میں دنیا کا سب سے زیادہ قیمتی خزانہ موجود ہے، یا دشاہ انگلستان پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر جس تاج کو پہنتے ہیں۔ اس کی مرمت مشہور جواہرات فن کے استاد سنار کر رہے ہیں۔ ملکہ معظم نے گزشتہ موقعہ پر جب تاج کو پہنا تو آپ نے شکایت کی یہ ٹھیک نہیں بیٹھتا۔ اسلئے اس کو ٹاور آف لنڈن سے جوہری کی دوکان میں محافظ گارڈ کی نگرانی میں پہونچا دیا گیا۔

یہ تاج تمام دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی و خوبصورت ہے ایک جوہری نے ابھی حال میں کہا تھا کہ کھلے بازار میں اس کی قیمت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ اگرچہ یہ تاج ملکہ وکٹوریہ کے لئے ۱۸۳۸ء میں بنایا گیا تھا مگر اس کے جواہرات بہت قدیم ہیں جواہرات میں چھوٹی مرغی کے انڈہ کے برابر "ملکہ سیاہ" کا ایک یاقوت ہے جو پانچ سو برس کا پرانا ہے۔ اس میں سٹار آف افریقہ کا ایک نیلم ہے جس کا وزن ۳۰۹ قیراط ہے۔ ان کے علاوہ ملکہ الزبیتھ کے کانوں کا موتی اور ایڈورڈ مقر کا نیلم بھی ہے جنہوں نے تاج کو تمام دنیا میں بے مثل بنا دیا ہے۔ اس تاج میں بڑے پتھروں کے علاوہ چار یاقوت، سولہ نیلم ۲۷۷ موتی ۲۷۸۳ جواہر اور گیارہ زمرد ہیں۔

روس میں خواتین کی اخلاقی برتری

ایک انگریز خاتون کے مشاہدات

سوویٹ روس باوجود شادی اور طلاق کے کمزور قوانین کے امریکہ کے باشندوں کی نسبت زیادہ بااخلاق ہے۔ "جان لنڈن مالامتھ" نے ان لوگوں کو یہ جواب دیا ہے جو موجودہ روس کے خلاف دنیا کو غلط فہمیوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ مسز مالامتھ نے خود روس جاکر وہاں کے شادی بیاہ اور طلاق کے واقعات کو دیکھا ہے اور کئی ماہ تک وہ ماسکو میں قیام پذیر رہی ہے۔

مس موصوفہ کہتی ہے کہ روس میں وحدۃ ازدواجی کا دور دورہ ہے اور طلاق کی آسانیوں نے نہ تو گھر بار کے نظام کو خراب کیا ہے اور نہ اس نے اختلاط کی طرف رہنمائی کی ہے۔ روسی باشندوں میں اوسطاً ایسے لوگوں کی ہے جو نکاح کے عہد پر آخر تک مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ وہ تمام عمر کے لئے صرف ایک عورت سے نکاح کرتے ہیں اور ان سے مساوات کا برتاؤ کرنے میں وہ بخل نہیں کرتے۔

ایک امریکن انجنیر کی بیوی نے روسی باشندوں کے خلاف سخت مضامین لکھے تھے اور ثابت کیا تھا کہ روس میں خواتین کا اخلاقی معیار بہت گرا ہوا ہے۔ اس کے خلاف مس مالامتھ نے اپنے چشمدید حالات سے ان تمام الزامات کی تردید کر دی ہے۔

بیکار نوجوانوں کے متعلق ایک سیاح کے مشاہدات

اسٹیٹسمین کا نامہ نگار مقیم لندن لکھتا ہے کہ موسیو ہمبری بینجنگ ڈائرکٹر آف دی برٹش کوٹن گروانگ ایسوسی ایشن، جو حال میں تین ماہ کا جنوبی سفر کرکے لندن واپس آئے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ سب سے زیادہ قابل افسوس اور دردناک نظارہ جو سفر کے دوران میں دیکھنے میں آیا وہ ان نوجوانوں کی کثرت تھی جو حکومت کے دفاتر اور کاروباری فرموں سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔ ان غریبوں پر تخفیف کا کلہاڑا چلایا گیا ہے حکومت اور دیگر کاروباری محکموں نے ان نوجوانوں کو علیحدہ کرکے اپنی آزادی ضرور حاصل کرلی ہے مگر وہ بیکاری کے عالمگیر اثرات سے خود کو نہیں بچا سکے ان نوجوانوں کی زیادہ تعداد جزائر ملایا میں ملتی ہے جو ربڑ کی کاشت ختم ہو جانے کے باعث بیکار ہوگئے ہیں۔ دوران سفر میں میں نے کسی ایسے جہاز پر سفر نہیں کیا جس میں یہ لوگ تہی دستی کے عالم میں کام تلاش کرتے ہوئے نظر نہ آئے ہوں۔

ضروری گزارش

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوتا ہے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری) مشہدی۔ بنری۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ۔ انگوری۔ چاہ سبز۔ اصلی میوہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں۔ ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے

منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کٹ پیس پارچہ بزازی کی پُر منافع تجارت

ہم سے نہایت رعائتی ہول سیل نرخوں پر ولائتی کٹ پیس ٹکڑہ جات مبارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگا رہے ہیں اس موسم کا تازہ چالان مال نہایت اعلیٰ دلکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کر سکتی ہیں ہماری یکصد روپے کی گانٹھ میں جس میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں ذاتی ضروریات اور اپنے اہل وعیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع رکھ لیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیں۔

امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ بمبئی ۸

نئی دہلی میونسپل کمیٹی

ضرورت ہے

کمشین کی تلاش

سی۔ آئی۔ ڈی لیکایک

باہی پولیس

یونانی ڈسپنسری نئی دہلی کے لئے ایک تجربہ کار اور سند یافتہ طبیب کی جسے اپنے فن میں مہارت تامہ ہونی چاہئے۔ امیدواروں کو حکومت پنجاب کے اعلان نمبر ۲۱۱۷۳ مجریہ ۲۸ اگست ۱۹۳۰ء اور اعلان نمبر ۲۷۵۲۷ مجریہ ۶ دسمبر ۱۹۳۰ء کی تمام شرائط و مقتضیات پر پورا اترنا چاہئے تمام درخواستیں دہلی کے پتہ پر ۱۵ اپریل ۱۹۳۲ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔

جے۔ ای۔ ٹھاکر داس آر۔ ایس۔ پی۔ سی سکرٹری نیو دہلی میونسپل کمیٹی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے جس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے ... ہر حدیث کا اردو ترجمہ ساتھ ہی دیا گیا ہے ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ... ہر حدیث کا ترجمہ ساتھ ہی دیا گیا ہے ... کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب ختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے ... دونوں کتابیں ایک ساتھ طلب کی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ایک عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود رہنا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ۲۰×۳۰ اور ضخامت ۵۲۲ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت وپاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں اور اب ہندوستان بھر میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش اپنے اپنے موقع پر ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائٹیل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زریں بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ ۶/ علاوہ محصول ڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹیل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹیل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصول ڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرتے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے ترجم وتفسیر کی خوبیوں کو ملاحظہ کرکے صرف پسند ہی نہیں فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعائتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مغرب کی جماعت روزہ کے زمانہ میں بکثرت تاخیر کر کے شروع کی جاتی ہے یہاں کے لوگ صرف چھوہارے سے افطار کر کے جماعت شروع کر دیتے ہیں۔

الجواب

استفتاء

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ ہجری

ساردا ایکٹ قانونِ مروجہ کے خلاف ہے

کلکتہ ہائیکورٹ کی ایک تازہ نظیر

ساردا ایکٹ کے اسمبلی میں پیش کئے جانے اور منظور ہونے کے بعد سے اب تک اس قانون کے خلاف جو احتجاج کیا جا چکا ہے اس نے پوری طرح یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر کسی مسئلہ پر مسلمانوں کا کامل اتفاق ہو ...

کلکتہ ہائیکورٹ کے جس فیصلہ کا ہم نے ذکر کیا ہے اسے ہم اپنی اشاعت مورخہ ۱۳ اپریل میں شائع کر چکے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص مسمی ... نے اپنی چودہ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کرنے کا ارادہ کیا ...

کلینسی کمیشن کی رپورٹ

ریاست کشمیر کی نام نہاد گول میز کانفرنس ختم ہو چکی ہے اور اخبار اسٹیٹسمین نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۲ اپریل میں کلینسی کمیشن کی رپورٹ کے متعلق جو پیشگوئی شائع کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن مذکور نے ریاست کی اسمبلی کی سفارش کی ہے جو حسب ذیل تعداد پر مشتمل ہو جائے۔

منتخب شدہ:-

مسلمان	۲۰	
ہندو	۱۱	۳۳
سکھ	۱	
بودھ	۱	

نامزد وہ:-

صوبہ سرحد کے انتخابات

مسلمانوں کی عید

عید اضحیٰ قریب آگئی ہے۔ کیا ہمیں امسال یہ امید رکھنی چاہیئے کہ مسلمان اپنی ایثار و قربانی کی روایات کو زندہ کرنے کے لئے اسلام کا بہترین نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے اور ان زرق برق پوشاکوں کو ترک کر کے جنہوں نے انہیں مفلس و نادار بنا دیا ہے اور جن کی بدولت ان کی قوت عمل مفقود ہو گئی ہے صرف کھدر اور گاڑھے کا موٹا لباس پہنیں گے جو کسی زمانے میں ان کی قومی خصوصیات میں داخل تھا۔ اگر اب بھی مسلمان یہ نہیں کر سکتے اور دنیا کا انقلاب ان کی آنکھیں نہیں کھولتا تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کیلئے اس سے بھی زیادہ برا وقت آنے والا ہے جس کی وہ آئے دن شکایت کرتے ہیں اور جس کے علاج پر انہوں نے کبھی غور نہیں کیا ہے۔

اجمیر کی خلافت کانفرنس

حضرت مولانا معین الدین صاحب کی رائے

اجمیر ۱۱ اپریل۔ مولانا شوکت علی کی تحریک پر یہاں آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقد کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ اجلاس مئی کی کسی تاریخ کو منعقد ہوگا۔ لیکن باشندگان اجمیر اجلاس مذکور کی کامیابی کے متعلق متذبذب ہیں۔ حتیٰ کہ مولانا معین الدین صاحب بھی جن کا مقامی مسلمانوں پر بہت زیادہ اثر ہے اس اجلاس کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ ان کی رائے میں اس اجلاس کے انعقاد سے فرقہ وارانہ کشمکش اور تلخیاں پیدا ہونگی حالانکہ اس وقت ہندوستان کے تمام فرقوں میں یگانگت کی سخت ضرورت ہے۔ مولانا معین الدین صاحب مسلمانوں کی قوم پرور جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور جمعیۃ علماء ہند کے سابق صدر ہیں۔

کانگریس کا اجلاس

مولانا عرفان صاحب کی تردید

ہم نے اجمیر کانفرنس اور مولانا شوکت علی کے متعلق نامہ نگار بمبئی کا جو مراسلہ شائع کیا تھا اس کو پڑھ کر بمبئی سے مولانا محمد عرفان صاحب نے ہمیں کراچی سے ایک خط تحریر فرمایا ہے ...

تبلیغ مذہب کے ناجائز طریقے

بقائے حیات اور فلاح انسانی کا حقیقی راز

انفرادی اور اجتماعی تعمیر میں قربانی کی ضرورت

قربانی کے نہایت اعلیٰ سبق

مسائل قربانی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ریف کے قائد اعظم سیدی عبدالکریم غازی

نپولین بونا پارٹ کے درجہ کا عظیم انسان

غازی موصوف کی سوانح حیات پر ایک فرانسیسی کا تبصرہ

سلطان حجاز سے ایک امریکن سیاح کی گفتگو

مغربی تہذیب سے سلطان کی نفرت و عداوت

"میں یورپی تہذیب کو حجاز میں داخل نہیں ہونے دونگا"

اطالوی حکومت کو ہوش آرہا ہے

جاوا میں عرب کانفرنس کا اجلاس

[illegible]

دار الحکومت سے

دہلی میں قومی ہفتہ کا جلوس

ستیہ وتی۔ مسز طاہر محمد اور ۱۷ اشخاص گرفتار

دہلی ۱۳ر اپریل۔ کل قومی ہفتہ کا آخری دن تھا دہلی میں یوم جلیانوالہ منایا گیا اور صبح متعدد رضاکار پکٹنگ کرنے کے لئے بازار گئے اور سب بند کرنے کا مطالبہ کیا ... شام کو چھ بجے ستیہ وتی اور مسلم خاتون مسز طاہر محمد کی سرکردگی میں ایک جلوس نکالا گیا ... دونوں خاتون سے جھنڈے چھیننے کی کوشش کی ... جلوس منتشر کر دیا گیا ... گرفتار کرلئے گئے۔

سپاہی پر حملہ کرنے کا مقدمہ

مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ سرجن کی شہادت

رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

چھ چھ ماہ قید سخت

مسجد کمپنی باغ متصل کوچہ قابل عطار میں

نماز عید الاضحی

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دہلی جیل سے تبادلہ

مولانا احمد سعید صاحب کو ملتان جیل بھیجدیا گیا

دہلی میں مزید ایک ماہ کیلئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

اعلان تعطیل

چونکہ عید الاضحیٰ کے اجلال واحترام میں دفتر الجمعیۃ تین دن کیلئے بند رہیگا لہذا ۲۰ر اپریل ۱۹۳۲ء کا پرچہ شائع نہ ہوگا قارئین کرام استفادہ فرمائیں۔ (مینیجر)

شادی کے متعلق مولانا شوکت علی صاحب کا بیان

میں اس خبر کو ایک مذاق سمجھتا ہوں

بمبئی سنٹرل اسٹیشنوں پر پکٹنگ

متعدد رضاکار گرفتار

جنرل ڈائر کا جنازہ جلادیا گیا

بمبئی میں جلوس پر لاٹھی چارج

مجلس احرار جموں خلاف قانون قرار دیدی گئی

متعدد دیہات میں تعزیری پولیس کا تقرر

سب انسپکٹر کے مکان پر بم پھینکا گیا

صوبہ سرحد کے انتخابات پر سرخ پوشوں کی زبردست پکٹنگ

انتخاب کے خلاف عورتوں کا مخالفانہ مظاہرہ

مردان میں پولیس پر سنگ باری اور سرخ پوشوں پر گولیاں چلائی گئیں

پشاور ۱۲ر اپریل۔ ... مردان کے حلقۂ انتخاب کے لئے رائے دہی ... اضطراب اور ہیجان کی حالت پیدا ہوگئی ...

پشاور ۱۳ر اپریل۔ مردان میں سرخ پوشوں کی طرف سے سنگ باری ہونے کے باعث پولیس نے مجبور ہوکر اپنی حفاظت کے لئے کئی بار فائر کئے۔ کوئی شخص زخمی نہیں ہوا اور لوگ منتشر ہوگئے۔

بالائی ہند پرستوں کا اجتماع

مدافعت کیلئے ہوائی بیڑہ کی پرواز

ہندوؤں کے ٹھکانے ... پر حملہ کردیا

متعدد مواضعات جلادیئے گئے

شیر کی لڑائی کا اعلان

حکومت کو دھوکہ

یوپی کے محکمہ تار اور ڈاک میں تخفیف

ایک سو افسروں کی برطرفی

افغانستان میں شراب کشید کرنے پر سزا

افغانستان میں سونا اور لوہے کی کانیں

دہلی میں کانگریس کا اجلاس کیسے ہوگا

سکرٹری کانگریس کمیٹی کا بیان

حکومت نے کانگریس کے اجلاس کی اجازت کیوں نہیں دی؟

اجلاس کی مفصل ناقرینی کے پروگرام کی تصدیق ہے

ٹرانسوال کے ہندوستانیوں کو سہولتیں بچائیں

حکومت ٹرانسوال کو ریڈی کا مشورہ

... میں شدید آتشزدگی

... جانور جل گئے

کلکتہ میں ایک سوداگر کا دردناک قتل

قاتل کئی ہزار روپیہ لیکر فرار

حقوق انتخاب کی رپورٹ شائع ہوگئی

الہ آباد کے ہنگامہ کی مزید تفصیلات

تین ہلاک۔ ۶۳ مجروح۔ ۴۵ گرفتار

کرفیو آرڈر کا نفاذ۔ ہڑتال کا پانچواں دن

الہ آباد ۱۰ر اپریل۔ کل اور آج شہر کی حالت حسب معمول ہوگئی ہے۔ ہفتہ کے روز جو ہنگامہ ہوا تھا اس میں پولیس کی گولیوں سے تین اشخاص رام ناتھ برہمن، ترلوک ناتھ کیور اور ایک اور جس کا نام معلوم نہیں ہوسکا ہلاک ہوئے ہیں اور ۶۳ اشخاص کو گولیوں کے باعث زخم آئے ہیں ... ۴۵ اشخاص اب تک بغاوت کے جرم میں گرفتار کئے جاچکے ہیں ...

دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

کانسٹیبل پر بم

موتی لال نہرو کی اہلیہ کو کیسے چوٹ آئی

مجسٹریٹ الہ آباد کی طرف سے تردید

کانگریسی رضاکار نے سیل ٹرین روک دی

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے گئے

حکومت ہند اور قرضہ لینے کی سعی

ڈیڑھ سال قید اور بیس ہزار روپیہ جرمانہ

چلتی ٹرین میں بندوق کے فائر

بمبئی میں پٹھانوں پر حملہ

برطانیہ کو ہمارے حقوق دینے پڑیں گے

معاہدہ وفاداری آئرلینڈ کی توہین ہے

صدر جمہوریہ آئرلینڈ ڈی ولیرا کا اعلان

ڈی ولیرا کو برطانیہ کا جواب

سابق صدر جمہوریہ جرمن کا دوبارہ انتخاب

وان ہنڈنبرگ کامیاب ہوگئے

دو سو آدمی گرفتار۔ ایک اشتراکی ہلاک

کملونوں میں ڈھائی لاکھ پونڈ کی منشیات

مصر میں عیسائی پادریوں کی فریب کاری

حکومت کی طرف سے مسیحی تبلیغ کا سد باب

وزیر اعظم مصر کا اعلان

عیسائیوں کی متعدد فریب کاریوں کے نمونے

وزیر اعظم کی طرف سے پادریوں کی مذمت

ناظم جمعیۃ علماء ترہت کو قید اور جرمانہ کی سزا

سندھ کانفرنس ۲۱ر اپریل کو ہوگی

"سفید فام اقوام کو مار دو"

"اور انجیل کو ترک کردو"

امریکہ میں فاقہ کشوں کی تعداد میں اضافہ

صرف ایک روز میں ۱۸ ہزار پونڈ کا خرچ

شاہ انگلستان کا برقیہ شاہ افغانستان کے نام

سال نو کی تقریب پر پیام تبریک و تہنیت

کشتی الٹنے سے پانچ جانوں کا اتلاف

چینیوں اور برمیوں میں فساد

اماکن مقدسہ کی تعمیر کے لئے مصارف کی منظوری

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری ...

وزیر جمعیۃ علماء ... کرتے رہیں

کھدر کی صنعت کیلئے اسمبلی میں مسودہ قانون

ڈیڑھ سو مکانات نذر آتش

ساہوکار کے گھر پر زبردست ڈاکہ

گھر کے آدمیوں کو زد و کوب کیا گیا

ساہوکار کے مکان پر ایک زبردست ڈاکہ پڑنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ... ڈاکو اس قدر زیورات، بہت سی نقدی اور ایک بندوق لے کر فرار ہو گئے ... ابھی تک کسی ڈاکو کا سراغ نہیں ملا۔

تین لڑکیاں دریا کی نذر

۹ اپریل ... کو مستورات اور لڑکیاں علی الصباح نہانے کے لئے گئیں ... دو چھوٹی لڑکیاں پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گہرے پانی میں چلی گئیں ... تین جانیں اس ندی کی بھینٹ ہو گئیں ... چونکہ پانی بڑا گہرا تھا اس واقعہ سے بڑا صدمہ ہوا۔

ایک کارخانہ میں چیتے کی تشریف آوری

ایک مزدور کو مار ڈالا

کانپور ١١ اپریل۔ آج کانپور میں ... کارخانہ میں سخت سنسنی پھیل گئی

جب کہ ایک چیتے نے ایک مزدور کو مار ڈالا اور دوسرے کو مجروح کر دیا۔ واقعہ یوں بتایا جاتا ہے کہ صبح ... بجے مسٹر ... اسسٹنٹ منیجر کو اطلاع ملی کہ ایک مزدور کو جنگلی چیتے نے مار ڈالا ہے ... چیتا ... جاکر چھپ گیا اور مسٹر ... نے بندوق ... گولیاں چلائیں ... اور وہ وہاں ہی ڈھیر ہو گیا ... معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ جنگلی جانور شہر میں کہاں سے آ گیا۔

گیا میں ایک مجسٹریٹ پر حملہ

گیا ١١ اپریل۔ ... سے اطلاع ملی ہے کہ ... ایک مجسٹریٹ ...

ایک مہینہ میں انگریزی آجاتی ہے

انگلش ٹیچر کے مطالعہ کے بعد ایک ماہ میں خود بخود بغیر استاد کی مدد کے انگریزی آسکتی ہے جو ضرورت کے لئے بالکل کافی ہے آپ کو اخبار پڑھنا آجائیگا آپ انگریزی میں خط و کتابت کر سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے ... قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

... (تفصیل ناخوانا)

پتہ: ... شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ٣٥ دہلی

گلدستہ قاسمی نعت

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

چار نکاح کیجئے

نوٹس

ہم نے اپنے ایجنٹ ایس ایم علی کو ... ١٩٣٢ء سے بذریعہ نوٹس کے علیحدہ کر دیا ہے۔ لہذا پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب ایس ایم علی کو آرڈر اور ایڈوانس نہ دیں ... کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ فقط

میکس اینڈ کو کانپور

... دو دن کے تحفے

... ایجنٹوں کی ضرورت ہے

خلیفہ بیان

... (تفصیل ناخوانا)

ضرغام اللہ خان ...

مرض پائیریا اور دانتوں کے تمام امراض کا علاج

حمیدی منجن سے

... قیمت فی شیشی ٨ ...

منیجر کتب خانہ فیضی پوسٹ جنگپورہ (دہلی)

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

حمائل شریف مترجم

رحمانیہ بک ڈپو دریبہ کلاں دہلی

جب حکیم اور ڈاکٹر جواب دے دیں

جب صحت و تندرستی کی کوئی صورت نظر نہ آئے جب مرض لاعلاج سمجھا جانے لگے اسوقت مندرجہ ذیل ادویہ سے فائدہ اٹھایئے جن کے طلسمی اثر نے ہزاروں مریضوں اور مایوسوں کی زندگی کو بدل دیا ہے۔ یہ تمام ادویہ ان نسخوں سے تیار کی گئی ہیں جو ہمارے خاندان کے صدہا سال کے مجربات ہیں اور جن کی بدولت ہزارہا مریض اسوقت تک تندرست ہو چکے ہیں۔

چاند سا خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا

امید حمل ... (تفصیل)

سفید داغ پانچ دن میں غائب ہو جائینگے

سات روز میں بواسیر کو شرطیہ آرام ہو جائیگا

دمہ ہمیشہ کے لئے جاتا رہیگا

ملنے کا پتہ

حکیم محمد ظہیر علی کلاں سے دہلی

مجسٹریٹ کے مکان میں داخل ہونے کی کوشش

نیوزی لینڈ کے گورنر کا عتاب

وزیر اعظم دار الحکومت سے غائب

امپیریل پبلک خیری اسکول جالندھر کے تقسیم انعامات

... میں سال بھر کے کورس کی تعلیم دی اور سالانہ امتحان دیکر ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو ممتحن کیا ... اسکول کی تعلیمی حالت سے صحیح واقفیت ہو جائے ...

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ عام

تجویز میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے دہلی سے اخراج پر احتجاج کیا گیا ... سابق ناظم جمعیۃ العلماء ہند سہارنپور

(محمد انوار الحق خیری ...)

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی دوا روغن کرامات تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات سے

نیٹ بہرا پن کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو استطاعت ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکاروں ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔ پی)

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش سے ... بچا دے گی۔

گرمیاں آگئیں!

ان دنوں بے چینی اور بے قراری کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست، بدہضمی اور پیٹ کے بے شمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو!

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دیں گی۔ کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔! یہ وقت بے وقت کی تکلیف۔ گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے۔ جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ ایک بڑا ڈاکٹر گھر میں موجود ہے چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کریں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ بہت عجیب چیز ہے۔ ہزارہا استعمال کرنے والوں میں سے چھتیس ہزار کی رائے ہے کہ

امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہیے۔ نہ جانے کسی کو کس وقت ضرورت پڑ جائے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ... جس کو ضرورت ہو منگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں

احتیاط نقلوں سے ...

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا۔ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مقویات سراج عالم

... ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے ... "نمک جالینوس" ... قیمت فی شیشی ... محصولڈاک ... فہرست مع جنتری ١٩٣٢ء مفت منگائیے۔

المشتہر منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

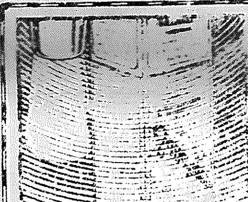

سناٹوجن سے تمام کمزوریاں دور ہوتی ہیں

اپنے جسم میں از سر نو طاقت پیدا کر کے ہی پژمردہ کمزوریوں پر غالب آسکتے ہیں اور دوبارہ مضبوط توانا بن سکتے ہیں اس مقصد کے لئے سوائے سناٹوجن کے اور کوئی خوراک نہیں ہو سکتی یہ خوراک تمام دنیا میں مشہور اور لاثانی ہے۔ سناٹوجن میں ایسے اجزا شامل ہیں جو بیک وقت جسم اور اعصاب کو مضبوط بناتے اور صحت بخشتے ہیں۔

مشہور ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایم۔ ایل پونہ سٹی سے لکھتے ہیں

SANATOGEN

آج ہی سناٹوجن کی ایک بوتل خریدیے ہر دوائی فروش سے مل سکتا ہے

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی

گلستان

کا شگفتہ اردو ترجمہ ... ملاحظہ فرمائیے ... مولانا خلیل الرحمن صاحب سابق ایڈیٹر الخلیل بجنور کی سحر طرازی کا بہترین نمونہ ہے۔ کاغذ دلفریب اور نہایت موزوں کتابوں کے طرز طباعت، کتابت دیدہ زیب سائز سررشتہ تعلیم کی ہر کتاب مجلد ہے

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ نے اس ترجمہ کو بیحد پسند فرمایا ہے ... مطالعہ کی سفارش کی ہے

قیمت ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

منیجر حافظ بکڈپو شیراں والا گیٹ لاہور

مصر کے حجاز شام اور ہند کے علماء کی حیرت انگیز تعلیمی ایجاد

ایک مہینہ میں عربی آجائے گی

... **اتالیق عربی** ...

حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب ... چیلیاں دہلی

جنت کا نمونہ

وہی مرد کما سکتا ہے جس کے مرد اور جس کی عورتیں باہمی معاملات اور طریقہ معاشرت کو اچھی طرح جانتی ہوں اگر آپ بھی اپنی اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی زندگی خوشگوار بنا کر ان کے گھروں کو جنت کا نمونہ بنانا چاہتے ہیں اور ان کے اخلاق کی ایسی اصلاح کرنا چاہتے ہیں جو شادی ہونے کے بعد ان کی گھریلو زندگی کو بہتر بنا سکے تو آج ہی ذیل کی کتابیں منگا کر

پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

عروس و نوشاہ میاں بیوی کے تعلقات پر بہترین اخلاقی کتاب ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات کس طرح مستحکم اور خوشگوار بن سکتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ	**دلہنوں کی کانفرنس** سات دلہنوں کی دلچسپ نصیحت آمیز اخلاق آموز اور حیرت انگیز داستان خود انہیں کی زبان سے عورتوں کی اصلاح کے لئے نہایت مفید کتاب قیمت ایک روپیہ	**اختر دلہن کی ڈائری** سہاگ کی ابتدائی آٹھ دنوں کی پر کیف مکمل داستان جس میں نئے دولہا اور دلہنوں کے لئے بیشمار مفید سبق موجود ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ
سجیلہ دلہن کی ڈائری اختر دلہن کی ڈائری کا جواب جس میں معاشرت کی خرابیاں اور ان کے نقصانات نہایت دلچسپ پیرایہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ	**افزائش نسل** قوموں اور ملکوں کی ترقی کا واحد ذریعہ ہے تندرست اولاد بہت بڑی نعمت ہے اس کتاب کا مطالعہ اس مبارک مقصد میں آپ کی امداد کرے گا۔ قیمت صرف دس آنہ (١٠/)	**عہد شباب** یہ کتاب نوجوانوں کے لئے بہترین مشیر اور کامل رہبر ہے نا عاقبت اندیشی سے بچانے والی اور صنفی کمزوریوں کی اصلاح کرنے والی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ
مردانہ امراض کا مخصوص معالج یہ کتاب صرف مردوں کے لئے ہے اس کا بغور مطالعہ کرنے والا ناشاد نہیں رہ سکتا۔ قیمت صرف ایک روپیہ	محصولڈاک قیمتوں کے علاوہ پورے سٹ کے خریدار کو محصول معاف۔ **ایم اے مجید بلی ماران دہلی**	**زنانہ امراض** کا مخصوص معالج یہ کتاب صرف عورتوں کے لئے ہے ... عورتوں کے لئے یہ کتاب سچی مددگار ثابت ہوگی ... ہر عورت کے لئے ضروری ہے۔ قیمت ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
نصف کالم ...
چوتھائی کالم ...

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۹

معاصرین کے افکار و آراء

ہندو اور مسلمان عورتوں کا فرق

ہندوستانی تجارت کے لئے جاپانی خطرہ

تصفیہ کی گفتگو

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

۱۹ زبانوں میں انجیل کے ترجمے

ہندو مذہب کے متعلق قدیم رسوم و رواج کی تحقیقات

انگلستان میں ڈاڑھی بڑھانے کا جدید شوق

ڈاڑھی والے ہر جگہ عزت پاتے ہیں!

امریکہ میں روحانی بیداری کا مد و جزر

(المائدہ)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ رنگی رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چاء سبز۔ اصلی میوہ خشک میوے اور زنانہ مقرر دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مذکور چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان شیل ایجنسی پشاور

خالص کیسٹر آئل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
Castochem Manfg. Co. (India) Post Box 88 Karachi
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

کٹ پیس پارچہ بزازی کی
پُر منافع تجارت
ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولایتی کٹ پیس ٹکڑہ جات و پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگاتے ہیں اس موسم کا تازہ چالان مال نہایت اعلیٰ ڈیزائن کا آگیا ہے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کر سکتی ہیں ہماری یکصد روپیہ کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع اٹھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیدیں۔
امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ بمبئی ۸

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے جس میں ایسی احادیث درج ہیں جن میں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے۔ مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۔ دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے اس میں احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ ہر حدیث کا ترجمہ بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عمر اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دوسرا ایڈیشن تیار ہو گیا ہے۔ ہر مسلمان کے گھر میں ان دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا ایسا بہترین مجموعہ ... جو حضرات دونوں کتابیں خریدیں گے ان کو ... دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ سعیدیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسی اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد نسرالدین صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ... صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کیلئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو دکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایۂ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین ہلال طبع کرائے گئے ہیں اوپر کہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلال ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور محاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... قسم دوم حاشیہ دار ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۵۰ ہجری

ریاست کشمیر کا طرز حکومت بدلنا چاہئے

مہاراجہ کا اعلان کافی نہیں ہے

گلینسی کمیشن کی رپورٹ ابھی تک ہمارے سامنے نہیں آئی ہے، اور ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ اس رپورٹ کے تمام مندرجات کو پڑھنے کے بعد اس کے متعلق یکجائی مجموعی کوئی رائے قائم کریں لیکن اس دوران میں اس رپورٹ کی سفارشات کے متعلق مہاراجہ کشمیر کا ایک اعلان اخبارات میں شائع ہوا ہے جسے ہم کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔

اس اصول کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو ذبیحہ اور قربانی کی عام آزادی ہونی چاہئے اور کوئی ایسا دن یا تیوہار مقرر نہیں ہونا چاہئے جس پر مسلمان ذبیحہ نہ کر سکیں۔

باشندگان کشمیر کا مطالبہ

ملازمتیں اور ٹیکس

بعد از وقت

اسمبلی کا قیام

مذہبی تحفظ

وزارت کا نظام

ذبیحہ اور قربانی

انجام کیا ہو گا؟

گرفتاریاں

صوبہ سرحد کی نئی کونسل

بمبئی میں فساد

جامعہ ملیہ اسلامیہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

ضروری گزارش

… سفارشات پر مہاراجہ کشمیر کا اعلان

مسلمانوں کے بعض مطالبات کی منظوری

گلینسی کمیشن کی سفارشات پر مہاراجہ کشمیر نے جو اعلان کیا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

سری نگر ۲۰ اپریل۔ مہاراجہ کشمیر نے گلینسی کمیشن کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ ان کے جلد سے جلد نفاذ کا بندوبست کیا جائے۔ مہاراجہ صاحب کا اعلان ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

ملازمتیں اور افسران سے باز پرس

مذہبی مقامات کے تحفظ کا وعدہ

مہاراجہ صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ مقامات مذہبی کی واپسی کے احکام پر نہایت پابندی سے عمل کیا جائے، اور جموں اور کشمیر کے گورنروں کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ وہ ان احکام کی تعمیل کا بندوبست کریں۔

مالیہ

تبدیل مذہب کی اجازت

خدام ریاست سے مراعات

چراگاہوں کے ٹیکس کی منسوخی

محکمہ تعلیم اور زنانہ مدارس

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص جمعیۃ کیلئے)

حجاز مقدس پر فرانس کی نگاہیں

حرمین میں فرانسیسی حجاج کیلئے مسافر خانوں کی تعمیر

ٹیونس کے اوقاف اور حجاز ریلوے کا معاملہ

حکومت فرانس اور الجزائر کے اوقاف

ٹیونس کے اوقاف اور حجاز ریلوے

اجنبی امتیازات کا عذاب

حجاز مقدس میں اخلاقی جرائم ناپید ہیں

اخبار کے نمائندہ سے ینبوع کے قاضی کا بیان

چینی زبان میں قرآن شریف کے ترجمہ کی اشاعت

عراق میں کردی بغاوت دوبارہ شروع ہو گئی

ٹیونس سے ایک عرب کا اخراج

افغانستان میں ریلوے لائن کی تعمیر

معاصر "اصلاح کابل" کا بیان

افغانستان کے تجارتی مرکزوں میں ٹیلیگراف

فلسطین پر یہودی کیوں قبضہ جمانا چاہتے ہیں

ایک عجیب و غریب راز کا انکشاف

مصر سے ایک ملحد کا جامع ازہر سے اخراج

گلابی اردو

مسلمانوں کا سیاہ نفاق

دار الحکومت

دہلی میں تماشیوں کی بھر مار

کانگریس کے اجلاس کے سلسلہ میں پولیس کی سرگرمی

جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر کی تلاشی

ملتان جیل میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

کے نام خطوط بھیجنے والوں کو اطلاع

مولانا عبد الماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی

ملتان جیل منتقل کر دیئے گئے

ہندستانی دواخانہ کے ملازمین کی ہڑتال

سینما تھیٹر، اینٹ اور مسکرات پر ٹیکس

نئے ٹیکسوں کیلئے دہلی میونسپلٹی کا فیصلہ

ستیہ وتی اور بیگم فاطمہ کو سزائیں

جامع مسجد میں مسلمانوں کا جلسہ عام

یوروپین لیڈی سے مولانا شوکت علی کی شادی ہو گئی!

مولانا شوکت علی اور آپ کے فرزند میں زبردست اختلاف

دربار رسالت میں بابائے خلافت کی گستاخی

اپنی شادی کے متعلق مولانا کا بیان

دربار رسالت میں مولانا شوکت علی کی گستاخی

کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی خلاف قانون قرار دیدی گئی

سروجنی نائیڈو قائم مقام صدر کانگریس نظر بند

سروجنی نائیڈو صدر کانگریس نظر بند

کانگریسی ڈپٹی گیٹوں کی گرفتاری

مجلس استقبالیہ کے تمام ارکان گرفتار کر لئے گئے

ریلوے اسٹیشنوں پر نگرانی، پارچہ فروشوں کے نام نوٹس

کانگریس کے اجلاس کو روکنے کیلئے دہلی پولیس کی سرگرمیاں

ایک روز میں دو سو ڈیلی گیٹوں کی گرفتاری

شہر کی ناکہ بندی، اسٹیشن پر زبردست انتظامات

مختلف صوبوں کے نمائندوں کی گرفتاری

اسٹیشن اور ہوٹلوں سے گرفتاریاں

پنڈت مالویہ کی دہلی کو روانگی

آٹھ سو قیدی رہا کر دیئے گئے

سیاسی قیدیوں کیلئے جگہ کی ضرورت

شراب کی فروخت میں حیرت انگیز کمی

حکومت کو ۸۸ لاکھ روپیہ کا خسارہ

شراب نوشی کے خلاف کانگریس کی تحریک کا اثر

الہ آباد میں شراب کے ٹھیکہ کا نیلام

پولیس کے زبردست انتظامات

بمبئی کے باندرہ اسٹیشن پر سروجنی نائیڈو کی گرفتاری

ہار پہنانے والے خدائی خدمتگار بھی گرفتار کر لئے گئے

روس اور جاپان میں جنگ کی تیاریاں

فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی

بمبئی میں باجہ پر ہندو مسلمانوں میں فساد

ایک پٹھان شہید ۲۱ اشخاص زخمی پولیس کے فائر

جانبین کی سنگ باری سے ۴ سپاہی بھی زخمی ہوئے

گلینسی کمیشن کی سفارشات پر مہاراجہ کشمیر کا اعلان

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

رشوت ستانی کا انسداد

گوشت کی خرید اور قربانی

ٹیکسوں کی تنسیخ اور قانون مطالع

جنگلات اور ذرائع رسل و رسائل

غازی عبد الرحمن کا لاہور سے اخراج

صوبہ سرحد میں کونسل کا افتتاح اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر

گورنر، صدر کونسل اور اراکین کا حلف وفاداری

ملک معظم کی طرف سے مبارکباد کا پیغام

سرحدی کونسل میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا قیام

حکومت سرحد کا پہلا وزیر

پشاور کے دیہات پر جرمانے

گورنر کے فقرہ پر قیدیوں کی رہائی

سرحدی علاقوں میں وائسرائے کا دورہ

وائسرائے ہند کی تقریر

جاپانی فوجوں کی نقل و حرکت

مفاہمت کی کوئی امید نہیں

آئرلینڈ کو خراج دینا پڑے گا

ڈی ویلرا کے جواب میں معاہدہ کی اشاعت

آئرش پارلیمنٹ میں حلف وفاداری کی تنسیخ کا بل

مکہ مکرمہ میں ایک لاکھ تین ہزار حجاج کی حاضری

والی حجاز کی طرف سے حجاج کی ضیافت

(الجمعیۃ کے نام حجاز کا خاص تار)

برمی باغیوں کو کالے پانی کی سزا

ایک خاتون کی عصمت دری کی سعی

دو پولیس والوں کا قتل

عراق کے پٹرول کا برطانی کمپنی کو ٹھیکہ

دو سو مربع میل خطہ میں تیل نکالنے کی اجازت

چودھری افضل حق صاحب گرفتار کر لئے گئے

پشاور کے قریب فرنٹیر میل پر بم

تین ہندو نوجوانوں کی گرفتاری

وحشت انگیزی کا اصل سبب

سابق گورنر بنگال کا اظہار خیال

دہلی میں ۹۰ سکھوں کی گرفتاری

دہلی میں سات رضاکاروں کی گرفتاری

بدیشی کپڑے پر پکٹنگ لگانے کا الزام

مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری

فرقہ وارانہ مسئلہ حل کرنے کیلئے شرائط کی پابندی

وزیر ہند کی طرف سے انکار

موتی لال نہرو کے سکریٹری کو سزا

چندر کانت مالویہ کو قید و جرمانہ

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والے پر مقدمہ

وکلا کی ایک انجمن کا قیام

احراری قافلہ کی سزا یابی

پشاور میں دو سو خدائی خدمتگاروں کی آمد

ایک امریکن مشنری کا قتل

تاریخ ہند کے متعلق ضروری اطلاع

گجرات سبھا کا ۳۳ ہزار روپیہ ضبط

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

خضر علیہ السلام مل گئے

یعنی جس طرح ایک پریشان اور راہ گم کردہ انسان کے حق میں حضرت خضر علیہ السلام کا مل جانا مسرت اور شادمانی کا باعث ہو سکتا ہے بالکل اسی طرح رنجیدہ اور فکرمند انسان کے لئے ملا رموزی کی ان کتابوں کا شائع ہو جانا مسرت بخش ہے۔

عورت ذات - تین روپے آٹھ آنہ
لاٹھی اور بھینس - ایک روپیہ چار آنہ
دیوان ملا رموزی - چار آنہ
سوانحعمری ملا رموزی - چار آنہ

ملنے کا پتہ: ملا رموزی - بھوپال

امرت دھارا

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگوا لیں

خط و کتابت کا پتہ: امرت دھارا، لاہور

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

گلستان

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ

منیجر حافظ بکڈپو شیرانوالا گیٹ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

ایک مہینہ میں عربی آجائیگی

مصر کے حجاز شام اور ہند کے علماء کی حیرت انگیز تعلیمی ایجاد

اتالیق عربی

حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب کوچہ چیلان دہلی

مرض پائیوریا اور دانتوں کے تمام امراض کا علاج

حمیدی منجن ہے

منیجر کتب خانہ فیضی پوسٹ جنکپورہ (دہلی)

مقویات سرتاج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اکسیر جذام

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھٹیاہی بھاگلپور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

پٹنہ کے مقدمہ سازش کا فیصلہ

ایک کو سزائے موت پانچ کو کالا پانی

دم گھٹنے سے ۱۷ اشخاص کی ہلاکت

بہار کی ایک کان میں خوفناک حادثہ

کلکتہ کے ہندو مسلم مزدوروں میں فساد

الہ آباد اور بنارس میں لیٹر بکسوں پر آفت

خطوط جلا دیئے گئے، مجسٹریٹ کا بیان

جموں کی طرف جتھوں کی دوبارہ روانگی

سات رضاکار اور دو خواتین کی گرفتاری

ہندوستانی دواخانہ کے ملازمین کی انجمن

امریکہ کا اطالوی قونصل قتل کر دیا گیا

پشاور میں "یوم شریعت" کا شاندار جلسہ

جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی مساعی جمیلہ

مسلمانان میرپور کی مسلم وکلا سے اپیل

مسلم انجمنوں سے قانونی امداد کی درخواست

محمد لطف اللہ جہانگیری مولوی فاضل، فاضل دیوبند

بجنور میں وفد جمعیۃ علمائے صوبہ متحدہ کا خیر مقدم

جب حکیم اور ڈاکٹر جواب دے دیں

جب صحت و تندرستی کی کوئی صورت نظر نہ آئے جب مرض لاعلاج سمجھا جانے لگے اسوقت مندرجہ ذیل ادویہ سے فائدہ اٹھایئے جن کے طلسمی اثر نے ہزاروں مریضوں اور مایوسوں کی زندگی کو بدل دیا ہے۔ یہ تمام ادویہ ان نسخوں سے تیار کی گئی ہیں جو میرے خاندان کے صدہا سال کے مجربات ہیں اور جن کی بدولت ہزارہا مریض اسوقت تک تندرست ہو چکے ہیں۔

چاند سا خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا

امید حمل

سفید داغ پانچ دن میں غائب ہو جائینگے

سات روز میں بواسیر کو شرطیہ آرام ہو جائیگا

دمہ ہمیشہ کے لئے جاتا رہیگا

ملنے کا پتہ: حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

گلدستہ قاسمی

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

تعلیمیافتہ مسلمان بیکاروں کی ضرورت

بیکار مسلمانوں کی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے ایک یونین سر محمد یعقوب ایم۔ ایل۔ اے کی سرپرستی میں قائم کی گئی ہے جس کا مقصد و منشا نوجوان مسلمانوں کی بیکاری کو دور کرنا ہے۔

(آنریری سکریٹری دی مسلم ان امپلائڈ یونین (متصل اڈورڈ پارک دہلی)

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

دہرہ دون کے تحفے

ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

منیجر دون ویلی رائس اینڈ ٹی اسٹور وانسرائے روڈ دہرہ دون

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

ملنے کا پتہ: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی، پوسٹ بکس نمبر ۵ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

يدُ اللهِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳ ۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... سے
ششماہی ... ہے
سہ ماہی ... عہ
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ہے
ششماہی ... ھ
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۰

معاصرین کے افکار و آراء

مولانا شوکت کا مرض مزمن (مولوی)

آج کل مولانا شوکت علی کو "تعاون" کا مرض لاحق ہو گیا ہے اور دنیا کو مبتلائے فریب کرتے کرتے اب آپ اپنے نفس کو بھی فریب دینے میں مصروف ہیں۔ ایک زمانہ تھا آپکی حریت پرستی کی قسم ملک کی در و دیوار کھاتے نظر آتے تھے اور آپ ملک کے جس گوشہ اور جس حصہ میں پہنچتے تھے آپ پر پھول برستے تھے اور اللہ اکبر اور بندے ماترم کے فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا جاتا تھا لیکن ہماری انہی دونوں کھلی آنکھوں نے جنھوں نے وہ پر شکوہ مظاہرہ حریت و احترام دیکھے تھے آج یہ منظر بھی دیکھا کہ آپ ... کیا جاتا ہے اور سرحد کے غیور و بیسور فرزندان توحید آپ کو کہیں نہیں ٹکنے دیتے۔

جب سے آپ انگلستان سے واپس آئے ہیں اس وقت سے تو آپ کی بالکل کایا پلٹ ہی ہو گئی ہے اور آپ ہر جگہ حکومت کے تعاون اور اس کی نیک نیتی کا ڈھول بجاتے پھرتے ہیں اسی ٹیلگوں آسمان کے نیچے اور اسی ہندوستان میں تعلق پسند بھی ہیں اور حکومت کے وفادار بھی لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ علانیہ حکومت سے تعاون کا سبق پڑھائے لیکن مولانا ہیں کہ جا بجا محل و بے محل اور شہر بشہر یہی کہتے پھرتے ہیں کہ دنیائے اسلام کے متعلق انگریزوں کا نقطۂ نگاہ تبدیل ہو چکا ہے اور اب وہ ہر جگہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف اور تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ کاش ایسا ہی ہوتا۔ لیکن توبہ! حکومت اور مسلمانوں کے ساتھ تعاون اسے تو اپنے مفاد سے غرض ہے اور مولانا اس کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ گو تقریباً ہر جگہ ہی آپ کی اس تلقین تعاون پر لے دے ہوئی اور تمام اسلامی پریس نے اس پر سختی کے ساتھ اعتراض کئے لیکن رحیت د تعاون کا یہ مجنون پھر بھی اپنی سرگرمیوں سے باز نہیں آتا اور حکومت کی زلف گرہ گیر کا اسیر بنکر کوبکو اور دشت بدشت تعاون کے نعرے لگاتا پھرتا ہے۔

پھر تماشہ یہ ہے کہ آپ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو میری زعامت و قیادت پر پورا اعتماد ہے کیونکہ ... مسلمان اتنے بے وقوف ہیں جتنا کہ آپ نے انہیں سمجھ رکھا ہے اور وہ آپ کے نصائح کو برابر آویزۂ گوش ہوش بناتے چلے جاتے ہیں۔ بھلا جو شخص اسٹیج پر کھڑا ہو کر علانیہ یہ کہہ دیتا ہے کہ مسلمان کشمیر کو نہ مہاراجہ حکومت کا مطالبہ نہیں کرنا چاہئے اور جو مسلمانوں کو آغوش اغیار میں لا ڈالنے کے لئے اپنی تمام سرگرمیاں اور تمام طاقتیں وقف کئے ہوئے ہے اس پر مسلمان اعتماد نہ کریں تو کس پر کریں۔ آپ اپنی قیادت ہی کے زعم میں تحقیقات مظالم سرحد کے لئے بھی تشریف لے گئے، لیکن مسلمان نہ آپ کی تحقیقات کو تحقیقات سمجھنے پر تیار ہیں اور نہ آپ کا سرحد جانا اہل سرحد کے لئے کسی طرح بھی سود مند ہو سکتا ہے۔ ہم مسلمانوں سے استدعا کرینگے کہ وہ مولانا شوکت علی کی تلقینات سے ہرگز گمراہ نہ ہوں جو حکومت اب تک مسلم حقوق کے متعلق متعدد مواعید کے باوجود اعلان نہ کر سکی جس نے سرحدیوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک روا رکھا اور جو ہر معاملہ میں مسلمانوں کی جانب سے برابر بے پرواہی برتتی چلی آ رہی ہے اس سے تعاون تو محض شوکت علی ہی کر سکتے ہیں مسلمانوں میں ابھی غیرت و عقل باقی ہے۔

کانگریس کا اجلاس دہلی (اہلحدیث)

چند دنوں سے یہ خبر بعض حلقوں میں حیرت سے اور بعض میں مسرت سے سنی جاتی رہی ہے کہ کانگریس کا سالانہ جلسہ اخیر اپریل کو دہلی میں ہوگا۔ اور صدر جلسہ پنڈت مالوی جی ہونگے۔ اتفاق کی بات ہے کہ پہلے جب دہلی میں جلسہ ہوا تھا۔ اس میں بھی صدر پنڈت موصوف ہی تھے۔ اس کے بعد بات چلی کہ حکومت اجازت دیگی یا نہیں۔ چنانچہ حکومت نے اجازت نہیں دی اس وجہ سے کہ کانگریس سول نافرمانی کو چلاتی ہے۔ ہمارے خیال میں حکومت کو ذرا انصاف اور قانون کی پابندی سے کام کرنا چاہئے مانا کہ آج قانون سے بالاتر آرڈیننسوں کا زمانہ ہے جو تغلق مرحوم مولانا زبیر احمد اولی کی شان ہے مگر آخر حکومت کی ہر ایک قانونی کتاب میں انگریزی گورنمنٹ کو قانونی گورنمنٹ لکھا ہوتا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو قانون کی پابندی بہ نسبت رعایا کے زیادہ لازم ہے۔ اس لئے وائسرائے کے ساتھ ایک مشیر قانونی رہتا ہے جو وائسرائے کو قانونی مشورے دیتا ہے۔ اس لئے ہم بھی باوجود اعتراف عدم علم کے گورنمنٹ سے قانونی سوال کرتے ہیں کہ قانونی اصول ہے کہ مواخذہ منع کے بعد ہوتا ہے جس کام سے ابھی منع نہیں اس پر مواخذہ جائز نہیں۔ کانگریس کو خلاف قانون ابھی قرار نہیں دیا گیا تو اس کا جلسہ کیوں ممنوع ہوا۔ حکومت کا یہ فرمانا کہ کانگریس سول نافرمانی میں مدد دیتی ہے۔ ہم اس سے نہ انکار کرتے ہیں نہ اعتراف بلکہ یہ کہتے ہیں کہ کانگریس ایسا کرتی ہے تو کانگریس کو خلاف قانون اعلان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جلسہ کو ممنوع قرار دینا خلاف قانون نہ ہوتا لیکن یہ کیا ہے کہ اصل ہی ثابت نہیں تو فرع پر حکم۔ اسی اصول کو عربی علماء نے یوں بتایا ہے۔ ثبت العرش ثم انقش

اس کے علاوہ حکومت کا دعوی ہے کہ کانگریس مر گئی۔ اس جلسہ سے حکومت کا دعوی ثابت ہو سکتا۔ کیونکہ جلسہ اگر بے رونق رہتا تو ثابت ہوتا کہ کانگریس واقعی مرگئی اور اگر جلسہ بارونق ہوتا تو گورنمنٹ کو ثابت ہوتا کہ اس سانپ کے کچلنے کو ابھی بہت سی تدبیر کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہماری رائے میں از روئے قانون اور از روئے نیپالسی جلسہ کانگریس کا ہونا ہی مناسب تھا۔ آئندہ

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

حکومت ہند کے نام (تاج)

وہ ڈس "اوبلی ڈی اینس" کا طوفان تھم چکا
لیکن ابھی نہ قصۂ ضبط الم — چکا
لاٹھی کو رکھ کے طاق میں، شبنم اٹھائیے
اب رنگ بھی جمائیے سکہ تو جم چکا

صوبہ سرحد (الجمل)

سرخپوش جماعت کے متعلق جو سرکاری بیانات اس عرصہ میں آتے رہے ان سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ ان کی تحریک بالکل دبا دی گئی۔ اور اب یا تو سرخپوش رہنما کار جیلوں میں بند ہیں یا جو بچے کھچے ہوں انہوں نے اس تحریک کو ترک کر کے انتخابی کشمکش میں حصہ لینا شروع کیا ہے مگر ۱۲ اور ۱۳ اپریل کے پشاور کے تاروں نے اس خیال کی پوری طرح تردید کر دی۔ اور ان بیانات کی روشنی میں یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ سرخپوشوں کی تحریک صوبہ سرحد میں ابھی زندہ ہے اور اس حد تک زندہ ہے کہ انتخابات کی راہ میں ان کی پکٹنگ کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوئی اور پولیس کو دو مرتبہ گولی چلانا پڑی۔ یہ خوش قسمتی ہے کہ اب کی مرتبہ گولی چلنے سے نقصان جان نہ ہوا۔ جیسا کہ پچھلے مواقع پر ہوا ہے۔ بہر حال ان واقعات سے جو نتیجہ نکالا جا سکتا ہے وہ یہی ہے کہ اس صوبہ کی آبادی ابھی مطمئن نہیں ہے اور انتخابی کشمکش سے اس کی دلچسپی کی جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں وہ ممکن ہے کہ خان بہادروں اور خطاب یافتہ طبقے اور ان کی حامیوں کی جماعت کے متعلق صحیح ہوں۔ مگر یہ حکم وہاں کی پوری آبادی پر نہیں لگایا جا سکتا۔ اس صوبے میں امن و اطمینان کے قیام کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم حکومت اپنی موجودہ تشدد کی پالیسی ترک کرے۔ اور صوبہ سرحد کی آبادی کے حقوق تسلیم کر کے ان کا یہ مطالبہ پورا کرے کہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے گا جو ملک کے اور صوبوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔

مولانا شوکت علی کے نام (تاج)

دُور کی چلتے چلاتے بخدا سوجھی ہے؟
اب جواں بننے کی صاحب کو دوا سوجھی ہے؟
اس سن و سال میں ناطورۂ مغرب سے نکاح!
لے میں قربان، بڑھاپے میں یہ کیا سوجھی ہے؟!

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

انسانی معلومات کا تاریخی زمانہ

آٹھ ہزار صلحناموں میں ایک پر بھی عمل نہیں کیا گیا

امریکہ کے ایک مورخ نے تاریخی تحقیقات کے بعد یہ جدید انکشاف کیا ہے کہ انسان کے متعلق جو کچھ اب تک معلومات حاصل ہو سکی ہیں اس کا کل زمانہ ۳۴۲۱ سال ہے۔ اس عرصہ میں ۳۱۵۳ سال کا زمانہ انسان نے جنگ و حرب میں گزارا ہے۔ صرف ۲۶۸ سال قتل و غارتگری سے خالی گزرے ہیں۔ ان میں بھی بعض بیماری تھا کل جنگ و قتال کرتے رہے ہیں۔ ساڑھے تین ہزار سال میں آٹھ ہزار صلحنامے صرف ہوئے لیکن کسی ایک پر بھی عمل نہیں کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کرۂ ارض کی تمام مخلوقات میں انسان حرب و ضرب میں زیادہ مبتلا رہا ہے اور اس کی طبیعت کا میلان بھی زیادہ تر اسی طرف ہے۔

ایسٹر کے روز اہل انگلستان کے مشاغل

انگلستان میں ایسٹر کے روز مختلف تفریح گاہوں میں لوگوں نے اپنے ذوق کے مطابق حصہ لیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

برٹش میوزیم میں	۲۲۰۹۹ لوگ حاضر ہوئے
ٹاور آف لنڈن میں	۷۶۴۲ "
نیچرل ہسٹری میوزیم میں	۱۸۱۵۳ "
کرسٹل پیلیس میں	۵۴۳۰۳ "
ٹنائوڈ میں	۲۲۰۰۰ "
وکٹوریا اینڈ البرٹ میوزیم میں	۱۵۶۷۴ "
چڑیا گھر میں	۵۴۰۰۰ "
وحپ سینڈ میں	۸۰۰۰ "

قدیم امریکن باشندوں کے متعلق جدید تحقیقات

نسل انسانی کی مختلف اصناف کا انکشاف ادارے طور پر خفقریب منظر عام پر آنے والا ہے۔ ڈاکٹر رافیل نے جنوبی اور وسطی امریکہ میں نسل انسانی کے مختلف اقسام کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ آپ نے جنوبی امریکہ کے قدیم باشندوں کے ڈھانچے دریافت کئے ہیں اور ان کا لندن اثری تحقیقات کے بعد ذکر کیا ہے۔ ان ڈھانچوں کی شکل و صورت اور ان کے متھیار۔ ظروف کی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کا قدیم مصری اقوام سے شدید تعلق ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے اپنے نظریہ کی تائید کیلئے مصر جا کر مصریات کا بھی مدتوں مطالعہ کیا ہے جس سے آپ پر یہ بات محقق ہو گئی ہے کہ قدیم امریکہ کے باشندے دراصل مصری باشندے تھے جو نامعلوم اسباب کی بنا پر امریکہ آ کر آباد ہو گئے تھے۔

ہندو مسلمانوں سے جان بل کا مذاق

گزشتہ ہفتہ ولایتی اخبار "پنچ" نے ایک دلچسپ کارٹون شائع کیا ہے۔ جان بل دو ہاتھیوں کی لڑائی کا تماشہ دیکھ رہا ہے۔ یہ دو ہاتھی ہندو اور مسلمان ہیں۔ یہ لڑائی ایک تالاب پر واقع ہے جس کا نام ہندوستان کے لئے جدید دستور ہے جان بل کہہ رہا ہے کہ تم دونوں ہاتھی (ہندو اور مسلمان) پیاسے ہو اسلئے میں تم کو تالاب کے پاس لایا ہوں تا کہ تم پانی پی لو لیکن تم دونوں نے بجائے پانی پینے کے لڑائی شروع کر دی ہے اسلئے میں ایک ایسی سکیم تیار کر رہا ہوں جس کی رو سے تم دونوں پانی پینے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

ایک عظیم الشان ہوائی جہاز کی تیاری

۸۸ ٹن بوجھ اٹھانے والا طیارہ

فریڈرچشافن میں ایک جدید قسم کا زبردست ہوائی جہاز تیار ہو رہا ہے جس کا طول اور عرض ۱۳۵ فٹ ہے گراف زیپلن کی نسبت یہ نیا طیارہ ۴۹ فٹ زیادہ طویل اور ۳۳ فٹ زیادہ عریض ہے۔ اس میں گیس رکھنے کے لئے بھی بہت زیادہ گنجائش رکھی گئی ہے۔ جہاز میں چار ڈیزل انجن ہیں اور ہر ایک انجن ۸۵۰ گھوڑوں کی طاقت کا ہے۔ چونکہ پٹرول میں آگ لگنے کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے اسلئے اس جہاز کی مشینوں میں بجائے پٹرول کے کروڈ آئل استعمال کیا جائے گا۔ یہ جہاز جس کا نام ایل زیڈ ۱۲۹ ہے۔ ۸۸ ٹن بوجھ لیجا سکے گا جس کی تقسیم حسب ذیل ہے:۔

انجنوں کے لئے ایندھن ۴۰ ٹن۔ پانی ۷ ٹن۔ پینے کا پانی ۸ ٹن نہانے دھونے اور دیگر ضروریات کا پانی ۸ ٹن۔ سامان و ڈاک ۸ ٹن۔ دیگر اسباب ۷ ٹن۔ (ایک ٹن مساوی ۲۸ من) اب رہے پچاس مسافر جن کا وزن ان کے اسباب کو ملا کر ۳ ٹن ہوتا ہے۔ کل وزن ۸۸ ٹن۔

اس جہاز میں بالا و زیرین دو حصے ہوں گے جن میں مسافر آرام سے رہ سکیں گے جہاز کو آفتابی شعاعوں سے بچانے کے لئے الومونیم پینٹ استعمال کیا جائے گا۔ یہ امر تحقیق ہو گیا ہے کہ گراف زیپلن ٹرانس اٹلانٹک ٹریفک کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ایسے جہاز کی ضرورت ہے جو طویل ہونے کے بجائے زیادہ عریض ہو۔ توقع ہے کہ یہ جہاز ۱۹۳۳ء کے موسم برشگال میں پرواز شروع کر دیگا۔

انگلستان سے نیویارک کو صرف چھ گھنٹہ میں

رائل یونائیٹڈ سروس انسٹی ٹیوشن میں کمانڈر رایج اور بیبیار نے "تیز رفتار ہوائی جہاز" پر ایک لیکچر دیا جس میں آپ نے فرمایا کہ اگر موجودہ پرواز کی ترقی جاری رہے تو انگلستان اور نیویارک (امریکہ) کی پرواز مستقبل قریب میں صرف چھ گھنٹہ کے اندر ختم ہو سکے گی۔ آپ نے تیز رفتاری کی اسکیم کو پیش کیا اور کہا کہ جس طرح پہاڑوں کی تیز رفتاری کو آج تعجب کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اسی طرح دنیا پرواز کی تیز رفتاری پر متعجب ہوگی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اب تک پرواز کی جو رفتار عمل میں آ چکی ہے اس سے بہت زیادہ رفتار کی ضرورت ہے اور اس کا مظاہرہ مستقبل قریب میں ہو جائے گا۔ تیز رفتاری سے خوف نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہلکی رفتار سے تیز رفتاری حفاظت جان کی زیادہ ضمانت ہے۔

تین ہزار سال قبل کی ایک کتاب

مصر کے عجائبات اپنی گوناگوں دلچسپیوں کے اعتبار سے اسقدر نادر ہیں کہ علمی دنیا ہر لحظہ ان کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے بے چین رہتی ہے۔ اب تک مصری سرزمین نے اس قدر نوادرات برآمد کئے ہیں کہ دنیا حیرت میں ہے اور ظاہر نہیں کہ ان عجائبات کا سلسلہ کب تک جاری رہیگا۔

حال میں اثری تحقیقات کے ماہرین نے مصر کے اہرام کے قریب ایک ٹیلہ کو کھود کر تین ہزار سال قبل کے آثار برآمد کئے ہیں جن میں ایک کتاب بھی ہے جو ایک ہزار سال قبل مسیح سے متعلق بتائی جاتی ہے۔ کتاب کا خط ابھی تک شناخت نہیں کیا گیا۔ تاہم قدیم مصری خط ہے۔ کتاب پاپرس (قدیم مصری کاغذ) پر لکھی ہوئی ہے جس میں مختلف جانوروں کی تصاویر بھی موجود ہیں۔ کتاب کا کاغذ اس قدر دبیز ہے کہ تین ہزار سال گزرنے پر بھی اوراق علیحدہ علیحدہ کئے جا سکتے ہیں۔ اس کتاب کا ایک تہائی حصہ بالکل بوسیدہ ہو گیا ہے۔ ماہرین کی تحقیقات جاری ہے۔

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری مشہدی۔ یزدی) کلاہ۔ پنکھے چپلیاں۔ نسوار سرکہ انگوری۔ چار سبز اعلیٰ قسم خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کٹ پیس پارچہ بزازی کی
پُر منافع تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولائتی کٹ پیس ٹکڑہ جات و پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگاتے ہیں اس موسم کا تازہ چالان مال نہایت اعلیٰ و دلکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کر سکتی ہیں ہماری یکصد روپے کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع اٹھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیدیں۔
امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ۔ بمبئی ۸

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

کیا چاہتے ہیں؟

آپ اپنی تجارت کو فروغ دینے کے خواہشمند ہیں اور خریداروں کو کامیاب بنا کر اس سے دولت حاصل کرنے کی آرزو رکھتے ہیں تو صرف
اخبار "وطن"
میں اشتہار دیں جو ہر دل عزیز اور کثیر الاشاعت پرچہ ہے مفصل حالات اور نمونے کا پرچہ مفت روانہ کیا جاتا ہے۔
المشتہر
ایم۔ اے۔ خالق کیف
منیجر صیغہ اشتہارات روزانہ "وطن" دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عالم

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوا میں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدر آبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں اساتذہ کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ترجمہ کار دو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبۂ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بالموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ یا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ۔ عاً علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ھدیہ۔ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ شدہ ہے قسم دوم حاشیہ شدہ عاً علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۵ ہجری

کانگریس کا اجلاس

خلاف توقع اور سبق آموز

زمیندار کمپنی کا قیام

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کی نامزدگی

حکومت ہند ایک پونڈ قرض لے رہی ہے

سرکاری اعلان

عراق کی آزادی!

صوبہ سرحد کے آرڈیننس اور قیدی

دہلی میں گھنٹہ گھر کے نیچے کانگریس کا پچاسواں اجلاس

پولیس کی موجودگی میں جلسہ کا انعقاد اور تجاویز کی منظوری

پانچ سو دہلی گیٹ رضاکار اور کانگریسی کارکنوں کی گرفتاری

کانگریس کے اجلاس میں جمعیۃ علماء ہند کی شرکت

دہلی ۲۵ اپریل۔ کل چونکہ انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۰ ویں اجلاس کا دن تھا اسلئے تمام شہر میں پولیس کے زبردست انتظامات تھے۔ صبح ہی سے تمام شہر میں اور خصوصیت سے چاندنی چوک اور کھاری باؤلی میں مکمل ہڑتال تھی۔ حکومت نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ کانگریس کا اجلاس نہ ہونے پائے اسی لئے مجلس استقبالیہ کے ارکان اور دیگر کانگریسی کارکنوں کو پہلے ...

گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے لاٹھیوں سے بھی مجمع کو منتشر کیا مگر کسی کو زیادہ چوٹ نہیں آئی۔ اسی عرصہ میں ایک اور جتھہ جو گیارہ خواتین پر مشتمل تھا اور جس کی قیادت ... رانی ... کر رہی تھیں گھنٹہ گھر پر پہونچا اور گرفتار کر لیا گیا۔ کانگریس کے اجلاس میں اور عام طور پر بازاروں میں صدر کا خطبہ انگریزی اور ہندی میں تقسیم کیا گیا اور تجاویز کی ...

کانگریس کا اجلاس

اجلاس کے بعد کے حالات

پولیس کی ہے ...

پولیس کی آمد اور گرفتاریاں

کالی جھنڈی کی گرفتاری

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حجاز کیلئے ہالینڈ کے منیسر مالیات کا تقرر

مسٹر فان لیون کی خدمات کیوں حاصل کیگئیں؟

معاصر ام القری لکھتا ہے کہ گزشتہ اشاعت میں فان لیون ہولینڈی کو منیسر مالیات مقرر کرنے کی خبر درج کی جا چکی ہے مسٹر موصوف کو اسلئے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ حکومت حجاز کے مالیات کا جائزہ لے اور اس سلسلہ میں جن اصلاحات کی ضرورت محسوس ہوان کو بروئے کار لائے اس خبر کے متعلق بعض مخلص دوستوں نے استفسارات کئے ہیں جن کا جواب دینا ضروری ہے اس لئے ذیل کا بیان اطلاع عام کیلئے شائع کیا جاتا ہے:۔

حکومت حجاز کی طرف سے ایک علمی وفد کا تقرر

ربع الخالی کی تحقیق کے لئے ایک مہم کی روانگی

عرب میں ربع الخالی ایک ایسا مقام ہے جس کے حالات سے عرب بھی کما حقہ واقف نہیں ہیں۔ دشوار گزار راستوں۔ گرمی کی انتہائی شدت اور ریگستانی علاقہ کے باعث کوئی سیاح بھی وہاں جانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے ربع الخالی کے جغرافی اجتماعی عمرانی اور تاریخی حالات دریافت کرنے کے لئے ایک علمی وفد روانہ کیا تھا جس کے ارکان میں سے ایک رکن مسٹر عبداللہ فلبی (نومسلم انگریز) بھی ہیں۔ دوران سفر میں اس وفد ...

مؤتمر شرق اردن کا سالانہ اجلاس

برطانوی اتفاق سے انکار

افغانستان اور حجاز میں معاہدہ مودت

معاصر ام القری میں افغانی وفد کے سردار کا بیان

ترکی میں سات ہزار مدرسے

طلباء اور اساتذہ کی تعداد میں اضافہ

حجاز مقدس میں بغاوت

رائٹر ایجنسی کے بیان کی تردید

حلب کے علاقہ میں قدیم آثار کی برآمد

مصر سے انگریزی فوج کی روانگی

مصر و تیونس میں انگریزی مال کا مقاطعہ

خواتین مصر کی وطن پرورانہ مساعی

دارالحکومت

سندھی اخبار نویسوں کو دہلی سے اخراج کا حکم

ہندوستانی دواخانہ دہلی
ایک الزام کی پرزور تردید

لالہ ڈپٹی مل جین کی گرفتاری

بہار اشٹریہ سماج سے تین اشخاص کی گرفتاری

جمعیۃ علماء کے ایک کارکن کی گرفتاری اور رہائی

دہلی میں گھنٹہ گھر کے نیچے کانگریس کا اجلاس
(بسلسلہ صفحہ ۲)

دوسرے روز کی ہڑتال

مقدمات کی سماعت

دہلی آتے ہوئے سندھی نمائندوں کی گرفتاری
مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بھی گرفتار

کراچی اور مدراس کے مابین ہوائی ڈاک

مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو ۱۸ ماہ قید اور جرمانہ کی سزا
آپ کو دیگر رضاکاروں کے ہمراہ سی کلاس دیگئی!

ریل میں پولیس اور قیدیوں کی جنگ
گولی سے ہیڈ کانسٹبل مارا گیا
ریل ٹھہرا کر قیدی بھاگ گئے

پولیس اور دیہاتیوں میں زبردست جنگ
متعدد اشخاص مجروح، مکان نذر آتش

سائیکلوسٹائل اور بلیٹن کا پتہ چل گیا
مسٹر تلک کے مکان پر پولیس کا چھاپہ

عیسائی اور جداگانہ انتخاب

تین سو من غلہ کی فصلیں ۱۲/۳ روپے میں نیلام
بمبئی میں سروجنی نیڈو کی گرفتاری کے بعد ہڑتال

کمشنر اجمیر پر ریوالور کے فائر
حملہ آور انقلابی جماعت کا رکن ہے

بنارس جیل میں ہنگامہ
جیل وارڈروں پر حملہ۔ اٹھارہ زخمی

اصلاحات میں تاخیر بے اطمینانی کا باعث ہوگی
صدر ایوان تاجران ہند کی تقریر

کراچی میں سندھ کانفرنس کا اجلاس

منچوریہ میں ریلوے لائن پر باغیوں کا قبضہ
چین کے ایک مقام پر خوفناک جنگ

جاپان، روس پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا
جاپانی وزیر جنگ کا بیان

چین پر اشتراکی افواج کا حملہ
سرکاری افواج کی پسپائی

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں کامیابی
سر جان سائمن کی تجویز منظور ہوگئی

برمی ایسوسی ایشن کا وزیراعظم کے نام تار
برمی انتخابات کیلئے جدید قواعد مرتب کئے جائیں

خطوط بازار کے لیٹر بکسوں میں نہ ڈالے جائیں
کلکتہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کا اعلان

افسروں کی تنخواہوں میں تخفیف

سرحدی قوانین کی تنسیخ اور سیاسی اسیروں کی رہائی کا مطالبہ
نعمت اللہ کمیٹی کی سفارشات پر کیوں عمل نہیں کیا گیا؟
سرحدی کونسل کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لیڈر کا بیان

وائسرائے اور ملک معظم میں برقی پیغامات
سرحد کو گورنری صوبہ بنانے پر مسرت کا اظہار

کراچی جیل کے قیدیوں کو تازیانہ کی سزا
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا بیان

وزیراعظم کشمیر کی خدمت میں مسلمانوں کا وفد
سرکاری افسران کی زیادتیوں کی تحقیقات کیجائے

زمینداروں اور کاشتکاروں میں فساد
دو ہلاک اور دو مجروح

شراب کی فروخت بڑھانے کیلئے حکومت کی تدابیر
کھلی ہوئی شراب فروخت کرنے کی اجازت

سندھ کانفرنس کے اجلاس کی کارروائی
طریق کار کے متعلق فیصلہ

ترکی کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ روس روانہ ہوگئے
ترکی وزراء کے ہمراہ سپاہ بھی گئی ہے

امریکہ میں اشتراکیوں کا ہنگامہ آفرین مظاہرہ
مردوں اور عورتوں کے مجمع پر لاٹھیاں

ایک انگریزی اخبار کا ایڈیٹر غرقاب

ڈاکخانہ کے خطوط کو آگ لگادی گئی

لاہور میں لارنس کے بت کو توڑنے کی کوشش
تلوار اور قلم کو توڑ دیا گیا چار سکھ گرفتار
بت کی حفاظت کیلئے پولیس کے زبردست انتظامات

ایک پارسی کی اولوالعزمی
مفاد عامہ کیلئے تین کروڑ روپیہ کا وقف

تین بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری
ریوالور، کارتوس اور کلہاڑیوں کی برآمدگی

ٹیلیگراف تار دوبارہ کاٹ دئے گئے
ملزمان کا سراغ نہیں لگا

کرکشیترا کے گردونواح میں آثار قدیمہ کی دریافت
ہندو، جین اور بدھ مذہب کے قدیم مجسمے اور تالاب

مسز نائیڈو کو ایک سال قید کی سزا

دریائے ہگلی میں تین جہاز ٹکرا گئے

حکومت کی زمیندار دشمنی کے خلاف خاموش احتجاج
حکومت کا جابرانہ عمل

"زمیندار" کمپنی کا قیام

اچھوتوں میں لڑائی

سرزمین بیت اللہ سے بعض مسلمانوں کا بغض

یہ دیکھ کر سخت صدمہ ہوتا ہے کہ اتنی بے شمار بربادیوں پر بھی مسلمانوں کو ہوش نہیں آیا اور ان کے بہت سے افراد آج بھی اسلام سے دشمنی کرنے اور اس کی رہی سہی قوت کو بھی برباد کروا دینے میں کوشاں ہیں، جس طرح "انقلاب" اور "خلافت" مسلمانان ہند کو اس نازک وقت میں بھی روس کے ترکی مظالم کی داستانیں سنا کر جھوٹی مساوات سے غافل کر رہے ہیں تاکہ مسلم کانفرنس کے حضرات جیسے بزرگ جس طرح چاہیں اپنے ذاتی مفاد پر اسلام اور مسلمانوں کا مفاد قربان کر سکیں، اسی طرح بعض اسلامی اخبار اور بعض نام نہاد مسلمان حکومت حجاز کو بدنام کرنے، نقصان پہنچانے اور غیر مسلم طاقتوں کو اس سرزمین مقدس پر مسلط کر دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

ان حضرات نے حسب سابق اس سال بھی بہت کوشش کی کہ مسلمانوں کو فریضۂ حج سے روک دیں تاکہ بیت اللہ کے حجاج بھوکے مر جائیں، طرح طرح کی جھوٹی افواہیں مشہور کی گئیں۔ کہا گیا حجاز میں سخت قحط پڑا ہوا ہے، اس وقت غلہ لوٹ مار جاری ہے۔ باقاعدہ جنگ ہو رہی ہے، حفظان صحت کا کوئی بندوبست نہیں ہے اور وبائیں پھیل رہی ہیں۔ اسی قدر نہیں بلکہ ان حضرات نے اس واقعہ کی بھی بڑی دیدہ دلیری سے تردید کی کہ اس سال حج اکبر ہونے والا ہے۔ کہنے لگے۔ حج اکبر کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکا دیا جا رہا ہے تاکہ وہ حج کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ گویا حج بھی کوئی معمولی بات ہے جس پر آمادہ کرنے کے لئے دھوکہ دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کہنے لگے حج تری لینوں کے حساب سے ہوتا ہے اور کوئی انسان کہہ نہیں سکتا کہ حج اکبر کب ہوگا؟ لیکن اب جبکہ اس سال حج اکبر ہی ہوا ہے تو معلوم نہیں یہ بدبخت [illegible] کہاں نہیں گے؟

جھوٹ یہیں پر ختم نہیں ہو گیا بلکہ ان دشمنان اسلام نے جو اپنے آپ کو نفاق کی راہ سے مسلمان کہتے ہیں یہ مشہور کر دیا کہ حجاز کی حکومت انگریزوں سے قرض لے رہی ہے اور اس شرط پر لے رہی ہے کہ حجاز پر انگریزی نگرانی قائم ہو جائے۔

ہم جانتے تھے یہ جھوٹ بھی ویسا ہی ناپاک ہے جیسے اس سے پہلے کے [illegible]

مولانا احمد سعید صاحب کو مبارکباد

روسیوں پر لگائے ہوئے الزامات کی فہرست

مسٹر چرچل کا پروپیگنڈہ رنگ لایا
ہندوستان کے خلاف ایک امریکی اخبار کی فتنہ انگیزی

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں

سنا ٹوجن کے استعمال سے ہر قسم کی تکلیف کا ازالہ

حلفیہ بیان

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

صد ہا مرضوں کی ایک دوا
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

نیٹ بہراپن کا شرطیہ علاج
بلب اینڈ سنز ملی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات سے
کان کی دوا بلب اینڈ سنز ملی بھیت

اگر کسی علمی ادارے، اخبار یا رسالہ کو
ضرورت ہو!
تو معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی خط وکتابت فرمائیں

ریاست میسور اور واعظین اسلام
مذہبی آزادی سخت خطرے میں

عرصہ دراز سے مشہور ہے کہ ریاست میسور کا نظام حکومت روشن خیالی اور بے تعصبی کی بنیادوں پر قائم ہے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کی قلت تعداد کے باوجود دیوان ریاست کے عہدے پر ایک مسلمان فائز ہے۔ لیکن جو اطلاعات اس وقت آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو ذہنیت میسور میں بھی وہی ہے جو ہر جگہ ہے۔ بلکہ مسلمان دیوان کے وجود سے مسلمانوں کی حالت اور بھی زیادہ خطرے میں پڑ گئی ہے۔ مسلمان دیوان اگر مسلمانوں کو کسی قسم کے ظلم سے بچانے کی کوشش کرے تو اس پر طرفداری کا الزام لگایا جاتا ہے اور ہندو حکام دہلاتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو بالکل محفوظ سمجھ کر مسلمانوں کی پامالی کی کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ریاست کی بے تعصبی مشہور ہو چکی ہے اگر کوئی شکایت ہوگی تو مسلمان دیوان کا وجود بطور گواہ صفائی پیش کر دیا جائے گا۔ یہ قصہ طویل ہے مگر چند واقعات درج کئے جاتے ہیں جس سے حقیقت حال پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

(۱) ۱۹۲۶ء میں سٹی مجسٹریٹ بنگلور نے ایک مسلمان واعظ کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری یہ حکم جاری کیا۔ کہ وہ دو ماہ تک شہر بنگلور میں کوئی وعظ نہ کہے۔ اس واقعہ سے مسلمانوں میں بہت جوش پھیلا اور چیف کورٹ میسور میں اس حکم کی نگرانی دائر کی گئی۔ جہاں چیف کورٹ نے اس حکم کو منسوخ کیا اور قرار دیا کہ ایسا حکم رعایا کی آزادی کے خلاف ہے۔

(۲) لگر حال میں ہندو حکام نے پھر ایک مسلمان واعظ پر قانونی حملہ کیا ہے۔ غالباً ۱۹۲۶ء کے فیصلہ چیف کورٹ میسور کی وجہ سے کارروائی دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ اس لئے ایک اور [illegible] کیا گیا۔ اور زیر دفعہ ۱۴ پولیس ریگولیشن یہ حکم جاری کیا گیا۔ کہ واعظ مذکور ایک سال تک شہر بنگلور میں وعظ نہ کہے۔

واعظ مذکور کی غیرت اسلامی نے اس حکم کی تعمیل کو گوارا نہ کیا اور اس حکم کی خلاف ورزی کی گئی۔ اس پر واعظ مذکور پر سٹی مجسٹریٹ بنگلور کی عدالت میں مقدمہ خلاف ورزی حکم مذکور دائر کیا گیا۔ جو اس وقت زیر سماعت ہے۔

کلکتہ میں انجمن ضرب الاسلام کی مساعی

انڈین سٹورز ڈیپارٹمنٹ کراچی پر جنرل مینیجر کی سرکل میں مسلمانوں کی حق تلفی

صدر الصدور اور مفتی کا عہدہ قائم کیا جائے
دولت آصفیہ سے مسلمانان مدراس کی اپیل

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کو مبارکباد

تمام جہان میں بے نظیر
مشکوٰۃ شریف مترجم و محشی اردو
تمام درخواستیں بنام عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں

نوٹس
سیکسن اینڈ کو کانپور

گلدستہ قاسمی مفت
مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

محبوب عاشق کے قدموں پر

ڈیرہ دون کے تحفے

ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

اکسیر جذام

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

مقویات سرتاج عالم

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی گلستان

اتالیق عربی

ایک مہینہ میں عربی آجائیگی

تارکا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳

۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

½ کالم

¼ کالم

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ

ششماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق یکم مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۱

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستان کیلئے اقتصادی آزادی

انسداد مے نوشی

صوبہ سرحد کے قیدیوں کی رہائی

آزادی کی دبی ہوئی چنگاریاں

لیگ اقوام کی حیثیت

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مولانا شوکت علی کی انگریز بیوی پر ٹوپیں

"میں اپنی جوانی کا لطف اٹھا چکی ہوں"

مولانا کی انگریز بیوی کا بیان

عراق کے ہوائی بیڑہ میں جدید طیارے

مصر او رعراق کی ہوائی طاقت میں اضافہ

سات سو چھتر میل کی مسلسل پرواز

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، نسوار، سرکہ انگوری، چاء سبز اصلی قیمتی، خشک میوے اور نایاب عطر دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ متذکرالذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر اٹد و افغان نمائش ایجنسی پشاور

کٹ پیس پارچہ بزازی کی

پُرمنافع تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولایتی کٹ پیس ٹکڑہ جات و پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگا سکتے ہیں اس موسم کا تازہ بہاالان مال نہایت اعلیٰ دلکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اسکام کو کر سکتی ہیں ہماری یکصد روپیہ کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع اٹھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیویں۔

امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ بمبئی ۸

خالص کیسٹر آئیل

سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ میں موٹر کی طرح اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیم صاحبان نے اسکے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg. Co. (India)
Post Box 88 Karachi

وسیلۂ نجات

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ۱۰ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اور اب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ/ مجلد چرم نقرہ ۸ عا/ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ، قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۔ قسم دوم حنا شدہ عا/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ / چرم ۱۲

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ہجری

گول میز کانفرنس کا آئندہ اجلاس

قانون حکومت ہند کی تشکیل

گول میز کانفرنس کے اعلان سے قبل لارڈ ارون نے اپنے عہد حکومت میں ہندوستان سے لیکر انگلستان تک جو دوڑ دھوپ کی تھی اور درجۂ نوآبادیات کے متعلق جو توقعات دلائی تھیں انہوں نے ہندوستانیوں کے خیالات و افکار میں ایک وسعت پیدا کردی تھی اور عام طور پر یہ سمجھا جارہا تھا کہ آئندہ جو دستور اساسی ڈالا ہے وہ موجودہ نظام حکومت میں ایسی زبردست تبدیلی پیدا کردے گا کہ اصل قوت کسی نہ کسی حد تک ہندوستانیوں ...

سراعید کس حد تک پورے ہوں گے مگر جہاں تک ظاہری حالات کا تعلق ہے ہمیں اس کی امید نظر نہیں آتی کہ جو خاکہ ابتداً ہندوستانیوں اور اکثر برطانی مدبرین کے دماغ میں موجود تھا۔ یہ مسودۂ قانون اسی کی مطابقت میں پیش کیا جائے گا۔ اس لئے ہم ایک مرتبہ پھر یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ اگر گول میز کانفرنس کے بعد ہندوستان کو ...

بہرحال اب ہمارے سامنے اس وقت جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں سوائے معمولی تبدیلیوں کے اور کسی زبردست دستوری انقلاب کی توقع نظر نہیں آتی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس قسم کی کارروائی سے حکومت اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائے گی اور ہندوستان اپنی سیاسی زندگی میں نشوونما ارتقا کے جس مرحلہ پر پہنچ چکا ہے اس پر معمولی اصلاحات کا نفاذ اسے مطمئن کردے گا۔ حکومت برطانیہ کے لئے دو ہی صورتیں ممکن تھیں یا تو وہ ہندوستان کو جمہوریت و قومیت کے موجودہ اصولوں سے بالکل بے بہرہ رکھنے کی کوشش کرتی اور جدید تعلیم کے ذریعہ ان کے دماغوں میں وہ اسپرٹ پیدا نہ ہونے دیتی جو تاریخ اور سیاسیات کے مطالعہ سے پیدا ہوتی ہے اور جس کی موجودگی میں یہ قطعاً غیر ممکن ہے کہ ایک قوم دوسری قوم پر کسی لا انتہا مدت تک حکومت کرتی رہے۔ یا اگر اس نے ایسا نہیں کیا تھا تو وہ ہندوستان میں آزادی کا احساس پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ آزادی و خود مختاری دینے پر بھی رضامند ہوتی۔ یہ وہ خیالات ہیں جو سائمن رپورٹ میں بھی ظاہر کئے گئے ہیں اور جن کا اعتراف وزیر اعظم اور وزیر ہند نے بھی اپنی تقریروں میں کیا ہے۔ ہر سیاست دان اس کو تسلیم کرتا ہے کہ ہندوستان میں اگر خود مختاری کی عام خواہش موجود ہے تو اس خواہش کو مطمئن کرنا ہی برطانیہ کا سب سے بڑا فرض ہونا چاہئیے۔

اگرچہ ابھی تک پورے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ گول میز کی کمیٹیوں کی رودادیں چھپ جانے کے بعد پارلیمنٹ میں بحث کے لئے جو مسودۂ قانون پیش کیا جائیگا وہ کس قسم کا ہوگا اور اس سے حکومت کے گذشتہ اعلانات ...

کامل سکوت

مسلم کانفرنس کی رسوائے عالم قرارداد کو منظور ہوئے کامل ایک ماہ گزر گیا مگر آج تک کانفرنس کے کارکنوں پر سکوت طاری ہے۔ اور قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوئی حرکت ظہور میں نہیں آئی ... روپیہ فراہم کیا جائے گا۔ اور ایسی افواج قاہرہ ہر وقت مستعد و طیار رہیں گی جو فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق وزیر اعظم کا اعلان ہوتے ہی کانفرنس کے اشارۂ چشم و ابرو پر اپنی جانیں نثار کردیں گی۔ مگر افسوس ہے کہ اس وقت سے لیکر اب تک نہ تو ہم نے مولانا شفیع داؤدی کو کہیں دیکھا کہ وہ والنٹیر بھرتی کررہے ہوں اور نہ ان کے دوسرے رفقاء کار کہیں نظر آئے کہ مسلمانوں کی تنظیم میں مصروف ہوں۔ سب کے سب لاہور سے واپس ہوتے ہی ایسی لمبی تان کر سوئے ہیں کہ اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ...

الجواب

مفقود الخبر کی زوجہ کے بارے میں فقہاء و متاخرین حنفیہ نے موافق قول حضرت امام مالکؒ کے فتوی دیدیا ہے ...

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

شرارت

کشمیر کے مسلمانوں پر ایک عرصہ سے جو زہرہ گداز مظالم ہوتے رہے ہیں اور ابھی ہو رہے ہیں ان سے دنیا واقف ہوچکی ہے اور اس حقیقت سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے کہ مسلمانوں نے اپنی پسماندگی وجہالت اور مہاراجہ کشمیر کی بے توجہی و اقتدار پسندی کے باعث سخت نقصانات برداشت کئے ہیں اور وہ ہر حیثیت سے تباہ و برباد ہوچکے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر کشمیر کے اندر کوئی قلیل اصلاح ہوتی ہے اور اگر گلینسی کمیشن کی ناکافی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے ...

ہمیں اس لئے ہمیں یقیناً اس کا حق پہنچتا ہے کہ ہم اس وقت ان ہندوؤں کی مذمت کریں جو کشمیر میں کسی نہ کسی درجہ کی اصلاحات کے نفاذ کی مخالفت کررہے ہیں اور جن کے رویہ سے اس کا شدید خطرہ ہے کہ اصلاح احوال کے بجائے فرقہ وارانہ جذبات پیدا ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ لوگ اپنی سعی لاحاصل سے باز آئیں گے اور خواہ مخواہ ہندو مسلم کشیدگی پیدا نہ کریں گے۔

حماقت

سیاسی ہیجان کے زمانہ میں جبکہ عوام کا دماغی توازن قائم نہیں رہتا اور ان کی صحیح رہنمائی کرنے کے لئے ذی اثر رہنما بھی موجود نہیں ہوتے تو وہ اس قسم کی حماقت آمیز اور لغو حرکات پر اتر آتے ہیں جو خود ان ہی کے لئے مضرت رساں ہوتی ہیں اور ان کا کوئی نقصان ان کے مدمقابل کو نہیں پہنچتا۔ آج کل خطوط کو تلف کرنے کی جو وبا پھیل رہی ہے وہ اسی قسم کی حماقت کی ایک مثال ہے۔ ہم نے بہت غور کیا مگر ہماری سمجھ میں بالکل نہیں آیا کہ لیٹر بکسوں میں تیزاب ڈال دینے اور خطوط کو جلادینے سے ان لوگوں کا کیا مقصد ہے جو اپنا وقت اس لغویت میں صرف کررہے ہیں ...

شاہ فیصل کا بُت!

اسلام دنیا میں بت پرستی کو مٹانے کی غرض سے آیا تھا اور اس نے دنیا کے سب سے بڑے بت خانہ کو توڑ کر اسے اللہ کا گھر بنادیا تھا مگر افسوس ہے کہ آج ساڑھے تیرہ سو برس کے بعد اسی اسلام کے نام لیوا مغربیت وافرنگیت کے رنگ میں ایسے رنگے گئے ہیں کہ نام نہاد اسلامی ممالک بھی مشہور شخصیتوں کی یادگار قائم کرنے کیلئے ان کے مجسموں کو نصب کرنے کی بدترین رسم جاری ہوگئی ہے ...

ایک ضبط شدہ کتاب کی برآمد

بمبئی ۲۸ اپریل۔ بمبئی کی پولیس (سی آئی ڈی) نے چہارشنبہ کی شام کو ایک ضبط شدہ کتاب "چین میں بغاوت" کی متعدد جلدیں گیرگام کے ایک مطبع پر چھاپہ کے دوران میں برآمد کیں ...

چین میں ابتدائی تعلیم کی عام تحریک

مصلحین چین کی قابل قدر خدمات

(ترجمۂ خصوصی)

اس وقت چین میں جو سیاسی اضطراب پھیلا ہوا ہے اس کی خبریں آئے دن اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور ہندوستان کے باشندے عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ چینیوں کے لئے آج کل سوائے جنگ و جدال کے اور کوئی مشغلہ باقی نہیں رہا ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ چین میں باوجود سخت انتشار کے اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو تعلیم کی طرف توجہ کررہے ہیں اور انہوں نے تعلیم کا ایسا نظام قائم کیا ہے جس کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اگر اسی طرح ہندوستان میں بھی مصلحین اپنی پوری توجہ عوام کو حرف شناس بنانے اور ان کی کامل جہالت کو دور کرنے کی طرف مبذول کریں تو بہت زیادہ مفید کام ہوسکتا ہے اور لاکھوں انسانوں کی پسماندگی سے ملک کو مجموعی طور پر جو نقصان پہنچ رہا ہے اس کا سدباب کیا جاسکتا ہے۔ امید ہے کہ اس مضمون سے اہل علم حضرات اپنے فرض کی طرف متوجہ ہوں گے۔ (مترجم)

تجربات کی کامیابی

... چیفو میں ایک عام ہوم کے ذریعہ دو ہزار طلباء کو جن کی عمریں سات سال سے ستر سال تک کی تھیں، دو دن کے اندر داخل کیا گیا اور ایک سو سے زائد اساتذہ نے اپنی خدمات مفت پیش کیں۔ اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں ۲۲ شہروں کے اندر شاخیں قائم ہوگئیں۔

مصر میں مشہور ظریف چارلی چپلن کی آمد

یورپ کا مشہور ظریف جس کے دم قدم سے سینماؤں کی رونق قائم ہے اپنے بھائی کے ہمراہ پورٹ سعید پر اترا اور یہاں سے مصر روانہ ہوگئے۔ مصر کے عجائبات دارالآثار اور اہرام کا آپ نے معائنہ کیا اور اس کے بعد جاپانی جہاز پر سوار ہونے کیلئے سویز روانہ ہوگئے۔ آپ جاپان سے امریکہ کے سفر کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اعراب فلسطین کیلئے سرکاری عہدوں کا مطالبہ

فلسطین کی لجنۃ التنفیذیہ نے ہائی کمشنر کے پاس ایک قرارداد ارسال کی ہے جو مجلس مذکور نے اپنے مخصوص اجلاس میں منظور کی تھی۔ قرارداد میں حکومت سے تین مطالبے کئے گئے ہیں۔

(۱) جو عمال انگلستان کو روانہ کئے جاتے ہیں ان پر مصارف ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

بغداد میں وزیر اعظم عراق کی تقریر

برطانوی کمپنی سے پٹرول کا معاہدہ طے ہوگیا

عراق میں ۷۵ سال کیلئے ٹھیکہ

نوری پاشا سعید نے بغداد واپس آکر قومی مجلس منعقد کی جس میں رئیس و نوابان نے شرکت فرمائی۔ وزیر موصوف نے بعض ارکان کی درخواست پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجلس اعلیٰ نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں ان تمام واقعات کو آپ کے سامنے بیان کروں جو مجھے سفر کے دوران میں پیش آئے ہیں۔ میں نے ترکی کا سفر صرف اس لئے اختیار نہیں کیا تھا کہ عراق اور ترکی میں کوئی اتفاق ہوجائے بلکہ اس کے علاوہ بھی اس سے زیادہ اہم معاملات کا تصفیہ پیش نظر تھا اور وہ یہ کہ ترکی اور عراق میں تجارتی معاملات کا تصفیہ ہوجائے۔ مجھے خوشی ہے کہ تمام معاملات بوجہ احسن طے ہوگئے ہیں۔

... پٹرول کمپنیوں سے بھی اساسی اور لازمی معاملات طے کرنے تھے۔ یہ بنیادی معاملہ تھا جس کا فیصلہ ہوگیا ہے کہ پٹرول فی ٹن کے حساب سے چار طلائی شلنگ ہم وصول کریں گے ...

جرمنی سیاح اور ریفی مجاہدین

وہ سرزمین جو انسان نما شیروں کی بستی ہے

... جرمن کے ایک سیاح نے اسپین اور تمام مقامات کی زیارت کی اور ریف میں بھی بہت کوشش سے پہونچا کیونکہ اس وقت اسپینی حکومت کسی شخص کو ریف جانے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ سیاح مذکور جب جرمن پہونچا تو اس نے اپنا سفرنامہ جرمنی زبان میں شائع کیا جو تمام ملک میں دلچسپی اور حیرت سے پڑھا گیا۔ اس سفرنامہ میں ریف اور مجاہدین ریف کا خاص تذکرہ کیا گیا ہے اور اس کے تاثرات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ریف کے مقابلہ میں تمام مغربی ممالک کو فراموش کرگیا ہے۔

سیاح لکھتا ہے کہ ریف کے مسلمان بڑے پابند نماز، شریف، شجاع، عابد و پرہیزگار انسان ہیں ...

جرمن سیاح لکھتا ہے کہ ریف میں صرف انسان نہیں بلکہ انسان نما شیر بستے ہیں ...

شاہ فیصل کے تین بت نصب کئے جائینگے

بغداد، موصل اور بصرہ میں بت پرستی کا مظاہرہ

عراق کے اخبارات میں یہ خبر بڑے شد ومد کے ساتھ شائع ہوئی ہے کہ جلالۃ الملک شاہ فیصل مرحوم کے تین مجسمے (اسٹیچو) موصل، بغداد اور بصرہ میں عنقریب نصب کئے جانے والے ہیں۔ ان مجسموں کی تیاری کے لئے اٹلی کے مشہور بت تراش سینورکا تونہیکا کی خدمات حاصل کرلی گئی ہیں جو بتوں کی تیاری میں مصروف ہوگئے ہیں۔

اس خبر نے تمام عراقیوں میں حیرانی اور غصہ پیدا کردیا ہے ...

شرق اردن کی کانفرنس میں برطانیہ پر شدید نکتہ چینی

عربوں کو عیسائی بنانے کی پوری تیاریاں

شرق اردن کی کانفرنس میں (جو عمان میں منعقد ہوئی تھی) ڈاکٹر محمد صبحی نے حکومت برطانیہ پر بہت زیادہ نکتہ چینی کی اور کہا کہ حکومت نے شرق اردن کے مفاد کے لئے اب تک کچھ نہیں کیا ...

شرق اردن کے مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ یہاں عیسائی مشنریز جو کچھ کررہے ہیں وہ حکومت کے ایماء بلکہ حکم سے کررہے ہیں ...

ہائی کمشنر فلسطین کو یہودیوں کا جواب

مجلس تشریعی کسی درد کی دوا نہیں ہے

برطانوی ہائی کمشنر فلسطین نے وکالت یہودیہ کو مطلع کیا ہے کہ لارڈ پاسفیلڈ کی شائع کردہ کتاب ابیض کے بموجب حکومت مجلس تشریعی کو قائم کرنا چاہتی ہے ... اس مجلس کی شرکت سے ان کو کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔

تخت شام اور سابق خدیو مصر

حسن خالد پاشا کی طرف سے تردید

بیروت کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ عباس حلمی پاشا سابق خدیو مصر کے متعلق اخبارات میں جو یہ خبر گشت کررہی ہے کہ وہ تخت شام کیلئے سخت کوشش کررہے ہیں سو یہ خبر بے اصل اور بے بنیاد ہے ...

ترکی میں وطنی مصنوعات کے تحفظ کا قانون

ترکی اخبار "ملیت" نے خبر شائع کی ہے کہ حکومت جمہوریہ ترکیہ نے ایک قانون وضع کیا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ وطنی صنعت و حرفت ترکی صناعوں تک محدود رہیگی ...

ایران میں قانون ازدواج کا نفاذ

رئیس الوزراء ایران کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ قانون ازدواج ایران کی رو سے ذیل کی دفعات اطلاع عام کیلئے شائع کی جاتی ہیں:

دفعہ اول۔ مندرجہ ذیل حالات میں کوئی عالم یا قونصل کا کوئی رکن غیر ملکی باشندہ کو ایرانی عورت سے شادی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ہے۔

(۱) ایسی صورت میں کہ قوانین ایران یا قوانین ممالک میں کسی خارجی شخص کے نکاح کے لئے مانع موجود ہو۔

(۲) ایسی حالت میں بھی نکاح کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ غیر ملکی شخص ایرانی عورت کے اخراجات (نان و نفقہ و مسکن و البسہ) کو برداشت کرنے کے ناقابل ہو۔

(۳) ایسی صورت میں کہ غیر ملکی شخص (جہاں وہ نکاح کرنا چاہتا ہو) نہ مال غیر منقولہ رکھتا ہو اور نہ تجارتی علاقہ اور نہ ایسا شغل رکھتا ہو جس کے صوبہ یا ایران کے کسی علاقہ میں سکونت اختیار کرسکے۔

(۴) ہر غیر ملکی شخص پر لازم ہوگا کہ وہ ایرانی عورت سے نکاح کرنے کے لئے حکومت کے پاس درخواست کے ساتھ وہ اسناد بھی روانہ کرے جس میں شرائط ازدواج کی پوری تفصیل درج ہو۔

افغانستان میں قبل مسیح کے آثار قدیمہ

حکومت افغانستان اور فرانس کے ایک معاہدہ کی رو سے حکومت فرانس کی طرف سے آثار قدیمہ کا ایک محکمہ افغانستان میں قائم ہے جو افغانستان کے دیگر آثار قدیمہ کے ساتھ ساتھ افغانستان قدیم آثار و الفلا کا ایک گرانبہا خزانہ ہے جس میں شاہان سلف کی عظمت و شوکت دفون ہے ...

دارالحکومت

دہلی میونسپلٹی میں ہیجانی امور پر بحث
ڈپٹی کمشنر کو مداخلت کرنی پڑی

دہلی میں امن وامان کی فضا
وکٹوریہ کے خیمہ پر پہرہ

جامع مسجد میں جلسہ
حضرت مولانا نورالدین صاحب بہاری کی تقریر

دو ماہ کے بعد مسٹر آصف علی کی رہائی
جیل کے اندر نوٹس کی تعمیل

دھرم شالہ لکشمی نرائن پر پولیس کا چھاپہ
دس بنگالیوں کی گرفتاری

ہندوستان ٹائمز سے ۵ ہزار کی ضمانت

حکومت ہند کے پاس نقد زرِ ضمانت

علیحدگی سندھ کا مسئلہ کھٹائی میں
مالی مشکلات کی تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس
معاصر اسٹیٹسمین کا پروپیگنڈہ

موٹریں واپس کر دی گئیں

خلافت کمیٹی صوبہ دہلی کی مجلس منتظمہ کا اجلاس
حاجی عبدالرشید صاحب کا تقرر

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اہم مباحث
فرقہ وارانہ حقوق کے مسئلہ کا تصفیہ

پنجاب و بنگال میں اکثریت کے حقوق

ایک قبر کے متعلق ہندو مسلمانوں کا جھگڑا

مولانا شوکت علی کا انگریزی بیان
میں قیدیوں کی طرح گھر میں نہیں رہوں گا

خان قلات کی گدی نشینی کی تقریب
وائسرائے کی طرف سے خدمات کا اعتراف

ہوشیار پور میں قربانی کا تصفیہ
سکھ اور ہندو نمبرداروں کو معطل کر دیا گیا

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس
ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ میں احتجاج

کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے صدر کا مقدمہ
حکومت نے واپس لے لیا

مندر کے اندر کانگریس آشرم
تار کاٹنے کے سامان کی برآمد

ہندوستان کی مالی حالت پر اطمینان کا اظہار
قرض دینے میں پس و پیش نہ کرنا چاہئے

فرقہ وارانہ تصفیہ کا اعلان
آخر مئی میں کیا جائیگا

وفاقی حکومت دو سال تک نہیں بنے گی
جون تک جدید اصلاحات کا اعلان

شاردا ایکٹ کے ماتحت دو شخصوں کو سزا
بارہ سال کی لڑکی کی شادی

بدیشی مال کا بائیکاٹ جرم نہیں ہے
سشن جج احمد آباد کا فیصلہ

اتفاق سے بندوق چل گئی
ایک ہلاک چار زخمی

مسٹر جناح اور مرکزی ذمہ داری کا مطالبہ
اخبار ہندو کے نامہ نگار کا بیان

خطوط جلانے کی حماقت

لاہور کے ڈاکخانوں میں آتشزنی

بمبئی میں بھی خطوط کو آگ لگا دی گئی

ہوائی ڈاک کے خطوط جلا دیئے گئے

لارنس کے بت کی حفاظت

سرحدی کونسل کے مسلم ارکان کی تین پارٹیاں
پشاور کے ایک موضع پر جرمانہ

اٹلی کے پہلوان کا چیلنج گاما پہلوان نے منظور کر لیا

میرپور کشمیر کے فسادات
آٹھ صد اشخاص کے خلاف مقدمات

سری نگر میں ہندوؤں کی ہڑتال کا اندیشہ

کشمیر میں ایک جدید پریس ایکٹ کا نفاذ

ضلع پٹنہ میں ہندو مسلم فساد
متعدد مجروح، دو ہندو ہلاک

ملکہ وکٹوریہ کا بت خطرہ میں
حکام کی احتیاطی تدابیر

ایک کانگریسی کارکن پولیس کی ضربات سے مجروح
ہسپتال میں تحقیقات کا حکم

مس اور مسز نیلی کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال کی سزا

انگلستان میں چائے کے محصول پر اعتراض
مسٹر چرچل کا خطاب

آئرلینڈ میں حلف وفاداری کی تنسیخ کا قانون
دوسری خواندگی منظور ہوگئی

تین ماہ میں ۶۴ ہزار اشخاص گرفتار اور سزایاب
کانگریس بحیثیت مجموعی خلاف قانون نہیں ہے
دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

سر مائیکل اوڈوائر کی ہندوستان دشمنی
حکومت انقلاب ہند سے ڈر گئی

منچوریہ میں جنگ کی آگ پھر مشتعل ہوگئی
بغاوت کو فرو کرنے کی کوشش

امریکہ میں دس لاکھ انسانوں کا خیرات پر گزارہ
سینکڑوں افراد بھوک سے ہلاک ہو رہے ہیں

انگلستان کے ساتھ معاہدہ کو منسوخ کر دیا گیا
دارالعوام میں آئرلینڈ کی حرکت پر بحث

ہندوستان میں گندم کی پیداوار میں اضافہ
ایک سال میں ۳۳ ہزار ٹن کی زیادتی

آگرہ میں بم بنانے کی فیکٹری کا پتہ چل گیا

ایک ٹیکسی سے پانچ خطرناک بم برآمد ہوئے

حق رائے دہی کی کمیٹی کی لندن کو روانگی

[redacted]

ڈکٹیٹر پنجاب کا جرمانہ ایک دکاندار سے وصول کیا
دوکاندار کی شامت

امرتسر ۲۴ اپریل۔ لالہ گوکل چند پریذیڈنٹ کانگریس کمیٹی کے چھٹے ڈکٹیٹر کو موجودہ تحریک سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۷ الف قانون ترمیم فوجداری چودھری محمد اسٹنٹ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے چھ ماہ قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی محلہ ستھان اندرون بھاٹی دروازہ آپ ایک کپڑے کی فیکٹری کے منیجر تھے۔ گذشتہ روز پولیس میاں احمد دین اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی سرکردگی میں آپ کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے محلہ تھاں میں گئی۔ اس فیکٹری کے سامنے لالہ نہال چند کی متفرق اشیاء کی دکان ہے۔ پولیس نے لالہ نہال چند سے کہا کہ تم ہی گوکل چند کے رشتہ دار کا پتہ بتاؤ ورنہ گوکل چند کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے تمہارا مال قرق کریں گے اس پر لالہ نہال چند نے کہا کہ میں نہیں جانتا گوکل چند کون ہے۔ اور اس کا کوئی رشتہ دار کہاں رہتا ہے۔ لیکن پولیس نے کچھ نہ سنا اور لالہ نہال چند کی دوکان سے ان کا کیش بکس بجلی کا پنکھا اور ایک گھڑی کا جبراً مطمئن اٹھا کر لے گئی۔

ایک گاؤں میں زبردست ڈاکہ
گھر والوں کو لوٹ لیا

لائل پور ۲۳ اپریل۔ بکا انا ریلوے سٹیشن کے نزدیک چک نمبر ۹۱ میں ۲۱ اپریل کی رات کو ڈیڑھ بجے کے قریب ایک دلیرانہ ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو جو تعداد میں چار تھے ...

مالیات پر پورا قبضہ ہونا چاہئے
اوٹاوہ کانفرنس کے نمائندوں کو انتباہ

یو۔پی۔ کی یونیورسٹیوں میں تخفیف کی تجویز
تنخواہوں میں بھی تخفیف کی جائیگی

الہ آباد ۲۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت صوبجات متحدہ میں ریٹرنچمنٹ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق یونیورسٹیوں میں تخفیف کا کلہاڑا چلانے والی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وائس چانسلر کی آسامیاں تنخواہ سے مستعفی کر دی جائیں گی بلکہ آئندہ اعزازی وائس چانسلر مقرر کئے جائیں گے جو بلا تنخواہ کام کریں گے۔ بہت سے یونیورسٹی لیکچروں کی آسامیاں توڑ دی جائیں گی ...

مشتبہ بیوی کا کلہاڑے سے قتل
قتل کے بعد خودکشی کی کوشش

کلکتہ ۲۷ اپریل۔ ایک باشندہ کا ہے کہ ۲۵ سالہ بیوی کے چال چلن کے متعلق کچھ شبہ تھا ...

ڈیڑھ سالہ لڑکی اور سانپ میں دوستی

نینی تال ۲۶ اپریل۔ ایک ڈیڑھ سالہ لڑکی اپنے مکان کے پاس باغ میں کھیل رہی تھی ...

چھتری کے کارخانے میں ہڑتال

الہ آباد میں ۱۴ اشخاص کو سزائیں

جبل پور میں خوفناک آتشزدگی
سات سو اشخاص بے خانماں

جبل پور ۲۶ اپریل۔ جبل پور میں گذشتہ ہفتہ میں ایک ناگوار حادثہ آتشزدگی کا ہو چکا ہے جس میں سات سو آدمی بے خانماں ہو چکے ہیں۔ دوسری خوفناک آتشزدگی کی اطلاع ملی ہے جس سے ایک سو تیس جھونپڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں اور تین سو آدمی بے گھر ہو گئے۔

سینٹ پال گرجا کی عمارت کو خطرہ
زمین میں دھنس جانے کا اندیشہ

لندن ۲۵ اپریل۔ سینٹ پال کے گرجے کی عمارت کچھ مقامات سے سکتہ ہو گئی تھی اس لئے اس کی مرمت کرا دی گئی تھی اور اس طرح عمارت خطرہ سے محفوظ ہو گئی تھی لیکن اب ایک نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے ...

ایک پروفیسر کے مکان پر ڈاکوؤں کا حملہ

اسٹیشن سے بھاگے ہوئے قیدی کی گرفتاری

حکومت کی وفاداری کا صلہ

پٹاخہ سے سات اشخاص مجروح

دہلی کیمپ جیل میں قیدیوں اور حکام کا تصادم
۲۹ قیدیوں کو ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل کرا دیا گیا

دہلی میونسپل کمشنر کو حکومت کا نوٹس

دہلی ۲۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت نے مسٹر جگل کشور ممبر میونسپل کمیٹی کو نوٹس دیا ہے کہ وہ اس امر کی وجہ ظاہر کریں کہ ان کی جگہ کسی دوسرے شخص کا انتخاب کیوں نہ کیا جائے۔

انقلاب پسندوں کی تلاش میں خانہ تلاشیاں

بڑے ڈاکخانہ کے خطوط اور پیکٹ وغیرہ جلا دیئے گئے

انڈین طبی سوسائٹی کا ایک غیر معمولی جلسہ

محمد فرقی گوڈر بعدہ سکرٹری انڈین طبی سوسائٹی دہلی

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!
اسکی ہر ایک کو ضرورت ہے
امرت دھارا
امرت دھارا آفس۔ لاہور

مقویات سراج عالم
ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

حلفیہ بیان

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

صوبہ سرحد کے طول و عرض میں "یوم شریعت"
محاکم شرعیہ کے قیام کیلئے مسلمانان سرحد کی بیقراری

حسب اعلان جمعیت العلماء صوبہ سرحد صوبہ کے طول و عرض میں ۱۵ اپریل کو "یوم شریعت" منایا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

پشاور۔ ۱۵ اپریل جامع مسجد مہابت خاں میں زیر صدارت مولانا مولوی داؤد محمد صاحب مسلمانان پشاور کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں گورنمنٹ سے محاکم شرعیہ کے قیام کا مطالبہ کیا گیا نیز سرکاری مدارس میں دینیات کو لازمی قرار دینے پر زور دیا گیا۔ اور کونسل میں علماء کی نمائندگی ضروری قرار دی گئی۔

نوشہرہ۔ زیر صدارت مولانا عروت صاحب ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حکومت کو بتایا گیا کہ مسلمان محاکم شرعیہ اور علماء کی نمائندگی کے بغیر کونسل سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ نیز گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ مدارس میں دینیات لازمی قرار دی جائیں۔

زیارت کاکا صاحب۔ مسجد دربار شریف میں بصدارت مولانا عبدالحق صاحب نافع ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں مؤثر تقریروں کے بعد محاکم شرعیہ کے قیام اور دینیات کو مدارس میں لازمی قرار دینے کی تجویز پاس ہوئیں۔

مردان۔ مسلمانان مردان کا ایک عام جلسہ زیر صدارت پیر گیلی شاہ صاحب ...

تخت بھائی۔ علاقہ تیرہ کے مندرجہ ذیل دیہات میں جمعیت العلماء صوبہ سرحد کے حکم کے مطابق زیر اہتمام مولانا محمد شعیب صاحب جلسے منعقد ہوئے۔ احمد آباد۔ ڈھنڈا۔ کاروشاہ۔ قریہ گل زمان۔ قریہ داد محمد۔ نور ڈھیر۔ سنگاؤ۔ ایڈرن وغیرہ وغیرہ۔

سد عوم۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب کے زیر اہتمام تمام علاقہ سد عوم یوم شریعت منایا گیا۔

ہنگو۔ تحصیل چارسدہ مسلمانان ہنگو کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا شاہ گل صاحب منعقد ہوا محاکم شرعیہ کے قیام۔ کونسل میں علماء کی نمائندگی سرکاری مدارس میں دینیات کی ضرورت کی تجویزیں منظور ہوئیں۔

نور ڈھیر۔ تحصیل صوابی۔ مولانا مولوی غلام الدین صاحب کے زیر اہتمام یوم شریعت منایا گیا اور جمعیت العلماء کے مطالبات کی پرزور تائید کی گئی۔

کوہاٹ۔ جامع مسجد حاجی بہادر میں بسرپرستی جمعیت العلماء کوہاٹ ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں (۱) صوبہ سرحد میں محاکم شرعیہ قائم کئے جائیں (۲) کونسل میں شرعی نگران مقرر کیا جائے تاکہ کونسل میں اخلاف شرع قوانین منظور نہ ہو سکیں (۳) علماء کی رائے دہندگی کے حق میں توسیع کی جائے۔

بنوں۔ جامع مسجد قصابان میں زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب صدر جمعیۃ علماء بنوں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں تقریباً کل علماء بنوں موجود ...

محمد یوسف بنوری قائم مقام ناظم جمعیت العلماء صوبہ سرحد

قرآن پاک پر پتھروں کی بارش
شوکت علی زندہ باد کے نعروں کے ساتھ اجتماع قرآن خوانی پر پتھراؤ

۲۴ اپریل بروز جمعہ رات کو ۹ بجے مجلس احرار اسلام بمبئی کی طرف سے اس کا انتظام کیا گیا تھا کہ شہدائے سرحد اور کشمیر اور شہید محمد دین کی مقدس ارواح کو ایصال ثواب کیا جائے ... قبرستان میں قرآن خوانی ہو چکی ... قرآن خوانی کے بعد حافظ مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی ... اس مذہبی اجتماع کے ختم ہونے کا اعلان کر دیا۔

جلسہ کے بعد مسلمان رخصت ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ مجلس احرار اسلام بمبئی کے چند اراکین اور رضاکار جلسہ گاہ سے اسباب وغیرہ اٹھوانے کیلئے وہاں رہ گئے۔ یکا یک چند غنڈوں نے شوکت علی زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے رضاکار احرار پر حملہ کر دیا ...

کیا مسلمانوں کو اس کا حق نہیں ہے کہ وہ شہدائے اسلام کے لئے قرآن خوانی کریں؟ ... ہم کو امید ہے کہ مسلمانان بمبئی جلد سے جلد اس قسم کی کمینہ حرکتوں کا سد باب کریں گے۔

ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام بمبئی

مجلس احرار اسلام بمبئی کا عظیم الشان جلسہ
مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی کی فاضلانہ تقریر
جلسہ ختم ہونے کے بعد چند خلافتی غنڈوں کی شرارت

کٹ پیس پارچہ بزازی
کی
پُرمنافع تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولایتی کٹ پیس ٹکڑہ جات پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگاتے ہیں ...
امپیریل ایکسپریس کمپنی بائیکلہ بمبئی ۸

بحکم سردار محمد فضل حق خاں صاحب بی۔ اے ناظم ضلع برنالہ
اشتہار بنام ریاست پٹیالہ
دستخط حاکم

تمام جہان میں بے نظیر
مشکوٰۃ شریف مترجم و محشی اردو
تمام درخواستیں بنام عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں

محبوب عاشق کے قدموں میں
ایک مہینہ میں عربی آجائے گی
اتالیق عربی
گلدستہ قاسمی
چار نکاح کیجئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... شش ماہی ... سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... شش ماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم ...
¼ کالم ...

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۲

معاصرین کے افکار و آراء

آویزش چین و جاپان اور روس (مدینہ)

کانگریس اور گورنمنٹ (الحدیث)

مسلمان کدھر جارہے ہیں؟ (منبر)

پارلیمنٹ میں مباحثہ اور مسٹر چرچل (ملت)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

تمام دنیا میں جواہرات کی بے قدری

۹۰ فیصدی قیمتیں کم ہوگئی ہیں

برطانیہ میں جرائم کی کثرت

سولہ سال کے لڑکوں اور لڑکیوں پر مقدمات

زہریلی گیس کو زبردست شکست

جانوں کی حفاظت کیلئے ایک نئی ایجاد

فن لینڈ میں امتناع مسکرات کے قانون کا خاتمہ

شراب کی دوکانوں پر مردوں اور عورتوں کا ہجوم

دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتار طیارہ

ایک عورت نے اٹھارہ ہزار پونڈ ہارے

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، لنوار، سرکہ، انگوری، اچار، سبز اصلی، میوہ خشک، میوے اور نایاب و مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ ارسال کیجئے۔
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہی ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کیسٹوفین مرطوبسا و خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ...
... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

شربت فولاد
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان
ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ
ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ
منیجر حافظ بکڈپو شیرانوالہ گیٹ لاہور

بواسیر و ذیابیطس
حافظ اقبال حسین بھٹیاہی بھاگلپور

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلاکر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۸/ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ۸/ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کررہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احکام کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان بھر میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ/ مجلد چرم نقرہ عاً علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ عاً علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم عہ/

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں
منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۰ ہجری

صوبۂ سرحد میں محاکم شرعیہ کا قیام

مسلمانان سرحد کا پرزور مطالبہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

رنگون کے ایک مسیحی رسالہ کی توہین

میونسپل کمیٹی توجہ کرے

خلافت کمیٹی کا انتخاب

حاجیوں کے تیسرے جہاز کی جدہ سے روانگی

ساڑھے گیارہ سو حجاج کی مراجعت

حج کے متعلق "قیود"

زائرین بیت اللہ کے متعلق جمعیۃ مقننہ میں جدید مسودۂ قانون

"معلمین" کے لئے لائسنس حاصل کرنے کا لزوم

خلاف ورزی کرنیوالوں کو تین ماہ کی قید اور جرمانہ

دنیا کا خاتمہ کس طرح ہوگا؟

قیامت کے لئے پیشگوئی

عربی اخبارات کے تراجم

افریقہ میں کیا ہو رہا ہے؟

مسلمانوں کو غافل کرنے کے لئے عیسائیوں کا پروپیگنڈا

امام یمن کا مکتوب سلطان ابن سعود کے نام

تمام عربی سلطنتوں کو اتحاد کی دعوت

اطالوی اور فرانسیسی مظالم کا اعتراف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جامہ مبارک

ایک عرب کا حیرت انگیز دعویٰ

دمشق میں ایک مفید تحریک کا آغاز

نادار طلباء کی تعلیم کا انتظام

عراق میں سو ہزار سال قبل کا مجسمہ

صلیب پرستی کا نظریہ کہاں سے ماخوذ ہے

بیروت میں عرب خواتین کا اجتماع

کردی بغاوت کو فرو کرنے کیلئے اتحاد ثلاثہ

مصری حدود پر اطالوی سپاہ کا جنگ

طرابلس کے مفرور مجاہدین پر یورش

دارالحکومت

خلافت کمیٹی صوبہ دہلی کے سالانہ انتخابات
ضروری کارروائی کیلئے ایک سب کمیٹی کا تقرر

جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ

گزشتہ شب بوقت ۹ بجے بمقام منزل (لال دروازہ) میں عام اراکین خلافت کمیٹی صوبہ دہلی کا ایک مخصوص جلسہ زیر صدارت ماسٹر ابرار احمد صاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

محرک: بلال احمد زبیری

محرک: نعیم الدین صاحب نعیمی

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علماء ہند
دہلی جیل میں ملاقات

ڈپٹی گیٹوں کے مقدمات کی سماعت
فہرستیں مرتب کرلی گئیں

ریوالور کے سلسلہ میں ایک مسلمان کی گرفتاری

دہلی شہر میں کانگریسی تحریک

پنڈت مدن موہن مالویہ، مولانا عبد اللہ اور دیگر اشخاص کی رہائی
سات سو اشخاص پر مقدمات چلائے جائینگے
مولانا مولوی محمد صدیق صاحب کو نو ماہ کی سزا

دہلی ۴ مئی۔ اتوار کی شب کو پنڈت مدن موہن مالویہ، پنڈت گوبند کانت مالویہ، پنڈت شری و سہرا الویہ، ڈاکٹر شیو سنگھ اور مسٹر کباٹی کو دہلی جیل سے غازی آباد روانہ کردیا گیا۔ رات کے وقت دہلی جیل پر پولیس پہونچی اور مسٹر ایس سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل نے ان حضرات کو لاری میں بٹھاکر پولیس کی حفاظت میں غازی آباد پہونچادیا۔ غازی آباد پہونچ کر ان سے کہا گیا کہ آپ الہ آباد جانے والی ٹرین میں سوار ہو جائیں کیونکہ آپ رہا کر دیئے گئے ہیں۔ پنڈت مالویہ پر کوئی نوٹس تعمیل نہیں کیا گیا۔

۲۴ اپریل کو اتوار کے روز کانگریس کی سرگرمیوں میں جن لوگوں نے حصہ لیا تھا ان میں سے ۱۳ خواتین اور ۴۲ مرد رہا کر دیئے گئے۔ اس سلسلہ میں رہا شدہ اشخاص کی تعداد ۱۹ تک پہونچ گئی ہے۔ ابھی تک جیل میں سات سو اشخاص مقید ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان پر مقدمات چلائے جائیں گے۔ دیگر اشخاص کے رہا ہونے کی بھی امید ہے۔

کل شام کو ۶ بجے ۲۶ ڈیلی گیٹ جنہوں نے ۲۴ اپریل کو کانگریس کے اجلاس میں حصہ لیا تھا رہا کر دیئے گئے ان میں سے ۱۶ اشخاص پر ہنگامی آرڈیننس کے ماتحت نوٹس تعمیل کئے گئے ہیں کہ وہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر دہلی کو چھوڑ کر باہر چلے جائیں اور واپس نہ آئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دیگر چار خواتین اور رہا کر دی گئیں اور مولانا عبد اللہ کو بھی رہا کر دیا گیا۔

کل دوپہر کو پنڈت مدن موہن مالویہ اپنی پارٹی کے ہمراہ الہ آباد پہونچ گئے ریلوے اسٹیشن پر کثیر اشخاص نے آپ کا استقبال کیا۔

سیٹھ ہرپرداس لال جی رکن کراچی پورٹ ٹرسٹ اور سیٹھ سکھدیو کراچی ڈیلی گیٹ جو دہلی کانگریس کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے کراچی سے چلے تھے اور راستہ میں گرفتار کرلئے گئے تھے ان کو سپیشل مجسٹریٹ کراچی نے چھ ماہ قید سخت اور علی الترتیب پانچ ہزار اور تین ہزار روپے جرمانہ کی سزا دیدی۔ مولانا مولوی محمد صدیق صاحب کو بھی جو دہلی آتے ہوئے راستہ میں گرفتار کرلئے گئے تھے۔ نو ماہ قید کی سزا دیدی گئی۔

حضرت مولانا حافظ عبد الحلیم صاحب صدیقی کی تشریف آوری

دہلی ۲ مئی۔ آج حضرت مولانا الحاج حافظ عبد الحلیم صاحب صدیقی رکن جمعیۃ علماء ہند لکھنؤ سے متعدد مقامات کا دورہ فرماتے ہوئے دہلی وارد ہوئے ...

کانگریسی ڈیلی گیٹ رہا کئے جارہے ہیں

تیسری گول میز کانفرنس کا انعقاد
فرقہ وارمسائل کا تصفیہ کب ہوگا؟

تیسری گول میز کانفرنس

فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ

تحریک سول نافرمانی کی مذمت
باشندوں کو کلکٹر احمد آباد کا انتباہ

احمد آباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ مسٹر بی اور ین کلکٹر احمد آباد نے ...

کانگریس مالی مشکلات کی ذمہ دار نہیں ہے
تجارتی جلسہ میں مسٹر جیکسن کی تقریر

بمبئی ۹ اپریل۔ گذشتہ شب مسٹر آر۔ ایس جیکسن نے جو کہ احاطہ بمبئی کی تجارتی انجمنوں کے اشتراک سے ... ہندوستان کی مالی مشکلات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی مالی حالت پر تحریک سول نافرمانی کا اتنا اثر نہیں پڑا ہے جتنا کہ دیگر وجوہات کا۔ ... تو اس وقت صورت حالات بدتر نظر آتی۔

سرحد میں آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ
نئی کونسل میں پیش ہونے والی قراردادیں
انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈر کا اعلان

پشاور ۲ مئی۔ سرحدی کونسل کی انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈر میر بخش خاں نے سات قراردادوں کے متعلق نوٹس دیا ہے جن کو آپ ایبٹ آباد کے اجلاس میں پیش فرمائیں گے۔ ...

ضلع پشاور کے متعدد مواضعات پر جرمانے
انتخابات میں مداخلت کرنیکا الزام

والیان ریاست کے ایک جلسہ کا انعقاد
نئے آئین میں ریاستوں کی حیثیت پر بحث

بمبئی ۹ اپریل۔ چیمبر آف پرنسز کے نئے صدر ہز ہائی نس جام صاحب آف نواں نگر نے دفعتاً ہندوستانی والیان ریاست کا ایک ضروری جلسہ ۲ مئی کو طلب کیا ہے۔ یہ جلسہ دہلی میں یا بمبئی میں منعقد ہوگا۔ اور بحث کا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ نئے دستور اساسی میں ہندوستانی ریاستوں کی حیثیت کیا ہونی چاہیئے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند اور برطانوی کیبنٹ کے درمیان فیڈرل آئین سے پہلے ضروری آئینی اصلاحات نافذ کرنے کی امکانی صورتوں پر بحث ہو رہی ہے۔

یہ امر والیان ریاست کے اس جلسہ میں طویل گفتگو ہوگی اس سے ظاہر ہے کہ جلسہ ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ ہز ہائینس بھوپال اور ہز ہائینس بھاولپور ۱۲ مئی کو انگلستان جارہے ہیں۔ ہز ہائینس جام صاحب کا پروگرام ابھی معلوم نہیں لیکن امید کی جاتی ہے کہ والیان ریاست کے جلسہ کے بعد آپ وائسرائے سے ملاقات کریں گے اور چونکہ آپ کی صحت اچھی نہیں ہے اس لئے مئی کے آخر میں انگلستان جائیں گے۔

بمبئی میں ایک اشتراکی کی گرفتاری
روسی خطوط کی برآمدگی

فوج کے آٹھ دستوں کو ہندوستانی بنایا جائیگا
سپہ سالار افواج کی سفارش منظور

بلوہ شوپیاں کے مقدمہ کا فیصلہ
گلینسی کمیشن کی سفارشات پر عدم اطمینان

سرینگر ۲ مئی۔ بلوہ شوپیاں کے مقدمہ میں اسپیشل ججوں نے تین اشخاص کے مقدمے ہائی کورٹ میں بھیجدیے ہیں اور بقیہ اشخاص کو بالاتفاق سات سات سال قید کی سزا دی ہے۔

میرپور ۲ مئی۔ مسلمانان میرپور کا ایک عظیم الشان اجتماع جامع مسجد میں ۲۹ اپریل کو نماز جمعہ کے بعد ہوا جس میں گلینسی کمیشن کی سفارشات پر اپنے عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

افیونیوں کی تعداد بڑھانیکی کوشش
محکمہ آبکاری کا خسارہ پورا کرنے کی سعی

گوہاٹی ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ محکمہ آبکاری کے ۵۰ فی صدی گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے حکومت آسام نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ...

ہندوستان سے افیون کی برآمد میں کمی
حکومت کو ۲۴ لاکھ پونڈ کا خسارہ

فرقہ وارنیابت کی ناکامی
بنگال مسلم لیگ کا بیان

اس ہفتہ کا ضمیمہ ملاحظہ فرمائیے

”بجلی کا انتقام“
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اعلیٰ وائسرائے کی ہمدردی
بیس اشخاص گرفتار کرلئے گئے

کلکتہ ۱۳ مئی۔ مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کے قتل کے سلسلہ میں علی الصبح متعدد مکانات کی تلاشی لی گئی اور تقریباً بیس آدمی گرفتار کرلئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور جو ایک ریوالور کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا اس کی جیب سے کاغذ کا ایک پرزہ نکلا ہے جس میں بنگالی حروف میں لکھا ہوا ہے کہ ”بجلی کا ایک معمولی انتقام“ یہ شخص مدناپور کا رہنے والا ہے جس کا نام پروپوت چندرا بھٹاچارجی ہے ...

مسٹر ڈگلس کے قتل کے بعد تمام عدالتیں بند کردی گئیں اور بار ایسوسی ایشن میونسپلٹی اور دیگر عام انجمنوں نے تعزیت کی تجاویز منظور کیں۔

اکالیوں کی طرف سے بدیشی کپڑوں پر پکٹنگ

امرتسر ۳ اپریل۔ کل شام کے پانچ بجے کٹڑہ اہلووالیاں میں کشن چند سنت رام سوداگران بدیشی پارچہ کی دکان پر گیارہ اکالی والنٹیروں نے پکٹنگ کیا۔ اس جتھہ کے ایک سکھ والنٹیر کے ہاتھ میں قومی جھنڈا تھا۔ رضاکار بائیکاٹ کے نعرے لگارہے تھے۔ پولیس نے گیارہ اشخاص کو گرفتار کرکے صدر کوتوالی پہونچایا پولیس کے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنے نام قانون زور سنگھ اور آرڈیننس توڑ سنگھ وغیرہ بتائے۔

پولیس کی نگرانی میں خطوط کو جلانیکی سعی

بمبئی یکم مئی۔ پولیس، محکمہ ڈاک خانہ کی زبردست نگرانی کے باوجود کل صبح جنرل پوسٹ آفس کے لیٹر بکس میں سے دھواں نکلتا ہوا نظر آیا کسی شخص نے ایک پیکٹ اندر ڈالدیا تھا جس میں گندھک کا تیزاب تھا۔ لیٹر بکس کو فوراً کھولا گیا اور تیزاب کے پیکٹ اور جلے ہوئے پانچ خطوط کو علیحدہ کیا گیا۔

ڈھائی کروڑ بیکاروں کی تعداد

انٹرنیشنل لیبر آفس نے اندازہ لگایا ہے کہ گذشتہ سال کے اختتام پر ۲۵ ممالک میں جن کے اعداد و شمار مہیا ہوسکے ہیں دو کروڑ سے ڈھائی کروڑ تک بیکار تھے۔

پونہ میں خان عبد الغفار خاں کے صاحبزادوں کا گرفتاری

۱۹۳۱ء کے سازشیوں کو رہا کیا جائیگا؟

امپیریل بنک لاہور میں گولی چل گئی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور پر ریوالور کے چھ فائر
ایک بنگالی حملہ آور کی افسوسناک حرکت
مسٹر پیڈی کے جانشین ہسپتال پہنچ کر انتقال کرگئے

کلکتہ یکم اپریل۔ مدناپور ضلع بنگال میں جہاں ایک سال پیشتر مسٹر پیڈی کو ہلاک کیا گیا تھا، ایک اور ظالمانہ کارروائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ مسٹر آر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جو مسٹر پیڈی کے جانشین تھے ان پر ایک بنگالی نے ریوالور کے چھ فائر کئے جس سے آپ کو سخت کاری زخم لگے۔ مسٹر ڈگلس ایک جلسہ کی شرکت کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ آفس میں تشریف لے گئے تھے جب آپ وہاں سے واپس ہونے لگے تو ایک بنگالی نے آپ پر ریوالور سے حملہ کیا اور یکے بعد دیگرے چھ فائر کئے جس کے باعث مسٹر ڈگلس کی کلائی اور سینہ میں سخت زخم آئے۔

معلوم ہوا ہے کہ حملہ کے فوراً ہی بعد مبینہ حملہ آور کو گرفتار کرلیا گیا۔ زخمی ہونے کے بعد مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو فوراً ہسپتال پہونچایا گیا جہاں آپ کی مرہم پٹی کی گئی۔ پریذیڈنسی ہسپتال کلکتہ کو اطلاع دی گئی کہ وہ فوراً ڈاکٹر سپین مدناپور روانہ کردے لیکن ان کی روانگی سے قبل مسٹر ڈگلس انتقال کرگئے۔

... مسٹر کاسل پر گولی سے حملہ کیا گیا اور وہ زخمی ہوگئے۔ اکتوبر میں مسٹر ڈورنو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر گولی چلائی گئی جس کے باعث وہ ڈھاکہ میں سخت مجروح ہوگئے اور دسمبر میں مسٹر سٹیونس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کومیلا کو ان کے دفتر میں دو لڑکیوں نے ہلاک کردیا۔ سال رواں کے اوائل میں ایک لڑکی نے مسٹر سٹینلے جیکسن گورنر بنگال پر کلکتہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر گولی سے حملہ کیا۔

حملہ آور کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ ۱۹ سال کا ایک نوجوان بنگالی ہے۔ حملہ کے وقت اسے مسٹر جارج اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک رکن مسٹر نریندر ناتھ مترا نے دوڑ کر پکڑا۔

آئرش پارلیمنٹ میں حلف وفاداری کی تنسیخ
مسودہ کی دوسری خواندگی منظور ہوگئی

لندن ۳۰ اپریل۔ ڈبلن (آئرلینڈ کی پارلیمنٹ) نے مسٹر ڈی ویلرا کا پیش کردہ مسودہ کو جس کا مقصد حلف وفاداری کو منسوخ کرنا ہے ۷۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ... کی تائید سے منظور کرلیا۔

دوران مباحثہ میں مسٹر کاسگریو نے مسودہ کی سخت مخالفت کی اور مسٹر ڈی ویلرا کے متعلق کہا کہ یہ ان کی احمقانہ غلطی اور خود سری تھی کہ جس نے آئرلینڈ کو خانہ جنگی کی آگ میں جھونک دیا ...

حکومت برطانیہ کو تنبیہ

انہوں نے کہا کہ وہ کوئی قدم اس حد سے آگے نہیں اٹھانا چاہتے جس حد تک انہیں اٹھانے کا اختیار ہے۔ اگر حکومت برطانیہ اس قسم کی کوئی کوشش کریگی جس سے بدلہ لینا ظاہر ہوتا ہو تو اس سے صاف پتہ چل جائے گا کہ مساوات کے سارے دعوے محض فریب ہیں!

ایک اور تار مظہر ہے کہ مسٹر کاسگریو نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ مسٹر ڈی ویلرا اس مسودہ کو نہایت ہی عاجلانہ طریقہ پر پارلیمنٹ سے منظور کرا رہے ہیں جس کی ابھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

شنگھائی میں بم پھینکنے کا واقعہ
زخمیوں میں سے ایک زخمی کی ہلاکت

شنگھائی ۲۹ اپریل۔ بم کے واقعہ کا تذکرہ ہر حلقہ میں ہے ...

مسٹر چیمبرلین کیطرف سے استعفیٰ کی دھمکی

کلکتہ وار کونسل کے کیمپ پر پولیس کا چھاپہ

دھولیا جیل سے سوآدمی رہا کردئے گئے

دارالعوام میں کانگریس اور گاندھی جی کا ذکر خیر
کانگریس اور حکومت میں کس طرح سمجھوتہ ہوسکتا ہے؟
”ہندوستان میں وزیر اعظم کی پالیسی ناکام ثابت ہوگی“

لندن یکم مئی۔ آرڈیننسوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں سر سیموئل نے بتایا کہ جب تک ضرورت رہیگی آرڈیننس برابر نافذ رہیں گے ...

اشتراک عمل

ہندوستان میں روسی مظالم

کانگریس بالزام

مستقبل قوم کو حکومت کرنے کا اختیار

ہندوستان میں وزیر ہند کی پالیسی ناکام

گاندھی جی سے گفت و شنید

ہندوستان کے سیاسی حالات پر تبصرہ

ہندوستان اور برطانیہ میں جنگ

مسٹر چرچل کی تقریر

چینیوں اور جاپانیوں میں زبردست جنگ
دو سو آدمی ہلاک ہوئے

دہلی کے ہوٹلوں کی ابتر حالت
بسکٹ، نان پاؤ اور مٹھائی کی فروخت میں ڈاکہ

دہلی جو تمام ہندوستان میں ایک مشہور اور تاریخی شہر کے علاوہ ہندوستان کا دارالحکومت بھی ہے اس میں مسافروں کے لئے قطعاً کوئی آرام نہیں۔ ذیل کی شکایات اس قدر عام ہیں کہ بچہ بچہ ان سے واقف اور نالاں ہے اور جب تک دہلی میونسپلٹی اس طرف توجہ نہ کرے اس وقت تک ان کا ازالہ نہیں ہوسکتا۔

(۱) دہلی کے عام ہوٹلوں کی حالت نہایت خطرناک ہے۔ روٹی۔ سالن اور دیگر سامان خور و نوش اس قدر گراں ہیں کہ ایک مسافر صحیح معنوں میں دہلی آ کر لٹ جاتا ہے۔ روٹی دو پیسہ کی جاتی جو آج سے آٹھ سال پہلے فروخت ہوتی تھی اور جس وقت آٹا چار سیر فی روپیہ تھا آج بھی وہ دو پیسہ کو فروخت ہوتی ہے حالانکہ آجکل آٹے کا بھاؤ ۱۴ سیر ہے گویا ہوٹل والوں کے نزدیک چار سیر اور ۱۴ سیر میں کوئی فرق نہیں۔ اس کے علاوہ ہوٹل کے سالنوں میں جو گھی ڈالا جاتا ہے وہ یا تو خالص چربی ہوتی ہے اور یا ... کہ ان دونوں سے صحت پر کس قدر خراب اثر پڑتا ہے۔ سینکڑوں مسافر جو دو چار ماہ کے لئے دہلی میں قیام کرتے ہیں مستقل نزلہ و زکام، کھانسی اور سینہ کی ریزش وغیرہ امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگوں کو تو سل کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے دہلی میونسپلٹی کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ دہلی کے ہوٹلوں کی خوراک کی قیمت ... اور سالنوں میں خالص گھی استعمال کیا جانے لگے۔ بہتر تو یہ ہے کہ میونسپلٹی کے ممبران صرف آٹھ دن دہلی کے ہوٹلوں کا کھانا تناول فرمائیں تاکہ ذاتی جانچ پڑتال کے بعد وہ کوئی صحیح قدم اٹھا سکیں۔

(۲) جس زمانہ میں آٹے کا بھاؤ چار سیر تھا اس وقت بسکٹ بازار میں ایک پیسہ کو ملتا تھا اور نان پاؤ کی قیمت ایک آنہ تھی اب جبکہ آٹے کا بھاؤ ۱۴ سیر فی روپیہ ہے بسکٹ اور نان پاؤ اسی قیمت کو دہلی کے ... ایک پیسہ اور ایک آنہ کو فروخت ہو رہے ہیں۔ کیا میونسپلٹی کے ارباب بست و کشاد کو اس کا علم نہیں ہے؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس اندھیر نگری کا علاج نہیں کیا جاتا۔

(۳) ... [illegible]

ریلوے تار کاٹنے والا گروہ گرفتار
ملزمان کو تار گلاتے ہوئے گرفتار کیا گیا

کانپور ۲۰ اپریل۔ کانپور اور اناؤ کے اضلاع میں ریلوے ٹیلیگراف کے تار کاٹنے کے جو متعدد واقعات پیش آئے تھے۔ پولیس ان کی سرگرمی کے ساتھ تفتیش کر رہی تھی بالآخر آج صبح پولیس نے تار کاٹنے والا گروہ کا سراغ لگا لیا۔ سید ممتاز حسین سب انسپکٹر پولیس نے ڈپٹی کے پڑاؤ میں ایک خفیہ مقام پر چھاپہ مارا اور ملزمان کو تار پگھلاتے ہوئے گرفتار کر لیا کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس کئی سیر تانبے کے تار موجود تھے۔ اس سلسلہ میں اہم انکشافات کی توقع کی جاتی ہے۔

گلانسی کمیشن کی سفارشات کے خلاف پروپیگنڈہ
ہندوؤں کی طرف سے ایک منظم جماعت کا قیام

سری نگر ۹ اپریل۔ مسٹر کاشی پنڈت صدر گلانسی کمیٹی کی سفارشات کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے پہلے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ نے ایک مکتوب مسٹر لاٹ مجسٹریٹ کے نام روانہ کیا ہے کہ گلانسی رپورٹ کی سفارشات جن کا ہندوؤں سے تعلق ہے اس وقت تک عمل جامہ پہنایا نہ جائے جب تک ان کے جملہ مطالبات پورے نہ کئے جائیں۔

ہندوستان سے بڑا کی علیحدگی
لنکاشائر کے لئے ایک نئی منڈی

لندن ۲۰ اپریل۔ اخبار مارننگ پوسٹ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ برما میں جدید ... [illegible]

ڈی۔ اے وی کالج کا ایک ملازم گرفتار
خطوط جلانے کی سعی کا الزام

... [illegible]

وزیر ہند پر ایک لاکھ روپیہ کا دعویٰ
ہائی کورٹ نے پانچ ہزار روپیہ کی سفارش کی

... [illegible]

پستول اور مصالحہ پکڑا گیا
پولیس نے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا

... [illegible]

ڈاکٹر ٹیگور کا ورود اصفہان

... [illegible]

نصف شب کے وقت سرخ اشتہارات کی تقسیم

... [illegible]

برما میں باغیوں کی قاتلانہ سرگرمیاں
چار ماہ میں ڈکیتی اور قتل کی وارداتیں

... [illegible]

روس میں نئے پریس کا قیام
ایک لاکھ پونڈ پر ایک کمپنی کو ٹھیکہ

... [illegible]

پولیس اور مسکرات کی تجارت کرنے والوں کا مقابلہ
پولیس پر چھرہ سے حملہ کرنے کی سعی

ناگپور ۱۹ اپریل۔ دمرہ میں پولیس نے نشیات کی ناجائز تجارت کرنے والے گروہ کے ایک آدمی کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے جب اس گروہ کی جائے قیام پر حملہ کیا تو ایک آدمی نے چھرے سے حملہ کرنا چاہا۔ بڑی دیر تک پولیس اور ان لوگوں کے درمیان جنگ ہوتی رہی بالآخر پولیس نے غلبہ پالیا باقی فرار ہو گئے۔ صرف ایک آدمی گرفتار کیا جاسکا۔ اس کے پاس سے ۱۲ سیر چرس برآمد ہوئی۔

کردستان میں دو ہوابازوں کی گرفتاری

لندن ۲۰ اپریل۔ شاہی قوت پرواز کے دو ہوا بازوں کو کردوں نے گرفتار کر لیا۔ دونوں ہوا باز مجبوراً شمالی کردستان میں اترے تھے۔ لیکن کردوں نے ان کو گرفتار کر کے اپنے خیموں میں محبوس کر دیا۔

برطانوی پارلیمنٹ اور قانون حلف وفاداری

لندن ۲۰ اپریل۔ پارلیمنٹ کے سامنے حلف وفاداری کے قانون میں ترمیم کے لئے جو مسودہ پیش کیا گیا تھا وہ ۷۰ آراء کے مقابلہ میں ۲۹ آراء سے منظور کر لیا گیا۔

انجمن تحفظ ناموس شریعت کے ممبران کا انتخاب

مورخہ ۲۲ اپریل کو بوقت ۷ بجے شام انجمن تحفظ ناموس شریعت کے ممبران کمیٹی کا عبداللہ خاں کے مکان میں جلسہ ہوا۔ از سرنو عہدہ داران کا انتخاب ذیل ہوا۔

صدر:۔ مولانا مولوی محمد حیات صاحب

نائب صدر:۔ حاجی احمد دین صاحب جرخی

سکریٹری:۔ اللہ بخش گوگا خیل

بعدہٗ باتفاق رائے یہ پاس ہوا کہ آج شب کو ایک بھاری جلسہ میدان حافظ جمال میں منعقد کیا جاوے جس میں شہیدان پشاور کے جلوس کا پروگرام پبلک کو بتلایا جائے۔

چنانچہ اسی رات ۹ بجے میدان حافظ جمال میں ایک بڑا بھاری جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی محمد حیات صاحب منعقد ہوا۔ ہندو مسلم کثیر تعداد میں تھے۔ حاضرین کو جلوس کے پروگرام کے متعلق آگاہ کیا گیا۔ کل وقت ٹھیک پانچ بجے شام کے بازار ٹھٹھار الوالہ میں سے جلوس نکالا جاوے گا بڑا بازار گھنٹہ گھر چوڑا بازار میں سے ہو کر کمپنی باغ میں جلسہ منعقد کیا جاوے گا۔ اور شہیدان پشاور کی سوانح حیات دہرائی جاویں گی۔

(نامہ نگار)

تمام جہاں میں بے نظیر
مشکوٰۃ شریف مترجم و محشی اردو
بہ نہ صاف اور خوشخط تحریر کرایئے

... [illegible]

تمام درخواستیں بنام عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں

ہفتہ روزہ
اخبار تنظیم اہلحدیث روپڑ

... [illegible]

منیجر تنظیم اہلحدیث روپڑ ضلع انبالہ

کٹ پیس پارچہ بزازی
پر منافع تجارت

... [illegible]

اسپیریل ایکسپریس کمپنی بائیکلہ بمبئی ۸

مقویات سراج عالم

... [illegible]

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... [illegible]

عربی رسالہ الضیاء لکھنؤ کا اجراء

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

مدت سے دل تمنی اور آنکھیں مشتاق تھیں کہ سرزمین ہند سے جہاں سب سے زیادہ تعداد میں فرزندان اسلام آباد ہیں، ایک عربی رسالہ اشاعت پذیر ہو تاکہ وہ ہندوستان اور ممالک اسلامیہ کے درمیان رشتہ اتحاد و ارتباط قائم کر سکے اور عربی زبان و ادب کی توسیع و اشاعت کی اہم خدمت بھی انجام دے۔ عربی زبان کی اہمیت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ ممالک اسلامیہ کی مشترکہ زبان ہے بلکہ اسے ساری دنیا کے مسلمانوں کی واحد دینی زبان ہونے کا فخر بھی حاصل ہے۔ ... [illegible]

شکر ہے کہ دل کی یہ دیرینہ آرزو پوری ہوئی اور مدت کی تمنا بر آئی ہم رسالہ کے گرامی قدر سرپرستوں اور اس کے مایہ ناز ایڈیٹر کی خدمت میں نہایت خلوص و ادب سے ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نخل ادب کو خزاں کے ظالم ہاتھوں سے محفوظ رکھے اور اس کے شیریں ثمرات سے دلدادگان ادب عربی کو متمتع ہونے کا موقع عطا کرے۔

چونکہ پرچہ کے معرض اشاعت میں آجانے سے زیادہ ضروری دائمی اس کا استقلال سے برابر جاری رہنا ہے اس لئے ہم اسلامی ہند کی باذوق تعلیم یافتہ اور شمع ادب کے پروانوں سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کی توسیع و اشاعت میں خاطر خواہ حصہ لیں۔ اگر صرف ہندوستان کے عربی مدرسوں کے ہونہار طلبہ اور اس کے قدردان منتظمین توجہ کریں اور ہندوستان کا ہر عربی مدرسہ ایک ایک پرچہ کا خریدار ہو جائے تو اس کا استقلال سے جاری رہنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ورنہ الضیاء، زبان حال سے یوں عرض کرے گا۔

پھر کہئے کس امید پہ ہم زندگی کریں
جب آپ التفات ذرا بھی نہ کیجئے

سید یحییٰ حسن ندوی

مصنوعی ٹانگیں بنانے میں ایک ہندوستانی کا کمال

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید مالک امرت دھارا کو جب معلوم ہوا کہ لالہ منقول ... دستی مصنوعی ٹانگیں بنا سکتے ہیں تو انہوں نے اپنے پچھلے سالانہ جلسہ پر سنگپور اور گوجرانوالہ سے چند مصنوعی ٹانگیں بنوا کر دیں۔ جس سے وہ مطلب پورے ہوئے ایک تو ایک ہندوستانی صنعت کاری کو حوصلہ افزائی ہوئی۔ دوسرے فریا کو زندگی کا سکھ حاصل ہوا۔ پنڈت جی اب کہتے ہیں کہ جن جن کو جلسہ کے موقعہ پر ازبل ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کے مبارک ہاتھوں سے مصنوعی ٹانگیں دی گئی تھیں۔ ان سب کے خطوط آگئے ہیں کہ وہ نہایت اچھی طرح چل رہے ہیں۔ اور بیکا ایک نو دوسرا انسان جان نہیں سکتا کہ اس کو مصنوعی ٹانگ لگی ہے۔ یہ سب ٹانگیں ایسے اشخاص کے واسطے تھیں جن کی ایک ٹانگ گھٹنے سے نیچے موجود نہ تھی۔

لالہ منقول ... کوئی مالدار نہیں ہیں۔ ہمارے کانوں سے یہ سب باتیں سننے میں ہیں۔ ... [illegible] ... تجربات کئے۔ ... ولایتی کمپنیوں سے بنائی ہوئی ٹانگوں سے بہتر ثابت ہوئی ہیں وہ خود کوئی بڑا کارخانہ جاری کر سکتے ہیں۔ ... ہے۔ مگر وہ ان کے خلاف چارہ جوئی کرنے میں مستعد ہیں۔

نیک دل اصحاب کو چاہیے کہ ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ جو کہ مندرجہ ذیل طریقوں سے ہو سکتی ہے۔

(۱) جن کو مصنوعی ٹانگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ لالہ منقول اسپیال شہر سیالکوٹ کے پتہ پر ان سے خط و کتابت کر کے ٹانگیں تیار اویں۔

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے،

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

نپٹ بہرا پن

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اکسیر جذام

... [illegible]

حافظ اقبال حسین بھٹیا ہی بھاگلپور

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان

... [illegible]

منیجر حافظ بکڈپو شیراں والا گیٹ لاہور

دو صد روپے ماہوار کمانیکا واحد ذریعہ

... [illegible]

دلربا

... [illegible]

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

... [illegible]

معجون مدد گار غدود

... [illegible]

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں

... [illegible]

منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

... [illegible]

پنڈت جوتش کاریالیہ۔ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

... [illegible]

حلفیہ بیان

... [illegible]

سناٹوجن سے تمام کمزوریاں دور ہوتی ہیں

... [illegible]

SANATOGEN

... [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزنامہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ ہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ...
... ۲۰ ۲۴ ...
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم دوشنبہ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۳

معاصرین کے افکار و آراء

ایک اہم قومی مسئلہ (ہند)

ہمارے خیال میں مسلمانوں کی سیاسی پستی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ دولتمند مسلمان قومی کام کو ضروری خیال نہیں کرتے جب تک یہ صورت حال باقی رہے گی مسلمان آگے بڑھ نہیں سکیں گے۔ برخلاف مسلمانوں کے ہندو اس حقیقت سے واقف ہو گئے ہیں اور اپنے قومی کارکنوں کی ہر طرح مدد کر رہے ہیں۔ پنڈت مدن موہن مالویہ اور دوسرے بکثرت ہندو لیڈر اپنی معیشت کے لئے فکر کرنے پر مجبور نہیں ہیں۔ ان کی قوم نے انہیں مستغنی کر دیا ہے اور وہ اطمینان و دلجمعی کے ساتھ نئی نئی اسکیمیں بناتے رہتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ مسلمان دولتمند بھی اس معاملہ کی اہمیت محسوس کریں اور قومی کارکنوں کی ایک ایسی جماعت پیدا کریں جو اپنی روزی کی طرف سے بے فکر ہو کر اپنی قومی خدمت کے سوا کچھ کام نہ ہو۔

ظاہر ہے تمام کارکنوں اور مفکروں کے خیالات یکساں نہیں ہو سکتے۔ لازمی طور پر اُن کے نتائج بحث مختلف ہونگے اور وہ قوم کے سامنے جدا جدا راہیں پیش کرینگے۔ مفکرین کا یہ اختلاف خیال، قومی زندگی کے لئے مضر نہیں مفید ہے۔ بحث و تمحیص ہی سے حقیقت پیدا ہوتی ہے، اور بحث و تمحیص، اختلاف خیال ہی کی صورت میں ممکن ہے۔ لہٰذا یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہیے کہ قومی کارکن ہمیشہ ایک ہی نقطۂ نظر کے پابند رہیں اور ہمیشہ وہی کہیں جو عام لوگوں کو یا مدد پہنچانے والے مالداروں کو پسند ہو۔ اس طرح کا مطالبہ احمقانہ ہی ہو سکتا ہے اور اسے کوئی غیرت مند انسان کبھی منظور نہیں کر سکتا۔ اگرچہ عمر بھر اس پر کام کے دروازے بند رہیں۔ بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ جن لوگوں کے اخلاص و نیک نیتی پر اعتماد ہو ان کی مدد کرنی چاہیے اور انہیں موقعہ دینا چاہیے کہ اپنی بصیرت کے مطابق قوم کی خدمت کرتے رہیں، اگرچہ ان کے افکار باہم کتنے ہی متضاد و مختلف ہوں۔

ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ بہت سے بہترین دماغ اس لئے قومی کام سے ہٹ گئے کہ معیشت کے مطالبوں سے مغلوب ہو گئے تھے انہیں مجبوراً عام دماغوں کی طرح آٹے دال کی فکروں میں پھنس جانا پڑا اور قوم ان کی قابلیت سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکی۔

طرف توجہ کریں تو آئے نہ یہ بیکاری ہوتی اور نہ نوجوان انقلاب پسند بنتے۔

کسی حد تک ہمیں بھی اس سے اتفاق ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ملک کی وسیع بیکاری نہ ہوتی تو اتنے زیادہ انقلاب پسند نہ ہو جاتے ان میں سے زیادہ تر پیٹ کے سوال سے عاجز آ کر شامل ہو گئے ہیں اور اس میں ان کو ذہنی نجات دکھائی دی اگرچہ غلط طریقہ کار ہے لیکن سیاسی انجمنوں سے زیادہ اس کی ذمہ داری انگریز تاجروں پر ہے بمبئی کرانیکل میں ایک انگریز مورخ مسٹر ایچ۔ ای ولسن کے ایک مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے کہ:۔

"ہندوستان کی صنعت و حرفت کو انگریز تاجروں نے تباہ کیا پارلیمنٹری کمیٹی ۱۸۱۳ء کے سامنے شہادت پیش کی گئی تھی کہ ہندوستان کا بنا ہوا مال انگلستان کے بازاروں میں جا کر ۵۰ فیصدی منافع پر فروخت ہوتا تھا لیکن برطانوی گورنمنٹ نے اپنے ولایتی کارخانوں کو بچانے کے لئے ہندوستانی مال پر ستر فیصدی محصول لگا دیا اور جو انگریزی مال ہندوستان بھیجا جاتا تھا اس پر برائے نام محصول تھا۔"

ان حالات کے ہوتے ہوئے اگر ایک طرف سیاسی انجمنوں کا فرض ہے تو دوسری طرف حکومت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دونوں کا فرض ہے کہ وہ اس کے لئے کام کریں اور بیکاری کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔

باہمی خانہ جنگی کی بنیاد (ملت)

سول اینڈ ملٹری گزٹ کی تازہ اشاعت میں اس کے "مسلم سیاسی مضمون نگار" نے ایک چھوٹا سا شذرہ صوبہ سرحد میں آنریبل صاحبزادہ سر عبدالقیوم کے تقرر پر لکھا ہے اس نے اس شذرہ میں جہاں یہ ظاہر کیا ہے کہ صوبہ سرحد کے باشندوں نے نواب صاحب کا دل سے خیر مقدم کیا وہاں مضمون نگار کے قلم سے یہ راز بھی فاش ہو گیا ہے کہ

"جب صوبہ سرحد کو کامل صوبجاتی خود مختاری مل جائے گی تو توقع ہے کہ وہاں کے نوابین اور ان کے وزراء کانگریسی تحریکوں اور سرخپوشوں کی جدوجہد کو برطانوی عمال حکومت سے بھی کم برداشت کریں گے اور خان عبدالغفار اور ان کے احباب کو ٹھیٹھ حکومت کے ماتحت ایک سبق مل جائے گا۔"

گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ آئندہ سے صوبہ سرحد میں خان عبدالغفار خان کا مقابلہ خود وہیں کے باشندے کریں گے۔ کیا یہ صوبہ سرحد کی باہمی خانہ جنگی کا پیش خیمہ تو نہیں ہے؟

وائسرائے کا عزم انگلستان؟ (مدینہ)

قارئین کو یاد ہوگا کہ ہم نے حکومت کی موجودہ سخت گیری کو صرف ایک تجربہ سے تعبیر کیا تھا۔ تازہ ترین خبروں کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ تجربہ ایک دو ماہ اور جاری رہے گا اور جب ترتیب دستور کا وقت بالکل قریب آ جائے گا اس وقت یہ تجربہ ختم ہو جائے گا اور برطانوی مدبر اپنے خیالات کی اصلاح کرنے پر مجبور ہونگے ہمارے اس خیال کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ وائسرائے اور وزیر ہند تین چار ماہ کی صورت حال کو دیکھ چکے ہیں اور جدید حالات ان کے سامنے ہیں جہاں تک کامیابی کے اعلانات کا تعلق ہے سرکاری فرائض کے اعتبار سے یہ ان کا حق ہے لیکن اس کامیابی کے پس پردہ ہندوستان و برطانیہ میں جو مستقل نفرت و حقارت کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں اور اس صورت میں برطانیہ کی اقتصادی حالت کے متعلق جو مستقل خطرات پیدا ہو گئے ہیں ان سے ہندوستان کی قسمت کے یہ دونوں سفید فام مالک بھی زیادہ عرصہ تک قطع نظر نہیں کر سکیں گے۔ ہندوستان و انگلستان کے بعض ممتاز جرائد نے اپنی تازہ ترین اشاعتوں میں لارڈ ولنگڈن کی ناکامی پر جس جرأت اور وضاحت کے ساتھ تبصرہ کیا ہے وائسرائے ہند اور ان کی حکومت پر اس کا اثر پڑنا یقینی ہے۔ ان حالات میں کوئی تعجب نہیں اگر حکومت ہند اپنی سخت گیری کے تجربات سے جلد از جلد دستبردار ہو جائے۔ وائسرائے ہند انگلستان کا عزم کریں اور مخالف جماعتیں "بھونکنے والے کتوں" کی بجائے "روح کار فرما" کی صورت میں نمایاں ہو جائیں۔ آئندہ دو ماہ بتا دینگے کہ ان قیاسی باتوں میں کونسی صحیح اور کونسی غیر صحیح ہے۔

خوشخبری؟ (حقیقت)

سنا جاتا ہے مولانا شوکت علی کی نئی شادی کے بعد سے ان کے خیالات میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے ایک پرائیویٹ گفتگو میں کہا ہے کہ میں امریکہ جاؤں گا اور پھر شاید ایک سال تک واپس نہ آ سکوں۔ وہاں سے عرب، ٹرکی اور مصر وغیرہ جاؤں گا۔ ہندوستان کے معاملات سے اب مجھے دلچسپی نہیں رہی۔ ہمیں یہ خبر بجائے افسوس کے خوشی ہوئی۔ ملی برادران کی گزشتہ بیس سال کی شہرت و ہر دلعزیزی کو مولانا شوکت علی صاحب نے اپنی پچھلے دو تین سال کی سیاسی سرگرمیوں سے جو نقصان پہنچایا ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ مولانا شوکت علی صاحب کے لئے یہی بہتر ہوگا کہ وہ ہندوستان کے پالیٹکس سے زیادہ نہیں تو دو تین سال کے لئے ضرور کنارہ کش ہو جائیں۔ مسلمان اُن کی رہنمائی کے بغیر زیادہ بہتر طریقہ سے اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں!!

وزیر ہند کا عجیب جواب (البشیر)

پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے ارشاد فرمایا کہ انڈین نیشنل کانگریس خلاف قانون نہیں ہے لیکن اس کی لوکل کمیٹیاں اور اس کے اجلاس خلاف قانون ہیں۔

وزیر ہند کا مذکورہ بالا جواب عجیب و غریب ہے جبکہ کانگریس ورکنگ کمیٹی اور اس کے ماتحت لوکل کمیٹیاں خلاف قانون ہیں کانگریس دفاتر کی لوکل کمیٹیوں کے دفاتر پر پولیس کا قبضہ ہے اور کانگریس کے تمام سرمایہ کو گورنمنٹ نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ کانگریس کی تمام کارروائیوں سے ہمدردی کرنا بھی جب آرڈیننس کے جرم قرار پا چکا ہے۔ پھر آخر کانگریس کس چڑیا کا نام ہے جو گورنمنٹ کے نزدیک خلاف قانون نہیں ہے۔ سر سیموئل ہور وزیر ہند کا جواب گورنمنٹ کی عجیب و غریب پالیسی کا اعلان کر رہا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ گورنمنٹ کی اسی قسم کی پالیسی کی وجہ سے گورنمنٹ کا رعب اور اس کا وقار روز بروز ملک میں کم ہوتا جاتا ہے۔

انقلاب پسند کیوں ہیں (انصاف)

انگریزی اخبار اسٹیٹسمین نے لکھا ہے کہ:۔

"پچھلی نصف صدی میں ملک کی بیشتر انجمنیں اگر صنعت و حرفت اور زراعت کی

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسلامی تاریخ کے ... اوراق میں مسلمانوں کی سیرۃ و محامد ... عظمت ... بکھرے ہوئے ہیں ... موجودہ ... مسلمان ... پیچھے ... قدم ... پیش روؤں کی زبردست ... لیکن مسلمانوں نے جس طرح اپنی تاریخی عظمت کو پامال کیا ہے وہ ایک دردناک داستان ہے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو ان کی تاریخ سے روشناس کیا جائے اور ان عظیم الشان کارناموں کی یاد تازہ کی جائے جن پر اغیار کی سربلند عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں اور جن کو فراموش کر کے ہم اغیار کے خوشہ چین بن کر رہ گئے ہیں۔ اسلئے کارکنان الجمعیۃ نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ مسلمانوں کے سامنے وقتاً فوقتاً اسلامی تاریخ کے جواہر پاروں سے مرتب ... پیش کیا جائے جو ... حیات تازہ کی لہر دوڑا دے ... کوشش کی جائے گی کہ ہر واقعہ کو ... مختصر بیان کیا جائے ... ذیل کا مضمون اس سلسلہ کی پہلی قسط ہے۔ وعلی اللہ توکلنا۔ (ادارۂ الجمعیۃ)

اسلام کے فرزندوں کا جوش جہاد

والکلمۃ لا تقاتلون فی سبیل اللہ!

جنگ و معرکہ کا بازار عنقریب گرم ہونے والا ہے اور کفار عرب نے مٹھی بھر مسلمانوں کے استیصال کے لئے پورا عزم کر لیا ہے۔ سرداران قریش عرب کے مختلف گوشوں میں پھر کر اس جنگ کی شرکت کیلئے پورے عرب کو آمادہ کر رہے ہیں۔ خواتین عرب اپنے شوہروں کو غیرت دلا رہی ہیں ... اس جنگ میں شرکت نہ کی ... جنگ سے بھاگ ... اسلام کا ... اس جنگ میں شریک ہونے کے لئے بے تاب ہے اور ... فیصلہ کن بنایا جائے اور ان لوگوں کو جو خدائے واحد کے پرستار ہیں صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا جائے۔

دوسری طرف مسلمانوں کا ایک قلیل گروہ ہے جو اپنے آقا اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مخالفین کے عزائم اور تیاریوں کی خبریں آ رہی ہیں اور آپ اللہ پر توکل کئے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں صحابہ کرام کی ایک مخصوص جماعت آپکے پاس ہے جن کے چہرے جہاد فی سبیل اللہ کی خوشی سے چمک رہے ہیں۔ ہر مسلمان کی آرزو ہے کہ سب سے پہلے شہادت کا مرتبہ اسے حاصل ہو اور ناموس اسلام کی حفاظت کیلئے میری گردن خاک و خون میں تڑپے! لیکن خرابی یہ ہے کہ ادھر کفار کی اسقدر کثرت اور بے پناہ سامان تیاریاں اور ادھر مسلمانوں کی قلت ... بعض لوگ بشری کمزوری کے باعث دل ہی دل میں خیال کر رہے تھے کہ ہم ایک ... جماعت کس طرح مقابلہ کر سکیں گے اور فتح و ظفر کس طرح ہمارے ہم رکاب ہوگی ...

ناگاہ صحابہ میں سے ایک صحابی کی زبان پر یہ نغمہ ٔ حق جاری ہو جاتا ہے: اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر۔ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان کی مظلومی اور بے چارگی کی انتہا ہو گئی ہے اور بے شک اللہ ان کی نصرت و امداد پر قادر ہے۔

اس فقرہ ... صحابہ کرام کی قلیل جماعت دوڑ کر جوش سے بول اٹھی کہ یا رسول اللہ کفار اپنی پوری تیاریاں کر چکے، اب ہمیں کس چیز کا انتظار ہے؟

دوسرے صحابی اے اللہ کے رسول میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ حکم دیجئے ہم سمندر میں کود پڑیں گے اور آگ کے الاؤ میں گھس جائیں گے مگر کفر ہمارا ... نصرت اور اعانت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ یا رسول اللہ حکم فرمائیے کہ ہم شہادت کے لئے بے تاب ہیں!

تیسرے صحابی ... ہم اپنے گھروں کو واپس نہ جائیں گے یہاں تک کہ اللہ حق و باطل کا فیصلہ کر دے۔

صحابہ کرام کے اس عزم و استقامت کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور مسرت اور خوشی سے چمکنے لگا اور آپنے فوج کی تیاری اور ترتیب کا حکم صادر فرمایا۔

سب سے پہلے آپ نے جنگ میں شریک ہونے والوں کو منتخب فرمایا یہ انتخاب کونسل کی ممبری کا انتخاب نہ تھا بلکہ خاک و خون میں تڑپنے اور تیر و سنان سے زخمی ہونے کا انتخاب تھا۔ لیکن صحابہ کرام کی یہ حالت تھی کہ ان میں سے ہر صحابی سبقت کیلئے بیتاب تھا۔ جب یہ انتخاب ہو چکا تو چھوٹے چھوٹے بچوں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کو اس سعادت سے کیوں محروم رکھا گیا؟

آنحضرت تم بچے ہو اور تم جنگ کے مصائب برداشت نہیں کر سکتے۔

ایک بچہ ہم جنگ میں ضرور شریک ہونگے اور بڑوں سے زیادہ کام کر کے دکھائینگے۔

آنحضرت بہت اچھا آئندہ کسی موقعہ پر تمہارا خیال رکھا جائے گا۔

دوسرا بچہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے ابو سلمی کو جنگ میں شریک کیا حالانکہ ان کی عمر مجھ سے زیادہ نہیں ہے۔

آنحضرت وہ تم سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہیں ... جنگ میں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

بچہ اگر طاقت کا سوال ہے تو ان سے میری کشتی لڑوا کر دیکھ لیجئے اگر میں غالب ہو جاؤں تو میرا نام بھی شامل کر لیا جائیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دلیل سے مجبور ہو کر فرمایا کہ اچھا تم دونوں کشتی لڑو چنانچہ ابو سلمی اور اس بچے میں کشتی ہوئی اور ابو سلمی کو بچے نے پچھاڑ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور مجاہدین میں ان کا نام بھی شامل کر لیا۔

دوسرا بچہ یا رسول اللہ! اب تو مجھے بھی ایک موقع دیجئے ... آخر میں نے کیا قصور کیا ہے جو مجھے چھوڑ دیا گیا؟

آنحضرت دیکھو تمہارا ساتھی تم سے بڑا ہے اور اس کا قد تم سے نکلا ہوا ہے۔

بچہ اگر یہ قد ان کے قد کے برابر نکال دوں تو آپ مجھے شامل کر لیں گے۔

آنحضرت تم اپنے ساتھی سے بچھڑ کے ہو اچھا تم دونوں برابر کھڑے ہو جاؤ۔

چنانچہ دونوں بچے برابر کھڑے ہوگئے۔ چونکہ یہ بچہ اپنے ساتھی سے حقیقتاً چھوٹا تھا اس نے یہ ترکیب کی کہ پنجوں کے بل کھڑا ہو گیا اور قد میں اسے کد حاصل کرنے لگا ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچے کی اس حرکت کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اچھا تمہارا نام بھی مجاہدین میں شامل کر لیا جاتا ہے!

اللہ اکبر! سچ ہے کہ شیروں کے بچے بھی شیر ہوتے ہیں۔ ان بچوں کو اچھی طرح معلوم تھا کہ میدان جنگ میں جا کر زندہ نہیں بچیں گے اور وہاں تو اپنا خون بہانا اور تیغ و سنان سے رقص بسمل کا تماشہ کرنا ہوگا لیکن اس کے باوجود وہ شرکت جنگ کے لئے اسقدر بے تاب ہیں جس طرح شیر خوار بچہ ماں کے دودھ کیلئے بیتاب اور پریشان رہتا ہے۔ اگر ان کی یہ حالت نہ ہوتی اور جہاد فی سبیل اللہ کا عملی ذوق ان کے رگ و ریشہ میں سرایت نہ کر جاتا تو عرب کا سیلاب قیصر و کسریٰ کی سطوت و جبروت کو بہا کر نہ لیجاتا، اور حق کی آواز دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہرگز نہ پہونچتی۔

کیا فرزندان توحید اپنے نفسوں کا محاسبہ کریں گے اور عہد اول کے بچوں اور موجودہ عہد کے کامل مسلمانوں کی ہمت و جرأت کا موازنہ کریں گے؟ اسلام زندگی کا فلسفہ دنیا کو بتلانے آیا ہے۔ داعی اسلام نے اپنے عمل سے بتایا کہ قومیں کس طرح زندہ رہتی ہیں اور ان کے حفظ و بقاء کے اسباب کیا ہیں پیغمبر اسلام کی زندگی کا فوٹو خود قرآن نے اس طرح کھینچا ہے

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین

اے اسلام کے داعی کہدو کہ میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی اور موت اسی ذات کے لئے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں ... اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

یہ ہے ایک مسلمان کی زندگی جس کا نقشہ مذکورہ بالا آیات میں کھینچا گیا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس حقیقت کو سمجھ کر اپنی زندگی کو اس کے مطابق بنائیں۔

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

خالص کیسٹر آئل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد و عورت بچے بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mafg. Co. (India) Post Box 88 Kirachi

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی
... مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

صد ہا مرضوں کی ایک دوا
... حب جواہر ... ۱۹۳۲ء ...
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث صحیح سے اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے۔ مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عمر دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ سب احادیث صحیح ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھرانے میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں ... بہتر ہے کہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوئی فقط تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر نہیں بنتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدر آبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ ہر بیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ۲۰×۳۰ اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصول ڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے ایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے، ہر ان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ ... علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ ... قسم دوم ... علاوہ محصول ڈاک ...
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری) مشہدی یزدی) کلاہ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چاء سبز۔ اصلی میوہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ ہجری

دستور سازی

خطرناک غلطیوں کا امکان

فرنچائز کمیٹی جو لارڈ لوتھین کے زیر صدارت کام کر رہی تھی اپنی رپورٹ تیار کر چکی ہے اور گذشتہ ہفتہ اس رپورٹ پر دستخط بھی کر دئے گئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے سے خیال کیا جاتا تھا رپورٹ متفقہ نہیں ہے بلکہ تین اراکین نے مستقل اختلافی نوٹ لکھے ہیں اور باقی حضرات نے جابجا جزوی امور سے اختلاف کیا ہے ...

دوسری بات مرکزی ذمہ داری کے متعلق ہے۔ جہاں تک ہم نے گول میز کانفرنس کے دونوں اجلاسوں کی کارروائی کو پڑھا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ آئندہ دستور اساسی میں مرکزی ذمہ داری کے متعلق حکومت قطعی وعدہ کر چکی ہے اور وزیر اعظم برطانیہ کی تصریحات اس ...

سیاسی اضطراب

تمام دنیا اس وقت سیاسی اضطراب میں مبتلا ہے۔ ہندوستان کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ چین اور جاپان کی جنگ اور اس کے متعلقات کو ہم روزانہ اخبارات میں دیکھتے رہتے ہیں۔ مرکزی یورپ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں مالی مشکلات میں مبتلا ہیں اور ان کا اصل تلاش کرنے کے لئے پریشان پھر رہی ہیں۔ اب آج کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس میں روسی نسٹ جماعت کے ایک فرد نے فرانسیسی صدر پر گولی سے حملہ کیا اور اس کی حالت نازک ہے۔ اس کا سبب بھی سیاسی بتایا جاتا ہے ...

مطمئن نہیں ہے۔ اگر گذشتہ تاریخ کے تجربات کوئی اہمیت رکھتے ہیں اور ان کی بنا پر آئندہ کے متعلق کوئی پیشینگوئی کی جا سکتی ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ ہمیں اس عالمگیر بے چینی میں کسی زبردست انقلاب کے آثار نظر آ رہے ہیں اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ دنیا آہستہ آہستہ اس تباہی کی طرف جا رہی ہے جس کے بعد اسے ایک مرتبہ پھر صراط مستقیم نظر آئے گی ... بالکل مفقود ہے۔

دار العلوم میرٹھ کی امداد

ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ مدرسہ دار العلوم میرٹھ کی امداد کے لئے وہ اپیل درج کر رہے ہیں جو مولانا محمد مبارک حسین صاحب محمدی ناظم مدرسہ کی جانب سے شائع کی گئی ہے ... امید کرتے ہیں کہ وہ اہل خیر حضرات جن کے سامنے دینی تعلیم کی ضرورت و اہمیت موجود ہے اور جو اس قسم کی مذہبی خدمات میں پیش پیش رہتے ہیں اس موقع پر مدرسہ دار العلوم کی امداد فرمائیں گے۔

آرڈیننسوں کا مستقبل

دستوری مسئلہ کے ساتھ ساتھ ایک مسئلہ یہ بھی زیر بحث آ رہا ہے کہ موجودہ آرڈیننسوں کی مدت ختم ہو جانے کے بعد حکومت کیا کرے گی۔ ہندوستان اور انگلستان کے اخبارات میں اس پر بہت بحثیں کی جا رہی ہیں اور مختلف ایجنسیوں کے نامہ نگاروں نے بھی مختلف خیال آرائیاں کی ہیں۔ ان سب کو دیکھ کر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت آرڈیننسوں کو کسی نہ کسی صورت میں جاری رکھنا چاہتی ہے ... نزاع اس مثال پیش کر دی ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی ابراہیم اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اپنی بہو کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتا ہے اور اس کو معتبر شاہدوں نے جس حالت میں دیکھا ہے ان کی عینی شہادت حسب ذیل ہے ...

(گواہی سارنگ کی)

(گواہی محمد کی)

(گواہی عارف کی)

الجواب

صورت مرقومہ میں ابراہیم کے لڑکے کا نکاح فاسد ہو گیا ہے اور اس کے لڑکے کی بیوی حرام ہو گئی ہے ...

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

(۱) مسجد عین اسلام ہے کہ نہیں؟

(۲) انتظام مسجد عین انتظام اسلام ہے یا نہ۔

(۳) انتظام اسلامیت کے لئے اجماع و اتفاق ہر ایک اہل اسلام پر فرض ہے یا واجب یا سنت یا کچھ بھی نہیں۔

(۴) ...

(۵) ...

الجواب

مسجد اگرچہ شعائر اسلام سے ہے لیکن عین اسلام نہیں بلکہ اسلام کی فروعات میں سے ہے ...

اجابہ وکتبہ

حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب

ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علمائے ہند بلا شرط رہا کر دئے گئے

حضرت مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علمائے ہند ... گرفتار ہوئے تھے ... رہا کر دئے گئے ہیں۔

انوار و جمعیۃ

...

اسمبلی حج کمیٹیوں کے متعلق جدید مسودہ قانون

حکومت کو نامزدگی اور تغیر و تبدل کے اختیارات

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

ہر گاہ کہ ان مسلم زائرین کی امداد کے لئے جو جہاز جاتے ہیں حاجیوں کے خاص بندرگاہوں میں کمیٹیوں کے قیام کی ضرورت ہے اس لئے حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

مختصر عنوان، وسعت اور آغاز

دفعہ ۱۔ (۱) اس قانون کا نام حج بندرگاہ کمیٹیوں کا قانون ۱۹۳۲ء ہے۔

(۲) یہ قانون فی الحال صرف صوبہ بمبئی اور صوبہ بنگال پر حاوی ہے مگر گورنر جنرل باجلاس کونسل کو یہ اختیار ہے کہ وہ گزٹ آف انڈیا میں اعلان کرنے کے بعد کسی دوسرے ساحلی صوبہ پر بھی اس کا نفاذ کر دیں ...

کی ایک فہرست شائع کرائے گی جو انتخاب، نامزدگی یا کوآپشن کے ذریعہ رکن ہوں گے۔

اگر کوئی کمیٹی کسی رکن کا انتخاب یا کوآپشن نہ کرے گی تو اس کا یہ فعل لوکل گورنمنٹ کو اس امر سے باز نہ رکھ سکے گا کہ وہ نامزدگیاں کرے یا ضمن ہذا کے مطابق اراکین کی فہرست شائع کر دے۔

کسی جدید کمیٹی کے اراکین کی فہرست اس وقت تک شائع نہ ہو سکے گی ...

تعریفات

پورٹ حج کمیٹیوں کا قیام

کمیٹیوں کی ترکیب کے متعلق قواعد

صدر اور نائب صدر

قواعد متعلق صدر و نائبین صدر

پورٹ حج کمیٹی کی ترکیب کو بدلنے کا اختیار

نامزدگی، انتخاب اور کوآپشن

(باقی آئندہ)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ایک جدید امریکن بائبل

شاہ جیمس بائبل میں اصلاح اور ترمیم کی کوشش

امریکن سٹینڈرڈ بائبل کمیٹی کے صدر (ڈین لوتھر ویگل) نے اعلان کیا ہے ۱۹۴۱ء میں سٹینڈرڈ امریکن بائبل کا ترمیم شدہ ترجمہ شائع ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دس سال تک نیویارک میں بائبل کے متن کا مزید مطالعہ کیا جائے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ شاہ جیمس بائبل کا ترجمہ ۶۰ انگریز اسکالروں کی زیر نگرانی اور ۴۷ ماہرین کی امداد سے ۱۶۰۷ء میں شروع کیا گیا تھا جنہوں نے گیارہ سال تو عہد جدید کے ترجمہ پر اور ۱۴ سال عہد عتیق کے ترجمہ اور اصلاح پر صرف کئے۔ اس بات پر اتفاق ہو گیا تھا کہ اختلافات کی صورت میں انگلش کمیٹی کے ترجمہ کو ترجیح دی جائے گی لیکن ۱۴ سال کے بعد امریکن کمیٹی کو بھی آزادی دیدی گئی کہ وہ جس ترجمہ کو مرجح سمجھے داخل کتاب کرے۔ بائبل کے اختلافات امریکن سٹینڈرڈ ایڈیشن میں موجود ہیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔

دنیا کا ایک عظیم الشان اخبار

"نیوز آف دی ورلڈ" کی ۲۵ لاکھ اشاعت

یہودیوں کی وہم پرستی

نجات پانے کیلئے ایک عظیم الشان کشتی کی تیاری

امریکہ میں ایک قدیم ہرم کی دریافت

۱۹۳۲ء کے لئے فلموں کی تیاری

دلچسپ اعداد و شمار

افغانستان میں حفظ قرآن کریم کا شوق

ہرات کے دار الحفاظ میں امتحان

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حجاز ریلوے کو واگزاشت کرانے کی کوشش

مؤتمر حجاز کے انعقاد کی تجویز

دمشق کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ حجاز ریلوے کو فرانس اور انگلستان کے غاصبانہ تصرف سے بچانے کے لئے حجاز میں ایک مؤتمر کے انعقاد کی تجویز زیر غور ہے۔ حجاز ریلوے کے مسئلہ سے تمام مسلمان متعلق ہیں اور مصر، فلسطین، شام، حجاز، عراق اور یمن کے نمائندوں کو اطلاع دیدی گئی ہے کہ وہ کانفرنس کی شرکت کیلئے تیار رہیں اور ایسا لائحہ عمل سوچ کر لائیں جو حجاز ریلوے کو آزاد کرا سکے۔ حجاز ریلوے ایک اسلامی وقف ہے مگر جنگ عظیم کے دوران میں اس پر فرانس نے تسلط جما لیا تھا۔

ایک مصری ملحد کی سرکاری خدمت سے معزولی

ڈاکٹر طٰہٰ حسین کو الحاد پھیلانے کی سزا

ٹرکی میں ہوائی جہازوں کا کارخانہ

یہ کارخانہ یورپ سے مستغنی کر دے گا

فلسطین میں مزید یہودیوں کو آباد کرنے کی کوشش

حیفا میں ایک زبردست عالم کا انتقال

ایک عرب فلسفی کا ورود امریکہ

والی حجاز کے سوانح حیات

عراق کا نیا سکہ

دارالحکومت

سکریٹری خلافت کمیٹی کے نام مجلس انتخابات کا مکتوب
آخری اقدام سے قبل صلح کی کوشش

دہلی میں گوردوارہ پر گرفتاریاں
چھ خواتین اور نو رضاکاروں کی گرفتاری

دہلی میں خطوط کو آگ لگانے کی وبا
لیٹر بکسوں پر پولیس کا پہرہ

دہلی کے قریب ایک مہاجن کے مکان پر ڈاکہ
مہاجن کا قتل اور لوگوں پر گولیوں کی بارش

مولانا انور الدین صاحب بہاری چوتھے ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو نوٹس
چوبیس گھنٹے کے اندر دہلی چھوڑ دینے کا حکم

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی
دہلی کے ایک ہندو پر مقدمہ

سیٹھ رنچھوڑ لال کا احمد آباد کو تبادلہ

لینن اور گاندھی کی تلاش

سیٹھانی کے قتل کا مقدمہ

جامع مسجد دہلی میں جلسہ

دہلی جیل سے ۱۸ مزید اشخاص کی رہائی

مزید ڈکٹیٹروں کی رہائی

کمشنر اجمیر پر حملہ کیوں کیا گیا؟
عدالت میں کمشنر اجمیر کی شہادت

مقدمہ سازش چھپرا کا فیصلہ
دس اشخاص کو طویل میعادی سزائیں

حضرت مفتی صاحب سے مولانا احمد سعید صاحب کی ملاقات
دونوں حضرات خوش و خرم ہیں

کشمیر میں ہندو لیڈروں کی گرفتاری
گلینسی رپورٹ کے خلاف مظاہرہ کا انجام

سورت اور کلکتہ میں چند کتابوں کی ضبطی
چار اشخاص کی گرفتاری

کشمیر میں قانون مطالبہ تقدیس اور قرآن کا نفاذ
وزیر اعظم اور کسٹم افسروں کو وسیع اختیارات

بنگال اور آسام میں طوفان باد و باراں
بڑے گیند کے مانند اولوں کی بارش
۴۲ اشخاص ہلاک متعدد مجروح

بمبئی اور احمد آباد میں گاندھی ڈے
۵۰ اشخاص گرفتار کر لئے گئے

پکٹنگ کا مقابلہ کرنے والا بل مسترد
پنجاب کونسل کے صدر کا رولنگ

حلف وفاداری منسوخ ہوگیا

قتل و خونریزی ہندوستان کیلئے زیادہ مضر ہوگی
ڈاکٹر کے نمائندے سے مسٹر لانسبری کا بیان

بنگال کے علاوہ تمام جگہ امن ہے
دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

چینی نمائندہ کے مکان پر طلباء کی یورش
چینی جاپانی معاہدہ کے خلاف اظہار ناراضگی

چینی حکومت اور منچوریا کا تصفیہ
لارڈ لٹن کی رپورٹ شائع ہوگی

چین اور جاپان کے درمیان عارضی صلح
معاہدہ پر جاپانیوں کے دستخط ہوگئے

وزیر اعظم صدقی پاشا پر بم
ایک شخص ہلاک اور تین شدید مجروح

ترکی میں نوٹ کی جگہ نقرئی سکہ کا رواج

دو سو برہنہ مرد اور عورتوں کا جلوس

ممالک متحدہ امریکہ کو نصف ارب پونڈ کا خسارہ
بے روزگاروں کے امدادی فنڈ بھی خالی ہوگئے
قرضہ کی اسکیم اور ریڈیو کی درآمد پر ٹیکس

ہندوستان کو صوبجاتی آزادی فوراً دیدی جائیگی
شرائط کی تکمیل کے بعد وفاقی حکومت

نو سال بعد ہندوستان آزاد ہو جائیگا
برطانیہ کو مشکلات کا سامنا
علم الافلاک کے ماہرین کی پیشگوئی

گورنروں کی کانفرنس کے انعقاد کی تردید
ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

مرزا پور کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ
پانچ اشخاص کو پھانسی کی سزا

سول نافرمانی کے سلسلہ میں کل گرفتاریاں
ہندوستان کے تمام صوبوں کے اعداد و شمار

پارسی خاتون سے ایک مسلمان کی شادی
شادی سے پہلے خاتون کا قبول اسلام

تحریک کشمیر کا دوبارہ اجراء
سیالکوٹ میں ۳۰ مردوں اور عورتوں کی گرفتاری

لاہور میں گرفتاریوں کی کل تعداد
جرمانوں میں پندرہ ہزار روپیہ وصول کیا گیا

حقوق انتخاب کی کمیٹی

ایک مجسٹریٹ کے گھر پر بم

سابرمتی جیل سے اخلاقی قیدیوں کی رہائی

لارنس کے بت کو توڑنے والے سکھوں کا مقدمہ
بت کو توڑنے سے ایک ہزار روپیہ کا نقصان

سکندر آباد کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ
آٹھ مسلمانوں کی سزا بحال رہی

مسٹر ڈگلس کے دوسرے قاتل کی تلاش
حکومت کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کا انعام

صدر جمہوریہ فرانس پر گولیوں کے فائر
مسٹر ڈومر کی تشویشناک حالت

وزیر اعظم کی آنکھ کا اپریشن

کانپور کے فرقہ وارانہ فساد کے ایک مقدمہ کا فیصلہ
قتل کے الزام سے تین مسلمانوں کی برأت

چودھری افضل حق صاحب کو ایک سال قید اور جرمانہ کی سزا

مالٹا کی عدالتوں میں دو زبانوں کا رواج

کراچی سکھر اور شکارپور میں خطوط کو آگ لگانے کی وبا

دارالحکومت

سکرٹری خلافت کمیٹی کے نام مجلس انتخابات کا مکتوب
آخری اقدام سے قبل صلح کی کوشش

دہلی ۱۰ مئی۔ صوبہ خلافت کمیٹی دہلی کے انتخابات کے سلسلہ میں عام اراکین کی جانب سے جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کا اجلاس جناب غلام محمد ذ صاحب کے دفتر واقع کوچہ تابل عطار میں گذشتہ شب بوقت ۹ بجے منعقد ہوا۔ حسب ذیل حضرات شریک تھے غلام صمدانی صاحب، منشی عبدالصمد صاحب، قاری حبیب الرحمن صاحب، مسٹر نسیم الدین صاحب نوری، بلال احمد صاحب زبیری، ماسٹر ابرار احمد صاحب ایک ضروری کام کی وجہ سے وقت مقررہ پر تشریف نہ لا سکے۔

حسب قرارداد جلسہ عام حسب ذیل حضرات کو کمیٹی نے اپنے اندر شامل کر لیا حافظ عبدالعزیز صاحب پہاڑ گنج، حکیم محمد اسحق صاحب قصاب پورہ، ممتاز صاحب سوداگر جفت۔

دہلی میں خطوط کو آگ لگانے کی وبا
لیٹر بکسوں پر پولیس کا پہرہ

دہلی کے قریب ایک مہاجن کے مکان پر ڈاکہ
مہاجن کا قتل اور لوگوں پر گولیوں کی بارش

دہلی میں گوردوارہ ڈے پر گرفتاریاں
چھ خواتین اور نو رضاکاروں کی گرفتاری

مولانا انور الدین صاحب بہاری چوتھے ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو نوٹس
چوبیس گھنٹے کے اندر دہلی چھوڑ دینے کا حکم

دہلی ۱۰ مئی ۱۹۳۲ء۔ آج شب کے دس بجے سید اقبال شاہ صاحب سب انسپکٹر انچارج تھانہ فیض بازار مع پولیس کے دفتر جمعیۃ علمائے ہند کے چوتھے ڈکٹیٹر حضرت مولانا نور الدین صاحب بہاری کو چیف کمشنر دہلی کا نوٹس دیا جس کا مضمون حسب ذیل ہے:-

نوٹس

چونکہ چیف کمشنر دہلی کو اس امر کا اطمینان ہے کہ آپ مولوی نور الدین صاحب بہاری کے خلاف امرجنسی پاورز آرڈیننس ۱۹۳۲ء کی دفعہ ۴ (۱) کے ماتحت کارروائی کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں۔ اس لئے آپ کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ اس نوٹس کے وصول ہونے کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر صوبہ دہلی سے چلے جائیں اور پھر واپس نہ آئیں۔ یہ حکم کسی آئندہ نوٹس تک یا آرڈیننس کے اختتام تک قائم رہے گا۔ اس حکم کی خلاف ورزی پر آرڈیننس کی دفعہ ۲۱ کے ماتحت چھ سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

حضرت مولانا نے نوٹس کی تعمیل سے انکار کیا اس لئے پولیس دفتر جمعیۃ علمائے ہند کے دروازہ پر نوٹس چسپاں کر کے چلی گئی۔

سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی
دہلی کے ایک ہندو پر مقدمہ

سیٹھ رنچھوڑلال کا احمد آباد کو تبادلہ

لیلین اور گاندھی کی تلاش

سیٹھانی کے قتل کا مقدمہ

جامع مسجد دہلی میں جلسہ

دہلی جیل سے بعض اشخاص کی رہائی

مزید ڈپٹیوں کی رہائی

کمشنر اجمیر پر حملہ کیوں کیا گیا؟
عدالت میں کمشنر اجمیر کی شہادت

مقدمہ سازش چھپرا کا فیصلہ
دس اشخاص کو طویل میعاد کی سزائیں

حضرت مفتی صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کی ملاقات
دونوں حضرات خوش و خرم ہیں

کشمیر میں ہندو لیڈروں کی گرفتاری
گلینسی رپورٹ کے خلاف مظاہرہ کا انجام

سورت اور کلکتہ میں چند کتابوں کی ضبطی
چار اشخاص کی گرفتاری

کشمیر میں قانون مطابع کے بعد دیگر قوانین کا نفاذ
وزیر اعظم اور کسٹم افسروں کو وسیع اختیارات

ریاست کشمیر میں جدید قانون مطابع کے ساتھ ہی ساتھ تین دیگر قوانین کا بھی نفاذ ہو گیا ہے۔ پہلا قانون "تعزیرات ریاست" ایمنڈمنٹ ریگولیشن ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ اس قانون کی رو سے ہر وہ شخص مستوجب سزا ہو گا جو ہز ہائینس کی رعایا کے کسی فرقہ کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچائے یا پہونچانے کا ارادہ کرے۔

دوسرا قانون کریمنل پروسیجر ایمنڈمنٹ ریگولیشن ۱۹۸۹ء ہے جس کی رو سے وزیر اعظم کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہر وہ اخبار کتاب اور دستاویز کو جس میں باغیانہ مضامین ہوں یا جس میں ریاستی رعایا کے مذہبی اور اعتقادی جذبات کو صدمہ پہونچایا گیا ہو بحق سرکار ضبط کر لیں۔

تیسرا قانون جموں و کشمیر کسٹم ریگولیشن ہے اس قانون کی رو سے کسٹم افسران کو دبشرطیکہ وہ اسسٹنٹ انسپکٹر کے درجہ سے کم نہ ہوں) یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہر بنڈل اور پیکٹ کو خواہ وہ ریاست میں ہوائی ذریعہ سے داخل ہوں یا کسی اور طریقہ سے اس شبہ کی بنا پر روک لے ان میں قانون نمبر ۲ کے مطابق مواد موجود ہے۔

بنگال اور آسام میں طوفان باد و باراں
بڑی بڑی گیند کے مانند اولوں کی بارش
۲۲ اشخاص ہلاک متعدد مجروح

بمبئی اور احمد آباد میں گاندھی ڈے
۵۷ اشخاص گرفتار کر لئے گئے

پکٹنگ کا مقابلہ کرنے والا ایک دستہ
پنجاب کونسل کے صدر کا رونگ

حلف وفاداری منسوخ ہو گیا

قتل و خونریزی ہندوستان کیلئے زیادہ مضر ہوگی
رائٹر کے نمائندہ سے مسٹر لانسبری کا بیان

لندن ۳ مئی۔ مسٹر جارج لانسبری لیڈر دارالعوام نے رائٹر سے ملاقات میں حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:-

"برطانیہ کے تمام طبقوں اور جماعتوں کے افراد ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان بہتر تعلقات قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ چونکہ میں بھی ان اشخاص میں سے ایک ہوں، لیبر پارٹی کا نمائندہ ہوں۔ لہذا یہ امر اول دعوے میں ابھی طرح سے مشتہر کرنا چاہتا ہوں کہ قتل اور غارتگری برطانیہ کی بجائے ہندوستان کو زیادہ نقصان پہنچائے گی۔"

اس موقعہ پر مسٹر لانسبری نے یہ امید بھی ظاہر کی کہ تمام ہندوستان اس امر کا مشترکہ مطالبہ کرے گا کہ یہ پُر خطر واقعات بند ہو جانے چاہئیں۔

بنگال کے علاوہ تمام جگہ امن ہے
دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

چینی نمائندہ کے مکان پر طلباء کی یورش
چینی جاپانی معاہدہ کے خلاف اظہار ناراضگی

چینی حکومت اور منچوریہ کا قضیہ
لارڈ لٹن کی رپورٹ شائع ہو گئی

چین اور جاپان کے درمیان عارضی صلح
معاہدہ پر جانبین کے دستخط ہو گئے

وزیر اعظم صدقی پاشا پر بم
ایک شخص ہلاک اور تین شدید مجروح

ترکی میں نوٹ کی جگہ نقرئی سکہ کا رواج

دو سو بر ہنہ مردوں اور عورتوں کا جلوس

ممالک متحدہ امریکہ کو نصف ارب پونڈ کا خسارہ
بے روزگاروں کے امدادی فنڈ بھی خالی ہو گئے
قرضہ کی اسکیم اور ربڑ کی درآمد پر ٹیکس

آجکل ممالک متحدہ امریکہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ صرف دس ماہ کے عرصہ میں اس کو ۰۰۰۰۰۰۰۰ ۶۷ پونڈ کا خسارہ برداشت کرنا پڑا ہے۔ غالباً مستقبل قریب میں بھی حکومت امریکہ کی اس انتشاری تباہی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بے روزگاروں کی امداد کے فنڈ بھی خالی ہو گئے ہیں۔ "واشنگٹن" امریکہ کے مقیم مطابق اخبار نامہ نگار "ٹائمز" کے امداد کے لئے چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ منتقی اداروں اور سالیات کے لیڈروں نے تجویز کیا ہے کہ تین کروڑ پونڈ جمع کرنے کے لئے قرضہ کا حساب کھولا جائے تاکہ ان سے عوام کی امداد کی جا سکے اور تباہ حال پبلک بلڈنگوں کو قائم رکھا جا سکے۔ قرضہ فراہم کرنے کا یہ اقدام اس بات کا ثبوت ہے کہ امریکہ پر ایسا وقت کبھی نہیں آیا اور کانگریس کا ملک کی آمدنی کے ذرائع پر کوئی کنٹرول نہیں رہا ہے۔ امریکہ کے لئے اصل خطرہ یہ ہے کہ آئندہ موسم سرما میں ہمہ گیر بد نظمی واقع نہ ہو جائے۔

اس کے ساتھ ہی سینٹ کی مالی کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ ربڑ کی درآمد پر فی پونڈ پانچ سینٹ سے دس سینٹ تک ٹیکس لگا دیا جائے۔ اس طریقہ سے امریکہ کو سالانہ تقریباً پانچ کروڑ ڈالر کی آمدنی ہو جایا کرے گی۔

امریکہ کے ایوان نمایندگان نے اقتصادی بل پاس کر دیا ہے۔ جس سے ۰۰۰۰۰ ۸۴ پونڈ کی رقم محفوظ ہو جائے گی۔

ہندوستان کو صوبجاتی آزادی فوراً دیدی جائیگی
شرائط کی تکمیل کے بعد وفاقی حکومت

دس سال بعد ہندوستان آزاد ہو جائیگا
برطانیہ کو مشکلات کا سامنا
علم الافلاک کے ماہرین کی پیشن گوئی

گورنروں کی کانفرنس کے انعقاد کی تردید
ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

مرزاپور کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ
پانچ اشخاص کو پھانسی کی سزا

سول نافرمانی کے سلسلہ میں کل گرفتاریاں
ہندوستان کے تمام صوبوں کے اعداد و شمار

پارسی خاتون اور ایک مسلمان کی شادی
شادی سے پہلے خاتون کا قبول اسلام

تحریک کشمیر کا دوبارہ اجراء
سیالکوٹ میں ۱۲ مردوں اور عورتوں کی گرفتاری

لاہور میں گرفتاریوں کی کل تعداد
جرمانوں میں پندرہ ہزار روپیہ وصول کیا گیا

حقوق انتخاب کی کمیٹی
ایوان کی تقسیم اور جداگانہ انتخاب پر غور

ایک مجسٹریٹ کے گھر پر بم

سابرمتی جیل سے اخلاقی قیدیوں کی رہائی

لارنس کے بت کو توڑنے والے سکھوں کا مقدمہ
بت کو توڑنے سے ایک ہزار روپیہ کا نقصان

لاہور ۳ مئی۔ مسٹر لوئس ایڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں لارنس بت توڑنے کے الزام میں زیر دفعہ ۴۲۷ تعزیرات ہند چار سکھوں کے خلاف مقدمہ پیش ہوا۔ سٹی مجسٹریٹ نے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ ۲۲ اپریل کو میں نے ملزمان کو ہتھوڑے سے لارنس بت کی تلوار اور قلم توڑتے ہوئے دیکھا۔ بعد مسٹر جان ایگزیکٹو انجینئر کی شہادت قلمبند کی گئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ بت کو ۰۰ ۸ اور ایک ہزار روپیہ کے درمیان نقصان پہونچا ہے۔ ملزمان کے خلاف مذکورہ دفعات کے ماتحت فرد جرم لگا دی گئی۔

سکندر آباد کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ
آٹھ مسلمانوں کی سزا بحال رہی

ملتان۔ سکندر آباد ضلع ملتان کے بلوہ کے سلسلہ میں جن آٹھ مسلمانوں کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی اس کا مرافعہ ہائی کورٹ سے خارج کر دیا گیا۔

مسٹر ڈگلس کے دوسرے قاتل کی تلاش
حکومت کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کا انعام

صدر جمہوریہ فرانس پر گولیوں کے فائر
مسٹر ڈومر کی تشویشناک حالت

وزیر اعظم کی آنکھ کا اپریشن

کانپور کے فرقہ وارانہ فساد کے ایک مقدمہ کا فیصلہ
قتل کے الزام سے تین ملزموں کی بریت

چودھری افضل حق صاحب کا ایک بیان

ملتان کی عدالتوں میں دو زبانوں کا رواج

کراچی، سکھر اور شکارپور میں خطوط کو تباہ کرنیکی سعی

وزیر ہند کے اعلان پر پنڈت مالویہ کا بیان

باعزت دوستی کا قیام اور ہندوستان کی آزادی

تعاون کس طرح ممکن ہو سکتا ہے

الٰہ آباد ۴ مئی۔ دہلی جیل سے رہائی کے بعد الٰہ آباد پہنچ کر پنڈت مدن موہن مالویہ صدر منتخب دہلی کانگریس نے جو اہم بیان دیا تھا اس کا متن حسب ذیل ہے

جس وقت ڈپٹی کمشنر دہلی نے سرکاری استقبالیہ کمیٹی سینتالیسواں اجلاس انڈین نیشنل کانگریس کو یہ مطلع کیا کہ گورنمنٹ کانگریس کا اجلاس دہلی میں منعقد کرنے کی اجازت نہیں دے گی تو باوجود اس حکم کے میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ کانگریس تاریخ معینہ پر ضرور منعقد ہوگی۔ پرماتما کا شکر ہے کہ یہ میری پیش گوئی راست ثابت ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کی موجودہ فضا میں کانگریس نے گورنمنٹ کو ایک زبردست چیلنج دیا تھا جب کہ اس نے سینتالیسواں اجلاس کانگریس کے اعلان کے باوجود منعقد کر دیا۔

سر سیمویل ہور اور لارڈ ولنگڈن کی گورنمنٹ گذشتہ کچھ عرصہ سے برٹش پبلک اور دیگر مہذب دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہندوستان کی برٹش حکومت نے تحریک کانگریس کی سرکوبی کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں وہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اگر فی الواقعہ یہ بیانات صحیح ہیں تو نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ معدودے چند کانگریسی اجلاس دہلی میں شرکت کے لئے حاضر ہوتے لیکن باوجود گورنمنٹ کی تمام بندشوں اور جارحانہ کارروائیوں کے ...

معاملات اور حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہندوستانی مفاد کے موافق ... منظر عام پر ... اتحاد و دوستی کی بنیاد ... جو دونوں ملکوں کے لئے قابل فخر ثابت ہوگی۔

موجودہ صورت حالات میں جو کہ گورنمنٹ کی خود پیدا کردہ ہے یہ سنائی دیتا ہے کہ ہندوستانیوں کے لئے دستور اساسی مرتب کرنے کے لئے تعاون کریں تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے ... اگر ہندوستان کے مرد اور عورتیں قید خانوں میں موجود ہیں تو وہ ... ظلم و ستم کا شکار نہیں ہو رہے ہیں ... گذشتہ چار ماہ سے ہندوستان میں ہو رہا ہے ... ان کے مطابق ۳۶۹۲۲ افراد گرفتار ... ۳۵۰۵ عورتیں بھی شامل ہیں ...

یہ امر اور بھی زیادہ تعجب خیز ہے کہ سر سیمویل ہور بار بار اس کا اعلان کرتے ہیں کہ ہندوستان میں صورت حالات بہت کچھ درست ہو گئی ہے ... ایک مکمل نقشہ پیش کرتی ہے ... کانگریس کا کام بدستور جاری ہے ... ان تمام واقعات کی موجودگی میں ... موجودہ حالات میں بجائے بہتری کے صورت حال برعکس ہے۔

فی الواقع حقیقت یہ ہے کہ سر سیمویل ہور کو اس وقت ہندوستان کے متعلق سخت مغالطہ ہو رہا ہے ... ہندوستانی ہندوستان کے جدید دستور اساسی کے مرتب کرنے میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔

دلوں جب جرمنی اور آسٹریا میں تجارتی اتحاد قائم ہونے لگا تو انگلستان اور فرانس نے بڑی مخالفت کی۔ فرانس نے تو اعلان جنگ تک کر دینے کی دھمکی دیدی تھی۔ اس لئے کہ یہ دونوں حکومتیں اچھی طرح جانتی ہیں کہ جرمنی اور آسٹریا کی حکومت ایک ہو جانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یورپ میں جرمن قوم سب سے زیادہ طاقتور ہو جائے گی ... نئی جنگ چھڑ جائے گی۔

غرضیکہ ایک طرف ترکی مفاہدہ کر رہے ہیں اور دوسری طرف جرمن قوموں کے اتحاد کو روکنے کے لئے ... ڈینوبی اتحاد کی اسکیم انگلستان اور فرانس کے سامنے آئی ہے۔

ترکوں کی نئی تجویز

تازہ یورپی اخبارات میں ترکی اخباروں کے جو اقتباس شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک ڈینوبی اتحاد کے بہت سخت مخالف ہیں ... اگر انگلستان اور فرانس ڈینوبی ریاستوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر ترک، بحر سفید کی چھوٹی سلطنتوں اور ملکوں کا اتحاد قائم کرنے کی کوشش کریں گے ... لبنان، البانیا، مصر، شام ایک زبردست متحدہ اتحاد قائم کر سکتے ہیں۔

انگلستان فرانس جرمنی اور ترکی کے مابین سیاسی جنگ!

اسلحہ کانفرنس کی بحری کمیٹی کا اجلاس

آبدوز کشتیوں کو ترک کرنے کی تجویز

ترکی کی مخالفت

جرمن قوموں کا اتحاد

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں

... محمد حیدر شریف مہتمم ادارۃ المعارف مدرسہ لطافیہ شبلی گنج حیدر آباد دکن

فینسی کٹ پیس کی گانٹھ

مبلغ پچیس روپیہ میں

ہم نے کٹ پیس گانٹھ وزنی دس پونڈ کی تیار کی ہے۔ جس میں تمام کٹ پیس بالکل تازہ، وائل، چھینٹ، مخمل، دھاچہ، پاپلین، ریشمی کٹ پیس وغیرہ وغیرہ۔ اگر آپ اس کی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو پہلے نمونہ کی گانٹھ منگوا کر بعد میں بڑا آرڈر دیں۔ اس گانٹھ میں تمام کٹ پیس کار آمد ہوں گے۔

قیمت صرف پچیس روپیہ علاوہ پیکنگ وغیرہ کے۔

نوٹ:- ضروری آرڈر کے ہمراہ مبلغ پانچ روپیہ پیشگی آنے بالکل ضروری ہیں بغیر پیشگی مال روانہ نہیں ہوگا۔

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی کٹ پیس مرچنٹ سپوچھوڑ لائن کراچی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

... پتہ:- مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ آپ کو بہت سی تشویش، خرچ اور تکلیف سے بچا دے گی!

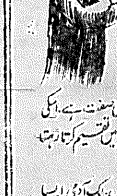

اس کو ہمیشہ پاس رکھو

لاکھوں استعمال کرنے والوں کی یہی رائے ہے۔ اور چھتیس ہزار لکھ کر بھی اپنی رائے دے چکے ہیں مثلاً

... (محمد علی سوداگر مقام سید پور ضلع رنگ پور)

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ... نمونہ آٹھ آنے۔

... امرت دھارا ... لاہور

اگر کسی علمی ادارے، اخبار یا رسالہ کو

قومی وملی درد اور تعلیمی شغف رکھنے والے ایک ایسے عالم کی خدمات کی جو ... ضرورت ہو!

تو معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی خط و کتابت فرمائیں۔

ناظم تبلیغ قرآنی کلکتہ کا سفر پشاور

سرحدی مسلمانوں کی تباہ حالی کی دردناک داستان

مولانا قاری محمد عنایت علی صاحب اعزاز کی دہلی سے فرنٹیئر میل پشاور تشریف لے گئے تھے مولانا موصوف کے اس سفر کا مقصد یہ تھا کہ صوبہ سرحد کے مظلوم مسلمانوں پر بہار پولیس کے ان کی تفتیش کی جائے ... ارکان خلافت سے گذشتہ واقعات جو افغان انسپس میں معلوم ہوئے۔ ایک روز بعد ایک آفریدی سے ملاقات ہوئی یہ صاحب عالم بھی تھے اور نہایت خوش اخلاق اور سچے مجاہد معلوم ہو رہے تھے ... لیکن چونکہ آج کل ملیشیا ہے ... اکثر آفریدی حکومت کے علاقہ میں آئے جاتے رہتے ہیں اس گاؤں میں چند آفریدیوں سے ملاقات ہوئی ان کی بیکسی ان کا موجودہ افلاس نہایت قابل رحم ہے۔

گذشتہ جنگ میں وہ مہینے قریب قریب تمام مویشیوں کو نذر مار کر کھا کر ختم کر چکے ہیں ... ان کی موجودہ تباہ حالی جو مولانا نے اپنی چشم دید دیکھی ہے وہ تحریر سے باہر ہے ... آفریدیوں نے کہا کہ ہم کو ہر گز ... ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

... سر بے بتاتا ہے کہ نیندرہ سو روپیہ کی ڈگری دار کو دیکر تین ماہ کی مہلت مل گئی تھی اب دو ہزار روپیہ باقی ہیں۔ پانچ سو روپیہ کا اور بندوبست کیا گیا ہے ... ۱۶ مئی ۱۹۳۲ء تک روپیہ داخل ہوگا ... اخبار انقلاب لاہور، اخبار الجمعیۃ دہلی، اخبار مدینہ بجنور، عصر جدید کلکتہ کا خاص طور پر شکر گذار ہیں ...

محمد مبارک حسین محمد دی ناظم مدرسہ دار العلوم میرٹھ جامع مسجد

جمعیۃ علمائے افغان کے نائب ناظم کو سی کلاس

مولانا عبداللہ شاہ صاحب ما ... کی شخصیت کسی مزید تعارف کی محتاج نہیں ہے

آپ سید ہونے کے علاوہ دیبہ اور ممتاز عالم ہیں۔ نیز جمعیۃ علمائے افغان کے نائب ناظم ہیں۔ پہلے دفعہ بھی آپ سرحدی ریگولیشن دفعہ ۴۰ کے ماتحت تین سال قید باشقت کے لئے جیل جا چکے ہیں ... ایک سال قید کاٹنے کے بعد رہا کر دئے گئے۔ اب کی دفعہ بھی آپ اسی دفعہ کے ماتحت تین سال قید باشقت کاٹ رہے ہیں۔ آپ کو سی کلاس میں رکھا گیا ہے ... مولانا کو چونکہ بڑا امیر کا مرض ہے ... حکام جیل کو مولانا کی صحت کے متعلق خصوصیت سے توجہ رکھنی چاہئے۔

خلیل الرحمن اوتمان زئی تحصیل چارسدہ
ناظم جمعیۃ علمائے افغان

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ عام

جمعیۃ علمائے ہند کے ارکان کی گرفتاری پر مبارکباد

۹ مئی ۱۹۳۲ء کو ایک جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں زیر سرپرستی ڈکٹیٹر صاحب مجلس ماتحت جمعیۃ العلمائے ہند منعقد ہوا جس میں جناب حافظ عبدالغفار صاحب آزاد نے ایک پر مغز تقریر فرمائی اور مسلمانوں کو تلقین کی کہ اپنے بھائی جیلانہوں کے ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا استعمال فرمائیں اس کے بعد حسب ذیل تجویز پیش کی گئی جو بالاتفاق پاس ہوئی۔

مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان جلسہ جناب حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری و سزایابی پر اور جناب حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ العلمائے ہند، اور مولانا عبداللہ صاحب بہاری رکن جمعیۃ العلمائے ہند اور مولانا حافظ نصیر احمد صاحب کراچی والے اور دیگر صاحبان رضاکاران جمعیۃ کی گرفتاری پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے اور ان کی خدمات کا اعتراف کرتا ہے فقط

محمد یسین سابق نائب سکرٹری مجلس ماتحت جمعیۃ العلمائے ہند سہارنپور

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طبی نسخہ قوت کا عطا فرما رکھا ہے۔ اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے۔

ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ نشل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے۔ تا دم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ... یہ نسخہ سلسلہ خاندان حکیم سید عبدالعد خاں دہلوی شاہی میرے عم بزرگوار مولانا حکیم سید فخر الدین مرحوم سے مجھ کو ملا ...

اس نسخہ سے جو معجون تیار کی جاتی ہے اس کا نام

معجون مددگار غدود

... ہر کوئی سو برس کی عمر والے صاحب طلب فرمائیں گے تو ان سے سات خوراکوں کے صرف تین روپے لوں گا ...

نوٹ:- جنہیں جریان کی شکایت ہو وہ معجون مددگار غدود نہ منگائیں کیونکہ معجون مددگار غدود صرف قوت کی دوا ہے جریان کے مریضوں کیلئے معجون کا یاپلٹ مفید ہے۔ ... قیمت فی خوراک ڈھائی روپے درجن علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

احمد مجتبیٰ برادر زادہ دفتر رسالہ نظام المشائخ ۱۲ کوچہ چیلان دہلی

اعلان

طبیہ کالج دہلی

طلبہ وطالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ آیورویدک یونانی طبی کالج۔ قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے کوشش فرمائیں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے۔ ہمارا نیا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

عمل بلا مخلی ہر مذہب والا عامل بن سکتا ہے مسلمانوں کے لئے مناسب ہیں۔ ...

فضل شاہ عامل پوسٹ بکس ۲۵ دہلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

مقویات سراج عالم

آتشک، نگرہ گولیاں، قبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی، دکھی جریان، احتلام، سرعت انزال

رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہے ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی

کی لغت کام نشاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مدرسہ دار العلوم میرٹھ دار الطلبہ

مہمان خانہ رسول اللہ صلعم بچاؤ

دس ہزار روپیہ کی عمارت ساڑھے پندرہ سو روپیہ کی ڈگری پر نیلام ہو رہی ہے ...

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا ...

منیجر نگار پشتہ گوپتا بہار میڈیکل اسٹور در بھنگہ

جوتش کا چمتکار

جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

آپ اپنے حسب دل خواہش پانچ سوال مثلاً بیاہ۔ شادی۔ سٹہ۔ لاٹری۔ دکھ۔ سکھ۔ نفع نقصان۔ دولت۔ محبت۔ دشمنی۔ غرضیکہ ہر قسم کے سوال لکھ کر لفافہ میں بھیجیں۔ لفافہ پر اپنا نام اور پورا پتہ لکھ دیں۔ لفافہ بند کرنے کا ٹھیک ٹھیک وقت لکھ کر بھیجیں ہم آپ کا لفافہ بغیر کھولے جوتش کے حساب سے بذریعہ وی پی ایک روپیہ چار آنہ ٹھیک پڑ ہت کے ساتھ جس میں آپ کا ارسال کردہ لفافہ بھی ہمراہ ہوگا بھیجیں گے نیز بدقسمتی کو خوش قسمتی میں تبدیل کرنے کا راز لکھا جائے گا۔ آپ کے تحریر کردہ سوالوں کا جواب بالکل ٹھیک ٹھیک ارسال ہوگا۔

پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

مرقع علم و فن کا آئینہ میں ہوں تجارت کا

عصا مفلس کے حق میں اور غنی کو عشرت کا نقشا

دو صد روپے ماہوار کمانیکا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ

دلربا

کا مسلسل مطالعہ ہے۔ امیروں کی دنگی، غریب کی روٹی، بے روزگاروں کا سہارا اور کاروباری اشخاص کی ترقی کا زبردست رہبر ہے۔ سالانہ چندہ تین روپے (۳ روپے)، فی پرچہ پانچ آنے نمونہ چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

کٹ پیس پارچہ بزازی

کی

پُر منافع تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولایتی کٹ پیس ٹکڑہ جات و پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگاتے ہیں اس موسم کا تازہ چالان کا مال نہایت اعلیٰ اور دلکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کر سکتے ہیں ہماری یکصد روپیہ کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں۔ ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشاک کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل طلب کریں۔ اور معقول فائدہ اٹھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی آنی لازمی ہے مال گاڑی کا پورا کرایہ اور پارسل ۱/۲ ہم دیں گے۔

ہم ہر قسم کے برساتی کوٹ (Water Proof) جن کی قیمت ۸/۱۲ -/۸ -/۱۰ اور -/۱۵ روپیہ سے لے کر نہایت اعلیٰ زنانے مردانے ۳۲/۸ روپیہ تک کے ہیں اور لڑکوں کے ۴۲ تا ۲۶ انچ لمبائی والوں کی قیمت ۶/۸ تا -/۹ روپیہ علی الترتیب ہے۔ جلد آرڈر دیکر منگوائیں۔ مال نہایت عمدہ ہوگا آزمائش شرط ہے۔ کوٹ کے آرڈر کے ہمراہ سینے کا ناپ اور لمبائی ضرور آنی چاہئے۔

المشتہر

امپیریل ایکسپریس کمپنی بائیکلہ بمبئی ۸

تمام جہان میں بے نظیر

مشکوٰۃ شریف مترجم و محشی اردو

جس کا مدت سے انتظار تھا اب بفضلہ تعالیٰ مکمل چھپ کر تیار ہو گئی ہے یہ وہ جامع کتاب ہے جس کا خطاب تمام ہندوستان میں بے نظیر مشہور ہو گیا ہے ... اس کتاب کے صفحے ۱۹۱۲ ہیں ... جلد دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) پر دیجائے گی۔

تمام درخواستیں بنام عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۴

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ ... سہ
ششماہی ... ۲؎
سہ ماہی ... عہ

ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ۸؎
ششماہی ... ۵؎

نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ... صہ
نصف صفحہ (") ... سہ
ایک کالم (") ... عہ
¼ کالم (") ... صہ
⅛ کالم (") ... عہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم جمعہ ۶ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۴

معاصرین کے افکار و آراء

یورپ میں شادی کے معنی

دیسی کپڑے اور مسلمان

ہندو اور مسلمان لیڈر

یہ عارضی صلح کب ہوئی؟

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسلام کی حیات بخش تعلیم کا ایک نمونہ

فرزند رسول کی وفات اور آنحضرت کا خوش تبلیغ

ابراہیم کی وفات اور چاند گہن

فرزند رسول کی وفات کا سانحہ

دشمنان اسلام کے گھروں میں گہری کی تربیت

... بات کو کسی قوم کی رہنمائی کا ذریعہ تصور فرمالیں ۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اسلام میں غلط خیالات کیلئے کوئی گنجائش نہیں ، وہ بصیرت ہے برہان ہے ۔ دلیل اور نور ہے اگر کوئی اسلام قبول کرنا چاہتا ہے تو وہ دلیل و بصیرت کی روشنی میں قبول کرے ۔ ...

... اس کی پوری وضاحت و تشریح کردی ہوتی ، اس کا تو شبہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اس عارضی صلح سے مولانا کا مطلب گاندھی اَروِن معاہدہ ہوگا ۔ کیونکہ کانگریس تو آج کل مولانا صاحب کے نزدیک شیاطین کا ایک گروہ ہے جس کی مذمت کرنا ان کے خیال ناقص میں ہر مسلمان کا فرض منصبی و مذہبی ہے !!

"یہ عارضی صلح" کب ہوئی ، کس سے ہوئی اور کن شرائط پر ہوئی اس کی مولانا شوکت علی کے سوا شاید کسی کو بھی خبر نہیں ... مسلمانوں اور اقلیتوں کو باہر کردے ۔

یہ حال مسلمانوں کے سب سے بڑے "لیڈر" کا ہے ۔ اب دوسرے لیڈروں کو دیکھئے ۔ سر محمد اقبال بلا شبہ شاعر بہت اچھے ہیں اور فارسی میں اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں ، مگر عربی زبان سے بالکل ناواقف ہیں ۔ اسلام کی نسبت انہیں تھوڑی بہت جو معلومات حاصل ہیں ، انگریزی مصنفوں کے ذریعہ پہنچی ہیں ۔ ...

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین لنگی ۔ رومال (پشاوری ۔ مشہدی ۔ یزدی) کلاہ پنکھے چپلیاں نسوار سرکہ انگوری چاہ سبز اصلی میرہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے ۔ مذکورالذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے

منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا قیام اور پاس ضروری ہے ۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار ہے ۔ پس سُکّے کو دست اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو ۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے ۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے ۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی دا انڈیا کراچی

حلفیہ بیان

... (پتہ) صرف عام العزیز خاں سابق سپرنٹنڈنٹ ریاست جاپ خاں ... اولپنڈی شاہ نظر

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شربت فولاد

... منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اکسیر جذام

...

بواسیر و دیابیطس

حافظ اقبال حسین بھٹیا ہی بھاگلپور

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی عید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلاکر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے ۔ مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے ۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہے فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے ۔ بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کررہے ہیں ۔ روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا ہے بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ نئے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی ۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے ... قرابادین مفید عام ... شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں ۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۳۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے ۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں ۔ آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا ۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ..... علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درود اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے ۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے ۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے بموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر نہیں بالک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھکر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے ۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک ۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب کہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہجہانی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے ۔

ہدیہ مترجم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم جمعہ ۶ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ ہجری

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں زید اور عمر کے والد مسمی بکر نے اپنی حالت حیات میں زید کی لڑکی مسماۃ ہندہ نابالغہ عمر کے لڑکے مسمی خالد نابالغ کو روبروئے زید اور عمر کے نکاح میں دیدیا ہے تم دونوں کو منظور ہے تو زید اور عمر نے منظور کر لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد زید اور عمر کے والد مسمی بکر انتقال کر گئے بعد میں زید اور عمر دونوں حقیقی بھائیوں نے بیٹھ کر روبرو دس مرد اور دو عورتوں کے جو کہ رشتہ دار ہیں آپس میں دوبارہ ایجاب و قبول اس طرح کیا کہ زید نے کہا میں اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ نابالغہ تیرے لڑکے مسمی خالد کو نکاح میں دیتا ہوں اور دیدیا۔ عمر نے کہا کہ مسماۃ مذکورہ کو میں اپنے لڑکے مسمی خالد کے واسطے قبول کیا ہوں اور قبول کیا بعد میں آپس میں تیسری تقسیم بھی اور رسم و رواج اور رعیتی کاروبار بھی چند عرصہ تک جاری رہا بعد میں عمر نے دوامی کا تقاضا کیا مگر اسی اثنا میں آپس میں دل شکنی کی وجہ سے زید نے اپنی لڑکی مسماۃ مذکورہ کی نکاح کسی غیر سے کر دیا تو نہا بر مذکور نکاح اول صحیح اور ثابت ہے یا نادرست یا نکاح ثانی صحیح اور قائم ہے اور نکاح اول فسخ۔ اور اس شخص کا یعنی قاضی کا باوجود علم ہونے تمام حالات پر کیا حکم ہے۔ اور لڑکی کی باپ کا کیا حکم ہے شرع شریف میں بیان فرمائے مہربانی اسلامی اخوۃ سے وضاحت کے ساتھ بیان کیجئے۔

الجواب

صورت مسئولہ میں زید اور عمر دونوں بھائیوں نے اپنے باپ کی زندگی میں اپنے نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کر دیا۔ پھر بعد وفات اپنے باپ کے زید اور عمر نے دوبارہ ایجاب و قبول کر کے نکاح کو مؤکد کر دیا۔ پس یہ نکاح باپ اور دادا کا کیا ہوا صحیح و نافذ ہوگیا۔ اب زید کو اپنی لڑکی کے دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق حاصل [illegible]

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

اور منڈری فساد کی جڑ ہیں اور ان ہی کی وجہ سے فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں ہم کارپوریشن کے اس فیصلہ اور اراکین کارپوریشن کے اس رویہ کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں اور اس تمام کارروائی کو مذہب کی انتہائی توہین خیال کرتے ہوئے کارپوریشن سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی مذکورہ بالا تجویز کو جلد سے جلد کالعدم قرار دیدے ورنہ کم سے کم مسلمان اس فیصلہ کے خلاف ایجیٹیشن کرنے پر مجبور ہوں گے۔ جو لوگ عبادتگاہوں میں عبادت کی غرض سے جاتے ہیں ان پر یہ الزام عائد کرنا کہ وہ ہی فسادات کے بانی مبانی ہیں ایک ایسی افسوسناک جسارت ہے کہ سوائے اراکین بمبئی کارپوریشن کے اور کسی شخص سے اس کا سرزد ہونا ممکن نہیں ہے۔ اگر کارپوریشن بمبئی فسادات کا اصلی سبب معلوم کرنا چاہتی ہے اور ان اثرات کا پتہ لگانے کی خواہشمند ہے جو فتنہ پروری کے محرک ہیں تو اسے عبادتگاہوں میں عبادت کرنے والوں کے بجائے اپنی تمام تر توجہ ان بدمعاشوں اور غنڈوں کی طرف مبذول کرنی چاہئے جنہوں نے بمبئی کی پرامن زندگی کو خطرہ میں ڈال رکھا ہے اور جن کی سرگرمیوں سے آئے دن نئے نئے فسادات کی خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں اور ان لوگوں کو بھی دیکھنا چاہئے جنہوں نے شورش پسند طبقہ کی ہمت افزائی کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ عبادتگاہوں اور عبادت کرنے والوں پر الزام عائد کرکے طوطا بکی الا بلا تیدر کے سر تھوپ دینا آسان ہے مگر اس کی معقولیت کو ثابت کرنا آسان نہیں ہے۔ جہاں تک ہندو دھرم کا تعلق ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ مندر کے متعلق ان کے ہاں کس قسم کے احکام ہیں لیکن مساجد کے بارے میں ہم پورے وثوق کے ساتھ یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ کارپوریشن کی طرف سے مسجد کی تعمیر پر لائسنس حاصل کرنے کی پابندی ایک صریح مذہبی مداخلت ہے۔ اور اس کے حدود سے قطعاً تجاوز ہے۔ ہر مسلمان اپنی مملوکہ زمین پر خدائے واحد کی عبادت کے لئے عبادتگاہ تعمیر کرنے میں آزاد ہے اور کسی جماعت کا اس کے اس حق کو سلب کر لینا اس کی انفرادی آزادی کو تباہ و برباد کر دینے کے مرادف ہے بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کے دستور اساسی میں بنیادی حقوق کے داخل کرنے پر زور دیا جا رہا ہے اور مذہبی آزادی کے لئے مطالبات پیش ہو رہے ہیں بمبئی کارپوریشن کی طرف سے اس قرارداد کا منظور کیا جانا ایک بہت بڑے فتنہ کا پیش خیمہ ہے [illegible]

بھائی پرمانند کی زہر فشانی

[illegible]

پورٹ حج کمیٹیاں

[illegible]

ضروری گزارش

[illegible]

دستور سازی
خطرناک غلطیوں کا امکان
(۲)

ہم نے گزشتہ اشاعت میں ٹائمس لندن اور اسٹیٹسمین دہلی کا حوالہ دے کر یہ بتایا تھا کہ حکومت آئندہ دستور اساسی کے مسئلہ کو کس قدر سرسری طور پر نپٹا رہی ہے اور وزیر اعظم برطانیہ نے اپنے اہم ترین اعلانات میں جو وعدے کئے تھے ان کو بھی پشت ڈال کر بغیر گول میز کانفرنس کا آخری نمائندہ اجلاس منعقد کئے ہوئے اور بغیر مرکزی ذمہ داری کو دستور کا ایک لازمی جزو بنائے ہوئے کس طرح بے حقیقت اصلاحات کا مسودہ قانون پارلیمنٹ میں عنقریب پیش کرنے والی ہے۔ جہاں تک گول میز کانفرنس [illegible]

نہ کی جائے گی مگر کیا اس صوبہ وار خود مختاری سے ہندوستان کی کوئی جماعت بھی ایسی ہے جو مطمئن ہو جائے گی۔ ان لوگوں کو چھوڑ دیجئے جو ہر حال میں سرکار الاعتبار کی خوشنودی حاصل کرنے میں اور جن کا کھانا پینا اسی کا کھانا ہے۔ یہاں سوال ملک کی ذی اثر سیاسی جماعتوں کا ہے کیا ان میں سے کوئی ایک جماعت بھی ایسی ہوگی جو اس قسم کی صوبہ وار خود مختاری کو قبول کرکے یہ اعلان کر دے کہ اس سے ہندوستان کی توقعات پوری ہو گئیں۔ اگر یہ صحیح ہے کہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہو سکتی تو پھر یہ صوبہ وار خود [illegible]

خود مختاری اور ذمہ داری

[illegible]

دستور اساسی کا خاکہ

[illegible]

آدھا تیتر آدھا بٹیر

[illegible]

صوبہ وار خود مختاری

[illegible]

انتباہ

[illegible]

عبادتگاہوں پر لائسنس!

[illegible]

اسمبلی میں حج کمیٹیوں کے متعلق جدید مسودۂ قانون
حکومت کو نامزدگی اور تغیر و تبدل کے اختیارات

(ترجمۂ خصوصی برائے الجمعیۃ)

(بسلسلہ اشاعت گزشتہ)

پورٹ حج کمیٹیوں کے عہدہ دار اور ملازمین

دفعہ ۱۴ (۱) ہر پورٹ حج کمیٹی کے لئے لوکل گورنمنٹ ایک ایگزیکٹو آفیسر مقرر کرے گی جو کمیٹی کا سکریٹری بھی ہوگا اور نیز ایسے دیگر افسروں کا تقرر بھی کرے گی جو کمیٹی کے فرائض کی ادائیگی کے لئے ضروری ہوں گے۔

(۲) لوکل گورنمنٹ ایسے قواعد بنا سکتی ہے۔

(الف) جن میں پورٹ حج کمیٹی اور اس کے ایگزیکٹو آفیسر کے تعلقات کا ضابطہ مقرر ہو۔

(ب) دوسرے ماتحت عہدہ داروں اور ملازمین پورٹ حج کمیٹی کے تعلقات کمیٹی اور ایگزیکٹو آفیسر کے ساتھ متعین کئے گئے ہوں۔

[illegible]

(سا) زائرین کے سلسلہ میں جو اور فرائض حکومت تفویض کرے۔

حاجیوں کے جہازوں کا معائنہ

دفعہ ۱۵ (۱) ہر پورٹ حج کمیٹی ایک یا ایک سے زائد سب کمیٹیاں مقرر کرے گی جو دو ارکین پر مشتمل ہوں گی اور جن کے فرائض میں حاجیوں کے جہازوں کا معائنہ داخل ہوگا۔

(۲) جس وقت کوئی سب کمیٹی حاجیوں کے کسی جہاز کا معائنہ کر رہی ہوگی تو اس کے ساتھ بندرگاہ کا وہ سرجن یا ڈاکٹر آفیسر ضرور ہوگا جو دفعہ ۱۵۱ انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ ۱۹۲۳ء کے ماتحت مقرر کیا گیا ہو یا جہازوں کا سرویر ہوگا [illegible]

حج فنڈ

[illegible]

حج فنڈ کا مصرف

[illegible]

کمیٹیوں کی مالی نگرانی

[illegible]

پورٹ حج کمیٹیوں کے فرائض

[illegible]

قواعد و ضمنی قوانین

[illegible]

منسوخ قوانین

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

جزیرۂ قبرص کی بغاوت پر گورنر کا تبصرہ
مسلمانوں نے عام باغی عیسائیوں کا ساتھ نہیں دیا

گزشتہ اکتوبر کو جزیرہ قبرص میں حکومت برطانیہ کے خلاف یونانی عیسائیوں کی طرف سے جو بغاوت برپا کی گئی تھی اس کی مفصل رپورٹ گورنر قبرص نے سکریٹری آف اسٹیٹ برائے نوآبادیات کے پاس ارسال کر دی ہے۔ اس رپورٹ یا مراسلہ میں بغاوت کے اسباب و علل پر پوری روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے اس میں حصہ لینے والی کون کون سی جماعتیں تھیں۔

مراسلہ میں مذکور ہے کہ جزیرہ کے ۵۵۸ دیہات میں جن میں بڑی یونانی عیسائی اور ترک شرکت طور پر آباد ہیں۔ ۳۸۹ دیہات نے بغاوت اور ہنگامہ میں کوئی حصہ نہیں لیا باقی دیہات کے باشندوں نے اشتعال اور مظاہروں میں حصہ لیا۔ ان میں بھی صرف [illegible]

شراب کی درآمد میں زبردست کمی
۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۰ء کے اعداد و شمار

[illegible]

انگلستان کی سڑکوں پر موٹروں کی تباہ کاریاں
روزانہ اٹھارہ اموات اور ۵۵ مجروح

لندن کی سڑکوں پر موٹروں، لاریوں اور دیگر قسم کی گاڑیوں کی وجہ سے روزانہ اموات میں حیرت انگیز اضافہ ہو رہا ہے۔ [illegible]

برطانوی کوئلہ کی برآمد میں حیرت انگیز کمی
دار العوام میں وزیر معدنیات کی تقریر

[illegible]

جنگ عظیم پر کس قدر روپیہ خرچ ہوا؟
مقتولین اور مجروحین کی کل تعداد

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حجاز کی مالی حالت پر کساد بازاری کا اثر
جلالۃ الملک والی حجاز کی تصریحات

یمن کے ایک اخبار میں ملاحین نے اپنی ایک ملاقات کا حال شائع کیا ہے جو انہوں نے حج سے پیشتر سلطان ابن سعود سے کی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان سے حجاز کی مالی حالت کے متعلق دریافت کیا اور ان افواہوں کا ذکر بھی کیا جو حجاز کی مالی حالت اور حکومت کی پریشانی کے متعلق اخبارات میں شائع کی جاتی ہیں۔ سلطان نے نہایت غور سے تمام باتوں کو سن کر فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ حجاز قدرتی ذخائر سے محروم ہے۔ حجاز میں نہ زراعت کی آمدنی ہے۔ نہ یہاں زراعت کافی ہوتی ہے اور نہ ملکی اور آمدنی کا ذریعہ ہے۔ [illegible]

اسکندریہ میں ایک عیسائی مشنری کا قبول اسلام
اسلام قبول کرنے کی معقول وجہ

[illegible]

طرابلس میں پھر جنگ کا امکان
شیخ سلیمان کی حوالگی کا مطالبہ

ٹیونس کا ایک اخبار راوی ہے کہ طرابلس کے عربوں اور اطالوی حکومت کے درمیان پھر کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اطالوی حکومت فرانس سے مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ شیخ سلیمان کو ہمارے حوالہ کر دے کیونکہ ان پر ایک اطالوی جرنیل کے قتل کا الزام ہے۔ عرب اس مطالبہ کو پورا نہیں کرنا چاہتے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اگر شیخ سلیمان حکومت کے نزدیک قاتل ہیں تو ایک سال تک اس نے کیوں ان کو گرفتار نہیں کیا۔ ایک سال کے بعد ان کی حوالگی کا مطالبہ اپنے اندر کوئی راز ضرور رکھتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں جبل اخضر کے قریب عربوں اور اطالوی فوجوں میں معمولی سی مڈبھیڑ بھی ہو گئی جس کے باعث طرفین کے آدمی زخمی ہو گئے۔

بیروت میں انجمن خدام الدین کا قیام
حرمین میں حجاج کی خدمات کا عزم

بیروت اور دمشق میں مسلم نوجوانوں نے ایک انجمن خدام الدین قائم کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہر سال حج کے موقعہ پر ایک سو نوجوان حرمین شریفین جا کر زائرین بیت اللہ الحرام کی رضا کارانہ خدمات انجام دیں۔ حجاج کے اسباب کو منتقل کرنا، سپاہی وغیرہ مزدوری سامان مہیا کرنا، اس کی شکایات حکومت تک پہنچانا، جہاز سے اترنے اور سوار ہونے میں سہولتیں بہم پہنچانا اور بیماروں کی تیمارداری کرنا ان کے فرائض میں داخل ہوگا۔

اس انجمن کا بڑے جوش کے ساتھ تمام شام میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ بیروت کے ایک رئیس نے ہر سال دس رضاکاروں کے مصارف سفر برداشت کرنے کا وعدہ بھی کر لیا ہے۔ امید ہے کہ اس انجمن کی دیگر جگہ بھی تقلید کی جائے گی۔

حکومت حجاز میں مزید اصلاحات کا نفاذ

حکومت حجاز حج کے بعد اس امر پر غور کر رہی ہے کہ آئندہ حج کے زمانہ میں ایسا طریق عمل اختیار کیا جائے کہ غیر ملکی حاجی کو معمولی سی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ چنانچہ انتظام کیا جا رہا ہے کہ آئندہ سال تک پانی تمام فراہم کر دیا جائے کہ حجاج کو حسب ضرورت مفت مل سکے۔ اس سلسلہ میں متعدد مکانات یا سرائیں کی تعمیر کا بھی مسئلہ درپیش ہے۔ چار سرائیں آئندہ سال تک تعمیر کی جائیں گی جن میں دو ہزار حاجی بآسانی قیام کر سکیں گے۔

شملہ میں وائسرائے اور گورنروں کی کانفرنس کا انعقاد

سول نافرمانی۔ دہشت انگیزی اور آرڈیننسوں کے بعد طریق کار پر بحث

شملہ ۹ مئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار شملہ سے رقمطراز ہے کہ شملہ میں گورنر بنگال اور گورنر صوبجات متحدہ کی تشریف آوری پر سیاسی حلقوں میں مختلف خیال آرائیاں ہو رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وائسرائے اور ان کے رفقائے کار ان گورنروں کی موجودگی سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ اور دونوں صوبوں میں تحریک سول نافرمانی اور دہشت انگیزی کا جو جذبہ پھیلا ہوا ہے اس کی نسبت آئندہ طریق کار کے متعلق تبادلۂ خیال کریں گے ...

بنگال میں ہولناک طوفان باد

متعدد اشخاص کی ہلاکت اور مختلف مقامات کی تباہی

کلکتہ ۹ مئی۔ آج بنگال کے مختلف مقامات سے طوفان کی تباہ کاریوں کے متعلق اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ میمن سنگھ۔ کھلنا۔ فرید پور۔ تنگیل اور جمال پور میں زبردست طوفان آیا۔ میمن سنگھ میں ڈسٹرکٹ جیل کی چہار دیواری گر جانے کی وجہ سے کئی وارڈر ہلاک اور کئی مجروح ہوگئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے آیا کوئی قیدی بھی مجروح ہوا یا اس گڑبڑ میں بھاگ گیا یا نہیں۔ کھلنا۔ فرید پور۔ تنگیل اور دیگر مقامات پر بھی بہت تباہی ہوئی لیکن ابھی تک کوئی جان ضائع ہونے کی اطلاع نہیں آئی ہے۔ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکانات، مویشیوں اور فصلوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔

دارالحکومت کے

دہلی میں سارڈا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

مولانا ابوالکلام آزاد کی رہائی

روزنامہ قومی گزٹ دہلی

دہلی کی خلافت کمیٹی کے سکریٹری کا سکوت

مجلس انتخابات کا اہم فیصلہ

کلکتہ میں پولیس نے گولی چلادی

ایک ہلاک اور دو مجروح

ایران میں ٹیگور کی عزت افزائی

حکومت کی طرف سے تمغہ اور شاہی فرمان کا عطیہ

ناگپور میں محرم کے سلسلہ میں انتظامات

مشتبہ لوگوں سے ضمانتیں اور مچلکے

نقل خط بنام سکرٹری خلافت کمیٹی

مجلس ادب کا جلسہ

مسجد اور مندر فساد کی جڑ ہیں

بغیر لائسنس کے کوئی عبادت گاہ تعمیر نہ ہو

بمبئی کارپوریشن میں زبردست مباحثہ

بھائی پرمانند کی شرر باری

ہندو مسلم فساد کا باعث تحریک خلافت ہے!

تمام کانگریسی کارکن گرفتار کرلئے گئے

پولیٹیکل سکرٹری دربار ریوا کا بیان

یوپی میں ڈھائی ہزار قیدیوں کی رہائی

ایک بدیشی پارچہ فروش پر ہتھوڑوں سے حملہ

غیر ملکی پارچہ کی تجارت بند کرنے کا مطالبہ

سرحدی کونسل میں ہندوؤں کی ملازمتوں کا مسئلہ

ہندو ممبر کی طرف سے سوالات

گجرات سبھا کے ۲۴ ہزار روپیہ کی ضبطی کا معاملہ

صدر میونسپل کمیٹی کا مکتوب

کلکتہ میں محرم کے لئے پیش بندیاں

پانچسو مسلمانوں سے نیک چلنی کے مچلکے

احمد آباد میں ایک لیٹر بکس کو آگ لگادی گئی

لیٹر بکس ہی اڑا دیا گیا

پارسل میں ریوالور

حکومت حجاز اور افغانستان کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

امیر فیصل فرزند سلطان ابن سعود کا لندن میں ورود

مکہ مکرمہ ۹ مئی۔ حکومت حجاز اور حکومت افغانستان میں ایک دوستانہ معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ سردار احمد شاہ سفیر افغانستان نے جدہ میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں اپنی سند سفارت پیش کی۔ معاہدہ کے ابتدائی مراحل مکہ معظمہ میں طے پاچکے تھے۔ معاہدہ کی تکمیل کے بعد جانبین سے برادرانہ جذبات کا اظہار کیا گیا اور توقع ظاہر کی گئی کہ اس معاہدہ کی رو سے دوستانہ تعلقات کو استحکام حاصل ہوگا اور اسلامی برادری کو اس سے تقویت پہونچے گی۔ ان دونوں اسلامی ملکوں میں یہ سب سے پہلا معاہدہ ہے۔

لندن ۹ مئی۔ امیر فیصل فرزند سلطان ابن سعود والی حجاز جو مختلف ممالک کا دورہ کر رہے ہیں کل دوپہر کو پیرس سے لندن تشریف لائے۔ وکٹوریہ اسٹیشن پر ملک معظم کی طرف سے لارڈ ایلنڈیل اور سر انڈریو ریان برطانوی سفیر مقیم جدہ (جو آج کل رخصت پر لندن گئے ہوئے ہیں) نے آپ کا استقبال کیا۔ پیرس میں مسٹر ڈومر صدر جمہوریہ فرانس (جو حال میں قتل کردئے گئے) نے آپ کی ضیافت کی تھی۔

لندن ۹ مئی۔ ... جمعیۃ الاقوام کے اجلاس میں عراق کو جمعیۃ الاقوام کا ممبر بنانے کا مسئلہ پیش ہوا۔ متعدد ارکان نے اس مسئلہ میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ توقع ہے کہ عراق کو جمعیۃ الاقوام کی ممبری حاصل ہوجائے گی۔

مرکزی اور صوبجاتی خود مختاری ایک ساتھ دیجائے

آرڈیننسوں کی موجودگی میں اصلاحات فضول ہیں

لندن کے اخبارات کے تبصرے

اخبار "لیڈر" (الہ آباد) کے پاس لندن سے اس کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ہفتہ وار "اسپیکٹیٹر" نے جمعہ کے دن کے پرچہ میں ہندوستانی مسئلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ باہمی بے اعتمادی کو دور کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ مرکزی اور صوبجاتی خود مختاری کو ایک ہی مسودہ میں رکھا جائے اور ایک ساتھ دیا جائے ...

اسی طرح اخبار "نیو اسٹیٹسمین" اپنی تازہ ترین اشاعت میں لکھتا ہے کہ اگر مسٹر گاندھی کو بدستور جیل میں رکھا گیا اور حکومت نے آرڈیننسوں کو اسی طرح نافذ رکھا تو ... اگر حکومت کو اس کا احساس نہیں ہے تو ہندوستان میں امن کی ساری امیدیں فضول ہیں۔

سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کردو

سول نافرمانی اور پکٹنگ کا مقابلہ کرو

کانگریس پر الزامات کی فہرست

لبرل جماعت کے قائد سرسپرو کی تقریر

وزیر ہند حکومت ہند اور صوبجاتی گورنروں میں مشورہ

آرڈیننسوں کے متعلق دارالعوام میں سوال و جواب

صدر جمہوریہ فرانس گولیوں سے ہلاک ہوگئے

پیرس میں ماتم بین الاقوامی اظہار افسوس

کیا قاتل پاگل تھا؟

آرڈیننسوں پر بحث

پارلیمنٹ میں سوال و جواب

گاندھی جی سے ملاقات

ایک رکن پارلیمنٹ کو اجازت نہیں دی گئی

ہندوستانی منڈیوں پر جاپان کا قبضہ

۷۵ ہزار کپڑوں کی گانٹھوں کی آمد

بمبئی اور احمد آباد کے کارخانوں میں ہلچل

چین میں ایک سیاسی مذہب کا ظہور

کاغذی گھوڑوں سے جنگ برپا کرنے کی کوشش

چین اور جاپان پھر میدان میں

لندن ۱۰ مئی۔ ... معلوم ہوتا ہے کہ جاپان پیشبندی کے طور پر جنگ کے رقبہ پر قبضہ کر رہا ہے اور چینیوں نے کل انتہائی لائن پر قبضہ کرکے وہاں پلیس اور فوج کے گارد بٹھادئے ہیں تاکہ گوریلوں کی یورش سے اپنی فوج کی حفاظت کی جاسکے۔

کراچی سے نکل جانے کا حکم

ایک پنجابی خاتون کے خلاف نوٹس

ایڈیٹر "پنجاب کیسری" کے مقدمہ کا فیصلہ

۸ ماہ قید سخت کی سزا

پنجاب کا مشہور ڈاکو گولی سے اڑادیا گیا

"مہذب" امریکہ میں عدل و انصاف کا جنازہ

حبشیوں کے گورے قاتلوں کو سزا نہیں دیجاسکتی

مولانا شوکت علی کا سفر افغانستان

بیگم صاحبہ کی ہمراہی

گرفتار کرنے والے سپاہی کا قتل

لارڈ لوتھین کو دعوت

کانگریس بلیٹن تقسیم کیا گیا

سری نگر میں ہندو ڈکٹیٹروں کی گرفتاری

سادھوؤں کا کشمیر سے اخراج

پرنٹر پبلیشر روزانہ "اکالی" کی گرفتاری

کانپور میں فرقہ وارانہ فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

لارڈ لوتھین کیلئے نائب وزیر ہند کا عہدہ

پشاور کے تین لیٹر بکسوں میں تیزاب

صوبہ بہار میں ۱۴ ہزار اشخاص کی گرفتاری

کانپور میں کانگریس بلیٹن پر قبضہ

وفاق کے قیام کے بعد حکومت کو ساڑھے چار کروڑ کا فائدہ

وفاقی مالیات کی رپورٹ شائع ہو گئی

بنگال، بہار اور اڑیسہ کو کروڑوں کا خسارہ

شملہ ۸ مئی۔ وفاقی مالیات کی تحقیقاتی کمیٹی (فیڈرل فائنینس کمیٹی) کی رپورٹ آج شائع کر دی گئی ہے جو منقش جلد ہے اور ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ رپورٹ میں مذکور ہے کہ حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی رپورٹ میں مالیات کی جس سکیم کا خاکہ تیار کیا گیا ہے وہ موجودہ اقتصادی پستی سے نجات پانے کے بعد ایک ایسی بنیاد مہیا کرے گا جس پر وفاق ہند (فیڈریشن آف انڈیا) کا دستور قائم کیا جا سکتا ہے اس سکیم کے ماتحت صوبوں کو امداد بہم پہنچانی ممکن ہو جائے گی۔ کمیٹی نے رائے ظاہر کی ہے کہ جدید اصلاحات کے نفاذ کا خرچ حرف صوبجات میں کم سے کم کر دیا جائیگا ہندوستان میں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ حکومت کے اخراجات ایک ایسے ملک کی برداشت سے زیادہ ہیں جن کا زیادہ تر زراعت پر انحصار ہے۔

کمیٹی نے وفاقی اور صوبجاتی تخمینہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تخمینہ کا مواد اس مفروضہ پر معمولی حالات میں جمع کیا گیا ہے جب کہ ہندوستان میں مرکزی و صوبجاتی بجٹوں کا توازن قائم نہیں ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ وفاقی حکومت کے قیام کے بعد کمیٹی کے فراہم کردہ مواد پر نظرثانی کی جائے۔ کمیٹی کی سفارشات ۳۶-۱۹۳۵ء کے تخمینہ پر مرتب کی گئی ہیں گو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کمیٹی اسطرح وفاقی حکومت کے قیام کی تاریخ تجویز کرنی چاہتی ہے کمیٹی نے اندازہ لگایا ہے کہ وفاقی حکومت کی آمد و خرچ کی جدول حسب ذیل ہوگی۔

	آمد (لاکھوں میں)		خرچ (لاکھوں میں)	
محاصل	۵۱٫۲۰	قرضہ جات		
نمک خرچ	۹۸	سود اصلی	۱۱۲٫۵	
اصل آمد	۵٫۳۰	۵٫۳۰	ٹیہ کھاتہ	۷۵۰
	۶٫۴۰	تار و ڈاک کچھ نہیں		
خرچ	۱۱۵	فوجی خرچ	۴۷	

فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان کیا جائے

راماسوامی آئر اور جیکر کا بیان

شملہ ۸ مئی۔ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی نسبت جس کے انعقاد کے لئے ۸ مئی کی تاریخ کا اعلان کیا گیا ہے مسٹر سی۔ پی راماسوامی آئر اور مسٹر ایم آر جیکر ممبران کمیٹی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو کمیٹی کے ایجنڈے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا کہ "وفاقی (فیڈریشن) مسئلہ کے متعلق بعض اہم ترین اور پیچیدہ تفصیلات بحث کے لئے مخصوص کی گئی ہیں علاوہ ازیں ایجنڈے میں وفاقی مالیات کی کمیٹی کی رپورٹ بھی شامل ہے۔ حق رائے دہندگی اور ریاستی مالیات کی تحقیقاتی کمیٹیوں کی رپورٹیں جون کے اختتام سے پہلے مہیا نہیں ہو سکتیں اگر ممکن ہوا تو توقع کی جاتی ہے کہ مشاورتی کمیٹی اُن مسائل کے متعلق اتفاق رائے حاصل کرے گی جنہیں دوسری گول میز کانفرنس میں چھیڑا نہیں گیا تھا۔ یہ چیز صاف ہے کہ اگر کمیٹی کا کوئی طبقہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل سے پیشتر بحث میں حصہ نہ لے سکا یا اس نے کسی فیصلہ پر اتفاق کرنے سے انکار کیا تو کمیٹی کی محنت بے ضابطہ گفت و شنید میں تبدیل ہو جائیگی اور کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کیا جا سکیگا۔ اس قسم کی کارروائی کمیٹی کی شان سے بعید ہوگی اور تمام متعلقہ اصحاب کے لئے جن میں صدر کمیٹی بھی شامل ہیں پریشانی کا باعث ہوگی۔ ہم ملک معظم کی حکومت اور حکومت ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے متعلق جو وعدہ کیا ہے اس کو وفا کرنے کے لئے وہ ضروری قدم اٹھائیں اور اس کے بعد ہندوستان یا انگلستان میں ایسی کانفرنس منعقد کرنے کا انتظام کریں جو ان امور کا بہ سہولت اور جلدی کے ساتھ فیصلہ کر دیگا جو ابھی تک زیر غور ہیں۔ تاکہ پارلیمنٹ میں ہندوستانی دستور کا مسودہ قانون ...

لفٹنٹ کی موٹر سے ایک ہندوستانی لڑکی کی ہلاکت

پونہ ۸ مئی۔ لفٹنٹ ... کی موٹر سے ... اپریل کو ایک ۸ سالہ ہندوستانی لڑکی ہلاک ہو گئی ...

... لیکن آج بارہ کروڑ ہندوستانی بیکاری یا ایسی دوسری وجوہات کی بناء پر فاقہ کشی کر رہے ہیں دوسرے ممالک میں حکومتیں ہر ایک شخص کی روٹی کا انتظام کرتی ہیں اس خرابی کا علاج یہی ہے کہ ہر ہندوستانی سودیشی کی سرپرستی کرے۔ آپ نے پولیس والوں سے بھی اپیل کی کہ وہ سودیشی ...

ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ اگر کوئی صاحب ہماری بہرا پن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلا دیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور بہرا پن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو تو ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ یہاں ہی جب چاہیں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے ٹھگ اور مکاروں سے بچنا آپ کا فرض ہے آرڈر کے وقت اپنا پورا پتہ مع نام صاف لکھئے۔

بہرا پن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، زخم، کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے، پھنسی، ناسور کیڑے پڑ جانے، درد طرح بطرح کی آوازیں ہونے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب و اکسیر بے خطا دوا۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک سا تھ طلب کرنے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

ہمادری سرمہ — منعت بینائی۔ سرخی، دہرہ، گکرے، نزول اور ڈھلکہ کی خاص دوا ہے ہر عمر اور ہر موسم میں قابل استعمال ہے فی شیشی چار آنے (۴)

کان کی دوا — بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی معرکۃ الآرا تصنیف

مسلمانوں کی قومی زندگی و سعادت کا سرچشمہ

اگر قرآن حکیم کی تعلیم حقی تو آج بھی اسی سرچشمہ سے ہم زندگی و سعادت حاصل کر سکتے ہیں ... اور ہر مسلمان کا دل و دماغ اس کے اندر جذب کرے مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر قرآن کا مسی عرصہ سے ملک کو انتظار تھا الحمد للہ کہ اب ترجمان القرآن کے نام سے وہ شائع ہو گئی ہے۔ اب ہر ایک انسان ... پڑھ سکتا ہے۔ یہ عذر باقی نہیں رہا کہ قرآن کے مقاصد و مطالب اس کے دسترس سے باہر ہیں۔ پوری کتاب دو جلدوں میں منقسم ہے۔ پہلی شائع ہو گئی ہے۔ دوسری زیر طبع ہے پہلی جلد میں پہلے سورۂ فاتحہ کی مفصل تفسیر ہے جو مطالب قرآنی کے لئے مقدمہ کا کام دیتی ہے اس کے بعد سورۂ بقرہ سے سورۂ انعام تک سورتوں کا مسلسل ترجمہ تفسیری نوٹوں کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ دوسری جلد سورۂ اعراف سے شروع ہوئی ہے اور الناس پر ختم ہو گئی ہے۔

سورۂ فاتحہ کی تفسیر فی الحقیقت پورے قرآن حکیم کی تفسیر ہے۔ اس کے ۲۰۰ صفحوں میں قرآن کے تمام مقاصد و مہمات اور دلائل و براہین پر جس طرح بحث کی گئی ہے اور جس طرح **قرآن کا علم کلام** از سر نو مدون کر دیا ہے اس کی وسعت و عظمت کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی لٹریچر میں یہ پہلی کتاب ہے جس نے قرآن کے علوم و معارف کی حقیقت و عظمت سے دنیا کو روشناس کر دیا اور وہ تمام پردے ہٹا دئے جو صدیوں سے اس کے جمال حقیقت پر ڈال دئے گئے تھے!

ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کی نسبت اس قدر اشارہ کافی ہوگا کہ قرآن کی جس قدر ضخیم تفسیریں آج موجود ہیں ان سب کے مطالعہ سے بھی قرآن کی تعلیم اس درجہ واضح نہیں ہو سکتی جس قدر محض اس ترجمہ کے مطالعہ سے ہر اردو خواں انسان بہ اول النظر معلوم کر سکتا ہے۔ نوٹ جو جا بجا درج کئے گئے ہیں ان کی نوعیت فٹ نوٹس کی نہیں ہے بلکہ بالکل ایک نیا اسلوب اختیار کیا گیا ہے وہ جا بجا مطالب کی تشریح کرتے جاتے ہیں لیکن ساتھ ہی مطالعہ کے تسلسل میں خلل انداز بھی نہیں ہوتے۔

سورتوں کے مطالب کی مفصل فہرست جو ابتداء میں دی گئی ہے بجائے خود ایک مختصر تفسیر ہے۔ اس سے بیک نظر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ سورتوں میں یکے بعد دیگرے کیا گیا مطالب بیان کئے گئے ہیں؟ مطالب کی نوعیت کیا ہے؟ باہم روابط و مناسبات کیا ہیں؟ اگر احکام ہیں تو وہ کیا کیا ہیں؟ دلائل میں قرآن کے وجوہ کیا ہیں؟ اخلاق و مواعظ ہیں تو ان میں کیا کیا عبرتیں پوشیدہ ہیں؟ اگر ایک شخص غور و فکر کے ساتھ صرف یہ فہرست ذہن نشین کر لے تو بلا لفظ وہ مطالب قرآنی پر علم و بصیرت کے ساتھ حاوی ہو جائیگا! **مدارس و مکاتب میں تعلیم** کے لئے اس سے بہتر کوئی مذہبی نصاب نہیں ہو سکتا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کتاب کے بغیر زندگی بسر کرے، اگر وہ چاہتا ہے کہ اسلامی علم و بصیرت کی زندگی بسر کرے!

کتاب سوپر رائل کی بڑی تقطیع پر چھپی ہے۔ ضخامت ساڑھے پانچ سو۔ قیمت غیر مجلد چھ روپے۔ مجلد درجہ اول (دو فٹ مراکو) آٹھ روپے مجلد درجہ دوم ساڑھے سات روپے مجلد کے لئے درخواست براہ راست دفتر میں بھیجئے۔

منیجر ترجمان القرآن نمبر ۱۔ دریا گنج دہلی

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا جلسہ

شریعت کمیٹیاں قائم کرنے کیلئے وفود کی روانگی

مردان ... مقام ... جمعیۃ علماء میرہ ... زیر صدارت مولانا محمد عباس صاحب منعقد ہوا ... قرآن کریم کے بعد جمعیۃ میرہ کا جدید سالانہ انتخاب ہوا جس کے عہدیداران حسب ذیل ہیں:—

کانگریس بلیٹن کی اشاعت کے مرکز پر حملہ

بارہ اشخاص گرفتار

بمبئی ۸ مئی۔ پولیس نے تلاش لینے کے بعد کانگریس بلیٹن کی اشاعت کے خفیہ مرکز کا پتہ لگا لیا۔ تلاشی کے بعد پولیس نے تین ہزار پرچے برآمد کئے۔ پولیس نے دو دیگر مقامات کی بھی تلاشی لی ۱۲ اشخاص گرفتار کئے گئے ...

شاہ نادر خاں کے تحائف ہضم

بمبئی ۸ مئی۔ ... شاہ نادر خاں والئ افغانستان کے پاس روانہ کئے تھے ... تحائف ... مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔

دارالعوام میں حلف وفاداری کی تنسیخ پر شور

لندن ۸ مئی۔ ... دارالعوام میں مسٹر ڈی ویلرا ... حلف وفاداری کی تنسیخ ...

یونیورسٹی کے شعبہ جغرافیہ میں نمایاں ترقی

سال رواں میں مسلم یونیورسٹی کے شعبہ جغرافیہ نے نمایاں ترقی کی ہے ...

بالشویکوں کے خلاف جرمن کی سرگرمیاں

الحادپسند انجمنوں کو توڑ دیا گیا

برلن۔ حکومت جرمنی نے ملک سے بالشویک اثرات کو زائل کرنے کی غرض سے زبردست مہم کا آغاز شروع کر دیا ہے ...

پارلیمنٹ میں آرڈیننسوں کی تنسیخ کیلئے تحریک

لندن ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ... ہندوستان کے آرڈیننسوں ... تحریک ...

انتقال پرملال

(رحمت شاہ نائب ناظم جمعیۃ علماء میرہ) ... نہایت رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ... آج انتقال ہو گیا ہے ... انا للہ و انا الیہ راجعون ...

جانوروں کی پشت پر کلمات طیبات

... جانوروں کی پشت پر ... کلمات طیبات ... لکھے جاتے ہیں ...

کلکتہ مجلس احرار کی ڈکٹیٹرشپ سے علیحدگی

اسلام آباد ... کلکتہ مجلس احرار کی ڈکٹیٹرشپ ...

جوتش کا چمتکار

جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

پنڈت جوتش کا ریالہ لاہور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا ...

منیجر ... بٹالہ ... لاہور

سید حسن نگروی مونگیری کی تلاش

فضل الرحمن ... مونگیر

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ ہو الرزاق ذوالقوۃ المتین

المشتہر۔ حاجی علی جان تاجر دہلی نئی سڑک متصل گھنٹہ گھر

اعلان

طبیہ کالج دہلی

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

مقویات سراج عالم

ویشناستری جام نگر کاٹھیاواڑ

کٹ پیس اور چھپ بزازی

کی پرمنافع تجارت

امپیریل ایکسپریس کمپنی ایکلہ بمبئی

محبوب عاشق کے قدموں میں

قومی خیالات کا ترجمان اور قومی مفاد کا علمبردار

اخبار قومی گزٹ دہلی

ایک ہفتہ وار اخبار ہے جو ہندوستان کے دارالحکومت دہلی سے شائع ہوتا ہے

لیکن جدید انتظامات کی ترقی کے بعد

منیجر قومی گزٹ گلی قاسم جان دہلی

فینسی کٹ پیس کی گانٹھ

مبلغ پچیس روپیہ میں

منیجر ... کراچی

بارہ کروڑ ہندوستانی فاقہ کر رہے ہیں

مسلمانوں کو سودیشی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے

ایک محرم میں کیا ہوگا؟

مرقع علم و فن کا آئینہ

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ

منیجر رسالہ دلربا ... لاہور

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

حلفیہ بیان

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب

فروخت طلب ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

جلد ۱۵ | دہلی - یوم دوشنبہ ۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۵

ماہ محرم اور اُس کی بدعتیں

عاشورہ کے روز مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئیے؟

محرم کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کی فضیلت احادیث اور آثار سے ثابت ہے سیدہ بی بی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے پیشتر عاشورہ کا روزہ فرض تھا مگر جب رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے تو اس کی فرضیت جاتی رہی اب جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ مدینہ منورہ کے یہودیوں سے حضور نے دریافت کیا کہ آج کا روزہ کیسا اور یہ خوشی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج کا دن نیک ہے آج اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو دشمنوں سے نجات دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے شکریہ میں یہ روزہ رکھا تھا ہم بھی ان کی اتباع کرتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ میں حقدار ہوں کہ عاشورہ کے روز روزہ رکھوں۔ ...

پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے عاشورہ کے دن ماتم کی رسم شروع کی وہ، وہ شخص تھا جس کی گردن پر بغداد کی مسجد جامع پر صحابہ کرام کے لئے لعنت کے الفاظ لکھوانے کا بار ہے۔ اس سے ہر مسلمان اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ کیسی ناپاک رسم ہے جسے مسلمانوں نے اختیار کر رکھا ہے ہم ان رسموں کے متعلق خود کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ اس بارے میں ان بزرگوں کے چند فیصلے لکھ دینا ہی کافی سمجھتے ہیں جن کی جلالت قدر، ولایت، زہد و ورع مسلمانوں کے نزدیک مسلم ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے نظیر کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:-

"ایک گروہ نے عاشورہ کے روزے اور اس یوم کی بزرگی سے انکار کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ حسین علیہ السلام کے قتل کے باعث اس دن کا روزہ رکھنا نا جائز ہے۔ اس دن تو تمام مسلمانوں کو عام ماتم کرنا چاہئے اور تم اسے فرحت و خوشی کا دن مناتے ہو اور صدقہ و خیرات کا حکم دیتے ہو حالانکہ اس طرح مسلمان حسین علیہ السلام کے حق کو ادا نہیں کر سکتے۔ ...

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

جمعیۃ علمائے ہند کے مطالبات

[illegible]

آرڈیننسوں کا سلسلہ

[illegible]

ایک عبرتناک مثال

[illegible]

حج اور قانون

[illegible]

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ میں موثر کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کمی کو دور کیا ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد و عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophene Manufacturing Co. (India) P. Box 88. Karachi.

صدہا مرضوں کی ایک دوا

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اکسیر جذام

[illegible]

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بیٹیا ہی بھاگل پور

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آج کل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ ... ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اخبارات نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ ہر تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعیدیں ہیں ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ... کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ... ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے ... دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمایا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ علیحدہ سطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھپ گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے باید ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔ مجبت اسلامی ہے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، نسوار، سرکہ انگوری، چار مغز، اصلی ممیرہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

احادیث نبوی

(حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

قبروں کا احترام ماتم ۔ نوحہ ۔ سوگ اور ٹوٹکہ

جو کوئی میت پر ماتم کرے اپنے منہ کو پیٹے ۔ گریبان کو پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔ (بخاری ۔ مسلم)

ابوموسیٰ کی روایت میں ہے ۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت مردے پر چیخ کر روئے یا ماتم کی وجہ سے سر منڈائے جیسا زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا یا اپنے کپڑوں کو پھاڑے میں اس سے بری ہوں ۔ مراد یہ ہے کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں (بخاری ۔ مسلم)

جو لوگ میت پر روتے ہیں تو میت ان رونے والوں کے باعث عذاب دی جاتی ہے ۔ (بخاری) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مرنے والا وصیت کر گیا تھا یا وہ مردے پر ماتم کو جائز سمجھتا تھا تو ایسے شخص پر دوسروں کے ماتم کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے ۔

تین باتیں کفر کی ہیں (۱) مردے پر چلا کر رونا (۲) گریبان پھاڑنا (۳) کسی کے نسب میں طعن کرنا (ابن حبان ۔ حاکم) یعنی اس قسم کی رسوم مراسم کفریہ میں سے ہیں ۔

دو آوازیں ملعون ہیں ۔ دنیا و آخرت میں دونوں پر لعنت کا سلسلہ رہتا ہے ایک نعمت کے موقع پر گانے بجانے کی آواز ۔ دوسرے مصیبت کے وقت چلا کر رونے کی آواز (بزار)

...

محرم کے روزے

رمضان کے بعد محرم کے روزے سب روزوں سے افضل ہیں اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے (مسلم)

محرم کی دسویں کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے (مسلم) میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ دسویں محرم کا روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا ۔ (ابن ماجہ)

دسویں تاریخ کو اپنے اہل و عیال پر توسیع رزق کرنے سے تمام سال برکت ہوتی ہے ۔ (بیہقی) یعنی محرم کی دسویں ۔

بدعت

جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو دین میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے ۔ (بخاری ۔ مسلم)

...

صدر اور ایگزیکٹو آفیسر

اس کے بعد چیرمین (صدر) اور ایگزیکٹو آفیسر کا سوال ہے ۔ ایک ایسی کمیٹی کا جیسی کہ حج کمیٹی ہونی چاہئے ۔ چیرمین کسی طرح سرکاری نہیں ہو سکتا کیونکہ چیرمین ہی کی پوزیشن پر کمیٹی کی پوزیشن کا دار و مدار ہے ۔ ...

افسوسناک حقیقت

آخر میں ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جس تحقیقاتی کمیٹی پر اتنا طویل وقت اور اتنا کثیر روپیہ صرف ہوا تھا اس کا یہ انجام بے انتہا تکلیف دہ ہے ۔ ...

اسلامی انجمنوں کا فرض

...

مشورے

ہندوستان ٹائمس کے نامہ نگار مقیم شملہ کا بیان ہے کہ وزیر ہند کی گذشتہ تقریر کے بعد جس میں انہوں نے گاندھی جی کو گول میز کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی ...

طیاریاں

یاد ش بخیر مولوی محمد یعقوب صاحب فرنچائز کمیٹی کا کام ختم ہونے کے بعد پھر اخبارات کے کالموں میں نمودار ہوگئے ہیں ...

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم دوشنبہ ۹ رمحرم الحرام ۱۳۵۱ھ ہجری

حج کمیٹیوں کے متعلق جدید مسودۂ قانون

شدید احتجاج کی ضرورت

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ۱۹۲۹ء میں اراکین جمعیۃ مقننہ کی ایک تحقیقاتی کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی گئی تھی کہ وہ کلکتہ، بمبئی اور کراچی کے بندرگاہوں میں حجاج کے لئے آسانیاں بہم پہنچانے اور محافظین حجاج اور حج کمیٹیوں کے اختیارات و فرائض متعین کرنے اور دوران سفر میں حجاج کے آرام و آسائش کا انتظام کرنے کے متعلق تحقیقات کرے اور اپنے نتائج تحقیقات کو رپورٹ کی صورت میں مدون کر کے بطور سفارشات کے حکومت کے سامنے پیش کرے ۔ ...

استعمال کر سکے کمیٹی کا کورم آٹھ اراکین پر مشتمل ہو ۔

اگرچہ سفارشات طویل ہیں مگر ہم نے ان سفارشات میں سے ان چند امور کا خلاصہ نکال لیا ہے جن کا تعلق حج کمیٹی کی مجموعی حیثیت سے ہے ۔ اراکین کا انتخاب ۔ ان کی نامزدگی ۔ چیرمین کا انتخاب یا تقرر ۔ اگزیکٹو آفیسر کا تقرر ۔ ...

مسودۂ قانون کا خلاصہ

...

صدر جمعیۃ علمائے ہند کی رائے

...

انتخاب اور نامزدگیاں

...

تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات

...

حجاج کے متعلق تیسرا مسودۂ قانون

فریضۂ حج کی ادائیگی میں ناقابل برداشت کاوٹیں

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

حجاج کے متعلق جو تین مسودات قانون اسمبلی کے سامنے پیش کئے جا چکے ہیں اور جنہیں اب ایک منتخبہ مجلس کے سپرد کر دیا گیا ہے ان میں سے دو مسودات کا ترجمہ ہم شائع کر چکے ہیں اور آج تیسرے مسودۂ قانون کا ابتدائی حصہ پیش کرتے ہیں چونکہ یہ تیسرا مسودۂ قانون خفیف میں ایک دوسرے مستقل قانون کی ترمیم ہے اسلئے اسے بغیر اصل قانون کا مطالعہ کئے ہوئے سمجھنا غیر ممکن ہے ۔ ...

...

تشریحی نوٹ

...

ضروری گزارش

...

منیجر الجمعیۃ دہلی

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

دریائے نیل میں کودنے والے دو فقیر

ہمدردی حاصل کرنیکا عجیب طریقہ

دو فقیروں نے دریائے نیل میں کود کر خوب سونا جمع کیا ان میں سے ایک تو مرد تھا اور ایک عورت تھی ۔ یہ دونوں جہاں کہیں کوئی پل پاتے تھے ایک عجیب کھیل تماشہ کرتے اور خوب روپیہ بٹورتے ۔ عورت پل سے دریا میں کود پڑتی جس کو بچانے کے لئے مرد فقیر بھی کود جاتا ۔ اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے بکثرت لوگ جمع ہو جاتے اور کوشش کرتے کہ یہ مرد عورت کو کسی طرح بچا لائے اور صحیح و سالم کنارہ پر پہونچ جائے ۔ ... اس حادثہ کو دیکھنے والے لوگ عورت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ۔ ... آخر میں ان دونوں فقیروں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ۔

امریکہ میں لکڑی کے جدید سکوں کا اجراء

دو سال میں تین ہزار بنکوں کا دیوالہ

واشنگٹن (امریکہ) کے ایک قصبہ "ٹینی نو" میں لکڑی کا ایک سکہ جاری کیا گیا ہے غالباً تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ دنیا میں لکڑی کا روپیہ جاری کیا گیا ہو ۔ لکڑی کا یہ سکہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آج کل امریکہ اقتصادی اور مالی پریشانیوں میں کس طرح گھرا ہوا ہے ۔ گزشتہ دو سال کے اندر اندر امریکہ کے تین ہزار بنک بند ہو چکے ہیں ۔ ...

نماز کے متعلق ایک انگریز کے تاثرات

اسلام ہی عالمگیر امن و امان کا ذریعہ ہے

ایک انگریز مسٹر ڈبلیو ۔ ڈی ۔ بشیر پکرڈ نے جبرالٹر کے موقعہ پر مسجد شاہجہان میں مسلمانوں کو نماز عید ادا کرتے دیکھا اور وہ اس نظارہ سے بہت متاثر ہوا ۔ ... اسلام مذہب کے اعتبار سے ایک بہترین مذہب ہے جو عالمگیر امن و امان اور نوع انسانی میں خوشگوار تعلقات قائم کرنے کا واحد ذریعہ ہے ۔ ...

عراق میں طوفان نوح کے نشانات

طوفان عالمگیر نہ تھا

فلاڈلفیا کے ڈاکٹر سی ۔ لیونارڈ وولے ڈائرکٹر محکمۂ آثار قدیمہ نے حال ہی میں عراق کے ایک مقام کی تنقیب کر کے طوفان نوح کا ریت زمین سے برآمد کیا ہے ۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ جدید تحقیقات کے بموجب طوفان نوح کو عالمگیر حیثیت حاصل نہ تھی بلکہ وہ ایک مقامی طوفان تھا ۔ ...

مصنوعی دل سے حرکت پیدا کرنیکی کوشش

سائنس کا ایک محیر العقول کارنامہ

ایک برطانوی سائنس داں نے ایک مصنوعی دل تیار کر لیا ہے جو جانوروں کا اصل دل نکالنے کے بعد اس کے تمام جسم میں خون پہونچاتا رہتا ہے ۔ یہ مصنوعی دل کسی نرم چیز کا نہیں بلکہ پتیل کا بنایا گیا ہے ۔ ... مزید امتحان جاری ہے ۔

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

عراق کی آزادی کا فرنگی مفہوم

مغربی اقوام کا استعمار برابر قائم ہے

دمشق کے ایک اخبار نے ایک فرانسیسی مدبر کی ایک تقریر نقل کی ہے جو موصوف نے عراق کی آزادی پر تبصرہ کرتے ہوئے پیرس کی ایک مجمع علمی کے سامنے کی تھی ۔ ... عراق اب کامل آزاد ہے اور برطانوی حکمرانی ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے ۔ ...

حجاج کو مزید سہولتیں پہونچانے کا انتظام

حکومت حجاز کا ایک دانشمندانہ حکم

حکومت حجاز نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ وہ آئندہ موسم حج میں حجاج کیلئے مزید سہولتیں مہیا کرے ۔ ...

ٹیونس میں یہودیوں کی شرارت

اپنی کامیابی کے خواب پریشاں

...

ہرات میں ترک چانوشی کی مبارک سعی

چاء استعمال نہ کرنے کا عہد

ہرات کے باشندوں میں ڈاکٹر امام الدین خان کی مساعی سے ترک چانوشی کی تبلیغ کامیاب ہو رہی ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے چانوشی کے مضرات کو اچھی طرح ان کے ذہن نشین کر دیا ہے ۔ ہرات کے بہت سے ماہرین اور عام باشندوں نے آپس میں یہ عہد کیا ہے کہ وہ آئندہ کبھی چاء کا استعمال نہ کریں گے اور دوسروں کو بھی تبلیغ کے ذریعہ چاء کے استعمال سے روکنے کی سعی کریں گے معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے دیگر شہروں میں بھی ہرات کے باشندوں کی تقلید کی جائے گی ۔

افغانستان میں عہد انقلاب کا ایک بم

بم کے پھٹنے سے چار بچے زخمی ہو گئے

...

ہرات کے محاصل میں کئی لاکھ کا اضافہ

...

دار الحکومت

انتخابات خلافت صوبہ دہلی

عیدگاہ میں علاقہ قصاب پورہ کے اراکین کا اجتماع

حسب اطلاع مشتہرہ ۔۔۔ بروز جمعہ بوقت صبح سات بجے شاہی عیدگاہ میں عام اراکین خلافت کمیٹی صوبہ دہلی کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب عبدالحمید صاحب منعقد ہوا جس میں بالاتفاق حسب ذیل تجویز پاس کی گئی۔

علاقہ قصاب پورہ کے عام اراکین صوبہ خلافت کمیٹی دہلی کا یہ جلسہ عبداللطیف خان صاحب سکرٹری اور دیگر عہدہ داران خلافت کمیٹی سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سالانہ انتخاب کیلئے ۲۵ مئی کی تاریخ مقرر کر کے اس کا اعلان کردیں۔ اگر ان ۔۔۔

حویلی اعظم خاں کے مسلمانوں کا احتجاج

اخبار الجن سے دو ہزار روپے کی ضمانت

کانگریس کے متعلق مضامین شائع کرنے کا الزام

دہلی میں گورنر بنگال کا ورود

قطب مینار اور صفدر جنگ کی سیر

ہندو مسلم منتر کیوں ٹوٹ گئی

اعلان تعطیل

سٹروگلس کے قتل کے سلسلہ میں گرفتاری

جمعیۃ علماء ہند کے چوتھے ڈکٹیٹر کی گرفتاری

جامع مسجد میں جلسہ ۔ شہر میں جلوس کا گشت

شہر کے مختلف گوشوں میں پولیس کے زبردست انتظامات

دہلی ۱۴ مئی ۔ چونکہ کل جمعہ کو جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کے بموجب آرڈیننس ڈے منایا جانے والا تھا اس لئے صبح سے ہی پولیس سرگرمی سے انتظامات میں مصروف تھی موتی قاضی، چاوڑی بازار اور گھنٹہ گھر پر پولیس کا خاص انتظام تھا۔ سردار عبدالصمد خاں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس کے دیگر افسر بھی کوتوالی میں موجود تھے۔ نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بہاری ڈکٹیٹر چہارم جمعیۃ علماء نے تقریر فرمائی۔ ۔۔۔ جلوس مرتب کیا گیا جس کے آگے اسلامی پرچم لہرا رہا تھا اس جلوس کی رہنمائی خود مولانا نورالدین صاحب نے فرمائی ۔۔۔ مولانا نورالدین صاحب اور ایک علم بردار کو گرفتار کرلیا۔

شیخ محی الدین کو دو سال قید سخت کی سزا

بغیر لائسنس کے ریوالور رکھنے کا الزام

کانپور میں زبردست ڈاکہ

گیارہ اشخاص کی گرفتاری

پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان جنگ

ایک ڈاکو گولی سے اڑا دیا گیا

تحصیل بدایوں میں بارہ سو مکانات کی بربادی

بارہ اشخاص جل گئے ۔ ۔۔۔ لاکھ روپے کا نقصان

بمبئی میں ایڈیشنل پولیس کی بھرتی

مولانا شوکت علی کی خدمات تعلیلہ

ایک اینگلو انڈین لڑکی پر بہیمانہ حملہ

بھوساول اسٹیشن پر ٹرین میں حادثہ

بمبئی کے وزیر بلدیات کا استعفیٰ

مدراس کے قریب ایک کشتی غرقاب

والی ہین کے شہزادہ کا افسوسناک انتقال

دو بچوں کی جان بچانے میں خود مستعد رہنے کی نذر

سودیشی کی تبلیغ کیلئے تمام ہندوستانیوں کی کوشش

ملکیں سرکردہ لیڈروں کا دورہ

جیل کے انہدام پر ٹریڈ سودیشی فساد

بیس اشخاص اور ایک سوسائٹی ہلاک

کانپور کے میڈیکل اسٹور میں آتشزدگی

پچاس ہزار کا نقصان

کاشتکاروں نے زمیندار کو قتل کردیا

امروہہ میں چونکا دینے والا واقعہ

محکمہ ڈاک کو حکومت کی ہدایت

خطوط اور پارسلوں کو روکنے کے اختیارات

بائیکاٹ کے نعرے اور لیڈروں کی تصاویر

دہلی ۱۶ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ محکمہ ڈاک میں ایک تازہ سرکلر شائع کیا گیا ہے جس کی رو سے یہ حکم دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے کہ جس خط، لفافہ یا پارسل وغیرہ پر گاندھی جی کی تصویر ہو اسے روک لیا جائے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بالا حکم گذشتہ سول نافرمانی کی تحریک کے دوران میں بھی جاری کیا گیا تھا مگر گاندھی ارون سمجھوتہ کے بعد غالباً اپریل ۱۹۳۱ء میں خارج کر دیا گیا تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے علاوہ سول نافرمانی سے تعلق رکھنے والے دیگر لیڈروں کی تصویروں کو بھی قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے علاوہ بریں "برطانی مال کا بائیکاٹ کرو" "سودیشی اختیار کرو" اور دیگر تمام ایسے فقروں کو قابل اعتراض سمجھا جائے گا ۔۔۔

غیر ممالک میں ہندوستانیوں کی آبادی

برطانوی اور غیر برطانوی علاقہ کے اعداد و شمار

وفاق میں ایک ادنیٰ فیصدی کا مطالبہ

والیان ریاست کی کانفرنس کا فیصلہ

والیان ریاست کا آخری اجلاس

سرکاری اعلان کی توقع

خان عبدالغفار خاں کس جیل میں ہیں؟

شاہی قیدی کی حیثیت سے نظر بندی

ڈھاکہ کے قریب ریلوے ٹرین پر مسلح ڈاکہ

گارڈ پر گولی کے فائر ۔ ڈاکو ۲۳ ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گئے

کلکتہ ۱۴ مئی ۔ کل سہ پہر کو تین بجے ۔۔۔ ریلوے پر ڈھاکہ کے قریب دو نوجوانوں نے جو تیسرے درجہ میں سفر کر رہے تھے گاڑی کی زنجیر کھینچی گاڑی فوراً رک گئی اس جگہ چھ مسلح نوجوان پہلے سے منتظر تھے۔ گارڈ نے گاڑی سے اتر کر واقعہ کا حال معلوم کرنا چاہا مگر باہر کھڑے ہوئے نوجوانوں نے گارڈ پر گولی چلا دی جس کے باعث اس کے گلے میں زخم آئے اس کے بعد انہوں نے چند اشخاص سے جو بھیرب سے نارائن گنج روپیہ لے جا رہے تھے روپے کے تھیلے چھین لئے بیان کیا جاتا ہے کہ ان تھیلیوں میں ۲۳ ہزار روپیہ تھا۔ یہ نوجوان تھیلیوں کو لے کر لاری میں بیٹھ گئے اور چلتے بنے لیکن ایک مقام پر جا کر لاری کے ٹائر میں پنکچر ہو گیا اور نوجوان کچھ روپیہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے۔ ریل کے ڈبہ کو آگ لگادی

آگرہ اور جھانسی کے درمیان تازہ شرارت

آگرہ ۱۶ مئی ۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹہ میں بعض نامعلوم اشخاص نے ضلع آگرہ میں ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئیے۔ کھمبے اکھاڑ دئیے۔ بیفر کیبن میں آگ لگانے اور ریل گاڑیوں کو جلانے کی کوشش کی۔

آگرہ جھانسی کے حلقہ میں ۳۰ سرکاری اور ریلوے ٹیلیگراف تار کاٹے گئے۔ تار کے تین کھمبوں کو بالکل اکھاڑ دیا گیا کئی کھمبے توڑ دئیے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حرکت صبح کے وقت کی گئی ہے۔

آگرہ جھانسی سے بریلی جانے والی ایک سکنڈ کلاس گاڑی کو کسی نے رات کے نو بجے آگ لگا دی۔ آگ جلد بجھا دی گئی لیکن سیٹیں جل کر خراب ہو گئیں۔ شہر میں کئی لیٹر بکسوں کے خطوط کو تیزاب وغیرہ سے جلانے کی کوشش کی گئی ہے۔

برطانی کابینہ کے ذریعہ فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ

لوگوں سے ہڑتال منانے کی اپیل اور کانگریس پر نکتہ چینی

ویلفیئر آف انڈیا لیگ میں مولانا شوکت علی کی تقریر

شملہ کی کانفرنس میں کیا ہوگا؟

کانگریس اور حکومت میں مصالحت کا امکان

الہ آباد میں گولی کیوں چلائی گئی؟

کمشنر الہ آباد کی رپورٹ

آئرلینڈ کے ساتھ کوئی گفت و شنید نہیں ہوگی

دارالعوام میں مسٹر ٹامس کا بیان

برما میں قتل و غارتگری کا زور

برمیوں اور ہندوستانیوں میں جھڑپ

ہندوستان میں مسلح بغاوت

سوویٹ روس کا زبردست پروپیگنڈا

دارالعوام میں سر جان سائمن کا بیان

باغیوں اور پولیس میں جنگ

طرفین کے گولیوں کے فائر

ڈاکٹر کچلو کی گرفتاری اور رہائی

تمام خاندان پاگل ہوگیا!

شنگھائی سے جاپانی افواج کی واپسی

حکومت جاپان کا اعلان

روسی گورنمنٹ پر برطانیہ کا قرضہ

دارالعوام میں سوال و جواب

انگلستان کے بیروزگاروں میں اضافہ

سائمن کمیشن کی سفارشات پر آئین کی ترتیب

ڈیلی ایکسپریس کا بیان

لندن میں کانگریس کی شاخ کا دوبارہ احیاء

بنگال کے آرڈیننس واپس نہیں لئے جائیں گے

روم کی ایک قدیم خانقاہ منہدم کر دی گئی

۱۵۸ زمینداروں کی اراضی ضبط

ہندوستان سے لارڈ لوتھین کی توقعات

پارلیمنٹ اور کانگریس کے درمیان مرکز اتفاق

ہندوستان کے آئینی مستقبل پر تبصرہ

صوبہ بہار میں ایک مفید انجمن کا قیام

ضلع پشاور میں زائد پولیس کا تقرر

لیٹر بکس کے خطوط کو نکال کر رنگ بھر دیا

کریلا اور نیم چڑھا!
بھائی پرمانند کا تازہ ہذیان

ہندوؤں میں آریہ سماجیوں کی مذہبی ذہنیت متعدد وجوہ سے مسلمانوں میں تو ادیانیوں کی ذہنیت سے ملتی جلتی ہے۔ ہمیں کسی کے عقائد سے ذکر ہے نہ تعصب، لیکن اس واقعہ کے اظہار پر ہم مجبور ہیں کہ آریہ سماجی اور قادیانی دونوں کو ایک ناقابل علاج مذہبی جنون لاحق ہے جس نے نہ صرف یہ کہ خود ان دونوں فرقوں کے حق میں مضر ہے بلکہ ملک کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ یہ دونوں جماعتیں جب سیاسیات میں قدم رکھتی ہیں تو ان کے اکثر افراد حکومت کی پوجا شروع کر دیتے ہیں اور یہ محض اپنے مذہبی جنون کی وجہ سے جو انہیں اس وہم باطل میں مبتلا کر دیتا ہے کہ حکومت کی مدد سے ان کے عقائد زیادہ پھیل سکیں گے۔

بھائی پرمانند جی جب آریہ بنے تو کریلا تھے پھر فرقہ پرست بن کر نیم چڑھ گئے۔ آپ نے نام نہاد آل انڈیا ہندو یوتھس کانفرنس کی کراچی میں صدارت کرتے ہوئے جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ہندو اور مسلمان دونوں ان پر غور کریں۔ یہ خیالات اگرچہ ہذیان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے مگر ہندوؤں کے لئے ان میں یہ عبرت موجود ہے کہ ہمارا ملک کے لئے کس درجہ مضر جماعت ہے اور اس کی زندگی ملک کی زندگی کے لئے کس قدر خطرناک ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ عبرت ہے کہ کس طرح ہندوؤں اور مسلمان فرقہ پرستوں کی ذہنیت بالکل ایک ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دونوں کا سرچشمہ ایک ہی ہے دونوں ایک ہی سانچے میں ڈھل کر نکلے ہیں اور دونوں کا مقصد بھی ایک ہی ہے یعنی وطن پروری کی مخالفت کی جائے، ہندوستان کی نجات روکی جائے موجودہ سیاسی نظام بحال رکھا جائے۔

بھائی پرمانند نے اپنے خطبہ صدارت میں جو کچھ کہا ہے جیسے وہی ہے جو مسلم کانفرنس والے کہتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ بھائی جی نے ہندوؤں کا رونا رویا ہے اور مسلم کانفرنس والے مسلمانوں کا رونا روتے ہیں مگر مطلب ایک ہی ہے یعنی ہندوستان کی غلامی بدستور باقی رکھی جائے۔

بھائی پرمانند نے کہا ہے:-

کانگریس ہندوؤں کی مخالف جماعت ہے اور کسی طرح ...

میں ہم آہنگ ہیں، موجودہ سیاسی نظام پر برابر کے عاشق ہیں۔

ہمیں بھائی پرمانند وغیرہ فرقہ پرستوں پر اتنا تعجب نہیں ہے جتنا ان لوگوں پر ہے جو ان حضرات سے عقیدت رکھتے اور ان کے پیچھے چلتے ہیں۔ بھائی پرمانند وغیرہ کی حیلہ ذاتی مصلحتوں کا تقاضا یہی ہے کہ وہ فرقہ پرست بنے رہیں اور ملک کو فرقہ پرستی کی مصیبتوں میں مبتلا رکھنے کی کوششیں کرتے رہیں۔ البتہ عام لوگوں کی عقل پر تعجب آتا ہے جو ان خود غرض درباری سیاسی بازیگروں کے پیچھے اندھوں کی طرح چل رہے ہیں اور در انہیں سیدھے کی ہلاکت کے غاروں میں گرنے کے لئے دوڑے جا رہے ہیں۔

ایک موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ ہندوستان کی سیاسی نجات ہی میں سب کا فائدہ ہے ہندوؤں کا بھی، مسلمانوں کا بھی، سکھوں کا بھی، ہر مرد کا اور ہر عورت کا بھی۔ لیکن اتنی صاف وسیدھی بات بھلا بہت لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور وہ آنکھیں بند کئے ہوئے چند خود غرضوں کی ذاتی مصلحتوں پر اپنے آپ کو اپنی آیندہ نسلوں کو قربان کر رہے ہیں۔

آیندہ زمانے میں جب ہندوستان کی تاریخ لکھی جائے گی، تو مورخ یہ واقعہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا کہ محض مٹھی بھر خود غرض لوگوں نے پورے ہندوستان کو کس طرح مدتوں بربادی میں مبتلا رکھا اور وہ حقیقت دیکھنے نہ دی جو سورج سے بھی زیادہ روشن تھی۔

ہم تمام ہندوؤں اور تمام مسلمانوں کو خدا ان کے ذاتی مفاد اور ان کی آیندہ نسلوں کے مفاد کا واسطہ دیکر کہتے ہیں کہ خدا را آنکھیں کھولو اور دیکھو تم کس بیدردی کے ساتھ ذبح کئے جا رہے ہو گنتی کے چند آدمی محض اپنی خواہشوں پر بھینٹ چڑھا رہے ہیں اور تم پوری غفلت وحماقت کے ساتھ اپنے آپ کو ان کے ہاتھوں میں رکھے ہوئے ہو!

فرقہ پرستی کی لعنت ختم ہونی چاہئے اگر یہ لعنت ختم ہونے والی نہیں ہے تو پھر ہندوستان کی نجات سے بھی ہمیشہ کے لئے نا امید ہو جانا چاہئے آخر خدا را کب تک کہ اپنے سروں پر کب تک جھٹائے رہوگے؟ بھائی پرمانند جیسے لوگوں کو ہندوستان کی چھاتی پر کب تک مونگ دلنے دوگے؟

کیا وطن پرور کی کسی ملی ہندو اخباروں کا اب بھی یہ فرض نہیں ہے کہ بھائی پرمانند اور ان کے ہم مشربوں کی سرزنش کریں اور انہیں اس قدر سوا کرڈالیں کہ کوئی ہندو ان پر بھروسہ نہ کرے؟ اگر ہند و اخبار ایسا نہیں کرسکتے تو ان کا وطن پروری کا دعویٰ جھوٹا ہے اور بھائی پرمانند کی طرح وہ بھی غداری کے مجرم ہیں!

(ہند جدید)

میرپور میں فوجیں بدستور متعین رہیں گی
کشمیر میں گرفتاریاں

جمعیتہ مقننہ کا آئندہ اجلاس
سوالات اور مسودات قانون

شملہ ۱۰ مئی۔ غالباً جمعیتہ مقننہ کا اجلاس اخیر اگست میں شروع ہوگا کئی سرکاری اور غیر سرکاری مسودات قانون پیش ہونے والے ہیں۔ بعض کثیر مسودات کے منتشر ہو جانے کی وجہ سے فہرست سے خارج ہو گئے۔ یہ مسودات غیر سرکاری حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسودہ قانون اشتعال انگیزی جو دزیر داخلہ نے ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء کو پیش کیا تھا۔

(۲) جعلی سکوں کا مسودہ قانون اسے سر جارج شوسٹر ۱۵ جنوری ۱۹۳۱ء کو پیش کریں گے ہر کمیٹی مجلس منتخبہ نے کوئی ترقی نہیں کی اور وہ فہرست سے خارج ہو گئے۔

دوسرے غیر سرکاری مسودات قانون حسب ذیل ہیں۔

دو مسودہ مویشی کی حفاظت کے لئے ہیں ایک ... کی سفارش کی گئی ہے اور دوسرے دو میں قانون تعزیرات ضابطہ فوجداری میں ترمیمیں پیش کی گئی ہیں اور ایک قرارداد میں بنگال ریگولیشن کی تنسیخ پر زور دیا جائیگا اور ایک پولیس کے تحفظ کے متعلق ہوگا حجاج کے متعلق جن مسودات انتخابات میں ... ہیں وہ بھی اسی اجلاس میں پیش ہوں گے۔ ان منتخبہ کمیٹیوں کے جلسے اسی مہینے کے آخر میں پیش ہونے والے ہیں پہلا اجلاس ۳۰ مئی سے ہوگا خیال ہے کہ ان ... کو سیاں سر فضل حسین کی موجودگی ہی میں منظور کرا لیا جائے۔

سوالات کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے اراکین نے بھیجنے شروع کر دیے ہیں۔ ... تار کے محکمے کی ملازمین کے متعلق مسٹر ظہیر علی (لکھنوی) نے کئی سوال بھیجے ہیں بابو گیا پرشاد سنگھ اور مسٹر ... نے بھی متعدد سوالات کا نوٹس دیا ہے جن میں مالوی جی کے بری تار اور سنٹرل بینکنگ انکوائری کمیٹی کے متعلق سوالات بھی ہیں۔

چودھری ظفراللہ خاں اور مشاورتی کمیٹی سے تعاون
کارروائی میں حصہ لینے اور نہ لینے کا مسئلہ

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کی کارروائی میں ہے کہ اجلاس کے لئے سہو مئی مقرر ہے حصہ لینے اور نہ لینے کے متعلق چودھری ظفراللہ خاں صاحب رکن کمیٹی نے ایک بیان اخبارات کو دیا ہے اس سے پہلے چودھری صاحب یا چودہ اس کے کر مسلمانوں کی بہت بڑی جماعت اس بات کی طلبگار تھی کہ جب تک مسلمانوں کے حقوق کا اطمینان بخش تصفیہ نہ ہو جائے وہ گول میز کانفرنس کی کسی کمیٹی میں شریک نہ ہوں ...

عیسائی ہونے کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ میں ... (تارک الدنیا) بن کر زندگی بسر کرنا چاہتی ہوں۔ یہ لڑکی بی۔ اے میں تعلیم حاصل کرتی ہے۔ لڑکی کے اعزہ نے اس خیال سے اسے اسکول جانے سے روک دیا ہے۔ لڑکی کی عمر اس وقت ۲۰ سال کے قریب اور معزز ہندو گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ ہندو حلقوں میں اس خبر پر بہت اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک مسلمان لڑکی کو بھی اسی طرح دغا کے عیسائیت کے جال میں پھنسایا جا رہا ہے اور اس میں انہیں کامیابی کی بہت توقع ہے۔

عیسائیوں کی اس درسگاہ کے متعلق وقتاً فوقتاً اسی قسم کی شکایات سننے میں آئی ہیں دس سال پیشتر کا ذکر ہے کہ اس جماعت کی سرگرمیاں اس حد تک تجاوز کر گئی تھیں کہ مجبوراً والدین نے اپنی لڑکیوں کو اسکول مذکور میں تعلیم حاصل کرنے سے بند کر دیا تین سال پیشتر بھی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا لیکن درسگاہ کے منتظمین نے ہر بار معذرت پیش کی اور آئندہ یقین دلایا کہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہیں ہوگا لیکن اب پھر یہی سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

تحریک یوم النبی کی تائید میں
مجاہد اعظم امیر سعید الجزائری کا مکتوب

مجاہد اعظم حضرت امیر سعید الجزائری (خفیہ) مجاہد اکبر حضرت امیر عبدالقادر الجزائری کو لکھا گیا تھا کہ آپ بلاد اسلامیہ میں تحریک یوم النبی کی امداد واعانت فرمائیں آج ہوائی ڈاک سے حضرت امیر کا ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں ممدوح نے اب تک کے کام کی بے حد تعریف فرمائی ہے اور نہایت ہی گرمجوشی سے اپنی اور تمام دنیائے اسلام کی امداد واعانت کا یقین دلایا ہے حضرت امیر امت کی دینی اصلاح اور اتحاد اسلامی کی تکمیل کے لئے جس کا سلسلہ بیت المقدس کی مؤتمر اسلامی سے شروع ہوا ہے، دنیائے اسلام کے اکابر سے ملکر مشورہ فرمانا چاہتے ہیں، آپ اس وقت اکابر مصر سے تبادلہ خیالات فرما رہے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ اپنی سب سے پہلی فرصت میں ہندوستان تشریف لائیں گے اور یہاں کے اکابر امت سے تبادلہ خیالات فرمائیں گے۔

(عبدالمجید قرشی، پٹی، ضلع لاہور)

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

مشنری اسکولوں کی ناپاک سرگرمیاں

اب محرم میں کیا ہوگا؟

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ
دلربا
منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

مقویات سرتاج عالم

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی معرکتہ الآرا تصنیف
مسلمانوں کی قومی زندگی وسعادت کا سرچشمہ
منیجر ترجمان قرآن نمبر۸ دریا گنج دھلی

جمعیتہ الانصار بہپانی کا سالانہ اجلاس
ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑوں کے استعمال کی تجویز

جمعیتہ الانصار بہپانی کا پانچواں سالانہ جلسہ تاریخ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۴ و ۵ و ۶ مئی ۱۹۳۲ء قرار پایا تھا مختلف علمائے کرام ولیڈران قوم مدعو کئے گئے تھے جن میں سے جناب مولانا عبدالکریم صاحب سیناپوری جناب حافظ عبداللہ صاحب سیناپوری وجناب مولانا علی حسن صاحب عاصم بہاری و جناب مولوی مشتاق حسین صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی وجناب منشی کریم بخش ابو العطا صاحب وجناب منشی وجیہ الدین صاحب سکرٹری جمعیتہ الانصار شاہجہانپور تشریف لائے جلسہ کا انتظام حسب سابق محلہ لوہانی کے وسیع میدان میں کیا گیا اور جلسہ گاہ کو حسب ترتیب بجا طرح آراستہ بھی کیا گیا گیٹ پر دونوں جانب اسلامی جھنڈے لہرا رہے تھے جو کہ ہر گذرنے والے پر خاص اثر ڈالتے تھے۔

۴ مئی ۱۹۳۲ء کو بعد نماز عشاء جلسہ بصدارت جناب مولوی ممتاز احمد صاحب شروع ہوا اول جناب قاری حبیب اللہ صاحب نے ایک سورت کلام مجید کی تلاوت فرمائی اس کے بعد محمد سعید و عبدالرزاق سلمہم نے قومی نظمیں پڑھیں جس سے سامعین نہایت محظوظ ہوئے۔ بعد ازاں مولانا عبدالکریم صاحب نے مساوات اسلام پر پرجوش تقریر فرمائی نیز قومی نشر واشاعت کرنے والوں کو ہر مصیبت وسختی پیش آنے پر صبر ونرمی اور مستقل مزاجی کی تلقین کرکے اپنا کام برابر جاری رکھنے کی تاکید فرمائی۔

۵ مئی ۱۹۳۲ء یوم پنجشنبہ کو بصدارت جناب مولانا حکیم عبدالحمید صاحب امام جامع مسجد بہپانی و مدرس مدرسہ اسلامیہ بہپانی شروع ہوا۔ اول چند طلبہ نے قرآن مجید کی کچھ سورتیں تلاوت کیں بعدہٗ مذکورہ بالا بچوں نے قومی نظمیں پڑھیں جس سے سامعین پر ایک خاص اثر طاری ہو گیا بعدہٗ مولانا عبدالکریم صاحب نے مساوات اسلام اور انسداد رسوم قبیحہ پر تقریر فرمائی بعدہٗ جناب مولانا علی حسین صاحب عاصم بہاری نے اتحاد واتفاق پر زور دیتے ہوئے قومی تنظیم پر ایک جامع ومبسوط تقریر فرمائی اور صنعت وحرفت کے متعلق آلات جدیدہ سے کام لینے کی ہدایت فرمائی خصوصاً مولانا نے صنعت وحرفت کے ہر ہر شعبہ پر کافی روشنی ڈالتے ہوئے تمام سامعین کو اپنے اپنے فن میں کمال حاصل کرنے کی تاکید فرمائی۔

۵ مئی ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد بہپانی میں جلسہ شروع ہوا جناب مولانا علی حسین صاحب عاصم نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان فرمایا کہ آج کل عام طور پر مسلمانوں میں قوت عملی مفقود ہو گئی ہے اور دنیا میں اصل چیز عمل ہے جس کے نہ ہونے سے آج مسلمانان عالم عموماً اور مسلمانان ہندوستان خصوصاً ادبار وافلاس میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔

۵ مئی ۱۹۳۲ء کو بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب مولوی مشتاق حسین صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی شروع ہوا اول جناب قاری حبیب اللہ صاحب نے قرآن مجید کی ایک سورت تلاوت فرمائی بعد ازاں محمد سعید وعبدالرزاق وغیرہ سلمہم نے یکے بعد دیگرے قومی نظمیں پڑھیں جس سے سامعین پر خاص اثر ہوا بعدہٗ جناب صدر نے اتحاد واتفاق پر ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی اس کے بعد جناب منشی وجیہ الدین صاحب شاہجہانپوری نے مختصر تقریر کے بعد تجویز پیش کی جس کی تائید جناب مولانا عبدالحمید صاحب نے فرمائی اور جو باتفاق جلسہ پاس ہوئی۔

پھر جناب منشی کریم بخش ابو العطاء صاحب نے مختصر تقریر کے بعد تجویز پیش کی جس کی تائید جناب مولوی ممتاز احمد صاحب نے فرمائی اور جو باتفاق حاضرین جلسہ پاس ہو گئی۔ اس کے بعد جناب مولانا عبدالکریم صاحب نے آیۂ کریمہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم پر زبردست تقریر فرمانے کے بعد آل انڈیا مومن کانفرنس دہلی کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور خانہ پر ایک دردناک نظم سنائی جس سے سامعین پر رقت طاری ہو گئی بعدہٗ جناب مولانا علی حسین صاحب نے انسداد رسوم قبیحہ اور امارت پر ایک مدلل ومکمل تقریر کرنے کے بعد آل انڈیا مومن کانفرنس دہلی کی تجاویز پر عمل پیرا ہونے کے لئے حاضرین جلسہ کو ہدایت فرمائی جناب منشی کریم بخش صاحب نے مختصر تقریر پر نہایت دردناک لہجہ میں کی۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں:-

۱۔ جمعیتہ الانصار بہپانی کا پانچواں سالانہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ آیندہ سے جمعیتہ کے لئے مستقل امداد کا بندوبست مقامی حضرات کے مشورہ سے کیا جائے تاکہ جمعیتہ کی مالی حالت درست ہو۔

۲۔ جمعیتہ الانصار بہپانی کا پانچواں سالانہ جلسہ آل انڈیا مومن کانفرنس ...

تحریک یوم النبی کا مبلغ بلاد اسلامیہ
مولانا احسان سامی حقی کا عزم افغانستان

ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ دنیائے اسلام میں تحریک یوم النبی کی تبلیغ اور ترجمانی کے لئے ایک خاص سفیر روانہ کیا جائے الحمدللہ کہ مولانا احسان سامی حقی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے جو شام کے ذی شرف اساتذہ میں سے ہیں، اور ایک عرصہ سے تحریک یوم النبی کے مضامین کو عربی زبان میں شائع فرما رہے تھے، اس خدمت جلیلہ کو بطیب خاطر قبول فرما لیا ہے آپ ۲۷ فروری کو دہلی تشریف لائے اور اسی دن افغانستان کی طرف روانہ ہو گئے آپ افغانستان، ایران، اور ٹرکی سے ہوتے ہوئے شام پہنچیں گے اور پھر وہاں قلیل عرصہ قیام فرمانے کے بعد فلسطین اور مصر میں تشریف لے جائیں گے۔ مولانا کی مسند سفارت اسلامی ممالک کے عربی اخبارات کو برغرض اشاعت بھیج دی گئی ہے برادران ملت دعا فرمائیں کہ خداوند پاک مولانا کو اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

عبدالمجید قرشی، پٹی، ضلع لاہور

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اعلان
طبیہ کالج دھلی

طلبہ وطالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک ویونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے۔ ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دھلی

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں

سفید بال سات دن میں جڑسے کالا

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب
پنڈت جوتش کار یالا لاہور

معجون مددگار غدود

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے
نپٹ بہرا پن
کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو پی)

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!
ہائے درد
امرت دھارا لاہور

قومی خیالات کا ترجمان اور قومی مفاد کا علمبردار
اخبار قومی گزٹ دھلی
لیکن انتظامات کی ترقی کے بعد
المشتھر منیجر قومی گزٹ گلی قاسم جان دھلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

روزنامہ سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

نرخ اشتہارات: ایک صفحہ ۔۔۔ نصف صفحہ ۔۔۔ ایک کالم ۔۔۔ ½ کالم ۔۔۔ ¼ کالم ۔۔۔

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۶

معاصرین کے افکار و آراء

آخر کار جرمنی نے کروٹ لی! (دہلی)

برلن کی ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ جرمن چانسلر نے اپنی پارلیمنٹ میں پوری صفائی سے اعلان کر دیا ہے کہ جرمنی اپنی موجودہ جنگی بے بسی پر صبر نہیں کر سکتا۔ اس کی ہتھیار بندی کے خلاف جو پابندیاں عاید کی گئی ہیں، وہ انہیں توڑ دینے کا فیصلہ کر چکا ہے اور وہ بھی دوسری قوموں کی طرح اپنی جنگی قوت بڑھائے گا جنہوں نے پچھلی جنگ سے پہلے کی تیاریوں سے بھی زیادہ جنگی تیاریاں کر لی ہیں!

یہ جرمن چانسلر کے اعلان کا خلاصہ ہے۔ اس حد درجہ اہم اعلان کا دوسرے لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ جرمنی نے معاہدہ ورسیلز پھاڑ ڈالنے کا عزم کر لیا ہے اور اس طرح انگلستان، فرانس، امریکہ، اٹلی اور ان کے اتحادیوں کے متفقہ فیصلہ کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔

کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ مذکورہ بالا سلطنتیں جرمنی کی اس "بغاوت" کا کیا جواب دیں گی؟ لیکن موجودہ بین الاقوامی سیاست کو مدنظر رکھتے ہوئے خیال پیدا ہوتا ہے کہ فرانس کے سوا کسی دوسری حکومت کی طرف سے سنجیدہ مخالفت نہیں ہوگی۔ اس وقت بین الاقوامی صورت حال یہ ہے کہ فرانس نے یورپ میں سب سے زیادہ قوت و اہمیت حاصل کر لی ہے اور برطانیہ و اٹلی اس پر سخت حسد کر رہے ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کی رقابت بہت قدیم ہے اور ہنوز جاری ہے۔ اٹلی کو فرانس سے اس لئے پرخاش ہے کہ وہ لیبیا فرانس، افریقہ کے شمالی ساحل پر چھا گیا ہے اور اٹلی کو طرابلس کے سوا کوئی علاقہ نہیں ملا۔ اٹلی پچھلی جنگ کے بعد سے ٹیونس پر دانت لگائے ہوئے ہے اور اسے فرانس سے چھین لینا چاہتا ہے۔ درحقیقت ٹیونس کی موجودہ حیثیت بھی اس لحاظ سے ایک اٹالین نو آبادی کی سی ہے کہ وہاں اٹالین باشندوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ لہٰذا اٹلی کی زبردست خواہش ہے کہ کسی طرح اس پر قبضہ کر لے۔

فرانس سے اٹلی اور برطانیہ کی اسی رقابت سے فائدہ اٹھا کر اب جرمنی نے بغاوت کی ٹھان لی ہے اور قوی امید ہے کہ وہ اپنی اس بغاوت میں کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ بعید ہے کہ تنہا فرانس اس سے جنگ کرنے کی ہمت کرے۔ اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ یورپ کی صورت حال خطرناک ہے اور عالمگیر جنگ کا اندیشہ بہت دور نہیں ہے۔ ہم جنگ و خونریزی سے طبعاً متنفر ہیں، لیکن اگر یہ جنگ واقع ہوئی تو ہمارے خیال میں مشرقی دنیا کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

صوبوں کی خود مختاری اور مسلمانوں کے حقوق (ملت)

سوال یہ ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ کیسے ہوگا اور کیا ہوگا؟ اس وقت تک ہمارے رہنماؤں نے جنہوں نے کامل حسن ظن کے ساتھ حکومت کا ساتھ دیا ہے کیا ان کے اس حسن ظن کا کوئی نتیجہ نکلا؟ اور کیا حالات کی روش کو دیکھتے ہوئے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ حکومت مسلمانوں کے جائز مطالبات کو منظور کرے گی اور فرقہ وارانہ ہندوؤں کی بہت بڑی جماعت کی مخالفت کا مقابلہ قبول کرے گی؟ اس وقت اس مسئلہ کے تصفیہ کی جو صورت در پیش ہے وہ صرف یہ ہے کہ حکومت کو حکم بنایا جا رہا ہے اور اسے کل اختیارات دئے جا رہے ہیں کہ وہ جس طرح چاہے اسے طے کر دے۔ ظاہر ہے یہ فیصلہ زیادہ تر حالات اور واقعات پر مبنی ہوگا، اور یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ مسلمانوں کے مطالبات جنہیں ڈاکٹر مونجے اور ان کی جماعت اب تک قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تسلیم کر لئے جائیں گے۔ ایسی صورت میں یقیناً مسلمانوں کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ ان کا طرز عمل کیا ہو اور وہ کونسا طریقہ اختیار کریں کہ ان کے مطالبات تمام و کمال پورے ہوں اور ان میں اگر کوئی کمی و بیشی بھی ہو تو وہ ان کی رضامندی اور مرضی کے مطابق ہو یہ نہیں کہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے جس حصے کو چاہا حذف کر دیا اور جس حصے کو چاہا بدل دیا!

بہرحال ایسی حالت میں جبکہ گاندھی جی سے حکومت کی گفتگو شروع ہو اور صوبوں کی خود مختاری کی بنیاد پر معاملہ طے ہونے لگے مسلمانوں کو اپنے حقوق کے تحفظ کے متعلق غور کرنا پڑے گا خصوصاً ان حضرات کے فرائض ان حالات میں زیادہ ...

(... بڑھ جائیں گے جو فرقہ وارانہ حقوق کی حفاظت کے مدعی اور دعویدار ہیں۔ مسلمان منتظر ہیں کہ یہ حضرات کیا کرتے ہیں اور آیا اس بارے میں حکومت سے کسی جدوجہد کے لئے آمادہ ہوتے ہیں یا بس اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگتے ہیں!)

مسلمان بننے کی راہ (معارف)

جس وقت عرب کے ملک میں اسلامی قومیت کی تعمیر ہو رہی تھی اس کے داہنے اور بائیں دو اور قومیتیں موجود تھیں، ایک طرف ایرانی نسل کی قومیت اور دوسری طرف رومی شہنشاہی وطنیت، مگر عرب کی نئی قومیت کے خلاق نے نہ اِدھر دیکھا اور نہ اُدھر کہ ان دونوں کی کمزوریاں آشکارا تھیں، بلکہ وہ اپنے حلقے ایک تیسری قومیت کا مسالہ تیار کرتا رہا، اور بالآخر ایک نئی قوم بنا کر کھڑی کر دی جس نے آن کے آن میں دونوں گذشتہ قومیتوں کو تہ و بالا کر کے ان کو اپنے میں مدغم کر دینے پر مجبور کر دیا۔

مسلمان اگر آج مسلمان ہیں تو اس نکتہ پر غور کریں کہ محمد رسول اللہ صلعم نے اپنی نئی قومیت کی تعمیر کے وقت یہ نہیں کہا کہ اے مسلمانو! تم ایرانیوں کی طرح بنو تاکہ تو درفش کاویانی ہمیشہ تمہارے سروں پر لہرانے لگے، یا اے مسلمانو! تم رومیوں کی طرح بنو تاکہ قیصر کے تخت پر تم کو بیٹھنا نصیب ہو، بلکہ جب کہا یہی کہا، یا ایھا الذین آمنوا آمنوا اے ایمان والو! ایمان والے بنو! یعنی اے بے مثال قوم والو! اپنی مثال آپ بن جاؤ۔

پھر یہ کیا بدبختی ہے کہ آج مسلمانوں کے نزدیک ان کے مسلمان بننے کی صرف دو راہیں ہیں، کچھ کے نزدیک یہ کہ تمام مسلمان یکلخت فرنگی بن جائیں، اور بعضوں کے نزدیک یہ کہ وہ ہندی بن جائیں، اور مسلمان بننا اب مسلمان بننے کے لئے ضروری نہیں رہا تو خدارا بتاؤ کہ یہ پوری قوم کی قوم کو ایک دوسری قوم میں مدغم ہو جانے کی صریح دعوت ہے یا نہیں؟

دیوانگان رسم و رواج کے نام (تاج)

یہ مانا صرف محرم میں بے حساب ہوا
نہ قرض لینے سے بھی تم کو اجتناب ہوا
مگر نتیجۂ اسراف پر تو غور کرو
اُنہیں ثواب نہ پہونچا تمہیں عذاب ہوا

شرمناک ذہنیت (اجمل)

ہندوستان کی قومی زندگی کے حق میں جن لوگوں کا وجود ایک مستقل خطرہ ہے اور جو وطنی اتحاد کی راہ میں سنگ گراں بنے ہوئے ہیں، یعنی فرقہ ہندوؤں کی جماعت ان میں بھائی پرمانند کو ایک امتیاز خصوصی حاصل ہے۔ بہت کم ایسی ہستیاں اس بدنصیب ملک میں ہوں گی جنہوں نے ملکی مفاد کو اتنا زبردست نقصان پہنچایا ہو جتنا بھائی پرمانند کی ذات سے پہنچا ہے۔ حال ہی میں آپ نے کراچی میں ایک نام نہاد آل انڈیا ہندو یوتھ کانفرنس کی صدارت کی۔ اس موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا ہے وہ آپ کی گندہ ذہنیت کا مرقع پیش کرتا ہے۔ اس خطبے میں بھائی پرمانند نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان کی حیثیت ہذیان اور بکواس سے زیادہ نہیں ہے۔ اور نہ ان کی نام نہاد کانفرنس کو ہندوستان کے ہندو نوجوانوں کی نمائندگی کا حق حاصل ہے۔ پھر بھی انہوں نے اس موقع پر جو بکواس کی ہے اس پر ہندو اور مسلمان دونوں کو غور کرنا چاہئے۔ اس تقریر پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ بھائی پرمانند نے تقریباً انہی خیالات کا اظہار کیا ہے جن کا ہر جماعت کے فرقہ پرست اظہار کرتے ہیں۔

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از اداری)

ہر مسلمان سے اسلام کا صرف ایک مطالبہ!
قتل گاہ میں اسلام کے دو فرزندوں کا استقلال
فنائی الرسول کا بلند ترین مقام

پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم میں کچھ ایسا تاثیر تھی کہ جس شخص نے بھی اس کا ایک جرعہ نوش کر لیا اس میں برقی و رعد کی خاصیت پیدا ہو گئی، اور وہ زندگی و موت کے فلسفہ کو آن کی آن میں سمجھ گیا۔ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جماعت اللہ تعالیٰ نے دی وہ باوجود مفلوک الحال اور بے سر و سامانی کے ایک ایسی فولادی جماعت تھی کہ جو اس سے ٹکرایا پاش پاش ہو گیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اپنے عقائد میں فولاد اور کوہ ہمالیہ کی طرح مضبوط تھے ...

دشمنان اسلام کی شرارت

ذیل میں ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جس سے ثابت ہوگا کہ صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس درجہ عقیدت و محبت تھی اور اسلام کی خاطر وہ کس طرح جان پر کھیل جاتے تھے۔ عضل اور قارہ دو مشہور قبیلوں کے چند آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ذیل کی گفتگو کی۔

نو وارد۔ یا رسول اللہ! ہمارے قبیلہ نے اسلام قبول کر لیا ہے مگر چونکہ وہ جاہل اور اسلام کی تعلیم سے ناآشنا ہیں اس لئے آپ چند لوگوں کو ہمارے پاس بھیجئے تاکہ ان کو اسلام کے احکام اور عقائد سکھائیں۔

آنحضرت۔ تمہارا یہ خیال بہت مبارک ہے۔ بے شک اسلام قبول کرنے والوں کیلئے نہایت ضروری ہے کہ ان کو اسلام کی تعلیم دی جائے تاکہ وہ اسلام کو سمجھ کر عمل کریں کیونکہ اسلام عمل کا نام ہے اور عمل اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام کی صحیح تعلیم کا علم نہ ہو۔ اچھا دس آدمی تمہارے ہمراہ کئے جاتے ہیں وہ تم کو اور تمہارے قبیلے کے لوگوں کو اسلام کے احکام اور عقائد سکھا دیں گے۔

چنانچہ پیغمبر برحق نے عاصم بن ثابت کی قیادت میں دس اشخاص تبلیغ اسلام کے ساتھ کر دئے۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ مکرمہ کے وسط میں مقام رجیع پر پہونچے ... بنو لحیان نے دو سو آدمی لیکر ان کا تعاقب کیا ... شہادت نوش کیا۔ دس آدمیوں میں سے آٹھ آدمی یہیں کام آ گئے باقی دو صحابی خبیب اور زید ... ان کو حارث کے لڑکوں نے خرید لیا تاکہ اپنے باپ کے بدلے میں ان کو قتل کریں ...

(... قتل کر دو تاکہ یا مسلمان ہرگز ایسا بزدل نہیں ہو سکتا کہ وہ انتقام میں ایک معصوم بچے کی جان لے" یہ کہکر حضرت خبیب نے چھری پھینک دی۔)

عاشق رسول قتل گاہ میں

اس کے بعد خاندان حارث نے اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لئے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حرم شریف کے باہر قتل کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے صرف دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دیدو۔ چنانچہ اجازت ملنے پر آپ نماز میں مشغول ہو گئے ... نماز ختم کی اور یہ اشعار پڑھے۔

ولست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان للہ مصرعی

جبکہ میں اسلام کی خاطر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی مطلق پرواہ نہیں کہ کس طرح قتل کیا جاؤں گا۔

وذالک فی ذات الالہ وان یشاء
یبارک علی اوصال شلو ممزع

فنائی الرسول کا برتر مقام

حضرت خبیب کے دوسرے ساتھی حضرت زید کو بھی صفوان نے قتل کے ارادے سے خریدا تھا ... جب ان کے قتل کا وقت آیا تو تمام سرداران قریش اس تماشہ کو دیکھنے کے لئے جمع ہوئے ان تماشائیوں میں ابو سفیان بھی تھا ... ابو سفیان نے کہا

ابو سفیان۔ اگر اس وقت تمہارے بدلے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قتل کئے جاتے تو تم بہت خوش ہوتے کہ اچھا ہوا میری جان بچی، بولو کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمد (صلعم) کو قتل کیا جائے؟

حضرت زید۔ خدا تم کو ہدایت دے۔ تم نہیں جانتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے تعلقات کیسے ہیں اور ہم ان کو کیا سمجھتے ہیں؟ خدا کی قسم اگر تم اس بات پر میری جان بخشی کرو ... تو میں ہرگز ہرگز اس کو گوارا نہیں کروں گا ... غلام فضا اس نے آپ کی گردن ماردی۔

بجرم عشق توام میکشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

اللہ اکبر! اس پیغمبر کی قوت قدسی کا کیا کہنا جس نے چند روز میں ایسے پاک نفوس پیدا کر دئے ... جو حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے حواریوں ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا نقشہ ہی کچھ اور ہے! خدائے تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق دے کہ وہ فنا فی الرسول ...

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری مشہدی)، بیز ڈائم، کلاہ، پنکھے، چپلیاں، نسوار، سرکہ انگوری، چار سبز اصلی میوہ، خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قبض کشا اور دافع اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

حلفیہ بیان

کا مطلب نامردی کے مایوس بیماروں کو ان مطلب پرست حکمت سے ناآشنا پیٹ کے مجبور فرضی حکماء سے نجات دلانا ہے ... اکسیر سے نامردی، جریان، سرعت انزال کو ہفتہ عشرہ میں نابود کر دینے کا دعویٰ کرتے ہیں ...
دو ٹکٹ برائے جواب کے لئے آنا چاہئیں۔ فقط

المشتہر ضرغام اللہ خاں سابق تحصیلدار ریاست نابھا، لال کرتی راولپنڈی چھاؤنی

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شربت فولاد

... کمزوری کو دور کر کے ... خون صالح پیدا کرتا ہے ... قیمت فی شیشی ... مکمل فہرست مفت منگا لیجئے۔

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال جاہ دہلی

اکسیر جذام

... جذام ... کو ... دور کرتی ہے ...

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھٹیا بیہی بھاگلپور

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر دوا فروش عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدر آبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول انتہائی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں ... ہندوستان کے نامور بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ ہر دار کے پاس موجود ہونا ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے۔ مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے۔ ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا اب صرف تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں ان نسخوں کو جلدی لیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے ترجمہ اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر، زبر، پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو یہی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد، مجلد پارچہ عہ، مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ خاشدہ ... قسم دوم ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۵۱ہجری

بمبئی کا ہندو مسلم فساد
وحشت و بربریت کے شرمناک مظاہرے

بمبئی کے ہولناک فسادات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اگرچہ آخری اطلاعات یہ آئی ہیں کہ صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے اور اب شہر کے مختلف حصوں میں نسبتاً زیادہ پرسکون فضا پیدا ہو گئی ہے مگر ابھی تک مکمل امن و امان قائم نہیں ہوا ہے اور قتل و غارت کے واقعات برابر پیش آ رہے ہیں۔ سرکاری تخمینہ کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ

ملے گا۔ بمبئی نے جہاں گزشتہ دو تین سال میں قومی تحریکات کے اندر ایک نمایاں شہرت حاصل کی ہے وہاں وہ انتہا درجہ کے پست فرقہ وارانہ جذبات کی تبلیغ و اشاعت کا بھی مرکز بنا رہا ہے اور یہ کوششیں برابر کی جاتی رہی ہیں کہ اشتعال انگیز تقریروں اور دل آزار مضامین کے ذریعہ دونوں قوموں میں منافرت پیدا کی جائے اور اس منافرت

حکام کا تساہل

بے گناہوں کا خون

بدحواسی کا راج

لاطائل بحث

ہندو مسلمانوں کا فرض

حج کے متعلق مسودۂ قانون

حجاز کے متعلق تیسرا مسودۂ قانون
(بسلسلہ سابق)

تشریحی نوٹ

عربی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کیلئے)

رسم الخط کی تبدیلی پر ایک ترک مدبر کا تبصرہ
ترکی حکومت سے صرف یہی ایک غلطی ہوئی ہے

علامہ صبحی بک (انقرہ) کے ایک مشہور مدبر ہیں اور سیاسی مفکر ترک ہیں آپ نے جنگ عظیم کے دوران میں اور قیام جمہوریت کے بعد ترکی حکومت کی بہت بڑی خدمات انجام دی ہیں اور اب تک ...... لگاتار اصلاحی امور میں

جزائر فلپائن میں آریوں کی تبلیغ کا منشر

شرق اردن کی آزادی کا خواب

عراق میں کئی ہزار سال تیل کے ظروف کی برآمد

قاہرہ اور یورپ کے درمیان ٹیلیفون

انگریزی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کیلئے)

روس میں مزدوروں کی تعلیم کا حیرت انگیز انتظام
مختلف فنون کے اسکولوں اور یونیورسٹیوں کی تعداد

روسی گورنمنٹ کے سامنے جو پنجسالہ اسکیم در پیش ہے اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ملک میں ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے جو صنعت و حرفت کے ماہر ہوں۔ چنانچہ بالشویک حکومت ارادہ کر رہی ہے موجودہ ۱۶۵ ہزار انجینیروں کی تعداد کو بڑھا کر ساڑھے ہزار کر دی جائے

لندن میں مشرقی زبانوں کی درسگاہ
ہندوستان اور چین کے طلبا کی اکثریت

تمام دنیا میں سینماؤں کی تعداد
پانچ سو برطانی سینما بند ہو چکے ہیں

حجاج کے متعلق تیسرا مسودۂ قانون
فریضۂ حج کی ادائیگی میں ناقابل برداشت رکاوٹیں
(ترجمہ مخصوص برائے الجمعیۃ)

(بسلسلہ اشاعت گزشتہ)

دفعہ ۱۱۔ مذکورہ بالا قانون کی دفعات ۲۰۸ (الف) اور ۲۰۹ کے بجائے مندرجہ ذیل دفعات داخل کر دی جائیں گی یعنی

"۲۰۸ (الف)۔ برطانوی ہند کے کسی بندرگاہ یا کسی مقام سے اس وقت تک کوئی زائر حاجیوں کے کسی جہاز پر سوار نہ ہو سکے گا جب تک کہ

(الف) اس کے پاس واپسی کا ٹکٹ نہ ہوگا۔

(ب) اس نے مقررہ شخص کے پاس اس قدر رقم جمع نہ کرا دی ہوگی جو گورنر

زر امانت یا قیمت دفعہ ہذا کے ماتحت پہلے ہی ادا نہ کر دی گئی ہو۔

(۶) جو زائر حجاز سے برطانوی ہند کو واپس آجائے وہ اس کا مستحق ہوگا کہ اس نے دفعہ ۲۰۸ (الف) کے ماتحت ریلیف کا جو کرایہ جمع کرایا تھا اسے واپس لے لے بشرطیکہ دفعہ ہذا کے ماتحت یہ کرایہ پہلے ہی ادا نہ کیا جا چکا ہو۔

(۷) ضمن ہائے (۱) (۲) (۳) (۴) و (۵) کے مطابق امانت اور کرایہ

حج کے متعلق مسودات قانون
حکومت کی عجلت اور مسلمانوں کا مطالبہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کو "بی" کلاس دلانے کیلئے
شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے کا مکتوب چیف کمشنر دہلی کے نام

امرتسر ۱۹ مئی۔ جناب شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے بیرسٹرایٹ لا امرتسر نے حسب ذیل مکتوب چیف کمشنر صوبہ دہلی کے نام ارسال فرمایا ہے:-

"مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی کہ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند جنہیں حال ہی میں سزا ہوئی ہے "بی" کلاس میں رکھے گئے ہیں۔ مولانا نے ممدوح ناظم جمعیۃ علماء ہند ہونے کی حیثیت سے ملک میں بہت بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور ہم سب ان کی بے انتہا عزت کرتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم اس غلطی کی تصحیح کر دیجئے اور مولانا کو "اے" کلاس میں رکھے جانے کے احکام صادر فرما دیجئے۔" (نامہ نگار)

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا اجتماع
حجاج کے متعلق مسودات قانون کیخلاف احتجاج

ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی نامزدگی

موزہ بنیان کے ٹیکس میں کمی
ڈیڑھ روپے کے بجائے صرف آٹھ آنہ

مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علماء ہند
اے۔ کلاس دیدی گئی

دہلی پولیس میں تخفیف

بابو بپن چندرپال کا افسوسناک انتقال

ضلع گیا میں ہندو مسلم فساد
دو کانیں لٹ گئیں بازار بند ہیں

پٹنہ ۲۰ مئی۔ واری سالگنج سے ۲۰ ماہ حال کی شام کو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ضلع گورداسپور میں بھی فرقہ وارانہ فساد
۲۶ اشخاص مجروح

الہ آباد میں آرڈیننسوں کا "جنازہ"
۲۳ اشخاص گرفتار

تاڑی کے درخت کاٹ دئے گئے
ڈکٹیٹر اور ۴ رضاکار گرفتار

برما میں ڈاکوؤں کی تباہ کاریاں
پانچ آدمی پکڑ کر لیگئے

بارات کی لاری دریا میں گر پڑی
سات باراتی غرقاب

مستقبل قریب میں جنگ عظیم کا خطرہ
جاپان کے خلاف سوویٹ روس کی زبردست جنگی تیاریاں
ہوائی جہازوں ٹینکوں اور توپخانوں کی روانگی

لندن۔ معاصر مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ عام طور پر یورپ میں یہ معلوم ہے کہ جاپان کے خلاف سوویٹ روس کس قدر وسیع پیمانے پر جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔

جموں کے دو مسلمانوں کو حبس دوام کی سزا
ایک ساہوکار کے قتل کا الزام

آرڈیننسوں اور سیاسی اسیروں کے متعلق تجاویز
سرحدی کونسل میں پیش کرنے کی ممانعت

خان عبد الغفار خاں کے ساتھ سلوک
سرحدی کونسل میں ہوم ممبر کا بیان

سری نگر میں بچوں کا مظاہرہ
روٹی روٹی کے نعرے

۱۱۸ اشخاص کے خلاف فرد جرم لگادی گئی
ایک مسلمان کے مکان پر ڈاکہ ڈالنے کا نتیجہ

حج کے متعلق مسودات قانون پر غور ملتوی کیا جائے
حاجی وجیہ الدین صاحب رکن سلیکٹ کمیٹی کا مکتوب

سارجنٹ کا ریوالور چل گیا
گولی ہتیلی سے پار ہوگئی

ریاست بھوپال کی سرپرستی علوم و فنون
رفاہ عام کیلئے بیس لاکھ روپیہ کی رقم

فرقہ وارانہ فسادات آئینی ترتیب میں حائل نہ ہوں
بمبئی کے فسادات پر مسٹر ولیرز کا بیان

کانپور کے پارچہ فروشوں کی ہڑتال

ریوالور کے ساتھ ایک نوجوان کی گرفتاری

بمبئی میں سات روز تک انسانی خون کا سیلاب
قتل و غارتگری اور آتشزدگی کے ہولناک واقعات
جانبین کے ۱۵۳ مقتول اور ۱۶۲۰ زخمی ہوئے

بمبئی ۲۲ مئی۔ کل (شنبہ) تمام بمبئی میں امن و سکون رہا اور دوکانیں بھی کھولی گئیں لیکن وہ دوکانیں جو مخالف بازاروں میں واقع ہیں یعنی مسلمانوں کی ہندو آبادی میں اور ہندوؤں کی مسلم آبادی میں وہ اب تک بند ہیں۔

فساد کا چھٹا دن

ایک مسجد پر ہندوؤں کا حملہ

تیسرے روز کا ہولناک ہنگامہ

چوتھے روز کی خونریزی اور فوج کی آمد

چھ روز کے مقتولین و مجروحین کی تعداد

چھ روز کے فسادات میں جس قدر آدمی مقتول و مجروح ہوئے ان کی فہرست درج ذیل ہے:-

یوم	مقتول	مجروح
شنبہ	۶	۷۷
یکشنبہ	۱۹	۲۲۳
دوشنبہ	۴۱	۲۵۰
سہ شنبہ	۲۳	۲۲۴
چہارشنبہ	۲۶	۱۶۰
پنجشنبہ	۹	۷۰

فرقہ وارانہ جنگ کا ساتواں دن

چوتھے اور پانچویں روز کا قتل عام

کرفیو آرڈر کا اثر

لوگ بمبئی سے بھاگ رہے ہیں

حکومت سرحد کا ایک غیر دانشمندانہ اقدام
انہدام مسجد کے متعلق سرحد شریعت کمیٹی کا اہم فیصلہ
مذہبی مداخلت کے خلاف مسلمانان سرحد کا احتجاج

پشاور ۱۵ مئی۔ فرانٹیئر پراونشل جمعیۃ العلماء کی شریعت سب کمیٹی کا ایک اجلاس خصوصی مسجد قاسم علی خاں میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرار داد بہ اتفاق آراء منظور ہوئی۔

"ہرگاہ کہ گورنمنٹ ہوس میں ایک پرانی مسجد کو بدنیتی سے منہدم کیا گیا ہے کہ اس مقام پر حکومت نے ایوانات نظارت تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس کے متعلق سکرٹری نے چند دیگر اراکین کی معیت میں تحقیق و تفتیش کے بعد ذمہ دار حکام سے باز پرس بھی کی ہے، اور ہرگاہ کہ اس کے متعلق فرانٹیئر پراونشل جمعیۃ العلماء کی شریعت سب کمیٹی کی رائے میں ایک آخری اور قطعی شرعی فیصلہ صادر کرنا بھی ضروری ہے۔

محمد ابراہیم ضیاء سکرٹری۔ فرانٹیئر پراونشل جمعیۃ العلماء شعبہ تحفظ ناموس شریعت

گول میز کانفرنس سے لارڈ لوتھین کا استعفا
وزیر ہند سے اختلافات کا نتیجہ
"کانگریس کا نام عزت کے ساتھ لیتے ہیں"

ایک جہاز کی افسوسناک تباہی
تمام ہندوستانی مسافر بچالئے گئے

حکومت چین نے ریشم کی برآمد پر محصول بند کر دیا

افریقہ میں وحشیوں کا وحشیانہ پن
ڈیڑھ سو اشخاص کو گولی ماردی گئی
جمعیۃ اقوام میں حبشی ریاست پر الزامات

موجودہ مصائب پر روم کے پوپ کا اظہار خیال
"زیادہ متمول زیادہ بدمعاش ہوتے ہیں"

ایک قلی کو سزائے موت

ملکہ کے مجسمہ اور ایڈورڈ ہال پر کانگریسی جھنڈا

نئی دہلی میں قدیم مسجد کی مرمت کرنا جرم ہوگیا
مرمت کرنے والے مسلمانوں پر مقدمہ چلایا جاتا ہے

نئی دہلی ۸ مئی ۱۹۳۲ء بمقام رائے سینہ (نئی دہلی) کوٹھی نواب صاحب پٹودی کے مقابل بلاک نمبر ۷ کے قریب جہاں سے آگرہ متھرا ریلوے لائن گزرتی ہے ایک قدیم عالیشان مسجد مع برج واقع ہے جو کھنڈر والی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں ہمیشہ سے نماز باجماعت ہوتی ہے اور امام مقرر ہے۔ ...

پیش اماموں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم

تحریک یوم النبی کی رفتار
پرنس عمر طوسوں پاشا کا مکتوب گرامی

امت کے علماء و اکابر میں تحریک یوم النبی کو نہایت ہی قبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ تازہ ترین ہوائی ڈاک سے ہز ایکسیلنسی پرنس عمر طوسوں پاشا کی طرف سے جو مصر کے خاندان شاہی کے ایک نہایت ہی ممتاز رکن ہیں، اور شاہانہ جاہ و جلال کے مالک ہیں، حسب ذیل مکتوب موصول ہوا ہے۔ ...

(دستخط) پرنس عمر طوسوں پاشا مصر

پشاور میں ایک مسجد کا انہدام
سکرٹری جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا اعلان

محمد اللہ بخش ضیاء سکرٹری جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد

مل مزدوروں کا جلسہ عام

۸ مئی ۱۹۳۲ء کو شام وقت ساڑھے پانچ بجے روشن آراء باغ میں مل مزدوروں کا ایک عام جلسہ ... منعقد ہوا۔ ...

جنرل سکرٹری محمد عرب

دعائے صحت

حضرت مولانا منیر الدین صاحب جو مدرسہ عالیہ عربیہ معین الاسلام ... کے سرپرست اور خطیب عالم گنگی ہیں ...

خاکسار ابوالفضل محمد فضل الرحمن اسلام آبادی متعلم دارالعلوم دیوبند

ایک ڈاکو سے پولیس کی جماعت کا مقابلہ

لاہور ۸ مئی۔ فیروزپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رتن سنگھ نامی ڈاکو اور پولیس کی ایک جمعیت میں زبردست مقابلہ ہوا۔ ...

اطلاع نامہ

بحکم جناب مہتمم نیلام صاحب بہادر سہارنپور ... مسماۃ نسیم العدیلیم بنام ظفر محمد خان ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھایا ہے ...

الجمعیۃ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی دروازہ کشمیری بازار لاہور

اب کے محرم میں کیا ہوگا؟

اعلان
طبیہ کالج دہلی

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالے

مقویات سراج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!
یہ بات ذہن نشین کیجئے

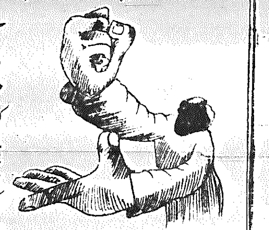

اصل کوئی نہیں جانتا ہے

امرت دھارا

امرت دھارا اوشدھالیہ ... لاہور

خان عبدالغفار خاں کے لڑکوں کی جامہ تلاشی
ڈاکٹر خان صاحب کی بیوی اور بچوں کا وظیفہ
صوبہ سرحد کی کونسل میں سوالات

جاپان کے وزیر اعظم قتل کر دیئے گئے
فوجی افسروں نے ۵ مقامات پر بم پھینکے
جاپان میں قومی حکومت کے قیام کی توقع

ٹوکیو ۱۸ مئی۔ اتوار کو وزیر اعظم جاپان مسٹر انوکائی قتل کر دیئے گئے۔ اسی روز ٹوکیو میں پانچ جگہ بم پھینکے گئے ایک شخص نے جو کہ فوجی افسر کی وردی میں ملبوس تھا وزیر اعظم پر حملہ کر کے انہیں بری طرح مجروح کر دیا۔ ...

آئندہ اصلاحات امید افزا نہیں ہیں
سابق ہوم ممبر مسٹر ڈیسی کی رائے

حکومت کی آمدنی میں خسارہ
محکمہ ڈاک کی آمدنی میں زبردست کمی

شملہ ۸ مئی۔ ہماری حکومت کے مالی سال کے پہلے ماہ یعنی اپریل کی آمدنی میں توقع کے لحاظ سے بہت کمی ہوگئی ہے معلوم ہوا ہے کہ لفافہ اور پوسٹ کارڈ کی قیمتوں میں اضافہ کے باوجود بھی ڈاک خانہ کی آمدنی میں بہت کمی واقع ہوگئی ہے ...

کلکتہ میں بھی فساد ہوگیا
پولیس کے فائر۔ افسران بھی زخمی ہوگئے

دہلی میں انقلابیوں کی گرفتاری
تار کاٹنے والے گروہ پر پولیس کا قبضہ

لالہ دیش بندھو کو قید اور جرمانہ کی سزا

دہلی ۸ مئی۔ تقریباً پانچ منٹ کی سماعت کے بعد آج لالہ دیش بندھو ایڈیٹر روزنامہ "تیج" کو دفعہ ۱۰۸ کی خلاف ورزی کے الزام میں چھ ماہ قید سخت اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنا دیا گیا۔ ...

نئی دہلی کے قریب فساد تین ہلاک

عدن میں ایک جہاز کو آگ لگ گئی

لائل پور کے مشہور ڈاکو کی گرفتاری

"شان مسلم" کتاب ضبط کر لی گئی

نپٹ بہراپن کا شرطیہ علاج
بلب اینڈ سنز پبلسٹی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان کی دوا۔ بلب اینڈ سنز پبلسٹی بھیت (یوپی)

ایک منٹ میں آئس کریم
حیرت انگیز ہندوستانی ایجاد

ایم اے مجید علی ماران دہلی

دو صد روپیہ ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ
دلربا

منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

حلفیہ بیان

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

بد اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: بلال احمد زبیری (بی۔ اے)

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔۔
ششماہی ۔۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔۔
ششماہی ۔۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ ( ) ۔۔۔
ایک کالم ( ) ۔۔۔
۱/۲ کالم ( ) ۔۔۔
۱/۴ کالم ۔۔۔

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم شنبہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار و آراء

"براہ راست کارروائی"! (ہمت)

مسلم کانفرنس نے اپنے اجلاس لاہور میں حکومت برطانیہ کو دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے ماہ جون تک مسلمانوں کے حقوق و مطالبات تسلیم نہ کر لئے تو وہ یعنی مسلم کانفرنس "براہ راست کارروائی" شروع کر دیگی۔ یہ دھمکی بڑے ہی جوش و خروش اور بڑی بلند آہنگی سے دی گئی تھی جس وقت یہ دھمکی دی گئی تھی، ہم نے صاف کہہ دیا تھا کہ یہ صرف مسلمانوں کے اس غیظ و غضب کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہے جو گول میز کانفرنس میں غداری کی وجہ سے مسلم کانفرنس لیڈروں کے خلاف عام ہو گیا ہے۔ لیکن بعض خوش عقیدہ اور سادہ لوح حضرات نے ہم سے شکایت کی کہ اس قدر جلد فیصلہ کیوں کر لیا؟ مسلم کانفرنس سے اس طرح سوءِ ظن کیوں ہے؟ کم سے کم ایک موقعہ اسے اور دینا چاہئے کہ وہ اپنی صداقت ثابت کر سکے۔

اب ہم انہی خوش عقیدہ اور سادہ لوح حضرات سے پوچھتے ہیں کہ مئی ختم ہونے کو آیا۔ دیکھتے دیکھتے نکل جائے گا۔ جون کے گزرنے میں بھی بہت زیادہ دیر نہیں ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ دھمکی کے وقت سے آج تک مسلم کانفرنس نے کیا تیاری کی ہے؟

تیاری تو بڑی چیز ہے مسلم کانفرنس نے آج تک خود مسلمانوں کو بھی نہیں بتایا کہ "براہ راست کارروائی" کا مطلب کیا ہے؟

یہ "براہ راست کارروائی" کوئی توپ ہوگی یا بم کا گولہ؟ آخر اس گول اور مبہم لفظ کے معنی کیا ہیں؟

ممکن ہے کہا جائے کہ مسلم کانفرنس نے اس لفظ کی تشریح اب تک اس لئے نہیں کی کہ مبادا حکومت اس سے واقف ہو کر پیش بندی کے لئے تیار ہو جائے۔ یہ خرابی نظری کی جا سکتی تھی۔ اگر ہم کسی قسم کی کوئی حرکت، کوئی گرمی، کوئی تیاری مسلم کانفرنس کے اداروں یا ان کے ماتحت مسلمانوں میں دیکھتے۔ آج بھی مسلمان ٹھیک اسی جگہ اور ٹھیک اسی حالت میں ہیں جہاں کہ اجلاس لاہور سے پہلے تھے کیا یہ "براہ راست کارروائی" کوئی گولی یا منتر ہے جو دریائے راوی کے ...

زمیندارہ کے بعد حکومت کو تجارت سے فائدہ تھا۔ وہ بھی مدھم ہے۔ ریلوے سے فائدہ تھا وہ بھی بہت کم ہو گیا ہے۔ ان وجوہ سے گورنمنٹ نے اپنا خرچ کم کرنے کو ملازموں میں دو بانہہ اٹھائے۔ ایک تخفیف تنخواہ کا دوسرا اسی سے اہلکاروں کو نکالدینے کا۔ ہم اس میں گورنمنٹ کو معذور جانتے ہیں۔ لیکن اس تخفیف کے نتائج پر آگاہ کرنا بھی اپنا فرض جانتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ تخفیف تنخواہ پر کوئی معقول اعتراض نہیں۔ لیکن تخفیف بصورت اخراج کے نتائج بڑے بھیانک ہیں۔

گورنمنٹ جانتی ہے کہ اس کے ملازم عموماً عیالدار ہوتے ہیں جن میں سے کسی کے متعلق دو کسی کے چار کسی کے دس بارہ تک بھی ہیں۔ بدذکور و اناث پر شامل ہیں کمانے کی بجائے محض محل خرچ ہوتے ہیں۔ ایسے اشخاص جن کی باقاعدہ تنخواہ بھی عیال کے گزارہ کو کافی نہیں ہوتی وہ علیحدہ کر دینے کی صورت میں کیا کریں گے ... عیال کی زندگی کا گزارہ کیسے ہوگا؟ یہ حال سے نتیجہ بد کا امکان دل میں آتا ہے ...

گورنمنٹ ان دونوں نتائج بد پر غور کر کے قدم اٹھائے جس کی اُس سے امید ہے۔

حج کے متعلق مسودۂ قانون

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از سعادت)

تاریخ اسلام کا ایک اہم ترین واقعہ
فاروق اعظم کا سر آستانۂ اسلام پر
داعی اسلام کی روحانیت اور قوت قدسی کا ایک نمونہ

اسلام کی ابتدا جس بے سرو سامانی میں ہوئی اور جس بے کسی کے عالم میں اس آسمانی تحریک کو چلایا گیا وہ تاریخ کا ایک اہم اور نادر واقعہ ہے۔ شاید خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ نہایت کمزوری کی حالت میں اسلام کی آبیاری کرے اور دنیا پر ظاہر کر دے کہ حق کی صداقت کے لئے ظاہری اسباب اور جسمانی قوت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سچائی خود ایک قوت ہوتی ہے جو باطل کے بیت عنکبوت کو معدوم کر کے چھوڑتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی پر جو شخص بھی نظر ڈالیگا اسے اس امر کا اقرار کرنا پڑیگا ...

حضرت عمر فاروق کی کنیز کا قبول اسلام

جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفر کی حالت میں جیسے کچھ تھے سب کو معلوم ہے۔ آپ مخالفین اسلام کے سردار اور اسلام دشمنی میں پیش پیش تھے۔ اسلامی تحریک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے کے علاوہ جناب فاروق ہر اس شخص کو جسمانی اذیتیں پہونچایا کرتے تھے جو اسلام کے آستانہ پر سرنگوں ہو جاتا تھا ...

کنیز کو پیٹنا شروع کر دیا لیکن اسلام بھی کیا فولادی قوت ہے کہ جب یہ کسی کے دل میں گھر کر لیتا ہے ... ان پر مار پڑتی تھی ... نہایت جرأت اور دلیری سے کہتی جاتی تھیں کہ عمر اگر تم اسلام قبول نہ کرو گے تو خدا تم سے انتقام لیگا۔ حضرت عمر کو لبینہ کی اس دلیری پر سخت حیرت ہوتی تھی۔

حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ آستانۂ اسلام پر

آخر جب حضرت عمرؓ مارتے مارتے تھک گئے تو انہوں نے کہا کہ اچھا کل میں تجھ کو قتل کر دوں گا ... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ... قرآن شریف ...

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین لنگی رومال (پشاوری مشہدی یزدی) کلاہ پنکھے چپلیاں۔ لنوار، سرکہ انگوری، جلد سبز اصلی عمبر، خشک میوے اور نایاب مفقود دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ موخرالذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

صدہا مرضوں کی ایک دوا
تمام اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر ہوتا ہے ... تمام امراض کا علاج ہے ... بدمحصول ڈاک
مجرب ادویات کی فہرست مع جنتری ... مفت منگائیے
المشتہر منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اکسیر جذام
... تجربہ کر کے بہ خیال فائدہ عام کے شائع کیا ہے ... قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)
بواسیر و ذیابیطس
... حافظ اقبال حسین بھٹیا ہی بھاگل پور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophene Manufacturing Co: (India) P. Box 881. Karachi.

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے نامور بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۸۸۴ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا ہے بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائینگی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا قرآن شریف**
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰحضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔ مجبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی (ایک روپیہ دعہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام المبین ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ خانشدہ عہ قسم دوم عفانشدہ عہ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم ۱۲ر

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

مسلمان کیوں ذلیل ہوئے اور وہ کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

انگریزوں سے قرض لینے کی حقیقت اور معترضین پر اظہار افسوس

اسلام اور سیاست حاضرہ پر سلطان ابن سعود کی بصیرت افروز تقریر

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

۶ ذی الحجہ کو بیرے کے روز جلالۃ الملک سلطان ابن سعود والی حجاز و نجد نے قصر ملوکی میں حجاج کو حسب معمول ضیافت دی جس میں اعیان حکومت کے علاوہ وسات آٹھ سو سربرآوردہ حجاج نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر جلالۃ السلطان نے ایک برجستہ تقریر کی جس کا ترجمہ معاصر ام القریٰ کی تازہ اشاعت سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

اسلام سب سے بڑی نعمت ہے

کرتے ہیں کیونکہ ان کا دوستوں کے شر سے زیادہ نقصان رساں ہوتا ہے۔

والی حجاز کے جرائم کی فہرست

مسلمانوں کی کیفیت تو یہ ہے کہ جب وہ کسی نصرانی (عیسائی) سے گفتگو کریںگے تو اس کا ادب کریں گے اور شرافت سے جواب دیںگے لیکن جب وہ مسلمانوں سے گفتگو کریںگے تو ان پر بہتان بندیاں شروع کردیں گے گویا وہ ان کے دشمن ہیں ...

... یہ بھی ببانگ اعلان کہتا ہوں کہ اگر کوئی اسلامی بادشاہ، کوئی مسلمان تاجر یا مسلمانوں میں سے کوئی امیر اس سرزمین کے لئے کوئی بھلائی کا کام کرنا چاہتا ہے تو اہلاً و سہلاً و مرحبا بشرطیکہ ہمارے ملک، ہمارے استقلال اور ہمارے شرف و مذہب کے خلاف کوئی اقدام نہ ہو۔

انگریزوں سے قرض لینے کے متعلق میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے سوا کوئی رب نہیں کہ میں نے انگریزوں اور ان کے علاوہ دوسروں سے قرض لینے کا کوئی ارادہ نہیں کیا۔

مراد آباد میں جمعیۃ علماء ہند کے ارکان اور دیگر علماء کی مجلس مشاورت

حج کے متعلق مسودات قانون پر غور و خوض

جمعیۃ علماء ہند کا بروقت اقدام

دہلی ۲۵ مئی۔ مراد آباد میں ۲۶ مئی کو جمعیۃ علماء ہند کے ارکان اور دیگر رہنمایان ملت کی ایک مجلس مشاورت منعقد ہوگی جس میں حج کمیٹی کے متعلق ان مسودات قانون پر غور و خوض کیا جائے گا جو اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہونے والے ہیں اور ان پر شرعی نقطۂ نظر سے فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ علماء کرام کے نام جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے دعوت نامے جاری کئے جا چکے ہیں۔ مراد آباد کی مجلس مشاورت میں جو فیصلہ ہوگا وہ آئندہ اخبارات میں شائع کیا جائے گا۔

مولانا محمد صادق صاحب کی نمائندگی کے متعلق کراچی کے علماء کا فیصلہ

کراچی کے علماء و سربرآوردہ لیڈروں کا ایک جلسہ مولانا مولوی محمد صادق صاحب کی زیر صدارت مولانا حکیم فتح محمد صاحب کے مکان پر ۲۳ مئی کی شب کو حج کے متعلق جدید مسودات قانون پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ میں ...

...

۵) حکومت معلمین کے مسودۂ قانون کو واپس لے لے اور اس کی جگہ ایک دوسرا مسودۂ قانون حج تحقیقاتی کمیٹی کی سفارش کے مطابق معلمین کی تحدید کے لئے پیش کرے۔ (۶) اگر سلیکٹ کمیٹی اس تجویز سے اتفاق نہ کرے تو اس مسودۂ قانون میں جہاں جہاں لفظ "معلم" آیا ہے وہاں وہاں لفظ "دلال" داخل کردیا جائے۔

حاجی وجیہ الدین صاحب کی ترمیمات کی پہلی قسط

...

میرٹھ میں خانہ تلاشیاں

میرٹھ ۲۷ مئی۔ پولیس نے شہر میں اور چھاؤنی میں کل بیک وقت کئی جگہ تلاشی لی۔ مسلوم ہوا ہے کہ یہ تلاشیاں لیٹر بکسوں میں آگ لگانے اور خطوط کو نقصان پہنچانے کے سلسلہ میں کی گئیں۔

انتقادات

پیشوا - درزان ایڈیشن

پیشوا دہلی کا ایک مذہبی، اصلاحی اور ادبی ماہوار رسالہ ہے جس سے ہمارے قارئین کرام اچھی طرح واقف ہیں۔ اس رسالہ کے مالک و ایڈیٹر سید عزیز حسن صاحب بقائی نے اپنی مسلسل پیہم کوششوں سے جو نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اس کا اندازہ رسالہ کی پابندی وقت کے ساتھ باقاعدہ طباعت و اشاعت اور اس کے دلچسپ و مفید مضامین سے کی جا سکتی ہے۔ باوجود اس کے کہ پیشوا ہندوستان کے ماہوار رسائل میں ہر اعتبار سے ایک چوٹی کا رسالہ ہے اس کی قیمت بہت کم ہے یعنی صرف ۲ روپے سالانہ خریداروں سے وصول کیا جاتا ہے اور اسی قیمت میں ایک نہایت ضخیم سالنامہ بھی خریداروں کو بھیجا جاتا ہے ...

کھیتی ...

گناہ کی دیوار ...

بمبئی کا خوفناک فساد اور اس کے اسباب پر ایک نظر

(از مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر)

کانپور کے ہولناک فساد کو گزرے ہوئے ابھی صرف ایک سال کا عرصہ ہوا ہے۔ یہ فساد اپنی نوعیت کے اعتبار سے ہندوستان کے تمام گزشتہ فسادوں سے چونکہ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا اور جس قدر وحشیانہ مظالم کا اظہار کانپور کے فساد میں کیا گیا تھا اور جس قدر جان و مال کا نقصان کانپور میں ہوا تھا اس کو دیکھتے ہوئے یہ خیال تھا ...

وصول کرنے والوں کو چندہ نہ دینے والے کو برا بھلا کہنے کا استحقاق نہ مذہبًا حاصل ہے ... اور نہ اخلاقًا اور کسی غیر مسلم کو سیل کا چندہ دینے پر برا بھلا کہنا نہایت قابل اعتراض کارروائی ہے ...

...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۱ ہجری

علمائے کرام کی مجلس مشاورت

مسودات حج کے متعلق ہماری چند گزارشات

ہمیں یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ اراکین جمعیۃ علمائے ہند اور دیگر علمائے کرام کی ایک نمائندہ مجلس مشاورت ۲۶ مئی کو مراد آباد میں منعقد ہو رہی ہے اور وہ ان مسودات پر غور کرنے کے بعد اپنے آخری فیصلے صادر کرے گی جو مذہبی نقطۂ نگاہ سے نہایت اہم اور ناقابل تردید ہوں گے۔ اراکین جمعیۃ کا یہ بروقت اجتماع ان لوگوں کی زبان ...

ورثا رہا خود حاجی پر نہ ہو۔ حکومت ورثا کے نام نوٹس جاری کرے اور انہیں رقم ادا کرے۔ یہی معاملہ زرامانت کے ساتھ کیا جائے کہ اس طرح نا واقفیت کی حالت میں بہت سے حاجیوں کا جو روپیہ اصل ورثا تک پہنچنے سے رہ جاتا ہے وہ وصول ہو جایا کرے گا ...

جہاز پر کھانا پکانا

...

ٹیکہ اور ٹیبلہ

...

واپسی ٹکٹ اور زرامانت

...

... ۲۵ دن سے گھٹا کر پندرہ دن کر دی گئی ہے وہ اور زیادہ تخفیف چاہتی ہے ... حاجیوں کو اس انتظار کی وجہ سے بہت سخت تکلیف کا سامنا ... نادار ہو جانے کے باعث ان پر ایک ایک لمحہ بھاری ہو جاتا ہے اس لئے یہ مدت زیادہ سے زیادہ ۵ دن ہونی چاہئے اور اس کے بعد جہاز راں کمپنیوں سے کافی ہرجانہ دلوانا چاہئے تاکہ وہ بھی اس نقصان کی وجہ سے مسافری کو محسوس کریں۔ حاجیوں کے پاسپورٹ ... کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے اس کی شدید مخالفت ہونی چاہئے۔ جس طرح آج کل حجاج کے پاسپورٹ پر کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی ہے اسی طرح آئندہ بھی ان پاسپورٹ ... ہونا چاہئے۔ ... کا لفظ بھی ہونا چاہئے کیونکہ حاجیوں کے ... خدمات انجام دے سکتا ہے اور اس کی بار بار خواہش بھی کی گئی ہے۔

حج کمیٹیوں کی ترکیب

بندرگاہوں کی حج کمیٹیوں کے متعلق جو مسودۂ قانون ہے اس میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ کمیٹیوں کی ترکیب کا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں ہماری رائے ...

عہدہ داران و ملازمین

...

ضروری قواعد کی ترتیب و اشاعت

...

معلمین کا مسودۂ قانون

...

فساد بمبئی اور اینگلو انڈین اخبارات

...

... ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جانے کی جو عادت ڈال دی گئی ہے وہ اپنے لئے کوئی دوسری مفید راہ تلاش کرے ... نے قوموں کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ ان اخبارات کی ہرزہ سرائیوں سے متاثر نہیں ہو سکتے وہ جانتے ہیں کہ اقوام عالم کی زندگی میں ایسے واقعات ہمیشہ پیش آتے رہتے ہیں اور ان کے بغیر ترقی کی شاہراہ سے گزرنا غیر ممکن ہے۔

وفاداروں کا انتباہ

صوبہ سرحد کی مجلس مقننہ میں بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے مختلف اراکین نے اس رویہ کے خلاف سخت احتجاج کیا جو سیاسی قیدیوں کے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے خصوصیت کے ساتھ خان بہادر عبد الرحیم صاحب نائب صدر مجلس مقننہ نے جو کچھ کہا وہ قابل توجہ ہے انہوں نے فرمایا کہ

"محض گاندھی جی کے ساتھ جیل میں اچھا سلوک کردینے سے کچھ نہیں ہوگا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تمام قیدیوں کے ساتھ بھی نہایت کا ثبوت دیا جائے جو اس وقت جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں اور جن ..."

...

حوادث و احکام

استفتاء ...

الجواب ...

استفتاء ...

الجواب ...

ضروری گزارش

...

نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا تار وائسرائے ہند کے نام

حج کے متعلق مسودات قانون پر بحث ملتوی کی جائے

مسلمانوں کی رائے معلوم کئے بغیر نتائج خطرناک ہوں گے

مولانا عثمان غنی پھلواری شریف سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار نے ذیل کا تار ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند اور سکریٹری ایجوکیشن ہیلتھ اینڈ لینڈ ڈیپارٹمنٹ کے نام ارسال فرمایا ہے۔

حج کے متعلق جو تین مسودات قانون منتخب کمیٹی میں پیش ہونے والے ہیں مہربانی کر کے ان پر بحث و تمحیص اور غور و فکر کو ملتوی کر دیجئے کیونکہ یہ مسودات قانون پورے طور پر مسلمانوں کی آگاہی کے لئے شائع نہیں کئے گئے ہیں موجودہ حالات میں جب کہ بہترین دماغ کے مسلمان جیلوں میں محبوس ہیں اگر حکومت نے ان مسودات کو بغیر مسلمانوں کی صحیح رائے معلوم کئے پاس کر دیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ثابت ہوں گے۔

بمبئی میں امن و امان قائم ہو گیا

ہلاک شدگان اور مجروحین کے آخری اعداد و شمار

بمبئی ۸ مئی۔ فرقہ وارانہ فساد کے تازہ ترین اعداد و شمار مظہر ہیں کہ کل ۱۶۷۸ آدمی مجروح اور ۱۵۵ ہلاک ہوئے۔ فسادات کے دوران میں بازار کی خراب حالت کی وجہ سے اناج اور دیگر ضروریات زندگی گراں ہوتی جا رہی ہیں۔ اب تقریباً تمام بازار کھل گئے ہیں۔ البتہ سونا چاندی اور زیورات کی دکانیں ہنوز بند ہیں جن لوگوں کو زیادہ نقصان ہوا ہے وہ اپنے مطالبات ایک ماہ کے اندر چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کرفیو آرڈر کی میعاد کل ختم ہو جائے گی۔ اس لئے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے اس میں ایک ہفتہ کی توسیع کر دی ہے۔

دار الحکومت

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کے زیر اہتمام عام جلوس اور جلسہ

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کو قدوائی صاحب کا جواب

بمبئی میں فرقہ وارانہ جنگ کا خاتمہ

شہر میں امن و سکون ڈیڑھ ہزار افراد گرفتار

برطانیہ پر ٹرکی کے ۵۸ دعوے

جنگ عظیم کے دوران میں لگائے ہوئے الزامات کی تحقیقات

ٹرکی کے تمام دعوے خارج کر دئے گئے

مرکزی اور صوبجاتی ذمہ داری کا مطالبہ

تشدد کی حکومت کو ختم کیا جائے

حکومت حجاز اور افغانستان میں دوستانہ معاہدہ

خلافت کمیٹی کے سالانہ انتخاب کا سلسلہ

محض انتخابات کی کارروائی

سرینگر میں ہندوؤں کی شورش

ایک سو اشخاص زخمی ہو گئے

گوجرانوالہ کے قریب خوفناک ڈاکہ

پانچ اشخاص کی ہلاکت متعدد ڈاکو گرفتار

کشمیر میں ۱۲۵ ملازمین کی برطرفی

صدر جمہوریہ جرمنی کے نام والی افغانستان کا تار

دوبارہ انتخاب پر مبارکباد

وزیر ہند پر دعوی کا نوٹس

مقامی سیلف گورنمنٹ پر اعتراض

کرنل کیمرہ اور سریو کشمیر جائیں گے

دہلی کے ایک لیڈر مکس میں پھر آتشزدگی

سرینگر میں کرفیو آرڈر جاری ہونے والا ہے

والی حجاز نے قرض کا مطالبہ نہیں کیا

افواہ بالکل بے بنیاد ہے

بمبئی سے مزید سونے کی روانگی

یوپی میں بموں کے حادثات

ریلوے ٹکٹ اور کاغذات کو جلانے کی سعی

کرایہ میں اضافہ کے خلاف احتجاج

کردستان کے باغیوں کو پھانسی کی سزا

آرڈیننسوں کے اختتام پر مقبوضہ املاک کی واپسی

حکومت بنگال کا فیصلہ

بم بنانے کا سامان برآمد ہوا

سیٹھ رنچھوڑ داس کی موٹر ضبط ہو گئی

مصطفی کمال پاشا کو شریف ترکی کا خطاب

سرحدی کونسل میں حکومت کی متفقہ مخالفت

محکمہ آبکاری کے مطالبہ میں حکومت کی پہلی شکست

اسیران سیاسی کے ساتھ بہتر سلوک کا مطالبہ

روسی سرحد پر جاپانی فوج کی نقل و حرکت

بالشویک روس اور جاپان میں قریبی جنگ کا امکان

ہاربن (منچوریا) ۸ مئی۔ واقعات اس قسم کے پیدا ہو رہے ہیں جن کے پیش نظر روس اور جاپان میں جنگ یقینی خیال کی جاتی ہے۔ جاپانی فوجی چھاؤنی کے تمام کے بعد جو کمان سے منتقل کی گئی ہے جنرل ہونجو جاپانی ڈکٹیریاں پہنچ گئے ہیں اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ جاپانی فوج نے چینی مشرقی ریلوے کی جانب اور دریائے سنگاری کے زیریں حصہ میں قدم بڑھانا شروع کر دیا ہے اور وہ بہت جلد روسی سرحد پر پہنچنے والی ہیں۔

فرقہ وارانہ فساد کا افسوسناک انجام

بریلی کے قریب ہندو اور مسلمانوں کی گرفتاری

جاپان کی جدید وزارت مرتب ہو گئی

شنگھائی میں برطانوی سفیر پر فیر

الہ آباد میں پنڈت مالویہ کی بھو گرفتار

چین میں پانچ طاقتوں کی گول میز کانفرنس

لندن میں زبردست ڈاکہ

جوہری سے دس ہزار کا مال چھین لیا گیا

ریلوے اسٹیشن پر بم پھٹ گیا

ہندوستان میں تبلیغ عیسائیت کیلئے تیاریاں

کتنی فوج کے چار سو نوجوانوں کی آمد

مختلف ممالک کی مالی تحقیقات

مدراس میں اشتراکی پریس کا لسنس منسوخ

حکومت یونان مستعفی ہو گئی

بمبئی کراچی سے چھ ہزار کی ضمانت

پرشیا کی حکومت پر اشتراکیوں کا قبضہ

حکومت ہند کے خزانہ میں نقد روپیہ

موٹر کی دوڑ میں ایک شاہزادہ کی ہلاکت

پرادنشل کانفرنس ممنوع قرار دیدی گئی

بمبئی میں سودیشی اسٹور پر ڈاکہ

بنارس میں ۵۰ لیڈر مکس جلائے گئے

پشاور کے قریب پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

ایک ڈاکو ہلاک دو مجروح

جیل کے سیاسی اسیروں سے گفتگو کرو

مسٹر ٹامسن کا حکومت کو مشورہ

دار العوام میں بمبئی کے فسادات کا ذکر

مردان میں بدیشی کپڑوں پر پکٹنگ

متعدد سرخپوشوں کی گرفتاری

لنکاشائر کے تمام کارخانوں میں ہڑتال

ڈیڑھ لاکھ مزدوروں کا فیصلہ

سرحد میں اب کتنے کارکن گرفتار ہیں؟

پشاور میں ایک ہزار مکان جل گئے

مسٹر ڈی ولیرا کا برطانیہ سے استفسار

حجاج کی شکایات کا ازالہ

وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو قتل کرنے کی سازش

براتوں پر کانگریس کی طرف سے پکٹنگ

کمشنر اجمیر کے حملہ آور کو ۱۰ سال کی سزا

کراچی کی درآمد میں ۵۰ لاکھ کا خسارہ

لنکاشائر اور ہندوستان کا قطع تعلق
انگلستان کو ایک نئے بازار کی ضرورت

لنکاشائر کی صنعت پارچہ بافی میں اس وقت جو بحران پیدا ہو گئی ہے اس کی وجہ بڑی حد تک ہندوستان کے سیاسی حالات ہیں۔

سوت کی درآمد میں کمی

جدہ سے حاجیوں کے چھٹے جہاز کی روانگی

جمعیۃ مقننہ کا آئندہ اجلاس
ستمبر اکتوبر میں توقع

ہج کے مسودات

دو اسلامی سلطنتیں شاہراہ ترقی پر
افغانستان و ایران میں اصلاحات کا نیا دور

یونیورسٹی کی تجویز

ریل اور ہوائی جہاز میں ٹیلیفون کا سلسلہ
سائنس کی حیرت انگیز ایجاد

لارڈ لوتھین ولایت پہنچ گئے
رپورٹ جون میں شائع ہوگی

رضاکاروں کو کام کرنے کی ممانعت
پولیس کمشنر کا اعلان

کنوؤں میں زہریلی گیس
دو آدمی ہلاک ہو گئے

بنک ہیتی کا اظہار
ڈاکٹر ٹیگور نے طرفین سے اپیل کی ہے

دربار کشمیر میں ہندوؤں کا وفد
ڈاکٹر مونجے کو کورا جواب

ڈاکوؤں کی طرف سے فیر

بمبئی کا خوفناک فساد اور اس کے اسباب پر ایک نظر
(بسلسلہ صفحہ ۱)

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

اب کے محرم میں کیا ہوگا!
اسلامی معاشرت
منیجر رسالہ پیشوا دہلی

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب
پنڈت جوتش کار یالہ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

اسلامیہ ہائی اسکول اتمان زئی کو برباد کرنے کی کوشش
کیا حکومت کے نزدیک اسلامی تعلیم دینا جرم ہے؟
مولانا شوکت علی صاحب کی سرحدی مسلمانوں سے ہمدردی

سرحد شریعت کمیٹی کا پروگرام
ہر قصبہ و گاؤں میں شرعی کمیٹیوں کا قیام

فرانٹیر پراونشل جمعیۃ العلماء کی شریعت سب کمیٹی کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد صاحب منعقد ہوا۔

محمد اللہ بخش ضیاء سکریٹری فرانٹیر پراونشل جمعیۃ العلماء
(شعبہ تحفظ ناموس شریعت)

سیرۃ کمیٹی کا ضروری اعلان

اب کوئی خضاب نہ لگائیے
منیجر مفید عام دواخانہ نمبر ۲۴ دربھنگہ (بہار)

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں
محمد حیدر شریف مہتمم امداد المعارف مدرسہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد دکن

مقویات سرتاج عالم
ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ایک منٹ میں آئیس کریم
امریکہ پر ہندوستان کی فتح
امریکہ کو فخر تھا کہ اس کی ایجاد کردہ مشین آئس کریم پانچ منٹ میں برف جما دیتی ہے لیکن مسٹر شمسی مکینکل انجینئر جرمنی کی حیرت انگیز مشین نے امریکہ کی مشین کو شکست دیدی۔
شمسی صاحب کی ایجاد کردہ مشین صرف ایک منٹ میں برف تیار کر دیتی ہے اس مشین کو ایک بچہ بھی بآسانی استعمال کر سکتا ہے
دنیا میں اس سے جلدی برف جمانے والی کوئی مشین نہیں ہے۔
ایم۔ اے۔ مجید محلہ بلیماران دہلی

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی
طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔
درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے
ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

اکسیر جذام

یہ وہ نسخہ ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بہ خیال فائدہ عام کے مشتہر کیا ہے۔ جذام کو مرض جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہوگئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں چار چھ مہینہ میں صحت کلی ہوجاتی ہے اگر تھوڑا سا خلل آیا ہے تو ہفتہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے۔ قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ دوملد

بواسیر وذیابطیس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول و پیکنگ کیلئے ۸ روانہ کریں یا ہم کا وی پی طلب فرمائیں

حافظ اقبال حسین بھیٹیاہی بھاگلپور

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی نہایت قدر اور بھروسہ کی چیز ہے جس کا بار بار تجربہ کیا جاچکا ہے بلاقید طرز مذہب استعمال کیا جاتا ہے یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے تو جسم کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوشرنگ بناتا ہے بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال وجگر بڑھ جانے کو مفید ثابت ہوا ہے ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ شربت بغیر پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہئے قیمت فی شیشی عہ مکمل فہرست جس میں ساٹھ سے زائد مجربات درج ہیں معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے۔

پتہ: منیجر ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

مرقع علم و فن کا آئینہ یعنی ہوں تجارت کا عصا مفلس کے حق میں اور غنی کو عیش کا نقشا

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ

دلربا

کا مسلسل مطالعہ ہے۔ امیروں کی دل لگی غریب کی روٹی، بے روزگاروں کا سہارا اور کاروباری اشخاص کی ترقی کا زبردست رہبر ہے رسالہ نہ چندہ تین روپے دسے (۳) فی پرچہ پانچ آنہ۔

نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بلاارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب آلہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب آلہی سے خوف دلاکر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بناء پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کررہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائینگی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی اور ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عتہ/ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئے۔

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت، مرد بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھکر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/) مجلد چرم نقرہ عار علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلےٰ سفید کاغذ حاشیہ دار تے قسم دوم حاشیہ دار عہ/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵	دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق یکم جون سنہ ۱۹۳۲ء	نمبر ۳۸

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

ایران کی فتح میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کارنامہ

یزدجرد کے دربار میں اسلامی سفراء کی ہیبت

شاہ ایران کی گستاخی اور شجاعان اسلام کی بے باکی

اسلام کے داعی برحق نے جن مشکلات و تکالیف میں کشت اسلام کی آبیاری کی اس کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جن کو تاریخ اور سیر کی کتابوں سے واقفیت ہے۔ لیکن ان بے سروسامانیوں کے باوجود اس کامل انسان نے علیم و خبیر خدا سے اطلاع پاکر تمام موافقین و مخالفین کو مطلع کردیا تھا کہ گو آج ہم اسلام کی خاطر ہر طرح پریشان ہیں مگر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ یہی بے کس و بے بس لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے مالک ہونگے اور اسلام اپنی پوری تابناکی کے ساتھ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت تحدی اور پورے یقین کے ساتھ فرمایا:

اذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ واذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ یعنی جب قیصر ہلاک کیا جائے گا تو اس کے بعد کوئی دوسرا قیصر نہ ہوگا اور جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد اور کسریٰ نہ ہوگا۔ یہ الفاظ مبارک اس وقت زبان سے نکلے تھے جب غیر تو غیر خود اپنوں کو بھی اس فتح مبین کا گمان تک نہ تھا لیکن خدائے علیم و خبیر نے اسلام کا بول بالا کیا اور جو الفاظ سرور محبوب پیغمبر کی زبان وحی ترجمان سے نکلے تھے انکو لفظ بلفظ پورا کرکے دکھلایا۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ایران کی فتح

حضرت شہرتاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا بیان اقتراً اقتصادگذشتہ اشاعت میں شائع ہوچکا ہے۔ آنحضرت صلعم کے انتقال کے بعد آپ خلیفہ دوم مقرر ہوئے اور زمانے اسلام اور ملک کی ترقی کیلئے آپ نے جو کام انجام دیا تمام تیارت پیروان اسلام کیلئے زندگی بخش اور مفید تابت ہوتے رہیں گے۔ مملکت عجم میں ایران کی فتح کا سہرا تنہا جناب فاروق کے سر ہے جنہوں نے اپنی بے نظیر تدبیر جہانبانی سے چند نفوس کی امداد سے تخت کسریٰ کو الٹ دیا اور اس کا ایسا خاتمہ کیا کہ سوائے تاریخ کے اسکا کوئی نشان بھی نہیں ملتا۔

جنگ قادسیہ

ایرانیوں سے بیویب کے مقام پر جو جنگ ہوئی تھی اس کا ابھی خاطر خواہ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ اس دوران میں اسلامی لشکر کے سپہ سالار سعد بن ابی وقاص کو شراف کے مقام پر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فرمان ملا جس میں سپہ سالار کو دربار خلافت سے ہدایت کی گئی کہ وہ شراف سے آگے بڑھکر قادسیہ میں قیام کریں اور وہاں اس طرح مورچے جمائیں کہ سامنے عجم کی زمین اور پشت پر عرب کے پہاڑ ہوں تاکہ فتح کی صورت میں اسلامی لشکر جہاں تک چاہے بڑھتا چلا جائے اور دوسری صورت میں ہٹ کر پہاڑوں کی پناہ میں آسکے۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص (سپہ سالار) اس فرمان کے ملتے ہی قادسیہ پہونچ گئے۔ اور تمام حالات سے دربار خلافت کو اطلاع دیدی۔

یزدگرد کے دربار میں اسلامی سفراء

جناب عمر فاروق نے جواب دیا کہ جنگ کرنے سے پہلے ہمارا فرض ہے کہ مخالف پر اتمام حجت کردی جائے تاکہ اس کو کوئی عذر باقی نہ رہے ... ایرانی دربار میں جائیں اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دلائیں۔ چنانچہ حضرت سعد نے سرداران قبائل میں سے چودہ اشخاص منتخب کئے جو مختلف صفات کے لحاظ سے تمام عرب کا نچوڑ تھے یہ تمام لوگ ساسانیوں کے پایہ تخت مدائن کو روانہ ہوگئے اور سفراء گھوڑے اڑاتے ہوئے مقام مقصود کو پہونچ گئے۔ یہ لوگ آستانہ سلطنت کے قریب پہونچکر ٹھہرگئے۔ ان کی ظاہری صورت یہ تھی کہ گھوڑوں پر زین اور ہاتھوں میں اسلحہ تک نہ تھے لیکن بے باکی شجاعت و بسالت اور رعب و داب انکے چہروں سے ٹپکا پڑتا تھا۔ گھوڑے رانوں سے نکلے جاتے تھے اور ٹاپوں کی آواز یزدگرد کے کانوں تک پہونچتی تھی یزدگرد نے دریافت کیا کہ کیسی آواز ہے۔ اسکو بتایا گیا کہ اسلام کے سفیر آرہے ہیں یہ سن کر یزدگرد نے بڑے تزک و احتشام سے دربار سجایا اور سفراء کو طلب کیا۔ یہ لوگ عربی جبے پہنے ہوئے اور کندھوں پر یمنی چادریں ڈالے اور ہاتوں میں کوڑے لئے ہوئے دربار میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد یزدگرد اور سفراء اسلام میں ذیل کی گفتگو ہوئی۔

یزدگرد۔ تم اس ملک میں کیوں آئے ہو؟ کیا تمہارے سر پر موت منڈلا رہی ہے؟

نعمان بن مقرن۔ (امیر وفد) نے سب سے پہلے اسلام کے فضائل اور حالات بیان کئے اور پھر کہا کہ ہم تمہارے سامنے صرف دو چیزیں لائے ہیں جزیہ یا تلوار۔

یزدگرد۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ دنیا میں تم سب سے زیادہ ذلیل اور بدبخت ہو۔ تم جب ہم سے سرکشی کرتے تھے تو سرحد کے لوگوں کو تمہارے استیصال کا حکم دیدیا جاتا تھا اور وہ تمہارا بل نکال دیتے تھے؟

یزدگرد کو دنداں شکن جواب

مغیرہ ابن زرارہ۔ یہ سچ ہے کہ ہم بدبخت اور گمراہ تھے۔ آپس میں لڑتے تھے۔ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر بھیجا جو حسب و نسب میں ہم سے ممتاز تھا ... جو لوگ اسلام قبول کریں وہ تمام حقوق میں تمہارے برابر ہیں۔ جو انکار کریں اور جزیہ دیں وہ اسلام کی حمایت میں ہیں جن کو دونوں باتوں سے انکار ہو ان کے لئے تلوار ہے۔

یزدگرد۔ (غصہ سے بے تاب ہوکر) اگر سفیروں کا قتل جائز ہوتا تو تم سب ابھی قتل کردیے جاتے۔ یہ کہکر مٹی کی ایک بوری منگوائی اور کہا تم میں سب سے معزز کون ہے؟ عاصم ابن عمرو نے بڑھکر کہا "میں"، ملازموں نے ٹوکرا ان کے سر پر رکھدیا۔ یہ لوگ گھوڑے پر مٹی کی بوری رکھکر حضرت سعد کے پاس پہونچے اور کہا فتح مبارک ہو۔ دشمن نے اپنی زمین خود ہمارے سپرد کردی اور یہ کہکر مٹی کی طرف اشارہ کیا۔

چنانچہ یہی ہوا کہ قادسیہ کی جنگ پورے زور پر ہوئی اور چند ہی روز میں غلامان اسلام نے سارے ایران کو فتح کرکے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ کو پورا کرکے دکھا دیا۔

طوطے کو انگریزی سے نفرت

ڈاکٹر (امریکہ) کے چڑیا خانے میں طوطوں پر یہ تجربہ کرکے دیکھا گیا کہ آیا وہ انگریزی زبان آسانی کے ساتھ سیکھ سکتے ہیں یا نہیں لیکن ان تجربوں کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ جرمنی اور انگریزی زبان کو طوطا پسند نہیں کرتا اسے یہ زبانیں بہت مشکل معلوم ہوتی ہیں۔ چڑیا خانہ کے اکثر طوطے انگریزی نہیں بولتے بلکہ اس کے برخلاف ہسپانوی زبان خوب بول لیتے ہیں۔ چڑیا خانہ کی سیر کو جرمنی امریکہ اور ہسپانیہ کے سیاح آتے ہیں لیکن طوطے ان کی گفتگو سے صرف ہسپانوی الفاظ چن لیتے ہیں۔ مایل پیاسو میں ایک طوطے نے جرمنی اور ہسپانوی سیکھ لی ہے لیکن انگریزی شاذ و نادر ہی بولتا ہے۔

دنیا کی سب سے بڑی عمارت

بوسٹن میں ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کی جارہی ہے جو دنیا کی سب سے بڑی عمارت کہی جاسکتی ہے اس عمارت میں مستقل طور پر ۲۵۰۰۰ آدمی قیام کریں گے یعنی تقریباً ایک شہر کی آبادی کے برابر ہے۔ (وطن)

معاصرین کے افکار و آراء

سودیشی ڈے (مدینہ)

پنڈت مالوی نے الہ آباد سے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ ۲۹ مئی کو سودیشی ڈے منایا جائے۔ اعلان کا ماحصل یہ ہے کہ "سودیشی سنگھ" اور "ہندوستانی خرید و لیگ" کا جس جوش و ہمدردی سے خیر مقدم کیا گیا ہے وہ نہایت قابل اطمینان ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان اس معاملہ میں ہم آہنگ ہے۔ ہندوستان کی اقتصادی نجات کے لئے سب سے ضروری شے یہ ہے کہ ہر ہندوستانی سودیشی مصنوعات کا استعمال کرے۔ خود برطانیہ میں بھی ایک تحریک شروع کی گئی ہے جس کا نام ہے "برطانی اشیاء خریدو اور برطانی اشیاء بیچو"۔ اس تحریک پر جس بے ساختہ پن اور بے تحاشا پن کے ساتھ برطانیہ میں عمل ہورہا ہے اس کے سامنے ہندوستان کی سودیشی تحریک بالکل بے حقیقت ہے۔ لہٰذا ہندوستان کے باشندوں کو متحد ہوکر وطنی مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے زبردست جد و جہد کرنی چاہئے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ۲۹ مئی کو ایک ملک گیر سودیشی ڈے منایا جائے۔ یہ پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۱) باشندگان ہندوستان سے سودیشی استعمال کرنے کا عہد لیا جائے۔

(۲) لوگوں کے گھروں پر پھر کر سودیشی خریدو لیگ اور سودیشی سنگھ کا ممبر بنایا جائے۔

(۳) تیسرے پہر ایک جلوس نکالا جائے جس میں صرف کھدر اور سودیشی استعمال کیا جائے۔

(۴) جلوس کے بعد جلسہ عام کیا جائے۔ جس میں سودیشی پر تقریریں کی جائیں۔

(۵) جہاں سنگھا در لیگ کی کوئی شاخ نہ ہو وہاں اسے قائم کیا جائے۔

(۶) کوئی ہڑتال نہ کی جائے۔ صرف ۵ بجے پروگرام کی تکمیل کے لئے دکانیں بند کی جائیں۔

مذکورہ بالا پروگرام سے کسی کو اتفاق ہو یا اختلاف لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کی اقتصادی نجات کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ وطن کی مصنوعات کو فروغ دیا جائے۔ اس وقت ملک میں ہر قسم کی ضروریات مہیا ہونے لگی ہیں اگر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تو بہت جلد وہ غیر ملکی کارخانوں کے مال کا مقابلہ کرنے لگیں گی۔ ہندوستان کی تحریک سیاسی میں صرف سودیشی ایسا پروگرام ہے جس پر نہ حکومت کو اعتراض ہے نہ ہندوستان کی کسی جماعت کو اس سے اختلاف۔ بالخصوص مسلمانوں کی تمام جماعتیں اس پر بالکل متفق ہیں، اور کوئی شخص سودیشی ڈے کی تقریبات میں شریک ہو یا نہ ہو۔ بہرحال اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو شخص ملت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا چاہتا ہے اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ مسلمانوں کو سودیشی بیوپار بند کرنے کی کوشش کرے۔

مظلوم مسلمان! (ہمدم)

یہ بات نہیں ہے کہ مسلمان بالکل نالائق ہیں، اس لئے انہیں کہیں نوکری نہیں ملتی۔ بلکہ یہ واقعہ ہے، اور نہایت شرمناک واقعہ کہ مسلمانوں کے خلاف ایک طرح کی سازش پھیلی ہوئی ہے۔ اس سازش کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو کہیں نوکری ملنے نہ پائے سازش کرنے والوں کو معلوم ہے کہ مسلمان، سرمایہ نہیں رکھتے اس لئے آزاد کاروبار ان کے لئے بہت مشکل ہے۔ پیٹ پالنے اور معیشت درست کرنے کا دوسرا ذریعہ ملازمتیں ہیں۔ اگر یہ ذریعہ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین لیا جائے تو انہیں لازمی طور پر بھوکوں مرنا اور تدریجاً فنا ہوجانا پڑے گا چنانچہ نہایت شرارت اور سنگدلی کے ساتھ کوشش کی گئی ہے کہ مسلمان سرکاری اور غیر سرکاری دفتروں میں گھسنے نہ پائیں اسی قدر نہیں۔ بلکہ یہ پروپیگنڈا بھی کیا گیا ہے کہ مسلمان نااہل اور ناقابل اعتماد ہوتے ہیں پھر وہ پروپیگنڈا کامیاب ہوچکا ہے اور عام طور پر اسے مسلّم حقیقت کے طور پر مان لیا گیا ہے!

لیکن مسلمانوں کی اس مظلومی و بے بسی کی تمام ذمہ داری، غیر مسلموں پر ہی نہیں ہے؟ غیر مسلم اگر مسلمانوں سے اور بھی زیادہ برا سلوک کریں تو تعجب انگیز نہیں۔ لیکن اصلی رونا خود مسلمانوں کا ہے جو پوری بے دردی کے ساتھ اپنے بھائیوں کی حق تلفی کرتے ...

اور گلا کاٹنے میں بے باک ہوچکے ہیں۔

مذکورہ بالا کمپنیوں کا شکوہ کیوں کریں جبکہ وہ غیر مسلموں کی بنائی ہوئی ہیں اور مسلمانوں کا بائیکاٹ کردینے میں ان کا دستور رفاقت نہیں ہے۔ البتہ شکایت مسلمان تاجروں اور کارباریوں کی ہے .... جو خود بھی اپنے دفتروں میں مسلمانوں پر ہندو ملازموں کو ترجیح دیتے ہیں۔ کلکتہ کے بڑے مسلمان تاجروں کے دفتروں کی اگر جانچ کی جائے تو معلوم ہوجائے گا کہ ان میں مسلمان کلرکوں اور خزانچیوں کی تعداد، غیر مسلم کاروباریوں اور کمپنیوں کے مسلمان ملازموں سے زیادہ نہیں ہے۔ خود مسلمانوں کا اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ جب یہ برتاؤ ہے تو غیر مسلموں کا گلہ ہم کس منہ سے کریں!

سب سے زیادہ حیرت انگیز روش ان مسلمان حضرات کی ہے جو خود بے روزگار ہونے کی حالت میں تو مسلمانوں کی مظلومیت پر شب و روز ماتم کرتے اور ہندوؤں اور دوسرے غیر مسلموں کے تعصب و ظلم کی فریادوں سے آسمان سر پر اٹھائے رہتے ہیں، مگر جونہی انہیں کہیں ... نوکری مل جاتی ہے وہ اس طرح خاموش ہوجاتے ہیں گویا مسلمانوں پر کبھی کوئی ظلم ہوا ہی نہیں۔

مسلم باشندگان بمبئی کے نام (تاج)

آگئے بازار میں جھنڈے کو لہراتے ہوئے!
اک پرانا مرثیہ آواز سے گاتے ہوئے!
بھیک مانگی ہندوؤں سے نام پر اسلام کے!
شرم تو آئی نہ ہوگی ہاتھ پھیلاتے ہوئے!؟

جیل کی سختیاں (ملت)

جیل میں سیاسی قیدیوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا جاتا ہے ان کے متعلق بعض اوقات مکتہ چینی حکومت کے لئے بہت ناگوار ہوتی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ چھوٹی چھوٹی شکایات ہیں جن کی طرف حکومت کی عدم توجہی سے لوگوں میں شدید بے چینی اور بے اطمینانی پیدا ہوجاتی ہے۔ بمبئی کے جیلوں میں عورتوں کے ساتھ خصوصاً ان قیدیوں کے ساتھ جو "سی" کلاس میں ہیں جو سلوک کے متعلق مس میرا بہن اور مس پیٹل بہن ... نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ ان عورتوں کو جن کے ساتھ جیل میں شیرخوار بچے ہیں۔ بچھانے کے لئے سرکار کی طرف سے کافی بستر ملتا ہے اور نہ انہیں اپنے گھر سے منگانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اسی طرح ملاقات کے وقت قیدی ماؤں کو بعض اوقات اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے اچھی طرح ملنے نہیں دیا جاتا۔ حکومت بمبئی کی طرف سے ابھی تک ان شکایات کی کوئی تردید نہیں ہوئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت ان کی طرف توجہ کرے گی اور ان کو رفع کرکے لوگوں میں اعتماد اور اطمینان پیدا کرے گی۔

زن مرید امریکہ (سچ)

"امریکہ کی نوعمر خواتین جانتی ہی نہیں کہ حقیقۃً عشق و محبت کسے کہتے ہیں ... ان کو ایسے شوہر کی، جو ۱۰ ہزار ڈالر کی آمدنی رکھتا ہو، اور ساتھ ہی مطیع و فرمانبردار بھی ایسا ہو کہ بیوی کے لئے پلیٹیں صاف کرکر دیا کرے۔ امریکی تمدن میں مصیبت یہ آن پڑی ہے کہ عورتوں نے مردوں کو تماشا بنا رکھا ہے ایسے زن مریدوں کا تمدن نہیں سکھایا گیا ... مشرق کی حرم سرامیں رہنا گوارا کرلوں گی لیکن یہ نہ گوارا کروں گی کہ ایسے مردوں کے درمیان رہوں۔" (ڈیلی ٹیلیگراف، لندن۔ ۲۱ مارچ ۳۲ء)

یہ ایک تعلیم یافتہ فرنچ خاتون کی تقریر کا اقتباس ہے۔ انکا نام مس کرسچن فور فیر ہے یہ دو سال تک امریکہ میں رہ کر واپس آئی ہیں، اور تقریر پیرس کے ایک مشہور کلب کے ...

... ساتھ فرمائی ہے۔ الرجال قوامون علی النساء (مرد عورتوں کے حاکم و متکفل ہیں) کے قانون خداوندی پر طعن کرنے والوں کے کان اس تقریر کو سن رہے ہیں۔

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری مشہدی بیبوی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ لسوار۔ سرکہ انگوری۔ چار مغز۔ اصلی میوہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ موخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ

حوادث و احکام

× استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میت زید کے دو حقیقی بھائی اور ایک لڑکی ہے۔ میت کی کچھ زمین اور گھر اور بیت ... بھی والدہ موصوف کے وفات کے چند روز پیشتر میت کو بیہوشی طاری تھی ایسی حالت میں میت موصوف کی لڑکی نے تمام مذکورہ زمین اور گھر کا ہبہ نامہ لکھا کر میت موصوف کے انگوٹھے کا نشان لیکر اپنے نام ہبہ کر کے سرکار میں رجسٹری بھی کرالی ہے ... لہذا میت مذکور کے دو حقیقی بھائی اور ایک لڑکی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور مذکورہ ہبہ فسخ ہو گا یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

...

وفاداری بشرط استواری

مسلمانوں نے آپس میں شیر و شکر ہو کر اپنے اتحاد و اتفاق کا بہترین نمونہ پیش کر دیا تو ہم یقین کرتے ہیں کہ مفسدین کی کوششیں تمام ملک میں ناکام ہو سکیں گی ... کی تقلید کی جائے گی۔

اس دوران میں کہ نام نہاد مسلم کانفرنس وزیر اعظم کے آئندہ اعلان پر نظریں جمائے بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اپنے مطالبات کی منظوری کا انتظار کرنے میں مصروف ہے۔ خود ہندوستان کے اندر جو واقعات پیش آرہے ہیں وہ صاف بتاتے ہیں کہ ہوا کا رخ کس طرف ہو گا صوبہ سرحد کو جو اصلاحات ملیں اور عملاً ان کا جو نتیجہ ظاہر ہوا ہے سب کے سامنے ہے اور محتاج تشریح نہیں، پھر اس کے بعد فرنچائز کمیٹی کی سفارشات کے متعلق سر یعقوب نے جو بیان دیا وہ بھی شائع ہو چکا ہے اور وفاداران ازلی کی مایوسی کا اعلان کر چکا ہے، اب یہی معلوم ہوا ہے کہ علیحدگی سندھ کے لئے جو کانفرنس منعقد کی گئی تھی اس نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے کہ سندھ کو علیحدہ صوبہ نہیں بنایا جا سکتا ...

۱۰ جون کے مظاہرے

...

حج کے متعلق مسودات قانون
(سلسلہ صفحہ ۲)

(ح) جہازوں کے کرایہ میں تخفیف کے متعلق حج تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر پوری توجہ نہیں کی گئی ہے۔

(ط) حج تحقیقاتی کمیٹی کی دیگر راحت رساں اور مفید سفارشات کو قانونی شکل نہیں دی گئی ہے۔

(ی) جہاز پر طبی انتظامات کے سلسلہ میں مسلمان ڈاکٹر اور مسلمان طبیب اور مسلمان لائق دایہ اور زنانہ غسال وغسالہ کے تقرر کو لازمی نہیں کیا گیا ہے۔

(یا) حاجیوں کی جمع شدہ امانت یا ٹکٹ کی قیمت کو حجاج کے واپس نہ ہونے کی صورت میں ان کو یا ان کے ورثا کو واپس نہ کرنے کی ذمہ داری نہیں لی گئی ہے بلکہ وصول کرنے کی مشکلات میں اور اگر ان کے ورثہ کو مبتلا کر دیا گیا ہے۔

[نوٹ: ...]

جمعیۃ علمائے ہند کی بروقت رہنمائی
مسلم اراکین جمعیۃ مقننہ کو تنبیہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کا اجلاس جس کے متعلق ہم نے گزشتہ اشاعت میں ناظرین کرام کو اطلاع دی تھی ۲۶، ۲۷ مئی کو بمقام مراد آباد منعقد ہو چکا ہے اجلاس نے حج کے متعلق مسودات قانون پر غور کرنے کے بعد جو قرار داد منظور کی ہے اسے ہم تفصیل کے ساتھ کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں۔ اب جبکہ یہ قرار داد مسلمانوں ...

جو ہر طرح قابل نفرت و ملامت ہے۔

ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر حکومت نے ان مسودات کو اپنی موجودہ شکل میں جمعیۃ مقننہ سے منظور کرا کے نافذ کر دیا تو وہ مسلمانوں کے مذہب میں ایک جدید مداخلت کا اقدام کرے گی ...

مسلم اراکین کے لئے راہ عمل

...

حکومت کا رویہ

...

صحیح نمائندگی کی ضرورت

لیکن ہمیں امید ہے کہ مسلم اراکین ایسی خطرناک غلطی نہ کریں گے اور مجلس مقننہ میں مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کر کے ان کے مذہبی احساسات کو پامال نہ ہونے دیں گے۔ جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت نے جو بروقت رہنمائی کی ہے اس سے فائدہ اٹھانا یا اسے اپنے لئے اور زیادہ مفید بنانا اس وقت مسلم اراکین کے اختیار میں ہے انہوں نے اگر صحیح راستہ کو چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کیا تو وہ قوم کے سامنے جوابدہ ہوں گے اور ان کی اس غلط روی سے حجاج کو جو نقصان پہنچے گا وہ ناقابل تلافی ہو گا۔

فیصلہ کی اہمیت

...

مداخلت فی الدین

تینوں مسودات قانون پر بحث کرنے کے بعد مجلس مشاورت نے جو آخری نتیجہ اخذ کیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"ان تمام وجوہ مذکورہ بالا کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس مجلس کے نزدیک ہر سہ مسودات قانون مسلمانوں کے لئے کسی طرح قابل قبول نہیں ہیں اور حجاج کے اعتبار سے حجاج کے لئے مفید ہونے کے بجائے مذہبی مداخلت کا باعث ہیں"

بمبئی میں پھر فساد

ہمارے لئے یہ خبر انتہائی افسوسناک ہے کہ ان خونریز فسادات کے بعد جنہوں نے بمبئی کو پہلے ہی تباہ و برباد کر دیا تھا اب پھر وہاں فساد ہو گیا اور ... آدمی مقتول اور متعدد مجروح ہوئے۔ اس خبر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک وہاں صورت حال بہتر حاصل نہیں ہوا ہے ...

دہلی میں مساعی امن

دہلی کے ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی وہ مساعی ہر طرح قابل تحسین و آفرین ہیں جو اس نے گذشتہ چند یوم میں قیام امن کے لئے کی ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بورڈ کی ان مساعی کو جمعیۃ علمائے ہند اور کانگریس منظر استحسان دیکھتی ہے اور ان جماعتوں کے کارکن بورڈ کی ہر امداد کے لئے آمادہ ہیں ...

حج کے متعلق مسودات قانون
جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کا فیصلہ

ارکان جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند و دیگر اہل علم و اہل الرائے حضرات کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۶ و ۲۷ مئی ۱۹۳۲ء کو بمقام مراد آباد زیر صدارت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی منعقد ہوا۔ شرکائے اجلاس میں سے حسب ذیل حضرات قابل ذکر ہیں۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ مولانا عبدالرحمن صاحب۔ مولانا محمد نعیم صاحب ... مولانا محمد صادق صاحب ... مولانا عبدالحق صاحب مدنی ...

قرارداد

...

(س) اگر بیکٹو افیسر و دیگر ملازمین کی تقرری لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ہوگی اور اس صورت میں وہ پورٹ حج کمیٹی کے کنٹرول میں مشکل سے رہ سکیں گے اور غریب حجاج کو ان سے کوئی نفع پہونچنے کی بہت کم توقع ہے۔

(ح) پورٹ حج کمیٹیوں کو مسودہ قانون میں کوئی ایسا اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ اگر جہاز ران کمپنیوں کے مالک یا ملازمین جہاز حجاج کو کوئی تکلیف پہونچائیں تو وہ ان کے خلاف موثر کارروائی کر سکیں ...

کسی زائر کے لئے کوئی ہدایت بلا لائسنس دیں گے وہ سب مجرم ہوں گے۔

(ب) مطوفین اور معلمین حجاز جو بسا اوقات قدیم حجاج سے ملاقات اور طلب امانت کیلئے آتے ہیں اور جو کبھی دوسرے لوگوں کو حج کی ترغیب بھی دیتے ہیں اور رہنمائی بھی کرتے ہیں ان سب کے لائسنس کا لزوم ایک ناجائز بار ڈالنے کے علاوہ بہت سے کار خیر بند ہونے کا باعث ہوگا۔

(ج) حج کی ترغیب اور حجاج کی رہنمائی ایک دینی خدمت ہے اس پر لائسنس کا لزوم مذہبی آزادی کے منافی ہے اس لئے صریحاً اسلام میں بے جا مداخلت ہوگی۔

اور

(۲) سودہ حج کمیٹی اپنی موجودہ شکل میں قطعاً غیر مفید اور بالکل ناقابل برداشت ہے کیونکہ

(الف) حج کمیٹی کی ترکیب ایسی رکھی گئی ہے جس پر سرکاری حیثیت غالب ہے اور اس کمیٹی پر نہ پبلک کا اعتماد ہو سکتا ہے اور نہ حجاج کو فائدہ پہونچنے کی کوئی توقع ہو سکتی ہے۔

(ب) پورٹ حج کمیٹی کے ۱۹ ارکان میں کورم ۵ رکھا گیا ہے اور پانچ ہی سرکاری عہدیدار ممبر تجویز کئے گئے ہیں جس کے معنی یہ ہوئے کہ اگر ۵ سرکاری ملازمین ہی جو چاہیں حج کمیٹی کے نام سے کر لیں تو جائز ہو جائے۔

(ج) لوکل گورنمنٹ اور گورنر جنرل با اجلاس کونسل کو اس مسودہ قانون میں اتنے وسیع اختیارات دئے گئے ہیں کہ جب وہ چاہیں حج کمیٹی کو دو ترمیم قواعد کے ذریعہ کسی غیر مفید اور ناقابل برداشت شکل میں تبدیل کر دیں۔

(د) اراکین کے انتخاب اور کوآپشن (مزید اراکین کو اپنے اندر شامل کرنا) کے متعلق بھی قواعد و ضوابط بنانے کا اختیار محض لوکل گورنمنٹ کو دیدیا گیا ہے جس میں آزاد مسلمانوں کی رائے کو دخل نہ ہوگا۔

(ہ) کمیٹیوں کے اہم امور کے متعلق قواعد سازی کا اختیار کلی لوکل گورنمنٹ کو دیا گیا ہے جس میں مسلمانوں کی رائے عامہ کو کوئی دخل نہ ہوگا اس حیثیت سے ان قواعد کے ماتحت جو کمیٹی بھی ہوگی کسی طرح قابل اعتماد ...

(باقی سلسلہ پر ملاحظہ فرمائیے)

یوم حج

۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو مسودات قانون حج کے خلاف تمام ہندوستان میں مظاہرہ کیا جائے جس کے متعلق ضروری ہدایات اور پروگرام مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند دہلی سے شائع کیا جائے گا۔

(حضرت مولانا) ابوالمحاسن محمد سجاد

تو ایسی قانونی پورٹ حج کمیٹیوں سے حجاج کو کوئی نفع پہونچنے کی امید نہیں

...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

اطالوی باشندوں کی زندگی کی اصلاح طلب ہے
پیدائش کی کمی پر مسولینی کا احتجاج

مسولینی جن کو اٹلی کا آہنی انسان کہا جاتا ہے انہوں نے اٹلی کے اطباء سے درخواست کی ہے کہ وہ عورتوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائیں ...

وائنا میں خودکشی کو روکنے والی انجمن
خودکشی کرنے والوں میں عشاق کی کثرت

... جانیں بچائیں۔ یہ انجمن خودکشی کرنے والوں سے درخواست کرتی رہتی ہے کہ وہ پوری آزادی کے ساتھ اور حالات کو مخفی رکھنے کی ضمانت پر انجمن کے مرکز میں آکر ارکان سے ملاقات کریں۔ یہاں تک کہ اگر بحث وتفتیش کے بعد بھی ان کے ارادہ میں کوئی تغیر واقع نہ ہو اور وہ خودکشی پر آمادہ ہو جائیں تو ان کے اس آخری فیصلہ میں پولیس بھی مداخلت نہیں کرے گی ... اس انجمن کے نتائج امید افزا ثابت ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ ستر فیصدی جانوں کو تلف ہونے سے بچا لیا گیا ہے۔

خودکشی کرنے والے جو لوگ اس انجمن میں آئے ان میں فاقہ کش اور تہی مایہ ہی نہ تھے بلکہ اکثر وہ مرفہ الحال لوگ تھے جو عشق و محبت کے سلسلہ میں خودکشی کرنے پر آمادہ تھے۔

اسپین میں "ہفتہ کتب"

اشاعت کتب اور لٹریچر کی ترقی کے لئے میڈرڈ (دارالسلطنت اسپین) اور بڑے بڑے قصبات میں سالانہ پروپیگنڈا کیا گیا اور سات روز کے اندر کتب فروشوں نے کتب کی قیمتوں میں ۱۰ فی صدی کی تخفیف کر دی۔ تمام کتب فروشوں نے "ہفتہ کتب" کے دوران میں تمام کتابیں کوچہ و بازار کے سامنے لگا دیں اور ریڈیو کے ذریعہ بھی زبردست پروپیگنڈا کیا گیا۔ اگرچہ اسپین میں کتابوں کو مستعار دینے کا رواج نہیں ہے مگر وہاں کتابیں بہت ارزاں قیمتوں پر فروخت ہوتی ہیں۔

روزانہ اسی لاکھ انسان ٹیکسی میں سفر کرتے ہیں!

ٹیکسی چلانے والی انجمن کی رپورٹ کے مطابق ممالک متحدہ امریکہ میں روزانہ اسی لاکھ آدمی ٹیکسی استعمال کرتے ہیں اور روزانہ میں لاکھ ڈالر کرایہ میں ادا کرتے ہیں۔ ہر سال ٹیکسی میں سفر کرنے والوں کی تعداد تین ارب ہوتی ہے ... اور دسواں حصہ زمین دوز سواریوں کے ذریعہ سفر کرتا ہے۔

موسیقی کے ذریعہ امراض کا علاج

یورپ کے ایک ڈاکٹر نے دعویٰ کیا ہے کہ اکثر بیماریوں کا علاج گانے کے ذریعہ ہو سکتا ہے ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مختلف ممالک کے حجاج کی تعداد
معاصر ام القریٰ کے شائع کردہ اعداد و شمار

امسال سمندر کے راستہ سے جو حجاج مکہ مکرمہ تشریف لیگئے ہیں ان کی تعداد اخبارات میں شائع ہو گئی ہے۔ معاصر مذکور نے ذیل کا نقشہ شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ کن کن ممالک سے کتنے کتنے حجاج بحری راستہ سے جدہ اترے۔

ممالک	بچے	تعداد حجاج
سینغال	00	24
کیپ ٹاؤن	01	61
زنجبار	07	95
جاوہ	212	4311
اٹالی	10	590
ترک	02	186
عراق	08	219
فلسطین	5	1347
شام	03	2151
ہندوستان	336	938
چینا	00	136
تجار حجی	21	1321
نکادن (؟)	100	980
افغانستان	14	1233
مسقط	00	036
مصر	58	2254
مغاربہ	23	1800
سوڈان	20	507
صومال (افریقہ)	00	115
حبشی	01	48
حضارم	8	457
یمن	05	510
عجم	00	265
عدن	03	94
بحرین	00	100
	839	28233

گویا بحری راستہ سے آنے والے حجاج کی مجموعی تعداد ۲۹۰۶۵ ہے جن میں سے ۲۸۲۲۴ حجاج جدہ اور ۸۴۱ ینبوع کی بندرگاہ پر اترے۔

کعبہ شریف کے غسل اور غلاف کی تقریب
جلالۃ الملک اور اعیان حکومت کی شرکت

... کے روز صبح کو سرکاری اہتمام کے ساتھ کعبہ مشرفہ کو غسل دیا گیا اس تقریب سعید کے موقعہ پر خود جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اور آپ کے خلف اکبر موجود تھے۔ آپ کے علاوہ امراء، اہل شہر و حجاج نے بھی شرکت فرمائی اسی طرح عید الضحیٰ کی صبح کو جلالۃ الملک اور اعیان حکومت کے سامنے کعبہ شریف کو غلاف پہنایا گیا۔ یہ غلاف سیاہ ریشم کے ... سے بنایا گیا تھا جس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا ... غلاف نہایت مضبوط تھا۔

انگریزی پوشاکیں نذر آتش کر دی گئیں
جامع ازہر کے طلباء کا زبردست مظاہرہ

جامعہ کے طلباء میں انگریزی پوشاک کے مقابلہ کی تحریک بڑا زور پکڑ رہی ہے چنانچہ ۲۹ اپریل کو طلباء نے اس سلسلہ میں زبردست مظاہرہ کیا ... کے میدان میں طلباء انگریزی پوشاک کی گٹھڑیاں لیکر آئے اور ان پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی ...

جنوبی افریقہ میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر

جنوبی افریقہ میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر کے لئے ایک سوداگر نے پچاس ہزار ... عنایت کیا ہے ... اس مسجد میں دینیات کا ایک مدرسہ بھی ہوگا جس میں ملکی زبان میں اسلامی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا ... ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔

امیر فیصل کا روما میں ورود

معاصر ام القریٰ سے معلوم ہوا کہ امیر فیصل نائب جلالۃ الملک اٹلی کے دارالحکومت میں تشریف لے گئے جہاں آپ کے شایان شان استقبال کیا گیا۔ امیر فیصل ...

بمبئی میں پھر فرقہ وارانہ فساد ہوگیا
ایک محلہ میں ہندو فسادیوں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا
ایک شخص ہلاک اور ۱۴ مجروح

بمبئی ۹ مئی۔ کل شام کو بمبئی میں پھر فرقہ وارانہ فساد رونما ہوگیا چند مسلمان ایک محلہ سے گذر رہے تھے کہ ان پر ہندوؤں نے حملہ کردیا یہاں تک کہ انہوں نے مجبور ہوکر ایک مسلم رقبہ میں جاکر پناہ لی۔ ان پناہ گزینوں نے یہاں آکر شور مچایا جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلم علاقوں میں نیز بائے دعوانی اور جے جے ہسپتال کے آس پاس ہندوؤں پر حملے شروع ہوگئے جب جنگ کے شعلے بڑھنے لگے تو ہندو دکانداروں نے جلدی جلدی اپنی دکانوں کو بند کردیا۔ اس خبر کی روانگی کے وقت تک ۱۰ بجے بوقت شب حملے برابر جاری ہیں اس جدید فرقہ وارانہ فساد میں ایک شخص مارا گیا اور ۱۴ زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں تین ہندو ہیں اور گیارہ مسلمان۔

اس خبر سے پہلے ایسوسی ایٹڈ پریس نے ذیل کی اطلاع اخبارات کو ارسال کی تھی۔ باشندگان بمبئی کی مصالحتی کمیٹی کی کوششوں سے مزید ہنگاموں کو روکنے اور ہندو مسلمانوں میں مصالحت کرانے کے لئے شہر کے تمام حصوں میں وارڈ کمیٹیاں قائم کردی گئی ہیں۔ ہر جماعت کے مقتدر اور بارسوخ اشخاص سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے امن وامان کی ذمہ داری لیں اور معمولی سے واقعہ پر اپنی وارڈ کمیٹی کو اطلاع دیں۔

احمد آباد ۸ مئی۔ گذشتہ دو دنوں کے اندر مقامی پولیس نے تقریباً بیس آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جس میں بمبئی کے بہت سے موالی بھی شامل ہیں یہ اشخاص آوارہ گردی میں گرفتار کئے گئے ہیں کیونکہ انکا ارادہ جرائم کے ارتکاب کا تھا۔ یہ لوگ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کئے گئے جہاں ان سے نیک چلنی کی ضمانتیں طلب کی گئیں۔

دار الحکومت

دہلی میں ہندو مسلم اتحاد کا دلکش نظارہ
فرقہ وارانہ جنگ کا ستیاناس ہو
ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی مساعی جمیلہ

ہفتۂ اتحاد کا تیسرا مظاہرہ
ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کا عام جلسہ

مسجد مور سرائے پر ریلوے افسران کا جابرانہ حملہ

مسجد مور سرائے بہت قدیمی مسجد ہے کچھ دنوں سے بعض شریر النفس ملازمین نے جو کہ مسجد کے قریب رہتے ہیں اس قسم کی درخواستیں گذاری ہیں کہ مسلمانوں نے یہ مسجد اب حال میں تیار کی ہے یہ خبر بالکل غلط ہے اس مسجد کو ملاحظہ کرنے والے دہلی کے لاکھوں مسلمان موجود ہیں ...

محمد عثمان صدیقی امام مسجد مور سرائے دہلی

ٹیلیگراف کے تار کاٹنے والوں کو سزا
حکومت کو تنگ کرنے کے لئے تار کاٹے گئے

دہلی میں سودیشی لیگ کا جلسہ

فسادات بمبئی پر اظہار نفرت و ملامت
ذمہ دار ہندو مسلمانوں سے پرزور اپیل

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کا جو اجلاس ۲۶، ۲۷ مئی کو بمقام مراد آباد منعقد ہوا اس کی مفصل کارروائی اور شرکاء اجلاس میں سے قابل ذکر حضرات کی فہرست صفحہ ۳ پر درج کی گئی ہے۔ مجلس مذکور نے مسودات حج کے علاوہ اپنی دوسری نشست منعقدہ ۲۸ مئی میں حسب ذیل قرارداد فسادات بمبئی کے متعلق منظور کی ہے۔

"جمعیۃ علمائے ہند کے ارکان مرکزیہ اور دیگر علماء و اعیان کی مجلس مشاورت کا یہ اجلاس ایسے وقت میں جبکہ ملک نہایت خطرناک حالات میں گزر رہا ہے بمبئی میں ہندو مسلمانوں کے دست وگریبان ہونے کو ملک کی آئندہ ترقی کے لئے سخت نقصان رساں اور باہمی امن وامان کی زندگی کے لئے خطرناک سمجھتا ہے۔ اور ان لوگوں کو انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو اس قسم کے فسادات کے اسباب پیدا کرنے کے لئے ہر وقت ساعی رہتے ہیں۔ نیز بمبئی کے ہر فرقہ کے ذمہ دار ارکان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا کرنے کی انتہائی کوشش فرمائیں جن سے اس قسم کے فسادات کا عملاً امکان ہی باقی نہ رہے۔"

بمبئی کے فسادات پر علماء فرنگی محل کا بیان
فرقہ پرور لیڈروں پر فسادات کی ذمہ داری

مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محلی نے فسادات بمبئی کے متعلق حسب ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے:۔

"بمبئی کے ہولناک فسادات ایسے نہیں ہیں جن سے کسی ہندوستانی کو خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو شدید رنج وصدمہ نہ پہنچا ہو۔ ایسے ناعاقبت اندیش کو جو خود اپنے مذہبی اور ملکی وقار کو صدمہ پہنچاتا ہے اور اپنے کو نااہل ثابت کرتا ہے سخت تنبیہ ہونی چاہیئے، یہی ایک طریقہ ہے جو اس قسم کے باہمی تنازعات کا سد باب کر سکتا ہے ایسے فسادات کی تمام ذمہ داری ان لیڈروں پر ہے جو ہمیشہ فرقہ وارانہ جذبات کو غلط طور پر مذہبی رنگ دے کر مشتعل کرتے ہیں ..."

سابق پولیس کمشنر بمبئی کا نیا عہدہ

بمبئی میں فوجی سپاہیوں نے گولیاں چلادیں
عوام میں اضطراب۔ فوجیوں کی گرفتاری

بمبئی ۸ مئی۔ اگر پیڈ ایلیس اسٹیشن کے قریب بنگلوں میں جن میں یوروپین، اینگلو انڈین اور دیگر اصحاب رہتے ہیں گزشتہ نصف شب کے قریب خوف و ہراس کا عالم طاری ہوگیا۔ کئی مرتبہ گولیوں کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ فسادات کا خوف لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہی تھا۔ گولیوں کی آواز سن کر ان کو خیال ہوا کہ فسادات شروع ہونے کا خطرہ ہوگیا۔ انہوں نے اپنے دروازے بند کرلئے۔

واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ رائفلوں سے مسلح تین سپاہی نہانہ کے قریب سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے ہوا میں فائر کئے ...

جبر وتشدد کی پالیسی کسی کے اشارہ سے اختیار کی گئی؟
اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سوالات

مجالس تحفظ ناموس شریعت اور دیگر اسلامی انجمنوں سے اپیل
حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کا اعلان
۱۰ رجون کو تمام ملک میں عام مظاہرے کئے جائیں

(مولانا) ابو المحاسن محمد سجاد

لاہور میں کانگریس کے دو جلوس
۷۵ گرفتاریاں

۵۴ ہزار اشخاص کی سزایابی
سرکاری اعداد وشمار

ہندوؤں اور سکھوں کی امداد
مہاراجہ کشمیر کی طرف سے ڈیڑھ لاکھ روپے کی منظوری

کانپور میں ایک مکان سے مادہ آتشگیر برآمد ہوا
بندوق پستول اور کارتوسوں پر پولیس کا قبضہ

بمبئی کرانیکل کی ضمانت کا قضیہ
وزیر ہند کے نام مسٹر ہارنیمن کا احتجاجی تار

سندھ کی علیحدگی کیلئے خطرہ عظیم
مہاسبھائی حلقوں میں اظہار مسرت

بنگال میں تشدد کے خلاف ایک نئے آرڈیننس کا نفاذ
ٹریبونل کی بجائے تین کمشنروں کی ایک بنچ کا تقرر
بنگال کے حالات کے مطابق حکومت ہند کا فیصلہ

شملہ ۸ مئی۔ بنگال کے موجودہ حادثات خصوصاً مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدنا پور کے قتل نے متشددانہ جرائم کے انسداد کے لئے ہنگامی اختیارات کی ضرورت ثابت کردی ہے اس لئے بنگال میں گذشتہ نومبر کے آرڈیننس کے قائم مقام ہنگامی اختیارات کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۳۱ء جاری کردیا گیا ہے ...

اس نئے آرڈیننس میں کل ۷ دفعات ہیں۔ حالانکہ گذشتہ سال کے آرڈیننس میں اہم دفعات تھیں لیکن اس آرڈیننس میں گذشتہ آرڈیننس کے بہت سے اختیارات باقی رکھے گئے ہیں۔

جامع مسجد مراد آباد میں سات ہزار مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع
حضرات علمائے کرام کی بصیرت افروز تقریریں
جمعیۃ علمائے ہند کے پروگرام پر چلنے کی تلقین

(از نامہ نگار)

مراد آباد ۲۸ مئی۔ جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے جو حضرات ارکان جمعیۃ و دیگر علمائے کرام یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی موجودگی کو غنیمت سمجھ کر مقامی جمعیۃ علماء کے کارکنان نے عام جلسوں کا انتظام کیا تاکہ ان کے مواعظ حسنہ سے عامۃ المسلمین مستفید ہوسکیں۔

گزشتہ شب کے ایک جلسہ میں حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب اور حضرت مولانا محمد نعیم صاحب نے ولولہ انگیز تقریریں فرمائیں اور جمعیۃ علمائے ہند کے مسلک کی توضیح وتشریح فرمائی۔

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تقریباً سات ہزار مسلمانوں کا اجتماع تھا ...

مسودات حج کی مخالفت

فسادات بمبئی کی مذمت

نیویارک کے حکام کیساتھ وزیر اعظم کی گفتگو
سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں

لندن میں نیشنل کانگریس لیگ کا جلسہ
۸۰ ہزار ہندوستانیوں کے نام پیغام تبریک

سیلون میں برطانوی مال کو ترجیح

رنگون میں قتل و غارتگری کے خلاف پولیس کی جدوجہد

برطانیہ کی مالی حالت کو زبردست خطرہ
دارالعوام میں ارکان کا اظہار تشویش

برطانیہ کے ایک بڑے دشمن کا انتقال

کانگریس کیخلاف وزیر اعظم کا بیان

مالٹا میں تحریک آزادی کا آغاز
درجہ نوآبادیات کے لئے اہل مالٹا کا اعلان

چین میں فاقہ کشی سے روزانہ کیسے ہوا

جہاز کے تصادم سے کشتی کی غرقابی

مختلف زبانوں کی کتب ضبط

جنوبی افریقہ کی اسمبلی کا اجلاس
ٹرانسوال ایشیاٹک بل پاس ہوگیا

تین باغیوں کو پھانسی اور ایک کو کالا پانی

روس جنگ کیلئے ہر وقت تیار ہے
روسی کمانڈر کا اعلان

پنڈت جواہر لال نہرو کی صحت

قبرستان سے پستول برآمد ہوا

روس ایک زبردست ریل گاڑی تیار کر رہا ہے
ایک برطانوی فرم کو آرڈر

ایک اسکول کے لئے ۴۸ ہزار روپیہ کا عطیہ

کابل میں ایک جدید شفاخانہ اور یونیورسٹی کا قیام
شاہ نادر خاں کی علم دوستی اور معارف پروری

دہلی میں مسلمانوں کے درمیان لڑائی
چاقو سے ایک ہلاک کئی مجروح

متعدد سیاسی کانفرنسوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا

ناجائز شراب کی لاری پر پولیس کا قبضہ

صوبہ سرحد میں تین ملکوں کی علیحدگی

چلتی ٹرین سے ایک قیدی فرار
کھجور کے درخت سے دوبارہ گرفتاری

ڈھاکہ میں انقلاب پسندوں کا ایک سپاہی پر حملہ
ریوالور چھین کر حملہ آور فرار

چارسدہ کی خوفناک آتشزدگی
ستم رسیدہ اشخاص کی امداد کیلئے اپیل

سرحدی کونسل سے قوم پروروں کا واک آوٹ
تشدد پسند قیدیوں سے نرمی کا سلوک نہیں ہو سکتا

دہلی میں بدیشی کپڑوں پر پکٹنگ

ایک قادیانی مناظر پر عتاب الٰہی
آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہی سینہ میں درد شروع ہو گیا

یہ خدا کی طرف سے قادیانیوں کو ایک زبردست تنبیہ تھی تاکہ وہ آئندہ اس قسم کی رسول دشمنی کے مظاہرہ سے باز آجائیں۔

(دیکھو از حاضرین جلسہ دہلی)

قدیمی دکان
حاجی مولا بخش حاجی عبدالغنی
عام اطلاع

دکان حاجی مولا بخش حاجی عبدالغنی جس کے واحد مالک اب حاجی عبدالغنی شیشے والے ہیں بازار فتحپوری دہلی میں ۱۸۸۰ء سے قائم ہے اس دکان پر جملہ اقسام کے شیشے ...

گولیاں اکسیر چشم

حاجی عبدالغنی واحد مالک فرم حاجی مولا بخش حاجی عبدالغنی گلاس مرچنٹس بازار فتحپوری دہلی

شراب کی دو دکانوں پر پکٹنگ

مخلوط انتخاب اور مرکزی ذمہ داری کی تائید

قرضہ جنگی کی ادائیگی کیلئے دس سال کی میعاد

بمبئی میں دوبارہ فساد پھوٹ پڑا
چار اشخاص ہلاک ہو گئے

سرحدی کونسل میں چار غیر سرکاری تجاویز

عدن میں عربوں اور یہودیوں کی جنگ
پچاس مجروح ستر گرفتار

حلفیہ بیان

ضرغام الدین خان سابق سپرنٹنڈنٹ ریاست جال راولپنڈی شاہ آباد

دہشت انگیزی کے انسداد کیلئے ضابطہ سرحد عنقریب نافذ

مندر اور مسجد کو منہدم کرنے کے خلاف عدالت کا حکم

روس کی طرف سے برطانی کمیشن کا داخلہ بند

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

الجمعیۃ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

پلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی دروغن کرامات تمام دنیا میں پہونچتی ہے۔

بلب اینڈ سنز پلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیٹ بہرا پن

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والوں مکاروں ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پلی بھیت (یو۔پی)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرولباغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

اب کے محرم میں کیا ہوگا؟

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ
رجسٹریشن کے متعلق صدائے احتجاج

قصبہ دیوبند اور مظفرنگر میں جمعیت مومن انصار کا قیام
ہاتھوں کے تیار کردہ کپڑوں کی ترویج

مسلمانان ترائی نیپال کا اہم اجتماع
مدارس اسلامیہ کیلئے ایک مبارک اقدام

عبدالرحمٰن عفی عنہ

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

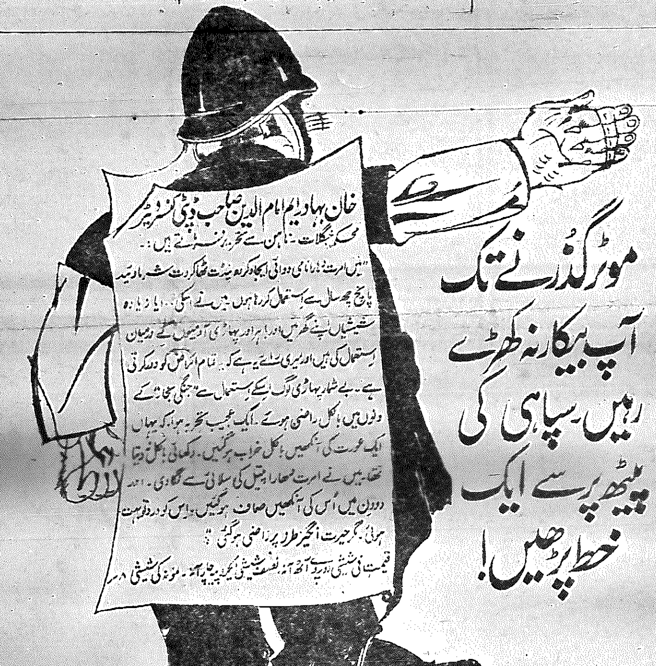

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا — لاہور

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

پتہ:۔ مشہور بک ایجنسی کٹلاں محل دہلی

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ

دلربا

منیجر رسالہ دلربا رحیم گلی لاہور

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

ایک منٹ میں آئس کریم
امریکہ پر ہندوستان کی فتح

دنیا میں اس سے جلدی برف جمانے والی کوئی مشین نہیں ہے

ایم۔ اے۔ مجید محلہ بلبلی خانہ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

يد الله على الجماعة

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم یکشنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۹

معاصرین کے افکار و آراء

جاپان اور روس میں جنگ کا خطرہ

گول میز مسلم ارکان کی حیثیت

قادیان کی سیاسی معراج

سدیشی اور مسلمان

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

سلطنت کسریٰ پر عربوں کا حملہ

رستم کے دربار میں اسلامی سفیر کی دوبارہ آمد

آفتاب پرستوں کا آفتاب کس طرح غروب ہوا؟

اسلامی سفیر اور رستم کی نوک جھونک

ایرانی دربار میں اسلامی سفیر

اسلامی سفیر ایرانی دربار میں لرزہ

رستم سے آخری گفتگو اور جنگ

آخر رستم نے اسلامی سفیر سے دریافت کیا۔

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

پشاور - افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری۔ مشہدی۔ یزدی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چائے سبز اصلی قمبر ۵ خشک میوہ اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ میں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mafg. Co., (India) P. Box. 88. Bander Rd. Kirachi

اکسیر جذام
یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بخیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں۔ چار چھ ہفتہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔ اگر چھوڑا نکل آیا ہے تو ہفتہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے۔ قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)
بواسیر و ذیابیطس
کی دوا بھی دونوں ایک معہ محصول ڈاک کے لئے ۸ر روانہ کریں یا ۸ر کا وی۔ پی طلب فرما دیں۔
حافظ اقبال حسین پھپٹیاہی بھاگلپور

صدہا مرضوں کی ایک دوا
تمام اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے۔ اکسیر نمک جالینوس ہمدرد دواخانہ دہلی کی خاص چیز ہے۔ تمام معدہ کی خرابیوں کا علاج ہے۔ جو معمولی دردشکم سے لے کر تو لنج تک کو مفید ہے۔ ایک شیشی ہفتوں کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مجرب ادویات کی فہرست معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگائیے۔
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرآبادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں دوا سازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ جس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے۔ اس میں احادیث و روح میں جن برے اعمال پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے۔ مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے۔ ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ، لکھائی چھپائی دیدہ زیب، قیمت فی جلد صرف ۶ر۔ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے۔ اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ اصل احادیث درج ہیں، ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید، لکھائی چھپائی بہترین، ہدیہ فی جلد ۶ر۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے۔ ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو کم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا ہے۔ بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں۔ اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا۔ اعلیحضرت نے ترجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی۔ ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ۔ اس قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصول ڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہیے۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت۔ مرد۔ بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں۔ اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصول ڈاک۔
نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے۔ اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ۔ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار قسم دوم حاشیہ دار علاوہ محصول ڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم عہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

شرق اردن کے باشندوں کی زبوں حالی

بچہ بچہ روٹی کو ترس رہا ہے

جریدہ "الف باء" میں ایک شخص عمر طبی نے شرق اردن کے متعلق اپنے مشاہدات شائع کرائے ہیں جس میں آپ نے خصوصیت سے اردنی باشندوں کی فاقہ کشی کا حال لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ شرق اردن میں جب عین موسیٰ پر پہونچا تو وہاں میں نے ایک حیرت انگیز اور افسوسناک چیز کا مشاہدہ کیا جو نہ صرف میرے لئے بلکہ تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کیلئے موجب رنج و الم ہے۔ ...

مصر کے شاہی کتب خانہ میں قدیم ترین مخطوطات

۲۶۵ھ کا خط اور امام شافعیؒ کا قلمی رسالہ

...

ترکی نمائندوں کا سفر روس

جرائد ترکیہ میں روسی نظام کی تعریف

...

مصر میں انگریزی مال کے مقاطعہ کی تحریک

عورتوں اور لڑکیوں نے انگریزی کپڑوں کو آگ لگادی

...

افغانستان میں ایرانی سفیر

...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

جدید ایجادات میں حیرت انگیز اضافہ

ہوا سے موٹروں اور گھڑیوں میں حرکت

(۱) جرمنی کے چند انجینئر اس کوشش میں ہیں کہ مشینوں کو چلانے کیلئے ہوا کو استعمال کیا جائے تاکہ کوئلہ، پانی اور تیل کے مصارف سے دنیا کو نجات ملے۔ اس خیال کے پیش نظر برلن کے اطراف میں ۲۰۰ میٹر کی بلندی کا ایک مینارہ تعمیر کیا جائے گا اور اس پر تین پنکھڑیوں کا ایک بادوزن نصب کیا جائے گا۔ ...

"میں شراب کو بھی ہاتھ نہیں لگاؤں گا"

بیٹی نے خودکشی کر کے باپ کی شراب نوشی چھڑادی

...

ڈیڑھ کروڑ ڈالر کے ایرانی جواہرات امریکہ کو

جواہرات سے مشینوں کا تبادلہ

...

انگلستان کی سڑکوں پر سالانہ ہزار جانوں کا اتلاف

...

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

حق رائے دہی بالغان کی تجویز مسترد کردی گئی

رائے دہندوں کی فہرست میں آبادی کے تناسب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے اور اس کی پہلی جلد ہمیں موصول ہوچکی ہے۔ اس جلد کے علاوہ دو جلدیں اور ہیں جن میں صوبجاتی فرنچائز کمیٹیوں کی یادداشتیں شائع کی گئی ہیں۔ شہادتوں کا خلاصہ اور ضروری اقتباسات ابھی تک شائع نہیں ہوسکے ہیں جو آئندہ شائع کئے جائیں گے۔ ...

حصہ اول۔ حق رائے دہی کی بنیاد

حق رائے دہی بالغان ... (باب دوم۔ پیراگراف ۲۶ تا ۳۹)

...

باب ہشتم۔ عورتوں کا حق رائے دہی و نمائندگی

...

کمیٹی کی سفارشات

...

حصہ دوم۔ صوبہ جات

ابواب ششم و ہفتم۔ حق رائے دہی کی بنیاد اور صوبجاتی حق رائے دہی کی اسکیمیں

...

(باقی آئندہ)

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے قاتل کا مقدمہ

اسپیشل ٹربیونل کا تقرر

...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ ہجری

حج کے متعلق قانون سازی

حکومت کے مقاصد مشئومہ

...

۱۹۲۵ء کا قانون

...

"مداخلت فی الدین"

...

جمعیۃ العلماء کا فیصلہ

...

حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی تصریح

...

ہوا کا رخ

...

مختصر تاریخ

...

دول یورپ کی سیاست

...

اور ملاحظہ ہو آگے بعض حضرات نے بیان کی تھیں جو اس قسم کے قانون سے مسلمانوں کے لئے پیدا ہوسکتی ہیں اور ان شبہات کا ازالہ کیا تھا جو بعض اصحاب کی طرف سے پیش کئے جاتے تھے۔

"منظوری" اور "تحقیقات"

لیکن حضرات علمائے کرام کی ان تصریحات اور مسلمانوں کے عام احتجاج کے باوجود بعض مسلم اراکین اسمبلی کی حمایت سے یہ قانون منظور ہوگیا اور ان تریاقات کے لئے زمین ہموار کردی گئی ...

تحقیقات کا انجام

...

ایک اہم سوال

...

امن و اتحاد کے دشمن

...

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق رجعی ...

الجواب

...

استفتاء

...

الجواب

...

استفتاء

...

الجواب

...

دارالحکومت

دہلی میونسپلٹی کا ہفتہ واری اجلاس

ٹھیلوں کی فیس میں تخفیف

دہلی ۴ ر جون کل صبح سات بجے ٹاؤن ہال میں میونسپل کمیٹی کا ہفتہ واری اجلاس مسٹر ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

سیٹھانی کے مقدمۂ قتل کی سماعت

عدالت میں دس سال کی ملازمہ کا بیان

ڈاکوؤں نے سیٹھانی کو کس طرح قتل کیا؟

ریاست الور کے مسلمانوں پر مصائب

نائب امیر شریعت کا تار مہاراجہ الور اور وزیر اعظم کے نام

بارہ گھنٹے کے اندر دہلی چھوڑ دینے کا حکم

مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب کو نوٹس

دہلی میں جرائم کی تقسیم کا جدید نظام

محکمہ سی۔ آئی۔ اے کے نئے فرائض

گلینسی کمیشن کی رپورٹ شائع ہوگئی

کشمیر میں اسمبلی کے قیام کی سفارش

آبادی کے دس فیصدی حصہ کو رائے دہی کا حق

شاہی من وسلویٰ کی تقسیم

دہلی میں کس کس کی قسمت جاگی؟

کشمیر میں ہندو مسلمانوں کی گول میز کانفرنس

ہندوؤں سے سکھوں کا مطالبہ

جمنا کے کنارہ دو سادھوؤں کی لڑائی

سری نگر کے مسلمانوں میں فساد

سیاسی اختلافات کا نتیجہ

یوم حج

۱۰ر جون کو مسودات حج کے خلاف عام مظاہرے

ہدایات

(مولانا) ابوالمحاسن محمد سجاد

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عام جلسہ

پستول اور کارتوسوں کی برآمدگی

چارسدہ کے قریب ایک اور آتش زدگی

مندر سے مورتیوں کی چوری

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی پر غور

وائسرائے کا گورنروں سے مشورہ

ساردا ایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ کا فیصلہ

دولہن کے زیورات ضبط کرلئے گئے

حکومت اور کانگریس میں مصالحت کی کوشش

صلح کیلئے ایک ممبر پارلیمنٹ کی ہندوستان میں آمد

ریاست بھاولپور میں آبیانہ اور لگان میں تخفیف

نواب صاحب کی رعایا پروری

بنگلہ باغ اور آشرم کو ممنوع قرار دیدیا گیا

سیٹھ جمنالال بجاج کو حکومت کا نوٹس

سزائے موت منسوخ کیجائے

میسور اسمبلی کے نمائندوں کا مطالبہ

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد پھر پھوٹ پڑا

تازہ فساد میں بیس مقتول۔ اور ڈیڑھ سو کے قریب زخمی ہوگئے

خونریزی کے بعد بمبئی میں امن وامان کی فضاء

فوج پر مجمع کا حملہ

مسجدوں اور مندروں کو آگ لگانے کی کوشش

ایک مجمع کو پولیس نے گھیر لیا

مقتولین ومجروحین کی تعداد

جولائی کے آغاز میں روس اور جاپان کی جنگ

تمام ممالک اس جنگ میں شریک ہونے پر مجبور ہونگے

علم الافلاک کے ایک ماہر کی قیاس آرائی!

راولپنڈی میں دو بم پھٹ گئے

دو اشخاص کی ہلاکت

ایک بھنگی کا خزانہ غائب ہوگیا

پولیس کی حراست سے ایک اور قیدی فرار

مہاراجہ ٹراونکور سے وائسرائے کا مشورہ

صوبہ سرحد کی ایگزیکٹو کونسل کا نیا ممبر

جرمنی میں وزارت مستعفی ہوگئی

تاوان جنگ کی ادائیگی میں مشکلات

لوزن کانفرنس کا انعقاد

جرمنی پر تین ڈکٹیٹر حکومت کرینگے

پارلیمنٹ توڑ دی جائیگی

جاپان کے نئے وزیر اعظم کا اعلان

منچوریہ پر قبضہ کرنے سے انکار

آئرلینڈ کے متعلق برطانیہ کی پالیسی

وزیر نوآبادیات کا جواب دینے سے انکار

قرضہ جنگ کی کانفرنس کا انعقاد

ہندوستان کو شرکت کی دعوت

جاپانی افواج نے شنگھائی خالی کر دیا

بمبئی کانگریس کے ایک مسلم ڈکٹیٹر کی سزایابی

تمام ممالک نے قرضہ جات کی ادائیگی منظور کرلی

دار العوام میں وزیر خارجہ کا بیان

لوزان کانفرنس میں فرانس شریک نہیں ہوگا

قرضہ جنگ کے مسئلہ میں زبردست رکاوٹ

مادہ آتش گیر پھٹ گیا

بمبئی کے فسادات پر ٹیگور کا اظہار تاسف

اسلامی ممالک بیدار ہوچکے ہیں

مقدمہ سازش پٹنہ کی اپیل کا فیصلہ

سزائے موت کے بجائے عمر قید

بدایوں میں خوفناک آتش زدگی

ایک گھر کے ۸ اسلان آگ کی نذر!

گوردوارہ کی تعمیر کیلئے دس ہزار روپیہ

مہاراجہ کشمیر کی "فیاضی"

مدن موہن مالویہ کی بہو کو سزا

جنوبی افریقہ کا نیا ایجنٹ

ایک گاؤں پر ڈاکوؤں کا حملہ

مسلم لیگ کی صدارت سے چوہدری ظفر اللہ خاں کی علیحدگی

اعلیٰحضرت تاجدار دکن سے وفاداری کا اظہار
سناتنی پنڈتوں اور مہنتوں کے وفد کی معروضات
شورش پسند ہندوؤں سے اظہار بیزاری

ڈائرکٹر محکمۂ اطلاعات ریاست حیدرآباد کا ایک برقیہ مظہر ہے کہ سرآوردہ مہنتوں اور ودنیشہ سناتن دھرمی ہندوؤں کا ایک ممتاز وفد کل صبح نواب مہدی یار جنگ پولیٹیکل ممبر ریاست حیدرآباد کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد ۹ مہنتوں پر مشتمل تھا جو ریاست کی غالب ہندو رعایا کے نمائندے ہیں ...

اعلیٰحضرت ہم سناتن دھرم اور آدھ مت کے پیرو ...

پولیٹیکل ممبر کا جواب

طلاء عزیزی پیٹنٹ

حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

ریاست الور میں مسلمانوں پر فوج کا حملہ
چادر کے جلوس میں ہندوؤں کی مداخلت
چار مسلمان شہید اور متعدد مجروح

اب کے محرم میں کیا ہوگا؟

... اسلامی معاشرت ...

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

بے روزگار کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر "الجمعیۃ" دہلی

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس
اہم مسائل پر لیگ کے قائدین کا فیصلہ
نو تجاویز کی منظوری

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس پرسوں اتوار کے دن لیگ کے دفتر میں منعقد ہوا ...

البیان فی علوم القرآن

اگر آپ اسلام کی ذاتی خوبیاں اور بانیٔ اسلام کی ذات و صفات ... کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو ... "البیان فی علوم القرآن" کا مطالعہ فرمایئے ... قیمت چار روپے ... دارالاشاعت تفسیر حقانی بلیماران دہلی۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

آپ اپنے حسب دل خواہ پانچ سوال مثلاً بیاہ، شادی، سٹہ، لاٹری، دکھ، سکھ، نفع، نقصان، دولت، محبت، دشمنی، مقدمہ، ترقی کے سوال لکھ کر لفافہ میں بھیجدیں ...

آپ کے تحریر کردہ سوالوں کا جواب بالکل ٹھیک ٹھیک ارسال ہوگا۔

پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

ناگپور میں پراونشل کانفرنس کا اجلاس
۱۲۰ نمائندوں کی گرفتاری

گاڑیوں کو پٹری سے اتارنے کی کوشش
ڈم ڈم کے قریب تازہ واقعہ

ملتان جیل میں فساد
سکھوں اور مسلمانوں میں لڑائی

یورپ کو اقتصادی ناکامی کا سامنا
مسٹر ایمری کا اندیشہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل ... دہلی

عربی طلباء کے لئے خوشخبری

دینی خدمت اور ترویج توحید و سنت کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جمعیت اہلحدیث جامع مسجد چینیاں والی لاہور نے اللہ کے فضل و کرم سے درس حدیث کا خاص انتظام کرلیا ہے ...

(۱) جیبیں صفر تک بذریعہ جوابی کارڈ بنام سکرٹری صاحب جمعیت اہل حدیث جامع مسجد چینیاں والی لاہور اطلاع دیں۔
(۲) جب تک جواب موصول نہ ہو سفر نہ کریں۔
(۳) مروجہ نصاب سے فارغ ہوں۔
(۴) یا کم از کم کتب مروجہ صرف و نحو سے ضرور فارغ ہوں۔
(۵) عبارت خوب اچھی طرح سے پڑھ سکتے ہوں۔
(۶) توحید و سنت کے پابند ہوں۔

عبدالحلیم خدائی خدمتگار کا انتقال پر ملال

مجلس ادب دہلی کا دلچسپ اجتماع

عظیم الشان بزم مشاعرہ
ہندو مسلم اتحاد کا دلکش مظاہرہ

حضرت مولانا نور الدین صاحب کو مبارکباد
مسلمانان سہارنپور کا جلسہ

مدرسہ طبیہ سہسرام کا معیار تعلیم

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں داخل کرایئے یہاں اعلیٰ تعلیم کے علاوہ بچوں کی ابتدائی اور دینی تعلیم کا خاص انتظام ہے تربیت نہایت معقول ہے اخراجات بہت کم ہیں۔

دفتر رجسٹرار سے دستور العمل طلب کیجئے

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اب کوئی خضاب نہ لگایئے

منیجر مفید عام دواخانہ نمبر ۲ دربھنگہ (بہار)

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

سرحدی جیل میں مولانا شاکر اللہ صاحب کی علالت
۱۶ پونڈ وزن کم ہوگیا

وفات حسرت آیات

منشی فاضل کے امتحان کا داخلہ

قبول اسلام

... سابقہ نام ... اور اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا ...

(عنایت اللہ خاں سیراں پنجاب)

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا ذریعہ ہے

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ر جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال یکم اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

ایک منٹ میں آئیس کریم
امریکہ پر ہندوستان کی فتح

امریکہ کو فخر تھا کہ اس کی ایجاد کردہ مشین آئس کریم پانچ منٹ میں برف جما دیتی ہے لیکن مسٹر شمسی سکینیکل انجینیر جرمنی کی حیرت انگیز مشین نے امریکہ کی مشین کو شکست دیدی ...

دنیا میں اس سے جلدی برف جمانے والی کوئی مشین نہیں ہے

ایم۔ اے۔ مجید محلہ بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

روزنہ
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

جلد ۱۵ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۴ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۰

معاصرین کے افکار و آراء

سودیشی کی تحریک میں مسلمانوں کا حصہ (البشیر)

ہم کسی کے دل میں نہیں گھسنے ہوئے کہ نیت کا حال سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں معلوم ہو سکتا ... [illegible]

ناکامیابی ناممکن ہے! (ہند)

[illegible]

کشمیر جنت نظیر میں ... عذاب

[illegible]

ڈاکٹر ٹیگور کی ممالک اسلامی کی سیاحت

[illegible]

مجلس خلافت بمبئی کے نام

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

خاتونان اسلام کے مبارک تذکار!

ہر اسلامی فرزند کیلئے ایسی ہی ماؤں کی ضرورت ہے

یرموک اور قادسیہ کے میدان کا ایک بھولا ہوا سبق

[illegible]

جنگ یرموک کا ایک حیرت انگیز واقعہ

[illegible]

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں شالا، قالین، لنگی، رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، لنوار، سرکہ انگوری، چار مغز، اصلی میرہ، خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کر کے یہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کر کے کھائیں چاہے جیسا ہی ... قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابطیس

کی دوا کچھ ... مفت محصول ... طلب فرماویں
حافظ اقبال حسین بھیٹیاہی بھاگلپور

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بھروسہ کی چیز ہے جس کا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے ... شربت معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے ... دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہیے قیمت فی شیشی عہ مکمل فہرست جس میں ساٹھ سے زائد مجربات درج ہیں ... مفت منگوائیے۔
پتہ: منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ

مرقع علم و فن کا آئینہ ہیں ہوں تجارت کا عصا مفلس کے حق میں اور غنی کو عشرت کا نقشا
ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ
دلربا
کا مسلسل مطالعہ ہے ... چندہ تین روپے ... فی پرچہ پانچ آنہ
نمونہ چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔
منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے ... کیسٹوفین بچوں کی صحت کا محافظ ہے ... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے۔ مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں مع ترجمہ کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو بہت خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں ... کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپے میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدر آبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ۲۰×۲۶ اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مد ظلہ العالی اور ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہیے

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اور اب زیر پرنٹس ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بہترین بلاک طبع کرائے گئے ہیں ایک پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مجلد چرم نقرہ ۲/ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرمی ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۴ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

حج کے متعلق قانون سازی

حکومت کے مقاصد مشؤمہ

(۲)

ہم نے گزشتہ اشاعت میں حج کے متعلق قانون سازی کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد یہ بتایا تھا کہ ۱۸۸۵ء سے لیکر ۱۹۲۵ء تک حکومت کس طرح حاجیوں کے جہازوں اور بندرگاہوں کے انتظامات کے نام سے قانون بناتی رہی اور ۱۹۲۵ء...

یمن، ایران، اور افغانستان میں انگریزوں کی ریشہ دوانیاں جاری ہیں ترکستان کو روس پامال کر رہا ہے۔ غرض اسلام کا وہ زبردست سیاسی اقتدار جس سے کبھی مغرب کی حکومتیں لرزہ براندام رہتی تھیں اب پاش پاش کر دیا گیا ہے اور مسلمانوں...

بعض اشارات

زبردست مظاہرے

اتحاد اسلامی کا ہوا

زائرین حجاز سے اندیشہ

قانون سازی کا نتیجہ

سیاسی مصلحت

مرکزیت پر حملہ

اسلامی حکومتوں کا زوال

ریاست الور کی تحریک

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

(بسلسلہ صفحہ ۵)

دشمنان آزادی کے شرمناک کرتوت

مختلف مراکز میں فتنہ انگیزی کی کوششیں

ڈکٹیٹر جمعیتہ علمائے ہند کا اعلان

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب ڈکٹیٹر پنجم جمعیتہ علمائے ہند نے حسب ذیل اعلان اخبارات کے لئے شائع فرمایا ہے:۔

"آج ملک جن مصیبتوں میں مبتلا ہے وہ کسی سمجھدار انسان سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ آزادی کی سرفروشانہ جدوجہد جاری ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کتنے دنوں تک جاری رہے گی۔ اگر کوئی ہندوستانی بدبخت ایسا بھی ہے کہ جو انگریزوں کی غلامی پر قناعت کرتا ہے وہ قناعت کرے۔ مگر اس کے لئے یہ تو کسی طرح جائز نہیں کہ حریت پسند اشخاص کی راہ میں روڑے اٹکائے۔

فرقہ وارانہ جنگ و جدال عموماً انہیں لوگوں کے اشارہ سے ہوتے ہیں جن کو ہندوستان کی آزادی ایک لمحہ کے لئے گوارا نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ایسے لوگ ہمیشہ اس کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح فرقہ وارانہ چپقلش ہوتی رہے۔ اگر کہیں ایک جگہ وہ کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر ہندوستان کے دوسرے گوشوں میں آگ پھیلانے کی سعی کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس اطلاعات پہونچی ہیں کہ بمبئی کے اندوہناک اور شرمناک فسادات کے بعد دیگر مراکز میں بھی فساد کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے میں تمام ہندوستانیوں بالخصوص مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بہت ہوشیار رہیں اور کسی فتنہ انگیز فساد کرنے کا موقع نہ دیں۔"

(مولانا) عبدالحلیم الصدیقی

(ڈکٹیٹر پنجم جمعیتہ علمائے ہند)

باب سیزدہم فوجی ملازمت کی صفت

باب چہاردہم صوبجاتی مجالس مقننہ کے ارکان کی تعداد

باب پانزدہم

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

حق رائے دہی بالغان کی تجویز مسترد کر دی گئی

رائے دہندوں کی فہرست میں آبادی کے تناسب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا

(ترجمہ مخصوص برائے الجمعیۃ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب نہم۔ صوبجاتی مجالس مقننہ میں مزدوروں کی نمائندگی

(۱) زرعی مزدور۔ کمیٹی متعدد تجاویز مثلاً گروپ سسٹم وغیرہ...

تعداد۔ کمیٹی اچھوتوں کے متعلق مندرجہ ذیل اعداد و شمار کو صحیح تسلیم کرتی ہے:۔

مدراس	۷۱۰۰۰۰۰
بمبئی	۱۷۰۰۰۰۰
بہار و اڑیسہ	۴۳۰۰۰۰۰
صوبہ متوسط	۲۹۰۰۰۰۰
آسام	۶۵۰۰۰۰

چھوٹی اقلیتیں

انتقادات

شربت روح افزا

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

روس کے متعلق کونسی بات سچی ہے؟

برنارڈ شا کے تاثرات اور نامہ نگار اسٹیٹسمین

"اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار لندن سے لکھتا ہے کہ روس کے متعلق کونسی بات سچی ہے؟ کیا وہ تقدم اور پیشروی حاصل کر رہا ہے یا وہ خدا کا منکر اور مفلس ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے؟ آخر وہ کیا ہے؟ حال ہی میں میں نے برنارڈ شا کی وہ تقریر پڑھی ہے جو اس نے وائرلیس کے ذریعہ امریکہ کے باشندوں کو سنائی اور جس میں روس کے حالات پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

عہد مغلیہ کی قلمی تصاویر

شاہ ہمایوں اور نظام سقہ کی یاد

لندن میں ہر ہفتہ پانچ ہزار طلاقیں

فنلینڈ میں شراب نوشی کی کثرت

نمول کے باوجود ایک رقاصہ کی آوارگی

مریخ سیارہ تک آواز پہونچانے کی کوشش

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

سلطان ابن سعود کی خدمت میں افغانی سفیر کی باریابی

احمد شاہ خاں کا خطاب اور جلالۃ الملک کی طرف سے جواب

جلالۃ الملک شاہ نادر خاں کی جانب سے احمد شاہ خاں بطور رئیس وفد حجاز تشریف لے گئے تھے تاکہ حجاز اور افغانستان میں معاہدہ ہو جائے۔ احمد شاہ خاں حج سے قبل مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے کیونکہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے حج سے قبل جدہ میں آپ کو باریابی کا موقعہ عطا نہیں فرمایا تھا اسلئے مکہ کے قیام میں سرکاری طور پر احمد شاہ خاں نے سند سفارت اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پیش نہیں کی۔ جب سلطان ابن سعود نے جدہ میں نزول اجلال فرمایا تو افغانی وفد کو بھی باریابی کی اجازت بخشی۔ چنانچہ افغانی وفد کے سردار نے اعلیٰ حضرت کے سامنے سند سفارت پیش کرتے ہوئے ذیل کی تقریر فرمائی۔

امسال مدینہ منورہ جانے والوں کی تعداد

بیس ہزار حجاج کو مسجد نبوی کی زیارت کا شرف

کردی قبائل کے خلاف حکومت عراق کا اعلان

شیخ احمد برزان کے تعاقب کا ارادہ

مصری اخبار کے نمائندہ سے شاہ عراق کی گفتگو

امن وسکون کے بعد بمبئی کی فضا پھر خراب ہوگئی

ایک ہلاک ۲۰ مجروح اور ۵۲ گرفتار

دو مجروح پٹھانوں کا انتقال ۔ مجمع پر پولیس کے فائر

بمبئی ۱۶ جون ۔ گذشتہ شب سے ورلی میں ... بمبئی کی فضا ... آج صبح ایک ہندو اور ایک مسلمان کو ... ایک ہلاک اور ... مجروح ہوگئے ... پولیس نے ... گرفتار کرلیا ... دو مجروح پٹھان وفات پاگئے ۔

تمام سیاسی قیدیوں کی مشروط رہائی کا حکم

حق رائے دہی کی کمیٹی کے لئے موافق فضا پیدا کرنے کی کوشش

مہاراجہ کشمیر وجموں کا تازہ اعلان

سری نگر ۱۵ جون ۔ مہاراجہ کشمیر نے ... سیاسی اسیروں اور زیر سماعت قیدیوں کو اس شرط پر رہا کردیا ہے کہ وہ آئندہ ایجی ٹیشن میں شریک نہ ہوں گے ...

مہاراجہ کشمیر نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے :۔

... جب تک ان کی رہائی کی اطلاع مسلمانوں کو پہونچی تو وہ ہزاروں کی تعداد میں جیل کی کھلی جگہ میں جمع ہوگئے ...

دار الحکومت

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی طرف سے حجاج کا خیر مقدم

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا دلکش نظارہ

...

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی طرف سے ... مشاعرہ

...

حافظ ... صاحب کی حج سے واپسی

...

مولانا نور الدین صاحب ... جیل سے رہا ہوگئے

...

گاندھی ڈے کے سلسلہ میں بیس گرفتاریاں

شہر میں متعدد جلوسوں کا گشت

دہلی ۱۵ جون ۔ ... گاندھی ڈے ... منایا گیا ... جلوس ... گرفتار ...

محمد سعید اور عبد الخالق صاحبان پر مقدمہ

...

تین ہفتوں کی خونریزی کے بعد امن وامان

بمبئی میں تمام کاروبار کھل گئے

...

بمبئی میں تین مسلمانوں پر مقدمہ

قتل اور لوٹ کے الزامات

...

بمبئی کے ہندو ومسلمانوں میں مصالحت کی کوشش

پنڈت مدن موہن مالویہ کی روانگی

...

پکٹنگ کرنے والی ۱۳ خواتین گرفتار

...

ضلع کرنال میں فرقہ وارانہ فساد

ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا

شملہ ۱۴ جون ۔ ایک اطلاع آئی ہے کہ ضلع کرنال کے ... میں ... ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ...

ریاست جے پور میں شدید ہندو مسلم فساد

کئی اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے

...

تحصیل گورداسپور میں محرم کے موقعہ پر فساد

۵۳ ہندو اور تین مسلمانوں پر مقدمہ

لاہور ۱۶ جون ۔ معلوم ہوا ہے ... تحصیل گورداسپور میں محرم کے موقعہ پر جو فساد ہوا تھا اس کے سلسلہ میں ...

حج کے متعلق مسودۂ قانون پر سخت مضر سال ہیں

مسودات کی تائید پر مولانا شفیع داؤدی کا اصرار

...

گرمی کی شدت سے ہلاکت

...

جمعیۃ علمائے ہند کی اہمیت

دائرۃ العلماء لدھیانہ کا اعلان

(از مولانا ضیاء الحسن)

جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ دار ارکان اور دیگر ... علماء ہندوستان کی مجلس مشاورت ...

...

لاہور میں بم کے کارخانہ کا انکشاف

بم تیزاب اور جعلی سکوں کی برآمد

...

اورتسر پولیٹیکل کانفرنس کا صدر گرفتار

پولیس کی مخالفت کے باوجود کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۱۸ جون ۔ ... سابق گورنر ... کانگریس ... صدر منتخب امرتسر پولیٹیکل کانفرنس گذشتہ شب لاہور سے امرتسر کے لئے ٹرین میں روانہ ہوئے ... پولیس نے ... گرفتار کرلیا ...

کانفرنس کے سلسلہ میں پولیس کی سرگرمیاں چند روز سے بہت بڑھ گئی ہیں ۔

توپ کا گولہ پھٹنے سے توپچی کو ضرب شدید

ملک معظم کی سالگرہ پر حادثہ

...

تیسری گول میز کانفرنس اور مشاورتی کمیٹی کی خبر

گاندھی جی اور کانگریس سے گفت وشنید کی بنیاد پر انتقال

...

حج سے واپسی پر مسٹر احمد دین کی گرفتاری

صدر نوجوان بھارت سبھا کا جرم

...

صوبہ سرحد میں ہنگامی آرڈیننس کا نفاد

ہر دو آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع

شملہ ۱۴ جون ۔ ...

رنگون کے قریب مسلح ڈاکہ

ایک نوجوان لڑکی کا بے رحمانہ قتل

ڈاکو ایک لڑکے کو بھی اٹھا کر لے گئے

...

الور میں مسلح فوج کا مسلمانوں پر حملہ اور اسکی تفصیلات

تین شہید ۔ چالیس زخمی ۔ ریاستی کمیٹی پر عدم اعتماد

مسلمانوں پر فرقہ کی سازش کا نتیجہ تھا ؟

شملہ ۵ جون ۔ اسٹیٹ سکریٹری الور کی جانب سے ذیل کا تار الور کے فرقہ وارانہ فساد کے متعلق شائع ہوا ہے :۔

... شام کو ۹ بجے فرقہ وارانہ فساد ہوا ... فوج کو بلالیا گیا ...

نامہ نگار اسٹیٹسمین کا بیان

...

جلوس فوج کے محاصرہ میں

...

فساد کی وجہ

...

حضرت مولانا ابو المحاسن صاحب کے نام

وزیر اعظم ریاست الور کا تار

...

تحقیقاتی کمیٹی پر عدم اعتماد

...

کانگریس کا اجلاس روکنے میں حکومت کا کیا خرچ ہوا ؟

بمبئی کے فسادات کیوں رونما ہوئے ؟

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سوالات

...

ریلوے لائن پر ریوالور کھدا پایا

...

ٹرین پر ڈکیتی کے مقدمہ کا فیصلہ

...

میکسیکو میں خوفناک زلزلہ

۶۰ اشخاص ہلاک ، قصبات غائب ، مکانات منہدم

...

قندھار کے قریب یاقوت اور زمرد کی کان

شہر قندھار سے کچھ فاصلہ پر ... یاقوت اور زمرد کی ایک کان کا انکشاف کیا ہے ...

(اصلاح کابل)

افغانستان میں شدید برق وباراں

متعدد اشخاص اور مویشیوں کی ہلاکت

...

(اصلاح کابل)

افغانستان کا تمباکو فرانس کو

...

(اصلاح کابل)

پولیس نے ڈاکوؤں کا سرغنہ گرفتار کرلیا

بندوق اور کارتوسوں کی برآمد

...

دنیا کے تیل کے کارخانوں کا مستقبل

بین الاقوامی کانفرنس کی ناکامی

...

حلف وفاداری کی تنسیخ کی دوسری خواندگی منظور

...

کشمیر کے ہندو مسلمان سیاسی قیدیوں کی رہائی

فری پریس کی ایک اطلاع

...

حکومت کے وزراء میں تخفیف

...

چاقو چل گیا ۔ دو ہلاک ۔ ۴ مجروح

...

مسلمانانِ کشمیر کی قربانیوں کا "صلہ"
آئینی حقوق کے متعلق مسٹر گلینسی کی سفارشات

مسٹر گلینسی کی صدارت میں کشمیر کے لئے آئینی اصلاحات پر غور و بحث کی غرض سے جو کمیٹی بنی تھی اس کی سفارشات شائع ہوگئی ہیں۔ مہاراجہ نے مسٹر گلینسی کی سفارش کے مطابق فرنچائز یا حق رائے کے مسئلے کی تحقیقات کے لئے ایک فرنچائز کمیٹی بنا دی ہے۔

کانفرنس کے سامنے اہم مسائل یہ تھے:-

(۱) کیا کشمیر میں اسمبلی کا قیام مناسب ہے؟

(۲) اگر سوال کا جواب اثبات میں ہے تو اس اسمبلی کو کیا فرائض تفویض کیا ہونے چاہئیں؟

(۳) فرنچائز کی بنیاد کیا رکھی جائے؟

(۴) اسمبلی کی ہیئت ترکیبی کیا ہو؟

پہلے مسئلے کے متعلق کسی قدر اختلاف رائے تھا۔ دوسرے مسئلے پر تقریباً سب ارکان متفق تھے … [illegible]

اسمبلی کے اختیارات

[illegible]

ممبروں کی تعداد

[illegible]

جداگانہ انتخاب

[illegible]

اعلیٰحضرت سے شرف ملاقات

[illegible]

متفرق رائے دہی

[illegible]

تحریک یوم النبی کا مبلغ افغانستان میں

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

حلفیہ بیان

[illegible]

المشتہر محمد خان سابق منیجر ریاست چال راولپنڈی شاہ نظر

ٹیسٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، زخم کم سننا، کان بند یا بھاری رہنے، بھنبھنی، ناسور، کیڑے پڑ جانے، درد، طرح طرح کی آوازیں ہونے، پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب و اکسیر بے خطا دوا

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

بہادری سرمہ

کان کی دوا ر بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو-پی)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

سفید بال سیاہ ہوں جڑ سے کالا

[illegible]

منیجر گنگا پرشاد کتب خانہ … دربھنگہ

طلاء عزیزی پیٹنٹ

[illegible]

حکیم سید محمد عزیز الحسن … بھوپال

خام ناہنجار کے شکر میں ہی آجاؤ

[illegible]

منیجر رسالہ بیتیہ دہلی

اسلامی تہذیب و معاشرت میں لباس کا درجہ
ساری اور پائجامہ کے حسن و قبح پر ایک نظر

دھوتی، بہار اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں ہندو معاشرت سے متاثر ہو کر مسلم خواتین پائجامہ کے بجائے دھوتی یا ساری استعمال کرتی ہیں جو اسلامی تہذیب اور اخلاق دونوں کے خلاف ہے اور اسلام میں ستر پوشی کے متعلق جو احکام ہیں ان کی خلاف ورزی ہوتی ہے اس لئے ضرور ہے کہ مقامی مسلمان اور علماء اسے مسلمانوں کے لباس کی اصلاح کے لئے اپنی توجہ مبذول فرمائیں اور شرعی نقطۂ نگاہ سے مسلمان کو اسلامی معاشرت اختیار کرنے پر مجبور کریں۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر مولانا محمد یوسف صاحب … [illegible]

والیٔ قلات اور بلوچستان سے ایک درخواست
کیا اعلیٰ حضرت دو مظلوموں پر رحم فرمائیں گے

[illegible]

انجمن اہل سنت والجماعت شیخوپورہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

[illegible]

حضرت مولانا مولوی محمد حسین صاحب کوٹ نارنگ ضلع گوجرانوالہ (۵) حضرت مولانا مولوی کریم بخش صاحب ایم۔ اے پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور (۶) حضرت مولانا مولوی محمد مسلم صاحب عثمانی صدر مدرس مدرسہ عربیہ لائلپور (۸) حضرت مولانا مولوی نور الحق صاحب چنیوٹی (۹) بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر (۱۰) مولانا … [illegible]

سودیشی ڈائرکٹری اور شو روم

[illegible]

گلاسگو انڈین یونین

[illegible] … گلاسگو یونیورسٹی اور مختلف کالجوں کے متعلق پوری معلومات فراہم کرینگے عام معلومات کے متعلق ہندوستانی کالجوں کو اطلاع دیدی گئی ہے۔ (جے سی رائے آنریری سکرٹری)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر بصد مسرت ذرکثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اصل مثنوی کا شعر حل لغات اور صرفی نحوی ترکیب کے بعد شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں لکھا ہے … [illegible]

اڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ

[illegible]

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

[illegible]

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

مقویات سراج عالم

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

جھوٹے دوست کی طرح
نقلی دوا مصیبت میں دھوکا دیتی ہے

[illegible]

امرت دھارا

[illegible]

امرت دھارا … لاہور

مجوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: الجمعیۃ

روزنہ سہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

نرخنامہ
ایک صفحہ (یکبار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر: ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم دوشنبہ ۸ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۱

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستانیوں کا احساس (مدینہ)

ایک نتیجہ دو کاج (تیج)

مسلمان اور تبلیغ (قوم)

حقوق انتخاب (ملت)

ہندوستان کا افلاس

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

داعی اسلام کی سیرت طیبہ کا ایک ورق

انسان کامل کی کامل استقامت کا ایک نمونہ

فنافی اللہ اور تقرب الی اللہ کا مظہر اتم

انسان کامل کی کامل استقامت

دارالندوہ میں حق کے استیصال کیلئے مشورے

داعی الی اللہ کا مقام محمود

داعی اسلام کی ہجرت

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین ۔ لنگی ۔ رومال (پشاوری ۔ مشہدی ۔ یزدی) کلاہ ۔ پنکھے ۔ چپلیاں ۔ نسوار ۔ سرکہ انگوری ۔ چار مغز ۔ اعلیٰ میوہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے ۔ مذکورہ چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے ۔ **منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور**

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بخیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے ۔ جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں ۔

بواسیر و ذیابطیس

حافظ اقبال حسین بھیٹیا ہی بھاگلپور

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد ۔ عورت ۔ بچے ۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں ۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں ۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg Co. (India)
P. Box 88. Karachi.

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی و پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا پیدا ہونا ناممکن ہے ۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں ۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انمیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال بد کا ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعیدیں اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۴۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے ۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ ۔ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں ۔ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آیندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی ۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں ۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا ۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے ۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک ۔ وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر، زبر، پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے ۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے ۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۔ قسم دوم حنا شدہ عار علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حکومت حجاز اور اٹلی میں معاہدہ ہوگیا

سیاسی اور تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوگئے

معاصر ام القریٰ میں حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس کی تفصیل شائع ہوگئی ہے۔ ہم معاصر موصوف سے معاہدہ کی دفعات کا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

مملکت حجاز و نجد اور مملکت ایطالیہ کے مابین معاہدہ مودت کی تاسیس و تکمیل حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مندوبین کی موجودگی میں بمقام جدہ ۱۰ فروری ۱۹۳۲ء عمل میں ہوئی۔

(۱) حکومت اٹلی نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور معاہدہ [illegible]

[illegible]

تجارتی معاہدہ کی تکمیل

[illegible]

حجاز میں عراقی حکومت کے وفد کا ورود

والی حجاز سے اہم مسائل پر گفت و شنید

[illegible]

ضروری گزارش

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

۱۹۳۲ء میں وائرلیس کے اخراجات

دس سال میں جوئے بازی کا خاتمہ

لندن کے باشندے بس موٹروں اور ٹریم کار وں میں سفر کرنے کے زیادہ عادی ہیں ۱۹۳۰ء کی نسبت ۱۹۳۱ء میں دو کروڑ اسی لاکھ آدمیوں نے کم سفر کیا۔ گزشتہ سال برٹش وائرلیس کی صنعت پر دو کروڑ ۹۷ لاکھ پچاس ہزار پونڈ خرچ ہوئے۔ گزشتہ سال کی نسبت امسال اخراجات میں پچاس فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔

برٹش میوزیم کی فہرست کتب میں بیس صفحات صرف ان کتابوں کے نام کے لئے وقف کئے گئے ہیں جو ر گرو ہاپس کی تصنیف ہیں۔ یہ کتابیں ناول تحصیل کو دا اور شعروں پر [illegible]

[illegible]

بلگریڈ کی عدالت میں ایک دلچسپ مقدمہ

اغوا کنندہ پر صرف تین پونڈ جرمانہ

[illegible]

افریقہ میں لڑکیوں کی ارزاں خریداری

لڑکی کی قیمت صرف چند گائیں

[illegible]

یوگوسلیویا میں شادی کا ایک عجیب واقعہ

لڑکی کو حجرانے کی رسم میں خونریزی

[illegible]

صنعت و حرفت میں خواتین کا قدم

کاروباری ترغیب "مردوں" کے خلاف جہاد

[illegible]

دنیا کی سب سے زیادہ تیز رفتار ٹرین

۸۰ میل کا سفر ۵۸ منٹ میں

[illegible]

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

حق رائے دہی بالغان کی تجویز مسترد کردی گئی

رائے دہندوں کی فہرست میں آبادی کے تناسب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا

(ترجمہ مخصوص برائے الجمعیۃ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

وہ تمام عورتیں جن کو مردم شماری کی رپورٹ میں حروف شناس لکھا گیا ہے اپنے نام فہرست رائے دہندگان میں درج کرادیں تو ان کی تعداد ۰۰۰۰۰… ، مردوں کے مقابلہ میں ۵…۰۰۰ ہوگی۔ (پیراگراف ۲۰۹)

چونکہ صوبہ متوسط میں مجلس مقننہ کے لئے رائے دہندوں کی موجودہ تعداد بہت کم ہے اس لئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ اس صوبہ میں وفاقی مقننہ کیلئے رائے دہندوں کی تعداد دگنی کردی جائے ہے۔ اور مقامی حکومت کو حق رائے دہی پر نظر ثانی کرکے ترمیم کردینا چاہئے۔ (پیراگراف ۲۱۱)

[illegible]

باب شش دہم ۔ صوبوں کا دوسرا ایوان

یہ سوال کہ صوبوں میں دو ایوانات ہونے چاہئیں یا نہیں حقیقتاً ایک دستوری سوال ہے جو اس کمیٹی کے دائرہ تحقیق سے باہر ہے۔ جب تک کہ یہ مسئلہ طے نہ ہو جائے اس وقت تک ایوان بالا کے لئے تفصیلات میں جانا بالکل بے کار ہوگا۔ کمیٹی نے اس سلسلہ میں موافق اور مخالف دلائل پیش کردیئے ہیں اور اپنی رائے ظاہر کرنے سے احتراز کیا ہے۔

باب ہفدہم ۔ چھوٹے صوبے ۔ دہلی، کورگ، اور اجمیر مارواڑ

[illegible]

حصہ سوم وفاق

[illegible]

باب ہیجدہم ۔ سینیٹ

[illegible]

باب نوزدہم ۔ وفاقی مجلس مقننہ

[illegible]

کلکتہ میں بچوں کی برآمد

[illegible]

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم دوشنبہ ۸ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ ہجری

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

مایوس کن اور غیر اطمینان بخش

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ کا وہ مستند خلاصہ جو اصل رپورٹ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے ہم آج کی اشاعت میں ختم کر رہے ہیں۔ ناظرین کرام نے اس رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد بآسانی اندازہ لگالیا ہوگا کہ ہندوستان کی توقعات ہرگز اس رپورٹ سے پوری نہیں ہوسکتیں اور وہ حقیقتاً اس مرض کا علاج نہیں ہے جس کی علامتیں ملک کے عام اضطراب و ہیجان کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہیں اگر وہ سفارشات جو اس رپورٹ میں کی گئی ہیں تمام و کمال منظور بھی کرلی جائیں اور انہیں آئندہ حکومت ہند کے مسودہ قانون کا جزو ہی بنا یا جائے تو بھی ان سے ملک کی زبردست اکثریت مطمئن نہیں ہوسکتی۔

ایک بنیادی غلطی

[illegible]

ہی اور انہیں صرف اپنے ماہیہ ہی سے تعلق تھا۔ اگر ان عوام الناس کو جن کی روایات جمہوریت اس قدر قدیم ہیں اپنا حق رائے دہندگی استعمال کرنے کا موقع دیا جائے اور ان میں یہ احساس پیدا کرایا جائے کہ وہ اپنے گاؤں سے نکل کر اپنے صوبہ کے انتظام و اہتمام میں بھی حصہ لے سکتے ہیں تو یہ کوئی زیادہ نئی بات نہ ہوگی بلکہ ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان کے باشندے اسے نہایت آسانی کے ساتھ قبول کرلیں گے۔

انتظامات کا سوال

اس کے بعد انتظام کا سوال آتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ حکومت کے پاس اس قدر ملازم نہیں ہیں کہ وہ ان انتخابات کا جنہیں وسیع حق رائے دہندگی پر مبنی ہو انتظام کر سکیں۔ [illegible]

شہروں میں حق رائے دہی بالغان

[illegible]

تعلیم کا بہانہ

[illegible]

عوام کی جمہوریت پسندی

[illegible]

پر امن مظاہرے

[illegible]

مسودہ قانون حج پر تفصیلی نظر

زائرین بیت اللہ کے لئے ناروا قیود

(از حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند)

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے حسب ذیل مضمون ۱۹۲۵ء میں اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ میں ترمیم ہورہی تھی اور واپسی ٹکٹ یا زر ضمانت کا لزوم قانون میں داخل کیا جا رہا تھا۔ چونکہ حج کے متعلق مسودات قانون میں پھر اسی قسم کی بلکہ اس سے بدتر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں اس لئے ہم مسلمانان ہند کی توجہ اس مضمون کی طرف دوبارہ مبذول کرانے کے لئے اسے تمام و کمال شائع کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

حجاج اور واپسی کا ٹکٹ

آج کل مجلس وضع قوانین ہند (اسمبلی) میں قانون جہاز رانی ہند کے بعض دفعات کی ترمیم و اضافہ کا ایک مسودہ قانون زیر غور ہے جس کا مقادیہ ہے کہ زائرین بیت اللہ الحرام (حجاج) پر یہ لازم کردیا جائے کہ وہ جاتے وقت واپسی کا ٹکٹ خریدیں یا بقدر ٹکٹ واپسی کی رقم اس افسر کے پاس جمع کردیں جو گورنمنٹ کی جانب سے اس کام کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ اس پابندی کے عائد کرنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی [illegible]

[illegible]

سبیل کی جائے نہ یہ کہ اس کا وبال اس سے بیس گنی جماعت اور عام حجاج پر ڈالا جائے۔

دوسرا نقصان

ان ایک ہزار نادار حجاج کے کرایہ واپسی (پچیس ہزار روپیہ) کو محفوظ کرنے کے لئے انیس ہزار حاجیوں سے ۴ لاکھ پچیس ہزار روپیہ دو تین مہینے اور بعض حالات میں چار مہینے پہلے وصول کرلینا کون سے تجارتی۔ اقتصادی۔ انتظامی اصول کی رو [illegible]

[illegible]

تیسرا نقصان

[illegible]

مسلمان ممبران اسمبلی میں اختلاف

[illegible]

جمعیۃ علماء کا اجلاس

[illegible]

مسودہ قانون واپسی ٹکٹ قطعاً نامعقول ہے

[illegible]

قانون زیر بحث کیوں مذہبی مداخلت کیوں ہے

[illegible]

قانون زیر بحث کو مسلمانوں کے لئے مضر ہے

[illegible]

بعض ممبران اسمبلی کے شبہات کا جواب

[illegible]

پہلا شبہ

[illegible]

پہلے شبہ کا جواب

[illegible]

اعداد و شمار کے لحاظ سے نقصانات

[illegible]

پہلا نقصان

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں :-

(۱) قربانی کا جانور مجبوراً گیا یا چوٹ لگا ہے۔ کسی جگہ سے بکڑا پا نہیں جاتا تو اس کو بندوق کی گولی یا نیزہ یا کسی تیز ہتھیار سے زخمی کرکے بہ نیت قربانی ذبح کرسکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) ڈاڑھی مونچھیں یا سر کے بالوں کو سیاہ رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) زید سمجھتا ہے کہ ڈاڑھی منڈوانا یا کالا خضاب بہ نیت جہاد یا جس شخص کی بیابی جوان ہو تو اس کی خوشنودی کے لئے جائز ہے تو کیا زید کا یہ قول صحیح ہے؟

(۴) شرعاً کونسا خضاب جائز و مسنون ہے۔

(۵) اکثر لوگ سر کے اگلے حصہ کے بال بڑھا لیتے ہیں اور پچھلے حصہ کے بال کٹوا لیتے ہیں تو کیا ایسے لوگ فاسق ہیں؟

(۶) ایک نمازی رکوع بھول گیا جب کرنے کے قریب پہونچا تو یاد آگیا تو کیا رکوع کے لئے کھڑا ہو جائے ...

الجواب

استفتاء

الجواب

دار الحکومت

شہر میں امن و امان قائم کرنے کی سعی

دہلی میونسپل کمیٹی کا اجلاس

بارہ گھنٹہ کے اندر دہلی چھوڑنے کا حکم

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کو نوٹس

نوٹس کی خلاف ورزی

آل انڈیا ہندو سبھا کے خلاف دعویٰ

عدالت کی جانب سے حکم امتناعی

حج کے متعلق مسودات قانون کے خلاف زبردست احتجاج

جامع مسجد دہلی میں جلسہ اور عظیم الشان جلوس

آزاد پارک میں ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کی حیات افروز تقریر

دہلی ۱۰ جون۔ جمعیۃ علمائے ہند کے اعلان کے بموجب آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں ... مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ...

آزاد پارک کا جلسہ

نئی اور پرانی دہلی کی حدود پر جھگڑا

بنگال میں دہشت انگیزی کی تحریک

پولیس، فوج اور مجسٹریٹوں کو مزید اختیارات

نتھ پور جیل میں گولی چل گئی

ایک قیدی ہلاک اور متعدد مجروح

آئندہ سیاسی جرموں سے کوئی رعایت نہ کی جائیگی

مہاراجہ کشمیر کا انتباہی اعلان

حکومت اور کانگریس میں صلح کے آثار

گول میز کانفرنس کے تیسرے اجلاس کی تیاریاں

سول نافرمانی بند کرنے کا مطالبہ

حقوق رائے دہی کی رپورٹ پر تبصرہ

سر عبدالرحیم کا بیان

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ پر مسلم کانفرنس کا اعلان

متعدد تجاویز کی منظوری

یوپی میں سیاسی اسیروں کی رہائی

میعاد سے پہلے ہی جیل سے تبدیلی کا حکم

حکومت کے رویہ میں نمایاں تبدیلی

ترکی وزیر اعظم کا سفر روس اور اس کے نتائج

پارچہ بافی اور زراعت کی ترقی کے زبردست انتظامات

اٹلی اور روس سے ۵ کروڑ پونڈ قرض

قسطنطنیہ ۹ جون۔ روس کی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت ترکی نے صنعتی اور زراعتی ترقی کے لئے تین سال کی اسکیم تجویز کی ہے۔ ترکی وزیر اعظم اور وزیر امیات ... اطالیہ اور روس سے پانچ کروڑ پونڈ قرض لیا ہے ... اس اسکیم میں صنعت پارچہ بافی اور زراعتی مشینری کی خریداری بھی شامل ہے۔

آرڈیننسوں کے اختتام سے پہلے صلح کی تلقین

مسٹر اینڈریوز کی وزیر اعظم سے ملاقات

لندن ۸ جون۔ انگلستان میں آمد کے بعد پادری اینڈریوز نے کئی ایک اہم ملاقاتیں انگلستان کے سربرآوردہ افراد سے کیں اسی سلسلہ میں سرمیکڈانلڈ ... لارڈ ... اور مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم سے بھی ملاقی ہوئے ...

امریکہ کے بھوکے مزدوروں کا واویلا

واشنگٹن پر ایک لاکھ بے روزگاروں کا حملہ

دو ارب چالیس کروڑ ڈالر کا مطالبہ

سیاسی اسیروں کا انڈمان میں تبادلہ

دارالعوام میں ایک تجویز

خودکشی کی خبریں شائع کرنا جرم ہے

اخبارات کو ترکی حکومت کا حکم

برطانوی مال کے مقاطعہ کی تحریک کا مقابلہ

ہندوستان اور لندن میں کانفرنس کی تیاریاں

گول میز مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ضرور ہوگا

ریلوے میں مزید تخفیف کا اعلان

بنگال کے ایک قوم پرور مسلم کو سزا

پولیٹیکل کانفرنس منعقد کرنیکا جرم

مرکزی ذمہ داری کے مطالبہ پر اصرار

دیوان چمن لال کی اپیل

لکھنؤ میں مسلم خواتین کا اجتماع

ملکی اشیاء کے استعمال کا عہد

ہاتھرس کے قریب پولیس اور دیہاتیوں میں تصادم

دیہاتیوں نے قیدیوں کو چھڑا لیا

۴۳ دیہاتیوں کی گرفتاری

علیحدگی سندھ کی راہ میں رکاوٹیں

سندھ کے ہندوؤں کی کانفرنس

بنگلور میں پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس

پولیس کے زبردست انتظامات

سیاسی قاتلوں کے مقدمات کی فوری سماعت کا بل

اسمبلی میں ایک سرکاری مسودہ قانون

الہ آباد میں خفیہ آشرم پر پولیس کا چھاپہ

کئی ملازم گرفتار

چیف جج کی کوٹھی میں چوری

بندوق اور ریوالور غائب

لاہور میں خطرناک آتش زدگی

مدناپور میں باغیوں کی سرکوبی

تعزیری پولیس کا تقرر

کاشتکاروں کو مجسٹریٹ الہ آباد کا نوٹس

لگان ادا کرو

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ اور ڈیلی میل

ڈھاکہ ڈسٹرکٹ کانفرنس کے صدر کا مکان ضبط

سات سکھوں کو پھانسی کی سزا

بمبئی میں مکمل امن و امان

موالیوں کی گرفتاری کا لا انتہائی سلسلہ

کرفیو آرڈر کی میعاد میں توسیع

بمبئی ۹ جون۔ گزشتہ دو روز کی طرح آج بھی امن رہا۔ کسی قسم کا فساد نہیں ہوا اور نہ ہی کسی مزید حادثہ کی اطلاع ملی ہے۔ فساد زدہ علاقوں میں بہت سی دکانیں کھل گئی ہیں ...

مسٹر ہنس راج عرف وائرلیس کی گرفتاری

وائسرائے کی ٹرین کو اڑانے کا الزام

ریوالور، بم اور سکہ بنانے کی مشینیں برآمد

بمبئی میں امن و امان کی خوشگوار فضا

مصالحتی کمیٹی کی مساعی جمیلہ

باپ نے گلا گھونٹ کر بچہ کو مار ڈالا

حکومت کو سندھ کانفرنس کی رپورٹ موصول ہوگئی

پوسٹ آفس کی عمارت کو جلانے کی سعی

برف خانہ میں آتش زدگی

بارہ اشخاص ہلاک

ترکی وزیر اعظم کا سفر روس اور اس کے نتائج

پارچہ بافی اور زراعت کی ترقی کے زبردست انتظامات

اٹلی اور روس سے ۵ کروڑ پونڈ قرض

قسطنطنیہ ۹ ر جون۔ روس کی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت ترکی نے صنعتی اور زراعتی ترقی کے لئے تین سال کی اسکیم تجویز کی ہے ترکی وزیر اعظم اور وزیر مالیات نے پچھلے دنوں روس اور اطالیہ کا جو سفر کیا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت ترکی نے اطالیہ اور روس سے پانچ کروڑ پونڈ قرض لیا ہے۔ یہ رقم مجوزہ اسکیم کے سلسلہ میں خرچ کی جائے گی۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس اسکیم میں صنعت پارچہ بافی اور زراعتی مشینری کی خریداری بھی شامل ہے۔

اطالیہ کی رقم تین کروڑ پچیس لاکھ ترکی پونڈ ہے جس میں سے ایک تہائی رقم ترکی کو نقد دی جائے گی دوسری تہائی نئی صنعتی مہمات کے لئے مشینری اور سامان کی صورت میں ملے گی اور تیسری تہائی اس قرضہ میں محسوب ہوگی جو اطالوی کارخانوں کو ترکی حکومت کی طرف سے واجب الادا ہے۔ روس سے جو رقم لی جا رہی ہے وہ صرف زراعتی مشینوں کی شکل میں ملے گی۔

بنگال کے ایک قوم پرور مسلم کو سزا

پولیٹیکل کانفرنس منعقد کرنے کا جرم

مرکزی ذمہ داری کے مطالبہ پر اصرار

دیوان چمن لال کی اپیل

لکھنؤ میں مسلم خواتین کا اجتماع

ملکی اشیاء کے استعمال کا عہد

ہاتھرس کے قریب پولیس اور دیہاتیوں میں تصادم

دیہاتیوں نے قیدیوں کو چھڑا لیا

۳۴ دیہاتیوں کی گرفتاری

علیحدگی سندھ کی راہ میں رکاوٹیں

سندھ کے ہندوؤں کی کانفرنس

بنگلور میں پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس

پولیس کے زبردست انتظامات

سیاسی قاتلوں کے مقدمات کی فوری سماعت

اسمبلی میں ایک سرکاری مسودہ قانون

الہ آباد میں خفیہ آشرم پر پولیس کا چھاپہ

کئی ملازم گرفتار

چیف جج کی کوٹھی میں چوری

بندوق اور ریوالور غائب

لاہور میں خطرناک آتش زدگی

میناپور میں باغیوں کی سرکوبی

تعزیری پولیس کا تقرر

کاشتکاروں کو مجسٹریٹ الہ آباد کا نوٹس

لگان ادا کرو

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ اور ڈیلی میل

ڈھاکہ ڈسٹرکٹ کانفرنس کے صدر کا مکان ضبط

سات سکھوں کو پھانسی کی سزا

آرڈیننسوں کے اختتام سے پہلے صلح کی گفت و شنید

مسٹر اینڈریوز کی وزیر اعظم سے ملاقات

لندن ۸ر جون۔ انگلستان میں آمد کے بعد پادری اینڈریوز نے کئی ایک اہم ملاقاتیں انگلستان کے سربر آوردہ افراد سے کیں اسی سلسلہ میں سر سیموئل ہور لارڈ سینکی مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم سے بھی ملاقی ہوئے ان ملاقاتوں کے دوران میں پادری صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ ہندوستان میں صلح کے ساتھ امن قائم کیا جائے۔ پادری صاحب نے ایک ریڈیو بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے حالات ایسے نازک ہیں کہ گفتگوئے صلح کا آغاز آرڈیننسوں کی میعاد ختم ہونے سے قبل ہی کر دینا چاہیے۔

پادری صاحب نے مطالبہ کیا ہے چونکہ وقت حالات کا ذمہ ہوتا ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ کوئی ایسا مجھوتہ ہو جائے کہ جو انعقاد گول میز کانفرنس کی مزید طوالت سے بچا سکے اور جس کے ماتحت وہ جدید ریفارم بل جو صوبائی آزادی مع مرکزی آزادی پر مشتمل ہو فوری طور پر قبول کرنے کے ساتھ ہی پارلیمنٹ کے اجلاس میں پیش کر دیا جائے۔

امریکہ کے بھوکے مزدوروں کا واویلا

واشنگٹن پر ایک لاکھ بے روزگاروں کا حملہ

دو ارب چالیس کروڑ ڈالر کا مطالبہ

لندن، ۸ر جون۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی کانگریس نے صدر ہوور کی ہدایت پر بے روزگاروں کو ۲۴۰ کروڑ ڈالر (تقریباً ۸۰ کروڑ پونڈ) کی امداد دینے سے انکار کر دیا تھا اور اس سلسلہ میں جو مسودہ قانون پیش کیا گیا تھا اسے مسترد کر دیا تھا۔ بے روزگار آدمیوں کی تعداد اس وقت ایک لاکھ سے زائد ہے جنہوں نے حکومت کے فیصلہ کے خلاف ستیہ گرہ کرنے کا عزم کیا ہے اور واشنگٹن کی جانب روانہ ہونے شروع ہو گئے۔ مختلف ریلوے اور پولیس کے حکام ان کو روکنے کی امکانی سعی کر رہے ہیں۔ لیکن وہ کسی طرح نہیں رکتے انہوں نے خود ٹرینوں پر قبضہ کر لیا اور اپنے آپ بیٹھا کر واشنگٹن لے گئے۔ ان کی حرکت سے امریکہ میں نازک اور تشویش انگیز صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔

سیاسی اسیروں کا انڈمان میں تبادلہ

دارالعوام میں ایک تجویز

لندن ۸ر جون سر چارلس رولان (قدامت پسند رکن اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے نمائندے) نے دارالعوام میں تجویز پیش کی کہ ہندوستانی قید خانوں میں قیدیوں کی کثرت کو اس طرح دور کیا جا سکتا ہے کہ سیاسی قیدیوں کو جزیرہ انڈمان میں تبدیل کر دیا جائے۔

خودکشی کی خبریں شائع کرنا جرم ہے

اخبارات کو ترکی حکومت کا حکم

برطانوی مال کے مقاطعہ کی تحریک کا مقابلہ

ہندوستان اور لندن میں کانفرنس کی تیاریاں

گول میز مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا

ریلوے میں مزید تخفیف کا اعلان

بمبئی میں مکمل امن و امان

موالیوں کی گرفتاری کا لا انتہائی سلسلہ

کرفیو آرڈر کی میعاد میں توسیع

بمبئی ۸ر جون۔ گزشتہ دو روز کی طرح آج بھی امن رہا کسی قسم کا فساد نہیں ہوا اور نہ ہی کسی زیر جانہ کی اطلاع ملی ہے۔ فساد زدہ علاقوں میں بہت سی دوکانیں کھل گئی ہیں۔ آمد و رفت معمول پر آ گئی ہے۔ لیکن فساد زدہ علاقوں میں پولیس اور فوج ابھی تک گشت کر رہی ہے۔ زخمیوں میں سے ۲۰۹ جنرل ہسپتال میں ہیں جن میں سے بیشتر صحت یاب ہو گئے ہیں، آج ہسپتال میں چل بسا۔

پولیس لوٹے ہوئے مال کو تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ آج دو مسلمانوں کے گھروں کی تلاشی لی گئی جہاں سے لوٹا ہوا عطر برآمد ہوا۔ ان دونوں مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا اور مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ ریمانڈ حاصل کر لیا گیا۔ پولیس نے جامع مسجد سے ملحقہ ایک مکان پر چھاپہ مارا جہاں سے مشتبہ دو مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا۔ ان کے گھروں کی تلاشی لی گئی۔ جہاں سے لوٹا ہوا صابن اور عطر ملا۔

فساد کے سلسلہ میں گرفتار شدہ ۲۰ اشخاص کو ایک ہفتہ سے ایک ماہ تک کی سزا دی گئی اور ۲ روپیہ سے ۱۰ روپیہ تک جرمانہ کیا گیا۔ بہت سے مقدمے تحقیقات کرنے کے لئے ملتوی کر دئیے گئے۔ چالیس مسلمان اور تین ہندوؤں کے لئے ریمانڈ لے لیا گیا جن کو کل گرفتار کیا گیا تھا۔

آج سہ پہر پھر دو کے حملے ہوئے چار اشخاص مجروح ہوئے جن میں دو ہندو اور دو مسلمان ہیں۔ موالیوں کی گرفتاری جاری ہے۔ آج ۸۴ موالی گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے دو ایسے ہیں جو کرپان لئے ہوئے تھے۔ کرفیو آرڈر کی میعاد میں ایک ہفتہ کے لئے توسیع کر دی گئی ہے۔

مسٹر ہنس راج عرف وائرلیس کی گرفتاری

وائسرائے کی ٹرین کو اڑانے کا الزام

بمبئی میں امن و امان کی خوشگوار فضا

مصالحتی کمیٹی کی مساعی جمیلہ

باپ نے گلا گھونٹ کر بچہ کو مار ڈالا

حکومت کو سندھ کانفرنس کی رپورٹ موصول ہو گئی

پوسٹ آفس کی عمارت کو جلانے کی سعی

برف خانہ میں آتشزدگی

بارہ اشخاص ہلاک

حکومت اور کانگریس میں صلح کے آثار

گول میز کانفرنس کے تیسرے اجلاس کی تیاریاں

سول نافرمانی بند کرنے کا مطالبہ

شملہ ۸ر جون۔ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی اور خود کانفرنس کے تیسرے اجلاس کے متعلق حکومت جو تیاریاں کر رہی ہے ان کے متعلق مقامی سیاسی حلقوں میں مختلف خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایک طبقہ کا قوی گمان ہے کہ حکومت اب بھی کانگریس کا تعاون حاصل کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کانگریسی لیڈران اپنی موجودہ سرگرمیوں کو بند یا ملتوی کر کے حکومت کے سامنے آئینی صورت میں شکایت رکھنے پر رضامندی ظاہر کریں۔ اس آخری حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ کانگریس کو حکومت کی ان مشروط پیش کش کو کسی حالت میں قبول نہیں کرے گی جیسا کہ کانگریسی لیڈران نے اپنی گرفتاری سے قبل اپنی تقریروں میں ظاہر کیا تھا اور جیسا کہ اس کی موجودہ سرگرمیوں سے بھی عیاں ہے۔

یہ بھی خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر کانگریس نے کانفرنس کے تیسرے اجلاس میں بھی تعاون سے گریز کیا تو حکومت اس کی ناینگی کا خیال نہ کرتے ہوئے آئینی اصلاحات کا قدم کانفرنس کے فیصلہ اور پارلیمنٹ کے آخری حکم کے مطابق اٹھائے گی اور وہ جتنی انتہا پسندی کی رکاوٹوں کی پرواہ نہیں کرے گی۔ جیسا کہ وزیر اعظم کے اعلان میں بتایا گیا تھا کہ حکومت بدستور ہندوستان میں آئینی ترقی کا قدم مزاحمتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے برابر اٹھائے گی اور اس کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

یہ خیال بھی بعض حلقوں میں تقویت حاصل کر رہا ہے کہ حکومت اور کانگریس کے درمیان بالواسطہ طور پر عنقریب گفت و شنید کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ یہ گفتگو کے انتہا تک عوام سے پوشیدہ رکھا جائے گا۔

حقوق اے ڈی کی رپورٹ پر تبصرہ

سر عبد الرحیم کا بیان

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ پر مسلم کانفرنس کا اعلان

متعدد تجاویز کی منظوری

یو۔پی میں سیاسی اسیروں کی رہائی

میعاد سے پہلے جیل سے تبدیلی کی تجویز

رج کے متعلق مسودات قانون کے خلاف زبردست احتجاج

جامع مسجد دہلی میں جلسہ اور عظیم الشان جلوس

آزاد پارک میں ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی حیات افروز تقریر

دہلی ۱۰ر جون۔ جمعیۃ علمائے ہند کے اعلان کے بموجب آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد، دہلی میں بصدارت حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحلیم الصدیقی صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علمائے ہند مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب صدر نے افتتاحی تقریر کی بعدہ حضرت مولانا معین الدین احمد صاحب اجمیری نے مسودات متعلقہ حجاج کے مختلف پہلوؤں پر تقریر فرمائی اور تجویز ذیل کی تحریک کی جس کی تائید مولانا محمد سمیع اللہ صاحب اور مزید تائید مولانا احمد حسین صاحب نے کی۔

"مسلمانان دہلی کا یہ عام جلسہ ہر سہ مسودات قانون متعلق رج کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت منعقدہ مراد آباد کی قرارداد کی تائید و توثیق کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ جب تک مسلمان اپنی سر زمین پر امن جد و جہد سے ہندوستان کو کامل طور پر آزاد نہ کرا سکیں گے اس قسم کے مفاسد کا سد باب نہ ہو گا نیز یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ موجودہ وقت اور فضا کو غنیمت سمجھ کر اس راہ میں عملی قدم بڑھائیں۔"

تجویز بالا متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔ اس کے بعد جناب صاحب نے آرڈیننس کے متعلق ایک بسیط تقریر کی جس کا سلسلہ چار بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد جلوس مرتب ہوا جو حضرت مولانا عبد الحلیم صدیقی صاحب ڈکٹیٹر موصوف کی قیادت میں جامع مسجد سے روانہ ہو کر بڑے بازاروں سے گذرتا ہوا آزاد پارک پہونچا۔ جلوس میں دو بڑے بورڈ تھے ایک بورڈ رج کے متعلق اور دوسرا آرڈیننس ڈے کے متعلق تھا رضا کاران جمعیۃ سوٹوں اور جھنڈوں سے لیس ہو کے جلوس میں نمایاں تھے اور قومی نظمیں پڑھتے ہوئے جا رہے تھے عوام بلند نعروں سے اپنے جوش کا اظہار کر رہے تھے۔ گرمی کی شدت کے باوجود بے شمار ہندو مسلمانوں کا اجتماع حیات پرور مظاہرہ تھا۔

آزاد پارک کا جلسہ

آزاد پارک میں جلوس کے پہونچنے کے بعد ہند مسلم متحدہ جلسہ آرڈیننس ڈے کے سلسلہ میں ہوا جس میں ڈکٹیٹر صاحب موصوف نے بمبئی کے فسادات پر اظہار افسوس کیا اور اس قسم کے فسادات کی سخت مذمت کی اور تمام ہند سے اپیل کی کہ متحدہ جد و جہد سے ملک کو آزاد کرائیں۔ اس کے بعد متفقہ طور پر آرڈیننس اور آزادی کے متعلق قرارداد منظور کی گئیں۔ اس کے بعد مولانا نے اہالیان دہلی کا انتہائی پرجوش مساعی پر مبارکباد دی اور جلوس کو منتشر کیا گیا۔ جلسہ کے موقعہ پر آزاد پارک میں سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پولیس افسران بھی آئے مگر انہوں نے جلسہ میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔

نئی اور پرانی دہلی کی حدود پر جھگڑا

بنگال میں دہشت انگیزی کی تحریک

پولیس، فوج اور مجسٹریٹوں کو مزید اختیارات

نتھ پور جیل میں گولی چل گئی

ایک قیدی ہلاک اور متعدد مجروح

آئندہ سیاسی خبروں کے لئے کوئی رعایت کی جائیگی

بہار کے گورنر کا انتہائی اعلان

دار الحکومت سے

شہر میں امن و امان قائم کرنے کی سعی

دہلی میونسپل کمیٹی کا اجلاس

بارہ گھنٹے کے اندر دہلی چھوڑنے کا حکم

مولانا عبد الحلیم صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو نوٹس

نوٹس کی خلاف ورزی

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے خلاف دعویٰ

عدالت کی جانب سے حکم امتناعی

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:-

(۱) قربانی کا جانور چھوٹ گیا یا چھوٹا ہوا ہے۔ کسی حیلہ سے پکڑا نہیں جا سکتا تو اس کو بندوق کی گولی یا تیر یا اور کسی تیز ہتھیار سے زخمی کر کے بنیت قربانی ذبح کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) داڑھی مونچھیں یا سر کے بالوں کو سیاہ رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) زید کہتا ہے کہ داڑھی میں سیاہ خضاب بہ نیت جہاد یا جس شخص کی بیوی جوان ہو تو اس کی خوشنودی کے لئے جائز ہے تو کیا زید کا یہ قول صحیح ہے؟

(۴) شرعاً کونسا خضاب جائز و مسنون ہے۔

(۵) اکثر لوگ سر کے اگلے حصہ کے بال منڈا لیتے ہیں اور پچھلے حصہ کے بال رکھ لیتے ہیں تو کیا ایسے لوگ فاسق ہیں؟

(۶) ایک نمازی رکوع بھول گیا جب سجدہ کرنے کے قریب پہونچا تو یاد آ گیا تو رکوع کے لئے پھر واپس ہونا جائز ہے؟ اور سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

(۷) اگر پہلے سجدہ کی حالت میں یا دوسرے سجدہ میں رکوع کا بھول جانا یاد آ گیا تو کیا کیا جاوے؟

(۸) ہندہ نے مندرجہ ذیل ورثا چھوڑ کر وفات پائی۔ ایک ماں حقیقی زینب (۲) ایک بھائی من آئم (۳) ایک بہن جیسہ بہن اب دام پس ترکہ ان ورثا کے درمیان کس طرح تقسیم کیا جائے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) قربانی کا جانور اگر بھاگ جاوے گا اور بغیر زخمی کرنے کے قبضہ میں نہیں آ سکتا تو اس کو بر چھی یا تیر یا کسی تیز ہتھیار سے زخمی کر کے ذبح کر دیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن بندوق سے اگر ایسی جگہ پر فیر کرے گا کہ بغیر ذبح کرنے کے ہی اس کی جان نکل جائے گی تو قربانی تو کیا ہوگی بلکہ وہ جانور مردار ہی ہو جائے گا۔

(۲) سیاہ خضاب لگانا داڑھی مونچھوں پر اور سر کے بالوں پر ناجائز و حرام ہے مردوں کیلئے بال سرخ خضاب لگانا سنت ہے۔

(۳) جہاد کے لئے بروقت جنگ کرنے کے کفار پر سیاہ خضاب لگانا بھی جائز ہے۔

الجواب

استفتاء

[redacted]

۱۳۵۰ھ کا حج اور حکومت حجاز

سفر حج کے متعلق تفصیلی کوائف اور مشاہدات

حکومت حجاز اور حکومت ہند کو مخلصانہ مشورے

(از جناب الحاج محمد برکت علی صاحب پشاوری)

خداوند تعالیٰ کا بے حد و بے پایاں شکر ہے کہ حقیر کو تیسری حج سعادت حاصل ہوئی۔ … اس دفعہ یہ دیکھ کر کس قدر مسرت ہوئی کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر حج کا احساس اور محبت خاص طور پر پیدا ہوگئی ہے کہ اب اعلیٰ طبقہ کے لوگ اور اکثر نوجوان مع بال بچوں کے جاتے ہیں … ہر سال ہندوستانی حاجیوں کی تعداد کو بڑھا دے … حکمرانوں سے ہے اس لئے مسئلہ وار علیحدہ علیحدہ واقعات درج ذیل ہیں۔

حجاز اور حکومت حجاز

بحمداللہ مکہ مکرمہ میں گرمی تھی اور کھانے پینے کی چیزیں ترکاریاں ہر قسم کی ہر وقت بکثرت فراواں ملتی تھیں۔ پانی بھی بکثرت ملتا تھا … جو چیزیں ازقسم تبرکات دیا پارچات وغیرہ اس سال ایسے ارزاں تھے کہ پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔

حجاز میں راستے ہر طرح سے محفوظ و مامون تھے۔ حاجیوں کی گری پڑی چیزیں … حکومت حجاز کا انتظام ہر طرح سے قابل ستائش و تسلی بخش ہے۔ …

اخراجات حج اور حجاج کی تعداد

…

حکومت حجاز کی خدمت میں مودبانہ اپیل

حکومت حجاز کا انتظام نہایت تسلی بخش اور قابل ستائش ضرور ہے مگر بعض ایسے امورات ہیں جن کی اصلاح انتظامی وسیاسی اور مذہبی طریقہ سے کی جانی ضروری ہے جس کے لئے استدعا ہے کہ مفصلہ ذیل کی اصلاح کر کے اسلامی دنیا کو ممنون و مشکور فرمادیں۔

(۱) مکہ کے معلم اور جدہ کے وکیل اور ان کے اخلاقی و طرز معاشرت کی اصلاح خاص طور پر کیجاوے جس سے حاجیوں کو بجائے تکلیف کے راحت پہونچے۔

(۲) ہر حج سے چار ماہ پیشتر ہر زبان میں ایک گائیڈ بک شائع کر کے مشتہر کی جاوے جس میں حج کے متعلق ہر قسم کی کیفیت و رسوم کرایہ وغیرہ …

موٹر سروس اور دیگر انتظامات

…

ہند اور حکومت ہند

ہر سال حاجیوں کی آمد و رفت سے ریلوے کو دو لاکھ سے کچھ زیادہ وصول ہوتا ہے چونکہ حاجیوں کا سفر دور دراز کا ہوتا ہے اس لئے ان کے ساتھ اسباب زیادہ رہتا ہے …

(۵) مکہ سے مدینہ تک کے تمام موجودہ سٹیشنوں پر ٹیلیفون لگانا چاہیے کہ حاجی راستہ کی تکلیف کے وقت نگران موٹروں کی امداد حاصل کر سکیں۔

(۶) مکہ مدینہ کے درمیانی راستہ کی سڑک پختہ بنائی جاوے جس سے موٹروں کی تکلیف دور ہوجاوے۔

جہاز کا واپسی ٹکٹ

گو کہ بعض مصلحتوں سے جہاز کا ٹکٹ واپسی ہونا لازمی تھا اور ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ جہاز راں کمپنی نے اس واپسی ٹکٹ کا ناجائز فائدہ اٹھا کر حاجیوں کو زیادہ تکلیف میں ڈال دیا ہے …

دواوہ در دبول اٹھے کہ تاثیر اس کو کہتے ہیں
بدن کٹ ڈن بنادیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں
اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم
… مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ایک مہینہ میں انگریزی آ جائے گی
… پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

شربت فولاد
… پتہ: مینیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اب کوئی خضاب نہ لگائیے
… مینیجر مفید عام دواخانہ نمبر ۲۴ دربھنگہ (بہار)

تمام ہندوستان میں حج کے متعلق مسودۂ قانون پر احتجاج

۱۰ جون کو یوم حج منانے کی عظیم الشان تیاریاں

صوبہ سرحد میں محاکم شرعیہ کے قیام کا مطالبہ

پشاور ۲۳ جون بروز جمعہ مسجد قاسم علی خان میں شریعت کمیٹی کا ایک اہم عام جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب منعقد ہوا۔ مولانا مولوی نور یوسف صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد نے ایک پر جوش تقریر فرمائی اور سرحدی کونسل کے ان اراکین کے رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا جنہوں نے مسٹر بخش کے پیش کردہ قانون انسداد زنا کاری کی مخالفت کی … اور ایندہ انتخاب میں جمعیۃ العلماء خدا اور قرآن کے نام پر تمام سرحدی فرزندان توحید سے اپیل کرے گی کہ وہ ایسے ممبران بلکہ سرحدی کونسل کا بائیکاٹ کردیں …

… الانصاف لکرری کے التماس پر تقریر فرمارہے تھے۔ اور ایک اور ہندو نوجوان مسمی رام سرن مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا۔ اللہ استقامت نصیب فرمادے۔ آمین۔

حافظ فخر الاسلام ناظم جمعیۃ العلماء پشاور

اتمان زئی میں اجتماع

کل تاریخ ۲ جون ۱۹۳۲ء جمعیت علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب صالح محمد صاحب رجسٹر موضع اتمان زئی میں منعقد ہوا۔ ذیل کی تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علمائے افغان کے ماتحت مجلس تحفظ ناموس شریعت کا تقرر ہوا جس کے عہدیدار حسب ذیل منتخب ہوئے …

سرحدی اضلاع کا دورہ

…

محمد یوسف قائمقام ناظم جمعیت علماء صوبہ سرحد

(۱) جہاز رانی کمپنی کو جدہ میں خودمختاری دے رکھی ہے اگر گورنمنٹ آف انڈیا کا قانون ہو کہ جتنے جہاز حاجیوں کو جدہ لیجاویں اتنے جہاز حج کے بعد ساحل جدہ پر زیر حکم برٹش نوگیشن … میں حاجیوں کو تکلیف نہ ہو …

(۲) جہازوں کی اندرونی و بیرونی خرابیاں جس کا تذکرہ حکومت سن چکی ہے دور کردی جاویں تاکہ حاجیوں کو انسان سمجھ کر جہازوں میں رکھا جاوے …

(۳) جہازوں کے واپسی ٹکٹوں کو لازمی صورت ایسی ہرگز نہ دیجاوے جس سے حاجی خواہ مخواہ کمپنی کا مقید مجبور رہے۔

(۴) بلکہ جہازوں کے واپسی ٹکٹوں کو لازمی طور پر بغیر پابندی سسٹم میں رکھا جاوے جس سے حاجی ہر وقت آزاد ہو کر کسی کمپنی کے جہاز سے واپس آسکے لہذا اس کا قانون بنانا ازحد ضروری و لازمی امر ہے۔

(۵) یہ ضروری قانون بنایا جاوے کہ جتنے جہاز حاجیوں کو لیجاویں اتنے جہاز ہی حج کے بعد پورے چھ ہفتہ تک جدہ کے ساحل پر ٹھہرے رہیں اور ان جہازوں پر برٹش نوگیشن جدہ کی پوری طرح سے کنٹرول ہو کہ وہ حاجیوں کی واپسی کا ذمہ دار ہے۔

(۶) جدہ میں جہاز کی واپسی کا انتظار ۵ سے یوم و لاجواب سنا جاتا ہے کہ ۱۵ یوم ہوگا …

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

حکومت ہند سے اپیل

…

عقائد اسلام اردو
انسان کی نجات کا دارومدار اور سعادت اخروی محض عقائد کی صحت پر موقوف ہے۔ اگر آپ اپنے عقائد و اعمال کو سنت نبوی کے مطابق بنانا چاہتے ہیں تو کتاب عقائد الاسلام کا مطالعہ فرمائیے … مصنف علامہ ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی … دار الاشاعت تفسیر حقانی بلیماران۔ دہلی

مقویات سراج عالم
… ویدشاستری جام کاٹھیاواڑ

محبوب عاشق کے قدموں پر
… منیٰ کا پتہ فضل شاہ عامل … دہلی

طلاء عزیزی پیٹنٹ
… حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

خاتم النبیین کے لشکر میں بھرتی ہو جاؤ
… منیجر رسالہ پیشوا دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا
… منیجر گنگا پرشاد گپتا پہاہا سپیشل سٹریٹ دربھنگہ

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو
جامعہ ملیہ اسلامیہ میں داخل کرائیے یہاں اعلیٰ تعلیم کے علاوہ بچوں کی ابتدائی اور دینی تعلیم کا خاص انتظام ہے …
دفتر جامعہ سے دستور العمل طلب کیجئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزنامہ

الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

تاریخہائے اشاعت
ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۱۱ر صفر المظفر سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ر جون سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۲

معاصرین کے افکار و آراء

خدا اور دولت کی خدمت (ہند)

تم نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا کہ مسلمانوں کا سیاسی جہاز اس شدت سے ڈانواڈول کیوں ہو رہا ہے کہ کبھی اوپر جاتا ہے اور کبھی نیچے جاتا ہے؟ مسلمانوں میں یہ سیاسی خانہ جنگی کیوں جاری ہے؟ یہ کیا ہے کہ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کسی ایک بات پر سب کا اتفاق نہیں ہوتا؟ اگر تم نے اس صورت حال پر آج تک غور نہیں کیا تو غلطی کی ہے۔ اب سمجھ لو کیونکہ یہ معاملہ پوری قوم کا ہے اور مستقبل کا سوال ہے۔

مسلمانوں میں یہ سیاسی انتشار اور یہ تمام خانہ جنگی صرف اس وجہ سے ہے کہ مسلمانوں کے بہت سے رہنما، نور و ظلمت، حق و باطل، خیر و شر، خدا اور دولت میں ہم آہنگی کرنے کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ قوم بھی ہاتھ میں رہے اور حکام بھی ناراض ہونے نہ پائیں۔ قوم کے خادم بھی کہلائیں اور دولت سے مالا مال بھی رہیں۔ تنظیم کے رہنما بھی بنے رہیں اور کسی طرح کی قربانی کرنا نہ پڑے۔ خدا بھی خوش رہے اور دولت کا دیوتا بھی مہربان رہے۔ کربلا کی مصائب سے دور رہیں، یزید کے انعام و اکرام حاصل کرتے رہیں۔ مگر ساتھ ہی پنجتن علیہم السلام کا دامن بھی ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ ظاہر ہے یہ کوشش ایسی ہی ہے جیسی کوئی آگ اور پانی کو یا روشنی اور اندھیرے کو ایک جگہ جمع کرنے کے لئے کرے۔ کیا اس طرح کی کوشش کبھی کامیاب ہو سکتی ہے؟ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی۔ [illegible]

تحریک سودیشی کی اہمیت (مدینہ)

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس میں قدرتی دولت کے سوت موجود ہیں اور ان سوتوں سے معمولی کوشش سے سرمایہ و دولت کے چشمے ابل سکتے ہیں۔ ہندوستان کے پہاڑ سونے، چاندی، فولاد اور مختلف قسم کی معادن سے معمور ہیں۔ ہندوستان کی سرسبز و شاداب زمینیں زرخیزی اور تمام اشیاء کی پیداوار کے لحاظ سے عالم کی خصوصیات کی مالک ہیں۔ دیسی مصنوعات کی تیاری کے لئے ہر قسم کی چیز مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ہر قسم کے کارخانے کھل سکتے ہیں اور ان میں ہر طرح کی اشیاء تیار کی جا سکتی ہیں اور اس طرح لاکھوں بیکار، کاہل اور مزدوروں فاقہ کش شکم سیر ہو سکتے ہیں۔ سودیشی تحریک غیر ملکی مال کا انسداد کرتی ہے اس لئے دنیا کی سرمایہ دار قومیں اس کی کامیابی سے خائف ہیں لیکن ہم اس تحریک کے آئینہ میں اپنے مستقبل کی شادکامیوں سے ہمکنار ہونا اور اس کے ذریعہ اپنی بہتر حدود مشکلات کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے سامنے اعداد و شمار موجود ہیں اور وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم غیر ملکی پارچہ کی درآمد کو روک کر اور ملک کی تجارت کو فروغ دیتے ہیں۔ [illegible] ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

سنین	درآمد ملکی مقدار
۱۹۱۳-۱۴ء	۳۲۰ کروڑ گز
[illegible]	[illegible]

[illegible]

سود درسوئی کی تباہکاریاں

[illegible]

مسئلہ حج کے خلاف مظاہرہ

[illegible]

حکومت اور کانگریس

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

پیغمبر عالم کی شاہانہ اور قیصر و کسریٰ کا جاہ و جلال

شاہی اور نبوت کی خلوت گاہوں میں

داعی الی اللہ کی سیرت کا صرف ایک گوشہ!

اس دنیا میں جو نبی اور پیغمبر انسانی سعادت و ہدایت کے واسطے تشریف لائے انکو عیش و آرام کے بجائے تمام انسانوں سے زیادہ مصیبتیں اور اذیتیں برداشت کرنی پڑیں۔ اللہ ایسی ایسی امتحان گاہوں سے ان کو گزرنا پڑا جن کے تصور سے انسان کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ حق و ارشاد کے راستہ میں دشمنوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کے علاوہ انبیاء کرام کو بھوک اور پیاس کی مصیبتوں سے بھی گزرنا پڑا۔ ان کی زندگیاں اکثر ایسی حالتوں میں گزریں کہ مسلسل پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہ ہوا۔ [illegible]

کا یہ حال ہو تو اس سے قبل کی حالت کا ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کس عسرت میں گزاری۔ جب ازواج مطہرات کو یہ محسوس ہو گیا کہ اب بھی ہماری زندگی عیش و آرام سے ہمکنار نہیں ہو سکتی تو بتقاضائے بشریت انہوں نے قدرے آرام کیلئے جدوجہد شروع کر دی اور آنحضرت کے سامنے اپنی شکایات پیش کرنے لگیں۔ پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو زخارف دنیوی اور عیش و آرام کیلئے نہیں بلکہ نوع بشر کو نجات و ہدایت کا راستہ دکھانے کیلئے تشریف لائے تھے ان شکایات کو سن کر بیحد رنجیدہ ہوئے اور بار بار کے گلہ اور شکوہ سے مجبور ہو کر حضور نے ایک ماہ کیلئے تمام ازواج سے قطع تعلق کر لیا اور مسجد کے قریب ایک بالا خانہ پر گوشہ نشین ہو گئے۔

داعی اسلام کی گوشہ نشینی اور صحابہ کا اضطراب

آپ کی گوشہ نشینی سے صحابہ کرام نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو طلاق دیدی ہے چنانچہ بہت سے صحابہ مسجد کے گوشوں میں بیٹھ کر رونے اور آہ و زاری کرنے لگے۔ جب جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم ہوا تو پہلے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ آنحضرت کے پاس پہنچے اور ان سے دریافت کیا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ بیٹی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور زار زار رونے لگیں۔ حضرت فاروق رضی بیٹی کے گھر سے چلکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے بالا خانہ پر تشریف لائے [illegible]

پیغمبر عالم کی خلوت گاہ

[illegible]

ازواج مطہرات کی عسرت

[illegible]

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری۔ مشہدی۔ یزدی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چار سیر آدمی سیر خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں بہت ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرولباغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۵ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست سنہ ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

اکسیر جذام

یہ دوا نسخہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں چار چھ مہینہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے اگر پھوڑا نکل آیا ہے تو ہفتہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول و پیکنگ کے لئے ۸ر روانہ کریں یا ۱۲ر کا وی پی طلب فرمائیں

حافظ اقبال حسین بھیٹیاہی کھاگل پور

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور خاص ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آج کل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہیں اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسی اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد نصر اللہ صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے یہ کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ دس آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آیندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپے میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی اور ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ علیہ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئے

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زمین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مجلد چرم نقرہ عار علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۲ قسم دوم حنا شدہ عار علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم ۱۲ر

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۱ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

مایوس کن اور غیر اطمینان بخش

(۲)

ہم گزشتہ اشاعت میں فرنچائز کمیٹی کی اس ہٹ دھرمی پر تنقید کر رہے تھے کہ باوجود ان معقول دلائل کے جو ہندوستان میں جنرل ووٹ یا انتخاب کے متعلق پیش کئے جا چکے ہیں، کمیٹی نے حق رائے دہی بالغان کو تسلیم نہیں کیا اور اس رویہ کو جائز ثابت کرنے کے لئے اس نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہیں۔ انتظامات کا علاوہ باقی اور دوسرے تمام طریقے غیر قدرتی ہیں اس لئے ان میں مساوات کا ہونا تقریباً غیر ممکن ہے۔

فرقہ وارانہ نقطۂ نگاہ

مسودۂ قانون حج پر تفصیلی نظر

زائرین بیت اللہ کے لئے ناروا قیود

(از حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند)

(گزشتہ سے پیوستہ)

پہلی مثال

ظہر کی نماز کے متعلق مذہبی حکم یہ ہے کہ وہ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اس کے خلاف اگر کوئی یہ حکم کرے کہ ظہر کی نماز کو مسنون کہو یا مستحب سمجھو یا اباحت کے قائل ہو تو یہ یقیناً مذہبی مداخلت ہے اگرچہ اس حکم دینے والے نے ظہر سے منع نہیں کیا۔ لیکن اس کا حکم مذہبی حکم سے تصادم ضرور ہے اس لئے مذہبی مداخلت ہے۔

دوسری مثال

پس جس طرح کہ جاتے وقت ان سے جہاز کا کرایہ لینا (اس لئے کہ وہ جاتے ہوئے جہاز کا استعمال کریں گے) مذہبی مداخلت نہیں ہے اسی طرح واپسی کا ٹکٹ لازم کر دینا یا رقم جمع کرا لینا اس لئے کہ وہ جہاز کو واپسی میں بھی استعمال کریں گے مذہبی مداخلت اور رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔

دوسرے شبہ کا جواب

تیسری مثال

چوتھی مثال

پانچویں مثال

چھٹی مثال

ساتویں مثال

تیسرے شبہ کا جواب

دوسرا شبہ

ملکیت اور تعلیم کا معیار

ناکمل ٹھاکر

مخصوص مفاد اور اہمیت

خباثت نفس کا ثبوت

محض دعائیں

دہلی میں گرمی کی شدت سے جانوں کا اتلاف

تعلیمی اداروں کو بند کرنے کا مشورہ

دہلی ۱۴ جون۔ گزشتہ تین یوم سے دہلی میں اتنی زیادہ گرمی پڑ رہی ہے کہ گزشتہ سالوں کے درجہ حرارت کے ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔

رات کے دو بجے مسلح پولیس کی بھاگ دوڑ

پولیس کانسٹبل کے ساتھیوں کی تلاش

دہلی ۱۴ جون۔ گزشتہ شب بھوگل ان گنج کے چند بالا خانوں پر مسلح پولیس کے چھاپہ مارنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔

مسودات حج کے خلاف مسلمانان ہند کا متفقہ احتجاج

جمعیۃ علماء ہند کی زیر ہدایت یوم حج کے زبردست مظاہرے

تمام ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند کی قرارداد کی تائید و توثیق

جمعیۃ علماء ہند نے مسودات حج کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر کے نہ صرف مسلمانان ہند کی بروقت رہنمائی کی ہے بلکہ اس نے قانون بننے سے پیشتر مسودات کے حملہ مقاصد پر روشنی ڈال کر حکومت کو متنبہ کر دیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان ہرگز ایسے قانون کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے جو مذہبی مداخلت کے لئے وضع کیا جائے۔

لاہور

جالندھر

لدھیانہ

امرتسر

میرٹھ

کرنال

پانی پت

رہتک

سیکری (ضلع مظفر نگر)

منصوری

بٹالہ

گوجرانوالہ

لائل پور

ٹوبہ ٹیک سنگھ (لائل پور)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

شنگھائی کے حملہ میں چین کا کتنا نقصان ہوا؟

ہزاروں اسکول بند۔ اسی فیصدی مزدور بیکار

سڑکوں، پلوں اور عمارات کے نقصان کا اندازہ

۱۵۵ سال کی عمر کا ایک انسان

۱۴ بیویاں اور ۱۸۰ بچے!

مصر کے قریب ایک محل کا انکشاف

لاش، گھوڑے اور ظروف نقرئی کی برآمد

سائنس کی ایک جدید ایجاد

اڑنے والا آرمرڈ ٹینک

روسی اخبارات کی حیرت انگیز ترقی

۵۶۰۰ اخبار اور ساڑھے تین کروڑ اشاعت

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

پادری زویمر کے رسالہ پر ترکی اخبار کا تبصرہ

ترکی مسلمان مشنریوں کے فریب سے خوب واقف ہو چکے ہیں

کیا جاپان میں جاپانی مسلمان ہیں؟

جاپانی مسلمانوں کے متعلق ایک مصری عرب کا مکتوب

ترکی میں جدید ریلوے لائن کی تعمیر

۲۴ آہنی پل اور ۳۰ زمین دوز راستے

فلسطینی عربوں کی خانماں بربادی

مکانات کی تعمیر کے لئے کمیٹی کا تقرر

مدینہ طیبہ اور طائف میں باران رحمت کا نزول

بمبئی میں قتل و خونریزی کا سلسلہ برابر جاری ہے

شہر میں خوف و اضطراب۔ ایک شخص ہلاک اور ۹ مجروح

بمبئی ۱۳ ؍جون۔ بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد کا یہ پانچواں ہفتہ شروع ہوگیا ہے۔ صورت حالات میں ابھی تک اطمینان بخش ترقی نہیں ہوئی ہے۔ گزشتہ ہفتہ حملے ہونے کی وجہ سے صورت حالات بھیر کر رہی ہے حالانکہ آج کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے لیکن شہر میں خوف و ہراس کا عالم طاری ہے پولیس اب بھی جا بجا گشت کر رہی ہے کپڑے کے خاص خاص بازار کھلے ہوئے ہیں۔ آمد و رفت حسب معمول شروع ہو گئی ہے۔

آج صبح اکے دکے حملوں نے شہر کی امن فضا کو مکدر بنا دیا۔ ایک ہندو جس کی گردن پر کئی ضربات لگی تھیں۔ لولین میں بیہوش پڑا ہوا پایا گیا اُسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے آج شام ایک حکم صادر فرمایا ہے جس کے ماتحت آپ نے دو ہفتوں کے لئے مزید شہر کے مخصوص علاقوں میں پانچ اشخاص سے زائد کے اجتماع کی ممانعت کردی ہے۔

کل صبح اکے دکے حملوں کے چار واقعات ہوگئے بھنڈی بازار میں دو ہندوؤں کو چھرا گھونپ دیا گیا علاقہ نیم ورکرگاؤں کے علاقہ میں دو اور ہندوؤں کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ تمام مجروحین کو ہسپتال بھیج دیا گیا۔ ان واقعات کے علاوہ آج سہ پہر چھرے گھونپنے کے دو اور واقعات ہوگئے گرگاؤں میں ایک مسلمان پر حملہ کیا گیا اور ایک واقعہ علاقہ پیرل میں ہوگیا۔ دونوں مجروحین کو ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ بھنڈی بازار میں صبح کے وقت جو دو ہندو چھروں سے مجروح کر دیئے گئے تھے۔ ان میں ایک شام کے وقت ... ہسپتال میں فوت ہوگیا۔ ایک ہندو کا انگریس ہسپتال میں فوت ہوگیا جو ۲۴ مئی کو وہاں داخل کیا گیا تھا۔

علاقہ نیم میں ہندو کو چھرا گھونپنے کے الزام میں ایک مسلمان گرفتار کر لیا گیا۔ اور فسادات کے سلسلہ میں ۹ پٹھان گرفتار کرلئے گئے۔ کل جو مسلمان مجروح ہوگیا تھا۔ وہ بے سبب ہسپتال میں انتقال کر گیا۔

کانپور میں دس منٹ تک ہندو مسلمانوں میں لڑائی

مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر جھگڑا

پولیس کی مداخلت اور گیارہ اشخاص کی گرفتاری

کانپور ۱۲ ؍جون۔ کل شام کو ساڑھے آٹھ بجے کانپور کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک خفیف سا تصادم ہوگیا جبکہ مسلمان بانس منڈی کی مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے تو ہندوؤں کی ایک بارات باجہ بجاتے ہوئے گذری مسلمانوں نے ہندوؤں سے کہا کہ نماز کے ختم ہونے تک باجہ بند کر دیا جائے لیکن ہندوؤں نے اس مشورے کو قبول کرنے سے انکار کردیا اس کے بعد ہندو مسلمانوں میں لڑائی شروع ہوگئی۔ دونوں طرف سے بانس جمع کرلئے گئے اور دس منٹ تک لڑائی ہوتی رہی۔ پولیس بغیر کسی تاخیر کے موقعہ پر پہنچ گئی تقریباً گیارہ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

بدایوں کے قریب ایک گاؤں میں گولی چل گئی

ایک شخص ہلاک ہوگیا

بدایوں ۱۱ ؍جون علاقہ تھانہ اسلام نگر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک کانسٹیبل نے چوکیدار دیہہ کے بھائی پر گولی چلائی جس سے آخر الذکر ہلاک ہوگیا۔

واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ مقصود علی کانسٹیبل ایک ہیڈ کانسٹیبل کے ساتھ اپنے علاقہ میں گشت کر رہا تھا اس کے پاس چند سرکاری کاغذات تھے جو تھانہ جانے ضروری تھے مقصود علی نے چوکیدار کو وہ کاغذات لے جانے کا حکم دیا۔ چوکیدار نے کہا کہ وہ کھانا کھانے کے بعد لے جائیگا اس پر تکرار بڑھ گئی دیہہ کے آدمی چوکیدار کی طرف داری کرنے لگے چوکیدار کے بھائی نے بھی حمایت کی کہا جاتا ہے کہ ایک دیہاتی مسمی شنکر لال نے کانسٹیبل کے سر پر لاٹھی ماری۔ مقصود علی نے ذاتی حفاظت کی غرض سے گولی چلا دی جس سے چوکیدار کا بھائی نوراً ہلاک ہوگیا۔ مقصود علی کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

گاندھی ٹوپی پہننا جرم ہوگیا؟

پانچ لڑکوں کو سکول سے نکالدیا گیا

سری نگر ۱۱ ؍جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مشن ہائی سکول کے پانچ لڑکوں کو گاندھی ٹوپی پہننے کے جرم میں نکال دیا گیا ہے بتایا جاتا ہے کہ یہ لڑکے سکول میں گاندھی ٹوپی پہن کر گئے ہیڈ ماسٹر نے اتارنے کو کہا اور ہدایت کی کہ آئندہ یہ ٹوپی پہنکر سکول میں نہ آیا کریں لڑکوں نے جواب دیا کہ وہ گاندھی ٹوپی نہیں اتار سکتے ہیڈ ماسٹر نے انہیں سکول سے نکل جانے کا حکم دیا اور کہا کہ کل آئندہ وہ سرٹیفکٹ لے جائیں۔ چنانچہ لڑکے سکول سے چلے آئے۔

ملکی مصنوعات کی تحریک کا خیر مقدم

سر اسمٰعیل دیوان میسور کی تقریر

ایک لڑکے کی افسوسناک خودکشی

بیکاری کا ہلاکت خیز نتیجہ

راولپنڈی ۔ ارجون۔ اطلاع ملی ہے کہ ایک ہندو نوجوان مدن لال نے جو ریلوے رسیدوں کے کمیشن ایجنٹ کے طور پر کام کیا کرتا تھا خودکشی کر لی ہے خودکشی کی وجہ مالی مشکلات بیان کی جاتی ہیں یہ نوجوان اپنے والدین کا اکیلا سہارا تھا واقعہ کے روز حسب معمول بازار سے رسیدیں جمع کرنے کے لئے گیا اور گیارہ بجے واپس آیا کھانا کھانے کے بعد پھر واپس چلا گیا اور اس وقت تک اس کے متعلق کچھ پتہ نہیں لگا جب کہ اس کی نعش اپنے گھر کے ہی ایک کمرے میں ایک رسی سے لٹکی ہوئی پائی گئی لاش پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدی گئی ہے۔

مسز جعفر علی کو بری کردیا گیا

ناجائز اسلحہ کی ملکیت کے الزام سے برأت

الہ آباد ۱۲ ؍جون ۔ مسز ساوتری دیوی عرف مسز جعفر علی کے خلاف قانون اسلحہ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا تھا۔ آج عدالت نے خاتون مذکور کو عدم ثبوت کی بنا پر بری کر دیا۔ ساوتری دیوی ایک آئرش خاتون ہے۔ اسے لیش پال ملزم مقدمہ سازش کو پناہ دینے اور دو ریوالور اور کچھ مادہ آتشگیر رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

گاندھی جی اور دیگر لیڈروں کی رہائی کا مشورہ

وزیر ہند اور وائسرائے میں خط و کتابت

بمبئی ۱ ؍جون ۔ ایوننگ نیوز کا نامہ نگار خصوصی شملہ سے رقمطراز ہے کہ لارڈ ولنگڈن کے مشورہ پر برطانوی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان میں وہ صورت حالات پیدا کی جائے جو دوسری گول میز کانفرنس کے وقت تھی اس طرح گاندھی جی اور دیگر کانگریسی لیڈروں کو ان شرائط پر رہا کیا جائیگا جن کا منظور کرنا کانگریس لیڈروں کے لئے آسان ہو ...

ضلع میرٹھ میں کسانوں کی زبوں حالت

فرقہ وارانہ فساد کا اصلی سبب

چار لڑکوں کو تازیانوں کی سزا

مولانا آزاد سبحانی گرفتار کرلئے گئے

دارالحکومت

دہلی میں ایک پُراسرار کانسٹبل کی گرفتاری

سونا چاندی، کارتوس اور اسلحہ کی برآمد

سپاہی چاندی گلا رہا تھا

بمبئی میں حملے جاری ہیں

گورنر کی لوگوں سے ملاقات

مسٹر عبدالرحمن مٹھا کے مکان میں نقب زنی

نقدی کے بجائے خطوط کتابت کی جانچ

یوم حج کی کارروائی میں رکاوٹ

موضع دوکالم افغانستان کو واپس دیدیا گیا

چالیس سال کے دیرینہ قضیہ کا احسن طریق پر خاتمہ

غازی نادر شاہ اور حکومت برطانیہ میں گفت وشنید کا نتیجہ

۱۸۹۳ء میں اعلیٰ حضرت امیر عبدالرحمن خان مرحوم اور انگریزوں کے درمیان افغانستان اور ہندوستان کی حدود کے متعلق گفت وشنید شروع ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مملکتین کی سرحدوں کا تعین کیا گیا جس کو ڈیورنڈ لائن یا خط ڈیورنڈ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد افغانستان اور چترال کی حد کا مسئلہ پیش آیا۔ انگریزوں کی طرف سے مسٹر اڈنی اور امیر عبدالرحمن خان مرحوم کی جانب سے سپہ سالار غلام حیدر خان مقرر ہوئے کہ وہ آپس میں مشورہ کرکے افغانستان اور چترال کی حد فاصل کا تعین کریں چنانچہ ۱۸۹۵ء میں مسٹر اڈنی اور سپہ سالار مرحوم نے نواحی چترال کا معائنہ کرکے حد فاصل مقرر کردی اور نقشہ پر سپہ سالار افغانستان نے اپنے دستخط ثبت فرما دئے۔ اسی وقت ایک مقام جس کو دوکالم یا دوکالم کہا جاتا ہے۔ اس کے جانب شمال دریائے ارندو کے قریب سرحد کے خط کو پہاڑ کی چوٹی پر متعین کیا گیا اور پہاڑ کے آبریزہ کو بطور خط یا نشان کے تصور کر لیا گیا۔

اس خاص مقام (دوکالم) کے متعلق امیر حبیب اللہ خان اور انگریزوں کے درمیان تبادلہ خیال ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ نزاع امان اللہ خان کے زمانہ تک موجود رہا اور کوئی قطعی فیصلہ نہ ہوسکا۔ مہتر چترال موضع دوکالم کو اپنی ملکیت تصور کرتے تھے اور حکومت افغانستان اس کو اپنے حدود میں شمار کرتی تھی۔ آخر افغانستان میں انقلاب اور ... برپا ہوئی اور امان اللہ خان کی حکومت ساقط ہوگئی۔ مہتر چترال نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر دوکالم پر پورا قبضہ کرلیا اور وہاں اپنا ایک فوجی قلعہ بھی بنا لیا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ٹرین پر بم

بم سے خالی ڈبہ کو نقصان پہنچا

بم کے کارخانہ کا انکشاف متعدد گرفتاریاں

فرید پور ۱۳ ؍جون۔ گذشتہ شب راجباڑی سٹیشن سے جب ایسٹرن بنگال ریلوے کی ٹرین فرید پور روانہ ہوئی تو رائے بہادر سرش چندر بسوس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر حبیب الرحمن پولیس سپرنٹنڈنٹ کے ڈبے پر ایک بم پھینکا گیا جس کا نشانہ خطا ہوا اور ایک دوسرے خالی ڈبے سے جا کر لگا جس سے کھڑکیوں کا چوبی حصہ ٹوٹ گیا۔ حملہ آور کا ابھی تک پتہ نہیں لگا ہے۔

تناولی ۱۳ ؍جون۔ ایک تاریخی مکان سے مورتی کے پیچھے چھپے ہوئے دو بم برآمد ہوئے۔ پرسوں پولیس نے چند مکانوں کی تلاشی لی تھی جس کے نتیجہ میں بم برآمد ہوئے۔ پولیس کی جدوجہد سے ایسا سامان بھی ملا ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بموں کے کارخانہ سے متعلق ہے۔ راماسوامی پلائی کو گرفتار کیا گیا تھا جس کے بتانے پر یہ بم برآمد ہوئے دو دیگر اشخاص کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

آئرلینڈ اور انگلستان کی گفتگو کا خاتمہ

وزیر اعظم کے چہرے پر تشویش کے آثار

شہر آرا میں ایک عظیم الشان ہوٹل کی تعمیر

افغانستان کی وہ بستیاں جو انقلاب کے زمانہ میں آگ کی نذر ہوگئی تھیں ...

مسلم کانفرنس والوں کی حکومت سے التجا

فرقہ وارانہ فضا کو اور خراب کرنے کی کوشش

حجاز اور شرق اردن میں جنگ شروع ہوگئی

شاہ افغانستان کا فوجی معائنہ

فوجی سپاہیوں کو انعام واکرام

جاپان نے محصول بڑھادیا

بموں کے خول کی برآمد

تمام ہندوستان میں گرفتاریاں اور سزایابیاں

حکومت کی انتظامی کارگزاریاں

مسودات حج کے خلاف مسلمانانِ ہند کا متفقہ احتجاج

(سلسلہ صفحہ ۳)

نگرام ضلع لکھنؤ

۱۰ جون ۱۹۳۲ء بروز جمعہ قبل نماز جمعہ مسجد محلہ مولویانہ قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ میں حسب الحکم مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند مسلمانوں کا جلسہ کیا گیا جس میں معززین قصبہ نے شرکت فرمائی خصوصاً مخدومی جناب مولانا حافظ امین احمد صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ معدن العلوم قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ نے نہایت خلوص سے شرکت فرمائی اور کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔

اولاً جناب مولوی محمد منظور حسین صاحب سہسپوری فاضل دیوبند نے ہر سہ مسودات متعلقہ حج کے مضر اثرات اور اندرونی ناپاک مقاصد سے عوام کو آگاہ کیا۔ اور بتلایا کہ مسلمانوں کے اندر سے جذبۂ عمل کس طرح مفقود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے بعد ازاں جمعیۃ علماء ہند کی مجلس شاورت منعقدہ مراد آباد کا فیصلہ سنایا گیا۔ مولانا مولوی مطلوب الرحمن صاحب ندوی نے نہایت پُرزور الفاظ میں اپنی اور تمام مسلمانوں کی جانب سے تجویز کی تائید کی نیز مختصر مگر جامع الفاظ میں مسلمانوں کے فرائض اور مخالفین کے حملوں سے واقف کیا اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

محمد عارف اعظمی مقیم حال نگرام ضلع لکھنؤ

ضلع منٹگمری

آج مورخہ ۱۰ جون کو چک … ضلع منٹگمری میں بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسودات قانون حجاج کے متعلق احتجاج کیا گیا اور حکومت کے اس اقدام مشومہ پر اظہار نفرین کیا گیا …

[illegible]

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یوپی

۱۰ جولائی ۱۹۳۲ء کو کھلے گا۔ امتحان ہائی اسکول کے اختیاری مضامین ہیں۔ تاریخ جغرافیہ۔ عربی۔ فارسی۔ سائنس ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے۔ درجہ ہشتم تک کے لئے ہندی (فرسٹ فارم آف ورناکیولر) کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ و قواعد کی درخواستیں جلد آنا چاہئیں۔

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ علیگ (ہیڈ ماسٹر)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہیے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

حلفیہ بیان

[illegible]

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

شربت اکسیر

[illegible]

نقلی دوائی خریدنے میں

صحت و دولت دونو خطرہ میں ہیں!

نقلی دوائیں خرید کر دولت تو ضائع ہوتی ہی ہے۔ کیونکہ فائدہ نہ ہونے پر بار بار خریدنی پڑتی ہیں … اس لئے صحت کو جن خطروں میں ڈالیں گے وہ بیشمار ہیں مصیبت کی گھڑی میں وہ آئیں گے اور دھوکہ دیا … کوئی وید و حکیم …

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید راج ادیش … لاہور کی بنائی ہوئی

امرت دھارا

ہی سینکڑوں امراض کے لئے زم بان ہے کچھ لوگ اس کی شہرت دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ پبلک کی صحت و دولت کا نقصان نہ ہو۔ اس لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خرید کریں!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے … ہندوستان کی جس زبان میں چاہیے خط میں لکھ دیں مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوا لیں۔ کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مفت …

خط و کتابت کا پتہ:— امرت دھارا آفس لاہور

المشتہر:— منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور۔

الور کے روح فرسا حالات

مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا

(۱) الور میں جو حادثہ جانکاہ بلوہ کی شکل میں نمایاں ہوا وہ اخبارات میں آچکا ہے اس مقدمہ کی تفتیش حالات کے لئے ایک کمیشن ہز ہائی نس مہاراجہ الور نے مقرر کیا ہے جس میں وہ افسران مقرر کئے گئے ہیں جن پر مسلمانوں کو قطعاً بھروسہ نہیں ہے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے آزاد اور غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن الور میں آنا چاہیے الور کے حکام سے کسی انصاف کی ہرگز امید نہیں ہے۔

(۲) پچھلی کسی رپورٹ میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ عین بلوہ کے وقت راجہ غضنفر علی خاں ریونیو منسٹر کی موٹر پر ہندو بلوائیوں نے حملہ کیا اب معلوم ہوا ہے کہ راجہ صاحب کی جان ہنوز بدستور خطرہ میں ہے اور ان کو ختم کر دینے یا ریاست سے باہر نکلوا دینے کے منصوبے گانٹھے جا رہے ہیں۔

(۳) ہندو جھوٹے استغاثے بنا کر دائر کر رہے ہیں بے گناہ مسلمانوں کو پھانسنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے یہانتک کہ مولوی یسین احمد صاحب وکیل کے لڑکے نور احمد پر بھی ایک استغاثہ دائر کر دیا گیا جو اس رات اپنے مکان سے باہر ہی نہ نکلا تھا۔

(۴) گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں غفور پہلوان ملازم فیل خانہ کو گرفتار کیا گیا ہے۔

(۵) ہندو اپنی دوکانوں سے مسلمان دوکانداروں کو نکال کر دوکانیں خالی کرا رہے ہیں۔

(۶) ۲ مئی ۱۹۳۲ء کو ٹھاکر بھوانی سنگھ جاگیردار کی موٹر میں ایک بندوق …

[illegible]

… اور رحم کا پتہ چل جائیگا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف مسلمانوں کی حمایت کے جرم میں جب سے کہ مورد عتاب شاہی ہوئے اولاً کلیۃً نظر بند کئے گئے لیکن جب مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی تو انہیں صرف دس بجے قلعہ سے اترنے اور تین بجے واپس قلعہ پر چلے جانے کی ہدایت ہوئی۔ الور کا موسم گرما …

مصیبت زدگان چارسدہ کی فوری امداد

[illegible]

(۸) شیخ عبدالاکبر خاں ممبر ترنگ (۹) وزیر محمد خاں ممبر ترنگ (۱۰) حکیم عبدالقدیر میاں صاحب ممبر ترنگ (۱۱) سید سرور شاہ میاں صاحب ممبر باڑہ (۱۲) احمد خاں ممبر باڑہ (۱۳) عبداللہ شاہ میاں صاحب ممبر قاضی خیل جدید چارسدہ (۱۴) تاج محمد خاں ممبر چارسدہ (۱۵) نقیب خاں ممبر اتمان زئی (۱۶) عبدالاکبر خاں …

یتیم خانہ اسلامیہ بھاگلپور کا سالانہ اجلاس

۳ جون ۱۹۳۲ء بعد مغرب خلیفہ باغ جامع مسجد میں بصدارت خان بہادر شمس العلماء مولانا شاہ ابوالخیر بھاگلپوری منعقد ہوا مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب، مولانا عبدالرؤف صاحب دانا پوری، مولانا محمد سجاد صاحب عثمانی، مولانا نفیست حسین صاحب، مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی ایڈیٹر عصر جدید اور دیگر علمائے کرام رونق افروز جلسہ تھے۔ تلاوت کلام پاک سے جلسہ کی ابتدا ہوئی یتیم بچوں نے درد انگیز لہجہ میں نعتیہ نظم سنایا اس کے بعد صدر استقبالیہ مسٹر سید عبدالسمیع صاحب بیرسٹر نے مختصر اور مدلل زبانی خطبہ ارشاد فرمایا۔ مولانا عبدالرؤف صاحب دانا پوری نے تقریباً دو گھنٹے فلسفیانہ انداز میں وعظ بیان فرمایا جس سے سامعین بہت ہی محظوظ اور متاثر ہوئے۔ پھر مرتب شدہ دستور العمل پڑھ کر سنایا گیا مجلس انتظامیہ اور مجلس عمومی کے اراکین کا انتخاب عمل میں آیا قریب ۱۲ بجے شب کو جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

۵ جون ۹ بجے صبح دوسرا اجلاس تلاوت کلام پاک اور قومی نظم سے شروع ہوا۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بصیرت افروز اور پُر مغز تقریر فرمائی، اس کے بعد سکریٹری یتیم خانہ نے سالانہ رپورٹ میں یتیم خانہ کے مفصل حالات اور باتفصیل آمد و خرچ کے حسابات کو جلسہ میں پڑھ کر سنایا۔ حاجی نذیر احمد خاں صاحب کے تحریک اور مولانا سخاوت حسین صاحب کی تائید سے مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی …

[illegible]

سفر حج کے متعلق چند جدید حالات

گذشتہ اشاعت میں جناب برکت علی صاحب پشاوری کی سفر حج کے متعلق ایک مفصل روئداد شائع ہوئی ہے جس میں موصوف نے اپنے خیال کے مطابق حکومت حجاز اور حکومت ہند کو چند مخلصانہ مشورے دئے ہیں اور حکومت حجاز پر بھی اپنی معلومات کے مطابق کچھ تنقید کی ہے۔ اگرچہ اس کے بعض حصوں سے "الجمعیۃ" کو اتفاق نہیں ہے۔ مگر وہ عوام کی معلومات کے لئے شائع کر دی گئی تاکہ لوگوں کو مختلف نقطۂ نظر کا علم ہو جائے … ناظرین کرام تصحیح فرمالیں۔

جمعیۃ الانصار کاندھلہ کا سالانہ جلسہ

جمعیۃ الانصار کاندھلہ ضلع مظفرنگر کا سالانہ جلسہ زیر صدارت جناب بابو حاجی محمد یوسف صاحب انصاری پنشنر ہیڈ کلرک … ۱۲ و ۱۳ جون ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا ہے صوبہ یوپی کے مقتدر انصار اصحاب نے شمولیت کے وعدے دئے ہیں امید ہے کہ برادران انصار کثرت سے شامل ہو کر جلسہ کو ہر طرح کامیاب بنائیں گے۔

عبدالرحمن انصاری ناظم جمعیۃ الانصار کاندھلہ ضلع مظفرنگر

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

[illegible]

اسلامی تاریخ کے اخراج پر احتجاج

[illegible]

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

[illegible]

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی … کشمیری بازار لاہور

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی دوا (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے جس کی ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیٹ بہراپن

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت کی دوا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔ پی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

طلاء عزیزی پیٹنٹ

[illegible]

حکیم سید عزیز الحسن … بھوپال

خاتم النبیین کے لنگر میں بھرتی ہو جاؤ

[illegible]

منیجر رسالہ … دہلی

مقویات سراج عالم

[illegible]

ویدشاستری جاگر … واٹر

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم دوشنبہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۲

معاصرین کے افکار و آراء

حج کیلئے مسودات قانون (امارت)

چند سال ہوئے گورنمنٹ نے ایک حج کمیٹی بنائی تھی جس نے ملک کا دورہ کرکے شہادتیں لیں اور اپنی رپورٹ پیش کر دی - اس کمیٹی اور اس رپورٹ کے سلسلہ میں دو لاکھ روپے کے قریب خرچ ہوئے - لیکن اس کمیٹی سازی اور رپورٹ بازی کا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اب اس کمیٹی کے سفارشوں کی بنا پر گورنمنٹ نے حج کرنے والوں کے لئے تین مسودات قانون معلمین، رپورٹ حج کمیٹی، ترمیم انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ محریہ ۱۹۲۳ء اسمبلی میں پیش کئے ہیں جو اگر منظور ہو گئے تو نو ...

... یہ مسودہ قانون منظور ہو جانے کی صورت میں برطانیہ کے لئے حجاز میں مداخلت کا ایک ذریعہ ہو جائے گا - کیونکہ لائسنس لینے والے حجازی معلمین ہونگے جو اپنے لائسنس کے حصول و بقاء کے لئے حجاز میں برطانیہ کے ایجنٹ کا کام دینگے اور یہ ایک ایسی مصیبت ہوگی جس کو کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

وہ فوراً طے کر لیتے ہیں کہ یہ آدمی ضرور کسی کا تنخواہ دار ہے۔ جو لوگ انگریزی حکومت کے ساتھ ہیں یا جو لوگ ملکی ترقی و نجات کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کے ایمان پر شبہ کرنے کی معقول وجہ موجود ہے لیکن جو لوگ حکومت سے کوئی تعلق نہیں رکھتے، حکومت سے نہ نوکری چاہتے ہیں نہ اعزاز، بلکہ حکومت کے موجودہ نظام کے بدلنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ملک کی نجات کے لئے سر ہتھیلی پر دھرے پھر رہے ہیں ... کیا اس سے زیادہ بھی کوئی بات شرمناک ہو سکتی ہے؟

آئندہ چار مہینے (ملت)

سر سی پی راماسوامی آئر نے جنہیں وائسرائے کی مجلس عاملہ میں سر جارج شسٹر کی جگہ قائم مقام رکن مقرر کیا گیا ہے ... کہا کہ

"ہندوستان کی تاریخ میں آئندہ کے تین چار مہینے نہایت ہی اہم ہوں گے کیونکہ انہی ایام میں فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ ہوگا اور اس کے فیصلہ کا اعلان کیا جائے گا اور انہی ایام میں اوٹاوا کانفرنس منعقد ہوگی جس کے فیصلہ کا بھی ہندوستان پر گہرا اثر پڑے گا"

...

جون آگیا! (شیر)

...

مصر میں تعلیم پانے والے ہندستانی طلباء (معارف)

مصر کو ایک مدت سے مسلمانوں نے قبۃ الاسلام کا بجا لقب دے رکھا ہے، اس نے ہمیشہ اسلام کی علمی، مالی، تمدنی اور جنگی خدمتیں انجام دی ہیں ...

مسلمانوں کی ذہنی پستی

...

ضروری گزارش

...

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

بابل اور مدائن پر آفتاب توحید کا طلوع

دریائے دجلہ میں مجاہدین اسلام کے گھوڑے

ایرانی فوج نے اسلامی فوج کو جناتی فوج کا خطاب دیا!

عہد اول کے مسلمانوں نے ایک مختصر سے زمانہ میں جو کام انجام دئے اس کی نظیر دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ دنیا کو تعجب اور حیرت ہے کہ ریگستان کے عربوں کی اس قدر جلد کس چیز نے کایا پلٹ کر دی ...

یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

(قرآن)

اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار کو سنو اور اس پر عمل کرو تاکہ تم زندہ کئے جاؤ۔

...

دریائے دجلہ میں اسلامی گھوڑے!

...

مسلمانوں کو جن سمجھ کر ایرانیوں کا فرار

...

بابل اور مدائن پر اسلامی پرچم

...

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں سے اس کے حق میں سرٹیفکیٹ دیئے ہیں بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹیفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg Co (India)
P. Box 88 Karachi.

شربت فولاد

... منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کر کے بہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے ... قیمت دوا ایک ماہ کیلئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابطیس

حافظ اقبال حسین ہیٹپا ہی بھاگلپور

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب ... نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۳۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انہیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب میں ۴۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۱۲ر دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ بجا لانے پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں اور ارباب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت رکھی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دعہ بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب کہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۳ر قسم دوم حنا شدہ ۲ر علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم عہ

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ للعہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

شملہ کی جامع مسجد میں یوم حج کا جلسہ
ایک مسلم رکن اسمبلی کی افسوسناک تلبیس

۱۰ جون کو ملک کے طول و عرض میں حج کے متعلق مسودات قانون کے خلاف جو مظاہرے کئے گئے اور ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے اجتماعات میں جمعیۃ علمائے ہند کی جو قرارداد منظور کی گئی اس کی مفصل کیفیت الجمعیۃ میں شائع کی جا رہی ہے۔ اس سے ناظرین کرام پوری طرح یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمانان ہند ان مسودات قانون کے ...

بنا بریں مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے بھی مولانا داؤدی صاحب کی تائید کی اور ایک قرارداد ایسی منظور کرا دی گئی جس میں ان تمام واقعات کو شامل کر لیا گیا تھا جو مولانا داؤدی نے بیان کئے تھے اور جس کے آخر میں اسمبلی کی اس منتخبہ کمیٹی سے جس میں بقول مجوز "مسلمان ممبران اسمبلی کا عنصر غالب ہے" اور ایسے ممبران بھی شامل ہیں ...

مسلمانوں کا مطالبہ

بعد مغرب کارروائی

جامع مسجد میں وعظ

تقریر کا خلاصہ

"بعض" اراکین مسلم کانفرنس کا بیان

آج کل اخبارات میں ایک بیان شائع کیا جا رہا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے بعض اراکین کی تصنیف ہے اور اسے بعض ترمیمات کے بعد سر آغا خاں نے انگلستان کے اخبارات میں بھی شائع کرایا ہے۔ اگرچہ سر اقبال نے اپنے ایک اعلان میں یہ تو ظاہر کر دیا ہے کہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے کبھی اس قسم کا کوئی بیان منظور نہیں کیا مگر ابھی تک حقیقت پردۂ راز میں ہے کہ اس بیان کو شائع کرنے کی ذمہ داری کن افراد پر عائد ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کے کون سے ایسے "سربرآوردہ لیڈر" ہیں جنہیں اپنا نام بھی ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ہم نے اس بیان کو شروع سے آخر تک پڑھا اور ہم اس کو ہندوستان کے مطالبۂ آزادی کے خلاف ایک گمراہ کن پروپیگنڈے سے زیادہ اہمیت دینا نہیں چاہتے۔ ہندوستان کی تحریک آزادی کو ناکام بنانے اور اس کے خلاف ہندوستان کے باہر ناپاک پروپیگنڈا کرنے کے لئے جہاں اور طریقہ استعمال کئے جا رہے ہیں وہاں ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے نام سے ایسے بیانات شائع کرائے جائیں جن سے انگریزوں کی عظمت اور ان کا تفوق ظاہر ہوتا ہو اور جن میں ہندوؤں کی مخالفت ...

مصالحت کی گفت و شنید

ہندو مسلم فساد کی ناپاک کوشش
پولیس کی بے اعتنائی اور مسلمانوں کی امن پسندی

خریداران الجمعیۃ

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ چند عائد اہل اسلام بغرض رفاہ عام اپنے وطنی بھائیوں کی طرح جنہوں نے اکثر شہروں میں مرتو سبھائیں یعنی انجمن متوفیان قائم کر رکھی ہیں اور جن کی اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ ہر ایک مرد و عورت بلا قید مذہب اس انجمن کا ممبر مبلغ چار روپیہ داخلہ فیس اور تا زیست ایک روپیہ ماہوار دے کر ہو سکتا ہے ...

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

مسوداتِ حج کے خلاف مسلمانانِ ہند کا متفقہ احتجاج
جمعیۃ علماء ہند کی زیر ہدایت یوم حج کے زبردست مظاہرے
تمام ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند کی قرارداد کی تائید و توثیق

(گزشتہ سے پیوستہ)

کراچی

بموجب اعلان جمعیۃ علماء ہند مسلمانان کراچی کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی محمد عثمان صاحب بلوچ میونسپل کونسلر مورخہ ۱۰ جون بوقت ۵ بجے شام کو خالق ڈنہ ہال میں منعقد ہوا جس میں کثیر التعداد عوام الناس کے رہنمایان قوم اور زعمائے ملت کی بھی کافی جمعیت موجود تھی۔ علمائے کرام اور ممبران کونسل نے قوانین حج پر تبصرہ کرتے ہوئے حاضرین پر واضح کیا کہ قوانین موجودہ صورت میں اگر پاس ہو گئے تو حجاج کی جسمانی، اقتصادی اور مذہبی تکالیف دوچند ہو جائیں گی ...

مدراس

۱۰ جون بروز جمعہ شام کو پانچ بجے احاطہ انجمن حمایت الاسلام میں مسلمانان مدراس کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا قاضی حبیب اللہ صاحب منعقد ہوا۔ حاضرین کی کثرت سے احاطہ انجمن میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ شرکائے جلسہ میں خان بہادر عبدالقدوس پاشا، خان بہادر عبدالعزیز پاشا، حکیم سید مخدوم اشرف، ڈاکٹر نعمت اللہ کونسلر کارپوریشن، عبدالحمید خاں صاحب ایم ایل سی ... صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

دربھنگہ (بہار)

سیوہارہ

چاٹگام

تھیوپورہ

راندیر ضلع سورت

گیا

منگلور

پلکھوہ ضلع میرٹھ

شاہجہانپور

بمبئی

کوہاٹ

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ترکی میں طلاقوں کی کثرت
حکومت کی طرف سے انسدادی تدابیر
۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۱ء کے اعداد و شمار

۱۹۳۰ء میں طلاق کے جو اعداد و شمار ترکی حکومت کی طرف سے شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ عدالتوں میں طلاق کی بے شمار درخواستوں میں سے ...

یورپ میں عریانی کی وبا
برہنہ مردوں اور عورتوں کا دورہ

ٹیلیفون کے ساتھ ٹائپ رائٹر
گفتگو کے ساتھ تحریر کا کام بھی لیا جائیگا

وہ ملک جہاں شراب پانی سے زیادہ سستی ہے
حکومت کی طرف سے ہوٹلوں میں مفت شراب کا انتظام

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

جبل اخضر پر جنگ کے بادل
اٹلی اور عربوں کے درمیان پھر جنگ

طرابلس کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اٹلی اور عربوں کے درمیان پھر جنگ کی آگ بھڑکنے لگی ہے ...

ٹیونس کے مسلمانوں کی فرانسیسی گورنر سے ملاقات
اسلامی اوقاف کو واگزار کرنے کا مطالبہ

ترکی ترکوں کیلئے ہے
غیر ملکی پیشہ وروں پر پابندیاں

ریف کے مجاہدین اور فرانسیسیوں میں تصادم
مسلمانوں پر گولہ باری کی گئی

اسلام اور مصطفیٰ کمال پاشا
بیروت کے ایک عیسائی کی ہرزہ سرائی

(مدیر الجمعیۃ دہلی)

حکومت اور کانگریس کے درمیان صلح کرانے کی کوشش

"میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا"

ڈاکٹر سپرو اور مسٹر جیکر کی وائسرائے سے ملاقات

کیا کانگریسی لیڈروں کو یرواڈا جیل میں جمع کیا جائیگا؟

گفتگو کیلئے کانگریس کو پوری آزادی ملے گی

حکومت کی جانب سے صلح کی پیشکش مشروط ہوگی

دارالحکومت

مقامی خلافت کمیٹی کے سالانہ انتخابات

دہلی میں گرمی اور لو کی شدت

لکھنؤ میں دو انقلاب پسندوں کی گرفتاری

ریوالور اور بارود کی برآمد

حکومت کو ۳ کروڑ کا قرض مل گیا

خانگی تنازعات کا افسوسناک انجام

ایک شخص نے خودکشی کر لی

ڈاکوؤں کا سرغنہ گرفتار کر لیا گیا

ایک سنسنی خیز ڈاکہ

پنجاب میں ۳۰ فیصدی کا مطالبہ

سکھوں کی ہوشیاری

پستول کے ہمراہ ایک مسلمان کی گرفتاری

گول میز مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

برما کی بغاوت کی رپورٹ مرتب ہوگئی

امتحان میں ناکامی پر ایک طالبعلم کی خودکشی

سندھ میں تین اشخاص کی غرقابی

دو قیدی فرار ہوگئے

قبر سے لاش نکال لی گئی

جامع مسجد میں جلسہ عام

دہلی میں چاقو چل گیا

فوج اور انقلاب پسندوں کے درمیان جنگ

فوجی کپتان اور دو انقلابی مارے گئے

انقلاب پسندوں پر چھاپہ مارنے کے مفصل حالات

دارجلنگ ۱۳ ؍ جون ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ شب فوج اور انقلاب پسندوں کے درمیان چاٹگام کے قریب ... کے مقام پر تصادم ہوگیا جس میں دو انقلاب پسند اور گورکھا فوج کا کپتان ... ہلاک ہوئے ...

بمبئی میں ہنگامہ آرائی بدستور جاری ہے

مسلمانوں پر حملے ۔ دس ہندوؤں کی گرفتاری

تحقیقات کیلئے بمبئی کارپوریشن کا حکومت سے مطالبہ

طول و عرض ہند میں گرفتاریاں اور سزایابیاں

کانگریس کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے حکومت کی تدابیر

مختلف مقامات پر سیاسی اجلاس منعقد کرنے کی کوشش

تمام ہندوستان میں لو اور گرمی کی شدت

اموات کی تعداد میں اضافہ

بالشویک روس اور جرمن میں جنگ

کامریڈ ٹراٹسکی کا اعلان

دو اور ترکی شاہزادیاں ہندوستان میں

نواب کے صاحبزادوں کے ساتھ شادی

جرمنی تاوان ادا کرنے سے معذور ہے

برطانیہ اور فرانس کا فیصلہ

شوہر بہرا کالی نے گولی چلادی

ایک شخص کو مجروح کرکے فرار ہوگیا

مسلم کانفرنس نے کوئی اعلان شائع نہیں کیا

سر محمد اقبال کا بیان

جمہوریہ شام کے پہلے مسلمان صدر کا انتخاب

مسلم مطالبات کو ضرور رکھا جائے گا

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

وائسرائے کی کونسل کے اجلاس میں اہم مسائل پر بحث

شراب کی ناجائز کشید کا انسداد

پولیس کی زبردست سرگرمیاں

فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں دو سو سے زائد کی گرفتاری

ہندوستانی فوج کے مصارف

دارالعوام میں سوال و جواب

رنگون میں ایک مشتبہ شخص کی گرفتاری

سابق شاہ اسپین کی جائداد و دولت ضبط

مسٹر جعفر علی کی اپیل داخل کردی گئی

موٹر کے حادثہ سے ایک لڑکے کی ہلاکت

امیر امان اللہ خان کے متعلق انگلستان میں مباحثہ

طاعون کی بیخ کنی کیلئے ... کی منظوری

اٹاوہ کانفرنس کے ہندوستانی نمائندے

مجسٹریٹ مناپور کے قتل کا مقدمہ

استغاثہ خارج کردیا گیا

ایک مفرور ملزم کی پندرہ سال کے بعد گرفتاری

پٹنہ کے ایک گاؤں سے تین بم برآمد ہوئے

مسودات حج کیخلاف مسلمانوں کا متفقہ احتجاج

(بسلسلہ صفحہ ۲)

سرحد کے بعض مقامات میں احتجاج

حافظ عبدالودود ناظم جمعیۃ علماء احناف یوسف زئی نے مقامات ذیل کا دورہ کر کے آج بتاریخ ۳ رجون ۳۲ء بعد از نماز جمعہ یوم حج منایا اور بڑے زور شور سے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا جو دوسری کو بمقام مراد آباد منعقد ہوا فیصلہ سنایا گیا اور سب جگہ یہ تجویز پاس کرائی گئی کہ حج کمیٹی کا مسودہ جو اسمبلی کے زیر غور ہے اور اسمبلی میں پیش ہوا ہے اسکو مسلمانان ہند ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

جن مقامات میں یوم حج منایا ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

علاقہ مانیری گڑھی اسمٰعیل زئی ۔ گڑھی دولت زئی ۔ کوٹ دولت زئی گمبٹ ۔ ہوتی ۔ علاقہ لودھم ۔ رستم ۔ جانگی ۔ جرات ۔ جوگرام ۔ بخشالی گلیاڑہ ۔ علاقہ کمال زئی ۔ مرمان ۔ ہوتی ۔ گجر گڑھی ۔ فاطمہ ۔ علاقہ رجڑ ۔ شوہ شیخ جانا ۔ نوا کلی ۔ تراندی ۔ رشکی ۔

حافظ عبدالودود ناظم جمعیۃ علماء احناف یوسف زئی پشاور

کلکتہ

آج بتاریخ ۳ رجون ۳۲ء کو بڑی مسجد کے رولہ میں حکیم منی اللہ خان ٹونکی فاضل الٰہیات نے ایک بڑے مجمع کے سامنے ساڑھے گیارہ سے پون بجے تک ایک موثر تاریخی معلومات سے پر تقریر فرمائی ۔ مسودات کی تشریح کرتے ہوئے ان خطرات کو نمایاں کر کے کہا جو اس میں پنہاں ہیں اور مذہبی آزادی کے لیے سم قاتل سے کم نہیں ۔ ذیل کی تجویز پڑھکر سنانے کے بعد مجمع نے نہایت جوش خروش کے ساتھ متفقہ طور پر اسکو منظور کیا ۔

مسلمانان کلکتہ کا یہ اجتماع الخ

جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں تجویز ذیل پاس کی گئی۔

مسلمانان رنگپور کا یہ جلسہ الخ

قاضی نور وحید الدین ۔ ناظم جمعیۃ علمائے رنگپور

جہانیاں منڈی ضلع ملتان

لوگوں کا یہ جلسہ جو تقریباً کم وبیش ایک ہزار نفوس کا حکومت کے مسودہ ارادہ اور مداخلت فی الدین کے اقدام کا ذبیح نقشہ معلوم کر کے حیران اور دست بدندان تھے ۔ یہ بیان یہاں کی مسجد میں ہوا ۔ سامعین نے بالاتفاق حکومت کے بدارادوں اور دین میں مداخلت کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے ذیل کا ریزولیوشن متفقہ پاس کیا ۔

مسلمانان جہانیاں ضلع ملتان کا یہ عام جلسہ الخ

غلام محمد سکرٹری انجمن رحمانیہ جہانیاں منڈی ضلع ملتان

مظفر پور

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں بل حج کے متعلق احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا سب سے پہلے جناب قاری شاہ عبدالمجید صاحب امام جامع مسجد نے حج بل کے کوائف اور مجلس مشاورت جمعیۃ علماء ہند منعقدہ مراد آباد کی حالت بیان کر کے حسب ذیل ریزولیوشن پڑھکر سنایا اسکی تائید میں جناب مولانا سعید صاحب نے ایک مبسوط تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلامی روش پر قائم رہنے اور مداہنت دین کے ضرر سے بچنے کی مفید تدبیریں بتلائیں۔

مسلمانان مظفر پور کا یہ اجتماع عام جلسہ الخ

جمعیت مومن انصار ضلع سہارنپور کا قیام

ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑوں کے استعمال کی تجویز

۹ رمارچ ۳۲ء کو مولانا شیخ محمد صاحب خورشید مدیر الانصار میرٹھ بتقریب تذکرۃ الانصار امرتسر سہارنپور تشریف لائے اور ایک عام جلسہ مجمعہ آتشبازان میں زیر صدارت مولانا صاحب موصوف منعقد ہوا ۔ مولانا نے صدارتی تقریر میں قوم کی حالت پر تبصرہ فرماتے ہوئے سالانہ اجلاس آل انڈیا مومن کانفرنس منعقدہ دہلی کی منظور شدہ تجاویز نمبر سوم ۔ اجلاس سوم و نمبر ۳ و ۸ ۔ اجلاس چہارم پر شرح و بسط روشنی ڈالی اور حاضرین کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی ۔ حاضرین نے متفقہ طور پر ان تجاویز کی تائید کی ۔ آخر میں مولانا صاحب موصوف نے برادران سہارنپور سے منظم ہونے اور جمعیت قائم کرنے کے لئے کہا ۔ چنانچہ ہر طرف سے آمادگی کا اظہار ہوا بہت سے اصحاب نے ممبری کے لئے نام پیش کئے آخر میں عام اجلاس نے فیصلہ کیا کہ پہلے ایک خاص تعداد ممبران کی بنالی جائے اور پھر انتخاب کیا جائے اور مولانا صاحب موصوف سے درخواست کی گئی کہ وہ مفصلات میں جمعیتیں قائم کرنے کی سعی فرمائیں تاکہ تمام ضلع منظم ہو جائے ۔ چنانچہ مولانا صاحب نے نصبہ منگلور ۔ بہٹ ۔ انبہٹہ ۔ نانوتہ ۔ گنگوہ ۔ دیوبند میں جمعیتیں قائم کردیں اور سب کا الحاق ضلع جمعیت سے کرایا سہارنپور میں کافی تعداد ممبران کی ہو جانے پر جمعیت کی تنظیم ہوئی ۔۔۔

کے مسلمانوں کو پریشان کرنا شروع کر دیا ہے ۔ مثلاً مقدمہ کی تفتیش دو روز بعد شروع ہوئی اور گرفتاریاں تین روز بعد عمل میں آئیں اس عرصہ میں ہندوؤں نے آلہ ضرب و دیگر چیزیں جن سے ان کے خلاف جرم ثابت ہوتا تفتیش و نابود کر دیں ۔ افسران نے اس پر بھی صبر نہیں کیا بلکہ باقی ماندہ مسلمانوں کو جو کہ مضروبین کی تیمارداری اور مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری وارنٹ گرفتاری جاری کردئے اور پانچ آدمی گرفتار کرلئے گئے جن میں سے تین کی بمشکل تمام ضمانت لی اور ان کے بالمقابل میں تمام ہندو زیر دفعہ ۷ ۔ ۔ ۔ گرفتار ہوئے تھے ضمانت پر رہا کر دئے گئے لیکن دو مسلمان تاحال حوالات میں مقید ہیں حالانکہ جرم قابل ضمانت ہے اور درخواست ضمانت گرفتاری سے دو ۔ ۔ ۔ روز عدالت مجسٹریٹ علاقہ دی گئی جس پر تاحال عرصہ تقریباً پانچ چھ روز سے ضمانت نہیں لی جاتی اور بہانے بنائے جا رہے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ کاغذات پولیس سے نہیں آئے ہیں آٹھ دس مسلمان جو برائے ضمانت وگواہان بلائے گئے تھے شہر میں مارے مارے پھر رہے ہیں باقی مسلمان حکام ضلع کے اس رویہ کو دیکھکر ادھر ادھر اپنی جان بچاتے پھر رہے ہیں۔

ہندوؤں کی سینہ زوری

یہ تمام اشخاص جن کے خلاف وارنٹ ہیں اور جن کو گرفتار کیا گیا ہے مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲ میں جو ہندوؤں کے خلاف ہے گواہان ہیں ان کو اس طرح ناجائز طور پر گرفتار کر کے اور ۔۔۔

عربی طلبہ کیلئے عربی رسالہ کا اجراء

مظلومین پونڈری سے حکام ضلع کا سلوک

محبوب عاشق کے قدموں میں

اکسیر جذام

طلا ماریاہ

بواسیر و بابادی بواسیر

حافظ اقبال حسین بھیپیا ۔ بھاگلپور

ایک مہینہ میں انگریزی آجاتی ہے

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

صدہا مرضوں کی ایک دوا

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں داخل کیجئے ۔۔۔ دفتر رجسٹرار سے دستور العمل طلب کیجئے

اب کوئی خضاب نہ لگایئے

منیجر مفید عام دواخانہ نمبر ۳ در بھنگہ (بہار)

برلن میں تبلیغ اسلام

جماعت اسلامیہ برلن کے شاندار کارنامے

جماعت احمدیہ لاہور کی افتراق انگیزیاں

(از جناب حبیب الرحمٰن صاحب ایم ۔ بی ۔ ٹی ۔ جی ۔ ڈی ۔ بی ۔ ۔ ۔ برلن)

جب میں برلن سے آیا ہوں اکثر حضرات نے جو کہ مذہب اسلام سے خاص طور پر یورپ میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں سوالات کئے اور بہت کچھ برلن میں اشاعت و تبلیغ اسلام کے متعلق دریافت کیا گو میں نے ہمیشہ مفصل کیفیت سے ان حضرات کو آگاہ کر دیا مگر ان ہی حضرات کے اصرار پر تبلیغ اسلام کی حالت برلن میں بذریعہ اخبار الجمعیۃ ناظرین کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت برلن میں کوئی حقیقی تبلیغی کام نہیں ہو رہا جیسا کہ ہونا چاہیے تھا برلن میں اسوقت دو ایسی جماعتیں ہیں جو اس امر کا دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ اصل اسلام کا پروپیگنڈا کر رہی ہیں اور جرمن لوگوں کو اسلام کے لئے ترغیب دے رہی ہیں ۔ ان میں سے ایک تو جماعت اسلامیہ برلن اور ایک جماعت احمدیہ لاہوری برلن ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان دونوں پارٹیوں میں آپس میں اتفاق نہیں اور یہ نہیں ہوتا کہ اپنی بگڑی ہوئی طاقت کو ایک مرکز پر قائم کر کے ہمہ تن تبلیغ کے کام میں مصروف ہو جائیں ۔ جماعت اسلامیہ برلن کوئی تبلیغی جماعت نہیں ان کے پاس کسی قسم کا خاص تبلیغ کے واسطے سرمایہ نہیں ہے اور نہ ہی آج تک انہوں نے کسی سے اس بات کی استدعا کی ہے کہ ان کو تبلیغ اسلام کے لئے چندہ دیا جائے اس جماعت میں زیادہ تر طالب علم شامل ہوتے ہیں جو اپنے ممالک سے تعلیم کے واسطے آتے ہیں ۔ اس جماعت کا خاص اور مبارک و بہترین مقصد جو ہے وہ یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان آپس میں مل سکیں اور ان میں پھر تعلقات پیدا ہو سکیں جماعت اسلامیہ برلن میں اسوقت چالیس ۔۔۔

جماعت احمدیہ کی افتراق انگیزیاں

مزدوروں کا عام جلسہ

حضرت زیبا فیض آبادی کی کامیابی

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ کو الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے ، اور آپ چاہتے ہیں کہ اپکا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو دیکھیے کہ آپ کے شہر یا قصبہ میں "الجمعیۃ" کو فروخت کرنے والا کوئی ایجنٹ ہے یا نہیں اگر کوئی صاحب ایجنٹ ہیں تو ان سے تاکید کیجئے کہ وہ الجمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں آپ انکی جو کچھ مدد کر سکتے ہوں ضرور کریں اگر آپ کے یہاں الجمعیۃ کی ایجنسی نہیں ہے ، تو کسی محنتی اور دیانتدار آدمی کو ایجنسی لینے پر آمادہ کریں اسطرح آپ اپنے اخبار کی بھی خدمت انجام دینگے اور ایک صاحب حاجت کی معاش کا ذریعہ بھی پیدا ہو جائیگا شرائط ایجنسی ذیل کے پتہ سے طلب کر سکتے ہیں ۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

دوا وہ درد بول اٹھے کہ تاثیر اس کو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپکی ضروریات کیلئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپکے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھکر فوراً شرائط ایجنسی طلب کیجیے

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

قیمت چار روپے (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی ڈانڈیا کراچی

قدیمی دوکان

حاجی مولا بخش حاجی عبدالغنی ۔ کلاس مرچنٹ بازار کشمیری دہلی

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔پی

محمد اللہ حسین بی ۔ اے ۔ علیگ (ہیڈ ماسٹر)

تفسیر حقانی اردو کامل آٹھ جلد

دارالاشاعت تفسیر حقانی ۔ بلیماران ۔ دہلی

ضرورت ہے

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

مسودات حج کیخلاف مسلمانوں کا متفقہ احتجاج

(بسلسلہ صفحہ ۲)

سرحد کے بعض مقامات میں احتجاج

حافظ عبدالودود ناظم جمیعۃ علماء احناف یوسف زئی نے مقامات ذیل کا دورہ کرکے آج بتاریخ ۔ ارجون بعد از نماز جمعہ یوم حج منایا اور بڑے زور شور سے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا جو ۱۳ مئی کو بمقام مراد آباد منعقد ہوا فیصلہ سنایا گیا اور سب جگہ یہ تجویز پاس کرائی گئی کہ حج کمیٹی کا مسودہ جو شریعت محمدی کے خلاف ہے اور اسمبلی میں پیش ہوا ہے اسکو مسلمانان ہند ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

جن مقامات میں یوم حج منایا ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

علاقہ اتمان زئی گڑھی اسمٰعیل زئی ۔ گڑھی دولت زئی ۔ کوٹ ۔ دولت زئی گمبٹ ۔ مہرسی ۔ علاقہ لدو خوم ۔ رستم ۔ چارنگی ۔ جرات ۔ جونگاڑہ ۔ بخشالی گایارہ ۔ علاقہ کمال زئی ۔ مردان ۔ ہوتی ۔ گجر گڑھی ۔ فاطمہ ۔ علاقہ رجڑ ۔ شوہ ۔ شیخ جانا ۔ نواکلی ۔ تزلاندی ۔ زرشکی ۔

حافظ عبدالودود ناظم جمیعۃ علماء احناف یوسف زئی پشاور

کلکتہ

آج بتاریخ ۔ ارجون ۱۹۳۲ء کو بڑی مسجد کولوٹولہ میں حکیم صفی اللہ خان ٹونکی فاضل الہیات نے ایک بڑے مجمع کے سامنے ساڑھے گیارہ سے پون بجے تک ایک موثر تاریخی معلومات سے پُر تقریر فرمائی۔ مسودات کی تشریح کرتے ہوئے ...

جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں تجویز ذیل پاس کی گئی۔

مسلمانان رنگپور کا یہ جلسہ الخ

قاضی محمد وجیہہ الدین ۔ ناظم جمعیۃ علمائے رنگپور

جہانیاں منڈی ضلع ملتان

لوگوں کا اجتماع تقریباً کم و بیش ایک ہزار تھا لوگ حکومت کے مشنو مہ ارادہ اور مداخلت فی الدین کے اقدام کا نتیجہ معلوم کرکے حیران اور دست بدندان تھے۔ یہ جلسہ یہاں کی مسجد میں ہوا۔ سب لوگوں نے بالاتفاق حکومت کے ارادوں اور دین میں مداخلت کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے ذیل کا ریزولیوشن متفقہ پاس کیا۔

مسلمانان جہانیاں ضلع ملتان کا یہ عام جلسہ الخ

غلام محمد سکرٹری الخمن ۔ حنفیہ جہانیاں منڈی ضلع ملتان

مظفر پور

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں حج بل کے متعلق احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا سب سے پہلے جناب قاری شاہ عبدالمجید صاحب امام جامع مسجد نے حج بل کے کوائف اور مجلس مشاورت جمعیۃ علماء ہند منعقدہ مراد آباد کی حالت بیان کرکے حسب ذیل ریزولیوشن پڑھکر سنایا اس کی تائید میں جناب مولانا سعید حسن صاحب نے ایک مبسوط تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلامی روش پر قائم رہنے اور مداخلت دین کے مضر نتیجے کی مفید تدبیریں بتلائیں۔

مسلمانان مظفر پور کا یہ اجتماع عام جلسہ الخ

محمد خالد ۔ محلہ امام الخ مظفر پور

بھنڈی بازار بمبئی

... ارجون بعد نماز جمعہ مینیان بازار کی مسجد میں جناب مولانا عبدالعزیز صاحب ... کی نہایت مدلل تقریر ہوئی جس میں آپ نے ہر سہ مسودات متعلق قانون حج کے نقصانات کو نہایت وضاحت کے ساتھ ... مسلمانان بمبئی کا یہ جلسہ ہر سہ مسودات قانون الخ

کفایت علی ۔ بھنڈی بازار

بگہی ضلع چمپارن

... ارجون روز جمعہ بعد نماز مسلمانان موضع بگہی و اطراف ضلع چمپارن کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولوی شیخ بدرالدین صاحب نقیب مسجد میں ہوا۔ مسلمانوں نے نہایت جوش اور یکجہتی کے ساتھ بالاتفاق رائے یہ تجویز منظور کی۔

حاضرین جلسہ میں خصوصیت کے ساتھ جناب شیخ منظور الحق صاحب وجناب مولوی حاجی شیخ عدالت حسین صاحب ... قابل ذکر ہیں۔

(شیخ عدالت حسین بگہی)

برم بردھا

... ارجون ۱۹۳۲ء کو مسودات حج کے خلاف بعد نماز جمعہ جم مسلمانان برم بردھا کا ایک عظیم الشان مجمع ہوا اور مندرجہ ذیل تجویز متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

مسلمانان برم بردھا کا یہ جلسہ ہرسہ مسودات قانون الخ

بشارت خاں معین خدام الاسلام برم بردھا ضلع ... (باقی)

رنگپور (بنگال)

... مولانا مولوی ظہارت اللہ ایم اے صاحب بمقام ...

جمعیت مومن انصار ضلع سہارنپور کا قیام

ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑوں کے استعمال کی تجویز

۹ مارچ ۱۹۳۲ء کو مولانا فتح محمد صاحب خورشید مدیر الانصار مصنف تذکرۃ الانصار امرتسر سہارنپور تشریف لائے اور ایک عام جلسہ محلہ آتش بازان میں زیر صدارت مولانا صاحب موصوف منعقد ہوا۔ مولانا نے صدارتی تقریر میں قوم کی حالت پر تبصرہ فرماتے ہوئے سالانہ اجلاس آل انڈیا مومن کانفرنس منعقدہ دہلی کی منظور شدہ تجاویز نمبر سوم ۔ اجلاس سوم دسمبر ۱۹۲۸ء ۔ اجلاس چہارم پر شرح و بسط روشنی ڈالی اور حاضرین کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی۔ حاضرین نے متفقہ طور پر ان تجاویز کی تائید کی۔ آخر میں مولانا صاحب موصوف نے برادران سہارنپور سے منظم ہونے اور جمعیت قائم کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ ہر طرف سے آمادگی کا اظہار ہوا بہت سے اصحاب نے ممبری کے لئے نام پیش کئے آخر میں عام اجلاس نے فیصلہ کیا کہ پہلے ایک خاص تعداد ممبران کی بنالی جائے اور عہدیداران کا انتخاب کیا جائے اور مولانا صاحب موصوف سے درخواست کی گئی کہ وہ مضافات میں جمعیتیں قائم کرنے کی سعی فرمائیں تاکہ تمام ضلع منظم ہوجائے ...

... مسلمانان ضلع مظفر نگر کے منظم کرنے میں مصروف کار ہیں۔ مضافات میں برادران کی اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لئے آل انڈیا مومن کانفرنس دہلی کی منظور کردہ قرارداد برائے استعمال دستی کپڑا کے زور شور سے عمل در آمد شروع ہوگیا ہے اور اکثر جگہ جدید طریقہ پر کپڑے بننے کے آلات مہیا کئے جانے کی پوری طور پر فکر ہو رہی ہے تاکہ بہترین کپڑا مہیا کیا جاسکے۔ اور قوم کے نوجوانوں ... کو دستکاری سیکھنے کی ترغیب دی گئی۔

ناظم جمعیت مومن انصار ضلع سہارنپور

مظلومین پونڈری سے حکام ضلع کا سلوک

... کے مسلمانوں کو پریشان کرنا شروع کردیا ہے۔ مثلاً مقدمہ کی تفتیش دو روز بعد شروع ہوئی اور گرفتاریاں تین روز بعد عمل میں آئیں اس عرصہ میں ہندوؤں نے آلہ ضرب و دیگر چیزیں جن سے ان کے خلاف جرم ثابت ہوتا تھا نیست و نابود کردیں۔ افسران نے اس پر بھی صبر نہیں کیا بلکہ باقی ماندہ مسلمانوں کو جو کہ مضروبین کی تیمارداری اور مقدمہ کی پیروی کررہے تھے ...

ہندوؤں کی سینہ زوری

یہ تمام اشخاص جن کے خلاف وارنٹ ہیں اور جن کو گرفتار کیا گیا ہے مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲ میں جو جنہ ہوں کے ضمانت ہے ...

عربی طلبہ کیلئے عربی رسالہ کا اجراء

... اور قیمت تین روپے آٹھ آنہ ہے۔ اس رسالہ سے یہی غرض ہے کہ عربی خواں طلبہ کو واقعات عالم سے روشناس کیا جائے۔

ایڈیٹر "الضیاء" لکھنؤ

سید سلیمان ندوی اعظم گڈھ

محبوب عاشق کے قدموں میں

علی اسٹیل ہیر برش الامل برمنکام مسلمانوں کے مناسب ... سید عطیہ علی علوی ... دہلی

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بخیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ ... قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

... دی پی طلب فرمادیں۔

حافظ اقبال حسین بھیتیاہی بھاگل پور

مقویات سرتاج عالم

... چار روپیہ (للعہ) صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمادیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں داخل کرائیے یہاں اعلیٰ تعلیم کے علاوہ بچوں کی ابتدائی اور دینی تعلیم کا خاص انتظام ہے تربیت نہایت معقول ہے اخراجات بہت کم ہیں۔ دفتر رجسٹرار سے دستورالعمل طلب کیجئے

شیر نر کی سی طاقت پیدا ہوجائے گی

طلاء مار سیاہ ...

حکیم آفتاب علی خاں ... دواخانہ آصفیہ ... دہلی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

... قیمت صرف ایک روپیہ ...

پتہ: شمس بک ایجنسی کلاں محل دہلی

صدہا مرضوں کی ایک دوا

... مفت منگائیے

المشتہر

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اب کوئی خضاب نہ لگائیے

... نمونہ کیلئے رعایتی قیمت تین روپے (للعہ)

منیجر مفید عام دواخانہ نمبر ۲ در بھنگہ (بہار)

برلن میں تبلیغ اسلام

جماعت اسلامیہ برلن کے شاندار کارنامے

جماعت احمدیہ لاہور کی افتراق انگیزیاں

(از جناب حبیب الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ برلن)

جبکہ میں برلن سے آیا ہوں اکثر حضرات نے جو کہ مذہب اسلام سے خاص طور پر یورپ میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں سوالات کئے اور بہت کچھ برلن میں اشاعت و تبلیغ اسلام کے متعلق دریافت کیا گو میں نے ہمیشہ مفصل کیفیت سے ان حضرات کو آگاہ کردیا مگر ان ہی حضرات کے اصرار پر تبلیغ اسلام کی حالت برلن میں بذریعہ اخبار الجمعیۃ ناظرین کی خدمت میں عرض کررہا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت برلن میں کوئی حقیقی تبلیغی کام نہیں ہورہا جیسا کہ ہونا چاہئے تھا برلن میں اس وقت دو ایسی جماعتیں ہیں جو اس امر کا دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ اصل اسلام کا پروپیگنڈا کررہی ہیں اور جرمن لوگوں کو اسلام کے لئے ترغیب دیرہی ہیں۔ ان میں سے ایک تو جماعت اسلامیہ برلن اور ایک جماعت احمدیہ لاہوری برلن ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان دونوں پارٹیوں میں آپس میں اتفاق نہیں اور یہ نہیں ہوتا کہ اپنی بگڑی ہوئی طاقت کو ایک مرکز پر قائم کرکے بہترین تبلیغ کے کام میں مصروف ہوجائیں۔ جماعت اسلامیہ برلن کوئی تبلیغی جماعت نہیں ان کے پاس کسی قسم کا خاص تبلیغ کے واسطے سرمایہ نہیں ہے ...

... کے اس وقت جبکہ عرب تحریف تبلیغیں گے خلاف فرانس اور اسپین ملکر جنگ کرنے لگے وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ جب کبھی برلن میں اسلام پر حملے کئے گئے مثلاً جب ایک مشہور یہودی بنام نون دائزل نے فلسطین سے واپس آکر برلن میں عربوں کے خلاف تقریر کی تو جماعت اسلامیہ کے بہت سے ممبران موجود تھے اور اس خوبی سے اس یہودی کا مقابلہ کیا گیا کہ وہ نہایت عجلت سے ہال چھوڑ کر غائب ہوگیا ... جماعت اسلامیہ ایک اسلامی سیاسی جماعت ہے جو ہمیشہ مسلمانوں کی آزادی پر غور و فکر کرتی ہے ...

... اس میں یہ نام کہاں ہوتا کہ یہ خانہ خدا جو بغیر کسی غرض کے تیس ہزار مارک کے بنوایا تھا بعد تیار ہوجاتا اور صرف مسلمانوں کے قبضہ اور انتظام میں رہتا نہ کہ صرف احمدیوں کے قبضہ میں۔

جماعت احمدیہ کی افتراق انگیزیاں

ابتداءً جماعت احمدیہ کا معاملہ جس وقت یہ جماعت سرزمین برلن پر وارد نہیں ہوئی تھی ۔ تمام مسلمانوں میں نہایت عمدہ اتفاق تھا اور صرف ایک جگہ نماز عیدین ادا کی جاتی تھی۔ لیکن جب اس جماعت نے وہاں قدم رکھا ...

... خود تمام تبلیغی کاموں سے بہت زیادہ دلچسپی رکھتا ہوں اور نہایت ہی فراخدلی سے جماعت احمدیہ کا خیر مقدم کرتا جب کہ یہ لوگ حقیقت میں اپنا مقصد پورا کرتے لیکن افسوس کے ساتھ مجھکو حقیقت ظاہر کرنی پڑتی ہے کہ یہ لوگ وہ کام نہیں کررہے کہ جو ہونا چاہئے یہ تمام خرابی صرف ان حضرات پر عائد ہوتی ہے۔ جو برلن کے واسطے ایسے حضرات کا انتخاب کرتے ہیں جو اس کے اہل نہیں۔ (باقی آئندہ)

مزدوروں کا عام جلسہ

بروز منگل ۷ رجون ۱۹۳۲ء بوقت چھ بجے شام روشن آرا باغ میں مزدوروں کا ایک عام جلسہ کامریڈ عباسی کی زیر صدارت باہتمام آل مزدور یونین دہلی منعقد ہوا جس میں متعدد تقریروں کے بعد کامریڈ خطیب آزاد نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس کی تائید کامریڈ سنگھ نے کی اور اس کے بعد متفقہ طور پر پاس ہونے کا اعلان کیا گیا۔

مزدوروں کا یہ عام جلسہ آل مزدور یونین دہلی کے دفتر کی تلاشی پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

نیز حکومت کی اس حرکت کو ہر مزدور تحریک پر ایک وار تصور کرتا ہے حکومت اور مل مالکوں کو مخلصانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ ایسی ذلیل حرکتیں کرکے مزدوروں کے جذبات کو مشتعل نہ کریں۔

سکرٹری محمد عرب

حضرت زیبا فیض آبادی کی کامیابی

...

قدیمی دوکان

حاجی مولا بخش حاجی عبد...

... شیشے والے میں بازار فتحپوری دہلی میں سے قائم ہے ...

گولیاں کیسر چشم ...

المشتہر

حاجی عبدالغنی واحد مالک فرم حاجی مولا بخش حاجی عبدالغنی

گلاس مرچنٹس بازار فتحپوری دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپکی ضروریا کیلئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی ومذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی کیلئے ہم جواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کیجئے

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے، کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ...

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

اکسیریات

دوا وہ درد ہوں اٹھے کوتاثیر اس کو کہتے ہیں
بدن کندن بنادیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں

...

ملنے کا پتہ

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب

پھلواری شریف ضلع پٹنہ

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ کو الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو دیکھئے کہ آپکے شہر یا قصبہ میں "الجمعیۃ" کو فروخت کرنے والا کوئی ایجنٹ ہے یا نہیں اگر کوئی صاحب ایجنٹ ہیں تو ان سے تاکید کیجئے کہ وہ الجمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں آپ انکی جو کچھ مدد کرسکتے ہوں ضرور کریں اگر آپکے یہاں الجمعیۃ کی ایجنسی نہیں ہے تو کسی محنتی اور دیانتدار کو ایجنسی لینے پر آمادہ کریں ...

منیجر الجمعیۃ دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... قیمت چار روپے (للعہ)

پتہ

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورز دربھنگہ

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یوپی

۹ رجولائی ۱۹۳۲ء کو کھلے گا۔ امتحان ہائی اسکول کے اختیاری مضامین میں تاریخ جغرافیہ عربی، فارسی، سائنس، ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے درجہ ہشتم تک کے لئے ہندی ورنیکلر فائنل کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ و قواعد کی درخواستیں جلد آنا چاہئیں۔

محمد الفت حسین بی۔ اے۔ علیگ ہیڈ ماسٹر

تفسیر حقانی اردو کامل آٹھ جلد

مصنفہ حضرت علامہ ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی قیمت کامل پچیس روپے علاوہ محصول و خرچ ڈاک۔

علیحدہ علیحدہ آٹھ جلدوں کے خریدار کے لئے مجموعی قیمت ... علاوہ خرچ و محصول ڈاک

دار الاشاعت تفسیر حقانی ۔ بلیماران ۔ دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کیلئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی ۔ حیدرآباد دکن ۔ اورنگ آباد دکن ۔ ناگپور جھانسی ۔ علیگڈھ ۔ اٹاوہ ۔ فرخ آباد ۔ فتحپور ۔ ایٹہ ۔ کانپور ۔ اعظم گڈھ ۔ فیض آباد ۔ بلیا ۔ آرہ ۔ بہرائچ ۔ رائے بریلی ۔ لکھنؤ ۔ شاہجہانپور ۔ شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزنہ الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم جمعہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۴

معاصرین کے افکار و آراء

رائے عامہ کی ضرورت (ملت)

بدقسمت ہندوستان کی اس سے بڑھ کر اور کیا بدنصیبی ہوگی کہ بار بار تجربہ کرنے اور ناقابل برداشت نقصانات سے دوچار ہونے کے باوجود ابھی تک اس کے فرزند ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوکر خون کی ندیاں بہا دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ... جیسا کہ بار بار کہا جا چکا ہے ... ہم اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ عوام الناس میں فساد انگیزی اور فتنہ پردازی کی خواہش موجود نہیں ہے اور وہ امن و سلامتی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں لیکن پھر بھی ... افسوس ہے کہ ابھی تک ہندوستان میں فسادات کے خلاف ابھی زبردست رائے عامہ پیدا نہیں ہوئی ... جنہوں نے خود مفسدہ پردازی کرنے یا دوسروں کو اشتعال انگیزی سے ... آمادہ کر دیا ہے ... ہم نہایت ... کے ساتھ اس امر کا اظہار کر دینا چاہتے ہیں کہ ... خواہ ایسا شخص ہندو ہو یا مسلمان ہماری کوئی ہمدردی اس کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔

بمبئی میں جو کچھ ہوا ... اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر جو کچھ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں وہ اس درجہ نفرت انگیز فعل ہے کہ کوئی شریف انسان اس کی حمایت میں ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکال سکتا لیکن ...

یہ ابتری کیوں ہے؟ (ہمدم)

کوئی ذی ہوش اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ مسلمانوں کی زندگی ناممکن ہے جب تک ملک میں کامل انتظامی تبدیلی نہ ہو جائے۔ ایسی تبدیلی کہ حکومت پر غریبوں کا پورا اقتدار قائم ہو جائے۔ یہ بالکل صاف بات ہے اور جاہل سے جاہل آدمی بھی اسے سمجھ سکتا ہے بشرطیکہ غور کرے ... موجودہ حالات میں مسلمانوں کی حالت درست نہیں ہو سکتی ... مسلمانوں کے پاس مفقود ہے۔ موجودہ حالات میں سرمایہ حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ آمدنی کے تمام ذرائع پر انگریزوں اور ہندوؤں کا قبضہ ہے جو مسلمانوں کو اپنے ساتھ شریک کرنا گوارا نہیں کر سکتے۔ لہذا حکومت اور سوسائٹی دونوں کے نظام بدل دینا ضروری ہے تاکہ مسلمان فنا ہونے سے بچ جائیں۔

مگر کیا اس قسم کی تبدیلی جو غریبوں کو خوشحال بنا دے، امیر آدمی پسند کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ... دنیا کی تاریخ میں آج تک کبھی نہیں دیکھا گیا کہ امیروں نے ... انقلابوں کی تائید کی ہو ... لہذا تصور نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرح کا بے نظیر معجزہ اب ہندوستان کے مسلمان امیر کر دکھائیں گے۔

پھر ہونا کیا چاہئے؟ یہ سوال بہت تفصیل طلب ہے۔ لیکن آج کی صحبت میں ہم صرف اس قدر کہہ کر ختم کر دینا چاہتے ہیں کہ غریب مسلمان اگر سچی رہنمائی چاہتے ہیں تو ...

ہونا کیا چاہئے تھا

ڈاکٹر مونجے کا بڑا بھائی اور چھوٹا بھائی

ہندوستانی دھاکتی کے نام

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

عہد اول کے مسلمانوں کی کامیابی کا حقیقی راز
خلیفۂ اسلام کی سادگی اور اسلامی فوج کے پاکیزہ خصائل
عیسائیوں اور ایرانیوں کی شرمناک سیاہ کاریاں

اسلام نے جس قدر تقوی، پاکیزگی، خشیت الٰہی اور تبتل الی اللہ پر زور دیا ہے دنیا کا کوئی مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ اسلام نے مسلمانوں کی کامیابی کا راز اس میں بتایا ہے کہ وہ انصاف، نصفت شعاری اور اخلاق حمیدہ کے مسلک پر قائم رہیں اور سخت سے سخت اور نازک سے نازک موقعہ پر بھی ان اوصاف سے تہی دست نہ ہوں اگر ہم اس عہد کے مسلمانوں کی فتوحات اور کامرانی کا جائزہ لیں جس میں شریعت اسلامیہ صحیح معنے میں زندہ تھی تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہماری بیشتر کامیابیوں کا دار و مدار مسلمانوں کی دینداری اور خشیت الٰہی تھی اور یہی چیز تھی جس نے اکاسرہ اور قیاصرہ کی سطوت و جبروت کو ہمارے قدموں میں لا ڈالا تھا۔

دن کو جنگ کے میدان اور رات کو راز و نیاز

جس وقت خدا کے حکم سے مسلمانوں نے کفار قریش کی شرارتوں سے دل برداشتہ ہوکر حبش کے ملک کی طرف ہجرت کی ہے تو دشمنان اسلام نے ان کو وہاں بھی چین سے نہ رہنے دیا اور ایک وفد بنا کر شاہ حبش کے پاس پہنچے کہ ان لوگوں کو اپنے ملک سے نکال دیں مگر چونکہ شاہ حبش ...

عمر فاروق اور بیت المقدس کی فتح

حضرت ...

ایک غیبی واقعہ

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ رجولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہیئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آج کل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے نمونے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انہیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنہیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۴۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۱۲ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں ... احادیث جمع کی گئی ہیں جنہیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہتر ہدیہ فی جلد ... اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے مسلمان گھروں میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آیندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ...

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپیہ پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصول ڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

شملہ کی جامع مسجد میں یوم حج کا جلسہ

ایک مسلم رکن اسمبلی کی افسوسناک تلبیس

(۲)

ہم گزشتہ اشاعت میں یہ عرض کر رہے تھے کہ جو مولانا شفیع داؤدی صاحب جنہوں نے ۱۰ جون کو شملہ کی جامع مسجد میں ناواقف مسلمانوں کے سامنے ایک لمبی چوڑی تقریر بغیر ماکر اپنے متعلق اظہار اعتماد کی قرارداد منظور کرائی ہے مسئلہ حج کے سلسلہ میں ۱۹۲۵ء سے اب تک کس قدر رنگ بدل چکے ہیں اور ہر دفعہ مسلمانوں کو کس طرح ...

... ہے اور آپ اس سے خوفزدہ ہو کر اپنے کھوئے ہوئے اعتماد کو واپس لینا چاہتے ہیں تو اپنی اس خواہش کا انکشاف فرماتے ہیں۔ آخر یہ الہ فریبی نہیں ہے تو کیا ہے۔

اعتماد کا سوال

حکومت کی حمایت

گفتگوئے مصالحت

...ہو گیا۔ اس انقطاع گفت و شنید کے بعد مسٹر ٹامس نے دارالعوام میں جو بیان دیا ہے ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ان دو ہمسایہ اقوام کے تعلقات کو بہتر بنانے کے بجائے اور زیادہ ناخوشگوار بنا دے گا۔ حکومت برطانیہ کے طرز عمل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئرلینڈ کو آئینی اصولوں سے دبانے کے بجائے اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہتی ہے ... اگر آئرلینڈ ... اپنے معاملات میں آزاد و خود مختار ہو کر حلف وفاداری اور خراج تخمین کے متعلق کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اسے کرنے دے اور اس کے خلاف اپنے منتقمانہ جذبات کو مشتعل نہ کرے۔ ورنہ اس کے نتائج آئرلینڈ کے لئے خواہ کچھ ہوں سلطنت برطانیہ کے لئے بہتر نہ ہوں گے۔

پانی کی قلت

تین مہینے کے بعد

حضرت مفتی صاحب کا مکتوب

ڈی وليرا کو دھمکیاں

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) ایسی لاٹھی جس میں نیچے اور اوپر موٹھ شام سونے یا چاندی کی ہو رکھنی جائز ہے یا نہیں۔ بحوالہ کتب جواب مرحمت فرمائیے۔

(۲) عمامہ بغیر ٹوپی کے باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ ...

الجواب

(۱) جائز ہے رکھنا ایسی لاٹھی کا ... اذا کان فی نصل السکین او فی قبیعۃ السیف فضۃ قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ ان اخذ السکین من موضع الفضۃ یکرہ والا فلا۔ الخ فتاویٰ عالمگیری ... واللہ اعلم

(۲) بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا مکروہ ہے ...

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

مسودات حج کے خلاف مسلمانان ہند کا متفقہ احتجاج

جمعیۃ علمائے ہند کی زیر ہدایت یوم حج کے زبردست مظاہرے

تمام ہندوستان میں جمعیۃ علمائے ہند کی قرارداد کی تائید و توثیق

(گزشتہ سے پیوستہ)

رنگون

۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ حسب اعلان عام جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد بتحریک جناب مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی و تائید جناب مولانا محمد منظور احمد صاحب سنبھلی، جناب مولانا حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب رانڈیری صدر جلسہ قرار پائے۔

سہارنپور

حسب الحکم جمعیۃ علمائے ہند دہلی سہارنپور کی مجلس راحت کے زیر اہتمام ۱۰ جون بعد نماز جمعہ مسلمانان شہر کا ایک زبردست جلوس جامع مسجد سے روانہ ہوا جس میں قوانین حج کے خلاف پر زور مظاہرہ کیا گیا۔ سہارنپور کے تمام قابل ذکر حصوں میں گشت لگایا۔ مقامی مجلس کے معزز اراکین جلوس کی رہنمائی ...

اجمیر

مراد آباد

جالندھر

کیملپور

جھالو ضلع بجنور

نگینہ ضلع بجنور

حسین آباد ضلع مونگیر

انتقادات

آئس کریم کی جدید مشین

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

روسی گورنمنٹ کی ایک نئی جدت

مصنوعی بارش برسانے کی کوشش

ماہرین حوادث سماوی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اور عقل و فہم کی کوئی تدبیر نہ آب و ہوا کو تبدیل کر سکتی ہے نہ موسم کو قبضہ میں لا سکتی ہے اور نہ بارش برسانے پر قدرت حاصل کر سکتی ہے۔ اگر ایسا ارادہ کیا بھی گیا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ قانون قدرت پر بھی انسان غالب آ سکتا ہے اور اس کو اپنی مرضی کے تابع کر سکتا ہے جو بہر صورت محال ہے۔ لیکن ناظرین کو یہ سن کر کس قدر حیرت ہوگی کہ سوویٹ گورنمنٹ نے قانون قدرت میں مداخلت کا پورا ارادہ کر لیا ہے۔ اعلان کی خواہش ہے کہ انسان کسی حالت میں بھی قدرتی حوادث کا محتاج نہ رہے بلکہ وہ آزادانہ اس کو استعمال کر سکے۔ ...

لندن میں اخبارات کی نمائش

تین صدی کے اخبارات کا ذخیرہ

گرجا اور سینما کا مقابلہ

سینما کے مقابلہ میں گرجا کی تعداد بہت قلیل

وہم پرستی میں انگلستان کا درجہ

پارلیمنٹ کی عمارت بھی جن بھوتوں کا اڈہ

روس میں جدید ٹیکس کی تجویز

پانچ سالہ اسکیم کو کامیاب بنانے کا ارادہ

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

اسپین میں مسلمانوں کی حیات کا نیا دور

اسپین میں مدرسہ تعلیمات اسلامیہ کا افتتاح

قرطبہ کی مسجد اعظم کی مرمت

جب سے اسپین میں جمہوری حکومت قائم ہوئی ہے اس وقت سے اسپین کے باشندوں اور مسلمانوں میں روابط اتحاد ترقی پذیر ہیں۔ مسلمان اسپین کے انقلاب سے بہت خوش ہیں اور دیگر اسپینی ملتوں سے اتحاد و ائتلاف قائم کرنے میں کوشاں ہیں۔ اس وقت اسپین میں اتفاق اور رواداری کے جذبات جوش زن ہیں اور اختلافات کی تمام صورتیں ختم کر دی گئی ہیں۔ ...

ترکوں کو روسی قرضہ کی پہلی قسط

مصطفیٰ کمال پاشا کو پانچ ٹینکوں کا تحفہ

فلسطین میں عدم ادائے لگان کی تحریک

مؤتمر املاک الشمالی کی تجویز

جاوا میں ایک عیسائی مشنری کی مذموم حرکت

عراق میں برطانی کمپنیوں کو ٹھیکہ

ملتان جیل سے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا مکتوب گرامی

تین گھنٹہ تک بے ہوشی۔ گرمی کی شدت سے اختلاج کا دورہ

"زندگی اور موت۔ تکلیف اور راحت سب مقدر ہے"

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند (اسیر فرنگ) نے ذیل کا مکتوب اپنے فرزند کے نام ملتان جیل سے ارسال فرمایا ہے۔

لخت جگرم ۔ ۔ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۔ ۔ میں خدا کے فضل و کرم سے بخیریت ہوں۔ میری بیماری اور تین گھنٹہ بیہوشی کی خبر جو شائع ہوئی ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ ۔ ۔ ۔ زندگی اور موت۔ تکلیف و راحت سب مقدر ہے۔ جف القلم بما ھو کائن۔ ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔

وائسرائے ہال اور شملہ میں خط و کتابت سے پیدا شدہ حالات پر غور و خوض

گول میز کانفرنسوں کی ناکامیوں کے بعد برطانیہ کو اپنا فیصلہ صادر کرنا چاہئے

وائسرائے کی کونسل کے اجلاس میں اختلاف آراء

شملہ ۱۸ جون۔ کل وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں لندن اور شملہ کے درمیان خط و کتابت سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا گیا۔ ۔ ۔ ۔ کر نا چاہئے اس رائے کے حامیوں کا خیال ہے کہ تیسری گول میز کانفرنس یا اس کی فیڈرل اسٹرکچر سب کمیٹی کا اجلاس کرنا فضول ہے ۔ ۔ ۔

سیاسی حلقوں میں مذکورہ رائے کے متعلق مختلف رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔ ۔ ۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ گاندھی جی کی رہائی اور آرڈیننسوں کی واپسی کے متعلق کونسل کے اجلاس میں غور کیا گیا۔

دار الحکومت

طلبائے مدرسہ امینیہ پر الامان کا ناپاک حملہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

جنگ کیلئے جرمن کی زبردست تیاریاں

افواج کو تیار رہنے کا حکم

سپاہیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئیں

نازی لیڈر کا فرمان

سابق گورنر بمبئی کو ہلاک کرنے کی کوشش

نشست گاہ کے نیچے دو بم

لندن ۱۹ جون۔ گذشتہ شام ایک بم جس کے پھٹنے کا وقت ۔ ۔ ۔

آئرلینڈ اور انگلستان کی گفتگوئے مفاہمت کا انجام

دار العوام میں مسٹر ٹامس کا بیان

لندن ۱۸ جون۔ آنریبل مسٹر ٹامس نے دار العوام میں بیان کیا کہ جس وقت مسٹر ڈی ویلیرا آئرستان اور انگلستان کے درمیان مفاہمت کی گفتگو کر رہے تھے ۔ ۔ ۔

سیاسی قیدی رہا کر دئے جائینگے؟

شملہ میں زبردست گفت و شنید

آرڈیننس دوبارہ نافذ نہیں ہونگے

مسلم کانفرنس کے ارکان کا گمراہ کن بیان

مسلمانوں کی تاریخی و قومی خودداری کا خون

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

حضرت مولانا عبد الحلیم الصدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند نے حسب ذیل پیام اخبارات کے نام برغرض اشاعت روانہ فرمایا ہے:۔

"مسلم کانفرنس کے چند ارکان کی طرف سے ہندوستان اور انگلستان میں ایک نہایت گمراہ کن بیان شائع ہوا ہے جو ہندی مسلمانوں کے جذبات و حیات کے سراسر خلاف ہے بلکہ اصلی حالات و واقعات کے عکس اور مسلمانوں کی تاریخی و قومی خودداری اور حریت پروری کے منافی ہے۔

اس بیان سے ہند اور بیرون ہند غلط فہمی پھیلنے کا امکان ہے۔ اسلئے جمعیۃ علمائے ہند و مسلم نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان کے دستخطوں سے عنقریب ایک مفصل اعلان شائع ہوگا جس سے مسلمانان ہند کی صحیح پوزیشن واضح ہو جائے گی اور تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی جو اس بیان کے ذریعہ پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے۔"

ربیع ۱۹۳۲ء کے مالیانہ کی ادائیگی ملتوی

چیف کمشنر دہلی کا اعلان

دہلی ۱۸ جون۔ چیف کمشنر صوبہ دہلی کا ایک سرکاری اعلان مورخہ ۲۰ جون مظہر ہے ۔ ۔ ۔

"طاقت" جاری ہو گیا

مقامی معاصر "طاقت" جس کی اشاعت بعض جدید انتظامات کے باعث ملتوی تھی ۔ ۔ ۔

دہلی جیل سے کانگریسی لیڈروں کی رہائی

ایڈیٹر فری پریس پر مولانا شوکت علی کا دعویٰ

ملزمین کے نام سمن جاری کر دئے گئے

بمبئی کے گذشتہ فسادات کے دوران میں فری پریس نے یہ خبر شائع کی تھی کہ خلافت کمیٹی کے ایمبولنس کار میں چھپرے ملے ۔ ۔ ۔

مسلم کانفرنس کے بیان کی مذمت

شیخ مشیر حسین قدوائی کا بیان

مزدور عورتوں کے لئے خاص رعایت

سری نگر میں سکھوں اور مسلمانوں میں جنگ

پانچ اشخاص مجروح

یروادا جیل میں مسز نائیڈو سے ملاقات

کانگریس اور حکومت کے نمائندوں کی کانفرنس

ٹھٹھا میں سیاسی کانفرنس منعقد کرنیکی کوشش

ہجوم کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے گولی چلادی

ایک شخص ہلاک۔ ایک سو مجروح اور ایک صد گرفتاریاں

کلکتہ ۱۸ جون۔ ۔ ۔ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل ٹھٹھا ضلع ۔ ۔ ۔ کانفرنس میں پولیس نے گولی چلادی جس سے ایک شخص ہلاک اور تقریباً سو اشخاص مجروح ہوگئے۔ کانفرنس کو روکنے کے لئے پولیس کے زبردست انتظامات کے باوجود کانفرنس میں شمولیت کے لئے ایک بڑا بھاری ہجوم جمع ہو گیا تھا ۔ ۔ ۔

خلافت کمیٹی دہلی کا جنازہ

غازی محی الدین کے کاندھوں پر

(از نامہ نگار خصوصی)

غازی محی الدین، میاں ۔ ۔ ۔ الدین اور مولوی ۔ ۔ ۔ الرحمن جو مقامی خلافت کمیٹی کے انتخابات کو "باقاعدہ" طور پر کرانے کے لئے آئے تھے بلا انتخابات کرائے بالکل خلاف قاعدہ اور بے ضابطہ طریقہ پر چند لوگوں کے نام ایک پوسٹر میں شائع کر کے چلے گئے۔ ۔ ۔ ۔

طول و عرض ہند میں گرفتاریاں اور سزایابیاں

کانگرس کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے حکومت کی تدابیر

مولوی عنایت علی صاحب کون ہیں؟

الامان میں "الجمیعۃ" کے مضامین کا سرقہ

(ادارہ الجمعیۃ)

دو بم پھٹ گئے

ایک لڑکی ہلاک

جرمنی میں ہٹلر اور ہنڈن برگ کی رسہ کشی

بویرین گورنمنٹ نے ہنڈن برگ کے حکم کو ٹھکرا دیا

۷۰ نازی گرفتار۔ پولیس سے جنگ

یو۔ پی کانگرس کمیٹی کے نئے ڈکٹیٹر

جماعت اسلامیہ برلن کے شاندار کارنامے
جماعت احمدیہ لاہور کی افتراق انگیزیاں

موجودہ امام صاحب نو خدا پاک کو بھی حاضر و ناظر سمجھکر عرض کرتا ہوں کہ نماز تک صحیح نہیں پڑھا سکتے ہمیشہ غلط نماز ادا کرتے ہیں کتنے افسوس کا مقام ہے کہ خوش قسمتی شہزادگان حیدرآباد دکن برلن تشریف لے گئے تو حسن اتفاق سے عید کا موقع تھا ان کو شوق ہوا کہ مسجد میں آکر نماز ادا کریں چنانچہ وہ تشریف لائے اور امام صاحب عبداللہ صاحب نے نماز پڑھائی جس وقت نماز ختم ہوئی تو حافظ منظور الدین احمد صاحب دہلوی نے اٹھکر کہا کہ نماز نہیں ہوئی قرآن پاک کی بالکل غلط تلاوت کی گئی بلکہ تکبیر بھی غلط کہی گئی۔ اس پر اکثر حیدرآبادی حضرات نے بھی دوبارہ نماز پر اصرار کیا مگر امام صاحب اتنی بے غرضی کہاں گوارہ کرتے اور دوبارہ نماز ادا کی۔ یہ پہلا اور آخری اتفاق نہیں تھا بلکہ ہمیشہ ہی یہ ہوتا رہتا ہے گو کہ اس بات کی شکایت جماعت احمدیہ لاہور کو ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ کی گئی لیکن آج تک اس کا تدارک نہیں کیا گیا ...

مصیبت کے وقت کام آئیں۔ سوائے اس کے کہ اور کاموں میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اور حقیقی کام کو اور اصلی مقصد کو پس پشت ڈالدیا جاتا ہے۔

لاہوری جماعت سے سوالات

ہندوستان میں یہ حالت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ احمدی جماعت بڑا کام کررہی ہے لیکن کیا میں احمدی جماعت لاہور سے سوال کرسکتا ہوں کہ

آپنے اب تک کتنے مسلمان بنائے جو کہ حقیقت میں آپ کی محنت کا ثمرہ ہیں نہ کہ کسی اور کی محنت کا نتیجہ۔ جرمن زبان میں کوئی تبلیغی رسالہ نکلتا ہے؟

کیا آپ ریکارڈ سے دکھلا سکتے ہیں ... مسجد کا خرچ کیا ہے؟ اور آمد کتنی ہے۔

مسجد میں صرف جماعت احمدی لاہوری کا روپیہ صرف ہوا ہے یا کسی اور کا ... اور اگر کسی اور کا تو پھر مختار کار جماعت احمدی کیوں بنی ہوئی ہے۔

کیا جماعت احمدی لاہور کو عبداللہ صاحب کی امامت کی نااہلیت کو ثابت کرنے کے لئے خطوط نہیں پہنچے اگر پہنچے تو کیا جواب دیا گیا اور کیا عمل درآمد کیا گیا یا صرف جواب ہی پر اکتفا کیا گیا۔

کیوں کسی ایسے صاحب کو روانہ نہیں کیا جاتا جو حقیقت میں امامت کا اہل ہو کیوں کبھی ایک ہندوستانی کو امام نہیں بنایا گیا کیا یہی اسلام ہے؟

...

مسودہ جج کے خلاف مسلمانوں کا متفقہ احتجاج
(بسلسلہ صفحہ ۲)

روسٹیپور

بتاریخ ۱۷ جون ۱۹۳۲ء بروز جمعہ ایک جلسہ مسلمانان قصبہ روسٹیپور ضلع ... زیر صدارت عالیجناب سید فضل حسن صاحب رئیس اعظم بہ مسجد شاہی منعقد کیا گیا جس میں قصبہ کے بہت سے مسلمان شریک تھے۔ جلسہ مذکور میں جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کی قرارداد پڑھکر سنائی گئی اور مجمع کو اس کے مطالب و مقاصد بخوبی سمجھادئے گئے چنانچہ جملہ مسلمانوں نے جمعیۃ علماء ہند کی مجوزہ قرارداد کو منظور کیا۔

(نامہ نگار)

بلہاری علاقہ مدراس

بلہاری علاقہ مدراس کے مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے کہ دہلی کے مشہور واعظ جمعیۃ العلماء ہند کے سرگرم کارکن مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی آگئے جن کے ... تقریروں نے دلوں میں ایک روح پیدا کردی آپ کے بیانات میں ہندو مسلمان سب شریک ہوتے تھے ایک جلسہ ہندو وکیل کی صدارت میں منعقد ہوا ...

کل ۱۷ جون کو ایک عام جلسہ تول بازار میں جمعیۃ العلماء ہند کے پروگرام کے مسلمان یوم ... مولانا کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا نے جمعیۃ العلماء ہند کی خدمات کو واضح ... مولانا محمد عبدالحق صاحب ... اس کے بعد جمعیۃ علماء ہند کی مجوزہ قرارداد منظور کی گئی۔

عبدالسلام صدر انجمن اہل حدیث بلہاری

سونا رالی

... صدارت میں جمعیۃ العلماء ہند ...

سویول ضلع دربھنگہ

...

موضع اونچگاؤں ضلع فیض آباد

۱۷ جون ۱۹۳۲ء بروز جمعہ ... مسلمانوں کا ایک جلسہ بعد نماز جمعہ منعقد ہوا ... جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت منعقدہ مرادآباد کی قرارداد کی تائید و توثیق کی گئی۔

امام الدین جو دھری اونچگاؤں

عملیات آلوعرف فرشتہ غیب (رجسٹرڈ)

یہ وہ نادر کتاب ہے جس کی دنیا والوں کو تلاش ہے ... عملیات ... دنیا کی نظروں سے غائب رہنا ...

یونیورسل میجکل کمپنی نمبر ۱۵ ملتان شہر

شربت فولاد

... شربت فولاد ...

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

حاجی ... شاہ عالم ... دہلی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

... ایک مہینہ میں خود بخود بغیر استاد کی مدد کے انگریزی ...

قیمت صرف ایک روپیہ ۸ عدد علاوہ محصول ڈاک

پتہ:۔ مستشرق بک ایجنسی کلاں محل دہلی

شربت روح بہار (رجسٹرڈ)

...

محمد میاں اینڈ برادرز گلی تباشاں دہلی

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

اگر آپ اشتہاری دوائیات سے بدگمان ہوگئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کرکے ہمارے کارخانے کا ... شربت اکسیر استعمال کرکے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

...

جریان

...

قیمت فی شیشی ایک روپیہ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

تازہ سرٹیفکیٹ

جناب حکیم رحیم الٰہی خانصاحب ... تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے شربت اکسیر کی ... شیشی منگوائی تھی۔ اسکا استعمال میں نے ایک مریض کو کروایا جسکو بارہ سال کا پرانا جریان تھا جاتا رہا۔ واقعی آپکے شربت اکسیر میں جادو کا اثر ہے۔ براہ کرم ۲ شیشی شربت اکسیر اور روانہ فرمادیں۔

ملنے کا پتہ: ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

ایک ایرانی پراسرار مخفی عمل اور نقش زندہ ہوئی

آداب خدا کی عظمت ...

ایرانی بزرگ چتلا دروازہ نمبر ۵ دہلی

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

لیڈی پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن۔ اورنگ آباد دکن ناگپور۔ جھانسی۔ علی گڈھ۔ اٹاوہ۔ فرخ آباد۔ فتحپور۔ ایٹہ۔ کانپور۔ اعظم گڈھ۔ فیض آباد۔ بلیا۔ آرہ۔ بہرائچ۔ رائے بریلی۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

فرقہ قادیانیہ کے عقائد کی تردید کا انتظام

مولوی قاضی احمد حسین صاحب سے دہلی کی پبلک اچھی طرح واقف ہے۔ گذشتہ تحریک کشمیر میں مولانا نے مجلس احرار کے پروگرام کے ماتحت اعزازی طور پر قوم کی کافی خدمت کی ہے نیز جمعیۃ العلماء ہند کی خدمات اور اس کے پروگرام کی تکمیل کو ... مولانا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ... قادیانی ... کی تردید میں تقریر کیا کریں گے ... امید کہ مسلمانان دہلی و بیرونی مسلمان ... جلسہ میں شریک ہوکر حق و باطل ...

حکیم محمد احمد ...

طلبہ عربیہ کو مژدہ

بلند شہر میں ایک عربی مدرسہ اسلامیہ ... عربی و فارسی ... تعلیم ... طلبہ کے واسطے ہر قسم کی امداد بہم پہنچائی جائیگی۔

سید عبدالرشید
مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ ناسمیہ بلند شہر

گنگوہ کی ایک بزرگ شخصیت کا انتقال

حضرت مولانا ... صاحب گنگوہی کے انتقال کی خبر ... نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ مدرسہ اسلامیہ ... جامع مسجد امروہہ کے تمام طلبہ ... نے ... ایصال ثواب کیا۔ پھر ایک جلسہ ... میں مولانا مولوی سید رضا ... نے مرحوم کے انتقال پر ...

آخر میں مولانا ... کو ایصال ثواب کرتے ہوئے دعا کی جاتی ہے کہ ... مولانائے مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ...

(مولوی) ... امروہوی مدرسہ ...

حلفیہ بیان کا مطالبہ

...

نپٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

ہم باور ... ہماری بہراپن کی دوا ... ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دینگے جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو ... آپ کا فرض ہے آرڈر کے وقت اپنا پورا پتہ معہ نام صاف لکھئے۔

کان بہنے زخم کم سننے کان بند یا بھاری رہنے بھنبھناہٹ آواز سورے پڑجانے اور ہر طرح کی آوازیں ہونے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب واکسیر بے خطا دوا

باب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ ... تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

ہمارا سرمہ ... ضعف بینائی۔ سرخی۔ دھند۔ ککرے۔ جالا ... کی خاص دوا ہے ہر موسم میں قابل استعمال ... فی شیشی چار آنہ

کان کی دوا۔ باب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ... مثنوی کی شرح ... الجمعیۃ ...

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی ... کشمیری بازار لاہور

بجلی کا کام سیکھنے والو!

بجلی کا کام سیکھنا ہو تو اس سکول میں داخل ہونا چاہئے جو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کی زیر ہدایات نہایت ... کام سکھا رہا ہے۔ اور انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لیکر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر سائنٹفک ... تعلیم کی عمدگی اور ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہوا اس سکول کا کام ہے۔

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

اور ... کام سیکھنا ہو تو جگت جیت ... لودھیانہ ... پراسپیکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

فینسی کٹ پیس رعایتی نرخوں پر

۱	گلو ... سفید برائے قمیض نہایت اعلیٰ ... دس گز ... پونڈ ...		۱
۲	پاپلین رنگین نہایت اعلیٰ ... دس گز ... پونڈ میں ... گز	–	۲
۳	فینسی رنگین پھولدار ... برائے ... بچوں کے سوٹ	–	۳
۴	وائل پرنٹڈ ہر ایک فٹ کی ... دس گز پونڈ میں ... گز	–	۵
۵	ربڑ کلاتھ رنگین نہایت اعلیٰ برائے زنانہ فراک قمیض وغیرہ ... پونڈ میں ... گز	۴	۲

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ ... پیشگی آنی بالکل ضروری ہے۔

منیجر فٹ کوٹ کمپنی کٹ پیس مرچنٹ رنچھوڑ لائین کراچی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کردیا ...

قیمت چار روپے ...

پتہ: منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورس ... دربھنگہ

مقویات سراج عالم

...

پتہ: وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔پی

۹ جولائی ۱۹۳۲ء کو کھلے گا۔ امتحان ہائی اسکول کے اختیاری مضامین میں تاریخ۔ جغرافیہ۔ عربی۔ فارسی۔ سائنس۔ ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے۔ درجہ ہشتم تک کے لئے ہندی ... کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ و قواعد کی درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ ایل ٹی (ہیڈ ماسٹر)

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کرسکینگے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپکے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھکر فوراً شرائط ایجنسی طلب کیجئے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

دوائیاں خریدتے وقت

اصلی اور نقلی کی تمیز کرو!

...

امرت دھارا

...

امرت دھارا ... لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

الجمعیۃ
سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ ( ) ...
ایک کالم ( ) ...
½ کالم ( ) ...
¼ کالم ( ) ...

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۲۳ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۵

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معاون)

خدمت خلق کیلئے گلیوں میں گشت کرنے والا بادشاہ

فارس اور روم کا فاتح ایک مزدور کی حیثیت میں

فاروق اعظم کی خاکساری اور رعایا پروری

[illegible]

بوڑھی عورت

[illegible]

شیر خوار بچے اور خلیفۃ المسلمین

[illegible]

اسلام میں بادشاہی کا مفہوم

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

احرار اور حکومت

[illegible]

انگریزی حکومت اور مسلمان

[illegible]

ایشیائی موجودہ بیتی

[illegible]

صنعت پارچہ بافی کا تحفظ

[illegible]

ہندوؤں کی وطن پرستی کا امتحان

[illegible]

ضرورت
مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے مخلص اور دیانتدار ایجنٹوں کی۔ حیدرآباد دکن، اورنگ آباد، ناگپور، جھانسی، علی گڑھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتح پور، ... کانپور، ... فیض آباد، بلیا، ... [illegible] فوراً طلب کریں۔
مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اکسیر جذام
[illegible]
حافظ اقبال حسین بھٹ اپی بھاگل پور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ... کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mfg. Co. (India) P. Box 88, Karachi.

عطاروں اور طبیبوں کو تحفہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سبب ... [illegible] ... صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے ... [illegible]
قرابادین مفید عام ... [illegible]
کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔
مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات
[illegible] ... دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
مینیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو معین کرنے سے پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں ... [illegible] ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ...
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ بلا جلد ... [illegible] ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

مینیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

شرق اردن اور حجاز کی جنگ کا افسانہ

"والی حجاز کی تلوار مجرموں کیلئے بے نیام ہے"

روائٹر کے گمراہ کن بیان کی تردید

قاہرہ سے روائٹر نے اطلاع دی تھی کہ شرق اردن اور حجاز کی سرحد پر سلطان ابن سعود سے جنگ چھڑ گئی ہے اور مخالف باغیوں نے سلطان کے ایک مقام پر قبضہ کرکے حجازی افسر کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس خبر سے عالم اسلامی میں سخت تشویش پھیل گئی تھی اور مخالف و موافق حلقوں میں مختلف قسم کی پیشگوئیاں ہونے لگی تھیں۔

سلطان ابن سعود مجرموں کو بہت جلد سزا دے کر ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں گے کیونکہ سلطان کی جس تلوار نے ابن رفادہ کو اس سے قبل شکست دی تھی وہی تلوار خدا کے فضل سے اب بھی بے نیام ہے جس کی حرکت کے بعد مجرموں کو کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ ابن رفادہ نے نہ تو کسی مقام پر قبضہ کیا اور نہ حجازی افسر کو گرفتار کیا۔ یہ افسانہ سراسر بے بنیاد ہے۔

کردی قبائل پر بمباری

شیخ احمد برزان کے خلاف برطانیہ کی مہم

عراق میں کردی قبائل کے شیخ احمد برزان کی باغیانہ کارروائیاں برابر جاری ہیں جس نے حکومت عراق کو سخت مضطرب کر دیا ہے اور وہ اس کے استیصال پر آمادہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ شیخ کی ہنگامہ خیزیوں کو روکنے کیلئے برطانیہ کے ارباب قضیہ بھی میدان میں نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ترکی کے متعدد مقامات میں ہوائی ڈاک کا سلسلہ

رصد اور وائرلیس کے اسٹیشنوں کی تعمیر

ترکی حکومت کے داخلی شہروں میں ہوائی ڈاک کیلئے جو امریکہ کے ماہرین تحقیقات میں مشغول تھے انہوں نے اب اپنی سعی کو ختم کر دیا ہے۔

مشہور مورخ علامہ ابن خلدون کا مجسمہ

اسلامی فلاسفر کی یادگار میں ادبائے مصر کا فیصلہ

اسلام کے مشہور فلاسفر اور شہرہ آفاق مورخ علامہ ابن خلدون کے متعلق ادبائے مصر نے ارادہ کیا ہے کہ ان کا ایک مقبرہ اور مجسمہ بطور یادگار قائم کیا جائے اور انتقال پر پانچ سو سال گزرنے کی مناسبت سے ان کا تذکار عام طور پر منایا جائے۔

اس تجویز کا ہر مقام پر خیر مقدم کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ عنقریب یہ تجویز عملی جامہ پہن لیگی۔

استنبول میں تین ممالک کی کانفرنس

یونان اور بلغاریہ سے تجارتی گفت و شنید

ترکی کا ایک اخبار مظہر ہے کہ تجارتی مبادلات کی تنظیم اور اقتصادی تعلقات کیلئے ترکی، یونان اور بلغاریہ کے درمیان استنبول میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی جس میں ان ہر سہ ممالک کے نمائندے شریک ہوں گے۔

ان نمائندوں میں وہ لوگ بھی شامل ہوں گے جن کو تجارتی دنیا کا تجربہ ہے اور جن کو بین الاقوامی لین دین میں خاص الخاص مہارت حاصل ہے۔

جدہ میں اطالوی سفارت خانہ

حکومت حجاز اور حکومت اطالیہ میں معاہدہ کے بعد اطالوی حکومت نے جدہ میں اپنا سفارت خانہ کھول دیا ہے اور عنقریب اطالوی قونصل اپنے عہدہ کا چارج لے لے گا۔

اسی طرح گزشتہ ہفتہ حکومت برطانیہ کا منصوب سر اینڈریو جدہ میں سفیر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

بالشویک روس اور ترکی میں جدید اتحاد کی بناء

عصمت پاشا کا تاریخی سفر اور اسکے نتائج

ترکی اور روس کے ارتباط پر ایک امریکن کے خیالات

عصمت پاشا کا سفر روس جس قدر کامیاب ثابت ہوا ہے اس کی نظیر تمام سیاسی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ روس کے ارباب حکومت نے جس جوش و خروش سے پاشا موصوف کا استقبال کیا اور انکے مطالبہ کو جس فراخ حوصلگی اور کشادہ نظری سے پورا کیا اس نے دنیائے سیاست کی آنکھیں کھول دی ہیں۔

حکومت تیسری گول میز کانفرنس منعقد نہیں کرے گی

صوبجاتی خود مختاری کے ساتھ مرکز میں برائے نام ذمہ داری

فرقہ وارانہ مسئلہ پر حکومت ہند کا مکتوب

وفاقی اسکیم پر کاری ضرب

مرکاری بیان سے معلوم ہوا ہے کہ مشاورتی کمیٹی میں شامل ہونے کی غرض سے وائسرائے نے اپنا دورہ کشمیر ملتوی کر دیا ہے لیکن اس سے ان حالات کا علم نہیں ہو سکا جو اصلاحات کے نتائج کے سلسلہ میں فوری ظاہر ہوئے ہیں۔

اصلاحات کے متعلق معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہور وزیر ہند نے وفاقی اسکیم پر زبردست ضرب لگائی ہے۔ آپ کا یہ ارادہ ہے کہ صوبجاتی خود مختاری کے ساتھ مرکز میں ذمہ داری کا ایک خفیف جز شامل کیا جائے۔

ہوتی ہے۔ لیبرل لیڈروں نے مشاورتی کمیٹی کی شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ صرف چند ریاستیں کمیٹی میں شامل ہونگی۔ البتہ ریاستوں کے نمائندے ریاستی مسائل میں حصہ لینے کے لئے شریک ہونگے۔

وزیر ہند کا اصل مقصد یہ ہے کہ صوبجاتی خود مختاری کے ساتھ برائے نام مرکز میں ذمہ داری دیدی جائے اور اس کی تائید ان لوگوں سے کرائی جائے جو ہندوستان کی طرف سے بحیثیت نمائندہ شریک ہونگے۔

کے لئے کابینہ اور ملازمتوں میں ۱۵ فیصدی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کے دو ہندو ارکان دسر را ماسوامی آئر اور سر بریجیندر متر) نے ایک اختلافی نوٹ تحریر کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کی سفارشات ہندو فرقے کے ساتھ ناانصافی پر مبنی ہیں۔ اگر ان سفارشات کو فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کرنے میں شامل کر لیا گیا تو سیاسی صلح نہیں ہو سکیگی۔

علم حدیث کی خدمت

اعلیحضرت شہریار دکن کا عطیہ

ہمارے تمام علوم شرعیہ اور فنون دینیہ کی اصل و اساس، ہر قسم کے معارف قدسیہ کا سرچشمہ، جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف و شفاف آئینہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی صحبت اور معنوی مجالست کا واحد ذریعہ، خالص اور حقیقی اسلام کی مکمل تصویر، امت اسلامیہ کا معجز نما کارنامہ، اسلام کے ابدی مذہب ہونے کی زندہ دلیل

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت پر مسلمانان ہند میں ہیجان

دہلی اور لاہور کے اسلامی مجامع میں اضطراب و بے چینی کا اظہار

اگر موسمی تکالیف کا انسداد نہ کیا گیا تو حکومت نتائج کی ذمہ دار ہو گی

دہلی ۲۴ جون۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں حضرت علامہ مولانا معین الدین صاحب اجمیری سابق نائب صدر جمعیۃ خلافت ہند کی زیر صدارت مسلمانان دہلی کا عام جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت صدر نے آزادی وطن کی حمایت میں ولولہ انگیز اور بصیرت افروز تقریر کی۔ ملتان جیل کے سیاسی اسیروں کی تکالیف…

لاہور کے مسلمانوں کا جلسہ

فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان

برنارڈ شا اور بالشویک روس

یورپ کیلئے دو عظیم خطرات

اسلام، مزدور اور غریبوں کا حامی ہے

ترکی اور روس دونوں خطرہ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۳ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

مولانا شفیع داؤدی کا بیان

عذر گناہ بدتر از گناہ

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ شملہ میں سلیکٹ کمیٹی کے اجلاس کے بعد حج کے متعلق مسودات قانون پر حاجی رشید احمد صاحب کا ایک بیان اخبار اسٹیٹسمین میں شائع ہوا تھا۔

جیسا کہ ہم بارہا عرض کر چکے ہیں عازمین حج پر اس قسم کی پابندیاں عائد کرنا کہ انہیں واپسی ٹکٹ لینے کے لئے مجبور کیا جائے اور مخصوص کمپنی پر مخصوص انتظام کے…

مداخلت فی الدین

تجاہل عارفانہ

جزوی ترمیم

حج میں رکاوٹیں پیدا کرنے کا فیصلہ

اعتراف گناہ

"سخت خطرہ"

لمتان جیل سے حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی علالت سے متعلق جو تار اور خط موصول ہوئے تھے انہیں ہم الجمعیۃ کی گذشتہ اشاعت میں درج کر چکے ہیں۔ اور حضرت ممدوح کے مکتوب گرامی سے جو اطمینان پیدا ہوا تھا اس کا اظہار بھی ان کالموں میں کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس کے بعد جو مسلسل و مبہم خبریں موصول ہو رہی ہیں وہ بے انتہا اضطراب انگیز ہیں اور ان سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کی صحت کے لئے سخت خطرات لاحق ہیں۔

"زمیندار کا خیر مقدم"

…سعادت سے محروم رہیں گے گو جواب یہ دیا جاتا ہے کہ جو مصارف رخصت کنندگان… اسی کا نام ہے۔ مولانا نے اگر اعتراض کو سمجھا ہوتا تو جواب دینے کی ضرورت ہی کیا ماری جاتی تھی۔… کیا جا رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

اس قابل قدر ہو گئے ہیں کہ یہ روزنامہ کی بہت افزائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور زمیندار کی شرکت کمپنی کے حصص خرید کر اسے زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچائیں۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

(۱) زید ایک مسجد کا پیش امام ہے بسبب عمر ۸۰ سال ہونے کے نسیان غالب ہے (۲) اکثر اوقات سہو ہوتا ہے (۳) بلغم کی وجہ سے کھانسی کا دورہ اکثر ہوا کرتا ہے جو تاخیر واجب کا یقین ہوجاتا ہے (۴) اکثر مصلیوں کو امام سے قلبی نفرت ہے (۵) مجلس مشروعہ و غیر مشروعہ کا خیال نہیں ہر جگہ داخل ہوتا ہے، اور اس مجلس کی زینت کا باعث ہوتا ہے۔ کیا ایسا شخص امام ہو سکتا ہے۔

(۲) بعض لوگ بسبب گرمی اندرون مسجد نماز نہیں پڑھتے مسجد کے صحن یا سائبان میں نماز پڑھتے ہیں۔ … بینوا توجروا۔

کتاب الصلوۃ مسجد کے احکام

الجواب

استفتاء

الجواب

الجواب

دارالحکومت

جامع مسجد میں مسلمانانِ دہلی کا جلسہ عام
خلافت کمیٹی کو آلہ کار بنانے والوں پر اظہار مذمت

دہلی ۲۵ جون۔ کل جامع مسجد دہلی میں جناب ہلال احمد صاحب زبیری بی اے کی صدارت میں مسلمانان دہلی کا عام جلسہ مجلس خلافت کے تازہ انتخابات کے متعلق ہوا۔ صدر جلسہ نے گذشتہ ۱۴ جون کے انتخابات کے متعلق واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو مجلس مذکور کے سالانہ انتخابات کے سلسلہ میں ۱۴ جون کو ہوا۔ اس کے بعد پیش آئے آپ کی تقریر کے بعد حسب ذیل قرارداد منجانب صدر پیش کی گئی جس کو حاضرین نے بآواز بلند باالاتفاق رائے منظور کیا۔

عراق میں کردی قبائل کی بغاوت کا خاتمہ
برطانوی فوج اور باغیوں میں مختصر سی جنگ
باغیوں کے سردار کو گرفتار کر کے ترکوں کے حوالہ کر دیا گیا

بغداد ۲۴ جون۔ شاہی ہوائی بیڑہ کے ماتحت ایک زبردست فوجی مہم یہاں پہنچ گئی ہے اور فوج کے ساتھ نو ہوائی جہاز بھی یہاں آگئے ہیں۔ یہ جہاز مصر سے ایک ہزار میل کی مسافت قطع کر کے اور صحرائے شام کو عبور کر کے یہاں پہنچے ہیں۔

پولیس افسر اور مفرور انقلابی میں مقابلہ
جانبین سے ریوالور کے فائر

لاہور ۲۳ جون۔ لاہور کے ایک پولیس افسر اور ایک مبینہ مفرور انقلاب پسند کے درمیان جو کہ ریوالور سے مسلح بتلایا جاتا ہے مقابلہ کی تفصیلات موصول ہوگئی ہیں۔

دہلی میں شرح اموات میں اضافہ
روزانہ ۷۷ اموات کا اوسط

یرواڈا جیل سے گاندھی جی کا مکتوب
باعزت صلح کیلئے آمادگی کا اظہار
لندن کے اخبارات میں مکتوب کی اشاعت

لارنس کے بت کو توڑنے والے سکھوں کا مقدمہ
سکھوں کی جائداد کا نیلام

دہلی میں متعدد خانہ تلاشیاں

چیف کمشنر دہلی کے جمعدار اور اسکے لڑکے کا قتل
حملہ آور نے باپ بیٹے کے چھرا گھونپ دیا

مکان کی چھت گرنے سے ایک عورت مجروح

آرڈیننسوں کا دوبارہ اجرا
چند ترمیمات کے ساتھ آرڈیننسوں کو زندہ کرنیکی کوشش

تمام سیاسی اسیروں کو رہا کیا جائے
پہلا قدم حکومت کو اٹھانا پڑے گا
مجلس خاوران ہند کا بیان

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کا عام جلسہ

مدن موہن مالویہ کا بیان ضبط کر لیا گیا
ہندی ترجمہ اور ایک اور کتاب بھی ضبط

صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نتائج
پولیس افسران کو غیر معمولی اختیارات
وارنٹ کے بغیر گرفتار کر لینے کی عام اجازت

لالہ دیش بندھو کو نوٹس
تمہیں میونسپلٹی کی ممبری سے کیوں خارج نہ کیا جائے

سیاسی اسیروں کی رہائی کا مسئلہ
حکومت بنگال غور کر رہی ہے

سروجنی نائیڈو سے ہوم ممبر بمبئی کی ملاقات
گاندھی جی اور وائسرائے میں صلح کرانے کی کوشش

دیوار گرنے سے تین جانوں کا اتلاف
چاندنی چوک میں المناک واقعہ

ڈاکٹر چلو آل انڈیا کانگریس کے صدر

مسلم کانفرنس کے بعض ارکین کا نفرت انگیز بیان
ملک برکت علی کی پرزور تردید

بمبئی میں ایک مسلمان پر ہندوؤں کا حملہ
پندرہ ہندو مسلمانوں کی گرفتاری

پونڈری کے فساد کی تحقیقات
مسٹر جیکسن کا تقرر

”تیج“ میں شائع شدہ خبر کی تردید

میرٹھ کی کچہری میں ایک عجیب واقعہ
ایک نقاب پوش گھوڑی لے بھاگا

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں صدر جمہوریہ امریکہ کی تجاویز
فرانس اور جاپان کے ہوش اڑ گئے۔ برطانوی حلقہ میں ہلچل
اٹلی اور جرمنی کی طرف سے غیر مشروط تائید

طول و عرض ہند میں گرفتاریاں اور سزایابیاں
کانگریس کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے حکومت کی تدابیر
مختلف صوبوں کے متعلق تازہ ترین اطلاعات

صوبہ مدراس

بنگال

یو۔ پی

پنجاب

بمبئی

سی پی

ہندوستان کی منڈیوں میں جاپانی مال کا فروغ
جاپانی کپڑے اور سوت کی آمد میں اضافہ

سیام کے شاہی خاندان کو قید کر دیا گیا
بری اور بحری فوج کی عام بغاوت
سپہ سالار کو گولی سے اڑا دیا گیا

لندن میں فرقہ وارانہ مسائل پر غور
۱۹۳۳ء کے آخر تک صوبجاتی خود مختاری دیدی جائیگی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ
قاتل کو پھانسی کی سزا

کانپور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ
مجوزہ کانفرنس کو روکنے کی تدبیر

قسطنطنیہ میں انگریزوں کی گرفتاری
افیون وغیرہ کی ناجائز تجارت

لوزان کانفرنس میں جنگی قرضہ کا حل
جرمن اور برطانیہ میں اتفاق

روئی کی تجارت کو فروغ دینے کیلئے حکومت کی سعی
بمبئی کے تاجروں سے تبادلہ خیال

مصر میں چاول کی کاشت کیلئے ایک سرسبز اسکیم
مستقبل قریب میں چاول کی درآمد بند ہو جائیگی

جرمن کے تمام حصوں میں بغاوت
پولیس اور باغیوں کی زبردست جنگ

یرواڈا جیل میں مسز نائیڈو سے ملاقات
کوئی سیاسی مقصد نہ تھا

مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی
تار کاٹ ڈالے گئے

سارڈا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

گرجوں میں موم بتی جلانیکی ممانعت
پاپائے روم کا حکم

پیگو کی بغاوت پر آخری ضرب
بندوق اور کارتوسوں پر پولیس کا قبضہ

پیگو کا باغی لیڈر گرفتار

جدہ سے جہاز جہانگیر کی روانگی

مولانا آزاد سبحانی کا نپور میں
گاڑھے کی تحریک کی عظیم الشان کامیابی
(از جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح)

صوبہ متحدہ کا دورہ کرتے ہوئے مولانا آزاد سبحانی آنامہ سے ۸ رجون کو کانپور تشریف لائے اور ایک ہفتہ قیام فرما کر ۱۶ رجون کو لکھنؤ تشریف لے گئے کانپور جیسے حقیقت ناشناس مقام پر آپ کو امید سے زائد کامیابی ہوئی روزانہ آپ کی تقریریں مختلف مقامات پر ہوتی تھیں۔ لوگوں نے کافی سے زائد شرکت کی اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کے درمیان گاڑھا پہننے کا اقرار کیا۔ آپ کی موثر اور دلنشین تقریروں کا رآمد اور مفید باتوں نے کانپور میں انقلاب پیدا کر دیا مولانا کی پرائیویٹ صحبتوں کا بھی بہت کافی اثر ہوا۔ محلہ حسین گنج میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب پر مشتمل گاڑھا کمیٹی قائم ہوگئی ہے۔ امید ہے بہت جلد گاڑھا استعمال کیا جائے گا۔ اسی طرح حلقہ نئی بازار کے نوجوانوں نے بھی جوش و خروش اخلاص و محبت کے ساتھ گاڑھا کمیٹیاں قائم کیں اور گاڑھا میڈ اسٹور کی بنیاد ڈال دی۔ امید ہے کہ بہت جلد دوسرے محلوں میں بھی گاڑھا کمیٹیاں قائم ہو جائیں گی اور گاڑھے کی دوکانیں بھی کھل جائیں گی۔ جا بجا گاڑھا پوشی اور جمال آرا مسلم نوجوانوں کو گاڑھا پہنے پر راضی کرنا مولانا موصوف کی شاندار کامیابی ہے۔

مولانا نے اپنی تمام تقریروں میں خاص طور پر بیان فرمائیں۔ اول یہ کہ اسلام حکومت اور سلطنت کا نام ہے اسلام کا تمرا دنیا میں حکومت اور تمرا اخروی جنت ہے جس وہ قوم جو سچی مسلمان ہے بادشاہ وقت بھی ہے اور جنت کی مالک بھی۔ آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ...

برابر جمع دیکھئے۔ راقم الحروف تقریباً قریب مولانا کی ساری تقریروں اور پرائیویٹ صحبتوں میں شامل رہا میں نے ہمیشہ سرکاری اور خفیہ پولیس کے لوگوں کو مولانا کے ارد گرد منڈلاتے دیکھا۔ پولیس نے بہت کوشش کی کہ مسلم پبلک گاڑھے کی تحریک سے دلچسپی نہ لے لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ ۱۴ رجون کو جب مولانا نے ناچ گھر میں گاڑھا پر ایک بہت ہی موثر اور دلپذیر تقریر کی تو پولیس کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا۔ اور جب کہ مولانا اور میں قیام گاہ پر واپس آ رہے تھے پولیس کی ایک جمعیت نے جو منجن کانسٹبلوں اور ہیڈ کانسٹبلوں پر مشتمل تھی۔ مولانا اور مجھ کو دو بجا تقریباً چار گھنٹہ تک محاصرہ میں رکھا۔ تمام رات پریشان کرنے کے بعد صبح کو مصنوعی معذرت اور پشیمانی کے ساتھ رہا کر دیا۔ اس گرفتاری سے حکومت نے یہ خیال کیا کہ شاید مسلمانوں میں جوش و خروش کی جو لہر پیدا ہو گئی ہے وہ ختم ہو جائے لیکن مولانا کی شخصیت اور اثر نے حکومت کو مجبور کیا کہ وہ رہا کرے اور ایک نئی مصیبت مول نہ لے۔

اب آپ اس معمہ کو حل کیجئے کہ جب گاڑھے کی تحریک کوئی خوفناک اور باغیانہ نہیں ہے تو سرکار اور سرکاریوں کو اس میں اس قدر درد سر اٹھانے، ڈرانے اور دھمکانے کی کیا ضرورت؟ اپنی اس مفلسی اور تباہی اور حکومت کی اس نگاہ کرم کے باوجود اگر مسلم نوجوان حقیقت کو نہیں سمجھتے ان کی آنکھوں پر جہل اور خوش فہمی کا یہی پرانا پردہ پڑا ہوا ہے۔ وہ بدستور انگلستان۔ اٹلی اور جاپان کے کپڑوں میں سنہری بنے ہوئے اکڑتے اور برائے بھرتے ہیں۔ بلکہ اپنی قوم کی گردن کاٹتے پھرتے ہیں۔ تو پھر ایسی قوم کی زندگی کا خدا حافظ۔

پونڈری میں مسلمانوں کے مظالم کیخلاف احتجاج
انجمن اسلامیہ کرنال کی منظور شدہ تجاویز

گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ۳ رجون ۳۲ء کے المناک واقعات پونڈری کے اسباب و علل کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد اور غیر جانبدار کمیٹی مقرر کرے جس پر لوگوں کو مکمل اعتماد حاصل ہو۔

نقول تجویز منظور شدہ مجلس انتظامیہ انجمن اسلامیہ کرنال مورخہ ۸ رجون ۳۲ء

تجویز ۔ مسلمانان پونڈری کی درخواست سے جو انہوں نے مجلس انتظامیہ انجمن اسلامیہ کرنال کے روبرو پیش کی ہے ظاہر ہوتا ہے کہ گواہوں کے بیانات درست طور پر قلم بند نہیں کئے جاتے اور نیز ان مسلمانوں سے جو تحقیقات کی نگرانی اور مجروحین کی دیکھ بھال کر رہے ہیں نا واجب سلوک کیا جا رہا ہے جس سے تحقیقات کنندہ افسران کا اعتماد لوگوں کے دلوں سے جاتا رہا ہے اس لئے یہ تجویز کی جاتی ہے کہ ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب سے درخواست کی جاوے کہ پونڈری کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے کسی ایسے سینیئر اور تجربہ کار مسلم افسر کا تقرر کیا جاوے جو مقامی حکام کے روبرو جواب دہ نہ ہو۔

اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلامیہ کرنال

انجمن اردو جبل پور کا قیام
(از ڈاکٹر اعظم کریوی سابق ایڈیٹر رسالہ "اکبر")

علمی و ادبی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی کہ ہندوستان کے شہرہ آفاق ادیب حضرت ملا رموزی مدظلہ زبان اردو کے نہ فقط ایک کامیاب ادیب ہیں بلکہ ممدوح کو زبان اردو کی اصلاح و ترقی کے مسئلہ سے ایک ایسا شغف ہے جو یقیناً اردو کے دوسرے بہی خواہوں کے لئے قابل تقلید کا باعث ہوگا مثلاً ممدوح نے اردو کے مشہور رسالے "مخزن" لاہور، رسالہ "صوفی" گجرات پنجاب اور رسالہ "ساقی" دہلی میں اشاعت و حفاظت اردو کے موضوع پر جو نادر علمی تبصرے لکھے ہیں ان میں موصوف اردو کی ترقی کا ایک نظام عمل ہمیشہ ...

دیوبند میں مشاعرہ

سندھ میں مسودات حج کیخلاف مظاہرہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

کیسٹوفین ۔ بچوں کی صحت ۔ کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

ایک مہینہ میں انگریزی جانیئے

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی ۔ لیجئے پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

عملیات اوعوف فرشتہ غیب

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

فینسی کٹ پیس رعایتی نرخوں پر

مسودات حج اور تاریخ اسلامی کے اخراج پر احتجاج
طلباء دارالعلوم امینیہ دہلی

۱۷ صفر المظفر مطابق ۲۳ رجون یوم جمعرات کو دارالعلوم عالیہ امینیہ میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق آراء منظور ہوئیں۔

(۱) دارالعلوم مدرسہ عالیہ امینیہ کے طلباء کا یہ جلسہ حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کو ملتان جیل سے تبادلہ کر کے کسی ٹھنڈی جگہ تبدیل کرے تاکہ حضرت علامہ کی صحت محفوظ رہ سکے۔

(۲) دارالعلوم عالیہ امینیہ دہلی کے طلباء کا یہ جلسہ پنجاب یونیورسٹی کی کارروائی کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے جس میں اس نے تاریخ اسلام کو بی۔ اے کے نصاب سے خارج کرنے کی سفارش کی ہے چونکہ مسلمان اس کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا یہ جلسہ ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب سے بحیثیت چانسلر یونیورسٹی کے اور وزیر تعلیم پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کسی ایسے تعلیم نصاب کو منظور نہ کریں کہ جس میں پنجاب کی اکثریت کی تعلیمی ضروریات کو نظر انداز کیا جائے۔

(۳) یہ جلسہ مسودات حج کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور ان کو مداخلت فی الدین سمجھتا ہے اور حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ایسا اقدام نہ کرے جو باعث مداخلت فی الدین ہو اور مسلم ممبران اسمبلی کو تنبیہ کرتا ہے کہ وہ ان مسودات کی تائید نہ کریں ورنہ ذمہ داری ان ...

مسلمانان ہند سے اپیل

برادران اسلام! جو کچھ مظالم ریاست الور کے مسلمانوں پر ریاست کی جانب سے کئے جا رہے ہیں وہ پوشیدہ نہیں ہیں مساجد پر ریاست کا قبضہ ہے۔ مذہبی، قرآنی تعلیم بالکل بند ہے۔ مسلمانوں کو ملازمت سے نکالا جا رہا ہے۔ مسلمانوں پر گولیاں چلا کر ہلاک و زخمی کیا گیا۔ اور اب دھڑا دھڑ گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ اور بیگناہ مسلمانوں کو بلا شہادت و بیان لئے ہوئے جیل بھیجا جا رہا ہے۔ جرمانہ کئے جا رہے ہیں۔ جو جائداد نیلام کر کے وصول کیا جا رہا ہے۔

مسلمانان الور کا دین و ایمان خطرہ میں ہے۔ گھر کے گھر بے یار و مددگار پڑے ہیں اور معصوم بچے بلک بلک کر بھوک و پیاس سے دم توڑ رہے ہیں۔

اٹھو اے فرزندان توحید! اپنی چار لاکھ برادران اسلام کی امداد کے لئے جان و مال سے تیار ہو جاؤ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ ریاست الور میں مسلمانوں کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔

اٹھو کہ ناموس اسلام خطرہ میں ہے۔ اٹھو بیدار ہو جاؤ اور اپنی اسلامی ہمدردی کا عملی ثبوت دو کیا اس وقت میدان میں آؤ کے جبکہ الور کی سرزمین چار لاکھ فرزندان توحید کے خون ناحق سے سینچی جا چکے گی۔

اٹھو اور دنیا کو دکھا دو کہ ہیبت اسلامی ابھی مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہے اور وہ کسی دنیاوی جبر و استبداد سے مرعوب نہیں ہو سکتے۔

اٹھو اور اسلام کو الور میں پھر زندہ کر کے دکھا دو۔

مظلوم مسلمانان الور

نائب صدر انجمن خادم الاسلام الور اسٹیٹ

سیرت محمد علی

بلوہ پونڈری ضلع کرنال کے مسلمانوں کی امداد
پسماندگان مقتولین و مجروحین کے لئے اپیل

جناب والا۔ آپ کو اخبارات و دیگر رسائل سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ قصبہ پونڈری میں ۳ رجون ۱۹۳۲ء کو ایک ایسا جانکاہ واقعہ پیش آیا ہے کہ جس سے ہر انسان کو بلا امتیاز مذہب و ملت کے سخت افسوس ہوتا ہے۔ پونڈری اور اس کے قرب و جوار کے ہمارے بعض ہندو بھائیوں نے بنام گور رکھشا ایک بلوہ برپا کیا ہے۔ اور اپنے نہتے اور پرامن مسلمان ہمسایوں پر سخت ظلم کیا ہے۔ تین مسلمان تو موقعہ ہی پر قتل ہو گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ جو مسلمان زیادہ زخمی تھے وہ شفاخانہ میں داخل کئے گئے ان کی تعداد ۲۲ ہے جن میں سے چند مجروحین کی حالت تسلی بخش نہیں ہے مقتولین و مجروحین میں سے بعض ایسے تھے کہ وہی اپنی محنت و مزدوری سے اپنے کنبے کے کفیل تھے۔ بہت سے مسلمان مرد و عورتیں و بچے اپنے لواحقین کے انتقال کر جانے یا زخمی ہو جانے سے سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ انجمن اسلامیہ کرنال نے ان مصیبت زدگان کی امداد کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور مقامی اشخاص کے مشورہ سے حتی المقدور مستحقین کی امداد کا انتظام کیا جا رہا ہے موقعہ کی نزاکت اور فوری ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ سے نہایت زور کے ساتھ یہ اپیل کیا جاتا ہے کہ آپ بھی اس کار خیر میں شریک ہوں۔ اور حتی المقدور مالی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جو رقم آپ بمد امداد عنایت کرنا چاہیں وہ بنام مسٹر محمد ضیاء قریشی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل سکرٹری انجمن اسلامیہ کرنال ارسال کر کے مشکور فرماویں۔

پنجابی پبلک لائبریری کا جدید انتخاب

دریائے جمنا پر پیرا کی کا مقابلہ

منگلور میں بارش

صنعت و حرفت کیلئے ایک مسلم نوجوان کا سفر

بھوپال میں اخبار الجمعیۃ

ایک ریوالور پکڑا گیا

البیان فی علوم القرآن ۔ دارالاشاعۃ تفسیر حقانی

بے روزگاری کا آسان علاج ۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

مقویات سراج عالم ۔ وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اکسیرجات ۔ فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم ۔ مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یوپی ۔ محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ علیگ

ایک منٹ آئس کریم مشین ۔ قیمت میں حیرت انگیز رعایت ۔ ایم۔ اے مجید بلیماران دہلی

ضرورت ہے ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

معاون محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر ہلال احمد زبیری (بی اے)

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ - - -
ششماہی - - -
سہ ماہی - - -
ممالک غیر کے لئے
سالانہ - - -
ششماہی - - -
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ ہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

جلد ۱۶ | دہلی - یوم جمعہ ۲۶ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۱

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت برطانیہ سے مسلمانان ہند کے مطالبات (زمیندار)

۱- جمعیۃ العلمائے ہند کے تمام واجب الاحترام رہنماؤں کو جن کی پشت پر اسلامیان ہند کی مجموعی قوت صف آرا ہے فوراً رہا کر دیا جائے۔

۲- مجلس احرار کے تمام واجب العزت قائدین جو تحریک کشمیر کے سلسلہ میں اس وقت اسیر ہیں اور ان کے رفقائے کار کو جو قید و بند کی سختیاں جھیل رہے ہیں بلا تاخیر رہا کر دیا جائے۔

۳- تحریک کشمیر کے ... رفقائے کار کو جو خاموشی کے ساتھ قید فرنگ کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں یک قلم رہا کر دیا جائے۔

۴- خان عبد الغفار خاں اور ان کے تمام پیکر ایثار رفقا کو جو اسلام اور وطن کی محبت کی پاداش میں گرفتار زندان بلا ہیں۔ فوراً رہا کر کے تدبر و دور اندیشی کا ثبوت دیا جائے۔

۵- مسٹر میکڈانلڈ صدر اعظم برطانیہ یا ان کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ... ہندوستان آئیں اور دہلی میں ایک گول میز کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کریں جس میں نیشنل کانگریس اور مسلمانان ہند کے آراء و افکار کے صحیح ترجمانوں کو دعوت شرکت دی جائے اور پھر باہمی گفت و شنید سے کسر و انکسار اور افہام و تفہیم کے اصول کی بنا پر ان تمام عقدہ ہائے دشوار کی کشائش کی راہ نکالی جائے جنہوں نے ہندوستان جنت نشان کو آج کل مصائب و فتن کا ... بنا رکھا ہے۔

۶- ... ہندوستانیوں کی متفقہ جدوجہد سے منسوخ ہو چکا تھا اگر پھر جاری کر دیا گیا ہے اور ملک کی سچی آواز کو دبا رہا ہے۔ کتاب الآئین سے خارج کر دیا جائے۔

۷- تمام آرڈیننسوں پر جن سے قانون کے تصور کی بھی توہین ہوتی ہے معا خط تنسیخ کھینچ دیا جائے۔

۸- ملک کی زراعت پیشہ آبادی اقتصادی تباہ حالی کی پست ترین گہرائیوں میں گر چکی ہے۔ ...

مسلم کانفرنس کا "الٹیمیٹم" (ملت)

جہاں تک عام مسلمانوں کا تعلق ہے انہیں ان بزرگان ملت کی طرف سے کبھی کوئی غلط فہمی نہ تھی، اور انہوں نے ڈاکٹر شفاعت احمد خاں، چودھری ظفر اللہ خاں، سر محمد یعقوب، مسٹر غزنوی، علامہ اقبال، نواب سر عبد القیوم اور سر ذو الفقار علی خاں وغیرہ جیسے اکابرین اور ارکین مسلم کانفرنس سے کبھی بھی یہ توقع وابستہ نہیں کی تھی کہ وہ مسلمانوں کی خاطر حکومت سے عدم تعاون کریں گے اور کوئی "براہ راست کارروائی" اختیار کریں گے۔ لیکن یہ بالکل صحیح ہے کہ انہیں ایسی کیا مصیبت پڑی تھی کہ وہ عدم تعاون کی دھمکی دے، ڈالیں۔ یقیناً نہ صرف معاصر جمہور کو بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ عامۃ المسلمین کو یہ جائز حق حاصل ہے کہ وہ مسلم کانفرنس اور اس کے ان ارکین سے جنہوں نے متذکرہ بالا دھمکی کی تائید کی تھی سخت باز پرس کریں، کیونکہ یہ مسلمانوں کے قومی وقار کا سوال ہے اور ان کے اس جھوٹے الٹیمیٹم اور زبانی دھمکی سے مسلمانوں کے حقوق کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ ...

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

خوزستان کی سرزمین میں ہرمزان اسلام کا داخلہ

ہرمزان کی شکست اور مدینہ میں آکر قبول اسلام

فرش خاک پر خلیفۃ المسلمین کی تلاش!

گزشتہ اشاعتوں میں بابل، مدائن اور قادسیہ کی فتح اور ... توحید کے طلوع ہونے کے حالات درج کئے جا چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو واقعات ناظرین کرام کے سامنے پیش کئے گئے ان میں کا ہر واقعہ موجودہ مسلمانوں کیلئے درس عبرت اور مستقبل کی تعبیر کا ایک زبردست محرک ہے۔ ...

آپ کے سرکار کٹ کر قلعہ کے برج پر لٹکا دیا۔ معرکہ بڑے زور کا تھا لیکن اسلامی فوج قلعہ پر قبضہ نہ کر سکی تمام ہرمزان کی فوج کے ایک ہزار آدمی مارے گئے اور چھ سو کے قریب گرفتار کرلئے گئے جو حضرت فاروق اعظم کے حکم سے بعد میں رہا کر دئے گئے ...

شوستر کی فتح اور ہرمزان کی گرفتاری

آخر ایک روز ہرمزان کا ایک آدمی حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس آیا اور اس نے آکر کہا کہ اگر آپ میری جان کو امان دیں تو میں تم کو ایک ایسا راستہ بتلاتا ہوں کہ چند گھنٹوں میں شہر فتح ہو جائے گا۔ ...

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ پہلی کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جنہیں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنہیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے اور "نمک جالینوس" جو دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے تمام معدہ کا واحد علاج ہے ... قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار مجرب ادویات کی فہرست معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگائیے۔

المشتہر

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اکسیر جذام

حافظ اقبال حسین بھٹیا ہی بھاگلپور

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ...

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے، نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں، عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے، اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم جمعہ ۲۶ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

ہندوستان کی آزادی کے متعلق مسلمانانِ ہند کا مطمح نظر

مسلم کانفرنس کے گمراہ کن پروپیگنڈا کا جواب

اراکین جمعیۃ علمائے ہند اور دیگر حریت پرور مسلمانوں کا بیان

اراکین جمعیۃ علمائے ہند اور ہندوستان کے دیگر سربرآوردہ مسلم زعماء کی جانب سے حسب ذیل اعلان اس بیان کے جواب میں شائع کیا گیا ہے جو خفیہ اور لندن میں ساتھ ساتھ بعض اراکین مسلم کانفرنس کے دستخطوں سے جاری ہوا ہے:-

...

مولانا شفیع داؤدی کا بیان

عذرِ گناہ بدتر از گناہ

(۲)

ہم نے گزشتہ اشاعت میں حج کے متعلق مسودات قانون کے خلاف مسلم رائے عامہ کے مظاہروں سے مولانا شفیع داؤدی کے تجاہل عارفانہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ انہوں نے اپنے اس بیان میں جو پٹنہ کے اخبار اتحاد میں شائع ہوا تھا اور جسے خود انہوں نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجا ہے کس طرح اپنی صفائی پیش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے ...

یہاں تک مسلم حقوق کی حفاظت کی ہے کہ مسلمین کے مسودہ قانون کو بھی قطعاً مسترد نہیں ہونے دیا ہے بلکہ وہ بھی ابھی تک قائم ہے۔ صرف چند دفعات زیر غور ہیں چنانچہ خود مولانا شفیع داؤدی لکھتے ہیں کہ

"مسلم بل کا نام بدل کر 'بلگرمس گائڈ بل' (مسودہ قانون متعلق رہنمایانِ حجاج) ..."

...

حادثہ جانکاہ

...

زعماء ملت کی اپیل

عوام الناس اور اخبارات سے خطاب

فرقہ وارانہ منافرت کے اندوہناک نتائج

مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حسین احمد صاحب مدنی، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، ملک برکت علی، مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب، مسٹر آصف علی، مولانا عارف ہسوی صاحب، مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی، چودھری خلیق الزماں صاحب اور مسٹر عبدالرحمٰن صدیقی کے دستخطوں سے حسب ذیل اپیل بغرض اشاعت موصول ہوا ہے:-

ان لوگوں کے لئے جو ہندوستان کے باشندوں کو باہم متحد، طاقتور، خوشحال اور فارغ البال دیکھنا چاہتے ہیں ...

آور بالا راد ذکر کرائے سوالوں کی کمی نہیں ہے اور وہ اپنے کام میں مشغول ہیں کسی اخبار نویس یا مضمون نگار کے لئے یہ ایک ناقابل معافی گناہ ہے کہ وہ کسی معمولی سے اشتعال پر باہمی منافرت و معاندت کے راگ الاپنے شروع کردے۔

اخبار نویسوں کی ذمہ داری

ہم نہایت خلوص کے ساتھ ہر خیال اور ہر طبقہ کے اخبار نویسوں سے ...

...

عوام پر باہمی مخالفت کا اثر

...

جنون اور تعصب

...

تازیانۂ عبرت

...

ایسے حضرات جو معقول، پرامن اور خوش اخلاق ہیں ہمیں امید ہے کہ ہر شخص جس کا تعلق اس اپیل سے ہے فضا کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریگا اور اگر اختلافی مسائل پر بحث کرنے کی ضرورت ہی ہوگی تو اپنی زبان و قلم کو قابو میں رکھے گا۔

خودساختہ لیڈروں کا دجل و فریب

دروغگو را تا بخانہ باید رسانید

(از مولانا حسرت موہانی)

کسی دوسری جگہ ۲۴ جون سے یکم جولائی تک ہفتہ دعا کا اعلان ملاحظہ طلب ہے۔ دعا کی اس تجویز میں اس بات کا اظہار بھی یقیناً مستور ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے جلسہ اگزیکٹیو بورڈ میں جس کا انعقاد بمقام الہ آباد بتاریخ ۳ جولائی ۱۹۳۲ء طے پایا ہے، اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ مسلم کانفرنس کے سرکاری، نیم سرکاری اور معتدل غیر سرکاری ارکان اپنے اس آخری وعدہ سے منحرف نہ ہونے پائیں ...

بیشک دنیا پران حضرات کی حکومت پرستی کا دجل و فریب روز روشن کی طرح آشکار ہوجائے گا مگر وہ خود کبھی اپنی خطا کو تسلیم نہ کریں گے اور لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈال کر مولانا شوکت علی کی طرح یہی کہتے رہیں گے کہ حکومت نے اسلامی مطالبات ... منظور کرلیا ہے وہ روپے میں آٹھ آنے، دس آنے، بارہ آنے کے برابر ہے ...

...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

امریکہ، انگلستان اور ہالینڈ غرق ہوجائینگے

ملک معظم کے محل خاص میں مچھلیاں تیرتی پھریں گی

چالیس ہزار برس بعد آنے والے طوفان کی تباہ کاریاں

برطانیہ میں جو حال ہی میں طوفان آیا ہے اس نے سائنس دانوں کی توجہ کو اس وقت ہندول کرلیا ہے کہ دوسرا عظیم الشان طوفان کب آئے گا۔ یہ موضوع خاص طور پر توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ ایک سائنس دان کا خیال ہے کہ یہ عظیم طوفان تیس اور چالیس ہزار برس کے درمیان آئے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانیہ کے تمام جزیرے زیر آب ہو جائیں گے اور صرف وہ حصے طوفان سے محفوظ رہیں گے جو بہت بلند ہونگے۔ ہالینڈ بالکل غرق ہوجائے گا اور بکنگھم محل اور ویسٹ منسٹر ایبے (جہاں ملک معظم قیام فرماتے ہیں) میں مچھلیاں تیرتی پھریں گی اور انگلستان سمندر کی لہروں میں ہوگا۔ ہمارا کا تحرا سمندر بن جائے گا۔

...

اوٹاوا کانفرنس میں برطانیہ کا مفاد

برطانیہ کو تجارتی منڈیوں کی تلاش ہے

جولائی میں دولت مشترکہ برطانیہ کے نمائندوں کا اوٹاوہ میں جمع ہونے والا ہے۔ اس اجتماع کا مقصد صرف سیاسیات ملکی ہی نہیں ہے بلکہ اس کے اصل باہمی تجارت پیش نظر ہے۔

...

ممالک متحدہ امریکہ اور دیگر ممالک تجارتی ترقی کے لئے دولت مشترکہ اقوام میں کیوں شامل نہیں ہو جاتے؟

شنگھائی اسکول کی دو لڑکیوں کو سرکاری تحفہ

موجودہ جنگ میں رضاکارانہ خدمات انجام دینے کا صلہ

شنگھائی اسکول کی دو لڑکیوں کو جاپان کے بحری محکمہ کی طرف سے چینی کی موجودہ جنگ میں رضاکارانہ خدمات پیش کرنے کے صلہ میں تحفے موصول ہوئے ہیں یہ تحفے ریشم کے ہیں جو ایک لکڑی کے خوبصورت صندوقچہ میں بند کرکے جاپانی پارلیمنٹ کے نائب صدر نے خود لڑکیوں کو دئے ہیں۔ جاپان کی بحری فوج کے کمانڈر کی طرف سے ان لڑکیوں کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ ان لڑکیوں نے خطرناک مواقع پر چہرہ اور جسم پر زخم کھاکر رضاکارانہ خدمات انجام دیں اور دوران جنگ میں نیلی جاکٹ پہنے رہیں۔ حالانکہ اور بہت سی اسکول کی لڑکیاں بھاگ کر جاپان چلی آئیں۔

پچاس ہزار برس کے انسانی ڈھانچوں کا انکشاف

مسٹر تھیوڈور میکاؤن نے (جو برٹش آثار قدیمہ کے ڈائرکٹر ہیں) فلسطین کے جنوبی حصہ میں کرمل ٹیلہ سے چند انسانی ڈھانچے برآمد کئے ہیں جن کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ یہ انسان اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو اب سے پچاس ہزار برس پہلے آباد تھی۔

آپ فرماتے ہیں کہ یہ ڈھانچے نینڈرتھل لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ نینڈرتھل لوگ اب سے پانچ لاکھ برس پہلے آباد تھے جن کا دہانہ چوڑا، ناک پتلی، گردن گائے کی گردن کے مشابہ تھی۔

امریکہ اور برطانیہ کے بہت سے ماہرین آثار قدیمہ ان ڈھانچوں کی تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں۔ ان ڈھانچوں میں ایک بچہ کا ڈھانچہ بھی ہے جس کے دماغ اور مختلف اعضاء کا خاص طور پر معائنہ ہو رہا ہے۔

حبش کا بادشاہ مسلمان سمجھ کر تخت سے اتار دیا گیا

"بمبئی کرانیکل" کا نامہ نگار عدن سے مطلع کرتا ہے کہ حبش کا سابق بادشاہ لجیاسو جسکو تخت سے اتار کر قید کر دیا گیا تھا، قید خانہ سے نکل کر بھاگ گیا اور گجام کے پہاڑ میں روپوش ہے۔ لجیاسو شاہ منلک دوم کا پوتا اور راس مخیل کا بیٹا ہے۔ ۱۹۱۶ء میں اسے تخت سے اتار دیا گیا کہ وہ ایک مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتا تھا۔ ملکہ زودیتو نے تخت سنبھالا اور اس کے انتقال کے بعد راس تفاری تخت نشین ہوا۔ حالات جلد جلد منقلب ہو رہے ہیں۔

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

اسلام کے مستقبل پر ایک مغربی پروفیسر کے خیالات

عیسائیت کے تن نیم جان میں الحاد کا عنصریت

ممالک اسلامیہ میں حیات و ترقی کا نیا دور

ڈنمارک کی یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر فابردوان نے آج سے ایک سال پہلے اپنی یونیورسٹی میں "اسلام اور اسکا مستقبل" کے عنوان سے ایک لیکچر دیا تھا جو نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ وسیع النظر اسلامی طبقوں میں بھی بڑی دلچسپی سے پڑھا گیا۔ یہ لیکچر پیرس میں انگریزی میں شائع ہوچکا ہے۔ مجلہ شہاب (قسطنطنیہ) نے اس لیکچر کو فرانسیسی سے عربی میں ترجمہ کرکے شائع کردیا ہے جس کا اردو ترجمہ تلخیصاً ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اسلام کی غیر محسوس ترقی

...

موجودہ عیسائیت دہریت کا دوسرا نام ہے

...

مستقبل میں غلبۂ اسلام

...

اسلامی ممالک کی نشاۃ ثانیہ

...

حوادث و احکام

استفتاء

پنجاب کے دیہات میں اکثر جاہل و مشرک پیر گشت لگاتے رہتے ہیں اور لوگوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں۔ ابھی چند دنوں کا واقعہ ہے کہ یہاں سے قریب ایک موضع سکوں ہے جس میں قلیل آبادی مسلمانوں کی بھی ہے اس میں ایک مسجد ہے اور ایک امام صاحب بھی مقرر ہیں۔ جو غیر سے پیری مریدی کا سلسلہ بھی رکھتے ہیں۔

الجواب

الجواب صحیح محمد کفایت اللہ غفرلہ

الجمعیۃ

دار الحکومت

منشی عبدالقدیر صاحب کی گرفتاری

یوم اسیران سیاسی کے پوسٹروں کی تلاش

دہلی ۲۹ جون۔ آج پولیس نے منشی عبدالقدیر مالک دوکان عبدالقدیر اخوان کے مکان پر ایک بجے چھاپہ مارا اور تلاشی لی۔ کہا جاتا ہے کہ منشی صاحب نے آئندہ یوم اسیران سیاسی کے سلسلہ میں ایک پوسٹر کفایت نام کے ایک کاتب کو لکھنے کے لئے دیا تھا۔

جنرل پوسٹ آفس میں دھماکا

ایک لفافہ کا مادہ آتشگیر پھٹ گیا

ڈاکٹر کچلو گرفتار کرلئے جائینگے؟

مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی رہائی

استقبال اور سپاسنامہ

دہلی میں لو سے اموات

سرحدی کونسل کا فیصلہ مسترد کردیا گیا

گورنر کے وسیع اختیارات کا کرشمہ

یورپ خود جنگ کا حامی ہے

مشرقی ممالک کو اسلحہ کی فراہمی

بمبئی کے ہندو مسلمانوں میں پھر خونریز فساد ہوگیا

مجمع کو منتشر کرنے کیلئے پولیس کو گولی چلانی پڑی

۴۵ اشخاص مجروح اور چار ہلاک

بمبئی ۲۹ جون۔ آج بمبئی میں پھر فرقہ وارانہ خونریز فساد ہوگیا۔ صبح سے ہی ہندو مسلمانوں میں جھگڑے کی آثار نظر آ رہے تھے۔

بمبئی میں امن و سکون کے بعد پھر ہنگامہ

دو مسلمان اور ایک یہودی کا قتل

تلاشیوں کے بعد خطرناک اسلحہ کی برآمدگی

خطرناک اسلحہ کی برآمد

دو کروڑ روپے کا نقصان

کربلا میں ایک لاکھ شیعہ مسلمانوں کا اجتماع

صحرائے عراق میں چار فرانسیسی افسروں کی گمشدگی

ایک افسر مردہ پایا گیا

علماء و زعماء کا بیان

(بسلسلہ صفحہ ۳)

حضرت مولانا نورالدین صاحب ڈکٹیٹر چہارم جمعیۃ علماء ہند کی اہلیہ محترمہ کا انتقال

مولانا عبداللطیف صاحب ڈکٹیٹر صوبہ یوپی کی گرفتاری

پروشیا میں یہودیوں کی جائداد ضبط

پارلیمنٹ میں صرف صوبجاتی خودمختاری کے متعلق بل پیش کیا جائیگا

فرقہ وارانہ فیصلہ میں تاخیر۔ وفاق ہند کا مسئلہ کھٹائی میں

لندن اور ہندوستان میں وزیر ہند اور وائسرائے کا اعلان

کل دارالعوام میں وزیر ہند سر سیموئل ہور نے وہ بیان سنا دیا جس کا تمام ہندوستان میں بے چینی سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ یہ بیان برطانیہ کی متفقہ پالیسی کے عین مطابق ہے جس پر متعجب ہونے کی بالکل ضرورت نہیں۔

ہندوستان کیلئے صرف صوبجاتی خودمختاری

تیسری گول میز کانفرنس رکاوٹ ہے!

مشاورتی کمیٹی کا انعقاد

فرقہ وارانہ فیصلہ کب ہوگا؟

تین جولائی کے بعد آرڈیننس دوبارہ نافذ ہونگے

حکومت نے مطمئن ہو کر یہ قدم اٹھایا ہے

دارالعوام میں وزیر ہند کے دلائل

فرقہ وارانہ مسئلہ ضرور طے ہوگا

مبہم اور مشکوک الفاظ کا ذخیرہ

وزیر ہند کا بیان بمبئی کرانیکل کی نظر میں

ٹائمز آف انڈیا کا تبصرہ

سوویٹ روس میں اشیاء کے نرخ بڑھانے کا نتیجہ

پانچ کو پھانسی اور بیس اشخاص کو قید سخت کی سزائیں

بلغاریہ کی ترکی آبادی کا قتل عام

چالیس لڑکیاں بھی قتل کردی گئیں

ایڈیٹر "شیر" رنگون کے خلاف مقدمہ

باغیانہ مضامین شائع کرنے کا الزام

ڈاک پر ڈاکہ کے مقدمہ کا فیصلہ

ملزمان کو طویل سزائیں

باردولی کے پٹیلوں کو انوکھی سزا

دیواروں سے کانگریسی پوسٹر اکھاڑو

شاردا ایکٹ کے ماتحت سزا

دس یوم قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ

سابق شاہ امان اللہ خاں کی خودنوشت سوانح عمری

روسی گورنمنٹ طباعت کا انتظام کریگی

امریکہ کی اقتصادی تباہی

۳۰ بنک بند ہوگئے

ڈھاکہ میں انقلابیوں کا ایک مجسٹریٹ پر حملہ

اسپیشل مجسٹریٹ کو گولی مار کر ہلاک کردیا

متوفی کے سینہ اور پیٹ میں گولیاں لگیں

سیام میں آئینی حکومت کا قیام

بادشاہ کو مجبور کردیا گیا

گول میز کمیٹیوں سے سر سپرو کا استعفیٰ

مسلم کانفرنس والوں کو ایک اور بہانہ ہاتھ آگیا

سر اقبال اور شفیع داؤدی کے نام تار

کانفرنس کا اجلاس ملتوی کیجئے

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر کی رہائی

رہائی کے بعد نوٹس کی تعمیل

صرف آسام میں ۱۲۵ گرفتاریاں

جب تک دنیا میں اس مسافر خانہ کا وجود ہے۔ اس لئے مسلمانان دہلی سے قومی امید ہے کہ اس کار خیر کی طرف ضرور توجہ مبذول فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اس عمل کو باقیات صالحات میں شمار کرے گا اور مسافر آپ کو دعا خیر سے یاد کریں گے۔

ایم احمد حسین قریشی
مہتمم سابق اسلامیہ مسافر خانہ بالمقابل حکیم محمد اجمل خان دہلی

دہلی میں اسلامیہ مسافرخانہ کی ضرورت

مسلمانان دہلی کی توجہ کے قابل

خاکسار نے (الدال علی الخیر کفاعلہ) کے مصداق قوم کو توجہ دلانا اپنا مذہبی اور انسانی فرض سمجھکر اس اعلان کو شائع کرنے کی جرأت کی ہے امید ہے

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرولباغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئیے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک کامل اصل ورسو ای اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر ... پھر ترجمہ ... ہر شعر کے مطلب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے جا بجا مفصل بحث کی گئی ہے۔

اڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ

قیمت حصہ اول مجلد دو روپے آٹھ آنہ ... حصہ دوم ... حصہ سوم ... حصہ چہارم ... حصہ پنجم ... پانچوں حصوں کو اکٹھا خریدنے پر سوانح مولانا روم از شبلی اور مثنوی ... مفت (نوٹ) پسند نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس علاوہ ازیں ہر قسم قرآن مجید و حمائل ... ہمارے کتب خانہ سے مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ
محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (۶۸) کشمیری بازار لاہور

ٹینسی کٹ پیس رعایتی نرخوں پر

۱	ڈوریہ سفید برائے قمیض نہایت اعلےٰ ... پونڈ ساڑھے پانچ گز	
۲	پاپلین رنگین ...	
۳	ٹینسی چھینٹ پھول دار ...	
۴	دائل ...	
۵	...	

منیجر کٹ پیس ٹینسی مرچنٹ رنچھوڑ لائن کراچی

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یوپی

۹ جولائی سے کھلے گا۔ ... ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ... داخلہ و قواعد کی درخواستیں ...

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ علیگ (ہیڈ ماسٹر)

ایک منٹ آئس کریم مشین

قیمت میں حیرت انگیز رعایت

عالی جناب اڈیٹر صاحب الجمعیۃ کی رائے

لہذا فرمائش بھیجنے میں عجلت سے کام لیں

ایم۔ اے۔ مجید۔ بلیماران دہلی

الکٹرک سلیوشن

طاقت کی بے نظیر دوا

الکٹرک آئیل ELETRICOIL

ملنے کا پتہ فیض عالم شفاخانہ انبالہ (پنجاب)

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

نیٹ بہرا پن کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱۴)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

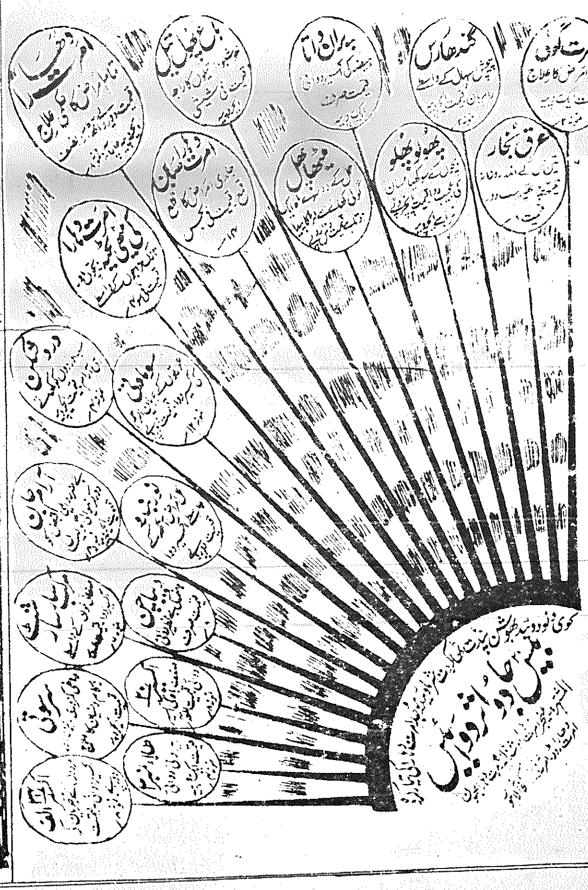

قومی مذہبی دار العلوم کی تعمیر

اجمیر شریف میں ایسا کوئی ادارہ نہیں جس کا مخصوص ذاتی مکان نہ ہو لیکن جس شرف سے یہ ادارہ محروم ہے جس کی مذہب کی رو سے سب سے زیادہ ضرورت ہے یعنی عربی دار العلوم اجمیر شریف کہ تقریباً پندرہ سال سے اجمیر شریف میں قائم ہے ...

یادگار مدرسہ کی صورت میں قائم ہو جائے گی اور ممکن ہے کہ یہ سب سے زیادہ پائیدار اور بافیض ہو۔

(حضرۃ العلامہ مولانا) معین الدین (صاحب) اجمیری
دفوٹ از سیل زر بنام سکریٹری دار العلوم (حنفیہ صوفیہ) اجمیر شریف کے پتہ سے ہونی چاہئیے۔

مسودات حج کے خلاف احتجاج

انجمن اشاعت اسلام کا یہ جلسہ بصدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی مفتی محمد یسین صاحب مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم بریلی ہر سہ گانہ مسودات حج کو ناقابل قبول و برداشت خیال کرتے ہوئے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور جمعیت علماء ہند کی مجلس منتظمہ منعقدہ مراد آباد کی پرزور تائید کرتا ہے اور مسلمانان ہند سے عموماً اور مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ سے خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ مسودات مذکورہ کی بحالت موجودہ تائید نہ کریں اور مذہبی احکام کا احترام کرتے ہوئے بغیر استصواب و مشورہ علماء دین تصدیق نہ فرمائیں۔

محمد عبد العزیز مدرس مدرسہ اشاعت العلوم

در بھنگہ۔ جمعیۃ الطلبہ کا یہ جلسہ تجاویز طے کردہ جمعیۃ علمائے ہند منعقدہ مراد آباد درباره قوانین معطین حجاج و رپورٹ حج کمیٹی و حجاز ریلوے کمیٹی کی تائید و توثیق کرتا ہے ... جلسہ مسلمانان در بھنگہ منعقدہ ۱۰ جون جو بصدارت جناب مولانا حکیم عبد العزیز صاحب ...

محمد زکریا مجبوری عفا اللہ عنہ

قضیہ رام گڈھ کے طے کرنے میں مسلمانوں کی پیشقدمی

ایک مسلم ملاح کی گرفتاری

بجلی کا کام سیکھنے والو

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

اور سیہ کا کام سیکھنا ہو تو جگت جیت بروڈ انجینیرنگ کالج لودھیانہ سے بہتر ہندوستان بھر میں کوئی پرائیویٹ درسگاہ نہیں سکول و کالج مذکورہ بالا میں ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

نیجر

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ کو الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو دیکھئیے کہ آپ کے شہر یا قصبہ میں "الجمعیۃ" کو فروخت کرنے والا کوئی ایجنٹ ہے یا نہیں اگر کوئی صاحب ایجنٹ ہیں تو ان سے تاکید کیجئیے کہ وہ "الجمعیۃ" کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں آپ ان کی جو مدد کر سکتے ہیں ضرور کیجئے اگر ... الجمعیۃ کی ایجنسی ہے تو کسی محنتی اور دیانتدار آدمی کو ایجنسی لینے پر آمادہ کریں اس طرح آپ اپنے اخبار کی بھی خدمت انجام دیں گے اور ایک صاحب حاجت کی معاش کا ذریعہ بھی آپ کی وجہ سے پیدا ہو جائیگا شرائط ایجنسی ذیل کے پتہ سے طلب کر سکتے ہیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

شربت اکسیر

بال جڑ سے کالا

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

مقویات سراج عالم

حلفیہ بیان کا مطالب

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کریں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

عملیات الوہی فرشتہ غیب

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... شش ماہی ... سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... شش ماہی ...

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳ ۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ (") ...

ایک کالم (") ...

½ کالم (") ...

¼ کالم (") ...

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے)

معاون

محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۲

معاصرین کے افکار و آراء

سود اور مولوی محمد شفیع داؤدی

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

انسانی عظمت و کمالات کا مظہر اتم

ایسٹ انڈیا کارپوریشن

مسلمانوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg Co. (India) P. Box 88. Karachi.

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن، جھنگ، آباد، ناگپور، جھانسی، علی گڈھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتحپور، ایٹہ، کانپور، اعظم گڈھ، فیض آباد، بلیا، آرہ، بہرائچ، بریلی، لکھنؤ، شاہجہانپور۔ شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کر کے بخیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے سے دوا طلب کر کے کھائیں چار چھ مہینہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے اگر بیماری بالکل آیا ہے تو ہفتہ عشرہ میں سوتھ لگ جاتا ہے قیمت دوا ایک ماہ کیلئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول ڈاک و پیکنگ کے لئے ۸ روانہ کریں یا ویلیو پی طلب فرمائیں۔

حافظ اقبال حسین بھیٹیاہی بھاگل پور

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انہیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث جمع ہیں جنمیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۴۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا، سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے مسلمان گھروں میں ان کتابوں کا رہنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا ابہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے نامور بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمایا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عاہر

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گران معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے، اعراب زیر، زبر، پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہر) مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ سے قسم دوم حنا شدہ عار علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم عہر

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

اسلامی ممالک کی خبریں

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

افغانستان میں ترک چاء نوشی کی تحریک

سرکاری افسران اور دیگر چار صد اشخاص کا عہد

جریدہ "اتفاق اسلام" ہرات اطلاع دیتا ہے کہ افغانستان میں ترک چاء نوشی کی تحریک کامیاب ہو رہی ہے اور ڈاکٹر آقائے امام الدین خاں کی سعی بار آور ہو رہی ہے ہرات اور دیگر مقامات کے سربر آوردہ حضرات سے ڈاکٹر صاحب نے چاء کے مضار پر مفصل گفتگو کی اور اس کے مضرات کو ان کے ذہن نشین کرایا جس کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے لوگوں نے ترک چاء نوشی کے عہد نامہ پر دستخط کر دئے اور آئندہ ترک چاء کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ نائب سالار اور دیگر سرکاری عہدیداران نے نہ صرف خود ترک چاء کا وعدہ فرمایا بلکہ یہ فرض بھی اپنے ذمہ لے لیا کہ وہ ترک چاء کی سعی میں حتی الامکان کوشش کرتے رہیں گے۔ اس وقت پر مطبوعہ عہد نامہ پر چار سو اشخاص نے ترک چاء نوشی کے سلسلہ میں دستخط کر دئے ہیں آئندہ مزید توقع ہے۔

افغانستان میں ایک عجیب الخلقت بچہ

دو سر چار ہاتھ چار پیر

جریدہ اتحاد مشرقی ... کہ قریہ ... میں ایک شخص سلطان کے گھر میں ایک عجیب و غریب بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچے کے دو سر چار ہاتھ اور چار پیر ہیں۔ اب تک اس کی پیدائش کو چھ روز ہو چکے ہیں ... زیادہ تعجب اور حیرانی کی بات یہ ہے کہ اگر ایک سر والا دودھ نوش کرتا ہے تو دوسرا سر ... اسی طرح ایک منہ سے گریہ کرتا ہے تو دوسرا ... دونوں سر ایک وقت متاثر نہیں ہوتے ... اگرچہ جسم ایک ہے ... بیک وقت دونوں سر جدا کاموں میں مشغول رہتے ہیں ...

ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب

شاہ نادر خاں کا برقیہ

ذیل کا تار اعلیٰ حضرت نادر شاہ غازی نے ملک معظم جارج خامس کی خدمت میں تقریب جشن ولادت ارسال فرمایا ہے:۔

"میں جشن ولادت کی خوشی میں اعلیٰ حضرت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور صحت و عافیت کا خواستگار ہوں۔"

ملک معظم کی طرف سے اس کا حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے:۔

"یوم سالگرہ کے موقعہ پر آپ کا برقیہ موصول ہوا جس کو پڑھ کر کمال مسرت حاصل ہوئی ... آپ کی عنایات کا ممنون ہوں۔ میری جانب سے ہدیہ تشکر قبول فرمائیے۔"

علم حشرات الارض کی بین الملی کانفرنس

حکومت مصر کے نمائندوں کی شرکت

علم حشرات کی بین الملی کانفرنس کا پانچواں اجلاس بماہ جولائی پیرس میں منعقد ہوگا۔ اس کانفرنس میں جو اہم مباحث پیش آئیں گے ان کے پیش نظر حکومت مصر بھی اپنے نمائندے بھیجے گی ... مصری حکومت ... نمائندہ وزارت زراعت اور پروفیسر عبدالمجید ... کو کانفرنس کی شرکت کے لئے روانہ کرے۔

اس کانفرنس میں حکومت مصر کی جانب سے یہ تجویز پیش ہوگی کہ اس کا آئندہ اجلاس مصر میں منعقد کیا جائے۔ اس کانفرنس میں شہد کی مکھیوں اور کرم پیلہ کے متعلق اہم بحثیں ہوں گی۔

کابل میں مادہ آتش گیر پھٹ گیا

مکان کی چھت منہدم، چار اشخاص ہلاک اور ۵ مجروح

دوشنبہ ۱۳ تاریخ کو ... جان محمد خان ... کے مکان میں ایک صندوق پھٹ گیا جس سے مکان کی دیوار اور چھت بالکل منہدم ہوگئی اور چار اشخاص ہلاک اور پانچ مجروح ہوئے۔ صندوق میں ... بم رکھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے صندوق میں کسی وجہ سے مادہ آتشگیر کو آگ لگ گئی اور تمام بم فوراً پھٹ گئے۔

علی نگار اور علی تنگ کے درمیان ٹیلیفون

حال میں ٹیلیفون کی ایک جدید لائن مرکز حکومت ... حکومت افغان سے علی نگار اور علی تنگ کی تعمیر ہو گئی ہے اس کے علاوہ دیگر مقامات میں بھی ٹیلیفون اور بجلی کے تار نصب کئے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سال میں افغانستان کے تمام مرکزوں میں بجلی اور ٹیلیفون کے تار کا جال بچھ جائے گا۔

(بسلسلہ صفحہ اول)

قیصر۔ پیغمبر کبھی وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ یہ پیغمبر تم کو کیا سکھاتا ہے؟
ابو سفیان۔ کہتا ہے کہ صرف خدا کی عبادت کرو، کسی اور کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ نماز پڑھو، عفیف اور پارسا ہو، قتل نہ کرو، صلہ رحمی کرو۔
قیصر۔ اگر وہ ... ہو جائے گا ...

انگریزی اخبارات کی آراء

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

دنیا کی تمام حکومتوں کا دیوالہ

برطانیہ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ فرانس اور جاپان کو مالی خسارہ

دول عالم کو کس طرح نجات مل سکتی ہے؟

آج کل تمام دنیا کی حکومتوں کو مالی بحران نے بہت پریشان کر رکھا ہے اور کوئی ملک ایسا نہیں جو مالی نقصانات سے محفوظ رہا ہو۔ موجودہ وقت میں ہر ایک حکومت اس کوشش میں ہے کہ اس کے سالانہ میزانیہ میں توازن قائم ہو جائے اور مزید نقصانات سے اسے دوچار نہ ہونا پڑے۔ ذیل میں معاصر "ابزرور" کے ایک مضمون کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے جس سے دنیا کی تمام حکومتوں کی مالی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

برطانیہ کو ۴۷ کروڑ پونڈ کا خسارہ

امریکہ کو ... کا نقصان

فرانس کا مالی بجٹ

جرمنی کی مالی تباہی

جاپان ...

کناڈا کی حالت زار

افغانستان میں ایرانی سفیر کا ورود

چار آرڈیننسوں کا ایک مجموعی آرڈیننس نافذ کر دیا گیا

پریس آرڈیننس کے اختیارات تمام صوبوں پر محیط ہونگے

مقامی حکومتوں کے اعلانات

شملہ ۳۰ جون ۳۰ جولائی کو جو چار آرڈیننس ختم ہو رہے ہیں ان کو ملا کر ایک مجموعی آرڈیننس جاری کر دیا گیا ہے جس کا نام آرڈیننس اختیارات خصوصی ہے۔

"آرڈیننس اختیارات خصوصی" میں ان آرڈیننسوں کے اکثر اختیارات شامل ہیں جو آج کل نافذ العمل ہیں مثلاً آرڈیننس اختیارات ہنگامی آرڈیننس ترغیب خلاف آئین آرڈیننس انجمن ہائے خلاف آئین اور آرڈیننس مقاطعہ و احتساب۔

ترمیم و اضافہ

اس موجودہ آرڈیننس میں ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے بعض اختیارات موجود نہیں ہیں۔ یہ اختیارات عام استعمال کی اشیاء پر ضبط قائم کرنے (دفعہ ۸ آرڈیننس اختیارات ہنگامی) جائداد منقولہ پر قبضہ کرنے (دفعہ ۹ آرڈیننس اختیارات ہنگامی) ...

ماتحت حاصل ہیں۔ ان چار اضلاع سے خارج کر رہا ہے جن میں وہ آج کل موجود ہیں، صوبہ دہلی میں ایسے متعدد اختیارات ترک کئے جا رہے ہیں جو موجودہ ہنگامی آرڈیننس کے ماتحت حاصل ہیں، صوبہ مدراس کے تین اضلاع میں ان اختیارات کو چھوڑ رہا ہے جو خلاف آئین ترغیب کے آرڈیننس سے حاصل ہوئے ہیں، صوبہ بمبئی مقاطعہ کے آرڈیننس سے حاصل شدہ اختیارات کو بیس اضلاع میں نافذ العمل قرار نہیں دے رہا ہے، صوبہ بنگال دس اضلاع کو، صوبہ متحدہ ۲۶ اضلاع کو اور پنجاب سترہ اضلاع کو تمام اختیارات سے پاک کر رہا ہے بہار و اڑیسہ میں بعض اختیارات پانچ اضلاع سے مفقود ہو رہے ہیں اور آسام پانچ اضلاع میں مقاطعہ کے آرڈیننس کے اختیارات ترک کر رہا ہے ...

صوبہ متحدہ

بنگال

آل انڈیا اختیارات

صوبہ وار اختیارات

مدراس

دہلی

مختلف صوبوں میں نفاذ

ضروری گزارش

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

ہندوستان کے ساتھ برطانیہ کا خلف عہد

وزیر ہند سر سیموئل ہور کا تازہ بیان

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے ۲۷ جون کو دارالعوام میں ہندوستان کے متعلق جو بیان پیش کیا ہے وہ موجودہ سیاسیات عالم میں ایک نہایت عبرت انگیز اور سبق آموز ستاویز ہے۔ دنیا کا مورخ جب مستقبل میں ہندوستان کی تاریخ مدون کرے گا اور دور حاضر کے واقعات و حالات پوری تفصیلات کے ساتھ صفحہ قرطاس پر ثبت کئے جائیں گے ...

اور صوبجاتی مجالس مقننہ پر عائد کی جائے گی۔ ہاں البتہ مرکز میں بعض ایسے تحفظات رکھے جائیں گے جو مخصوص حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہونگے۔ سوال "مرکز میں ذمہ داری" کا نہ رہا تھا کیونکہ وہ ایک طے شدہ چیز تھی صرف تحفظات کا مسئلہ باقی رہ گیا تھا۔ ان تحفظات کی نوعیت و صورت بھی بیان کر دی گئی تھی ...

توثیق و تصدیق

وزیر اعظم کا اعلان

خط نسخ

مرکزی ذمہ داری کے صریح وعدے

امید واروں کی مایوسی

پھر وہی جنگ زرگری

نیا آرڈیننس

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

دارالحکومت

دہلی میں متعدد اشخاص پر نوٹسوں کی تعمیل

نوٹسوں کی میعاد میں مزید توسیع

دہلی ۲ر جولائی۔ جناب مولوی محمد شفیع صاحب سر دفتر جمعیۃ علماء ہند کے نام چیف کمشنر دہلی کی طرف سے حسب ذیل نوٹس موصول ہوا ہے۔ "آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۳۲ء کو ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے ماتحت جو نوٹس دیا گیا تھا اور جس میں یہ الفاظ تھے "جب تک کہ آرڈیننس ختم نہ ہو جائے" سوا ان الفاظ قلم زد کر دئے گئے ہیں۔ مندرجہ بالا حکم دوسرے نوٹس تک برابر جاری رہے گا۔"

ڈاکٹر سیف الدین کچلو پر نوٹس کی تعمیل

پنجاب کے سات اضلاع میں داخلہ کی ممانعت

ڈاکٹر کچلو کی کوٹھی پر پہرہ

نامزد صدر کی نقل و حرکت کی نگرانی

دہلی ۳۰ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ جس روز ڈاکٹر کچلو انڈین نیشنل کانگریس کے صدر نامزد کئے گئے ہیں خفیہ پولیس کا پہرہ آپ کی کوٹھی پر لگا دیا گیا ہے اور آپ کی نقل و حرکت کی نگہداشت کی جا رہی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب عنقریب مقدمہ سازش دہلی کی پیروی سے سبکدوش ہو جائیں گے اور کانگریس کی سرگرمیوں کی طرف متوجہ ہوں گے۔

حوادث و احکام

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

جیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ۔ دہلی

بمبئی میں ہنگامہ کو روکنے کے لئے مارشل لار کا نفاذ؟

مجمع کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے تین بار گولی چلائی

۱۳ افراد ہلاک اور ۱۰۰ مجروح

بمبئی یکم جولائی۔ بمبئی میں فرقہ وارانہ جنگ نے اب خطرناک صورت اختیار کر لی ہے آج صبح سے پولیس تین بار گولی چلا چکی ہے۔ آج نل بازار، محمد علی روڈ ورنل بازار میں تین ہندوؤں کو چھرے سے زخمی کیا گیا۔ کامتی پورہ میں فریقین نے خشت باری کی ان کو منتشر کرنے کے لئے پولیس گولی چلانے پر مجبور ہو گئی۔ لیکن کوئی شخص مجروح نہیں ہوا ہے البتہ خشت باری سے آٹھ اشخاص مجروح ہوئے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں فرقہ وارانہ جنگ نے جو نازک صورت اختیار کر لی ہے جان و مال کا عظیم نقصان ہو رہا ہے اور شورش پسند عناصر نے شہر کو برباد کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اس کے پیش نظر شہری حکام فوجی حکام سے چند یوم کے واسطے مارشل لار جاری کرنے کے مسئلہ پر مشورہ کر رہے ہیں۔

گائے بھینسوں پر پانچ روپیہ سالانہ ٹیکس

دہلی سے طوائفوں کے اخراج کا مسئلہ

۲۴ گھنٹہ میں ۳۲ اموات

دہلی جیل سے سرخپوشوں کی رہائی

مسلم کانفرنس سے مولانا شفیع داؤدی کا استعفا

مستعفی ہونیکے اسباب

مسلم کانفرنس کے التواء کی مخالفت

سر اقبال کے نام مولانا حسرت کا تار

مسلم کانفرنس سے شاہ مسعود احمد صاحب کا استعفیٰ

میرپور میں ہندوؤں کی شورش

جلوس کا مظاہرہ اور گرفتاریاں

مسٹر ڈگلس کے قاتل کو پھانسی کی سزا

ملزم کی طرف سے اپیل دائر کر دی گئی

مشاورتی کمیٹی میں گاندھی جی کی شرکت

جیل میں گاندھی جی کو دعوت دی جائیگی

ایک مسلم جنازہ پر ہندوؤں کا حملہ

پولیس کی گولیوں سے ایک ہندو اور تین مسلمان ہلاک

بمبئی میں پھر ہنگامہ

بمبئی یکم جولائی۔ کل دوپہر تک شہر میں امن و امان رہا لیکن شام کے وقت فضا پھر مکدر ہو گئی۔ ہندو غنڈوں نے مسلمانوں کی ایک جماعت پر جبکہ جنازہ کو دفن کر کے رام دیوی اندکا لبا دیوی کے چولا ہے سے گزر رہا تھا۔ پتھر اور سوڈا واٹر کی بوتلوں سے حملہ کر دیا جس سے تقریباً نصف درجن مسلمان مجروح ہوگئے۔ پولیس بھی فوراً موقع پر جا پہنچی۔ اس نے فسادیوں کو منتشر کر دیا اور صورت حالات پر جلدی قابو پا لیا لیکن قریبی محلوں میں اب بھی خوف و ہراس کا عالم ہے۔

بمبئی میں کپڑے کا مارکیٹ بند

پولیس کمشنر کے حکم کے خلاف احتجاج

جاپان ہندوستان کی منڈیوں پر قبضہ کررہا ہے

جاپانی مال کے محصول میں اضافہ کیا جائے

وائرلیس کے مقدمہ کی سماعت

جعلی سکے بنانے کا الزام

اپنے ساتھ بیوی کو غرق کرنے کی کوشش

کھیڑہ میں چار سو اشخاص کی گرفتاری

سیاسی کانفرنس منعقد کرنے کی سعی

جیل سے نظر بندوں کا فرار

اقتصادی مشکلات کا حل صرف ملکی مصنوعات کی ترقی میں ہے

حکومت افغانستان کا نتیجہ خیز اعلان

پشاور ۳ر جولائی۔ افغانستان کی حکومت نے مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے: "آج کل سب سے بڑا مسئلہ جس نے تمام عالم کی توجہ اپنی طرف مبذول کر رکھی ہے اقتصادی کساد بازاری اور توازن معاش ہے۔"

مقدمہ سازش کراچی کا فیصلہ

سات ملزمان کو قید سخت کی سزا

مصر میں کامل آزادی کیلئے جدوجہد

برطانیہ سے تصفیہ کی گفتگو کرنے کی تحریک

گاندھی جی سے مسٹر ایمرسن کی ملاقات

چار دن تک مصالحت کی گفتگو

خطوط میں آگ لگانے والوں کی تلاش

ایک سو روپے کا اعلان

گرفتار کرانے والے کو دس ہزار روپیہ انعام

اسلحہ خانہ چاٹگاؤں پر حملہ کرنیوالے کی تلاش

والدہ اور بیوی کے قاتل کو سزائے موت

ساس بہو کی لڑائی کا خطرناک نتیجہ

ڈاکوؤں کے ہاتھوں نمبردار کا قتل

بندوق اور کارتوس لے کر فرار ہوگئے

ہندوستانی مفکرین کو مسٹر چرچل کا عطیہ

گول میز کانفرنس کی موت پر سجدہ شکر

اسپیشل مجسٹریٹ کے قتل کے سلسلہ میں خانہ تلاشی

ریوالور اور کارتوسوں کی برآمد

لوزان کانفرنس کو ناکام بنانے والے

ایک برطانوی مدبر کا بیان

بہڑوچ میں سیاسی کانفرنس کا انعقاد

دو سو سے زائد نمائندے گرفتار

بیت المقدس میں دو برطانوی باشندوں پر حملہ

خاوند زخمی اور بیوی ہلاک

فادر ایلون کو انگلستان جانیکی اجازت

برطانیہ کی طرف سے آئرلینڈ کی بغاوت کا رد عمل

آئرلینڈ کی مصنوعات پر انگلستان نے بحری محاصل لگا دئے

ڈی ویلرا موثر جواب سوچ رہے ہیں

ڈبلن یکم جولائی۔ آئرلینڈ کی آزاد حکومت نے مالگذاری میں سے برطانوی حصہ کی ادائی کا جو انکار کیا تھا اسے ناکام کرنے کی غرض سے حکومت برطانیہ نے آئرلینڈ کی مصنوعات پر جو بحری محصول عائد کیا ہے اس سے آئرلینڈ کے زرعی اور اقتصادی حلقوں میں بڑی ہلچل مچ گئی ہے۔

روس کے تیل کا بین الاقوامی بائیکاٹ

پیرس میں تیل کی کمپنیوں کا مخفی اجلاس

طول و عرض ہند میں گرفتاریاں اور سزایابیاں

کانگریس کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے حکومت کی تدابیر

مختلف صوبوں کے متعلق تازہ ترین اطلاعات

لوزان میں وزیر اعظم برطانیہ کی مساعی

جرمنی کو ادائے قرضہ پر آمادہ کرنے کی کوشش

ہندوستان سے ۴۴ کروڑ روپے کا مطالبہ

جنگ عمومی میں ہندوستان کی خدمات کا صلہ

عراق میں عہد قدیم کے دو مجسموں کی برآمد

مجسموں کا سرقہ اور پولیس کی تفتیش

جرمنی میں شخصی حکومت کے قیام کیلئے جدوجہد

مارشل ہنڈن برگ کی علیحدگی کا امکان

سر آغا خاں جہاز تیار کرا رہے ہیں

جہاز پر پانچ لاکھ پونڈ کا صرفہ

کانگریس کے "مخفی غار" پر پولیس کا چھاپہ

ریاستہائے ہند کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط

امریکہ نے شراب کے جواز کا قانون پاس کر دیا

ازالۂ غلط فہمی!

ہندوستان کے مشہور و مقبول ترین و ہر دلعزیز ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

نے اپنے چھبیس سالہ دور زندگی میں اپنے اسم بامسمیٰ ہونے کا جو عملی ثبوت دیا ہے اور اپنے اعلیٰ نصب العین کی بنا پر ملک و قوم و فن شریف کی جو بہترین خدمات انجام دی ہیں۔ اور راستی حسن معاملگی و صداقت شعاری و ایمانداری کی بنا پر جو حسن قبول حاصل کیا ہے اور تدریج سے ترقی طے کر کے بحمد للہ آج جس درجہ کمال پر پہنچ گیا ہے اور اپنے زرین اصولوں کی بنا پر جو مجیر العقول شہرت و مقبولیت حاصل کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ ضرورت تھی کہ ہمدرد دواخانے کے اعلیٰ اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ملک و فن کی خدمت کی جاتی لیکن نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے غیر ذمہ دار دوافروشوں نے کورانہ تقلید کے طور پر ہمدرد دواخانہ کی نیک نامی و مقبولیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے اس کی ہر ہر چیز کی نقل ہی کر لینے کو کافی دھرم دری سمجھا ہے اور طرح طرح سے پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کی اور ہمدرد دواخانہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے جس کی بنا پر بے شمار قدر دانان ہمدرد ہم سے زبانی اور بذریعہ خطوط استفسارات کرتے رہتے ہیں چونکہ سب کو فرداً فرداً جواب دینا بہت مشکل ہے لہٰذا ہم بذریعہ اشتہار ھٰذا اعلان کر دینا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں کہ ہمدرد دواخانہ دہلی کا جدید یا قدیم مقامی یا بیرونی کسی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے نہ ہی ہمدرد دواخانہ کی دہلی یا بیرون دہلی میں کوئی شاخ ہے لہٰذا کوئی صاحب نام کی مشابہت اور صورت کی مطابقت سے غلط فہمی کا شکار نہ ہوں صاف ستھرے اصلی مفردات اور صحیح طور پر باقاعدہ تیار شدہ مرکبات آپ کو حسب دستور سابق ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتے ہیں مجھے امید ہے کہ مذکورہ بالا چند سطور پبلک کے اطمینان و رفع شک کے لئے کافی ہوں گی۔

اگر آپ ہندوستان کے اس عظیم الشان دواخانے کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ کی شاندار فہرست ادویہ معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت طلب فرمائیے۔

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی بازار لال کنواں دہلی

بال جڑ سے کالا

ضرور آزمائیے زیادہ تیار شدہ کل تیار بال للہ روپیہ کے تیل میں کالا پیدا کیا ساٹھ برس تک کالا نہ ہو تو دونا دام واپس۔ پتہ بال کالا اسٹور کشی سمری۔ دربھنگہ

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

خوب یاد رکھیں

کہ معدہ تمام امراض کی جڑ ہے ... **فیض عالم سالٹ** ... **اکسیر موتیا بند** ... **کحل الجواہر** ...

ملنے کا پتہ: **فیض عالم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)**

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ کٹ پیس ٹکڑا ہائے پارچہ جات کی گانٹھیں بمبئی کے تھوک نرخ پر منگوائیے۔ جن میں موسم گرما کی ضروریات کا پارچہ۔ جاپانی، پاپلین۔ وائیل۔ کریپ وغیرہ ... تازہ فہرست طلب کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایس۔ رفیق بھائی۔ حبیب سرکل بمبئی

جمعیت المبلغین یوپی کیمپ کا شاندار جلسہ

جمعیۃ علماء ہند کی مساعی کا اعتراف

الور کے تازہ حالات

(محمد بہلول خاں درانا)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۵ر جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

اخبار الجمعیۃ

کا نمونہ مفت طلب کیجئے۔ منیجر

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کوڑے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قیمت کفایت ... اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

عملیات الوعرف فرشتہ غیب (رجسٹرڈ)

یہ وہی نادر کتاب ہے جس کی دنیا والوں کو تلاش تھی ... کا تماشہ دیکھیں قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

یونیورسل میجیکل کمپنی نمبر ۵ ملتان شہر

بجلی کا کام سیکھنے والو!

بجلی کا کام سیکھنا ہو تو اس سکول میں داخل ہونا چاہئے جو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کی زیر ہدایت نہایت عمدہ کام سکھلا رہا ہے۔ اور انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لیکر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم کی عمدگی اور ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہوا۔ اس سکول کا نام ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

اوورسیر کا کام سیکھنا ہو تو جگت جیت برڈ وڈ انجینئرنگ کالج لودھیانہ سے بہتر ہندوستان بھر میں کوئی پرائیویٹ درسگاہ نہیں سکول و کالج مذکورہ بالا میں ہر قابلیت کے طلبا کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ کو الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو دیکھئے کہ آپ کے شہر یا قصبہ میں "الجمعیۃ" کو فروخت کرنے والا کوئی ایجنٹ ہے یا نہیں اگر کوئی صاحب ایجنٹ ہیں تو ان سے تاکید کیجئے کہ وہ الجمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں آپ ان کی جو کچھ مدد کر سکتے ہوں ضرور کریں۔ اگر آپ کے یہاں الجمعیۃ کی ایجنسی نہیں ہے تو کسی محنتی اور دیانتدار آدمی کو ایجنسی لینے پر آمادہ کریں اس طرح آپ اپنے اخبار کی بھی خدمت انجام دیں گے اور ایک صاحب حاجت کی معاش کا ذریعہ بھی آپ کی وجہ سے پیدا ہو جائے گا شرائط ایجنسی ذیل کے پتہ سے طلب کر سکتے ہیں

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

پونچھ ریاست کشمیر میں انجمن اسلامیہ کی خدمات

ایثار پیشہ حضرات سے امداد کی اپیل

ایہا الناظرین! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بحمد زمین پر ایک خطہ ایسا بھی ہے جس کو دنیا کشمیر جنت نظیر کے نام سے موسوم کرتی ہے جہاں کے نظر فریب مناظر۔ دلکش وادیاں اور پر تلاطم گلزار بڑے سے بڑے سیاح سے خراج تحسین وصول کرتے ہیں ...

پیر حسام الدین پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ پونچھ کشمیر

قصبہ منصور میں مسودات حج کیخلاف احتجاج

حکومت یو۔پی ہفتہ وار اخبار جاری کرے گی

ناظم شریعت سب کمیٹی پانیزی عبد المستعان

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

شریعت کمیٹی بانیزی کی مجلس عاملہ کا اجلاس

اہم قرار داد کی منظوری

۲۰ر جون ۳۲ء موضع سناونڈ میں شریعت سب کمیٹی بانیزی کی مجلس عاملہ کا اجلاس بصدارت مولانا محمد شعیب صاحب ناظم جمعیۃ العلماء بیرہ بانیزی ...

اکسیر حیرت

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔پی

۹ر جولائی ۳۲ء کو کھلے گا۔ امتحان ہائی اسکول کے اختیاری مضامین میں تاریخ جغرافیہ۔ عربی۔ فارسی سائنس۔ ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے درجہ ہشتم تک کے لئے ہندی (فرسٹ فارم آف ورنیکولر) کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ و قواعد کی درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ ٹی (ہیڈ ماسٹر)

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے اور "نمک جالینوس" جو دواخانہ کی خاص چیز ہے تمام معدہ کا واحد علاج ہے جو معمولی درد شکم سے لیکر قولنج تک کو مفید ہے ایک شیشی مہینوں کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ۸ آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار مجرب ادویات کی فہرست معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگا لیجئے۔

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

مقویات سرتاج عالم

آتشک کی گولیاں قبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی وکی جریان احتلام کثرت انزال و فتنہ نیز ضعف وغیرہ کی شکایتیں زائل کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ... صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرماویں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

قیمت چار روپے (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل سٹور دربھنگہ

اکسیر جذام

حافظ اقبال حسین بھیٹیاپی بھاگل پور

ایک مہینہ میں انگریزی جانیئے

ایک منٹ آئس کریم مشین

قیمت میں حیرت انگیز رعایت

آئس کریم کی اس حیرت انگیز ہندوستانی نو ایجاد مشین نے نہایت قلیل مدت میں جو غیر معمولی مقبولیت حاصل کی ہے وہ یقیناً عدیم النظیر ہے۔ مقبولیت کا حقیقی سبب یہ ہے کہ ... ایک منٹ میں آئس کریم تیار کر دیتی ہے ... اس مشین کی قیمت دس روپیہ کی بجائے صرف چھ روپیہ پندرہ آنہ کر دی گئی ہے ...

عالیجناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ کی رائے

اچھی طرح تجربہ اور ملاحظہ کرنے کے بعد مدح حسب ذیل رائے ظاہر فرمائی ہے: "اس مشین کو ہم نے خود استعمال کر کے دیکھا ہے اور اس کی تیار کردہ آئس کریم کو ..."

لہٰذا فرمائش بھیجنے میں عجلت سے کام لیں

ریل کا محصول اور پیکنگ کا خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا۔ فرمائش میں اپنے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور لکھیں

ملنے کا پتہ

ایم اے۔ مجید بلیماران دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن، اورنگ آباد، ناگپور، جھانسی، علی گڑھ۔ اٹاوہ۔ فرخ آباد۔ فتح پور۔ کانپور۔ اعظم گڑھ۔ فیض آباد۔ بلیا۔ آرہ۔ بہرائچ۔ رائے بریلی۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکاپتہ "الجمعیۃ دھلی"

روزنہ الجمعیۃ دھلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۶ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ (؍) ۔۔۔
ایک کالم (؍) ۔۔۔
½ کالم (؍) ۔۔۔
¼ کالم ۔۔۔

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے)

جلد ۱۶ | دھلی یوم شنبہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳

معاصرین کے افکار و آراء

مفاہمت کس سے ہو؟ (زمیندار)

"سول ملٹری گزٹ" اپنی اشاعت دیروزہ میں اعتدال پسندوں سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ سر سپرو اور مسٹر جیکر کو خواہ مخواہ یہ خیال ستا رہا ہے کہ سر سول ہور کا اعلان قدامت پسندوں کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ معاصر مذکور اس خیال کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ موجودہ کابینہ وزارت پر قدامت پسند حاوی ہیں، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بہر حال اب سابق وزیر ہند مسٹر بینوڈ بین کی غلطیوں کا اعادہ نہیں ہو سکتا کہ کانگریس کے سامنے سر القیاد خم کر دیا جائے۔ حکومت تو چاہتی ہے کہ ہندوستانی نمائندوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرے۔

گویا سول کے نزدیک سر سپرو، مسٹر جیکر، سر چمن لعل سیتلواد جیسے اعتدال پسند بھی اب قابل التفات نہیں رہے اور انہوں نے بھی حکومت کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ کانگریس سے بھی مفاہمت نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ حکومت مقتدرہ کے بالمقابل صف آرا ہے۔ اسی طرح جمعیۃ علماء ہند کو بھی قابل خطاب نہیں سمجھا جا سکتا کہ وہ مجاہدہ حریت میں حصہ لے رہی ہے۔ یہی حال مسلم کانفرنس کا ہے جس کا جزو غالب حکومت سے مطمئن نہیں ہے۔ جب صورت حالات یہ ہو، تو ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ حکومت کن نمائندوں سے تبادلہ خیالات کرے گی اور ہندوستانی آراء و افکار کے وہ کون حقیقی ترجمان ہیں۔ جنہیں تبادلہ خیالات کا شرف بخشا جائے گا۔ کانگریس، لبرل، اعتدال پسند جمعیۃ علماء، مسلم کانفرنس کا جزو غالب جب سب کے سب حکومت کے حریف ٹھہرے تو سول ملٹری گزٹ ہی بتائے کہ نمائندے کہاں سے لائے جائیں گے۔ یوں تو انڈین سول سروس کے فعال اعضاء کی کمی نہیں ہو سکتی ہے کہ وہ بھی ہندوستانیوں کی نمائندگی کا ادعا کر بیٹھیں اور حکومت اسے تسلیم کرے۔ حکومت واقعی گوناگوں مشکلات میں محصور ہے۔ ایک طرف آمنا صدقنا کا سوال ہے تو دوسری طرف برطانوی مفاد کا۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے؟

بے روزگاری سے نجات دلادی۔ پارلیمنٹ میں اجازت کا اعلان ہو گیا۔ یہ واقعہ آخر اپریل کا ہے۔ ابھی چند ہی روز گزرنے پائے تھے کہ مملکت برطانیہ میں ایک شور مچ گیا کہ ایسے عظیم الشان بیرونی سرکس کو اجازت دیدینا، ملکی سرکسوں پر ظلم عظیم کرنا ہے۔ اتنا بڑا سرکس، دس دس ہزار تماشائیوں کی گنجائش والا جہاں جہاں ہو بجے گا اور دو وقتہ تماشہ کرنے لگے گا وہاں اس کے سامنے ملکی سرکسوں کو پوچھے گا کون؟ اور اس میں صرف اہل برطانیہ کی حق تلفی ہے۔ اس ایجی ٹیشن کا برپا ہونا تھا کہ خود وزارت برطانیہ کے ہاتھ پیر پھول گئے اور جس اجازت کا اعلان پارلیمنٹ تک میں ہو چکا تھا اسے فی الفور منسوخ کر کے رکھ دیا گیا، بلا اس لحاظ کے کہ انتظامات کر چکنے کے بعد اس حکم تنسیخ سے جرمن سرکس کو مالی نقصان کس قدر پہنچ چکا۔

برطانیہ نے یہ اچھا کیا یا برا۔ یہاں اس سے بحث نہیں۔ سوال صرف اسقدر ہے کہ اگر اسی جذبہ حب وطن کی تقلید ہندوستان غریب کرے، اور وہ بھی اپنے نقصانات کا خیال کر کے انگلستان کے کسی تجارتی مال کے داخلہ کو اجازت دینے کے بعد بند کرنا چاہے تو آخر اس غریب پر کیوں ملامت کی بوچھاڑ جائز ہو؟ برطانیہ اپنے حدود کے اندر اگر بیرونی تماشہ والوں تک کو قدم تک رکھنے دے تو یہ عین وطن دوستی اور قوم پروری، لیکن ہندوستان اگر ولایتی کپڑے کی درآمد روکنا چاہے تو یہ جرم بغاوت کے مترادف!

مشکلات کا غلط اندازہ (ملت)

۱۹۱۹ء میں جب مانٹیگو چیمسفرڈ اصلاحات نافذ ہوئی تھیں تو کانگریس جماعت ان سے بالکل الگ تھلگ رہی۔ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نے بھی اس عدم اشتراک عمل کو شرعاً ممنوع قرار دیا۔ ۔۔۔

مسلم کانفرنس کا نامہ اعمال (مدینہ)

مسلم کانفرنس نے بالکل ان اصولوں پر اپنے عمل کی اساس و بنیاد رکھی جو تر ہنداور مالوی کا پی تحویز تھے۔ صرف الفاظ اور اصطلاحات کو بدل دیا گیا۔ ۔۔۔

مسلم کانفرنس کا امتحان ہونے والا ہے (اہلحدیث)

مسلمانوں میں اس وقت پانچ جماعتیں پولیٹیکل کام کرنے کی مدعی ہیں (۱) خلافت کانفرنس۔ (۲) مسلم لیگ۔ (۳) جمعیۃ علماء۔ (۴) مجلس احرار۔ (۵) مسلم کانفرنس۔ ہم کسی جماعت کے کام پر اعتراض کرنا نہیں چاہتے بلکہ ان کی زندگی کو مسلم قوم کی حیات کی علامت جانتے ہیں۔

مگر یہ بات قابل ذکر صرف ایک ہی ہے کہ مسلم کانفرنس نے لاہور کے اجتماع میں فیصلہ کیا تھا کہ حکومت نے اگر مسلمانوں کے مطالبات نہ مانے تو تمام رائے کے مطابق سول نافرمانی کرنے میں قدم اٹھایا جائے گا۔

جولائی کے شروع میں فیصلہ ہونے والا ہے۔ دیکھئے مسلم کانفرنس کیسا قدم اٹھائے گی۔ ہماری دعا ہے خدا مسلم کانفرنس کو امتحان میں سرخرو کرے۔

صاحب کی سدھیشی (ریگ)

انگریزی اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ جرمنی میں ایک بڑا نامی گرامی سرکس کلاپک سرکس کے نام سے ہے۔ ۔۔۔

خریداران الجمعیۃ کو چاہیئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ۔۔۔

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

تم کو آنحضرت صلعم کے سوا اور کوئی عملی نمونہ نہیں ملیگا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ داعی اسلام علیہ السلام غزوہ نجد سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے سو گئے، تلوار کو اتار کر درخت پر لٹکا دیا اور بیاد اللہ سے بے نیاز ہو کر خاک فرش پر آرام فرمانے لگے۔ جس وقت آپ بے خبر سو رہے تھے تو ایک دشمن نے آپ کو دیکھ لیا اور نہایت خوش ہوا کہ آج اتفاق سے اس شخص کو قتل کرنے کا خوب موقعہ ہاتھ لگا۔ اس نے آپ کے قریب آ کر تلوار کو درخت سے اتار لیا اور آنحضرت کو جگا کر بولا کہ "اے محمد! اب بتا میرے ہاتھ سے تجھ کو کون بچا سکتا؟" آنحضرت نے نہایت اطمینان سے اسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ "تیرے ہاتھ سے مجھکو بچانے والا اللہ ہے" یہ الفاظ سنکر اس دشمن حق کے ہاتھوں میں رعشہ طاری ہو گیا اور وہ اس قدر بے خود ہوا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آنحضرت نے فوراً تلوار کو ہاتھ میں اٹھا لیا اور فرمایا کہ "اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟" بولا "سوائے آپ کے اور کوئی نہیں" حضور نے فرمایا کہ تو بھی وہی کہہ جو میں نے کہا کہ اللہ بچانے والا ہے۔ اتنے میں صحابہ کرام کی جماعت بھی وہاں پہونچ گئی اور دشمن حق کو گرفتار کر لیا۔ غور کرو کہ یہ شخص آپکو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر آپ نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ یہ کیا کہ آپ نے اس کو معاف کر دیا اور فرمایا کہ تو خدا کے سوا اور کسی کا خوف دل میں نہ رکھو۔

تواضع زگردن فرازاں نکوست

عیسائیوں کو انجیل کی اس تعلیم پر فخر ہے کہ دشمنوں کو پیار کرو۔ مگر یہ اس لفاظی کا عملی نمونہ بھی ہے؟ آؤ اس کا عملی نمونہ داعی اسلام کی ذات قدسی صفات میں دیکھو جس وقت مکہ فتح ہوا اور حرم شریف کے صحن میں تمام دشمنان اسلام کو لایا گیا۔ ان دشمنوں میں وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ پر پتھر برسائے تھے۔ ۔۔۔

وہ انسان جو تمام کمالات کا خاتم ہے

ربانی محبت و اخلاق کا ابلتا ہوا سرچشمہ

سرور الانبیاء کی سیرت طیبہ کا ایک گوشہ

دنیا میں انسانی ہدایت کے لئے خدا کی طرف سے بہت سے رسول پیغمبر اور مصلح پیدا ہوئے جنہوں نے وعظ و نصیحت کے ذریعہ دنیا کو ظلمت و گمراہی سے نکال کر ہمیشہ نور اور ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور انسان کو اس منزل کا پتہ دیا جس سے وہ غافل تھا اور اس ہستی کی معرفت کے چشمے پلائے جو کائنات کے ایک ایک ذرہ کا خالق اور ہر وجود کا آخری سہارا ہے۔ ان ہی انبیاء میں رب العالمین نے اس انسان کو بھی پیدا کیا جو کمالات انسانی کا جامع اور علمی دنیا کا سب سے بڑا عملی انسان ہے۔ وہ روح (الارواح) اور لوح محفوظ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے جس پر تمام روحانی اور عقلی صفات کی بلندیاں ختم ہو گئی ہیں اور جس کی زندگی اور زندگی کا ایک ایک قدم نوع بشر کیلئے آفتاب ہدایت ہے۔

گروہ انبیاء میں خاتم المرسلین کا درجہ

دنیا کے مصلحین نے اپنی تعلیم سے نوع انسان کی کایا پلٹ دی۔ آج بھی اگر تلاش کی جائے تو ان کے بیش بہا زریں اقوال اور پند و نصائح کا ایک معتد بہ ذخیرہ دستیاب ہو سکتا ہے اور ان کو منصے لکھ کر سنا جا سکتا ہے۔ لیکن داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاملہ بالکل جدا ہے۔ ۔۔۔

مطب وقت
صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر جمعیۃ العلماء ہند کا اعلان اور علماء و زعماء ملت کی تصدیق

مطب وقت
شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

حکیم مولوی مسعود احمد صاحب جو ایک فارغ التحصیل عالم اور طبیب ہیں اور عرصہ تک درس اور مطب کے ذریعہ سے خلق اللہ کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں آپ نے تکمیل خدمت کی غرض سے ایک دواخانہ جاری کیا ہے جس کا نام "وطنی دواخانہ" ہے دواؤں کی عمدگی، صفائی ستھرائی، اور نسخے کے موافق تیاری کے اہتمام کے ساتھ دواخانہ کو مقبول عام بنانے کا تہیہ کر لیا ہے امید ہے کہ پبلک تجربہ کر کے قدر دانی کرے گی اور دواخانہ ترقی کے افادہ عامہ کا فرض بوجہ احسن انجام دیگا۔

(مفتی اعظم استاذ العلماء) محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی (صدر جمعیۃ العلماء ہند) (حضرت مولانا) احقر العباد ابو المحاسن محمد سجاد کان اللہ (نائب امیر شریعت صوبہ بہار) (حضرت مولانا) کرم جمیل الدین عفی عنہ (استاذ مسیح الملک مرحوم) (حضرت مولانا) خادم العلماء سلطان محمود عفی عنہ ۔۔۔ (حضرت مولانا حکیم) محمد راحت حسین ۔۔۔ ابو البرکات عبد الرؤف دانا پوری عفی عنہ ۔۔۔

نوٹ:۔ وطنی دواخانہ کی دوائیں اپنی زود اثری کے باعث مقبول ہو چکی ہیں۔ لہذا میں سفارش کرتا ہوں کہ الجمعیۃ کے معزز ناظرین اس دواخانہ سے دوائیں طلب فرما کر فائدہ اٹھائیں۔ مطب میں یونانی طریقہ پر بہترین علاج ہوتا ہے۔ تشریف لا کر اپنے مرض میں مشورہ لیں۔

سرور دو جہاں طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ما اکتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر و ینبت الشعر قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مکحلۃ یکتحل بھا عند النوم ثلاثا فی کل عین (رواہ الترمذی)

عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آنکھوں میں لگانے کی بہترین چیز سرمہ ہے۔ اس لئے کہ یہ آنکھ کی روشنی کو بڑھاتا ہے اور پلک کے بال کو اگاتا ہے۔ ۔۔۔

سرمہ قدیم

طاقت اور قوت مردمی کا لاجواب عرق بکہ

جو حضرات اپنی ناتجربہ کاری کی وجہ سے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں تباہ کر چکے ہیں، وہ شریف ذات جو بری صحبتوں میں بیٹھ کر اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں میں کلہاڑی مار کر زندگی کو رو رہے ہیں وہ پہلے صدق دل سے بارگاہ الٰہی میں اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ہمیشہ کے لئے ایسے برے افعال سے توبہ کریں اور ۔۔۔

عورتوں کے مرض سیلان رحم کا مکمل علاج

جس طرح مردوں کو جریان یعنی دھات کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے اس کو سیلان الرحم یا جریان الرحم کہتے ہیں، یہ ایک قسم کا سفید لیسدار پانی ہوتا ہے۔ جو عورتوں کی اندام نہانی سے اکثر بہتا رہتا ہے۔ یہ نہایت تکلیف دہ مرض ہے۔ عورتوں کی صحت کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتا ہے۔ ۔۔۔

وطنی دواخانہ (رجسٹرڈ) ماہر طب حکیم مولوی مسعود احمد خان صاحب صدر بازار ۔۔۔

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ۔۔۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے۔ بہترین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دعہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہدیہ:۔ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۔۔۔ قسم دوم حنا شدہ ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۔۔۔ چرم ۔۔۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دھلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم شنبہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۱ سنہ ہجری

ارکین جمعیۃ العلماء اور دیگر قوم پرور مسلمانوں کا اعلان
اینگلو انڈین اور نیم سرکاری اخبار کی پر فریب تنقید

پنجاب و بنگال کی اکثریت

اصول اور فروع

"انقلاب" کی تلبیسات

دورنگی

حیثیت نمائندگی

غلطی کا انجام

علیحدگی سندھ

ڈاکٹر انصاری صاحب کا سفر یورپ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

علیحدگی سندھ کے متعلق کانفرنس کی رپورٹ
مالی مشکلات کا حل پیدا کیا جا سکتا ہے
بارہ سال کے عرصہ میں خسارہ بچت سے مبدل ہو جائیگا

(نامہ نگار خصوصی)

ترقی کے لئے ضروریات

اکثریت کا خیال

امدادی ضرورت

جدید تجاویز

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

"نواح مدراس میں یوم مال گزاری"
ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں کاشتکاروں پر مظالم
۱۸۵۶ء کے ایک انگریزی رسالہ کا اقتباس

نفرت انگیز تصویر

ایسٹ انڈیا کمپنی کا خونخوار عملہ

استحصال بالجبر کا محکمہ

(باقی آئندہ)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

شرق اردن پر ابن رفادہ کا حملہ
کیا شرق اردن حکومت حجاز کے خلاف سازش میں شریک ہے؟
مصر میں حکومت شرق اردن کے معتمد کا کارنامہ

شرق اردن کی حرکت پر افسوس

اصل حقیقت کا انکشاف

حجاز کے خلاف برطانوی سازش

انتقادات

پیشوا کا رسول نمبر

اسرار التنزیل فی تفسیر سورۃ الفیل

مبشر المولود

دار الحکومت

دہلی میں یوم اسیران کے مظاہرے اور جلوس

چالیس اشخاص گرفتار۔ پولیس کا لاٹھی چارج

سائکلو اسٹائل مشین پولیس کے حوالہ کردی گئی

دہلی ۵ر جولائی ۔ کل شہر میں "یوم گاندھی" اور "یوم اسیران سیاسی" کے سلسلہ میں جزوی ہڑتال رہی ...

مولانا انور الدین صاحب اسیر فرنگ کی اہلیہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور قرآن خوانی

اعلیٰ حضرت نظام دہلی تشریف لائیں گے

فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق برطانی حکومت کا فیصلہ

کونسلیں مشترکہ انتخاب کا فیصلہ کریں گی

پست اقوام اور مزدوروں کیلئے خاص نمائندگی

لندن ۵ر جولائی وزیر ہند نے دار العوام میں جدید ہندوستانی دستور کے متعلق جو اعلان کیا تھا اس میں اس امر کی طرف قطعی اشارہ تھا کہ برطانوی حکومت عنقریب فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اپنے انفصالی فیصلہ کا اعلان کردے گی ...

بنارس میں سرکردہ رہنماؤں کا اجتماع

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی شرکت

جمعیۃ علماء ہند کے دفتر پر پولیس کا دھاوا

ایک رضاکار کی گرفتاری

ڈاکٹر انصاری صاحب کی اچانک رہائی

صدر جمعیۃ علماء ہند کی علالت سے مسلمانوں میں تشویش

مفتی صاحب کو کسی سرد مقام میں تبدیل کیا جائے

(خاص نامہ نگار الجمعیۃ)

رنگون میں تین لڑکیوں کا بیرحمانہ قتل

معمولی زیور کے لئے قاتلوں کی سنگدلی

مسلم کانفرنس کے اکان کو الٹی میٹم

حکومت سے تعاون کی حکمت عملی بے سود ثابت ہوئی

جماعت احرار کے نمائندے کی تجویز

اسمبلی کے ممبران کا حکومت کے خلاف احتجاج

جدید آرڈیننس بغیر مشورہ کے کیوں نافذ کیا گیا

این۔ ڈبلیو ریلوے کو زبردست خسارہ

بعض لائنوں کو بند کرنے کا ارادہ

بمبئی کی تجارت ایک تہائی رہ گئی

ہندو مسلم فساد کا تباہ کن اثر

برہم پور میں بم کیس کا فیصلہ

تین ملزموں کو مختلف میعاد کی سزائیں

سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق نئی اطلاع

جیل میں کانگریسی لیڈروں کیساتھ تبادلہ خیال

دار العوام میں لانسبری کی تجویز

ریلوے ٹرینوں کو روک کر اشتہارات کی تقسیم

یو۔ پی میں ایک منظم تحریک کا آغاز

کانگریسی جھنڈوں کا مظاہرہ

ضلع مدنا پور میں گولی چل گئی

دو کانگریسی ہلاک اور متعدد زخمی

مفلسی سے تنگ آ کر لڑکے اور لڑکی کو زہر

برطانی مال پر مزید محصول لگایا جائے

حکومت کو ایوان تجارت ہند کا تار

ریاست کشمیر میں ایک مسلم وزیر کا تقرر

اعتدال پسند حکومت کی حکمت عملی سے ناراض ہوگئے ہیں

پارلیمنٹ میں کانگریس کے ساتھ تعاون کرنے پر بحث

مخالف جماعت کے لیڈر مسٹر لانسبری کا نوٹس

لندن ۵ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لانسبری نے دیجو برطانوی پارلیمنٹ کے دار العوام میں مخالف جماعت کے لیڈر ہیں) حکومت سے یہ دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ ہندوستان کی موجودہ نازک سیاسی صورت حالات کے پیش نظر جب کہ اعتدال پسند حکومت کی تازہ حکمت عملی سے ناراض ہوگئے ہیں۔ حکومت کی پوزیشن کیا ہے ...

بمبئی میں بربریت اور انسانیت سوزی کا شرمناک منظر

شارع عام پر خونریزی اور چھروں سے قاتلانہ حملے

شہر میں فوج کا گشت اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

بمبئی ۴ر جولائی آج یہاں پھر سخت فساد ہوا ...

انسان کے انسانوں پر قاتلانہ حملے

پولیس پر فیر نقصانات جان

چاریوم کا نقصان جان

بنارس میں سیاسی رہنماؤں کا اجتماع

پنڈت مالویہ سے سپرو، کچلو اور آصف علی کی ملاقات

مسائل حاضرہ پر راز دارانہ گفتگو

دہرہ دون ایکسپریس کو لوٹنے کی سازش

پٹریاں اکھیڑ ڈالی گئیں

مجلس وفاق کا اجلاس لندن مدعو کیا جائیگا

حکومت پر مہاراجگان کا دباؤ

بمبئی میں موسلا دھار بارش

فرقہ وارانہ فساد پر پانی پڑ گیا

گم شدہ اسلحہ کی جستجو

سات لاکھ مزدوروں کی ہڑتال کا خطرہ

ریلوے ملازمین کے مطالبات

مشاورتی کمیٹی کی شرکت سے شاستری کا انکار

راماسوامی اسمبلی کے لیڈر نامزد کئے گئے

انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی کا اعلان

ہندوستان کیلئے مکمل آزادی کی تائید

ایک ہیڈ کانسٹبل کے خلاف استغاثہ

گاندھی ٹوپی اتارنے کا الزام

سر آغا خاں ہندوستانی نمائندوں کے لیڈر

برما کی علیحدگی برمیوں کی خواہش پر مبنی ہے

دار العوام میں وزیر ہند کا بیان

مسٹر جیکر گاندھی جی سے ملاقات کریں گے

حیدرآباد میں دیسی صنعتوں کی ترقی

کارکنوں کی طرف سے اعلیٰ حضرت کا شکریہ

صوبہ مدراس میں ڈھائی ہزار اشخاص کو سزا

مصر یورپ اور امریکہ کا اتصال

جرمن اخبار حکومت کی پرواہ نہیں کرتے

مسٹر سین گپتا پر حکومت کا کتنا روپیہ خرچ ہوا

آئرش مال کی درآمد پر محصول کا اضافہ

دوسری خواندگی پر مزدور پارٹی مخالفت کرے گی

امریکہ میں یوم آزادی کا جشن

دو سو اشخاص کی ہلاکت

پچاس سال میں فوج کو ہندوستانی بنایا جائیگا

اعلیٰ آسامیوں پر ہندوستانیوں کا تقرر

مسلمانانِ اجمیر کا عظیم الشان جلسہ
ریاست الور کے متعلق احرار اسلام سے مطالبہ

اجمیر ۲ جولائی گذشتہ شب بعد نماز عشاء درگاہ شریف میں مسلمانان اجمیر کا ایک عام جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا معین الدین صاحب اجمیری منعقد ہوا ... حسب ذیل تجویز بالاتفاق رائے منظور کی گئی ہے۔

ریاست الور میں حکومت کی طرف سے تمام قرآن خوانی کے مکاتب کا حکماً بند کیا جانا ... مساجد سے گودام ... ریاست الور کے ان ... مسلمانان اجمیر کا یہ جلسہ عام جمعیۃ آل انڈیا احرار اسلام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ... حکومت الور کی اس جابرانہ و ظالمانہ پالیسی کا خاتمہ ہو۔ اور ریاست الور کے ...

۵۵ فی صدی مسلمان آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی فرائض انجام دے سکیں ... مسلمانان اجمیر کا یہ جلسہ جمعیۃ احرار کو یقین دلاتا ہے کہ مسلمانان ہند عموماً اور مسلمانان اجمیر و میواڑ خصوصیت کے ساتھ اس کی ہر صدا پر لبیک کہنے اور ... کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (حافظ محمد شریف ڈکٹیٹر جمعیۃ احرار اجمیر)

انجمن منور الاسلام میرٹھ کا سالانہ اجلاس

انجمن منور الاسلام میرٹھ کا چوتھا سالانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا اختر شاہ خان صاحب بتاریخ یکم جولائی ۱۹۳۲ء بروز جمعہ جامع مسجد شہر میرٹھ اور دوسرا شاہ ویر ہال میرٹھ میں نہایت شاندار طریقہ پر منعقد کیا گیا ...

ختم کلام اللہ شریف

... (مصباح الدین)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ... (ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ) ...

ملنے کا پتہ: محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور

مقویات سراج عالم

... بالکل مفت طلب فرمائیں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے ... قیمت چار روپیہ (للعہ)

پتہ: منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور ... دربھنگہ

شربت فولاد

... منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔پی

۹ جولائی ۱۹۳۲ء کو کھلے گا۔ امتحان ہائی اسکول کے اختیاری مضامین میں تاریخ جغرافیہ عربی، فارسی، سائنس، ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے ... ہندی ذریعے فارم آف ورنا کیولر کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ و تواعد کی درخواستیں جلد آنا چاہئیں۔

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ علیگ (ہیڈ ماسٹر)

بجلی کا کام سیکھنے والو!

... اس اسکول کا نام ہے۔

سکول فار الیکٹریکل انجینئرز لودھیانہ

... پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

مشہور قدیمی دوکان
حاجی مولا بخش و حاجی عبدالغنی
عام اطلاع

...

حاجی عبدالغنی واحد مالک فرم حاجی مولا بخش علی غنی گلاس مرچنٹ بازار فتحپوری۔ دہلی

حلفیہ بیان کا مطالب

...

ضرغام اللہ خان سابق تحصیلدار ریاست انب حال محلہ شاہ نظر الہند ...

دہلی میں بارہ تاریخ کو کیا ہونے والا ہے

ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہندوستان کی ہر اسلامی آبادی میں عید میلاد کے جلسے ہوں گے اور دہلی میں بھی ہر جگہ ان جلسوں کی دھوم دھام ہوگی۔ عید میلاد کے لئے خواجہ حسن نظامی صاحب نے گھروں اور مسجدوں پر لگانے اور مکانوں کو آراستہ کرنے کے لئے قرآن و حدیث کے مضامین کے رنگین اور دستی جھنڈے تیار کئے ہیں ... دہلی کے حضرات یہ اعلان دیکھتے ہی ذیل کی دوکانوں سے یہ جھنڈے اور دیگر ... خرید لیں۔

۱۔ دی حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ۔ چاندنی چوک متصل دریبہ کلاں دہلی
۲۔ رائل بک ڈپو۔ جامع مسجد دہلی۔
۳۔ رشیدیہ بک ڈپو۔ جامع مسجد دہلی

المشتہر: سکرٹری عید میلاد کمیٹی۔ دہلی

آج کل ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں!

آجکل اس کی خرابی سے صحت بگڑتی ہے۔ بخار وغیرہ بھی سب اسی کے فساد ہیں۔ ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں تو تمام موسمی ... سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس موسم میں بھی صحت کی ترقی ہو سکتی ہے ...

”امرت دھارا“

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیئے ... استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا ... قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے جیب میں رکھیئے
بھولئے نہیں۔ صحت۔ روپیہ۔ وقت سب کو بچا دیگی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے ...

احتیاط: نقلوں سے بچو ...

خط و کتابت و تار کا پتہ: ”امرت دھارا“ لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ”امرت دھارا“ بھون۔ ”امرت دھارا“ سٹرک۔ ”امرت دھارا“ ڈاک خانہ۔ لاہور۔

جماعت مولوی فاضل و منشی فاضل کا داخلہ مدرسہ صدیقیہ میں

۱۰ جولائی ۳۲ء سے مدرسہ صدیقیہ دہلی واقع پھاٹک حبش خاں میں حسب دستور ۱۹۳۳ء کے امتحانات کیلئے مولوی فاضل و منشی فاضل کا داخلہ شروع ہو جائے گا۔ شائقین علوم شرقیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مدرسہ میں داخل ہو کر ہر دو امتحانات کی تیاری میں مدرسہ کی ان خدمات جلیلہ سے فائدہ اٹھائیں جن کے ذریعہ مدرسہ کے گذشتہ شاندار نتائج شاہد ہیں ...

منیجر مدرسہ صدیقیہ دہلی پھاٹک حبش خان دہلی

نیپٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

... روغن کرامات ...

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصولڈاک و پیکنگ معاف

ہمادری مسر ...

کان کی دوا: بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جانب جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہیئے ہمارا نیا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

بال جڑ سے کالا

... منیجر ... دربھنگہ

تحفہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مفت

اگر آپ قرآن کریم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کی حکمت اصلیہ معلوم کر کے عشق محمدی اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جذبہ صادقہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں تو حضرت مولانا حاجی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین کا رسالہ ”تحفہ میلاد النبی“ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصولڈاک و پیکنگ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجکر منگواکر خود پڑھیں اور ...

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو

... پتہ: مدرسہ محمدیہ حویلی کھڑگپور ضلع مونگیر

خوب یاد رکھیں

...

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

... منیجر رسالہ پیشوا دہلی

عملیات لوعرف فرشتہ غیب (رجسٹرڈ)

... قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

یونیورسل میڈیکل کمپنی نمبر ۱۵ ملتان شہر

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکامی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ ”الجمعیۃ“ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

”الجمعیۃ“ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

”الجمعیۃ“ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہو گی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار ”الجمعیۃ“ دہلی

تاریخ اسلام کے اخراج پر احتجاج

... سکرٹری انجمن نور الاسلام

جمعیۃ الطلبہ صوبہ دہلی کا عظیم الشان جلسہ
طلباء کو اساتذہ کی نصیحت

...

صدر جمعیۃ علماء ہند کو ملتان جیل سے تبدیل کیا جائے
انجمن تہذیب الاسلام دہلی کی تجاویز

...

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

...

جریان

...

تازہ سرٹیفکیٹ

...

ملنے کا پتہ: ... اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... کلکتہ

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزاں قلم ہم سے طلب فرمادیں

منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر مہینہ سوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۱ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

یدُ اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ
الجمعیۃ
دہلی

معاون
محمد عثمان خان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۴

معاصرین کے افکار و آراء

پس ان دو فقروں کو سوچ کر حکومت قدم اٹھائے۔ آیندہ اختیار بدست مختار
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

علماء کرام اور وطن پرست مسلمانوں کا اعلان (ہند)

مسلم کانفرنسی لیڈروں کے شرمناک و منحوس لندنی بیان کے خلاف جب سے علماء کرام اور وطن پرور مسلمانوں کا اعلان شائع ہوا ہے جی حضوریوں اور حکومت پرستوں کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ہیں اور وہ اپنی قلعی اس طرح کھل جانے پر سخت سراسیمہ ہو رہے ہیں۔

اب تک خود جی حضوریوں اور حکومت پرستوں کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ اسلام میں سیاست، مذہب سے الگ نہیں ہے بلکہ مذہب کا جزو ہے۔ اگر یہ دعویٰ ...

"ہاتھی کا پاؤں" (مدینہ)

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

مکارم اخلاق اور خصائل حمیدہ کا جامع ترین انسان
خاتم المرسلین کے عادات و خصائل کا ایک زرین ورق
انک لعلیٰ خلق عظیم

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک ایسا خوشنما اور دلآویز گلدستہ ہے جس کا ہر پھول اپنی نفاست، نزہت و تر و تازگی کے اعتبار سے روح کیلئے سامان حیات اور وجہ انبساط ہے۔ اور پھول کا ہر تنکا اپنی پرکیف خوشبو سے زندگی کو ...

بنا کر بھیجا گیا اور جس کی ذات پر تمام نبوتیں اور صداقتیں ختم کر دی گئیں۔ آج اگر تم عیسائیوں سے کہو کہ جنکو تم خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہو بتاؤ اس کے اخلاق کیسے تھے۔ اسکی عبادت کا طریق کیا تھا اور روزانہ کی زندگی میں انکو دیگر انسانوں پر کیا امتیاز تھا تو سوائے خاموشی یا بے شرمی کی بک بک کے سادہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے اسی طرح اگر ہندوؤں سے دریافت کیا جائے کہ جن بزرگوں پر جاؤ ویدوں کا پرکاش ہوا، ذرا انکی زندگی کے کچھ حالات سے ہمیں مطلع کرو تو اس کا جواب وہ قیامت تک بھی نہ دے سکیں گے کیونکہ ویدوں کے ملہمین کے حالات انتہائی تاریکی میں ہیں کہ کوئی شخص ثبوت نہیں دے سکتا کہ وہ اس دنیا میں کبھی تشریف بھی لائے تھے۔ لیکن رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ایک ایسی ذات ہے جن کی عبادت و ریاضت، عفو و اخلاق، لین دین، اکل و شرب، لباس و پوشش، طرز بود و ماند، وعظ و نصیحت، جنگ و صلح کے تمام گوشے محفوظ ہیں اور جو قدم قدم پر ہماری رہنمائی کے ضامن ہیں۔

داعی الی اللہ کے اخلاق کی آسمانی گواہی

یہ مبارک مہینہ ربیع الاول کا ہے جس میں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور قدسی ...

[illegible]

صحبت و ملاطفت کا عام رواج

[illegible]

بستر مرگ سے آخری پیام
بیگم مولانا نورالدین صاحب کا خطاب اپنے عزیز شوہر سے

اے وجہ سکون دل اے راز صمیم دل!
لو جاتی ہوں دنیا سے کچھ نیند سی آتی ہے
یہ وقت جدائی بھی کیا درد فزا آیا
دکھا ہوا دل لیکر جب جیل سے آؤ گے
آہوں کا تلاطم ہو اور ہو شب تنہائی
ایثار و وفا جوہر ہے اہل شجاعت کا
مضبوط ارادوں میں اک پاک عزیمت ہیں
پرتو ہو محمد کے تم جذبہ محکم ہو

اے مالک ملک دل اے شاہ حریم دل!
مدت کی رفاقت کو اب موت چھڑاتی ہے
تم جیل میں ہو مجھکو پیغام قضا آیا
اس عالم ارضی میں تم مجھکو نہ پاؤ گے
چھوٹے نہ کبھی لیکن دامان شکیبائی
تسلیم و رضا شیوہ ہے صاحب الفت کا
چھوڑا ہے تمہیں میں نے قربانگہ ملت میں
تم بہرہ ور عزم سرکار دو عالم ہو

خاتون کی رحلت ہے شوہر کی اسارت ہے
مرحومہ کو جنت کی اصف یہ ضمانت ہے

حفیظ الرحمن آصف دہلوی
۴ جولائی ۱۹۳۲ء

آخری شوہ اچھا کہ گمان تھا

[illegible]

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mafg Co., (India) P. Box 88. Karachi.

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن، اورنگ آباد، ناگپور، جھانسی، علی گڑھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتحپور، ایٹہ، کانپور، اعظم گڈھ، فیض آباد، بلیا، آرہ، بہرائچ، رائے بریلی، لکھنؤ، شاہجہانپور، خواہشمند ایجنسی فوراً طلب کریں۔
منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اکسیر جذام

یہ دوا عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے یہ خیال نفع عام کے اشتہار دیا ہے جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہوگئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں چار چھ مہینہ میں صحت کلی ہوجاتی ہے اگر پھوڑا نکل آیا ہے تو بفضلہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول وپیکنگ کے لئے ہر روانہ کریں یا ۱۲ کا وی۔ پی طلب فرماویں۔
حافظ اقبال حسین بھیٹیا ہی بھاگلپور

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں جن میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۱۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک شائع نہیں ہوا ابھی تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آیندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص کر لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کمال الحسن النفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے صرف للعہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے نامور خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے، اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں ا ۔ مکہ مکرمہ اور ۲ ۔ مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ - قسم اعلیٰ سفید کاغذ خاص شدہ سے قسم دوم خاص شدہ عہ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ عہ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

معتدلین کی مایوسی

سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کے استعفے

بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغِ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

فریب بہرحال فریب ہے۔ یہ قطعاً ناممکن ہے کہ انسانوں کی کوئی جماعت ہمیشہ فریب میں مبتلا رہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کچھ آدمی کسی کے دام تزویر میں مبتلا ہو جائیں اور سراب کو دریا سمجھ کر حالت تشنگی میں اسی کی طرف دوڑنے لگیں مگر یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ ایک گروہ ہمیشہ فریب خوردگی کے عالم میں زندگی گزارے کبھی نہ کبھی اس پر حقیقت منکشف ہوگی۔ کبھی نہ کبھی وہ ضرور یہ سمجھے گا ...

ان کے ذریعہ حکومت سے ہندوستان کا مطالبہ آزادی تسلیم کرالیں گے مگر اب ان کے خطوط یہ بتا رہے ہیں کہ وہ کس قدر یاس و ناامیدی کے عالم میں ایوان حکومت سے باہر نکل رہے ہیں اور جس طرح ان سے پہلے بہت سوں کو مایوسی سے دوچار ہو کر عدم تعاون کا راستہ اختیار کرنا پڑا ہے انہیں بھی اپنے لئے اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آرہا ہے۔

...

سر سپرو اور مسٹر جیکر نے اپنے استعفوں کے ساتھ وائسرائے ہند کی خدمت میں جو دو خطوط ارسال فرمائے ہیں وہ پڑھنے کے قابل ہیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکومت خود اپنے وفاداروں کو کس قسم کے مغالطوں میں مبتلا رکھتی ہے ... اور اپنی قابلیت اور اپنے منطقی دلائل پر اعتماد رکھتا تھا کہ وہ ...

آزاد سبحانی

آزاد سبحانی نے انڈیپنڈنٹ پارٹی کی بنیاد ڈالی ہے جو مولانا شفیع داؤدی کے مغالطہ انگیز بیان کے مطابق مسلم کانفرنس کے اندر کوئی جماعت نہیں ہے بلکہ اس سے باہر اور اس کے متوازی ایک جماعت ہے جس کے مقاصد اور جس کا طریق کار مسلم کانفرنس سے بالکل مختلف ہے۔ ہمیں مولانا حسرت اور مولانا آزاد سبحانی سے اس مرتبہ ان کے سفر دہلی کے سلسلہ میں خود تبادلۂ خیالات کا موقع ملا اور ہمیں ان بزرگوں نے یہ یقین دلایا کہ وہ جس جماعت کی تنظیم کر رہے ہیں اس کا کوئی واسطہ مسلم کانفرنس سے نہیں ہے اور وہ ایک مستقل جماعت ہے جس کا مقصد ہندوستان میں وفاقی جمہوری حکومت قائم کرنا ہے ... اور جو اپنے ملک کو بیرونی تسلط سے نجات دلانا چاہتی ہے۔ مولانا آزاد سبحانی نے آزاد پارک کے جلسہ میں جہاں ہزاروں مسلمانوں کا اجتماع تھا اس حقیقت کا اعلان کیا کہ ان کی جماعت جمعیۃ علمائے ہند سے بہت زیادہ قریب ہے اور ان حضرات کا اعتراف کیا جو آزادی وطن کی خاطر جمعیۃ علمائے ہند نے ... مولانا آزاد سبحانی کے علاوہ مولانا حسرت اور سید ذاکر علی صاحب نے جو تقریریں کیں ان میں بھی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے مسلک کو بالکل صاف کرتے حالی تھیں ... کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے یہ شبہ نہیں کر سکتا تھا کہ یہ جدید پارٹی ملک کی آزادی کے لئے جنگ کرنے میں کسی دوسری جماعت سے پیچھے رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس جماعت کو مرکزی بورڈ کے لئے دہلی کے نمائندوں کا سوال سامنے آیا تو ان لوگوں نے بھی اس کی رکنیت کو قبول کر لیا جو مسلم کانفرنس سے مکمل بیزاری کا اعلان کرتے رہتے ہیں اور ملکی آزادی کے لئے اپنی قربانیاں پیش کر چکے ہیں ...

برو قت انتباہ

...

سلطنت آصفیہ کا چشمۂ فیض

اعلیٰحضرت سلطان العلوم فرمانروائے دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی علمی فیاضیاں نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیائے اسلام میں ضرب المثل ہو چکی ہیں۔ اور آج بچے بچے بھی اس حقیقت سے واقف ہے کہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی سلطنت آصفیہ عثمانیہ نے علوم و فنون کی سرپرستی کر کے اسلام کی دیرینہ روایات کو جس طرح زندہ کیا ہے اس کی مثال تمام روئے زمین پر مشکل سے مل سکتی ہے ...

انڈیپنڈنٹ پارٹی

مسلم کانفرنس کی اندرونی کمزوریوں کا پردہ چاک ہو جانے کے بعد تحفظ حقوق مسلمین کا وہ طلسم اب بالکل ٹوٹ چکا ہے ...

انسداد فواحش

اس وقت ہندوستان میں جو قوانین مروج ہیں ان کا بدترین اخلاقی پہلو یہ ہے کہ وہ نہ صرف فواحش کو جائز قرار دیتے ہیں بلکہ ان کی اجازت دیتے ہیں بلکہ ان تمام تحریکات کو ناکام بنانے میں امداد و اعانت کرتے ہیں جو فواحش کی لعنت سے نجات دلانے کے لئے جاری کی جائیں ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رام کی بیٹی بالغ بنام ایتم ہے۔ ایتم نے ناکارگی کی، اس کو برادری نے علیحدہ کر دیا۔ وہ رام کے گھر میں زیر حفاظت اپنے باپ رام کے گھر میں رہتی ہے ... رام ایتم کو معاوضہ لیکر (چند روپے نقد یا دھان کے عوض میں زید ایک مسلمان) کو دینا چاہتا ہے۔ ایتم بھی رضامند ہے۔ زید اس کو مسلمان بھی کر سکتا ہے۔ کیا وہ ایتم زید کے لئے لونڈی ہوگی یا منکوحہ ... اگر زید اس کو علیحدہ کرنا چاہے تو کیا صورت ہوگی؟

الجواب

اگر کوئی ہندو اپنی بیٹی کو بعوض چند روپیہ کے کسی مسلمان کو دیدیگا تو مسلمان کیلئے بغیر نکاح کے اس ہندو کی دختر کے ساتھ مباشرت و مجامعت کرنی ہرگز جائز نہ ہوگی، ہاں یہ مسلمان اس لڑکی کو مسلمان کرنے کے بعد اس سے اگر نکاح کر لیگا تو اس کے لئے یہ لڑکی زوجہ منکوحہ حلال ہو جائے گی فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ - دہلی

استفتاء

...

الجواب

...

سر سیموئل ہور کے بیان سے لبرل جماعت میں ہلچل

سپرو، جیکر اور جوشی کے استعفے

ترک تعاون کی قرارداد

(ترجمہ خصوصی)

وزیر ہند نے ۲۷ جون کو دارالعوام میں جو بیان دیا ہے اور جس کا اعلان شملہ سے وائسرائے نے اسی تاریخ کو کیا ہے اس پر غور و خوض کرنے کے بعد سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے مشاورتی کمیٹی کی رکنیت سے استعفے داخل کر دئے ہیں اور اپنے استعفوں کے ساتھ وائسرائے ہند کو دو خطوط بھیجے ہیں ...

عدم تعاون کی وجہ سے موجودہ صورت حال کے متعلق سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے اور ہر قسم کے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے ...

لبرلوں کا اجلاس بمبئی

عدم تعاون کی قرارداد منظور

...

مجوزہ طریق کار پر احتجاج

...

صوبہ جاتی خود مختاری اور مرکزی ذمہ داری

...

مسٹر ایم جوشی کا استعفیٰ

...

فرقہ وارانہ مسئلہ اور عدم تعاون

...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

"نواح مدراس میں یوم مالگزاری"

ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں کاشتکاروں پر مظالم

۱۸۵۶ء کے ایک انگریزی رسالہ کا اقتباس

(گزشتہ سے پیوستہ)

اب ہمیں تفصیل واقعات کو بیان کرنا چاہئے۔ مسٹر ایلیٹ، اسٹوکس اور نارٹن صاحبان نے مدراس پریذیڈنسی کے جملہ اطراف سے ایسے لوگوں کے ذریعہ شہادتیں فراہم کی ہیں جو معاملات میں بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق رکھتے تھے ...

...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

کردستان میں شیخ محمود اور شیخ برزان کی بغاوت

حکومت عراق نے دونوں سرداروں کو گرفتار کر لیا

بغاوت اور اس کے انسداد کے اسباب

عراق، ایران اور ترکی کی سرحد پر کردستان میں شیخ محمود اور شیخ احمد برزان نے اپنے تبعین کی امداد سے جو بغاوت برپا کی تھی اور جس نے ان تینوں حکومتوں کو کسی حد تک پریشان کر رکھا تھا اس کا باب ختم ہو گیا ہے اور بغاوت پوری قوت کے ساتھ کچل دی گئی ہے ...

کردستان کی جغرافیائی حیثیت

...

شیخ احمد برزان کون ہیں؟

...

چاہ شیریں پر حملہ

...

شیخ برزان کی گرفتاری

...

خاتم المرسلین کے عادات و خصائل کا ایک زریں ورق

(بسلسلہ صفحہ اول)

دیکھنے لگا، لیکن رحمۃ للعالمین نے نہایت محبت سے میری طرف دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر بولے کہ دیکھو یہ نماز ہے اس میں ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی چاہئے جو خلاف ادب ہو۔ خدا کی قسم حضور نے نہ تو مجھے جھڑکا نہ ملامت کی اور نہ چہرہ سے غصہ کا اظہار فرمایا۔

ایک دفعہ ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں آکر پیشاب کر دیا، صحابہ کرام اسکو مارنے کیلئے دوڑے اور قریب تھا کہ اسکو قتل کر ڈالتے لیکن فوراً ہی حضور علیہ السلام دوڑے اور اسکو کہا کہ تم پیشاب روکو نہیں بلکہ اچھی طرح فارغ ہو جاؤ اور صحابہ سے فرمایا کہ تم نے اسکو نرمی سے کیوں نہ سمجھایا، یہ تو ناواقف تھا اگر اس کا پیشاب بند ہو جاتا تو اس کو سخت تکلیف ہوتی؟ اس کے بعد آپ اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ دیکھو یہ مسجد ہے جو صرف خدا کی عبادت کیلئے مخصوص ہے آئندہ اسکا خیال رکھنا۔

مسلمانوں کے علاوہ کفار بھی آپکے ہاں مہمان آکر ٹھہرتے اور ان کی بھی اسی اخلاص و محبت سے مہمان نوازی کرتے۔ ایک دفعہ ایک کافر آپکے ہاں مہمان ٹھہرا آپنے اسکو بکری کا دودھ پلایا اس نے اور مانگا آپنے دوسری بکری کا دودھ دوہ کر دیا اس نے اور طلب کیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر بھی آپنے اس سے دریافت کیا کہ اگر تم کو اور دودھ کی ضرورت ہو تو میں پیش کروں۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ کھانا کم ہونے کی وجہ سے آپ اور آپکے اہل و عیال بھوکے سو جاتے مگر مہمان کی ضروریات کو فراموش نہ فرماتے۔

حضرت ابوہریرہ کا قصہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گرسنگی کی وجہ سے راستہ میں بیٹھا تھا اور سخت بے تاب تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق ادھر سے گزرے میں نے حسن طلب کی خاطر ان سے قرآن شریف کی ایک آیت دریافت کی وہ آیت بتلا کر چلے گئے اسی طرح حضرت عمر فاروق بھی گزرے اور آپنے بھی میری طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ ان کے بعد خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ چنانچہ میں آپکے ہمراہ ہو لیا۔ آپ مجھے اپنے کاشانۂ اقدس پر لیگئے اور وہاں جا کر مجھے دودھ پلایا ...

مہمان نوازی

...

یوسف اور سردی کا خیال

...

مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری
حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم نامزد کئے گئے
کمپنی باغ میں باشندگان دہلی کا جلسہ عام

دہلی ۱۰ جولائی۔ کل دوپہر کو مولانا مولوی الحاج الحافظ عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند بہ گرفتار آرڈیننس کی دفعہ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے۔ شیخ سید الواحد انسپکٹر پولیس نے چند سپاہیوں اور سی۔ آئی۔ ڈی پولیس کے ہمراہ دفتر جمعیۃ علمائے ہند پر چھاپہ مارا اور مولانا کو ان کی گرفتاری کے متعلق اطلاع دی۔ دفتر کے نیچے چند تانگے کھڑے تھے۔ ایک تانگہ میں مولانا موصوف کو بٹھا کر پولیس کوتوالی لے گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب نے اپنی گرفتاری پر حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی جانشین حضرت شیخ الہند و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کو جمعیۃ علماء ہند کا ڈکٹیٹر نامزد فرمایا ہے۔

شام کو چھ بجے کمپنی باغ آزاد پارک میں مولانا مجیب الرحمن صاحب فاضل دیوبند کی صدارت میں باشندگان دہلی کا عام جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالماجد صاحب دہلوی نے حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی گرفتاری کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے تبحر علمی، اعلیٰ قابلیت، دینی خدمات پر مؤثر تقریر کی۔ اس کے بعد جلسہ نے ایک تجویز پیش کی جس میں مولانا موصوف کی قومی و ملی خدمات کا اعتراف کیا گیا تھا۔ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

دارالحکومت
دہلی میں آرڈیننس ڈے کا جلوس
شراب کی دوکان پر پکٹنگ۔ پولیس کی لاٹھی چارج

[illegible]

جامعہ ملیہ کے رجسٹر ضبط نہیں کئے گئے

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے رضا کاروں کا چالان

[illegible]

وزیر ہند کے بیان پر ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

[illegible]

ساردا ایکٹ کا زور شور
ایک بیوپاری کشتنہ پر مقدمہ

[illegible]

سیاسی قیدیوں کے لئے جیل کا انتخاب

[illegible]

پشاور میں زنان بازاری کے خلاف جہاد
قحبہ خانوں پر پکٹنگ

[illegible]

آئندہ وائسرائے ہندوستانی ہونا چاہئے
مسٹر جان فلبی (عبداللہ) کا برطانیہ کو مشورہ

[illegible]

چلتی ریل میں کارتوسوں پر پولیس کا قبضہ
نوجوان کو دو کرفتار کرلیا گیا

[illegible]

مجسٹریٹ کے مقدمہ قتل کی سماعت
چند ملزمین کی باہر سے خاص گرفتار

[illegible]

دریائے راوی خشک ہوگیا

[illegible]

ڈیڑھ سو ہندوستانیوں اور چینیوں کو ملک سے نکال دیا گیا

[illegible]

دہلی جیل میں ہنگامہ ہوتے ہوتے رہ گیا
سیاسی قیدیوں اور وارڈروں میں تصادم
سرخپوشوں پر وارڈر کی ناک کاٹنے کا الزام

دہلی ۱۰ جولائی۔ کل دہلی کیمپ جیل میں زبردست مظاہرہ ہوگیا جس سے معلوم ہوا ہے کہ وارڈروں پر سنگباری کی گئی اور انہیں بٹا گیا۔ کیمپ جیل میں آجکل تقریباً ... سیاسی قیدی ہیں جو سب کے سب تحریک کانگرس کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان قیدیوں میں بے چینی اور شورش کے آثار کئی دن سے پیدا ہو گئے تھے۔ کل ساڑھے چار بجے شام کو یہ واقعہ رونما ہوا جب کہ ان قیدیوں میں سے چند نے تیز ہتھیار سے ایک وارڈر کی ناک کاٹ لینے کی کوشش کی جس سے اس کی ناک تو نہیں کٹی لیکن زخمی ہوگئی۔ ایک دوسرے پہرہ دار نے وارڈر کو بچایا۔

[illegible]

تمام ملک میں آرڈیننس ڈے منانے کی تجویز
آرڈیننسوں کو منسوخ کرانے کا آئینی پروگرام
پنڈت مدن موہن مالویہ کا اعلان

[illegible]

گورنر صاحبان کے اختیارات کی تحدید
کونسل کے منظور کردہ قوانین مسترد نہیں ہوں گے

[illegible]

ضلع سہارنپور میں یوم آرڈیننس

[illegible]

منگلور میں موسلادھار بارش

[illegible]

پلکھوہ میں انجمن اصلاح المسلمین کا اجلاس

[illegible]

دو ماہ کے بعد بمبئی میں پھر مکمل امن و امان
گورنر بمبئی سے معزز شہریوں کی ملاقات
بمبئی کے اخبارات کو حکومت کا زبردست انتباہ

بمبئی ۸ جولائی۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک حکم کے ذریعہ کرفیو آرڈر کی میعاد میں ایک ہفتہ کی مزید توسیع کردی ہے کیونکہ صرف ایک مسلمان پر حملہ کیا گیا باقی حالات پرسکون ہیں۔ آج میئر بمبئی نے باشندگان بمبئی کا ایک جلسہ منعقد کیا جس میں فرقہ وارانہ حالات پر غور کیا گیا اور ہز ایکسیلنسی گورنر سے درخواست کی گئی کہ وہ ہر جماعت کے ... کی ایک غیر سرکاری کمیٹی مقرر کریں جو ہوم ممبر اور کمشنر پولیس سے تعاون کر کے صورت حالات کو قابو میں لانے کی کوشش کرے۔

آج گورنر بمبئی نے میئر بمبئی، سر دار سلیمان قاسم مٹھا اور سر ابراہیم رحمت اللہ اور دیگر معزز شہریوں کو شرف ملاقات بخشا۔ ... حکومت بمبئی نے بمبئی کے بعض اخبارات کے ایڈیٹروں کو نوٹس دیا ہے جس میں مذکور ہے کہ ان کے اخبار میں فرقہ وارانہ ہنگامہ کی تفصیلات کو مبالغہ آمیز صورت میں شائع کیا جاتا ہے نیز مذکور ہے کہ حکومت ہر اس اخبار کے خلاف کارروائی اختیار کرے گی جو فرقہ وارانہ اطلاعات کو غیر معقول طریق پر شائع کرے گا۔

ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی میں ترقی
ساڑھے تین کروڑ پونڈ کا کپڑا باہر گیا
سوتی صنعت و حرفت کی امید افزا حالت

[illegible]

طریقے میں تبدیلی کی ہے اصول میں نہیں
ہندوستانی رائے عامہ کو مغالطہ دینے کی کوشش

[illegible]

جرمن اور برطانیہ کا تصفیہ ہوگیا
لوزان کانفرنس میں معاہدہ مرتب ہوگیا

[illegible]

ریل کے ڈبوں کو آگ لگادی گئی

[illegible]

پلکھوہ اسٹیشن پر مسلمانوں کی طرح سے پانی کا انتظام

[illegible]

پارلیمنٹ پر پکٹنگ کیا جائے گا

[illegible]

آزاد پارک میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام
مولانا آزاد سبحانی اور مولانا حسرت موہانی کی ولولہ انگیز تقریریں
انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لئے دہلی کے نمائندوں کا انتخاب

دہلی ۱۰ جولائی۔ کل صبح مولانا آزاد سبحانی، مولانا حسرت موہانی اور سید ذاکر علی صاحب الہ آباد سے انڈیپنڈنٹ پارٹی کی تنظیم کے سلسلہ میں دہلی تشریف لائے اور دفتر جمعیۃ علماء ہند میں قیام فرمایا۔ ان حضرات نے اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ تار ہلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر اخبار الجمعیۃ کو دیدی تھی۔ شام کو کمپنی باغ میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت کے لئے حضرت مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند نے مولانا آزاد سبحانی کا اسم گرامی پیش کرتے ہوئے موجودہ حالات پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ ... ہلال احمد زبیری نے تحریک صدارت کی تائید اور حضرت مولانا عبدالماجد صاحب نے تائید مزید کی۔

سب سے پہلے سید ذاکر علی صاحب نے مسلم کانفرنس والوں کی شعبدہ بازی کا ...

کہ پبلک کا اصرار ہے اور احساس وقت بظاہر حال مجھ سے ملک اور قوم کے لئے قربانی پیش کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اس لئے میں اپنے آپ کو اس پر مجبور پاتا ہوں کہ اپنی ناچیز خدمات پیش کروں۔ ... اس کے بعد مولانا حسرت موہانی نے ... کا اعلان کر دیا۔

سب سے آخر میں مولانا آزاد سبحانی نے تقریباً سوا گھنٹہ تک ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں آزادی ہند کے متعلق مسلمانوں کا مذہبی فرض ...

[illegible]

انڈیپنڈنٹ پارٹی کے نمائندگان کا بیان
مسلمانان ہند سے اپیل

[illegible]

بنگال مسلم کانفرنس میں مخالفت
ایک مسلم نمائندہ کو فوراً لندن بھیجا جائے
مسٹر غزنوی کا خطبہ صدارت

[illegible]

دہلی میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا جلسہ ...

[illegible]

دہلی میں اسلامی مسافر خانہ کی بنیاد قائم ہوگئی
اہل ثروت مسلمانوں سے ایک درخواست

دہلی میں مسافر خانہ کی ضرورت کے عنوان سے جو مضمون ایم احمد حسین صاحب قریشی سابق مہتمم مسافر خانہ کا آپ کے معزز اخبار الجمعیۃ مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۳ء کو شائع ہوا ہے وہ میری نظر سے گذرا میں اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واقعی دہلی جیسے اسلامی شہر میں مسلمانوں کے لئے ایک مسافر خانہ کی سخت ضرورت تھی جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پوری ہو جائے گی۔ مکرم حافظ ولی اللہ صاحب خادم مسجد جنگل والی سالہا سال سے اس ضرورت کو محسوس کر رہے تھے کیونکہ دوسری اقوام کے مسافروں کے لئے مسافر خانے دھرم شالے مندر موجود ہیں مگر افسوس مسلمان مسافروں کے لئے جو ایک عالمگیر قوم ہے دہلی میں قیام کرنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ اب مسلمانان دہلی یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ایک قطعہ زمین جو مسجد جنگل والی کے پاس تھا اور غدر کے بعد گورنمنٹ کے قبضہ میں چلا گیا تھا جس پر دس بارہ سال سے متولیان مسجد مذکور اور گورنمنٹ کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا۔ عرصہ ایک سال کا ہوا قطعہ زمین گورنمنٹ نے مسجد کو بطور عطیہ کے مرحمت کر دیا ہے جس پر کچھ تو مسجد کی عمارت بنا دی گئی اور کچھ زمین باقی بچا جس کے ساتھ ایک باغیچہ جو مسجد کی ملکیت ہے ملا کر مسافر خانے کی بنیاد ڈالدی گئی ہے تقریباً اس زمین کا رقبہ ایک ہزار گز ہے بنیادیں کھدنی شروع ہو گئیں ہیں جس کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ خدا کے توکل پر کام شروع کر دیا ہے چونکہ مسافر خانہ سہ منزلہ ہوگا اس لئے ایک شخص اس کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا اس واسطے دہلی کے اہل ثروت حضرات اس طرف توجہ فرمائیں کیونکہ دہلی جیسے اسلامی شہر میں مسلمانوں کا ایک بھی مسافر خانہ اس وقت دہلی میں موجود نہیں ہے جس سے مسلمانوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے مسافر خانہ تعمیر کرنا ایک صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب قیامت تک آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جائیگا امید ہے کہ مسلمانان دہلی ... جلد حصہ لے کر ...

اعلان عام

عزیز احمد کی دوکان شیرہ و تمباکو متصل ریل انجن دہلی سے میں نے ۲۰ جولائی کو اپنا تعلق منقطع کر لیا ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تاریخ علیحدگی سے دوکان مذکورہ کے لین دین سے مجھے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

سہارنپور کے مسلمانوں کا جلسہ
ملتان جیل میں حضرت مفتی صاحب کی علالت پر تشویش

مسلمانان عالم کی مدد کریں۔ وما علینا الا البلاغ
الیس غلام صادق امرتسری بارہ ہندو راؤ دہلی

کل بروز جمعہ مسلمانان سہارنپور کا ایک عظیم الشان جلسہ بعد نماز جمعہ زیر صدارت غازی محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر مجلس ماتحت جمعیۃ العلماء ہند منعقد ہوا جناب عبد الغفار صاحب آزاد نے ایک پر زور تقریر فرماتے ہوئے حسب ذیل تجاویز پیش کیں جو بعد کو تائید کے بعد بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان جلسہ ان اطلاعات پر انتہائی اضطراب اور بے چینی کا اظہار کرتا ہے جو ملتان جیل میں اسیران سیاسی کی تکالیف خصوصاً حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند کی علالت کے متعلق مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں اور جن کی مزید تصدیق پر زینسر ابدار کے ملتان جیل سے رہا ہونے پر شائع کردہ بیان سے ہوگئی ہے کہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو اختلاج قلب کے دورہ برابر پڑ رہے ہیں اور اس ماہ میں موسم گرما کی شدت کے باعث تین مرتبہ بے ہوش ہو چکے ہیں۔ یہ جلسہ اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ اگر حکومت نے اس تکلیف کا انسداد اور حضرت مفتی صاحب کی بحالی صحت کا فوری انتظام نہ کیا گیا تو یہ صورت نہ صرف مسلمانان سہارنپور بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہوگی اور اس کے نتائج و عواقب کی ذمہ دار خود حکومت ہوگی۔

(۲) یہ جلسہ حضرت مولانا نور الدین صاحب ڈکٹیٹر چہارم جمعیۃ العلماء ہند کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر مولانا موصوف اور ان کے رفقاء سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مولانا حضرت نور الدین صاحب وغیرہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خادم الاسلام محمد یٰسین سہارنپور

دار العلوم ندوۃ العلماء میں

آج کل تقریباً پچاس غیر مستطیع طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے قیام و طعام و تعلیم کے جملہ مصارف ندوۃ العلماء کی جانب سے ادا کئے جاتے ہیں ... دار العلوم ایسی درسگاہ کے لئے قابل افسوس ہے ... ایک طالب علم پر سالانہ ... ایک ایک طالب علم کا بار اپنے ذمہ لیں تو قوم کے بہت سے ہونہار بچے اس درسگاہ سے مستفید ہو کر خدمت اسلام میں مشغول ہو سکتے ہیں۔

حکیم اختر حسن صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ آپ نے ... وقف نامہ کی رجسٹری ... خود ہی گوارا کر کے وقف نامہ اور رسید ناظم ندوۃ العلماء کے حوالے کر گئے۔ اگر قوم میں ایسے صاحب احساس وخدا ترس مسلمان پیدا ہونے لگیں تو کسی دینی کام میں کوئی دشواری باقی نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے کہ دنیا تک ان کے لئے باقیات الصالحات رہیں اور بے اندازہ ثواب ہمیشہ پہونچا رہے۔

عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء

سیالکوٹ میں پولیس کے ہاتھوں قرآن پاک کی توہین

مندرجہ ذیل ریزولیوشن انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ کے جنرل اجلاس میں زیر صدارت شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء بہ تحریک حکیم عبد اللطیف صاحب ...

(۱) الف۔ انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ کی جنرل کونسل کا یہ اجلاس مورخہ ۲۷ جون ۱۹۳۳ء واقعہ بالکمنڈی حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہلم کے موقعہ پر جو زد و کوب اور لٹھ بازی پولیس کی جانب سے ذوالجناح اور پر امن ماتم کرنے والوں پر ہوئی اور جس طرح متبرک عمامہ اور قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی اسے جمہور مسلمانوں کی مذہبی توہین محسوس کرتے ہوئے انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور اپنے شیعہ و دیگر مظلوم بھائیوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(ب) یہ اجلاس اس حادثہ ناجعہ کے بعد قریباً بیس بیگناہ شیعوں اور مظلوم بھائیوں کی گرفتاری کو سٹر و ولٹ لام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ کی غیر دانشمندانہ غیر آئینی اور ناانصافانہ حرکت تصور کرتا ہوا اس کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔

(ج) یہ اجلاس سٹی مجسٹریٹ و دیگر حکام کی مسلمانوں کے مذہبی معاملہ میں بیجا مداخلت کو ناقابل برداشت اور اشتعال انگیز سمجھتا ہے اور اس معاملہ کی طرف حکومت پنجاب کی فوری توجہ منعطف کراتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عامۃ المسلمین کے مجروح جذبات کی داد رسی کیلئے عملی قدم اٹھائے۔ (انجمن اسلامیہ سیالکوٹ)

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

اگر آپ دیکھنے کے مشتاق ہیں تو آج ہی رسالہ پیشوا کے اعلیٰ ایڈیشن کے خریدار ہو جائیے پیشوا کے رسول نمبر میں مدینہ کے چاند و آقا کے اس خط کا فوٹو شائع کیا جائیگا ... صرف ان لوگوں کو مل جائے گا جو یکم ربیع الاول تک دو روپے (عہ) دفتر پیشوا میں بھیج کر رسالہ پیشوا کے خریدار ہو جائیں ... ایک روپیہ ہے مضامین سب کے ایک ہوتے ہیں۔ فوٹو نہیں ہوتے اور کاغذ درست ہوتا ہے۔

مینیجر رسالہ پیشوا دہلی

تحفہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مفت

نام کتاب شہید اسلام مع حالات زندگی ... انجمن صمدیہ اللہ آباد

منجن عزیزی استعمال کیجیے (فوراً طلب کیجیے)
انشاء اللہ دانت نکلوانے کی ضرورت نہیں رہیگی

دانت کا درد، مسوڑھوں کا ورم، خارش، جلن، سوزش، ٹھنڈک ... وغیرہ تمام امراض کو دور کرتا ہے ...
قیمت فی ڈبیہ ...
حکیم سید محمد عزیز الحسن عرف عزیز میاں سی گھاٹ بھوپال

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عالم پوسٹ بکس ۹۵ دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اقتصادی مشکلات کا بہترین حل
روپیہ بنانے کی مشین!!

مینیجر تاج بکڈپو منڈی حجام۔ آگرہ

بال جڑ سے کالا

... بال اسٹور کنسی سمری دربھنگہ

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہار

... مدرسہ محمدیہ حویلی کھڑگپور ضلع مونگیر

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ کو الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو دیکھئے کہ آپ کے شہر یا قصبہ میں "الجمعیۃ" کو فروخت کرنے والا کوئی ایجنٹ ہے یا نہیں اگر کوئی صاحب ایجنٹ ہیں تو ان سے تاکید کیجیے کہ وہ الجمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں آپ ان کی جو کچھ مدد کر سکتے ہوں ضرور کریں اور اگر آپ کے یہاں الجمعیۃ کی ایجنسی نہیں ہے تو کسی محنتی اور دیانتدار آدمی کو ایجنسی لینے پر آمادہ کریں اس طرح آپ اپنے اخبار کی بھی خدمت انجام دیں گے اور ایک صاحب حاجت کی معاش کا ذریعہ بھی آپ کی وجہ سے پیدا ہو جائیگا۔ شرائط ایجنسی ذیل کے پتہ سے طلب کر سکتے ہیں۔

مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

جماعت مولوی فاضل و منشی فاضل کا داخلہ مدرسہ صدیقیہ میں

... جولائی سے مدرسہ صدیقیہ دہلی واقع پھاٹک حبش خاں میں حسب دستور سابق ... امتحانات کیلئے مولوی فاضل و منشی فاضل کا داخلہ شروع ہو جائے گا۔ شائقین علوم مشرقیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مدرسہ میں داخل ہو کر ... گذشتہ شاندار نتائج شاہد ہیں۔
مشہور درسگاہوں کے فارغ التحصیل طلبہ کے لئے خاص قسم کی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں گی ... خط میں اپنی تعلیم اور مختصر حالات کا ذکر ضرور کریں۔

مینیجر مدرسہ صدیقیہ دہلی پھاٹک حبش خاں دہلی

انجمن تہذیب الکلام دہلی کا جلسہ
جمعیۃ علماء ہند اور زمیندار کی خدمات کا اعتراف

... (۲) انجمن تہذیب الکلام دہلی کا یہ جلسہ حضرت مولانا حسرت موہانی اور ان کی پارٹی کو مبارکباد دیتا ہے ... سرگرمی اور عملی اقدام کے لئے تیار ہیں ... خدمات انجام دین اور آزادی کامل ... علمائے ہند و مسلم نیشنلسٹ پارٹی کو اس کی امداد و اعانت ...

ناظم انجمن تہذیب الکلام دہلی

جمعیۃ اہلحدیث پنجاب کا اجلاس

جمعیۃ تنظیم اہلحدیث صوبہ پنجاب کا ایک خاص اجلاس مورخہ ۲۹ جون ۱۹۳۳ء ...

اخبار الجمعیۃ
کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ولایتی، امریکہ، جاپانی، کٹ پیس ... منگوا کر ... تنزیب ... اور نمبر وار کا کرایہ ... مفت طلب کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

الیس رفیق بھائی جیکب سرکل بمبئی

دہلی میں بارہ تاریخ کو کیا ہونے والا ہے

ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہندوستان کی ہر اسلامی آبادی میں عید میلاد کے جلسے ہوں گے اور دہلی میں بھی ہر جگہ ان جلسوں کی دھوم دھام ہوگی عید میلاد کے لئے خواجہ حسن نظامی صاحب نے گھروں اور مسجدوں پر لگانے اور مکانوں کو آراستہ کرنے کے لئے قرآن و حدیث کے مضامین کے رنگین اور سوتی جھنڈے تیار کئے ہیں جو تمام ہندوستان میں فروخت ہو رہے ہیں ... اعلان دیکھتے ہی ذیل کی دوکانوں سے یہ جھنڈے اور آویزے خرید لیں۔
۱۔ دی حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ چاندنی چوک متصل دریبہ کلاں دہلی
۲۔ زئل بک ڈپو جامع مسجد دہلی
۳۔ رشید یہ بک ڈپو جامع مسجد دہلی

سکرٹری عید میلاد کمیٹی دہلی

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزان قلم ہم سے طلب فرماویں۔
مینیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

حافظ اقبال حسین بھیٹیا ہی بھاگل پور

اکسیر جذام

اخبار الجمعیۃ میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

مینیجر

عملیات انوعوف فرشتہ غیب

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

مینیجر لکھنؤ ... دربھنگہ

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بڑھاپے میں جوانی اور جوانی میں عام شباب
طلا ماریاہ

سیلی کا کام سیکھنے والوں کیلئے

سکول فار اسکیم ... لدھیانہ

طاقت کی بے نظیر دوا
الکٹرک سیلوشن

الکٹرک آئیل

ہندوستان کا بہترین ... جمبو

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

الجمعیۃ
سہ روزہ — دہلی
ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
¼ کالم
⅛ کالم

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم شنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۵

داعی لا الٰہ الا اللہ کا ظہور قدسی

وہ اعظم و اکمل انسان جس نے قوموں کی تفریق کو مٹایا

خاتم الانبیاء نے دنیا کو کیا پیغام دیا؟

(از معاون)

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ... خدائے واحد نے اپنے رسول کو روشن ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ ۹ ربیع الاول کو عبداللہ کے گھر آمنہ طاہرہ کے بطن سے خدا کا وہ آخری پیغمبر پیدا ہوا جس کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بارگاہ احدیت میں دعا کی تھی اور جس کی آمد کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی۔

دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

یہ عالیشان اور کامیاب ترین پیغمبر جس کی اتباع انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے ...

... تک پہونچایا۔ اگر آپ کے اور کارنامے تھوڑی دیر کے لئے فراموش بھی کر دیے جائیں تو صرف یہی ایک کارنامہ ایسا ہے جس کے احسان سے آج دنیا کی تمام قومیں دبی ہوئی ہیں۔ آپ کی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ دنیا کے تمام مذاہب کے پیرؤوں کی زبانوں پر توحید کا نام آنے لگا اور وہ اعتقاداً اس کی عظمت کے قائل ہو گئے۔ اگرچہ عیسائی توحید کے زبانی اقرار کے ساتھ تثلیث یعنی تین خدا کے قائل ہیں اور آریہ سماجی ایشور کے ساتھ مادہ اور روح کو مستقل خدا (خود بخود) تسلیم کرتے ہیں لیکن اگر وہ اسی طرح اسلام کے انوار سے مستنیر ہوتے رہے اور انھوں نے اصل توحید کو اسلام سے اخذ کرنے ...

[illegible]

مطب وقت — صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

جمعیت صدر العلماء ہند کا اعلان
اور علماء و زعماء ملت کی تصدیق

مطب وقت — شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

حکیم مولوی مسعود احمد صاحب جو ایک فارغ التحصیل عالم اور طبیب ہیں، عرصہ تک درس اور مطب کے ذریعہ سے خلق اللہ کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ نے تکمیل خدمت کی غرض سے ایک دواخانہ جاری کیا ہے جس کا نام "وطنی دواخانہ" ہے ... دواؤں کی عمدگی، صفائی، ستھرائی ... کے موافق تیاری کے اہتمام کے ساتھ دواخانہ کو مقبول عام بنانے کا تہیہ کر لیا ہے ...

(باہر کے مریضوں کے لئے خاص اہتمام کیا گیا ہے)

سرور دو جہاں طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ما کتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر ...

سرمۂ حکیم

طاقت اور قوت مردمی کا لاجواب عروسی بکس

عورتوں کے مرض سیلان رحم کا مکمل علاج

جس طرح مردوں کو جریان یعنی دھات کی بیماری ہو جاتی ہے، اسی طرح عورتوں کو بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ اس کو سیلان الرحم یا جریان الرحم کہتے ہیں ...

وطنی دواخانہ — ماہر طب حکیم مولوی مسعود احمد خاں صاحب صدر بازار دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجموں والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے بمصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ/

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عرب کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت۔ مرد بوڑھے۔ بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زمین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ چکنا شدہ ... قسم دوم ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرمی ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ

ششماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

۱/۲ کالم

۱/۴ کالم

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم شنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۵

داعی لا الٰہ الا اللہ کا ظہور قدسی

وہ اعظم و اکمل انسان جس نے قوموں کی تفریق کو مٹایا

خاتم الانبیاء نے دنیا کو کیا پیغام دیا؟

(از معاون)

ہو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ - خدا نے اپنے رسول کو روشن ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب کر دے - ۹ ربیع الاول کو عبداللہ کے گھر آمنہ طاہرہ کے بطن سے خدا کا وہ آخری پیغمبر پیدا ہوا جس کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بارگاہ احدیت میں دعا کی تھی اور جس کی آمد کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی -

دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

یہ عالیشان اور کامیاب ترین پیغمبر جس کی ابتداء انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے ...

تک پہونچایا - اگر آپ کے اور کارنامے تھوڑی دیر کے لئے فراموش بھی کر دئے جائیں تو صرف یہی ایک کارنامہ ایسا ہے جس کے احسان سے آج دنیا کی تمام قومیں دبی ہوئی ہیں - آپ کی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ دنیا کے تمام مذاہب کے پیرؤں کی زبانوں پر توحید کا نام آنے لگا اور وہ اعتقاداً اس کی عظمت کے قائل ہو گئے - اگرچہ عیسائی توحید کے زبانی اقرار کے ساتھ تثلیث یعنی تین خدا کے قائل ہیں اور آریہ سماجی ایشور کے ساتھ مادہ اور روح کو مستقل خدا (خود بخود) تسلیم کرتے ہیں لیکن اگر وہ اسی طرح اسلام کے انوار سے مستنیر ہوتے رہے اور انہوں نے اصول توحید کو اسلام سے اخذ کر لیا ...

مطب وقت

صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک

صدر جمعیۃ العلماء ہند کا اعلان

اور علماء و زعماء ملت کی تصدیق

مطب وقت

شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

حکیم مولوی مسعود احمد صاحب جو ایک فارغ التحصیل عالم اور طبیب ہیں ایک عرصہ تک درس اور مطب کے ذریعہ سے خلق اللہ کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں آپ نے تکمیل خدمت کی غرض سے ایک دواخانہ جاری کیا ہے جس کا نام "وطنی دواخانہ" ہے دواؤں کی عمدگی صفائی ستھرائی اور نسخے کے موافق تیاری کے اہتمام کے ساتھ دواخانہ کو مقبول عام بنانے کا تہیہ کر لیا ہے امید ہے کہ پبلک تجربہ کرکے قدر دانی کرے گی اور دواخانہ ترقی کے افادہ عامہ کا فرض بوجہ احسن انجام دیگا۔

(باہر کے مریضوں کے لئے خاص اہتمام کیا گیا ہے)

سرور دو جہاں طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ما اکتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر ...

طاقت اور قوت مردمی کا لاجواب عروسی بکس

خوحضرات اپنی ناتجربہ کاری کی وجہ سے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں تباہ کر چکے ہیں وہ شریف ذات جو بری صحبتوں میں بیٹھ کر اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں میں کلہاڑی مار کر زندگی کو درد ...

عورتوں کے مرض سیلان رحم کا مکمل علاج

جس طرح مردوں کو جریان یعنی دھات کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی بیماری ہو جاتی ہے اسی کو سیلان الرحم یا جریان الرحم کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا سفید یا لیسدار ...

وطنی دواخانہ ماہر طب حکیم مولوی مسعود احمد خاں صاحب صدر بازار دہلی

اعلیحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے ہیں لیکن پانچ ترجموں والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر شرح بھی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے واضح ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زمین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو یہی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۱ ہجری

دار العوام میں سر سموئل ہور کا تازہ ارشاد

یہ "ہندوستان کے نمائندے" کون ہیں؟

حکومت کے بعض اخباری پروپیگنڈا کے ذریعہ فرضی لیڈر بن بیٹھے ہیں کون ایسا بیوقوف ہوگا جو ہندوستان کا نمائندہ مان لے گا۔ بہت زیادہ نمائندہ حیثیت سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا گاندھی جی یا حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے کوئی مراسلہ جیل سے سر سموئل ہور کے پاس بھیجا ہے کہ ہم آپ کی موجودہ پالیسی اور پروگرام کو پسند کرتے ہیں...

وزیر ہند سر سموئل ہور جب سے اپنے قلمدان وزارت کو سنبھالا ہے وہ قدامت پسندوں کی اکثریت کے بل بوتے پر اس قدر از خود رفتہ ہو گئے ہیں کہ ان کا کوئی بیان اور کوئی اعلان غرور و تکبر سے خالی نہیں ہوتا...

واحد حل

حوادث و احکام

"رہنماؤں کی رہنمائی"

حضرت مفتی صاحب بخیر و عافیت ہیں

حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے اپنے ایک مکتوب گرامی میں راقم الحروف کو ہدایت فرمائی ہے کہ علامہ ممدوح کی طرف سے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے شدت گرما کے باعث انتقال ... کی کیفیت اخبارات میں پڑھ کر اپنے اضطراب و بے چینی کا اظہار فرمایا ہے اور مختلف جلسوں میں احتجاجی تجاویز منظور کی ہیں۔ سلطان کی آب و ہوا کے متعلق حضرت مفتی صاحب کے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہاں گرمی کم ہو گئی ہے اور رات کو ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں امید کی جاتی ہے کہ مسلمانان ہند مطمئن ہو جائیں گے ... ملتان جیل میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب اور حضرت مولانا نور الدین صاحب بھی بخیر و عافیت ہیں کوئی وجہ تشویش نہیں ہے۔

ہلال احمد زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ

سرحدی مجلس مقننہ کی انڈیپنڈنٹ پارٹی

وصل کا پول

مقتدلین کا دوسرا اقدام

علم تعاون کا فیصلہ

بنگال کی نام نہاد مسلم کانفرنس کا پہلا اجلاس

مسلمانوں کا خون بہانے کی ناپاک کوششیں

حق پسندوں کا احتجاج اور "لیڈروں" کا فرار

۹ جولائی کو چار بجے کے بعد نام نہاد مسلم کانفرنس کا اجلاس ٹاؤن ہال میں منعقد کیا گیا۔ ... مسٹر عبد الحلیم غزنوی اجلاس کے صدر تھے ... بنگال مسلم کانفرنس ...

صدر کانفرنس

شرکاء کی تعداد

ایک حق پسند مسلمان

مولانا منیر الزماں کی تقریر

صدر استقبالیہ

مولانا شفیع داؤدی کا انعام

انگریزی اخبارات کے ترجمے

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

روم میں جولیس قیصر کے محل کا انکشاف

سمریا میں آٹھ سو برس قبل مسیح کے آثار

بنی اسرائیل کی عظمت کا اثری ثبوت

قمار بازی اور شراب نوشی کے اخراجات

ایک سال میں پچاس کروڑ پونڈ کا صرفہ

سینما کی کثرت نے مستقبل کو تاریک بنا دیا ہے

سرجان سائمن کی ایک تقریر کا اقتباس

پوپ کی خدمت میں ایک عجیب تحفہ

عربی اخبارات کے ترجمے

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

غازیان وطن سے ام المصریین کا خطاب

"سعد زغلول مر چکے کیا تم ان کا نام بھی معدوم کرنا چاہتے ہو"

مصر کو افلاس اور ذلت کا گہوارہ بنا دیا گیا ہے

عراق میں غیر ملکی مال کے مقاطعہ کی تحریک

عراقی جرائد اور سیاسی رہنماؤں کی اپیل

برطانیہ اور حکومت یمن میں معاہدہ کی تحریک

ترکی مدارس میں طلباء کی تعداد

ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری اور رہائی

دہلی سے اخراج کا حکم خلاف ورزی کے بعد دوبارہ گرفتاری

دہلی ۱۳ر جولائی۔ حضرت مولانا مولوی الحاج حافظ محمد عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کو گزشتہ ہفتہ دہلی پولیس نے گرفتار کر لیا تھا لیکن بعض غیر معلوم وجوہ کی بنا پر مولانا موصوف کو ۳۰ گھنٹہ حراست میں رکھنے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے وقت مولانا کو ہنگامی آرڈیننس کے ماتحت ایک نوٹس دیا گیا جس پر چیف کمشنر کی طرف سے آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ ۲۴ گھنٹہ کے اندر دہلی سے نکل جائیں۔ یہ نوٹس پیر کے روز شام کو چھ بجکر چالیس منٹ پر دیا گیا تھا جو منگل کو ۶ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہو گیا۔ مولانا عبدالحلیم صاحب نے نوٹس کی خلاف ورزی کا ارادہ کر لیا تھا چنانچہ آپ نے کل عصر کی نماز مسجد فتحپوری میں پڑھی اور نماز کے بعد مسلمانوں کے مجمع میں ایک پرجوش اور حقائق سے لبریز تقریر فرمائی۔ تقریر کا سلسلہ ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ میں حکم امتناعی کی خلاف ورزی کر چکا ہوں۔ کیونکہ اس وقت ۶ بجکر ۵ منٹ ہو چکے ہیں۔ تقریر کے بعد فتحپوری سے مسلمانوں کا ایک جلوس مولانا کی سرکردگی میں نکلا جو اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہوا دفتر جمعیۃ علماء ہند تک آیا۔ مولانا نے تمام حاضرین کو کچھ نصیحت فرما کر رخصت کیا۔

کل رات کو دس بجے شب شیخ عبدالواحد کی سرکردگی میں پولیس کی ایک جمعیۃ نے دفتر جمعیۃ علماء ہند پر چھاپہ مارا اور مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کو نوٹس کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں گرفتار کر کے لے گئی۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

ہندوستان میں ری پبلک کے قیام کی تجویز

وزیر ہند اور حکومت کے جدید الٹیمیٹم کا ملک و ملت نے جس جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے وہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے۔ جب استبدادی حکومتیں ظلم و عدوان کی حد سے گذر جاتی ہیں اور وہ اپنی مادی طاقتوں کے گھمنڈ میں سرشار ہو کر پبلک کی جائز خواہشات و جذبات کو کچل ڈالنا چاہتی ہیں تو پھر کمزور انسانوں کے دلوں میں غیرت و حمیت کی حرارت ایک خاص طاقت پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے ٹکرا کر فرعونی حکومتیں پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہندوستانی معتدلین کا طبقہ جو حکومت سے تعاون کرنے ہی میں امن و فلاح دیکھتا تھا آج ترک تعاون کی طرف قدم بڑھا رہا ہے جس سے مدبرین برطانیہ کے بھی حواس درست ہو رہے ہیں۔ اس لئے وزیر ہند نے بھی اپنے پہلے اعلانوں میں تاویل شروع کر دی ہے جس پر کوئی ایسی بات نہیں ہے جو معتدلین کو بھی مطمئن کر سکے۔

ان تمام حالات پر غور کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ایک قدم اور آگے بڑھایا جائے۔ اور جلد از جلد انڈین نیشنل کانگریس کے نظام کو وسیع تر کر کے ری پبلک کا اعلان کر دیا جائے اور صوبہ وار اور مرکزی قومی حکومتوں کی بنیاد رکھ دی جائے۔

اس کے ساتھ ہی میں تمام ان نوجوانوں سے جو ابھی عدم تشدد کے پابند نہیں ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ وزیر ہند کے متکبرانہ خیالات سے متاثر ہو کر کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے ہماری موجودہ آئینی جنگ کو بدنام کرنے کا انگریزوں کو موقع مل جائے۔

(مولانا) حسین احمد مدنی
ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علماء ہند دہلی

دارالحکومت

خشت۔ افیون۔ شراب اور تھیٹر سینما پر ٹیکس

میونسپلٹی کی سب کمیٹی کی سفارش

دہلی ۱۱ر جولائی۔ دہلی میونسپل کمیٹی عرصہ سے اس امر پر غور و خوض کر رہی ہے کہ بہت سی ان چیزوں پر ٹیکس لگایا جائے جن پر اب تک کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ ٹیکس شیڈول پر مجموعی طور سے غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جا چکی ہے۔ وہ اس کا فیصلہ کرے گی۔ اگر سب کمیٹی خاص نے جو پہلے ہی سے منتخب ہے ایک تجویز منظور کی ہے جس میں اینٹ پر ۳ آنے فی ہزار اینٹ اور چرس پر ۲ آنے فی من گانجہ اور بھنگ پر ایک آنہ فی من اور دیسی و انگریزی شراب پر ایک آنہ نی ٹیکس لگانے کی سفارش کی ہے۔ اینٹوں کے متعلق بہت سے اعتراض موصول ہوئے جن میں مرتبہ فی ہزار اینٹ ٹیکس لگانے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سب کمیٹی کی یہ بھی تجویز ہے کہ سینما تھیٹر اور سرکس سے جو ٹکٹ اور پاس جاری ہوتے ہیں ان پر ۲ فی روپیہ محصول لگایا جائے۔ کمیٹی نے معمولی راستے اور نقل و حمل والوں کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ یہ تجویز ۱۴ر جولائی کو ہونے والے میونسپل کمیٹی کے عام اجلاس میں پیش ہوگی۔

قلعہ میں جانے والے گوشت پر محصول

قصابوں کے خلاف اپیل نہیں ہوگی

دہلی ۱۱ر جولائی۔ دہلی میونسپل کمیٹی کا ملتوی شدہ اجلاس آج مسٹر ہیرڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جو جانور ذبح ہوتے ہیں ان کے خون کا پہلے کمیٹی ٹھیکہ دیا کرتی تھی۔ اور اس کی تمام آمدنی کمیٹی کے حصہ میں آتی تھی مگر اس قاعدہ کے خلاف قصابوں نے خون خود کام میں لانا شروع کر دیا۔ اس پر مقدمہ بازی تک نوبت آئی کمیٹی کے خلاف بہت سے قصابوں نے مقدمہ دائر کر دیا۔ کمیٹی کو شکست ہوگئی۔ آج ایک تجویز اجلاس میں پیش ہوئی کہ اس فیصلہ کے خلاف اپیل کیا جائے۔ میونسپل کمیٹی کے وکیل نے اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قصابوں کا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ وہ خون کا استعمال کر سکتے ہیں اس لئے اپیل دائر کرنا فضول ہوگا۔ آخر یہ رائے منظور کی گئی اور اپیل نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

قلعہ میں جو گوشت جاتا ہے اس پر ٹیکس نہیں ہے۔ آج کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ اس گوشت پر بھی ٹیکس لیا جائے۔

دہلی میں بلامحصول مال لانیوالوں کی گرفتاریاں

دہلی ۱۱ر جولائی۔ میونسپل کمیٹی کا محکمہ واچ اینڈ وارڈ نہایت سرگرمی سے اپنا کام کر رہا ہے۔ عملہ کے انچارج اور دیگر افسران شب و روز دوڑ دھوپ میں مصروف ہیں۔ کوئی دن ایسا خالی نہیں جاتا کہ دو چار آدمی بلامحصول مال لیجانے کے الزام میں گرفتار نہ کئے جاتے ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۸ر مئی سے ۱۸ر جون تک کمیٹی کو ۱۶ ہزار روپیہ کی فکر واچ اینڈ وارڈ کے ذریعہ آمدنی ہوئی۔

ایک سکھ نے سکھ لڑکی کا اغوا کر لیا

دہلی ۱۳ر جولائی۔ نئی دہلی سے ایک نابالغ سکھ لڑکی کو ایک موٹر ڈرائیور کے ذریعہ اغوا کئے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سردار رتن سنگھ کی بارہ سالہ لڑکی گوردوارہ بنگلہ صاحب میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے جایا کرتی تھی وہاں سے ایک سکھ ڈرائیور اس کو موٹر میں بٹھا کر کسی جگہ لے گیا۔ پولیس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔

مولانا عبدالماجد صاحب کو نوٹس

دہلی ۱۳ر جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مولانا عبدالماجد صاحب پر ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے ماتحت ایک نوٹس تعمیل کیا گیا ہے کہ وہ افسران پولیس کی اجازت کے بغیر دارالعلوم سے باہر نہ نکلیں۔

اعلان تعطیل

بتقریب عید میلاد حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ کو حسب دستور قدیم دفتر کی تعطیل ہوگی۔ لہٰذا معاونین کرام اور ایجنٹ صاحبان ۱۹ر جولائی کے پرچہ کا انتظار نہ فرمائیں۔
منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

مولانا عبدالحلیم صاحب کی گرفتاری پر جلسہ

دہلی ۱۳ر جولائی۔ حضرت مولانا عبدالحلیم الصدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کی دوبارہ گرفتاری نے مسلمانان دہلی میں خاص جوش پیدا کر دیا ہے۔

آج شام کو چھ بجے آزاد پارک میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندو مسلمان بکثرت شریک تھے۔ جلسہ کی صدارت مولانا جوہر صاحب علیگڈھی نے کی۔ مولانا ابوالمعارف حیدرآبادی کی تقریر نہایت جوشیلی تھی۔ آپ نے آزادی وطن کے لئے عملی جدوجہد اور انتہائی ایثار و قربانی کی اپیل کی۔ آپ کے بعد مولانا احسان بہاری و مولانا الطاف الرحمٰن وغیرہ کی تقاریر ہوئیں جن میں سودیشی اشیاء کے استعمال اور باہمی اتحاد کی اہمیت پر اظہار خیال کیا گیا تھا۔ آخر میں صاحب صدر نے ایک مدلل و مبسوط تقریر کی اور ایک تجویز پیش کی جس میں حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم الصدیقی صاحب کی گرفتاری پر ان کو مبارکباد دی گئی تھی۔

دارالعلوم دیوبند کے طلباء کا ایثار

دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور متعلمین کے ایک وفود دہلی آچکے ہیں جنہوں نے اپنی خدمات جمعیۃ علماء ہند کو سپرد کر دی ہیں ان میں سے کچھ حضرات گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔

۲ کو سزا اور ۳۲ رضاکاروں کی رہائی

دہلی ۱۳ر جولائی۔ یوم سیرۃ کے سلسلہ میں جو ۲۸ رضاکار جیل جانے ہوئے دیگر چھ والنٹیر جلوس میں شرکت کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ان کا مقدمہ آج مسٹر رابینسن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا ۳۲ والنٹیر تنبیہ کے بعد رہا کر دئیے گئے۔ راجندر اور راج لال دو والنٹیروں کو چھ چھ ماہ قید کی سزا دی گئی۔

مہاراجہ اودے پور کے محل پر حملہ

پولیس اور فوج نے گولی چلادی

شملہ ۱۱ر جولائی۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اودے پور میں شدید فساد ہو گیا ہے۔ بلوائیوں نے مہاراجہ کے محل پر حملہ کیا۔ فوج اور پولیس نے بلوائیوں کا مقابلہ کیا اور ذاتی حفاظت کے لئے گولی چلائی جس سے پانچ اشخاص مجروح ہوئے۔ مزید تفصیلات ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہیں۔

شورش کی مزید تفصیلات

شملہ ۱۲ر جولائی۔ اودے پور میں مہاراجہ کے محل پر یورش کے متعلق مزید تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ اودے پور میں جمعہ کے دن سخت فساد ہو گیا۔ شہر میں ہنگامہ کے ساتھ لوگوں کا بہت بڑا مجمع مہاراجہ کے محل پر لوٹ پڑا اور محل کے اندر گھس گیا۔ پولیس اور فوج نے فیر کر کے منتشر کیا جس سے بیان کیا جاتا ہے کہ صرف پانچ آدمی زخمی ہوئے۔

گو فساد کے اسباب تو معلوم نہیں ہوئے ہیں لیکن احمدآباد کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ ہز ہائینس مہاراجہ نے بعض ٹیکسوں میں اضافہ کر دیا تھا رعایا میں سے بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ وہ اس بارے میں ہز ہائینس سے کچھ عرض کریں۔ چنانچہ پانسو آدمی محل تک گئے تاکہ ہز ہائینس اس حکم کو منسوخ کر دیں۔ گولی کس وجہ سے چلی تھی یہ ابھی تک معلوم نہیں لیکن ایک خبر سے پتہ چلتا ہے کہ دس آدمی جگہ مقتول ہوئے اور دس کے قریب زخمی۔

جس وقت گولی چلی ہے کہا جاتا ہے کہ مجمع پیچھے بھاگا اور بہت سے لوگ تالاب میں گر کر غرق ہو گئے۔ ابھی تک کل نقصانات معلوم نہیں ہوئے ہیں۔ شہر میں دو دن کی مکمل ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ شہر کے سربرآوردہ لوگوں نے ایجنٹ کو تار دیا ہے کہ وہ آکر خود دیکھیں۔ مہاراجہ کو بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔

لارنس بت مسمار کرنیوالوں کے مقدمہ کا فیصلہ

دو دو سال قید سخت اور جرمانہ

لاہور ۱۲ر جولائی۔ مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج ادار سنگھ اور تین دیگر سکھوں کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ ملزم ریاست کپورتھلہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ لارنس بت مسمار کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ چاروں ملزموں کو دو دو سال قید سخت اور ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی تین تین ماہ مزید قید اور دفعہ ۲۴۷ اور ۴۴۷ تعزیرات ہند (بیجا مداخلت) کے ماتحت تین تین ماہ قید کی سزا دی اور میعاد سزا ختم ہو جانے کے بعد ایک سال تک نیک چلن رہنے کے لئے پانچ پانچ سو روپیہ کے ذاتی مچلکے داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔ دونوں سزائیں ساتھ ساتھ شروع ہوں گی۔

لداخ کے قریب دریا کا بند ٹوٹ گیا

پانی ۴۳ فٹ بلند ہو چکا ہے

تباہ کن سیلاب کا خطرہ

۱۹۲۹ء کے مشہور سیلاب کی طرح امسال پھر دریائے شیوک کا بند یکایک ٹوٹ گیا۔ یہ دریائے انڈس کا ایک اہم معاون دریا ہے جو کشمیر کے شمالی صوبوں بلتستان وغیرہ سے ہو کر آتا ہے اور اس کے دائیں کنارے سے لداخ کے قریب آکر مل جاتا ہے اس دریا کے منجمد پانی کو روکنے کے لئے ایک بہت بڑا بند تعمیر کر دیا گیا ہے لیہہ (صدر مقام لداخ) کا ایک تار مظہر ہے کہ دوشنبہ کی صبح کو ساڑھے گیارہ بجے کے قریب یہ بند یکایک پھٹ گیا اور دریا میں طغیانی شروع ہو گئی اسی طرح ملتان کا ایک تار مورخہ ۱۲ر جولائی مظہر ہے کہ شیوک کے بند کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے چناب میں سیلاب کا اندیشہ ہے دریا کے کنارے جو آبادی ہے اسے مطلع کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مکان وغیرہ کو فوراً منتقل کر دے۔

صبح کو دوشنبہ کے دن ٹوٹا ہے جس کے بعد پانی ۱۳ فٹ سے فوراً ہی ۳۲ فٹ بلند ہو گیا اس کے دس منٹ بعد ۴۶ فٹ ہو گیا اور آخری تار کے مطابق ۸۰ فٹ تک پہنچ چکا ہے۔

حکومت ہند کی جانب سے گول میز کانفرنس کے اجلاس کی حمایت

وزیر ہند پیر کو ایک اعلان کرینگے

شملہ کے سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے کہ حکومت ہند گول میز کانفرنس کے تیسرے اجلاس کی مخالفت نہیں کر رہی ہے بلکہ اس نے برطانوی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ پیدا شدہ نزاکت کے ازالہ کی صورت صرف یہی ہو سکتی ہے کہ کانفرنس کو کسی نہ کسی صورت میں پھر لندن میں منعقد کیا جائے۔ اور ہندوستانی نمائندوں کو دستور کی آخری تدوین و ترتیب میں پورا موقع دیا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ غالباً پیر یا منگل کو سر سیموئیل ہور وزیر ہند دارالعوام میں ایک نئے اعلان کریں گے جس میں ۲۷ر جون والے اعلان کی توضیح کی جائے گی اور آئندہ طریق کار کی نسبت صاف و صریح الفاظ میں ہندوستانی لیڈروں کے سامنے پروگرام پیش کیا جائے گا۔

زخمی رضاکاروں کو طبی امداد دینے کا صلہ

ایک ڈاکٹر کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا

تیلی چیری ۱۱ر جولائی۔ ڈاکٹر ٹی۔ وی۔ نرائن نائر کو دفعہ ۱۷-الف قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت سب ڈویژنل مجسٹریٹ تیلی چیری نے چھ ماہ قید بامشقت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ ڈاکٹر موصوف پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے مجروح کانگریسی رضاکاروں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔

شاہدرہ سہارنپور ریلوے پر خطرناک حادثہ

کئی ڈبے الٹ گئے

دہلی ۱۲ر جولائی۔ شاہدرہ سہارنپور ریلوے پر شاہدرہ اور لونی کے درمیان ایک حادثہ ہو گیا۔ ریل گاڑی پوری رفتار سے جا رہی تھی کہ پٹری سے نیچے اتر گئی۔ انجن کے قریب مال گاڑیاں تھیں وہ سب الٹ گئیں۔ سواری گاڑیوں میں جو مسافر تھے ان میں متعدد زخمی ہو گئے۔ حادثہ کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ لائن کے بولٹ کھول دئے گئے تھے۔ تحقیقات ہو رہی ہے کہ یہ بولٹ کس طرح کھولے گئے۔ افسران متعلقہ اور پولیس موقعہ پر تفتیش کر رہی ہے۔

تحفۂ آزاد ہندوستان کا داخلہ بند

اسمبلی میں ایک ممبر کا استفسار

شملہ ۱۲ر جولائی۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ ممبر اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حسب ذیل سوال پیش کریں گے۔

کیا یہ حقیقت ہے کہ ایک تالیف کا جن پر لفظ آزاد ہندوستان کسی بھی زبان میں لکھا ہو برطانوی ہندوستان میں لانا ممنوع قرار دیا گیا ہے اگر یہ درست ہے تو کیوں؟ گزشتہ دو سال میں اس قسم کے کتنے تحفے ہندوستان میں لائے گئے ہیں اور کہاں سے لائے گئے ہیں۔

عیسائیوں میں شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی

والدین کو سزا پادری بری کر دیا گیا

تھانہ ۱۰ر جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھانہ کی عدالت میں ساردا ایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ کی سماعت ہوئی جس میں بسین تعلقہ کے چار دیسی عیسائیوں کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ مذکور ملزمان میں آنالان چرچ کا پادری بھی شامل ہے۔ پادری مذکور کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے ایک ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے کی گرجا گھر میں شادی کرائی تھی۔ دولہا اور دولہن کے والدین کو ایکٹ مذکور کے ماتحت دو دو سو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ آٹھ آٹھ یوم قید محض کی سزا کا حکم ہوا۔

استغاثہ کا بیان ہے کہ ۲۴ر فروری ۱۹۳۱ء کو مسٹر ڈویلنک کی شادی مٹالیہ کے ساتھ ہوئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اول الذکر کی عمر تاریخ مذکور تک ۱۸ سال سے کم اور لڑکی کی عمر ۱۴ سال سے زیادہ تھی۔

بمبئی میں سکون کے بعد پھر شرارت

دو مسلمانوں پر ہندوؤں کا حملہ

بمبئی ۱۲ر جولائی۔ بمبئی کی حالت اب روبہ اصلاح ہے اور دوکانیں بھی کھل رہی ہیں لیکن گذشتہ چار دن کے سکون کے بعد کل دوپہر گرگام روڈ پر دو مسلمان راہگیروں پر ہندوؤں کی ایک ٹولی نے حملہ کر دیا اور انہیں لاٹھیوں اور چھڑیوں سے خوب پیٹا دونوں کو ہسپتال پہنچایا گیا ایک کو چوٹیں کم تھیں اس لئے اسے داخل نہیں کیا گیا۔

اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر پاراچنار پر حملہ

حملہ آور کا کوئی پتہ نہیں چلا

پشاور کے متعدد گاؤں پر جرمانے

پشاور ۱۲ر جولائی۔ جمعہ کی رات کو بعض نامعلوم اشخاص نے مسٹر ظریف خان اسسٹنٹ پولیٹیکل آفیسر پاراچنار کی جان پر حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی معلوم ہوا ہے کہ جس وقت خان صاحب اپنے برآمدہ میں لیٹے ہوئے تھے تو ان پر بم پھینکا گیا۔ لیکن وہ پھٹ نہ سکا۔ حملہ آور بھاگ نکل گیا۔ شبہ کی بنا پر دو اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مجابگرات تار کاٹنے کے جرم میں پشاور کے چھ گاؤں پر ۹۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے اسی طرح ۹۳۳ روپیہ ان چار گاؤں پر لگایا گیا ہے جن کے متعلق حکومت کو یقین ہے کہ وہ سرکاری آدمیوں کو ان کے فرائض کی ادائیگی سے باز رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

لڑکیوں اور لڑکوں کی مشترکہ تعلیم

ہگلی ۱۳ر جولائی۔ ہگلی کالج میں مشترکہ تعلیم کے اصول پر عمل کیا جا رہا ہے اور لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ لڑکیوں کی تعلیم کے جملہ انتظامات پورے کر لئے گئے ہیں۔ لیکن بعض قدامت پسند طبقوں کی جانب سے اس نئی اسکیم کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکام کالج مخالفت کے باوجود اپنی اسکیم کو بروئے کار لانے پر مصر ہیں۔

کلکتہ میں بدیشی دوکانوں پر پکٹنگ

کلکتہ ۱۳ر جولائی۔ بدیشی پارچہ اور مسکرات کی دوکانوں پر پکٹنگ کرتے ہوئے ۷ رضاکار گرفتار کئے گئے اور صدر دفتر پر نوٹس چسپاں کر دئے گئے۔ پکٹنگ کا سلسلہ جاری ہے۔

ایک کو پھانسی ۴۳ کو کالا پانی

رنگون ۱۳ر جولائی۔ رنگون ہائی کورٹ نے ہنزادہ کے مقدمہ بغاوت کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا ہے اور ایک باغی کو سزائے موت اور ۴۳ کو سزائے حبس دوام کا حکم دیا ہے۔

یو۔ پی میں گرفتاریوں کی تعداد

نینی تال ۱۳ر جولائی۔ صوبہ جات متحدہ میں ۱۰ر جولائی تک ۱۰۳۵۰ اشخاص سزایاب ہو چکے ہیں۔

حکومت گول میز کانفرنس کا اجلاس منعقد کرنے پر آمادہ ہو گئی؟

ہندوستان کے حالات نے حکومت کو مجبور کر دیا

لندن کا مزدور حلقہ ہندوستان کی تائید میں

لندن ۱۲ر جولائی۔ ہندوستان میں سر سیموئیل ہور وزیر ہند کے ۲۷ر جون والے اعلان کا جو خیر مقدم اعتدال پسند (ماڈریٹ) اور حریت پسند (لبرل) طبقوں میں کیا گیا ہے اس نے لندن کے سیاسی حلقوں میں ایک گونہ اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ سرکاری حلقوں میں اور بھی زیادہ پریشانی ظاہر کی جا رہی ہے کیونکہ اب تک حکومت اعتدال پسند طبقہ کو اپنی حکمت عملی کے بروئے کار لانے میں آلۂ تصور کرتی رہی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس نے اس طبقہ سے اپنے ان عزائم و مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

صورت حال کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ گول میز کانفرنس کا تیسرا اجلاس طلب کیا جائے گو اس کی ہیئت ترکیبی گزشتہ اجلاسوں کے مقابلہ میں قدرے فرق ہے۔

لندن ۱۲ر جولائی۔ ہندوستانی سیاسیات میں جو نازک صورت حال اعتدال پسند طبقہ کے رویہ سے پیدا ہو گئی ہے اس نے یہاں کے مزدور طبقہ پر بھی اثر کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مزدوروں کی جانب سے نجی طور پر حکومت کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر اس گول میز کانفرنس کے تیسرے اجلاس میں (جو حکومت کو وزیر ہند کے اعلان کے باوجود منعقد کرنا پڑے گا) کانگریس کو شامل نہیں کیا گیا تو کانفرنس کا یہ آخری اجلاس بالکل ناکام ثابت ہوگا اور تمام محنت اکارت جائے گی۔ اس طبقہ نے بہت زور دیا ہے کہ برطانوی حکومت کو اپنی پالیسی جلد از جلد تبدیل کرنی چاہئے ورنہ اندیشہ ہے کہ صورت حال بد سے بدتر نہ ہو جائے۔

وزیر ہند کا اعلان سابقہ طریق کار کے منافی ہے

۱۴ گول میزی ممبران کا مشترکہ بیان

بمبئی ۱۱ر جولائی۔ گول میزی نمائندوں کی جو کانفرنس بمبئی میں ہو رہی تھی وہ کل شام کے وقت ختم ہو گئی ہے۔ دستخط کنندگان ذیل نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس کے دوران میں وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"دستخط کنندگان ذیل ارکان گول میز کانفرنس نے وزیر ہند کے اعلان پر جو انہوں نے ۲۷ر جون کو دارالعوام میں دیا تھا اور ان جملہ اعلانات پر جو اس کی تشریح کے سلسلہ میں کئے گئے ہیں جن میں وزیر ہند کا اعلان مورخہ ۷ر جولائی بھی شامل ہے پوری طرح غور و خوض کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ جدید طریق کار کانفرنس کے اس طریقہ کار سے جو لارڈ ارون نے اکتوبر ۱۹۲۹ء اور جولائی ۱۹۳۰ء میں اور وزیر اعظم نے دسمبر ۱۹۳۱ء میں مرتب کیا تھا۔ اصل اور حد بندی بالکل مختلف ہے۔"

دستخط کنندگان میں سر چمن لال سیتلواد۔ مسٹر شاستری۔ مسٹر جیکر۔ مسٹر ...

ایڈیٹر "فری پریس" کو جرمانہ کی سزا

لاہور ۱۳ر جولائی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے آج صبح مسٹر ... ایڈیٹر "فری پریس" لاہور کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ان پر ایک سو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

ریلوں کو ایک ہفتہ میں ۴ لاکھ کا خسارہ

شملہ ۱۲ر جولائی۔ سرکاری ریلوں کی آمدنی بابت ہفتہ مختتمہ ۲۵ر جون ۵۸ لاکھ روپیہ رہی جو ہفتہ ماسبق سے بقدر ۴ لاکھ روپیہ کم ہے۔ اور ہفتہ سال گزشتہ سے بقدر ۲ لاکھ روپیہ کم رہی۔

ہفتہ واری رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری ریلوں کی آمدنی میں کساد بازاری کی وجہ سے ہفتہ بہ ہفتہ کمی ہوتی جا رہی ہے۔

کراچی اور مدراس کے درمیان ہوائی سلسلہ

بمبئی ۱۰ر جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کراچی اور مدراس کے درمیان ۱۵ر اکتوبر سے ہوائی ڈاک کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی۔

مدراس میں ایک جلوس کی گرفتاری

مدراس ۱۲ر جولائی۔ مسٹر سکو کوتی ریڈی کی سرکردگی میں ایک جلوس نکالا گیا۔ ایک بہت بڑا ہجوم جلوس کے ساتھ ہو گیا۔ مسٹر ریڈی نے تقریر شروع کی۔ پولیس نے ہجوم کو لاٹھی سے منتشر کیا اور رضاکاروں کو گرفتار کر لیا۔ اور حوالات میں داخل کر دیا۔

کشمیر میں آرڈیننس کی تجدید

سرینگر ۱۲ر جولائی۔ ہنگامی اختیارات کے قانون ۱۲ اور ۱۳ کی میرپور وزارت اور تحصیل رام پور و راجوری میں مزید چھ ماہ کیلئے توسیع کر دی گئی ہے۔ دیگر مقامات میں بھی حسب ضرورت وزیر اعظم کے حکم سے یہ قانون نافذ ہو سکے گا۔

لبرل فیڈریشن نے بھی عدم تعاون کا اعلان کر دیا

وزیر ہند کے اعلان پر شدید احتجاج

بمبئی ۱۱ر جولائی۔ نیشنل لبرل فیڈریشن کی کونسل نے وزیر ہند کے تازہ اعلان پر غور و خوض کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی تحقیقات کے آئندہ مراحل میں حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کرے گی۔ کونسل نے اپنے آئندہ تعاون کے لئے یہ شرط قرار دی ہے کہ گول میز کانفرنس کے طریقہ کار کو (جس سے حکومت کے انحراف کے خلاف کونسل نے شدید احتجاج کیا ہے) بحال کیا جائے۔

کونسل نے ایک قرارداد اس مضمون کی بھی منظور کی ہے کہ صوبجاتی آزادی اور مرکزی ذمہ داری کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ صوبجاتی آزادی کے ساتھ مرکزی ذمہ داری کا قیام اشد ضروری ہے۔

کونسل نے جدید آرڈیننس کے نفاذ کے خلاف پرزور احتجاج کیا ہے اور حکومت پر زور دیا ہے کہ اسے مفاہمت اور میانہ روی کی پالیسی اختیار کرنی چاہئے۔ کونسل نے تحریک سول نافرمانی کی مخالفت کی ہے۔

بمبئی میں صوبجاتی آزادی کیلئے تیاریاں

حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کر دی

بمبئی ۱۱ر جولائی۔ حکومت بمبئی نے اعلان کے ذریعہ ایک کمیٹی کا تقرر تجویز کیا ہے جو ۱۵ر جولائی تک معرض وجود میں آجائے گی۔ کمیٹی حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگی۔

اس کمیٹی کے تقرر کی غرض و غایت یہ ہے کہ وہ صوبہ بمبئی کے حالات کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد حکومت کو اس کے انتظامی امور اور دیگر حالات کو بہتر بنانے کیلئے کوئی بہترین لائحہ عمل تجویز کرے جس سے صوبجاتی خود اختیاری کے نئے نظام کو چلانے میں آسانی ہو۔

ہندو یونیورسٹی کیلئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ جمع ہو گیا

مسلم قوم کی توجہ کے قابل

بنارس ۱۱ر جولائی۔ بنارس یونیورسٹی کے لئے پنڈت مدن موہن مالویہ نے ۳ کروڑ روپیہ کی جو اپیل شائع کی تھی اس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا ہے چنانچہ اس وقت تک ۱۴۸ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا۔ انجینئرنگ کالج کے لئے ۱۲ لاکھ کا چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

۱۶۰ ایکڑ اراضی کی قرقی کا حکم

احمدآباد ۱۴ر جولائی۔ کلکٹر کھیڑہ نے موضع راس تعلقہ بورسد کی ۱۶۰ ایکڑ اراضی کی قرقی کا حکم جاری کر دیا ہے متعلقہ خطہ داروں نے اس وقت تک لگان ادا نہیں کیا ہے۔

بنگال کے ایک گاؤں میں گولی چل گئی

دیناج پور ۱۳ر جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ موضع اکوڑا میں جو گنگا رام پور پولیس اسٹیشن سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے پولیس کو سنتھالوں پر گولی چلانی پڑی جنہوں نے وارنٹوں کی تعمیل میں رکاوٹ ڈالی تھی گولی سے دو سنتھال زخمی ہوئے۔

انقلابیوں کو کالے پانی بھیجا جائیگا

لندن ۱۱ر جولائی۔ دارالعوام کے اجلاس میں کل ایک سوال کے جواب میں صاحب وزیر ہند نے بتایا کہ جیل کے نظم کو قائم رکھنے کے خیال سے یہ طے کیا گیا ہے کہ انقلابی مجرموں کو کالا پانی جلاوطن کر دیا جائے۔

افغانستان میں جدید تمدنی ترقیات

۱۲ مقامات تک ٹیلیفون لائن کی تعمیر

خدا کے فضل سے جدید افغانستان اس وقت اقتصادی سیاسی اور تمدنی اعتبار سے خوب ترقی کر رہا ہے جس سے یہ پیشین گوئی نظر آتی ہے کہ یہ خطہ بہت جلد متمدن اقوام کی صف اول میں شامل ہو جائے گا اسی ضمن میں افغانستان کے تمام علاقوں میں سلسلہ مخابرات و مواصلات ترقی پذیر ہے اور ہر جگہ ٹیلیفون اور برقی روشنی کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ معاصر "اصلاح" کابل کی تازہ ترین اشاعت سے معلوم ہوا کہ ذیل کے مقامات میں ٹیلیفون کی لائن تعمیر ہو گئی ہے:۔

(۱) قندھار سے علاقہ داری ارغنداب (۲) علاقہ داری ارغنداب سے حکومت دھلہ (۳) کابل اور قندھار کے خط مستقیم سے علاقہ داری ہلمند (۴) فراہ سے کشک (۵) فراہ سے حکومت ساربان قلعہ (۶) گرشک سے داور (۷) قلعہ جدید سے علاقہ داری تختہ پل (۸) قلعہ جدید سے حکومت کدنی (۹) قلعہ جدید سے فراہ (۱۰) خط عمومی کابل سے حکومت جلدک (۱۱) حکومت قلات سے شوراب اور شنگی (۱۲) مرکز قندھار سے قرارگاہ عسکری (۱۳) مرکز قندھار سے برج سلام (۱۴) مرکز قندھار سے فرقہ عسکری قندھار (۱۵) قندھار سے ریاست بلدیہ (۱۶) مرکز قندھار سے منزل بلاغ (۱۷) مرکز قندھار سے منشی ریاست کی کوٹھی (۱۸) مرکز قندھار سے مدیریت مخابرات (۱۹) مرکز قندھار سے ٹیلیگراف آفس (۲۰) مرکز قندھار سے شہر صفا (۲۱) مرکز قندھار سے شاہی باغ تک

مولانا شوکت علی "البلاغ" کی نظر میں

یورپین لیڈی سے شادی کرنے پر نکتہ چینی

قاہرہ ۱۰ر جولائی۔ مصر کے اخبارات مولانا شوکت علی کی نئی شادی پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ اخبار "البلاغ" ایک ۱۶ر جون کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

مشرق کے اخبارات سے ہمیں یہ معلوم کر کے انتہائی قلق ہوا کہ ہندوستان کے ایک بوڑھے شیخ نے جن کی عمر ۶۰ سال کے قریب ہے اور جو ہندوستان کے مسلمانوں کا لیڈر ہے ایک نوجوان انگریز لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ اس سے پہلے ہم ہندوستان کے ایک لیڈر مسٹر جناح سے بھی یہ سن چکے تھے کہ انہوں نے ایک پارسی عورت سے شادی کی تھی۔ ہمیں افسوس ہے کہ ...

مسٹر پٹیل سے ڈی ویلرا کی ملاقات

ہندوستان کے سیاسی مسائل پر تبادلۂ خیال

لندن ۱۲ر جولائی۔ رمسٹر وی۔ جے۔ پٹیل لندن واپس آگئے ہیں۔ جو رپورٹر کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ ڈبلن میں مسٹر ڈی ویلرا کے ساتھ ہندوستانی معاملات پر گفتگو ہوئی۔ لیکن آپ نے یورپ کے ایک دوست ملک کو ہندوستان کے حقیقی واقعات سے آگاہ کیا ... کے سلسلہ میں بھی تبادلۂ خیال ہوا۔

سرزمین رنگون میں بعض علماء سوء کی مفسدہ پردازیاں

مذہبی اختلافات کا طوفان عظیم۔ خانۂ خدا میں سر پھٹول

عجب درد نیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

آج جب کہ مسلمانوں سے ان کا سیزدہ صد سالہ جاہ و جلال رخصت ہو چکا ہے۔ سلطنت اور حکومت ہاتھ سے نکل چکی ہے۔ دولت اور شوکت بھی منہ موڑ چکی ہے۔ غرناطہ اور دمشق کے سبزہ زار پر صلیبی پرچم لہرا رہا ہے۔ قرطبہ اور اندلس کا ذرہ ذرہ مسلمانوں کے مقدس خون سے رنگا جا چکا ہے اور مسیحی ملک گیری نے چالیس کروڑ فرزندان توحید کو فضائے آزادی میں سانس لینا دوبھر کر دیا ہے اُن کے مقدس مذہب پر ہر طرف سے ناپاک حملے ہو رہے ہیں۔ ملت اسلامیہ کا ناموس خطرہ میں ہے اور جب کہ مستقبل قریب میں مسلمانان ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ اغیار کے ہاتھوں ہونے والا ہے ضرورت تھی کہ ایسے نازک وقت میں مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہوتے اور اپنی تمام خانہ جنگیوں کو یکسر چھوڑ کر خدا کی رسی کو مضبوط پکڑتے اور ایک رشتۂ توحید میں منسلک ہو کر اپنے ملی اور وطنی حقوق کے تحفظ کے لئے جان توڑ کوشش کرتے مگر افسوس کہ ان کی بدقسمتی سے انہیں میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہیں جن کے پاس کوئی حلال ذریعۂ معاش نہیں اور نہ ان کو خدا کی رزاقی پر پورا بھروسہ ہے۔ ان کی روزی کا مدار اسی پر ہے کہ مسلمانوں کو آپس کی خانہ جنگیوں میں مبتلا کر کے بکروں اور مُشٹنڈوں کی طرح لڑائیں اور اپنی جیب گرم کریں۔ اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ مذہب مقدس کو جس قدر نقصان اس قسم کے مذہبی تاجروں سے پہنچا ہے اتنا ظاہر باہر مخالفین یہود و نصاریٰ سے ہرگز نہیں پہنچا۔

من ز بیگاناں گاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

اس وقت ہم رنگون کے جن افسوسناک واقعات کو قارئین کرام تک پہنچانا چاہتے ہیں وہ بھی اسی منحوس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ہمارا شہر رنگون مذہبی و اسلامی حیثیت سے ہندوستان کے بڑے شہروں میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

سلامی کا ہنگامہ مسجد میں لٹھ بازی

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ جب مولوی حشمت علی صاحب نے منبر پر بیٹھ کر مشاہیر علمائے اسلام کو کافر بتانا شروع کیا ...

مولوی حشمت علی صاحب کی بے پناہ تکفیر

تکفیر کے معاملہ میں تو آپ اس قدر مشاق اور بیباک ہیں کہ خدا کی پناہ

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض اعراب دیکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب ہے لکھ کر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ جو تحت لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے جا بجا مفصل بحث کر کے مشکل اور نازک مقامات میں اپنے نیلے شعر کے اصل مفہوم کو ظاہر کر دیا ہے غرضیکہ مثنوی شریف کی یہ شرح آجتک کی تمام شائع شدہ شرحوں سے اعلیٰ اور عمدہ اور بہتر ہے ملک کے نامور اخبارات اور مشہور علمائے دین اور بزرگان کرام نے اس شرح کو نہایت پسند کیا ہے کاغذ اعلیٰ قیمت حصہ اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ حصہ دوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ سوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ چہارم دو روپے آٹھ آنہ حصہ پنجم دو روپے آٹھ آنہ مجلد جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے فی حصہ تین روپے چار آنہ ... پانچوں حصوں کو اکٹھا خرید نے پر سوانح مولانا روم ... اور ہر قسم کی کتابیں عربی، فارسی، اردو بکفایت ہمارے کتبخانہ سے مل سکتی ہیں۔

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ

اس شرح کو بہت پسند کر کے ناظرین الجمعیۃ سے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا ... شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے

سنئے جناب! یہ شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے اس کا نسخہ ایک کہنہ مشق امریکن ڈاکٹر سے ملا ہے اور شربت اکسیر کا اشتہار دینے سے قبل صدہا مریضوں پر جب مجھے کامل اطمینان ہو گیا تو یہ اشتہار آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر میری تحریر کو لغو نہ سمجھیں تو ایک شیشی شربت اکسیر منگا کر ضرور استعمال فرما دیں۔ میری تحریر کی صداقت آپ کو فوراً ہو جاوے گی

جریان جو نامردی اور ضعف باہ کا پیش خیمہ ہے کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو شربت اکسیر کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ جسم میں کمزوری، پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید رطوبت کا گرنا، منی کا پتلا ہو جانا، احتلام کا ہونا، نطفہ کا نہ ٹھہرنا، اعصاب و سر کا برابر رہنا، سستی، کاہلی، چہرے پر بالکل بیرونقی، خون کا بدن میں نہ پیدا ہونا، ان سب مہلک امراض کے لئے شربت اکسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ مقوی دل و دماغ تو ایسا ہے کہ شاید ہی اس کے مقابلہ کی کوئی دوسری دوا ہو۔ ہاضم بقدر ہے کہ آپ ایک ہفتہ کے بعد مقوی غذا نوش کرنے لگیں گے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ (للعہ)

تازہ سرٹیفکیٹ جناب حکیم رحم الٰہی خانصاحب بیرسٹر تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے شربت اکسیر کی ایک شیشی منگوائی تھی۔ اس کا استعمال میں نے ایک مریض کو کرایا جس کو بارہ سال کا پرانا جریان تھا جاتا رہا۔ واقعی آپ کے شربت اکسیر میں جادو کا اثر ہے۔ براہ کرم دو شیشی شربت اکسیر اور روانہ فرما دیں۔

فرمائش کے وقت الجمعیۃ کا حوالہ ضرور دیجئے

ملنے کا پتہ: ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی کوٹھی نمبر ۶ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

عجیب! (۱۰۸۶)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے کی بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں پیدا ہوتی ہیں ان کے لئے یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے فساد ہضم، گرانی شکم اور دوران سر کو آناً فاناً روکتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھئے

(ترکیب استعمال) درد شکم یا ہیضہ کیلئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں قیمت فی شیشی عہ علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خان حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں رحمۃ اللہ علیہ اور مسیح الملک شفائی حکیم محمد احمد خان کے خاص الخاص مجربات ارزاں قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے۔

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

دوا وہ درد بول اٹھے کہ تاثیر اس کو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جس کا ہر گھر بلکہ ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے کیونکہ اکسیر حیات سر سے پیر تک کی اکثر بیماریوں کا حکمی اور فوری علاج ہے اندرونی بیماریوں میں ایک بوند سے تین بوند تک پانی یا مصری میں کھلانا اور بیرونی امراض میں مرض پر لگانا فوراً تسکین دیکر مرض کو اچھا کر دیتا ہے بڑے بڑے حکیموں، ڈاکٹروں اور معززین نے اکسیر حیات کو ہیضہ، بدہضمی، دست، قے، پیٹ کے درد وغیرہ امراض معدی اور پلیگ، بخار، ملیریا، فیور، جگر، طحال، سل، دق، دمہ، کھانسی، تنفس، یرقان، نامردی، آتشک، سوزاک، فالج، لقوہ، گٹھیا اور عورتوں کے زنانہ امراض پرسوت وغیرہ اور درد دندان، پھوڑا، پھنسی، کھجلی، زخم اور کان کے درد، سر کے درد، دانتوں کے درد، جوڑوں کے درد، نقرس، عرق النساء، بچش، بواسیر، مرگی، اور زہریلے جانوروں کے ڈنکوں وغیرہ پر آزمایا اور بہت مفید پایا ہے گویا ایک شیشی میں پورا دواخانہ ہے پس کم از کم ایک بار آپ بھی ضرور آزما کر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھئے مفصل پرچہ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ جاتا ہے

شرط: فائدہ نہ ہونے کی صورت میں حلفیہ بیان آنے پر قیمت واپس کر دی جائے گی

ملنے کا پتہ

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

حلفیہ بیان کا مطلب

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

منیجر گنگا پرشاد گپتا پہاڑ سٹیل اسٹور ... درہجنگہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

اقتصادی مشکلات کا بہترین حل
روپیہ بنانے کی مشین

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزاں قلم ہم سے طلب فرمائیے

منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

مولانا عبد الباری مرحوم لکھنوی فرنگی محلی تو آپ کے نزدیک کئی سو وجوہ سے کافر تھے اور ان سے زیادہ تعجب کی چیز ہے کہ آپ کو مولانا عبد الماجد بدایونی مرحوم کے اسلام میں بھی کلام ہے اور حضرت مولانا عبد القدیر صاحب بدایونی کو تو آپ اسی کفر و اسلام کی بحث میں مناظرہ کا چیلنج بھی دے چکے ہیں۔ بلکہ ایک مناظرہ میں مولانا موصوف کو زعم خود ہرا بھی چکے ہیں۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن

نیپٹ بہرا پن

چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری ... صفت دو ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں ... ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند
مصدقہ

خاص مجربات

اکسیر قلب ... تریاق الرحم سیلان الرحم کیلئے اس سے بہتر دوا نہ ہوگی ...

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو

خوب یاد رکھیں

ملنے کا پتہ: فیض عالم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)

بجلی کا کام سیکھنے والو!

سکول آف الیکٹریشنز لودھیانہ

بے روزگاری کا بہترین علاج

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایس رفیق بھائی۔ جیکب سرکل بمبئی

عملیات

اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ آج کل اگر ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دیا جائے۔ اور ذراسی خرابی ہوتے ہی اسے روک دیا جائے تو صحت برقرار رہ سکتی ہے۔ اس لئے آج کل

امرت دھارا

کا بکثرت استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہیئے۔ ایسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کل اس درجہ کی اینٹی سیپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آج کل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں۔ صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے (عہ)

احتیاط نقلوں سے بچئے کیونکہ سخت اور دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا ۴۷ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

جریان

(۱۰۸۶) عجیب!

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے کی بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے فساد ہضم گرانی شکم اور دوران سر کو آنا فاناً روکتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اسکی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھئے

ترکیب استعمال درد شکم یا ہیضہ کیلئے اسکے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں قیمت فی شیشی ۸/ علاوہ اسکے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک شاہی حکیم محمد احمد خان کے خاص الخاص مجربات ارزاں قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے۔

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

حلفیہ بیان کا مطلب

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالے

محبوب عاشق کے قدموں پر

اقتصادی مشکلات کا بہترین حل

روپیہ بنانے کی مشین

دھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی درد غن کرامات تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

نپٹ بہراپن کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ۱)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

خاص مجربات

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال جیاوہ دہلی

مسلمان صنعت و تجارت سیکھو

مقویات سراج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

خوب یاد رکھیں

حکیم فیض عالم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)

بال جڑ سے کالا

عملیات الوعد فرشتہ غیب

بڑھاپے میں جوانی اور جوانی میں عالم شباب

بجلی کا کام سیکھنے والو!

بجلی کا کام سیکھنا ہو تو اس سکول میں داخل ہونا چاہیئے جو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کی زیر ہدایت نہایت عمدہ کام سکھا رہا ہو اور انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کر دیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے اس کی تعلیم کی عمدگی اور ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہو۔ اس سکول کا نام ہے۔

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

اور سب کام سیکھنا ہو تو جگت جیت بردوڈ انجنیرنگ کالج لودھیانہ سے بہتر ہندوستان بھر میں کوئی پرائیویٹ درسگاہ نہیں سکول و کالج مذکورہ بالا میں ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ کٹ پیس ٹکڑا ہائے پارچہ بزازی کی گانٹھیں بھیجنے کے تھوک نرخ پر منگوائیے۔ جن میں ہر قسم کی ضروریات کا پارچہ۔ جاپانی۔ پاپلن۔ وائیل۔ کریپ وغیرہ ہاتھوں ہاتھ بکنے والا ارزاں عام پسند نئے نئے ڈیزائن خوشنما وضع کا پارچہ ہوگا جو بزازوں کی دوکانوں پر سے اس نرخ پر نہ ملیگا۔ پردہ نشین مستورات بھی اس نفع بخش تجارت سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ نمونہ کی گانٹھ نمبر۱ ولایتی پچاس روپیہ نمبر۲ یکصد پچیس روپیہ نمبر۳ ڈبل صدر روپیہ منگا کر آزمائش کیجئے نمبر۳ اور نمبر۲ کا کرایہ مالگاڑی ہم ادا کریں گے۔ تازہ تھوک لسٹ طلب کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایس رفیق بھائی۔ جیکب سرکل بمبئی

اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ آج کل اگر ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دیا جائے۔ اور ذرا سی خرابی ہوتے ہی اسے روک دیا جائے تو صحت برقرار رہ سکتی ہے۔ اس لئے آج کل

امرت دھارا

کا بکثرت استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار دینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک ہی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آج کل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں۔ صحت۔ روپیہ۔ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے (۸/)

احتیاط۔ نقلوں سے بچو کیونکہ سخت اور دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر وہ تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ... لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
ممالک غیر کے لئے
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

يد الله على الجماعة

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول بلال احمد زبیری (بی اے)
معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۶

معاصرین کے افکار و آراء

انگریزوں کا جادو (ہند)

جادوگر کہتے ہیں کہ ہمارا منتر پڑھ کر ہم ہر آدمی کو مسحور کر سکتے ہو معلوم نہیں یہ دعویٰ کہاں تک سچا ہے، لیکن انگریزوں کے جادو کا قائل ہونا پڑتا ہے جنہوں نے صرف یک لفظی منتر سے بکثرت ہندوؤں اور مسلمانوں کو اس طرح مسحور کر رکھا ہے کہ وہ ہوش و خرد سے محروم بن گئے ہیں، وہ عجیب انگریزی منتر کیا ہے؟ "حقوق"! اس منتر کا طلسمی اثر ہر جگہ دیکھ سکتے ہو۔ کوئی کتنا ہی بڑا غدار ہو کتنا ہی کھلا قزاق ہو کتنا ہی سخت دشمن اسلام ہو کتنا ہی کٹر کیوں نہ خواہ ہندوستان ہو، جونہی یہ منتر اس کے منہ سے نکلتا ہے، سادہ لوح ہندو اور مسلمان مسحور ہو کر بے تحاشا اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ اُس کے قدموں پر لپٹ جاتے ہیں۔ اُس کے آگے اپنی جان اور اپنا مال رکھ دیتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ سب سے زیادہ مسلمانوں کے حقوق غصب کر لیے گئے ہیں، سب سے زیادہ مسلمان ہی مظلوم ہیں مسلمانوں کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے مسلمانوں کو ان کے حقوق واپس ملنا چاہیے مگر یہ جادو اتنا سخت ہے کہ اس سے مسحور ہونے والے نہ اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ان کے حقوق کیا ہیں؟ کس نے انہیں غصب کر لیا ہے؟ کون ان کے دینے سے انکار کر رہا ہے؟ مسحور مسلمان، ان باتوں میں سے کسی ایک بات پر بھی غور نہیں کرتے اور دیوانہ وار "مستحق الحقوق" چلاتے ہوئے ہر رہزن کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ جو انہیں پوری بے رحمی سے لوٹ لیتا ہے!

ہم نے "حقوقیوں" سے بارہا سوال کیا کہ آخر "حقوق" ہیں کیا؟ ہندوؤں کی طرف سے ہمیں آج تک کوئی جواب نہیں ملا لیکن "حقوقی" مسلمانوں نے ایک مرتبہ جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا مسلمانوں کے حقوق، کونسل کی کرسیاں اور سرکاری نوکریاں ہیں! غالباً ہندوؤں کا مطلب بھی حقوق سے یہی ہوتا ہے اور عام طور پر سب لوگ اس لفظ کے یہی معنی سمجھتے ہیں۔ مگر یہ بھی اسی جادو کا اثر ہے جو انگریزوں نے اپنے اس منتر سے ہندوستانیوں پر کر رکھا ہے لیکن ہم اپنے مسلمان بھائیوں اور ہندو ہم وطنوں سے صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ تمہارے حقوق کی یہ تشریح غلط ہے اور اس کی غرض اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمہیں ہمیشہ یوں ہی غلامی میں مبتلا رکھا جائے۔

ہم کہتے ہیں کہ بلاشبہ کونسل کی کرسیاں اور سرکاری نوکریاں بھی تمہارے حقوق میں داخل ہیں، اگر وہ کرسیاں اور نوکریاں نہیں جو اس وقت موجود ہیں۔ ان کرسیوں اور نوکریوں سے نہ پہلے کبھی کوئی فائدہ تمہیں پہنچا ہے نہ آئندہ کبھی پہنچ سکتا ہے بلکہ یہ کرسیاں اور نوکریاں تم سب کے لئے یکساں طور پر مضر ہیں۔

قانون اور قانون شریعت (سچ)

"انگلستان میں ۱۹۳۰ء میں کل ۳۹ ہزار آدمیوں کو قید کی سزا دی گئی۔ ان میں سے ۲۰۳۸۴ پہلے بھی جیل میں رہ چکے تھے .... ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجرموں کی سزا دہی کے موجودہ طریقے اُنکی مجرمانہ عادتوں کے چھڑانے میں صرف ناکافی ہی نہیں، بلکہ الٹے انہیں اور زیادہ جیل کا عادی بناتے جاتے ہیں ہمارے سامنے جتنی بھی شہادتیں گذریں، سب کا لب لباب یہ ہے کہ عادی مجرموں کے ساتھ ہمارا طرز عمل ناقابل اطمینان .... ہے" (نیوز آف دی ورلڈ لندن، ۱۲ جون ۱۹۳۲ء)

اپریل ۱۹۳۱ء میں برطانیہ کے مشہور اعلیٰ سٹر کلائنز نے ایک کمیٹی، عادی مجرموں کے طریق اصلاح پر غور کرنے کیلئے بنائی تھی۔ یہ اسی سرکاری کمیٹی کی رپورٹ کا خلاصہ ہے۔ دانایان فرنگ اپنی دانائی کے زعم میں، اپنے ہاں کے نظام قوانین و تعزیرات میں جب جب اور جو جو چاہیں، اصلاحات کرتے رہیں انہیں اختیار ہے ہم مشرقی نادانوں کو تو یہ نظر آ رہا ہے کہ اگر آج تعزیرات شرعی پر عمل درآمد ہوتا تو یہ صورت حال ممکن نہ تھی۔ اگر ہر چور کے ہاتھ کاٹ ڈالے جاتے اگر ہر حرام کار کو سنگسار کر دیا جاتا، اگر ہر شراب خوار پر حد شرعی جاری کر دی گئی ہوتی، اگر ہر مجرم کے ساتھ بلا رو رعایت، بلا مداخلت وکلاء و اہل قانون، وہی برتاؤ کیا جاتا جس کا وہ مستحق تھا تو بھلا کسی طرح بھی یہ ممکن تھا کہ ۳۹ ہزار میں سے ۲۰ ہزار سے زائد افراد، پھر گھوم پھر کر انہیں حرکتوں کے مرتکب ہوتے؟ کیا خدا کی شان ہے!

کہ جو قومیں، اسلامی شریعت پر ہنسنے میں جتنی زائد دلیر ہیں، اُسی قدر زائد انہیں اپنی حالت کی طرف رجوع کرنے کے بعد اپنے اوپر رونا پڑتا ہے!

ہندوستان میں تبلیغ مسیحیت (مدینہ)

پادری جیان جے کاسنی ڈائن اخبار یونی ورس میں سیاحت ہند کے تجربات بیان کرتے ہیں اور ہندوستان کے مسیحیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ پنجاب میں بالعموم "چوہڑوں" (بھنگیوں) کو مسیحی بھیڑوں میں شامل کیا گیا ہے۔ لاہور میں مرکز مسیحیت نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور اس وقت ۲ لاکھ چوہڑے ۱۳ ہزار شہروں اور دیہاتوں میں سے مسیحی بنائے گئے ہیں۔

پادری صاحب کا بیان ہے کہ بھنگیوں میں کام کرنا بڑا دشوار کام تھا لیکن بلجیم کے پادریوں نے اس مسئلہ کو اس طرح حل کیا کہ ۲۱ پادریوں کو ۴۰-۶۰ گاؤں کا حلقہ دیدیا گیا، پادری مائیکل کے ذمہ لائل پور کے ضلع میں ۶۲ گاؤں ہیں۔ ۲۴۰۰ دیہات میں عیسائی رہتے ہیں اور ۲۹ میں بپتسمہ کے منتظر۔

پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور دیہات میں ان کو غلبہ کامل حاصل ہے۔ لیکن کس قدر حسرت و افسوس کا مقام ہے کہ بلجیم کے پادری ۷ ہزار میل سے آ کر انہیں "تثلیث کی گمراہی" میں مبتلا کر دیں۔ لیکن مسلمان اپنے گھروں سے اٹھ کر ان کو حلقہ بگوش اسلام نہ کر سکیں۔ اسلام کے نزدیک تبلیغ سے مقصد سندھی کی طرح ووٹروں کی تعداد بڑھانا اور عیسائیوں کی طرح محض دنیوی اعتبار سے معاشرتی مرتبہ بلند کرنا نہیں ہے بلکہ اسلام کی تبلیغ سے مقصد یہ ہے کہ اخلاقی اور روحانی اعتبار سے ایک گمراہ روح کو صراط مستقیم پر گامزن کر دیا جائے۔ مسلمان ہوتے ہی نومسلم کا رتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ اور روحانی اعتبار سے وہ ان پستیوں سے نکل آتا ہے جن میں غرق چلا آتا ہے۔ لیکن یہ مقصد اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ خود مسلمان ان روحانی پستیوں سے باہر نکلیں جن میں وہ آ گرے ہوئے ہیں اور تبلیغ اسلام کی روحانی حیثیت سے واقف ہو جائیں۔

اسلامی مدارس اور یتیم خانوں میں ورزش (اسلام)

مدارس اور یتیم خانوں کے طلباء کو ورزش جسمانی کی کس قدر ضرورت ہے اس کو ہماری قوم محسوس کرے یا نہ کرے، مگر دوسری قوموں نے اسے بخوبی محسوس کر لیا ہے کہ صحت و طاقت کے علاوہ ان میں بہتر جسمانی ذہانت، جرأت، محنت، عزم، ارادہ، خود اعتمادی، خودداری، ضبط نفس اور تیز دستی نادانیٔ فرض کی طاقت پیدا کرنے کے لئے ورزش جسمانی کی بڑی ضرورت ہے۔

دوسری قوموں کے مدارس اور یتیم خانوں میں اس طرف خاص توجہ کی جاتی ہے۔ اسلام کے مدارس اور یتیم خانوں ہی پر کیا موقوف ہے۔ ان کی قوم کی قوم اپنی جسمانی اور روحانی طاقت کو اپنے خیال کے مطابق بڑھاتا جاتا ہے۔ مالوی جی کی تحریک سنگھٹن اس کی بین دلیل ہے بغیر رعایہ ہے کہ اس وقت تک ہم نے اس سلسلے میں جو کچھ کیا ہے۔ وہ ناکافی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے مکاتب، مدارس اور یتیم خانوں کے کارکنان اس طرف پہلے سے زیادہ متوجہ ہوں۔

ترکی جمعیۃ اقوام (ملت)

رائٹر کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ترکیہ نے جمعیۃ اقوام میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ جو اس ہفتہ انہیں ملی تھی اس میں شک نہیں کہ جمعیۃ اقوام نہ صرف یورپ بلکہ دنیا کی متمدن حکومتوں کی ایک بڑی مرکزی انجمن ہے اور اس کی روبرو اکثر اہم مسائل پیش ہوا کرتے ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ وہ بالکل ایک مجہول سی جماعت ہے جس کا وجود اور عدم وجود دونوں برابر ہے حال ہی چین اور جاپان میں جو اختلاف رونما ہوا تھا اس کے سلسلے میں دنیا نے جمعیۃ کے اثر کو دیکھ لیا! ترکی اگر اس میں شریک ہو گئی ہے تو اس سے نہ ترکوں کی قوت میں کوئی اضافہ ہو گا اور نہ یورپ میں ان کی جو مخالفت ہوا کرتی ہے اس میں کوئی کمی ہو گی بلکہ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ کہیں یہ دعوت عداوت ہی نہ ثابت ہو!

خریداران الجمعیۃ کو چاہیے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسہ کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے (از معارف)

سرزمین شام پر رومیوں اور اسلامیوں کا شاندار معرکہ

اسلام نے قلت و کثرت سے مسلمانوں کو بے نیاز کر دیا ہے

دین حق اسلئے آیا کہ غریبوں کے حقوق کی حفاظت کرے

آپ اتنے روز سے اسلامی فتوحات کے زرین واقعات ملاحظہ فرما رہے ہیں کیا آپ نے ان سے کوئی درس حاصل کیا؟ جس روح نے مسلمانوں کو مشرق و مغرب کا مالک بنا دیا تھا کیا آپ نے اس کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی؟ اگر اب تک ان واقعات سے آپ کوئی مفید عملی نتیجہ اخذ نہیں کر سکے اور آپ نے ان کی بنا پر اپنے خیالات اور مسلک میں کوئی تبدیلی نہیں کی تو سمجھ لیجیے کہ مسلمانوں میں مشرکین کی اختلاط کے باعث جو بزدلی کا زہر پیدا ہو گیا ہے اس کا تریاق اب کہیں موجود نہیں ہے اور مسلمانوں کا صحت یاب ہونا اب ناممکن ہو گیا ہے۔ دنیا میں ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے کہ مرور زمانہ کے باعث قومیں عروج کے بعد تنزل کے گڑھے میں گر جایا کرتی ہیں۔ لیکن جن قوموں کو دوبارہ ابھرنا ہوتا ہے اور وہ اپنا نقش حیات قائم رکھنا چاہتی ہیں وہ اسلاف کے کارناموں سے زندہ ہو جایا کرتی ہیں لیکن یہاں رونا یہ ہے کہ اب مسلمان ان واقعات سے بھی کوئی عملی سبق حاصل نہیں کرتے جن سے غیر قوموں نے زندگی کے سبق سیکھے اور اپنے تن مردہ میں حیات تازہ کی لہر دوڑا دی۔ تاریخی واقعات کے مسلسل اندراج سے ہمارا مطلب مسلمانوں کے جنگی کارناموں کا اعادہ نہیں ہے کہ جنگ محض ایک عارضی شئے ہے بلکہ ان کے اندر ترقی کے جو راز پنہاں ہیں ان کا انکشاف مقصود ہے۔

آج یہاں اس جنگ کا ذکر کیا جاتا ہے جو فحل کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں موحدین اور تثلیث پرستوں یعنی عیسائیوں کے درمیان جنگ کے بعد حق و باطل کا فیصلہ ہوا۔ اور ظاہر ہو گیا کہ ایک خدا کس طرح تین باطل خداؤں کو شکست دیا کرتا ہے۔

موحدوں اور تثلیثیوں کا مقابلہ

جب دمشق کو مسلمانوں نے رومیوں کے ہاتھ سے نکال کر اس پر علم توحید بلند کیا تو تثلیث پرست سخت برہم ہوئے اور وہ اس کا بدلہ لینے کے لئے مقام فحل (ملک شام کا ایک مشہور شہر) پر پچاس ہزار فوج کے ساتھ جمع ہوئے اور ہرقل نے مشہور شہر بیسان کو اپنا فوجی مستقر بنایا۔ ان افواج کا کمانڈر انچیف ایک رومی افسر سقلار کو مقرر کیا گیا کیونکہ وہ تمام دنیائے عیسائیت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا غرض رومی فوجیں بیسان میں جمع ہوئیں اور مسلمانوں نے فحل میں پڑاؤ ڈالا رومیوں نے ہر چند چاہا کہ مسلمان لڑنے سے باز آئیں اور کسی تدبیر سے واپس ہو جائیں مگر اسلام کا سیلاب کب ان کا رخ بدل سکتا تھا عیسائیوں نے اس پاس کی تمام نہروں کے بند بھی توڑ دیئے تھے تاکہ مسلمان جہاں مقیم ہیں اس سے آگے نہ بڑھنے پائیں لیکن ان تمام تدبیروں کے بعد بھی ہر بیران اسلام کے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا اور ان کا جوش برابر بڑھتا ہی گیا۔ مسلمانوں کی بے نظیر استقامت کو دیکھ کر رومیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور ان کو محسوس ہو گیا کہ موت ہمارے سر پر منڈلا رہی ہے۔ آخر وہ صلح پر آمادہ ہوئے اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ صلح کیلئے اپنا سفیر بھیجئے چنانچہ اس درخواست کو قبول کر لیا گیا اور حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا گیا۔

غریبوں کی حمایت

جب حضرت معاذ رومیوں کے لشکر میں پہنچے تو دیکھا کہ خیمہ میں دیبا و اطلس کا زریں فرش بچھا ہوا ہے آپ وہیں ٹھہر گئے۔ ایک عیسائی نے آ کر کہا کہ آپ اندر چلئے تو آپ نے کراہت کر فرمایا کہ "جو فرش غریبوں کا حق چھین کر اور رعایا کو لوٹ کر بنایا گیا ہے میں اس پر نہیں بیٹھ سکتا" یہ کہہ کر آپ زمین پر بیٹھ گئے۔ اس نے کہا کہ ہم آپ کی عزت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر آپکو خود اپنی عزت کا خیال نہیں۔ اس پر حضرت معاذ رضی کو غصہ آ گیا اور آپ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر فرمایا کہ جس چیز کو تم عزت سمجھتے ہو میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اگر زمین پر غلام ہی بیٹھتے ہیں .... تو مجھ سے بڑھ کر خدا کا غلام اور کون ہو سکتا ہے؟

عیسائی آپ کی اس جرأت پر حیرت زدہ ہو گئے انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا مسلمانوں میں اور بھی آپ جیسے ہیں؟ حضرت معاذ نے فرمایا کہ استغفر اللہ یہی غنیمت ہے کہ میں ان سے بدتر نہیں ہوں!

اس کے بعد آپ نے ترجمان سے کہا کہ جو کچھ کہنا ہو فوراً کہو ورنہ میں واپس جاتا ہوں اس پر رومیوں کے افسر نے کہا کہ ہم کو صرف یہ کہنا ہے کہ تم لوگ ہم پر کیوں چڑھائی کی کیا ابی سینا کا ملک تم سے قریب نہیں ہے؟ کیا دوسرے قریبی ممالک پر تم حملہ نہیں کر سکتے؟ یاد رکھو ہماری قوم سے لڑنا کھیل نہیں۔ ہمارا بادشاہ دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ ہے ہم تعداد میں اس قدر ہیں کہ آسمان کے تارے اور زمین کے ذرے ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

مسلم قلت و کثرت کی پرواہ نہیں کرتا

حضرت معاذ نے اسکے جواب میں فرمایا کہ ہم تمہارے لئے اسلام کا پیغام لائے ہیں تم اسے قبول کر لو قبول نہیں کرتے تو جزیہ دو۔ یہ بھی منظور نہیں تو پھر تلوار ہے۔ اسلام کیا سکھاتا ہے؟ پہلے تو یہ کہ تم خدا کو ایک وحدہٗ لا شریک مانو اس کے بعد تم شراب پینا چھوڑ دو اور سور کا گوشت نہ کھاؤ۔ اگر تم ذروں کے برابر ہو تو ہم کو قلت و کثرت کی پرواہ نہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے ہم کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله۔ (قلیل گروہ کثیر گروہ پر غلبہ حاصل کر لیا کرتا ہے گا اللہ کے حکم سے)

تم کہتے ہو کہ ہم جس بادشاہ کی رعایا ہیں وہ ہماری جان و مال کا مالک ہے۔ ممکن ہے یہ تمہارے لئے فخر کا موجب ہو مگر ہم جس بادشاہ کو مانتے ہیں وہ ہم جیسا ہی ہے وہ اپنے کو ہم سے بڑا نہیں سمجھتا اگر وہ زنا کرے تو اسکو درے لگائے جائیں گے اگر وہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹ لئے جائیں گے۔ وہ حجاب میں بادشاہ بن کر نہیں رہتا بلکہ وہ سب کے سامنے آتا ہے اور غریبوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔

سپہ سالار اسلام سے گفتگو

اس کے بعد رومیوں نے کہا کہ ہم تم کو اتنا زر دیتے ہیں تم اپنی فوج کو واپس بلاؤ اور جنگ کا خیال ترک کر دو۔ حضرت معاذ رضی اللہ کر چلے آئے۔ رومیوں نے صلح کیلئے براہ راست سپہ سالار اسلام حضرت ابو عبیدہ سے گفتگو کرنی چاہی چنانچہ آپکی خدمت میں ایک رومی افسر بطور قاصد روانہ کیا گیا رومی افسر کا خیال تھا کہ مسلمانوں کا سپہ سالار بڑے جاہ و جلال کا مالک ہو گا۔ اور بڑی مشکل سے اس کے دربار میں باریابی حاصل ہو گی لیکن جب وہ حضرت کے پاس پہنچا تو آپ ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے تیروں کو درست کر رہے تھے وہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ آخر اس نے تعجب سے پوچھا کہ کیا آپ ہی سپہ سالار ہیں؟ آپنے فرمایا ہاں اس پر اس نے کہا کہ ہم آپ کو اور آپ کی فوج کو اتنی اشرفیاں دیتے ہیں۔ آپ واپس چلے جائیں۔ آپ نے انکار کیا اور دوسرے روز لڑائی شروع ہو گئی۔ لڑائی کا قصہ زیادہ طویل ہے اسلئے اس کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ نتیجہ اس جنگ کا یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے رومیوں پر مسلمانوں کو کامل فتح عنایت فرمائی اس کے بعد اور جو ملک فتح ہوئے ان میں بھی اسلام کی یہی شان نظر آتی ہے۔

روم کا بادشاہ سخت متعجب ہے کہ ہماری فوجیں کثیر ہیں۔ سامان حرب بہت ہے اور رسد و خزانہ کا کوئی حد و شمار نہیں لیکن پھر بھی ہم کو پے در پے شکست ہو رہی ہے۔ مگر دوسری طرف نہ فوج ہے نہ سامان جنگ۔ نہ وہ لوگ فنون حرب سے واقف ہیں اور نہ خزانوں کے مالک مگر وہ برابر فتح حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔ بادشاہ اہل دربار سے اس راز کو دریافت کرتا ہے مگر سب کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ ایک بوڑھا ضعیف کہتا ہے کہ "اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق ہمارے اخلاق سے اچھے ہیں۔ وہ رات کو خدا کی عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ آپس میں مساوات کا برتاؤ کرتے ہیں۔ شراب نہیں پیتے۔ ہم شراب پیتے ہیں اور بدکاریاں کرتے ہیں"۔ بادشاہ کہتا ہے کہ اگر ہمارا اور انکا یہی حال ہے تو اب ہم نہیں رک سکتے۔

ضروری گزارش

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جو آپکے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(منیجر الجمعیۃ۔ دہلی)

اکسیر جذام

پو اسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھاگلپور

ضرورت ہے

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

خالص کیسٹر آئل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg. Co. (India) P. Box 88 Karachi.

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

قرابادین مفید عام

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

اعلیٰ حضرت حضور نظام

غریبوں کا قرآن مجید معرا

نورانی قرآن مجید مترجم

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۱ ہجری

لاہور کا ایک نیم سرکاری اخبار

جمعیۃ علماء ہند اور قوم پرور مسلمانوں پر تہمت طرازیاں

لاہور کے نیم سرکاری اخبار "انقلاب" نے گزشتہ تین چار سال کی مدت میں غیر ذمہ دارانہ و غیر شریفانہ صحافت کا جو معیار دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ اردو زبان کے تمام سنجیدہ و وقیع اخبارات کے لئے باعث ننگ و عار ہے اور اس کے خلاف اکثر مسلمانان ہند کی جانب سے انتہائی بیزاری کا اظہار کیا جاتا رہا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ "انقلاب" کا ہر مقالہ اصل و فریب کا بدترین مرقع ہوتا ہے اس نے اپنا ...

خطاب کرنا اور ہندوستان کے مفتی اعظم کی شان میں یہ لکھنا کہ "آپ کس کھیت کی مولی ہیں" اور "گھوڑے اور بینڈکی" کی پھبتیاں پھینکنا اور فرنگی محل کو جو ہندوستان کے ایک قدیم و مقتدر خاندان علماء کا مسکن ہے "دارالزنا و المحل" قرار دینا نہ گالی ہے نہ سوقیت، خدا کا شکر ہے کہ الجمعیۃ نے کبھی آج تک اس قسم کی انتہائی سوقیانہ اور لیت حرکات کا جواب دینے کی کوشش ہی نہیں کی اور ...

مسلم کانفرنس کی حقوق فروشی کا معاملہ

"لندن میں گاندھی جی نے مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کر لیا تھا"

مولانا شفیع داؤدی کا بیان

معاصر عزیز "ہند جدید" کلکتہ نے مولانا شفیع داؤدی کا ایک دلچسپ بیان شائع کیا ہے جو انہوں نے معاصر مذکور کے نامہ نگار سے ایک ملاقات کے دوران میں دیا ہے۔ اس بیان میں مسلم کانفرنس کی بے وقعتی کا اعتراف کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اکثر ارکین کانفرنس بالکل بے عمل ہیں اور صرف حکومت کے رحم و کرم پر ...

مسلم کانفرنس کی بے وقعتی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

شرق اردن اور حجاز کی آویزش

سلطان حجاز کی عزیمت نے مخالفوں کو ٹھنڈا کر دیا

الجمعیۃ میں شرق اردن اور حجاز کی آویزش کی خبریں درج کی جا چکی ہیں جن سے یہ اندازہ لگایا جا رہا تھا کہ حکومت حجاز اور شرق اردن میں جنگ ناگزیر ہو گئی ہے اور ابن رفادہ کے پس پردہ جو استعماری کٹ پتلیاں ناچ رہی ہیں وہ ضرور گل کھلا کر چھوڑیں گی۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ابن رفادہ اپنی شرارت سے باز آ گیا ہے۔ جس وقت سلطان ابن سعود کو اس تازہ شرارت کا علم ہوا جو بعض مستعمرین کے اشارہ سے برپا کی جانے والی تھی تو آپ نے فوراً اس کے انسداد کے لئے اپنی بری اور بحری فوج کو نقل و حرکت کا حکم دیدیا اور مخالفوں کو اپنے عزائم سے آگاہ کر دیا کہ اگر یہ جنگ خواہ مخواہ چھیڑ لی گئی تو حجازی تلوار دشمنوں کو کیفر کردار تک پہونچا کر چھوڑے گی۔ سلطان کی اس ہوشیاری اور عزیمت نے (معلوم ہوا ہے کہ) دشمنوں کے حوصلے پست کر دئے اور وہ فی الحال اپنی شرارتوں سے باز آ گئے۔

اگرچہ یہ فتنہ بعض وجوہ سے دب گیا یا دبا دیا گیا ہے مگر اس کے منظر عام پر آنے کا ہر وقت امکان ہے اسلئے سلطان نے اپنی فوج کی ایک جمعیت کو مستقل طور پر شرق اردن کی صرحد پر متعین کر دیا ہے کہ وہ مخالفوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کرے اور شرارت کے انسداد کیلئے فوراً کمربستہ ہو جائے۔ جب تک شرق اردن میں اجنبی عناصر موجود رہیں گے یہ خطرہ بھی لاحق رہیگا۔

بیروت کے عیسائی فضلاء کی "علمی خدمات"

علماء اسلام بھی نصرانی تلبیس کو سمجھ گئے

بیروت میں عیسائی فضلاء کے متعدد تبلیغی اور علمی ادارے موجود ہیں جو نہایت ترکیب اور ہوشیاری سے اسلام کے خلاف لٹریچر کی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کا طریقہ عجیب و غریب ہے جس کو عوام محسوس نہیں کر سکتے یہ لوگ علمی خدمت کے پردہ میں ایسی ایسی کتابیں شائع کرتے ہیں جو طلبا کے لئے مفید ہوتی ہیں اور اسلامی مدارس میں ان کو نصاب میں داخل کر لیا جاتا ہے مگر ان میں انجیل کی آیات کو اس طریقہ سے شامل کر دیا جاتا ہے جو پڑھنے اور پڑھانے والا مشکل ہی سے محسوس کر سکتا ہے۔ عیسائیوں کی اس تلبیس سے واقف ہو کر بیروت کے علماء اسلام نے اس طرف توجہ کی ہے اور وہ عیسائیوں کے مقابلہ میں کتابیں شائع کرنے والے ہیں جو ان کا نعم البدل یا رد عمل ہو سکیں گی۔

انگورہ میں غازی مصطفیٰ کمال کا مجسمہ

تازہ ترکی اخبارات سے معلوم ہوا کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکی کا جو مجسمہ تیار ہو رہا تھا وہ اب مکمل ہو گیا ہے اور عنقریب وہ ایک عظیم الشان باغ میں نصب کر دیا جائے گا۔ تقریب کے موقع پر اعیان حکومت، وزراء، یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ، گورنرز اور میونسپلٹیوں کے صدر شرکت فرمائیں گے۔ ترکی اخبار لکھتا ہے کہ یہ تقریب ایک عظیم الشان دربار کے ہم پلہ ہوگی جو ترکی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کریگی۔

(یہ اس قوم کی بت گری ہے جو دنیا میں بت شکن مشہور تھی اور جس کے آباؤ اجداد نے بت پرستی کے خلاف توحید اور خدا پرستی کی سر بفلک عمارت تعمیر کی تھی۔ کاش ترک اگر اسلام کیلئے اب کچھ نہیں کر سکتے تو وہ اسلام کے خلاف قدم اٹھانے سے ہی حذر کریں۔ قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے حضرت ابو ایوب انصاری رض صدیوں سے محو خواب ہیں خبر نہیں ان کی روح کو کمالی جدت پسندیوں سے کس قدر اذیت پہنچتی ہوگی!)

دریائے نیل کے کنارہ پر ایک جدید شہر کی تعمیر

چونکہ قاہرہ میں آبادی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اسلئے محکمہ وزارت نے ضرورت محسوس کی ہے کہ دریائے نیل کے کنارہ ایک نیا شہر آباد کیا جائے تاکہ آبادی کا ایک حصہ اس میں منتقل کیا جا سکے۔ اس جدید شہر میں بڑے بڑے عالیشان مکانات تعمیر ہونگے۔ طویل و عریض بازار بنائے جائیں گے اور پختہ اور صاف سڑکیں نکالی جائیں گی گویا یہ شہر دوسرا قاہرہ ہوگا جو اپنی خوبصورتی اور آب و ہوا کے لحاظ سے قاہرہ سے بھی سبقت لیجائے گا۔ جدید شہر کی تعمیر کی اسکیم پر غور ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ تجویز عنقریب عملی صورت اختیار کریگی۔

فلسطین میں قدیم آثار کا انکشاف

بیت لحم میں مزدور زمین کھود رہے تھے کہ ان کو ایک جگہ قدیم آثار نظر آئے زیادہ کھودنے پر بڑے بڑے ستون برآمد ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ کنیسہ کا صدر دروازہ ہوگا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی دیواریں نکلی ہیں جو بالکل زمین دوز ہیں۔ مزید انکشاف کی توقع ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ نے ان آثار کی کھدائی کا حکم دیدیا ہے۔

شرق اردن کو انگریزوں کا کورا جواب

معتبر ذرائع سے جریدہ "الہرم" کو معلوم ہوا ہے کہ عمان میں جو برطانوی ہائی کمشنر ہے اس نے حکومت شرق اردن کو مطلع کر دیا ہے کہ وزارت مستعمرات کی طرف سے مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں آپ کو مطلع کر دوں کہ انگریزی اور شرق اردنی معاہدہ کی تبدیلی اس وقت ناممکن ہے۔

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

برطانیہ، جرمنی اور جاپان سے اسلحہ کی برآمد

موجودہ چین اور جاپان کی جنگ کا کون ذمہ دار ہے

جمعیۃ الاقوام نے اسلحہ کے متعلق جو اعداد و شمار فراہم کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ نے اسلحہ اور مادہ ہائے آتشگیر کی بہت زیادہ برآمد کی ہے اس سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ جنگ کیلئے برطانوی فرموں نے سب سے زیادہ چین کو آمادہ اور تیار کیا لیکن بادی النظر میں یہ بات نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۹ء تک پانچ سال کے اندر صرف جرمنی نے ہی اپنے اسلحہ کی برآمد کی ہے اور چین کو تمام اسلحہ بہم پہونچائے ہیں۔ اکثر حالتوں میں جرمنی اسلحہ کی برآمد جو چین میں ہوئی ہے پچاس فیصدی ہے۔

۱۹۳۰ء میں جرمن کی جگہ جاپان نے لیلی تھی۔ چنانچہ جرمنی نے اس سال ۲۵ فیصدی اور جاپان نے ۲۰ فیصدی اسلحہ کی برآمد کی ہے۔ ان کے مقابلہ میں برطانیہ کی برآمد ایک فیصدی ہے۔ اگرچہ جرمنی کو معاہدہ ورسیلز کی رو سے اسلحہ کی درآمد و برآمد کی قطعی مخالفت کر دی گئی تھی مگر اس سلسلہ میں اس کے حلیفوں نے چشم پوشی برتی اور رواداری کا برتاؤ کیا جس کی بنا پر وہ اسلحہ اور مادہ ہائے آتشگیر کی برآمد برابر کرتا رہا۔

جاپان نے اپنے اسلحہ کی جو برآمد کی ہے اس کی قیمت کا اندازہ دو لاکھ پونڈ ہے جس میں ۹۰ فیصدی اسلحہ صرف چین نے خریدے ہیں۔ اس وقت جاپان تمام دنیا میں اسلحہ کا تاجر ہے۔ جاپان میں اسلحہ کی جو درآمد ہوتی ہے وہ دنیا کا ساتواں حصہ ہے۔

(اسٹیٹسمین)

تبت میں عورتوں کی خرید و فروخت

ایک عورت ایک ہی وقت میں کئی مردوں سے شادیاں کرتی ہے

سردار شیر احمد خاں خال میں تبت کے سفر سے واپس ہوئے ہیں انہوں نے اپنی سیاحت کے حالات ایک انگریزی اخبار میں شائع کرائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ تبت میں عورتوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ بکریوں، بھینسوں اور دیگر حیوانوں کی قدر عورت سے زیادہ سمجھی جاتی ہے تبت میں ایک مقولہ مشہور ہے کہ "بیٹا اپنے آباؤ اجداد کی حفاظت کرتا ہے اور لڑکی انکو تباہ کرتی ہے" تبت کے سرحدی مقامات میں عورتوں کی خرید و فروخت عام طور پر ہوتی ہے اور عورتوں کا تبادلہ بھی روزانہ کی عام بات ہے۔ اور اس میں کوئی خرابی محسوس نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ لوگوں میں بظاہر ایک عورت ایک ہی مرد سے شادی کرتی ہے مگر عملاً وہ تمام بھائیوں کے زیر استعمال رہتی ہے۔ عورت کی بڑے بھائی سے شادی ہوتی ہے اور چھوٹے بھائی برابر کے حصہ دار قرار پاتے ہیں۔ عورتیں ایک ہی وقت میں پانچ پانچ اور سات سات مردوں سے شادیاں کرتی ہیں اور ان کے نزدیک یہ کوئی معیوب بات نہیں ہے۔

ادنیٰ درجہ کے لوگوں میں یہ دستور ہے کہ وہ ایک مدت معینہ کیلئے عورتوں سے شادی کرتے ہیں اور مدت ختم ہو جانے پر جدا ہو جاتے ہیں۔ اگر اس مدت میں ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو وہ مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح اگر کسی شخص کا حسب و نسب مشکوک ہو تو کہا جاتا ہے کہ اس کا باپ پرلیسٹ (مذہبی پیشوا) تھا۔

(ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی)

جاپان میں کساد بازاری کا دور دورہ

چاول، ریشم اور اراضی کی قیمتیں گر گئیں

دیگر ممالک کی طرح جاپان میں بھی کساد بازاری کا دور دورہ ہے اور اس کی زد میں زیادہ تر غریب کسان آ گئے ہیں۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت جاپان میں بیکاروں کی تعداد تیس اور چالیس لاکھ کے درمیان ہے۔ جاپان کے کسان چاولوں کی کاشت میں خاص مہارت رکھتے ہیں اور ان کی کاشت اسی حد تک محدود ہے۔ گو وہ اس کے ساتھ ہی ریشم کی کاشت بھی کرتے ہیں۔ مگر اصل کاشت چاولوں ہی کی ہوتی ہے۔

۱۹۲۶ء میں چاول کی قیمت کا اوسط ۱۰ شلنگ تھا اور اب اس کی قیمت ۵ شلنگ ہے۔ خام ریشم کی قیمت ۱۹۲۶ء میں ۴۰ پونڈ فی گانٹھ تھی اور اب اس کی قیمت ۳۵ پونڈ فی گانٹھ ہے۔

۱۹۲۰ء اور ۱۹۳۱ء میں مزروعہ اراضی کی قیمت ۱۲ فیصدی کم ہو گئی۔ اس کے بعد قیمتوں میں اور بھی کمی آ گئی ہے جس نے کاشتکاروں کو مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے۔

(اسٹیٹسمین)

برطانیہ میں بیکاروں کی تعداد میں اضافہ

۲۸ لاکھ بیکاروں کی مشکلات کا حل

برطانیہ میں بے روزگاروں کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ حکومت اور دیگر امدادی ادارے اس بات سے مطمئن ہیں کہ جون میں بیکاروں کی تعداد میں کمی کی نسبت کم ہے تاہم متعدد شہروں میں صنعتی کارخانوں کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔

۲۷۵۳۳ بیکاروں میں بیس لاکھ بیکار ایسے ہیں جو رجسٹر شدہ ہیں۔ جب سے انگلستان میں قومی حکومت برسر اقتدار آئی ہے۔ اس وقت سے بیکاروں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اگرچہ لوگ یہ امید رکھتے تھے کہ اب بیکاروں کی تعداد کا معیار وہی قائم ہو گیا جو لیبر حکومت کے وقت میں تھا۔ یہ بات یقینی ہے کہ بیکاروں کی تعداد میں کوئی چیز بھی تخفیف نہیں کر سکتی تاوقتیکہ ٹیکسوں میں معقول تخفیف نہ کی جائے۔

(اسٹیٹسمین)

دار الحکومت

خود غرضوں کی طرف سے وزیر ہند کے بیان کا خیر مقدم
ہندوستان کی متفقہ مذمت کے مقابلہ میں تجویز کیسی؟

سٹینڈنگ کے آٹھ ممبروں میں اختلاف آراء

دہلی ۱۹ ر جولائی کل شام کو سٹینڈنگ لیگ کا ملتوی شدہ اجلاس ہریجن سرائے میں حاجی رشید احمد کے مکان پر منعقد ہوا۔ اجلاس میں ۲۸ ممبروں میں سے کل آٹھ ممبر موجود تھے ان میں سے دو ممبروں نے اپنی ممبری سے انکار کر دیا۔ اجلاس میں متعدد تجاویز منظور کی گئیں جن میں سے ایک تجویز میں آرڈیننسوں کا خیر مقدم کیا گیا دوسری تجویز میں ایک پروپیگنڈہ کمیٹی کے تقرر پر زور دیا گیا تیسری تجویز ایک وفد کے متعلق تھی جو لندن جا کر حکومت سے درخواست کرے کہ دہلی کا گورنر کا صوبہ بنا دے۔ اس کے بعد سر سیموئل ہور وزیر ہند کے بیان پر ایک تجویز کے سلسلہ میں ایک دلچسپ بحث چھڑ گئی۔ وزیر ہند کے بیان کو "روشن زمانہ کا" بیان سے تعبیر کیا گیا۔ چودھری رگھو ناتھ سنگھ نے کہا کہ تجویز کو غور کرنے کے لئے ملتوی کر دیا جائے کیونکہ ابھی تک ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ نے بھی وزیر ہند کے بیان پر اپنے خیالات ظاہر نہیں کئے ہیں۔

ڈاکٹر شمبھو ناتھ نے کہا کہ جب سر سپرو جیسے لیڈروں نے بھی اس بیان کی تردید کر دی ہے تو آپ کی حمایت کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے؟

دہلی میں شب کے وقت ایک لاری پکڑی گئی
چاندی اور سونے کی برآمد
پانچ اشخاص گرفتار

آرڈیننس کی حکومت ختم ہونی چاہئے
دہلی کی تجارت کو آرڈیننس نے تباہ کر دیا ہے
باشندگان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

کیا گول میز کانفرنس کا اجلاس منعقد کیا جائیگا؟
صورت حالات کے متعلق لندن اور ہندوستان میں مشورے
حکومت اس کے متعلق کوئی جلدی اعلان نہیں کرے گی

شملہ ۱۹ ر جولائی۔ ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار شملہ سے مطلع کرتا ہے کہ جن حالات کے ماتحت گول میزی مندوبین نے اپنے استعفے داخل کئے ہیں ان کو قابو میں لانے کے لئے بڑی احتیاط سے غور و فکر ہو رہا ہے اور مختلف قسم کے مشورے کئے جا رہے ہیں منجملہ دیگر مشوروں کے ایک مشورہ یہ بھی ہے کہ جو خیالات منظور کر لیا جائے گا کہ گول میز کانفرنس کا اجلاس مدعو کیا جائے لیکن اس قسم کے سلسلے کے مجلس مشاورت کے پروگرام پر اس کا کوئی اثر نہ پڑے۔

لندن سے جو پرائیویٹ مشورے ہو رہے ہیں ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وزیر ہند کے جدید طریق کار سے خود انگلستان کے لوگ کہاں مطمئن ہیں۔ برطانیہ کے ارباب اختیار کسی ایسے نقطہ کی تلاش میں ہیں جس پر چل کر طریق کار میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہو اور ان لوگوں کی ہمدردیاں بھی حاصل ہو جائیں جن کا تعاون اب تک ضروری خیال کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے کچھ دنوں تک کسی اعلان کی توقع نہیں ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ حکومت فرقہ وارانہ تصفیہ کے بعد ملک پر اس کا اثر دیکھنا چاہتی ہے۔ حکومت کی خواہش ہے کہ جب تک فرقہ وارانہ مسائل کا اعلان نہ ہو جائے اور اس کے اثرات امید افزا نہ ہوں اس وقت تک گول میز کانفرنس کے انعقاد کے اعلان سے احتراز کیا جائے۔

اب ہندوستان، جاپان کے حملہ کو برداشت نہیں کر سکتا
جاپانی پارچہ پر سو فیصدی محصول لگایا جائے

رضا کاران جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا فیصلہ
شراب کے پکٹنگ پر ۴، ۴ ماہ قید کا حکم

مولانا عبد الحلیم الصدیقی کے مقدمہ کا فیصلہ
دو سال قید سخت کی انتہائی سزا

ایک مسلم طالب علم کی حیرت انگیز بہادری

آرڈیننس کی ہمہ گیر مذمت

قرآن پاک کا ختم

گرفتار شدہ سیاسی قیدیوں کی تعداد
موجودہ اور سابقہ اعداد و شمار

نام صوبہ	سابقہ تعداد	موجودہ تعداد
بنگال	۴۸۳۵	۴۵۴۴
بہار اڑیسہ	۳۳۲۱	۲۲۶۰
یوپی	۶۱۵۰	۵۸۶۳
بمبئی	۲۸۹۴	۲۳۱۳

آل بنگال اسٹوڈنٹس کانفرنس کا اجلاس
جلوس پر لاٹھی چارج

پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان جنگ
سات ڈاکو ہلاک اور متعدد گرفتار

مندر میں پچاس ہزار بھیڑوں کی قربانی
ویدک زمانہ کی ایک مشرکانہ رسم

مولانا بشیر احمد صاحب خیریت سے ہیں

رتن سنگھ ڈاکو گولی سے ہلاک کر دیا گیا
ایک دیہاتی اور تین سپاہی بھی مارے گئے

پنجاب کے مشہور ڈاکو رتن سنگھ کو جس کی گرفتاری کے لئے حکومت پنجاب نے تین ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا تھا پولیس نے گولی مار کر ہلاک کر دیا وہ ضلع ہوشیار پور کے ایک گاؤں میں ٹھہرا ہوا تھا پولیس نے اس گاؤں پر حملہ کیا اور مقابلہ کے دوران میں رتن سنگھ نے دو سپاہیوں اور ایک زمیندار کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ایک کانسٹیبل کو بھی مجروح کیا۔ خان صاحب شیخ عبد الاحد سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوشیار پور کی سرکردگی میں پولیس نے تمام گاؤں کو گھیر لیا ... رتن سنگھ تین گھنٹہ تک فائر کرکے اپنے آپ کو بچاتا رہا۔ آخر کار پولیس نے مکان کو آگ لگا دی۔ رتن سنگھ مکان سے نکل آیا اور بھاگنے کی کوشش میں تھا کہ گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔

رتن سنگھ کا لے پانی کے ان قیدیوں میں سے تھا جو ۱۳ اپریل کی شب کو جب کہ انہیں پنجاب کی جیلوں میں تبدیل کیا جا رہا تھا محافظ پولیس کے قبضہ سے نکل کر ٹرین سے بھاگ گئے تھے۔

کانپور میں نقص امن کا اندیشہ

ایک مندر پر پولیس کا چھاپہ
بم بنانے کا مسالہ اور کارتوسوں کا برآمد

مسلمانان ہند غفلت و سستی کو ترک کریں
حضرت مولانا معین احمد صاحب کی اپیل

مسلم کانفرنس کی حقوق فروشی کا معاملہ
(بسلسلہ سابق)

ہندوستان میں برطانیہ کو اچھا کہنے والا کوئی نہیں رہا
مسئلہ ہند کے متعلق چرچ نے اپنا فرض انجام نہیں دیا
فادر ایلون اور مانچسٹر گارجین کی صاف گوئی

لندن ۱۹ ر جولائی ... ہال میں ایک کثیر الاجتماع جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد مقررین کے علاوہ فادر ایلون نے بھی تقریر کی آپ نے ہندوستان کی صورت حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے حاضرین کے روبرو ایک ہوش ربا نقشہ کھینچ دیا۔ حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو بالکل صحیح واقفات سناتا ہوں میں نہ انگریزوں کا دشمن ہوں بلکہ اس لئے کہ میں ان کا دوست ہوں اور مجھے ان کے نیک نام سے محبت ہے جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ چرچ نے اپنا فرض انجام دینے میں اس قدر کوتاہی کی ہے جو اس سے قبل کبھی نہیں کی تھی۔

مسٹر جارج لانسبری لیڈر لیبر پارٹی و صدر جلسہ نے آئرلینڈ کے متعلق مذہبی رہنماؤں سے اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مذہب برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیانی تنازعہ اور ہندوستان میں خوفناک صورت حالات کے متعلق لب کشائی کرنے سے قاصر ہے تو میں یہ دریافت کروں گا کہ مذہب کے معنی کیا ہیں؟

لندن ۱۹ ر جولائی۔ معاصر "مانچسٹر گارڈین" نے ہندوستان میں صورت حالات پر مندرجہ ذیل تبصرہ کیا ہے:۔

اب ہندوستان میں کوئی ایسی سیاسی انجمن ہے اور نہ کوئی ایسا مدبر جو حکومت برطانیہ کے حق میں اپنی زبان سے کوئی اچھا لفظ نکالے اور اس کے ارادوں پر اعتماد رکھتے ... ان کی آنکھیں کھلی نہیں ہیں۔

اگر ہندوستانی حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کو رضامند نہ ہوئے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کی حکومت ہوگی جیسی کہ آج کل موجود ہے حکومت کو اصلاحات دینے میں کسی قسم کے پس و پیش اور تاخیر سے کام نہ لینا چاہئے۔ حوصلوں کو امید افزا بنانے کی کوشش کرنا چاہئے۔

آئرلینڈ میں برطانی کوئلہ کی درآمد پر زبردست محصول
برطانیہ اور آئرلینڈ میں مزید کشیدگی کے آثار
"میں آئرلینڈ کے باشندوں کے حقوق برطانیہ کے حوالہ نہیں کر سکتا"

لندن ۱۸ ر جولائی۔ برطانیہ نے انتقاماً جو سو فی صدی محصول آئرلینڈ کے مال پر لگایا ہے اس کے مقابلہ میں آئرش فری اسٹیٹ پارلیمنٹ میں برطانی کوئلہ کی درآمد کے خلاف ایک مسودہ قانون پیش کر دیا گیا ہے۔ انگریزی اور سکاٹش کوئلے کی درآمد سے آئرلینڈ کو بیس لاکھ پونڈ سالانہ کی آمدنی تھی۔ اگر یہ بل پاس ہو گیا تو آئرلینڈ کو ہر سال اتنا عظیم خسارہ برداشت کرنا پڑیگا۔ جرمن کے تاجر کو کلہ ڈبلن پہونچ گئے ہیں ... امید کی جاتی ہے کہ جرمنی تاجروں سے یہ معاملہ طے ہو جائے گا ... کے لئے آئرلینڈ اچھا مارکیٹ بن گیا ہے۔

مسٹر ل ر ... ممبر آئرش پارلیمنٹ ... نے اس بل کی سخت مخالفت کی ہے۔

ڈبلن ۱۸ ر جولائی سینیٹ نے برطانیہ کے خلاف ہنگامی مسودہ قانون کی دوسری خواندگی بغیر تقسیم آراء کے منظور کر لی۔ مسٹر ڈی ویلرا نے بحث کے دوران میں کہا کہ "میں برطانیہ سے صلح و تصفیہ کرنے کے لئے جا رہا ہوں اور معاملہ کو سلجھانے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لاؤں گا البتہ مجھ سے یہ نہ ہو سکے گا کہ میں آئرلینڈ کے باشندوں کے حقوق کو برطانیہ کے حوالہ کر دوں" آپ نے مزید کہا کہ "میری خواہش ہے کہ انگلستان اور آئرستان کی مشکلات حل ہو جائیں لیکن مجھے اس سے قطعی انکار ہے کہ آئرلینڈ برابر پچاس لاکھ پونڈ برطانیہ کو بطور خراج ادا کرتا رہے"۔

وزیر اعظم اور کابینہ کے وعدوں سے انحراف
سر ہری سنگھ گوڑ کا بیان

مجسٹریٹ کے دفتر پر کانگریسی رضا کاروں کا حملہ
تمام رضا کار گرفتار کر لئے گئے

گاندھی جی کی رہائی کا مطالبہ
اسمبلی میں سوالات

ہنسراج کوستن پر کر دیا گیا

ہیڈ پوسٹ آفس میں گندھک کا تیزاب

اچھوتوں کے لئے ہنومان مندر

یکم ستمبر سے ریلوے میں ہڑتال
ریلوے بورڈ کے جواب پر احتجاج

بنگال میں ہندو و مسلمانوں کی تعداد
ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمان ۵۰ لاکھ زیادہ ہیں

حکومت نے نمک بنانے کی اجازت دیدی

آرڈیننس کے ماتحت تعدادات کی نظر ثانی

پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کا سوال
مہاسبھائیوں کی پریشانی

پنجاب میں مسلمان گورنر
نواب سکندر حیات خان کا تقرر

وکٹوریہ کے مجسمہ پر کانگریسی جھنڈا

لارڈ ارون کی تازہ تقریر
ہندوستان کے متعلق وزیر ہند کی تائید

سرحدی پٹھانوں کو انجیل کا تحفہ
پٹھانوں کے ایمان پر حملہ گروہ کا دھاوا

باڑہ ہندوراؤ میں پبلک جلسہ

بندوقوں اور ریوالوروں کی چوری
ایک سو طلبا گرفتار کر لئے گئے

فوجی افسروں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیارات

آئرلینڈ میں برطانی مال کا بائیکاٹ

زہر سے پانچ لڑکیوں کی ہلاکت

ہندوستان کی فیڈرل پارلیمنٹ کا افتتاح
ہندوستان کو دیگر نو آبادیات کے مساوی درجہ حاصل ہوگا

ڈائنامائٹ کا مسالہ پھٹ گیا
۸ آدمی ہلاک ۳۰ ڈبے پاش پاش

جاپان میں آتشزدگی سے ۵ لاکھ کا نقصان

صدر جمہوریہ امریکہ نے اپنی تنخواہ کم کر دی
گورنروں اور ایئر نے عمل کیا

ایک ہفتہ میں دو کروڑ کا سونا باہر چلا گیا

نواب صاحب چھتاری
ہر اکیلنسی کا مستقل اعزاز و ملازمی

جرمنی میں جلسوں اور مظاہروں کی ممانعت

مسلمانان ہند کی ہمدردی کا احساس

معتدلین کے استعفوں کا ذکر پارلیمنٹ میں
وزیر ہند کا ایک اور تشریحی بیان

لندن ۲۰ جولائی۔ دار العوام میں کل التوا سے قبل ہندوستانی مسئلہ کو چھیڑ گیا مسٹر مارگن جونس لیبر نے مباحثہ کی ابتدا کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستانی مسئلہ پر غور کرنے اور راستے طے کرنے کے لئے گول میز کانفرنس کا جو طریقہ اختیار کیا تھا اس سے موجودہ طریقہ میں بڑا فرق ہے۔ اور حکومت سے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ وہ گول میز کانفرنس کو منسوخ کر کے مالی اور دیگر غیر تصفیہ شدہ امور کو چند افراد سے ملکر طے کرے خواہ وہ کتنے ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں طے کرے تو یہ اس طریق کار سے بہت مختلف ہے جس پر اب تک کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا مجوزہ مشاورتی کمیٹی میں ہندوستان کے ہر خیال کے افراد مدعو کئے جاسکیں گے اور اگر نہیں کئے جاسکتے تو یہ سراسر گول میز کانفرنس کے طریقے کے خلاف ہے۔ اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے کہا کہ مزدور جماعت کو اس بارے میں کامل اختیار ہے کہ وہ جو رائے چاہے قائم کرے اور جب تک حکومت گول میز کانفرنس کے طریقہ کو منسوخ کئے رہے گی وہ جو طریقہ چاہے گی اختیار کرے گی۔

وزیر ہند کا جواب

سر سیموئل ہور نے اس تقریر کے جواب میں جو تقریر کی اس میں انہوں نے کہا کہ مجھے سخت تعجب ہے کہ طریق کے سوال نے بہت زیادہ غلط فہمی پیدا کر دی ہے اور یہ غلط فہمی خود ہم لوگوں میں بھی ہے۔ میں صرف ان چند منٹوں میں جن میں اس وقت تقریر کروں گا یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ صرف ہم میں اور ہمارے مخالفین میں تھوڑی سی غلط فہمی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ لیکن اگر اسی ایوان کے رفقا میں ایسا ہو گا تو ہندوستان کے نمایندوں میں عملاً کیوں نہ ہو اگر ...

سب سے پہلے اصل صورت حال کو لے لیجئے۔ مسٹر مارگن جونس بالکل صحیح کہتے ہیں کہ بعض سربرآوردہ ہندوستانیوں کو سخت تشویش ہے کہ ...

...

ان لوگوں نے اور ان کے ساتھ دس اور حضرات نے میرے پاس اور وزیر اعظم کے پاس ہم لوگوں کے طریق کار کے خلاف احتجاج لکھ کر بھیجا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایوان کو یہ بھی اطمینان رکھنا چاہئے کہ میرے پاس اور بھی اطلاعات آئی ہیں جو ہندوستان کے دیگر سربرآوردہ لوگوں نے بھیجی ہیں جن کا کئی کئی انجمنوں سے تعلق ہے ...

سپرو وغیرہ کے استعفے کو کم اہمیت نہ دینی چاہئے لیکن میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ حکومت کی حمایت میں بھی اس کی پشت پر بہت بڑی رائے عامہ ہے۔

اپنی تقریر میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت مشاورتی کمیٹی میں ہندوستانیوں کے اشتراک عمل کو برابر قائم رکھنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ موسم بہار میں انفرادی طور پر ہندوستانیوں سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔ اور ان کی رائے معلوم کی جائے گی۔ بہر حال انہیں مسرت ہوگی۔ اگر ان کے سامنے اس قسم کی تجویزیں پیش کی جائیں جن سے موجودہ صورت حال بہتر ہو سکے۔

وزیر ہند کے بیان پر سر سپرو کا تبصرہ
مسٹر ہور مجھے بھی یقین نہ دلا سکے

الہ آباد ۱۵ جولائی۔ سر تیج بہادر سپرو نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ میں نے سر سیموئل ہور کی دار العوام والی تقریر پڑھی ہے ...

چاوڑی بازار کی طوائفوں کو نوٹس

دہلی ۱۵ جولائی۔ مسٹر گوبند سہائے انسپکٹر طوائف ...

کانگریس اور لبرلوں میں اتحاد کا امکان
آل پارٹیز کانفرنس کیلئے تیاریاں

ڈاکٹر کچلو قائم مقام ڈکٹیٹر کانگریس کے دوبارہ بنارس جانے کی اطلاع شائع ہو چکی ہے کل وہ بنارس سے دہلی واپس آگئے ہیں۔ راستہ میں وہ الہ آباد بھی اتر گئے تھے ...

آل پارٹیز کانفرنس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سپرو اور ان کے رفقائے کار عنقریب طلب کئے جانے والی ہیں ...

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کے درمیان جنگ
ایک ڈاکو اور دو دیہاتی ہلاک

فرید کوٹ کے قریب پولیس کی ایک جماعت اور دیہاتیوں کا ڈاکوؤں سے مسلسل کئی گھنٹے تک مقابلہ ہوتا رہا جس میں تین جانیں ضائع ہوئیں ...

پنجاب میں انقلاب پسندوں کی گرفتاری
سیاسی ڈکیتیوں کے راز کا انکشاف

گوجرانوالہ ... انقلابیوں کی سازش کا جو انکشاف ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا مقصد سیاسی ڈاکہ زنی ...

کے قریب تیار کئے اور تین ہزار دینے اور بہت سا سامان ملا ہے۔ حساب کی ایک کتاب بھی ملی ہے جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر کا ایک کلرک اور ایک پٹواری بھی ہے۔ پولیس کا خیال ہے کہ اس سازش میں گوجرانوالہ اور ہوشیار پور کے بہت سے لوگ شریک ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کی شاندار قربانیوں کا اعتراف
مولانا عبد الحلیم صاحب کی گرفتاری پر مبارکباد

سہارنپور ۱۵ جولائی۔ آج بعد نماز جمعہ مسلمانان سہارنپور کا ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں مجلس تحت جمعیت علمائے ہند کی جانب سے قاضی محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے سہارنپور کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں جناب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ... نے ایک پُر مغز اور مفصل تقریر فرمائی۔ آپ نے خصوصیت کے ساتھ ہندوستان کی تمام مسلم اور غیر مسلم سیاسی جماعتوں کی وطنی خدمات سے جمعیۃ علمائے ہند کے بے غرض خدام کی شاندار قربانیوں کا مقابلہ کیا۔ اور مسلمانوں کو بتایا کہ مسلم کانفرنس یا اسی وضع و قماش کی دوسری انجمنیں مسلمانوں کے مستقبل کو محفوظ اور روشن نہیں بنا سکتیں ...

آخر میں حافظ عبد الغفار صاحب آزاد نے اپنی تقریر میں جمعیۃ علمائے ہند کی اہمیت کو بیان کیا اور اس کی خدمات کا اعتراف کیا۔

اس کے بعد تین تجویزیں منظور ہوئیں۔ ایک تجویز میں مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو ان کی گرفتاری پر مبارکباد پیش کی گئی اور جمعیۃ علماء کے رضاکاروں کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ دوسری تجویز میں جریدہ زمیندار کے دوبارہ اجراء پر مولانا ظفر علی خاں صاحب کو مبارکباد دی گئی۔ تیسری تجویز ...

(محمد لیلیٰ از سہارنپور)

نیٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص تجربات

مینیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

قلیل سرمایہ سے تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

اخبار الجمعیۃ

کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بال جڑ سے کالا

جریان

تازہ سرٹیفکیٹ

سرحد میں "جامعہ اسلامیہ" کا قیام

کچھ ایسا تیرہ و تار عہد شروع ہے کہ مسلمان مغربی سیلاب کے رو میں بہتے چلے جاتے ہیں اور مغربی تہذیب و تمدن ایک عالمگیر صورت اختیار کرتی چلی جاتی ہے اور موجودہ نسل کے نوجوان تو مغربیوں کی تہذیب و تمدن کو ان کی معاشرت کو انسانیت کا جزو لاینفک سمجھنے لگے۔ نہ معلوم آئندہ نسل کا کیا حشر ہوگا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مغربی تمدن و تہذیب کے ان دلدادوں کو "احیاء معارف" "علوم و فنون کی نشر و اشاعت" مجالس علمیہ کے قیام میں تو اہل یورپ کی تقلید کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ مغربی تہذیب و تمدن کے جراثیم نے امت مسلمہ کے اکثر افراد سے ملت اسلامیہ کے ضروریات کا احساس ہی سلب کر دیا۔ مسلمانوں کی اس دردناک غفلت و بے حسی پر اگر خون کے آنسو بہائے جائیں تو کم ہیں۔ کیونکہ ہر قوم کے بقا کا راز اس کے مذہبی روایات۔ دینی شعائر۔ ملی خصوصیات کے تحفظ میں مضمر ہے اگر مسلمانوں کو زندہ رہنا ہے اور وہ چاہیں کہ قومی و مذہبی عروج حاصل کریں تو ان کو چاہئے کہ ملی شعائر اسلامی مآثر کے احیا میں ایک دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں کیونکہ اسلام ایک فطری مذہب ہے اور فرزندان اسلام کی دنیوی ترقی و دینی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے۔ مسلمانوں کے چند اولو العزم ہستیوں نے ملت اسلامیہ کے بقا کے لئے ہندوستان کے مختلف حصوں میں یادگاریں قائم کی ہیں۔

دار العلوم دیوبند۔ مظاہر العلوم سہارنپور۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل وغیرہ وغیرہ اس کی روشن مثالیں ہیں "صوبہ سرحد" باوجود اس کے کہ قریب قریب ایک خالص اسلامی صوبہ ہے۔ یہاں کے باشندے غیرت و حمیت اسلامیہ میں سب سے آگے ہیں ...

(۱) نصاب تعلیم میں ضروریات زمانہ کے مطابق نہایت ہی مفید ترمیم ...

(۲) طرز تعلیم میں جدید اصول تعلیم کا پورا پورا لحاظ ہو۔

(۳) طلباء میں عربی تحریر و تقریر کا ملکہ پیدا کیا جائے۔

(۴) اس کی کوشش ہوگی کہ شرفاء اور متمول اصحاب کے لڑکے عربی تعلیم حاصل کریں۔

(۵) عربی طلبہ کو یہ ذہن نشین کرا دیا جائے کہ علوم دینیہ کو ذریعہ معاش بنانا اہل علم کی ذلت اور دین کی تباہی کا باعث ہے۔

چونکہ سردست مالی سرمایہ موجود نہیں اس لئے اگر ابھی سے اپنے اصول کی پوری پابندی نہ کر سکیں تو معذور رکھا جائے لیکن حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے قوی امید ہے کہ ہم جلد اس قابل ہو جائیں گے کہ یہ "جامعہ" اسلامی علوم و فنون۔ اسلامی تبلیغ مذہبی ضروریات کے نشر و اشاعت کا بہترین کفیل بن سکے۔

اس وقت جامعہ میں صرف عربی کے تین مدرس ہیں۔

تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ کلام و عقائد۔ تاریخ۔ ادب۔ معانی و بیان صرف۔ نحو۔ منطق وغیرہ علوم کی کتابیں شروع ہیں۔

جہاں اس "جامعہ" کا وجود عمل میں آیا ہے۔ وہ شہر پشاور میں ایک مدرسہ کی عمارت ہے جو عرصہ پچاس سال سے ایک اسلامی انجمن کی طرف سے بنائی گئی تھی ...

الراقم حقر محمد یوسف بنوری ناظم جمعیت علماء صوبہ سرحد

مسلمان وکلا سے مظلوم مسلمانان الور کی اپیل
مسلمانوں کی گرفتاریوں کا روح فرسا نظارہ

برادران اسلام۔ آپ کو معلوم ہے کہ ریاست الور میں مسلمانوں پر مصیبتیں تنگ کر رکھی ہیں اور کیا کیا مظالم کئے جا رہے ہیں ...

جواب مہاراجہ الور اور ان کی حکومت نے گرفتاریوں سے دیا ۹ مئی کو بے گناہ مسلمانوں پر جب کہ وہ اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے جا رہے تھے ...

میں ہوں مظلوم مسلمانان الور کی جانب سے آپ کا خادم

سکرٹری

انجمن خادم اسلام الور

دہلی میونسپل کمیٹی دہلی میں
نئے ٹرینڈ استادوں کی بے قدری

گذشتہ تین سال سے ریٹائر شدہ مدرسین کو کمیٹی مزید مہلت دے رہی ہے لیکن اس صورت میں بجائے فائدہ کے کمیٹی کو الٹا نقصان ہو رہا ہے خبر نہیں کمیٹی نے اس میں اپنا کیا فائدہ سوچا ہے گورنمنٹ نارمل سکول صوبہ دہلی کے ٹرینڈ مدرس ایک بڑی تعداد میں بیکار ہیں برخلاف اس کے غیر تربیت یافتہ مدرس کمیٹی کے سکولوں میں برابر کام کر رہے ہیں۔

پچھلے مہینہ میں ایم۔ بی۔ ہائی سکول گلی شاہ تارا میں ایک ٹرینڈ میٹرک پاس مدرس بڑی مستعدی سے کام کر رہا تھا ...

اکرام الدین کرامت سابق ہیڈ ماسٹر ...

اطلاع عام

بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مسمی محبوب الٰہی ولد حسام الدین عرف پیر جی چھجا مرحوم نے اپنی زوجہ مسماۃ اللہ رکھی کو طلاق شرعی دیکر ...

مسماۃ اللہ رکھی بنت حاجی عزیز الرحمٰن مطلقہ محبوب الٰہی دہلی

عجیب (۱۰۸۶)
ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

... ترکیب استعمال ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بجلی کا کام سیکھنے والو!

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

گرمیوں کا موسم ہے!

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو!

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ... لاہور

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو

محبوب عاشق کے قدموں پر

عملیات اولو العزم فرشتہ غیب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمیعۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔ ۔
سہ ماہی ۔ ۔ ۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔ ۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

روزنامہ الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۶ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔ ۔ ۔
نصف صفحہ (") ۔ ۔ ۔
ایک کالم (") ۔ ۔ ۔
½ کالم (") ۔ ۔ ۔
¼ کالم (") ۔ ۔ ۔

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم پنجشنبہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۷

معاصرین کے افکار و آراء

لاہور کا نیم سرکاری اخبار (زمیندار)

معتدلین کی سہل پسندی (زمیندار)

کھسیانی بلی کھمبا نوچے! (ہمدم)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید کے کارنامے

غلامان محمدؐ کے ہاتھوں دمشق کی فتح

عیسائیوں کی شراب نوشی نے ملک نکلوا دیا

اہل عرب کی جنگی قابلیت

شراب نوشی نے ملک نکلوا دیا!

تثلیث کی سرزمین میں توحید کا علم

دمشق فتح ہوگیا!

دمشق کا محاصرہ

(باقی صفحہ ۵ کالم ۲)

مطب وقت
صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر جمعیۃ العلمائے ہند کا اعلان
اور علماء و زعماء ملت کی تصدیق

مطب وقت
شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

حکیم مولوی مسعود احمد صاحب جو ایک فارغ التحصیل عالم اور طبیب ہیں ... "وطنی دواخانہ" ... تیاری کے اہتمام کے سلسلہ دواخانہ کو مقبول عام بنانے کا تہیہ کر لیا ہے ... احسن انجام دیگا۔

(باہر کے مریضوں کے لئے خاص اہتمام کیا گیا ہے)

سرور دو جہاں طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ما تکحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر و ینبت الشعر ...

سرمہ قدیم (رجسٹرڈ)

طاقت اور قوت مردمی کا لاجواب عروسی بکس

عورتوں کے مرض سیلان رحم کا مکمل علاج

بکس عروس زندگی

ملنے کا پتہ: وطنی دواخانہ (رجسٹرڈ) ماہر طب حکیم مولوی مسعود احمد خاں صاحب صدر بازار دہلی

برہاپے میں جوانی اور جوانی میں عالم شباب

طلا مار سیاہ

اکسیر افسان

لذت اسماک

لذت باکرہ

حکیم آفتاب علیخاں مالک طلا مار سیاہ ناظم دواخانہ آصفیہ نیلا دروازہ دہلی

طاقت کی بے نظیر دوا

الکٹرک سیلوشن (Electric Solution)

الکٹرک آئیل (Electric Oil)

ملنے کا پتہ: فیض عالم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)

خالص کیسٹرائیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
دجلاب کی میٹھی گولیاں

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg Co. (India)
P. Box 88 Karachi

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کا ایک تازہ شاہکار
شاعر کی راتیں

یعنی حضرت جوش ملیح آبادی کی ان معرکۃ الآرا اور وجد آفریں نظموں کا مجموعہ جو موضوع شب سے متعلق ہیں ...

اعجاز الحق قدوسی
نامپلی جدید مکان نمبر ۱۴۷ حیدر آباد دکن

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزاں قلم ہم سے طلب فرمادیں

منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

اعلان

امیر انجمن خدام الدین لاہور

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے اور ننگ جالینوس جو دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے ...

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

اخبار الجمعیۃ
میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اکسیر جذام

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھیکن پور بھاگلپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۱ ہجری

کشمیر کے بعد ریاست الور میں مسلم حقوق کی پامالی

ریاست کے ارباب بست و کشاد کیلئے ایک لمحۂ فکریہ

یہ ایک مسلمہ اور ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جب تک ہندوستان کی مختلف اقوام و ملل اپنے اندر وسعت نظر اور کشادہ دلی پیدا نہ کریں گی اور فرقہ پرستوں اور خود غرضوں کی پیداوار بند نہ ہوگی اسوقت تک نہ تو رہنمایان قوم کے عزائم و مقاصد کی تکمیل ہوگی اور نہ بدقسمت ہندوستان پر آزادی کا آفتاب طلوع ہوگا، ہندوستانی کی آئینی آزادی کے راستہ میں اب تک جو سنگ گراں حائل ہیں ان میں سب سے بڑا پتھر وہ ہے جو ہندو مسلم اختلافات کی صورت میں ہر شخص کو نظر آرہا ہے اور جو اب تک مخلصین کی مساعی کے باوجود اقوام ہند کی ٹھوکر کا باعث بنا ہوا ہے۔

اب تک تو ہندو مسلم اختلافات اور فرقہ پرستی کی لعنت برطانوی ہند تک محدود تھی مگر چند سال سے یہ لعنت دیسی ریاستوں کے اندر بھی پھیل گئی یا پھیلا دی گئی ہے۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہندوستانی ریاستوں میں ہندو مسلم سوال پیدا کرنے والے کون ہیں اور اس سے انکا مقصد کیا ہے لیکن اگر ریاستوں کا لیل و نہار یہی رہا اور فرقہ پرستی کا زہر یونہی ان کے جسم میں سرایت کرتا رہا تو نہ معلوم ہندوستان کا کیا حشر ہوگا اور اسکے آزادی کے خواب کی تعبیر کس طرح پوری ہوگی۔ گزشتہ سال ریاست کشمیر میں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے وہ سب کو معلوم ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ لیکن اسوقت تک جو کچھ ہوا ہے وہ نہ ریاست کے حق میں مفید ثابت ہوا اور نہ اس سے مسلمانوں کی اشک شوئی ہوئی۔ کشمیر کے مسلمان حقوق طلبی کی پاداش میں محبوس زنداں کر دیئے گئے حکومت نے انکی ہر فریاد کو ٹھکرا دیا۔ انکے مطالبات کو بے اعتنائی کی گہری قبر میں دفن کر دیا گیا۔ اور انکے ساتھ وہ سلوک کیا جو تہذیب کے چہرہ پر ہمیشہ سیاہ داغ بنکر چمکتا رہیگا۔ بیشک ہمیں اقرار ہے کہ کشمیر میں جو کچھ ہوا وہ کسی ادری قوت کا نتیجہ تھا اور ہندوستان کے ہر باشندے نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کے جائز حقوق کے راستہ میں خود حکومت ہند نے روڑے اٹکائے اور کشمیر آرڈیننس جاری کرکے مسلمانوں کی رہی سہی قوت کو بھی کچل ڈالا لیکن اسکے ساتھ ہی اگر کشمیر کے ارباب اختیار اور عمال حکومت مسلمانوں کے مطالبات سے ہمدردی کا ...

[illegible]

...

مسلمانوں کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ الور کی آبادی کا بیشتر حصہ امن اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرے اسکے بعد الور میں جو حالات رونما ہونگے اس کی ذمہ داری مغرور، ناخدا ترس اور عاقبت نا اندیش حکام پر عائد ہوگی۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) بمقام کاشی باڑی جو کہ ایک دیہات ہے یہاں یہ دستور ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو قبرستان میں لیجا کر جنازہ پڑھانا ضروری سمجھتے ہیں جہاں نہ جماعت ...

[illegible]

کانفرنسی غداروں پر مصر کی لعنت!

اب بھی توبہ کرلو اور مسلمان کو رسوا نہ کرو!

مصر کی تازہ ڈاک میں وطن پرور مصریوں کے آرگن "البلاغ" کے جو پرچے موصول ہوئے ہیں۔ ان میں حسب دستور ہندوستان سے متعلق کئی مضامین موجود ہیں۔ ۸ جولائی کی اشاعت میں تام نہاد مسلم کانفرنس پر تبصرہ کیا گیا ہے جس کا لفظی ترجمہ درج ذیل ہے:

"پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ہندوستان کے بعض "خارجی" مسلمانوں نے لندن میں ...

[illegible]

... نہیں۔ ۳۰ جون کے بعد سے ہم ایک زبردست جدوجہد شروع کر دینگے! مسلمان اس اعلان سے دھوکہ کھا گئے اور چپ بیٹھ کر ۳۰ جون کا انتظار کرنے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کا تمام جوش اس انتظار نے ختم کر دیا۔ یقیناً مسلم کانفرنس نے حکومت برطانیہ کی یہ بہت بڑی خدمت انجام دی ہے!"

(ہند جدید)

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں ایک ضروری جلسہ مشاورت

مہاجرین الور کی امداد و اعانت پر غور

آج بتاریخ ۲۸ جولائی بروز شنبہ بوقت چھ بجے شام عمائدین شہر اور مسلم انجمنوں کے ذمہ دار حضرات کا دفتر جمعیۃ علمائے ہند واقع بلیماران میں اجتماع ہوگا جس میں مہاجرین الور کی امداد و اعانت اور مسلمانان الور اسٹیٹ کی شکایات کے انسداد کی تدابیر پر غور کیا جائیگا۔

...

لکھنؤ میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا پہلا جلسہ

آزادی اور جمہوریت اسلام کے بنیادی اصول ہیں

مکمل صوبجاتی آزادی اور حق رائے بالغان کا مطالبہ

لکھنؤ ۲۵ جولائی۔ انڈیپنڈنٹ پارٹی کی جانب سے ایک جلسہ مسلمانوں کا منعقد ہوا۔ مسٹر شبیر حسین قدوائی نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انڈیپنڈنٹ پارٹی کا مقصد اولی یہ ہے کہ ایسے وفاق ہند (فیڈریشن آف انڈیا) کے قیام پر رائے عامہ کو مرکوز کیا جائے جس میں ہندوستانیوں کے ہاتھ میں کل اختیارات اور ذمہ داری ہو اور جس میں ہر وفاقی بذاتہٖ آزاد ریاست ہو۔ مولانا آزاد سبحانی نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ مسلم آزادی اور جمہوریت کا عاشق ہے یہ دونوں چیزیں اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔

انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی کے ایگزیکٹو بورڈ کا پہلا جلسہ گزشتہ شام مولانا حسرت موہانی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں جن میں پارٹی کے لائحہ عمل کی تشریح کی گئی ہے:

(۱) مکمل صوبجاتی۔ خود اختیاری۔ وفاق کے رکن کے مالیات اور نظم و نسق پر پورا قبضہ۔ انفرادی رکن کو اختیارات بقایا کی تفویض۔ وفاق ہند کے مختلف ارکان میں عدم امتیاز۔

(۲) پارلیمنٹ سے صوبجات کی تبدیلی سکو کی صیغہ اس وقت تک وفاقی نہیں بن سکے گا جب تک کہ خود مختار ارکان وفاق ہند اس کے لئے رضامند نہ ہوں۔

(۳) حق رائے دہندگی کا طریقہ بالغوں کے حق رائے دہی پر مبنی ہونا چاہئے۔ جلسہ میں ایک اور قرارداد منظور کی گئی جس میں آرڈیننسوں کی مذمت کی گئی۔

افغانستان میں میلاد النبی کا عظیم الشان اور روح پرور جشن

آقائے کونین کے دربار میں تاجدار افغانستان کا خراج عقیدت

مسلمانوں کو سید الابرار کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین

امسال کابل میں جشن میلاد النبی بکمال احترام منایا گیا۔ حکومت افغانستان کی طرف سے سلام خانہ عام میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں وزراء و اعیان حکومت، مامورین ملکی، اراکین شورائے ملی، دارکان جمعیۃ علماء و فضلاء اور دیگر کارکنوں نے شرکت فرمائی۔ علماء اور مشائخ بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس متبرک مجلس میں سب سے پہلے حفاظ نے یکے بعد دیگرے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اور اس کا ثواب روح پر فتوح آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچایا گیا۔ اسی کے ضمن میں تمام حضار نے نہایت خشوع و خضوع سے اور بکمال سوز و گداز ترقی اسلام اور حکومت افغانستان کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد ایک عالم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ و اخلاق کریمہ پر روشنی ڈالی اور وہ مناقب بیان کئے جو حضور رحمۃ للعالمین کے حق میں تمام آسمانی کتب میں آئے ہیں۔ ہر بیان کو آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے مدلل کیا۔ اس بیان سے مجلس پر تمام حضار پر ایک وجد کی کیفیت طاری تھی اور درود شریف سے تمام سلام خانہ گونج رہا تھا۔

سب سے آخر میں اعلیٰ حضرت غازی محمد نادر شاہ فرمانروائے افغانستان نے اپنے مخصوص انداز میں نہایت فصاحت اور طلاقت کے ساتھ دین مبین اسلام کے محاسن و فضائل بیان فرمائے اور حضور کی سیرت و اعمال پر نہایت رقت انگیز لہجہ میں روشنی ڈالی۔ اعلیٰ حضرت نے دوران تقریر میں ارشاد فرمایا کہ ہم سب مسلمانوں کو لازم ہے کہ حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کریں اور آپکے عمل پر چلنے کی کوشش کریں۔ ...

... دعا کی گئی اس کے بعد یہ متبرک مجلس برخاست ہوئی۔ (اصلاح کابل)

مسلح فوج کے قبضہ سے تلک آشرم کو نکالنے کی سعی

حملہ آور دستوں کی مسلسل گرفتاریاں

پٹنہ ۲۵ جولائی۔ مظفرپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تلک میدان کو مسلح فوج کے قبضہ سے حاصل کرنے کے لئے بہت سے کانگریسی کارکنوں نے میدان پر دھاوا بولا۔ پولیس بھی کافی تعداد میں موجود تھی اس نے حملہ آوروں کو لاٹھیوں سے منتشر کیا۔ دستے کے بعد دستے حملہ کرنے کے لئے آگے آئے اور گرفتار کر لئے گئے۔ فوج نے کچھ مزاحمت نہیں کی۔ ... نے بعض گرفتار شدگان کو رہا کر دیا ہے۔

دریائے چناب میں زبردست سیلاب

سینکڑوں عمارات برباد متعدد دیہات کو خطرہ

جھنگ مگھیانہ ۵ جولائی۔ دریائے جہلم میں زبردست طغیانی آجانے کے باعث کوٹ عیسیٰ شاہ ... وغیرہ کے دیہات زیر آب ہیں۔ جھنگ اور مگھیانہ کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی متعدد غیر سرکاری عمارات منہدم ہو گئی ہیں۔ کئی اشخاص کی نعشیں بہتی ہوئی ملی ہیں بہت سے مویشی بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ دیہاتی پریشان ہیں۔ جانی و مالی نقصان کا صحیح اندازہ اس وقت مشکل ہے۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری لاہور کی عدالت میں

بارایسوسی ایشن کی طرف سے سابق فیصلہ کے خلاف اپیل

شاہ صاحب کی نسبت سرکاری وکیل کا دروغ بے فروغ

لاہور ۲۴ جولائی۔ سکل عدالت عالیہ میں مسٹر جسٹس کری نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مرافعہ کی سماعت کی۔ یہ اپیل بار ایسوسی ایشن کے مسلم ارکان کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ شاہ صاحب کی طرف سے میاں عبد العزیز بیرسٹر (صدر بلدیہ لاہور) اور سرکار کی طرف سے مسٹر رشید گورنمنٹ ایڈوکیٹ پیش ہوئے۔ شاہ صاحب کو مسٹر عبد الصمد خاں مجسٹریٹ دہلی نے ... باغیانہ تقریروں کے سلسلہ میں دو جرموں میں ایک ایک سال قید اور ڈھائی ڈھائی سو روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ یہ تقریریں ماہ اپریل ۱۹۳۱ء میں دہلی میں کی گئی تھیں۔

میاں عبد العزیز صاحب نے دوران بحث میں کہا کہ شاہ صاحب نے عوام کے سامنے حقائق بیان کئے تھے اور حقائق کا بیان کرنا بغاوت کی تعریف میں نہیں آتا۔ انہوں نے پولیس اور حکام کی غلط کاریاں بیان کرنے کے بعد یہ نہیں کہا کہ ان غلط کاریوں کی وجہ سے ہم منتقمانہ اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ... سزا کافی سمجھی ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ اگر میرے موکل کا جرم بحال رکھا جائے تب بھی صرف اسی قدر سزا کافی سمجھی جائے جتنی وہ بھگت چکے ہیں۔ ...

انگریزی اخبارات سے

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

بالشویک روس کا فوجی اور ہوائی نظام

چھ کروڑ بچوں اور ۲۳ لاکھ عورتوں کو فوجی تعلیم

روس کی سوا تین کروڑ فوج جنگ کا انتظار کر رہی ہے

ایک اخبار نویس نے ماسکو کے ایک بالشویک افسر سے مندرجہ ذیل سوال کیا:

"جب آپ کا یہ خیال ہے کہ سرمایہ دار حکومتیں بالشویک حکومت کو آئے دن دھمکیاں دیتی رہتی ہیں تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کی فوج کی تعداد بہت کم ہے؟"

افسر مذکور نے اس کے جواب میں کہا کہ "ہماری سرخ فوج سے مراد فوجی سپاہ نہیں ہے بلکہ سرخ فوج میں افسر اور کمانڈر وغیرہ شامل ہیں۔ ... سپاہ کا سوال سو وہ کوئی خاص جماعت نہیں ہے بلکہ تمام روسی باشندے حکومت کے سپاہی ہیں"۔

...

تین کروڑ گیارہ لاکھ منظم فوج!

...

ٹریڈ یونین ۱۱،۰۰۰،۰۰۰	+	والنٹیئر ڈیفنس ۹،۰۰۰،۰۰۰	
سوویٹ ٹریڈ ... ۱،۰۰۰،۰۰۰	+	نوجوان اشتراکی ۵،۰۰۰،۰۰۰	
پانیر ۴،۰۰۰،۰۰۰	+	کمیونسٹ پارٹی ۲،۰۰۰،۰۰۰	

(کرنٹ ہسٹری)

لوزان کانفرنس میں جرمنی نمائندہ کا اعتراض

جرمنی کے فوجی اخراجات اور جنگی اسلحہ

...

مکتوب مصر

(از حاجی حکیم صدیق محمد نارو جنرل سکریٹری ... بورڈ قاہرہ)

مصر اور لندن کا ٹیلیفونی الحاق

ذیل کا مکتوب ہمیں اس ہفتہ قاہرہ سے موصول ہوا ہے جس میں فاضل نامہ نگار نے مصر کے عمومی حالات پر روشنی ڈالی ہے، ہم اس مکتوب کو ذیل میں درج کرتے ہیں:

۲۳ جون کو شام کے چھ بجے مصر اور لندن کے ٹیلیفونی الحاق کی تقریب کا افتتاح کیا گیا۔ سب سے پہلے صدقی پاشا وزیر اعظم مصر نے مسٹر بالڈون قائم مقام وزیر اعظم انگلستان سے ٹیلیفون پر گفتگو کی ... عربی گفتگو بذریعہ ٹیلیفون سنی گئی۔ ...

شراب نوشی پر سخت پابندیاں

...

پنشن کے بجائے زمینیں

...

قومی وزارت کے قیام کا مطالبہ

...

وزارت کا انتقال اسکندریہ

...

ضروری گزارش

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں ...

سوراج بھون الہ آباد اور کانگریس ہاؤس بمبئی پر کانگریسیوں کا حملہ

عمارات کو پولیس کے قبضہ سے نکالنے کی سعی

مجمع پر لاٹھی چارج۔ متعدد اشخاص گرفتار

الہ آباد ۵ر جولائی۔ کل صبح کے وقت بہت سے کانگریسی رضاکاروں نے سوراج بھون پر دھاوا بولا۔ گذشتہ دو روز سے یہاں پولیس کا زبردست پہرہ لگا ہوا تھا۔ لیکن اس کے باوجود چند رضاکار صحن میں داخل ہو گئے خلقت کا کثیر اجتماع بھون کے باہر ہو گیا۔ پولیس نے داخل ہونے والوں کو گرفتار کر لیا اور خلقت کو منتشر کر دیا گرفتار شدگان کی تعداد ۲۰ بتائی جاتی ہے۔

بمبئی ۵ر جولائی۔ ٹیرکام روڈ کے عقب میں کانگریسی کارکنوں کی ایک کثیر تعداد نے کانگریس ہاؤس پر چھاپہ مارا پولیس یہاں پہلے ہی سے موجود تھی اس نے داخل ہونے والوں کو روکنا چاہا۔ لیکن وہ برابر آگے بڑھتے رہے۔ پولیس نے ۵۵ سے زائد رضاکاروں کو گرفتار کر لیا اور لاری میں لے کر تھانہ لے گئی۔

بمبئی میں فرقہ وارانہ خونریزی کا اعادہ

راہگیروں پر حملے اور دس اشخاص گرفتار

بمبئی ۵ر جولائی۔ خالی میں جس مقام پر ہندو مسلم فساد کا بازار گرم تھا وہاں کل پھر چار راہگیر مسلمانوں پر حملے کئے گئے۔ پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی۔ مجروحین کو شفاخانہ پہنچا یا گیا۔ فورا اس روڈ پر متعدد مکانات کی تلاشی لی گئی۔ پولیس نے اس سلسلہ میں دس ہندوؤں کو گرفتار کیا۔

دار الحکومت

جامع مسجد میں جلسہ عام

حالات حاضرہ پر پُر زور تقریریں

کانگریس اور کانگریسی جھنڈا خلاف قانون نہیں

ایک مقدمہ میں عدالت عالیہ بمبئی کا فیصلہ

مسلمانان دیوبند کا عظیم الشان جلسہ

مولانا حفظ الرحمن صاحب کی حریت آموز تقریر

عورتوں کو صرف عورتیں گرفتار کریں

پکٹنگ کرنیوالی خواتین کا مطالبہ

ہندوستان میں بیرونی مال کی درآمد

مالکان کارخانہ جات کا حکومت سے مطالبہ

کلکتہ میں مسودہ قانون انسداد فواحش کی زبردست مخالفت

تمام شہر میں جلسے اور مظاہرے

کلکتہ ۵ر جولائی۔ بنگال کونسل میں جو بل "اخلاق سوز تجارت" کے انسداد کے لئے پیش کیا جانے والا ہے اس کی عام مخالفت کی جا رہی ہے۔ خواتین کی انجمنوں کی جانب سے جلسے اور مظاہرے کئے جا رہے ہیں اور ان میں مسٹر جے این باسو لبرل لیڈر سید ظاہر کی گئی ہے کہ وہ اپنے بل کو کونسل سے منظور کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر گوڑکی گرفتاری

فوجی اخراجات میں مزید تخفیف پر غور و خوض

تحقیقات کے لئے ایک افسر کا تقرر

صرف گاندھی جی کو گفتگو کا حق حاصل ہے

مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کا بیان

بنگال کے مسلمانوں کی اکثریت خطرہ میں

وزیر اعظم کے اعلان میں کیا ہوگا؟

ریلوے کی آمدنی میں بدستور خسارہ

مولانا حبیب الرحمن صاحب کی رہائی

فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ پر آخری غور

ایک سال میں جدید اصلاحات کا مسودہ پیش ہو جائیگا

عظیم الشان الوداعی ٹی پارٹی

جدید آئین میں کسی صوبہ کو اکثریت نہ دیجائے

چودہ نکات کے مقابلہ میں سترہ نکات کی ایجاد

لاہور ۵ر جولائی۔ گذشتہ شام آل پارٹیز سکھ کانفرنس کا اجلاس سردار سنگھ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں یہ تجویز منظور کی گئی کہ جدید آئین میں کسی صوبہ کی کسی قوم کو اکثریت حاصل نہیں ہونی چاہئے۔ ایک دوسری قرارداد میں سکھوں کے "سترہ نکات" پر زور دیا گیا۔

اعتدال پسندوں اور آزاد خیالوں کا جلسہ

حکومت کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی

حلف وفاداری کا مسودہ ملتوی

آئرلینڈ کی ڈائٹ میں گرما گرم بحث

صوبہ بنگال میں الارم پستول رکھنے کی ممانعت

کانپور میں بم اور بارود کی برآمد

تین سال کے بچہ نے ایک شخص کو ہلاک کر دیا

سرحد میں چالیس سرخپوشوں کی گرفتاری

فری پریس جرنل کی چھ ہزار کی ضمانت ضبط

قومی جھنڈہ کے ساتھ بم

بم کے بجائے گول برش

مشاورتی کمیٹی سے استعفوں کی دھمکی

آخر مسلمانوں کی بھی آنکھیں کھلیں

لکھنؤ میں اسی سے زائد گرفتاریاں

بدیشی پارچہ کی دوکانوں پر پکٹنگ

لکھنؤ ۴ر جولائی۔ میسرز ہری سنگھ بال چند بدیشی پارچہ فروش کی دوکان پر پکٹنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ ۱۹ر جولائی سے ۲۳ تک ۸۰ سے زائد گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ بدیشی پارچہ کی دیگر دوکانوں پر بھی پکٹنگ کیا جا رہا ہے۔

ڈبلن میں ہند اور آئرستان کی مجلس احرار کا قیام

سابق صدر اسمبلی کی مساعی کا نتیجہ

ڈبلن ۵ر جولائی۔ مسٹر وی جے پٹیل سابق صدر اسمبلی کی مساعی سے یہاں دفتر جمہوریہ میں انڈین آئرش انڈیپنڈنٹ لیگ (ہند اور آئرستانی مجلس احرار) قائم کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس لیگ کی ایک شاخ لندن میں بھی عنقریب کھولی جائے گی۔

فرقہ وارانہ مسئلہ طے ہو گیا؟

مسلمانوں کے نصف مطالبات مسترد!

حکومت کیا اعلان کرنے والی ہے؟

ہندوستان کے سیاسی حالات قرون وسطیٰ کی بربریت کی طرف جا رہے ہیں

ڈاکٹر ٹیگور کا تازہ ارشاد

کلکتہ ۴ر جون۔ ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور نے ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق مندرجہ ذیل اپیل شائع کی ہے:-

فرقہ وارانہ جذبات کو ترک کر کے متحد ہو جاؤ

ملک سے ڈاکٹر ٹیگور کی اپیل

شرق اردن پر ایک شریر جماعت کا اجتماع

نجدی فوجوں، توپوں اور موٹروں کی روانگی

پشاور میں سول سرجن قتل کر دیا گیا

پٹھان اردلی کا خنجر سے حملہ

بنگال کونسل میں اصلاحات

جنگل میں ایک مشہور اور مفرور ڈاکو پکڑا گیا

حملہ کرنے کے بعد چار بندوقیں برآمد ہوئیں

سرکاری وکیل کو بم سے اڑانے کی کوشش

گھر والے بال بال بچ گئے

تلک ودیالہ پر کانگریسی رضاکاروں کا حملہ

پولیس کے قبضہ سے نکالنے کی سعی

ہندوستان اور آئرلینڈ کا موازنہ

سابق صدر اسمبلی کے تاثرات

آئرلینڈ اور ہندوستان کی آزادی

وائسرائے معتدلین کو مصالحت پر آمادہ کرینگے

اطالوی پارلیمنٹ میں مغربی تہذیب کا نظارہ

ریاست میسور میں ہندو مسلم آبادی

ریل اور لاری کا ہولناک تصادم

لنکا شائر کے کارخانہ میں ہڑتال

روسی اور جاپانی جہازوں میں جنگ

فریقین نے گولیاں چلائیں

ایک انگریز خاتون کا مالی ایثار

ہندوستان سے باہر سونے کی برآمد میں کمی

ہندوستان اور برطانیہ میں تجارتی تعلقات

مہاراجہ جام نوانگر کی مساعی

ناگپور میں خانہ تلاشیوں کی بھرمار

دہلی کے کانسٹبل پر پستول سے حملہ
علی پور روڈ کا واقعہ

گذشتہ چہارشنبہ کو شب میں ۹ بجے کے قریب علی پور روڈ اور نکلسن روڈ کے چوراہے پر ایک کانسٹبل کو جو گاڑیوں وغیرہ کی آمد و رفت کا انتظام کر رہا تھا کہ اچانک عقب کی طرف سے سر پر کوئی چیز زور کے ساتھ آکر لگی اور تھوڑی دیر کے بعد دھماکے کی آواز آئی اس نے مڑ کر دیکھا کہ دو نوجوان بے تحاشا دوڑے جا رہے ہیں۔ پولیس کانسٹبل چونکہ شدید طور پر مجروح ہوا تھا اس لئے اسے فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا جہاں اس کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے اور کافی تعداد میں خون اس کے ناک سے بہہ رہا ہے جو بند ہونے کو نہیں آتا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ زخم ریوالور کی گولی سے لگا ہے جائے وقوعہ کے قریب قدسیہ باغ میں ایک درخت کے پاس صرف ایک بائیسکل پڑی ہوئی ملی اس کے ساتھ چمڑے کی تھیلی میں ایک پنسل اور ایک رومال بھی دستیاب ہوئے۔

جمعرات کی صبح ۸ بجے کے قریب دو نوجوان اس بائیسکل کے قریب مشتبہ طریق پر گھومتے ہوئے دیکھے گئے پولیس نے انہیں زیر حراست کر لیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کو اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ ان دونوں کا تعلق ایک انقلابی جماعت سے ہے سائیکل کے قریب قدموں کے نشانات بھی دیکھے گئے مسٹر ڈی گبل سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر ڈگلس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ انچارج نئی دہلی فوراً موقع پر پہنچ گئے اور خود تفتیش کر رہے ہیں۔

دہلی کے چھ وکلاء کی طلبی
گذشتہ اتوار کے جلسہ کا اثر

گذشتہ اتوار کو کمپنی باغ میں مسٹر نیو نہال ایڈووکیٹ دہلی کی صدارت میں موجودہ آرڈی نینسوں کے خلاف احتجاج کا جو جلسہ منعقد ہوا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس کے سلسلہ میں آنریبل مسٹر جے این جی جانسن چیف کمشنر نے ان چھ وکیلوں کو جنہوں نے جلسہ میں تقریریں کی تھیں بلایا ہے کہ ان سے ... [illegible]

آزاد پارک میں پولیس کا مظاہرہ
جمعیۃ علماء کے جلسہ کو منتشر کر دیا گیا

دہلی ۲۸ جولائی۔ آج شام کو چھ بجے جمعیۃ العلماء کی جانب سے آزاد پارک میں ایک جلسہ کرنے کی کوشش کی گئی ہندو مسلمانوں کی کثیر تعداد جمع ہو گئی مولوی عمر دراز صدر جلسہ تھے۔

مولانا مجیب الرحمن کی گرفتاری پر ان کو مبارکباد دینے کے لئے جلسہ کیا گیا تھا۔ شیخ عبدالواحد سب انسپکٹر کی سرکردگی میں پولیس کے بہت سے سپاہی موقع پر پہونچ گئے۔

کہا جاتا ہے کہ پولیس نے ڈنڈوں اور مکوں سے مجمع کو منتشر کر دیا اور جلسہ نہیں ہو سکا۔

منشی عبدالقدیر کی رہائی

دہلی ۲۷ جولائی۔ منشی عبدالقدیر پر "یوم اسیران" کے سلسلہ میں ایک پوسٹر لکھوانے کے الزام میں پریس ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا تھا جس میں ۲۵ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ کسی نے جرمانہ ادا کر کے انہیں چھڑا لیا۔

اکیسواں عرس شریف

جد امجد بندہ شمس الفقراء سراج السالکین قطب من حضرت خواجہ سید حسن سوختہ ... دہلی ... ثانی ... اکیسواں تاریخ ... مجلس سماع منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ لہذا امید ہے کہ تمام ارادت مند اصحاب بالعموم اور حضرات صوفیائے کرام بالخصوص بتاریخ ... شریک ہوں۔

بروز منگل مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۳۲ء بعد نماز عشاء اپنی شرکت عمل سے ثواب دارین اور فیض روحانی حاصل کریں گے۔

مخدوم زادہ سید ولایت حسین رسول نمائی دہلوی نبیرہ حضرت خواجہ سید حسن رسول نما متصل بہار گنج دہلی

دہلی میں ایک اور انقلابی گرفتار ہو گیا
بکس میں کارتوسوں کا زبردست ذخیرہ تھا

دہلی میں بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انقلابیوں نے اپنا مرکز بنا لیا ہے چنانچہ اس قسم کے واقعات ادھر کچھ عرصہ سے متواتر ہو رہے ہیں چند دن ہوئے کہا جاتا ہے کہ دھرمپال نامی مشتبہ انقلابی اسٹیشن جا رہا تھا کہ اس سے چنگی والوں نے اس کے بکس کو کھولنے کے لئے کہا جس میں بہت سے کارتوس ملے اور وہ موقع سے بھاگ گیا۔ پرسوں جمعہ کے دن مقامی سی آئی ڈی نے ایک عرصہ کی جستجو کے بعد اس کا سراغ لگایا اور اسی دن شب میں ... کے قریب لکھاری باؤلی جاتے ہوئے اسے خفیہ پولیس کے انسپکٹر کرم چند کانسٹبل امیر چند اور ستی رام نے گرفتار کیا۔ خیال ہے کہ اس کی گرفتاری کے بعد علی پور روڈ کے قتل کے واقعہ کا بھی کچھ نہ کچھ سراغ مل جائے گا۔

کانگریس کا جلسہ اور پولیس کی پکٹنگ

دہلی۔ آج اتوار کے دن مورخہ ۲۴ جولائی صبح کو چار بجے سے کانگریس کے جھنڈے کی سلامی کا کمپنی باغ میں چرچا تھا پولیس نے بھی کافی انتظام کر لیا تھا لہذا پولیس بھی موجود تھی آہستہ آہستہ لوگ بھی جمع ہونے لگے لیکن سات بجے کے قریب پولیس نے لوگوں کو کمپنی باغ سے دھکیل کر باہر نکالا۔ یا آٹھ بجے اسٹیشن کی جانب سے معلوم ہوا ہے کہ ایک بارہ سالہ لڑکا جو شکل سے دیہاتی معلوم ہوتا تھا، ہاتھ میں کانگریس کا جھنڈا لئے انقلاب زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا باغ میں داخل ہوا۔ پولیس نے لڑکے کو گرفتار کر لیا اور جھنڈا چھین لیا۔ لڑکے سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ لڑکا بریلی کے پاس کسی گاؤں کا رہنے والا ہے اس کے بعد پولیس ساڑھے نو بجے تک باغ پر پکٹنگ کرتی رہی یہاں تک کہ ساری پبلک منتشر ہو گئی اور اطمینان ہو گیا تو پولیس واپس آئی۔

اس کے علاوہ شہر میں کوئی نئی بات پیدا نہیں ہوئی۔

راندیر میں ایک علم دوست ہستی کا انتقال

جناب حاجی گلاب خاں پیرخاں صاحب ساکن راندیر جو ایک دیندار متقی و مسلم دوست تھے۔

۵ / جولائی ۱۹۳۲ء بروز جمعہ انتقال فرما گئے مرحوم کے تعلقات مدارس اسلامیہ سے وابستہ تھے لہذا مدارس اسلامیہ کے کارکنان و طلبہ مرحوم کو دعائے مغفرت و ایصال ثواب سے یاد کریں۔

بمبئی میں سب جماعتوں کی کانفرنس کی تجویز

بمبئی ۲۴ جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہفتہ کے اختتام پر بمبئی کے لبرل رہنماؤں کا ایک غیر رسمی جلسہ سرچمن لال سیتلواڈ کی صدارت میں منعقد ہو گا جہاں مشترک دوستوں کی مساعی سے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کے امکان پر بحث ہو گی۔ ... امید ہے کہ سرسموئیل ہور کی تبدیل شدہ پالیسی کے خلاف ان غیر کانگریسی رہنماؤں کے طرز عمل میں کانگریس کوئی دخل اندازی نہیں کرے گی۔

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرمایا تھا اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:—

ایک ہفتہ کے استعمال سے پیر صد سالہ مثل جوان بانزدہ سالہ کے ہو کر تا دم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ... سے بیزاری نہ ہو گی اور ایک وقت میں بجز تین چار ... طبیعت کو ... [illegible]

معجون مددگار غدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ کوچہ چیلان دہلی

جس چیز کی تلاش تھی

... سعید برادرس اینڈ کمپنی کلاں محل دہلی

بال جڑ سے کالا

... بال کالا ... اسٹور ... دربھنگہ

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

... منیجر قاسمی جنرل ... سرائے دربھنگہ

بعدالت صاحب کلکٹر ضلع سہارنپور

بمقدمہ ... بنام ... اطلاع نامہ

... آج تاریخ ... جولائی ۱۹۳۲ء کو میرے دستخط ... و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے حیدرآباد دکن ... علی گڑھ ... فرخ آباد ... بریلی ... شاہجہانپور ... فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

جب ماہواری ایام آتے ہیں

... منیجر صاحب ہندوستانی دواخانہ دہلی ...

مقویات سراج عالم

... دیدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

عجیب (۱۰۸۶)
ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

... (ترکیب استعمال) ... حکیم محمد اجمل خاں ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بے روزگاری کا بہترین علاج

... ایجنٹوں کی ضرورت ہے

الیس رفیق بھائی۔ جیکب سرکل بمبئی

جمعیۃ علماء افغان کی اہم تجاویز
جمعیۃ علماء ہند کے کارکنوں کی خدمات کا اعتراف

بتاریخ ۳ جولائی جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا ایک غیر معمولی اجلاس بمقام ... منعقد ہوا۔ ذیل کی چند تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیت علمائے افغان علامہ مولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کی تشویشناک علالت کو دنیائے اسلام کے لئے موجب اضطراب سمجھتی ہے۔

(۲) جمعیۃ علمائے افغان مولانا نورالدین صاحب اسیر فرنگ کے ساتھ ان کے اہلیہ کے انتقال پر اظہار ہمدردی کرتی ہے اور اللہ جل جلالہ سے دعا کرتی ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں رحمت فرماوے۔

(۳) جمعیت علمائے افغان مولانا عبدالحلیم صدیقی کی خدمات کا اعتراف کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالی مولانا کو استقلال مرحمت فرماویں۔

(۴) جمعیۃ علمائے افغان جمعیت علمائے ہند کے اس اعلان کو جو برما کے اظہار حقیقت شائع کیا گیا ہے بنظر استحسان دیکھتی ہے۔ اور اس کو برحق سمجھتے ہوئے اس پر اظہار اطمینان کرتی ہے۔

(۵) جمعیت علمائے افغان موقر جریدہ اخبار زمیندار کے اجراء پر مولانا ظفر علی خاں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے اور مسلمانان ہند خصوصاً مسلمانان سرحد کو مشورہ دیتی ہے کہ وہ مولانا کے بتائے ہوئے نسخہ (ترغیب و ایثار) کو دہرا دے کر خریدے اور آب حیات زمیندار سے اپنے کو زندہ کرے۔

خلیل الرحمن ناظم جمعیت علمائے افغان

جمعیۃ الطلباء جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کا جلسہ

انجمن مذکورہ بالا تقریباً ۴ سال سے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں قائم ہے۔ جس نے اس قلیل مدت میں بہت سے طلبہ کو نفیس بہم پہنچانے ہوئے مقررین اور دیگر اسلامی اہم خدمتیں بھی باحسن وجوہ انجام دی ہیں۔ اور ترقی کی طرف قدم بڑھاتی رہی لیکن سال رواں میں جس تجدد روز افزوں ترقی اس انجمن نے کی ہے وہ بہت ہی ہمت افزا اور باعث صد مسرت ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ اس انجمن کی ڈھائی سالہ زندگی کا یہ پہلا زریں موقعہ ہے کہ ۱۳ ربیع الاول یکشنبہ کو بعد نماز ظہر جامعہ میں امام المتکلمین رأس المفسرین حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی دامت فیوضہم شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ و حضرت مولانا احمد صاحب بزرگ مہتمم مدرسہ و اساتذہ کرام ادام اللہ برکاتہم اور طلبائے جامعہ اور شہر کے اکثر معتقد اور سربرآوردہ اشخاص کی شرکت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ ... تلاوت قرآن مجید اور مولانا علی محمد جان لاہوری نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور پرجوش بیانات سے جلسہ کی ابتدا کی ان کے بعد انجمن کے سرگرم رکن مولانا محمود ادریس صاحب پٹنہ وی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ہونے پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ بعدہ جناب مولانا حافظ ریاست خاں صاحب کانپوری نے معجزات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بیان فرماتے ہوئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی خصوصیت مکمل اور مدلل طریقہ پر بیان فرمائی آپ کے بعد جناب مولانا غلام مصطفی صاحب کشمیری ایچ۔ ڈی۔ ایچ۔ اے۔ ایچ۔ پی ایچ یو ادی صدر انجمن نے مذاہب عالم کی تاریخ کا اجمالی نقشہ پیش کرنے کے بعد فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور نبوت کی اہمیت اور ان کی خصوصیت پر زور الفاظ میں بیان فرمائی ان کے بعد حضرت شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی ادام اللہ فیوضہم نے اسوۂ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ایسی جامع اور مدلل تقریر فرمائی جس کی نظیر انہیں خود ان کی تقاریر میں بمشکل مل سکتی ہے۔ آخر میں مولانائے ممدوح نے قیام انجمن اور اس کے اراکین کی ساعی جمیلہ پر اظہار مسرت کرتے ہوئے بعض مفید اور ضروری اعمل استیا پر متنبہ فرمایا۔

جمال الدین ناظم انجمن اصلاح الکلام جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت

دار الاصلاح دہلی میں بیگم صاحبہ سچین کی تشریف آوری

مسلمانوں کی اعلیٰ بیگمات بہت کم ایسی ہیں جو غریبوں کے مدارس کو اپنی تشریف آوری سے عزت بخشیں۔ حقیقت میں یہ وہی کر سکتے ہیں جن کے قلوب میں جذبہ اسلامی اور غرباء سے سچی ہمدردی ہے ورنہ عام طور پر بڑے بڑے لوگ بڑی جگہوں میں جایا کرتے ہیں لیکن ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء کو قریب ۱۱ بجے دن کے ہز ہائی نس معلی الالقاب بیگم صاحبہ سچین دامت ظلہا سلمہا اللہ تعالی کی دار الاصلاح میں تشریف آوری نے ثابت کر دیا کہ نہ صرف بیگمات میں بلکہ والی ریاست میں بھی ایسی بیگمات موجود ہیں جن کے قلوب احساسات قومی اور جذبات اسلامی سے مملو ہیں۔ خوش قسمت ہے وہ رعایا جس کے والی کی معزز رفیق حیات کا دل رعایا کی ہمدردی سے لبریز ہو۔

ہز ہائی نس نے بعد معائنہ دار الاصلاح کے بچوں کو شیرینی اور مدرسہ کو ماہوار کی امداد عطا فرمائی اور کتاب معائنہ میں ارقام فرمایا کہ میں نے دار الاصلاح مدرسہ کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئی خداوند کریم اس میں ترقی فرماوے ہز ہائی نس نے دار الاصلاح کی جو عزت فرمائی دار الاصلاح اس کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی ہز ہائی نس کو سچین کی ملکہ سے بڑھ کر ہندوستان کے طبقہ نسوان کی ملکہ کا بھی مرتبہ عطا فرمائے۔

محمد عبدالغفار الخیری
ناظم دار الاصلاح قرول باغ دہلی

انبالہ شہر میں یوم الور

حسب پروگرام کے مطابق آج انبالہ شہر میں یوم الور منایا گیا شہر میں منادی کی گئی چنانچہ ہزار مسلمان جامع مسجد میں جمع ہوئے۔ بعد نماز عصر جناب سید غلام حبیب صاحب نیرنگ بی۔ اے ایڈووکیٹ و معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام نے الور کی خونی داستان تفصیل کے ساتھ سنائی اور الور کے مسلمانوں کی نجات کے واسطے دعا کی گئی اور چندہ کی اپیل کی گئی اگرچہ لوگ اس کے لئے بالکل تیار ہو کر نہیں آئے تھے تاہم معقول رقم جمع ہو گئی اتفاق رائے سے تجویز پاس ہوئی کہ سکریٹری آف سٹیٹ اور وائسرائے بہادر کو تار دئے جائیں کہ وہ ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ واقعات الور کی تحقیقات کریں اور مسلمانان الور کی دادرسی کے واسطے خاص عملی قدم اٹھائیں۔

نائب معتمد جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند

عالیجناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف حکیم میاں دہلوی — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالیجناب حکیم عبدالوہاب صاحب حکیم نابینا دہلوی — خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

کے خاص مجربات

... منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

لاکھوں روپیہ

کی سالانہ آمدنی وہ تاجر پیدا کرتے ہیں جو تمام دنیا کے ملکوں کو الائچی، خوردہ، سیاہ مرچ، ہلدی، لونگ، سونٹھ، سپاری، چائے، وغیرہ جو دنیا بھر میں محض ہندوستان کے زرخیز علاقہ جات میں بکثرت پیدا ہوتی ہیں بھیجا کرتے ہیں ... خط و کتابت کرنے کا پتہ

الیس ایل سود اینڈ برادرس انجنٹس اینڈ کنٹریکٹرز پٹیالہ اسٹریٹ لاہور

بجلی کا کام سیکھنے والو

... سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کی ایک شاہکار
شاعر کی راتیں

... اعجاز الحق قدوسی — نامپلی جدید مکان ۲۸۱ حیدرآباد دکن

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

... منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... منیجر نگر شاگر دیا بہار نیشنل سٹورٹ دربھنگہ

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو

... منیجر ... ضلع مونگیر

الکیمیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

... مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

... دہلی

خوب یاد رکھیں

... دواخانہ حکیم ... لکھنؤ

حکیم الملک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر

...

شربت فولاد

نیچر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اکسیر جذام

حافظ اقبال حسین بیٹیا ہی بھاگلپور

اقتصادی مشکلات کا بہترین حل
روپیہ بنانے کی مشین

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (ڈیپارٹمنٹ) کراچی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرآبادین مفید عام

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ [illegible] علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی [illegible]

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عالی خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے یا موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلاجلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الٰہی میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ عہ قسم دوم حنا شدہ عہ/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم عہ/

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے — ممالک غیر کے لئے — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی — کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

الجمعیۃ دہلی

روزنامہ — ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی - یوم دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق یکم اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۸

معاصرین کے افکار و آراء

سکھ اور مسلمان (زمیندار)

اگر استخلاص وطن ضروری ہے اور یہ بھی مسلمات سے ہے کہ مسلمان سردست انتخاب جداگانہ کے نفاذ پر مصر ہیں تو اب سکھ ہی اس عقدہ لاینحل کی کشائش کی کوئی سبیل نکالیں کہ ۲۳ فی صدی ہندوؤں اور تیس یا ساڑھے تیس فی صدی نشستیں سکھوں کے لئے مخصوص کرنے کے بعد مسلمانوں کے لئے کیا بچ جاتا ہے اور کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کی غلامی اور تسلط انہیں ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں ان ہی سلاسل قیود میں دائماً جکڑے رہیں۔ سکھ بے شک زائد از استحقاق نیابت کا مطالبہ کریں لیکن کیا کبھی اس دنیا میں کوئی جمہوری نظام قائم ہوا ہے جس میں اکثریت کو اقلیت میں بدل دیا گیا ہو؟ کیا دنیا کے دساتیر میں کوئی ایسی نظیر مل سکتی ہے؟ سکھ تو ہندوستان کی مجموعی آبادی کا ایک فی صدی حصہ بھی نہیں ہیں اور خود ان کے قول کے مطابق پنجاب کے دو چار اضلاع میں ان کی جماعتی قوت قابل ذکر ہے۔ لیکن مسلمان ہندوستان کی آبادی کا کم از کم ایک چوتھائی حصہ ہیں اور بہار جیسے اقلیت والے صوبے میں بھی ان کی آبادی اتنی ہے کہ سارے ہندوستان کے سکھ ان کی برابری نہیں کر سکتے۔

اب سکھ ہی بتائیں کہ بہار کے مسلمان تسلط کا مطالبہ کیوں نہ کریں اور کیا وہ "خون کی ندیاں بہانے" کی دھمکی دیں۔ سکھ اگر حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کا تحفظ نہ کیا جائے تو انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ حکومت اس تجویز پر غور کرنے پر بھی مجبور ہوگی کہ تمام ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت فنا کر دی جائے۔

کمال بے خیالی سے کہہ دیا جاتا ہے کہ صوبہ بمبئی میں ہندوؤں کی اکثریت ہونے کے باوجود کونسل میں ان کی اکثریت نہیں ہے۔ اول یہی غلط ہے یورپین اور تجارتی حلقے کے ارکان یہ کمی پوری کر دیتے ہیں۔ ثانیاً مسلمانوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ بمبئی میں ہندوؤں کی اکثریت اقلیت میں بدل جائے وہ ایک زمانہ سے علیحدگی سندھ کا مطالبہ کر رہے ہیں اور اس کے بعد نہ تو بمبئی کے ہندوؤں کی اکثریت کو کوئی شکایت باقی رہے گی نہ مسلمان اپنے واجبی حق سے محروم کئے جائیں گے۔

بہرحال شملہ میں سکھوں کا جو جلسہ ہوا اس نے ایک مرتبہ پھر خالصہ جی کی روایتی جنگجوئی کی یاد تازہ کر دی اور لاہور کی رہی سہی کسر بھی پوری کر دی سردار اجل سنگھ نے جلسہ میں یہ مبارزانہ اعلان کیا کہ

"پنجاب کو سکھوں نے تلوار کے زور سے فتح کیا اور اسے غیر مسلم راج سے بچایا۔ پھر وہی سکھ کس طرح حکومت برطانیہ کو یہ اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ بیک گردش قلم پنجاب پر مسلم راج مسلط کرے۔"

حیرت ہے کہ اپنی تلوار کا ذکر کرتے ہوئے وہ بلوچیوں کی شمشیر خارا شگاف کو کیوں بھول جاتے ہیں جس نے انہیں ٹکنی کا ناچ نچایا تھا۔ پنجاب میں مسلم اکثریت کا تحفظ برطانیہ کی اک گردش قلم کا رہین منت نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی اساس مسلمانوں کا پیدائشی حق اور ان کی وہ عزیمت و استقامت ہوگی۔ جس کے مظاہر سے پردہ اٹھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر مونجے کی سعی ناکام (مدینہ)

ڈاکٹر مونجے ہندوستان کے ان جماعتی رہنماؤں میں سے ہیں جو خود بزدل ہیں اور اپنی قوم کو بزدل بنانا چاہتے ہیں جو خود فرقہ پرور ہیں اور اپنی قوم کو فرقہ پروری اور تعصب کے جہنم کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور جن کی زندگی کا سب سے بڑا مطمح نظر یہ ہے کہ مسلمانوں پر سیاسی، اقتصادی اور معاشی زندگی کی راہیں مسدود کر دی جائیں۔ آج کل آپ ہندوستان سے جلاوطن ہیں، انگلستان میں مقیم ہیں اور اس مقصد سے مقیم ہیں کہ وزرائے برطانیہ و انگلستان کی رائے عامہ کو مسلمانوں کے خلاف ہموار کیا جائے۔ آپ نے اپنے رفیق سیاست مسٹر راجہ کو برقی پیغام بھیجا ہے اور اس میں ان کو اطلاع دی ہے کہ تمام غیر ممالک میں تیزی کے ساتھ مسلم مقاصد کی نشر و اشاعت کا کام جاری ہے اور اس کے نتائج و ثمرات اچھے مرتب ہو رہے ہیں۔ ڈر ہے کہ کہیں برطانوی مدبرین اس پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر گمراہ نہ ہو جائیں اور کوئی ایسا اقدام نہ کر گزریں جس سے ہندو مفاد کو نقصان پہنچ جائے۔ ڈاکٹر صاحب مسٹر راجہ کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر امبیدکار کا مقابلہ کرنے کے لئے فوراً انگلستان پہنچ جائیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر راجہ اس ہدایت کی فوری تعمیل کے طور پر اسی ہفتہ عازم لندن ہوں گے۔

ہمارے خیال میں ڈاکٹر امبیدکار کی روانگی لندن بھی مستحسن تھی اور ڈاکٹر مونجے کا عزم انگلستان بھی اور اسی طرح ہم مسٹر راجہ کے قصد انگلستان کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا ملک سے دور رہنا ملک میں رہنے سے بہرحال بہتر ہے۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے انکو اپنے خدا پر اپنی قوت عمل پر اپنے جذبہ ایثار و قربانی پر اور اپنے شرف و مجد پر اعتماد رکھنا چاہئے اور سازشی افراد کی سازشوں سے ہراساں نہ ہونا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ ہماری سیاسی زندگی اور ہمارے مستقبل کا فیصلہ انگلستان میں نہیں بلکہ ہندوستان ہی میں ہوگا اس وقت ہندوستان ہی سیاست ملکی کا مرکز ہے اور اسی مرکز میں ہمارے قوائے سیاسی کو منظم اور سرگرم عمل ہونے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر مونجے اور اسی رنگ کے دوسرے اشخاص کا ہندوستان کی سیاسی اور ملکی زندگی سے کنارہ کش ہو کر جلاوطن ہو جانا اسلامی نقطہ نظر سے بھی مفید ہے اور ملک کی سیاسی فضا کے اعتبار سے بھی درست اور غالباً مسلمانوں اور قوم پرور حلقوں کے لئے اس سے زیادہ مبارک اور کوئی امر نہیں ہو سکتا کہ یہ لوگ ایک عرصہ دراز کے لئے جلاوطن رہیں اگرچہ یہ جلاوطنی خود ان لوگوں کے تدبر کی ناکامی ہی کا نتیجہ کیوں نہ ہو۔

مسلمانوں کے حقوق اور ہندو و سکھ (ہند)

حکومت کا یہ فیصلہ کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات خصوصاً بنگال اور پنجاب میں انکی اکثریت تسلیم نہ کرے گی کوئی پیشینگوئی نہیں ہے، بلکہ تمام حالات و قرائن یہی بتا رہے ہیں اور وہ کوئی دیوانہ ہی ہوگا جو اس حقیقت کے خلاف یقین کو اپنے فاسد دماغ میں پرورش کریگا۔

مسلمانوں کے حقوق و مطالبات کی اصلی صورت حال یہی ہے کہ نہ حکومت انہیں تسلیم کریگی اور نہ جی حضوری رہنما مسلمانوں کے چلنے حکومت سے بگاڑ کر کے اپنا مستقبل برباد کریں گے۔ یہ جی حضوریوں کا طے شدہ فیصلہ ہے کہ وہ حکومت سے ہرگز کوئی تصادم نہیں کریں گے، لیکن ساتھ ہی انہیں یہ بھی یقین ہے کہ ایسا کرنے کی صورت میں مسلمان ان کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے نکل جائیں گے اور وطن پرستوں کے زیر علم جمع ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس خطرے سے بچنے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں میں سے وطن فروشوں کو کھڑا کر دیا گیا ہے کہ پورے زور شور اور پوری شرارت و بیہودگی کے ساتھ مسلمانوں کے مطالبات کی مخالفت کریں اور بزدلانہ دھمکیاں دیں کہ "اگر مسلمانوں کے مطالبات منظور ہو جائیں گے تو ہم خون کی ندیاں بہادیں گے!"

ہندوؤں اور سکھوں کو اس طرح اٹھا دینے کا مقصد یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمان یقین کر لیں کہ حکومت تو ہمارے مطالبہ مان لینے کے لئے تیار تھی مگر ہندوؤں اور سکھوں کی مخالفت نے اسے انکار کر دینے پر مجبور کر دیا!

مسلمانوں کے اس یقین اور وطن فروش ہندوؤں اور سکھوں کی اس شرارت کا لازمی نتیجہ یہی نکلے گا کہ مسلمان، حکومت سے اپنی بدظنی بھول جائیں گے اور فرقہ وارانہ فساد ملک بھر میں پھیل جائیں گے۔ اس طرح حضوریوں کا بھی یہ مقصد حاصل ہو جائے گا کہ مسلمان ان کے ہاتھ سے نکل نہ سکیں گے اور آئندہ بھی انکی غداریوں کا نشانہ بنتے رہیں گے!

اس وقت ملک میں ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کے مطالبات کی مخالفت میں جو طوفان اٹھایا ہے اس کی حقیقت بس یہی ہے جو ہم نے بیان کر دی ہے۔ دراصل یہ ایک نہایت خطرناک سازش ہے اور اس سے مقصود مسلمانوں کا مستقبل بالکل برباد کر ڈالنا ہے۔

سر سپرو کے کم سے کم مطالبات (ملت)

سر تیج بہادر سپرو نے حال ہی میں بمبئی کے ایک اخبار سے ملاقات کے دوران میں یہ کہا ہے کہ اب یہ حکومت اور سر سیموئل ہور کا فرض ہے کہ وہ یہ بتلائیں کہ آیا وہ گول میز کانفرنس کے طریقہ کو رائج کریں گے یا نہیں، معتدلین سے ان کے کم سے کم مطالبات پوچھنا، جس کا وہ اظہار کر چکے ہیں قرین انصاف نہیں اگر سر تیج بہادر سپرو یہی روش برابر اختیار کئے رہے تو ان میں اور کانگریس میں کوئی فرق نہ رہے۔ بہرحال ہم ان کی کوششوں کے نتائج کے منتظر ہیں۔

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

راہ حق میں ایک نابینا خاتون کا ایثار

عبداللہ بن زبیر کی لاش درخت پر لٹکادی گئی

"الحمد للہ میرا بیٹا مرنے کے بعد بھی سر بلند رہا"!

اسلام کا امتیازی نشان یہ ہے کہ وہ حق و صداقت کا علمبردار ہے وہ حق کی نصرت کے لئے دنیا میں آیا اور معمورہ ارضی کو راستی اور سچائی سے بھر دیا۔ اسلام اپنے پیرو کاروں کو یہی سبق دیتا ہے کہ ہمیشہ راستی کی حمایت اور باطل سے گریز کیا جائے خواہ اس راستہ میں اپنی جان۔ اپنی اولاد اور اپنی عزت و آبرو سے ہاتھ ہی کیوں نہ دھونا پڑے اور دنیا کے مصائب و آلام اسے پیس ہی کیوں نہ ڈالیں۔ اسلام کی اس تعلیم کا اثر ہمیشہ مسلمانوں میں عملی ظہور کرتا رہا ہے خصوصاً صدر اول کا زمانہ تو اس کی زندہ مثال گزر چکا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس قدر راستی اور حق پرستی کے راستہ میں تکلیفیں برداشت کیں اور اس دشوار گزار وادی میں جس قدر ان کے تلووں میں کانٹے چبھے اس کی مثال قیامت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہی حال صحابیات کا تھا جنہوں نے مردوں کے دوش بدوش حق کی حمایت میں وہ کام انجام دئے جو رہتی دنیا تک فراموش نہیں ہو سکتے۔ آج ہم اسلام کی ایک معزز اور قابل فخر خاتون کا تذکرہ کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مسلمان مرد تو مرد اسلام کی بہادر خواتین کس طرح حق کی شیفتہ اور فریفتہ تھیں اور اس کی خاطر وہ کس طرح اپنے عزیز جگر گوشوں کو راستی کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھا دیا کرتی تھیں۔

ایک نابینا خاتون کی حق پرستی

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر اور آنکھوں سے نابینا تھیں۔ ان کے شوہر کا نام زبیر بن العوام تھا۔ خاتون مذکور کے کئی لڑکے تھے جن میں سے ایک کا نام عبداللہ بن زبیر تھا حجاج بن یوسف کے مظالم اور اس شقی اور گمراہ حکمران کی چیرہ دستیوں سے پڑھے لکھے مسلمان آگاہ ہیں یہی وہ شقی ہے جس کے ہاتھ سے ایک لاکھ مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اسی نے حضرت اسماء جیسی نیک خاتون کے فرزندوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے اور آخر میں اس نابینا اور دختر اسلام کے چھوٹے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو بھی اس شقی نے شہید کئے بغیر نہ چھوڑا۔

جس وقت حق و باطل کی کشمکش جاری تھی اور حجاج بن یوسف کے ہاتھوں ہزاروں اہل حق کا خون پانی کی طرح بہایا جا رہا تھا اس وقت اپنی نابینا کے آخری سہارے اور اکیلے فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر حق کی نصرت کے لئے تن تنہا میدان کارزار میں چلنے کے لئے تیار ہو گئے لیکن انکو فوراً ہی خیال آیا کہ اگر صلح کر لی جائے اور حجاج کو مزید خونریزی کا موقعہ نہ دیا جائے تو شاید تمام مسلمانوں کے لئے یہ بہتر ہوگا یہ سوچکر آپ اپنی نابینا والدہ کے پاس تشریف لائے اور یوں گویا ہوئے۔

مجاہد فرزند کو والدہ کی نصیحت

فرزند - اے میری محترم والدہ! میں جنگ کیلئے پابرکاب بیٹھا ہوں لیکن ایک مشورہ کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں خدارا آپ میرے مشورہ میں میری امداد کیجئے۔ وہ مشورہ یہ ہے کہ حجاج اپنے مظالم سے باز نہیں آتا مسلمانوں کے خون کا دریا اس کے ہاتھ سے بہہ چکا ہے۔ اگر اس وقت اس سے صلح کر لی جائے تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا؟ دوسری بات یہ ہے کہ میں اس وقت اکیلا ہی آپکا فرزند ہوں اگر میں بھی مارا گیا تو آپ کے لئے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا۔

والدہ - اے میرے فرزند! یہ کیا گفتگو ہے جو میں تم سے سن رہی ہوں! لیکن قبل اس کے کہ میں تم کو کوئی مشورہ دوں میرے ایک سوال کا جواب دیدو۔ تم جو اب تک لڑ رہے تھے آیا حق سمجھ کر لڑ رہے تھے یا باطل سمجھ کر؟ اگر تم کو یقین تھا کہ تمہاری جنگ باطل کی جنگ ہے تو تم اب تک باطل کا ساتھ کیوں دیتے رہے اور کیوں تم نے حق سے روگردانی کی؟ اور اگر تم نے اب تک حق کی حمایت میں جنگ کی ہے تو تم حق سے منہ کس لئے موڑتے ہو؟ کیا باطل سے ڈر کر اور دشمن سے مرعوب ہو کر؟

فرزند - اے میری عزیز والدہ! آپ یقین کیجئے کہ میں اب تک حق کی حمایت میں لڑتا رہا۔ باطل کا میں نے کبھی ساتھ نہیں دیا۔ اور دے بھی کیسے سکتا تھا جب کہ آپ زندہ موجود ہیں! البتہ میں صلح کا خیال دل سے نکال دیتا ہوں بے شک حق یہی ہے کہ حق کی حمایت میں جان تک دیدی جائے۔

والدہ - دیکھو تم جانتے ہو کہ میں کس کی بیٹی ہوں۔ میرے باپ کا نام ابوبکر صدیق ہے جنہوں نے راستی اور حق کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ جاؤ اللہ کے راستہ میں اور حق کی حمایت میں دشمن کا مقابلہ کرو یہاں تک کہ تم شہید ہو جاؤ۔

کھال کھچوالو مگر حق سے منہ نہ موڑو

فرزند - جزاک اللہ آپ نے مجھے حق و راستی پر قائم کر دیا۔ میں اب سچائی کی خاطر اپنی جان تک فدا کر دونگا لیکن اے میری والدہ مجھے صرف اس بات کا خوف ہے کہ دشمن جب مجھے قتل کر چکیں گے تو وہ میرے جسم کی کھال اتار لینگے کیونکہ انہوں نے یہ پہلے ہی سے مشورہ کر رکھا ہے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو یہ میرے لئے سخت کوفت اور مصیبت کا باعث ہوگا۔

والدہ - بیٹا! تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ جب کہ بکری کو ذبح کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے تو اس کے لئے برابر ہے کہ اس کی کھال کھینچی جائے یا نہ کھینچی جائے۔ جب تم اللہ کے راستہ میں جان تک دیدو گے تو تمہاری بلا سے کہ تمہاری کھال اتاری جائے یا نہ اتاری جائے۔ اصل چیز تو حق کے راستہ میں گردن کا دینا ہے۔ کھال کا اتارنا تو بعد کی بات ہے جس کا تم کو فکر تک نہ کرنا چاہئے۔ اچھا اب تم مجھ سے آخری ملاقات کر لو اور میرے سینہ سے لگ جاؤ۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر اپنی والدہ محترمہ سے معانقہ کرتے ہیں۔ والدہ کہتی ہیں کہ بیٹے تمہارے بدن پر یہ کیا چیز ہے؟ عبداللہ بن زبیر نے دو دو زرہیں زیب تن کر رکھی تھیں تاکہ دشمن کے حملے سے محفوظ رہیں۔ آپ نے اپنی والدہ سے کہا کہ یہ دو زرہیں ہیں جو میں نے دشمن کے حملے سے بچنے کے لئے پہن رکھی ہیں۔ نابینا والدہ نے کہا کہ بیٹا جب حق کے راستہ میں مرنا ہی ہے تو ان زرہوں کی کیا ضرورت ہے حفاظت کرنے والا تو اللہ ہی ہے۔ اس پر عبداللہ بن زبیر نے دونوں زرہیں اتار دیں اور اسی طرح میدان جنگ میں کود پڑے۔

شہادت کے بعد والدہ کی مسرت

حجاج بن یوسف کی فوج سے خوب مقابلہ ہوا آخر کار آپ شہید کر دئے گئے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ سے کہا تھا کہ لوگ شہید کرنے کے بعد میری کھال تک اتار لیں گے ویسا ہی ہوا اور آپکو شہید کر کے ظالموں نے کھال تک اتار لی اور لاش کو ایک درخت پر لٹکا دیا۔ حجاج بن یوسف نے اس قبیح حرکت کے بعد عبداللہ بن زبیر کی نابینا والدہ کے پاس خبر بھیجی کہ ہم نے تمہارے بیٹے کو قتل کر کے اور اس کی کھال اتار کر فلاں درخت پر لٹکا دیا ہے تم جا کر اس کو ہاتھوں سے ٹٹول کر معلوم کر سکتی ہو۔ یہ خبر سنکر اس فخر اسلام خاتون نے کہا کہ الحمد للہ خدا کا شکر ہے کہ میرا بیٹا زندگی میں بھی سر بلند رہا اور مرنے کے بعد بھی خدا نے اس کو سر بلندی عطا فرمائی۔ دوسروں کے نوجوان فرزند تو خاک و خون میں لتھڑے ہوئے پڑے ہیں مگر میرا بیٹا درخت پر سر بلند ہے۔

یہ مرتبہ ملنا تھا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

اس کے بعد نابینا والدہ اپنے بیٹے کی لاش کے پاس پہونچیں جو ایک درخت پر لٹکی ہوئی تھی۔ والدہ نے دونوں ہاتھوں سے ٹٹول کر اپنے لخت جگر سے کہا کہ اے بیٹے! گھوڑے سے اب تو اترو کیا اب بھی تم گھوڑے پر سوار ہو گے؟

اے موجودہ دور کے بزدل مسلمانو! کیا اب بھی تمہاری مائیں ایسی موجود ہیں جو اللہ کے راستہ میں تم کو تیغ و تلوار کی نذر کر دیں؟ کیا تم کو بھی حضرت عبداللہ بن زبیر جیسے لائق فرزند اور حق پرست ہونے کا فخر ہے؟ تمہاری بزدلی اور خوف کا یہ عالم ہے کہ تم جیلوں کے چند روزہ مصائب سے ڈر کر ملک و ملت سے غداری کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے اور حکام کی ایک نظر لطف و کرم کی خاطر قوم و ناموس اسلامی کو فروخت کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہو۔ ایک خاتون تو اسماء بنت ابی بکر تھیں جن کا حال تم نے سطور بالا میں پڑھا اور ایک تمہاری مائیں ہیں۔ ایک طرف عبداللہ بن زبیر تھے اور دوسری طرف تم ہو۔ انہوں نے حق کے راستہ میں جان تک دیدی اور کھال تک کھچوا لی۔ دوسری طرف تم ہو کہ باطل سے مرعوب ہو کر حق پرستوں کی کھال کھنچواتے ہو! کیا تمہارے لئے اس واقعہ میں کوئی عبرت پوشیدہ ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) ایک عورت کو سن بلوغت کے ابتدا میں حیض نہیں آیا یا آتا رہا ہے لیکن کسی بیماری کے پیدا ہو جانے سے بند ہو گیا ہے۔ ایسی عورت کو اگر طلاق ہو جائے تو ایسی حالت میں اس کی عدت ۳ ماہ ہوگی یا تین حیض پورے (علاج کرا کر)۔ اگر علاج سے بھی کوئی فائدہ نہ ہو تو پھر شرعی طریق کا کیا حکم ہے؟

(۲) امام مسجد جو اجرت مقررہ لے کر میت کو غسل دیتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہوگی یا ناجائز؟

(۳) ایک نکاح کیا گیا ہے جس میں صرف صفت ایمان اور چند کلمات پڑھے گئے۔ خطبہ وغیرہ کوئی نہیں پڑھا گیا۔ کیا از روئے شریعت یہ نکاح درست ہے؟

الجواب

ایسی عورت کو اگر جس کے ایام آنے موقوف ہو گئے ہیں بوجہ بیماری کے، اگر طلاق دی جائے گی تو طلاق پڑ جائے گی اور عدت تین مرتبہ حیض آنے کے بعد گزرے گی ...

[illegible]

سکھوں کی جنگجوئی

گزشتہ دو ہفتوں میں پنجاب کے اندر سکھوں نے جو فرقہ وارانہ فضا پیدا کر دی ہے اور نہایت غیر ذمہ داری کے ساتھ جو جنگجویانہ پروپیگنڈا ان کی طرف سے کیا جا رہا ہے وہ یقیناً قومی نقطۂ نگاہ سے اس سے بھی زیادہ قابل مذمت ہے جتنا کہ مسلم کانفرنس یا اس کے ارباب بوغرض کا رویہ اب تک قابل مذمت رہا ہے۔ یہ مسلم ہے کہ ہندوستان کی مختلف ملتوں میں فرقہ وارانہ حقوق کے متعلق کوئی اطمینان بخش تصفیہ ہو سکتا ہے تو اس کی صرف یہی صورت ہے کہ تمام ملتوں کے نمائندے خود ایک جگہ جمع ہو کر انصاف اور رواداری کے ساتھ باہمی سمجھوتہ کر لیں۔ اس کے علاوہ اور جتنے طریقے بھی اختیار کئے جائیں گے وہ سب غلط ہوں گے اور ان سب کا انجام آپس کی کشمکش اور جنگ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ حکومت سے یہ خواہش رکھنا کہ وہ مختلف ملتوں کے درمیان میزان عدل قائم کر دے اور کوئی ایسا فیصلہ نافذ کرے جو کسی ایک ملت کے لئے بھی قابل قبول ہو حقیقت میں ایک ایسی توقع کا اظہار کرنا ہے جو قطعاً ناممکن ہے۔ سکھوں کی ذمہ دار اور آزاد اخبارات نے حکومت برطانیہ کے سامنے دست سوال دراز کر کے اپنی قوم ہندوستان کا جھنڈا پوری طرح پھوڑ دیا ہے ...

[illegible]

... روکنے کے بجائے ان کی ہمت افزائی کر رہے ہیں اور پنجاب میں فرقہ واریت کو ترقی دی جا رہی ہے۔ اگر یہ اخبارات ایمانداری کے ساتھ خود اپنے اس فرض کو ادا کرتے جیسے ہم اور بہت سے دوسرے مسلم اخبارات ادا کرتے رہتے ہیں تو ہمیں کبھی ہرگز یہ سطور لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ اس لئے جس طرح سکھوں کا مذکورہ بالا رویہ قابل نفرت و ملامت ہے اسی طرح ان پنجابی اخبارات کا دل آزار پروپیگنڈا بھی مذمت کے لائق ہے جنہوں نے نتائج و عواقب سے قطع نظر کر کے پنجاب کو نہایت خطرناک فرقہ وارانہ جنگ کا میدان بنا لیا ہے اور جو سکھوں کے غیر ذمہ دارانہ بیانات و اعلانات شائع کر کے فضا کو خراب کر رہے ہیں۔

مالوی جی اور فرقہ وارانہ تصفیہ

پنڈت مدن موہن مالویہ نے بنارس سے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق یہ بتایا ہے کہ میں اپنے مسلمان دوستوں سے بات چیت کر رہا ہوں اور بہت جلد اس سلسلہ میں ایک خاص کانفرنس بلانے والے ہیں جس میں قوم پرست اور دانشمند مسلمانوں کو بھی شمولیت کی دعوت دی جائے گی ممکن ہے وہاں کوئی فیصلہ ہو جائے۔ ہم پنڈت جی کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ایک نیشنلسٹ ہندو سے کہیں زیادہ ایک مہاسبھائی اور فرقہ پرست ہندو کی حیثیت میں ہیں۔ اگر وہ اپنے مہاسبھائی اثر کو استعمال کر کے اپنے ہندو دوستوں کو تصفیہ حقوق پر رضامند کر لیں تو جو گتھی آج تک الجھی ہوئی ہے وہ ...

[illegible]

مدیر الجمعیۃ پر نوٹس

[illegible]

دہلی میں مظلومین الور کا ورود
مسلمانوں کا مذہبی و ملی فرض کیا ہے

الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت میں ان مظلومین الور کی آمد کے متعلق اطلاع شائع ہو چکی ہے جو ریاست الور کے مظالم سے تنگ آ کر ترک وطن پر مجبور ہو گئے ہیں اور کل ایک بہت بڑی تعداد میں دہلی کے اندر مقیم ہیں۔ ان مظلومین میں مرد عورتیں اور بچے سب شامل ہیں اور گزشتہ مظالم ستان کی حالت اس درجہ ...

حقیقی بھائیوں کی طرح انہیں اپنے ساتھ رکھیں اور اپنے ساتھ کھلائیں۔ بعض حضرات نے جو مظلومین الور کا جلوس مرتب کر کے (...) گلی کوچوں میں دربدر پھرانا چاہتے تھے اس تجویز کو قدرتاً ناپسند کیا اور جلسہ میں ... پکرنا چاہا ...

[illegible]

مجلس کی تشکیل

[illegible]

اسٹیشن کا پلیٹ فارم

[illegible]

عمائدین دہلی کی قرارداد

[illegible]

آخری اپیل

[illegible]

جامع مسجد کا جلسہ عام

[illegible]

لکھنؤ میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا پہلا تاسیسی اجلاس
پارٹی کے نصب العین، مقاصد اور پروگرام کا تعین
مجلس عاملہ کا انتخاب

(از نامہ نگار خصوصی)

آل انڈیا انڈیپنڈنٹ پارٹی کے پہلے تاسیسی اجلاس کا انعقاد کرنے کے لئے ۲۴ جولائی مقرر کی گئی تھی اور مولانا حسرت موہانی جنرل سکرٹری انڈیپنڈنٹ پارٹی کے دستخط سے ایجنڈا جاری ہوا تھا۔

۲۴ جولائی کو لکھنؤ میں اراکین پارٹی کا اجتماع ہوا اور مختلف صوبوں کے نمائندے تشریف لائے۔

اور کن ذرائع سے آزاد اور متحدہ ریاستہائے ہند کا وفاق قائم کرنا ہو۔ اسی کے سلسلہ میں ایک ترمیم ... جسے طلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ نے پیش کیا ... "آزاد اور متحدہ ریاستہائے ہند کے وفاق" سے مراد "فیڈرل ریپبلک" کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

مقاصد کا تعین اور عملی جدوجہد کا پروگرام

[illegible]

جلسۂ عام

[illegible]

... کی عزت برقرار رکھنے کے لئے پرامن رہتے ہوئے کسی قربانی سے گریز نہ کریں۔ آخر میں قرار پایا کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کی مدت میں ایگزیکٹیو بورڈ کا مکمل اجلاس پھر طلب کیا جائے اور اس کے مقام اور تاریخ کا اعلان سکرٹری صاحب اراکین دہلی کے مشورہ سے فرما دیں۔ جناب صدر کے شکریہ پر جلسہ تقریباً ایک بجے ختم ہوا۔

ایگزیکٹیو بورڈ کا اجلاس

بعد ازاں ایگزیکٹیو بورڈ کا اجلاس گنگا پرشاد میموریل ہال میں شروع ہوا۔ حاضرین میں حسب ذیل حضرات قابل ذکر ہیں:

مولانا آزاد سبحانی، مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی، مولانا محمد شفیع انصاری فرنگی محلی، ... محمد صاحب ایم ایل سی، ... مسٹر طلال احمد زبیری (ایڈیٹر الجمعیۃ)، مسٹر ... عثمان (ایڈیٹر ...)، قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی ...

دستور العمل اور نصب العین

انڈیپنڈنٹ پارٹی کے دستور العمل کے متعلق چند بنیادی اصول منظور کر لئے گئے اور تفصیلات کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی گئی۔ بعض حضرات کا خیال تھا کہ اس جماعت کا نام انڈیپنڈنٹ پارٹی کے بجائے "انڈین ری پبلکن لیگ" یا "مجلس جمہوریہ ہند" رکھا جائے ...

[illegible]

ڈاک خانہ کو آگ لگانے کی کوشش
لیٹر بکس پر ایک پراسرار خط

الہ آباد ۲۶ جولائی۔ آج رات پور ڈاکخانہ کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ تیل سے بھیگے ہوئے کپڑے دروازے کی سلاخوں میں لپیٹ کر ان میں آگ لگا دی گئی تھی۔ دروازہ جل گیا لیکن پولیس نے عین وقت پر پہنچ کر باقی عمارت کو نقصان سے بچا لیا۔ لیٹر بکس پر ایک خط چپکا ہوا پایا گیا جس میں لکھا تھا کہ "پنجاب میل" طاقت رفتار میں "گجرات میل" سے زیادہ ہے۔

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں ایک نوجوان رمیش لتھا جو کہ با تم "گجرات میل" نامی بلیٹن پائے گئے تھے گرفتار کر لیا گیا تھا ...

[illegible]

توبہ کے بعد حق گو کی جسارت کا تازہ مظاہرہ
اوقات نماز پر لایعنی اعتراضات کا مسکت جواب

(از جناب محمد طٰہٰ صاحب متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

"بلاغ" امرتسر جولائی ... میں جناب "حق گو" کا مضمون "اوقات صلوٰۃ" دیکھ کر مجھے نہایت حیرت ہوئی کہ جو شخص آج چند دن پہلے اپنی غلطیوں کا اعتراف اپنی خطاؤں پر اظہار ندامت، اور اپنے جرائم سے باز آ جانے کا وعدہ کر چکا ہو اور ... بعد اخراج توبہ کر چکا ہو وہ آج پھر ہمارے سامنے اپنے دعاوی باطلہ کا اعلان ...

حتی تملوا وان احب الاعمال الی اللہ ما دووم علیہ وان قل و کان آل محمد اذا عملوا عملا اثبتوہ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ رات کو حجرہ شریف بنا لیا کرتے تھے اور اس پر نماز پڑھتے تھے، پھر لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز پڑھنی شروع کی ...

[illegible]

(باقی آئندہ)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرما کر اپنی علم دوستی ...

[illegible]

دار الحکومت

جامع مسجد میں مظالم الور کیخلاف احتجاج
تارکانِ وطن کی امداد و اعانت کیلئے اپیل

دہلی ۹ جولائی۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانانِ دہلی کا عام جلسہ بصدارت جناب مولانا محمد شریف صاحب رکن جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اول صاحب صدر نے مظلومین الور کے متعلق ایک قرارداد پڑھ کر سنائی اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے اللہ اکبر کے فلک رسا نعروں میں کھڑے ہو کر نہایت ولولہ انگیز اور جامع تقریر کی آپ نے فرمایا کہ تمام مفاسد اور مسلمانوں کی تکلیف و مصیبت کا سرچشمہ کیا ہے اور اس کا موثر علاج صرف ظلم و جبر کا صبر و استقامت اور عدم تشدد کے ساتھ برداشت کرنا ہی ہے اور کہ مظلوم بھائیوں کی شکایات کی چارہ گری کی توقع حکومت سے رکھنا انتہائی نادانی ہے کیونکہ کشمیر کے معاملہ میں اس کا کافی تجربہ ہو چکا ...

تجویز ۱
تجویز ۲

محرک: ہلال احمد صاحب زبیری ... قاضی احسن حسین

ڈاکٹر انصاری صاحب کا عزم یورپ
گاندھی جی سے ملاقات کا ارادہ

۶۰ سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال

ہلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ کے خلاف نوٹس
اپنے علاقہ سے باہر نہ جاؤ

دہلی ۳۰ جولائی۔ چیف کمشنر صوبہ دہلی کی طرف سے ہلال احمد صاحب زبیری بی اے۔ ایڈیٹر الجمعیۃ کے نام گذشتہ شب کو آٹھ بجے ذیل کا نوٹس موصول ہوا ہے:-

ہرگاہ کہ چیف کمشنر دہلی کو اس امر کا اطمینان حاصل ہو گیا ہے کہ ہلال احمد زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ دہلی کے خلاف دفعہ ۴ (۱) آرڈیننس اختیارات خصوصی مجریہ ۱۹۳۱ء کے ماتحت کارروائی کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں اس لئے یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ

(۱) آپ آئندہ ایسے کاموں سے جو امن عامہ کے منافی ہوں یا ایسی تحریک سے جو نقص امن کا موجب ہو سکتی ہو یا حکومت کے خلاف کسی قسم کے عمل یا پروپیگنڈا سے اجتناب کریں گے۔

(۲) آپ علاقہ ... کی حدود کے اندر رہیں گے اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر دہلی کی اجازت کے بغیر ان حدود کو نہ چھوڑیں گے۔

یہ احکام آئندہ نوٹس تک نافذ رہیں گے۔ ان احکام کی خلاف ورزی بر مذکورہ بالا آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے ماتحت دو سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دستخط چیف کمشنر صوبہ دہلی

دہلی کے عمائدین و قومی کارکنان کا جلسہ مشاورت
مظلومین الور کی امداد کے لئے صحیح راہ عمل

سرحد کے ایک قلعہ پر قبائلی لشکروں کا حملہ

نواب دیر کے علاقہ پر حملہ کرنے کی کوشش
سرحد میں قبائل کا اجتماع

مقروض نے مہاجن کو قتل کر دیا

ایک سادھو نے گیارہ لڑکیوں کا اغوا کیا

ایک اور انقلاب پسند بنگالی گرفتار کر لیا گیا
کمپنی باغ میں سی آئی ڈی کی جدوجہد

پشاور میں خانہ تلاشیاں
دو نوجوان گرفتار

شاہ واجد علی کی دختر کا انتقال ہو گیا

پنجاب میل کو روکنے پر سخت سزائیں

کرنال کے ۴۰ ہندو مفسدین کوشش پر چھوڑ دیا گیا

پنجاب میں فرقہ وارانہ حقوق کا تصفیہ
آبادی کا تناسب اور نشستوں کی تعداد

"فری پریس" کا ایک بیان مظہر ہے کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے سلسلے میں حکومت پنجاب اور حکومت ہند نے وزیر ہند کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس پر غور کرنے کے بعد وزیر ہند مسئلہ پنجاب کا حل تجویز کر لیں گے۔ اس یادداشت میں پنجاب کونسل کی ترکیب اس طرح تجویز کی گئی ہے:-

عام نشستیں جن کا انتخاب جداگانہ ہوگا		۱۶۱
خاص " " مخلوط ہوگا		۱۴
پنجاب کونسل کی کل نشستیں		۱۷۵

(۱) عام نشستوں کی تقسیم فرقہ وارانہ اس طرح ہوگی:-

قوم	نشستوں کی تعداد	تناسب بلحاظ فیصدی
یورپین	۲	۲ فیصدی
ہندوستانی عیسائی	۲	
سکھ	۳۱	۱۹ فیصدی
ہندو	۴۲	۲۶ فیصدی
مسلمان	۸۴	۵۲ فیصدی

(۲) ۱۴ خاص نشستوں کی تقسیم اس طرح ہوگی۔

وزیر ہند کے تبدیلی قلب کی کوئی توقع نہیں
بمبئی میں سیاسی مسائل پر تبصرہ
سر سپرو کا اظہار خیال

سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی اپیل خارج ہو گئی

لاہور ۲۶ جولائی۔ کل مسٹر جسٹس ... کے اجلاس میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی طرف سے زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) دہلی میں دو تقریروں کے سلسلہ میں سزایابی کے خلاف مرافعہ کی سماعت ہوئی۔ مولانا کی طرف سے یہاں ... پیروی کر رہے تھے انہوں نے بڑی بحث کی لیکن عدالت نے مرافعہ خارج کر دیا۔

ایک بوہرہ کے مکان پر خوفناک ڈاکہ
لڑکی نے دو ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیا

لارڈ ولنگڈن کے بت کو توڑنے کی کوشش

ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی سے زخمی کر دیا گیا
کومیلا میں تشدد پسندوں کا اقدام

کومیلا ۳۰ جولائی۔ کل ایک پولیس افسر مسٹر اے۔ بی۔ ایلین سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی سے زخمی کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین اشخاص نے ان پر ریوالور سے فائر کئے گولی مسٹر موصوف کے پیٹ میں لگی جس کے باعث وہ زخمی ہو گئے حملہ آوروں میں سے دو بھاگ گئے لیکن ایک گرفتار کر لیا گیا گولی لگنے کے بعد انہیں اسپیشل ٹرین کے ذریعہ ڈھاکہ پہنچایا گیا مقامی اسسٹنٹ سرجن ان کے ہمراہ تھے۔

مسٹر ایلین اپنے اردلی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر اپنے بنگلہ پہنچے فوراً ایک نوجوان نے پیچھے سے ریوالور سے فائر کیا گولی ان کی پشت میں لگی اور پیٹ میں داخل ہو گئی۔ شبہ میں ایک نوجوان گرفتار کر لیا گیا ہے سڑکوں اور گلیوں میں پولیس گشت لگا رہی ہے۔

پنجاب کے سکھوں کی شورش کا انسداد
فرقہ وارانہ مسئلہ میں افسوسناک روش
علامہ اقبال کا بیان

جاپانی تجارت کو روکنے کی سعی
حکومت ہند کے رکن تجارت کی خدمت میں وفد
جاپانی مال پر محصول عائد کرنے سے انکار کر دیا گیا

گول میز کانفرنس کی ریاستی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ
حکومت اور ریاست ہائے ہند کے درمیان مالی تعلقات
خراج، محاصل، انکم ٹیکس کے متعلق سفارشات

شملہ ۲۹ جولائی۔ ہندوستانی ریاستیں تحقیقاتی کمیٹی (مالیاتی) کی رپورٹ آج ہندوستان اور برطانیہ میں بیک وقت شائع ہو گئی اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد ان تینوں تحقیقاتی کمیٹیوں کا کام پائے تکمیل کو پہنچ گیا جو گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس کے بعد وزیر اعظم نے مقرر کی تھیں ...

درج ہیں دوسرے باب میں ان تاریخی حالات کا ذکر ہے جن کے مطابق ہندوستانی ریاستوں کا تعلق برطانوی حکومت سے قائم پیدا ہوا۔

ریلوے سکہ جات اور ڈاک و تار

خراج کا معاملہ

پہلے باب میں کمیٹی کے دورہ ملاقات وغیرہ کے متعلق تفصیلات

انگریز دس سال میں ہندوستان واپس کر دینگے
ہم کو کوئی قوم نہیں دبا سکتی
سابق صدر اسمبلی کا خیال

میل گاڑی کا انجن لائن سے اتر گیا

سوراج بھون پر کانگریسیوں کا دوبارہ حملہ

کانگریس ہاؤس بنارس پر جھنڈا نصب کرنے کی کوشش
عورتوں اور مردوں کی گرفتاری

کراچی میں ایک قیدی کی بھوک ہڑتال
حالت نازک ہو گئی ہے

عبد الرشید کو پھانسی کی سزا
کپتان کولڈ اسٹریم کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

پکٹنگ کرنے والی خواتین گرفتار

آگرہ کے قریب پھر تار کاٹ دئے گئے
تار کاٹنے والوں کا کوئی پتہ نہیں چلا

کانگریس کمیٹی کی خفیہ چھاؤنی پر چھاپہ
قابل اعتراض اشیاء کی برآمد

ایک پولیس افسر پر بم
ملزم گرفتار کر لیا گیا

۲۷۰ ایکڑ اراضی ضبط کر لی گئی
عدم ادائیگی مالگزاری کا شاخسانہ

لندن کے کارخانوں میں ہڑتال
۲۲ ہزار مزدور کارخانے چھوڑ کر الگ ہو گئے

جرمنی میں پولیس اور اشتراکیوں کے درمیان جنگ
دو ہلاک، متعدد مجروح

لندن میں زبردست طوفان باراں
۲۵ گھنٹہ تک مسلسل بارش

دنیا میں سونا کس کے پاس زیادہ ہے

ریاستہائے متحدہ امریکہ ... ڈالر، فرانس ... ڈالر، جرمنی ... ڈالر، انگلستان ... ڈالر، اطالیہ ... ڈالر

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کی مجلس مرکزیہ کا اجلاس

اہم قراردادوں کی منظوری

پشاور ۲۳ جولائی آج جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا اہم اجلاس جناب محترم مولانا داؤد محمد صاحب کی صدارت میں دفتر جمعیۃ العلماء میں منعقد ہوا اکثر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ حسب ذیل قرارداد میں طویل بحث و تمحیص کے بعد بالاتفاق منظور ہوئیں۔

فیصلہ ہوا کہ حسب ذیل اراکین کی ایک مجلس ماتحت اجرائے شریعت کے لئے ایک مسودہ قانون تیار کرے جو آئندہ اکتوبر کو مجلس مقننہ صوبہ کے اجلاس میں پیش کیا جا سکے۔ (۱) مولانا داؤد محمد صاحب صدر جمعیۃ العلماء مولانا الٰہی بخش صاحب سکریٹری شعبہ تحفظ شریعت۔ مولانا محمد لطف اللہ صاحب جہانگیری سید احمد شاہ صاحب بیرسٹر ایٹ لاء مجلس کو اختیار ہے کہ کسی اور رکن کو اپنے ساتھ شامل کر دے۔

مسٹر پیر بخش خاں رکن مجلس مقننہ صوبہ سرحد کے مسودہ قانون ترمیم پنجاب میونسپل ایکٹ پر جسکو ادارہ مجلس وضع آئین نے حصول رائے عامہ کے لئے شائع کیا ہے پورا غور و خوض کیا گیا قرار پایا کہ چونکہ مسودہ مذکور کی رو سے صرف حدود بلدیہ ہی میں چکلے ممنوع قرار دئے جا سکتے ہیں حالانکہ شرعاً ان کا وجود ممنوع اور باعث تخریب اخلاق ہے۔ لہذا جہاں تک علماء کی رائے اور شرعی نقطہ نظر کے تعلق کا سوال ہے۔ علماء ہر جگہ چکلوں کے وجود کے مخالف ہیں خواہ حدود بلدیہ میں ہوں یا ڈسٹرکٹ بورڈوں کی زیر اثر زمین پر۔

یہ جلسہ تمام سیاسی قیدیوں کے ساتھ عموماً اور علماء کرام کے ساتھ خصوصاً جیل میں نامناسب سلوک کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا شاکر اللہ صاحب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کو کم از کم "بی" کلاس دی جائے۔

جرگہ کشمیر کی ایجی ٹیشن ختم ہو گیا ہے اور حکومت کشمیر نے اس سلسلے کے اکثر گرفتاران کو رہا کر دیا ہے اس لئے مجلس مرکزیہ کا یہ جلسہ حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی فوراً مجلس احرار اسلام کے تمام وہ قیدی رہا کر دے جو اس تحریک کے ضمن میں گرفتار ہو چکے ہیں نیز مولانا کفایت اللہ صاحب کو ضعیف اور کمزوری کی وجہ سے فوراً رہا کر دیا جائے۔

پنجاب یونیورسٹی کے خلاف احتجاج

یہ جلسہ پنجاب یونیورسٹی کی اس حرکت پر اظہار نفرت کرتا ہے کہ اس نے بی۔ اے کے نصاب سے تاریخ کو خارج کر کے اپنی کوتاہ اندیشی اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔

محمد یوسف قائم مقام ناظم

علماء سرحد جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کے پابند ہیں

میں حال ہی میں رہا ہو کر اپنی غریب خانہ پر پہنچا ہوں چونکہ سرحد کی جیلوں کا تعلق تھا میں باہر کے واقعات سے ناواقف اور نابلد تھا باہر آتے ہی جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ سخت تکلیف دی وہ چند ایک ناسمجھ دوستوں کا غلط طرز عمل تھا۔ اس وقت صوبہ سرحد کی جیلوں کے اندر بلا امتیاز ملت ہزاروں نفوس قید ہیں اور وہ صادقانہ جذبہ رکھتے ہیں جو ایک غیور ہندوستانی کے لئے موزوں ہو سکتا ہے۔ بہرکیف میں اس تفصیل کو کسی دوسری صحبت پر اٹھائے رکھتا ہوں۔ سردست میں ایک مخصوص غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں جس سے کہ صوبہ سرحد کے باشندوں کے جذبات کو بہت بڑی ٹھیس لگی ہے۔ میری مراد جمعیت العلماء سرحد سے ہے جمعیۃ العلماء کا وجود اگرچہ آل انڈیا جمعیۃ العلماء سرحد کے اجلاس کے بعد ہی عالم وجود میں آچکا تھا لیکن عملی حیثیت سے علماء نے صرف نو اجلاس نوشہرہ ہی میں شرکت منعقد کی تھی اور اس اجلاس میں بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں پشاور ہزارہ کوہاٹ کے تمام علماء شریک تھے۔ بہت بحث تمحیص کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ جمعیت علماء کا الحاق آل انڈیا جمعیت العلماء سے کیا جاوے اور جمعیت مذکور کا نصب العین اور پروگرام وہی ہوگا جو آل انڈیا جمعیۃ العلماء کا ہوگا۔ اس کے بعد جلد ہی صوبہ سرحد پر آرڈی ننسوں کا راج قائم کیا گیا اور بلا تفریق لوگوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا۔ اسی پکڑ دھکڑ کے سلسلے میں ورکنگ کمیٹی اور علماء سرحد گرفتار کر لئے گئے اور اس وقت ایک سو ستر کے قریب ہری پور سنٹرل جیل میں اپنی سزا بھگت رہے ہیں جمعیۃ مذکورہ کی مجلس عاملہ کے ارکان میں سے چار معزز رکن بھی موجود ہیں۔ مثلاً حکیم مولوی عبد السلام صاحب ہری پور ہزارہ ممبر آل انڈیا جمعیت العلماء اور رکن مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء سرحد۔ مولانا مولوی شاکر اللہ صاحب نوشہرہ رکن مجلس عاملہ جمعیۃ علماء سرحد۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب دیوبندی (مانسہرہ) رکن مجلس عاملہ۔ مولانا عبد الرحمٰن صاحب بنوں۔ حبیب الرحمٰن صاحب (دشتی) رکن مجلس عاملہ لیکن باوجود اس کے چند ایک نااندیش لوگوں میں یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ جمعیت العلماء سرحد نے صوبہ سرحد کی ملی تحریکات میں حصہ نہیں لیا۔ میں بیانگ دہل اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ ہم آل انڈیا جمعیۃ العلماء ہند کے پروگرام کو اپنا پروگرام اور نصب العین سمجھتے ہوئے آزادی کی تحریک کو خوش آمدید اور لبیک کہتے ہیں۔ اور دطن کے ساتھ آزادی ہند میں ساوی حیثیت سے شریک ہونے کو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں۔

محمد عبد الحق پشاوری

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پہلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی دوا روغن کرامات تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

بہراپن

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (ع۱)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

دوائے جریان ... طلائے خاص ... مقوی ... سیلان ... روغن ... شباب ...

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی کی قدر ہے تو زندگی کو بیکار نہ جانے دیجئے ... شربت اکسیر استعمال کیجئے اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

جریان ...

عجیب (۱۰۸٦)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

ترکیب استعمال ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

سنور سے پڑھے لکھوں کی ضرورت

معجون مددگار غدود

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

امریکن کمرشل کمپنی نمبر ۱

محبوب عاشق کے قدموں پر

بال جڑ سے کالا

دھنگ کے مشہور آموں کے قلم

منیجر ... دربھنگہ

سلطان العلوم تاجدار دکن کی خدمات حدیث

مسلمانان جالندھر کا تشکر و امتنان

اہالی ہند بلا تخصیص قوم و ملت تاجدار دکن کے جود و سخا سے جس طرح مستفید و متمتع ہو رہے ہیں اسی طرح اس بارگاہ خسروی نے علوم و فنون کی خدمات کر کے ملک کو متمتع ہونے کا موقع دیا ہے، عثمانیہ یونیورسٹی، دائرۃ المعارف آپ کی یادگار زمانہ تا قیام قیامت قائم رکھیں گے۔ دائرۃ المعارف نے جن نایاب کتب کو اہل علم اور ملک کے سامنے پیش کیا وہ صرف اسی کا حصہ تھا، بالخصوص کتب حدیث کی اشاعت و اظہار۔

اس سلسلہ میں یہ معلوم ہو کر کہ مسلم شریف کی شرح جسکو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی عم فیضہ لکھ رہے ہیں اس کی طباعت و تکمیل کے جملہ مصارف کی کفالت فرما کر اس شرح کی تکمیل اور مصنف کی حوصلہ افزائی اور مسلمانان عالم پر اتنا بڑا احسان فرمایا کہ امت مسلمہ اس عظیم الشان احسان سے تا ابد ممنون رہے گی۔

سکرٹری انجمن خادم اسلام جالندھر شہر

حضور نظام کی شاہانہ اسلامی فیاضی پر ہدیہ تبریک

۲۶ جولائی کو رؤساء، وزراء، علماء و عمائدین شہر کا ایک شاندار خصوصی اجلاس عالیجناب کریم الرضا خاں صاحب ایم۔ اے رئیس شاہجہانپور کے دولتکدہ پر مسعود کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضور نظام کی شاہانہ فیاضی اور اسلامی ہمدردی کے کیف آور تذکروں کے بعد خصوصیت سے حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی شرح مسلم شریف کی اشاعت کے سلسلہ میں جو شاہانہ فیاضی فرمائی گئی اس کا پرزور الفاظ میں اعتراف کرتے ہوئے تجویز ذیل متفقہ پاس کی گئی جس کی ایک کاپی حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی خدمت میں اور اخبار لیڈر ایسوسی ایٹڈ پریس وغیرہ کو بذریعہ تار ادہ اسلامی جرائد کو بھی روانہ کی گئی تجویز حسب ذیل ہے:۔

ہز اگزالٹڈ ہائی نس میر عثمان علی خان صاحب بہادر فرمانروائے دکن کی طرف سے شرح صحیح مسلم کی طبع و تکمیل کی شاہانہ سرپرستی موجب مسرت ہے۔ ہم بارگاہ خسروی میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

ابو الوفا صدر مدرس مدرسہ قیومیہ شاہجہانپور

اجمیر میں مسلمانوں کا اجتماع

اجمیر میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

مسلمانان اجمیر کا یہ عظیم الشان جلسہ ریاست الور کی ان ظالمانہ حرکتوں کو جو مسلمانوں کے حقوق کے ساتھ روا رکھی گئی ہیں بے حد نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور نیز یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ حکومت ہند سے اس کی درخواست کی جائے کہ ریاست الور میں بیرونی وکلاء کے جانے میں جو رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں اس کا حل حکومت ہند جلد از جلد نکالے ورنہ اسلامی حقوق کی پامالی کی تمامتر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام اجمیر

بنگال میں مسودات حج کے خلاف ہیجان

بحسب ہدایت سوناری انجمن معین الاسلام (ڈومر رنگپور بنگال) شمالی بنگال و آسام کے گوشہ گوشہ میں مسودات قانون متعلق حج کیخلاف سخت پروٹسٹ ہوئے ہیں ابتک ان مقامات سے بذریعہ تار ... موصول ہوئے ہیں ... وغیرہ۔

عبد الغفور چاندپوری

جس چیز کی تلاش تھی

وہ مل گئی۔ سعید برادرس کمپنی نے ایک ایسا عجیب و غریب طلاء تیار کیا ہے جس کی دنیا کو بہت سے تلاش تھی وہ طلاء افغانی ہے جو حسب لخواہ فربہی و درازی پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا ملذذ بھی ہے اس کا افغانی طلاء نام پبلک نے رکھا ہے کیونکہ افغانستان میں جو جڑی بوٹی اور تندرستی ہندوستانیوں میں نہیں پائی جاتی اور اس طلاء کے استعمال کرنے سے ہندوستانی لوگ بھی افغانی طاقت کے نشہ و کیلائے جا سکتے ہیں۔ افغانی طلاء کے تیار کرنے میں جس چیز کی تلاش تھی وہ مدت کے بعد حاصل ہو گئی ہے اس لئے یہ طلاء ہندوستان میں نہیں بلکہ دنیا بھر میں اپنی خصوصیت کا ایک نوکھا طلاء ہے جس نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا اور ہزاروں مایوس اور ناامید انسانوں کی مرادیں بر آتی ہیں۔

ایک ہفتہ میں اگر فرق نہ معلوم ہو تو قیمت کی واپسی کی شرط ہے جو سعید برادرس اینڈ کمپنی دہلی کی امتیازی خصوصیت ہے کہ قیمت فائدہ نہ ہونے پر واپس کی جاتی ہے قیمت فی شیشی تین روپے محصول ۵

ملنے کا پتہ سعید برادرس اینڈ کمپنی کلاں محل دہلی

جب ماہواری ایام آتے ہیں

تو عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آج کل ہندوستان میں اسی فی صدی عورتیں ماہواری ایام کی بے قاعدگیوں اور شدید تکلیفوں میں مبتلا ہو گئی ہیں مگر اب امید کی جا رہی ہے کہ آئندہ ماہواری ایام کی کوئی بیماری ہندوستانی عورتوں کو نہ ہوا کرے گی کیونکہ دہلی کے زنانہ دواخانہ کی دوا کورس کی ایک شیشی استعمال کر لینے سے ہر قسم کی خرابی دور ہو جاتی ہے خواہ ایام کم آتے ہوں یا ایام کے زمانہ میں یا ایام سے پہلے پنڈلیوں میں درد ہو ہر حالت میں کورس کی ایک شیشی استعمال کرنے سے ہر مہینہ ٹھیک وقت پر اور صحیح تعداد میں ماہواری ایام آنے لگتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

کو خط لکھ کر ایک شیشی کورس کی منگالی جائے جس کی قیمت معہ محصول ڈاک دو روپیہ تیرہ آنہ (ع۲) ہے۔

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی　حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند

عالیجناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف حکیم میاں دہلوی　حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالیجناب حکیم عبد الوہاب صاحب عرف حکیم نابینا صاحب دہلوی　خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

خاص مجربات

اکسیر قلب:۔ واقعی دل و دماغ کے لئے عجیب و غریب ہے اختلاج قلب کے واسطے بہت ہی دوا اکسیر ہے۔ معدہ کیلئے خصوصاً دستوں میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپے آٹھ آنہ (للعہ)

تریاق الرحم:۔ سیلان الرحم کے لئے اس سے بہتر دوا نہ ہوگی سیلان الرحم کے لئے یہ سفوف بہت زیادہ آزمایا جا چکا ہے اس کی دو چار خوراک سے ہی غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے کسی قسم کا نقصان نہیں کرتا ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت بیس خوراک جو بہت کافی ہیں ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے مرکبات بہترین تیار ہوتے ہیں۔ فہرست مجربات طلب فرمانے پر روانہ ہو سکتی ہے

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا ...

منیجر ... دربھنگہ

مقویات سر تاج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بجلی کا کام سیکھنے والو!

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

تنگدستوں اور بے روزگاروں کو مژدہ

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کی ایک تازہ تالیف

شاعر کی راتیں

اعجاز الحق قدوسی

علماء اور طلباء کو خوشخبری

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی)

... مصنف تفسیر القرآن ...

طاقت کی بے نظیر دوا

الیکٹرک سلوشن

... امرتسر ... بٹالہ پنجاب

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہیں!

یہ بات ذہن نشین کیجئے

اصل کوئی نہیں جانتا ہے

امرت دھارا

امرت دھارا ... لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

الجمعیۃ
سہ روزہ — دہلی
ید اللہ علی الجماعۃ

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم — ۵ — ۹ — ۱۳
۱۶ — ۲۰ — ۲۴ — ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

جلد ۱۶ | دہلی یوم جمعہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۹

معاصرین کے افکار و آراء

سکھ، دوام استعمار میں (ہمدم)

جب سے فرقہ پرست سکھوں نے سنا ہے کہ پنجاب میں مسلمانوں کو اکیاون فیصدی نشستیں دی جانے والی ہیں ... حالانکہ ابھی حکومت سے اس کی بھی امید نہیں — اس وقت سے انہوں نے چلانا شروع کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو اکثریت دینے کے معنی یہ ہونگے کہ "مسلم راج" قائم کر دیا جائے اور سکھ "مسلم راج" کو کسی حال میں بھی منظور نہیں کرینگے ... یہاں تک اعلان کر دیا گیا ہے کہ "مسلم راج" کے مقابلہ میں سکھ، خون کی ندیاں بہا دیں گے!

ہندوستان میں مزدوروں کی تحریک (الجمعیۃ)

حکومت ہند نے ہندوستان میں مزدوروں کی تحریک کی رفتار کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۱۹۳۱ء حال ہی میں شائع کی ہے۔ اس رپورٹ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں یہ تحریک ابھی اپنے عہد طفلی ہی میں ہے ... پچھلے چند سال سے ... یہ رپورٹ مظہر ہے کہ ہندوستان میں مزدور انجمنوں کی کل تعداد ۱۹۳۱ء میں ...

حکومت کی حجت قہری

دہلی میں منوعات

(بسلسلہ صفحہ ۱۰ کالم ۴)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معاون)

وہ مرکز پیغمبر جس پر استقامت ناز کرتی ہے!
ترقی ترقی کی صدا بلند کرنے والو اپنے اعمال کا محاسبہ کرو
سید الابرار کی زندگی کا ایک اہم واقعہ

آج تمام عالم اسلامی کے تمام گوشوں پر نظر ڈالو ... مسلمان تباہ ہو گئے ...

حامل قرآن اور استقامت

استقامت اور ارادہ کی پختگی ہی تمام کامیابیوں کی کلید ہے ...

اسلام مسلمانوں سے کیا چاہتا ہے؟

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے ... تمام امراض معدہ کا واحد علاج ہے ...

المشتہر
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی۔ حیدرآباد دکن، اورنگ آباد، ناگپور، جھانسی، علی گڑھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتحپور، ایٹہ، کانپور، اعظم گڑھ، فیض آباد، بلیا، آرہ، بہرائچ، رائے بریلی، لکھنؤ، شاہجہانپور۔ شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔
منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوافروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

Cartophen Mafg. Coy. (India)
P. Box 88. Karachi.

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے ...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے ...

قرابادین مفید عام کا ہر باصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ۲۰×۲۶ اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرتے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ/
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ہے قسم دوم حنا شدہ عہ/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم عہ/

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

توبہ کے بعد حق گو کی جسارت کا تازہ مظاہرہ

اوقات نماز پر لایعنی اعتراضات کا مسکت جواب

(از جناب محمد طہ صاحب متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

نہایت تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو مسلمانوں کو کثرت عبادت کی ترغیب دلائی جا رہی ہے اور دوسری طرف نماز کے صرف تین اوقات صبح، عصر، عشاء ثابت کئے جا رہے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جناب حق گو صاحب کو باوجود انتہائی تلاش کے قرآن میں تین اوقات سے زیادہ اوقات نہیں ملتے ...

حق گوئی کے سرشار ہو کر اپنی آشفتہ بیانی کا ثبوت دینے لگے تو آپ اس کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ حق گو صاحب اپنے دعوے کی دلیل میں انتہائی تلاش و تجسس سے کام لیتے ہیں ...

مسودات قوانین حج کے متعلق

ایک اہم مکتوب

بنام مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ

(از حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت شعبہ جمعیۃ علمائے ہند)

باسمہ تعالیٰ

مکرمی زاد لطفکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

معلوم ہوا ہے کہ حج کے متعلق حکومت ہند کے ہر سہ مسودات قانون میں سے ایک مسودہ ...

قوانین سازی کی تمہید میں جو کچھ کہا جاتا ہے۔ حقیقتاً وہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ اصول کا منشا ...

شکیب ارسلان زعیم شرق نے اس باب میں کیا خوب لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ہجری

ارباب غرض کا شرارت انگیز پروپیگنڈا

کارکنان جمعیۃ علمائے ہند اور مظلومین الور

دہلی کے بعض ارباب غرض نے جو ریاست الور کے مظلوم مسلمانوں کو سامنے رکھ کر چندہ کرنے اور اپنا پیٹ پالنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جمعیۃ علمائے ہند کے خلاف یہ ناپاک پروپیگنڈا اخبارات میں جاری کر دیا ہے کہ جمعیۃ مظلومین الور کی مخالفت کر رہی ہے اور اسے ان مصیبت زدگان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے ...

دہلی کی جامع مسجد میں ایک ہنگامہ خیز جلسہ

غنڈوں اور بدمعاشوں کی طرف سے پبلک پر لاٹھی چارج

اشتعال انگیز تقریروں اور دل آزار حملوں کا شرمناک انجام

(از نامہ نگار خصوصی)

دہلی ۲ اگست۔ گزشتہ شب بعد نماز عشاء جامع مسجد میں اس کمیٹی کی طرف سے جو مظلومین الور کی امداد کے لئے بعض ارباب غرض کی جانب سے قائم کی گئی ہے ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس کی صدارت کے لئے عبدالغفار صاحب غزنوی کی تحریک ہوئی جو امرتسر سے دہلی آئے ہوئے ہیں اور اس جلسہ سے قبل بھی جامع مسجد میں ایک تقریر نہایت اشتعال انگیز اور قابل اعتراض کر چکے تھے جلسہ کی کارروائی تعلیف نظم سے شروع ہوئی جو محلہ سوئیوالان کے ایک پہلوان ہیں اور جنہوں ...

نہیں ہوا۔ یہ حملہ براہ راست جمعیۃ علمائے ہند پر ہے۔ مزید اصرار پر سامعین کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور ہر طرف سے اعتراضات کئے جانے لگے۔

مولوی مظہر الدین کا اصرار

شہر کے غنڈوں اور بدمعاشوں کی ایک جماعت جو تقریباً مجلس میں نفوس پر مشتمل تھی اور جسے پہلے سے اس غرض کے لئے جامع مسجد میں لایا گیا تھا اشتعال انگیز تقریروں کے دوران میں پبلک کی طرف سے کوئی احتجاج ہو تو اسے مار مار کر سیدھا ...

[illegible]

دارالحکومت

بلا محصول گھانڈ لیجانیوالوں کی گرفتاریاں

مسروقہ زیورات پکڑے گئے

ڈاکٹر انصاری انگلستان روانہ ہوگئے

پاکوں کے سردار پر حملہ

گبرئیل میگزین نے معافی مانگ لی

پولیس کے دو افسروں پر زنا بالجبر کا استغاثہ

ایک بیوہ اور اسکے لڑکے کے ساتھ دست درازی

ڈاکٹر مونجے مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہو جائینگے؟

حکومت حجاز اور باغیوں کا زبردست مقابلہ

ابن رفادہ اور ۳۰۰ باغی مارے گئے

مخالفوں کی قوت منتشر ہوگئی

وائسرائے نے تاج برطانیہ کی توہین کی ہے

عدالت عالیہ بمبئی میں ایک ضعیفہ کی اپیل

کیا گول میز کانفرنس ہوگی؟

وزیر ہند کا فیصلہ مسترد کر دیا جائیگا

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی تشریف آوری

"شمالی سرحدی صوبہ کے حالات"

فادر ایلون کی کتاب ضبط کرلی گئی

برمی خانقاہ میں پونگی کا قتل

والیان ریاست نے بھی تعاون سے انکار کر دیا

کانفرنس کے طریق کار سے انحراف کیا گیا ہے

بلوہ پونڈی کے مقدمہ کی سماعت

۳۹ ہندو سشن سپرد کر دئے گئے

کلکتہ میں ہندو مسلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

دس مفسد ہندوؤں کی گرفتاری

وزیر ہند کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ

ایک مسلم بیوہ کو چار ہزار روپیہ مل گیا

یو پی میں کتنے اشخاص سزایاب ہوئے

مہاجرین الور کو نواب صاحب رامپور کا مشورہ

مصیبت کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا

"الور واپس جاؤ"

بیکاروں کی فوج

بنگال کونسل میں وزیر ہند کے خلاف احتجاج

گورنر نے تجویز پیش کرنے کی اجازت نہیں دی

سکھدیوراج کے خلاف ایک اور مقدمہ

قبضہ سے ریوالور برآمد ہوا

نوجوانوں کو جبریہ فوجی تعلیم دی جائے

شملہ میں وزراء کی کانفرنس کا انعقاد

پنجاب کی مسلم اکثریت کے خلاف سکھوں اور ہندوؤں کی خوفناک سازش

مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے ایک لاکھ سکھ رضاکاروں کی بھرتی

سکھوں کے اعلان جنگ کو مسلمان غور سے پڑھیں

صوبہ سندھ کے سکھوں کی تیاریاں

ایک لاکھ سکھ رضاکاروں کی بھرتی

دہلی کے سکھوں کا حلف نامہ

سرحد میں قبائلی جنگ کا سلسلہ ہنوز جاری ہے!

نواب دیر کے بھائی بھی فقیر علی نگر سے مل گئے

انگریزی علاقہ پر حملہ کرنے کی زبردست تیاریاں

جرمنی میں انتخابات کی ہنگامہ آرائی

دس ہلاک اور ۸۳ مجروح

کانگریسی رضاکاروں کو تازیانے کی سزا دی جائے

یوروپین ایسوسی ایشن کی سفارش

عیش پرستی چھوڑو اور کفایت شعاری پر عمل کرو

آئرلینڈ کو ڈی ویلیرا کی نصیحت

فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان

۱۰ اگست کو کیا جائے گا

جرمنی میں آرڈیننس کا نفاذ

جلسے اور جلوسوں پر پابندیاں

پنجاب کے سکھوں اور مسلمانوں میں کشیدگی

ملک کے نام ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی اپیل

سکھ ہندوؤں سے امداد طلب کر رہے ہیں

مسلمانوں کو خونریزی کی دھمکیاں

ہندوؤں کا فریب کارانہ پروپیگنڈا

کلکتہ میں مہاسبھائی جلسہ

بنگال کونسل میں آئینی اکثریت کا مطالبہ

مسلمانان بنگال کے زبردست مظاہرے

جنوبی امریکہ میں جنگ کا خطرہ

بولیویا کی فوج نے قلعوں پر قبضہ کر لیا

مجسٹریٹ کی عدالت میں بم پھٹ گیا

پارسل میں پراسرار بم کا دھماکہ

مجسٹریٹ پر سلیپر پھینک مارے

اوٹاوہ کانفرنس کی دلچسپ تجویزیں

عیسائی سکھوں کے نقش قدم پر

لاہور میں سکھ مسلم فساد کا اندیشہ

ساٹھ لاکھ غلام اب تک موجود ہیں

گوروں نے ایک ہندوستانی کو گولی سے ہلاک کر دیا

راولپنڈی چھاؤنی میں دردناک واقعہ

گورنر بنگال وزیر ہند سے ملاقات کریں گے؟

ہندو مسلم اور سکھ کاشتکاروں میں فساد

گیارہ سو مزدوروں کے پیٹ پر لات

"ہالینڈیا" کے مشہور زمانہ پھولوں کے پودے

......ہالینڈیا کی بہترین بلب فارم کے پاس براہ راست آرڈر ارسال کیجئے......

آپ کے وطن سے جو بیشمار آرڈر موصول ہوئے ہیں ان کی بنا پر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے کاروبار کے دروازے عوام کے لئے کھول دیں اور ایک ایسا مستقل مارکیٹ قائم کردیں جہاں سے ہمارے مشہور زمانہ ڈچ پھولوں کے پودوں کا ذخیرہ گھروں اور باغوں کیلئے ہر وقت مہیا ہو سکے۔

پس ہم ذیل میں ماہرین فن باغبانی کی امداد سے ایسے پھولوں کا ایک نیا انتخاب پیش کرتے ہیں جو آپ کے ماحول اور آب و ہوا کے بالکل مناسب ہے۔ پھولوں کا یہ انتخاب اپنی خوبصورتی۔ رنگینی اور خوشبو کے اعتبار سے بے نظیر ہے۔

آپ صرف سولہ روپے نو آنے میں "ہالینڈیا" کے اس منتخبہ ذخیرے کو خرید کر اپنے گھر اور باغ کو پھولوں کی جنت بنا سکتے ہیں

چونکہ ہمیں روزانہ کثیر تعداد میں آرڈر موصول ہو رہے ہیں اس لئے ہم آپ کو مشورہ دینگے کہ آپ آرڈر دینے میں جلدی کریں ہر فرمائش کے ہمراہ اپنا نام اور مفصل پتہ صاف تحریر فرمائیں۔

تمام آرڈر اور خطوط وغیرہ ذیل کے پتہ پر ارسال کرنے چاہئیں

HARRY BRÜHL MANAGING DIRECTOR
OF THE
BULB-NURSERIES HOLLANDIA
VOORHOUT BY HILLEGOM HOLLAND EUROPE.

ہمارا منتخبہ ذخیرہ ذیل کی تفصیلات پر مشتمل ہے:-

۶ درجن	لالہ	جن میں چھ خوشنما رنگ ہیں	
۲ "	لالہ دوسری قسم	جن میں چار خوشنما رنگ ہیں	
۱ "	نرگس		
۱ "	لالہ دو آتشہ		
۱ "	سنبل	گملوں کے واسطے (ہر رنگ کے)	
۱ "		زمین میں لگانے کیلئے (ہر رنگ کے)	
۵ "	کروکس	مختلف خوبصورت رنگوں میں	رنگوں کے متعلق آپ کے انتخاب کا ہمیشہ خیال رکھا جائے گا
۳ "	گل چاندنی	موسم بہار کی ملکہ	
۲ "	آئرس	مختلف خوبصورت رنگوں میں	
۲ "	انگوری سنبل		
۲ "	سلس	(چھوٹا خوبصورت پھول)	
۲ "	نرگس شہلا	ہر قسم کا	

۲۳۶ پھولوں کے پودے۔
۱۴ "ہالینڈیا" کے مخصوص پودے مفت — اس ذخیرے کا دوگنا (۵۰۰ پھولوں کے پودے) ۹ روپیہ ۳ آنے میں
۳۵۰ پھولوں کے پودے ۱۶ روپے ۹ آنے میں

ہدایت جس موسم میں ان پودوں کو لگانا چاہئے اس سے ایک ہفتہ قبل ضرور پہنچ جائیں محصول معاف ہر آرڈر کے ہمراہ محکمہ ماہرین فن باغبانی "ہالینڈ" کا ایک سرٹیفکیٹ پودوں کی صحت کے متعلق ارسال کیا جائیگا مختلف اقسام کے پودوں کو الگ الگ پیک کیا جائیگا پودے لگانے کے متعلق انگریزی۔ فرانسیسی اور جرمنی زبانوں میں مصور ہدایات آرڈر کے ساتھ مفت ارسال کی جائیں گی تمام آرڈروں کے ساتھ قیمت پیشگی آنی چاہئے۔ تھوک خریدنے والوں کے لئے مخصوص شرائط ہیں۔

پودوں کی تجارت میں سب سے بڑی فرم!!

تفسیر القرآن کی قیمت

دیسی صنعت کی نمائش

نیر اسلام کی ضیا باریاں

چند نایاب و ناز مجربات خصوصی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

اخبار الجمعیت میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بال جڑ سے کالا

کالا ہونے کی قیمت ... بال کالا اسٹور ... دربھنگہ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند
عالیجناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند
عالیجناب حکیم عبد الوہاب صاحب عرف حکیم نابینا صاحب دہلوی — خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند
کے

خاص مجربات

اکسیر قلب — واقعی دل و دماغ کے لئے عجیب و غریب ہے اختلاج قلب کے واسطے بہت زود اثر چیز ہے۔ معدہ کے لئے خصوصاً دستوں میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپے آٹھ آنہ (علاوہ محصول)

تریاق الرحم — سیلان الرحم کے لئے اس سے بہتر دوا نہ ہوگی۔ سیلان الرحم کے لئے یہ سفوف بہت زیادہ آزمایا جا چکا ہے اس کی دو چار خوراک سے ہی غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے کسی قسم کا نقصان نہیں ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت ... ایک روپیہ آٹھ آنہ (علاوہ محصول)

دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے مرکبات بہترین تیار ہوتے ہیں۔ فہرست مجربات طلب فرمانے پر روانہ ہو سکتی ہے۔

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء ۔ بھاٹی گیٹ ۔ لاہور

حکومت اور مسلمانوں کے مطالبات

آپ کا قیام ... حسن علی سوداگران پارچہ بلیماران کے یہاں ہے جہاں آپ سے صبح آٹھ بجے تک اور بارہ بجے سے تین بجے تک ملاقات ہو سکتی ہے۔

مجلس احرار ... کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

ایک مسلم نوجوان کی سیاحت عالم

سرحد کے قوم پرور مسلمانوں کا احتجاج

جس چیز کی تلاش تھی

وہ مل گئی سعید برادرس کمپنی نے ایک ایسا عجیب و غریب طلاء تیار کیا ہے جس کی دنیا کو مدت سے تلاش تھی وہ طلاء افغانی ہے جو حسب دلخواہ فربہی درازی پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا ملذذ بھی ہے اس کا افغانی طلاء نام پبلک نے رکھا ہے۔ کیونکہ افغانوں جیسی قوت اور تندرستی ہندوستانیوں میں نہیں پائی جاتی اور اس طلاء کے استعمال کرنے سے ہندوستانی لوگ بھی افغانی طاقت کے شہ زور کہلائے جا سکتے ہیں افغانی طلاء کے تیار کرنے میں جس چیز کی تلاش تھی وہ بڑی مدت کے بعد حاصل ہوگئی ہے اس لئے یہ طلاء ہندوستان میں نہیں بلکہ دنیا بھر میں اپنی خصوصیت کا ایک انوکھا طلاء ہے جس نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا اور ہزاروں مایوس اور ناامید انسانوں کی مرادیں بر آتی ہیں۔

ایک ہفتہ میں اگر فرق نہ معلوم ہو تو قیمت کی واپسی کی شرط ہے جو سعید برادرس اینڈ کمپنی دہلی کی امتیازی خصوصیت ہے کہ قیمت فائدہ نہ دے تو واپس کی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے محصول ۵ ملنے کا پتہ

سعید برادرس پوسٹ بکس ۱۱۵ دہلی

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ کٹ پیس (ٹکڑے) پارچہ جات کی گانٹھیں بمبئی کے تھوک نرخ پر منگوائیے جن میں موسم گرما کی ضروریات کا پارچہ۔ جالی۔ پاپلن۔ وائل۔ کریپ وغیرہ ہاتھوں ہاتھ بکنے والا ارزاں عام پسند نئے نئے ڈیزائن خوشنما وضع کا پارچہ ہوگا۔ جو بزازوں کی دکانوں پر سے اس نرخ پر ملے گا ... اس نفع بخش تجارت سے فائدہ اٹھا رہی ہیں ... ال گاڑی ہم ادا کریں گے نمونہ و تھوک لسٹ طلب کرو۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ — الیس رفیق بھائی جنرل سپلائیرز حبیب سرکل بمبئی

لاکھوں روپیہ

ایس۔ ایل۔ سود۔ اینڈ برادرس ... لاہور

بجلی کا کام سیکھنے والو

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

اور سیر کا کام سیکھنا ہو تو ... کالج لودھیانہ سے بہتر ہندوستان بھر میں کوئی پرائیویٹ درسگاہ نہیں سکول و کالج مذکورہ بالا میں ہر قابلیت کے طلباء کے لئے علیحدہ کلاسز ہیں۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

(۱۰۸۶) عجیب
ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے فساد ہضم گرانی شکم اور دوران سر کو فوراً روکتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھئے۔

ترکیب استعمال درد شکم یا ہیضہ کیلئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں قیمت فی شیشی ۸ علاوہ اس کے اگر آپ موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات ارزاں قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمایئے

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

جب ماہواری ایام آتے ہیں

تو عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آج کل ہندوستان میں اسی فی صدی عورتیں ماہواری ایام کی بے قاعدگیوں اور دوسری تکلیفوں میں مبتلا ہو گئی ہیں ... ہر حالت میں کورس کی ایک شیشی استعمال کرنے سے ہمیشہ ٹھیک وقت پر اور صحیح تعداد میں ماہواری ایام آنے لگتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی کو خط لکھ کر ایک شیشی کورس کی منگائی جائے

جس کی قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ تیرہ آنے (۲/۱۳) ہے

مقویات سراج عالم

... طلب فرما دیں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام ... رسالہ نظام المشائخ ... اس نسخہ کی تعریف ...

معجون مددگار غدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قبض کو دور کرتا ہے اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

مطب وقت — صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر جمعیۃ العلماء ہند کا اعلان
مالک اخبار الجمعیۃ کی تصدیق

مطب وقت — شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

حکیم مولوی مسعود احمد صاحب جو ایک فارغ التحصیل عالم اور طبیب ہیں اور عرصہ تک درس اور مطب کے ذریعہ سے خلق اللہ کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں آپ نے تکمیل خدمت کی غرض سے ایک دواخانہ جاری کیا ہے جس کا نام "وطنی دواخانہ" ہے دواؤں کی عمدگی صفائی ستھرائی اور نسخے کے موافق تیاری اہتمام کے ساتھ دواخانہ کو مقبول عام بنانے کا تہیہ کر لیا ہے امید ہے کہ پبلک تجربہ کرکے قدر دانی کرے گی اور دواخانہ ترقی کے افادہ عامہ کا فرض بوجہ احسن انجام دیگا۔ (مفتی اعظم استاذ العلماء) محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی (صدر جمعیۃ العلماء ہند) (حضرت مولانا) احقر العباد ابو المحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ (نائب امیر شریعت صوبہ بہار) (مالک اخبار الجمعیۃ دہلی)

پتہ:- وطنی دواخانہ رجسٹرڈ صدر بازار دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یدُ اللہ علی الجماعۃ

روزنامہ الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۶ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ (۔) ۔۔۔
ایک کالم (۔) ۔۔۔
½ کالم (۔) ۔۔۔
¼ کالم (۔) ۔۔۔

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۰

معاصرین کے افکار و آراء

"پنجاب میں مسلم راج" (ہندو جاتیہ)

یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے کہ پنجاب میں مسلمانوں کو اکیاون فی صدی نشستیں ملجانا "مسلم راج" قائم ہو جانا ہے، کیونکہ ہم کسی گذشتہ اشاعت میں بتا چکے ہیں کہ دوسرے صوبوں میں ہندوؤں کو لامحالہ اکثریت حاصل ہوگی اور کوئی ذی ہوش انسان، ہندو اکثریت کو "ہندو راج" قرار نہیں دے سکتا۔ خود ہندو اور سکھ بھی یہ حقیقت اچھی طرح جانتے ہیں، مگر محض شرارت کی راہ سے مخالفت کا طوفان برپا کئے ہوئے ہیں۔

اچھا تھوڑی دیر کے لئے یہی فرض کر لو کہ پنجاب میں "مسلم راج" قائم ہو جائیگا ...

ہم سکھوں کے لیڈروں اور رہنماؤں کے بیانات پڑھتے ہیں اور حیرت و استعجاب کا پیکر بنکر رہ جاتے ہیں کہ کیا یہ وہ قوم ہے جو پنجاب میں حکومت کر چکی ہے اور کیا یہ وہ لوگ ہیں جو مستقبل میں حریت و آزادی کے طلبگار رہیں ...

قانون حج کا بنیادی ماہرا (ملت)

حج کے متعلق جو مسودات قانون حکومت ہند کے زیر غور تھے، ان کی نامناسب برائیوں سے مسلمانوں کے مفاد کو جو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا اس پر اچھی طرح اسلامی اخبارات پر اظہار خیال کیا جا چکا ہے ...

اسلامیان الور کا مجاہدانہ اقدام (زمیندار)

مہاراجہ الور کو ہم متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ اسلامیان الور کے جذبات کا ہندوستان جدید کے انقلابی ماحول میں ابھرنا بالکل ایک قدرتی امر ہے ...

سکھوں کی خرافات (مدینہ)

فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق سرکاری حل کے قریب سکھوں کا دماغی توازن درہم برہم ہو رہا ہے ...

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

خدا کے محبوب بنو تم دنیا کے محبوب بنجاؤگے
مسلمانوں کیلئے دو ہی راستے۔ عزت کی زندگی یا موت
فداکاران رسول کی فداکاری کا ایک روح پرور نظارہ

دنیا بھر میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس نے اپنے حلقہ بگوشوں کی کامیابی اور کامرانی کا ذمہ لیا ہو اور واقعات کی رو سے اسے سچا ثابت کر دکھایا ہو ...

اپنی حالت پر دوبارہ نظر!

دوسری طرف ہم ہیں، جاری زبوں حالی ہے، مالی تباہی اور اخلاقی بربادی ہے ...

کامیابی کا سہل ترین نسخہ

محبوب پیغمبر کے محبوب متانے

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا دعویٰ یوں تو ہر شخص کر سکتا ہے لیکن اس کی آزمائش کا وقت وہ ہوتا ہے جب ایسے مدعیوں سے جان کی قربانی کا مطالبہ ہوتا ہے اور اللہ کے راستہ میں خون طلب کیا جاتا ہے ...

اللہ اعلیٰ و اجل!

"مجھ پر کون جان دیتا ہے"

مجبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دہلی

تنگدستوں اور بے روزگاروں کو مژدہ

منیجر مدرسہ محمدیہ حویلی کلمبر گیور ضلع مونگیر

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزاں قلم ہم سے طلب فرمادیں

منیجر قاضی نرسری لہریاسرائے دربھنگہ

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

منیجر پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

اکسیر حیات

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں، قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور خوش نصیبی سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور رکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے ...

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا با اہتمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے خوشنویس سے کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے اعلیٰ خوشنویسوں میں سے ہیں ...

ہدیہ ... بلا جلد مجلد ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور بیچ میں شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ

قوم اور وطن سے ڈاکٹر مونجے کی شرمناک غداری

ہندو پریس کی مجرمانہ خاموشی

انڈین نیشنل کانگریس کے علاوہ جو ملک کی ایک مشترکہ انجمن ہے اور جس میں ہندو مسلمان، سکھ، پارسی، عیسائی اور دیگر اقوام ہند شامل ہیں ہندوؤں کی ایک علیحدہ انجمن بھی کئی سال سے قائم ہے جسے ہندو مہاسبھا کہتے ہیں یہ انجمن خالص ہندوؤں کی انجمن ہے اور اسے فرقہ وارانہ حیثیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر مونجے اس انجمن کے صدر رہ چکے ہیں اور اپنے آپ کو ہمیشہ ہندوؤں کا نمائندہ اور ہندو قوم کا ترجمان ظاہر کرتے رہتے ہیں ...

اور ایماندار اخبارات موجود ہیں جو صرف اپنے اصولوں کے لئے زندہ رہتے ہیں انہوں نے اپنے نزدیک جس شاہراہ کو صحیح سمجھ لیا ہے اس پر گامزن ہیں جو لوگ اس پر چلتے ہیں ان کی تائید کرتے ہیں اور جو اس سے منحرف ہیں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی آج تک اس معاملہ میں ہندو مسلمان کی تفریق نہیں کی ...

جیسے آزاد اخبارات میں ہے جو ڈاکٹر مونجے اور مہاسبھا کی ذہنیت کی علی الاعلان مذمت کر رہے ہیں۔

"زمیندار" کے بقا و استحکام کا مسئلہ

زمیندار کی قومی و وطنی خدمات جلیلہ کا تذکرہ ان کالموں میں اکثر کیا جاتا رہا ہے اور قارئین کرام اس حقیقت سے کماحقہٗ واقف ہیں کہ زمیندار نے دنیا کے تمام خطرات سے بے نیاز ہو کر ہندوستان کے مسلمانوں میں حریت و آزادی کی روح پھونکنے کے لئے جو قربانیاں کی ہیں ان کی مثال اس دور میں پیش نہیں کی جا سکتی ... یہ ایک بہت بڑی کوتاہی ہے اور اگر اس کی طرف مسلمانان ہند اب بھی پوری طرح متوجہ نہ ہوئے تو یہ اسلامی ہند کے دامن پر ایک داغ ہوگا ... زمیندار کا نام دی زمیندار پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور ہے اور اسے انڈین کمپنی ایکٹ مجریہ ۱۹۱۳ء کے ماتحت رجسٹرڈ کرا لیا گیا ہے۔ اس کمپنی کا منظور شدہ سرمایہ تین لاکھ روپیہ ہے جسے تیس ہزار حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے ہر حصہ دس روپیہ کا مقرر کیا گیا ہے ...

جامع مسجد میں سید غلام بھیک نیرنگ سے سوالات کی بوچھاڑ

مسلمانان دہلی کو مطمئن کئے بغیر جلسے سے چلے گئے

دہلی ۔ ۲ اگست کل شام کو بعد نماز عشا جامع مسجد میں ایک جلسہ الور کے مہاجرین کی امداد کے سلسلہ میں منعقد ہوا ... ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ مہاجرین الور کی امداد کا جو کام کر رہے ہیں اس کا مقصد کیا ہے ... سید صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا ... جلسہ ختم کر کے چلے گئے۔ (نامہ نگار)

مہاجرین الور سے ملنے نہیں دیا جاتا

احاطہ کالے صاحب کے مخلص مسلمانوں کا بیان

... مسلمانان احاطہ کالے صاحب میں پرچے بھیل گئی ہے اور ہم ان کو شکایت ہے کہ کس وجہ سے مہاجرین سے ملاقات کی اجازت نہیں دی جاتی۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاجرین سخت مصیبت میں مبتلا ہیں ... جو امداد انہیں دی جاتی ہے وہ ان تک نہیں پہنچ سکتی۔ (نامہ نگار)

مہاجرین الور کے بیانات

"مہاجرین" الور کے متعلق جو آج کل دہلی میں آئے ہوئے ہیں مسلم عمائدین شہر نے ۲۸ جولائی کو ایک قرارداد منظور کی تھی اور اس کی نقل سید غلام بھیک صاحب نیرنگ کو جو اس تحریک کے بانی مبانی ہیں بھیج دی گئی تھی۔ اس قرارداد میں جناب تبلیغ الاسلام سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ ان غریبوں کو اپنے وطن واپس جانے کا مشورہ دے اور مظالم الور کے خلاف کوئی موثر کارروائی کرنے پر غور کرے۔ مگر افسوس ہے کہ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ نے اس قرارداد پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کیا اور جو فیصلہ وہ پہلے سے کر چکے تھے اسی پر قائم رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دہلی کے مسلمانوں میں اس جماعت کے خلاف جو مہاجرین کو اپنا آلہ کار بنا رہی ہے سخت برہمی پیدا ہو گئی اور انہوں نے اس کی جستجو شروع کر دی کہ اس تحریک ہجرت کی تہ میں کون سی اغراض کام کر رہی ہیں۔ ...

... کی رقم ایسی نہیں ہے کہ اگر مسلمانوں کا وہ طبقہ جو ذی استطاعت ہے اس طرف متوجہ ہو جائے تو ایک ہی دن میں اس کو پورا نہ کیا جا سکے۔ ان مخلص مسلمانوں کا جو زمیندار کے مسلک اور اس کی روایات سے واقف ہیں یہ فرض ہے کہ وہ زمیندار کمپنی کے حصص فروخت کرنے میں عملی امداد دیں۔ اور سرکلر روڈ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے تمام متعلقہ لٹریچر منگا کر خود حصے خریدیں اور دوسرے حضرات کو حصے خریدنے پر آمادہ کریں۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی مصلی کو خیال ہوئے کہ جہت کوئی واجب ترک ہوئی ہے لہذا اس نے سجدۂ سہو کا لیا بعد کو معلوم ہوا کہ سجدۂ سہو ترک واجب سے نہ ہوا بلکہ یہ زیادتی نماز کے اندر ہوگی ... اگر ایک سجدہ سہو کا زیادہ کیا جائے تو نماز درست ہے یا نہیں اس کی دلیل کی ضرورت ہے۔ یا پھر ثانی سجدۂ سہو واجب ہے اگر ہو تو پھر زیادتی ہوگی یا نہ۔

(۲) اگر مصلی سجدہ سے اٹھ کر فراموش سے بیٹھ گیا مگر ایک تسبیح کے مقدار ٹھہر کر کھڑا ہو گیا تو اس مقدار تاخیر سے سجدہ سہو کا واجب ہے یا دو تین تسبیح کی مقدار تاخیر سے واجب ہوگی ہے۔ اس میں بھی دلیل کی ضرورت ہے۔

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حرمین شریفین کو سیاسی اکھاڑہ نہ بناؤ

حجاز میں کن لوگوں کو قیام کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

حکومت حجاز کا سرکاری اعلان

جب سے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے حجاز کی عنان حکومت کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور حجاز کے امن کیلئے قانونی حربوں کو استعمال کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے دشمنان امن نے حجاز کے خلاف۔ ارض اور بجاوت کا جال پھیلا رہا ہے اور وہ کوشش کر رہے ہیں کہ حجاز کے امن و امان کو خطرہ میں ڈال کر اسے عناصر کو مقابلہ میں لا کھڑا کیا جائے ...

پٹرول کے اجارہ دار ممالک عربیہ میں

عراق فلسطین اور نہر فرات تک نلوں کا سلسلہ

عراق کی برطانی پیٹرول کمپنی کے ڈائرکٹر نے ابلاغ کے نمایندے کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

عراق میں پیٹرول کے نلوں کا سلسلہ کر کمل سے شروع ہو کر کر کول میں پٹرول کے بہت زیادہ چشمے ہیں۔ عراق سے نلوں کا یہ طویل سلسلہ فرات تک جائے گا۔ ...

لبنان میں سیاسی تحریکات کا آغاز

عہدیداروں کو سیاسی تحریکات میں حصہ لینے کی ممانعت

لبنان میں موسیو شارل دباس نے ایک اعلان کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ کسی عہدیدار کو سیاسی اور حزبی تحریک میں حصہ نہیں لینا چاہیے ...

خریداران الجمعیۃ کو چاہیے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیج کر منیجر کو اطلاع دیں۔ (منیجر)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ہندوستان میں مشن ہسپتالوں کا زبردست نظام

بیس لاکھ مریضوں کا سالانہ علاج ہوتا ہے

کیا مسیحی شفاخانوں میں تبلیغ نہیں ہوتی؟

ہندوستان میں گرجاؤں کی طرف سے جو شفاخانے قائم ہیں ان کا نظام ایک مستقل حکومت کا تصور پیش کرتا ہے۔ عیسائیوں کے یہ شفاخانے ہندوستان کے کونہ کونہ اور گوشہ گوشہ میں قائم ہیں جن کے کارکن نہایت اہتمام اور انہماک سے اپنے فرائض مفوضہ کو انجام دیتے رہتے ہیں۔ رسالہ ہیں کرسچن میڈیکل ایسوسی ایشن آف انڈیا کی طرف سے مشن ہسپتالوں کے متعلق ایک ہمہ گیر رپورٹ شائع ہوئی ہے ...

برنارڈ شا کی ایک تازہ تقریر

اسکولوں کے تعلیم یافتہ چلتی پھرتی مصیبت ہیں

... (اسٹیٹسمین)

اٹلی کے بادہ خوار شراب کی حمایت میں

روم میں ایک جماعت نے ایک نئی تحریک کا آغاز کیا ہے اس جماعت میں وہ لوگ شامل ہیں جو شراب کے کارخانوں اور دکانوں میں ملازم ہیں ... (معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب کی تمام حرارت شراب میں جذب ہو جاتی ہے)

حکومت فرانس کا ایک نیا قانون

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم پیرس لکھتا ہے کہ حکومت فرانس نے ایک ایسا قانون پاس کیا ہے ...

مسودات قوانین حج کے متعلق

ایک اہم مکتوب

بنام مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ

(از حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس کے بعد حج بیت اللہ کی اہمیت اور اس کے اجتماعی احوال و کیفیات کو یہ شخص بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

... ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

ادارہ ہائے حکومت سے مسلمانوں کو نکالنے کا مشورہ

حکومت ہائے اسلامیہ سے قطع تعلق کا مشورہ

اسلامی احکام و آداب و عبادات کی پابندی اور عربی کتابوں کے مطالعہ پر افسوس

جامع مسجد میں فساد کرانے کی ذمہ داری مولوی مظہر الدین پر ہے

مسلمانان دہلی کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا کا دندان شکن جواب

مظلومین الور کے ساتھ ہمدردی اور انکو صحیح مشورہ

مسلمانان دہلی اور مہاجرین

الامان اور انقلاب کی دروغگوئی

واپسی کا مشورہ

مولانا شبیر کوٹی کے بدمعاش

جمعیۃ العلماء کو بدنام کرنے کی کوشش

ہندو مسلم فساد کا آلہ

رائے عامہ سے جنگ

آخری انتباہ

(غازی محمد عثمان آزاد)
(صدر جمعیۃ خدام المسلمین دہلی)

شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی مظفر نگر اسٹیشن پر گرفتار کرلئے گئے

دہلی میں آرڈیننس ڈے۔ شراب کی دوکان پر پکٹنگ

جلسہ جلوس اور گرفتاریوں کے متعلق مفصل حالات

(از نامہ نگار خصوصی)

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی گرفتاری

آرڈیننس ڈے کا جلوس

جلوس کا محاصرہ

نوٹس کی تعمیل سے انکار

تمام اسٹیشنوں پر ہجوم

شراب پر پکٹنگ اور گرفتاریاں

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا پیغام

ساتویں ڈکٹیٹر مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مقرر کئے گئے

گرفتاری کے وقت حضرت مولانا نے ذیل کا بیان دیا ہے:

ننگ اسلاف

(مولانا) حسین احمد غفرلہ

پنجاب میں مسلمانوں کے احتجاجی جلسے

اصولی اکثریت کے قیام کا مطالبہ

اخبار طاقت کیلئے کاتب درکار ہیں

بلند شہر کے ایک گاؤں میں پولیس نے گولی چلادی

دو شخص ہلاک متعدد زخمی۔ مویشیوں کی قرقی میں مزاحمت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلند شہر کی طرف سے سرکاری بیان

انگلستان اور یروادا جیل میں گفت وشنید

تیسری گول میز کانفرنس میں نمائندوں کی تعداد

حکومت کے پاس گاندھی جی کا جواب پہنچ گیا

سارڈا ایکٹ کے دم خم

ورثاء کو جرمانہ کی سزا

سری نگر کے ڈاکخانہ میں لفافہ پھٹ گیا

ایک افسر شدید مجروح

چنسورہ میں ۷۔ اشخاص گرفتار

ریلوے اسٹیشن پر ۴۵ رضاکار گرفتار

سکھ اور مسلمانوں کو لڑانے کی افسوسناک کوشش

سکھ قوم ہندوؤں کے دام میں نہیں آسکتی

جیل سے سردار کھڑک سنگھ کا پیغام

دار الحکومت

کوچہ قابل عطار میں ایک مکان کا انہدام

تین جانوں کا افسوسناک اتلاف

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

جمعیۃ علماء ہند کے رضاکاروں کی گرفتاری

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کا ملتان جیل کو تبادلہ

ایڈیٹر اسٹیٹسمین پر ریوالور سے فائر

حملہ آور زہر کھا کر ہلاک ہوگیا

اٹلی کی نظر میں جمعیۃ الاقوام کی حیثیت

برطانیہ، فرانس اور امریکہ کی لمیٹڈ کمپنی

مہاجرین الور کو جمعیۃ علمائے ہند کا صحیح مشورہ

جمعیۃ کے نظریہ سے مولانا ظفر علی خاں کا کامل اتفاق

(زمیندار)

لندن میں فرقہ وارانہ مسئلہ پر غور

تین چار روز میں اعلان ہونے والا ہے

شملہ میں ریاستوں کے وزراء کی کانفرنس

والسرائے سے تبادلہ خیال کرنے کا دیباچہ

کشمیر میں تین سو سرکاری ملازمین کی برطرفی

تخفیف کمیٹی کی سفارشات

چھ ماہ میں دنیا ختم ہوجائیگی

لوگ عبادت میں مشغول ہوگئے

مسٹر ایلین آخر چل بسے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ پر کوملا میں گولی چلائی گئی تھی۔

عام سیاسی قیدیوں کو انڈمان نہیں بھیجا جائیگا

وزیر ہند کے خلاف ۵۰ روپے کی ڈگری

اخبار روکنے پر اطلاع کیوں نہیں کیگئی

بدیشی مال کی تجارت بند کردو

مدراس کے پارچہ فروشوں کو گمنام نوٹس

خضر علیہ السلام مل گئے

یعنی جس طرح ایک پریشان اور راہ گم کردہ انسان کے حق میں حضرت خضر علیہ السلام کا مل جانا مسرت اور شادمانی کا باعث ہوسکتا ہے بالکل اسی طرح رنجیدہ اور فکرمند انسان کے لئے ملا رموزی کی ان کتابوں کا شائع ہوجانا مسرت بخش ہے۔

عورت ذات ۔ تین روپے آٹھ آنہ
لاٹھی اور بھینس ۔ ایک روپیہ چار آنہ
دیوان ملا رموزی ۔ چار آنہ
سوانحعمری ملا رموزی ۔ چار آنہ

ملنے کا پتہ

ملا رموزی بھوپال

تعلیم دیتا ہے۔ ایک سال میں آٹھویں نویں جماعت سے میٹرک پاس کرا دینا کوئی مشکل نہیں ہے۔ جو طلبا نیچے کلاسوں سے میٹرک کا امتحان دینا چاہتے ہیں ان کے واسطے نائٹ کلاس بھی ہے۔ اگر طلبا نے حسب پروگرام تعلیم جاری رکھی تو بفضلہ تعالیٰ چھوٹی جماعتوں سے میٹرک پاس کرسکتے ہیں۔ اساتذہ کا انتخاب نہایت غور و خوض کے بعد عمل میں لایا گیا ہے۔ تہذیب و شائستگی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ بورڈنگ اسکول بلڈنگ میں ہے فیس اور بورڈنگ کا خرچ معمولی ہے۔ بورڈرز کی نگرانی ذمہ دارانہ طور سے کیجاتی ہے۔ پہلی سے چوتھی جماعت تک تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ اہل علم حضرات جلد اپنے بچوں کو داخل فرمائیں کیونکہ امتحان کا زمانہ قریب آرہا ہے۔

جوائنٹ سکرٹری زیڈ۔ اے۔ پی۔ ہائی اسکول چتلی قبر کوچہ میر ہاشم دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی مدح میں یہ تبریک — مسلمانان سہارنپور کا جلسہ عام

زیڈ۔ اے۔ پی۔ ہائی اسکول

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کردیا۔ یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے جوان بوڑھا سبھی کا بال جڑ سے سات دن میں کالا ہوجاتا ہے۔

منیجر لگچاری شاہ گپتا ہارمیٹیکل اسٹور دربھنگہ

مقویات سرتاج عالم

آتشک نگرہ گولیاں نبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی وکی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی ...

معجون مددگار غدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ کوچہ چیلان دہلی

اسکول فار ایکزامینیشنز لوو وصیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کردیا

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

(۱۰۸۶) عجیب

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

چند بے نظیر مجربات خصوصی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

افیون الیناپائرا موسم ہے

امرت دھارا

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مظلومین الور کے ساتھ ہمدردی

اجمل ینگ مسلم ایسوسی ایشن دہلی کا ایک عام جلسہ بتاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ء کو منعقد ہوا۔ اس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

اجمل ینگ مسلم ایسوسی ایشن دہلی کا یہ عام جلسہ الور کے مظلومین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے اور دربار الور سے درخواست کرتا ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کی شکایات کو جلد از جلد رفع کیا جائے۔

آنریری سکرٹری اجمل ینگ مسلم ایسوسی ایشن دہلی

گزشتہ جمعہ کو مسلمانان اجمیر نے اپنی بہت سی شکایات پیش کیں ... دار العلوم ... بمقام اکبری مسجد اندرون درگاہ معلی ... بوقت ۸ بجے شب مولانا امتیاز احمد صاحب مفتی دار العلوم ہذا کی صدارت میں مسلمانان اجمیر کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں پانچ حضرات کی ایک کمیٹی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی۔

... اس کمیٹی کا حساب مثل آئینہ ہوگا۔ ہر مسلمان مجاز ہوگا کہ اس کے حساب کی پڑتال کرسکے۔

نیز تمام شہریوں سے عرض ہے کہ وہ ... اور تمام چندے مسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور میں بھیجیں۔

شیخ صادق حسن ایم ۔ ایل ۔ اے
پریذیڈنٹ مرکزی احرار ریلیف کمیٹی

حضرت مولانا معین الدین صاحب چشتی کا اعلان

مجلس احرار کی امداد کرو

اس امر کی مدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ان محترم ہستیوں کی امداد کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی منظم کی جائے جنہوں نے تحریک احرار میں رضاکارانہ قید و بند کی مصائب کو حق کی خاطر قبول کیا۔ اس سے پیشتر امداد اسیران احرار کا کام ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس کے لئے الگ تنظیم نہ کی جاسکی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ...

مجلس احرار کی امداد کرنا ہمارا فرض ہے

مقتدر رہنماؤں کا اثاثہ جیسا کہ ان کی مدد

کونسلوں اور اسمبلی کے ممبروں سے اپیل

میں کئی دفعہ اپیل کرچکا ہوں کہ مسلمانوں کی مجاہد جماعت مجلس احرار اسلام کی امداد کرنا ہمارا فرض منصبی ہے کیونکہ انہوں نے مسلمانان کشمیر کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے جس قربانی اور سرفروشی سے کام لیا ہے فی زمانہ مسلمانوں میں اس کی مثال ملنی بہت مشکل ہے۔ تمام بزرگان کرام جیلوں میں قید و بند کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں اور ان کے پس ماندگان مصائب میں گرفتار ہیں۔ میں تمام مسلمانوں سے عموماً اور ملت بیضا کی قیادت کا دعویٰ کرنے والوں سے خصوصاً دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اگر اس وقت پس ماندگان اسیران احرار کی امداد نہ کریں گے تو امداد کرنے کا اور کونسا وقت ہوگا۔ مسلمانوں کے مصائب اور مسائل صرف ریزولیوشنوں سے حل نہیں ہوسکتے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ جو جماعت مسلمانوں کی بقا کے لئے اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہو اس کی پوری امداد کریں۔ جماعت احرار مسلمانان پنجاب و ہندوستان کی سرفروش جماعت ہے جس نے آزادی کشمیر کے لئے اکتیس ہزار کی تعداد میں خاطر قید کرادئے۔ ان کو مالی امداد کی توقع سے مطالبہ ... کی اور خصوصاً اسیران احرار کو تو انہوں نے فراموش ہی کردیا ...

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

لکڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

اجمیر کے ایک اسلامی مدرسہ میں شورش

ماہواری ایام جب آتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

شربت اکسیر

اگر صحت منظور ہے تو زندگی بچائیے

جریان

طبیہ کالج علی گڑھ میں داخلہ

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال جاہ دہلی

بال جڑ سے کالا

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

روزنامہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... ۶ روپے

ششماہی ... ۳ روپے

سہ ماہی ... ۱ روپیہ ۱۲ آنے

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... ۹ روپے

ششماہی ... ۵ روپے

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ ( ) ...

ایک کالم ( ) ...

½ کالم ( ) ...

¼ کالم ( ) ...

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم شنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۱

معاصرین کے افکار و آراء

آئینی اکثریت کو تباہ کرنے کی سازشیں

ہندوؤں کی ہوشیاری

سکھ اور مسلم راج

واحد حل

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

مکہ کے یتیم اور کفار قریش میں ایک تاریخی صلح

ایفائے عہد اور معاہدہ کی پابندی کی ایک مثال

صدیق اکبر کی صداقت

"میں رسول اللہ کو نہیں چھوڑوں گا"

شرائط صلح کیا تھے

ایفائے عہد کی نازک گھڑی!

اسلام اور مسلمانوں کا ایک خصوصی وصف

سروکونین کا مکہ کی طرف کوچ

پاک کٹ لطیفی جلدوں کا کپڑا = ابری

The Fit-Coat Co, Ranchore lane, Karachi

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائین کراچی

"تیج" دہلی کا شہرۂ آفاق

کرشن نمبر

جیسے بجا طور پر ورنیکلر پریس آف انڈیا کا سالانہ نمبر کہے جانے کا فخر حاصل ہے۔ امسال بھی بھگوان کرشن کی جنم اشٹمی کے مقدس موقعہ پر ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء کو اپنی روایتی شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا۔ ... قیمت فی جلد ۸ آنہ

مشتہرین کے لئے ترقی تجارت کا یہ ایک خاص موقعہ ہے۔ ... فوراً پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

برہانند

منیجر اخبار تیج دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ ... ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

Castophen Mafg Co. (India) P. Box 88, Karachi

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

اخبار الجمعیت میں

اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

تنگدستوں اور بے روزگاروں کو مژدہ

منیجر مدرسہ محمدیہ حویلی مولوی ... ضلع مونگھیر

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

... منیجر قاضی زمیری لہریا سرائے دربھنگہ

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے ترجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مد ظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے ورود دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کعبہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

ہدیہ باوجود خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دس آنہ، بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ و دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... قسم دوم ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار ملیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ ہجری

وزیر اعظم کے "فرقہ وارانہ تصفیہ" میں کیا ہوگا

حکومت ہند کا سرکاری اعلان

وزیر اعظم برطانیہ نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اعلان کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ ۱۶ اگست کو پورا کیا جائے گا اور اس روز یہ اعلان ہندوستان اور انگلستان میں ساتھ ساتھ شائع کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل کہ وہ اعلان دنیا کے سامنے آئے حکومت ہند نے ایک سرکاری بیان حفظ ماتقدم کے خیال سے ہندوستان میں شائع کرایا ہے جس سے نہایت صاف اور واضح طور پر یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس اعلان کے اندر کیا ہوگا اور وہ کس حد تک ہندوستان کی مختلف اقوام کو مطمئن کر سکے گا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے ان معاصرین نے جو تحفظ حقوق مسلمین کے دعویدار رہتے ہیں حکومت ہند کے اس بیان کو یا تو غور سے پڑھا نہیں یا اگر پڑھا ہے اور اس کے مفہوم کو سمجھا ہے تو عمداً اس سلسلہ میں خاموش ہو گئے ہیں ...

حکومت ہند کے سرکاری بیان میں جیسے وزیر اعظم کے اعلان کا مقدمہ سمجھنا چاہئے حسب ذیل چند حقیقتیں خاص توجہ کے محتاج ہیں ...

کارکنان جمعیۃ العلماء پر بزدلانہ حملہ

ڈاکٹر انصاری اور گاندھی جی کی ملاقات

لبرلوں کا عزم و استقلال

"ڈاکٹر مونجے" اور "ویر بھارت"

مسودات حج اور نیم سرکاری اخبارات

"اعلان جنگ" اور اسکے بعد

مسلم کانفرنس نے لاہور کے اجلاس عام میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر تین مہینے کی مدت کے اندر فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ کا اعلان نہ کیا گیا تو حکومت کے خلاف "جنگ" شروع کر دی جائے گی ...

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

مسودات قوانین حج کے متعلق

ایک اہم مکتوب

بنام مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ

(از حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت شعبہ جمعیۃ علمائے ہند)

(گزشتہ سے پیوستہ)

احقر العباد محمد سجاد کان اللہ لہ
(نائب امیر شریعت صوبہ بہار و اڑیسہ و قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت شعبہ جمعیۃ علمائے ہند)
یکم اگست ۱۹۳۲ء

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

چین جاپان کی لڑائی سے چینیوں کو ایک سبق

شادی کی تمام فضول رسمیں ترک کر دی گئیں!

شنگھائی میں چین و جاپان کی لڑائی میں جو مادی نقصانات ہوئے ہیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے مگر اس جنگ نے چینیوں کے اندر شادی بیاہ کے سلسلہ میں ایک زبردست انقلاب پیدا کیا ہے ...

سرزمین عرب میں برطانوی تیاریوں کی لعنت

شاہی محکمہ پرواز کے استعماری منصوبے

مجلس تخفیف اسلحہ کی نامعقولیت

لوگ اسلحہ کے کارخانوں میں کام کرنے سے انکار کر دیں

ووٹ حاصل کرنے کیلئے فرانسیسی عورتوں کی جد و جہد

ایک دلچسپ درسگاہ کا افتتاح

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مکہ مکرمہ میں ایک خوفناک سارق کی گرفتاری

حجر اسود توڑ دیا اور غلاف کعبہ کا ٹکڑا چرا لیا

محکمہ شرعیہ کی طرف سے سارق کو قتل کی سزا

حکومت شرق اردن کا سرکاری اعلان

حجاز کے مخالفین کو مقررہ حدود میں داخل ہونے کی ممانعت

خلاف ورزی کرنے والوں کو گولی مار دی جائے گی

(بسلسلہ صفحہ اول)

انتقادات

انقلاب دہلی

حجم ۱۲۰ صفحات، کاغذ سفید چکنا، ٹائٹل آرٹ پیپر رنگین، مصنفہ و مطبوعہ نظامی پریس بدایوں، قیمت ... ملنے کا پتہ: نظامی پریس بدایوں

ہمارے افلاس کے اسباب

دارالحکومت

آزاد پارک میں مسلمانوں کا جلسہ

جمعیۃ علماء ہند کے رضاکاروں کی گرفتاری

جلسہ پر پولیس کا لاٹھی چارج

گوڑگانوہ میں جمعیۃ العلماء کے مخلص کارکنوں پر بزدلانہ حملہ

مولانا محمد شریف صاحب اور مولوی سراج الدین صاحب کو زدوکوب کرانیکی منظم سازش

مظلومین الور کے متعلق صحیح تحقیقات میں شریر النفس اور خود غرض لوگوں کی مداخلت

حضرت مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کا بیان

حکومت اور سکھوں کو انتباہ

انجمن اسلامیہ لاہور کی قرارداد

لاہور ۹ اگست ۔ انجمن اسلامیہ کی مجلس عاملہ کے جلسہ میں سکھوں کے اس رویہ کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا جو وہ آئینی اصلاحات کے سلسلہ میں اختیار کر رہے ہیں ۔ مجلس مذکور نے مندرجہ ذیل تجویز پاس کی ہے ۔

"اس انجمن کی قطعی رائے ہے کہ پنجاب میں آئینی اصلاحات کے سلسلہ میں سکھوں نے جو جارحانہ اور منفیانہ رویہ اختیار کیا ہے وہ ایک خطرناک حرکت ہے ..."

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں تباہ کن سیلاب

پانچ سو اشخاص گھر سے بے گھر ہو گئے

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۹ اگست ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں کثرت باراں کی وجہ سے سخت تباہ کن طوفان آگیا ہے ۔ پہاڑ کے ایک سیلاب سے ایک گاؤں کے سو مکان بالکل منہدم ہو گئے جس کے باعث پانچ سو اشخاص گھر سے بے گھر ہو گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ فصلوں اور مویشیوں کا بھی عظیم نقصان ہوا ہے ۔

حکومت کی طرف سے جدید قرضہ کا اعلان

برطانیہ کو ۲۵ کروڑ روپے کی ضرورت

مولانا ظفر علی خاں کی کوٹھی ضبط کر لیگی

انکم ٹیکس کے سلسلہ میں مولانا پر حکومت کا عتاب

"زمیندار" کے سابق ایڈیٹر کی رہائی

> ### فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق حکومت کا اعلان
>
> ۱۷ اگست کو انگلستان اور ہندوستان میں کر دیا جائیگا

برما میں قتل و غارتگری کی واردات

سات ماہ میں ۸۲۹ انسانوں کا قتل

غیر ملکی قلیوں کو ملازم رکھنے کی ممانعت

گجرات میں گولی چل گئی

ایک شخص ہلاک ۔ ایک گرفتار

برطانوی ماہرین کی سر سپرو سے اپیل

موجودہ کشمکش کو ختم کرنے کا مطالبہ

مادہ آتشگیر اور اسلحہ کیلئے پولیس کی تگ و دو

آگرہ میں ایک مکان سے ۵ ریوالور برآمد ہوئے

مالگذاری کی تحصیل میں تشدد آمیز ذرائع بند

ایک خاتون میونسپل کارپوریشن کو قید کی سزا

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

جمعیۃ علمائے ہند کے دو رضاکار گرفتار

دہلی مارکیٹ میں غلہ کا نرخ

مولانا آزاد سبحانی کی دہلی میں آمد

کانگریس کمیٹی اور انڈیپنڈنٹ پارٹی کے نام پیغام

گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی

ڈاکٹر انصاری صاحب کو حکومت کا جواب

مدراس کی تجارت میں سات کروڑ کی کمی

مسلم کانفرنس کی جدید تجاویز

عملی پروگرام کا ایک اور الجھا ہوا خواب

مسلمانوں کو ملازمت رکھنے کی اجازت دی جائے

جمعیۃ علماء کے رضاکاروں کی مزید گرفتاریاں

مولانا لطف الرحمٰن کا جیل کو تبادلہ

ہندو مسلم فسادات کا افسوسناک انجام

بمبئی ہائیکورٹ سے ایک مسلمان کو پھانسی کی سزا

ایک لاکھ سکھ کس کے مقابلہ کیلئے تیار کئے جا رہے ہیں؟

میں ایک اشارہ پر تیس ہزار کا دستہ تیار کر سکتا ہوں

رسالدار انوپ سنگھ کا نعرۂ حق

(زمیندار)

حکومت کی تشددانہ پالیسی تحریک کو نہیں کچل سکی

جداگانہ نیابت اور اقلیتوں کیلئے مراعات سے اختلاف

ڈاکٹر انصاری صاحب کا بیان

کولڈ اسٹریم کے قاتل عبدالرشید کو پھانسی

جوڈیشل کمشنر نے سشن کے فیصلہ کی توثیق کر دی

مخلوط تعلیم کا افسوسناک نتیجہ

حیدر آباد میں لڑکیوں کیلئے علیحدہ کالج

گاندھی جی کی خط و کتابت پر پابندیاں

حکام نے اپنی غلطی کا احساس کر لیا

صوبجات متحدہ میں کانگریسی تحریک پھر زندہ ہو گئی

سزا یابیوں کی مجموعی تعداد

بنگال کونسل میں انسداد دہشت انگیزی کا بل

مسودہ منتخبہ کمیٹی کے سپرد

حکومت کا فیصلہ منظور کرنا ہوگا

ہندوستانیوں کو مسترد کرنیکا کوئی حق نہیں ہے

قیدیوں سے ہوم ممبر کی ملاقات

جائز شکایات کو دور کرنے کا وعدہ

وزیر ہند اور حکومت برطانیہ میں اختلاف

لارڈ اروِن وزیر ہند بنائے جائینگے

ڈھاکہ میں ریوالور اور پستولوں کی ضبطی

ڈپٹی کمشنر سرحد کے نام سرخ خطوط

متشددانہ حکمت عملی کو ترک کرنیکا مطالبہ

کراچی کی درآمد اور برآمد میں خسارہ

ایک جہاز ۲۰۰ مسافروں کو لیکر ڈوب گیا

افغانستان میں کوئلہ، تیل اور سونے کی کانیں

ہوائی مواصلات کے سلسلہ کا قیام

کابل اور روس کے درمیان آمد و رفت

اسمبلی کے اجلاس میں تحریک التوا پیش ہوگی

پنڈت مالویہ سے ڈاکٹر کچلو کی ملاقات

ٹریون کورک کر کانگریسی بلیٹنوں کی تقسیم

رنگون ہائی کورٹ میں کانگریس بلیٹن کی تقسیم

سرینگر میں ایک اور بم پھٹ گیا!

کشمیر سے غلہ کی برآمد ممنوع قرار دیدی گئی

بنگال کونسل مجلس مالیات کی سفارشات کو رد کر دیا

غنڈہ افغانوں کیلئے عدالت خاص کا قیام

شملہ میں سکھ مسلم لیڈروں کی کانفرنس

عدالت پر قومی جھنڈا لہرا دیا گیا

سالارزئی کا نواب دیر پر حملہ

لشکر کا ایک آدمی ہلاک ایک زخمی

منچوریہ کے علاقہ میں قیامت صغریٰ

تیس ہزار انسان غرقاب ہو گئے

بلوائیوں کو سزائے موت دی جائیگی

جرمنی میں ایمرجنسی عدالتوں کا قیام

برطانوی وزیر مستعمرات کو قتل کرنے کی سعی

وزیر اعظم چین مستعفی ہو گئے

ڈاکٹر ٹیگور کے پوتے کا انتقال

باڑھ ضلع پٹنہ میں سیرۃ النبی کا عظیم الشان جلسہ

دارالاصلاح کی مصیبت

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رجسٹر کر دیا

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

نیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

مقویات سراج عالم

بالکل مفت طلب فرماویں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

لاکھوں روپیہ

ایس۔ ایل۔ سوداگ اینڈ برادرس ایجنسی اینڈ کمیشن گیکرز بٹ ہٹیاں اسٹریٹ لاہور

بک کلاتھ یعنی جلدوں کا کپڑا اے ابری

نیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی

The Fit-Coat Co. Ranchore Line Karachi

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام

حیرت انگیز طبی ایجاد

عرق حیات

جو تیسرے درجہ تک کے مریضوں کیلئے تجربہ شدہ مفید عرق ہے۔ جب گوشت گھل گیا ہو۔ بدن کی کھال خشک ہو کر ہڈیوں سے جا لگی ہو۔ دست آنے لگے ہوں۔ رطوبات خشک ہو گئی ہوں نا امیدی ہی نا امیدی نظر آتی ہو۔ اور اطباء جواب دے چکے ہوں۔ ڈاکٹر نا امید ہو گئے ہوں۔ ورثاء تیمار دار ہزار ہا روپیہ برباد کرنے کے بعد خدا سے دعا مانگنے کے سوا کچھ نہ کر سکتے ہوں

تو

عرق حیات

استعمال کرنا چاہئے نا امیدی خوشی سے اور مایوسی کامیابی سے بدل جائیگی اور صحت رفتہ انشاء اللہ مریض صحیح سلامت ہو جائیگا

آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

کہ جہاں کہیں کوئی دق کا مریض ہو اسکو عرق حیات کے استعمال کرنیکا مشورہ دیں آپ داخل ثواب ہوں گے۔ اگر آپ اس کار نیک میں حصہ لینا چاہیں تو آپ کے طلب کرنے پر اشتہارات مفت اپنے صرفہ سے ہم روانہ کرنے کو تیار ہیں۔ وہ اپنے شہر میں تقسیم کرکے داخل حسنات ہوں آپ کو معلوم ہے کہ لاکھوں جانیں صرف اس موذی مرض کی بدولت ضائع ہو رہی ہیں اس لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اس کی تشہیر میں جہاں تک زیادہ سے زیادہ ممکن ہو حصہ لے کر ملکی خدمت ادا کرے۔ یہ عرق حیات کبھی نہ خطا کرنے والی اور دنیا کی لاثانی اور قابل قدر و لائق تحسین مجرب ادویات سے ہے۔ آج تک ہزاروں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور بفضلہ اپنے محیر العقول فوائد کے باعث پبلک اور حکیموں سے سارٹیفکٹ حاصل کر چکا ہے۔ کوئی دوا سمجھ کر اسکو نظر انداز نہ کر دیجئے۔ ورنہ وقت نکلنے پر کف افسوس ملنا پڑیگا۔ قیمت فی تولہ (عہ) علاوہ محصول

نوٹ۔ ہمدم دوا خانہ رجسٹرڈ کی فہرست ادویہ مرکب جس میں سر سے پاؤں تک کے امراض کے علاج درج ہیں چھپکر شائع ہو گئی ہے ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے۔ تار کا کافی پتہ "ہمدم" دہلی

ملنے کا پتہ

منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۔ دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

عالیجناب حکیم محمد احمد خان صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند

عالیجناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالیجناب حکیم عبد الوہاب صاحب عرف نابینا صاحب دہلوی — خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

کے

خاص مجربات

اکسیر قلب: سو داوی دل و دماغ کے لئے عجیب و غریب ہے اختلاج قلب کے واسطے بہت زود اثر چیز ہے معدہ کے لئے خصوصا دستوں میں بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپے آٹھ آنہ (للعہ)

تریاق الرحم: سیلان الرحم کے لئے اس سے بہتر دوا نہ ہوگی۔ سیلان الرحم کیلئے یہ سفوف بہت زیادہ آزمایا جا چکا ہے اس کی دو چار خوراک سے ہی غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے کسی قسم کا نقصان نہیں کرتا ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت جس میں خوراک جو بہت کافی ہیں ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے مرکبات بہترین تیار ہوتے ہیں۔ فہرست مجربات طلب فرمانے پر روانہ ہو سکتی ہے۔

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت — سیر المتعلمین مجربات ڈاکٹری — مخزن مرکبات و معلم دوا سازی — مخزن الجواہر — ہیومن اناٹومی — تاریخ الاطباء — مخزن العلاج یا طب جیلانی

طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایجنٹس اور مشتہرین کو فوراً متوجہ ہونا چاہئے۔ منیجر روزانہ پارس لاہور

پنجاب کی مسلم اکثریت قدرتی او آئینی ہے

مسلم راجپوتان پنجاب کا برقیہ وائسرائے کے نام

آل انڈیا پیرا کی ٹورنمنٹ دہلی

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری

دہلی میں علماء اور طلباء کا جلسہ

ریاست گوالیار کی الور کے نقش قدم پر

قبور و مساجد کا انہدام اور تبلیغ پر پابندیاں

جب ماہواری ایام آتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

پیشوا کارسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

پارس روزانہ کر دیا گیا

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

بال جڑ سے کالا

محبوب عاشق کے قدموں میں

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

عجیب (۱۰۸۶)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ فساد ہضم گرانی شکم اور دوران سر کو آنا فانا روکتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے۔ سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اسکی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھیے۔

ترکیب استعمال درد شکم یا ہیضہ کیلئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں۔ قیمت فی شیشی عہ

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ...

ششماہی ...

سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ...

ششماہی ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ ( ) ...

ایک کالم ( ) ...

½ کالم ( ) ...

¼ کالم ( ) ...

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۲

معاصرین کے افکار و آراء

عارضی صلح کے بجائے دائمی صلح

اسلام کا نظام حکومت دنیا کیلئے رحمت ہے

فتنہ انگور

ڈاکٹر منجے کا مسلک

لباس تقویٰ

(مدینہ بجنور)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

فاروق اعظم کی حیثیت

اسلامی گورنر اور اُمراء

خضر علیہ السلام مل گئے

یعنی جس طرح ایک پریشان اور راہ گم کردہ انسان کے حق میں حضرت خضر علیہ السلام کا مل جانا مسرت اور شادمانی کا باعث ہوسکتا ہے بالکل اسی طرح رنجیدہ اور فکرمند انسان کے لئے ملّا رموزی کی ان کتابوں کا شائع ہوجانا مسرت بخش ہے۔

عورت ذات۔ تین روپے آٹھ آنہ | لاٹھی اور بھینس۔ ایک روپیہ چار آنہ

دیوان ملا رموزی۔ چار آنہ | سوانح عمری ملا رموزی۔ چار آنہ

ملنے کا پتہ

ملا رموزی بھوپال

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے، کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے تعمیل کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

حکیم سید کی اسرار الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی دادا جد کے اسرار مجرب نسخہ جن سے لاکھوں مریض فیض یاب ہوکر دعائیں دے چکے اور دے رہے ہیں۔

طلاء مسیحی۔ ہر قسم کی کمزوری خرابی عضو دور کرکے فربہی درازی و قوت و سختی مثل فولاد کر تا ہے ... قیمت فی شیشی پانچ روپیہ (عہ) محصول ...

سفوف شاہی۔ ... جریان رقت و کثرت احتلام و کمزوری باہ جملہ خرابی مادہ تولید کیلئے اکسیر ... قیمت ... محصول ...

مقوی حب عنبری۔ زائل شدہ قوت منٹوں میں فوراً بحال کرکے اس قدر تیزی قوت باہ میں کرتی ہے ... قیمت ... محصول ...

رعایت۔ مکمل کورس ... قیمت ... علاوہ محصول

طلاء ملذذ۔ ... قیمت ... محصول ...

حب ممسک طلائی۔ ... قیمت ... محصول ...

... فہرست مفت طلب فرمائیے۔

پتہ: مینیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

"تیج" دہلی کا شہرۂ آفاق

کرشن نمبر

جیسے ... پریس آف انڈیا کا سالانہ نمبر کہے جانے کا فخر حاصل ہے ... امسال بھی بھگوان کرشن کی جنم اشٹمی کے مقدس موقعہ پر ۲۸ اگست سنہ ۱۹۳۲ء کو اپنی روایتی شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا ... مگر اس مرتبہ اس نمبر میں جن خصوصیات کا اضافہ کیا گیا ہے ... بے حد دلچسپ ہونے کے ... نہایت مفید ثابت ہوں گی ... قیمت فی جلد چھ آنہ۔

مشتہرین کے لئے ترقی تجارت کا یہ ایک خاص موقعہ ہے۔ ایک مرتبہ اشتہار دیکر بڑے بڑے سال بھر تک فائدہ اٹھائیں۔ نرخ وغیرہ کا فوراً پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

بر ہما نند

مینیجر اخبار "تیج" دہلی

دوا وہ درد بول اٹھے کہ تاثیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

... ہر گھر بلکہ ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے کیونکہ اکسیر حیات ... ہر قسم کی بیماریوں کا حکمی اور فوری علاج ہے ...

... مفصل ترکیب استعمال دوا کے ساتھ جاتا ہے۔ قیمت ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

شرط۔ فائدہ نہ ہونے کی صورت میں حلفیہ بیان آنے پر قیمت واپس کردی جائے گی۔

ملنے کا پتہ

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ولایتی، امریکن، جاپانی کٹ پیس (ٹکڑے) ہائے پارچہ بزازی ... منگوائیے ...

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ

الیس رفیق بھائی جنرل سپلائرز حبیب سرکل بمبئی

کالونزنگ برقعہ

... ستورات کیلئے ... اکسیر ...

... قیمت ... محصولڈاک ...

منگوانے کا پتہ: دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی دینی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کی طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۲۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہورہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱؍ - تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۲؍ - تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۴؍ - تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸؍

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ: مینیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک غیرہ جلد چرمی نقرئی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا، کتابت صاف اور روشن ہے، اعراب زیر، زبر، پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائیٹل نگین اور جاذب نظر جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کے بلاک میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ہیں نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرمی نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہوجاتا ہے۔ ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حناشدہ بلا جلد ... قسم دوم حناشدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک۔ کپڑے کی جلد کا ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔ ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ ہجری

ریاست الور کے مظالم کی خونیں داستان
حقائق کو چھپانے کی ناکام کوشش

ہمیں افسوس ہے کہ ریاست الور میں مظلوم و بیکس مسلمانوں پر جو انسانیت سوز مظالم توڑے جا چکے ہیں ...

اعلان مکتبہ الحق

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص ...

شملہ کی ناکام گفتگو

فرقہ وارانہ اعلان اور اس پر اہم تبصرہ
الجمعیۃ ۱۷ اگست کو شائع ہوگا

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت برطانیہ کا اعلان ۱۷ اگست کو ہندوستان اور انگلستان میں ساتھ ساتھ شائع ہونے والا ہے ...

(ادارۂ الجمعیۃ)

مظلوم کی حمایت

توبہ کے بعد حق گو کی جسارت کا تازہ مظاہرہ
اوقات نماز پر لایعنی اعتراضات کا مسکت جواب

(از جناب محمد طٰہٰ صاحب متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

(بسلسلۂ اشاعت ۵ اگست ۱۹۳۲ء)

اوقات صلوٰۃ کے متعلق بعد کے مسلمانوں کا جو اختلاف رہا ہے اس پر "حق گو" صاحب کی تاریخی شہادتیں آپکو معلوم ہو چکی ہیں جن سے آپ کو "حق گو" صاحب کی جامعیت کا اندازہ ہوا ہوگا کہ وہ صرف تاویل قرآن اور حدیث و ضعف حدیث ہی میں درک نہیں رکھتے بلکہ سلف صالحین کے طرز تصنیف سے تاریخی معلومات جمع کرنے میں بھی کافی ملکہ رکھتے ہیں۔

رعیتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مفرط ثم قدم المدینۃ فخاطب الناس ثم قال ایھا الناس ثم قال ایھا الناس قد سنت لکم السنن و فرضت لکم الفرائض وترکتم علی الواضحۃ الا ان تضلوا بالناس یمینا وشمالا وضرب باحدی یدیہ علی الاخری ثم قال ایاکم ان تھلکوا عن آیۃ الرجم ان یقول قائل لا نجد ...

(باقی آئندہ)

جاپان سے ایک سہ ماہی رسالہ کا اجراء

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

دو روزانہ اخبار جو فروخت نہیں کیے جاتے
انگلستان کے چار خفیہ اخبارات کے حیرت انگیز حالات

لندن میں دو روزانہ اخبار ایسے شائع ہوتے ہیں جن کو کسی جگہ اور کسی حالت میں فروخت نہیں کیا جاتا ...

بحالی امن کیلئے گرجاؤں کے نام اپیل
روحانیت کا ستون سرکز تقلیل سے ہٹ چکا ہے

لنگوروں کے غار سے انسانی بچہ کی برآمد

دو ہزار برس کی پرانی روٹی

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حجاز کے متعدد مقامات میں لاسلکی مراکز کی تعمیر
سلسلہ مخابرات کا آغاز

حجاز میں عمرانی ترقی کا آغاز
حجازی مملکت کی مردم شماری

قدس میں اسلامی یونیورسٹی اور مؤتمر اسلامی
یہودیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مساعی کا حشر

فلسطین میں حکومت کی اسلام دشمنی
محکمۂ قضا کے ایک عہدہ کو توڑ دیا گیا

الجزائر کے ایک عرب کی حیرت انگیز ایجاد
ہوائی جہازوں میں آگ لگانے کی گیس

سکھوں کی طرف سے پنجاب میں مسلمانوں کے تفوق کو مٹانیکا عہد

۷ ار اگست کے فیصلہ میں کیا ہوگا؟

(از مولانا ظفر علی خان صاحب)

اسپین میں ملوکیت پرستوں نے ہتھیار ڈالدئے

باغیوں کا قلع قمع ۔ شہر پر سرکاری افواج کا قبضہ

باغی گولیوں کا نشانہ بنائے جائیں گے

میڈرڈ ۱۱ اگست ۔ ملوکیت پرستوں نے ہسپانیہ میں تخت کے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے جس اچانک اور حیرت انگیز طریقہ پر علم بغاوت کل بلند کیا تھا آج اسی طرح حیرت انگیز طریقہ پر ان کا علم بغاوت سرنگوں ہو گیا ۔ تمام باغی قوت ختم ہو گئی ۔ ...

حکومت نے میڈرڈ اور دیگر مقامات پر اپنی کاروائی شروع کر دی ہے ۔ فوجی حکام بغاوت کے اسباب کی تحقیق کر رہے ہیں ۔ ...

"خیر خواہان ہند" کو لبرلوں کا جواب

معتدلین اپنے استعفوں کو واپس نہیں لے سکتے

خط کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جائے

بمبئی کی عدالت پر کانگریسی جھنڈا لہرا دیا گیا

متعدد رضاکاروں کی گرفتاری

کانپور میں انقلابیوں کی گرفتاریاں

پولیس پر گولیوں کے متعدد فائر

ریوالوروں ، پستولوں اور بندوقوں کی برآمد

جمعیۃ اقوام کی پول کھل جائیگی

منچوریہ کے معاملہ میں نازک حالت

اسپین میں پھر انقلاب ہو رہا ہے

جمہوریت کے خلاف زبردست مظاہرہ

چلتی ٹرینوں کو روکنے کی سعی

اسٹیشنوں پر رضاکاروں کی گرفتاریاں

برطانی مال کے بائیکاٹ کی تلقین جرم نہیں ہے

عدالت عالیہ بمبئی کا فیصلہ

امریکہ اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدہ

اوٹاوہ کی اقتصادی کانفرنس

شاہی قیدیوں کو حکومت کا وظیفہ

دو نظر بندوں کو ایک ہزار روپیہ ماہوار

بنگال میں ۳۸ اخبارات کو تنبیہ

شملہ میں مسلم اور سکھ رہنماؤں کی کانفرنس

ڈاکٹر طوسچے کا حکومت کو مشورہ

مشاورتی کمیٹی کو قائم رکھو

سیاسی قیدیوں کو چرخہ کاتنے کی اجازت

۱۷ کروڑ روپیہ کا ہندوستانی سونا باہر جا چکا

ہنسراج عرف ائیرلیس کو دس سال کی سزا

الہ آباد میں ۳۳ رضاکاروں کو سزا

کھدر پر محصول چنگی معاف

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

جمعیۃ علماء کے تحقیقاتی وفد پر بزدلانہ حملہ

ممبر دار العلوم دیوبند کے بیانات کی تردید

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

اعلاء کلمۃ الحق کی دعوت

الور کے متعلق ہز ہائینس میر آف خیرپور کا بیان

مہاجرین کو الور واپس جانیکا مشورہ

"میں خود شکایات رفع کرانے کی کوشش کروں گا"

خیرپور ۱۲ اگست ۔ ہز ہائینس میر آف خیرپور نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت ایسوسی ایٹڈ پریس کو بذریعہ تار ارسال کیا ہے ۔

ضلع چمپارن میں سول نافرمانی کی ترقی

حکومت نے تین ہزار روپیہ جرمانہ کر دیا

سرکاری اور صلیب احمر کے مال پر چنگی

دہلی میونسپلٹی کے اجلاس میں اہم مسائل

شملہ میں سکھ مسلم گفت و شنید کا ناکام خاتمہ

سکھوں نے مسلم اکثریت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

بنارس میں کانگریسی لیڈروں کی دوسری کانفرنس

آئندہ طریق کار پر غور و خوض

"عبد الحق" جمعیۃ علماء کا رضاکار نہیں ہے

دہلی میں غیر ملکی کپڑوں پر پکٹنگ

فری پریس جرنل کی اپیل کا مسئلہ

ہائیکورٹ نے اپیل داخل کر لی

جمعیۃ علماء کے دو رضاکاروں کی رہائی

بمبئی کے فرقہ وارانہ فسادات کے مقدمات

عدالت سے ہندوؤں اور مسلمانوں کو سزائیں

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد

۱۹۳۱ء میں حیرت انگیز اضافہ

دہلی مارکٹ میں غلہ کا نرخ!

حضرت امیر الہند مولانا حسین احمد صاحب کا تار

"افسردہ ہو کر ہماری مجلس کو افسردہ نہ کرو"

مولانا کے مقدمہ کی پیشی

سردار پٹیل کی صاحبزادی گرفتار

ڈانڈی ڈے کے سلسلہ میں شراب پر پکٹنگ

جاپان ہندوستان کی روئی کا بائیکاٹ کریگا

جاپانی پارچہ پر مزید محصول عائد کرنیکا نتیجہ

شراب کی دوکان پر جمعیۃ علماء کے رضاکاروں کی پکٹنگ

چار رضاکاروں کی گرفتاری ، پولیس کا لاٹھی چارج

پنجاب میں اعتماد اور رواداری کی فضا

"الجمعیۃ" کی اشاعت میں ایک دن کی تاخیر

والیان ریاست وائسرائے سے ملاقات نہیں کریں گے

پانچ ماہ میں ڈیڑھ لاکھ کا جرمانہ

امیر الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری

دیوبند میں عظیم الشان جلسہ

دیوبند ۔ ۱۰ اگست ۱۹۳۲ء امیر الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری پر کل شب کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا حفظ الرحمن صاحب نے ایک زبردست تقریر فرمائی اور پھر ۹ بجے کو تقریباً ساڑھے نو بجے دار العلوم سے طلباء دار العلوم اور باشندگان شہر کا نہایت منظم جلوس ایک جلوس فلک بوس نعروں اور خوش الحان نظموں کے ساتھ زیر قیادت مولانا قاری محمد اسحاق صاحب و مولانا غلام سرور صاحب روانہ ہوا ۔ ... [illegible] ... جلسہ میں ایک تجویز پیش ہوئی جس پر طلبہ نے حضرت مدنی کے نقش قدم پر چلنے کا اقرار کیا ۔

سنا گیا ہے کہ جمیعۃ الطلبا جو حضرت مولانا انور شاہ صاحب مدظلہ العالی کے صاحبزادے حافظ ازہر صاحب کی زیر صدارت قائم ہے اور جو حضرت مولانا کی گرفتاری کے بعد مسلسل جلوس اور جلسہ کر رہی ہے ... [illegible]

طالب علموں کو مژدہ

منصور از دیوبند

آج بہت سے طالب علم ایسے ٹھکانے پھرتے ہیں جن کے پاس نہ کتابیں ہیں نہ کپڑے نہ کھانے کا سامان یہاں تک کہ ان کا کوئی سرپرست بھی نہیں ... [illegible] ... نام مع مفصل پتہ جلد بھیج دیں ۔

طلباء دیوبند کو چائے کی دعوت

دہلی ۔ آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء طلباء دیوبند کو طلبائے مدرسہ امینیہ نے چائے کی دعوت دی ارکان وفد مدرسہ میں تشریف لائے چائے سے فراغت کے بعد ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا عبد القدوس صاحب مدرس مدرسہ امینیہ منعقد ہوا اول مولانا اسرار الحق صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد جناب صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی ... [illegible] ... جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا ۔

جمیع طلبائے مدرسہ امینیہ دہلی

جمعیۃ الاصلاح ندوۃ العلماء کا اجلاس

الور کے متعلق قراردادوں کی منظوری

اساتذہ و طلباء دار العلوم ندوۃ العلماء کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت الاستاذ مولانا امیر حسن خان شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجویزیں ... [illegible]

جب ماہواری ایام آتے ہیں

... [illegible] ...

منیجر صاحبہ زنانہ دواخانہ دہلی

نیٹ بہار اپنی کا شر طبی علاج

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

... [illegible] ...

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

پنجاب کے طبیب اعظم

... [illegible] ...

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

بال جڑ سے کالا

... [illegible] ...

پیشوا کا رسول نمبر مفت

... [illegible] ...

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

... [illegible] ...

عجیب (۱۰۸۶)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے دفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ فساد ہضم گرانی شکم اور دوران سر کو آناً فاناً روکتی ہے ۔ تخمہ اور سیفہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے ۔ سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھیے ۔

ترکیب استعمال) درد شکم یا ہیضہ کے لیے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کیے جائیں ۔ قیمت فی شیشی ۸ء

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خان کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ لکھ کر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے ۔

المشتہر

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

... [illegible] ...

جریان

... [illegible] ...

تازہ سرٹیفکیٹ

... [illegible] ...

آؤ کی حقیقت با تصویر

... [illegible] ...

مسلمانان دہلی کی خدمت میں ایک اپیل

دہلی میں مسلم مسافر خانہ کی تعمیر

اس شہر دہلی کی شان و شوکت اور اس کی کشش اور دلربائی سے ہندوستان بلکہ بیرون ہندوستان میں کون ناواقف اور بے خبر ہے مگر افسوس ہے کہ یہاں مسلمانوں کیلئے کوئی مسافر خانہ نہیں ہے ۔ الحمد للہ کہ اس زمانے میں سب سے پہلے بنظر ہمدردی مسافران اسلامی جناب حافظ ولی اللہ صاحب و دیگر متولیان بڑی مسجد مشہور رنجیگل والی مسجد واقع باڑہ ہندو راؤ دہلی کے دل میں منجانب اللہ یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک وسیع مسافر خانہ ایسا بنایا جائے کہ جس میں ایسے مسافر براحت و آرام ایک وقت میں دو ڈھائی سو قیام کر سکیں مگر اس کے لئے ایک وسیع قطعہ اراضی کی تجویز میں نیز سامان تعمیر بہم پہنچانے کی فکر میں احباب اور مخلصین سے صلاح و مشورہ کرتے رہے بالآخر باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ

پشت مسجد موصوف پر جو اراضی بصورت باغیچہ موجود ہے اگرچہ زمین سرکاری چیف کمشنر صاحب دہلی اس کام کے لئے مرحمت فرماویں تو اس سے بہتر موقع دوسرا مسافر خانہ کے لئے حسب ذیل وجوہ کی بناء پر نہیں ہو سکتا ۔

وجہ اول ۔ یہ مسجد اسٹیشنوں کے وسط میں واقع ہے :۔ اسٹیشن دہلی اسٹیشن سبزی منڈی ۔ اسٹیشن کشن گنج ۔ اسٹیشن سرائے روہیلہ اسٹیشن پہاڑ گنج ۔ صدر بازار :۔

وجہ دوم :۔ یہ مسجد شاہی جرنیلی کے قریب واقع ہے جو لائے سینہ وغیرہ چلی گئی ہے اور اس کے قرب و جوار میں بازاروں اور بڑی بڑی شاندار عمارتوں کی وجہ سے خوب رونق ہے اور اس کے قریب ہی سرکاری ہسپتال بھی قائم ہے

وجہ سوم :۔ اس مسجد کے قرب و جوار میں ایسے باخبر مسلمان آباد ہیں جو یتامیٰ و مساکین و مسافرین کی خدمت گذاری کو ثواب اور دینی خدمات سمجھ کر بقدر توفیق یہ سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں مسافر خانہ بن جانے سے مسافروں کو اور راحتیں میسر آنی بھی ممکن ہیں ۔

... [illegible] ...

الداعیان الی الخیر

متولیان مسافر خانہ دہلی

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

... [illegible] ...

لکڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

... [illegible] ...

لکڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

... [illegible] ...

سعید برادرس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۵ دہلی

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچائیگی !

امراض معدہ کا موسم

آجکل معدہ اور پیٹ کے امراض کا موسم ہے ۔ ان سب سے خوفناک ہیضہ ہے لہٰذا

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

جو کہ معدہ کی کل امراض اور اس نامراد مرض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم کامیاب علاج ہے

متواتر استعمال کرتے رہیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے ۔ نمونہ کی شیشی ۸ / ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھ دیں ! مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگواویں ۔ کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات دیسی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردمان جس کو ضرورت ہو مفت بھیجے جاتے ہیں ۔

احتیاط نقلوں سے بچو ۔ کیونکہ سخت و دیر پا امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھاوینگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو ۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :۔ امرت دھارا نمبر ۲ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۔ امرت دھارا بھون ۔ امرت دھارا روڈ ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مقویات سرتاج عالم

... [illegible] ...

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... [illegible] ...

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند

... [illegible] ...

خاص مجربات

... [illegible] ...

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام

حیرت انگیز طبی ایجاد

عرق حیات

جو

تیسرے درجہ تک کے مریضوں کے لئے تجربہ شدہ مفید عرق ہے جب گوشت گھل گیا ہو بدن کی کھال خشک ہو کر ہڈیوں سے جا لگی ہو دست آنے لگے ہوں رطوبت خشک ہو گئی ہو ، مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہو اور اطباء جواب دے چکے ہوں ۔ ڈاکٹر ناامید ہو گئے ہوں ورثاء و تیمار دار ہزارہا روپیہ برباد کرنے کے بعد خدا سے دعا مانگنے کے سوا کچھ نہ کر سکتے ہوں ۔

تو

عرق حیات

استعمال کرنا چاہئے ناامیدی خوشی سے اور مایوسی کامیابی سے بدل جائے گی اور رفتہ رفتہ انشاء اللہ مریض صحیح و تندرست ہو جائے گا

آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

کہ جہاں کہیں کوئی دق کا مریض ہو اسکو اس عرق کے استعمال کرنے کا مشورہ دیں آپ داخل ثواب ہونگے اگر آپ اس کار نیک میں حصہ لینا چاہیں تو آپ کے طلب کرنے پر اشتہارات مفت اپنے صرفہ سے ہم روانہ کرنے کو تیار ہیں وہ اپنے شہر میں تقسیم کر کے داخل حسنات ہوں آپ کو معلوم ہے کہ لاکھوں جانیں صرف اس موذی مرض کی بدولت ضائع ہو رہی ہیں اس لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اس کی تشہیر میں جہاں تک زیادہ سے زیادہ ممکن ہو حصہ لے کر ملکی خدمت ادا کرے یہ عرق حیات کبھی نہ خطا کرنے والی اور دنیا کی لاثانی اور قابل قدر و لائق تحسین مجرب ادویات سے ہے آج تک ہزاروں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور بفضلہ اپنے محیر العقول فوائد کے باعث پبلک اور حکیموں سے سارٹیفکٹ حاصل کر چکا ہے ۔ کوئی معمولی دوا سمجھ کر اسکو نظرانداز نہ کر دیجئے ۔ بے وقت نکلنے پر کف افسوس ملنا پڑیگا قیمت فی بوتل (۶/) علاوہ محصول و پیکنگ

نوٹ :۔ ہمدم دواخانہ رجسٹرڈ کی فہرست ادویہ جس میں سر سے پاؤں تک کے امراض کے علاج درج ہیں چھپکر شائع ہو گئی ہے ایک کارڈ ڈالکر مفت طلب فرمالیجئے ۔ تار کا کافی پتہ "ہمدم" دہلی

ملنے کا پتہ

منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۸ دہلی

امیر الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری

دیوبند میں عظیم الشان جلسہ

دیوبند ۔ ۲۳ اگست ۔ امیر الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری پر کل شب کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا حفظ الرحمن صاحب نے ایک زبردست تقریر فرمائی اور آج ۲۴ اگست کو تقریباً ساڑھے نو بجے دارالعلوم سے طلباء دارالعلوم اور باشندگان شہر کا نہایت شاندار ایک جلوس نکلا جس میں نعروں اور جوش ایمان افروز نظموں کے ساتھ زیر قیادت مولانا قاری محمد اسحاق صاحب و مولانا غلام سرور صاحب روانہ ہوا۔ ... جلسہ میں ایک تجویز پاس ہوئی جس میں طلباء نے حضرت مولانا کے نقش قدم پر چلنے کا اقرار کیا۔

سنا گیا ہے کہ جمعیۃ الطلباء جو حضرت مولانا انور شاہ صاحب ... کے صاحبزادے حافظ ازہر صاحب کی زیر صدارت قائم ہے اور جو حضرت مولانا کی گرفتاری کے بعد مسلسل جلوس اور جلسہ کر رہی ہے ...

طالب علموں کو مژدہ

آج بہت سے طالب علم ایسے ملتے ہیں جن کے پاس نہ کتابیں ہیں نہ کپڑے نہ کھانے کا سامان ... ایسے طلبہ کے لئے مدرسہ ... نے خاص اہتمام کیا ہے ... اعلان کیا جاتا ہے ...

مسعود ... دیوبند

طلباء دیوبند کو چائے کی دعوت

دہلی ۔ آج بتاریخ ۲۰ اگست ۱۹۴۲ء طلباء دیوبند کے وفد کو طلباء مدرسہ امینیہ نے چائے کی دعوت دی ارکان وفد مدرسہ میں تشریف لائے چائے سے فراغت کے بعد ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا عبد القدوس صاحب مدرس مدرسہ امینیہ منعقد ہوا ... صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی ... اس کے بعد جناب صدر نے ارکان وفد کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

جمیع طلباء مدرسہ امینیہ دہلی

جمعیۃ الاصلاح ندوۃ العلماء کا اجلاس

امور کے متعلق قرار دادوں کی منظوری

اساتذہ و طلباء دارالعلوم ندوۃ العلماء کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت الاستاذ مولانا امیر احسن خاں شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجویز ...

جب ماہواری ایام آتے ہیں

... منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

پنجاب کے طبیب اعظم

... اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

بال جڑ سے کالا

پیشوا کارسول نمبر مفت

... منیجر ... پیشوا دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

پیٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز ... ایجاد کردہ روغن کرامات ...

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت

عجیب (۱۰۸۶)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو نقصانات پیدا ہو جاتی ہیں ان کے دفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ فساد ہضم گرانی شکم اور دوران سر کو آناً فاناً روکتی ہے۔ تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھئے۔

ترکیب استعمال: درد شکم یا ہیضہ کے لئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں۔ قیمت فی شیشی ۸ ؍

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

شربت اکسیر

... جریان ... تازہ سرٹیفکٹ ...

آٹو کی طبیعت با تصویر

مسلمانان دہلی کی خدمت میں ایک اپیل

دہلی میں مسلم مسافر خانہ کی تعمیر

اس شہر دہلی کی شان و شوکت اور اس کی کشش اور دلربائی سے ہندوستان بلکہ بیرون ہندوستان میں کون ناواقف اور بے خبر ہے مگر افسوس ہے کہ یہاں مسلمانوں کیلئے کوئی مسافر خانہ نہیں ہے۔ الحمد للہ کہ اس زمانے میں سب سے پہلے بنظر ہمدردی مسافران اسلامی جناب حافظ ولی اللہ صاحب و دیگر متولیان بڑی مسجد مشہور بہ جنگل والی مسجد واقع باڑہ ہندو راؤ دہلی کے دل میں منجانب اللہ یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک وسیع مسافر خانہ ایسا بنایا جائے کہ جس میں ایسے مسافر براحت و آرام ایک وقت میں وہاں سو قیام کر سکیں مگر اس کے لئے ایک وسیع قطعہ اراضی کی تجویز میں نیز سامان تعمیر بہم پہنچانے کی فکر میں احباب اور مخلصین سے صلاح و مشورہ کرتے رہے بالآخر باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ پشت مسجد موصوف پر جو اراضی بصورت باغیچہ موجود ہے اگر وہ زمین سرکاری چیف کمشنر صاحب دہلی اس کام کے لئے مرحمت فرما دیں تو اس سے بہتر موقع دوسرا مسافر خانہ کے لئے حسب ذیل وجوہ کی بناء پر نہیں ہو سکتا۔

وجہ اول ۔ یہ مسجد اسٹیشنوں کے وسط میں واقع ہے۔ اسٹیشن دہلی اسٹیشن سبزی منڈی۔ اسٹیشن کشن گنج۔ اسٹیشن سرائے روہیلہ اسٹیشن پہاڑ گنج۔ صدر بازار۔

وجہ دوم ۔ یہ مسجد شاہی جرنیلی کے قریب واقع ہے جو لائے سینہ وغیرہ چلی گئی ہے اور اس کے قرب و جوار میں بازاروں اور بڑی بڑی شاندار عمارتوں کی وجہ سے خوب رونق ہے اور اس کے قریب ہی سرکاری ہسپتال بھی قائم ہے

وجہ سوم ۔ اس مسجد کے قرب و جوار میں ایسے باخبر مسلمان آباد ہیں جو یتامی و مساکین و مسافرین کی خدمت گذاری کو ثواب اور دینی خدمات سمجھ کر بقدر توفیق یہ سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں مسافر خانہ بن جانے سے مسافروں کو اور راحتیں میسر آنی بھی ممکن ہیں۔

... جلد از جلد ...

والسلام

الداعیان الی الخیر

... مسافر خانہ دہلی

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

... لکڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں ... لکڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں ...

... سعید برادرس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۱۵ دہلی

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاویگی!

امراض معدہ کا موسم

آجکل معدہ اور پیٹ کے امراض کا موسم ہے۔ ان سب سے خوفناک ہیضہ ہے لہذا

امرت دھارا رجسٹرڈ

جو کہ معدہ کی کل امراض اور اس نامراد مرض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم کامیاب علاج ہے

متواتر استعمال کرتے رہیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے نمونہ کی شیشی ۸ ؍

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ... مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوا دیں ...

احتیاط ... صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ ۔ امرت دھارا نمبر ۱ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون ۔ امرت دھارا روڈ ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... منیجر گنگا پرشاد گپتا ... سٹورز ...

مقویات سرتاج عالم

... ویدشاستری ... جامنگر کاٹھیاواڑ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

... منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام

حیرت انگیز طبی ایجاد

عرق حیات

جو تیسرے درجہ تک کے مریضوں کے لئے تجربہ شدہ مفید عرق ہے جب گوشت گھل گیا ہو بدن کی کھال خشک ہو کر ہڈیوں سے جا لگی ہو دست آنے لگے ہوں رطوبت خشک ہو گئی ہو ، مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہو اور اطباء جواب دے چکے ہوں ۔ ڈاکٹر ناامید ہو گئے ہوں ورثاء و تیماردار ہزار ہا روپیہ برباد کرنے کے بعد خدا سے دعا مانگنے کے سوا کچھ نہ کر سکتے ہوں۔ تو

عرق حیات

استعمال کرنا چاہئے ناامیدی خوشی سے اور مایوسی کامیابی سے بدل جائے گی اور رفتہ رفتہ انشاء اللہ مریض صحیح و تندرست ہو جائے گا۔

آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

کہ جہاں کہیں کوئی دق کا مریض ہو اسکو اس عرق کے استعمال کرنے کا مشورہ دیں آپ داخل ثواب ہونگے اگر آپ اس کار نیک میں حصہ لینا چاہیں تو آپ کے طلب کرنے پر اشتہارات مفت اپنے صرفہ سے ہم روانہ کرنے کو تیار ہیں وہ اپنے شہر میں تقسیم کر کے داخل حسنات ہوں آپ کو معلوم ہے کہ لاکھوں جانیں صرف اس موذی مرض کی بدولت ضائع ہو رہی ہیں اس لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اس کی تشہیر میں جہاں تک زیادہ سے زیادہ ممکن ہو حصہ لے کر ملکی خدمت ادا کرے یہ عرق حیات کبھی نہ خطا کرنے والی اور دنیا کی لاثانی اور قابل قدر و لائق تحسین مجرب ادویات سے ہے آج تک ہزاروں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور بفضلہ اپنے محیر العقول فوائد کے باعث پبلک اور حکیموں سے سارٹیفکٹ حاصل کر چکا ہے۔ کوئی معمولی دوا سمجھ کر اسکو نظر انداز نہ کر دیجئے ورنہ وقت نکلنے پر کف افسوس ملنا پڑیگا قیمت فی بوتل (عہ) علاوہ محصول و پیکنگ

نوٹ:۔ ہمدم دواخانہ رجسٹرڈ کی فہرست ادویہ مرکبہ جس میں سر سے پاؤں تک کے امراض کے علاج درج ہیں چھپکر شائع ہو گئی ہے ایک کارڈ ڈالکر مفت طلب فرمالیجئے۔ تار کا کافی پتہ ”ہمدم“ دہلی

ملنے کا پتہ

منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۱ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

روزنہ — دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ — ششماہی — سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ — ششماہی
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم شنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۳

معاصرین کے افکار و آراء

شرعی سزائیں (سچ)

ماڈرن ریویو، کلکتہ کا مشہور انگریزی رسالہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور روشن خیال مہاسبھائی ہندو کی ایڈیٹری میں نکلتا ہے۔ اگست نمبر میں اس کے ایڈیٹوریل میں رائٹ آنریبل سید امیر علی کی ایک تحریر کا اقتباس درج ہے۔ سید امیر علی انگریزی فن قانون کے امام تھے۔ کلکتہ ہائیکورٹ میں اُس وقت جج ہوئے ... جب ہائیکورٹ کی ججی مسلمانوں کے لئے عنقا تھی۔ فیصلوں کی دھوم سارے ملک میں مچ گئی ...

بیزاری کا اظہار بھی فرماتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ مولانا کا "انتہا پسندی" اور ان کے "علم و فضل" میں کونسا ایسا تضاد ہے جس کی بنا پر قرآن حکیم حاجی صاحب کی طرح مولانا کو کشتنی اور گردن زدنی قرار دے سکتا ہے۔ ...

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

...

مسلمانان انوار اور سود و حج

دیوبند

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

فرات کے کنارے ہزبران اسلام اور ہاتھیوں کا معرکہ

صحابہ کرام نے ہاتھیوں سے اپنی ہڈیاں چور چور کرالیں!

سرزمین عراق پر مسلمانوں کی پہلی مہم

اسلام کی فتوحات کا سلسلہ تو بہت طویل ہے جن کی تفصیلات ان کالموں میں نہیں دی جاسکتیں۔ تاہم جستہ جستہ واقعات کے تذکار کا سلسلہ برابر جاری ہے ...

تجارت میں سلوک ...

"اسلام میں نقض عہد جائز نہیں"

عراق کی سرزمین پر علم اسلام

خضر علیہ السلام مل گئے

یعنی جس طرح ایک پریشان اور راہ گم کردہ انسان کے حق میں حضرت خضر علیہ السلام کا مل جانا مسرت اور شادمانی کا باعث ہوسکتا ہے بالکل اسی طرح رنجیدہ اور فکرمند انسان کے لئے ملا رموزی کی ان کتابوں کا شائع ہوجانا مسرت بخش ہے۔

گلابی اردو ... لاٹھی اور بھینس۔ ایک روپیہ چار آنہ
دیوان ملا رموزی ... چار آنہ — سوانح عمری ملا رموزی۔ چار آنہ

ملنے کا پتہ

ملا رموزی بھوپال

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg. Co. (India) P. Box 88 Karachi

طبیہ کالج علی گڈھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ... داخلہ کی تاریخ مقرر ہے ... پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

سکول فار انجنیئرز ... گورنمنٹ نے رجسٹر کردیا

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

خاموش تبلیغ

یہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانہ کے نہایت دلنشین اور عجیب پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر
تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر علاوہ محصولڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸

ابدی نجات آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کیلئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی: حیدر آباد دکن، اورنگ آباد، ... علی گڈھ، اٹاوہ، فرخ آباد، ... کانپور، ... آرہ ... بریلی ... فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نیرنگ

مصنفہ ایس۔ آر۔ کے صاحب

چند علمی ادبی مضامین اور ایک تاریخی ... کا مجموعہ

ایس آر کے صاحب سے ... دنیا خوب واقف ہے ... ادبی مضامین ... ہزاروں مرتبہ داد لے چکے ہیں۔

مکتبہ جامعہ قرول باغ دہلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مسلم مطالبات کی فہرست

جو سر آغا خاں کی صدارت میں مرتب کی گئی تھی

فرقہ وارانہ حقوق کے متعلق "مسلمانوں کے مطالبات"

آل انڈیا مسلم کانفرنس، آل انڈیا خلافت کانفرنس، اور آل انڈیا مسلم لیگ کی تجاویز اور اعلانات

"اگر یہ مطالبات پورے نہ کئے گئے تو کوئی دستور اساسی قابل قبول نہ ہوگا"

ان مطالبات میں سر مو فرق گوارا نہیں کیا جا سکتا

"پنجاب اور بنگال میں ۵۱ فی صدی نہیں بلکہ تناسب آبادی کے حساب سے اکثریت ملنی چاہیئے"

تحفظ حقوق مسلمین کے اجارہ دار ہونے کی حیثیت سے آل انڈیا مسلم کانفرنس اور اس کے ہم نواؤں نے آج تک مسلم مطالبات کے متعلق جو کچھ کہا ہے اس کی تفصیلات بہت زیادہ ہیں۔ ہم اس مختصر جگہ میں ان قراردادوں کو جو حکومت پرست مسلمانوں کے بڑے سے بڑے اجتماعات میں منظور کی گئی ہیں اور جن کی تائید میں فیروز خاں نون سے لے کر سر اقبال تک لیجوں کے اعلانات نکالتے رہے ہیں پیش کئے دیتے ہیں۔ اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پہلے ان قراردادوں کو پڑھ لیں، اس کے بعد اس اعلان کا مطالعہ کریں جو وزیر اعظم نے کیا ہے اور پھر ۲۰ اگست کا انتظار شروع کر دیں جبکہ ان بلند بانگ دعاوی کو عملی جامہ پہنانے کا وقت آئے گا۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس نے جو کیم جنوری ۱۹۲۹ء کو دہلی میں ہز ہائنس سر آغا خاں کی صدارت میں ...

تازہ ترین قرارداد

... سر محمد اقبال صدر۔ سید حبیب شاہ۔ مولانا غلام رسول مہر مدیر انقلاب اور سید ذاکر علی وغیرہم۔

(منظور کردہ بورڈ مسلم کانفرنس منعقدہ ۔ اگست ۱۹۳۲ء)

مسٹر جناح کے نکات چہاردہ گانہ

(۲) ہندوستان کے ہر صوبہ کو مساوی خود مختاری حاصل ہو۔

(۳) ملک کی تمام مجالس قانون ساز اور منتخبہ جماعتوں کی تاسیس از سر نو اس اصول کے مطابق کی جائے کہ ہر صوبہ میں اقلیت کی مؤثر اور کافی نمائندگی ہو اور کہیں کسی اقلیت کی اکثریت اقلیت یا مساویانہ حیثیت میں تبدیل نہ ہو جائے،

(۴) مرکزی مجالس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی کسی حالت میں ایک تہائی سے کم نہ ہو،

(۵) فرقہ وارانہ جماعتوں کی نمائندگی موجودہ طریقہ کے مطابق جداگانہ نیابت کے ذریعہ بدستور قائم رہے لیکن ہر ملت کے لئے ہر وقت یہ کھلا رہنا چاہیئے کہ وہ جس وقت چاہے جداگانہ انتخاب کو ترک کر کے مشترکہ اختیار کر لے،

(۶) اگر کسی زمانہ میں کسی صوبہ میں از سر نو حلقہائے انتخاب بنائے جائیں تو صوبجات بنگال پنجاب اور سرحد میں مسلمانوں کی اکثریت پر اس کا کوئی اثر نہ پڑے،

(۷) ہر ملت کی کامل مذہبی آزادی یعنی عقائد، عبادات، مراسم، تبلیغ، ادارت اور تعلیم کی آزادی حاصل ہو،

(۸) کسی مجلس قانون ساز یا انتخابی جماعت میں کوئی ایسا مسودۂ قانون، قرارداد یا تجویز یا اس کا کوئی حصہ منظور نہ کیا جائے۔ اگر کسی ملت کے تین چوتھائی نمائندوں نے یہ شکایت کی کہ اس سے ان کی قوم کو نقصان پہنچیگا یا اسی قسم کا کوئی اور طریقہ اختیار کیا جائے گا جس پر عمل کرنے میں کوئی دقت نہ ہو،

(۹) سندھ کو صوبہ بمبئی سے الگ کر دیا جائے،

(۱۰) صوبہ سرحد میں بھی اسی پیمانہ پر اصلاحات نافذ کی جائیں جس پیمانہ پر دیگر صوبوں میں نافذ ہوں،

(۱۱) دستور اساسی میں اس قسم کی کوئی تجویز ہونی چاہیئے جس کے مطابق سرکاری ملازمتوں میں اور مقامی اداروں میں مسلمانوں کو بھی قابلیت وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے کافی حصہ ملے،

(۱۲) دستور اساسی میں مسلمانوں کے مذہب، تمدن اور شریعت (پرسنل لاء) کے تحفظ کا خاص خیال ہونا چاہیئے، اور مسلمانوں کی تعلیم، زبان، مذہب، شریعت، خیراتی اداروں کے لئے سرکاری یا مقامی حکومت کی امداد میں کافی حصہ ہونا چاہیئے،

(۱۳) وزارتوں میں خواہ وہ صوبہ کی ہوں یا مرکزی، مسلمان وزراء ضرور رہیں اور کسی صورت میں ایک تہائی سے کم نہ ہوں،

(۱۴) مرکزی حکومت دستور اساسی میں بغیر ماتحت حکومتوں کی رضامندی کے کوئی ترمیم نہ کر سکے گی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی قرارداد

مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ کلکتہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۸ء کو مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی:-

(۱) سندھ کو احاطہ بمبئی سے الگ کر کے ایک مستقل صوبہ بنا دیا جائے۔

(۲) صوبہ سرحد و بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے برابر اصلاحات دی جائیں۔

(۳) بحالات موجودہ مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب ضروری ہے البتہ شرط اول و شرط دوئم کی تکمیل کے بعد وہ آبادی کی بنا پر نشستوں کی تخصیص کے ساتھ مخلوط انتخابات قبول کر لیں گے۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمایئے)

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی قرارداد

"مسلمان کسی نظام حکومت کو قبول نہیں کریں گے جب تک ان کے وہ حقوق و مفاد پوری طرح محفوظ نہ ہو جائیں۔ جن کی تفصیل اس قرارداد میں درج ہے جو گذشتہ یکم جنوری کو دہلی میں ہز ہائنس سر آغا خاں کے زیر صدارت آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس میں بالاتفاق منظور ہوئی تھی"۔

محرک مولانا محمد علی ۔ مؤید سر عبد القادر

(قرارداد منظور کردہ مجلس منتظمہ آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ لاہور بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۹ء)

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی قرارداد

یہ مجلس پھر یاد دلاتی ہے کہ یکم جنوری ۱۹۲۹ء اور ۱۵ اپریل ۱۹۳۱ء کی مسلم کانفرنسوں میں مسلمانوں نے کم سے کم جو مطالبات منظور کئے ہیں ان میں سر مو کمی نہیں ہو سکتی۔ اب پھر ان کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ جس دستور اساسی میں مسلمانوں کے ان مطالبات کو تسلیم نہیں کیا جائے گا وہ کسی صورت سے قابل قبول نہیں ہوگا۔

(قرارداد منظور کردہ مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ شملہ بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء بموجودگی سیٹھ عبد اللہ ہارون، ملک فیروز خان نون، سید شاہ مسعود، آنریبل حسن امام، آنریبل سید عبد الحفیظ، مولانا سید مرتضیٰ بہادر وغیرہ)

بنگال و پنجاب میں تناسب آبادی کے مطابق مطالبہ

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ مندوبین گول میز کانفرنس کی ان مبارک مساعی کی ستائش کرتی ہے جو انہوں نے دیگر مندوبین کے ساتھ مفاہمت کرنے اور اقلیتوں کے معاہدہ باہمی سمجھوتہ اور اشتراک عمل کرنے کے سلسلے میں کی ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ انہیں بنگال و پنجاب کی مجالس مقننہ میں مسلم نیابت کو ۵۱ فی صدی تک ہرگز کم کرنا نہیں چاہیئے تھا بلکہ ان صوبوں میں مسلم نیابت کو آبادی کے تناسب کے مطابق رکھنا چاہیئے تھا۔

(قرارداد منظور کردہ مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء بمقام دہلی)

پورے مطالبات تسلیم نہ کرنے پر دھمکی

چونکہ مسلمان گذشتہ دو گول میز کانفرنسوں کے نتائج سے نہایت غیر مطمئن ہیں۔ کیونکہ ان میں مسلمانوں کے وہ مطالبات منظور نہیں کئے گئے جو یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو مرتب کئے گئے تھے اور چونکہ کانفرنس کی علی العموم یہ رائے ہے کہ اس لے تعاون کی جو حکمت عملی اختیار کی تھی اس کے کوئی اطمینان بخش نتائج مترتب نہیں ہوئے۔

اس لئے کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ اب مسلمانوں کے لئے گول میز کانفرنس یا اس کی سب کمیٹیوں سے تعاون جاری رکھنا ممکن نہیں رہا۔ جو ایسی حالت میں دستور حکومت تیار کر رہی ہیں کہ کوئی ایسا فیصلہ صادر نہیں کیا گیا جس میں مسلمانوں کے پورے مطالبات تسلیم کر لئے گئے ہوں لیکن حکومت برطانیہ کے اس وعدے کے پیش نظر کہ وہ غیر ضروری تاخیر کے بغیر فرقہ وار مسئلہ کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کر دے گی۔ یہ کانفرنس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنا فیصلہ صادر کرے۔ تاکہ مسلمان جدید دستور حکومت میں اپنی پوزیشن کو واضح طور پر سمجھ سکیں۔

اگر اوائل جون ۱۹۳۲ء سے پہلے یہ فیصلے کا اعلان نہ کر دیا گیا تو کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ کا ایک اجلاس زیادہ سے زیادہ وسط جولائی کو منعقد کیا جائیگا تاکہ عملی تحریک کا پروگرام شروع کر دیا جائے۔

...

(قرارداد منظور کردہ اجلاس عام آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ لاہور بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء)

مولانا شوکت علی کی صدارت میں فیصلہ

(۱) یہ کانفرنس فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی کی اس سفارش کو تسلیم کرتے ہوئے کہ ہندوستان کا آئندہ نظام سلطنت جو خود مختار اجزائے نظامی سے مرتب ہو کر وفاقی ہو۔ اپنے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اس مطالبہ کا دوبارہ اعادہ کرتی ہے کہ سلطنت کے اجزائے نظام ترکیبی کو کامل اختیار ہونا چاہئے یعنی اختیارات باقیہ بھی ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۱ ہجری

برطانوی "ثالث" کا فیصلہ

کیا ملا عرض مدعا کر کے

بات بھی کھوئی التجا کر کے

فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق حکومت برطانیہ کے جس فیصلہ کا انتظار سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں نہایت بے چینی کے ساتھ کیا جا رہا تھا وہ شائع ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ وزیر اعظم کا وہ بیان بھی پریس کو دے دیا گیا جو انہوں نے ہندوستان کے ایک خیر خواہ کی حیثیت سے مذکورہ بالا فیصلہ کی اشاعت پر لندن سے جاری کیا ہے۔ حکومت برطانیہ کا یہ فیصلہ اور وزیر اعظم کا یہ بیان اس وقت ہمارے سامنے ہے اور ہم یہ اعتراف کرتے ہیں کہ اس کا ایک لفظ بھی ہماری توقعات کے خلاف نہیں۔

البتہ جن لوگوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ اپنے جائز اور منصفانہ حقوق کو تسلیم کرانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ دوسری قوموں کا اعتماد حاصل کرنے اور ان کے ساتھ متحد و متفق ...

...

کیا وہ مسلمان جنہوں نے اپنے مطالبات کی منظوری پر اپنے تعاون کا انحصار کیا تھا یہ گوارا کریں گے کہ اب اس صاف و صریح اعلان کے بعد بھی اسی طرح خاموش بیٹھے رہیں جس طرح کہ اب تک خاموش تھے۔ کیا اب بھی ان میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوگی؟

(بسلسلہ صفحہ ۲)

(۴) سندھ، بلوچستان اور صوبہ سرحد کی مسلم اکثریتیں ہندو اقلیتوں کو وہی مراعات دیں جو ہندو اکثریتیں دوسرے صوبوں میں مسلم اقلیتوں کو دیں۔

(۵) مرکزی مجلس وضع قوانین میں مسلمانوں کا تناسب ۳۳ فی صدی ہو۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے مطالبات

ہندوستان کی حقیقی ترقی کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ کوئی ایسا اصول طے کیا جائے جو ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں کو ایک مرکز پر لے آئے۔ اور آئندہ باہمی مفاہمت کا سنگ بنیاد قرار پا سکے۔ لہٰذا آل انڈیا خلافت کانفرنس قرار دیتی ہے۔

(۱) کہ تمام صوبوں میں ہر قوم کی نیابت حقیقی طور پر اس کی تناسب آبادی کے ...

جمعیۃ علمائے ہند کا فارمولا

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کے کلچر، زبان، رسم الخط، پیشہ، مذہبی تعلیم، مذہبی تبلیغ، مذہبی ادارے، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، عبادت گاہیں، اوقاف آزاد ہوں گے اور حکومت ان میں مداخلت نہ کرے گی۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لاء کی حفاظت کے لئے خاص دفعہ رکھی جائے گی جس میں تصریح ہوگی کہ مجلس مقننہ اور حکومت کی جانب سے اس میں مداخلت نہ کی جائے گی اور پرسنل لاء کی مثال کے طور پر چند مشہور ذیل میں درج کی جائیں گی۔ (مثلاً احکام نکاح، طلاق، رجعت، عدت، خیار بلوغ، تفریق زوجین، خلع، عنین و مفقود، نفقہ زوجیت، حضانت، ولایت، نکاح وصال، وصیت، وقف، وراثت، تکفین و تدفین، قربانی وغیرہ)

(۳) مسلمانوں کے ایسے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جن میں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائے گا اور ان کو اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔

(۴) صوبوں اور فیڈرل اسمبلی میں اقلیتوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کی حفاظت کے متعلق شکایات سننے اور فیصلہ کرنے کے لئے سپریم کورٹ قائم کیا جائے گا جو مختلف ملتوں کے ارکان پر مشتمل ہوگا۔ اس کے فیصلوں کی تنفیذ فیڈرل حکومت کرے گی۔

(۵) صوبہ سرحد اور بلوچستان اور ان صوبوں میں جو نئے قائم کئے جائیں طرز حکومت وہی ہوگا جو دیگر صوبوں میں قرار دیا جائے گا۔

(۶) سندھ کو علیحدہ مستقل صوبہ بنا دیا جائے گا اور اس کا نظم اس طرح قائم کیا جائے گا کہ اس کی آمدنی اس کے مصارف کو کافی ہو جائے۔

(۷) حق رائے دہی تمام بالغوں کو دیا جائے گا اور کسی صورت میں کوئی ایسا طریقہ قبول نہ کیا جائے گا جس سے کوئی ملت اپنے تناسب آبادی کے مطابق رائے دہندگی کے حق سے محروم رہ جائے۔

(۸) طریق انتخاب مخلوط ہوگا۔

(۹) پنجاب و بنگال میں کسی ملت کے لئے ریزرویشن نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی اقلیت ریزرویشن کے لئے اصرار کرے تو تمام ملتوں کی نشستیں تناسب آبادی کے اعتبار سے ریزرو کر دی جائیں گی۔ باقی صوبوں کی انتخابی مجالس اور فیڈرل اسمبلی میں اقلیتوں کی نشستیں تناسب آبادی کے مطابق ریزرو کر دی جائیں گی۔ اور مزید نشستوں کے لئے مقابلہ کرنے کا حق بھی حاصل ہوگا۔

(۱۰) طرز حکومت وفاقی ہوگا۔ تمام صوبے کامل خود مختار ہوں گے۔ فیڈرل اسمبلی کو صرف وہی اختیارات دئے جائیں گے جن کا تعلق تمام ہندوستان کے ساتھ یکساں ہوگا۔ غیر مفوضہ اختیارات صوبوں کو حاصل ہوں گے الا یہ کہ تمام صوبے بالاتفاق تسلیم کر لیں کہ غیر مفوضہ اختیارات فیڈرل اسمبلی کو دئے جائیں۔

(۱۱) ملازمتوں پر تقرر ایک غیر جانبدار پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کیا جائیگا جو لیاقت کا کم از کم معیار مقرر کر کے اس امر کا لحاظ رکھے گا کہ اس معیار کے ماتحت ہر ملت اپنے تناسب آبادی کے موافق حصہ پانے سے محروم نہ رہے نیز ماتحت ملازمتوں میں بھی کسی خاص فرقہ کی اجارہ داری نہ ہوگی۔ تمام فرقوں کو ان کا واجبی حصہ ملے گا۔

(۱۲) وفاقی اور صوبجاتی حکومتوں کی وزارتوں میں اقلیتوں کی نمائندگی باہمی تفاہم کے ذریعہ قائم کر دی جائے گی۔

(۱۳) دستور اساسی کی بنیادی دفعات میں کوئی تغیر، ترمیم، اضافہ اس وقت تک نہ ہو سکے گا جب تک تمام وفاقی اجزاء اسے منظور نہ کر لیں۔

(۱۴) یہ تمام دفعات ایک دوسرے کے ساتھ مرتبط ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک دفعہ بھی منظور نہ ہوئی تو تمام فارمولا کالعدم ہو جائے گا۔

حکومت برطانیہ کے فرقہ وارانہ فیصلہ پر وزیر اعظم کا بیان

ہندوستان کے ساتھ اپنی خیر خواہی کا اظہار

شملہ ۱۷ اگست۔ ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی کی تدوین کے سلسلہ میں بعض فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ کا متن ہندوستان پہنچ چکا ہے اور دونوں ممالک میں ساتھ ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس فیصلہ کی اشاعت پر وزیر اعظم نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

"صرف وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے بلکہ ہندوستان کے ایک خیر خواہ کی حیثیت میں جو گذشتہ دو سال سے اقلیتوں کے مسائل پر خاص توجہ اور دلچسپی کا اظہار کرتا رہا ہوں، یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس فیصلہ پر جو حکومت فرقہ وارانہ نیابت کے متعلق شائع کر رہی ہے اپنے مختصر خیالات بطور تشریح کے ظاہر کروں۔ ...

... تحفظات کی ضرورت رہا باقی رہ رہے۔ اس عرصہ میں بہر حال حکومت کو حقائق کا مقابلہ کرنا ہے اور وہ اس پر مجبور ہے کہ اس قسم کے غیر معمولی طریق نیابت کو جاری رکھے۔

اس فیصلہ کے دو پہلو ہیں جن کی طرف مجھے اشارہ کرنا ہے۔ ایک تو اچھوتوں کے متعلق ہے اور دوسرا عورتوں کی نیابت کے متعلق ہے۔ حکومت اس اسکیم کو ہرگز مبنی بر انصاف قرار نہیں دے سکے گی جو ان دونوں ضرورتوں کو پورا نہ کرتی ہو۔ ...

چلتی ٹرین میں مسلح ڈاکہ

ریوالور دکھا کر آٹھ ہزار روپیہ لوٹ لیا

ڈھاکہ ۱۵ اگست۔ آج صبح چلتی ہوئی ڈھاکہ ٹرین میں ایک اور مسلح ڈاکہ پڑا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پانچ مسلح آدمیوں نے ایک جو السے جو ان کا رفیق سفر تھا روپیہ کا مطالبہ کیا۔ جب اس نے دینے سے انکار کیا تو انہوں نے ریوالور دکھا کر ۸ ہزار روپیہ چھین لیا اور زنجیر کھینچ کر بھاگ گئے۔

حکومت برطانیہ کا فیصلہ اور مسلم مطالبات کا حشر

مسلمانوں کیلئے ڈھاک کے تین پات

پنجاب اور بنگال میں اکثریت نہیں دی گئی، سندھ کی علیحدگی کا اعلان نہیں کیا گیا

بلوچستان کو بدستور اصلاحات سے محروم رکھا گیا، مرکز میں ۱/۳ نمائندگی کا وعدہ نہیں کیا گیا

چودہ مطالبات میں سے دوسرے اہم ترین مطالبات کا ذکر ہی نہیں آیا

خوشامد پسند اور حکومت پرست مسلمانوں کو وزیر اعظم کی تنبیہ

ہم اس فیصلہ کے بعد تم سے کوئی بات کرنی نہیں چاہتے

اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ وہ اس امر کی غرض سے اگر کوئی معمولی تبدیلی کرنی چاہے تو کر دے بشرطیکہ اس کا اثر مختلف اقوام کے درمیان ضروری توازن پر نہ پڑے ...... کوئی سندھ پنجاب یا بنگال میں نہیں ہو سکے گی۔

دوسرا ایوان

۱۹ — دستوری مباحث میں ابھی تک دوسرے ایوان کے مسئلہ کو نسبتاً بہت کم زیر بحث لایا گیا ہے ...... کسی صوبہ میں دوسرے ایوان کے قیام یا اس کی ترکیب کے متعلق کسی اسکیم کی تیاری کا آخری فیصلہ ہونے سے قبل مزید غور و خوض کیا جائے۔ ملک معظم کی حکومت کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی صوبہ میں بالائی ایوان ہو تو اس کی ترکیب ایسی ہونی چاہئے کہ اس کا اثر ایوان زیریں میں مختلف قوموں کے مابین توازن پر نہ پڑے۔

مرکزی مجلس مقننہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں

۲۰ — ملک معظم کی حکومت بحالات موجودہ مرکزی مجلس مقننہ کی ترکیب اور تعداد اراکین کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتی کیونکہ اس معاملہ پر منجملہ دیگر مسائل کے ہندوستانی ریاستوں کی نیابت کا مسئلہ بھی شامل ہے جس پر ابھی بحث و تحقیق کی ضرورت باقی ہے۔ اس لئے جس وقت وہ مرکزی مجلس مقننہ کی ترکیب پر غور کریں گے اس وقت اس امر کا پوری طرح لحاظ رکھا جائے گا کہ تمام قوموں کو مناسب نیابت حاصل ہو۔

سندھ کی علیحدگی کا فیصلہ نہیں ہوا

۲۱ — ملک معظم کی حکومت یہ اصول تسلیم کر چکی ہے کہ اگر سندھ کا مالی بار برداشت کرسکنا قابل اطمینان طور پر معلوم ہو جائے تو اسے علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے ...... ملک معظم کی حکومت نے موجودہ مرحلہ پر یہ مناسب خیال کیا ہے کہ موجودہ صوبہ بمبئی کے متعلق اعداد و شمار دیئے جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ بمبئی اور سندھ کے علیحدہ علیحدہ صوبوں کے اعداد و شمار بھی شامل کر دیئے جائیں۔

بہار و اڑیسہ

۲۲ — بہار و اڑیسہ کے لئے جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں وہ موجودہ صوبہ سے متعلق ہیں۔ اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنانے کا مسئلہ ہنوز زیر تحقیقات ہے ......

برار کا مستقبل

۲۳ — پیراگراف ۲۴ میں صوبہ متوسط (بشمول برار) کے متعلق جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ برار کی آئندہ دستوری پوزیشن کے متعلق کوئی فیصلہ ہو چکا ہے۔

یونیورسٹی کی نشستوں کا طریق انتخاب

۱۷ — یونیورسٹی کی نشستوں کے لئے انتخاب کے طریقوں پر ابھی تک غور کیا جا رہا ہے۔

جدید حلقہ ہائے انتخاب کی تحدید

...... حکومت کا خیال ہے کہ یہ کام جلد سے جلد ہندوستان ہی میں کیا جائے۔ بعض صوبوں میں یہ ممکن ہے کہ انتخابی حلقوں کی دوبارہ تحدید کے وقت نشستوں کی تعداد میں معمولی سی زیادتی کرنے کے بعد سہولت پیدا ہو سکے۔ ملک معظم کی حکومت ......

فرقہ وارانہ نشستوں کی تقسیم

۲۴ — اس پیراگراف کا خلاصہ حسب ذیل نقشہ میں درج کر دیا گیا ہے۔

صوبہ	عام حلقہ (ہندو)	اچھوت	پسماندہ علاقے	سکھ	مسلمان	ہندوستانی عیسائی	اینگلو انڈین	یورپین	تجارت و صنعت	زمیندار	یونیورسٹی	مزدور	میزان	[illegible]
مدراس	۱۲۴ (۶ عورتیں)	۱۸	۱	۰	۲۹ (ایک عورت)	۹ (ایک عورت)	۲	۳	۶	۶	۱	[illegible]	۱۵[illegible]	۱۳۰۵
بمبئی (بشمول سندھ)	[illegible] (۵ عورتیں)	۱۰	۱	۰	۶۳ (ایک عورت)	۳	۲	۴	۸	۳	۱	۸	۲۰۰	۳۱۰۵
بنگال	۸۰ (۲ عورتیں)	۰	۰	۰	۱۱۹ (۲ عورتیں)	۲	۴ (ایک عورت)	۱۱	۱۹	۵	۲	۸	۲۵۰	۴۶۰۶
صوبہ متحدہ	۱۳۲ (۴ عورتیں)	۱۲	۰	۰	۶۶ (۲ عورتیں)	۲	۱	۲	۳	۶	۱	۳	۲۲۸	[illegible]
پنجاب	۴۳ (ایک عورت)	۰	۰	۳۲ (ایک عورت)	۸۶ (دو عورتیں)	۲	۱	۱	۱	۵	۱	۳	۱۷۵	[illegible]
بہار و اڑیسہ	۹۹ (۳ عورتیں)	۷	۸	۰	۴۲ (ایک عورت)	۲	۱	۲	۴	۵	۱	۴	۱۷۵	[illegible]
صوبہ متوسط (بشمول برار)	۸۷ (۳ عورتیں)	۱۰	۱	۰	۱۴	۰	۱	۱	۲	۳	۱	۲	۱۱۲	۱۱۰۵
آسام	۴۴ (ایک عورت)	۴	۹	۰	۳۴	۱	۰	۱	۱۱	۰	۰	۴	۱۰۸	۳۱۰۵
صوبہ سرحد	۹	۰	۰	۳	۳۶	۰	۰	۰	۰	۲	۰	۰	۵۰	[illegible]
بمبئی (باستثنائے سندھ)	۱۰۹ (۵ عورتیں)	۱۰	۱	۰	۳۰ (ایک عورت)	۳	۲	۳	۷	۲	۱	۷	۱۷۵	۱۷۰۱
سندھ (بمبئی سے جدا)	۱۹	۰	۰	۰	۳۴ (ایک عورت)	۰	۰	۲	۲	۲	۰	۱	۶۰	۵۶۰۷

(۱) عورتوں کی نیابت ان اعداد سے ظاہر کی گئی ہے جو قوسین میں ہیں (یہ تعداد فرقہ وارانہ نیابت کی مجموعی تعداد کے اندر شامل ہے اس سے باہر نہیں ہے)

(۲) تجارت، صنعت و حرفت، کان کنی اور کاشتکاری کے متعلق جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ان کو منتخب کرنے کے لئے جن جماعتوں کو اختیار دیا جائے گا ان کی ترتیب میں اگرچہ اکثر یا تو یورپینوں کا غلبہ ہوگا یا ہندوستانیوں کا، مگر دستوری حیثیت سے یہ ترکیب متعین نہیں ہوئی اس لئے ہر صوبہ کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں کس قدر یورپین اور کس قدر ہندوستانی آئیں گے لیکن امید کی جاتی ہے کہ ان مخصوص نشستوں میں ہندوستانیوں اور یورپینوں کی تعداد تقریباً حسب ذیل ہوگی۔

مدراس: ۴ یورپین، ۲ ہندوستانی — بمبئی (بشمول سندھ): ۵ یورپین، ۳ ہندوستانی — بنگال: ۱۴ یورپین، ۵ ہندوستانی ......

ہندوستانی عیسائیوں کے جداگانہ حلقے

۱۰ — ہندوستانی عیسائیوں کے لئے جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ان کو پر کرنے کی غرض سے جداگانہ انتخاب ہوگا۔ یہ امر تقریباً یقینی ہے کہ سوائے مدراس کے اور دوسرے صوبوں میں ہندوستانی عیسائیوں کے لئے ایسے مخصوص حلقہ ہائے انتخاب متعین کرنے میں عملی دشواریاں پیش آئیں گی جو تمام صوبہ پر محیط ہوں اور اس لئے ایک یا دو منتخب علاقوں میں ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص حلقے بنائے جائیں گے۔ اور ان حلقوں کے رائے دہندے عام حلقوں میں ووٹ نہیں دیں گے۔ ان علاقوں کے باہر جو ہندوستانی عیسائی رائے دہندے ہوں گے وہ عام حلقوں میں ووٹ دیں گے۔ بہار و اڑیسہ میں مخصوص انتظامات کی ضرورت لاحق ہو سکتی ہے کیونکہ وہاں ہندوستانی عیسائیوں کا فرقہ قدیم باشندوں پر مشتمل ہے۔

اینگلو انڈین حلقے اور طریق رائے دہی

۱۱ — اینگلو انڈینوں کو جو نشستیں دی گئی ہیں وہ جداگانہ انتخاب کے ذریعے پر کی جائیں گی۔ ارادہ یہ ہے کہ اینگلو انڈین حلقے تمام صوبوں پر محیط ہوں بشرطیکہ تحقیقات کے بعد اس میں دشواریاں پیش نہ آئیں اور اینگلو انڈینوں کے لئے بذریعہ ڈاک ووٹ ڈالنے کا اختیار بھی محفوظ رہے مگر ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔

پسماندہ علاقوں کا عارضی فیصلہ

۱۲ — پسماندہ علاقوں کے لئے طریق انتخاب کا مسئلہ ابھی تک زیر تحقیقات ہے ...... جب تک ان علاقوں کی دستوری حیثیت کے متعلق آخری فیصلہ نہ ہو جائے اس وقت تک ان کے متعلق فیصلہ عارضی ہی ہے۔

عورتوں کی مخصوص نشستیں

۱۳ — ملک معظم کی حکومت جدید مجالس مقننہ میں عورتوں کے لئے نشستوں کی کم سے کم ایک قلیل تعداد مخصوص کر دینے کو بہت اہمیت دیتی ہے ......

مسلم کانفرنسیوں کی چالاکی کا راز فاش ہو گیا

مولانا حسرت موہانی کا رکنیت سے انکار

نواب دیر اور سالارزئی میں صلح کے آثار

صوبہ سرحد میں امن و امان کی فضا

کشمیر کے پہاڑ پر دو فوجی افسروں کی ہلاکت

دو بچے بھی ہلاک ہو گئے

سرینگر ۱۵ راگست۔ کشمیر کے پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دو فوجی افسر ہلاک ہو گئے ان میں سے ایک تو لفٹنٹ ...... دوسرے لفٹنٹ برن اسسٹنٹ ...... تھے اس واقعہ ہائلہ کی خبر سب سے پہلے مسٹر برن نے اس کیمپ سے بھیجی جو اس مقام سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے ......

ناگپور کے مقدمہ سازش کی سماعت

گورنر سی پی کو قتل کرنے کی سازش

ناگپور ۱۵ راگست۔ مقدمہ سازش ناگپور کی سماعت کے دوران میں ......

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

ایک دلچسپ مکالمہ

(از نامہ نگار)

......

ایک مکان کے اندر بم پھٹ گیا

تختہ پاش پاش ہو گیا

لاہور پولیس کی تگ و دو

لاہور ۱۵ راگست۔ کل ساڑھے دس بجے شب کوچہ شاہیاں علاقہ ...... کے مکان کی ...... ایک بم پھٹنے کا دھماکہ ہوا ......

افغانستان کیلئے مسلم یونیورسٹی کا تاریخی وفد

حکومت کی طرف سے افغانستان جانے کی ممانعت

پنجاب میں اسپیشل آرڈیننس کا نفاذ

سکھوں اور مسلمانوں کے تصادم کا خطرہ

اچھوتوں کو مندروں کی سڑک پر چلنے کی ممانعت

مجسٹریٹ پالگھاٹ کا حکم

سانپ کے خوف سے یکصد اشخاص غرقاب

دریا میں کشتی پلٹ گئی

ایک بیمار سفر کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا

بم کوئٹہ میں چھپا دیا گیا

نا انصافی انگریز کرے اور سر جیسٹوک پسین بچائے

فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ اپنی قوت سے ہوگا

مولانا مفتی محمد نعیم ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

جناب مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق سرکاری فیصلہ سے جو صورت حال پیدا ہوگی اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے مولانا فرماتے ہیں: ......

دار الحکومت

ڈاکٹر کچلو کو دہلی سے اخراج کا حکم

۲۴ گھنٹہ میں دہلی سے نکل جاؤ

جمعیۃ علماء اور الور کے مہاجرین کی خدمات

رحمت الٰہی صاحب کا مکتوب ایڈیٹر الامان کے نام

دہلی مسلم ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

الور کے مہاجرین کی امداد کیلئے امام صاحب کی ایک تجویز

آہ حافظ محمد ابراہیم صاحب!

آسام میں خوفناک زلزلہ

متعدد اشخاص ہلاک بہت سی عمارات تباہ

اعلان تعطیل

الجمعیۃ دہلی ۴

حکومت برطانیہ کا فیصلہ اور مسلم مطالبات کا حشر

مسلمانوں کیلئے ڈھاک کے تین پات

پنجاب اور بنگال میں اکثریت نہیں دی گئی، سندھ کی علیحدگی کا اعلان نہیں کیا گیا

بلوچستان کو بدستور اصلاحات سے محروم رکھا گیا، مرکز میں ⅓ نمائندگی کا وعدہ نہیں کیا گیا

چودہ مطالبات میں سے دوسرے اہم ترین مطالبات کا ذکر ہی نہیں آیا

خوشامد پسند اور حکومت پرست مسلمانوں کو وزیر اعظم کی تنبیہ

ہم اس فیصلہ کے بعد تم سے کوئی بات کرنی نہیں چاہتے

شملہ ۱۶ اگست۔ گول میز کانفرنس کے اختتام پر یکم دسمبر ۱۹۳۱ء کو وزیر اعظم نے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے جو بیان دیا تھا اور جس کی توثیق بعد میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں کردی گئی تھی، اس میں بیان بصاف طور پر یہ ظاہر کیا گیا تھا ...

حکومت کا یقین

صرف صوبوں میں نیابت کا فیصلہ

حکومت سے گفت و شنید کا دروازہ بند

نشستوں کی تقسیم

جداگانہ انتخاب

مرہٹوں کی نیابت

اچھوتوں کی جداگانہ نیابت

مزدوروں کا حلقہ ہائے انتخاب

تجارت اور صنعت و حرفت

زمینداروں کی نشستیں

یونیورسٹی کی نشستوں کا طریق انتخاب

جدید حلقہ ہائے انتخاب کی تحدید

ہندوستانی عیسائیوں کے جداگانہ حلقے

اینگلو انڈین حلقے اور طریق رائے دہی

پسماندہ علاقوں کا خاص فیصلہ

عورتوں کی مخصوص نشستیں

دوسرا ایوان

سندھ کی علیحدگی کا فیصلہ نہیں ہوا

بلوچستان

برار کا مستقبل

فرقہ وارانہ نشستوں کی تقسیم

(۳) بمبئی کی عام نشستوں میں سات نشستیں مرہٹوں کے لئے مخصوص ہیں۔

(۴) بنگال میں اچھوتوں کی نشستیں ابھی متعین نہیں کی گئی ہیں لیکن یہ نشستیں کم سے کم ۱۰ ہونگی اور انہیں عام نشستوں کی مجموعی تعداد میں سے منہا کردیا جائیگا۔

(۵) پنجاب میں زمینداروں کی جو نشستیں مقرر ہیں ان میں سے ایک تو تمانداروں کے لئے ہوگی۔ چار نشستوں کو مخصوص حلقوں سے مخلوط انتخاب کے ذریعہ پر کیا جائے گا۔ غالب گمان یہ ہے کہ رائے دہندوں کی تقسیم کے باعث زمینداروں میں سے ایک ہندو، ایک سکھ اور دو مسلمان منتخب ہوں گے۔

(۶) آسام کی عام نشستوں میں جو ایک نشست عورت کو دی گئی ہے وہ شلانگ کے غیر فرقہ وارانہ حلقہ سے پُر کی جائے گی۔

مسلم کانفرنسیوں کی چالاکی کا راز فاش ہوگیا

مولانا حسرت موہانی کا رکنیت سے انکار

سب کمیٹی میں کوئی مفید کام نہیں ہو سکتا

کانپور ۱۵ اگست۔ گذشتہ دنوں دہلی میں حکیم جمیل خاں صاحب کے دولت کدہ پر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس میں مولانا حسرت موہانی صاحب نے شرکت نہیں فرمائی تاہم بعض اخبارات میں مولانا کی شرکت کی غلط خبر شائع کردی گئی اور ہندوستان ٹائمز نے بھی اس بے بنیاد خبر کو شائع کردیا۔ حالانکہ مولانا قطعاً اس جلسہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

مسلم کانفرنس کی اس مجلس عاملہ میں نہایت چالاکی سے مولانا حسرت موہانی اور مولانا حسن ریاض صاحب کا نام سب کمیٹی کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ اس کے متعلق ان دونوں حضرات نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

اخبارات سے معلوم ہوا کہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ہمارا نام سب کمیٹی کے لئے منتخب کرلیا ہے تاکہ ہم سب ملکر براہ راست کارروائی ... کہ ہم اس کمیٹی میں شامل ہوکر کوئی مفید کام نہیں کرسکتے اس لئے ہم اپنے اس تقرر سے انکار کرتے ہیں۔

نواب دیر اور سالارزئی میں صلح کے آثار

صوبہ سرحد میں امن و امان کی فضاء

پشاور ۱۵ اگست۔ نواب دیر کے بھائی عالم زیب خاں ایک چھوٹے سالارزئی لشکر کے ... نواب دیر کا لشکر ... کے مقام میں جمع ہو رہا ہے ... نواب دیر نے سپاہان کیلی میں ایک مینار تعمیر کرنے کا ارادہ کیا ہے ... مینار تعمیر کیا جانے والا ہے وہ باجوڑ کا ایک تجارتی مرکز ہے۔

دارالحکومت

ڈاکٹر کچلو کو دہلی سے اخراج کا حکم

۲۴ گھنٹہ میں دہلی سے نکل جاؤ

دہلی ۱۵ اگست۔ پرسوں ڈاکٹر کچلو قائم مقام صدر انڈین نیشنل کانگریس اور آپ کے سکرٹری مسٹر محمد صدیق کو خاص اختیارات کے آرڈیننس کے ماتحت ۲۴ گھنٹہ کے اندر دہلی سے باہر چلے جانے کا نوٹس موصول ہوا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر کچلو چند روز پیشتر بنارس گئے تھے جہاں آپ نے کانگریس کے پروگرام کے متعلق پنڈت مدن موہن مالویہ سے مشورہ کیا تھا جس روز آپ کو نوٹس موصول ہوا ہے اسی روز آپ واپس ہوئے تھے۔

جمعیۃ علماء اور الور کے مہاجرین کی خدمات

رحمت الٰہی صاحب کا مکتوب ایڈیٹر الامان کے نام

مکرمی ایڈیٹر صاحب الامان۔ اخبار دہلی

السلام علیکم۔ آپ کے اخبار مورخہ ۱۴ اگست میں الور کے مہاجرین کی دعوت ... جمعیۃ علماء کے بجائے میری طرف منسوب کیا گیا ہے ...

رحمت الٰہی

۱۵ اگست ۳۲ء احاطہ کالے صاحب۔ دہلی

دہلی مسلم ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

الور کے مہاجرین کی مدد کیلئے امام صاحب کی ایک تجویز

"مہاجرین خود نہیں آئے بلکہ ان کو ورغلایا گیا ہے"

دہلی ۱۴ اگست۔ آج دہلی مسلم ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس زیر صدارت ...

حاجی رشید احمد صاحب نے کہا کہ یہ تجویز آئین کے خلاف ہے کیونکہ ایسوسی ایشن کے دستور ... خاں صاحب محمد صدیق ملتانی نے اصل تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ ایسوسی ایشن خود کو تباہ کردے اور ایک تاجرانہ ایجنسی میں مدغم ہو جائے۔

حافظ عبدالعزیز صاحب نے تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ الور کے مسلمانوں کو ... پروپیگنڈہ کرنے والوں نے گمراہ کیا ہے ... اس بحث و تمحیص کے بعد اجلاس نے تمام سوالات کو ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کے سپرد کردیا۔

آہ حافظ محمد ابراہیم صاحب!

ہندوستان کے مسلمانوں میں عموماً اور مسلمانان دہلی میں خصوصاً یہ خبر نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب دہلوی آج (۱۶ اگست) کو ۹ بجے بعارضہ نمونیہ رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم دہلی کے ایک زبردست عالم جمیعۃ علماء ہند کے مخلص کارکن اور مجلس احرار اسلام دہلی کے سابق سکرٹری تھے۔ آپ ایک علمی نوجوان تھے عمر غالباً ۲۶، ۲۷ سال ہوگی۔ مرحوم نے دو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں ...

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے اعزہ و اقرباء کے قلب حزیں میں صبر جمیل کا القاء فرمائے۔

آسام میں خوفناک زلزلہ

متعدد اشخاص ہلاک بہت سی عمارات تباہ

ڈبروگڑھ (آسام) ۱۵ اگست۔ کل صبح کو دس بجکر تین منٹ پر ایک زبردست زلزلہ آیا ... تمام ضلع میں سخت نقصان ہوا ہے ... بہت سے اشخاص بے ہوش ہوگئے ... کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہ زلزلہ سخت تباہ کن تھا جس جگہ زلزلہ آیا ہے وہ کلکتہ سے چار سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

کشمیر کے پہاڑ پر دو فوجی افسروں کی ہلاکت

دو بچے بھی ہلاک ہوگئے

سرینگر ۱۴ اگست۔ کشمیر کے پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دو فوجی افسر ہلاک ہوگئے ان میں سے ایک تو لفٹنٹ سٹوڈلی بریگیڈ تھے اور دوسرے لفٹنٹ برن اسسٹنٹ گیریسن میرٹھ تھے۔ اس واقعہ ہائلہ کی خبر سب سے پہلے مسٹر برن نے اس کیمپ سے بھیجی ...

ناگپور کے مقدمہ سازش کی سماعت

گورنر سی پی کو قتل کرنیکی سازش

ناگپور ۱۵ اگست۔ مقدمہ سازش ناگپور کی سماعت کے دوران میں اقبالی ملزم ... نے بیان دیا ہے کہ کس طرح ... اسٹیشن سے ریوالور کا فیصلہ کیا گیا۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ایک دلچسپ مکالمہ

(از نامہ نگار)

ایک مکان کے اندر بم پھٹ گیا

تختہ پاش پاش ہوگیا

لاہور پولیس کی تگ و دو

لاہور ۱۴ اگست۔ کل ساڑھے دس بجے شب کوچہ شاہیاں علاقہ ... میں ... کے مکان کی بالائی چھت پر بم پھٹا ...

افغانستان کیلئے مسلم یونیورسٹی کا تاریخی وفد

حکومت کی طرف سے افغانستان جانیکی ممانعت

پنجاب میں اسپیشل آرڈیننس کا نفاذ

سکھوں اور مسلمانوں کے تصادم کا خطرہ

اچھوتوں کو مندروں کی سڑک پر چلنے کی ممانعت

مجسٹریٹ پالگھاٹ کا حکم

سانپ کے خوف سے یکصد اشخاص غرقاب

دریا میں کشتی پلٹ گئی

بمبئی ۱۵ اگست۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار کوہاپور سے اطلاع دیتا ہے کہ دریا میں ایک کشتی پلٹ گئی جس کی وجہ سے تقریباً ایک سو اشخاص غرقاب ہوگئے۔ یہ حادثہ کوہاپور سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ... دریا کو عبور کرتے ہوئے واقع ہوا ... ایک سانپ لٹکا ہوا تھا ... فوراً تمام کشتی میں کھلبلی مچ گئی ... کشتی پلٹ گئی صرف آٹھ ملاح اور چند آدمی جو تیرنا جانتے تھے بچ کر کنارے پر پہونچے۔

ایک بمباز سفر کرتے ہوئے گرفتار کرلیا گیا

بم کو لٹیا میں چھپا دیا گیا

نا انصافی انگریز کرے اور سرچیٹوڈ آسمین کی بجائے

فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ اپنی قوت سے ہوگا

مولانا مفتی محمد نعیم ڈکٹیٹر مفتم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

جناب مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق سرکاری فیصلہ سے جو صورت حال پیدا ہوگی اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے مولانا فرماتے ہیں:

"جن لوگوں نے اپنی قسمت کا فیصلہ برطانیہ کے سپرد کردیا ہے اور وہ اب تک منتظر تھے کہ ان کی منہ مانگی مراد دیدی جائے گی ..."

اعلان تعطیل

چونکہ دہلی کی ایک مقامی تقریب "سترھویں شریف" کی وجہ سے "جید برقی پریس" جہاں اخبار "الجمعیۃ" چھپوایا جاتا ہے بند رہے گا اس لئے ۱۸ اگست کا اخبار طبع نہ ہوسکے گا۔ امید ہے کہ معاونین "الجمعیۃ" اور ایجنٹ صاحبان اس جبری تعطیل کے لئے ہمیں معذور سمجھیں گے۔ اور ۱۹ اگست کے پرچہ کا انتظار فرمائیں گے۔

مہتمم الجمعیۃ

خانم پور کے متعلق جمعیۃ علماء کا تحقیقاتی وفد

اور اس پر بزدلانہ حملہ

دنیا میں پیدل سفر کرنے والا اسلامی گروپ

جنرل سکرٹری مسلم سوسائٹی (انبالہ)

دنیا میں سب سے پہلا پیدل سفر کرنے والا "اسلامی گروپ" جو تمام دنیا کی سیر و سیاحت اور اشاعت اسلام کی غرض سے تیار ہوا تھا، ۹ اگست کو شملہ سے روانہ ہو گیا۔

طلباء دارالعلوم دیوبند کا جلسہ

شیخ رشید احمد صاحب کے بیان پر اظہار ملامت

تجویز: طلبائے دارالعلوم کا یہ جلسہ شیخ رشید احمد صاحب کے بیان کو خلاف واقعہ اور دارالعلوم کے لئے سخت ترین توہین تصور کرتے ہوئے ان کو کذب بیانی پر اظہار نفرت و ملامت کرتا ہے۔

جشن ولادت باسعادت حضور اکرم

اظہار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

جب ماہواری ایام آتے ہیں

تو عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آج کل ہندوستان میں اسی فی صدی عورتیں ماہواری ایام کی بے قاعدگیوں اور دوسری تکلیفوں میں مبتلا ہوتی ہیں ...

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

کو خط لکھ کر ایک شیشی کورس کی منگالی جائے

بال جڑ سے کالا

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر

سچے موتی کی سی آب

سراج منجن ...

آبنوسی خضاب ...

سرمہ نور عالم ...

ضروری ...

منیجر سراج کمپنی قریب جامع مسجد دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ: حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

خاص مجربات

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

شربت اکسیر

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر کے استعمال سے قدرت خدا کا تماشا دیکھئے

جریان ...

تازہ سرٹیفکیٹ ...

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

مقویات سراج عالم

وید شاستری حام نگر کاٹھیاوار

سیرت محمد علی

انشاء اللہ ۹ اکتوبر تک شائع ہو جائیگی

منیجر مکتبہ جامعہ قرولباغ دہلی

جمعیۃ علماء کانپور کا غیر معمولی جلسہ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی گرفتاری پر احتجاج

بتاریخ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۲ء کو بعد نماز عشاء جمعیۃ العلماء ضلع کانپور کا غیر معمولی جلسہ بصدارت صدر جمعیۃ ہذا منعقد ہوا۔ جس میں جانشین شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مہاجر مدنی صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند و صدر ششم ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء ہند کی گرفتاری پر رنج و غصہ کا اظہار کیا گیا اور ممدوح کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے موصوف کی شدت میں ان کی علو ہمتی اور استقلال پر ہدیہ تہنیت پیش کیا گیا اور دعا کی گئی کہ قادر مطلق مولانائے موصوف کے عزم و استقلال کو مستحکم فرمائے۔

(۲) جمعیۃ علماء ضلع کانپور کا یہ جلسہ مظلومین الور کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دربار الور سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد ریاست کے مظلوم مسلمانوں کی جائز اور واجبی شکایات رفع کر کے مسلمانان عالم کو مطمئن کرے۔

(۳) جمعیۃ علماء ضلع کانپور کا یہ جلسہ اس بل کے متعلق جو آئندہ ستمبر میں بابت قیود و حجاج پیش ہونے والا ہے اس کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور مسلم ممبران کونسل سے بالعموم اور خان بہادر جناب حافظ محمد حلیم صاحب کانپوری سے بالخصوص مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے بل کو جس میں سراسر مداخلت فی الدین ہے ہرگز ہرگز کونسل میں منظور نہ ہونے دیں۔

ناظم جمعیۃ العلماء ضلع کانپور

مراد آباد

مراد آباد ۹ اگست ۱۹۳۲ء بطل حریت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ العلماء ہند کی گرفتاری پر مبارکباد پیش کرنے کے لئے جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی کے طلبہ کا ایک جلسہ زیر صدارت مولوی ... صاحب منعقد کیا گیا جس میں مولانا موصوف کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا گیا۔ مدرسہ تمام دن بند رہا۔ نیز حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری پر مبارکباد کے لئے مسلمانان مراد آباد کا بہت بڑا جلسہ شاہی مسجد میں زیر صدارت جناب قاری مولانا عبداللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء مراد آباد منعقد ہوا۔ حضرت مولانا فخر الدین صاحب اور دیگر عائدین مراد آباد کی پرزور تقریروں کے بعد مولانا محترم کی خدمت میں مبارکباد پیش کی گئی۔

(مولانا قاری عبداللہ صاحب) ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء مراد آباد

میرٹھ

میرٹھ ۸ اگست شام کو ۷ بجے ٹاؤن ہال میرٹھ میں ایک جلسہ زیر صدارت مولانا اسعد اللہ خاں صاحب منعقد کیا گیا۔ قرآن کریم کی تلاوت سے جلسہ کی ابتدا کی گئی۔ مولانا لائق علی صاحب نے حضرت شیخ کی قربانیوں و ایثار کا تذکرہ زور دار ...

میرٹھ میں مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری پر مبارکباد کا جلسہ اور ایک خبر کی تردید

(مرسلہ محمد حسن سکرٹری انجمن منور الاسلام میرٹھ)

آج ۱۴ اگست کا زمیندار کا پرچہ دیکھنے پر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس میں ایک خبر بعنوان "میرٹھ میں خلافتیوں کا افسوسناک ہنگامہ" ارکان خاصان جمعیۃ علماء سے نازیبا سلوک" دی گئی ہے ...

جمعیۃ الاطفال دیوبند کے کارکنوں کو پولیس کی دھمکی

محمد اسعد اللہ خاں غفرلہ از میرٹھ

۵ اگست۔ آج جمعیۃ الاطفال دیوبند کے کارکنوں کو پولیس نے حکم دیا ہے کہ وہ تحریک آزادی میں حصہ لینا چھوڑ دیں ورنہ گرفتار کر لئے جاویں گے ...

(وقائع نگار)

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکڑی کورس کی وہ سات طلسمی اور برقی و آتشی دوائیں جن کی ایک دوا اگر استعمال کی جائے تو بڑھاپے تک قوت مردانہ قائم رہتی ہے ...

لکڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

سفوف صلاح ... ماء الحیات ... روح عشرت ...

لکڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

تکمیلہ ... دوا سیاہ ... الکرمائل ... رنگ منگ ...

سعید درس انڈ کو پوسٹ بکس ۱۱۵ دہلی

ہر قسم کا کاغذ

طباعت کی مشین، پریس کی سیاہی، پتھر اور طباعت کے متعلق ہر قسم کا بہترین سامان مناسب نرخوں پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیے یا خود آ کر ملاحظہ کیجئے۔

جے مہابیر اینڈ کو کشن مارکیٹ نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم ...

سٹیر ایسڈ لکھا مع مجربات ڈاکٹری ...

مخزن مرکبات معلم دواسازی ...

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات ...

ہیومن اناٹومی و فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء طبع سوم ...

تاریخ الاطباء ...

مخزن العلاج یا طب جیلانی ...

ملنے کا پتہ: طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس ۴۲۵ دہلی

اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ آج کل اگر ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دیا جائے ... تو صحت برقرار رہ سکتی ہے۔ اس لئے آج کل

امرت دھارا

کا بکثرت استعمال جاری رکھنا چاہیئے ...

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں۔ صحت، روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

احتیاط: نقلوں سے بچو ...

خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا سڑک، امرت دھارا ڈاکخانہ، لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
سہ روزہ
دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ ( ) ...
ایک کالم ( ) ...
½ کالم ( ) ...
¼ کالم ...

| نمبر ۱۴ | دہلی ۔ یوم یکشنبہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۳۲ء | جلد ۱۶ |

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کی وفاداری کا صلہ (مدینہ)

سرکاری مسلمان بیتابی کے ساتھ منتظر تھے کہ ان کی سہ سالہ وفاؤں کا صلہ کیا ملتا ہے؟ اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مسلم کانفرنس کے اجلاس دہلی منعقدہ یکم جنوری ۱۹۲۹ء میں آغاخاں کی زیر صدارت جو تجاویز پاس کی گئی تھیں اور اس کے بعد مسلم کانفرنس کے اجلاسوں میں اور مسٹر جناح کے ۱۴ نکات میں جو مطالبات پیش کئے گئے ہیں وہ مسلم کانفرنس کے نقطۂ نگاہ سے تمام مسلمانوں کے مطالبات ہیں تو بھی یہ کہہ دینے میں کوئی باک نہیں کہ فرقہ وارانہ مسائل کا برطانوی فیصلہ اس بارے میں مسلمانوں کے سب سے ادنی توقعات کو پورا نہیں کرتا۔ مسلمانوں کا مطالبہ تھا کہ ان کو مرکزی اسمبلی میں ۳۳ فیصدی نشستیں دیدی جائیں لیکن اس مطالبہ کی تکمیل کے وقت برطانیہ کے اقتدار اعلی کی قوت فیصلہ جواب دیدیتی ہے اور اس کو محض اس لئے کسی آئندہ موقع کے لئے اٹھا کر رکھ دیا جاتا ہے کہ "ممکن ہے کہ مختلف فرقے ایسے دوسرے فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق کوئی طریقہ کارروائی نکال سکیں" (بحوالہ اعلان فقرہ ۱۳) بلوچستان کے متعلق سرکاری اعلان بالکل خاموش ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مطالبہ قطعاً ناقابل التفات قرار دیا گیا ہے۔ سندھ کے متعلق اعلان کے فقرہ ۱۲ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر خرچ برداشت کرنے کے کافی ذرائع مہیا ہو جائیں تو سندھ کو ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔ سائمن کمیشن سے لیکر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور راؤنڈ ٹیبل کمیٹی سے لیکر اس وقت تک حکومت نے علیحدگی سندھ کو مشروط رکھا ہے۔ اس کے برعکس نہرو رپورٹ نے زیادہ واضح الفاظ میں علیحدگی سندھ کے اصول کو تسلیم کیا ہے۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے پنجاب و بنگال کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ ہم مسلمانوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ دونوں صوبے حقیقی اکثریت سے محروم کر دئے گئے ہیں۔

برطانوی تصفیہ (منشور جدید)

مسلمان ہر صوبے میں اقلیت رکھتے ہیں سوائے پنجاب اور بنگال ہی میں ان کی چھپن سات کی اکثریت ہے لیکن مسلمانوں کی تمام کوششوں اور مسلم کانفرنس کی تمام غداریوں کا یہ انعام ملا ہے کہ ان دونوں صوبوں میں بھی مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے اقلیت میں کر دیا گیا ہے۔ پنجاب کونسل کی کل ایک سو پچاسی نشستوں میں سے صرف ۸۶ نشستیں دی گئی ہیں۔ بنگال میں اور بھی زیادہ ناانصافی کی گئی ہے۔ دو سو پچاس نشستوں میں سے مسلمانوں کو صرف ایک سو انیس نشستیں دی گئی ہیں یعنی ۴۸ فی صدی سے کچھ ہی زیادہ حالانکہ مردم شماری کی رو سے بنگال میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ۵۵ فیصدی ہے!

پنجاب کی نسبت بالکل زبردستی سے فرض کر لیا گیا ہے کہ وہاں سکھ اور دوسرے لوگوں کی پانچ نشستوں میں سے تین نشستیں مسلمانوں کو ضرور مل جائیں گی اور اس طرح انہیں اکاون فی صدی کی اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ مگر کیا مسلم کانفرنس کا مطالبہ یہی تھا؟ کیا مسلم کانفرنس شروع سے یہ نہیں کہہ رہی تھی کہ مسلمانوں کی قطعی صریح اکثریت تسلیم کر لی جائے؟ مگر کیا حکومت نے یہ صاف و صریح اکثریت منظور کر لی ہے؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔

بنگال میں درحقیقت حکومت یورپین باشندوں کی ہوگی۔ ڈھائی لاکھ یورپین آبادی کو گیارہ نشستیں دی گئی ہیں، ہندوستانی عیسائیوں کو دو نشستیں، اینگلو انڈین کو چار نشستیں۔ یہ تمام نشستیں درحقیقت یورپین ہی کی سمجھنا چاہئے۔ اس کے بعد تاجروں کو انیس نشستیں دی گئی ہیں جن میں سے بھی کم از کم دس یورپینوں کے ہاتھ میں آ جائیں گی۔ اس طرح یورپین آبادی کو کم از کم ستائیس نشستیں مل جائیں گی، اور یہ بعینہ وہی بات ہے جو ہم بہت مدت سے کہہ رہے تھے کہ مسلم کانفرنس والوں نے محض اپنے ذاتی مفاد کی خاطر مسلمانان بنگال کو یورپین باشندوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالا ہے۔

برطانوی تاجروں کا راج (انقلاب)

اس فیصلہ سے اصل فائدہ یورپین تاجروں کو ہوتا ہے جو اپنی تجارتی اغراض کے لئے ہندوستان میں آباد ہیں۔ اس نکتہ کی وضاحت کیلئے اس فیصلہ کی رو سے صوبہ بنگال کی مجلس قانون ساز جس طرح مرتب ہوگی اس پر غور کرنا ہوگا۔ اس صوبہ میں مسلمانوں کی آبادی ۵۵ فیصدی سے کم نہیں لیکن انہیں صرف ۴۸ فیصدی نشستیں دی گئی ہیں۔ ہندوؤں کی آبادی ۴۳ فیصدی ہے لیکن انہیں ... [illegible]

ہیں اور یورپینوں کو جن کی آبادی ایک فیصدی بھی نہیں انہیں پوری دس نشستیں یعنی کل تعداد میں ۴ فیصدی نشستیں دیدی ہیں۔ یورپین تاجروں کے ساتھ اس غیر معقول اور قطعاً بیجا رعایت کے معنی یہ ہیں کہ اس صوبہ کی کونسل میں اس جماعت کی حیثیت سب سے اہم ہو جائے اور جس فریق کو بھی اس کی حمایت حاصل ہو وہی دراصل صاحب اقتدار بن جائے۔ یا بالفاظ دیگر جو فریق اقتدار حاصل کرنا چاہے وہ اس جماعت کی ہاں میں ہاں ملاتا رہے یا اپنی آزادی عمل کو اس کے ہاتھ میں دیدے اور یہ حال کچھ بنگال ہی کا نہیں بلکہ ہر صوبہ میں اس جماعت کو اس کی تعداد سے کئی گنی زیادہ نیابت دیدی گئی ہے۔ دیگر صوبوں میں ان کی تعداد اتنی با اثر ہو یا نہ ہو۔ مگر بنگال میں تو اس جماعت کی حیثیت جیسا کہ ہم اوپر واضح کر چکے ہیں عملاً حکمراں جماعت کی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال کسی محب الوطن ہندوستانی کو گوارا نہیں ہو سکتی جہاں تک عام مسلمانوں کا تعلق ہے وہ اس فیصلے کو ایک لمحے کیلئے منظور نہیں کر سکتے۔

ہندوستان کی چیستاں (زمیندار)

وقت کا سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اس قانون سے بحیثیت مجموعی بد نصیب لوگوں کے جو کونسلوں کے ممبر ہو جائیں گے یا پانچ پانچ ہزار کی وزارتوں یا دوسرے کثیر التنخواہ عہدوں پہ مقرر کر دئے جائیں گے۔ عام ہندوستانیوں کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ کیا گیہوں روپیہ کے تیس سیر ہو جائیں گے؟ کیا گھی روپیہ کا دو سیر بکنے لگے گا؟ کیا غریب کے دسترخوان پر نان جویں اور ارہر کی دال کے بجائے شیرمال اور قورمہ چنا جائیگا؟ کیا فوج کا خرچ گھٹا کر نصف کر دیا جائے گا؟ کیا تعلیم لازمی اور مفت ہو جائے گی؟ کیا مالیہ اراضی گھٹا کر آدھا کر دیا جائے گا؟ کیا وہ ہزاروں تن ڈھکنے کو تہمد اور لنگوٹی تک میسر نہیں خوش قطع لباس پہننے کے قابل ہو جائیں گے؟

ظاہر ہے کہ یہ کچھ بھی نہ ہوگا۔ پنجاب اور بنگال میں مسلمان کی نمائندگی کا تناسب تعداد سے فی صدی بھی ہو جائے مدراس اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ہندو سو فیصدی نشستیں لے جائیں لیکن یہ ساری نمائندگی کس کی ہوگی؟ یقیناً برطانیہ کے نظام استعماریت کی۔ یہ ساری کونسلیں اور ان کونسلوں کا سارا قانون اسی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا ہے اور جو کچھ آج تک ہوتا رہا ہے وہی سرمایہ داروں اور زبردست زمینداروں کے حق میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ آئندہ بھی ہوتا رہے گا!

مسلم مطالبات کا حشر (ملت)

سب سے زیادہ افسوسناک امر تو یہ ہے کہ حکومت نے صرف صوبوں کی مجالس قانون ساز میں نشستوں کے تناسب کے تعین اور طریق انتخاب کے علاوہ کسی دوسرے مسئلہ کو چھوا تک نہیں۔ اس سلسلہ میں بھی سب سے زیادہ پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کے تحفظ کا مسئلہ درپیش تھا جسے ہمارا قطعی خیال ہے کہ اس فیصلہ کے بعد شدید ترین نقصانات پہنچا ہے کیونکہ ان دونوں صوبوں میں مسلمانوں کی صاف اور صریح اکثریت کو تسلیم کرنے سے قطعاً انکار کر دیا گیا ہے۔ فرقہ پرور حضرات کا سب سے بڑا مطالبہ انہی دونوں صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت کو قائم کرنے کا مطالبہ تھا اور اس مسئلہ میں سب سے پہلے اسی کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔

اب رہا یہ کہ مسلمانوں کو اس قربانی کے صلہ میں کونسی قیمت عطا ہوئی ہے تو وہ جداگانہ انتخاب کی ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جداگانہ انتخاب سے مسلمان اس کمی اور نقصان کو کیونکر پورا کر سکتے ہیں جو ان کی واجبی اکثریت کو دونوں صوبوں میں تباہ کر کے انہیں پہنچایا گیا ہے۔

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں۔ جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوتا ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

نیز جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

(منیجر "الجمعیۃ" دہلی)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

ایماندار بنو اور تاج و تخت کے وارث بنجاؤ!
مصر کی سرزمین پر مقوقس اور ہرقل سے معرکہ
میدان کارزار میں اسلامی رحمت عامہ کا ظہور

اتنے روز سے آپ تاریخ کے اہم واقعات ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ نے ان سے کوئی سبق حاصل کیا؟ یا کم از کم آپ کو یہ معلوم ہے کہ ان حقائق تاریخیہ کے پیش کرنے سے ہمارا مقصد کیا ہے؟ یا نفس واقعات آپ کی کس طرف رہنمائی کرتے ہیں؟ اگر اب تک آپ نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا تو پھر آپ سے ملت اسلامیہ کو کیا امید ہو سکتی ہے؟ آؤ ہم تم کو دو لفظوں میں بتائیں کہ ان حقائق ماضیہ سے کیا چیز خود بخود ثابت ہوتی ہے اور ہم کیوں اس سلسلہ پر زور دے رہے ہیں۔ ان تمام گزشتہ فتوحات کا ماحصل صرف یہ ہے کہ ایماندار اور موحد بنجاؤ اور اپنے اندر عمل صالح کا جذبہ پیدا کرو اور ساتھ ہی بادشاہت اور فرمانروائی بھی لیلو۔ یعنی ایمان اور عمل صالح کا لازمی نتیجہ مسلمانوں کیلئے خلافت اور تمکین فی الارض ہے جس میں اسلام نے تاخیر اور تعویق روا نہیں رکھی۔ ادھر تم ایماندار بنے اور ادھر تم کو حکومت اور فرمانروائی ملی۔ اس باب میں اسلام کا اصول ہی یہ ہے کہ اس ہاتھ دو اور اس ہاتھ لو۔ جس طرح آگ کا کام جلانا اور آفتاب کا کام حرارت اور روشنی پہنچانا ہے اسی طرح ایمان اور عمل صالح کا لازمی اور غیر منفک نتیجہ حکومت و ولایت اور تمکین فی الارض ہے!

یاد رکھو! اسلام اور محکومی جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم مسلمان ہیں تو پھر ہم کو آزاد فرمانروا ہونا چاہئے۔ یہ بیچارگی کیسی؟ اور اگر ہم غلام و محکوم ہیں تو پھر ہمارا اسلام کہاں ہے؟ یہ فلسفہ قرآن کا ہے۔ داعی اسلام علیہ السلام کی سیرت کا ہے۔ صحابہ کرام کا ہے۔ اور اسلامی تاریخ اور واقعات کا ہے۔ کیا تم کو اس فلسفہ حقہ سے انکار ہے؟ کیا صحابہ کرام کے ساتھ اسلام نے یہی سلوک نہیں کیا کہ ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان لائے اور ادھر فوراً آدھی دنیا ان کے ہاتھوں سے فتح کرا دی۔ اقبال اسلام سے پہلے کب ان کو خیال تھا کہ قیصر و کسری کے خزائن و دفائن پر ہمارا قبضہ ہوگا؟ کب ان کے تصور میں تھا کہ ہم بکریاں چرانے والے مصر و اسکندریہ، بغداد و قسطنطنیہ، ایران و توران اور اسپین پر قلم و تلوار سے حکمرانی کرنے لگیں گے؟ لیکن جونہی انہوں نے اسلام قبول کیا اور اپنے اندر ایمان اور عمل کی صحیح روح پیدا کی وہ فوراً برق و رعد بنکر نکلے اور دنیا کی نصف آبادی پر چھا گئے؟ کیا ہمارا خیال غلط ہے کہ اسلام کا دنیاوی ثمرہ خلافت فی الارض ہے؟ پس قارئین الجمعیۃ اس نکتہ کو یاد رکھ کر تاریخ کا سلسلہ ملاحظہ کیا کریں۔

مصر اور اسکندریہ کی مہم

خراسان کی فتح کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے مصر کو فتح کرنے کے لئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کو مقرر کیا اور آپ اس عظیم الشان مہم کو سر کرنے کے لئے مصر کی طرف ۱۸ھ میں روانہ ہو گئے اور سب سے پہلے آپ نے فرما میں پڑاؤ ڈالا۔ یہ مقام اس زمانہ میں بہت مشہور تھا اور چونکہ مشہور حکیم جالینوس کی زیارت گاہ تھا اس لئے اسکی شہرت میں اور چار چاند لگ گئے تھے۔ اس وقت مصر کا فرمانروا مقوقس تھا جو قیصر کا باجگذار اور اس کا تابع فرمان تھا۔ فرما میں اس کی فوج پہلے سے موجود تھی جس نے قلعہ میں سے نکل کر مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔ یہ معرکہ ایک ماہ تک گرم رہا بالآخر رومیوں نے مسلمانوں کے ہاتھ سے ہزیمت اٹھائی اور یہ تاریخی مقام سب سے پہلے مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ اس معمولی مہم سے فارغ ہو کر سپہ سالار اسلام حضرت عمرو بن العاص کئی مقامات کو فتح کرتے ہوئے دریائے نیل کے قریب ایک قطعہ زمین پر پہونچے جس کا نام بعد میں فسطاط رکھا گیا۔ اس جگہ مصر کا ایک فوجی قلعہ تھا جو مستحکم ہونے کے علاوہ بحری ضرورتوں کیلئے نہایت مناسب تھا۔ حضرت ابن العاص نے عسکری ضروریات کے لحاظ سے اس قلعہ کو پہلے فتح کرنا سب سے پہلا خیال کیا کہ اگر یہ قلعہ ہمارے ہاتھ آ گیا تو تمام مصر کو فتح کرنے میں اس سے بہت مدد ملیگی۔

امیر قوم سب سے پہلے جان دے

مقوقس پہلے ہی سے قلعہ میں پہونچ کر جنگ کا تیاریاں کر رہا تھا اس کی تیاریوں کو دیکھ کر حضرت ابن العاص نے فاروق اعظم کو مزید فوج کیلئے خط لکھا چنانچہ دربار خلافت سے دس ہزار فوجی سپاہی اور کئی افسر پہونچ گئے۔ ان افسروں میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جن کو تمام فوج کا سردار بنا دیا گیا اور اس قلعہ کے محاصرہ کے لئے عام انتظامات ان کو سپرد کر دئے گئے۔ حضرت زبیر نے خندق کے چاروں طرف فوجی پہرے لگائے اور منجنیق سے سنگ باری بھی شروع کر دی لیکن قلعہ فتح نہ ہو سکا اور کامل سات مہینے گزر گئے۔ آخر حضرت زبیر نے بحالت مجبوری اعلان کیا کہ سب سے پہلے میں مسلمانوں پر جان دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر اور ننگی تلوار ہاتھ میں لیکر قلعہ کی فصیل پر چڑھ گئے۔ اس کے بعد چند اور مجاہدین بھی چڑھ گئے۔ فصیل پر ان تمام لوگوں نے باقی فوج کے ساتھ اس زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہ تمام قلعہ گونج گیا۔ عیسائیوں نے یہ سمجھا کہ مسلمان قلعہ میں داخل ہو گئے وہ بے تحاشا بھاگے کہ پیٹھ پھیر کر بھی نہ دیکھا۔ حضرت زبیر نے فوراً فصیل سے اتر کر قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور تمام اسلامی فوج اندر گھس آئی۔ مسلمانوں کی اس غیر متوقع کامیابی کو دیکھ کر مقوقس شاہ مصر نے صلح کی درخواست کی جو فوراً منظور کر لی گئی اور سب کو امن و امان دیدیا گیا۔ جب ہرقل کو اس بات کا علم ہوا کہ مقوقس نے مسلمانوں سے صلح کر لی ہے تو وہ سخت برہم ہوا اور کہلا بھیجا کہ اگر قبطی مسلمانوں کا مقابلہ تم نہیں کر سکتے تھے تو رومیوں کو میدان میں کیوں نہ اتارا کہ وہ مسلمانوں کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیتے۔ چنانچہ اس نے فوراً ایک زبردست فوجی مہم اسکندریہ روانہ کی تاکہ رومی مسلمانوں کو اس اقدام کی سزا دیں۔

اسلام کی رحمت میں جانوروں کا حصہ

فسطاط کی فتح کے بعد حضرت عمرو بن العاص نے دربار خلافت کو لکھا کہ اس کے بعد اگر اجازت مرحمت فرمائی جائے تو اسکندریہ پر فوج کشی کی جائے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اجازت مرحمت فرما دی اور حضرت ابن العاص نے تمام فوج اور فوجی سرداروں کو اسکندریہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا جس خیمہ میں سپہ سالار اسلام حضرت عمرو بن العاص نے قیام فرمایا تھا جب اس کو اکھیڑا جانے لگا تو معلوم ہوا کہ اس میں ایک کبوتر نے گھونسلا بنا لیا ہے۔ سپہ سالار اسلام جو اسلام کی رحمت عامہ سے پورے طور پر واقف تھے انہوں نے حکم دیا کہ خیمہ کو یہیں رہنے دو کیونکہ یہ جانور ہمارا مہمان ہے اگر خیمہ اکھیڑ دیا گیا تو ہمارے اس مہمان کو سخت تکلیف ہوگی چنانچہ محض کبوتر کے اجڑ جانے کے خوف سے خیمہ وہیں نصب رہا اور فوج نے کوچ کر دیا۔ اسلام کی رحمت عامہ میں نہ صرف انسان ہی شریک ہیں بلکہ جانوروں کو بھی اس سے حصہ پہونچتا ہے۔ غور کرو کہ جب اسلام کا ایک مجاہد ایک کبوتر کو بھی تکلیف دینا اور اس کو اجاڑنا نہیں چاہتا تو بے قصور انسانوں کا خون کس طرح اس کے ہاتھ سے بہایا جا سکتا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص کا کبوتر کے ساتھ یہ سلوک خود انکا اپنا ذاتی سلوک نہ تھا بلکہ آپکو یہ تعلیم حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ورثہ میں ملی تھی۔

پیغمبر اسلام کی جانوروں کے ساتھ شفقت

پیغمبر اسلام (ارواحنا لہ الفداء) چونکہ تمام عالمین کے لئے رحمت و محبت بناکر مبعوث کئے گئے تھے اسلئے آپ کا سلوک جانوروں کے ساتھ بھی وہی رنگ رکھتا تھا جو رحمت کا حقیقی مفہوم ہے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے چڑیا کے بچہ کو پکڑ لیا۔ بچہ کی ماں بچہ کی خاطر پریشان اڑتی پھرتی تھی اور گرفتار شدہ بچہ کے قریب آکر اس کو چھڑانے کی کوشش کرتی تھی حضور علیہ السلام نے دیکھکر فرمایا کہ بچہ کو چھوڑ دو۔ چنانچہ بچہ چھوڑ دیا گیا پھر حضور نے صحابہ کرام کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر اس سے ہزار گنا زیادہ مہربان ہے جتنی مہربانی اور محبت چڑیا کو اپنے بچہ سے ہے۔ ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دوزخ میں جاتے ہوئے دیکھا کیونکہ دنیا میں اس نے ایک بلی پال رکھی تھی لیکن وہ اس کی خبر گیری نہیں کرتی تھی آخر وہ بلی بھوک کی وجہ سے مرگئی۔ اس جرم کے بدلہ میں اس عورت کو دوزخ کی سزا ملی! وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ حضرت عمرو بن العاص کا خیمہ بدستور نصب رہا تاکہ آپکا عزیز مہمان (کبوتر) پریشان خاطر نہو!

عربی زبان میں خیمہ کو فسطاط کہتے ہیں اس لئے حضرت ابن العاص نے اسکندریہ کی فتح کے بعد جب اس جگہ شہر بسایا تو اس شہر کا نام بھی فسطاط ہی رکھا گیا۔ الغرض حضرت ابن العاص نے اسکندریہ کا رخ کیا۔

(اسکندریہ کی فتح اور اس کی تفصیلات کیلئے آئندہ اشاعت کا انتظار کیجئے)

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول ہذا کو گورنمنٹ نے باقاعدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کر ویز تعلیم تک سے سرکاری طور معائنہ کرکے اس کی تعلیم، سٹاف، سامان اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی اور ڈی۔ سی ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

لاکھوں روپیہ

کی سالانہ آمدنی دو تاجر پیدا کرتے ہیں جو تمام دنیا کے ملکوں کو الائچی خورد، سیاہ مرچ، ہلدی، لونگ، سونٹھ، سپاری، چائے وغیرہ جو دنیا بھر میں محض ہندوستان کے زرخیز علاقہ جات میں بکثرت پیدا ہوتی ہیں مہیا کرتے ہیں۔ اگر آپ سرمایہ دار ہیں اور کسی کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ہماری وسیع تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اس تجارت سے معقول فائدہ کی گارنٹی حاصل کریں تھوڑی پونجی والے بھی پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں خط و کتابت کریں۔
ایس۔ ایل سوداء اینڈ برادرس ایجنٹس امپورٹرز ایکسپورٹرز پٹیاں اسٹریٹ لاہور

بک کلاتھ یعنی جلدوں کا کپڑا۔ ابری

نہایت اعلی ہر رنگ بڑا مضبوط ہر ایک نمونہ کا اس کپڑے میں ملتا ہے ... منگوا کر فروخت کریں ... ریلوے اسٹیشن ضرور تحریر کریں۔
منیجر دی فٹ کاٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی
The Fit-Cost Co., Ranchore Line, Karachi.

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے "منیجر"

طبیہ کالج علی گڈھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء تا یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء داخلہ کی تاریخ مقرر ہے امیدواران کو اس سے قبل اپنی درخواست پرنسپل کے دفتر میں بھیجدینا چاہئے اور داخلہ کے وقت انکو موجود بھی ہونا چاہئے پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے دارالاقامہ میں رہنے والے ہر طالب علم کو ... روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔
پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام
حیرت انگیز طبی ایجاد
عرق حیات
جو

تیسرے درجہ تک کے مریضوں کیلئے تجربہ شدہ مفید عرق ہے جب گوشت گھل گیا ہو بدن کی کھال خشک ہو کر ہڈیوں سے جا لگی ہو دست آنے لگے ہوں۔ رطوبات خشک ہو گئی ہوں مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہو اور اطباء جواب دے چکے ہوں ڈاکٹر ناامید ہو گئے ہوں۔ تیمار دار ہزار ہا روپیہ برباد کرنے کے بعد خدا سے دعا مانگنے کے سوا کچھ نہ کر سکتے ہوں۔

تو
عرق حیات

استعمال کرنا چاہئے ناامیدی خوشی سے اور مایوسی کامیابی سے بدل جائے گی اور رفتہ رفتہ انشاء اللہ مریض صحیح و تندرست ہو جائیگا۔

آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

کہ جہاں کہیں کوئی دق کا مریض ہو اسکو اس عرق کے استعمال کرنے کا مشورہ دیں آپ داخل ثواب ہوں گے اگر آپ اس کار نیک میں حصہ لینا چاہیں تو آپ کے طلب کرنے پر اشتہارات مفت اپنے صرفہ سے ہم روانہ کرنے کو تیار ہیں وہ اپنے شہر میں تقسیم کر کے داخل حسنات ہوں آپ کو معلوم ہے کہ لاکھوں جانیں صرف اس موذی مرض کی بدولت ضائع ہو رہی ہیں اس لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اس کی تشہیر میں جہاں تک زیادہ سے زیادہ ممکن ہو حصہ لے کر ملکی خدمت ادا کرے۔ یہ عرق حیات کبھی نہ خطا کرنے والی اور دنیا کی لاثانی اور قابل قدر ولائق تحسین مجرب ادویات سے ہے۔ آج تک ہزاروں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور بفضلہ اپنے محیر العقول فوائد کے باعث پبلک اور حکیموں سے سارٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ کوئی معمولی دوا سمجھ کر اس کو نظر انداز نہ کر دیجئے ورنہ وقت نکلنے پر کف افسوس ملنا پڑیگا۔ قیمت فی بوتل (عہ) علاوہ محصول و پیکنگ۔

نوٹ:۔ ہمدم دواخانہ رجسٹرڈ کی فہرست ادویہ جس میں سر سے پاؤں تک کے امراض کے علاج درج ہیں چھپکر شائع ہو گئی ہے ایک کارڈ ڈالکر مفت طلب فرمائیے۔ تار کا کافی پتہ:۔ "ہمدم" دہلی

المشتہر منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۸ دہلی

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بھروسہ کی چیز ہے جسکا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے بلا تمیز عمر و مزاج استعمال کیا جاتا ہے یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ثابت ہوا ہے ترکیب استعمال چھ ماشہ شربت بغیر پانی ملائے دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہئے قیمت فی شیشی عہ مکمل فہرست جس میں ساٹھ سے زائد مجربات درج ہیں مع جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے
منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے جوان بوڑھا سبھی کا بال جڑ سے سات دن میں کالا نہ ہو تو دوگنی قیمت واپس کرنے کی عدالت میں اس کا شرط لکھا لیں بہت جگہ سے اس کا خوشخبری آ گیا ہے منگا کر دیکھیں قیمت چار روپیہ (للعہ)
منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے، کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکے بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

کلونزنگ برقعہ

یہ اکسیر ایسی مستورات کیلئے کار آمد ہے جو زیادتی اولاد کی وجہ سے پریشان ہوں یا جن کا بیلا بچہ ابھی دودھ پیتا ہو اور دوسرے بچے کا حمل جلد قرار پا جائے سوائے اس اکسیر کے استعمال سے حمل جلد قرار نہیں پاتا اور نقصانی خواہشات بھی پوری ہوتی رہتی ہیں کسی قسم کا خلاف فطرت کام بھی نہیں کرنا پڑتا اس کی ایک خوراک دینے سے ایک سال اور دو خوراک دینے سے دو سال اور تین خوراک کھلانے سے تین سال حمل مطلقاً نہیں ہوتا عجیب و غریب اور آزمودہ دوائی ہے ہزاروں لوگ تجربہ کر چکے ہیں اور بالکل بے ضرر ہے قیمت تین خوراک تین روپیہ محصولڈاک ۸ منگوانے کا پتہ:۔ دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

دواوہ دروبول اٹھے کہ تاثیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں
اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جس کا ہر گھر بلکہ ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے کیونکہ اکسیر حیات سر سے پیر تک کی اکثر بیماریوں کا حکمی اور فوری علاج ہے اندرونی بیماریوں میں ایک بوند سے تین بوند تک پانی یا مصری میں کھلانا اور بیرونی امراض میں مرض پر لگانا فوراً تسکین دیکر مرض کو اچھا کر دیتا ہے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور معززین نے اکسیر حیات کو ہیضہ، بدہضمی، دست، پیٹ کے درد وغیرہ امراض معدی اور ملیریا بخار، نیور، جگر، طحال، سل، دق، دمہ، کھانسی، تنفس، یرقان، ناسور، آتشک، سوزاک، فالج، لقوہ، گنٹھیا اور عورتوں کے زنانہ امراض پر سوت وغیرہ اور درد دندان، پیوڑہ، بچھو، بھڑ، زخم اور کان کے درد، سر کے درد، دانتوں کے درد، جوڑوں کے درد، نقرس، عرق النساء، خارش، بواسیر، مرگی اور زہریلے جانوروں کے ڈنکوں وغیرہ پر آزمایا اور بہت مفید پایا ہے گویا ایک شیشی میں پورا دواخانہ ہے بس کم از کم ایک بار آپ بھی ضرور آزما کر قدرت کا تماشہ دیکھئے مفصل پرچہ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ جاتا ہے۔ قیمت نمونہ والی شیشی خورد فی عدد ۱۲ فی درجن عہ منجھولی شیشی فی عدد ۱۲ درجن ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

شرط:۔ فائدہ نہ ہونے کی صورت میں حلفیہ بیان لکھنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ملنے کا پتہ

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

عجیب (۱۰۸۶)
ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ فساد ہضم۔ گرانی شکم اور دوران سر کو آناً فاناً روکتی ہے۔ تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے۔ سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اسکی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھئے۔

(ترکیب استعمال) درد شکم یا ہیضہ کے لئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈالکر استعمال کئے جائیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبدالمجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر **فہرست خصوصی** مفت طلب فرمائیے

المشتہر
منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ہجری

"فرقہ وارانہ فیصلہ" اور مسلمانانِ ہند

چند ناقابلِ انکار حقیقتیں

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت برطانیہ کے فیصلہ کا اعلان وزیر اعظم کی جانب سے شائع ہو چکا ہے اور اس کے متعلق ملک کے ہر گوشہ سے مختلف الخیال رہنماؤں کی آراء اب تک موصول ہو رہی ہیں، ہر ملت کی "نمائندہ" و "غیر نمائندہ" انجمنیں اپنے اپنے اجلاس منعقد کر کے اظہار خیال کر چکی ہیں اور ہر طبقہ کے اخبارات اس [illegible]

[illegible]

نکات چہارہ گانہ کا صحیفۂ آسمانی

[illegible]

مسلمانوں کو دھوکا کیوں دیا گیا تھا؟

[illegible]

کیا حقوق المسلمین کا تحفظ ہو گیا؟

[illegible]

مسلم مطالبات کا صریح قتلِ عام

[illegible]

تحقیق نہیں ہے، صوبہ بلوچستان کو ہندوستان کے صوبوں کی فہرست سے خارج کر کے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ اس مسلم اکثریت والے [illegible] کسی قسم کی اصلاحات نہیں دی جائیں گی اور کوئی دستوری حکومت وہاں قائم نہیں ہوگی، مرکز میں نیابت کے مسئلہ کو معرض التوا میں ڈال دیا ہے اور یہ بھی نہیں بتایا کہ وہاں تخصیص نیابت کا تناسب کیا ہوگا۔ وزارتوں اور ملازمتوں کو جن پر مسلم کانفرنس سے ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی میں بیٹھ کر پارٹی جوڑی کا تمام زور صرف کر رہے تھے چھوا بھی نہیں گیا سوائے صوبہ سرحد کے ہر جگہ مسلمانوں کی آئینی اقلیت میں رکھ کر طریق انتخاب جداگانہ کر دیا گیا جس کے معنی یہ ہیں کہ جداگانہ انتخاب سے مسلمانوں کی جو اقلیت [illegible]

[illegible]

وزیر اعظم کے اعلان کا دوسری تجاویز سے مقابلہ

آج جو کچھ وزیر اعظم کے اعلان میں ہے اس سے کہیں زیادہ وہ ان مختلف فارمولوں اور قراردادوں میں موجود تھا جو مختلف قوموں کے درمیان ایک مصالحانہ بنیاد پیدا کرنے کی غرض سے بنائے گئے تھے۔ اس سے بدرجہا بہتر وہ قرارداد تھی جو قوم پرور مسلمانوں نے پیش کی تھی اس سے لاکھ درجہ مفید وہ فارمولا تھا جو جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے مختلف ملتوں کے سامنے بغرض منظوری رکھا گیا تھا اور اس سے تو یقیناً زیادہ اطمینان بخش وہ حل تھا جو خالص فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق آل پارٹیز کانفرنس کی رپورٹ میں مندرج تھا ہم ناظرین کرام کی آسانی کے لئے ذیل کا نقشہ پیش کرتے ہیں جس میں حکومت کے فیصلہ کا مقابلہ آل پارٹیز کانفرنس کی تجاویز مسلم نیشلسٹ پارٹی کی قرارداد اور جمعیۃ علمائے ہند کے فارمولے سے کیا گیا ہے اور جس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ہر اعتبار سے یہ فیصلہ دوسرے تمام فیصلوں سے ناقص اور مسلمانوں کے لئے سم قاتل ہے:۔

عنوانات	حکومت برطانیہ کا فیصلہ	آل پارٹیز کانفرنس کی رپورٹ	قوم پرور مسلم کانفرنس کی قرارداد	جمعیۃ علمائے ہند کا فارمولا
مذہبی، معاشرتی اور لسانی تحفظات	×	حکومت کی جانب سے مذہب، معاشرت، اور زبان [illegible] کا وعدہ۔	تہذیب، تمدن، مذہب، زبان، رسم الخط، تعلیم، اوقاف، اقتصادی مفاد اور پرسنل لا (شخصی قوانین) کا تحفظ	تہذیب، تمدن، مذہب، زبان، رسم الخط، تعلیم، اوقاف، اقتصادی مفاد اور پرسنل لا کا تحفظ [illegible]
صوبوں کی خود مختاری	×	ایک خاص حد تک خود مختاری	مکمل خود مختاری اور اختیارات مابقی صوبوں کے لئے مخصوص	مکمل خود مختاری اور اختیارات مابقی صوبوں کے لئے مخصوص
صوبوں کی مساوات	×	کامل مساوات کا اعتراف جس میں صوبۂ سرحد، صوبۂ بلوچستان اور صوبۂ سندھ شامل ہیں	کامل مساوات (بشمول صوبۂ سرحد، بلوچستان، سندھ)	کامل مساوات (بشمول صوبۂ سرحد، بلوچستان، سندھ)
صوبۂ سرحد کا معاملہ	۱۔ دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات پر سکوت۔ ۲۔ غیر مسلم اقلیتوں کو تین گنی نیابت جس کی وجہ سے مسلمانوں کا [illegible]	۱۔ دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات۔ ۲۔ غیر مسلم اقلیتوں کے لئے حسب تناسب آبادی نشستوں کی تخصیص	۱۔ دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات۔ ۲۔ غیر مسلم اقلیتوں کے لئے حسب تناسب آبادی کے تخصیص اگر وہ زائد طلب کریں تو مسلم اقلیتوں کو بھی پاسنگ کا حق	۱۔ دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات۔ ۲۔ غیر مسلم اقلیتوں کے لئے حسب تناسب آبادی تخصیص اگر وہ زائد طلب کریں تو مسلم اقلیتوں کو بھی پاسنگ کا حق
صوبۂ بلوچستان کا معاملہ	اصلاحات سے محرومی	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں۔	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں۔
صوبۂ سندھ کا معاملہ	علیحدگی کے اعلان سے گریز	مسلمانوں کی خواہش پر بہر صورت علیحدگی کا اعلان اور مساوی درجہ	صوبۂ بمبئی سے علیحدگی کا قطعی فیصلہ اور مساوی درجہ	صوبۂ بمبئی سے علیحدگی کا قطعی فیصلہ اور مساوی درجہ
مرکز میں نیابت	×	تناسب آبادی کے اعتبار سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا حق	⅓ نیابت	[illegible]
وزارتوں میں نیابت	×	×	مسلم مفاد کا رواج کے ذریعہ تحفظ	مسلم مفاد کا رواج کے ذریعہ تحفظ
ملازمتوں میں حصہ	×	×	۱۔ کم سے کم معیار قابلیت ۲۔ جائز حصہ کا تحفظ	۱۔ کم سے کم معیار قابلیت ۲۔ جائز حصہ کا تحفظ
سپریم کورٹ کا قیام	×	سپریم کورٹ کے قیام کی سفارش	×	سپریم کورٹ کا قیام جو اقلیتوں اور صوبوں کے درمیان فیصلہ کا کامل اختیار رکھتا ہو
طریق انتخاب	جداگانہ انتخاب (سوائے صوبۂ سرحد کے ہر صوبہ میں آئینی اقلیت کے قیام کے ساتھ)	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کے ساتھ)	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کے ساتھ)	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کے ساتھ)
مسلم اقلیتوں کے صوبوں کا مسئلہ	میثاق لکھنؤ سے بھی کم پاسنگ کے ساتھ نشستوں کی تخصیص	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا حق۔	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا حق اگر دوسری اقلیتیں پاسنگ مانگیں تو پاسنگ	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا حق اگر دوسری اقلیتیں پاسنگ مانگیں تو پاسنگ
حکومت ترکیبیہ لامرکزیہ کا مسئلہ	×	حکومت مرکزیہ وحدانیہ	حکومت ترکیبیہ لامرکزیہ کا قیام	حکومت ترکیبیہ لامرکزیہ کا قیام
حق رائے دہی کا مسئلہ	×	حق رائے دہی بالغان [illegible]	حق رائے دہی بالغان یا کم سے کم [illegible]	حق رائے دہی بالغان یا کم سے کم [illegible]
صوبۂ پنجاب کا معاملہ	جداگانہ انتخاب کے ساتھ صرف ۴۹ فیصدی نشستوں کی تخصیص مخلوط انتخاب سے ملا کر زائد سے زائد ۵۱ فیصدی [illegible]	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کر لینے کا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کر لینے کا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کر لینے کا حق
صوبۂ بنگال کا معاملہ	جداگانہ انتخاب کے ساتھ صرف ۴۷ فیصدی نشستوں کی تخصیص جس کا نتیجہ [illegible] اقلیت کا قیام	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۴ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کر لینے کا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۴ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کر لینے کا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۴ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کر لینے کا حق

مسلم کانفرنس کی یہ آخری حرکت کہ اس نے اس قدر ناقص اور غیر منصفانہ فیصلہ کو بھی اپنے ایک [illegible] اجلاس میں جو ۲۱ اگست کو منعقد ہوا تھا منظور کر لیا اور اسے ملا دس کن بتانے کے باوجود اس کے خلاف عدم تعاون کا بھی فیصلہ نہیں کیا جو اس کی مصنف ہے ان تمام لوگوں کے چہروں کو بے نقاب کر دیتی ہے جو قوم پرور مسلمانوں کو مسائل کے بہترین حل پر گالیاں دیا کرتے تھے [illegible] اور ان تمام مطالبات کو پس پشت ڈال چکے ہیں جو ہر وقت ان کی زبان پر رہا کرتے تھے۔

فرقہ وارانہ تصفیہ کے اعلان پر زعماء ہند کے خیالات

حکومت کا اعلان "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کے اصول پر مبنی ہے

سکھوں اور مہاسبھائیوں کی تنگ ظرفی اور فرقہ پرستی

مسلمانان پنجاب

شملہ ۱۸ اگست آج سہ پہر کو میاں احمد یار دولتانہ کی قیام گاہ پر پنجاب کے مسلم لیڈروں و عام مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کے صدر نواب سر ذوالفقار علی خاں تھے، جلسہ میں حسب ذیل تجویز پاس کی گئی:۔

مسلمانان پنجاب کا یہ جلسہ ملک معظم کی حکومت کے فرقہ وارانہ فیصلہ پر اظہار ناراضگی کرتا ہے جس سے اس صوبہ کے مسلمان اپنے جائز اور کھلے ہوئے حق اکثریت سے محروم کر دئے گئے ہیں اور اس فیصلہ میں اس خیال کا اظہار کہ مسلمان خاص مفاد کی نشستوں سے کچھ نشستیں حاصل کر لیں گے محض دھوکہ ہے کیونکہ ان نشستوں میں اکثر نشستیں عام انتخابات کے لئے کھلی ہوئی ہونگی اور کوئی جماعت اس صورت میں ان انتخابات کے نتائج پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔

حکومت پرست بنگالی مسلمان

جو فیصلہ کہ وزیر اعظم کرنے والے سننے آخر اس کا اعلان کر دیا گیا۔ اس اعلان [illegible]

[illegible]

کے ساتھ اتفاق کرنا چاہتا ہوں کہ اگر انگریزی تصفیہ نامہ ہندوستان میں مقبول ہو [illegible] تو بڑے شرم و ندامت کی بات ہوگی مگر خدا کا شکر ہے اس سے کوئی ملت خوش نہیں ہے۔ اور ہر چہار طرف سے نالہ و شیون کی صدائیں آ رہی ہیں۔ بہت سے وفا شعار بھی بیمیں بجبیں ہیں۔ رفاعدین و جامدین کے گروہوں میں بھی کچھ لوگ ایسے نظر آتے ہیں کہ ابھی اُن پر موت کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ ان تمام باتوں کا مفاد ایک ہے اور صرف ایک کہ انگریزوں کی ثالثی کے وجود سے صراحۃً یا دلالۃً سب کو انکار ہے۔ اور اسی اباء و انکار میں ہندوستان کی عزت ہے۔

یہ وقت ہے کہ ہر قوم کے رہبر عقل و خرد سے کام لیں اور حقیقی نصب العین (آزادی) ملت و وطن کے لئے متحدہ جدوجہد کریں اور اپنے ملک کا دستور باہمی مشورہ اور کامل رواداری کے ساتھ بنا کر لیں۔ [illegible] سکھوں اور ہندو مہاسبھائیوں کو چاہیئے کہ پنجاب و بنگال و سندھ کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا خیال دل سے نکال دیں۔ [illegible]

مولانا ابوالکلام آزاد

[illegible]

چودھری خلیق الزمان

[illegible]

مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی

[illegible]

ڈاکٹر کچلو

[illegible]

مولانا حسرت موہانی

جس وقت تک انڈیپنڈنٹ پارٹی کے اصولوں کے مطابق سو بجات کی کامل آزادی فیڈریشن کی لامرکزیت اور ایڈلٹ فرنچائز کا کوئی فیصلہ نہ ہو اس وقت تک ہمارے نزدیک یہ چیزیں ہیچ ہیں اور ناقابل توجہ۔ گورنمنٹ نے یہ بیان محض اس لئے شائع کیا ہے کہ اہم مطالبات کے بجائے لوگوں کی توجہ صرف ان چیزوں میں الجھ کر رہ جائے

اس اعلان نے گویا ہندوستانی قومیت کی روح قبض کر لی ہے صرف یہی نہیں کہ جداگانہ انتخاب منظور کر لیا گیا ہے بلکہ ہندوستانیوں کے اور بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دئے گئے ہیں اور نئے نئے شر و فساد کے دروازے کھول دئے گئے ہیں گویا کہ حکومت نے دل کھول کر ہندوستان سے بدلہ لیا ہے۔ اور ہندوستانی تحریک حریت کا خوب گلا گھونٹا ہے، میں اعلان سے کہہ سکتا ہوں کہ اس [illegible]

سیٹھ یعقوب حسن صاحب

[illegible]

شیخ مشیر حسین قدوائی

[illegible]

مسٹر آصف علی بیرسٹر

[illegible]

سید عبداللہ بریلوی

[illegible]

مسز سروجنی نائیڈو

[illegible]

سر علی امام

[illegible]

ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور

[illegible]

مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی

[illegible]

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علماء ہند کا بیان

وزیر اعظم برطانیہ نے فرقہ وارانہ تصفیہ کا جو اعلان کیا ہے [illegible] جنگ جاری ہے۔ ہندوستان کے تقریباً تمام رہنما جیلوں میں بند ہیں یا اسیری نے ان کی [illegible] ایک شوشہ بھی ناقابل التفات ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ ہر قوم کے فرقہ پرست اس ناقابل التفات اعلان کی بنا پر گمراہی پھیلا رہے ہیں [illegible] کا مجھ [illegible] بہت زیادہ گمراہی پھیلانے ہوئے انگریزوں کی غلامی کی دعوت دے رہے ہیں جو انگریزوں کی سب سے بڑی خدمت اور ملک کے ساتھ انتہائی غداری ہے۔ اسلئے اس وقت میں چند حقائق کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) ہندوستان جس چیز کے لئے بے چین ہے اور جس مقصد کے لئے برطانوی حکومت سے جنگ کر رہا ہے وہ کونسلوں کی سیٹیں نہیں ہیں، بلکہ برطانیہ کے جابرانہ اقتدار کا خاتمہ ہے اور مالیات و فوج اور سیاست خارجہ پر ہندوستان کا قبضہ ہے، اور عوام کی حکومت کا قیام ہے۔ اگر یہ چیزیں حاصل نہیں ہوتی ہیں تو کونسلوں کی نیابت بے نتیجہ ہے۔ ملک و ملت کو ایسی نیابت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور غلامی کی لعنت بدستور قائم رہیگی، غربا زیادہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

(۲) اقلیتیں اور خصوصاً مسلمان اپنے مخصوص مفاد کی حفاظت کے لئے جن امور کو ضروری سمجھتے ہیں وہ صرف صوبائی کونسلوں کی نیابت پر منحصر نہیں [illegible]

[illegible]

سہروردی، مشرف حسین، ایم۔ اے مومن [illegible] اے۔ ایف رحمٰن۔ تمیز الدین خاں۔ [illegible] حفیظ الرحمٰن، چودھری معظم علی خاں [illegible] عبدالرحمٰن، قاضی عماد الحق، حسن علی، عبدالحمید [illegible] محمد حسین، حاجی بدیع احمد چودھری [illegible] حمید چودھری، سید لطافت حسین۔

سکھوں کا بیان

[illegible] سردار اجل سنگھ، سردار [illegible] گیانی کرتار سنگھ کا متفقہ بیان [illegible]

ہندو مہاسبھا

[illegible]

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

حکومت حجاز جنگ کی تیاریوں میں مشغول ہے

شرق اردن اور مستعمرین کی ریشہ دوانیوں کا خطرہ

دمشق اور بیروت کے عربی اخبارات کا بیان

صوبہ دہلی میں شراب افیم بھنگ اور چرس کی زائد

سال بسال ترقی کے اعداد و شمار

مجلس اقوام کے مقررہ آئین کی کھلی مخالفت

افیم	۱۹۲۷ء اور ۱۹۲۶ء میں	۹۹۷ سیر کھپت ہوئی
	۱۹۲۸ء اور ۱۹۲۷ء میں	۱۰۰۵
	۱۹۲۹ء اور ۱۹۲۸ء میں	۱۱۹۸
	۱۹۳۰ء اور ۱۹۲۹ء میں	۱۵۶۲
	۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۰ء میں	۱۶۳۶
	۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۱ء میں	۱۵۷۳

چرس	۱۹۲۸ء ۱۹۲۷ء میں	۶۳۵ سیر کھپت ہوئی
	۱۹۲۹ء ۱۹۲۸ء میں	۲۴۲۵
	۱۹۳۰ء ۱۹۲۹ء میں	۳۹۹۴
	۱۹۳۱ء ۱۹۳۰ء میں	۴۲۷۸
	۱۹۳۲ء ۱۹۳۱ء میں	۳۵۸۱

بھنگ	۱۹۲۷ء ۱۹۲۶ء میں	۲۳۹۷ سیر کھپت ہوئی
	۱۹۲۸ء ۱۹۲۹ء میں	۱۹۲۸
	۱۹۳۰ء ۱۹۲۹ء میں	۴۲۲۱
	۱۹۳۱ء ۱۹۳۰ء میں	۴۲۵۴
	۱۹۳۲ء ۱۹۳۱ء میں	۵۳۵۰

شراب کی درآمد

دارالحکومت

مسلمان فرقہ وارانہ تصفیہ ہرگز قبول نہیں کرینگے

جمعیۃ شبان المسلمین دہلی کی مدلل قرارداد

جمعیۃ علماء ہند کے دو کارکنوں کی گرفتاری

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

ایک معزز عیسائی کا قبول اسلام

حج کمیٹی کے سلسلہ میں ایک اور خفیہ رپورٹ

اسمبلی میں اس خفیہ رپورٹ کے متعلق سوالات کئے جائینگے

دریائے سندھ کے سیلاب سے تین لاکھ کا نقصان

مکانات کا انہدام اور فصلوں کی بربادی

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کی رہائی

رہائی کے بعد نوٹس کی تعمیل

وزیر اعظم کے تصفیہ سے مسلمانان پنجاب کی بیزاری

انجمن اسلامیہ امرتسر کی قرارداد

کرنگش کے قرب و نواح میں

سٹہ اور قمار بازی کی شکایت

(نامہ نگار)

چلتی ٹرین میں ایک اور ڈاکہ

ریوالور دکھا کر آٹھ ہزار روپے چھین لئے

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

مولانا عارف ہسوی بھی گرفتار کر لئے گئے

وزیر اعظم کی بارگاہ میں نام نہاد مسلم کانفرنس کا سجدۂ عبودیت

غداروں کی غداری اور "براہ راست کاروائی" کا پول کھل گیا

اجلاس میں زبردست انتشار "واک آؤٹ" اور شور و غل کے مناظر

(از نامہ نگار خصوصی)

پانچ اہم تجویزیں

واک آؤٹ

نمائندگی کی رازدارانہ کارروائی

مسلم کانفرنس کی غدارانہ تجویز

بنگال میں تشدد پسندوں اور انقلابیوں کی بیخ کنی کیلئے پولیس کی تگ و دو

تمام علاقوں میں پولیس کا گشت — ایک روز میں پندرہ نوجوان گرفتار

ڈاکٹر مونجے اور امبیدکر بھی بول پڑے

وزیر اعظم کے فیصلہ کی مذمت

حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کے مابین تجارتی معاہدہ

ہندوستانی تجارت برآمد کی ترقی کا امکان

آخر سر اقبال کی مہر سکوت ٹوٹی

تصفیہ گورنمنٹ نے مسلمانوں کو قبول کرنا چاہئے

"پیام مشرق" کے مصنف کا پیام غلامی

سی آئی ڈی کے افسر پر گولیوں کے فائر

حملہ آور ریوالور سے مسلح تھا

شملہ کی چوٹیوں پر سخت تشدد

حکومت کو نمائندوں کے اتحاد عمل کی ضرورت

دیوبند میں عظیم الشان جلسہ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کو ڈاکٹروں کا مشورہ

ڈاکٹر سیف الدین کچلو گرفتار کر لئے گئے

انڈیا لیگ کے وفد کا دورہ

گورنر بمبئی اور گاندھی جی سے ملاقات کا ارادہ

حجاز میں برطانوی مداخلت کی بے بنیاد خبر

حکومت حجاز کی طرف سے سرکاری تردید

ٹرین کو لائن سے اتارنے کے مقدمہ کا فیصلہ

حبس دوام اور ۹ سال قید سخت کی سزا

دیوبند میں ایک عظیم الشان جلسہ اور جلوس
حاجی رشید احمد کا بیان اسلامی غیرت کے خلاف ہے

دیوبند ۱۲ اگست آج بعد نماز جمعہ باشندگان دیوبند اور طلبائے دار العلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا قاری اسحاق احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد ... نظمیں پڑھی گئیں جن کا حاضرین پر خاص اثر ہوا۔ مولانا احتشام شیر کوٹی (فاضل دیوبند) اور مولانا حافظ ... صاحب کی تحریک ... تائید سے دو تجویزیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

پہلی تجویز میں آن فرزندان دار العلوم کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کیا گیا ہے جو ملک و ملت کے لئے جمعیۃ علمائے ہند کی زیر ہدایت ... دوسری تجویز میں ... [illegible]

فلک بوس نعروں میں جلسہ برخاست کیا گیا اور ... ایک عظیم الشان جلوس زیر سیادت حافظ ... فرزند حضرت علامہ سید ... شاہ صاحب ... مولانا حسین احمد صاحب ... [illegible]

مجاہد ملت مولانا محمد ابراہیم صاحب کی وفات
دہلی میں تعزیتی جلسے اور ایصال ثواب

دہلی ۱۹ اگست آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ زیر سرکردگی جمعیۃ علمائے ہند زیر صدارت جناب مولانا قاری احمد اللہ صاحب دیوبندی منعقد ہوا۔ صدر نے بہت پرجوش طریقہ پر مسلمانوں کو دعوت عمل دی۔ پھر جناب مولانا برکت علی صاحب دیوبندی نے اپنی پرزور تقریر میں سارے مجمع سے کھدر پہننے کا عہد لیا۔ پھر جناب مولانا منظور احمد صاحب دیوبندی نے تقریر کی جس میں مسلمانوں کو سودیشی لیگ میں شرکت کرتے ہوئے دیسی اشیاء کے استعمال کی دعوت دی۔ اس کے بعد حسب ذیل تجویزیں پیش ہو کر بالاتفاق منظور ہوئیں۔

تجویز ۱۔ مسلمانان دہلی کا یہ عام جلسہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علمائے ہند کی قائدانہ واپسی پر حضرت موصوف کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ نیز حضرت مولانا کی ناسازی مزاج اور پیر کے زخم کی تکلیف پر دلی اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں حضرت کی صحت یابی کے لئے دست بدعا ہے۔

۲۔ مسلمانان دہلی کا یہ عام جلسہ جناب مولانا قاضی احمد حسین صاحب بلیاوی نائب ناظم جمعیۃ الطلبہ صوبہ دہلی و کارکن جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی گرفتاری پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔

۳۔ مسلمانان دہلی کا یہ عام جلسہ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب کارکن جمعیۃ علمائے ہند کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے آپ کے اقارب و احباب کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے اور مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کرتا ہے۔

برکت علی از دفتر جمعیۃ علمائے ہند دہلی

مدرسہ رحمانیہ میں جلسہ

تذوق ذا الموت من کان قبلنا
نحن نذوق الموت من بعد ذالک

مجاہد ملت بطل حریت مولانا مولوی حافظ الحاج محمد ابراہیم صاحب کی وفات حسرت آیات سے جو صدمہ جانکاہ عالم اندوہگین پہونچا ہے وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔

کل بتاریخ ۲۲ اگست ۱۹۳۳ء ایک عظیم الشان جلسہ برائے تعزیت زیر صدارت حضرت مولانا مولوی نذیر احمد صاحب منعقد کیا گیا جس کی ابتداء ... صاحب نے اپنی جگر سوز نظم سے کی۔ بعد ازاں ذیل کی تجویز پاس ہوئی جس کی تائید میں مہتمم مدرسہ اور اساتذہ کرام و طلبہ نے جانگداز تقریریں کیں۔

(۱) یہ جلسہ مولانا مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب کی بے وقت اچانک وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہے کہ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عنایت فرمادے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

عبد الغفار حسن ناظم جمعیۃ الطلبہ مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی

قرآن خوانی اور ایصال ثواب

دہلی ۱۸ اگست۔ مولانا حافظ الحاج محمد ابراہیم صاحب سابق ناظم مجلس احرار اسلام دہلی و کارکن جمعیۃ علمائے ہند کی وفات حسرت آیات پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے لیکن اب ان کے مخلصین و احباب کے لئے سوائے اس کے کیا چارہ ہے کہ ایصال ثواب سے مرحوم کے حق رفاقت کی ادائیگی کریں۔ جناب مولانا عبد الماجد صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور آپ نے آج بجائے درس قرآن مجید مسجد احاطہ کالے صاحب میں مع شرکاء درس قرآن خوانی کرکے مولانا ابراہیم صاحب کی روح کو ایصال ثواب کیا۔

منظہر الدین شیر کوٹی اور مسلمانان الور کے متعلق تجویز

۱۷ اگست یوم جمعہ کو سوہول میں بعد نماز حضرت شیخ الہند ثانی مولانا حسین احمد صاحب کی گرفتاری پر مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوا جس سے پہلے مولانا عبد الرحمن صاحب نے جمعیۃ العلماء ہند کی مذہبی حیثیت اور اس کے پروگرام پر روشنی ڈالی اس کے بعد متفقہ طور سے حضرت شیخ الہند ثانی مولانا حسین احمد صاحب کی گرفتاری پر مبارکباد کی تجویز پاس ہوئی اور دوسری تجویز میں مولوی منظہر الدین شیر کوٹی پر اظہار ملامت کیا گیا جنہوں نے جامع مسجد دہلی میں غنڈوں کے ذریعے مسلمانوں پر چاقو اور لٹھ سے حملہ کرایا اور افتراق بین المسلمین کے باعث بنتے۔ تیسری تجویز میں مہاجرین الور کے ساتھ اظہار ہمدردی کی گئی اور ان کے لئے جمعیۃ العلمائے ہند کے مشورے کو مفید سمجھا گیا اور اس مشورہ کی متفقہ آواز سے تائید ہوئی۔
(مولوی محمد قاسم صاحب مدرس اول مدرسہ سوہول)

سچے موتی کی سی آب

"سرتاج منجن" چند یوم استعمال کیجئے اور پھر دانتوں میں سچے موتی کی سی آب تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ کیجئے ... [illegible]

آبنوسی خضاب ... سفید بالوں کو ... [illegible]

سرمہ نور عالم ... [illegible]

ضروری ... [illegible]

منیجر سرتاج کمپنی، قریب جامع مسجد دہلی

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام
حیرت انگیز طبی ایجاد
عرق حیات
جو

تپ دق ... سفید مہلک بیماری ... [illegible]

نا امید ... [illegible]

عرق حیات

استعمال کرنا چاہئے ... [illegible]

آپ کا اخلاقی وانسانی فرض ہے

کہ جہاں کہیں کوئی دق کا مریض ہو اس کو اس عرق کے استعمال کرنے کا مشورہ دیں ... [illegible]

نوٹ ... [illegible]

چھپکر شائع ہوگئی ہے ایک کارڈ ڈالکر مفت طلب فرمالیجئے۔ تار کا کافی پتہ "ہمدم دہلی"

المشتہر منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۷ دہلی

مقویات سرتاج عالم

آتشک گولیاں ... منی کی خرابی ... [illegible]

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا ... ہزاروں کا بال کالا ہو گیا ... [illegible]

منیجر شنکر کار جالہ نمبر ۹ دربھنگہ بہار

جب ماہواری ایام آتے ہیں

تو عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آج کل ہندوستان میں اسی فی صدی عورتیں ماہواری ایام کی بے قاعدگیوں اور دوسری تکلیفوں میں مبتلا ... دہلی کے زنانہ دواخانہ کی دوا کورس کی ایک شیشی استعمال کرنے سے ... خواہ ایام کم آتے ہوں یا ایام کے زمانہ میں ... ماہواری ایام آنے لگتے ہیں۔

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

بخط لکھ کر ایک شیشی کورس کی منگالی جاسکے جس کی قیمت معہ محصول ڈاک دو روپیہ تیرہ آنے (۲عہ) ہے۔

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے ... انڈسٹریز ... وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے ... گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۳ء سے اسے رکگنائز بھی کر دیا ہے ... پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

لاکھوں روپیہ

کی سالانہ آمدنی وہ تاجر پیدا کرتے ہیں جو تمام دنیا کے ملکوں کو الائچی ... [illegible]

ایس ایل سوداء اینڈ برادرس ایجنسی اینڈ کنٹریکٹرز رپیٹ پٹیاں اسٹریٹ لاہور

سیرۃ النبی جلد چہارم (منصب نبوت)
جس میں

تعلیمات نبوی میں سے عقائد کی تشریح کی گئی ہے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء کو شائع ہو جائیگی (تقطیع کلاں) ضخامت ... قیمت قسم اعلیٰ ... قسم دوم ... محصول ڈاک ... [illegible]

(۱) ہر شہر کے تاجرین کتب کو چاہیئے کہ مطلوبہ نسخے اپنے شہر کے شائقین کیلئے ریل کے ذریعہ سے منگوا کر رکھیں تاکہ محصول کی کفایت سے تاجر و خریدار دونوں کو فائدہ پہونچے۔

(۲) ہر شہر کے متفرق خریدار بھی اگر مل کر اپنی مطلوبہ جلدیں ریلوے کے ذریعہ سے منگوائیں، تو ان کو بھی محصول میں کفایت ہوگی، ایسے لوگوں کے نام ریلوے بلٹی وی۔ پی ہوگی، اور اگر لوگ قیمت معہ محصول بذریعہ منی آرڈر بھیج کر کتاب منگوائیں تو مزید کفایت ہوگی۔

(۳) چونکہ ڈاک کا محصول بہت زیادہ ہو گیا ہے، اس لئے ریلوے پارسل میں بہت کفایت ہوگی دس سیر کے وزن میں تین جلدیں روانہ ہو سکتی ہیں۔

منیجر دار المصنفین اعظم گڈھ

سکھیڑہ ضلع میرٹھ میں ذبیحہ پر پابندیاں
ہندو حکام کی خطرناک چشم پوشی

موضع سکھیڑہ تھانہ پلکھوہ ضلع میرٹھ میں ہندو مسلمان نصف نصف آباد ہیں جہاں پر ہمیشہ سے ذبیحہ ہوتا ہے لیکن اس طرف عام ذبیحہ کے کئے جانے کا رواج نہیں ہے صرف بسم اللہ عبد الغنی رجسٹر پولیس میں قربانیوں کا اندراج ہوا ہے جس کا سولہ سال سے تحریر ہونے کے وقت سے اندراج ہے۔ لیکن امسال اہل ہنود نے سازش کرکے پولیس میں رپورٹ کی ہے کہ یہاں پر کبھی ذبیحہ نہیں ہوا۔ اسٹیر صاحب پولیس نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے ذبیحہ کو احمد سعید و عبد الکریم العدلوہار کے چیلم پر ۲۰ اگست سے ۲۸ اگست تک روک دیا اور ایک طرف مسلمانوں پر لائسنس کی تعمیل کئے جس کے خلاف احتجاج جلیم کو مسلمانوں نے ملتوی کر دیا اور اب حاکم علاقہ تحصیل غازی آباد و کلکٹر ضلع میرٹھ کے یہاں درخواست دی ہے کہ ہمارے حیلہ کی بموجب رسم سابق اجازت دی جاوے لیکن اس وقت تک کوئی حکم نہیں ملا جس کے باعث تمام سامان خراب ہو رہا ہے اور وسائل کا سخت نقصان ہو رہا ہے نیز اہل ہنود نے تمام حلقہ پولیس تھانہ پلکھوہ ان دیہاتی مسلمانوں کو جہاں ان کی آبادی کم ہے تنگ کرنا شروع کر دیا ہے اور وہ دیکھتے ہیں کہ جب ...

سکھیڑہ کی نصف آبادی ہونے ... کا گوشت کھانا اور تقریب پر تیار ہونا روک دیا ہے تو ہماری کیا مجال ہے کہ ہم اپنی تقاریب پر گوشت وغیرہ کھائیں اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس وقت تھانہ پلکھوہ میں دونوں سب انسپکٹر ہندو یعنی انچارج اور سیکنڈ افسر ... اس سے پیشتر ہمیشہ سے ایک ہندو اور ایک مسلمان رہتے آئے ہیں اب ان ہر دو کے موجود ہونے سے اہل ہنود کو یہ جرأت ہے کہ مسلمانوں کو ایذا پہنچا کر تباہ و برباد کریں اور جانی و مالی نقصان پہونچائیں اگر فی الفور سکھیڑہ کے جائے حق ذبیحہ کی اجازت نہیں ہوئی تو تمام علاقہ کی مسلم اقلیت خطرہ میں پڑ جائیگی۔

لہٰذا حکام بالا مجاز کو چاہئے کہ فوراً اس کا مناسب انتظام فرمائیں۔
(نامہ نگار از پلکھوہ)

مولانا حسین احمد صاحب کی رہائی پر جلسہ

سہارنپور میں ۱۸ اگست کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میں مسلمانوں کا جلسہ ... زیر صدارت جناب مولانا ... ناظم جمعیۃ العلماء ... منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی رہائی پر مبارکباد کی تجویز بالاتفاق منظور ہوئی ... مسلمانان سہارنپور ... [illegible]

آئندہ سال کیا ہوگا

سنہ ۱۹۳۳ء آپ کے لئے اور ہندوستان کے لئے نحس ہوگا یا سعد ہوگا۔ اس قسم کی حیرت انگیز پیشین گوئیاں معلوم کرنے کے لئے

باتصویر شاندار رنگین
مشرقی جنتری ۱۹۳۳ء

کتب فروشوں اور اخبارات کے ایجنٹوں سے خریدیئے

علم نجوم اور پیشین گوئیوں کے علاوہ

مشرقی جنتری میں ہر قسم کی ضروری معلومات، تاریخی، ادبی مضامین اور سعد و نحس اوقات درج ہوں گی۔

ہندوستان کے مشہورین کے لئے

اس سے بہتر کوئی دوسرا ذریعہ اشاعت نہیں ہے کیونکہ اتنی شاندار اور کثیر الاشاعت کوئی دوسری جنتری نہیں ہے۔

دفتر مشرقی جنتری کلاں محل دہلی

عجیب (۱۰۸۶)
ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ فساد ہضم۔ گرانی شکم اور دوران سر کو آنا فاناً رو کتی ہے تجربہ اور مشاہدہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوتی ہے۔ سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھئے۔

ترکیب استعمال ورد شکم یا ہیضہ کے لئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں۔ قیمت فی شیشی ۸/-

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم و مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمالیجئے۔

المشتہر منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

رنگون میں "الجمیعۃ" کا تازہ پرچہ

عبد الرزاق خاں صاحب فیض آبادی مکان نمبر ۴۲ بار اسٹریٹ سے بھی ایک آنہ میں مل سکتا ہے۔
منیجر "الجمیعۃ"

بالکل مفت اردو کی کتابیں صرف جوابی کارڈ آنے پر مفت دیوان غفران بنیاز السرار مناجات وغیرہ پیش کیا ... عبد الغفور صاحب پوسٹ مرضیا جھنگ

آلو کی کھیتی باتصویر

اسکاٹ لینڈ میں ارل ... اپنی زمین میں ڈیڑھ ہزار من فی ایکڑ آلو کی پیداوار کی وجہ سے ... آلو کی کاشت ... [illegible]

زراعتی کتب کے مشہور مصنف
بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
مقام گونہ (گوالیار) سے مل سکتی ہے

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے جوان بوڑھا سبھی کا بال جڑ سے سات دن میں کالا نہ ہو تو دگنی قیمت واپس کرنے کی ضمانت ... قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورس دربھنگہ

پنجاب کے طبیب اعظم

عالیجناب شفاء الملک بہادر حکیم ... خاں صاحب ... آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس ... پٹیالہ کی سرپرستی و نگرانی میں تیار ہونے والی بے نظیر اور سریع الاثر ادویات کی فہرست ایک کارڈ آنے پر بالکل مفت ارسال کی جاتی ہے۔

پتہ: اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

آتشک سات روز میں شرطیہ جاتا رہیگا

نہ مرہم لگانے کی ضرورت نہ زیادہ پرہیز کا خوف نہ جلاب لینے کا جھنجھٹ نہ منہ آتا نہ قے نہ دست روزانہ ایک رتی ہماری اکسیر آتشک کھانے پر نئے سے پرانا آتشک صرف سات روز میں شرطیہ دور ہو جائیگا۔ قیمت صرف تین روپیہ (للعہ) علاوہ محصول۔

سات روز میں بواسیر شرطیہ دور ہو جائے گی

خونی ہو یا بادی نئی ہو یا پرانی مسہ دار ہو یا بلامسہ خراب سے خراب بواسیر کیوں نہ ہو صرف پہلی خوراک سے جادو کی طرح اثر کرکے سات روز میں بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے ہماری اکسیر بواسیر خونی بادی بواسیر کو دور کرنے میں عجیب الخواص شئے ہے قیمت خوراک ... روپیہ علاوہ محصول۔

اکسیر سوزاک پیشاب کی تکلیف اور خون پیپ کا آنا جلن سوزش پڑنا پیشاب بند ہو جانا زخم پڑ جانا اور درد ہونا وغیرہ سوزاک کی تمام شکایتوں کو دور کرتی ہے ہماری آزمائی ہوئی اور خاص دوا ہے اکثر مریض تین روز میں جملہ خرابیاں رفع ہو جاتی ہیں خواہ سوزاک نیا ہو یا پرانا دونوں کو مثل جادو کے دور کرتی ہے اول خوراک استعمال سے اثر کال دکھاتی ہے قیمت خوراک تین روز تین روپیہ (للعہ) علاوہ محصول۔

اکسیر جریان جریان سرعت انزال کثرت احتلام رقت منی اور مادہ منویہ کی جملہ خرابیوں کی اصلاح کرتی ہے منی کو قابل اولاد بناتی ہے مقوی اعضاء رئیسہ ہے امساک پیدا کرتی ہے سرعت انزال کثرت احتلام جریان جیسے قاطع نسل مرضوں کو جڑ سے کھو دیتی ہے ... خون صالح پیدا کرتی ہے بدن کو فربہ اور چہرہ کو سرخ سپید بناتی ہے اپنے خواص کے لحاظ سے عجیب و غریب بے مثل شئے ہے قیمت خوراک تین روز تین روپیہ (للعہ) علاوہ محصول۔

نوٹ۔ جملہ خطوط خفیہ رہیں گے اگر فائدہ نہ ہو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائے گی۔

المشتہر حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے اور نمک جالینوس جو دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے تمام امراض معدہ کا واحد علاج ہے جو معمولی درد شکم سے لے کر توبیخ تک کو مفید ہے ایک شیشی مہینوں کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مجرب ادویات کی فہرست معہ جنتری ۱۹۳۳ء مفت منگائیے۔

المشتہر منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

بال جڑ سے کالا

تھوڑا لیجئے زیادہ لیجئے بال عمر روپیہ کے تیل میں کالا پیدا کر ساٹھ برس تک کالا نہ رہے تو دونا دام واپس پتہ:۔ بال کالا اسٹور کنسی سمری دربھنگہ

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

دوائے جریان۔ ہر قسم کے پرانے و نئے جریان سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے بے حد مفید ہے منی کو غلیظ کرتی ہے اور ناکارہ انسان کو قابل فخر مرد بنا دیتی ہے قیمت تیس خوراک تین روپے آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

طلائے خاص۔ نہایت خوشبودار اور مقوی کمزوروں اور نامردوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے بالکل بے ضرر ہے ... طاقت پیدا ہو جاتی ہے تندرست بھی شوقیہ استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی شیشی ... علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

مقوی درحقیقت اسم بامسمیٰ ہے نہایت قیمتی اجزاء سے تیار ہوتی ہے غایت درجہ مقوی باہ ... میں استعمال ہو سکتی ہے چالیس خوراک کی قیمت پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

سیال لعل ... کا کامیاب ترین دوا ہے ... خارج ہونے کو بند کرکے کافی قوت پیدا کرتی ہے اور عورتوں کے حسن و جوانی اور زندگی کو تباہ ہونے سے بچا لیتی ہے۔ چالیس خوراک کی قیمت صرف چھ روپے چار آنے ... محصول ڈاک و پیکنگ معاف۔

روغن شباب۔ کثرت اولاد عمر کی زیادتی یا کسی مرض کی وجہ سے اگر عورت کی چھاتیاں ڈھل جائیں اور حسن و خوبصورتی پر ایک بدنما دھبہ معلوم ہوں تو روغن شباب کے چند روزہ استعمال سے پھر نوجوانی کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ قیمت فی شیشی جو ایک عورت کے لئے کافی ہے دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

المشتہر منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

عمل ... [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
بلال احمد زبیری (بی اے)

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ۔۔۔
ششماہی ... ۔۔۔
سہ ماہی ... ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ۔۔۔
ششماہی ... ۔۔۔
نمونہ
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ... ۵ ... ۹ ... ۱۳
۱۶ ... ۲۰ ... ۲۴ ... ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ... للعہ
نصف صفحہ (") ... للعہ
ایک کالم (") ... عـہ
۱/۲ کالم (") ... عـہ
۱/۴ کالم (") ... عـہ

جلد ۱۶ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۵

معاصرین کے افکار و آراء

ذلیل خوشامد کا ذلیل ترین صلہ (امارت)

مسلم کانفرنس جن کے چودہ مطالبات وحی منزل من السماء سمجھے جانے کے مستحق ...

ہندو سکھ اور مسلم کانفرنس (ہمدم)

ہمیں معلوم ہے کہ غدار ہندو، غدار سکھ، اور غدار ایجوت لیڈر ہی آگے چل کر ...

آخر وہی ہوا جسکی توقع تھی (الاہلحدیث)

تمہیں کیا کرنا چاہیئے (ہمدم)

ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء ہند کا معرکۃ الآراء بیان (ہلال)

فیصلہ ثالثی اور مسلم کانفرنس (سرفراز)

حکومت برطانیہ حکومت ہند کے نام (تاج)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسکندریہ میں علمبرداران توحید کا پہلا قدم

فتح کامل کے بعد قبطیوں کو مذہب اور ضمیر کی آزادی

سپہ سالار اسلام کی محصوری اور دلیرانہ مقابلہ

مقوقس کا اعتراف شکست

خلیفہ دن کو نہیں سوتا!

قبطیوں کو مذہبی آزادی کا عطیہ

ذاتی غلامی پر زبردست خطاب

اسلامی سپہ سالار کی محصوری

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ
حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند
حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند
خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

خاص مجربات

اکسیر قلب۔ واقعی دل و دماغ کیلئے عجیب و غریب ہے۔ اختلاج قلب کیواسطے بہت زود اثر چیز ہے۔ معدہ کیلئے خصوصاً دستوں میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ خوراک ایک رتی سے دو رتی تک۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ آٹھ آنے (عہ)

تریاق الرحم۔ سیلان رحم کیلئے اس سے بہتر دوا نہ ہوگی۔ ... کسی قسم کا نقصان نہیں کرتا۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت ... خوراک جو بہت کافی ہیں ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

سوزاک کا مکمل علاج جو کہ نئے پرانے سوزاک میں بہت سال سے کامیاب ہو رہا ہے۔ قیمت فی بکس تین روپیہ (سے)

نوٹ۔ دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ فہرست خصوصی مجربات طلب فرماکر ملاحظہ کیجئے۔

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ آتشک۔ ناسور۔ گٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ ... قیمت پر مل سکتا ہے۔

تمام ضروریات زندگی

کابل و کشمیر کی پیداوار میوہ جات۔ زعفران۔ کستوری۔ ہینگ۔ شہد ... سلاجیت ... عطریات ... شربت عرق مربہ جات ... سامان سوداگری ... ہماری معرفت منگوا سکتے ہیں۔ پتہ

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ ورد کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

CASTOPHEN MAFG CO.,
P. BOX 88 BUNDE ROAD KARACHI.

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

دواوہ دردیول اٹھے کہ تاثیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جس کا ہر گھر بلکہ ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے ...

ملنے کا پتہ
مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

کلونزنگ برکتھ ...

منگوانے کا پتہ: دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

حکیم الملک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی ...

طلاء مسیحی ...
سفوف شاہی ...
مقوی حب عنبری ...
رعایت ...
طلاء ملذذ ...
حب ممسک طلائی ...

فرمایشے کا پتہ
منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم ...
مٹیریا میڈیکا مع مجربات ڈاکٹری ...
مخزن مرکبات معلم دواسازی ...
مخزن الجواہر یا طبی ڈاکٹری لغات ...
ہیومن اناٹومی فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء طبع سوم ...
تاریخ الاطباء ...
مخزن العلاج یا طب جیلانی ...

ملنے کا پتہ: طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے۔ اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلاکر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے۔ مکمل کتاب ۲۸۹ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد ...

دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے۔ اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ اس میں ۲۵ ... احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ...

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے۔ ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ... کتابیں ... یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۳۶ صفحات قیمت صرف ... علاوہ محصول ڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ... تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ... تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ... تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ... تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ...
علاوہ محصول ڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ...

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود و عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل و مدلل جواب قیمت ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۱ہجری

جامع مسجد میں اجتماع امّت کو روکنے کی سعی نامشکور

"توہین مساجد" کی آڑ میں ایک نئے فتنہ کا افتتاح

۲۷ جولائی کو دہلی کی جامع مسجد کے امام صاحب نے بعض مخصوص حضرات کا ایک جلسہ شوریٰ اس غرض کے لئے طلب کیا کہ جامع مسجد میں "سیاسی" اور "غیر مذہبی" جلسوں کے متعلق "چیف کمشنر صوبہ دہلی" کا جو مکتوب جامع مسجد کمیٹی کے ... ملا ہے اس پر غور کیا جائے اور یہ سوچا جائے کہ اس قسم کے جلسوں کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔

مسجد میں "گالی گلوچ" اور "مار پیٹ" ہوتی ہے اسلئے جلسے مسجد میں منعقد نہ کئے جائیں اور اس پر علماء کرام سے فتویٰ حاصل کیا جائے۔

مساجد مجامع امت ہیں

جہاں تک مساجد میں نفس اجتماع کا تعلق ہے ہر شخص جسے شریعت اسلامیہ کے ذرا سی بھی واقفیت حاصل ہے اور اسلام کے قرون اولیٰ کی تاریخ پر عبور رکھتا ہے ...

توہین مسجد کے اسباب و علل

علماء کرام سے گزارش

جامع مسجد کے پرامن جلسے

انجمالی پروپیگنڈا اور خطبہ جمعہ

خفیہ رپورٹ

علیحدگی سندھ اور مسٹر بار نیس

طلباء دار العلوم دیوبند کا احتجاج

[illegible]

مسلم کانفرنس نے کیا مانگا تھا اور حکومت نے کیا دیا

مسلمانوں کے حقوق کو ایک ایک کرکے گھاٹ اتار دیا گیا

ہزاروں ٹھوکریں کھانے کے بعد بھی مسلم کانفرنس حکومت کے سامنے سجدہ کر رہی ہے

مسلم کانفرنس کی گزشتہ چہار سالہ تاریخ ... مطالبات کی ... حکومت کے سامنے ... [illegible]

نمبر	مسلم کانفرنس نے کیا مانگا تھا	حکومت نے کیا دیا	کیفیت
۱	[illegible]	×	[illegible]
۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	[illegible]	×	[illegible]
۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	[illegible]	×	[illegible]
۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	[illegible]	منظور کر لیا گیا	[illegible]
۹	[illegible]	×	[illegible]
۱۰	[illegible]	×	[illegible]
۱۱	[illegible]	×	[illegible]
۱۲	[illegible]	×	[illegible]
۱۳	[illegible]	×	[illegible]
۱۴	ہندوستان کے دستور میں کل اجزائے نظام ترکیبی کی متفقہ رائے کے بغیر کوئی تبدیلی نہ ہو سکے۔	×	[illegible]
۱۵	مسلمانوں کے پرسنل لا میں رد و بدل کرنے کا کسی حکومت کو اختیار حاصل نہ ہو۔	×	[illegible]
۱۶	مذہبی قضایا یعنی اسلامی قانون کے مطابق انفصال مقدمات کیلئے قاضی مقرر کئے جائیں۔	×	ایضاً
۱۷	[illegible]	×	[illegible]
۱۸	[illegible]	×	[illegible]
۱۹	[illegible]	×	ایضاً
۲۰	[illegible]	×	[illegible]
۲۱	[illegible]	[illegible]	اس طرح حکومت نے بنگال میں مسلمانوں کی آئینی اقلیت قائم کرکے اپنی یورپین، اینگلو انڈین وغیرہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور پنجاب میں بھی آئینی اکثریت نہ ہونے دی ... دونوں مسلم اکثریت والے صوبے ایک ہی طرح مسلم اقلیت والے صوبوں کے مخالف ہیں۔

اسلامی ممالک کی خبریں

افغانستان میں جشن استقلال کی تقریب

اعلیٰحضرت افغانستان کا بے مثال تاریخی خطبہ

ترویج علوم و فنون کی ضرورت

تم احتیاج سے فارغ ہو سکتے ہو اور اپنے لئے اور اپنے ملک کے لئے مال و دولت کے انبار لگا سکتے ہو۔

... اگر حکومت ان اسباب میں سے کوئی امر اختیار کرے تو تم متفق اور متحد ہو کر اس کے ساتھ تعاون کرو ...

خدا کی بندگی اور وطن کا احترام

پیغام استقلال کے ذرائع

(اصلاح کابل)

تبریز میں کوئلہ نکالنے کی اسکیم

[illegible]

دار الحکومت

مسلم کانفرنس کے سابق جائنٹ سکرٹری کا بیان

امن سبھا کا دوسرا نام مسلم کانفرنس ہے

وفاداری کی انجمن سے کوئی امید نہیں

دہلی ۵ ہر اگست۔ شاہ مسعود احمد صاحب نے پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے۔

کیا دہلی کی شاہجہانی جامع مسجد کے دروازے بند کر دیے جائینگے

چیف کمشنر کے خفیہ خط پر منیجنگ کمیٹی میں غور و خوض

جامع مسجد میں سیاسی جلسوں کی بندش کا معاملہ

اسلامیان ہند سے ایک بلوچستانی کی اپیل

بلوچستان کے دس لاکھ مظلوموں کو فراموش نہ کرو

مسجد کی زمین پر ناجائز قبضہ

چند ہندوؤں کی شرارت

مسلمانوں کے ازدواجی مقدمات کیلئے فقہاء کا تقرر

اسمبلی میں حاجی وجیہ الدین صاحب کی قرارداد

گورنر بنگال سے مالویہ کی ملاقات

ہندو مسلم سمجھوتہ کی توقع

اخبارات کے تاروں کی شرح میں اضافہ

صحافت کا مستقبل خطرہ میں

ڈاکٹر کچلو کو دو سال قید سخت کی سزا

نوٹس کی خلاف ورزی کا اقرار

کھدر کے تحفظ کے لئے ایک مسودہ قانون

مسلمانان دہلی کا عام جلسہ

مسلم کانفرنس کی غداری پر اظہار ملامت

صلح کی گفتگو پھر شروع ہو گئی؟

وائسرائے کے ہاں سر سپرو کی طلبی

اصلاحات کے جدید طریق کار کا اعلان

تیسری گول میز کانفرنس میں کون شریک ہونگے؟

علامہ معین الدین صاحب پر اعتماد کا اظہار

اسلحہ خانہ چاٹگام کا مفرور ملزم گرفتار

پولیس کی کامیابی

مولانا برکت اللہ صاحب کی گرفتاری

برطانیہ نے مسلمانوں کے تمام مطالبات ٹھکرا دئیے

مولانا معین الدین صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء ہند کا بیان

دہلی ۹ ہر اگست۔ مولانا معین الدین صاحب اجمیری نائب صدر جمعیۃ علماء ہند نے ذیل کا بیان دیا ہے۔

پنجاب اور بنگال میں مسلم اکثریت کا خاتمہ

سندھ کی علیحدگی اور مرکز

بلوچستان کے مسئلہ سے بے اعتنائی

چین اور جاپان میں پھر جنگ شروع ہو گئی!

جاپان کے ہوائی مستقر اور وائرلیس اسٹیشن کو آگ لگا دی گئی

منچوریا سے جاپانی افواج ہٹالی جائیں

دار العلوم دیوبند کے متعلق چند اضطراب انگیز بیانات

حضرت مہتمم صاحب جلد توجہ فرمائیں

محمد رکیع فاروقی۔ ناظم جمعیۃ الطلبہ صوبہ دہلی

ڈھاکہ میں گرفتاریاں

متعدد نوجوان حوالات میں

ریل کی پٹریاں غائب!

فصل کو قرق کرنے پر پولیس اور کسانوں میں جھگڑا

پولیس نے گولی چلا دی، سپاہی اور کسان مجروح

انسداد جنگ کی تدابیر پر غور

برطانوی اور فرانسیسی مندوبین کی شرکت

مولانا فضل الرحمن صاحب بہاری کی رہائی

روس میں ۲۳ اشخاص کو پھانسی کی سزا

سرکاری مال چرانے کا الزام

بمبئی میں ۹ کانگرسی کارکنوں کی گرفتاری

جنرل سنجو کی سزائے موت بدل دی گئی

دہلی میں پیدائش و اموات

کشمیر کی بیداری اور تعلیم کی ضرورت

ندوۃ العلماء کی طرف سے دار العلوم کا قیام

اہل کشمیر کی ذہنی قابلیتیں محتاج بیان نہیں، ان میں سے جنکو اچھی تعلیم و تربیت میسر آئی ہے وہ ہمیشہ اپنے ہم چشموں میں ممتاز رہے ہیں اس وقت ... ارباب فضل و کمال اور ارباب سیاست دونوں گروہوں کے صف اول میں کشمیری نظر آئیں گے یہ تو عرصہ سے معلوم تھا کہ کشمیر میں بہت سی قابلیتوں کا ایک خزینہ مدفون ہے اور جب یہ دفینہ نکالا جائیگا تو انسانیت کو بیش بہا فوائد پہونچنے کی توقع ہے مگر انہیں کے چند سالوں میں اہل کشمیر نے ابتدائی انسانی حقوق کے حصول کے لئے جو گرانقدر قربانیاں کی ہیں ان کی کسے توقع تھی، اہل کشمیر نے ایثار و شجاعت کی عدیم النظیر مثال قائم کرکے اسکا حق پیدا کرلیا ہے کہ آپ ان کی اعانت کریں۔ ... اہل کشمیر کی تعلیم و تربیت سے محروم ہیں اور صحیح دینی تعلیم کے فقدان سے ایسی قوتیں جو شاندار مستقبل کی ضامن ہیں اوہام و رسوم کے ملبہ میں دفن ہیں مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ اس مرحلہ پر مسلمانان کشمیر کی دستگیری کریں اگر آپ کی اعانت سے مسلمانان کشمیر صحیح اسلامی تعلیم و تربیت حاصل کریں تو کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے شاندار نتائج پیدا ہوں گے۔ کشمیر ہندوستان کا ایسا حصہ ہے جہاں تقریباً مسلمان ہی مسلمان تیس لاکھ تعداد میں آباد ہیں اور ایسی فنی قابلیتوں اور شجاعت کے حامل ہیں جن کا انہوں نے اچھی طرح ثبوت دیا ہے اگر ... آپ کی اعانت سے تعلیم یافتہ ہوجائیں ... تو اسلامی ہند ... ہوں گے وہ آپ کے لئے کتنے اجر کا باعث ہوں گے یقیناً یہ صدقہ جاریہ قیامت تک آپ کو ثواب پہونچاتا رہے گا۔

ندوۃ العلماء نے دار العلوم کے نام سے ایک درسگاہ قائم کی ہے ...

راندیر میں مسلمانوں کا اجتماع

رہنمایان ملت کی رہائی کا مطالبہ

میرے احباب

جمعیۃ الطلباء کا جلسہ

مشترکہ پور مسلم انجمن ہائے دہلی کا اجلاس

مشترکہ پور مسلم انجمن ہائے دہلی کا یہ جلسہ مسلمانان پنجاب کے آئینی اکثریت کے واجب مطالبہ کی پُرزور تائید کرتا ہے اور مسلمانان پنجاب کو یقین دلاتا ہے کہ ان کو اپنے جائز حقوق تسلیم کرنے کے لئے اگر جدوجہد کرنی پڑی تو جماعت ہر ممکن امداد کیلئے ہر وقت تیار رہے گی نیز سکھ بھائیوں سے مخلصانہ اپیل کرتا ہے کہ وہ برادران ہنود کی اشتعال انگیز ریشہ دوانیوں سے متاثر ہوکر مسلمانوں ...

سچے موتی کی سی آب

"سرتاج منجن" صرف چند یوم استعمال کیجئے اور پھر دانتوں میں سچے موتی کی سی آب و تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ کیجئے "سرتاج منجن" جو دانتوں کے مسوڑھوں سے خون پیپ نکلنے اور پائیوریا جیسے خطرناک مرض کے لئے اپنے جادو اثر فوائد میں بے نظیر ہے۔
ہلتے دانتوں کا جما دینا، دانتوں نے جڑ نہ چھوڑی ہو، ریخوں سے چونے اور میل کا صاف کرنا "سرتاج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔
بے مثل فوائد، کم قیمت، نمونہ کی چھوٹی شیشی ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں بڑی شیشی آٹھ آنہ (۸)

آبنوسی خضاب صرف ایک شیشی کل نقائص سے پاک بے ضرر پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند سیاہ، چمکدار، ریشم کے مثل ملائم کرنے والا "آبنوسی خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے
قیمت فی شیشی ۶ تین شیشی کے بکس کی قیمت ایک روپیہ (عہ) نمونہ مفت

سرمہ نور عالم آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ سچے موتی اور جواہرات اس کے نسخے کے جزو اعظم ہیں ضعف بصارت کے لئے بے مثل تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ایک روپیہ (عہ)

ضروری ایک روپیہ سے کم قیمت فرمائش کی تعمیل بذریعہ ویلو نہیں ہوتی اس لئے کہ کم از کم خرچ ڈاک ۸ ہوتا ہے زائد قیمت کے آرڈر پر محصول کی کفایت ہوتی ہے۔

پتہ: **منیجر سرتاج کمپنی، قریب جامع مسجد ۱۷ دہلی**

سیرت النبی جلد چہارم (منصب نبوت)

جس میں

تعلیمات نبوی میں سے عقائد کی تشریح کی گئی ہے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو شائع ہوجائے گی (تقطیع کلاں) ضخامت ... صفحے قیمت قسم اعلیٰ ... قسم دوم ... محصول ڈاک فی جلد بہ اختلاف کاغذ ...

(۱) ہر شہر کے تاجرین کتب کو چاہیے کہ مطلوبہ نسخے اپنے شہر کے شائقین کے لئے ریل کے ذریعہ سے منگوا کر مہیا رکھیں تاکہ محصول کی کفایت سے تاجر و خریدار دونوں کو فائدہ پہونچے۔

(۲) ہر شہر کے متفرق خریدار بھی اگر مل کر اپنی مطلوبہ جلدیں ریلوے کے ذریعہ سے منگوائیں، تو ان کو بھی محصول کی کفایت ہوگی، ایسے لوگوں کے نام ریلوے بلٹی وی۔ پی ہوگی، اور اگر لوگ قیمت مع محصول بذریعہ منی آرڈر بھیج کر کتاب منگوائیں تو مزید کفایت ہوگی۔

(۳) چونکہ ڈاک کا محصول بہت زیادہ ہوگیا ہے، اس لئے ریلوے پارسل میں بہت کفایت ہوگی دس سیر کے وزن میں تین جلدیں روانہ ہوسکتی ہے۔

منیجر دار المصنفین اعظم گڈھ

اخبار الجمعیۃ

میں

اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اگر کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت

جرمنی طلسمی آلہ

استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا
غلط ثابت ہونے پر دام واپس۔ قیمت فی آلہ دو روپے

مقویات سرتاج عالم

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

تریاق اکسیر

آتشک سات روز میں شرطیہ جاتا رہیگا

مرہم لگانے کی ضرورت نہ زیادہ پرہیز کا خوف نہ جلاب لینے کا جھنجھٹ نہ منہ آنا نہ دست روزانہ ایک رتی ہماری اکسیر آتشک کھانے پر نئے سے پرانا آتشک صرف سات روز میں شرطیہ دور ہوجائے گا۔ قیمت صرف تین روپیہ (سے) علاوہ محصول

سات روز میں بواسیر شرطیہ دور ہوجائے گی

خونی ہو یا بادی نئی ہو یا پرانی مستہ وار ہو یا بلا مستہ خراب سے خراب بواسیر کیوں نہ ہو صرف پہلی خوراک سے جادو کی طرح اثر کرکے سات روز میں بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے ہماری اکسیر بواسیر خونی بادی بواسیر کو دور کرنے میں بے نظیر ہے قیمت خوراک ہفت روزہ تین روپیہ (سے) علاوہ محصول

اکسیر سوزاک پیشاب کی تکلیف اور خون پیپ کا آنا جلن سوزش پیشاب بند ہوجانا زخم پڑ جانا ٹیسیں اور دورہ ہونا وغیرہ سوزاک کی تمام شکایتوں کو دور کرتی ہے ... خواہ سوزاک نیا ہو یا پرانا ... قیمت بیس روزہ تین روپیہ (سے) علاوہ محصول۔

اکسیر جریان جریان، کثرت انزال، کثرت احتلام ... کی جملہ خرابیوں کی اصلاح کرتی ہے ... قیمت خوراک ... روزہ تین روپیہ (سے) علاوہ محصول۔

نوٹ: جملہ خطوط مخفیہ رہیں گے اگر فائدہ نہ ہو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کردی جائے گی۔

المشتہر: **حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال**

امرت دھارا

پہلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزاروں ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص مفت دوا ہے قیمت

بہرا پن

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کراسکتے ہیں ... اور جعلسازوں ... سے بچنا آپ کا فرض ہے ...

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

کروڑوں روپئے

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کے ذاتی اور خاندانی تجربات

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص جہش — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

ملنے کا پتہ: منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۱۵ دہلی

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو بحال کرنے والا صحت انگیز جادو

لکڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

لکڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

جلد ۱۶	دہلی - یوم دوشنبہ ۳ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء	نمبر ۱۶

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوؤں پر ابلیس فرقہ پرستی کا قبضہ (ہند جدید)

اس وقت ہندوؤں نے جو روش اختیار کی ہے ہمیں قوی شبہ ہے کہ وہ ایک خطرناک سازش کا نتیجہ ہے۔ غالباً یہ سازش اس لئے کی گئی ہے کہ موجودہ برطانی فیصلہ کو مسلمانوں سے منوا لیا جائے۔ ہم یہ کیوں کہتے ہیں؟ جواب ذیل میں ملاحظہ ہو۔

یہ واقعہ ہے کہ برطانی فیصلہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کے حق میں مضر ہے۔ اس فیصلہ نے صرف یہی نہیں کیا ہے کہ اقلیت والے تمام صوبوں میں ان کا تناسب نیابت بہت کم کر دیا ہے، بلکہ یہ بھی کیا ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لئے پنجاب و بنگال میں دستوری اقلیت بنا دیا ہے، حالانکہ وہ ان دونوں صوبوں میں بلحاظ آبادی اکثریت میں ہیں۔ اور خود برطانی حکومت یہ اصول تسلیم کر چکی تھی کہ کسی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن موجودہ فیصلہ میں حکومت نے اس اصول کو خاص مسلمانوں کے معاملہ میں بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور اکثریت والے دونوں صوبوں میں انہیں اقلیت بنا دیا ہے۔ برخلاف اس کے کسی صوبہ میں بھی ہندو اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ ان کی اکثریت پنجاب و بنگال اور صوبہ سرحد کے علاوہ ہر صوبہ میں تسلیم کی گئی اور برقرار رکھی گئی ہے۔

بلاشبہ برطانی فیصلہ تمام ہندوستان کے لئے مضر اور قومیت کے حق میں سم قاتل ہے۔ لیکن قرار واقعی نظر سے اگر دیکھا جائے تو وہ یوروپین جماعت کے بعد ہندوؤں کے لئے سب سے زیادہ بہتر ہے اور مسلمانوں کے لئے سراسر مہلک۔ صاف ظاہر ہے کہ مسلمان اس درجہ بیوقوف نہیں ہو سکتے کہ اس فیصلہ کو منظور کر کے خودکشی گوارا کر لیں گے۔ حکومت بھی اس بات سے واقف ہے۔ یوروپین جماعت بھی آگاہ ہے اور ہندو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ اب مسلمانوں کو فریب دینے کی ایک نہایت عجیب و ناپاک کوشش کی جا رہی ہے۔

وہ کوشش یہی ہے کہ تمام ہندو اخبار اور تمام فرقہ پرست ہندو لیڈر ریکٹ بان چلا رہے ہیں کہ برطانی فیصلہ نے مسلمانوں کو سب کچھ دیدیا اور ہندوؤں کو کچھ بھی نہیں دیا۔ ظاہر ہے اس چیخ پکار کا عام مسلمانوں پر یہی اثر پڑے گا کہ وہ اس فیصلہ پر غور کرنے سے رک جائیں گے اور ہندوؤں کا یہ شور سن کر یقین کر لیں گے کہ واقعی مسلمانوں کو سب کچھ مل گیا ہے، ورنہ ہندو اس طرح نہ چلاتے!

بحالات موجودہ کیا کیا جائے؟ (مدینہ)

ہماری رائے میں اب اس قسم کے مباحث میں زیادہ مصروف رہنا ہندوستان کے لئے بالعموم اور بالخصوص مسلمانوں کے لئے سخت مضر ہے۔ اس وقت دو ہی صورتیں باقی ہیں: اول اس فرقہ وارانہ حل کو عجز و انکسار اور شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جائے ...

آرڈیننس میں ایک اہم قانونی سقم (ملت)

موجودہ سیاسی روش سے بالکل الگ ہو کر خالص قانونی نقطہ نظر سے اگر موجودہ آرڈیننسوں پر نظر ڈالی جائے تو اس میں متعدد خامیاں ملتی ہیں اور یہ کچھ زیادہ حیرت انگیز بھی نہیں ہے اس لئے کہ آرڈیننس کا نفاذ صرف ایک ہنگامی اور وقتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کیا گیا تھا جس میں اصول قانون کی پابندی مشکل ہے۔ حال میں بمبئی ہائی کورٹ میں مختلف مقدمات کے سلسلہ میں مرافعے پیش ہوئے جن میں اسی قسم کی خامیاں بالکل ظاہر ہو گئیں۔ ایک شخص پر جرمانہ ہوا اور جرمانہ وصول کرنے کی غرض سے کچھ مال قرق کیا گیا جو اتفاق سے مشترکہ ملک تھا۔ چنانچہ مرافعہ میں یہ دلیل پیش کی گئی کہ عدالت فوجداری کو دفعہ ۳۸۶ ضابطہ فوجداری کی رو سے مشترکہ خاندان کے سامان کو قرق کرنے کا اختیار نہیں ہے اور سامان قرق نہ ہو سکا۔ عدالت عالیہ بمبئی نے اس دفعہ کی تشریح کر کے آرڈیننس میں بظاہر ایک ایسا اہم سقم قائم کر دیا ہے کہ حقیقتاً اب کسی جرمانہ کے سامان کی قرقی سے وصول کرنا ناممکن ہے۔ ... آرڈیننس کی رو سے ماتحت حکام حکومت کو جرمانہ وصول کرنے کے لئے اس قسم کے اختیارات تفویض کر دئے گئے ہیں۔

غرضیکہ آرڈیننسوں میں اس قسم کی متعدد خامیاں پائی جاتی ہیں جو اصول و مبادی قانون کے صریحاً منافی ہیں۔

سنو، ہم کیا کہتے ہیں؟ (ہند جدید)

اس وقت ہمارے اور مسلم کانفرنس کے مابین اختلاف کی وجہ یہی ہے کہ مسلم کانفرنس نے برطانی فیصلہ منظور کر لیا ہے، حالانکہ یہ فیصلہ سراسر مسلم کانفرنس کے جملہ مطالبات کے خلاف اور مسلمانوں کے جملہ حقوق کا تلف کر ڈالنے والا ہے۔ للہ انصاف سے کام لو اور بتاؤ کہ ایسی صورت میں مسلم کانفرنس پر ہمارا معترض ہونا بجا ہے یا بیجا ہے؟ کیا مسلم کانفرنس نے ہمارا کوئی ذاتی نقصان کیا ہے کہ ہم اس کے دشمن بن گئے ہیں؟ ظاہر ہے اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ پھر ہم کیوں اس سے اختلاف کرتے اور اس پر نکتہ چینی کرتے ہیں؟ صرف اس وجہ سے کہ خود اس نے جو مطالبات پیش کئے تھے اور جن میں اس کا دعویٰ تھا کہ ایک بال برابر بھی کمی نہیں ہو سکتی، اب وہ ان سے ہٹ گئی ہے اور برطانی فیصلہ منظور کر لیا ہے جو خود اس کے اپنے اقرار کے بموجب مسلمانوں کے لئے حد درجہ مضر ہے۔ کیا اب بھی کوئی نیک نیت انسان کہہ سکتا ہے کہ مسلم کانفرنس سے ہمارا اختلاف صحیح نہیں ہے؟

مسلم کانفرنس سے آج ہی ہماری اور تمام مسلمانوں کی صفائی ہو سکتی ہے اگر وہ ...

خلافت کمیٹی

...

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

... مدینہ باغ ہے آپ ان کو قبول فرمائیے۔ آپ انکے سروں پر دست مبارک پھیرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ تمکو برکت دے مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔

جب آپ مدینہ طیبہ پہونچے تو انصار مدینہ کے عجب ... کچھ گئے ہر شخص اسی کوشش میں تھا کہ حضور پرنور صلعم اسی کے مہمان نہیں یہاں تک کہ انصار میں کشمکش ہونے لگی اور ہر شخص یہی کہتا تھا کہ حضور میرے مہمان ہیں آخر قرعہ ڈالا گیا جو حضرت ابو ایوب الانصاری کے نام نکلا اور آپ انکے مہمان ہوئے۔

ایثار!! ایثار!! ایثار!!

اس کے بعد سید خدا صلعم نے اپنے ساتھی مہاجرین اور انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور انصار سے فرمایا کہ مہاجرین تمہارے بھائی ہیں ان کی دلداری تمہارا فرض ہے!

اللہ! اللہ! خدا کا رسول جس کو بھائی بنادے اس میں دوئی اور تفریق کہاں باقی رہ سکتی ہے۔ تمام انصار نے حضور کے فرمان کو آنکھوں پر رکھا اور مہاجرین کو اپنے اپنے گھر لے گئے اور تمام اثاثہ ان کے سامنے ڈال دیا اور کہا بھائیو! ہمارے مال میں سے نصف مال تمہارا ہے ...

فداکاری اور اخلاص

...

اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم کرو!

...

مسلمان آئندہ کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں؟

مالی ایثار اور اجتماعی زندگی کا اسلامی فلسفہ

انصار و مہاجرین کی زندگی سے ایک سبق

اسلام اور داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو ترقی کے وہ تمام راستے بتائے ہیں جن پر گامزن ہو کر یہ امت حوادث روزگار سے محفوظ رہ سکتی ہے اور جس کے بعد اندرونی اور بیرونی دشمنوں اور بدخواہوں کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا ...

اسلام مسلمانوں کی ترقی اور حفاظت کا ضامن ہے اس لئے اس نے مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی حفاظت کے دو طریقے بتا دیے ہیں ...

یہ رب کیوں زندہ ہے؟

...

زمانہ حال میں زندگی کے اصول

...

مجبوب عاشق کے قدموں پر

عملیات سفلی ... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۹ دہلی

آلو کی کھیتی بالتصویر

... اس کتاب میں ... ۱۲۶ صفحات کی ہے قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲) ...

زراعتی کتب کے مشہور مصنف

بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مقام گونہ (گوالیار) سے مل سکتی ہے

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون، خارش، پھوڑا پھنسی، آتشک، ناسور، گٹھیا، بدن کے سیاہ و سفید داغ ...

تمام ضروریات زندگی

... ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

اکسیر قلب ...

تریاق الرحم ...

سوزاک کا مکمل علاج ...

نوٹ: دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ فہرست خصوصی مجربات طلب فرما کر ملاحظہ کیجئے

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور یو۔پی

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کردیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کرو زیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم سامان اور ضبط و انتظام پر اطمینان ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔سی اور ڈی۔سی ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلبا کے لئے جداگانہ کلاسیں ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپیکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

طبیہ کالج علیگڈھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء تا یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء داخلہ کی تاریخ مقرر ہے امیدواران کو اس سے قبل اپنی درخواست پرنسپل کے دفتر میں بھیجدینا چاہیے اور داخلہ کے وقت انکو موجود بھی ہونا چاہیے پراسپیکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے دارالاقامہ میں رہنے والے ہر طالب علم کو ... روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

... کیسٹوفین ...

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

شربت فولاد

... منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

کلونزنگ ...

... دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

پنجاب کے طبیب اعظم

... اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

بال جڑ سے کالا

... بال کالا اسٹور ...

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی تمدنی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنیکے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے
حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱۰ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۴
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۸ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ...
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمے کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔ عمدہ طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ... آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ ... ایک روپیہ ...

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۳ رجمادی الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

جامع مسجد کے احترام و اجلال کا مسئلہ

امام صاحب کی تقریر اور چیف کمشنر کا سرکاری اعلان

ہم نے گزشتہ اشاعت میں جامع مسجد کے اس جلسہ شدرفی کی کارروائی پر جو بحث کی تھی جو اخبارات کے اعلان کے مطابق چیف کمشنر صوبہ دہلی کے ایک خط پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا اور جس نے داعیان جلسہ کی تقریروں کے بعد کچھ اور ہی نوعیت اختیار کرلی تھی۔ ہم نے یہ بتایا تھا کہ اس جلسہ میں علمائے کرام سے فتویٰ طلب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنادی گئی اور چیف کمشنر کا خط "تنبیہ" ہونے کے باعث اس پر گرفتگی ہو سکی۔

ہوگیا حکومت چاہے تو اس پر زور دے سکتی ہے اور اس کی خلاف ورزی کی گئی تو وہی صورت حال پھر عود کر سکتی ہے جو معاہدہ سے قبل تھی اگر حکومت کے خلاف جامع مسجد کے اندر نکتہ چینی کی جاتی رہی تو ۱۸۶۲ء کا معاہدہ ٹوٹ جائے گا اور حکومت کو اختیار ہوگا کہ جس طرح ۱۸۵۷ء میں اس نے مسجد پر قبضہ کر لیا تھا اور ۱۸۶۲ء کے معاہدہ کے بعد اسے واگذار کیا تھا اسی طرح پھر اس پر قبضہ کرلے اور اس وقت تک واپس نہ کرے جب تک

امام صاحب کی تقریر

چیف کمشنر کا اعلان

تقریر کا مفہوم

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں۔

۱۔ ایک واعظ صاحب اپنی تقریر میں یہ فرماتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے رتت میں طوفان کے وقت آسمان سے پانی گرا اور تمام مخلوق ڈوب گئی اور کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی جودی پہاڑ کی طرف روانہ ہوئی اور جس قدر پہلے کے آدمی موجود تھے وہ غرق ہوگئے۔ اس لئے حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کہتے ہیں کیونکہ کشتی میں قریب اسی یا چھیاسی مرد عورت کے رہے۔ ایک شخص نے واعظ صاحب سے بحث کی کہ آپ نے غلط بیان کیا۔ حضرت نوح کے وقت جو طوفان آیا تھا اس طوفان میں زمین کے تنور سے پانی ابل کر سب غرق کر دیا آسمان سے پانی نہیں گرا تھا۔ اب دریافت یہ ہوتا ہے کہ فی الواقع واعظ کا کہنا درست ہے یا جس نے بحث کیا ہے۔

۲۔ گیارھویں شریف میں پیران پیر شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی مرحوم و مغفور کی تذکرہ میں قیام کرنا چاہیے یا نہیں۔ اکثر چند سالوں سے مولود خواں قیام کرتے ہیں جس طرح ہمارے آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام ہوتا ہے۔

۳۔ امام کو جمعہ کے روز مسجد میں اذان سن کر قبلہ آنا چاہیے یا کہ جس قدر

الجواب

۵ رستمبر ۱۹۳۲ء

دہلی کی مسجد جامع اور احکام شریعت

(از مسٹر آصف علی بیرسٹرایٹ لا)

[مسٹر آصف علی بیرسٹر کا مندرجہ ذیل مضمون جامع مسجد کے متعلق تاریخی، قانونی اور شرعی حیثیت واضح کرنے کی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک اس افواہ کا تعلق ہے کہ حکومت براہ راست جامع مسجد کے اندر کوئی مداخلت کرنا چاہتی ہے یا اس کے دروازوں کو بند کر دینے کی دھمکی دے رہی ہے چیف کمشنر صوبہ دہلی نے اپنے ایک سرکاری بیان میں اس کی تردید کر دی ہے اور اس غلط فہمی کو دور کیا ہے جو امام صاحب جامع مسجد کی تقریر سے حکومت کے جامع مسجد پر قبضہ کر لینے کے متعلق پیدا ہوئی تھی قارئین کرام اس مضمون کے ساتھ چیف کمشنر کے سرکاری اعلان کو بھی ملاحظہ فرمائیں جو صفحہ ۵ پر درج ہے اور آج کا مقالۂ افتتاحیہ بھی پڑھ لیں جو اسی موضوع پر لکھا گیا ہے]

اخبارات سے معلوم ہوا کہ دہلی کی جامع مسجد کی منتظمہ کمیٹی کے نام کوئی خط چیف کمشنر دہلی کا آیا ہے کہ جس میں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ درحقیقت جامع مسجد ۱۸۵۷ء میں ضبط کر لی گئی تھی اور ۱۸۶۲ء میں اس شرط پر واگذاشت ہوئی کہ وہ محض نماز اور دینی تعلیم کے لئے استعمال ہو۔ اور اس لئے مسلمانوں کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے امور کے سلسلہ میں مسجد میں اجتماع یا تقریریں کریں۔ بہرکیف امام صاحب کی اس تقریر سے جس کی رپورٹ اخبارات (اسٹیٹسمین، ہندوستان ٹائمس وغیرہ) میں شائع ہوئی ہے یہی مترشح ہوتا ہے۔

اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو یہی سوال آج سے بیس برس پہلے بھی پیدا ہوا تھا اور

مسئلہ کے خلاف ایک قبیح نظیر قائم ہو جاتی ہے۔ بہر صورت موجودہ حکومت تو بدل ہی رہی ہے اور زمام سلطنت تو خود ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں جا رہی ہے۔ آج کی حکومت کی شرائط ایک قسم کی ہیں، کل کی حکومت کی شرائط دوسری قسم کی ہونی ممکن ہیں مگر امت کب ان شرائط کی پابند ہو سکتی ہے۔

کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ مساجد مسلمانوں کے کل امور دینی و دنیوی طے کرنے کے مرکز ہیں؟ کیا مسجد نبوی میں تمام دینی و دنیوی امور طے نہ ہوتے تھے؟ کیا وہاں خلفاء کے انتخابات نہیں ہوئے؟ کیا وہاں زندگی کے ہر قسم کے معاملات زیر بحث نہیں آئے؟ مساجد ہی مسلمانوں کے صحیح مامن ہیں اور یہی ایک وہ قطعہ زمین ہے کہ جس پر آج تک

جس دن مساجد میں مسلمانوں کی حدود مختاری اور آزادی سلب ہوگی اس دن امت فنا ہو جائیگی مسجدیں مسلمانوں کی حریت کا آخری نشان ہیں جو اس حریت اور امانت کو دوسروں کے سپرد کرینگے ان سے آخرت کا بھی مواخذہ ہوگا۔ اور اس دنیا میں بھی وہ خسارہ میں رہینگے۔

مسلمان موجودہ حکومت کے شرائط تسلیم کرتے ہیں تو کل دوسری حکومت کے شرائط کی پابندی

ضبط شدہ معابد اور اوقاف کے واگذاشت کا مسئلہ

اسمبلی کے اراکین فوراً توجہ فرمائیں

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعت صوبہ بہار و اڑیسہ و قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت نے حسب ذیل برقی پیام اخبارات کو ارسال فرمایا ہے:-

"ایک ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کی حکومت نہایت اہم تبدیلیوں سے گزر رہی ہے اور عنقریب ایک دستوری انقلاب ہونے والا ہے میں اراکین مجلس مقننہ کی توجہ ایک نہایت ضروری مسئلہ کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مجلس مقننہ کے آئندہ ستمبر والے اجلاس میں جو شملہ میں منعقد ہونے والا ہے اس مسئلہ کے متعلق کوئی نہ کوئی مؤثر قرارداد ضرور پیش کی جائیگی اور اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ اس پر جلد سے جلد بحث ہو کر کوئی فیصلہ کیا جا سکے اگرچہ یہ امر آج سے بہت پہلے انجام پانا تھا مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت اس معاملہ کے لئے آخری ہے اور نہایت اہم ہے۔

جیسا کہ ملک کے باشندے حضرات کو معلوم ہوگا غدر ۱۸۵۷ء کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی نے بعض مسجدیں، مندر، خانقاہیں اور ان کے متعلق جائداد موقوفہ کو جو کسی کی ملکیت

قبضہ میں ہیں۔ بعض پر پابندیاں عائد ہیں اور بعض کے معاوضہ میں ایک کافی رقم بھی وصول کرلی گئی ہے جو یقیناً ناجائز ہے اور اب تک نہ حکومت نے اپنے قبضہ کو اٹھایا ہے نہ ان پابندیوں کو ختم کیا ہے اور نہ وہ معاوضہ جو بلا استحقاق وصول کیا گیا تھا واپس کیا ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ مجلس مقننہ کی طرف سے ایک تحقیقاتی کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی جائے کہ وہ تمام ہندوستان میں دورہ کرکے اس قسم کی مسجدوں، مندروں، خانقاہوں اور اس کے اوقاف کے متعلق تحقیقات کرے اور ان کی ایک فہرست اور معلومات مہیا کرکے مجلس مقننہ کے سامنے اپنی سفارشات کے ساتھ پیش کرے کہ ان معابد و اوقاف کو جن پر کسی کو قبضہ قائم کرنیکا کوئی حق نہیں ہے فوراً واگذاشت کیا جائے اور اب تک کے ناجائز تصرفات کا خسارہ ادا کیا جائے۔ اگر اس معاملہ کی تحقیقات اسی وقت نہ ہوگی اور ہر قوم و ملت کے اراکین مجلس مقننہ نے اپنی پوری تائید و حمایت سے اس قرارداد کو منظور نہ کرایا تو اندیشہ ہے کہ آگے چل کر اور زیادہ پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی اور معابد و اوقاف کے متعلق ایک نہایت غلط نظیر قائم رہیگی جو آئندہ نظام حکومت اور انقلابات میں ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوگی اور برطانیہ کی پیشانی پر بھی اس ظلم و ناانصافی کا ایک ایسا کلنگ کا ٹیکہ ہمیشہ کیلئے باقی رہیگا جو پھر کسی طرح بھی نہیں مٹ سکے گا۔

میں آخر میں پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ضرورت کی طرف اراکین اسمبلی فوراً توجہ کریں گے یہ کوئی فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام ملک کے لئے ہے اس لئے توقع ہے کہ تمام ہندوستانی اراکین اس تجویز کی حمایت میں متحد و متفق ہوں گے۔"

صوبجات متحدہ میں سزا یافتگان کی تعداد

نینی تال ۳۰ راگست۔ سرکاری اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۱۲۶۱ اشخاص سزایاب ہو چکے ہیں رہنماؤں کو روکنے کی کوششیں برابر جاری ہیں۔

اسپیشل کانسٹبل بننے کیلئے ۲۱ اشخاص کو نوٹس

تانک ۳۱ راگست۔ شہر کے ۲۱ کے قریب کانگریسی کارکنوں کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ "اسپیشل کانسٹبل" کے فرائض انجام دیں ورنہ ان کو گرفتار کر لیا جائے گا اور سزا دی جائے گی۔

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

موجودہ تہذیب سے قدیم مصر کی تہذیب کا تعلق

قدیم مصر میں مختصر نویسی کا فن رائج تھا

ماہرین آثار قدیمہ کا ایک جدید نظریہ

حال ہی میں انگلستان کے اندر مصری آثار قدیمہ کی ایک نمائش کا افتتاح کیا گیا جس میں مصر کے وہ قدیم آثار جمع کئے گئے ہیں جو جدید تحقیق کے بعد عمارہ، ارمط اور عبیدہ کے مقام سے برآمد ہوئے ہیں ان آثار سے ماہرین نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ قدیم مصری تہذیب کو موجودہ تہذیب سے گہرا تعلق تھا۔ جدید برآمد شدہ آثار سے یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ قدیم مصری لوگوں میں شارٹ ہینڈ (مختصر نویسی) کا فن رائج تھا۔

یہ بھی معلوم کیا گیا ہے کہ قدیم مصری عورتیں شہر کے صدر مقامات سے علیحدہ کسی دوسری جگہ بود و باش رکھتی تھیں اور کام کاج کیلئے مضافات کا سفر کیا کرتی تھیں غریب عورتیں غربت کی وجہ سے پاپیادہ سفر کرتی تھیں اور امراء کی عورتیں عموماً خچروں پر سوار ہوکر نکلتی تھیں۔

چین کی دختران بے شوہر نے نکاح کرنے شروع کر دئے

تجارتی بحران نے آزادی سلب کرلی

کانٹن کی ایک خبر مظہر ہے کہ تجارتی بحران کی وجہ سے تمام چین میں اور بالخصوص کانٹن میں بے شوہر عورتوں نے شادیاں کرنی شروع کر دی ہیں۔ چین میں ریشم کا کام عورتوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ ان بے شوہر عورتوں کا ذریعہ معاش بھی ریشم کی صنعت تھی، بیکاری کے بعد ان کی معاشرتی زندگی سخت تباہ ہو گئی اور وہ روٹیوں سے محتاج ہو گئیں اس لئے بادل ناخواستہ ان دختران بے شوہر نے اپنی آزادی کو خیرباد کہہ کر پھر مردوں سے تعلق پیدا کرنا ضروری سمجھا تاکہ لوازم معیشت کو آسانی سے فراہم کر سکیں۔

پہلے چین میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی عورت کی اپنے شوہر سے ناچاقی ہوتی وہ فوراً علیحدگی اختیار کرکے ریشم کے کارخانہ میں ملازمت کر لیتی تھی۔ لیکن ریشم کا کام ختم ہوتے ہی عورتوں پر مصیبت آپڑی اور وہ شادیاں کرنے پر مجبور ہو گئیں۔

چین کی سیاسیات میں طلباء کا حصہ

اگر وہ چاہیں تو حکومت کو ذرا سی دیر میں ختم کر دیں

چین میں طلباء کو بڑا اقتدار حاصل ہے۔ اگر وہ چاہیں تو حکومت کے کاروبار کو دم کے دم میں ختم کر سکتے ہیں۔ ان ہی طلباء نے جاپانی مال کے بائیکاٹ کی تحریک کو کامیاب بنایا ہے۔ ان طلباء نے اپنے پیشوا کنفیوشس کے اخلاق کو بالکل فراموش کر دیا ہے اور چونکہ ان کی تربیت کا معیار بلند نہیں ہے اسلئے وہ چین اور دیگر ممالک کیلئے ایک زبردست خطرہ بن گئے ہیں۔ چینی طلباء و طالبات کو درسگاہوں پر پورا اختیار حاصل ہے وہ نہایت بے باکی سے اپنے اساتذہ کے طریق تعلیم پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور جماعت میں شامل ہونے سے انکار کر دیتے ہیں تاوقتیکہ ان کی مرضی کے مطابق کام نہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ بیچارے اساتذہ ان سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور ان کو خوف رہتا ہے کہ کہیں ان کے ایجی ٹیشن سے ہماری ملازمت نہ چھوٹ جائے۔

(ورلڈ ٹومیٹین)

چار سال کا بچہ عقاب کے چنگل میں

جرمنی کے ایک قریہ میں ایک چار سال کا بچہ کسی جگہ کھیل رہا تھا کہ ایک عقاب اس کو اٹھا کر لے گیا۔ بچہ کی آواز سن کر اس کا باپ باہر نکلا اور دیکھا کہ بچہ کو ایک عقاب اپنے پنجہ میں لئے ہوئے پرواز کر رہا ہے۔ یہ خبر تمام دیہات میں پھیل گئی اور دور دیہات نے عقاب کا تعاقب کیا آخر نو گھنٹہ کی تگ و دو کے بعد لوگوں کو عقاب کے آشیانہ کا پتہ لگا اور وہ بچہ کو اس کے چنگل سے چھڑا کر اپنے گاؤں کو واپس آئے بچہ کو معمولی زخم آئے تھے۔

ایک عبرت انگیز خودکشی

پولینڈ کے ایک نوجوان نے اپنی ایک منظور نظر دوشیزہ سے نکاح کرنیکی درخواست کی لیکن لڑکی نے اس کی درخواست کو محض اس لئے ٹھکرا دیا کہ وہ نادار تھا۔ دوشیزہ نے فوراً ہی ایک ایسے شخص سے نکاح کرلیا جو پہلے عاشق کا رقیب تھا۔ جس وقت یہ بیاہتا جوڑا اپنی ہنی مون (ماہ عسل) کیلئے ایک مکان میں گیا تو ناامید اور نادار رقیب بھی کمرہ کا دروازہ توڑ کر اندر گھس گیا اور جب وہ سو گئے تو اس نے ان دونوں کو قتل کر دینے کے بجائے اپنی گردن میں رسی باندھ کر خودکشی کرلی۔ جب میاں بیوی سو کر اٹھے تو انہوں نے اس ناامید عاشق کو رسی میں بندھا ہوا پایا۔

آیا اور چلا بھی گیا، مگر بربری عورتیں اس کے سامنے نہ آئیں۔ تب گورنر بہت خفا ہوا اور بہت سے بربری سرداروں کو بغیر مقدمہ چلائے ہوئے غیر معین مدت کے لئے قید میں ڈلوا دیا ہے۔

(سند حدید)

عرب اخبارات کے ترجمے

مغرب اقصیٰ کے مسلمانوں پر فرانسیسی مظالم

مسلمانوں کو حج سے روک دیا گیا!

سود اور حج سے کے حامیان غور کریں

"آج دنیا کی تمام سنفوری حکومتوں نے تہیہ کر لیا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو فریضۂ حج کو روک دیا جائے کیونکہ حج ہی اتحاد اسلامی کا واحد ذریعہ ہے۔ ہندوستان میں بھی سود اور حج کا یہی مقصد ہے۔ حکومت فرانس اس پر عمل کر رہی ہے اور اس نے بربری مسلمانوں کو حج سے روک دیا ہے۔ ذیل میں ایک عربی اخبار سے فرانس کی اس ناپاک حرکت کا حال درج کیا جاتا ہے۔"

مراکش اقصیٰ ربع صدی تک ایک طاقتور اور خودمختار اسلامی ملک تھا، مگر آج یورپ کی ملک گیری کا شکار بن چکا ہے۔ اس کے ایک حصہ پر فرانس نے قبضہ کر لیا ہے۔

مسلمانوں کو حج سے روک دیا گیا

ایک بربری مجاہد کی استقامت

عورتوں کو ناچنے پر مجبور کر دیا!

دفتر جمعیۃ علماء ہند پر پولیس کا چھاپہ

دیوبند کے تمام طلبار گرفتار کرلئے گئے

دہلی یکم ستمبر۔ آج شب کو ساڑھے دس بجے مقامی خفیہ پولیس اور پولیس کی ایک زبردست جماعت نے راجہ فیض العداد انسپکٹر خفیہ پولیس اور خان صاحب شیخ عبدالواحد سب انسپکٹر پولیس کی سرکردگی میں جمعیۃ علماء ہند کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور وہاں پر دارالعلوم دیوبند کے جس قدر طلبار مقیم تھے ان سب کو گرفتار کرلیا۔

پولیس پارٹی تقریباً نصف گھنٹہ تک جمعیۃ کے دفتر پر ٹھہری رہی۔ اس دوران میں جملہ طلبار نے اپنے بستر وغیرہ درست کئے۔ بعد ازاں سب کو تانگوں میں بٹھا کر کوتوالی پہنچا دیا گیا۔ گرفتار شدگان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

مولانا سنت اللہ۔ مولانا عبدالحکیم۔ مولانا عبدالمنان۔ مولانا نور السلام۔ مولانا عباس علی۔ معین الدین۔ نعیم الدین

دہلی ۲ر اگست۔ آج صبح مولانا صغیر احمد صاحب کو نوٹس کی خلاف ورزی کے جرم میں پولیس نے آکر دفتر جمعیۃ علماء ہند سے گرفتار کرلیا۔

امیر عبداللہ والی شرق اردن کو سلطان ابن سعود کا جواب

تم میرے دشمن ہو مگر میں تمہارا دوست ہوں

معاصر ام القریٰ مورخہ ۱۶ ربیع الثانی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے عرب پروفیسر احسان سامی حقی سے دوران میں شرق اردن گئے تھے امیر عبداللہ نے کہا تھا کہ آپ جب سلطان ابن سعود سے ملیں تو ان سے کہدیں کہ میں تمہارا جانی دشمن ہوں اور تم کو نقصان پہونچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دونگا۔

سلطان ابن سعود نے امیر عبداللہ کو مندرجہ ذیل جواب دیا ہے۔

شریف عبداللہ اگر سلطان ابن سعود کو اپنا جانی دشمن کہتے ہیں لیکن ابن سعود ان کو اپنا جانی دوست سمجھتا ہے کیونکہ انہوں نے اب تک جتنے کام ابن سعود کے لئے کئے ہیں ان سے ابن سعود کو بہت فائدہ پہونچا ہے۔

حکومت اور اعتدال پسندوں کا اتحاد

گاندھی جی سے گفتگو کی جائے گی؟

بنگال میں تشدد آمیز جرائم کی رفتار

اب تک کتنے سرکاری افسر مارے گئے؟

ہندوستان ہی میں گول میز کانفرنس کی جائے

فرقہ وارانہ تصفیہ کیلئے مسٹر چھاگلا کی تجویز

لاہور میں ایک انقلاب پسند کی گرفتاری

تیسری گول میز کانفرنس کب منعقد ہوگی؟

ہندوستانی نمائندوں کی تعداد

فرقہ وارانہ تصفیہ پر بحث کرنے کی اجازت

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل پر فائر

ہیڈ وارڈر کے پیٹ میں سنگین گھونپ دی

دو مشہور ڈاکوؤں کا فرار اور گرفتاری

سزائے موت کی تنسیخ کا مطالبہ

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک پرائیویٹ بل

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانوں کا عام جلسہ

ایک اہم قرارداد کی منظوری

حضرت مولانا ابوالمحاسن صاحب کو نوٹس

۲۴ گھنٹے میں دہلی چھوڑنے کا حکم

برطانیہ کے ایک رکن کا نعرۂ حق

"ہندوستانی مال کے مقابلہ میں برطانی مال خریدنا غداری ہے"

ہندوستان کو مکمل اختیارات دیدیئے جائیں

سول نافرمانی اور کانگریس

اس حالت میں گفت و شنید نہیں کی جاسکتی

ملتان جیل میں صدر و ناظم جمعیۃ العلماء سے ملاقات

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کی تشریف آوری

ڈاکٹر کچلو پر ایک اور مقدمہ چلایا جائیگا

ڈاکٹر کچلو کی سزا کے خلاف اپیل

بچے کے اندر بچہ!

بم کے سلسلہ میں متعدد اشخاص گرفتار

اعظم گڈھ میں خانہ تلاشیاں

بنگال میں ۲۳ ہزار میٹرک پاس بیکار

جمعیۃ علماء ہند کے دو کارکنوں پر نوٹس کی تعمیل

دہلی سے اخراج کا حکم

ناظم جمعیۃ علماء مرادآباد کی گرفتاری

ٹیلیگراف تار کاٹ دیئے گئے

حکومت جامع مسجد پر قبضہ کرنا یا اسے بند کردینا نہیں چاہتی

صرف انتظامیہ کمیٹی کو توجہ دلائی گئی تھی

چیف کمشنر صوبہ دہلی کا سرکاری بیان

دہلی ۴ر اگست۔ چیف کمشنر دہلی نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:۔

"چیف کمشنر کی توجہ ان بے سروپا افواہوں اور بیانات کی طرف مبذول کی گئی ہے جن کا مفاد یہ ہے کہ دہلی کی حکومت نے جامع مسجد میں مذہبی عبادتوں میں مداخلت کرنے حتیٰ کہ مسجد کو اپنے قبضہ میں کرلینے یا بند کردینے کی دھمکی دی ہے۔ یہ افواہیں قطعاً غلط ہیں۔ دراصل جو کچھ کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جامع مسجد کی مجلس منتظمہ اور تمام اچھے مسلمانوں کو اس شرم اور ذلت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو مسجد کے انتظامی حکام کی مرضی کے خلاف ان سیاسی جلسوں کے انعقاد سے پیدا ہوتی ہے جو ایک نیچے طبقہ کی طرف سے منعقد کئے جاتے ہیں جو کسی حال میں بھی عام مسلم رائے کا نمائندہ نہیں ہے۔ ان جلسوں سے اس مذہبی عمارت کے اندر حال ہی میں چند مواقع پر نقض امن کا خطرہ پیدا ہوچکا ہے۔ اس لئے یہ بات دریافت کی گئی ہے کہ آیا حکومت کی طرف سے کوئی ایسی مدد دی جاسکتی ہے جو مذہبی جذبات کو مجروح کرنے سے سخت پرہیز کرتے ہوئے مجلس منتظمہ کو اس قابل بنا سکے کہ وہ اس مشہور عمارت کو بیجا استعمال سے بچائے جسے نہ صرف مسلمان بلکہ دہلی کے تمام فرقے مساوی فخر و قدردانی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔"

مولوی مظہر الدین کے اخبار کا شرارت آمیز پروپیگنڈا

دہلی کے عام مسلمانوں کی توہین اور تلبیسات کا طوفان

معززین شہر کی جانب سے ایک مؤثر تردید

محرم کے فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ کا فیصلہ

۲۸ ہندوؤں کو سزا دیدی گئی

پولیس کی گولیوں سے تین آدمی ہلاک

ایک عورت کو ستی کرنے کی سعی کا خمیازہ

اخبار وطن کلکتہ سے دو ہزار کی ضمانت

قابل اعتراض نظم شائع کرنے کا جرم

برمی باغیوں کی معافی کیلئے میعاد میں توسیع

کشمیر کے کابینہ میں جدید وزراء کا تقرر

سندھ مسلم کانفرنس کا اجلاس

فرقہ وارانہ تصفیہ پر ناراضگی کا اظہار

عورتوں کو اغوا کرنے والوں کو سزائے تازیانہ

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک تجویز

جیل سے تین قیدی فرار ہوگئے

جزائر ملایا سے ہندوستانیوں کی آمد

ریاست سانگلی میں ساردا ایکٹ کی تقلید

کپتان کولڈ سٹریم کے قاتل کو پھانسی

ہندوستان میں روسی پٹرول کی تقسیم

پولیس کے اخراجات صرف ہندوؤں سے وصول کئے جائیں

ریلوے لائن کے تار کاٹ ڈالے گئے

جرمن میں ڈکٹیٹر شپ کا قیام

جیل سے ... کا فرار

شکاگو میں مذاہب عالم کی کانفرنس

کلکتہ میں گرفتاریاں

کانگریس کیمپ سے ۲۲ اشخاص گرفتار

ایک سرحدی علاقہ میں تعزیری پولیس کا تقرر

برطانیہ کو ۳۰ کروڑ پونڈ کی ضرورت

منچوریہ پر جاپان کے دانت

بحری مرکز قائم کرنے کا ارادہ

جاپانی پارلیمنٹ کا اعلان

غیر برطانی مال پر محصول اور جاپان میں تشویش

انتقادات

لب المجربات

ایک نیا متلاشی حق مسٹر ستار صدیق والٹر

ناظرین کرام کو میں پہلے اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نہ کوئی مولوی ہوں نہ حافظ اور نہ کسی کمیٹی کا کارکن نہ کوئی قومی لیڈر رہوں بلکہ تلاش حق کا جویندہ ہوں جس کی عمر کا بہت سا حصہ اسی سرگردانی میں گذرا ہے کی جستجو مجھے ایک مدت دراز سے تھی اور آج وہ ہی ہنوز مجھے اس جگہ تک کھینچ کر لایا ہے۔ جن جن شکوک کا میرا دل متلاشی تھا۔ ان کے رفع کرنے کیلئے میں کلکتہ سے دہلی صدر جمعیۃ علماء ہند کے پاس آیا مجھے اس بات پر نہایت ہی فخر ہے کہ ہمارے کرمی رہبر دین جناب قبلہ مولانا خدا بخش صاحب مدرس مدرسہ امینیہ نے اپنے اخلاق حمیدہ سے میرے سوالوں کو رد فرمایا ...

سہارنپور میں مقامی جمعیۃ العلماء کے جلسے

مولانا لطف الرحمٰن صاحب کارکن جمعیۃ علماء ہند کی تقاریر

سہارنپور ۲۸ اگست۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد سہارنپور میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب غازی محمد اسمٰعیل صاحب ... جمعیۃ علماء سہارنپور منعقد ہوا جس میں جناب مولانا لطف الرحمٰن صاحب بہاری فاضل دیوبند نے بہت موثر طریقہ پر حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ ...

اقطاع ہند میں ایک تبلیغی وفد کا دورہ

... حکیم سید مشتاق علی

حوالی بلند شہر میں تبلیغی جلسے

...

سیرت النبی جلد چہارم (منصب نبوت) جس میں

تعلیمات نبوی میں سے عقائد کی تشریح کی گئی ہے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو شائع ہو جائے گی (تقطیع کلاں) ضخامت ... صفحے قیمت قسم اعلےٰ ... قسم دوم ... محصول ڈاک فی جلد بہ اختلاف کاغذ ...

(۱) ہر شہر کے تاجرین کتب کو چاہئے کہ مطلوبہ نسخے اپنے شہر کے شائقین کے لئے ریل کے ذریعہ سے منگوا کر دیا کریں تاکہ محصول کی کفایت سے تاجر و خریدار دونوں کو فائدہ پہنچے۔

(۲) ہر شہر کے متفرق خریدار بھی اگر مل کر اپنی مطلوبہ جلدیں ریلوے کے ذریعے سے منگوائیں تو ان کو بھی محصول کی کفایت ہوگی، ایسے لوگوں کے نام ریلوے بلٹی وی۔ پی ہوگی اور اگر لوگ قیمت معہ محصول بذریعہ منی آرڈر بھیج کر کتاب منگوائیں تو مزید کفایت ہوگی۔

(۳) چونکہ ڈاک کا محصول بہت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے ریلوے پارسل میں بہت کفایت ہوگی دس سیر کے وزن میں تین جلدیں روانہ ہو سکتی ہے۔

منیجر دار المصنفین اعظم گڈھ

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز ... سرکاری طور پر معائنہ ...

منیجر

لاکھوں روپیہ

... ایس۔ ایل سود۔ اینڈ برادرس ... لاہور

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت ... مخزن مرکبات معظم ... مخزن ... تاریخ الاطباء ... مخزن العلاج ...

ملنے کا پتہ: کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

جرمنی طلسمی آلہ!!

... منیجر آنند اینڈ کمپنی ... گوردا سپور

بال جڑ سے کالا

... بال کالا اسٹور ... دربھنگہ

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خان صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانے کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آریوویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے۔)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے

قرص ابیض	اکسیر نسواں	ملین	جوہری
یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں ...	عورتوں کے امراض کے لئے ...	یہ دافع قبض دواؤں میں ...	مرض زنانہ ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

مساجد و معابد کے متعلق ایک شرعی مسئلہ

حضرات علماء کرام سے استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسائل میں شرعی و اسلامی حکم کیا ہے؟

(۱) مساجد محلہ و جوامع میں نماز باجماعت اور نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کے علاوہ وعظ و تقریر اور کوئی اسلامی جلسہ اسلام اور مسلمانوں کے دینی یا دنیوی مفاد و اغراض کے لئے کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا اس میں مساجد کی کوئی توہین ہے؟

(۲) کیا یہ صحیح ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں مسجد نبوی اور مسجد کوفہ اور مسجد شام میں اہل اسلام ...

...

جامع مسجد دہلی میں طلبائے بنگال کا جلسہ

وزیر اعظم کے فیصلہ کی مذمت

...

حضرت ملا رموزی برہانپور میں

انجمن ترقی اردو برہانپور کا قیام

...

اطلاع عام

دوکانداروں اور شائقین احباب کو خوشخبری

معزز ناظرین نفیس تیل عطریات اور خوشبودار صابن کے اگر آپ خواہاں ہیں تو آپ کو اصلی مال ہمارے کارخانے سے ملیگا بہت بہتر خوشبودار تیل تیار کئے جاتے ہیں جن کی قیمت ... سیر تک ہے۔ ہمارے خوشبودار صابن چہرے کے چھوٹے پھنسی کو دور کرنے میں لاثانی ہیں اس کے استعمال سے چہرہ گلاب کی پتی کی مانند صاف نکل آتا ہے اس سے غسل کرنے سے ہر وقت جسم معطر رہتا ہے خوشگوار ہوا ہیں ...

وجے نانا اینڈ کمپنی دہلی

مقویات مسرات عالم

... وید شاستری ...

آلو کی کھیتی با تصویر

...

ضروری اطلاع

...

ہر امید ... کی تکمیل ...

... بلیماران دہلی

محبوب عاشق کے قدموں میں

...

سچے موتی کی سی آب

"سرتاج منجن" صرف چند یوم استعمال کیجئے اور میلے دانتوں میں سچے موتی کی سی آب تاب قابل رشک ... منجن دانتوں کے درد، مسوڑھوں کے پھولنے خون پیپ نکلنے اور پائیوریا جیسے خطرناک مرض کے لئے اپنے جادو اثر فوائد میں بے نظیر ہے۔

ملتے دانتوں کا جمانا ... دانتوں نے جڑ کے چھوڑی ہوئی رگوں سے جوڑنے اور میل کا صاف کرنا "سرتاج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

بے مثل فوائد۔ کم قیمت۔ نمونہ کی چھوٹی شیشی ... کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں بڑی شیشی ...

آبنوسی خضاب صرف ایک شیشی کامل نقائص سے پاک بے ضرر پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند سیاہ، چمکدار ریشم کے ملائم کرنے والا "آبنوسی خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے۔ قیمت فی شیشی ... ایک روپیہ ... نمونہ مفت

سرمہ نور عالم آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ سچے موتی اور جواہرات اس کے لنسخے کے جز اعظم ہیں ضعف بصارت کے لئے بے مثل تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی ... ایک روپیہ ...

ضروری ایک روپیہ سے کم قیمت فرمائش کی تعمیل بذریعہ ویلیو نہیں ہوتی اس لئے کہ ... خرچ ڈاک ... ہوتا ہے زائد قیمت کے آرڈر پر محصول کی کفایت ہوتی ہے۔

منیجر سرتاج کمپنی، قریب جامع مسجد دہلی

آتشک سات روز میں شرطیہ جاتا رہیگا

... سات روز میں ہوا سیر شرطیہ دور ہو جائے گی ...

اکسیر سوزاک ... اکسیر حیات ...

المشتہر حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ۶؎
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ... ۵ ... ۹
۱۶ ... ۲۰ ... ۲۴
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم جمعہ ۷ رجمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۷

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام کا مقصد ہے کہ دنیا علاوہ انصاف سے بھر جائے

آج دنیا میں سب کچھ موجود ہے مگر انصاف مفقود ہے

[illegible]

ہندو دیا کا انصاف

[illegible]

گورنروں کو سرزنش

[illegible]

بصرہ اور کوفہ کے گورنروں سے باز پرس

[illegible]

اسلامی گورنروں کی سادگی

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

مساجد کی حرمت

(ہمدم)

[illegible]

جامع مسجد کے جلسوں پر پابندی

(ریاست)

[illegible]

مسجد شاہجہانی کے متعلق حکومت کا بیان

(زمیندار)

[illegible]

مسلمانوں کی مساجد کہاں ہیں

(انصاف)

[illegible]

شاہجہانی مسجد اعظم اور حکومت دہلی

(ملت)

[illegible]

مساجد اور حکومت

(ملت)

[illegible]

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

سرپرستان: حضرت مولانا حکیم ... [illegible]

خاص مجربات

اکسیر قلب ... [illegible]
تریاق اعظم ... [illegible]
سوزاک ... [illegible]
نوٹ: دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کی بہترین مجربات تیار رہتی ہیں۔ فہرست مفت طلب کیجئے
المشتہر: دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب

[illegible]

تمام ضروریات زندگی

[illegible]

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ، مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹیفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
CASTOPHEN MAFG COY.,
P. BOX. 84 BUNDER ROAD. KARACHI

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا ہو کر بال کالا ہو گیا۔ اس خضاب خوشبودار تیل سے جوان بوڑھا سب کا سفید بال جڑ سے کالا نہ ہوئے تو وہ گونہ دام واپس جو چاہیں شرط لکھا لیں۔ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ روانہ کریں۔ قیمت ... پتہ:
منیجر شنکر کارجالہ نمبر ۹ دربھنگہ بہار

کلونزنگ بر تھ

[illegible]

دواخانہ السیر راحت بٹالہ (پنجاب)

حکیم الملوک فخر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر

[illegible]

دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

صدہا مرضوں کی ایک دوا

[illegible]

پنجاب کے طبیب

[illegible]

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

اگر اخبار پڑھنے کا شوق ہے
تو
روزنامہ انصاف کانپور
ملاحظہ فرمائیے

[illegible]

منیجر روزنامہ انصاف پٹکاپور کانپور

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱؍، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱؍، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲؍، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۴؍
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍
ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند بھی شائع نہیں ہوا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ... [illegible]
کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید مترجم

[illegible]

نورانی قرآن مجید مترجم

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۷ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر

جمعیۃ مقننہ کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے شملہ میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے جو تقریر فرمائی ہے وہ اگرچہ اپنی طوالت کے اعتبار سے دوسری تمام تقریروں کے مقابلہ میں جو اب تک کی جا چکی ہیں شاید سب سے بڑھ کر ہے اور اس میں حکومت کی وکالت کا حق بھی خوب اچھی طرح ادا کیا گیا مگر جہاں تک اس کے مضمون کا تعلق ہے ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس نے موجودہ صورت حال کو بہتر بنانے...

قانون مسلمانوں کے لئے کیونکر قابل قبول ہو سکتا ہے۔ حکومت کا فرض تھا کہ وہ اسے بھی یا تو معرض التوا میں ڈال دیتی یا پھر اس کو دوبارہ شائع کرتی اور اس پر رائے عامہ حاصل کی جاتی۔ اس طرح مسودات حج میں سے کسی ایک مسودہ کی بھی منظوری مسلمانوں میں سخت مخالفت پیدا کر سکے گی۔

اس کے بعد ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر کا وہ حصہ ہے جو تحریک سول نافرمانی...

ضبط شدہ اوقاف کا مسئلہ اسمبلی میں

امام صاحب جامع مسجد کا مراسلہ

اگر وہ چاہتے تو یہ امر صرف جلسہ شوریٰ ہی بلکہ حکام کے علم میں بھی لا سکتے تھے اور اس کے بعد مسجد میں فتنہ و فساد بند کرنے کی تدبیر بآسانی سمجھ میں آ سکتی تھی۔ اگر امام صاحب حکومت کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تو کم سے کم اسی عالمہ میں مسلمانان دہلی کی صحیح ترجمانی کریں اور جامع مسجد کے اندر فتنہ و فساد کا جو اصل سبب ہے اسے بالاعلان ظاہر کر دیں۔ امام صاحب کے لئے اب بھی یہ بہت آسان ہے کہ وہ جس جمعہ کو چاہیں منبر پر جا کر تمام مسلمانوں سے یہ دریافت کر لیں کہ مسجد میں فساد کیوں ہوا۔ اگر سارے نمازی اور جامع مسجد کا پورا مجمع ایک آواز سے یہ کہے کہ فساد کی جڑ مظہر الدین ہیں ان کو مسجد کے جلسوں میں شریک نہ ہونے دیا جائے اور جمعیۃ العلماء کے جلسوں پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ ہماری عین خواہش ہے کہ جمعیۃ کے جلسے ہوتے رہیں تو امام صاحب یہی گفتگو چیف کمشنر سے جا کر نقل کر دیں۔ اور اگر اس کے خلاف دہلی کے مسلمان اور ان کے مقتدی اس امر پر زور دیں کہ جمعیۃ العلماء کے جلسے نہیں ہونے چاہئیں اور مظہر الدین کی وجہ سے فساد نہیں ہوتا تو اس کا اعلان کر دیں۔ جامع مسجد میں رائے عامہ کا معلوم کر لینا کچھ بھی دشوار نہیں ہے۔ ہر شخص کو کامل آزادی ہے کہ وہ جمعہ کے روز جس طرح چاہے اس مسئلہ کی تحقیق کر لے۔ امام صاحب کا مسلک ہمیں معلوم ہے لیکن اگر اس مسلک کے باوجود وہ چاہتے ہیں کہ ان کی مخالفت میں دہلی کے مسلمان برانگیختہ نہ ہوں تو انہیں چاہئے کہ وہ کم سے کم رائے عامہ سے ٹکرائیں تو نہیں اور جو صحیح صورت حال ہے اس کی ترجمانی تو کر دیں۔

افترا پردازی کی انتہا

ریاست الور کے معاملہ میں الجمعیۃ کا جو مسلک ہے وہ ان کالموں میں ایک مرتبہ نہیں...

...الملک کے اتحاد اور الجمعیۃ العلماء کے متعلق نئی بحث کہا ہے ہم انشاء اللہ اس کا آئندہ جواب دیں گے اور یہ بتائیں گے کہ دہلی کے مسلمان محض جمعیۃ العلماء کی صحیح رہنمائی کے باعث کس طرح دجل و فریب سے محفوظ ہیں اور جو لوگ اپنی اغراض کا آلۂ کار جمہور کو بنانا چاہتے تھے انہیں دہلی ہی میں کس طرح خائب و خاسر رہنا پڑا ہے۔

جمعیۃ مقننہ میں وائسرائے کی افتتاحی تقریر

(بسلسلہ صفحہ ۲)

... کی حکومت نے زراعتی قرضوں کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ صوبہ متوسط کی حکومت عنقریب مجلس مقننہ میں ایک ایسا مسودۂ قانون پیش کرنے والی ہے جس کے ماتحت زراعتی قرضوں کا باہم طے کرنے کے لئے مصالحتی بورڈ قائم کئے جائیں گے۔ میری دلی آرزو ہے کہ جن تدابیر پر غور کیا جا رہا ہے وہ مزارعین کے لئے ان کی موجودہ مشکلات میں معین و مددگار ثابت ہوں۔

میں نہایت خوشی کے ساتھ یہ ظاہر کرتا ہوں کہ موجودہ فصل کی حالت عموماً اچھی ہے برسات کی موسمی ہوائیں ابھی تک بہتر ثابت ہوئی ہیں اور ملک کے چند حصوں کے سوا دوسرے مقامات پر عموماً فصلیں قابل اطمینان حالت میں ہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قیمتیں بھی اپنی اصلی حالت پر آنے والی ہیں۔

حج کے متعلق مسودات قانون

گزشتہ اجلاس دہلی کے موقع پر میری حکومت نے جمعیۃ مقننہ میں حج کے متعلق تین مسودات قانون پیش کئے تھے جو حج تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر مبنی ہیں۔ پہلا مسودۂ قانون ہندوستانی مرچنٹ شپنگ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۳ء کی ترمیم کی غرض کے لئے کی گئی ہے کہ حاجیوں کے جہازوں کی حالت اور زیادہ بہتر بنائی جائے۔

حکومت کی ساکھ

مالی حالات کی کمزوری

لندن میں ایک چھوٹی سی کانفرنس اور منعقد کی جائیگی

موجودہ حالات پر تبصرہ اور آئندہ عزائم کا اعلان

جمعیۃ مقننہ میں وائسرائے کی افتتاحی تقریر

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ۵ ستمبر کے دن شملہ میں جمعیۃ مقننہ کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اراکین جمعیۃ کو مخاطب کر کے ایک طویل تقریر ارشاد فرمائی جس میں بہت سے انتظامی، مالی، قانونی، مسائل کے علاوہ سول نافرمانی کی تحریک اور کانگریس کی عدم پذیری تفصیل کے ساتھ تبصرہ کیا اور آخر میں ایک چھوٹی سی کانفرنس لندن میں منعقد کرنے کا اعلان فرمایا۔

وائسرائے نے حج کے متعلق مسودات قانون کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسودات حج تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر مبنی ہیں اور اس لئے وضع کئے گئے ہیں کہ حجاج کو فائدہ پہنچایا جائے۔ ان میں سے دو مسودات تو پبلک کی نکتہ چینی کے باعث مزید تحقیقات کے لئے ملتوی کر دئے گئے ہیں۔ مگر ایک مسودہ جو حج کمیٹیوں سے متعلق ہے اسے شملہ کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

مالی اور انتظامی حیثیت سے جو مشکلات ہندوستان کو پیش آئیں ان کے متعلق ہز ایکسیلنسی نے کہا کہ وہ اب ایک بڑی حد تک قابو میں آ گئی ہیں، حکومت کی ساکھ بڑھ گئی ہے۔ اگرچہ مالی حالت بدستور رکھی ہے مگر ترقی کی امید کی جا سکتی ہے جس وقت عام کساد بازاری دور ہوگی ہندوستان میں بھی معمولی حالات عود کر آئیں گے۔

وائسرائے نے سول نافرمانی کی موجودہ تحریک کے متعلق آغاز سے لے کر اب تک کے حالات حکومت کے نقطۂ نگاہ کے مطابق پیش فرمائے۔ اور حکومت کی اس پالیسی کا دوبارہ اعلان کیا کہ جب تک سول نافرمانی کا خطرہ بالکل نہیں جاتا رہیگا اس وقت تک نہایت سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔ آرڈیننسوں کی حمایت کی اور ان کی اکثر دفعات کو مستقل قانون کی صورت میں پیش کرنے کا اعلان کیا۔

حجاز مقدس کا حکمران جمہوریت کا نقشہ پیش کر رہا ہے

اسلامی حریت و مساوات کے مناظر اور مجاہد حق کے پرجوش ولولے

نجدی قبائل اور سلطان ابن سعود کے درمیان اہم خط و کتابت

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

سلطان کو ڈانٹ!

اخوان کے نام سلطان ابن سعود کا مکتوب

دشمنان اسلام ابن رفادہ کو امداد دیتے ہیں

سلطان کے نام ایک اور قبیلہ کا مکتوب

سلطانی مکتوب کا اخوانی جواب

اقتصادی حالت کی ناہمواری

زراعتی تحقیقات کے لئے امداد

آرڈیننس کا مستقل قانون کی صورت میں پیش کرنا

(باقی صفحہ ... پر)

۹ ستمبر کو یوم احترام مساجد منانے کی اپیل

جامع مسجد میں جلسوں کو بند کرانے کی جد و جہد کے خلاف احتجاج

جاپان میں اشاعت اسلام کی تحریک کا آغاز

ایک جاپانی پروفیسر اور متعدد تاجروں کا قبول اسلام

اسلام انسانیت اور بشریت کے مفاد کا محافظ ہے

(بقیہ مضمون ناقابل مطالعہ)

دار الحکومت

دلی میں انقلاب پسندوں کی گرفتاریاں

۱۸ نوجوانوں پر پولیس کا قبضہ

کنٹرونمنٹ کی مسجد کی توہین

ہندوؤں کا مرتب معافی

ایک مکان سے بارہ بم برآمد ہوئے

افغانستان میں اطباء اور حکماء کی رجسٹری

ڈاکوؤں نے دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا

پکٹنگ کے سلسلے میں گیارہ رضاکار گرفتار

دہلی میں متعدد کانگریسی خواتین کی گرفتاریاں

اسمبلی کے اجلاس کی بقیہ کارروائی

گاندھی جی کے متعلق سوالات کی کثرت

اسمبلی میں تحریک التوا، اجلاس مسترد

ہندو خواتین کی طلاق کے مسودہ پر بحث

صوبجات متحدہ میں سول نافرمانی کا زور

حکومت گاندھی جی و غیرہ کو رہا کر دیگی؟

کانفرنس میں شرکت کیلئے دعوت

ایک سال میں ۸ فرقہ وارانہ فسادات

یو پی میں جرائم اور انقلابی تحریکات کی رفتار

مجلس احرار، اخبار ہلال و احرار پر پولیس کا چھاپہ

ٹائپ کی مشین، ٹوپیاں اور تصویریں ضبط

چاٹگام میں تین نوجوان گرفتار

مادہ آتشگیر پھٹ گیا

ہندوستان میں ستیا گرہ کی برکات

جرائم کی کثرت پر پولیس کی رپورٹ

گیا میں ڈیڑھ سو اشخاص کی گرفتاری

پارسیوں کو ایران واپس آنے کی دعوت

اسکیم پر عمل کرنے کیلئے کمیٹی کا تقرر

اسم ہزار ہندوستانی پارسیوں کا مستقبل

لاسلکی کے ذریعہ کانگریس کا پروپگنڈا

بمبئی پولیس میں سخت اضطراب

سکھ جنگی کونسل کے فیصلہ کی خلاف ورزی

کونسل کے سکھ ممبروں نے علیحدہ ہونے سے انکار کر دیا

سرحد میں ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر کا قتل

ریلوے کے جعلی ٹکٹ بنانے والا گرفتار

ریاست حیدر آباد میں انسداد گداگری کی تحریک

گداگروں کیلئے روزگار اور تعلیم مہیا کرنے کا انتظام

سکندرآباد ۲ ستمبر۔ ہندوستان کے دیگر بڑے شہروں کی طرح حیدرآباد میں بھی گداگروں کی کثرت ہے چنانچہ اسے ان گداگروں سے مخلصی دلانے کیلئے ایک مسودہ قانون تیار کیا گیا ہے جس کا منشاء نہ صرف اس خرابی ہی کو دور کرنا ہے بلکہ گداگروں کیلئے روزی کمانے کا وسیلہ مہیا کرنا ہے۔ بل کے پاس ہونے کے اور ایک عام اعلان کے ذریعہ اس نفاذ کے چھ ماہ بعد شہر کی میونسپل حدود میں اس بل کو نافذ کیا جائیگا اگر گورنمنٹ کی رائے میں ریاست کے دیگر حصوں میں اس کا نفاذ ضروری معلوم ہوا تو ان میں بھی اسے نافذ کیا جائیگا۔ ... اگر کوئی گداگر وہاں سے بھاگ جائیگا تو اسے گرفتار کر کے مجسٹریٹ کے سامنے پیش نہیں کیا جائیگا بلکہ واپس دار الفقراء میں بھیج دیا جائیگا۔ اور اگر وہ دوسری مرتبہ سے زیادہ بھاگے گا تو ناظم کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ اسے قید سخت کی سزا دے، گر دو ماہ سے زیادہ نہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ بھی بول پڑی

وزیر اعظم کے فیصلہ پر اظہار استحسان

لیگ کی کونسل میں متعدد تجاویز کی منظوری

شملہ ۵ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس نواب سر ذو الفقار علی خاں کی زیر صدارت دو روز تک منعقد ہوا اور کل ۹ طویل تجاویز منظور کرنے کے بعد ختم ہو گیا۔ ... مسٹر محمد یعقوب سکرٹری لیگ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن جو کونسل نے پاس کئے ایسوسی ایٹڈ پریس کے پاس برائے اشاعت روانہ کئے ہیں۔

وزیر اعظم کا فیصلہ اور مولانا شوکت علی

مسلمان اس فیصلہ کو منظور کریں

لاہور جیل میں ایک قیدی کا قتل

معمولی بات پر ایک قیدی کا غصہ

ہندو مسلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

قبرستان کے قریب مندر کی تعمیر

خان عبد الغفار خاں اور ان کے بھائی کی قید تنہائی

اسمبلی میں ہوم ممبر کا جواب

حکومت کے جابرانہ ثالثی فیصلہ کو واپس کر دیا جائے

۱۷ اگست کی منحوس صبح کی کار فرمائیاں

اقوام ہند سے نواب زادہ یوسف علی خاں بلوچی کی اپیل

مملکت برطانیہ میں مشترکہ سکہ کا اجراء

۱۳ مہینے اور ۲۸ دن والی نئی جنتری

ہندوستان کی تجارت میں عظیم انقلاب

جرمنی میں خوفناک انقلاب کی تیاریاں

سپاہ کو میدان میں نکل آنے کی دعوت

معاہدہ وارسیلز کے پرزے اڑا دو

جاپان کی فوجی پالیسی کی مذمت

لٹن کمیٹی کی رپورٹ کا تبصرہ

اسپین میں ایک اشتراکی سازش کا انکشاف

کلیسائیوں کو تباہ کرنے کی اسکیم

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی پر جرمانہ

مشاورتی کمیٹی سے ڈاکٹر مونجے کا استعفی

(بقیہ متن ناقابل مطالعہ)

مسلمانانِ سہارنپور کا عام جلسہ
فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف اظہارِ ناراضگی

سہارنپور ... مسلمانانِ سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت قاضی محمد ... صاحب منعقد ہوا جس میں حالاتِ حاضرہ پر جناب مولانا ... صاحب کارکن جمعیۃ علماء ہند کی موثر تقریر ہوئی اور کئی تجویزیں باتفاق رائے صدر کی جانب سے پیش کی گئیں ... مولانا بشیر احمد صاحب اور مولانا احمد علی صاحب ... کی پرجوش تقریریں ہوئیں۔ منظور شدہ تجاویز حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسلمانانِ سہارنپور کا یہ عظیم الشان جلسہ حکومت کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اب ہندوستان میں کوئی دستور قابلِ نفاذ ہو سکتا ہے جس کو خود ہندوستان کے ماہرین ترتیب دیں جس میں ہر ملت کے مذہبی، سیاسی، اقتصادی مفاد کی کافی ضمانت ہوگی اور یہ دستور اسی وقت مرتب ہو سکتا ہے جبکہ جمعیۃ علماء ہند، قوم پرور مسلمان اور کانگریس کے تمام ذمہ دار حضرات جیلوں سے باہر ہوں۔ اور مسلمان اس وقت تک کسی دستور کو منظور نہ کریں گے جب تک جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ دار حضرات اسکو منظور نہ کر لیں۔

(۲) مسلمانانِ سہارنپور کا یہ جلسہ مسلم کانفرنس کے بورڈ کی اس روش پر کہ اس نے حکومت کے ... تجویز کی ... جس میں پورے مطالبات کے منظور کرانے کا ... کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ اگر مسلمانوں کے پورے مطالبات ... منظور نہ کئے گئے تو کوئی عملی پروگرام شروع کر دیا جائیگا حقارت تصور کرتا ہے اور مسلم کانفرنس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرنے کی جلد سے جلد کوشش کرے ...

(۳) مسلمانانِ سہارنپور کا یہ جلسہ جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کے ماتحت ...

دلی کی جامع مسجد کے جلسوں کا قضیہ
امام صاحب جامع مسجد کا بیان

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ دہلی

براہ مہربانی مضمون ذیل درج اخبار فرما کر مشکور فرمائیے گا۔

عرصہ دراز سے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جب کوئی ہنگامہ یا معاملہ شہر میں رونما ہوتا ہے تو بعض بیہودہ مہربان حضرات اس کا سارا الزام میرے اوپر عائد کر دیتے ہیں اگرچہ اس میں میرا کوئی تعلق بھی نہ ہو ... گزشتہ زمانہ کی جانب نظر دوڑائی جائے ... حضرات کو یاد ہوگا ... الزام ... مجھ پر لگایا گیا تھا ... ملاحظہ فرمایئے کہ ... امام صاحب کے نام آئی۔

۱۶ اگست ۱۹۳۲ء کو کمیٹی جامع مسجد کی جانب سے جلسہ منعقد ہوا ... بعض اخبارات لکھتے ہیں کہ امام صاحب نے جلسہ طلب کیا ... پولیس کا نمائندہ جلسہ میں موجود تھا ... اطلاعات شائع کرا دی ...

... جو کچھ میں نے ... کیا جائے ... چنانچہ ... جلسہ میں ... ماہر ... اہل اسلام ... کا ہرگز ارادہ نہیں ... الفاظ یہ ظاہر کر دیا تھا کہ ... دفعات ... امام صاحب نے بھی ... مسجد کے حقوق ... کا ... امام کا ... نے کر دیا۔

مگر دشمنانِ اسلام اور منافقوں نے کوئی کسر مسلمانوں میں پریشانی پیدا کرنے کی نہیں چھوڑی ... مسجد کے حقوق شرعی کی آزادی کو نسل وعظ و نصیحت و جلسہ ہائے ... ضرور ... اور ... آداب مساجد ملحوظ رہیں اور تو ہین مسجد ہو ... فقط

الراقم

شمس العلماء مولوی سید احمد امام جامع مسجد دہلی

(امام صاحب کے اس مراسلہ پر ... افتتاحیہ میں تبصرہ کیا گیا ہے ناظرین کرام صفحہ ۳ ملاحظہ فرمائیں۔ الجمعیۃ)

ذبیحہ مویشی کی فیس پر صدائے احتجاج

... دراز سے ... میونسپل کمیٹی تجویز کر رہی تھی کہ ذبیحہ مویشی کی فیس بجائے کمیلہ کے چوکیات چنگی پر لیجائے جس سے میونسپلٹی کے اخراجات میں تخفیف و ... کو بھی سہولت حاصل ہو۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے حال میں کمیٹی نے ایک نوٹس جاری کیا تھا کہ ۱۸ اگست سے ذبح مویشی کا محصول بجائے بوچڑ خانہ کے چنگیوں کے ناکوں پر لیا جائیگا ۶ اگست کو کمیٹی نے اس نوٹس کے بابت ... گوشت فروشوں کی جانب سے ایک درخواست ... صاحب اور سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی کے روبرو پیش کی ... کہ اس قدیم ٹیکس کے علاوہ دوسری قسم کا جدید ٹیکس ہماری تجارت پر نہ لگایا جاوے ... چنانچہ اس امر کا اطمینان دلانے کے متعلق سکرٹری صاحب نے پانچ چٹھیاں درخواست گزار اصحاب کو تحریر فرمائیں جن میں سے ہم صرف ایک چٹھی بجنسہ اخبار میں درج کرتے ہیں۔ چٹھی ۲۳۵۱ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۲ء

از طرف سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی۔ بنام ... دہلی۔ بجواب تمہاری عرضی مورخہ ... اگست ... کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ذبح خانہ پر جو فیس لی جاتی ہے ... مقدار فیس کی اب چوکیات پر ادا کرنی چاہئے علاوہ اس کے ذبح خانہ پر اور کسی قسم کا ٹیکس لگانے کی تجویز زیر عمل نہیں ہے اور اس امر کی افواہ کہ ذبح خانہ کی صفائی کے واسطے اور کسی قسم کا ٹیکس لگایا جاوے گا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور گوشت کی دوکانوں کے واسطے لائسنس فیس لگائی جائے گی لیکن مویشی کے دلالوں کو میونسپلٹی کے جدید انتظام محصول پر اعتراض ہے ان کا یہ کہنا ہے کہ اس انتظام کا اثر یہ ہوگا کہ بکرے اور گائے وغیرہ دہلی کی منڈی میں کم تعداد میں آئیں گے جس سے ہمارے مفاد کو سخت نقصان پہنچے گا۔ بدیں وجہ دلالوں نے متفقہ طور پر پہلے اس تجویز کے متعلق نظر ثانی کی درخواست چیف کمشنر صاحب بہادر کی عدالت میں معرفت بابو عبد العزیز ... وکیل پیش کی تھی مگر ان کی یہ درخواست مسترد کر دی گئی۔ اس کے بعد دلالوں نے کمیٹی کی تجویز کے خلاف دیوانی کا دعویٰ عبد الرحمن صاحب کی عدالت میں دائر کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے نقصان رسانی کے اسباب مفصل بیان کرکے اظہار کیا کہ ذبیحہ مویشی کا محصول سابق دستور کے مطابق بوچڑ خانہ میں لیا جائے۔ مقدمہ کی تاریخ ۵ اکتوبر قرار پائی ہے۔ علاوہ دلالوں کے عام مسلمانوں میں اس تجویز سے بے چینی اور تشویش پیدا ہوئی ہے کیونکہ یہ تجویز جو میونسپلٹی نے منظور کی ہے ان کے حقوق پر ایک ضرب ہے۔ جہاں تک ہم کو ذاتی علم ہے کمیٹی ہر ایک ذبیحہ جانور کی فیس وصول کرے گی خواہ وہ جانور بقر عید کی قربانی کا ہو خواہ وہ عقیقہ یا کسی اور تقریب دعوت وغیرہ کا۔ بیشتر اس کے جو شخص ان مذکورہ بالا تقریب کے سلسلہ میں اپنے مکان پر جانور ذبح کرتا تھا کمیٹی ان کا محصول نہیں لیتی تھی جس سے مسلمانوں کا ایک جائز حق محفوظ تھا لہٰذا سکرٹری صاحب کا فرض ہے کہ اپنے جدید انتظامیہ محصول کے طریقہ کار میں ان جانوروں کے محصول کا تدارک فرمائیں گے جن کا قدیم زمانہ سے محصول معاف ہوتا چلا آیا ہے تاکہ مسلمانوں کو اس ... اطمینان قلبی حاصل ہو جاوے ہم کو اقبال ہے کہ سکرٹری صاحب جلد سے جلد ... کو رفع فرما دیں گے اگر انہوں نے اس کا انتظام نہ فرمایا تو ... قصابوں کو مجبوری اس جدید انتظام محصول سے منحرف ہونا پڑیگا۔ عموماً قصابوں کی خواہش یہ ہے کہ کمیٹی ایک باقاعدہ رزولیوشن کے ذریعہ مسلمانوں کو اطمینان دلادے کہ اغراض مذہبی کے لئے جو تیس ... ہزار جانور ہر سال قربانی کئے جاتے ہیں نیز روزانہ عقیقہ وغیرہ مذہبی رسوم میں جو جانور ذبح ہوا کرتے ہیں چونگی خانہ والے ان سے محصول کا مطالبہ نہ کریں گے۔ مسلمانوں کا یہ حق ہمیشہ کے لئے میونسپلٹی کے محصول سے مستثنیٰ و محفوظ رہے گا۔

قوم کا خیر اندیش۔ ... دہلوی

صوبہ سرحد کے مسلمانوں کا ایک اہم مطالبہ

ڈیرہ اسمعیل خاں ۲۶ اگست آج مولانا مولوی داؤد محمد صاحب صدر جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد پشاور سے یہاں تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد کلاں میں ڈسٹرکٹ شریعت کمیٹی کے زیر اہتمام ... ڈیرہ کا ایک اہم جلسہ ہوا۔ مولانا صاحب موصوف نے ایک پرجوش تقریر کی جس میں مطالبہ محاکم شرعیہ کی پرزور تائید کی گئی ایک تجویز میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سرکاری سکولوں اور کالجوں میں دینیات کو بطور لازمی مضمون کے داخل کیا جائے۔ مولانا صاحب نے ڈیرہ اسمعیل خاں کی شریعت کمیٹی سے اپیل کی کہ وہ نہایت سرعت سے تحفظ ناموس شریعت کے لئے رضا کاروں کو بھرتی کرے اور تحریک شریعت کو دیہات میں پھیلائے۔

شیر محمد رکن شریعت کمیٹی ڈیرہ اسمعیل خاں

دورۂ تبلیغ مبشر ضلع امارت شرعیہ بہار

قصبہ شیر گھاٹی ضلع گیا من مضافات صوبہ بہار ایک تاریخی و شرفائی اسلام کی آبادی ہے زمانہ گذشتہ میں ذاتی و مالی اعتبار و وقار سے یہاں کے اسلاف ... تھے افسوس ... اور گردش زمانہ کے ہاتھوں ہم ان کے اخلاف پامال ہوگئے ... حال یہ ہے کہ ... ذلت و نکبت ہو رہے ہیں۔

علمائے دین کی دستگیریاں ہمارے زخم جگر کا مرہم ہو سکتی ہیں ... اپنے تحت و تصرف میں لا کر ... کیا افادہ حاصل کر سکتی ہے۔

رحمت الٰہی بھی نادر و گل برحمت کئے بغیر نہیں رہتی۔ الحمد للہ علی احسانہ آجکل ہمارے قصبہ میں ایک مبلغ واعظ منادی اسلام جناب مولانا مولوی ... صاحب ... امارت شرعیہ ... کی جانب سے عامہ مسلمین ... احکام اسلام و تنظیم ... شروع جناب مولوی ... حسین صاحب ... کے ہاں ... کی سخت ضرورت اور اس کا قیام اس کی تحریک ... قرآن مجید و احادیث صحیحہ ثابت ... مسلمانوں کے ذہن نشین کیا۔

بعدہ ... آپ کا ہیڈ کوارٹر ... مولانا صاحب کا عزم بالجزم ... برسانے کا ہے جو کہ ... باعث بارش رانے ... ہوا ...

عورتوں کو پیغام دین پہونچانے والا رسالہ
فقط ایک آنہ کے ٹکٹ پر مل سکتا ہے

بفضلہ تعالیٰ انجمن خدام الدین ... رسالے ... ہزار کی تعداد میں ... شائع کر چکی ہے جن میں اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی اصلاح کے مضامین ہیں جن پر ہندوستان کے ... علمائے کرام کے دستخط تصدیقاً ثبت ہوتے ہیں۔ ان رسائل میں ... رسالہ "خدا کی نیک بندیاں" خاص عورتوں کے لئے لکھا گیا ہے ... عورتوں کے لئے مغفرت حاصل کرنے کی کیا شرائط ہیں اگر کوئی مسلمان چاہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو اس سوال کے جواب سے ... ماں، بہن، بیٹی، بیوی وغیرہ کو پیغام نجات پہونچا دیا تھا تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگوا کر ان کے حوالے کرے اور اگر وہ ناخواندہ ہیں تو پڑھ کر سنا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بری ہو جائے گا اس رسالہ پر علامۃ الدہر حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب صدر و ناظم جمعیۃ علماء ہند کے دستخط ثبت ہیں۔

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

دلی میں سودیشی نمائش

... ستمبر سے ... ستمبر تک ... چاندنی چوک ... امپیریل بنک پر خالص سودیشی چیزوں کی نمائش ہوگی جس میں ہندوستان کا بنا ہوا مال دکھایا اور فروخت کیا جائے گا ...

سچے موتی کی سی آب

"سرتاج منجن" کے ... استعمال کیجئے ... دانتوں کو سچے موتی کی سی آب ... صفائی کا مشاہدہ کیجئے ...

ضروری ... قیمت ...

منیجر سرتاج کمپنی، قریب جامع مسجد دہلی

سکول فار البرٹنیز ... گورنمنٹ نے رجسٹر کر دیا

شربت اکسیر

... دواخانہ ...

پنجاب کا طبیب اعظم

... منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

امیر مغرب حکیم ...

اطلاع عام

دوکانداروں اور ... احباب کو خوشخبری

... ویلکم ... دہلی

پیشوا کا رسول نمبر مفت

... منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مقوّیات سرتاج عام

... ویدشاستری ... حامد نگر کاٹھیاواڑ

بالکل مفت

... منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

آتشک سات روز میں شرطیہ جہاں بھیجا

سات روز میں بواسیر قطعی دور ہو جائے گی

اکسیر سوزاک

اکسیر جریان

... حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب ... ہندوستانی دواخانہ دہلی ...

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

جوہری	مبین	اکسیرنسواں	قرص ...
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ... دہلی

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امراض معدہ کا موسم

امرت دھارا

متواتر استعمال کیجئے

منیجر امرت دھارا ... لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ
الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایکبار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۸

معاصرین کے افکار و آراء

نکاح و طلاق کے قوانین (مدینہ)

بڑی خوشی کا مقام ہے کہ اب قانون ساز مجالس کے مسلمان ارکان بھی ملک کی قانون سازی میں عملی حصہ لینے لگے ہیں۔ ...

سودیشی کا پیغام (الجمل)

چین اور جاپان کی کشمکش (ہمدم جدید)

ڈاکٹر محمود صاحب کا بیان (ہند جدید)

حج کے متعلق مسودہ قانون (ملت)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام نے کس طرح ادیان سابقہ کی تکمیل کی؟

سیاست اور مذہب کی تفریق سے خلافت کی بربادی

اپنی مسجدوں کو مسجد نبوی کے نمونہ پر قائم کرو

اسلام کی جامعیت کبریٰ

اسلام میں مذہب کی تعریف

عیسائیت میں مذہب اور سیاست کی تقسیم

(باقی آئندہ)

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

خاص مجربات

اکسیر قلب ...

تریاق اعظم ...

سوزاک ...

نوٹ - دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔
فہرست خصوصی مجربات طلب فرما کر ملاحظہ کیجئے

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون، خارش، پھوڑا پھنسی، ناسور، گنٹھیا، بدن کے سیاہ و سفید داغ ...

تمام ضروریات زندگی

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

ہمارا آکٹ میں کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے قلیل سرمایہ سے ہر شہر اور قصبہ میں چلنے والی تجارت ہے ...

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی ۱۱

(رجسٹری شدہ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

شربت فولاد

...

منیجر ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

کلوز نک ...

... اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

...

کیسٹوفین

...

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

...

دہلی کا "آئینہ" دیکھئے

دار الحکومت ہند کا بلند پایہ علمی و ادبی ماہوار رسالہ ہے جو ملک کے مشہور سحر نگار ادیب و شاعر

سید ابن الحسن صاحب فکر ایم - اے

... پہلا پرچہ ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ میں شائع ہوگا

نمونہ مفت طلب فرمائیے

...

پتہ: منیجر رسالہ آئینہ - دریا گنج - دہلی

خاموش تبلیغ

حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے حجم ۲۰۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶

ابدی نجات: آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عظم علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ ہدیہ باوجود خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام العلیٰ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... ٹائٹل بھی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے۔ ... قسم دوم ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ اور چمڑے کی جلد کا ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

تمام مقبوضہ مساجد اور اوقاف کے فوٹو حاصل کیے جائیں

اسمبلی کے ارکان اپنے فرض کی ادائیگی کیلئے تیار ہو جائیں

مسلمانوں سے حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کی اپیل

حضرت مولانا ابو المحاسن سید محمد سجاد صاحب قائم مقام ناظم مجلس مرکزی تحفظ ناموس شریعت نے حسب ذیل برقی پیغام اخبارات کو روانہ کیا ہے۔

البٹ انڈیا کمپنی یا اس کے بعد تقریباً مساجد اور اوقاف پر حکومت کا قبضہ ناجائز ہے ان کو آئینی طور پر واگذاشت کرنے کے لئے ممبران اسمبلی کے نام میں ایک اپیل شائع کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ حضرات اس پر خاص توجہ کریں گے۔ اور اگر انہوں نے غفلت کی تو سمجھا جائے گا کہ وہ اسمبلی میں ملک کی نمائندگی اور ملت کی خیر خواہی کے لئے نہیں جاتے تو اس صورت میں بہت ممکن ہے کہ آئندہ انتخاب میں یہی غفلت ان کی راہ میں مشکلات پیدا کردے۔

بہر حال آئندہ تدبیر کی کارروائی کے لئے میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اس قسم کی تمام مساجد کا فوٹو اندر و باہر سے جلد از جلد لیں جن پر فوٹو گرافر کے علاوہ کم از کم دو شاہدوں کے دستخط ہوں۔ ان فوٹوؤں کا ایک پلیٹ اپنے یہاں محفوظ رکھیں اور ایک مجلس مرکزی تحفظ ناموس شریعت کے دفتر میں بحفاظت روانہ فرمائیں اور ان سب مساجد کے پورے احوال ضروری معلومات فراہم کرکے روانہ فرمائیں تاکہ پورے غور و کامل بصیرت کے ساتھ کوئی مؤثر قدم اٹھایا جا سکے۔

حوادث و احکام

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

جمعیۃ مقننہ میں حج کے متعلق مسودہ قانون

طول و عرض ملک میں شدید احتجاج کی ضرورت

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ جس وقت گزشتہ مئی میں حج کے متعلق مسودات قانون ہمیں بغرض اشاعت موصول ہوئے ہیں اور حکومت نے ان مسودات کو رائے عامہ حاصل کرنے کی غرض سے دیگر اخبارات کو بھی بھیجا ہے ہم نے ان مسودات کے خلاف نہایت سخت نکتہ چینی کی تھی اور مسلمانان ہند کو ان کے مضار سے آگاہ کرنے کے لئے ان کا مکمل ترجمہ شائع کرکے ان پر شرح و بسط کے ساتھ کئی مقالات میں مفصل روشنی ڈالی تھی اور اس کے بعد ارکین جمعیۃ علمائے ہند اور دیگر اہل علم و اہل الرائے حضرات کی ایک مجلس مشاورت مراد آباد میں منعقد ہوئی تھی جس میں ان مسودات قانون کے متعلق ایک طویل اور مبسوط قرارداد منظور کی گئی تھی جس نے مسودات مذکورہ کی تمام حقیقت کو واضح کر دیا تھا اور حکومت اور ارکان مجلس مقننہ کو یہ بتا دیا تھا کہ یہ مسودات قانون مسلمانوں کے لئے کسی طرح قابل قبول نہیں ہیں اور مجموعی اعتبار سے حجاج کے لئے مفید ہونے کے بجائے مذہبی مداخلت کا باعث ہیں جو ہر طرح قابل نفرت و ملامت ہے۔ اس قرارداد کی کثیر اشاعت کے بعد امید تھی کہ مجلس منتخبہ ان مسودات قانون کو مسلمانوں کے مذہبی نقطۂ نگاہ کے مطابق ترمیم کر دے گی ...

ہے جس میں آزاد مسلمانوں کی رائے کو کوئی دخل نہ ہوگا۔

(۲)۔ کمیٹیوں کے اہم امور کے متعلق قواعد سازی کا اختیار کل لوکل گورنمنٹوں کو دیا گیا ہے جس میں مسلمانوں کی رائے عامہ کو کوئی دخل نہ ہوگا اس حیثیت سے ان قواعد کے ماتحت جو کمیٹی بھی ہوگی کسی طرح قابل اعتماد نہیں ہو سکتی ہے۔

(۳)۔ پورٹ حج کمیٹی کے صدر کی نامزدگی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ہوگی جس میں اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے کہ وہ منتخب شدہ ممبران میں سے ہوگا یا گورنمنٹ کا نامزد کردہ۔ اور مسلم ہوگا یا غیر مسلم۔

(۴)۔ ایگزیکٹو آفیسر اور دیگر ملازمین کی تقرری بھی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ہوگی اور اس صورت میں وہ پورٹ حج کمیٹی کے کنٹرول میں مشکل سے رہ سکیں گے اور غریب حجاج کو ان سے کوئی نفع پہونچنے کی بہت کم توقع ہے۔

(۵)۔ پورٹ حج کمیٹیوں کو مسودہ قانون میں کوئی ایسا اختیار نہیں دیا ...

[illegible]

ارکان جمعیۃ مقننہ سے

مساجد و معابد کے فوٹو

کانگریس ایک منظم اور باسوخ جماعت ہے

لیکن اس کی خطرناک تحریک کو ختم کر دیا جائے گا

وائسرائے کی جانب سے حکومت کے عزائم کا اعلان

(گزشتہ سے پیوستہ)

فوجی مصارف میں تخفیف کا مسئلہ

گزشتہ سال کی انتہائی تخفیف مصارف اور موجودہ سال کی مزید تخفیف کے باوجود فوجوں کی قابلیت اور اطاعت کا معیار بلند ہے ... پورا کرنے کے لئے آمادہ ہیں ...

فراموش کر دینی ہے۔ اسلئے یہ یاد کرنا مفید ہوگا کہ اس وقت جبکہ مسٹر گاندھی دوسرے ہندوستانی نمائندوں کے ساتھ کانفرنس میں بیٹھے ہوئے برطانوی پارلیمنٹ کے نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے اور اس مشترکہ جد و جہد میں مصروف تھے کہ جدید دستور اساسی کی بنیاد قائم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ متفقہ امور معلوم کریں تو ان کے بعض پیرو ہندوستان میں سرگرمی کے ساتھ وسیع اور خطرناک تحریکات کی تیاریوں میں مشغول تھے ...

مستقل اختیارات

میری حکومت نہایت توجہ کے ساتھ یہ غور کرتی رہی ہے ... ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عام قانون میں داخل کیا جائے ... ان تجاویز کے علاوہ جو میری حکومت عام قانون کی تقویت کے لئے پیش کرے گی ...

نوٹ کا خلاصہ

صوبہ سرحد کی اصلاحات

صوبہ سرحد کی انقلابی تحریک

حکومت کی پالیسی

اتحاد کانفرنس

معاہدۂ اتحاد

مسلمانانہ تحریک

سول نافرمانی کا زور

تحریک کمزور ہوئی

آرڈیننس

دستوری کمیٹیاں

تحریک سول نافرمانی

فرقہ وارانہ فیصلہ

[illegible]

اخبار الامان کے مالک و ایڈیٹر کا دروغ بے فروغ

خدام جمعیۃ علماء ہند پر ناپاک اتہامات اور انکا عبرتناک انجام

افتراپردازی اور فتنہ انگیزی کا راز فاش ہو گیا

جمعیۃ علماء ہند اور خدام جمعیۃ کے خلاف شخص ذاتی اغراض کی بناپر اور اس وجہ سے کہ مظہر الدین شیر کوٹی ایڈیٹر و مالک الامان کو جمعیۃ علماء ہند کی کتابت سے بعض افسوسناک ... الامان ہو نہیں ... اس اخبار اور اس کے نام نہاد مولوی کی حقیقت ابھی طرح واضح کر دی ہے ...

افتراپردازی اور شیطنت کی نفرت انگیز مثال

... الامان میں دہلی کے مسلمانوں نے نہایت حیرت و استعجاب کے ساتھ دیکھا کہ ... "زعمائے جمعیۃ العلماء دہلی کا بانی ہے ..." "دہلی میں ارمن ایجنٹوں کی سازشیں اور فتنۂ عظیم" اور ان عنوانات کے ماتحت جمعیۃ علماء اور الجمعیۃ کو بہت مذموم ...

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانوں کا عام جلسہ

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم کی گرفتاری

جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں جلوس کی گشت

دہلی ۱۰ ستمبر کل چونکہ آرڈیننس ٹیٹ تھا اور اس کے ساتھ ساتھ یوم احترام مساجد بھی تھا اس لئے دہلی کے مسلمانوں میں ایک خاص جوش نظر آتا تھا اور جامع مسجد میں بھی نمازیوں کی تعداد بہت زائد تھی۔

بعد نماز جمعہ جمعیۃ العلماء ہند کے زیر اہتمام جامع مسجد میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علماء ہند دہلی جو باوجود پولیس کی سخت نگرانی کے دہلی پہنچ گئے تھے صدر منتخب کئے گئے۔

چند پرجوش نظموں کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب نے واقعات حاضرہ پر ایک نہایت مفصل و مبسوط تقریر ارشاد فرمائی ...

ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علماء کی گرفتاری

... (نامہ نگار)

جمعیۃ علماء ہند کے کارکنوں کی رہائی

رہائی کے بعد نوٹس کی تعمیل

مولانا ثمت اللہ صاحب مونگیری خلف الرشید حضرت مولانا الحاج جامع العلوم سید محمد علی صاحب مونگیری رحمۃ اللہ علیہ و مولانا عبدالحنان صاحب و مولانا نور الاسلام صاحب و مولانا عبدالغنی صاحب و مولانا عباس علی صاحب و مولانا مقیم الدین صاحب کارکنان جمعیۃ علماء ہند کو کل شب کے بارہ بجے دہلی سے خارج کر دیا گیا۔ ان حضرات کو یکم ستمبر کو جمعیۃ علماء ہند کے دفتر سے گرفتار کیا گیا تھا اور اب تک کوتوالی کی حوالات میں رکھا گیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ روانگی سے قبل ان سب حضرات کو فوراً دہلی چھوڑنے کا نوٹس دیا گیا اور پولیس کی حراست میں اسٹیشن لیجا کر مراد آباد جانے والی گاڑی میں سوار کرا دیا گیا۔ یہ سب حضرات جمعیۃ علماء ہند کی خدمات انجام دینے کیلئے دیوبند سے آئے تھے جو دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔

اسمبلی میں حج کمیٹی کا مسودہ قانون

۲۰ ستمبر کو "یوم حج" کا مظاہرہ کیا جائیگا

حضرت مولانا ابو المحاسن سید محمد سجاد صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ ... نے حسب ذیل برقیہ اخبارات کو ارسال فرمایا ہے:

"حکومت نے رپورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون اسمبلی میں بغیر اجازت رائے عامہ داخل کر دیا ... اس کی مخالفت نہیں کی ... ۲۰ ستمبر کو اس کارروائی کے خلاف یوم حج کے نام سے عام مظاہرہ کیا جائے۔ اس کے متعلق پوسٹر اور تجاویز عنقریب شائع ہوں گے۔"

دریائے جمنا میں زبردست طغیانی

پانی ۳۰ فٹ تک پہونچ گیا

...

جمعیۃ علماء ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کا تقرر

... مولانا مفتی محمد نعیم صاحب کی گرفتاری کے بعد حضرت مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب کو آٹھواں ناظم مقرر کیا گیا۔

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

جمعیۃ علماء ہند کے دو کارکنوں کی گرفتاری

دہلی ۱۰ ستمبر کل جمعیۃ علماء ہند کے دو رضاکاران محمد یوسف و غلام جیلانی نے ... شراب کی دوکان پر پکٹنگ کیا جن کو پولیس نے گرفتار کر کے ...

دہلی کانگریس کے اجلاس کو روکنے میں حکومت کا صرفہ

شملہ ۸ ستمبر ... اسمبلی میں ... بیان کیا گیا ہے کہ دہلی میں ... کانگریس کے اجلاس کو روکنے کے لئے ... روپیہ کی رقم صرف کرائی گئی ...

فرانس کی طرف سے جرمنی الٹی میٹم کا جواب

جرمنی کے مطالبات جنگ کا پیش خیمہ ہیں

پیرس ۹ ستمبر ...

ناظم جمعیۃ علماء مراد آباد کا دہلی سے اخراج

دہلی ۱۰ ستمبر جناب مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی ناظم جمعیۃ علماء مراد آباد ... کو دہلی چھوڑنے کا نوٹس دے کر پولیس کی نگرانی میں دہلی سے خارج کر دیا گیا۔

چھوٹی گول میز کانفرنس کی شرکت کے لئے لبرلوں کی پانچ شرطیں

تحفظات اور مرکز میں ذمہ داری کے متعلق انقطاعی فیصلہ

حکومت کو سخت گیر پالیسی اور کانگریس کو سول نافرمانی ترک کرنے کا مشورہ

بمبئی ۸ ستمبر ... لبرل ایسوسی ایشن کی کونسل کا ملتوی شدہ اجلاس کل ... منعقد ہوا ... کونسل نے حسب ذیل تجویز منظور کی ... وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اول یہ کہ تیسری کانفرنس کے ارکان کو ... (۲) ... (۳) ... (۴) ... (۵) تمام فرقوں کو گول میز کانفرنس میں تعاون کرنے کا مشورہ دیا جائے ... کونسل نے ... حکومت کو سخت گیر پالیسی اور کانگریس کو سول نافرمانی ترک کر دینی چاہئے۔

کونسل کے اجلاس میں حسب ذیل اصحاب شامل تھے: سر چمن لال سیتلواڈ، سر فیروز سیٹھنا، سر سپرو، مسٹر جمبوریا، مسٹر باکھلے، مسٹر ...

حجاز میں ایک جاسوس کی گرفتاری اور اس کا قتل

خط تمثال میں مشتبہ تحریریں، مجرم کا اقبال جرم

حکومت نجد و حجاز نے ذیل کا سرکاری بیان شائع کیا ہے۔

محمد سعید بن عبد الصمد ہاشمی جو ابن ... کی طرف سے حجاز میں جاسوسی کے فرائض انجام دے رہا تھا ... اس نے اپنی جاسوسی کا تحریری اقرار بھی کر لیا تھا۔ اس کے لئے حکومت حجاز نے سزائے قتل تجویز کی چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق جاسوس مذکور نماز جمعہ کے بعد ... کے سامنے قتل کر دیا گیا۔

"ام القریٰ" ... ماہ رجب میں حجاز آیا ... جدہ میں پولیس نے اسکو گرفتار کر لیا ... تحریریں برآمد ہوئیں ... اسکو سزائے قتل کا مستحق سمجھا اور وہ جمعہ کے روز قتل کر دیا گیا۔

آل انڈیا قوم پرور مسلم پارٹی کا جلسہ

فرقہ وارانہ فیصلہ کو مسترد کر دیا گیا

کلکتہ ... ستمبر آل انڈیا نیشنلسٹ مسلم پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کا ایک ضروری اجلاس مولانا ابو الکلام آزاد کی جائے رہائش پر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے گئے:۔

(۱) یہ میٹنگ اعلان کرتی ہے کہ قوم پرست مسلم پارٹی ان جماعتوں کے ساتھ شامل نہیں تھی ...

فرقہ وارانہ کشت و خون کا عبرتناک نتیجہ

۶ ہندوؤں کو سزائے موت

فسادات مرزاپور کی اپیل کا فیصلہ

الہ آباد ... ستمبر جسٹس ... اور جسٹس ... نے کل مرزاپور کے فسادات کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔ مرزاپور میں ہندو مسلمانوں کے درمیان صرف اس بات پر فساد ہوا تھا ...

کانپور اور دہرہ دون میں "انقلابی فوج" کی گرفتاریاں

کیمیاوی اجزاء اور انقلابی لٹریچر کی برآمد

الہ آباد ۱۰ ستمبر ... دہرہ دون اور کانپور ... سازش کے سلسلہ میں گرفتار ...

تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین

کیا گاندھی جی اور مسز نائیڈو کو بھی دعوت دی جائیگی

شملہ ۹ ستمبر اسمبلی میں وائسرائے نے تیسری گول میز کانفرنس کے انعقاد کے متعلق جو اعلان کیا ہے ... حسب ذیل نمائندوں کو تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے دعوت دی گئی:۔

(۱) سر آغا خاں (۲) سر تیج بہادر سپرو (۳) مسٹر ایم آر جیکر (۴) ... (۵) ... (۶) ... (۷) مولانا شوکت علی (۸) مسٹر محمد علی جناح (۹) ... (۱۰) سر عبد القیوم (۱۱) ... (۱۲) ... (۱۳) سر محمد اقبال ... (۱۷) ...

جھنڈا لہرانا خلاف قانون نہیں

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کا فیصلہ

بمبئی ۹ ستمبر ...

اسمبلی میں گاندھی جی کی رہائی کا سوال

شملہ ... ستمبر ...

سر سپرو اور گاندھی جی کی ملاقات

وائسرائے سے اجازت طلب کی گئی

الہ آباد ۹ ستمبر ...

کانگریس اور حکومت کے درمیان صلح کی گفتگو

اسمبلی کا اجلاس کیوں ملتوی ہوا؟

شملہ ۹ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ معتدلین کی جانب سے اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اسمبلی میں گاندھی جی کی رہائی کی تحریک پیش ہونے سے قبل کانگریس اور حکومت کے درمیان صلح کرا دی جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کے التوا کی ... حکومت نے ... منظور کر لیا ہے۔

ہندوستان میں اشتراکی لٹریچر کا داخلہ

حکومت ہند کا تازہ اعلان

شملہ ۹ ستمبر حکومت ہند نے قانون ... کے ماتحت ... اشتراکی لٹریچر کی درآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔

لنکاشائر کے مزدور اور ہندوستان

کپڑے کی کھپت کیلئے گاندھی جی کو رہا کر دو

لندن ۹ ستمبر ...

ریاست کشمیر نے کپڑوں پر محصول بڑھا دیا

برطانوی پارچہ کو مستثنیٰ کر دیا

...

سارڈا ایکٹ اپنے شباب پر

ایک درجن مسلمانوں پر مقدمہ

لاہور ... ستمبر ...

کلکتہ میں ایک جلوس پر لاٹھی چارج

کلکتہ ... ستمبر ...

ہندوؤں اور سکھوں کی خیرسگالی کا علاج

...

سرحد پر جنگ کی تیاریاں

فقیر علی نگر کا لشکر میدان عمل میں

...

ریوالور اور خنجر سے مسلح ڈاکہ

تین نوجوان بنگالی گرفتار

...

والیان ریاست اور وزراء کی کانفرنس

اہم امور پر تبادلہ خیالات کا ارادہ

...

کانگریس کے چار ہزار بلیٹنوں پر قبضہ

پولیس کی زبردست دوڑ دھوپ

...

کانگریس کے مخفی دفتر کا پتہ چل گیا

...

ہندوستان سے باہر کانگریس کا پروپیگنڈہ

...

ڈاکٹر محمد عالم کی رہائی کا مشورہ

...

وائسرائے کی جانب سے حکومت کے عزم کا اعلان

(سلسلہ صفحہ ۲)

مختلف ملتوں کے درمیان مختلف فیہ رہا ہے کوئی فیصلہ دیا جائے گا تو اس پر اس مفروضہ کے ساتھ بحث و مباحثہ ہوں گے کہ ہر صوباتی مجلس مقننہ میں کوئی ایک ملت خود اختیارانہ اور دوسری ملتوں سے آزاد انفرادی حکومت قائم کرے گی جو ہر دوسری اقلیت کے مخالف ہوگی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حکومت خود اختیاری کے نظام کے ماتحت جو واقعات رونما ہوں گے ان کے متعلق اس قسم کا اندازہ لگانا ان واقعات کو صریحاً غلط طور پر سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ ایک حکومت کو اپنے باشندوں کی فلاح و بہبود اور ترقی کے متعلق جن مسائل سے دو چار ہونا پڑتا ہے لوگ اپنی معمولی زندگی کے اندر صرف فرقہ وارانہ شعبوں ہی میں تقسیم نہیں ہیں۔ ان کے درمیان بہت سے مختلف تعلقات ہوتے ہیں اور ان تعلقات کے باعث بہت سے مفاد اور مقاصد پیدا ہوتے ہیں جو لازمی طور پر فرقہ وارانہ مطمح نظر کے منافی اور متقابل ہوتے ہیں۔

اس لئے میں ان لوگوں سے جو حکومت خود اختیاری کو فرقہ وارانہ رائج کا ایک مسئلہ سمجھتے ہیں کہتا ہوں کہ وہ اس پر غور کریں کہ یہ قدرتی نشو و نما نہیں ہے اور ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مستقبل میں ایسی جماعتوں کی ترتیب و تنظیم کا تصور کریں جن کی بنیاد اقتصادی یا دوسری غیر فرقہ وارانہ مفاد پر ہو۔

آخری مرحلہ

مذکورہ بالا مخصوص تحقیقات کی تکمیل اور فرقہ وارانہ فیصلہ کے اعلان کے بعد ایک قطعی مرحلہ ختم ہو گیا اور دستوری اصلاحات کی اسکیم کو مکمل کرنے کے لئے جو آئندہ قدم اٹھایا جانے والا ہے اس کی طرف توجہ منعطف ہو گئی۔ لیکن اس سے قبل کہ میں آئندہ کارروائی کے مسئلہ کو پیش کروں جس پر بحث ہو چکی ہے میں اس عام دستوری پوزیشن پر بالاختصار روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جس تک ہم پہنچ چکے ہیں۔ دوسری گول میز کانفرنس سے ہمیں آئندہ فیڈریشن کا خاکہ حاصل ہو گیا اور میں معزز اراکین کو یاد دلاؤں گا کہ کانفرنس کے اختتام پر ملک معظم کی حکومت نے اپنے قرطاس ابیض میں وہ اسکیم پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی تھی جو کانفرنس میں تیار کی گئی تھی اور پارلیمنٹ نے اسے منظور کر لیا تھا۔ منظوری کی اہمیت کو ہمیں ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ اس کا حقیقتاً کیا مطلب تھا؟ پہلی گول میز کانفرنس کے اختتام پر وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں جس پالیسی کا اعلان کیا تھا وہ اس وقت کی عارضی حکومت کی پالیسی تھی دوسری گول میز کانفرنس کے نتیجہ میں اسی پالیسی کو پہلے تو قومی حکومت نے تسلیم کیا اور اس کے بعد پارلیمنٹ میں بھی اس کی منظوری حاصل کر لی ...

آخری مرحلہ — برطانوی پارلیمنٹ اور انگریزوں کی پالیسی

صوبجاتی اور مرکزی ذمہ داری

تعاون کی اپیل

مسلمانان لدھیانہ اور تصفیہ حقوق

... کی اندرونی رلیشہ دوانیوں سے بالکل محفوظ ہو رہے ہیں اور اپنے اندرونی نقائص دور کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

(ضیاء الحسن لدھیانوی)

سچے موتی کی سی آب

سرتاج منجن استعمال کیجئے اور پھر دانتوں میں سچے موتی کی سی آب تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ کیجئے سرتاج منجن دانتوں کے درد مسوڑھوں کے پھولنے، خون، پیپ نکلنے اور پائیوریا جیسے خطرناک مرض کے لئے ...

... ریخوں سے چونے اور میل کا صاف کرنا "سرتاج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

قیمت فی شیشی ... بڑی شیشی آٹھ آنہ (۸)

آبنوسی خضاب ... کامل نقائص سے پاک ہے صرف پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند ریشم کے مائل کرنے والا "آبنوسی خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے قیمت ایک روپیہ (عہ) نمونہ مفت۔

سرمہ نور عالم ... آنکھوں کے لئے اکسیر ہے سچے موتی اور جواہرات اس کے نسخے کے جزاعظم ہیں منفعت بصارت ... قیمت فی شیشی ... ایک روپیہ (عہ)

ضروری ... آرڈر کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوتی ہے ...

منیجر سرتاج کمپنی، قریب جامع مسجد ۱۷ دہلی

سورۂ اخلاص کا زندہ معجزہ

صاحبزادہ شیخ الطاف حسین، کوتوالی محلہ ... لاہور چھاؤنی

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال ایک ہفتہ میں جڑ سے کالا

منیجر سنگار جالا ... در بھنگہ بہار

مقویات سرتاج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

البیان فی علوم القرآن

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

منیجر ... دواخانہ ... لال چاہ دہلی

لاکھوں روپیہ

... ایف ایل ... لاہور

اجمیر کے مسلمانوں کا زبردست جلسہ

الور کے معاملہ میں جمعیۃ علماء ہند کی صحیح رہنمائی

۴ ستمبر کو عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد شاہجہانی میں مسلمانان اجمیر کا ایک جلسہ عام مجلس احرار کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ شہر میں جلسہ کا اعلان اسپ سوار معلن کے ذریعہ کر دیا گیا تھا۔ شاہجہانی مسجد کا تمام صحن مسلمانان اجمیر سے بھرا ہوا تھا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن شریف سے جناب مولانا امتیاز احمد صاحب مفتی دارالعلوم معینیہ عثمانیہ کی صدارت میں ہوا۔ مولانا حافظ محمد شریف صاحب ناظم دارالعلوم اجمیر نے مولانا مولوی محمد شریف صاحب رکن جمعیۃ العلماء کا تعارف کراتے ہوئے بیان کیا کہ مولانا واقعات الور کی تحقیقات کے لئے ۲۲ اگست ۳۲ء سے مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں، اسی غرض سے آپ کی تشریف آوری اجمیر میں ہوئی ہے۔

ہم نے مولانا سے درخواست کی ہے کہ اپنے دورہ کے حالات اور نتائج سے رپورٹ کی اشاعت سے قبل مسلمانان اجمیر کو واقف کر جائیں، اس لئے مولانا آپ کے سامنے حالات و متعلقات الور پر تقریر فرمائیں گے۔

اس کے بعد مولانا محمد شریف صاحب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی آیۂ شریفہ کو عنوان تقریر قرار دے کر اس پر اظہار خیال کیا کہ ملک میں ایسے افراد اور جماعتیں مسلمانوں کے اندر پیدا ہو گئی ہیں جو ہر ایک تحریک میں تفریق پیدا کرتی ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ان کی غرض کیا ہے لیکن یہ ہم صراحۃً ...

جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کو انتباہ

حاجی رشید احمد کے بیان پر اظہار ملامت

... جیل جا رہے ہیں وہ خودکشی کر رہے ہیں اور ان کا یہ فعل قابل مذمت ہے اظہار نفرت کیا گیا اور ان سے درخواست کی گئی ہے کہ اسلام کی توہین سے باز آئیں اور وہ مصداق بغیر علم فضلوا واضلوا کے مصداق نہ بنیں۔

(نامہ نگار)

... متعلق اختیار کیا ہے۔ اور اس کو متنبہ کیا گیا ہے کہ نہ وہ خود اس میں کوئی مداخلت کرے اور نہ حکومت کو مداخلت کی دعوت دے اور اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا کہ سارے عامہ جمعیۃ علماء ہند کی پشت پر ہے۔ اور وہ مسلمانوں کی سب سے زیادہ محترم اور سب سے زیادہ ذمہ دار جماعت ہے اور اس بات کو ...

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم — طبع ہفتم مصنفہ جناب شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی خاں صاحب اس کتاب میں ہر مرض کے اسباب علامات، ماہیت، تمام تشخیص و انجام مرض وغیرہ لکھنے کے بعد علاج شافی یونانی ڈاکٹری اور یورپ و امریکہ کی بہترین پیٹنٹ (PATENT) ادویات میں تحریر کیا ہے حجم ہر دو حصہ ... صفحات قیمت بلاجلد ہر دو حصص دس روپیہ مجلد گیارہ روپیہ آٹھ آنے رعایتی قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپے) علاوہ محصول ڈاک۔

مٹیریا میڈیکا مع مجربات ڈاکٹری — طبع چہارم اس کتاب میں تقریباً تین ہزار مفرد و مرکب ڈاکٹری ادویات کا بیان ہے نیز یورپ و امریکہ کے نامور ڈاکٹروں کے مختلف امراض کے لئے سات سو مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت جلد اول بلاجلد پانچ روپے چار آنے مجلد چھ روپے جلد دوم بلاجلد ... مجلد ...

مخزن مرکبات و معلم دواسازی — اس کتاب میں تمام جدید مرکبات کے صحیح منتخب و مستند نسخہ جات مع ترکیب درج کئے گئے ہیں اور نیز ان کے فوائد خواص و مقدار خوراک اور ترکیب استعمال بھی درج ہیں اور کتاب کے آخر میں ضمیمہ علاج الامراض بھی دیا گیا ہے۔ ضخامت ... صفحات قیمت بلاجلد ... مجلد ...

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات — اس کتاب میں تقریباً چودہ ہزار عربی۔ فارسی کی قدیم و جدید اصطلاحات درج ہیں علاوہ ازیں چھ ہزار انگریزی ڈاکٹری اصطلاحات ہیں حجم ... صفحات قیمت بلاجلد ... مجلد ... رعایتی قیمت مجلد ...

ہیومن اناٹومی و فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء طبع سوم — اس کتاب میں تشریح کے علاوہ اطباء یونانی و ڈاکٹری کے اکثر اختلافی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ حجم ۳۲۲ صفحات قیمت بلاجلد ... مجلد ...

تاریخ الاطباء — اس میں مشرق و مغرب کے متقدمین و متاخرین مشاہیر اطباء یعنی ڈاکٹروں حکیموں ویدوں کی زندگی کے حالات اور طبی خدمات و مجربات درج ہیں حجم ... صفحات قیمت بلاجلد ... مجلد ... رعایتی قیمت مجلد ...

مخزن العلاج یا طب جیلانی — عنقریب دوبارہ شائع ہونے والی ہے۔ اس میں ہر مرض کی مکمل تشخیص علامات و اسباب مع علاج المفردات و مرکبات و مجربات اور آخر میں اقوال الحذاق درج ہیں قیمت جلد اول بلاجلد ... مجلد ...

ملنے کا پتہ: طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم نے عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر دیئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے، اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول تجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔

آپ کا خادم — منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص ابیض — ملین — اکسیر نسواں — جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ ... اپ گریجیٹ ... مریض ... ہندوستان سے باہر ... تصدیق

ایم اے میلا اینڈ سنز ... بلیماران دہلی

بال جڑ سے کالا

محبوب عاشق کے قدموں پر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... ششماہی ...

نمونہ

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ ...

ایک کالم ...

نصف کالم ...

پاؤ کالم ...

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم جمعہ ۱۴ ر جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ ر ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۹

معاصرین کے افکار و آراء

آزادی مساجد (زمیندار)

مسجد شاہجہانی دہلی کی آزادی میں مداخلت کر کے حکومت نے مسلمانوں کے خوابیدہ احساس کو بیدار کر دیا ہے اور اب ان کو محسوس ہونے لگا ہے کہ ان کی مسجدیں بھی جو وقف ہونے کی بنا پر قیامت تک کسی کی ملک نہیں ہو سکتیں، اغیار کی دستبرد سے آزاد نہیں نہ صرف مسلمانان دہلی بلکہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو اس احساس نے مضطرب کر رکھا ہے اور ان کی نگاہیں نہ صرف مسجد شاہجہانی دہلی بلکہ لال قلعہ کی موتی مسجد دہلی کے پرانے قلعہ کی مسجد تعلیب کی مسجد اور طول و عرض ملک کی تمام ان مساجد پر پڑ رہی ہیں جو اسلام کی شوکت رفتہ کی یادگار ہیں۔ لیکن سالہا سال سے اغیار کے ہاتھوں ان کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ اور ان کی مقدس زمین مومنوں کی سجدہ گاہ بننے کے بجائے ناپاک بوٹوں سے روندی جا رہی ہے۔ عالمگیر کی روح فریاد کر رہی ہے کہ گزشتہ بہتر سال سے موتی مسجد میں اللہ اکبر کی صدا بلند نہیں ہوئی۔ شیر شاہ کی اسلامی غیرت مصروف آہ و زاری ہے کہ دہلی کے پرانے قلعہ کی مسجد کا دروازہ حلقہ بگوشان اسلام پر بند ہے۔ لیکن ایسا زمانہ ہے جہاں انگریز سیاح دندناتے پھرتے ہیں لیکن یہ صورت حالات اب زیادہ دن قائم نہیں رہ سکتی اور حکومت کو چاہئے کہ خدا کی امانت کو جس کے امین صرف مسلمان ہو سکتے ہیں ان کے حوالہ کر دے۔ مولانا سجاد نے اسمبلی کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ بھی اس اہم مسئلہ کی طرف متوجہ ہوں اور معابد و اوقاف کو حکومت کے ناجائز قبضہ سے آزاد کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں توقع ہے کہ مسلمان ارکان خصوصیت کے ساتھ ان کی آواز پر لبیک کہیں گے اور عام مسلمان بھی اس وقت تک اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھیں گے جب تک کہ ان کی ایک ایک مسجد اغیار کے تسلط و اقتدار سے آزاد نہ ہو جائے۔

الور کے مظلوم مسلمانوں کو خود غرضوں سے بچاؤ (پیشوا)

لاریب الور کے مظلوم مسلمان ہر مسلمان کی دلی ہمدردی کے مستحق ہیں مگر ضرورت ہے کہ وہ مسلمانان کشمیر کی طرح اپنے پیروں پر خود کھڑے ہوں۔ اور ان خود غرض، آبرو باختہ اور بر خود غلط انسانوں کے پنجہ سے رہائی حاصل کریں جن کی شمولیت نے الوری مظلوموں کے کاز کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

میں جمعیۃ علماء ہند، مجلس احرار کے اپنے پیشہ کارکنوں اور مولانا ظفر علی خاں صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ الور کے مظلوم مسلمانوں کو ان خود غرضوں سے بچانے کے لئے مسئلہ الور کو اپنے ہاتھ میں لیں اور فوراً ایسا انتظام کریں کہ پہلے اتمام حجت کے لئے مہاراجہ الور سے الوری مسلمانوں کے مطالبات کے تسلیم کرانے کے لئے گفت و شنید کریں۔ اور اگر مہاراجہ صاحب الور اپنے غلط مشیروں کے پھندے سے نہ نکلیں تو پھر بیک وقت اندرون الور میں پر امن ایجی ٹیشن طلب حقوق کے لئے شروع کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی بیرون الور سے اسلامی دستوں کی ایسی زبردست یلغار کی جائے کہ حکومت الور مسلمانوں کے جائز مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے، ورنہ اندیشہ ہے کہ الور کی تحریک حریت فنا ہو جائے اور برٹش انڈیا کا امن خطرے میں پڑے گا اور مسلمانان الور تنگ کر ہمیشہ کے لئے ذلت کی زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے گھر واپس چلے جائیں۔ میں مہاراجہ الور کے تازہ اعلان معافی کو ناکافی سمجھتا ہوں۔ ضرورت ہے کہ وہ تمام اسلامی مطالبات کو تسلیم کر کے اپنے تدبر کا ثبوت دیں۔

مساجد اور اسلامی مجالس (امارت)

اسلام میں مذہب و سیاست کی کوئی علیحدہ علیحدہ تقسیم نہیں ہے، ہاں مغربی دماغ نے یہ دو قسمیں جدا جدا کی ہیں اسلامی قوموں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے ارکان اربعہ میں سے ایک اہم رکن حج کو سیاسی قرار دیتے ہیں اور اسی سبب سے بعض مغربی حکومتیں انسداد حج کی سازشوں میں مصروف ہیں۔

کیا مساجد میں سیاسی مجالس کے انعقاد کی مخالفت کرنے والے حج کو بھی اسی طرح سیاسی قرار دیں گے اور کیا حکومت کو مشورہ دیں گے کہ وہ مسلمانوں کو حج سے روک دے۔ اور پھر کیا بعض علل کی بنا پر نماز روزہ اور زکوٰۃ کو سیاسی قرار نہیں دیا جا سکتا؟ پھر نماز کو سیاسی قرار دے کر اس کو مسجد میں پڑھنے سے کیوں نہیں روکا جا سکتا ہے؟ اگر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو سیاسی قرار دیکر روکا جا سکتا ہے تو پھر مسجدوں میں خطبہ جمعہ اور تمام اسلامی مجالس و مواعظ کو بند کیا جا سکتا ہے۔ متولی و منتظم مسجد کو اس امر میں خود احتیاط کرنی چاہئے اور اپنی حرکت سے حکومت کا فرقہ کو ایسا موقعہ نہ دینا چاہئے کہ وہ براہ راست یا ان کے ذریعہ کسی مسجد میں اسلامی جلسوں کے انعقاد کو روکے۔ اگر حکومت نے کسی مسجد پر بھی کوئی پابندی عائد کی تو یہ مذہبی مداخلت ہوگی۔

لباس اور لباس عریانی (سچ)

"آئیندہ سال غسل والی پوشاک کا جو فیشن ہوگا وہ اس وقت سے بھی زیادہ عریاں ہوگا۔ غسل آبی و غسل آفتابی کے لئے جو لباس تیار ہو رہے ہیں وہ ایسے ہیں کہ بلا تکلف ایک اشارہ میں اتارے جا سکتے ہیں۔ جلد کا ہر رنگ، گلابی رنگ ان کپڑوں کا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ اس لباس کا رنگ جہاں تک بھی ممکن ہو جلد کے رنگ سے بالکل مل جائے۔ ایسا کہ کچھ دور سے یہ بھی نہ پتہ چلے کہ لباس جسم کے کن کن حصوں پر ہے، اور کن کن پر نہیں۔" (ڈیلی ہیرلڈ، لندن)

حدیث نبوی میں، ساڑھے تیرہ سو سال قبل، کاسیات عاریات کا ذکر آچکا ہے۔ یعنی ایسی عورتیں جو باوجود لباس پہنے ہونے کے برہنہ ہوں گی، حدیث میں ان کے لئے جو وعید آئی ہے، اور جنت سے ان کی محرومی کا جو ذکر ہے اسے چھوڑئیے یہاں مقصد صرف یہ کہنا ہے کہ دنیا کا کوئی اہم نقشہ ایسا نہیں جس کی تصویر، آئینۂ نبوت میں نہ دکھلائی جا چکی ہو۔ نبی کو دکھا سب کچھ دیا گیا، نبی کے واسطہ سے امت کو بتا سب کچھ دیا گیا، عمل کرنا نہ کرنا، راہ پر چلنا یا راہ سے بھٹکنا، یہ کام ہمارا آپ کا ہے۔

کشمیر کا سیاسی مطلع (اہلحدیث)

اہل پنجاب نے کشمیری برادران کے لئے ہزاروں آدمی جیلوں میں بھیجے، لاکھوں روپے کا خرچ اور حرج کیا، سیالکوٹ نے اس خصوص میں وہ کیا کہ انصار رضی اللہ عنہم کا قصہ تازہ کر دیا۔ لیکن انجام کیا ہوا؟ یہ سوال رہ رہ کر دماغوں میں پھرتا ہے اس کا جواب دینا اہل کشمیر کا کام ہے۔ ہم تو اس کا جواب بہت دل شکن پاتے ہیں جس کی بنا ایک حدیث شریف پر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے کہ شب قدر کی تاریخ بتائیں، دیکھا کہ دو اصحاب باہم لڑ جھگڑ رہے ہیں، فرمایا کہ میں شب قدر کی تاریخ بتانے آیا تھا مگر تمہاری لڑائی سے شب قدر کا علم میرے دل سے اٹھا لیا گیا۔ آہ! امت مرحومہ کیسی محروم ہو گئی۔

اہل کشمیر کی جب باہمی لڑائی کی خبریں سنتے ہیں تو ہمیں خوف ہوتا ہے کہ اس حدیث کا اثر ظاہر ہو کر اہل کشمیر اس نعمت سے محروم نہ ہو جائیں جس کے حاصل کرنے کے لئے وہ مبتلائے آفات ہوئے اور اہل پنجاب بلکہ اہل ہند کو جھکانے کا سبب بنے۔ اس لئے ہم اہل کشمیر کو بحیثیت مسلم اور بحیثیت کشمیری نسبت کے رو در عرض کرتے ہیں کہ حدیث مرقومہ کے نتیجہ سے خوف کر کے باہمی جنگ کو بند کریں۔ ہم اس موقعہ پر کسی فریق پر الزام نہیں لگانا چاہتے بلکہ آپ سب کو ایک حدیث سناتے ہیں جس میں ارشاد ہے من ترك المراء وهو محق خلد الجنة۔ (جو کوئی سچا ہو کر بھی لڑائی کو چھوڑ دے اس کی نجات ہے)۔

شمس العلماء مولوی سید احمد پنشنر امام جامع مسجد دہلی کے نام

یہ مسجد ہے یہاں دخل کلیسا ہو نہیں سکتا

یہاں قانون کا جھگڑا گوارا ہو نہیں سکتا

خدا کا گھر، خدا کا گھر رہیگا آپ ظن رکھیں

کسی صورت کسی کا اس پہ قبضہ ہو نہیں سکتا

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام نے کس طرح ادیان سابقہ کی تکمیل کی؟

سیاست اور مذہب کی تفریق ہی خلافت کی بربادی

اپنی مسجدوں کو مسجد نبوی کے نمونہ پر قائم کرو

(گزشتہ سے پیوستہ)

حدیث میں آیا ہے التاجر الصادق الامين مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين۔ جو تاجر سچا اور امانت دار ہوگا وہ انبیاء، صلحاء، شہداء اور صدیقوں کے ساتھ ہوگا۔ تجارت دینیوی خوشخبری کیوں سنائی گئی؟ اس لئے کہ اسلام نے تجارت کو بھی مذہب میں داخل کیا ہے۔

اولوالامر کی اطاعت اور سیاست

یہی حال سیاست کا ہے کہ وہ اور مذہب لازم و ملزوم ہیں اور اسی لئے ہیں کہ قرآن پاک اور حامل وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق احکام دئیے اور آپ نے اور آپ کے جانشینوں (صحابہ کرام) نے ساری عمر اس پر عمل کیا۔

قرآن حکیم نے فرمایا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولی الامر منكم۔ خدا کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور تم میں سے جو بادشاہ ہو اس کی بھی اطاعت کرو۔ کیا اسلامی بادشاہ کی اطاعت کرنا صرف سیاست ہے؟ اگر صرف سیاست ہے تو قرآن نے مسلمانوں کو اس کا حکم کیوں دیا؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ مذہب بھی ہے اور سیاست بھی ہے اور مذہب بھی بلکہ حقیقت میں صرف مذہب ہے جو تک قرآن حکیم نے مسلمانوں پر اس چیز کو فرض کر دیا ہے۔ گو اس کی شکل سیاسی ہو جس طرح تجارت اور نکاح کی صورت اقتصادی اور معاشرتی ہے مگر اصلیت کے اعتبار سے یہ تمام امور عین مذہب ہیں۔

کہاں تک لکھا جائے۔ اسلام نے تو ہر ترقی کے اسباب کو اور زندگی کے ہر قدم کو مذہب میں داخل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی غاصب سے اپنے مال کو غصب کرنے سے بچائے اور اس جد و جہد میں اگر وہ قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہوگا! یعنے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے اگر جان بھی دینی پڑے تو دیدینی چاہئے جس کے نتیجہ میں اس کو شہادت کا درجہ ملیگا، حالانکہ بظاہر یہ چیز ذاتی اور شخصی ہے مگر اسلام نے شہادت کا اجر مقرر کر کے اس کو بھی مذہب میں داخل کر لیا ہے۔

عہد اول کی ملکی فتوحات اور جنگی مہمات

قرآن حکیم میں جنگ کے متعلق احکام موجود ہیں۔ مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے، دشمنوں اور امن کے بدخواہوں کے لئے تادیب و تعزیر کے اصول بیان کئے گئے ہیں اور حکم دیا گیا ہے کہ اہل کتاب سے جزیہ (ٹیکس) وصول کرو حتی يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون۔ پھر نہیں معلوم مذہب اور سیاست کو جدا کرنے والے نصرانی صفت مسلمان ان احکام اور اصول کا کیا نام تجویز کریں گے۔ معلوم نہیں کہ ان کے نزدیک یہ احکام سیاست ہیں یا مذہب؟ بہر حال وہ ان تمام امور کو مذہب سے خارج نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن حکیم میں ان پر بسط کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

پھر پیغمبر اسلام اور آپ کے اصحاب کرام کی زندگی کا بیشتر حصہ ملکی فتوحات، قیام امن اور بسط عدل میں گزرا۔ آپ خود حضور نے اپنی زندگی میں بیسیوں جنگوں میں حصہ لیا اور خود فوجیں کی ان کی۔ اگر یہ سب چیزیں مذہب سے خارج ہیں تو نعوذ باللہ یہ کہنا پڑے گا کہ داعی اسلام کی تمام زندگی غیر مذہبی امور کی سر انجام دہی میں گزری اور آپ مدت العمر دنیا داری یا "سیاست" میں گھرے رہے!

جنگ احد، جنگ حنین، جنگ بدر، فتح مکہ، معتدین کفار کے قتل اور معاہدات کو آخر کیا حیثیت دی جائے گی؟ حالانکہ یہ وہ جنگیں ہیں جن میں پیغمبر خدا بنفس نفیس شریک ہوئے۔ جنگ بدر میں کفار عرب کا قتل کس نام سے پکارا جائے گا؟ مختلف اطراف میں افواج کی روانگی اور جنگی خطبات وکفار پر کیا نام رکھا جائیگا؟ اگر یہ تمام چیزیں عین مذہب اور عین سیاست ہیں تو خدارا وہ ترکیب بھی بتا دو جس سے ہم مذہب کو سیاست سے جدا کر لیں اور اسلام صرف تسبیح ہلانے کا نام رہ جائے؟

اس کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ پر نظر ڈالو۔ مصر کی فتح، بابل و خوزستان کی تسخیر، ایران و روم کی قوتوں سے مقابلہ، عراق، شام، قادسیہ وغیرہ ممالک پر غلبہ کامل ان کی زندگی کے درخشاں کارنامے ہیں۔ آخر ان فتوحات کا نام نصرانی سانچہ میں کس طرح ڈھالا جائے گا اور ان کو کس نام سے پکارا جائے گا؟

مسجد نبوی کن اغراض کیلئے مخصوص تھی

اگر یہ تمام کام جو سراسر سیاست اور عین مذہب ہیں خود داعی اسلام اور آپ کے اصحاب کرام نے انجام دئے تو آج کس کی مجال ہے جو ان کے خلاف لب کشائی کرے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ سیاسیات کے تمام پہلو سراسر مذہب ہی ہیں تو مساجد میں ان کو انجام دینا یا ان کے متعلق تجاویز و تدابیر سوچنا کسی طرح بھی خلاف مذہب نہیں ہو سکتا جو کام سب سے پہلے حامل وحی کے زمانہ میں مسجد نبوی کے اندر انجام پاتے رہے وہی کام آج اگر مساجد میں انجام پاتے ہیں یا ان کے انجام دینے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ خلاف مذہب کیسے ہو گئے؟

جانتے ہو مسجد نبوی کا اسلام میں کیا درجہ ہے؟ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں مسجدی هذا آخر المساجد الانبياء۔ میری یہ مسجد انبیاء کی آخری مسجد ہے یعنے جس طرح پیغمبر خدا خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی رسول یا نبی پیغمبر نہیں آ سکتا اسی طرح آپ کی مسجد بھی آخری مسجد ہے۔ اب دیکھو اس آخر المساجد (مسجد انبیاء) میں کیا صرف نماز کے ادا کرنے ہی کے فرائض انجام پاتے تھے؟

کیا وہاں صرف نماز کے سوا کوئی کام نہ ہوتا تھا؟ نہیں بلکہ وہاں وہ سب کچھ ہوتا تھا جس کا نام اسلام نے مذہب رکھا ہے۔ وہاں مقدمات اور نزاعات کے فیصلے ہوتے تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے خطبات بھی دئے جاتے تھے، جیوش و عساکر کو احکام بھی وہیں سے نافذ ہوتے تھے، سفراء اور وفود سے ملاقاتیں بھی وہیں ہوتی تھیں، مال غنیمت بھی اسی جگہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ اسی جگہ اسیران جنگ کو ستون سے باندھ کر سزا دی جاتی تھی۔ جنگی مہمات کے لئے بھی اسی مقام پر مشورے ہوتے تھے۔ اسی جگہ تعلیم نبوی کے چشمے بھی جاری تھے اور اسی جگہ خدا کے دربار میں سر نیاز بھی جھکایا جاتا تھا۔ غرض وہ کونسا کام تھا جو اس "آخر المساجد الانبیاء" میں نہیں ہوا اور خود صاحب وحی اور داعی حق نے ان میں شرکت نہیں فرمائی؟ جب یہ تمام کام مسجد نبوی میں انجام پاتے رہے تو اگر آج بھی یہی کام مساجد میں انجام پانے لگیں تو کیوں ان کو "سیاست" اور "مذہب" کی بحث میں ڈالکر روکنے کی کوشش کی جاتی ہے؟ کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا یہ عمل مذہب کے خلاف تھا؟ ... تھا اور منشاء الہی کے منافی تھا؟ ... صاحب وحی کے سامنے جو کچھ ہوا عین مذہب تھا، خدا کے حکم سے تھا اور پیغمبر برحق کی مرضی کے عین مطابق تھا!

مذہب اور سیاست کا مغربی پروپیگنڈہ

آخر میں میں پھر گزارش کروں گا کہ مذہب کو سیاست سے جدا کرنے والے اسلام پر ایک زبردست اور کاری ضرب لگانا چاہتے ہیں۔ اس کا منشاء وہی ہے جو مسئلہ خلافت کے متعلق یورپ کا تھا۔ یعنے مغربی مستشرقین نے یہ کہہ کر کہ خلافت کا مسئلہ کوئی مذہبی حیثیت نہیں رکھتا اسلام کی اس وحدت پر کاری ضرب لگائی تھی جس کا خمیازہ آج الغائے خلافت کے بعد مسلمانوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ ساتھ جس کے بعد مسلمانوں کی وحدت عامہ نصرانی پروپیگنڈہ کی نذر ہو گئی ہے اسی طرح جو لوگ سیاست کو مذہب سے جدا ثابت کرنے کی فکر میں ہیں وہ یقیناً مستشرقین کا آلہ کار ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمان سیاسی موت کا شکار ہو کر غلامانہ ذہنیت اور رذیلانہ محکومی کی گہری قبر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سو جائیں۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ، دہلی)

چائینہ سبز چاء۔ نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں

نرخ فی سیر پختہ ہے اللعہ، سے، صہ، ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں

حاجی غلام محبوب جنرل مرچنٹ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں روغن کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کو حق میں رائے دی ہے۔ بچے ان کو مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد و عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

CASTOPHEN MAFG COY,

P. BOX, 88. BUNDER RD., KARACHI.

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)

بندر روڈ کراچی

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رجسٹر کر لیا

دہلی کا "آئینہ" دیکھئے

سید ابن الحسن صاحب فکر ایم۔ اے

نمونہ مفت طلب فرمائیے

منیجر رسالہ آئینہ۔ دریاگنج۔ دہلی

مجموعہ بالا کتابیں

روزنامہ الصاف کا پرچہ

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔ ... صحت، طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا محمود الحسن صاحب، حضرت مولانا اشرف علی صاحب ...

غریبوں کا قرآن مجید مصری

نورانی قرآن مجید مترجم

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ ... نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ...

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم جمعہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

ہندوستان کے بطل جلیل کا عزم صمیم

موت اور زندگی کا سوال

گاندھی جی اور وزیر ہند و وزیر اعظم برطانیہ کی اس اہم مکاتبت کو ہم کسی دوسری جگہ تمام و کمال درج کر رہے ہیں جس کی اشاعت نے ملک کے طول و عرض میں بیک وقت تہلکہ ڈال دیا ہے اور جس کے اظہار و اعلان سے چند لمحوں کے اندر ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال میں انقلاب عظیم برپا ہو گیا ہے۔

گاندھی جی کا یہ عزم کہ وہ ۲۰ ستمبر سے فاقہ کشی شروع کر دیں گے اور جب تک اس آئینی افتراق کو دور نہ کیا جائے گا جو اچھوتوں اور ہندوؤں کے درمیان وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ سے پیدا ہو گیا ہے اس وقت تک اس کو ترک نہ کریں گے تا آنکہ ان کی موت واقع ہو جائے۔ ایک ایسا عزم ہے جس پر ہندوستان میں جتنا بھی ہیجان و اضطراب پیدا ہو کم ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ گاندھی جی جو عہد کرتے ہیں اس کے پابند بھی رہتے ہیں اور اس کے نتائج و عواقب کو جان پر کھیل کر برداشت بھی کر لیتے ہیں۔ یہ خبر ہر ہندوستانی کو بلا قید مذہب و ملت انتہائی تشویش میں مبتلا کر دینے کے لئے کافی ہے۔

ذرا سی دیر کے لئے اس سے قطع نظر کر لیجئے کہ حکومت یا کوئی اور گاندھی جی کے اس طریقہ جوان کے مذہبی عقیدہ پر مبنی ہے کس نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے متعلق ...

پیدا ہو گیا ہے کہ گاندھی جی کی زندگی کو ہر محب وطن ہندوستان کی ایک زبردست دولت سمجھتا ہے اس کو ... مٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے ہم ان تمام لوگوں سے جن پر اہم تر قومی ذمہ داریاں عائد ہیں توقع کرتے ہیں ... بچانے کے لئے گاندھی جی کے اس عزم کو ناممکن بنا دینے کی پوری کوشش کریں گے۔

گاندھی جی ۲۰ ستمبر سے اپنا دائمی برت شروع کر دینگے

(بسلسلہ صفحہ ۴)

کوئی مطابقت نہیں رکھتی جو کہ دوسروں کو اپنی مرضی پر چلانے کے لئے جسمانی طاقت کا استعمال جائز سمجھتی ہے۔ ان حالات پُر امن مزاحمت کو جسمانی طاقت کا ہر ایک ایسے موقع کے لئے نعم البدل تصور کر لیا گیا ہے جبکہ اس کی ضرورت ہو اور اس کا استعمال حق بجانب سمجھا جاتا ہے۔ یہ مصالحت انگیزی کا طریقہ ہے اور اس پروگرام کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ ستیہ آگرہی ضرورت پڑنے پر بھوک ہڑتال کرکے اپنی روح کو تحلیل کر دے۔ میرے لئے وہ وقت ابھی نہیں آیا ہے ...

حوادث و احکام

احترام مساجد کے متعلق

علمائے دربھنگہ کا فتویٰ

احترام مساجد کے متعلق شریعت اسلامیہ کے اصول احکام دریافت کرنے کی غرض سے سید تصدق حسین صاحب ہجری نے ہمیں ایک استفتاء برائے اشاعت ارسال فرمایا تھا جو الجمعیۃ مورخہ ۵ ستمبر میں درج کیا جا چکا ہے۔ اس استفتاء کے جواب میں ہمیں علمائے کرام کے فتاویٰ موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں جن میں مساجد کا ادب و احترام قائم رکھنے کے متعلق حاملین شریعت غراء نے قرآن حکیم اور احادیث نبوی کی روشنی میں اسلام کے بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں جن کا اطلاق بیان کردہ واقعات و حالات کی موجودگی میں ہر مسجد پر کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں سب سے پہلا فتویٰ درج ذیل کرتے ہیں جو علمائے دربھنگہ کے دستخطوں سے موصول ہوا ہے ...

وزیر اعظم کا جواب

۸ ستمبر ۱۹۳۲ء

آپ کا صادق
(دستخط) ایم۔ کے۔ گاندھی

گاندھی جی ۲۰ ستمبر سے اپنا دائمی برت شروع کر دینگے

فرقہ وارانہ فیصلہ کی افتراق انگیزیوں کا ایک نیا شاخسانہ

وزیر ہند، وزیر اعظم اور گاندھی جی کے درمیان اہم خط و کتابت

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق گاندھی جی، سر سیموئل ہور وزیر ہند اور وزیر اعظم کے درمیان ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء سے خط و کتابت ہو رہی تھی مگر یہ خط و کتابت اس درجہ احتیاط کے ساتھ صیغۂ راز میں رکھی گئی کہ اس کا کوئی علم کسی شخص کو نہ ہو سکا۔

گاندھی جی نے اپنے پہلے مکتوب میں سر سیموئل ہور کو یہ لکھا تھا کہ اگر حکومت نے اچھوتوں کے حق میں جداگانہ انتخابات کا فیصلہ کر کے ہندو قوم کے اندر افتراق و انشقاق پیدا کیا تو وہ اپنے قول کے مطابق جو انہوں نے گول میز کانفرنس میں ظاہر کیا تھا اپنی جان دے دینگے اور ایک طویل برت رکھ کر زندگی کو ختم کر دیں گے۔ گاندھی جی نے اس خط میں حکومت کی متشددانہ ...

گاندھی جی کا پہلا مکتوب

شفیق جناب سر سیموئل ہور!

غالباً آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے گول میز کانفرنس میں اپنی تقریر کے خاتمہ پر جبکہ اقلیتوں کا مطالبہ پیش کیا گیا تھا یہ کہا تھا کہ اگر پست ذاتوں کے لئے جداگانہ انتخاب منظور کیا گیا تو میں اس کے مقابلہ میں اپنی جان دے دوں گا ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

فلسطین میں یہودیوں کی پچاسویں سالگرہ

وطن الیہود کی اسکیم کس طرح عمل میں لائی جا رہی ہے

بیت المقدس میں مسلمانوں کے لئے عظیم خطرہ

فلسطین کے قریب شیران کے میدان میں اور گلیلی پہاڑی پر یہودیوں نے جو ذراعتی دیہات آباد کئے تھے اس سال ان کی پچاسویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی ...

(جوئش ریویو)

روس میں گرجاؤں کی حالت

پادری، ملازمت کی خاطر کلیسا سے منحرف ہو رہے ہیں

روس کے نظام حکومت میں پادری، ربی، ملا اور مذہبی عقیدہ کے تمام لوگ بے حقیقت تماشے بن گئے ہیں اور ان کو ملکی نظم و نسق سے بالکل بے دخل کر دیا گیا ہے یہ بات کہ روس میں مذہبی پیشوا یا مذہبی عقیدے کے لوگ ووٹ نہیں دے سکتے ایک بہت معمولی بات ہے۔ موجودہ روس میں اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ کسی مذہبی شخص کو نہ تو صیانتی کارڈ دئے جاتے ہیں نہ ان کو مجالس مقننہ میں کوئی حصہ دیا جاتا ہے ...

روس میں کاشتکاروں کا حق ملکیت تسلیم کر لیا گیا

مزارعین کیلئے چارٹر حریت قانون کا نفاذ

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مجلس اقوام کی رکنیت اور ترکی گورنمنٹ

ترکی پر اقتصادی بحران اور مالی مشکلات کا کوئی اثر نہیں ہے

بین الملی معاہدات پر ایک ترکی اخبار کا عجیب تبصرہ

اس وقت ترکی حکومت مجلس اقوام میں داخل ہو گئی ہے اور اس نے اس کی رکنیت کو بعد غور و فکر منظور کر لیا ہے ...

(لطائف المصورہ)

مسلمانان فلسطین کیلئے ایک مستقل لائحہ عمل

مساجد کی تعمیر، طبی اداروں کا قیام اور بچوں کی تعلیم

سید ضیاء الدین طباطبائی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فلسطین کی اہمیت اور تاریخی و مذہبی خصوصیات کا تذکرہ فرمایا اور مسلمانان فلسطین کو شرم دلائی کہ ...

(۱) معابد و مساجد کی حفاظت و اصلاح کے لئے متواتر جد و جہد۔
(۲) جو قصبات مساجد سے خالی ہیں اور وہاں مسلمانوں کی آبادی بھی ہے وہاں مساجد و معابد کی تعمیر۔
(۳) طبی اداروں کا قیام اور مسلمانوں کی جسمانی صحت کی حفاظت کے لئے مناسب اور ضروری تدابیر کی تکمیل۔
(۴) یتامیٰ، بیواؤں اور نادار مسلمانوں کے لئے معاشی ضروریات کی فراہمی۔
(۵) بیکار اور پریشان حال مسلمانوں کے لئے روزگار کی سبیل۔
(۶) بچوں کی تعلیم اور تربیت کا مستقل انتظام۔

(صوت العرب)

فلسطین میں اسلامی یونیورسٹی کی تشکیل

ضروری علوم و فنون کی تعلیم کا انتظام

مؤتمر اسلامی کے عام اجلاس میں جس یونیورسٹی کے قیام کے لئے ارباب فکر نے تجویز منظور کی تھی اس کا کام بدستور جاری ہے ...

عربی اخبارات کے ترجمے

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مجلس اقوام کی رکنیت اور ترکی گورنمنٹ

ترکی پر اقتصادی بحران اور مالی مشکلات کا کوئی اثر نہیں ہے

بین الملی معاہدات پر ایک ترکی اخبار کا عجیب تبصرہ

اس وقت ترکی حکومت مجلس اقوام میں داخل ہو گئی ہے اور اس نے اس کی رکنیت کو بعد غور و فکر منظور کر لیا ہے۔ ترکی اخبار "ملت" اس پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ترکی قوم صلح، رواداری اور مسالمت کے اصول پر عمل پیرا ہے اور وہ نہیں چاہتی کہ خواہ مخواہ صلح اور امنیت کو جنگ و پیکار کی صورت میں تبدیل کر دے۔ سب سے بڑا سبب ظاہر ہے اور ہر شخص اس کو معلوم کر سکتا ہے۔ ترکی نے ایک مدت سے محاربات، بین الملی اور جنگہائے متوالی کے باعث سخت نقصان اٹھایا ہے۔ …

… اس کا صاف اور غیر مشتبہ جواب یہ ہے کہ ان معاہدات کی اصل وہ اساس پر اسکا کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ ترکی کے معاہدات میں کوئی معاہدہ بھی ایسا نہیں ہے جو دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث ہو۔ یہ تمام معاہدات میثاق پیرس کے بالکل موافق ہیں اور جن حکومتوں نے پیرس کے میثاق پر دستخط ثبت کئے تھے وہ بھی مجلس اقوام کی رکن ہیں۔ لہٰذا مجلس اقوام میں ترکی کی شرکت سے ترکی معاہدات میں کوئی خلل اور تنزلزل واقع نہیں ہو سکتا۔ (لطائف المصورۃ)

مسلمانان فلسطین کیلئے ایک مستقل لائحہ عمل

مساجد کی تعمیر، طبی اداروں کا قیام اور بچوں کی تعلیم

سید ضیاءالدین طباطبائی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فلسطین کی اہمیت اور تاریخی و مذہبی خصوصیات کا تذکرہ فرمایا اور مسلمانان فلسطین کو غرم دلائی کہ بعض نے ابھی کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے جس نے دنیائے اسلام کو اپنی طرف متوجہ کیا ہو۔ آپ نے ارباب عمل اور تارکین سے اپیل کی کہ وہ شور و ہنگامہ کے بجائے خاموشی کے ساتھ ٹھوس تعمیری کام میں لگے رہیں تاکہ ان کا مقصد حاصل ہو جائے۔ آپ نے فلسطینی مسلمانوں کے سامنے ذیل کی عملی اسکیم پیش کی:۔

(۱) معابد و مساجد کی حفاظت و اصلاح کے لئے متواتر جد و جہد۔

(۲) جو قصبات مساجد سے خالی ہیں اور وہاں مسلمانوں کی آبادی بھی ہے وہاں مساجد و معابد کی تعمیر۔

(۳) طبی اداروں کا قیام اور مسلمانوں کی جسمانی صحت کی حفاظت کے سلئے مناسب اور ضروری تدابیر کی تشکیل۔

(۴) یتامیٰ، بیواؤں اور نادار مسلمانوں کے لئے معاشی ضروریات کی فراہمی۔

(۵) بیکاروں اور پریشان حال مسلمانوں کے لئے روزگار کی سبیل۔

(۶) بچوں کی تعلیم اور ان کی تربیت کا مستقل انتظام۔

… (صوت العرب)

فلسطین میں اسلامی یونیورسٹی کی تشکیل

ضروری علوم و فنون کی تعلیم کا انتظام

موتمر اسلامی کے عام اجلاس میں جس یونیورسٹی کے قیام کے لئے ارباب فکر نے تجویز منظور کی تھی اس کا کام بدستور جاری ہے۔ …

… (۱) الٰہیات و شرعیات۔ (۲) فنون صنعت و حرفت۔ (۳) علم طب و کیمیا۔ …

گاندھی جی ۲۰ ستمبر سے اپنا دائمی برت شروع کر دینگے

فرقہ وارانہ فیصلہ کی افتراق انگیزیوں کا ایک نیا شاخسانہ

وزیر ہند، وزیر اعظم اور گاندھی جی کے درمیان اہم خط و کتابت

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق گاندھی جی، سر سیموئل ہور وزیر ہند اور وزیر اعظم کے درمیان ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء سے خط و کتابت ہو رہی تھی مگر یہ خط و کتابت اس درجہ احتیاط کے ساتھ صیغہ راز میں رکھی گئی کہ اس کا کوئی علم کسی شخص کو نہ ہو سکا۔

گاندھی جی نے اپنے پہلے مکتوب میں سر سیموئل ہور کو یہ لکھا تھا کہ اگر حکومت نے اچھوتوں کے حق میں جداگانہ انتخابات کا فیصلہ کر کے ہندو قوم کے اندر افتراق و انشقاق پیدا کیا تو وہ اپنے قول کے مطابق جو انہوں نے گول میز کانفرنس میں ظاہر کیا تھا اپنی جان دے دینگے اور ایک طویل برت رکھ کر زندگی کو ختم کر دیں گے۔ گاندھی جی نے اس خط میں حکومت کی متشددانہ پالیسی پر بھی سخت نکتہ چینی کی۔ …

گاندھی جی نے اپنے آخری مکتوب میں ۸ ستمبر کو وزیر اعظم کے نام یہ لکھ بھیجا کہ وہ اپنے ارادہ کو ضرور عملی جامہ پہنائینگے کیونکہ وزیر اعظم کے دلائل نے انہیں مطمئن نہیں کیا ہے۔ اس خط کے موصول ہونے پر تمام خط و کتابت شائع کر دی گئی۔

گاندھی جی کا پہلا مکتوب

شملہ ۱۱ مارچ … گاندھی جی نے ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء کو یروڈا جیل سے سر سیموئل ہور وزیر ہند کے نام روانہ کیا تھا:۔

مکرمی سر سیموئل!

غالباً آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے گول میز کانفرنس میں اپنی تقریر کے خاتمہ پر جبکہ اقلیتوں کا مطالبہ پیش کیا گیا تھا یہ کہا تھا کہ اگر پست ذاتوں کے لئے جداگانہ انتخاب منظور کیا گیا تو میں اس کے مقابلہ میں اپنی جان دے دونگا۔ …

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

فلسطین میں یہودیوں کی پچاسویں سالگرہ

وطن الیہود کی اسکیم کس طرح عمل میں لائی جا رہی ہے

بیت المقدس میں مسلمانوں کے لئے عظیم خطرہ

فلسطین کے قریب شیران کے میدان میں اور گلیلی پہاڑی پر یہودیوں نے خود اعتی دیہات آباد کئے تھے اس سال ان کی پچاسویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ ۱۸۸۲ء میں صہیونی پیشواؤں نے جن کو "بیلو" کہا جاتا ہے متعدد گاؤں آباد کئے جن میں سے تین گاؤں بہت مشہور ہیں "ایشن لی زیون" (صہیونی کی طرف پہلا قدم) "میٹیچ تکوا" (امید کا دروازہ) "روش پناہ" (کونے کا تعمیر) ان کے نام ہیں ان گاؤں کے نام سے معلوم ہوتا ہے آج سے پچاس برس پیشتر جبکہ یہ گاؤں آباد کئے گئے تھے۔ یہودی کس قدر مذہبی جوش و خروش اور توقعات سے لبریز تھے۔ …

… (جوئش ریویو)

روس میں گرجاؤں کی حالت

پادری، ملازمت کی خاطر کلیسا سے منحرف ہو رہے ہیں۔

روس کے نظام حکومت میں پادری، ربی، ملا اور مذہبی عقیدہ کے تمام لوگ بے حقیقت شمار کئے گئے ہیں اور ان کو ملکی نظم و نسق سے بالکل بے دخل کر دیا گیا ہے یہ بات کہ روس میں مذہبی پیشوا یا مذہبی عقیدہ کے لوگ ووٹ نہیں دے سکتے ایک بہت معمولی بات ہے۔ موجودہ روس میں اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ کسی مذہبی شخص کو نہ تو وظیفہ قوتی کارڈ دئے جاتے ہیں نہ ان کو مجالس تقننہ میں کوئی حصہ دیا جاتا ہے اور نہ ان کے بچوں کو اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں داخل کیا جاتا ہے ان تمام تعلیمی اور سیاسی اداروں سے ان کو خارج کر دیا گیا ہے اس سے پہلے کسی مذہبی شخص کو مذہبی حیثیت سے ناقابل تصور نہیں کیا جاتا تھا مگر اب تمام نااہلیتیں ان کے اندر سمٹ کر سما گئی ہیں۔ …

(مانچسٹر گارجین)

روس میں کاشتکاروں کا حق ملکیت تسلیم کر لیا گیا

مزارعین کیلئے چار زبردست قوانین کا نفاذ

روس نے جو سب سے زیادہ ضروری قدم اٹھایا ہے وہ اس کی کاشتکاروں کے متعلق نئی حکمت عملی ہے مزارعین کی ترقی اور آسائش کیلئے بالشویک روس نے چار احکام نافذ کئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) امسال حکومت نے کاشتکاروں سے غلہ وصول کرنے میں بیس فیصدی تخفیف کر دی ہے …

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

ہندوستان کے بطل جلیل کا عزم صمیم

موت اور زندگی کا سوال

گاندھی جی اور وزیر ہند و وزیر اعظم برطانیہ کی اس اہم مکاتبت کو ہم کسی دوسری جگہ تمام و کمال درج کر رہے ہیں جس کی اشاعت نے ملک کے طول و عرض میں بیک وقت تہلکہ ڈال دیا ہے اور جس کے اظہار و اعلان سے چند لمحوں کے اندر ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال میں انقلاب عظیم برپا ہو گیا ہے۔

گاندھی جی کا یہ عزم کہ وہ ۲۰ ستمبر سے فاقہ کشی شروع کر دیں گے اور جب تک اس آئینی افتراق کو دور نہ کیا جائے گا جو اچھوتوں اور ہندوؤں کے درمیان وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ سے پیدا ہو گیا ہے اس وقت تک اس کو ترک نہ کریں گے تاآنکہ انکی موت واقع ہو جائے۔ ایک ایسا عزم ہے جس پر ہندوستان میں جتنا بھی ہیجان و اضطراب پیدا ہو کم ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ گاندھی جی جو عہد کرتے ہیں اس کے پابند بھی رہتے ہیں اور اس کے نتائج و عواقب کو جان پر کھیل کر برداشت …

… جداگانہ انتخاب پر اگر کوئی سمجھوتہ کر لیا جائے تو یہ قضیہ ختم ہو سکتا ہے اور وزیر اعظم کا فیصلہ بدلا جا سکتا ہے۔ اور گاندھی جی کی جان بچ سکتی ہے۔

اگر ہم اچھوتوں اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کا معاملہ حقیقتاً ایک داخلی مسئلہ ہے جس سے صرف ہندو قوم کا تعلق ہے اور وہ خود ہی ان انسانیت سوز اور وحشتناک مظالم کی تلافی کے بہتر تدابیر سوچ سکتی ہے جو صدیوں سے اچھوتوں پر توڑے جا رہے ہیں لیکن بحالت موجودہ اس مسئلہ سے دوسری تمام اقوام کا بھی ایک تعلق اس حد تک پیدا ہو گیا ہے کہ گاندھی جی کی زندگی کو ہر محب وطن ہندوستان کی ایک زبردست دولت سمجھتا ہے اور اس کو کوئی متنفس بھی جس کی رگوں میں ہندوستانی خون دوڑ رہا ہے مٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے ہم ان تمام لوگوں سے جن پر اہم تر قومی ذمہ داریاں عائد ہیں توقع کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف ہندو قوم بلکہ ہندوستان کو تباہی سے بچانے کے لئے گاندھی جی کے اس عزم کو ناممکن بنا دینے کی پوری کوشش کریں گے۔

گاندھی جی ۲۰ ستمبر سے اپنا دائمی برت شروع کر دینگے

(بسلسلہ صفحہ ۲)

کوئی مطابقت نہیں رکھتی جو کہ دوسروں کو اپنی مرضی پر چلانے کے لئے جسمانی طاقت کا استعمال جائز سمجھتی ہے۔ اندریں حالات پُرامن مزاحمت کو جسمانی طاقت کا ہر ایک ایسے موقع کے لئے نعم البدل تصور کر لیا گیا ہے جبکہ اس کی ضرورت ہو اور اس کا استعمال حق بجانب سمجھا جاتا ہے۔ یہ مصائب انگیزی کا طریقہ ہے اور اس پروگرام کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ ستیہ آگرہی ضرورت پڑنے پر بھوک ہڑتال کر کے اپنی روح کو تحلیل کر دے۔ …

… کر رہی ہیں۔ اور تشدد اور جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں ہم ہنگامی اختیارات کو اس عرصہ سے زیادہ جاری نہیں رکھیں گے جس کے لئے ہم مجبور ہیں اور جو امن و امان کے قیام کے لئے اور اپنے اقسریٰ اور قوم کے افراد کی حفاظت کے لئے دہشت انگیز حالات کے خلاف ضروری ہیں۔

آپ کا صادق

دستخط (سیموئل ہور)

وزیر اعظم کو گاندھی جی کا مکتوب

فرقہ وارانہ فیصلہ کے بعد گاندھی جی نے مندرجہ ذیل مکتوب وزیر اعظم کو ۱۸ اگست کو تحریر کیا:۔

پیارے دوست!

سیموئل ہور نے آپ کو اور لارڈ ارون کو میرا خط مورخہ ۱۱ مارچ ضرور دکھا دیا ہوگا جو …

…

سر سیموئل ہور کے خط میں لکھا ہے۔ اگر ملک معظم کی حکومت نے مجھے رہا بھی کرنا چاہا تاکہ وہ پریشانی سے بچ جائے تو بھی میرا برت جاری رہے گا۔ کیونکہ مجھے اس کی امید نہیں ہے کہ فرقہ وارانہ تصفیہ کا کسی دوسرے ذریعے سے مقابلہ کر سکتا ہوں، میری یہ خواہش بھی نہیں ہے کہ میں باعزت طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے اپنی رہائی کے لئے مجبور کروں۔

یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ میرا فیصلہ غلط ہو۔ اور میں پست ذاتوں کے لئے جداگانہ انتخاب کی نسبت غلطی پر ہوں کہ وہ ان کے لئے یا ہندوؤں کے لئے مضر ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو میں اپنی زندگی کے فلسفہ سے متعلق دوسرے امور میں بھی حق بجانب نہیں ہوں۔ اس صورت میں برت کے ذریعہ میری موت میری غلطی کا فوری کفارہ ہوگی۔ اور ان لاتعداد مردوں اور عورتوں سے ایک ناقابل برداشت بار دور ہو جائے گا جو میری دانشمندی پر بچوں کی طرح یقین رکھتے ہیں۔ اگر میرا فیصلہ صحیح ہے جیسا کہ مجھے کوئی شک نہیں کہ ہے تو میرا مجوزہ قدم زندگی کی اس اسکیم کی تکمیل کر دے گا جس کے لئے میں ایک ربع سے زائد عرصہ سے بظاہر کافی کامیابی کے ساتھ کوشش کر رہا ہوں۔

آپ کا صادق

دستخط (ایم۔ کے۔ گاندھی)

وزیر اعظم کا جواب

نمبر ۱۰ - ڈاؤننگ اسٹریٹ لندن

۸ ستمبر ۱۹۳۲ء

مکرمی مسٹر گاندھی!

…

حوادث و احکام

احترام مساجد کے متعلق

علمائے دربھنگہ کا فتویٰ

احترام مساجد کے متعلق شریعت اسلامیہ کا اصول احکام دریافت کرنے کی غرض سے سید تصدق حسین صاحب ہجری نے ہمیں ایک استفتاء برائے اشاعت ارسال فرمایا تھا جو الجمعیۃ مورخہ ۵ ستمبر میں درج کیا جا چکا ہے۔ اس استفتاء کے جواب میں ہمیں علمائے کرام کے فتاوی موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں جن میں مساجد کا اجلال و احترام قائم رکھنے کے متعلق حاملین شریعت غرّا نے قرآن حکیم اور احادیث نبوی کی روشنی میں اسلام کے بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں جن کا اطلاق بیان کردہ واقعات و حالات کی موجودگی میں ہر مسجد پر کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں سب سے پہلا فتویٰ درج ذیل کرتے ہیں جو علمائے دربھنگہ کے دستخطوں سے موصول ہوا ہے۔ دوسرے فتاوی آئندہ الجمعیۃ کے اسی کالم میں جو احکام شریعت کی اشاعت کے لئے مخصوص ہے حوادث و احکام کے زیر عنوان درج کئے جائیں گے۔

…

تفصیلی جوابات

…

(بسلسلہ صفحہ ۳)

آپکا صادق
جے۔ ریمزے میکڈانلڈ

گاندھی جی کا آخری مکتوب

(موہن داس کرم چند گاندھی)

گاندھی جی کے اعلان پر اسمبلی میں زبردست تقریریں
اگر گاندھی مرگیا تو ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات بھی مرجائیں گے
حکومت گاندھی جی کو عنقریب رہا کردیگی

گاندھی جی کے عزم پر عمائد کی آرا
وفد کے ذریعہ بھوک ہڑتال ختم کرانے کی تجویز!

دار الحکومت

جمنا میں طغیانی بدستور ہے
مویشیوں کے ساتھ پناہ گزینوں کی دہلی میں آمد
عمال حکومت کی سرتوڑ کوشش

دہلی میں ۱۲ ہزار روپے کی چوری

استقبالیہ کمیٹی کے دفتر پر پولیس کا پہرہ
رضاکاروں کی جانب سے حملہ کا اندیشہ

اچھوتوں کے نمایندہ کا بیان
میں گاندھی جی کی موت کی پروا نہیں کرتا

۳۰ ستمبر کو یوم حج واحترام مساجد و اوقاف منایا جائے

قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند

مسٹر آصف علی بیرسٹر کا اظہار خیال

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کا اعلان
مسودات حج کے خلاف احتجاج

مولانا صغیر احمد صاحب فاضل دیوبند کی صحت
آپکو سی کلاس میں جگہ دی گئی ہے!

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی کے قریب خونریز ڈاکہ
ایک ہلاک متعدد مجروح

سہارنپور سے دہلی کو جتھہ کی روانگی

ضلع پشاور میں ایک ماہ کے اندر ۲۸ قتل

بمبئی میں ۱۹ کانگریسی کارکنوں کی گرفتاری

طول وعرض ہند میں احترام مساجد کے زبردست مظاہرے
مساجد اور اوقاف پر دنیا کی کوئی طاقت قبضہ نہیں کرسکتی
اسلامی معابد کی آزادی کیلئے ہمہ گیر جدوجہد کا آغاز

فسادی شخص کو مسجد میں آنے سے روکو

مسلمانان سہارنپور کا جلسۂ عام

بغداد میں امیر کویت کا ورود اور شاندار استقبال
عرب قبائل کی کانفرنس کیلئے وزیر اعظم عراق کی زبردست تیاریاں
خواتین عرب کی کانفرنس بھی منعقد ہوگی!

جداگانہ انتخاب شیعوں کو منظور نہیں ہے
فرقہ وارانہ فیصلہ کی مذمت

ڈاکٹر مونجے بے نقاب ہوگئے!
صرف ہندو مفاد کی نگرانی آپکا مقصد ہے
"ہندوستانیوں کے ہاتھ میں فوجی نظام نہ دیا جائے"

کن کن سیاسی قیدیوں کو الاؤنس دیا جاتا ہے؟
اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

مسلمانوں کی اکثریت اور مخلوط انتخاب
مخلوط انتخاب کے حامیوں کی دلچسپ فہرست
سید اظہر علی صاحب کا اہم بیان

آگرہ جیل میں سیاسی قیدیوں کو سزا
دو سو قیدیوں پر خلاف ورزی کا الزام

حوادث واحکام
(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

الجواب صحیح

سول نافرمانی کے نوعمر بچوں کو سزا
ہوم ممبر کے پیش کردہ اعداد و شمار

تیسری گول میز کانفرنس میں ہندوستان کے ۵ نمایندے
عورتوں کا کوئی نمایندہ مدعو نہیں کیا جائیگا

اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر پر بم
چار سرحدی پٹھانوں کو دس دس سال کی سزا!

جرمنی پارلیمنٹ میں حکومت کو شکست
صدر جمہوریہ نے پارلیمنٹ کو توڑنے کا اعلان کرادیا

بدیشی سمجھوتہ کے بجائے سودیشی سمجھوتہ

جرمنی نے تمام حکومتوں کو الٹی میٹم دے دیا

فوجی مساوات تسلیم کرانے پر اصرار

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں شرکت سے انکار

لندن، ستمبر۔ جرمن کے وزراء سلطنت میں تازہ ترین "فوجی خیالات" کی افزائش نے فرانس اور پولینڈ میں شدید ہیجان برپا کر دیا ہے اور جنرل فان سلیچر وزیر جنگ کی تازہ تقریر پر شبانے اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ جرمنی اب دوسرے درجہ کی سلطنت میں رہنا اپنی توہین سمجھتا ہے جنرل نے دوران تقریر میں کہا:۔

"تمام حالات کے پیش نظر جرمنی بہر کام کرے گا جو اس کے تحفظ کے لئے ضروری ہو ہم ایک دوسرے درجہ کی سلطنت کا سا سلوک زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکیں گے۔

جنرل وان سلیچر نے کہا کہ جرمنی کو دیگر سلطنتوں کی طرح اپنی پڑوسی سلطنتوں سے محفوظ رہنے کے لئے مسلح رہنے کا حق دینا ضروری ہے جنرل نے کہا کہ مشرقی پرشیا سخت خطرہ میں ہے اور برلن اس کی اس وقت تک حفاظت کرے گی جب تک کہ اس کے پاس ایک آدمی بھی باقی ہے۔ جرمنی وان سلیچر کی یہ تقریر پولینڈ کے اس بیان کا جواب ہے جس میں واضح کیا گیا ہے کہ جرمنی کے مطالبہ کی مخالفت کی جائے گی مشرقی پرشیا کے خطرہ کا اشارہ خاص طور پر پولینڈ کی طرف ہے ...

... اس کے علاوہ جرمنی نے دوسرے درجہ کی حکومت شمار ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اسے اپنی فوجی تعلیم و ملازمت اور فوجی خدمت کے میعاد میں اضافہ، افواج کی ساخت سپیشل بٹالین کے قیام کے مطالبات بھی کئے ہیں۔

مذاکرہ

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مظلومی کی جنگ

مسلمانان ہند کیلئے صحیح راہ عمل!

ہندوستان کے واقعات جس سرعت کے ساتھ پلٹا کھا رہے ہیں اس نے مفکرین و مدبرین کے دماغوں کو چکر میں ڈال رکھا ہے اور ہر شخص زمانہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے صحیح راہ عمل تلاش کرنے کی فکر میں سرگرداں و حیران ہے۔ بالخصوص مسلمانان ہند کیلئے موجودہ زمانہ جس قدر ابتلاء و آزمائش کا ہے وہ کسی صاحب بصیرت انسان سے پوشیدہ نہیں، ایک طرف حکومت کی قہرمانی طاقتیں پوری قوت سے بروئے کار ہیں اور جبر و استبداد اور تشدد کے ذریعہ سے ہندوستانیوں کے جذبہ آزادی کو فنا کرنے کا مکمل تہیہ کر لیا گیا ہے جس کی وجہ سے آج ہر قوم و ملت کے بہترین دماغ جیل کے تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند ہیں، دوسری طرف ...

... لیکن اس موقعہ پر ہمارا فرض ہے کہ ہم دامن صبر کو ہاتھ سے بالکل جانے نہ دیں اور اس خدا وند کریم پر کامل بھروسہ رکھیں جس نے سفینہ اسلام کو دشوار سے دشوار ...

الحرب خدعۃ

عربی کا مشہور مقولہ ہے "الحرب خدعۃ" یعنی اصل لڑائی دھوکہ ہی اور چالبازی کا نام ہے وہ قوم ہرگز کامیاب و کامران نہیں ہو سکتی جو اپنے دشمن کی تمام چالوں کو اچھی طرح نہ پہچانے اور ہر چال کا توڑ پوری تدبیر کے ساتھ فوراً نہ کرے ...

... ان "مہربانوں" کی بدولت ہمارا خون چوسنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی صورتوں کے ساتھ نمودار ہوتے رہیں گے۔

مظالم الور

اس کے بعد یہ حقیقت اچھی طرح روشن ہو جاتی ہے کہ مظالم الور کے سلسلے میں ...

اعلان مضامین انعامی بابت ۱۳۵۱ھ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

سچے موتی کی سی آب

"سرتاج منجن" صرف چند یوم استعمال کیجئے اور پھر دانتوں میں سچے موتی کی سی آب و تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ کیجئے "سرتاج منجن" دانتوں کے درد و سوڑھوں کے پھولنے، خون پیپ نکلنے اور پائیوریا جیسے خطرناک مرض کے لئے اپنے جادو اثر فوائد میں بے نظیر ہے۔

ملتے دانتوں کا جانا دلبشر طیکہ دانتوں نے جڑ نہ چھوڑی ہو) ریخوں سے چونے اور میل کا صاف کرنا "سرتاج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

بے مثل فوائد، کم قیمت، نمونہ کی چھوٹی شیشی ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں بڑی شیشی آٹھ آنہ (۸)

آبنوسی خضاب: صرف ایک شیشی کامل نقائص سے پاک بے ضرر پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند سیاہ چمکدار ریشم کے ملائم کرنے والا "آبنوسی خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی کے بکس کی قیمت ایک روپیہ (عہ) نمونہ مفت۔

سرتاج نور عالم: آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے سچے موتی اور جواہرات اس کے نسخے کے جزو اعظم ہیں ضعف بصارت کے لئے بے مثل تحفہ ہے قیمت فی شیشی ۱۲ ماشہ ایک روپیہ (عہ)

ضروری: ایک روپیہ سے کم قیمت فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہیں ہوتی اس لئے کہ کم از کم خرچ ڈاک ۸ ہوتا ہے زائد قیمت کے آرڈر پر محصول کی کفایت ہوتی ہے۔

منیجر سرتاج کمپنی، قریب جامع مسجد ۱۷ دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری ...

عربی کا معلم

بالکل مفت

جریان کی شرطیہ دوا ... ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریگنائز کر دیا

... ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

محبوب عاشق کے قدموں پر

سودیشی اشیاء استعمال کرو!

بعض جگہ ولایتی ادویات مختلف ناموں سے بنکر ہندوستان میں لاکھوں روپیوں کی اس واسطے بکتی ہیں کہ غلطی سے لوگ یہ جانتے ہیں کہ ان کے مقابل کی دیسی ادویات موجود نہیں ہیں امرت دھارا اوشدھالیہ میں ان کے مقابل کی اشیاء تیار رہتی ہیں اور افادیت انکو ہمیشہ استعمال میں رکھتے ہیں انا ظرین کو چاہیئے کہ وہ بھی انکو نہ صرف خود استعمال کریں۔ بلکہ دوسروں کو اس کی خبر پہنچا دیں!

امرت دھارا لوشن — قیمت ایک روپیہ

امرت دھارا مرہم — قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

دیسی لوشن — قیمت فی شیشی ایک روپیہ

آرام جان — قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ

امرت دھارا لوزنجز — قیمت ایک ڈبیہ چار آنے

دنت سالٹ — قیمت ... ایک روپیہ

امرت دھارا صابن

میسفوڈین ٹنکچر آیوڈین

امرت دھارا بام

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

نیٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

ہم باوا ز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہرا پن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلا دیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور نیٹ بہرا پن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو تو ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ یہاں ہی جب چاہیں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے ٹھگ اور مکاروں سے بچنا آپ کا فرض ہے آرڈر کے وقت اپنا پورا پتہ معہ نام صاف لکھئے۔

کان بہنے، زخم کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے، بھنبھنی، ناسور کیڑے پڑ جانے، درد طرح بطرح کی آوازیں ہونے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب و اکسیر بے خطا دوا۔

بلب اینڈ سنز پبلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصول ڈاک وپیکنگ معاف

ہماری سرمہ ...

کان کی دوا، بلب اینڈ سنز پیلی بھیت

کروروں روپے

تار کا پتہ ... دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے۔)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے

قرص ابیض — یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے جریان جیسے خبیث مرض ...

اکسیر نسواں — عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک نہ ہندوستان میں ہے اور نہ یورپ میں ضعف ...

ملین — یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے۔ معدہ اور آنتوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے قبض سے پیدا ہونے ...

جوہری — مرض آتشک کیلئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے وہ خاص دوا ہے جس سے ابتک ہزار ہا مریض اچھے ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

پیشوا کا رسول نمبر مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو رسالہ پیشوا دہلی کے یکم اکتوبر ۳۲ء تک خریدار ہو جائیں گے رسول نمبر کی ضخامت بڑی تقطیع کے ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ ہے اور پیشوا کا سالانہ چندہ دو روپیہ اور ایک روپیہ ... کے پرچہ میں بھی مقدس مقامات کے فوٹو ہیں ... رسول نمبر کے شائقین فوراً منی آرڈر بھیجیں۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

شربت اکسیر

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے!

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

... میری تحریر کی صداقت آپ کو فوراً ہو جائیگی۔

جریان ...

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔ ۶ روپے
ششماہی ۔۔۔ ۳ روپے
سہ ماہی ۔۔۔ ۲ روپے
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔ ۸ روپے
ششماہی ۔۔۔ ۵ روپے
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۶ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ (") ۔۔۔
ایک کالم (") ۔۔۔
½ کالم (") ۔۔۔
¼ کالم (") ۔۔۔

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ
الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۱۸ / جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ / ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۰

معاصرین کے افکار و آراء

چاک گریباں کا بخیہ (زمیندار)

انگریزی کہتا ہے کہ اسلام کا نام لو ۔۔۔ مسجد میں ۔۔۔

[illegible]

وہی اضطراب انگیز موضوع

[illegible]

صدر اعظم عراق کی ایک اہم تجویز

[illegible]

مساجد کی آزادی

مولانا شوکت علی کی آئیں بائیں شائیں

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام بتا چکا ہے کہ مسلمانوں کے دشمن کون ہیں
جنگ خیبر دنیا کے مسلمانوں کو دائمی سبق دیتی رہیگی
دختران اسلام میدان جنگ سے تیر اٹھا کر لاتی ہیں!

یوں تو اسلام اور مسلمانوں کی تمام دنیا دشمن ہے مگر خصوصیت کے ساتھ قرآن عزیز نے یہود و نصاریٰ کو اسلام کا سخت ترین دشمن قرار دیا ہے ۔۔۔

[illegible]

خیبر کی تسخیر اور ۱۶۰۰ مجاہد!

یعنے مدینہ منورہ پر حملہ کر کے اسلام اور مسلمانوں کا کلی استیصال کر دیا جائے ۔
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہودیوں کے اس ارادہ کا علم ہوا تو آپ نے رحمۃ للعالمین کی شان سے یہودیوں کو صلح کرنے پر آمادہ کیا ۔۔۔

[illegible]

دختران اسلام کی عدیم النظیر شجاعت

یہودیوں کے قومی مرکز پر قبضہ

یہودیوں کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۔۔۔ کالم ۔۔۔)

سورۂ اخلاص کا زندہ معجزہ

ناظرین! اس بندہ فقیر ۔۔۔ سورۂ اخلاص کا ایک نقش عطا فرمایا ۔۔۔

[illegible]

نوٹ (۱) یہ نقش ۔۔۔
نوٹ (۲) اولاد کے لئے طلب کرنے والے اصحاب ۔۔۔
نوٹ (۳) یوم پیدائش ۔۔۔ تاریخ وغیرہ کی ضرورت نہیں ۔
سب اصحاب بلا تمیز مذہب و ملت بشرط وعدہ احترام طلب کر سکتے ہیں بے ادبی کرنے سے نقصان لازم آویگا ۔

صاحبزادہ شیخ الطاف حسین ۔ کوتوالی محلہ صدر بازار ۔ لاہور چھاؤنی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے ۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے ۔ اس لئے گرائپ واٹر اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو ۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ۔۔۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے ۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

[illegible]

خاص مجربات

اکسیر قلب ۔ ۔۔۔
تریاق الرحم ۔ ۔۔۔
سوزاک ۔ ۔۔۔
نوٹ ۔ دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کی بہترین ادویہ ۔۔۔ تیار ہوتی ہیں ۔ فہرست مجربات طلب فرما کر ملاحظہ کیجئے ۔
منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

بال جڑ سے کالا

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے ۔ منیجر

دہلی کا "آئینہ" دیکھئے

دارالحکومت ہند کا وہ بلند پایہ علمی و ادبی ماہوار رسالہ ہے جو ملک کے مشہور سحر نگار ادیب اور شاعر

سید ابن الحسن صاحب فکر ایم ۔ اے

سابق مدیر "ساقی" ۔۔۔ کی ادارت میں ۔۔۔ شائع ہو رہا ہے ۔ اس کے مضامین تاریخ ، آثار ، ادب ، افسانہ ، فلسفہ ، تفریح ، نظم ، سائنس ، روحانیات ، اخلاق ، معاشرت ، اقتصادیات ، سنیما ، ڈراما اور دیگر علوم و فنون کے تمام شعبوں پر مشتمل ہونگے
پہلا پرچہ ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ میں شائع ہوگا
نمونہ مفت طلب فرمائیے

[illegible]

پتہ ۔ منیجر رسالہ "آئینہ" ۔ دریا گنج ۔ دہلی

ہندوستان کب آزاد ہوگا؟

صرف اسی وقت جبکہ فرزندان وطن ایک دل اور یک زبان ہوکر پوری مستعدی اور جانفشانی کے ساتھ کوشش کریں اور ان کے دل اولوالعزمانہ حوصلوں سے لبریز ہوں ۔ روزنامہ "انصاف" آزادی وطن کا سرگرم وکیل ہے ۔ اور اس کا مطمح نظر فرزندان وطن کا اتحاد ہے ۔ اس اخبار نے ایک سال ہی میں اپنے پرزور اور ولولہ انگیز مقالات کی بدولت وہ زبردست شہرت حاصل کر لی جو کسی دوسرے اخبار کو نصیب نہیں ہے ۔ آپ خود خریدار بنئے اور اپنے احباب کو بھی خریدار بنایئے ۔
اس کے مطالعہ سے آپ کو خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ "انصاف" کس پایہ کا روزنامہ ہے ۔

چندہ سالانہ ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔ سہ ماہی ۔۔۔

(نوٹ) ۳ ماہ سے کم کے لئے اخبار جاری نہیں کیا جاتا ۔

منیجر روزنامہ انصاف پٹکاپور کانپور

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے ۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے ، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۴۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ / علاوہ محصولڈاک ۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے ، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں ۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱ /	۱ /	۲ /	۴ /

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ / علاوہ محصولڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ /

ابدی نجات ۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ /

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کمالین الانتقالیہ چڑھائی گئی ہے ۔ مصری کاغذ اعلیٰ قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ۔۔۔ فرمائش کے ہمراہ کم از کم ۔۔۔ پیشگی آنا چاہئیں ۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید ایک مشکل سے ملیگا ۔۔۔

[illegible]

ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرمی نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے ۔۔۔

[illegible]

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

پورٹ حج کمیٹیوں کے مسودۂ قانون کی منظوری
مسلمانوں کیلئے ایک بدترین اور مضرت رساں قانون

پورٹ حج کمیٹیوں کا مسودۂ قانون جس کا متن ہم کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں اسمبلی میں منظور کر دیا گیا اور مسلمانان ہند کا وہ تمام احتجاج جو انہوں نے اپنے جلسوں جلوسوں اور دیگر مظاہرات کے ذریعہ اس مسودۂ قانون کے خلاف کیا تھا حکومت اور …

جائے گا اسی طرح وہ کام کر سکے گی۔ ایسی کمیٹی اگر مسلمانوں کی نمائندہ بھی ہوتی تو بھی کچھ نہ کر سکتی تھی چہ جائیکہ وہ کمیٹی مسلمانوں کی مرضی اور منشاء کے خلاف قائم ہو گی اور حکومت کے قواعد و ضوابط اس کیلئے راہ عمل کی تعیین کریں گے۔ پبلک کو …

حکومت کے وسیع اختیارات

صدر کے متعلق منظوری

ایگزیکٹو افسر کا تقرر

کمیٹیوں کی ترکیب

ضمنی قوانین کی منظوری

غیر مفید اور مضرت رساں

مطلق العنانی

قواعد و ضوابط کی تشریح

منتخب شدہ اراکین کی صفات

حوادث و احکام

احترام مساجد کی اصولی بحث

امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ کا فتویٰ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی صحت

حاجیوں کی شکایات

ملازمین کی تقسیم

متفقہ احتجاج

جھوٹی خبریں

اسمبلی کی جانب سے مسلم رائے عامہ کی تذلیل و توہین
حج کے متعلق انتظامات میں سرکاری اراکین اور سرکاری افسروں کی مداخلت
پورٹ حج کمیٹیوں کا جدید قانون

(ترجمہ خصوصی)

پورٹ حج کمیٹیوں کے مسودۂ قانون کے متعلق جو اندیشہ تھا وہی صحیح ثابت ہوا یعنی حکومت نے اپنی جد و جہد سے اس مسودہ کو منظور کرا کے قانون کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ اب یہ قانون جس صورت میں منظور ہوا ہے اس کا ترجمہ ہم لفظ بلفظ درج ذیل کرتے ہیں۔ قارئین کرام اس قانون کے متعلق ہماری رائے صفحہ ۳ پر مقالہ افتتاحیہ میں اور اسمبلی کی کارروائی صفحہ ۵ پر ضرور ملاحظہ فرمائیں:—

مختصر عنوان، وسعت اور آغاز

تعریفات

پورٹ حج کمیٹیوں کا قیام

پورٹ حج کمیٹیوں کی ترکیب

نامزدگی، انتخاب اور آپشن

عہدہ کی مدت

جدید کمیٹیوں کی تشکیل

کمیٹیوں کی ترکیب کے متعلق قواعد

صدر اور نائب صدر

پورٹ حج کمیٹی کی ترکیب کو بدلنے کا اختیار

دیگر بندرگاہوں میں پورٹ حج کمیٹی کی ترکیب

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیے)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

بیت المقدس میں جدید آبادی
اسلام کے مقابلہ میں یہود و نصاریٰ کا اتحاد

آج کل بیت المقدس کی دو تہائی آبادی فصیل کے باہر آباد ہو گئی ہے۔ اس جگہ متعدد ہوٹل اور کاروباری ادارے کھل گئے ہیں۔ اعلیٰ حیثیت کے لوگ بھی اب تو باہر ہی رہنا پسند کرتے ہیں۔ …

افغانستان میں جدید تمدن کی برکات
منظم فوج، موٹر کاریں اور وائرلیس اسٹیشن

عیسائی کانفرنس میں مشنریوں سے عہد
شادی شدہ مشنری اپنے فرائض خوب ادا کرتے ہیں

سلطان مراکش کے مشاغل
لندن کی آب و ہوا کا اثر

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حکومت حجاز اور برطانیہ میں جنگ
نجدی افواج کے مقابلہ میں برطانوی افواج کی شکست
حکومت فلسطین کی طرف سے پرزور تردید

عربی اخبارات میں برطانیہ اور سلطان ابن سعود کی جنگ کے سلسلہ میں متعدد خبریں شائع ہوئی ہیں …

عراق میں جدید درسگاہوں کا قیام
بچوں اور عورتوں کیلئے مخصوص مدارس

تحریک وحدۃ عربیہ کا آغاز و انجام
حکومت یمن اور حجاز کا نقطۂ نظر

شرق اردن اور برطانیہ کا معاہدہ
اردنی باشندوں کا پرزور احتجاج

سوڈان میں عیسائی مشنریوں کا جال

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

متعدد قرار دادوں کی منظوری

گاندھی جی منگل کو رہا کر دئے جائیں گے

رہائی کو سول نافرمانی میں استعمال نہیں کیا جائیگا

جیل میں سرکردہ لیڈروں کی گاندھی جی سے ملاقات

برلا اور اینڈریوز کے نام گاندھی جی کا تار

میرا فیصلہ خدا کے حکم کی تعمیل میں ہے

گاندھی جی کے صاحبزادہ کا اظہار خیال

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کی گرفتاری

اور

مظہر الدین کا پروپیگنڈا

مولانا عارف ہسوی پر مقدمہ

سیاسی سازش کا الزام

ڈاکٹر اسید کرمخلوط انتخاب پر راضی ہو گئے

۲۰ ستمبر کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منایا جائے

مولانا صغیر احمد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

نو ماہ قید با مشقت کا حکم

برت کے ساتھ بمبئی کے بازار بند رہینگے

گاندھی جی بر نوٹس تعمیل کیا جائے گا؟

کارکنان جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمات کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کے ایک کارکن کی رہائی

غازی محمد عثمان آزاد گرفتار کر لئے گئے

قصبہ پٹرنگیج میں ہندو مسلم تنازعہ

ملتان جیل میں صدر و ناظم جمعیۃ علماء کی ملاقات

جملہ حضرات خوش و خرم ہیں

گاندھی جی کے برت پر مولانا شوکت علی صاحب کا بیان

یہ ہندو مسلم جماعتوں کا سوال ہے

پونڈری کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ

سات ہندوؤں کو حبس دوام کی سزا

پورٹ حج کمیٹی کا مسودۂ قانون اسمبلی میں منظور ہو گیا

مسلمانوں کی متفقہ مخالفت کے باوجود حکومت کی ضد

جمعیۃ علمائے ہند کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش

چودھری ظفر اللہ خاں اور جمعیۃ علمائے ہند

شاہ محمد مسعود صاحب کی تقریر

پورٹ حج کمیٹی کا مسودۂ قانون

ملکی مصنوعات میں افغانستان کی حیرت انگیز ترقی

تمام ملک وطنی مصنوعات کا خیر مقدم کر رہا ہے

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم

جمعیۃ علماء ہند کی رہائی

وائسرائے اور والیان ریاست کی کانفرنس

افغانستان میں ٹیلیفون کے سلسلہ کی تکمیل

حکومت اور قوم پرور لیڈروں کے درمیان گفت و شنید کا امکان

گاندھی جی کے ساتھ دیگر کانگریسی لیڈروں کی رہائی کی توقع

تحریک التواء اجلاس واپس لینے کی وجہ

ٹرین کو اڑانے اور ڈاک کو لوٹنے کی کوشش

ایک نوجوان بنگالی کی گرفتاری

اخبار الجمعیۃ کی وقیع خدمات کا اعتراف

حکومت کے قبضہ میں کون کونسی مسجدیں ہیں؟

اسمبلی میں جامع مسجد کا معاملہ پیش ہو گیا

حوادث و احکام

اسمبلی میں آرڈیننس بل پیش ہو گیا

جودھپور میں اسلام دشمنی کا مظاہرہ

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسۂ عام
متعدد قراردادوں کی منظوری

دہلی ۱۶ ستمبر۔ آج حسب معمول بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے اول جناب مولانا ابو الزبیر صاحب فاضل دیوبند نے جمعیۃ علمائے ہند کے ساتویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب کا سلام حاضرین جلسہ کو پہنچایا جو کہ حضرت مولانا نے ڈسٹرکٹ جیل دہلی سے کہلا کر بھیجا تھا۔ اس کے بعد آپ نے تحریک صدارت کی اور مولانا محمد عاقل صاحب فاضل دیوبند کا نام نامی پیش کیا جس کی متعدد حضرات نے تائید کی۔

گاندھی جی منگل کو رہا کر دئے جائیں گے
رہائی کو سول نافرمانی میں استعمال نہیں کیا جائیگا
جیل میں سرکردہ لیڈروں کی گاندھی جی سے ملاقات

پونا، ۱۶ ستمبر شملہ سے ایک نہایت معتبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گاندھی جی منگل کو ایک بجے رہا کر دئے جائیں گے۔ جہاں سے آپ کو کسی بھی مکان میں تبدیل کر دیا جائے گا، جائے قیام کا انتخاب گاندھی جی کی مرضی کے مطابق ہوگا جو تا حال صیغۂ راز میں ہے۔

گاندھی جی کی رہائی اس واضح و صریح شرط کے ماتحت ہوگی کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کو سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں استعمال نہ کریں گے۔ یہ شرط انڈیا آفس کی جانب سے انگلستان میں بھی شائع کر دی گئی ہے اس شرط میں یہ فقرہ بھی شامل ہے کہ اگر رہائی کو سول نافرمانی کے سلسلہ میں استعمال کیا گیا تو حکومت ایسی مزید شرائط عائد کرے گی جو اس کی رائے میں حالات موجودہ کے پیش نظر ضروری ہوں گی۔

شملہ، ۱۶ ستمبر لابی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ چند سرکردہ ہندو لیڈران کو گاندھی جی سے کل ملاقات کی اجازت دیدی جائے گی۔ صبح و شام گاندھی جی سے پست اقوام کی نیابت کے متعلق تبادلۂ خیال کیا جائیگا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر بعض دلت نمائندوں کی جانب سے رکاوٹ پیدا کی گئی تو اسی روز کسی متفقہ نتیجہ پر پہنچا جا سکے گا۔

برلا اور انیڈر یوز کے نام گاندھی جی کا تار
میرا فیصلہ خدا کے حکم کی تعمیل میں ہے
گاندھی جی کے صاحبزادہ کا اظہار خیال

کلکتہ، ۱۶ ستمبر کل گاندھی جی کی جانب سے مسٹر برلا کو مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے: پریشانی اور اضطراب کی کوئی وجہ نہیں بلکہ خوش ہونے کا وقت ہے۔ سب سے زیادہ پامال قوم کی خاطر قربانی پیش کرنے کے لئے خدا داد موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ میرا پختہ خیال ہے کہ روزہ کو ہرگز ملتوی نہ کرنا چاہئے۔ میں آپ کو ہدایات دینے اور آئندہ طریق کار کے متعلق پیشگوئی کرنے سے بالکل معذور ہوں۔

لندن ۱۶ ستمبر سی۔ ایف۔ انیڈر یوز نے گاندھی جی کے نام جو تار ارسال کیا تھا اس کا جواب گاندھی جی کی طرف سے دیدیا گیا ہے آپ نے لکھا ہے کہ میں نے روزہ رکھنے کا فیصلہ خدا کے حکم کی تعمیل میں کیا ہے آپ ہندوستان میں آنے کے بجائے لندن میں ہی رہیں۔

الہ آباد، ۱۶ ستمبر۔ نمائندہ پریس سے دوران ملاقات میں گاندھی جی کے صاحبزادہ دیوداس گاندھی نے کہا کہ وزیر اعظم نے گاندھی جی کے برت (روزہ) کی غرض و غایت پر جو الزام لگایا ہے میں اس کے خلاف احتجاج کرتا ہوں۔ گاندھی جی نے جو اہم قدم اٹھایا ہے وہ میرے لئے رنجدہ ہے لیکن اس سے مجھے تعجب نہیں ہوا جس مقصد کیلئے آپ نے یہ قدم اٹھایا ہے اس پر مجھے پورا اعتماد ہے اور یقین ہے کہ وہ مقصد اس قربانی کا مستحق ہے۔

حکومت اور قوم پرور لیڈروں کے درمیان گفت و شنید کا امکان
گاندھی جی کے ساتھ دیگر کانگریسی لیڈروں کی رہائی کی توقع
تحریک التواء اجلاس واپس لینے کی وجہ

شملہ ۱۶ ستمبر مسٹر رنگا آئر نے گاندھی جی کی مجوزہ مشروط رہائی کے سلسلہ میں کل اسمبلی میں التواء اجلاس کا جو نوٹس دیا تھا وہ آج آپ نے واپس لے لیا ہے۔ بعض قوم پرور حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ اگر تحریک التواء اجلاس پر بحث کی گئی تو ممکن ہے کہ اس سے ان لوگوں کی مساعی میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے جو بے ضابطہ اس سلسلہ میں ارباب حکومت سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی اس امر کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے کہ گاندھی جی رہائی کے بعد کہاں قیام کریں گے غالب ہے کہ گاندھی جی کو اپنی قیامگاہ کے انتخاب کا موقعہ دیا جائے کہ وہ جہاں چاہیں رہیں۔ رہائی کے بعد ملاقاتیوں پر کسی قسم کی پابندی حکومت کی طرف سے عائد نہیں ہوگی البتہ گاندھی جی کی سرگرمیوں پر سختی کے ساتھ نگرانی کی جائے گی۔

افواہ ہے کہ گاندھی جی کی رہائی کے بعد سردار ولبھ بھائی پٹیل، پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر لیڈروں کو بھی رہا کر دیا جائے۔ گاندھی جی بیس ستمبر کو رہا کر دئے جائیں گے اور ۲۰ ستمبر تک باقی کانگریسی لیڈر بھی رہا کر دئے جائیں گے تاکہ وہ آئندہ طریق کار کی نسبت تبادلۂ خیال کر کے کسی مفید نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

پورٹ حج کمیٹی کا مسودۂ قانون اسمبلی میں منظور ہو گیا
مسلمانوں کی متفقہ مخالفت کے باوجود حکومت کی ضد
جمعیۃ علمائے ہند کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش

شملہ ۱۶ ستمبر۔ اجلاس کی کارروائی خلاف معمول صدر جمعیۃ پر اعتماد کی تجویز سے اہم ہو گئی جسے آغا خانیہ اجلاس میں سرکاری لیڈر سر بی۔ این۔ راما سوامی آئر نے پیش کی۔ اس کے بعد سوالات کے سلسلہ میں اراکین نے کسی قدر سرگرمی کا اظہار کیا۔

چودھری ظفر اللہ خاں اور جمعیۃ علمائے ہند

سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی

پنڈت سین کے سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بتایا کہ قانون تحدید سن ازدواج کے ماتحت اس وقت تک کل ۳۳ مقدمات چلائے گئے ہیں جن میں سے پندرہ مقدمات میں سزا دی گئی، دو مقدمات میں قید محض کی سزا دی گئی، دس میں صرف جرمانے کئے گئے اور ایک میں مقامی حکومت نے معاف کر دیا۔

موپلہ قیدیوں پر سوالات

پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون

شاہ مسعود احمد صاحب کی ترمیمیں

شاہ محمد مسعود صاحب کی تقریر

ہمیں شاہ محمد مسعود احمد صاحب ایم ایل اے کی وہ تقریر تام و کمال موصول ہو چکی ہے جو موصوف نے قانون حج کی مخالفت میں ارشاد فرمائی تھی۔ ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں اس تقریر کا ترجمہ ہدیۂ قارئین کرام کریں گے۔

ٹرین کو اڑانے اور ڈاک کو لوٹنے کی کوشش
ایک نوجوان بنگالی کی گرفتاری

کلکتہ ۱۶ ستمبر بیان کیا جاتا ہے کہ کھان پور ریلوے سٹیشن پر جو ایسٹرن بنگال ریلوے پر واقع ہے ڈاک کو لوٹنے کی سعی کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بنگالی نوجوان جس نے اپنا نام بدھو بھوشن دت بتایا ہے اس سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کی گرفتاری کے بعد پولیس نے تحقیق و تفتیش شروع کی چنانچہ اُسے ایک خنجر اور دو بم ریلوے لائن پر پڑے ہوئے ملے تیسرا بم بازار اور دیگر پر پکڑا گیا۔

اخبار الجمعیۃ کی وقیع خدمات کا اعتراف

حکومت کے قبضہ میں کون کونسی مسجدیں ہیں؟
اسمبلی میں جامع مسجد کا معاملہ پیش ہو گیا

اسمبلی میں آرڈیننس بل پیش ہو گیا

جودھپور میں اسلام دشمنی کا مظاہرہ
ایک ہر دل عزیز واعظ کا ریاست سے اخراج

ملکی مصنوعات میں افغانستان کی حیرت انگیز ترقی
تمام ملک وطنی مصنوعات کا خیر مقدم کر رہا ہے

معاصر "اصلاح" کابل میں مندرجہ ذیل اطلاع شائع ہوئی ہے: افغانستان میں استقلال وطن کا جو چودھواں جشن حال میں منایا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ افغانی باشندوں میں ملکی مصنوعات کے استعمال کا شوق ترقی پذیر ہے اور وہ اپنے ملک کی ساختہ اشیاء کا پُر جوش خیر مقدم کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم
جمعیۃ علمائے ہند کی رہائی

میرٹھ ۸ ستمبر۔ مولانا بشیر احمد صاحب وائس چیرمین میرٹھ ڈسٹرکٹ بورڈ اور ڈکٹیٹر دوم جمعیت علمائے ہند کل صبح میرٹھ ڈسٹرکٹ جیل سے رہا کر دئے گئے۔

وائسرائے اور والیان ریاست کی کانفرنس

۳۰ ستمبر کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منایا جائے

اس یوم کا پوسٹر جس میں تاریخ بھی درج ہوگی دفتر سے شائع ہوگا لیکن سابق یوم حج کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ اکثر جگہ پوسٹر ڈاک سے غائب ہو گئے، اس لئے الجمعیۃ و دیگر اخبارات کی اطلاعات پر کارروائی کی جائے اور پوسٹر نہ پہونچنے کی وجہ سے کارروائی ملتوی نہ ہونی چاہئے۔ تمام مسلمانوں کو کامل اتحاد و اتفاق سے یوم حج احترام مساجد و اوقاف کو کامیاب بنانا چاہئے۔

احقر العباد ابو المحاسن محمد سجاد
قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند
۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کی گرفتاری
اور مظہر الدین کا پروپیگنڈا

مولانا عارف ہسوی پر مقدمہ
سیاسی سازش کا الزام

ڈاکٹر امبیدکر مخلوط انتخاب پر راضی ہو گئے

مولانا صغیر احمد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ
نو ماہ قید بامشقت کا حکم

دہلی ۱۶ ستمبر۔ کل ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں مولانا صغیر احمد صاحب فاضل دیوبند کارکن جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمہ کا فیصلہ مسٹر اے ایسراڈ فیل مجسٹریٹ نے سنایا۔ آپ کو ۹ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی۔

مولانا موصوف کی گرفتاری ۲ ستمبر کو چیف کمشنر دہلی کے نوٹس کی خلاف ورزی کی بنا پر جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں عمل میں آئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ مجسٹریٹ نے مولانا کو "سی" کلاس دی ہے۔

کارکنان جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمات کا فیصلہ

دہلی ۱۶ ستمبر۔ مولوی سید حامد حسین اور مولوی ابو الحسن صاحبان کارکنان جمعیۃ علمائے ہند کو شراب کی دوکان پر پکٹنگ کے جرم میں کل مسٹر اے ایسراڈ فیل مجسٹریٹ دہلی نے پانچ پانچ ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔

جمعیۃ علمائے ہند کے ایک کارکن کی رہائی

برت کے ساتھ بمبئی کے بازار بند رہیں گے
گاندھی جی پر نوٹس تعمیل کیا جائے گا؟

گاندھی جی کے برت پر مولانا شوکت علی صاحب کا خیال

پونڈری کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ
سات ہندوؤں کو جبس کی سزا

قصبہ پٹ گنج میں ہندو مسلم تنازعہ
عدالت نے معاملہ ہندو مسلم پنچایت کے سپرد کر دیا

غازی محمد عثمان آزاد گرفتار کر لئے گئے

دہلی ۱۵ ستمبر گزشتہ شب تقریباً دس بجے خان صاحب شیخ عبد الواحد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ایک جمعیۃ کے ساتھ غازی محمد عثمان صاحب آزاد ایڈیٹر "غازی گزٹ" و صدر جمعیۃ شبان المسلمین کو آپ کے دولت خانہ (واقع احاطہ کالے صاحب) پر گرفتار کر لیا۔ جس وقت پولیس آئی آزاد صاحب سو رہے تھے چنانچہ انہیں جگایا گیا اور نصف گھنٹہ میں آپ پولیس کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ گرفتاری کے وقت کوئی وارنٹ دکھایا نہیں گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کی گرفتاری جدید آرڈیننس کی دفعہ ۳ کے ماتحت عمل میں آئی ہے۔

جہاں تک معلوم ہو سکا ہے آزاد صاحب نے اپنی علالت طبع کے باعث کسی حیثیت سے موجودہ تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا اور اس طرف تقریباً دو تین ہفتوں سے آپ سخت علیل تھے۔ بظاہر ان کی گرفتاری کا کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ یہ شاہد رہا تھا کہ بحیثیت ذاتی حیثیت سے ان کے خلاف ہیں جو وہ سرکاری حلقوں میں خفیہ طور پر ان کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے تھے جس کا نتیجہ یہ گرفتاری ہے۔

ملتان جیل میں صدر و ناظم جمعیۃ علماء سے ملاقات
جملہ حضرات خوش و خرم ہیں

پورٹ حج کمیٹیوں کا جدید قانون

(بسلسلہ صفحہ ۵)

قواعد متعلق صدر و نائبین صدر

دفعہ ۱۲ (۱) لوکل گورنمنٹ ایسے قواعد بنا سکتی ہے!

(الف) جن میں صدر کے عہدہ کی مدت متعین کی جائے۔

(ب) صدر کے اختیارات و فرائض کی تعیین کی جائے۔

(ج) صدر کے استعفے کے متعلق ضابطہ بنایا جائے۔

(د) وہ وجوہ مقرر کی جائیں جن کی بنا پر کسی صدر یا نائب صدر کو علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور ان کی علیحدگی کا ضابطہ بنایا جائے۔

(ہ) صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کا طریقہ بنایا جائے اور اس قسم کی جگہوں کو جو لوگ پُر کریں ان کی مدت متعین کی جائے۔

ضمنی قوانین متعلق صدر و نائبین صدر

دفعہ ۱۳ (۱) پورٹ حج کمیٹی لوکل گورنمنٹ کی اجازت حاصل کرنے کے بعد ایسے ضمنی قوانین بنا سکتی ہے:-

(الف) نائبین صدر کے عہدوں کی مدت متعین کی جائے۔

(ب) نائبین صدر کے اختیارات و فرائض بنائے جائیں اور نیز صدر کے بھی وہ اختیارات و فرائض مقرر کئے جائیں جو دفعہ ۱۲ کے ماتحت تو اعد و ضوابط میں موجود نہ ہوں۔

پورٹ حج کمیٹیوں کے فرائض

پورٹ حج کمیٹیوں کے عہدہ دار اور ملازمین

عہدہ داروں اور ملازمین کی نگرانی

حج فنڈ

عہدہ داروں اور ملازمین کی تنخواہ وغیرہ

کمیٹیوں کے اجلاس اور کارروائی

ضمنی قوانین

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

سچے موتی کی سی آب

سر تاج منجن صرف چند یوم استعمال کیجیے اور بے عیب دانتوں میں سچے موتی کی سی آب و تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ کیجیے "سر تاج منجن" دانتوں کے درد و مسوڑھوں کے پھول جانے، خون پیپ نکلنے اور بہت ایسے خطرناک عوارض کیلئے اپنے جادو اثر فوائد میں بے نظیر ہے۔

ہلتے دانتوں کا جما نا (بشرطیکہ دانتوں نے جڑ نہ چھوڑی ہو) رگوں سے چونے اور میل کا صاف کرنا "سر تاج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

بے مثل فوائد کر قیمت نمونہ کی چھوٹی شیشی ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں بڑی شیشی آٹھ آنہ (۸ر)

آبنوسی خضاب صرف ایک شیشی کامل نقائص سے پاک بے ضرر پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند سیاہ، چمکدار، ریشم کے ملائم کرنے والا "آبنوسی خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے قیمت فی شیشی ۲ بس شیشی کے بکس کی قیمت ایک روپیہ (عہ) نمونہ مفت

سرمہ نور عالم آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے سچے موتی اور جواہرات اس کے نسخے کے جزو اعظم ہیں ... کے لئے بے مثل تحفہ ہے قیمت فی شیشی مع ماشہ ایک روپیہ (عہ)

ضروری ایک روپیہ سے کم قیمت فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہیں ہو گی اس لئے کہ کم از کم خرچ ڈاک ۸ر ہوتا ہے زائد قیمت کے آرڈر پر محصول کی کفایت ہوتی ہے۔

منیجر سر تاج کمپنی قریب جامع مسجد ۲۱ دہلی

لاکھوں روپیہ کی سالانہ آمدنی وہ تاجر پیدا کرتے ہیں جو تمام دنیا کے ملکوں کو الائچی خورد، سیاہ مرچ، ہلدی، لونگ، سونٹھ، سپاری، جائفل وغیرہ جو دنیا بھر میں محض ہندوستان کے زرخیز علاقہ جات میں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں مہیا کرتے ہیں ...

ایس۔ ایل سود اینڈ برادرس۔ ایجنٹس ڈسٹرکٹ بٹیالہ اسٹریٹ لاہور

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت ... مخزن مرکبات ... مخزن المفردات ... تاریخ الاطباء ... مخزن العلاج ...

ملنے کا پتہ: مطبع و کتب خانہ جناب شمس الاطباء بیرون بھاٹی گیٹ لاہور

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

انجمن حمایت الاسلام لاہور کا مبارک عزم
لاہور میں اسلامیہ گرلز ہائی سکول کی ضرورت

روایات اسلام کی رو سے مسلمان مردوں اور عورتوں پر حصول تعلیم یکساں لازم ہے لیکن اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ مسلمان عورتیں تعلیمی ترقی میں بہت ہی پیچھے ہیں جب مسلمان مرد ہی صرف چار فیصدی تعلیم یافتہ ہیں تو مسلمان عورتوں کی تعلیمی حالت کا کیا ٹھکانا ہوگا۔

لاہور میں اگر ... سرکاری غیر سرکاری گرلز ہائی سکول موجود ہیں لیکن مسلمان لڑکیاں ان سے فیضیاب نہیں ہو سکتیں۔ ذیل کے امور قابل توجہ ہیں۔

۱- یہ سکول شہر سے اتنے فاصلے پر ہیں کہ پردہ نشین مسلمان لڑکیاں ...

جامع قاسمیہ مراد آباد کا جلسہ
چند اہم تجاویز کی منظوری

مقویات سرتاج عالم

عربی کا معلم

بال جڑ سے کالا

بالکل مفت

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

محبوب عاشق کے قدموں میں

سورۂ اخلاص کا زندہ معجزہ

صاحبزادہ شیخ الطاف حسین، کوتوالی محلہ صدر بازار، لاہور چھاؤنی

عقائد اسلام اردو

دار الاشاعت تفسیر حقانی، بلیماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶ — تار کا پتہ "میڈیسن" دہلی

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانے کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے

جوہری	ملین	اکسیر سوال	قرص حیض

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ
الجمعیۃ
دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۱

معاصرین کے افکار و آراء

کام کرنیوالے کہاں سے آئیں؟ (مدینہ)

معاصر ہمدم لکھنؤ نے ... ہمارے ان تبصروں کے لب و لہجہ پر سرزنش کرنے کی زحمت گوارا کی ...

وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے
مرے بتخانے میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو

گاندھی جی کیساتھ مسلم زعماء کو بھی رہا کیا جائے (زمیندار)

پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون (ملت)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ہندوستانی مسلمان اہل عرب کی نظر میں
ہم کیا ہیں اور دوسرے لوگ ہمیں کیا سمجھتے ہیں!

چین کے مسلم علماء اور علم حدیث
چینی زبان میں بخاری شریف کے ترجمہ کا عزم

ایک جہانیاں جہاں گشت ترک کی سیاحت
ترکی اور حجاز پر لطیف تبصرہ

اسپین کی جامع اعظم کا سرکاری معائنہ
یعنی مسلمانوں کے مطالبہ کی تکمیل؟

حکومت یمن نے گراموفون کا استعمال ممنوع قرار دیدیا
حدیدہ کی بندرگاہ میں روسی تیل اور قند کی درآمد

خرطوم سے جبل اولیا تک ریلوے لائن کی تعمیر

چائینہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں
نرخ فی سیر پختہ ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں
حاجی غلام محبوب جنرل مرچنٹ قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
CASTOPHEN MAFG Coy.
P. BOX 88. BUNDER ROAD KARACHI.

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا
سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے ... سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم شائستگی اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی اور ڈی۔ سی۔ ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے ہر قابلیت کے طلبا کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

مسلمان کیا چاہتے ہیں؟
ترقی اور با عزت زندگی لیکن اس کے لئے صحیح رہنمائی کی ضرورت ہے اور روزنامہ الانصاف مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کے لئے اس وقت سارے ہندوستان میں مشہور ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے لیڈروں، موقر اخباروں اور ملک کے صائب الرائے طبقہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ روزنامہ الانصاف اصابت رائے، زور تحریر اور تعلیم مسلمین اپنی آپ ہی نظیر ہے صرف تین مہینے کے لئے اسکے خریدار بنئے۔ آپکو خود تجربہ ہو جائیگا۔ الانصاف روزانہ خبروں کا بہترین اور تازہ ترین ذخیرہ شائع کرتا ہے اور اسکے پڑھنے کے بعد پھر کسی دوسرے اخبار کے مطالعہ کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔
چندہ سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...
منیجر روزنامہ الانصاف پٹکاپور کانپور

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱/، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱/، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲/، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۳/
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶/
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید بترجمہ اور بغیر ترجمہ شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت، طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں، حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد ... ناظرین الجمعیۃ کے لئے ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید مصری اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا آج تک ہندوستان کے بازاروں میں ... قرآن مجید ... ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے ... علاوہ محصولڈاک ...
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

ایم۔ مجید اینڈ سنز ... بلیماران۔ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ
دہلی
یوم شنبہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

مخلوط انتخاب اور مسلمان

انقلاب کا ایک ظاہر و باہر حقیقت سے انکار

وزیراعظم کے فرقہ وارانہ اعلان کی اشاعت کے بعد تمام دنیا پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ مسلم کانفرنس اور اس کے ہمنواؤں نے صرف جداگانہ انتخاب پر زور دیکر مسلمانوں کے تمام بنیادی حقوق کو تباہ و برباد کر دیا اور انہیں ہندوستان کے ہمیشہ ہمیشہ ذلت و نکبت کی زندگی گزارنے پر مجبور کر کے بہت بڑی "قومی خدمت" انجام دی۔ اگر مسلم کانفرنس والے جداگانہ انتخاب ہی کو اپنے مطالبات کا لب لباب نہ بنا لیتے اور مخلوط انتخاب کی بنیاد پر ہر فارمولے و فرقہ پیش کئے گئے…

کانفرنس والے۔ اگر انقلاب اور اس کے ہمنوا اخبارات…

سکھوں اور ہندوؤں کی پوزیشن

مسلمانوں کی بیداری

عجیب منطق

اقلیت والے صوبوں کا معاملہ

گاندھی جی کا برت

یوم حج

یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

فیصلہ جمعیۃ علمائے سندھ کا اعلان

ریاست الور کے مظالم اور مظلومین الور کے حالات کی تحقیقات

پناہ گزینوں کی صحیح تعداد ان کی شکایات اور ترک وطن کے اسباب

جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کے وفد کی مکمل رپورٹ

تحقیقات میں رکاوٹیں

ہمیں اس سلسلہ میں نہایت افسوس کے ساتھ ان رکاوٹوں اور دشواریوں کا بھی ذکر کرنا ہے جو ہماری راہ میں پیدا کی گئیں اور جن کی وجہ سے ہمیں تحقیق حالات میں نہایت صبر آزما مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔…

پناہ گزینوں کی تعداد

اصل تحقیق طلب

"کوئی بات نہ بتاؤ"

تحقیقات کا طریقہ اور وسائل

ایک معاملہ نمونہ

مسودۂ حج کے خطرناک نقائص

رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مسودہ کو شائع کرنے سے گریز

شاہ مسعود احمد صاحب کی پرزور تقریر

(نامہ نگار خصوصی)

اسمبلی میں پورٹ حج کمیٹی کے مسودۂ قانون کو مسلم اراکین نے مسلم رائے عامہ کی زبردست مخالفت کے باوجود جس طرح منظور کرایا، اس کی خطرناکی کا اندازہ قارئین کرام کے ملاحظہ سے گزر چکا ہے۔ اس معاملہ پر شیخ صادق حسین صاحب اور شاہ محمد مسعود احمد صاحب کے سوا کسی مسلم رکن اسمبلی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ جرأت کے ساتھ اس مسودہ کی مخالفت کرتا۔ شاہ محمد مسعود احمد صاحب نے متعدد ترمیمیں پیش کی تھیں لیکن وہ تمام ترمیمیں حکومت کی ضد اور مسلم اراکین کی مخالفت کے باعث منظور نہ ہو سکیں۔…

کمیٹیوں کے اراکین کی تعداد

حکومت کی بے جا مداخلت

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

روس میں جدید عالیشان شہروں کی تعمیر

دو سال کے اندر تمام ملک کی کایا پلٹ

یورپ میں ترکی آثار کا انکشاف

مغرب میں سیاسی لوٹ کھسوٹ

روس میں انقلابی سالگرہ کی تیاریاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۲۴ رجمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

مخلوط انتخاب اور مسلمان

انقلاب کا ایک ظاہر و باہر حقیقت سے انکار

وزیراعظم کے فرقہ وارانہ اعلان کی اشاعت کے بعد تمام دنیا پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ مسلم کانفرنس اور اس کے ہمنواؤں نے صرف جداگانہ انتخاب پر زور دیکر مسلمانوں کے تمام بنیادی حقوق کو تباہ و برباد کر دیا اور انہیں ہندوستان کے ہر صوبہ میں ذلت و نکبت کی زندگی گزارنے پر مجبور کر کے بہت بڑی "قومی خدمت" انجام دی ...

کانفرنس والے، اگر انقلاب اور اس کے نقال اخباروں کے ایڈیٹر، اگر شفاعت احمد خاں اور سر محمد یعقوب، مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کی مخالفت نہ کرتے اور یہ مسئلہ متفقہ طور پر فرنچائز کمیٹی کے سامنے پیش کیا جاتا تو کیا وہ تجاویز جن کا حوالہ آج انقلاب دے رہا ہے اسی طرح ہوتیں جیسی کہ اس وقت موجود ہیں ...

گاندھی جی کا برت

یوم حج

سکھوں اور ہندوؤں کی پوزیشن

مسلمانوں کی بیماری

عجیب منطق

اقلیت والے صوبوں کا معاملہ

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

(۱) جو جانور غیر اللہ کے نام زد کر کے چھوڑ دیا جائے تو وہ حلال ہے یا کہ حرام۔
(۲) اور وہ بسم اللہ اللہ اکبر سے ذبح ہو سکتا ہے یا کہ نہیں؟

الجواب

جو جانور غیر اللہ کے نام زد کر کے چھوڑ دیا اور کرم لیتے سے جانور کو آزاد کر دیا اگرچہ ناجائز ہے ...

حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی
مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

الجواب

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صحیح: سید محمد یوسف عفی عنہ
مدرسہ امینیہ دہلی

یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو تمام ہندوستان میں عام مظاہرہ

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند نے بذریعہ پریس حسب ذیل اعلان کیا ہے:

"حکومت نے حج بیت اللہ کی راہ میں مشکلات پیدا کرنے کے لئے تین مسودات قانون اسمبلی میں پیش کئے تھے جن کے خلاف، ارجون ۱۹۳۲ء کو ہر جگہ عام مظاہرے ہوئے اور ان تمام مسودات کو ناقابل برداشت اور مذہبی مداخلت قرار دیا گیا ...

"۳۰ ستمبر کو عام مظاہرہ کر کے حکومت ...

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سنبھلی ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علمائے ہند کا ایک مفصل بیان ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

روس میں جدید عالیشان شہروں کی تعمیر

دو سال کے اندر تمام ملک کی قلب ماہیت

بوڈاپسٹ میں ترکی آثار کا انکشاف

دیواروں پر ترکی شہزادوں کی تصاویر

مغرب میں سینما کی پوجا

روزانہ دو کروڑ حاضری کا اوسط

روس میں انقلابی سالگرہ کی تیاریاں

سینماؤں میں انقلابی حوادث کا مظاہرہ

ریاست الور کے مظالم اور مظلومین الور کے حالات کی تحقیقات

پناہ گزینوں کی صحیح تعداد، ان کی شکایات اور ترک وطن کے اسباب

جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کے وفد کی مکمل رپورٹ

تحقیقات میں رکاوٹیں

امور تحقیق طلب

تحقیقات کا طریقہ اور وسائل

"ہر مسلمان کو الور کا ایجنٹ سمجھو"

مسودہ حج کے خطرناک نقائص

رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مسودہ کو شائع کرنے سے گریز

شاہ مسعود احمد صاحب کی پر زور تقریر

(نامہ نگار خصوصی)

اسمبلی میں پورٹ حج کمیٹیوں کے مسودہ قانون کو مسلم اراکین نے مسلم رائے عامہ کی زبردست مخالفت کے باوجود جس طرح منظور کرایا اس کی شرمناک داستان قارئین کرام کے ملاحظہ سے گزر چکی ہے ...

کمیٹیوں کے اراکین کی تعداد

"کوئی بات نہ تھا"

حکومت کے وسیع اختیارات

ایک سفاکانہ وظالمانہ قدم

(باقی آئندہ)

اخبارات کے نمائندوں کو گاندھی جی کا بیان

برت کے اسباب اور مذہب و سیاست سے اسکا تعلق

کہ مجھے دھوکا دیا جا رہا ہے ...

میری زندگی کی کوئی حقیقت نہیں

میں ان تمام شبہات کو رد کرتا ہوں جو ظاہر کئے گئے ہیں اور ... خلاف ... انتباہ کرتا ہوں۔ میں اپنی زندگی کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا ...

خود بنی نوع انسان کا خاندان اس کام میں میری مدد کرے گا ...

پونا ۲۰ ستمبر ... یروودا جیل میں گاندھی جی نے ... سے ایک گھنٹے تک ملاقات کی۔ گاندھی جی نے کہا کہ ... ایک ... وزیر ... کے بعد ... نے تصنیف کی ... اپنا برت شروع کر دیا۔ اس عہد کے معنی حسب ذیل ہیں:

"اے مسافر بیدار ہو اور اپنا بستر چھوڑ دے، کیونکہ صبح ہو چکی ہے۔ رات ختم ہو گئی ہے۔ تو اب تک کیوں پڑا سو رہا ہے؟ وہ شخص جو بیداری کے وقت سوتا رہتا ہے اس کو اپنی بدنصیبی پر آنسو بہانے پڑتے ہیں اور وہ شخص جو جاگتا رہتا ہے اپنے دل کی مراد حاصل کر لیتا ہے"

گاندھی جی نے اپنی حالت سے اس کی مطابقت کرتے ہوئے کہا "جب صبح ہو گئی تو خدا نے مجھے غافل نہیں پایا ..."

برت کی مذہبی حیثیت

میری تقلید میں برت رکھو

نشستوں کی تفصیل

ترقی کا راستہ

میر انصب العین

کلکتہ کے ایک نوجوان کا عہد

شاہ مسعود احمد صاحب کی پُر زور تقریر

کمیٹیوں کی ترکیب

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت — مخصوص معاونین کا شکریہ

گاندھی جی کے برت کا آغاز اور ہندو اچھوت کانفرنس کی کامیابی

ڈاکٹر امبیدکر اور ہندو لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا

تمام ہندوستان میں ہلچل اور وزیر اعظم کے اعلان کا انتظار

آج ۲۰ ستمبر گاندھی جی کے برت کا تیسرا دن ہے۔ تمام ہندوستان میں زبردست اضطراب و ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ ملک کے گوشے گوشے سے مظاہروں کی بے شمار اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ... گاندھی جی کے برت پر جلسے ہوئے ہیں ... مختلف مقامات پر ہندوؤں نے اچھوتوں کے لئے اپنے مندروں کے دروازے کھول دئے ہیں ...

گزشتہ شب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بمبئی میں جو ہندو کانفرنس منعقد ہو رہی تھی وہ ایک نتیجہ پر پہنچ گئی ہے اور ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا گیا ہے ... جن میں سر تیج بہادر سپرو، مسٹر جیکر، راجگوپال اچاریہ، بابو راجندر پرشاد، مسٹر جی۔ ڈی۔ برلا اور مسٹر دیوداس گاندھی ... ڈاکٹر امبیدکر نے ... گفتگو کرنے سے انکار کر دیا ...

اس مرحلہ کے بعد سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گاندھی جی کا برت کس طرح ختم ہو گا ... جب تک وزیر اعظم ... فیصلہ کی تبدیلی کا اعلان نہیں کریں گے ... وزیر اعظم کے جدید اعلان کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

سابرمتی آشرم میں تقلید

سمجھوتہ ہو گیا

سمجھوتہ کس بنا پر ہوا

مسلمان اچھوتوں کی علیحدگی پر ہرگز زور نہ دیں — جمعیۃ علماء ہند کے ڈکٹیٹر کا بیان

گاندھی جی رہا نہ کئے جائیں گے — انہیں یروودا جیل ہی میں رکھا جائے گا — ہوم ممبر کا بیان

گورنر بمبئی سے ڈاکٹر امبیدکر کی ملاقات

گاندھی جی سے ہندو لیڈروں کے وفد کی ملاقات — نقطۂ نگاہ کی توضیح

گاندھی جی کے نام ڈاکٹر ٹیگور کا تار

دہلی کے ارکی منڈا اچھوتوں کیلئے کھول دئے گئے

یورپینوں کی اجتماعی کاوش کا نتیجہ

دار الحکومت سے

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کی صحت

جیل میں آپ کے ساتھ بہتر سلوک نہیں کیا جاتا

معلوم ہوا ہے کہ غازی محمد عثمان صاحب آزاد ایڈیٹر قومی گزٹ جنہیں گزشتہ ہفتہ آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا اور جو گرفتاری کے وقت سخت علالت پر پڑے ہوئے تھے ... ڈسٹرکٹ جیل میں پہنچنے کے بعد اور زیادہ علیل ہو گئے ہیں اور چند یوم سے آپ کو کھانسی کی سخت شکایت ہے جس کا باعث رات کو آرام کرنا قطعاً غیر ممکن ہو گیا ہے اور حالت نہایت تشویشناک ہے۔ ایسی صورت میں یہ امر اور بھی زیادہ فکر کا موجب ہے کہ جیل کے اندر آپ کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جا رہا ہے جو موجودہ حالات میں ناگزیر ہے۔ آزاد صاحب کو بعض شبہ کی بنا پر آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے ماتحت زیر حراست رکھا گیا ہے ان پر کوئی جرم ثابت نہیں ہے ...

سودیشی نمائش دہلی کا افتتاح

مولوی کریم اللہ صاحب کی رہائی

مولانا محمود احمد صاحب ۲۷ ستمبر کو رہا ہونگے

صدر سودیشی لیگ دہلی کا برت

درگاہ خواجہ سید حسن رسول نما میں اکیسویں شریف

مشترکہ بورڈ کے نئے عہدیداروں کا انتخاب

جمعیۃ علمائے دیوبند کا عظیم الشان جلسہ

علمائے کرام کی زبردست تقریریں اور قراردادوں کی منظوری

دیوبند ۱۸ ستمبر ... جمعیۃ العلماء دیوبند کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علمائے ہند جامع مسجد دیوبند میں منعقد ہوا جس میں حسن اتفاق سے مولانا بشیر احمد صاحب ... ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علمائے ہند، مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی ڈکٹیٹر سوم، مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی ڈکٹیٹر ہفتم بھی تشریف لے آئے تھے ... ان تمام حضرات نے آزادی ہند کا ... نہایت ... تقریریں کیں ...

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب کی صحت کیلئے دعا

امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب کے پاؤں کی تکلیف ابھی تک جاری ہے اس لئے قارئین کرام سے استدعا ہے کہ آپکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

مولانا بشیر احمد صاحب نے کوئی بیان نہیں دیا

ایک خبر کی تردید

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب رہا کر دئے گئے

صوبہ دہلی میں داخل نہ ہونیکا نوٹس

دہلی میں گاندھی جی کے برت پر عظیم الشان جلسہ

شملہ میں ہندوؤں کا عام برت — ہندو لیڈر نے اچھوتوں کا کام کیا

فرقہ وارانہ فیصلہ مسلمانوں کیلئے سخت نقصان دہ ہے — ڈاکٹر انصاری اور مسٹر شروانی کا بیان

مسلمانان گیا کا عظیم الشان جلسہ

مسلم ارکین اسمبلی کو مطالبہ

بمبئی میں ہندو لیڈروں اور اچھوتوں کی کانفرنس — دوستانہ گفت و شنید

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ عام

شراب پر پکٹنگ کرنے والے رضاکاران جمعیۃ العلماء کی گرفتاری

کانفرنس کا دوسرا اجلاس

اسمبلی میں آرڈیننس بل پیش ہو گیا

چین میں پھر خانہ جنگی شروع ہو گی

جمعیۃ علمائے سہارنپور کے ڈکٹیٹر دوم کا تقرر

لاہور کا سب سے بڑا مندر کھول دیا گیا

سہارنپور کے ڈکٹیٹر اول کا مقدمہ

ملتان جیل سے سیالکوٹ کے ایک مسلم تاجر کی رہائی

حضرات علماء کرام کا تذکرہ

ملتان ۱۸ ستمبر ... سید جعفر شاہ صاحب تاجر سیالکوٹ جنہیں سیالکوٹ کے ڈکٹیٹر مجلس احرار ہونے کی حیثیت سے تحریک کشمیر کے سلسلہ میں ایک سال قید بامشقت پانچ سو روپیہ جرمانہ وبصورت عدم ادائیگی جرمانہ ... زندان میں بند کر دیا گیا تھا۔ آج ... ملتان جیل سے رہا ہو کر اپنے شہر سیالکوٹ جا رہے ہیں۔ آپ نے اپنی رہائی پر حسب ذیل بیان دیا ہے:

"میں تحریک کشمیر میں جس کی بنیاد ستم رسیدہ اور مظلوم انسانوں کی حمایت پر تھی ... ایک سال قید و بند کی زندگی بسر کرنے کے بعد رہا ہو کر آ رہا ہوں ..."

بہاول پور میں ایک دلچسپ مقدمہ
عدالت میں نکاح فسخ مرزائیاں پر مدلل بحث

فسخ نکاح کا وہ معرکۃ الآرا مقدمہ جو اسلامیان ہند کی توجہ کا جاذب بنا ہوا ہے … ججی صاحب بہاولپور کی عدالت میں پیش ہوا اور شہادت شرعی کے لئے ہندوستان و پنجاب کے نامور فضلا تشریف لائے تھے جن میں حضرات ذیل قابل ذکر ہیں :-

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ العالی (۲) حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب دیم مجدہٗ (۳) حضرت مولانا محمد نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور (۴) حضرت مولانا شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (۵) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم مظاہر العلوم سہارنپور (۶) حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب مدرس مظاہر العلوم (۷) مولانا محمد حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسر۔

تقریباً سات بجے صبح عدالت کا اجلاس شروع ہوا کمرۂ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور سامعین کمرے میں بھی سامعین سے پر تھے معززین و حکام شہر کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا پولیس کی کافی تعداد موجود تھی ایک سب انسپکٹر صاحب پولیس بھی انتظام کے لئے موجود تھے ریاست کے مختلف شہروں اور ریاست کے قرب و جوار سے بہت سے حضرات سماعت مقدمہ کے لئے تشریف لائے تھے …

… بیان کے اختتام پر مسٹر جلال الدین مرزائی نے جرح شروع کی … احمد رضا خاں بریلوی نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ مفتی صاحب نے …

اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے بہت سی ضروریات دین کا انکار اور موجبات کفر کا ارتکاب کیا ہے … اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ اس وقت تک میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب نے بہت سی ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور ضروریات دین کا انکار کرنا کفر ہے …

انجمن نو مسلم تبلیغ الاسلام آگرہ کا سالانہ اجلاس
مظہر الدین کی بجائے مفسد دین کے نعرے

۱۸ و ۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء کو انجمن نو مسلم تبلیغ الاسلام آگرہ کا سالانہ اجلاس حضرت کشفی شاہ نظامی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مختلف مقررین نے تقریریں فرمائیں۔

جناب مولانا سید خلیق احمد صاحب کھوری نے دوران تقریر میں ریاست الور کی مسلم رعایا کی مظلومیت کا تذکرہ کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی سچی رہنمائی کا اعتراف کیا اور جمعیۃ کے مسلک کو روشن الفاظ میں بیان کیا اور مسلمانان آگرہ کو دعوت دی کہ جمعیۃ علماء ہند کی خدمات جلیلہ کی قدر کریں کیونکہ مسلمانان ہند کی یہی ایک نمائندہ جماعت ہے اور یقیناً یہی وہ جماعت ہے جس نے تاریخ اسلام کے اوراق کو سنہری الفاظ سے مزین کیا ہے اور عہد ماضی کے اسلامی کارناموں کو مذہبی و عملی طور پر دنیائے اسلام کے سامنے پیش کیا ہے … اجلاس میں مسلمانوں کا بہت شاندار اجتماع تھا اور معلوم ہوا کہ مظہر الدین نے …

(ضلع کریم نگر اور گورنڈ (ضلع میدک) میں اس کو فروغ حاصل ہوا۔ کاریگر جو کاغذی کے لقب سے مشہور تھے تمام مسلمان تھے اور اس وقت تک بھی یہ صنعت کلیۃً مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ابتداءً کاغذ کی تیاری کے لئے سن کی فرسودہ رسیوں اور تھیلیوں سے خام مواد کا کام لیا جاتا تھا … غرض اس طرح جو کاغذ تیار ہوتا تھا وہ پائدار اور دیسی قلموں اور قدیم روشنائی …

مسلمانان دربھنگہ کا جلسہ

حیدرآباد میں صنعت کاغذسازی
سر رشتہ معلومات عامہ سرکار عالی کی اطلاع

سرکار عالی کی توجہ کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے لہٰذا اطلاع عام کی غرض سے حسب ذیل بیان شائع کیا جاتا ہے۔
ریاست میں دستی صنعت کاغذ کا آغاز عہد مغلیہ سے شروع ہوا چنانچہ اندازاً کاغذی پورہ دولت آباد (ضلع اورنگ آباد) میں اس کی ترویج ہوئی اور اس کے بعد …

اگر تندرستی برقرار رہے تو زندگی بیکار ہے!
شربت اکسیر
آپ اشتہارات دیکھتے دیکھتے بدگمان ہو گئے ہوں تو بیشک بجا ہے مگر ایک دفعہ شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے
ملنے کا پتہ۔ ایس۔ آر۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی کوٹھی نمبر ۲ لوئر اسٹریٹ کلکتہ

محبوب عاشق کے قدموں میں

پیشوا کا رسول نمبر مفت
ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو رسالہ پیشوا دہلی کے یکم اکتوبر ۳۲ء تک خریدار ہو جائیں گے رسول نمبر کی ضخامت بڑی تقطیع کے ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ ہے اور پیشوا کا سالانہ چندہ دو روپیہ ایک روپیہ ہے …
منیجر رسالہ پیشوا دہلی

جریان کی بالکل مفت
منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

مقویات سرتاج عالم
… صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیے۔
وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

شربت فولاد
معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بھروسہ کی چیز ہے …
منیجر سہارد دواخانہ لال جاہ دہلی

ضروری اطلاع

امور اسلامیہ

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مبلغ امارت شرعیہ بہار کا دورۂ تبلیغ

جو قوم ہر کے بگڑ چکی ہو اس کی اصلاح خواہ دینی ہو یا دنیاوی جوئے شیر لانا ہے مسلمان مرکز ثقل سے بالکل گر گئے ہیں جب تک زبردست تبلیغ سے بیکھر نہیں کئے جاتے قومی عمارت نامکمل غیر منظم رہے گی۔

جناب مولانا عبدالرزاق صاحب دربھنگوی فاضل دیوبند کی سرگرمی تبلیغ شکر ہے کہ قومی جرائم کے لئے تریاق کا اثر دکھا رہی ہے چنانچہ تیسرا دورہ تبلیغ انکا قریات موضع بار کی طرف ہوا۔ پہلے موضع بار ریتا جو سے پہلے پٹھان زمینداروں کی بستی ہے تشریف لے گئے۔ مولانا کی معیت میں قاضی عبدالحفیظ صاحب متوطن بار ضلع پٹنہ بھی تھے۔ ایک صاحب کے مکان پر جا کر اطلاع دلائی گئی صاحب خانہ نے قاضی جی کا نام سنکر تو اندر سے کہلا بھیجا کہ ذرا حقہ پی رہے ہیں پھر اصلاحی منادی مبلغ ملت خیر خواہ مسلمین (مولانا) کے آنے کا حال سن کر اندر سے حیلہ کر کے کہلا بھیجا کہ مالک مکان گھر نہیں۔ آہ قم یا عمرؓ مسلمانوں میں سب کھو دیا لیکن اخلاق رہا تھا مگر یہاں تو یہ حالت ہے کہ نائب رسول۔ خدا کی باتیں رسول کا پیام لیکر آتا ہے …

پشاوری طلباء کی تنظیم

حجاز مقدس کا تحفہ
اصلی روغن بلسان و روغن زیتون

زراعتی کتب کے مشہور مصنف
بالو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

آؤ کی کھیتی باتصویر

کے لئے اچھی میٹھی نیندیں چھوڑ کر دینی خدمت انجام دینے میں مستعد ہیں۔
راقم سطور قوس حمزہ پوری شیر گھاٹی ضلع گیا۔

جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کا شرمناک رویہ

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد قصبہ جھالو ضلع بجنور میں حضرت مولانا مولوی حکیم انوار الحق صاحب ناظم مدرسہ تجوید القرآن خطیب امام جامع جھالو کی تحریک مولوی کلیم الرحمٰن کی تائید پر مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ موضع کھاری کی صدارت میں احترام آزادی یوم المساجد پرزور طریقہ پر منایا گیا۔

اول مولانا برہان الدین صاحب سیوہاروی نے پر اثر اور مدلل تقریر فرمائی جس کا بہت زیادہ اثر سامعین پر پڑا بعدہٗ ناظم مدرسہ تجوید القرآن عم فیضہم نے جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کی پالیسی کو بالوضاحت بیان فرمایا۔ حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

(۱) مسلمانان قصبہ جھالو کا یہ جلسہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے۔

(۲) مسلمانان قصبہ جھالو کا یہ جلسہ منیجنگ کمیٹی جامع مسجد دہلی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا بالوضاحت تبلا دینا چاہتا ہے کہ مسلمانان اپنی مساجد میں بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی قسم کی مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے بلکہ جامع مسجد کی کمیٹی کو دانشمندانہ صورت حال کا مقابلہ کرنا چاہیے ورنہ اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ مستعفی ہو جائے اور اپنی جگہ ان لوگوں کے لئے خالی کردے جو اس معاملہ کی نیابت کے لئے بہتر اہلیت رکھتے ہیں۔

دلایا ۲۲ ستمبر کو وہ باقاعدہ جلسہ کر کے عہدیداروں کا انتخاب کریں گے۔ قلت وقت کے باعث میں زیادہ قیام نہ کر سکا اور ۱۸ ستمبر کی شام کو مراد آباد پہنچا اور ۲۰ کو امروہہ گیا الحمد للہ کہ ہر دو جگہ افغان جرگہ کا قیام اور عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔ تفصیلات انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شائع کی جائیں گی۔
عبدالرحمٰن آف ٹیپل ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی

اسلام میں سیاست عین مذہب ہے

مراد آباد ۵ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں زیر نگرانی جمعیۃ علماء مراد آباد باشندگان شہر مراد آباد کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حضرت العلام مولانا سید فخر الدین احمد صاحب پرنسپل جامعہ قاسمیہ مسجد شاہی نے اپنی بصیرت افروز اور پرمغز تقریر میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ یہ ثابت فرمایا کہ اسلام میں مذہب اور سیاست جداگانہ دو چیزیں نہیں ہیں بلکہ مذہب عین سیاست ہے اور سیاست عین مذہب ہے لہٰذا …

مساجد میں جیسا کہ نماز روزہ کا بیان ہو سکتا ہے بعینہٖ ایسا ہی تمام سیاسی امور و مباحث کا نظم و نسق بھی ہو سکتا ہے اور جلسے بھی ہو سکتے ہیں۔
احقر عبداللہ مراد آباد

ضرورت ہے
مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن اورنگ آباد۔ ناگپور۔ علی گڈھ۔ اٹاوہ۔ فرخ آباد۔ فتحپور۔ ایٹہ۔ کانپور۔ اعظم گڈھ۔ فیض آباد۔ بلیا۔ آرہ۔ بہرائچ۔ رائے بریلی۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور تمام ایجنسی فوراً طلب کریں۔ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

ہیضہ اچانک آتا ہے
298
امرت دھارا
احتیاط
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون لاہور

تار کا پتہ "میڈی سنز" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۰
کروڑوں روپے
مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب دفادہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔
اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔
اس دواخانے کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)
آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی
مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے — ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں — مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے
قرص ابیض — اکسیر نسواں — ملین — جوہری
منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

مساجد میں جیسا کہ نماز روزہ کا بیان ہو سکتا ہے بعینہ ایسا ہی تمام سیاسی امور و مباحث کا نظم و نسق بھی ہو سکتا ہے اور جلسے بھی ہو سکتے ہیں۔

احقر عبد اللہ مراد آباد

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدر آباد دکن اورنگ آباد۔ ناگپور۔ علی گڈھ۔ اٹاوہ۔ فرخ آباد۔ فتحپور۔ ایٹہ۔ کانپور۔ اعظم گڈھ۔ فیض آباد۔ بلیا۔ آرہ۔ بہرائچ۔ رائے بریلی۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ خواہشمند ایجنسی فوراً طلب کریں۔ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی۔

دلائی ۲۲ ستمبر کو وہ باقاعدہ جلسہ کر کے عہدیداروں کا انتخاب کریں گے قلت وقت کے باعث میں زیادہ قیام نہ کر سکا اور ۸ ستمبر کی شام کو مراد آباد پہونچا اور ۹ کو امروہہ گیا الحمد للہ کہ ہر دو جگہ افغان جرگہ کا قیام اور عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔ تفصیلات انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ شائع کی جائیں گی۔

عبد الرحمن آف ... ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی

اسلام میں سیاست عین مذہب ہے

مراد آباد ۔ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں زیر نگرانی جمعیۃ علماء مراد آباد باشندگان شہر مراد آباد کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حضرت العلام مولانا سید فخر الدین احمد صاحب پرنسپل جامعہ قاسمیہ مسجد شاہی نے اپنی بصیرت افروز اور پر مغز تقریر میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ یہ ثابت فرمایا کہ اسلام میں مذہب اور سیاست جداگانہ دو چیزیں نہیں ہیں بلکہ مذہب عین سیاست ہے اور سیاست عین مذہب ہے لہذا ...

ان کے لئے اپنی بیٹھی بندیں چھوڑ کر دینی خدمت انجام دینے میں مستعد ہیں۔

راقم سطور قوس حمزہ پوری شیرگھاٹی ضلع گیا۔

جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کا شرمناک رویہ

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد قصبہ جھاو ضلع بجنور میں حضرت مولانا مولوی حکیم انوار الحق صاحب ناظم مدرسہ تجوید القرآن خطیب امام جامع جھاو کی تحریک اور مولوی کلیم الرحمن کی تائید پر مولوی عبد الغفور صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ موضع کھاری کی صدارت میں احترام آزادی یوم المساجد پر زور طریقہ پر منایا گیا۔

اول مولانا برہان الدین صاحب سیوہاروی نے پر اثر اور مدلل تقریر فرمائی جس کا بہت زیادہ اثر سامعین پر پڑا بعدہٗ ناظم مدرسہ تجوید القرآن عم فیضہم نے جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کی پالیسی کو بالوضاحت بیان فرمایا۔ حسب ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

(۱) مسلمانان قصبہ جھاو کا یہ جلسہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے۔

(۲) مسلمانان قصبہ جھاو کا یہ جلسہ منیجنگ کمیٹی جامع مسجد دہلی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا بالوضاحت بتلا دینا چاہتا ہے کہ مسلمانان ہند اپنی مساجد میں بالواسطہ یا بلا واسطہ کسی قسم کی مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے بلکہ جامع مسجد کی کمیٹی کو دانشمندانہ صورت حال کا مقابلہ کرنا چاہیے ورنہ اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ مستعفی ہو جائے اور اپنی جگہ ان لوگوں کے لئے خالی کر دے جو اس معاملہ کی نیابت کے لئے بہتر اہلیت رکھتے ہیں۔

پشاوری طلباء کی تنظیم

امر تسلا

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مبلغ امارت شرعیہ بہار کا دورۂ تبلیغ

جو قوم جن کے بگڑ چکی ہو اس کی اصلاح خواہ دینی ہو یا دنیاوی جوئے شیر لانا ہے مسلمان مرکز ثقل سے بالکل گر گئے ہیں جب تک زبردست تبلیغ سے بیکھر مٹ نہیں کئے جاتے قومی عمارت نامکمل غیر منظم رہے گی۔

جناب مولانا عبد الرزاق صاحب دربھنگوی فاضل دیوبند کی سرگرمی تبلیغ شکر ہے کہ قومی جرائم کے لئے تریاق کا اثر دکھا رہی ہے چنانچہ تیسرا دورہ تبلیغ الکا قریات موضع بارکی طرف ہوا۔ پہلے موضع باریں جو رسد پہلے پٹھان زینداروں کی بستی ہے تشریف لے گئے۔ مولانا کی معیت میں قاضی عبد الحفیظ صاحب متوطن بارہ صدہ ضلع پٹنہ بھی تھے۔ ایک صاحب کے مکان پر جا کر اطلاع دلائی گئی صاحب خانہ نے قاضی جی کا نام سن کر تو اندر سے کہلا بھیجا کہ ذرا حقہ پی رہے ہیں پھر اسلامی منادی مبلغ ملت خیر خواہ مسلمین (مولانا) کے آنے کا حال سن کر اندر سے حیلہ کر کے کہلا بھیجا کہ مالک مکان گھر نہیں۔ آہ قوم با عمر مسلمانوں میں سب ٹھوکر ایک اخلاق رہا تھا مگر یہاں تو یہ حالت ہے کہ نائب رسول خدا کی باتیں رسول کا پیام لیکر آتا ہے ...

حجاز مقدس کا تحفہ

اصلی روغن بلسان و روغن زیتون

آلو کی کھیتی باتصویر

زراعتی کتب کے مشہور مصنف بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

ہیضہ اچانک آتا ہے

298

طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا

اور

اسی لئے

امرت دھارا

احتیاط

امرت دھارا لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

کروڑوں روپے

ٹیلیفون نمبر ۵۳۷ تار کا پتہ میڈیسن سنٹر دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص ابیض | اکسیر نسواں | ملین | جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

بہاولپور میں ایک دلچسپ مقدمہ

عدالت میں نکاح فسخ مرزائیاں پر مدلل بحث

فسخ نکاح کا وہ معرکۃ الآرا مقدمہ جو اسلامیان ہند کی توجہ کا جاذب بنا ہوا ہے ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء کو ڈسٹرکٹ جج صاحب بہاولپور کی عدالت میں پیش ہوا اور اس کی شہادت شرعی کے لئے ہندوستان و پنجاب کے نامور فضلاء تشریف لائے تھے جن میں حضرات ذیل قابل ذکر ہیں:-

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ العالی (۲) حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب دام مجدہ (۳) حضرت مولانا محمد نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور (۴) حضرت مولانا شفیع صاحب مفتی دار العلوم دیوبند (۵) حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم مظاہر العلوم سہارنپور (۶) حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب مدرس مظاہر العلوم (۷) مولانا محمد حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسر۔

تقریباً سات بجے صبح عدالت کا اجلاس شروع ہوا کمرۂ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور ساتھ والے کمرے بھی سامعین سے پر تھے معززین و حکام شہر کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا پولیس کی کافی تعداد موجود تھی ایک سب انسپکٹر صاحب پولیس بھی انتظام کے لئے موجود تھے۔ ریاست کے مختلف شہروں اور ریاست کے قرب و جوار سے بہت سے حضرات سماعت مقدمہ کے لئے تشریف لائے تھے ...

دہلی کریم نگر اور گورڈ (ضلع میدک) میں اس کو فروغ حاصل ہوا۔ کاریگر جو کاغذی کے لقب سے مشہور تھے تمام مسلمان تھے اور اس وقت تک بھی یہ صنعت کلیتہً مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ابتداءً کاغذ کی تیاری کے لئے سن کی رسیوں اور تھیلیوں سے خام مواد کا کام لیا جاتا تھا اور اس خام مواد کو ۵ تا ۷ فیصد ہم آمیختہ صفیہ کر کے دو یا تین ہفتوں کے لئے مرطوب حالت میں کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اس سے ریشے میں ملائمت اور صفائی پیدا ہو جاتی تھی اس کے بعد اس کو اوکھلی کی قسم کی چکیوں میں ڈال کر چوبی پاٹ یا لوہے کے موسلوں سے جو بیلوں کے ذریعے متحرک ہوتے تھے باریک پیسا یا کوٹا جاتا تھا اور پھر گودے کو (...) کے نالوں میں حل کر کے اور گھانس کے ساتھوں چھان کر چوبی تختوں پر اس ہنرمندی کے ساتھ پھیلایا جاتا تھا کہ کاغذ خاطر خواہ ہموار اور دبیز ہو سکے اس کے بعد کاغذوں کو ایک پہلو میں تقریباً نصف انچ موڑ کر ایک دوسرے پر رکھ دیا جاتا تھا تاکہ ان کے دستے بنا دئے جائیں۔ ہر ایک انبار کم و بیش نصف رم کی مقدار میں ہوتا تھا اور عموماً ایک کاریگر روزانہ اسی قدر کاغذ تیار کر سکتا تھا۔ ان دستوں کو وزنی تختوں سے ڈھانک کر رات بھر چھوڑ دیا جاتا تھا تاکہ بقیہ رطوبت خارج ہو جائے اس کے بعد کاغذ کو تراشنے اور فروخت کے لئے گٹھے بنانے سے پہلے شکن دار جانب سے کاغذ کے ہر ایک تاؤ کا پوست اتار کر گھاس کے بنے ہوئے نرم برشوں کے ذریعے اس کو دیواروں پر پھیلا دیا جاتا اور خشک ہو جانے کے بعد اسے دوبارہ صاف کیا جاتا تھا تاکہ اس میں چمک پیدا ہو جائے غرض اس طرح جو کاغذ تیار ہوتا تھا وہ پائدار اور مدرسی قلموں اور قدیم روشنائی ...

انجمن نو مسلم تبلیغ الاسلام آگرہ کا سالانہ اجلاس

مظہر الدین کی بجائے مصروین کے نعرے

۸ و ۹ ستمبر ۱۹۳۲ء کو انجمن نو مسلم تبلیغ الاسلام آگرہ کا سالانہ اجلاس حضرت کشفی شاہ نظامی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مختلف مقررین نے تقریریں فرمائیں۔

جناب مولانا سید خلیق احمد صاحب کٹھوری نے دوران تقریر میں ریاست الور کی مسلم رعایا کی مظلومیت کا تذکرہ کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی سچی رہنمائی کا اعتراف کیا اور جمعیۃ کے مسلک کو روشن الفاظ میں بیان کیا اور مسلمانان آگرہ کو دعوت دی کہ جمعیۃ علماء ہند کی خدمات جلیلہ کی قدر کریں کیونکہ مسلمانان ہند کی یہی ایک نمائندہ جماعت ہے اور یقیناً یہی وہ جماعت ہے جس نے تاریخ اسلام کے اوراق کو سنہری الفاظ سے مزین کیا ہے اور عہد ماضی کے اسلامی کارناموں کو مذہبی و عملی طور پر دنیائے اسلام کے سامنے پیش کیا ہے۔ اسی موضوع پر حضرت سیماب اکبر آبادی اور مولانا عبد الاول صاحب فاضل دیوبند نے تقریریں فرمائیں۔ اجلاس میں مسلمانوں کا بہت شاندار اجتماع تھا اور معلوم ہوا کہ مظہر الدین نے باوجود ارادہ اور وعدہ کے شرکت محض اس لئے نہ کی کہ اس جلسہ میں مولانا خلیق احمد صاحب و حضرت سیماب اکبر آبادی شریک تھے ان کی اس حرکت کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود ان کی ہم مسلک پارٹی بھی ان سے بدظن ہو گئی ...

مسلمانان دربھنگہ کا جلسہ

حیدر آباد میں صنعت کاغذ سازی

سر رشتہ معلومات عامہ سرکار عالی کی اطلاع

شربت اکسیر

اگر تندرستی درکار ہے تو زندگی بیکار ہے

جریان

محبوب عاشق کے قدموں پر

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مقویات سراج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

شربت فولاد

بالکل مفت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

منیجر مہرو دواخانہ لال جالا دہلی

ضروری اطلاع

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزانہ سہ

الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... للعہ
ششماہی ... عہ
سہ ماہی ... ۲ عہ
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... للعہ
ششماہی ... ۸ عہ
نمونہ
مفت

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ... صہ
نصف صفحہ ( ) ... ۳۰
ایک کالم ( ) ... عہ
½ کالم ( ) ... صہ
¼ کالم ( ) ... عہ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۳

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

دنیا میں زندہ رہنے کا حق کس کو حاصل ہے؟

شریعت کی زبان سے زندگی اور موت کی حقیقت

جنگ موتہ میں حیات اور بقائے اسلام کی تکمیل

(چونکہ راقم الحروف ایک اہم خانگی ضرورت کی بنا پر باہر چلا گیا تھا اس لئے گزشتہ اشاعت میں تاریخی مضمون شائع نہ ہو سکا۔ کاش اسقدر ضروری تھا کہ مضمون کی عدم اشاعت کے متعلق اطلاع ہی دی جا سکتی۔ آئندہ اگر ایسا موقعہ پیش آئے گا تو اس کی اطلاع دیدی جایا کرے گی۔ یہ بھی واضح رہے کہ کسی خاص مجبوری کے علاوہ تاریخ کا سلسلہ انشاء اللہ منقطع نہ ہونے پائے گا)۔

تاریخ اور واقعات پر جب قدر گہری نظر ڈالی جاتی ہے اسی قدر یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آتی ہے کہ قوموں اور حکومتوں کی بقاء اور فنا کا مسئلہ زندگی اور موت کے فلسفہ پر موقوف ہے۔ جو قوم موت کی حقیقت سے واقف ہو کر اس کے ساتھ کھیلتی ہے بلکہ ہم مواقع پر اس کو دعوت دیتی ہے۔ وہی قوم سرفراز اور بلند اقبال بن جاتی ہے اور پھر اس کے اندر قربانی و ایثار کا وہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ قومی اور اجتماعی مفاد کے ...

تاریکی نے نکل کر ہدایت اور روشنی کی شاہراہ پر گامزن ہو اس مقصد کی تکمیل کے لئے آپ نے سلاطین کو دعوت حق کے خطوط لکھے اور ان کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔ ان سلاطین میں ایک بادشاہ شرجیل تھا جو بصریٰ کا حاکم اور قیصر کا باجگزار تھا۔ یہ بادشاہ اور اس کی رعیت مذہباً عیسائی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کا ایک خط لکھکر حضرت حارث بن عمیر کو بصریٰ روانہ کیا تاکہ حاکم بصریٰ اس کو پڑھ کر اسلام کی نسبت کوئی رائے قائم کرے۔ حضرت حارث جب نامہ نبوی لیکر شرجیل کے پاس پہنچے تو اس نا ہنجار نے ... آپکو شہید کرا دیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپکو سخت افسوس ہوا۔ چونکہ شرجیل کا یہ فعل اخلاقاً اور قانوناً ناجائز تھا اس لئے آپ نے اس کو سرزنش اور سزا دینے کا ارادہ فرمایا۔ اس مقصد کیلئے تین ہزار مسلمان مقرر کئے جو میدان جنگ میں جا کر اس ناجائز فعل کا بدلہ لیں۔ اس فوج کی سرداری کیلئے آپ نے ایک ایسے شخص کا نام تجویز کیا جو آپکا آزاد کردہ غلام تھا یعنے حضرت زید۔ اس فوج میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ شریک تھے لیکن اسلام کی مساوات کا اقتضا ہی یہ تھا کہ غلاموں اور کمزوروں کو ابھارا جائے اور ان کو عزت و رفعت کے اس مقام رفیع تک پہنچا یا جائے جہاں بڑے سے بڑے لوگ پہنچے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی فوج کا افسر مقرر نہیں ...

[illegible]

اسلام کا سب سے پہلا سبق

[illegible]

حضرت طلال السیوف!

[illegible]

زندہ رہنے کا حق کس کو حاصل ہے؟

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

اسمبلی کے مسلمان ممبروں کی دینی بے حمیتی

(ہمدم جدید)

ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے بیک زبان مسودات حج کے خلاف بہت ہی سخت ناراضی ظاہر کی اور انہیں اپنے مذہب میں مداخلت قرار دیا۔ جمعیۃ علماء ہند جو مذہبی معاملات میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرجع ہے۔ اور جہاں جسے حق پہنچتا ہے کہ دینی مسائل میں فیصلہ کن رائے قائم کرے۔ اس نے بھی ان مسودات کے خلاف بڑی بلند آہنگی سے صدائے احتجاج بلند کی اور ان کی مخالفت میں ایجیٹیشن کی قیادت کی۔ مگر مسلمانوں کی اور جمعیۃ علماء کی یہ تمام چیخ پکار بالکل بے کار ثابت ہوئی۔ اور اسمبلی نے نہایت جرأت کے ساتھ مسلمانوں کے جذبات ٹھکراتے ہوئے یہ بل پاس کر دیا۔

اس موقعہ پر حکومت کی شکایت بے سود ہے۔ بل پاس کرنے کی ذمہ داری حکومت کے سر نہیں ہے۔ پوری اسمبلی بھی قابل ملامت نہیں ہے، کیونکہ اس کے غیر مسلم ممبروں سے خالص اسلامی معاملات میں کسی ہمدردی کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ لیکن اصلی ذمہ داری اور اصلی ملامت اسمبلی کے ان حمیتوں کے سر پڑتی ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور جو انہی مسلمانوں کی بدولت اسمبلی میں پہنچے ہیں جن کے مذہبی جذبات و احساسات کو آج انہوں نے پوری حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا ہے۔ ......

سانپ کو تم اپنی آستین میں پالو، اسے کیلا پلا کر موٹا کرو، اور جب وہ کاٹ لے تو ...

[illegible]

تبدیلی کرنے کے لئے پھر کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اگر مسلمان اس کے لئے تیار ہو جائیں تو ہمارا خیال ہے کہ جہاں تک خالص قانون ساز ہیں ان کی نیابت کا مسئلہ ہے ان کی حالت زیادہ بہتر ہو سکتی ہے اور وہ موجودہ فیصلہ سے زیادہ بہتر اور مفید فیصلہ کرا سکتے ہیں لیکن اگر وہ یونہی تماشہ دیکھتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ غیر آئیں گے اور ان کے حقوق دلا دینگے اور ان کے مفاد کا تحفظ کر دینگے تو وہ ہمیشہ کے لئے نقصان میں رہیں گے اور انہیں کوئی نہ پوچھیگا!

ساردا ایکٹ میں ترمیم

(سرفراز)

اس سال مجلس قانون ساز کے رواں سیشن میں ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے ساردا ایکٹ کی بعض دفعات میں ترمیم چاہی گئی ہے۔

یہ بل ۱۷ ستمبر ۳۲ء کو اسمبلی میں پیش ہوا اور کافی بحث و مباحثہ کے بعد ایک منتخبہ کمیٹی کے حوالہ کر دیا گیا ہے تاکہ اس پر رائے عامہ حاصل کی جائے۔ ساردا ایکٹ کی اس وقت سے جبکہ وہ مسودہ قانون کی شکل میں بھی نہیں آیا تھا اب تک برابر مخالفت ہو رہی ہے۔ مسلمانوں اور سناتن دھرم ہندوؤں نے اس کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ بلکہ اس وقت سے اب تک وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی جہت سے اس پر مسلسل اعتراضات ہو رہے ہیں جس سے یہ صاف ...

[illegible]

سود قانون جج

[illegible]

مسلمان بھی تیار ہو جائیں

[illegible]

مجلس خلافت کا پیغام

[illegible]

سورۂ اخلاص کا زندہ معجزہ

ناظرین! میں تو فقیر ہوں ... (اپنے) سروں پر سال ... جناب حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر ایک بزرگ کابل نے کمال مہربانی سے سورہ اخلاص کا ایک نقش عطا فرمایا۔ ... پاک اور اس کے خاص ... احباب اور بزرگوں میں سے جس کسی نے بھی آزمایا ... اور کام ... بعض خلق خدا کے فائدہ کے لئے اس کو مشتہر کیا جاتا ہے ...

کلام پاک اور سورۂ اخلاص کے نام مبارک ... بے خطا ثابت ہوتا ہے ... دنیا ترقی روزگار ادائیگی قرض دفع مرض پیدائش اولاد و حب جائز اور حاکم کو مہربان اور دشمن کو دوست بنانا۔

نوٹ (۱) یہ نقش ... بہت ہی ... جانے پر ... اصحاب کو اگلے ماہ میں تحریر کر کے روانہ کیا جاویگا۔

نوٹ (۲) اولاد کے لئے طلب کرنے والے اصحاب اپنے یوم پیدائش کی بجائے خاتون متعلقہ کا یوم پیدائش تحریر فرماویں نام کی ضرورت نہیں۔ دشمن یا حاکم مہربان کرنے کے لئے ان کا نام تحریر کریں۔ دفع مرض کے لئے مریض کا نام بیمار ہونے کا دن اگر یاد نہ ہو تو پیدائش کا دن تحریر کریں۔

نوٹ (۳) یوم پیدائش سے مراد ہفتہ کے ایام ہیں۔ تاریخ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔

چونکہ اس اشتہار سے مقصود بجائے دکانداری کے خلق اللہ کی خدمت کرنا ہے اس لئے ہدیہ نہایت ہی قلیل رکھا گیا ہے جو حسب ذیل ہے ترقی روزگار و دفع قرض دفع بیماری و شفاء مریض ... دشمن کو دوست بنانا یا حاکم کو مہربان کرنا برائے اولاد ... برائے حب جائز ...

سب اصحاب بلا تمیز مذہب و ملت ... احترام طلب کر سکتے ہیں بے ادبی کرنے سے نقصان لازم آویگا۔

صاحبزادہ شیخ الطاف حسین - کوتوالی محلہ صدر بازار - لاہور چھاؤنی

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

... کے خاص مجربات

اکسیر قلب ...

تریاق ارحم ...

سوزاک ...

نوٹ۔ دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔

فہرست مجربات طلب فرمائیں ...

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ ...

آپ گھر بیٹھے ...

مریض ...

ہندوستان سے باہر ...

تصدیق ...

ایم۔ اے۔ مجید اینڈ کو ... بلیماران - دہلی

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول ہذا میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے ... سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم ... سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی۔ اور ڈی۔ سی ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسیں ... کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے ...

کیسٹوفین

... کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

...

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ "الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے۔ افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام
۱؍	۱؍	۲؍	۳؍	

کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عننہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورتیں اور بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر ایک طرف مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دو آنہ بلا جلد۔ مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلےٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸؍ اور چمڑے کی جلد کا ۱۲؍ ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ ہجری

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کسی سے کچھ روپیہ قرض لیا اور وثوق کے واسطے ایک قطعہ زمین رہن رکھدی اور مرتہن نے باجازت راہن زمین مرہونہ سے فائدہ اٹھانا اور وہ مرتہن زمین کی خراج ... ادا کرتا رہا اور دلیل کے اندر یہ مضمون بھی لکھوا دیا کہ روپیہ ادا ہونے تک نفع مذکورہ کے سود کے بجائے زمین کے محصول سے فائدہ اٹھاتا جاؤں گا اور عندالادا روپیہ مقروضہ بھی پورا ہی لوں گا۔ آیا اس صورت میں مرتہن کے واسطے زمین مذکورہ سے تمتع جائز ہے یا نہیں۔ مطابق مذہب امام ابوحنیفہ۔

الجواب

فائدہ اٹھانا مرتہن کا شیئی مرہون سے ناجائز و بحکم سود ہوگا جس کی حرمت نص قرآن مجید سے ثابت ہے ...

بدترین فرقہ پرستی

فرقہ پرست اخبارات خواہ کچھ کہیں ہم ایک لمحہ کے لئے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ مسٹر کیلکر نے جو خیالات اپنے خطبۂ صدارت میں ظاہر کئے ہیں وہی ہندوستان کے ہندوؤں کی اکثریت کے خیالات ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ مسٹر کیلکر کے خیالات اس وقت صرف ان ہی کے یا زیادہ سے زیادہ ان کے چند ہمنواؤں ... کے خیالات ہیں ہندو قوم کو ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہندو مہاسبھا کے اجلاس کا ایسے وقت میں جبکہ ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈر جیلوں میں ہیں، گاندھی جی جیل میں ہیں، جواہر لال نہرو جیل میں ہیں، پٹیل جیل میں ہیں، سروجنی نائیڈو جیل میں ہیں، سین گپتا اور دوسرے جیل میں ہیں ...

سمجھوتہ ہوگیا

یوم حج کے مظاہرے

مسٹر کیلکر کا مہاسبھائی خطبہ

ملک اور قوم سے شرمناک غداری

ہندوستان کی طرح جس ملک نے بھی غلامی کی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کی ہے اس کو ہمیشہ دو جماعتوں میں تقسیم ہونا پڑا ہے۔ ایک وہ جماعت جو استخلاص وطن کے لئے ساعی ہوتی ہے اور اس راہ میں جس قدر مشکلات پیش آتی ہیں انہیں برداشت کر کے منزل مقصود تک پہنچتی ہے اور دوسری وہ جماعت جو غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے بجائے انہیں اور زیادہ استوار بناتی ہے اور اپنے اعمال و افعال سے آزادی کی راہ میں زبردست رکاوٹیں پیدا کرتی ہے۔ ہر غلام ملک میں ان دونوں جماعتوں کا موجود ہونا ایک تاریخی حقیقت ہے ...

کوئی جگہ نہیں پا سکتی ہیں۔ کیا ہم اس طرف اشارہ کریں کہ اس غیر منصفانہ فیصلہ نے مسلمانوں کی اکثریتوں کو ہر جگہ بے اثر کر دیا ہے اور ان اقلیتوں کو ہر جگہ خطرناک پوزیشن میں رکھ دیا ہے ...

بے وقت کی راگنی

گول میز بھنگ

سیاسی نجات کا واحد طریقہ

بے انصافیاں یا مراعات

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حرمین کے اوقاف کو اغیار کے پنجوں سے نکالو!

حکومت حجاز اور مصر میں معاہدہ کیوں نہ ہوا؟

حجاز کے اصلاحی اور تعمیری دور پر زمہ دارانہ تبصرہ

دمشق کے ایک اخبار میں وہ گفتگو شائع ہوئی ہے جو ینبوع کے قاضی شیخ ... اور بیروت کے ایک اخبار نویس کے درمیان ہوئی اور جس میں جانبین سے حجاز کے اہم مسائل کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم افادۂ عام کیلئے اس گفتگو کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں ...

حکومت حجاز کے معاہدات

حجاز کا تعمیری دور

حرمین کے اوقاف پر اغیار کا تسلط

عالم اسلامی سے اپیل

ریاست الور کے مظالم اور مظلومین الور کے حالات کی تحقیقات

پناہ گزینوں کی صحیح تعداد، ان کی شکایات اور ترک وطن کے اسباب

جمعیۃ علمائے صوبۂ دہلی کے وفد کی مکمل رپورٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

ریاست الور کی طرف سے رکاوٹیں

اس قسم کی تمام کوششیں جو ہماری تحقیقات میں روڑے اٹکانے کیلئے ہر ممکن ... کی جانب سے عمل میں آئیں وہ خدا کے فضل و کرم سے قطعاً ناکام ثابت ہوئیں ...

(۲) شکایات اور مظالم

اور جس طرح ہم گئے اور جو بیانات بیش آئیں ان کا مختصر تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں ...

نمبر شمار	نام مقام	تعداد	تفصیلات
۱			[illegible]

(باقی آئندہ)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

روس میں اہل قلم کی قدر دانی

ماسکو اور لینن گراڈ کے مصنفین کی حالت

ادیبوں کیلئے ہر قسم کی آسانیاں

یورپ کے ایک مشہور اخبار کے نامہ نگار نے روس کے ایک اہل قلم سے سوال کیا کہ کیا آپ بالشویک روس میں اطمینان کی زندگی بسر کرتے ہیں؟ روسی ادیب نے نہایت مسرت کے ساتھ جواب دیا کہ بے شک نہایت اطمینان کے ساتھ ...

اس قسم کے اہل قلم جن کو علاوہ رقوم کے حکومت کی طرف سے مخصوص راشن بھی ملتا ہے ماسکو اور لینن گراڈ دونوں جگہ رہتے ہیں۔ لینن گراڈ میں ۷۵ اہل قلم اور ادیب ہیں اور ماسکو میں ان کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہے۔ بالشویک روس میں اہل تدوین و تالیف میں کوئی امتیاز روا نہیں ہے جس طرح ہمارے ملک (یورپ) میں پختہ نویس اور نوآموز کا امتیاز روا رکھا جاتا ہے۔ وہاں تو ہر وہ شخص اہل قلم کی صف میں شامل کر لیا جاتا ہے جس نے قلم ہاتھ میں تھام لیا ہو ...

تمام اسباب مہیا ہیں ...

تم از کم تیس ہزار کا بیان شائع کرے اور جس میں سیاسی معلومات کا ایک اچھا ذخیرہ مہیا کیا گیا ہو۔

(مانچسٹر گارڈین)

یورپ کی "قومیت" دنیا کیلئے تباہ کن ہے

طویل تجربہ کے بعد ایک انگریز مدبر کا خیال

لارڈ بلانس برگ نے "انٹرنیشنل لا ایسوسی ایشن کانفرنس" کی صدارت کرتے ہوئے خطبۂ افتتاحیہ میں بعض اہم اور ضروری امور کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول کرائی اور فرمایا ۱۹۱۴ء سے پہلے دنیا کے مدبرین نے صلح اور جنگ کے مسائل کا جو حل پیش کیا تھا اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ بے شمار کوششوں کے باوجود اس بات کی کوئی ضمانت نہیں لی جا سکتی کہ مستقبل کے معرکوں میں بیاہ کو تباہ کن ہتھیار اور برباد کن مادہ ہائے آتشگیر کے استعمال سے روک دیا جائے گا ... اور جنگی قضا کو بہر پیمانہ ہونے دیا جائے۔

اب طویل تجربہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہماری مبالغہ آمیز "قومیت" دنیا کی اقتصادی حالت کو تباہ کرنے والی ہے۔ دنیا کا نظام اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ جنگی قرضہ اور جنگی تاوان کا تصفیہ نہ ہو جائے اور جب تک تخفیف اسلحہ کو قابل اطمینان معیار پر قائم نہ کر دیا جائے اور محصولات کی دیواریں کوتوڑ کر نہ رکھ دیا جائے۔

(اسٹیٹسمین)

یورپ کی تہذیب پر یورپ والوں کا ماتم

یورپ کی تہذیب نے آج کل جو گل کھلا رکھے ہیں اس نے خود یورپ والوں کو بھی کانوں ہاتھ لگا دیا ہے اور وہ اپنی تہذیب اور معاشرت کا ماتم کرنے لگے ہیں۔ طلاق کی کثرت نے مذہبی پادریوں کو سخت مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ اگر انجیل کی رو سے طلاق کی کثرت کو روکا جائے تو یہ فعل عبث معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر انجیل کی حکومت کو وہ تسلیم کرتے تو آج یہ مشکل ہی کیوں پیش آتی ... شخصی معاملات میں مداخلت کو پسند نہیں کرتی۔

ایک ترک موجد کا حیرت انگیز "چورن"

ترکی کے ایک قصبہ میں ۴۵ سال کا ایک نوجوان رہتا ہے جس نے خود ہی ایک ہاضمہ کا چورن ایجاد کر کے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس چورن کے استعمال سے ترک نوجوان کا ہاضمہ حیرت انگیز طریق پر ترقی کر گیا ہے اور وہ ۲۸ سیر روٹیاں روزانہ کھا جاتا ہے۔ موجد کا دعویٰ ہے کہ اس چورن کے استعمال کے بعد جو چیز کھائی جائے وہ ہرگز نقصان نہ دیگی۔

(ایوننگ ہیرالڈ)

گاندھی جی نے صرف ایک تحریک کیلئے قربانی پیش کی ہے

امریکہ کے مدبرین کا اظہار حیرت

گاندھی جی کی جانب سے جواب

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں، ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر)

دار الحکومت

جامع مسجد میں جلسہ
قراردادوں کی منظوری

دہلی ۲۴ ستمبر کل حسب معمول جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عام جلسہ بصدارت جناب مولانا قاری محمد اسحاق صاحب فاضل دیوبند سابق ناظم جمعیۃ علمائے دیوبند منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیقی نے ایک مؤثر نظم پڑھی اس کے بعد مولانا محمد عاقل صاحب فاضل دیوبند کارکن جمعیۃ علمائے ہند نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں مسودہ پورٹ جج کمیٹی اور احترام مساجد پر خاص طور سے روشنی ڈالی اور صوبہ بہار و لاہور کی چند مساجد کے متعلق دیدہ حالات ...

ہندوؤں سے پست اقوام کا سمجھوتہ ہوگیا
گاندھی جی کی منظوری کے بعد فیصلہ کی اطلاع وزیر اعظم کو دیدی گئی
وزیر اعظم کے نام ڈاکٹر امبیدکر اور ہندو لیڈروں کا تار

پونہ ۲۴ ستمبر پنڈت مدن موہن مالویہ اور دیگر سرکردہ ہندو لیڈران نے ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ جو سمجھوتہ کیا ہے اس پر آج شام کو گاندھی جی کی موجودگی میں دستخط کر دیے گئے۔ اور سمجھوتہ کا مکمل مضمون وزیر اعظم کے پاس بذریعہ بحری تار روانہ کر دیا گیا۔ سمجھوتہ کی شرائط کا ذیل میں خلاصہ درج کیا جاتا ہے:-

(۱) فرقہ وارانہ تصفیہ کے مطابق کل عام نشستوں میں اچھوتوں کو ۷۱ نشستیں دی گئی تھیں لیکن اب انہیں ۱۴۸ نشستیں حاصل ہونگی۔ (۲) عام انتخابات میں ۱۸ فی صدی نشستیں اچھوتوں کے لئے محفوظ رکھی جائیں گی۔ (۳) انتخاب مخلوط طریقہ پر ہوگا۔ (۴) پست اقوام کے جن افراد کو حق رائے دہی حاصل ہوگا ان کی ایک جماعت بنائی جائے گی جو ہر مخصوص نشست کیلئے چار امیدواروں کا ایک گروہ منتخب کرے گی۔ ابتدائی انتخاب میں جن چار کو سب سے زیادہ آراء حاصل ہوں گی وہ تمام انتخابات میں انتخاب کے لئے امیدوار ہونگے۔ یہ خاص طریقہ اگر دس سال سے پہلے ختم نہ ہوا تو خود بخود دس سال بعد ختم ہو جائے گا۔ (۵) اس امر کی بھی کوشش کی جائیگی کہ اچھوتوں کے مقامات کی سرکاری ملازمتوں وغیرہ میں کافی نمائندگی حاصل کی جائے اور ان تمام صوبجاتی مجالس قانون سازمیں ان کی تعلیم کے لئے ایک رقم علیحدہ رکھی جائے گی۔

وزیر اعظم کے فیصلہ کا انتظار

وزیر اعظم کے نام ہندو لیڈروں کا تار

[illegible]

لندن کانفرنس میں کانگریس کی شرکت
حکومت کانگریس سے گفتگو نہیں کرے گی
اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

شملہ ۲۴ ستمبر کل جمعیۃ مقننہ کے اجلاس میں سرکاری کام تھے اس لئے کچھ زیادہ سرگرمی نظر نہیں آرہی تھی سوالات کے دوران میں البتہ بعض جوابات سے اراکین میں کچھ حرکت نظر آئی۔ مثلاً بابو گیا پرشاد سنگھ نے ایک سوال میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت لندن کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے کانگریس سے کوئی گفتگو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کا صاف صاف جواب حکومت کی طرف سے دیدیا گیا اور کہدیا گیا کہ حکومت کا اس قسم کا کوئی خیال نہیں ہے۔

مسٹر امین باسرے نے قانون ... کا مسودہ پیش کرنے کی اجازت چاہی جس پر سر بری سنگھ گور نے اعتراض کیا ... لیکن باوجود اس کے مسودہ پیش ہوگیا۔

صوبجات متحدہ میں سیاسی رفتار
سرکاری رپورٹ کا خلاصہ

[illegible]

لندن میں ہندوستانی سیاسیات پر تبصرہ
تحریک سول نافرمانی میں گرفتار ہونیوالوں کی تعداد

[illegible]

جمعیۃ علماء سہارنپور کی طرف سے شراب پر پکٹنگ
نعرۂ تکبیر لگانے والوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا

[illegible]

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

[illegible]

دہلی میں شدید بارش سے مکانات کا انہدام
قرول باغ میں ایک عمارت گر گئی
سات اشخاص ہلاک متعدد مجروح

[illegible]

قرآن خواں بچوں پر ظلم

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے ایک کارکن کی رہائی

[illegible]

مالک و ایڈیٹر تقویٰ گزٹ کی شدید علالت
مظہر الدین کی شرکت کا تقاضا

[illegible]

اسمبلی میں مساجد کے متعلق قرارداد
شیخ صادق حسن صاحب کا نوٹس

[illegible]

یوم احترام مساجد کے سلسلہ میں ہدایات

[illegible]

ایک ضروری تصحیح
دو گھنٹہ نہیں بلکہ پاؤ گھنٹہ

[illegible]

قانون برائے انسداد گداگری و زناکاری
مقامی حکومت سے مسلم ممبر کی پورٹی کی درخواست

[illegible]

مولانا برکت اللہ صاحب کے مقدمہ کی سماعت

[illegible]

کلکتہ میں مکانوں اور ہوٹلوں کی تلاشی
۱۲ اشخاص گرفتار کر لئے گئے

[illegible]

مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش
فرقہ وارانہ فیصلے میں مسلمانوں کو سب کچھ دیدیا گیا
ہندو مہاسبھا کی مجلس مضامین کے ریزولیوشن

دہلی ۲۴ ستمبر ہندو مہاسبھا کی سب جکٹ کمیٹی میں پروفیسر بلجیلکر جی کا وہ ریزولیوشن معمولی لفظی ترمیم کے ساتھ پاس ہوگیا جس میں وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ حل کی مذمت کی گئی ہے اور ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو جمعیت اقوام کے معاہدہ کے معیار پر حل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا یہ اجلاس برطانوی گورنمنٹ کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو دیگر وجوہ کے علاوہ حسب ذیل وجوہ کی بنا پر پرزور مذمت کرتا ہے۔

(۱) یہ فیصلہ ان تمام جمہوریہ ذمہ دارانہ نمائندہ حکومت کے اصولوں کے خلاف جس کے قیام کے متعلق برٹش گورنمنٹ ہندوستان میں پابند ہے جداگانہ فرقہ وارانہ انتخابات کو قائم کرتا ہے۔

(۲) یہ فیصلہ وزیر اعظم کے اپنے بیان دار العوام مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۳۱ء ...

[illegible]

مسلمانوں کو سب کچھ مل گیا!

[illegible]

لندن میں ہندوستانی سیاسیات پر تبصرہ

[illegible]

کشمیر میں پھر فرقہ وارانہ فساد ہوگیا
جلوس کو روکنے پر ہنگامہ اور خشت باری
کرفیو آرڈر کا نفاذ ایک ہلاک اور متعدد زخمی

سرینگر ۲۴ ستمبر کل شام کو یہاں سخت فساد ہوگیا جس کا سلسلہ رات بھر جاری رہا یہاں تک کہ فوج کی ضرورت پڑی اور اس کی امداد حاصل کی گئی گزشتہ ہفتہ سری نگر میں ہفتہ صحت منایا جا رہا تھا جس کے سلسلہ میں کل آخری دن تھا جبکہ ایک جلوس نکالا گیا۔

مقامی حکام حکومت کو یہ خبر مل گئی تھی کہ مقامی کالج کے پنڈت طلباء جلوس کا مقابلہ کرنے والے ہیں اور وہ اس کی راہ میں مزاحم ہونگے۔ چنانچہ جس وقت جلوس نکالا تو انہوں نے واقعی اس کو روکا۔ بنا برایں اس پر سنگباری شروع کر دی۔ اس کے بعد ہی پھر سلسلہ فوراً متعدد دیسی ہوگیا کہ شہر کے مختلف حصوں میں لوگ جمع ہونے لگے اور فسادات کے اکا دکا ...

پھیلا ہوا ہے اور غیر مسلم پولیس افسروں کے خلاف جن کی محکمہ میں اکثریت ہے نہایت سنگین الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔ ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ہندو منظوموں کی ہر طرح تائید و حمایت کی ہے۔

[illegible]

فوج کی طلبی اور کرفیو آرڈر

[illegible]

میرپور کے مسلمانوں میں شورش

[illegible]

مسلمانان بھاگلپور کا جلسہ عام
اسمبلی کے ارکان سے مساجد و اوقاف کو واگزاشت کرنیکی اپیل

[illegible]

ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ کا امکان

[illegible]

مولوی عبد اللطیف صاحب کی صحت

[illegible]

دہلی کی طبابت میں ایک مبارک اضافہ

[illegible]

والیان ریاست کی کانفرنس میں سمجھوتہ
نزاعی معاملات کیلئے ثالثی عدالت
شاہی اقتدار کی تشریح و توضیح

[illegible]

آرڈیننس کی تنسیخ اور سیاسی اسیروں کی رہائی
سرحدی کونسل میں ایک تجویز

[illegible]

ریل کی آمدنی میں تین لاکھ کا اضافہ

[illegible]

جرمنی سے برطانیہ کا غیر منصفانہ سلوک
"برطانیہ کو جرمنی میں اختیارات دینے والا کون ہے"

برلن۔ جرمنی میں برطانیہ کی یادداشت سے جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے جو اس نے جرمنی کے فوجی مساوات کے مطالبہ کے سلسلہ میں تحریر کیا ہے۔

جرمنوں کو امید تھی کہ برطانیہ کی یادداشت زیادہ مصالحت آمیز اور دوستانہ ہوگی برطانوی نوٹ پر جرمنی کابینہ نے جو رائے دی ہے نیز اس سلسلہ میں ہرمان پینین کی رپورٹ صدر ہنڈنبرگ کے سامنے پیش کی گئی۔

[illegible]

منچوریہ میں چینی دفاتر بند کر دیے گئے
جاپان پر ڈی ویرا کا الزام

[illegible]

ایک بکس سے چھ بموں کی برآمد

[illegible]

انتقادات

الضیاء

[illegible]

درس اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ

مختصر حالات اور اس کا گذشتہ وموجودہ کام

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مسلمانان ہندوستان کی سب سے قدیم اور مشہور انجمن ہے، جو چھیالیس سال سے مسلمانوں کی تعلیمی خدمت میں مصروف ہے۔ ۱۸۸۶ء میں سرسید مرحوم نے یہ کانفرنس اس غرض سے قائم کی تھی کہ مسلمانوں کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی رغبت دی جائے اور جہاں تک ممکن ہو ان کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

سرسید کی تعلیمی تحریک کا مرکز اگرچہ علی گڈھ تھا، لیکن کانفرنس کا سالانہ اجتماع وا جلاس علی گڈھ کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ حالات وموقع کے لحاظ سے جس ضلع یا صوبہ میں مناسب ہوتا کیا جاتا تھا، سالانہ اجلاس کے مختلف مقامات پر منعقد کرنے کا مقصد یہ بھی تھا کہ ہر جگہ کے مسلمانوں میں جدید تعلیم کی ضرورت کا احساس پیدا کیا جائے۔ نیز یہ کہ ہر صوبہ کے مسلمانوں کو جب کہ ان کے صوبہ میں اجلاس ہو کانفرنس کی شرکت ...

... پر کانفرنس خرچ کر رہی ہے۔ لیکن ضرورت کے مقابلہ میں یہ رقم ہیچ ہے، مگر مشکل یہ ہے کہ تاوقتیکہ مسلمان کانفرنس کی مالی اعانت اس مقصد کے لئے نہ کریں کانفرنس اس سے زیادہ اپنے کام کو وسعت نہیں دے سکتی۔

نگپوا اور دیگر اضلاع شمالی بنگال سے ایک اپیل

... الیس دوکتاب (ہندوستانی مسلمان) (صفحہ ۱۵۸) ایک سو ستر سال کا عرصہ گذرا صوبہ بنگال میں کسی مسلمان کے لئے غریب ہو جانا ناممکن تھا مگر آجکل اس کے لئے دولتمند ہونا بالکل ناممکن ہے اس لئے مسلمانان بنگال کے لئے بہت ہی زیادہ ضرورت ہے کہ اپنی پست ہمت کو سدھارنے اور اپنی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ...

... ساتھ عمل پیرا ہوں تاکہ ان کی بہبودی کی کوئی صورت ہو سکے دیسی چیزوں کے استعمال میں پوری ہمت کو کام میں لایا جائے۔ والعلم المؤمن

ننگ اسلاف

(مولانا) حسین احمد غفرلہ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خانصاحب دہلوی
عالیجناب حکیم غلام کبریا خاں عرف بھورے میاں دہلوی
عالیجناب حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی

شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دارالعلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی

کے

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل ودماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مغلظ منشط ہے۔ یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزاء مشک وعنبر وغیرہ سے مرکب ہے۔ اس میں کوئی کشتہ یا کسی قسم کے سمیات اور نشی وغیرہ مضر اجزاء نہیں۔ جو لوگ بے اعتدالیوں کی بدولت اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ چکے ہیں ان کے لئے یہ معجون آب حیات ہے مادہ اور خون کی تولید کو بڑھاتی اور حرارت عزیزی کو برانگیختہ کرتی ہے۔ اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی اور کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہو جاتا ہے۔ قبل از وقت بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں۔ خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ ... ڈی سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپیکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

تار کا پتہ "میڈیسن" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص ابیض | اکسیر نسواں | ملین | جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۳ دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ ... مریض ... ہندوستان سے باہر ... تصدیق ...

ایم۔ اے حمید اینڈ سنز ... بلیماران۔ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

عمل اسفلی ... یہ عمل مسلمانوں کے لئے مناسب ہیں۔ عمل علوی صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص ...

ان تینوں عملیات کے پڑھنے میں کسی قسم کا خوف وخطرہ نہیں ...

ملنے کا پتہ ... شاہ عالم پوسٹ بکس ... دہلی

دو اسلامی مدرسوں کا مبارک اتحاد

کچھ عرصہ سے قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ میں باہمی نفاق کی بنا پر دو مدرسے قائم ہوگئے تھے لیکن الحمدللہ اب وہ متحد ہوگئے اور بدستور سابق ہر دو مدارس نے ایک مدرسہ کی صورت اختیار کر لی۔

یہ اتحاد مولوی عقیل احمد صاحب وکیل میرٹھ اور حکیم سید محمد مشتاق علی صاحب کی مساعی جمیلہ کا رہین منت ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ معاونین مدرسہ اس اتحاد سے خوش ہوں گے، اور مدرسہ کی مالی امداد فرما کر اس دینی مدرسہ کے بقا واستحکام کے لئے سعی بلیغ فرمائیں گے۔

(حافظ) محمد حسین ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ

ہند میں رہنے والے تمام سرحدی افغانیوں سے گذارش

تمام سرحدی افغانیوں سے جو اس وقت ہندوستان کے مختلف شہروں میں رہتے ہیں ان سے گذارش ہے کہ وہ دیگر قوموں کی طرح منظم ہو جائیں اور ایک جرگہ کی صورت میں اپنی تنظیم کریں جس شہر میں رہتے ہوں۔ افغانی سرحدی جرگہ کے نام سے ایک جمعیت قائم کریں۔ خاکسار خود دورہ بھی کر رہا ہے۔

۱۴ تاریخ احقر دیوبند پہنچا دارالعلوم کے طلباء نے بڑے انتظام سے جلسہ کیا امید کہ بہت جلد جرگہ کی شکل میں ظاہر ہوں گے۔

عبدالرحمٰن آزاد

پیشوا کا رسول نمبر مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو رسالہ پیشوا دہلی کے یکم اکتوبر تک خریدار ہو جائیں گے رسول نمبر کی ضخامت بڑی تقطیع کے ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ ہے اور پیشوا کا سالانہ چندہ دو روپیہ اور ایک روپیہ ہے دو روپیہ کے پرچہ میں بہی مقدس مقامات کے فوٹو ہیں اور چکنا کاغذ ہے ایک روپیہ کے پرچہ میں فوٹو نہیں ہوتے اور کاغذ رف ہوتا ہے۔ دنیائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس سال پیشوا کے رسول نمبر سے بہتر رسول پاک پر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی یہ فخر پیشوا کے رسول نمبر ہی حاصل ہے کہ اس کے مضمون نگار ملک کے مستند ادیب اور مشاہیر ہند ہیں سال بھر میں پورے ۱۲ پرچے رسول نمبر کے شائقین فوراً منی آرڈر بھیجیں (نوٹ) رسول نمبر کا اعلیٰ ایڈیشن بالکل ختم ہو گیا ہے سستا ایڈیشن تھوڑا باقی ہے جلد آرڈر بھیجیے۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

البیان فی علوم القرآن

اس کتاب کا اشتہار بارہا اخباروں میں آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ کہ یہ ایک مستند جید عالم اور متبحر فاضل مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی کی بے نظیر تصنیف ہے۔ جو فن مباحثہ ومناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ یہ کتاب ابتک نامکمل تھی اب چھپ رہی ہے۔ آگے پہلے چھ قیمت تھی اب اس کی قیمت صرف للعہ چار روپیہ بغرض رفاہ عام رکھی گئی ہے کہ ہر شخص اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔ یہ کتاب ہندوستان کے تاجران کتب سے مل سکتی ہے۔ تاجران کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ جو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے

المشتہر

دارالاشاعۃ تفسیر حقانی بلیماران دہلی

بے روزی کا آسان علاج

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی ومذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما وہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

حیدرآباد دکن کی تجارت پر تبصرہ

سال بسال ترقی وتنزل کے اعداد وشمار

۱۳۳۱ف کے مثبتہ اعداد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ریاست میں اس سال ۱۳۳۶ف سے ... ۴۰ کروڑ اور ۳۹ کروڑ کے مقابل ... کروڑ روپیہ کی تجارت ہوئی یعنی علی الترتیب ... اور ... فی صدی کمی رہی۔ ...

جس طرح قبل ازیں بیان ہو چکا ہے برآمد میں خام روئی یہاں کی سب سے اہم شئے ہے اور اس کی قیمت ... کروڑ کے بجائے ... کروڑ کم وصول ہوئی ...

مقویات سراج عالم

آتشک نگرہ گولیاں ... اعضاء کی خرابی ... کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ... قیمت فی ڈبیہ ... صرف ایک روپیہ ... صحت وتندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ذاکر حسین ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی
شیخ الجامعہ وناظم مجلس تعلیمی جامعہ ملیہ اسلامیہ۔ دہلی

ہمدردان جامعہ کی خدمت میں

امداد واعانت کی ایک اپیل

جامعہ کی بارہویں سالگرہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ہونے والی ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ بارہ سال تک یہ درسگاہ کس طرح چلتی رہی جب کہ اس کے پاس نہ کوئی سرمایہ ...

... لیا جائے تاکہ وہ آئندہ بھی یہ امداد جاری رکھیں اور اس کی ادائیگی کسی پر بار نہ گذرے نیز اس لئے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس اہم تعلیمی کام میں ہمارے شریک کار بنیں۔

ہر ادارہ کی ترقی اور اس کی کامیابی کا انحصار اس کی کارکن جماعت پر ہوتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جامعہ کو ایسے لائق اور تجربہ کار اساتذہ اور وفادار کارکن مل گئے ہیں جو جامعہ کے ساتھ اپنا شاندار آئندہ وابستہ کر چکے ہیں اور گذشتہ بارہ سال سے پوری مستعدی اور سرگرمی سے جامعہ کی خدمت کر رہے ہیں، اس بارہ سال کی مدت میں جو کام اس ادارہ نے کیا ہے اس کی بنیاد پر ہمیں یقین ہے کہ آپ ہم پر اعتماد کریں گے اور اس ادارہ کی مالی اعانت کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائیں گے ڈھائی ہزار روپیہ ماہوار کی رقم ایسی نہیں کہ آپ کی توجہ سے آخر دسمبر تک اس کا انتظام نہ ہو سکے۔

...

... سے پاس کیا ہو یا کسی مستند درسگاہ کے سند یافتہ ہوں اور انگریزی کی بھی کچھ استعداد رکھتے ہوں۔

طلباء کو وظائف

ایسے طلباء کی استعداد کا اندازہ کرنے کے بعد ان کو داخل کیا جاتا ہے۔ امتحان داخلہ میں اول ودوم ہونے والے طلباء کو علی الترتیب ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے اسی طرح طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے سال اول ودوم میں۔ اول ودوم ہونے والے ... اور سال سوم وچہارم میں اول ودوم ہونے والے طلباء کو ... ماہوار اعزازی وظیفہ دیا جاتا ہے تاکہ طلباء کی تعلیمی ومعاشرتی آسانی کے لئے مذکورہ وظائف کے علاوہ ہر طالب علم کو جو بورڈنگ میں رہتا ہے ... ماہوار امدادی وظیفہ دیا جاتا ہے۔

اگر ان آسانیوں کے باوجود بھی طلباء خصوصاً عربی داں اس کالج سے مستفید نہ ہوں تو تعجب خیز بات ہوگی ان تمام امور کو خود اپنی نظروں سے دیکھنے کے بعد ... ہم کہہ سکتے ہیں کہ طبیہ کالج علی گڈھ کا قیام حقیقتاً طب یونانی کے لئے بڑی خوش قسمتی ہے۔ یہی وہ کالج ہے کہ جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی کوششوں سے طب یونانی کی تعلیم کا وہ انتظام کیا ہے کہ آئندہ ہر آن کا نیا میں طب قدیم ترقی کا ایک ایک زینہ طے کرتی نظر آتی ہے۔ ہمہ وقت اس کالج کا مقصد اور لائحہ عمل یہی ہے کہ جلد از جلد طب قدیم کی تحقیقی بنیادیں اس قدر مستحکم ہو جائیں کہ یہ طب جدید کی ہم پلہ وہم آہنگ بن جائے۔

(حکیم) غلام علی خاں پرنسپل طبیہ کالج علی گڈھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

علوم طبیہ میں بے نظیر ترقی

بغیر حکومت وقت کی امداد وموافقت کے کسی علم وفن کا عروج حاصل کر لینا کیا دکراس کا باقی رہنا بھی دشوار امر ہے اسلامی سلطنتوں کے زوال کے بعد یہی طرز دیسی طبوں کو بھی پیش آیا۔ ... ان سے تعلق رکھنے والے حضرات سے پوشیدہ نہیں ہے کہ طب یونانی کے حمدردوں نے اپنے ... کو کبھی کہاں تک برداشت کیا ہے ... ایسے وقت میں جب کہ زمانہ کی نئی تحقیقات سے طب مغربی کی ہر دلعزیزی بڑھتی جارہی ہے گو کہ طب یونانی کے مفید علاج معالجے نے اسکو اس شکستہ حالت میں ایک باقی رکھا تاہم ... ایک فرد بھی نظر نہ آتا یعنی بہت جلد مسلمانوں کو اس سے ہاتھ دھونا اور طب یونانی کو خیرباد کہنا پڑتا۔ ہم ان مبارک ہستیوں کے ممنون ہیں جنہوں نے ہمدردی کی صحیح ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حکومت وقت کو توجہ دلائی اور طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے قیام کا باعث ہوئیں۔

طب یونانی کی خامیوں کا ازالہ

... ۱۹۳۲ء طبیہ کالج علی گڈھ ... مسلم یونیورسٹی ... طبیہ کالج میگزین ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

سہ روزہ
ید اللہ علی الجماعۃ
الجمعیۃ
دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی یوم شنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۳

معاصرین کے افکار و آراء

یوم حج و احترام مساجد (زمیندار)

چند روز ہوئے مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد نائب امیر شریعت صوبہ بہار نے اسمبلی کے مسلم ارکان سے اپیل کی تھی کہ جن مساجد اور اوقاف پر حکومت بالواسطہ یا براہ راست قابض ہے ۔ وہ ان کو واگذار کرانے کی جد و جہد کریں لیکن ان بزرگوں نے جو مسلمانوں کی صحیح نمائندگی اور ان کے حقوق کی حفاظت کے نام پر ووٹ حاصل کرتے ہیں مولانا کی اپیل پر کوئی توجہ نہ کی اسی طرح انہوں نے مسودات حج کے متعلق بھی نہایت بے پروایانہ روش اختیار کر رکھی ہے ۔ مسلمانوں کے عالمگیر احتجاج کے باوجود حکومت نے حج کے تینوں مسودات کو واپس لے لینے کے بجائے ان میں سے دو کو ملتوی کر دیا ہے اور ایک کو منظور کرانے پر تلی ہوئی ہے ۔ اور اس ترمیم شدہ مسودہ کو دوبارہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے شائع کرنے کے ۔ ۔ ۔ ۔ مطالبہ کے باوجود اس کی اشاعت سے گریز کر رہی ہے ۔ ...

تنقیہ کر دیں کہ دینی امور میں حکومت کی مداخلت کسی طرح برداشت نہیں کی جا سکتی ہم مولانا کی اپیل کی پرزور تائید کرتے ہیں اور ان کی تجاویز سے حرف بحرف متفق ہیں ۔ وقت ہے کہ مسلمان اپنے حقوق کا فیصلہ کرالیں اور مذہبی معاملات میں اغیار کی مداخلت کا سرچشمہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیں ورنہ ان مسائل کو اگر اہمیت نہ دی گئی اور انہیں معمولی جزئیات سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا تو آئندہ بے شمار مشکلات پیدا ہو جائیں گی جن کا انسداد آسان نہ ہوگا۔

پورٹ حج کمیٹی کا قانون (مدینہ)

ہم کو افسوس ہے کہ پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون اپنی ترمیم شدہ صورت میں بھی اس قابل نہیں تھا کہ اسمبلی میں مولانا شفیع داؤدی اس پر صاد کرتے ۔ یا سر یعقوب ، سر عبدالرحیم اور ڈاکٹر ضیاء الدین وغیرہ اس کی حمایت کرتے ۔ اس لئے کہ اس قانون کی رو سے کل کے کل اختیارات گورنر جنرل باجلاس کونسل اور لوکل گورنمنٹ کو حاصل ہو گئے ہیں اور پورٹ حج کمیٹیوں کی حیثیت محض کٹھ پتلیوں کی سی ہے ۔ ...

بے نقابی سے بے حجابی تک ! (سچ)

یورپ میں ہر سال ، ایک بے حیائی کی نمائش ہوتی ہے ، جسے وہاں کی اصطلاح میں حسن کی نمائش کہتے ہیں ۔ ...

گاندھی جی کے برت کا اثر (البشیر)

گاندھی جی کی زندگی اور موت ان کا برت رکھنے کے اور نہایت اصرار کے ساتھ آمادہ ہو جانا اور ہندو مذہب اور ہندو قوم کے مفاد کی غرض سے اپنی جان قربان کرنے کا ضرور یہ نتیجہ نکلے گا کہ ہندو قوم از سر نو زندہ ہو جائے گی ۔ ...

مسلمانوں کیلئے عبرت (ہمدم جدید)

ہم مسلمانوں سے صاف کہے دیتے ہیں کہ اب ہندو ہر لحاظ سے زندہ ہو گئے ہیں اور انہیں آگے بڑھنے سے کوئی قوت روک نہیں سکتی ۔ ...

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معاون)

قدامت پرستی کا گہری نیند میں مردہ پڑے ہوئے تھے لیکن انصاف کی رو سے تو یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ

کافرے بیدار دل پیش صنم
بہ ز دیندارے کہ خفت اندر حرم

اگر آج مسلمان اپنی دون ہمتی اور اضطرابی حالت کو چھوڑ دیں ۔ اور عیش و آرام کی زندگی سے ہمیشہ کیلئے توبہ کر لیں تو ان کا اصلی حالت پر عود کر آنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے ۔ ...

پتھر ٹوٹ جاتا ہے مگر مسلمان کا دل نہیں ٹوٹتا

"ہمارا قلعہ ہماری تلوار اور خوف الٰہی ہے"

فسطاط کی اسلامی فوج نے قلعہ میں پناہ لینے سے انکار کر دیا ...

استقامت اور ہمت کے کوہ گراں

پتھر ٹوٹ جاتے ہیں کوہستان کا دل نہیں ٹوٹتا

چائینہ سبز چائے نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں
نرخ فی سیر پختہ ہے ۔ ۔ بیوپاری بھی خط و کتابت کریں ۔
حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں ۔ مرد عورت ۔ بچے ۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں ۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں ۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
CASTOPHEN MAFG CO.,
(INDIA) P.BOX 88 BUNDER Rd. KARACHI.

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج
مجربات مسیحی ... نیجر دواخانہ مجربات مسیحی ...

آلو کی کھیتی با تصویر
... کی ہے قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲)
زراعتی کتب کے مشہور مصنف
بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
مقام گونہ ذگوا البار سے مل سکتی ہے

احمد اسٹور کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

صدہا مرضوں کی ایک دوا
... نمک جالینوس ...
منیجر مدرسہ دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

کانفرنس گزٹ !
... آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ کا تعلیمی و اصلاحی اخبار ...
خانصاحب میر ولایت حسین بی اے منیجر کانفرنس گزٹ علی گڈھ

جریان کی شرطیہ دوا
بالکل مفت
ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر قبض بالکل نہیں کرتی
نیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

جاری شدہ ۱۸۸۸ء
... "اودھ پنچ" منگا ئیے ...
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

دنیا میں ایک عجیب تیل
سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا
منیجر شنکر کار جالہ نمبر ۹ دربھنگہ بہار

بال جڑ سے کالا

اخبار الجمعیۃ میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے ۔ منیجر

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رح حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں ۔
غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اور اب زیر ریویشن ایسے ہا موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور دیدہ زیب ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... علاوہ محصولڈاک ۔
نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ...
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے ، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں ان اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے
حجم ۲۷۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۔
تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے ، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں ۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک ۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۲ر
ابدی نجات ۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

ملت اسلامیہ کے سب سے بڑے خیر خواہ

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" اور مولوی "شفیع داؤدی"

شریعت اسلامیہ کا مفتی اعظم اور ملت اسلامیہ کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے — کس قدر مضحکہ خیز اور لغو دعویٰ ہے

مولوی داؤدی کی حمایت

اینگلو انڈین اخبار کا اطمینان

نحو کردہ را علاجے نیست

متضاد بیانی

حکومت کی مداخلت کا اعتراف

مسلمانوں پر احسان عظیم

اخلاقی فتح

ہندو مسلم سکھ اتحاد

۳۰ ستمبر کو یوم حج

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب قائمقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند کے اعلان کے مطابق ۳۰ ستمبر کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف تمام ہندوستان میں منایا جائے گا اور حسب ذیل قرار دادیں منظور کی جائیں گی۔

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حجر اسود کا ٹکڑا جوڑ دیا گیا

سلطان حجاز اور علماء و فضلاء کی شرکت

ناظرین الجمعیۃ کسی گزشتہ اشاعت میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ ایک افغانی نے حجر اسود کو توڑ کر اس کا ایک ٹکڑا چرالیا تھا جس کی پاداش میں اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ اب معاصر ام القریٰ راوی ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اس ٹکڑے کو اپنی اصلی جگہ پر چسپاں کر دیا۔ ...

فلسطین کے باشندوں کی قابل رحم حالت

"مجھے قید خانہ لیجاؤ تاکہ میں خالی پیٹ بھر سکوں"

جریدہ "الاہرام" نے ذیل کی افسوسناک خبر شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج فلسطین کے باشندے کس قدر تباہ حال اور ٹکڑے ٹکڑے کے لئے محتاج ہو گئے ہیں۔ ...

"الاہرام" دریافت کرتا ہے کہ فلسطین میں جو ابتر حالت اس وقت ہے کیا ایسی حالت جنگ عمومی میں بھی تھی؟

فلسطین میں جدید قانون مطبوعات کا نفاذ

عربی جرائد نویسوں کی شدید نکتہ چینی

اس ماہ کے آخر میں فلسطین میں جدید پریس ایکٹ کا نفاذ ہو جائے گا۔ اس ایکٹ کی اکثر دفعات قانون مطبوعات مصر، عراق اور قبرص سے ماخوذ ہیں۔ ...

حکومت فرانس کا تخریبی کارنامہ

حلب کے قدیم قلعہ کو منہدم کرنے کا حکم

حلب میں جاپانی مال کے مقاطعہ کی تحریک

مزدوروں کا نعرہ "ہم کو روٹی کی ضرورت ہے"

لبنان کے دو اخباروں کا تعطل!

(باقی صفحہ ۸ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

ریاست الور کے مظالم اور مظلومین الور کے حالات کی تحقیقات

پناہ گزینوں کی صحیح تعداد، انکی شکایات اور ترک وطن کے اسباب

جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کے وفد کی مکمل رپورٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۳) ریاست الور کی بقیہ آبادی

مظلومین الور کے متعلق صحیح پالیسی

سفارشات

(۴) ترک وطن کے اسباب و نوعیت

(۱) چند مساجد پر ریاست کا ناجائز قبضہ

(ب) مقابر کی توہین

(ج) مذہبی تعلیم پر خاص نگرانی اور پابندی

(د) قیام مکاتب میں اجازت یا اطلاع کی شرط

(ہ) تقرر مبلغین پر احتساب

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

عیسائیوں کی موجودہ اناجیل کی حقیقت

درجنوں انجیلوں سے یہ چار انجیلیں منتخب کی گئی ہیں!

(سنڈے ریویو)

مدرسے بچوں کے پاس آتے ہیں!

کناڈا میں سفری اسکولوں کا انتظام

(بمبئی کرانیکل)

امریکہ کا میئر شراب کی حمایت میں

(اسٹیٹسمین)

۲۴ سال کے بعد ایک خط تقسیم کیا گیا

(اسٹیٹسمین)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم اول)

ابن رفادہ کے معاونین کی املاک ضبط

حکومت حجاز کا سرکاری بیان

جواہرات اور سونے چاندی کی تلاش

افغانستان کے غاروں کی جستجو

بچہ سقہ کے مدفون خزانے کہاں ہیں؟

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور زندہ دلی کا ثبوت دیجئے۔ (منیجر)

دارالحکومت

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ کے مکان کی تلاشی

کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی

جمعیۃ علماء ہند کے دفتر کی تلاشی

ایڈیٹر طاقت کے مکان پر پولیس کا دھاوا

دفتر الجمعیۃ پر پولیس نے چھاپا نہیں مارا

مظہر الدین ایڈیٹر الامان کا شرارت آمیز پروپیگنڈا

متنازعہ زمین مسجد پٹ پڑ گنج کا معاملہ

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی انتہائی سرگرمی

کارکنان رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کا تبادلہ

دہلی کیمپ جیل سے ملتان سنٹرل جیل کو

گھنٹہ گھر پر قومی جھنڈے کی سلامی

چار کانگریسی رضاکار گرفتار

پست اقوام کے بعد گاندھی جی کا کام ختم نہیں ہوا

فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کیلئے آل پارٹیز کانفرنس کی تجویز

اہل ملک سے مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود کی اپیل

ڈاکٹر سید محمود صاحب کا بیان

مولانا ابوالکلام آزاد کی تجویز کی پرزور حمایت

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کا بیان

مولانا برکت علی صاحب کا مقدمہ

آئندہ پیشی ۳۰ ستمبر کو ہوگی

اردو اکاڈمی جامعہ ملیہ کا جلسہ

"تہذیب کا حقیقی مفہوم"

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

کشمیر میں فرقہ وارانہ فساد ختم ہو گیا

ہسپتال میں دو ہندو فوت ہو گئے

وفاق ہند کا مسئلہ کھٹائی میں

والیان ریاست کی طرف سے مخالفت

"آرڈیننس بل جمہوریت کا دشمن ہے"

تمام پارٹیوں کی طرف سے بل کی مخالفت

اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

ایک گاؤں پر چالیس ڈاکوؤں کا حملہ

تیس ہزار کا مال لوٹ کر لے گئے

دو سو ریلوے ملازموں کی علیحدگی

تھانہ کے قریب بم پھٹ گیا

اجمیر میں خلافت کانفرنس کا ڈھونگ

مسلمانان اجمیر کی بیزاری اور اجلاس سے علیحدگی

چند متضاد قراردادوں کی منظوری اور مقاصد مشئومہ میں ناکامی

(از نامہ نگار)

مسلمانوں نے خلافت کانفرنس سے کیوں علیحدگی اختیار کی؟

مسجد کا داخلہ بذریعہ ٹکٹ اور علماء کا فتویٰ

مسلمانان اجمیر کے جلسے

خلافت کانفرنس کی ناکامی

گاندھی جی کی شاندار اخلاقی فتح

وزیر اعظم نے پونہ کے معاہدہ کو تسلیم کر لیا

یرواڈا جیل میں گاندھی جی کے برت کا خاتمہ

مخصوص نشستوں کی تعداد

معاہدہ کے دو اور نکات

آئندہ کیلئے پیشینگوئی

ایڈیٹر اسٹیٹسمین پر انقلاب پسندوں کا دوبارہ حملہ

دس گولیاں چلانے کے بعد حملہ آور فرار

ایک انگریزی کلب پر انقلابیوں کا ہیبتناک حملہ

بموں اور ریوالوروں سے محفل نشاط میں شور و فغاں

ایک انگریز خاتون اور ایک بنگالی انقلابی لڑکی ہلاک

بمبازوں کا فرار

گورنر کا پیغام تعزیت

چاٹگام میں پھر مارشل لاء کا نفاذ

حملہ کے سلسلے میں گرفتاریاں اور تلاشیاں

یورپ حج کمیٹی بل پر حکومت کی بے اعتنائی

تمام مسلمان اس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جائیں

شیخ صادق حسن صاحب ممبر اسمبلی کی اپیل

مسلمانان مراد آباد کا عظیم الشان اجتماع

اسلام میں چھوت چھات قطعاً نہیں

محکمہ انکم ٹیکس سے ملازمین کی علیحدگی

مزید ۱۸ افسروں پر تخفیف کا وار

برطانی کابینہ میں اختلاف

پست اقوام کے ساتھ جدید معاہدہ کی دفعات

اچھوتوں کو ہندوؤں نے کیا مراعات دیں

"جداگانہ انتخاب ایک لعنت ہے"

عیسائی پادریوں کا اعلان!

سول نافرمانی کیساتھ آرڈیننس جاری رہینگے

تیسری گول میز کانفرنس میں گاندھی جی کی شرکت

مہنراج وائرلیس مشن سپرد

میں مسلمانوں کیلئے اب بھی مرنے والا گاندھی ہوں

قوموں کی صلح کیلئے میری جان ہر وقت حاضر ہے

حکومت کے ساتھ تعاون کی شرط

"ہندو مسلمانوں کی چھوت چھات کو بھی مٹاؤ"

پروفیسر عبدالرحیم کا تار گاندھی جی کے نام

حکومت کانگریس کا تعاون حاصل کرے

موجودہ ترکی کی مذہبی و سیاسی حالت

ترکی زبان میں اذان نمازیں حقیقت

قسطنطنیہ کا ایک مکتوب

(از مولوی حمید اللہ صاحب)

مجھے معلوم ہوا کہ میرا مسکن جہاں ہے وہ شہر میں ایک ترکی ملا قاتی لے ایک ہوٹل کا نام دے دیا تھا۔ جہاں میرا اسباب لئے ہوئے سامنے سامنے جا رہا تھا اور میں ہوٹل پہنچے۔ جنگی خانے سے نکل کر فلطہ کا پل عبور کیا۔ جس کے عبور کی فیس ترام نشینوں کو دینی پڑتی ہے مگر پیدل چلنے والے اب اس سے مستثنیٰ کر دئے گئے ہیں۔ مگر فلطہ کے آگے تمام دوکانیں بند نظر آئیں۔ ایک موٹر دوسری گلی تیسری کوچہ غرض ہر جگہ شاذ و نادر ہی دوکان کھلی ہوئی تھیں۔ آمد و رفت بھی بہت کم تھی۔ یہاں تک کہ سودا سلف اور کھانے پینے کی بعض دوکانیں بند تھیں۔ پوچھنے پر ایک ہوٹل والے نے میری حیرت پر بول دور کی کہ جمعہ کے دن بازار یہاں بند رہتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں صرف اذان سے نماز جمعہ کے ختم ہونے تک تجارت نہ کرنے کا حکم ہے۔ تقلید یورپ سوائے مادی نقصان کے کچھ فائدہ نہیں رکھتی۔ ہوٹل میں قیام کا انتظام ہونے ہوتے مغرب ہو گئی اور آس پاس کی چند گلیوں کو دیکھنے اور راستہ ذہن نشین کرنے کے سوا اب کیا کام تھا۔ دوسرے دن ایک مکان میں ایک کرہ مہینہ بھر کے لئے کرایہ پر لے کر منتقل ہو گیا۔ اس لئے کہ اخراجات ہوٹل سے کئی گنا کم گر آرام اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

ترکوں کو تلاوت قرآن کا شوق

[illegible]

آیا صوفیا میں جمعہ کی نماز

[illegible]

ملک شام کی حالت خطرناک ہوتی جاتی ہے

[illegible]

جمعیۃ الاسلامیہ بغداد کا شاندار جلسہ

[illegible]

بہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تھا لہٰذا یہ نشست بغرض صلوٰۃ ختم کر دی گئی۔ اور دوسری نشست ساڑھے آٹھ بجے شب خانصاحب شیخ محمد رفیق انصاری کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اس میں تلاوت کلام مجید کے بعد جناب محمد افضل خانصاحب اور مسٹر کھنڈیالی۔ صدر آریہ سماج بغداد نے انگریزی میں اسلامی تعلیم اور اخوت پر موثر تقاریر کیں جن کے درمیانی دفعہ میں جناب آغا ذوالفقار علی صاحب سابق سکریٹری جمعیۃ ہذا نے اپنی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ جلسہ دعا کے ساتھ ۹½ بجے شب بخیر و خوبی ختم ہوا۔

نتیجہ مضامین انعامی مقابلہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی عالمگیر خصوصیت

انگریزی مضمون۔ درجہ اول۔ مسٹر سرنواس بی۔ اے۔ ٹی ترنکگری مدراس۔ طلائی تمغہ

" درجہ دوم مسٹر [illegible] کالج مدراس۔ چاندی کا تمغہ

" درجہ سوم عائشہ بی بی صاحبہ [illegible] کنیا نور۔ چاندی کا تمغہ

اردو مضمون۔ درجہ اول۔ مسٹر عبد المالک جامعہ ملیہ دہلی۔ طلائی تمغہ

" درجہ دوم۔ مسٹر عبد الوہاب حیدرآباد دکن۔ چاندی کا تمغہ

" درجہ سوم۔ مسٹر عبد اللہ [illegible] جامعہ ملیہ دہلی۔ چاندی کا تمغہ

جنرل سکرٹری

اردو فنر مسلم سوسائٹی

وانمباڑی

امرت ہے [illegible] زندگی ہے

شربت اکسیر

[illegible]

جریان [illegible]

تازہ [illegible]

پتہ: ایس۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی [illegible] کلکتہ

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے

بہراپن

چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ/۱)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

حجاز مقدس کا تحفہ

اصلی روغن بلسان و روغن زیتون

[illegible]

قاری محمد اسحٰق آستانہ جانشین شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی دیوبند

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی

معتمد شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دار العلوم دیوبند

[illegible]

خصوصی مجربات

معجون عنبری

[illegible]

اکسیر قلب

[illegible]

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

دوسرے ناک کی سوئیاں

[illegible]

پھول مشین کی سوئیاں

ایس محمد احمد صدر بازار مارکیٹ دہلی

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

شہر ویلور میں یتیم خانہ اسلامیہ کا قیام

یہ شہر تاریخی، علمی، تجارتی خصوصیات سے مشہور و معروف ہونے کے علاوہ شمالی ارکاٹ کا صدر مقام ہے۔ یہاں کی مسلم آبادی تخمیناً پندرہ ہزار ہے۔ عیسائی مبلغین چند سال سے اس شہر کو اپنی اشاعت کا مرکز بنا کر شفاخانے۔ مدرسے، یتیم خانے، اور صنعت و حرفت کے سکول لاکھوں روپیہ کی لاگت سے کھول کر چلا رہے ہیں۔ یہاں کے چند ہمدرد قوم حضرات نے عموماً اور عالی جناب حاجی ولی محمد عظیم الدین صاحب تاجر منڈی نے خصوصاً اس کام کی طرف توجہ مبذول فرما کر ایک کمیٹی قائم کی۔

مورخہ ۱۰ اپریل ۳۲ء کو حاجی صاحب موصوف نے ایک عام جلسہ ویلور ٹون ہال میں بصدارت حضرت سجادہ نشین قطب ویلور منعقد کیا جس میں مدارس علاقہ کے مشاہیر شعراء علماء زعماء و سربرآوردہ حضرات قوم نے یتیم خانہ کی ضرورت اور اس کے ٹھیک انتظام پر خوب روشنی ڈالتے ہوئے بانیان و حاضرین جلسہ کو ضروری ہدایات سے مالا مال کیا۔

چند دنوں کے بعد حاجی صاحب موصوف سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ ویلور نے بہ اجازت کمیٹی فخر التجار ساہوکار سی، عبد الحکیم صاحب بہادر رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت میں حاضر ہو کر سنگ بنیاد پر آنجناب کا اسم گرامی کھدوانے، اپنے دست فیض سے نصب کرنے اور اس آئندہ جلسہ کی صدارت فرمانے کی منظوری حاصل کر کے ۲۴ جولائی ۱۹۳۲ء کو بمقام متصل درگاہ حضرت سید شاہ علی [illegible]

[illegible]

(حسن شریف سبحانی۔ ویلور)

ترجمہ کی کتابیں ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

نو مسلم تبلیغی جماعت آگرہ کا سالانہ جلسہ

مولانا کشفی شاہ صاحب نظامی کا اظہار برأت

اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ ۴ ستمبر میں صفحہ ۲ کالم ۲ میں ایک مضمون ڈاکٹر محمد سلیمان نیلی دواخانہ دہلی کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں نو مسلم تبلیغی جماعت آگرہ کے سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸ و ۱۹ ستمبر کا ذکر کیا ہے جس میں غلط بیانی کی گئی ہے میری صدارت میں ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء کو جلسہ ہوا تھا۔ اس میں جناب سید خلیق احمد صاحب کٹھوری نے میری صدارت کی تحریک کی اور ورزش کرنے کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ مولانا عبد الاول صاحب فاضل دیوبند نے اس کی تائید کی اور اس تبلیغی جماعت کی کارگذاری پر تبصرہ کیا۔ اس کے بعد مولانا محمد شفیع صاحب نے اشاعت اسلام پر تقریر فرمائی اس کے بعد جناب شیخ عبد الکریم مجاہد نظامی نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ اور حضرت مولانا سیماب اکبرآبادی کے فرزند ارجمند نے ایک قومی نظم پڑھی۔ میری تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہو گیا۔

میری صدارت میں حضرت مولانا سیماب اکبرآبادی کی نہ ہی کوئی تقریر [illegible]

سیرۃ النبی کی تحریک کے لئے عالمگیر دورہ

احسان سامی حقی کی تشریف آوری

[illegible]

عطا فرمائے۔ حضرت سیرت کمیٹی ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانان ہندوستان کی طرف سے آپ شکر گذاری کے مستحق ہیں۔

ناظم سیرت کمیٹی

پٹی ضلع لاہور

مدراس کے علاقہ میں علم و عرفان کی بارش

جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد کی تائید

آج کل جناب حاجی شاہ عبد الرحمٰن صاحب دہلوی۔ مدراس۔ وانمباڑی بنگلور وغیرہ کے دورہ کے لئے ان اطراف میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ کے مواعظ حسنہ سے ہندو، مسلمان اور ہر قوم کے باشندے برابر مستفید ہو رہے ہیں۔ علاوہ کی حقانیت اور مسلمانوں کی مذہبی، معاشرتی اور اخلاقی اصلاح پر آپ کے تمام لیکچر نہایت ذوق و شوق سے سنے جا رہے ہیں۔ آپ ایک شیریں بیان واعظ اور عالم کے علاوہ حریت پرور جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد کے علمبردار بھی ہیں گو آپ کے مواعظ حسنہ کو سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر اسلام اور قرآن حکیم کی جو تعلیم آپ پیش فرماتے ہیں اس میں حریت و آزادی کے دریا موجیں مارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آپ جہاں تشریف لے جاتے ہیں وہاں کے لوگوں سے ملاقات کر کے جمعیۃ علماء کے مقاصد اور اس کی بے نظیر خدمات کو ان کے ذہن نشین کر دیتے ہیں آپ کی آمد سے اس طرف کے مسلمان حیرت انگیز طریق پر بیدار ہو رہے ہیں اور ان میں زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ شاہ صاحب کا مقصد مسلمانوں میں بیداری اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنا اور ان کو اسلام کے سچے اصولوں پر قائم کرنا ہے۔ علاقہ مدراس کے مسلمان مولانا موصوف کے بے حد شکر گذار ہیں۔

(انوار احمد از علاقہ مدراس)

پیشوا کا رسول نمبر مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو رسالہ پیشوا دہلی کے ۲۲ اکتوبر تک خریدار ہو جائیں گے رسول نمبر کی ضخامت بڑی تقطیع کے ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ ہے اور پیشوا کا سالانہ چندہ دو روپیہ اور ایک روپیہ ہے دو روپیہ کے پرچہ میں مقدس مقامات کے فوٹو ہیں اور ایک روپیہ کے پرچہ میں فوٹو نہیں ہوتے اور کاغذ بہت عمدہ ہوتا ہے۔ دنیائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس سال پیشوا کے رسول نمبر سے بہتر سیرت رسول پاک پر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی یہ فخر پیشوا کے رسول نمبر ہی کو حاصل ہے کہ اس کے مضمون نگار ملک کے مستند ادیب اور مشاہیر ہند ہیں سال بھر میں پورے ۱۲ پرچے اور رسول نمبر شائقین فوراً منی آرڈر بھیجیں۔ (نوٹ) رسول نمبر کا اعلیٰ ایڈیشن بالکل ختم ہو گیا ہے سستا ایڈیشن تھوڑا باقی ہے جلد آرڈر بھیجیے۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

تار کا پتہ "میڈی سنز" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۶۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے۔)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے

قرص ابیض	اکسیر نسواں	ملین	جوہری
یہ مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص تجربات مجربات سے [illegible]	عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک ہندوستان [illegible]	یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے۔ [illegible]	مرض آتشک کے لئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے وہ خاص دوا [illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

مقویات سراج عالم

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مسلمان [illegible] ضرورت دوا

بالکل مفت

ہم کو تجربات کے لئے اکسیر خیمس بالکل مفت [illegible]

[illegible]

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

347

نقل خریدنا دور اندیشی نہیں!

دام زیادہ دیکر بھی اصل خریدنا عقلمندی ہے!

نقل خریدنا کسی حالت میں بھی عقلمندی نہیں ہے کیونکہ اصل کی خوبیاں نقل میں کہاں! پر زیادہ پیسے خرچنے کے متعلق یہ غلطی کرنا تو دور اندیشی کو بالکل طلاق دینا ہے مصیبت کے وقت دوائی نے کام نہ دیا تو بس آپ ہاتھ ملتے ہی رہ جاویں گے! دولت صحت اور زندگی سب کو خطرہ میں ڈالنا کونسی عقلمندی ہے کوئی دنو ویسٹ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما [illegible] لاہور کی بنائی ہوئی

امرت دھارا

ہی سینکڑوں امراض کیلئے رام بان ہے کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں پبلک کی صحت و دولت کا نقصان نہ ہو اس لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خریدا کریں!

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف ایک روپیہ چار آنہ نمونہ صرف آٹھ آنہ

[illegible]

منیجر امرت دھارا [illegible] امرت دھارا روڈ لاہور

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب نہ دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا [illegible] — کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

آلو کی کھیتی باتصویر

اسکاٹ لینڈ میں ارل او ونڈیبزی اپنی زمین میں ڈیڑھ ہزار من ایکڑ آلو کی پیداوار کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا مداری رکھا گیا ہے اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں جن سے ہندوستان میں اس جیسے مداری بن سکیں اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں لیکر کئی ہزار من آلو پیدا کرسکتے ہیں۔ [illegible] ولایت والوں کی طرح آلو سے ڈبیاں دوائی ہولڈر ہتھالیاں اور بٹن وغیرہ بنانے کی ترکیب بھی درج ہے یہ کتاب ہندی اردو زبانوں میں مل سکتی ہے۔ [illegible] صفحات کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ (بارہ آنہ)

زراعتی کتب کے مشہور مصنف
بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
مقام گونڈہ گوالیار سے مل سکتی ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

عمل ا سفلی ہر چند سب الاعمال میں یکتا ہے مسلمانوں کے لئے مناسب نہیں عمل ۲ علوی صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے کامل میں سال کا تجربہ کبھی سر خطا نہیں گئے جیسے تلاش تھی ہزاروں روپے برباد کئے اب میں خدا کو حاضر و ناظر و گواہ بنا کر بکم دکاست اور قلیل ہدیہ پر ان کا اعلان کرتا ہوں [illegible]

ان تینوں عملیات کے پڑھنے میں کسی قسم کا خوف نہ خطرہ نہ دقت۔ [illegible]

عمل عداوت یہ عمل دو شخصوں کے درمیان عداوت ڈالنے کیلئے نہایت مجرب ہے [illegible] عمل تباہی دشمن یہ عمل تباہی و بربادی دشمن کے لئے بہترین عمل ہے [illegible] ہدیہ ایک روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ [illegible] ہم دیانتداری سے خدمات حاضر ہیں۔

آپ گھر بیٹھے [illegible]

ہمارا کمیشن برائے نام ہوتا ہے

مریض [illegible]

ہندوستان سے باہر [illegible]

تصدیق [illegible]

ایم۔ مجید اینڈ سنز آرڈر سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس بلیماران۔ دہلی

بال جڑ سے کالا

[illegible] بال کالا اسٹور کشمیری دروازہ [illegible]

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رکگنائز کردیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کرد زیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے اس کی تعلیم، سٹاف اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی۔ اور ڈی سی [illegible] مفت بھیجے جاتے ہیں۔

مہتمم

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بہترین دوا ہے [illegible] جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے [illegible] قیمت فی شیشی عمر مکمل فہرست [illegible] مفت منگوا لیجئے۔

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کو ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی سے آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا قاعدہ
۴	۲	۱	۱

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ۱۲ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اسقدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کیساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر پلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ عہ بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہوجاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ہے قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ۶ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ — ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے: سالانہ — ششماہی — سہ ماہی —
ممالک غیر کے لئے: سالانہ — ششماہی —
نمونہ: مفت — فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی: یکم، ۵، ۹، ۱۳، ۱۷، ۲۰، ۲۴، ۲۸ کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات — ایک صفحہ (ایک بار) —؛ نصف صفحہ (") —؛ ایک کالم (") —؛ ½ کالم (") —؛ ¼ کالم (") —

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۴

معاصرین کے افکار و آراء

دشمنان حجاز کے کرتوت (زمیندار)

اس وقت ہمارے پیش نظر وہ شرانگیز پروپیگنڈا ہے جو شیعیان ہند کے ایک طبقہ کی طرف سے سلطان ابن سعود کے خلاف کیا جارہا ہے۔

سلطان کا مذہبی تقشف ہندوستان کے اہل تشیع کو ہمیشہ گراں گزرا ہے۔ اور قبول اور مقابر کے تحفظ کے متعلق سلطان کے نظریہ سے انہوں نے ہمیشہ شدومد کے ساتھ اختلاف کیا ہے۔ [illegible] حجاز کے اندرونی معاملات میں جنت البقیع کے تکلیف دہ مسئلہ کی آڑ لے کر حکومت برطانیہ سے مداخلت کی درخواست نہ کرے گا۔ لیکن یہ قیاس غلط نکلا بعض شیعیان علی نے یہ دیکھ کر کہ سلطان آج مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اضافہ مشکلات پر تل گئے ہیں۔ وہ مسلمانوں سے مطالبہ کررہے ہیں کہ ادائے فریضہ حج ترک کردو اور اس طریق پر حکومت نجدو حجاز کا اقتصادی مقاطعہ کرکے سلطان کو بھوکوں مار ڈالو۔ وہ حکومت برطانیہ کی دہائی دے رہے ہیں کہ سلطان کو مجبور کرکے چند مقابر کی تعمیر ان کی خواہش کے مطابق کرادے۔ کیا یہ انتہائی بے حسی نہیں، کیا مذہبی اور سیاسی عاقبت نااندیشی کا اس سے زیادہ تعجب انگیز مظاہرہ ممکن ہے؟

مقاطعہ حج کی تجویز کا اس سے پہلے بھی تجربہ کیا جاچکا ہے جو بالکل ناکام رہی اور اب اس کا اعادہ اہمال بالائے اہمال ہے۔ مسلمان کبھی اس مقدس فریضہ کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سلطان نے ان کی عافیت و آسائش کے تمام سامان بہم پہنچا رکھے ہیں۔ سلطان کی مسیحی حکومت سے ایک آزاد اسلامی حکومت کے معاملات میں دست اندازی کی درخواست کرنا ایک خوفناک گناہ ہے بلکہ اسلام سے غداری کرنا ہے۔

مسودہ حج اور احترام مساجد (مدینہ)

۳۰ ستمبر کو پروگرام کا دوسرا حصہ گو کم اہم ہے لیکن زیادہ متفق علیہ ہے، ہندوستان کا کوئی بڑے سے بڑا سرکار پرست مسلمان بھی مساجد و اوقاف کو حکومت سے واگزار کرانے کی مخالفت نہیں کرسکتا۔ ان مساجد و اوقاف کا حکومت کے ہاتھوں میں باقی رہنا بن کو ۱۸۵۷ء کے پرفتن عہد میں حکومت نے غصب کرلیا تھا کسی اعتبار سے بھی مسلمانوں کے لئے مفید نہیں ہوسکتا۔ اور اس میں مسلمانوں کی دو رائیں نہیں ہوسکتیں مساجد اور اوقاف اللہ کے ہیں۔ اور وہ کسی شخص واحد یا نظام واحد کی ملکیت نہیں قرار دئے جاسکتے۔ فی الحقیقت مسلمانوں کے ناصیہ ایمان پر اس سے زیادہ تاریک داغ کوئی نہیں ہوسکتا کہ وہ محض عافیت کوشی رعب حکومت اور اغراض شخصی کی بنا پر خدا کے اموال و املاک کو بندوں کی سپردگی میں دیدیں۔ حکومت نے ان کے متعلق ابھی کوئی موافق یا مخالف رائے ظاہر نہیں کی، ہمارا خیال ہے کہ یہ مسئلہ نہایت آسان ہے۔ اور اگر وہ جماعت جو اپنی اغراض شخصی کے لئے حکومت کے اعلیٰ ملازموں سے ملاقاتیں کیا کرتی ہے آئینی رنگ میں کوشش کرے تو یہ مسئلہ نہایت عمدگی سے طے ہوسکتا ہے۔ اگر معتدل مسلمان رہنما اپنی استطاعت کے مطابق اس قسم کی اسلامی خدمات ہی سرانجام دیدیا کریں تو مسلمانوں میں ان کی قدر و منزلت برقرار رہ سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے ارکان کو اب تک اس کی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ایک وفد مرتب کرکے حکومت پر مسلمانوں کا نقطہ نگاہ واضح کریں اور جمعیۃ علماء کی مجلس تحفظ ناموس شریعت کو ہی یہ کام بھی کرنا پڑ رہا ہے، بہرحال یہ بھی مسلمانوں ہی کا فرض ہے کہ وہ اپنے خود غرض اور نفس پرست رہنماؤں کو ان کی استطاعت کے مطابق عمل پر آمادہ کردیں۔

خلافت کانفرنس اور مسلمانان اجمیر (ہلال)

پہلے جب کہ خلافت کمیٹی صحیح راستہ پر تھی تو اس کی کیا شان تھی اور اب جبکہ وہ بدقسمتی سے غلط راستہ پر پڑ گئی ہے تو اس کی کیا حیثیت باقی رہ گئی ہے۔ اس کی غلط روی اور بے عملی کی ایک مثال یہ ہے کہ محض وزیراعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کے انتظار میں تین مرتبہ اجمیر کانفرنس کا اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ اور صرف اس لئے کہ جو کچھ سرکار دولتمدار کی بارگاہ رفعت پناہ سے صادر ہو اس کی تصدیق و توثیق کرکے مسلمانوں کو ایک مرتبہ پھر موت کی نیند سلادیں۔ اور ان کو اپنے جائز حقوق کے حاصل کرنے کے لئے بھی میدان عمل میں آنے سے روک دیں اور اس ملت کشی اور قوم فروشی کے صلہ میں [illegible]

[illegible] (اصل الفاظ ناخواندہ)

سرکار کی خوشنودی مزاج کا پروانہ حاصل کرلیں۔ چنانچہ ہم پورے یقین و وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر مسلمانان اجمیر نے صبر و سکون سے کام لیکر آل انڈیا خلافت کانفرنس کو کسی مسجد میں اجلاس کا موقع دیا اور مسجد میں ٹکٹوں کے ذریعہ داخلہ کی شرط کو زیادہ اہمیت نہ دی تو جو تجاویز وہاں منظور کی جاوینگی وہ شوکت علی صاحب کے اس بیان سے مختلف نہ ہونگی جو وہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق اپنے اخبار خلافت میں شائع کرچکے ہیں یعنی یہ کہ اگرچہ فیصلہ بہت برا ہے مگر پھر بھی مسلمان اس کو قبول کرلیں۔ یہی سبب ہے کہ اجمیر کے غیور مسلمان حضرت مولانا معین الدین اجمیری کی زیر قیادت اس کانفرنس کا اجمیر میں منعقد کئے جانے کے سخت خلاف ہیں۔ اور چار چار ہزار کی تعداد میں جمع ہوکر خلافت کمیٹی اور اس کے کارکنوں کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز پاس کی ہے کاش شوکت علی صاحب کو اب بھی سمجھ آجائے اور وہ اس ذلت سے کوئی مفید سبق حاصل کرسکیں۔

فرقہ وارانہ جنگ کی بنیاد (ملت)

ہم یہ ہرگز نہیں چاہتے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ ہندو مہاسبھا ہندو جاتی کے فرقہ وارانہ حقوق کی حفاظت نہ کرے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے یہ طریقے جو وہ ملک کی دوسری قوموں کے حقوق کو پامال کرنے کے لئے اختیار کرتی ہے بیحد افسوسناک ہیں اور ہماری رائے میں قوم پرور طبقہ کو خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان اس کا مقابلہ کرنا چاہئے اور اس سے روکنے کی تدبیر سوچنی چاہئے۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ حالت میں کانگریس یا دیگر جماعتوں کے متعلق یہ کہنا ابھی بہت ہی قبل از وقت ہے کہ مجالس قانون ساز کے داخلہ کے مسئلہ میں آئندہ ان کی روش کیا ہوگی، تاہم مہاسبھا نے پیشقدمی کرکے اور ابھی سے اسے چھیڑ کر جبکہ ان مجالس میں داخلہ کا حقیقتاً کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا، اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت کا پورا پورا ثبوت دیدیا اور ان لوگوں کو اس کے سدباب کا کافی موقعہ بہم پہنچا دیا جو یہ نہیں چاہتے کہ ہندوستان میں باہمی جنگ و جدل کا بازار گرم رہے۔ ہمیں امید ہے کہ جو محب ہندوستان کی بہی خواہی اور اس کی آزادی کے آرزومند ہیں اس خطرے کا مقابلہ کرنے پر غور کریں گے اور اس کے انسداد کی تدبیر سوچ لیں گے۔

مؤمن کے آنسو! (ہمدم جدید)

قسم خدا کی یہی وہ وقت ہے کہ مؤمن کے آنسو جاری ہوجائیں اور کبھی نہ رکیں! کون ہے جس کے دل میں ایمان ہو اور اس کی آنکھیں اشک باری سے باز رہ سکیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ علی الاعلان دین الٰہی کی تضحیک و توہین کی جارہی ہے، کھلے خزانے اسلام کو بدنام و رسوا کیا جارہا ہے! اگر یہ سب کچھ دشمنوں کے ہاتھ ہوتا تو اتنا غم و قلق نہ ہوتا کہ دشمنوں سے تو نفع ایسی کی ہے، لیکن قیامت تو یہ ہے کہ دین الٰہی کی بیخ کنی اور ساری دنیا کی نظروں میں اس توہین و تذلیل کا کام وہ لوگ انجام دے رہے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور جن سے اس دین کی خدمت و مدافعت کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں!

احادیث صحیحہ شریفہ میں وارد ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب سیاہ بادلوں کی طرح فتنے پھیل جائینگے اور مؤمن اپنا ایمان بچانے کے لئے مجبور ہوگا کہ کسی بیابان یا کسی اجاڑ پہاڑ کے غار میں گوشہ نشین ہوجائے معلوم ہوتا ہے کہ ہم بدبختوں کا یہی زمانہ، وہ پرفتن زمانہ ہے جبکہ مؤمن کو اپنا ایمان لے کر آبادیوں سے بھاگ جانا چاہئے اس سے بڑھ کر سوہان روح فتنہ اور کون ہوگا کہ خود مسلمان، اسلام کے دل و جگر کو گھائل کرنا شروع کردیں؟

مجلس خلافت کا کارنامہ (الجمعیۃ)

مسلم حقوق کی حفاظت کا دعویٰ کرنے والی مجلس خلافت نے مسلم حقوق کا خون کرنیوالے وزیراعظم کے فیصلے کے متعلق مسلمانوں کو جو مشورہ دیا ہے۔ اس کے بعد اس سے کبھی مسلمان کو توقع نہ رہ سکتی ہے کہ وہ اس بارہ میں کوئی کام کریگی؟ آج جبکہ آئینی مسائل زیر بحث ہیں جیسا کہ ہر قوم و ملت انہیں اپنے مفاد کے مطابق تبدیل کرانے کے لئے مصروف عمل ہے۔ اور جب یہ کہ دافعی کوشش ہے کہ ایسی تبدیلیاں کرائی جائیں مجلس خلافت مسلمانوں کو مشورہ دے رہی ہے کہ وہ تیسری گول میز کانفرنس کے خاتمے تک صبر کریں۔ اور اعلان کرتی ہے کہ اگر پھر بھی مسلم مطالبات منظور نہ ہوئے تو مسلمان عملی جدوجہد کریں گے۔ گویا جب کام کا اصلی موقع ہے اور جب اپنی جدوجہد سے ان فیصلوں پر اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ اس وقت تو مجلس خلافت مسلمانوں کو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنے کا مشورہ دیتی ہے اور جب تیسری گول میز کانفرنس تمام امور طے کر لیگی اور تمام باتیں فیصل شدہ سمجھی جائیں گی اس وقت وہ مسلمانوں کو جدوجہد کا مشورہ دیگی۔ کیا کوئی سمجھدار مسلمان بدرستی ہوش و حواس اس مشورے کو صحیح تسلیم کرسکتا ہے؟

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معارف)

اسلام کا قانون عدالت دنیا کو کیا پیغام دیتا ہے؟

فاروق اعظم کی حاضری قاضی اسلام کی عدالت میں!

"عام آدمی اور عمرؓ میں امتیاز کرنے والا قاضی نہیں ہو سکتا"

اسلام ایک تریاق ہے جو ہر قوم کے زہروں کیلئے شفا ہے وہ نور ہے جو تاریکیوں کے بادلوں کو چھانٹ دیتا ہے وہ رحمت و شفقت ہے جس کے سامنے ظلم و عدوان ٹھہر نہیں سکتے اس نے دنیا میں آکر دنیا کو سب سے پہلے امن و سلامتی کا پیغام دیا اور اعلان کردیا کہ لوگ خواہ اسلام کو تسلیم کریں یا نہ کریں مگر وہ اسلام کے راستہ میں سنگ گراں بن کر نہ پڑے رہیں تو ان کے دلوں کو امن و شفقت سے بھر دیا جائے گا اور ان کو اضطراب و بے چینی سے نجات مل جائے گی، لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ نصاریٰ نے اسلام کو دنیا کی نظروں میں خونخوار بنا کر پیش کیا ہے اور ثابت کرنا چاہا ہے کہ اسلام کا مقصد تخریب و بربادی اور لوگوں کے جان و مال پر قبضہ جمانا ہے۔ حالانکہ یہ قوم کبھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتی اور نہایت بے حیائی سے اسلام کے منہ کو آ رہتی ہے۔ اگر نصاریٰ تاریک ازمنہ کے پادریوں، بادشاہوں، رہبانوں، مذہبی خادموں اور عام لوگوں کے حالات پر ہی ایک نظر ڈال لیتے تو ان کو معلوم ہوجاتا کہ عیسائیت دنیا کیلئے ہمیشہ ایک دہکتا ہوا جہنم ثابت ہوئی ہے اس کے نیسا ئیت غیر خونخوار نے کبھی اس دنیا کی زندگی ہر جگہ اور ہر جگہ اس کے ہاتھ سے خدا کی مخلوق کا خون پانی کی طرح بہایا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہمیشہ دنیا پر مسرتوں اور خوشیوں کے دروازے کھولے اور ان کو اس مقام پر پہنچا دیا جہاں خود دوسری قومیں اپنی کوشش کے باوجود نہ پہونچ سکی تھیں، مختصر جس شخص کو امن و سلامتی کی ضرورت ہو وہ اسلام کے آستانہ پر آئے کہ یہ دولت صرف یہیں تقسیم ہوتی ہے۔

مغربی قوانین کی برکات

آج دنیا کو یورپ کی ترقی اور تہذیب پر بڑا فخر ہے اور اس کی ذہنی و دنی ترقیوں کو تعجب کی نظروں سے دیکھا جارہا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس ترقی سے انسان کی روح کو کہاں تک مسرت حاصل ہوئی ہے اور جہاں تک حقیقی واقعات کا سوال ہے انسان اس کو اس زمانہ میں کہاں تک حاصل کرسکا ہے؟ کیا یورپ نے منظم ڈاکہ زنی کی تعلیم نہیں دی؟ کیا یورپ نے دنیا کو بے حیائی اور برہنگی سے آشنا نہیں کیا؟ کیا یورپ میں عصمت فروشی کے بازاروں میں رونق اور چہل پہل نہیں ہے؟ کیا یورپ کی برکات کی بدولت مظلوموں کی آہوں میں اضافہ نہیں ہوا؟ کیا مغربی قانون کی عدالتوں میں بدمعاشیاں اور مکاریاں نہیں سکھائی جاتیں؟ کیا مغرب نے اپنی اختراعات کی بدولت انسانی خون کی ارزانی پر مہر نہیں لگائی؟ اگر یہ سب باتیں یورپ کی روشن خیالی اور تہذیب و تمدن کی بدولت دنیا میں پیدا ہوگئی ہیں تو بتاؤ پھر ہم کس چیز پر فخر کریں؟

قانون اور حقوق کی شیطانی تفریق

صرف ایک مثال سے یورپ کی برکات کا اندازہ لگاؤ۔ اگر تم کسی قطعہ زمین کے مالک ہو اور کسی غاصب نے اس پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے۔ تم چاہتے ہو کہ بذریعہ عدالت اپنے حق کو استعمال کرو لیکن تمہارے پاس پیسہ نہیں ہے کہ وکلاء اور عمال حکومت کا منہ بھرو تو تم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہو سکو گے اگر کوئی ایسا شخص مر بھی جائے تب بھی اپنی ملکیت زمین یا اپنا حق ثابت نہیں کرسکتا کیوں؟ صرف اس لئے کہ تمہارے پاس پیسہ نہیں ہے! گویا مغربی عدالتوں میں انصاف کا حاصل کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ قوم پروروں کے لئے سوراج کا حاصل کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ انگریزی میں رائٹ (حق) کو لا (قانون) سے بالکل جدا کردیا گیا ہے یعنے مغربی عدالتوں کا کام صرف جھگڑوں کا چکانا ہے۔ حق و انصاف سے اس کو کوئی غرض نہیں ہے!

فاروق اعظم کا ایک ہمہ گیر ضابطہ

لیکن اس باب میں اسلام کیا کہتا ہے؟ اس کے لئے ذرا عہد اول کے مسلمانوں کے نظام حکومت پر ایک نظر ڈالو اور دیکھو کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام نے انصاف کو عامۃ الخلائق کے لئے کس قدر سستا، کسقدر سہل اور کسقدر معمولی بنا دیا تھا۔ ناممکن ہے کہ اسلامی قوانین کے ماتحت کوئی مظلوم ظالم کے پنجہ سے چھٹکارا حاصل نہ کرسکے اور حق بحق دار رسید" کا عملی مظاہرہ نہ دیکھ لے۔ اسلام کی عدالت میں رائٹ (حق) اور لا (قانون) میں کوئی فرق نہیں ہے وہ بیک وقت قانون بھی ہے اور انصاف بھی۔ حق بھی ہے اور ضابطہ بھی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ حق و انصاف کی رو سے خدا کی مخلوق کا فیصلہ کیا جائے۔

یہاں ہم قانون عدالت کے سلسلہ میں امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک ہمہ گیر ضابطہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اسلام کا قانون عدل نوع بشری کیلئے کس قدر مفید اور کس قدر ضروری ہے۔ امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

"قضا ایک ضروری فرض ہے (۱) حاضرین دعویٰ میں مساوات رکھو تاکہ کمزور انصاف سے مایوس نہ ہو۔ اور ظالم کو تم سے کسی رعایت کی امید باقی نہ رہے (۲) مدعی پر بار ثبوت ہے اور منکر پر قسم (۳) صلح جائز ہے بشرطیکہ اس سے حرام، حلال اور حلال حرام نہ ہونے پائے۔ (۴) کل اگر تم نے کوئی فیصلہ کیا تو آج غور کرنے کے بعد اس سے رجوع کرسکتے ہو۔ (۵) جو شخص ثبوت پیش کرنا چاہے اس کے لئے ایک میعاد مقرر کرو اگر وہ ثبوت دے تو اس کا حق دیدو ورنہ اس کا مقدمہ خارج کردو وغیرہ وغیرہ"

امیر المؤمنین کا حکم تھا کہ مقدمات میں فریقین کو کسی قسم کا صرفہ برداشت نہ کرنا پڑے۔ عدالتوں کے دروازے ہر مستغیث کے لئے کھلے رہتے تھے۔ تمام قاضیوں کو آپ کی طرف سے تاکید تھی کہ جب کوئی غریب شخص مقدمہ کی غرض سے آئے تو اس سے نرمی اور کشادہ روئی سے پیش آئیں تاکہ اظہار مدعا میں اس پر خوف و رعب طاری نہ ہو!

اسلام میں ایک فقیر ایک شاہ پر مقدمہ دائر کرسکتا ہے

مغرب اور مشرق کے قانون سے وقف صرف ایک یہ ہے کہ ملکی تہذیب اور ہر قسم کی عدالت [illegible] کو قانون ناطق کے اشاروں پر نثار رکھا ہے اور ہرگز یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ فریق مقدمہ میں جو شخص حق پر ہے اس کے موافق فیصلہ ہوگا۔ یہ مشکلات عام حالات میں ہر شخص کو پیش آتی رہتی ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ مشکلات ان لوگوں کیلئے ہیں جو کسی سرکاری افسر کے مظالم کے انسداد کیلئے عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے کا ارادہ کرتے ہیں۔ بعض سرکاری افسر تو اس قسم کے ہیں کہ جب تک گورنمنٹ اس پر مقدمہ چلانے کی منظوری نہ دے اسوقت تک اس پر مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا لیکن اسلام کا قانون ان تمام مشکلات سے پاک ہے اسلام نے یا خلفاء نے کبھی سرکاری افسروں پر مقدمہ قائم کرنے کیلئے عام لوگوں پر اس قسم کی پابندی عائد نہیں کی۔ یہاں اس کی صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

خلیفہ اسلام عدالت کے کٹہرے میں!

الجمعیۃ میں تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اب تک جو مضامین شائع ہوچکے ہیں ان سے حضرت فاروق اعظم کی پوزیشن اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کیسا تھا اور کس قدر رعب و جبروت کے مالک تھے وہی فاروق اعظم جو ایران کا فاتح ہے مصر کا فاتح ہے قیصر کو شکست کا تاج پہنانے والا ہے اور جو مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز ہے اور خلیفہ برحق ہے اس پر ایک مسلمان ابی ابن کعب ایک مقدمہ دائر کرتا ہے! حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ سے کچھ شکایات تھیں آپ نے عدالت زید بن ثابت کی عدالت میں مقدمہ دائر کردیا امیر المؤمنین مدعی کی اس حرکت سے نہ برہم ہوتے ہیں نہ دبدبہ استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ ایک عام مدعا علیہ کی حیثیت سے عدالت میں حاضر ہوجاتے ہیں۔

امیر المؤمنین کے انصاف کی گہرائی!

قاضی اسلام آپ کی شخصیت سے مرعوب ہوکر آپ کی تعظیم کرتا ہے اور اپنے پاس بیٹھنے کے لئے جگہ دیدیتا ہے۔ اس پر عدل و انصاف کے مجسمہ یعنے عمر فاروق قاضی سے فرماتے ہیں کہ یہ تمہارا پہلا ظلم ہے کہ تم نے میرے ساتھ امتیازی سلوک کیا یہ کہہ کر آپ مدعی کے پاس بیٹھ گئے۔ مدعی کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا اور حضرت فاروق کو دعویٰ سے انکار تھا۔ مدعی نے قاعدہ کے موافق فاروق اعظم سے قسم لینی چاہی۔ قاضی نے آپ کے رتبہ کا خیال کرکے مدعی سے درخواست کی کہ امیر المؤمنین کو قسم سے معاف رکھو۔ فاروق اعظم اس طرفداری سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور قاضی کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ زید! جب تک تمہارے نزدیک ایک عام آدمی اور عمر دونوں برابر نہ ہوں تم منصب قضا کے قابل نہیں سمجھے جاسکتے!

اے یورپ پر فخر کرنے والو! اے تہذیب جدید کے جھوٹے مدعیو! کیا تم اپنی تاریخ میں اس کی کوئی مثال پیش کرسکتے ہو؟ اگر نہیں تو پھر اسلام کے قانون عدالت سے تمسک کرنے میں تم کو کیوں عار ہے؟

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

آلو کی کھیتی باتصویر
اسکاٹ لینڈ میں ارل اونٹاریو نے اپنی زمین میں ڈیڑھ ہزار من ایکڑ آلو کی پیداوار کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا مداری رکھا گیا ہے اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں جن سے ہندوستان میں اس جیسے مداری بن سکیں اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں لیکر کئی ہزار من آلو پیدا کر سکتے ہیں۔ ... ولایت والوں کی طرح آلو سے ڈبیاں دوائیں ہولڈر ہتھیاں اور بٹن وغیرہ بنانے کی ترکیب بھی درج ہے یہ کتاب ہندی اردو زبانوں میں مل سکتی ہے ... ۲۹ صفحات ... قیمت صرف ۱۲ (بارہ آنہ)

زراعتی کتب کے مشہور مصنف
بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
مقام گونہ دگوالیار سے مل سکتی ہے

مجوب عاشق کے قدموں پر
عمل اسفلی ہرزہ حب الاعمال ... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا ضامن ... کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی
اگر آپ ... ہندوستان کے ...
آپ گھر بیٹھے ...
ہمارا پیشن برائے نام ہوتا ہے
مریض
ہندوستان سے باہر
تصدیق
ایم۔ مجید اینڈ سنز ... بلیماران۔ دہلی

بال جڑ سے کالا
... بال کالا اسٹور ...

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریگنائز کر دیا
سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کر دزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم شان اور ضبط و انتظام پر سٹیفکیٹ ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی۔ اور ڈی سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

شربت فولاد
معزز ناظرین! یہ شربت ... منیجر جوہر دوا خانہ لال چاہ دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
الجمعیۃ کی ایجنسی سے آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔
"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کیجیئے
منیجر اخبار الجمعیۃ، بلیماران دہلی

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ۱۰؎ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ۱۲؎ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب بیرز پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کیساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ۸؎ بلاجلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ۶؎ قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ۶؎ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸؎ اور چمڑے کی جلد کا ۱۲؎ ہدیہ کے علاوہ
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؎ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا قاعدہ
۴؎	۲؎	۱؎	۱؎

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؎ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر"، قیمت ۸؎
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؎
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۳
یداللہ علی الجماعۃ
روزنامہ الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ ...
نصف صفحہ ...
ایک کالم ...
½ کالم ...
¼ کالم ...

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۴ رجمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۴

معاصرین کے افکار و آراء

دشمنان حجاز کے کرتوت (زمیندار)
اس وقت میرے پیش نظر وہ شرانگیز پروپیگنڈا ہے جو شیعیان ہند کے ایک طبقہ کی طرف سے سلطان ابن سعود کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ ...

سرکار کی خوشنودی مزاج کا پروانہ حاصل کرلیں، چنانچہ ہم پورے یقین و وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر مسلمانان اجمیر نے صبر و سکون سے کام لیکر آل انڈیا خلافت کانفرنس کو کسی مسجد میں اجلاس کا موقع دیا اور مسجد میں ممکلوں کے ذریعہ داخلہ کی شرط کو زیادہ اہمیت نہ دی تو جو تجاویز وہاں منظور کی جاوینگی وہ شوکت علی صاحب کے اس بیان سے مختلف ...

فرقہ وارانہ جنگ کی بنیاد

مسٹر واکر اور احترام مساجد

مومن کے آنسو!

مجلس خلافت کا کارنامہ

خلافت کانفرنس اور مسلمانان اجمیر

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معارف)

اسلام کا قانون عدالت دنیا کو کیا پیغام دیتا ہے؟

فاروق اعظم کی حاضری قاضی اسلام کی عدالت میں!

یہاں ہم قانون عدالت کے سلسلہ میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک ہمہ گیر ضابطہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اسلام کا قانون عدل نوع بشری کیلئے کس قدر مفید اور کس قدر ضروری ہے۔ امیر المومنین فرماتے ہیں: ...

اسلام میں ہر ایک مقدمہ کا پیشہ عدالت ...

معاشی قوانین کی برکات

خلیفہ اسلام عدالت کے کٹہرے میں!

امیر المومنین کے انصاف کی گواہی!

قانون اور حقوق کی شیطانی تفریق

فاروق اعظم کی ایک ہمہ گیر ضابطہ

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

عراقی طلباء کو امریکہ جانے سے روکو!

امریکن یونیورسٹیوں کے مقابلہ میں جامعہ اسلامیہ کا قیام

جمعیۃ ہدایت الاسلامیہ بغداد میں ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے کی فکر میں ہے جس میں زمانہ حاضرہ کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے عراقیوں کو علوم حاضرہ کی تعلیم دی جایا کرے گی۔ جمعیۃ کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اس جامعہ کے بعد عراقی طلباء اور شائقین علوم امریکہ کی یونیورسٹیوں میں جانا ترک کر دیں کیونکہ وہاں سوائے گمراہی اور ضلالت کے اور کسی چیز کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ جمعیۃ کا خیال ہے کہ نصاریٰ کے مدارس جہاں کہیں بھی ہوں وہ گمراہی کے لئے وقف ہیں۔ بالخصوص مسلمانوں کے ایمان کو سلب کرنے کے لئے وہاں کافی انتظامات ہیں۔ جمعیۃ اسلامیہ کے اس مقصد کی تکمیل کیلئے تمام عراق میں ابتدائی کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں تاکہ مجوزہ یونیورسٹی کو وجود میں لانے کے لئے سرمایہ فراہم کیا جا سکے۔ (تفصیل آئندہ اخبار میں ملاحظہ فرمائیے) (الصراط المستقیم)

ترکی میں اجنبی مدارس پر احتساب

وزارت معارف نے ایک کمیٹی مقرر کر دی

حکومت ترکی کی وزارت معارف نے ان مدارس کی طرف اپنی توجہ مبذول کی ہے جو اجنبیوں کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ وزارت کا کام یہ ہو گا کہ وہ ان مدارس کے آمد و خرچ کی پڑتال کرے اور دیکھے کہ وہ کسی خاص مقصد کے پروپیگنڈہ کے لئے تو قائم نہیں کئے گئے ہیں، وزارت معارف نے ایک کمیٹی قائم کر دی ہے جہاں اجنبی درسگاہیں ہوں گی جانچ پڑتال کرے گی اگر اسے تحقیق ہو جائے گا کہ یہ مدارس اجنبی پروپیگنڈہ کے لئے قائم کئے گئے ہیں یا ان سے اجنبی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو وہ ان کو مقفل کر دیگی اور ان کے منتظمین پر مقدمہ چلائے گی۔ (ملت ترکی)

ٹیونس کی جامع مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع

اسلام کی نہضت اور ترقی کے لئے دعائیں

ٹیونس میں مسلمانوں پر فرانس کی طرف سے جو پابندیاں عائد ہیں ان کے علی الرغم وہاں کے مسلمانوں میں سیاسی بیداری ترقی کرتی جا رہی ہے۔ جمعہ کے روز مسجد جامع میں دو عربی خطباء نے نہضت اسلامیہ پر تقریریں کیں جن کو پولیس نے بعد میں گرفتار کر لیا۔ ٹیونس کے مسلمان کئی ماہ سے عالم اسلامی کی ترقی اور نہضت کیلئے ہر جمعہ کو دعائیں مانگتے ہیں اور ایک جگہ جمع ہو کر شہری مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کر کے اسلام کی ترقی کے لئے مسلسل دعائیں کرتے ہیں۔ درحقیقت ٹیونس کے مسلمان فرانس کی استبدادیت سے تنگ آگئے ہیں اور فرانس کا جوا انکے لئے ایک لعنت ثابت ہو رہا ہے۔

عراق۔ ایران اور ترکی حدود کا تصفیہ

کردی بغاوت کے استیصال کے بعد حکومت ایران نے سختی سے ترکی حکومت اور عراق سے حدود متعین کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ابھی تک دول ثلاثہ کی سرحدوں کا خاطر خواہ تصفیہ نہیں ہوا ہے اور معاملہ معرض التوا میں پڑا ہوا ہے اب حکومت ایران نے ترکی گورنمنٹ اور عراقی حکام کو اطلاع دی ہے کہ سرحدی معاملات کا جلد از جلد تصفیہ کر لیا جائے۔ اور مزید تاخیر کو کام میں نہ لایا جائے۔ اگر اس معاملہ میں تعویق کو روا رکھا گیا تو ایران کو حق ہو گا کہ وہ سرحدی مقامات پر جو کچھ چاہے تعمیر کرا دے۔

زائرین مسجد نبوی کی کثرت

اس ماہ میں حجازی قبائل بہت کثرت سے مسجد نبوی کی زیارت کے لئے مدینہ طیبہ گئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر قبائل نے سفر کیا ہے اور اکثر نے خچروں اور اونٹوں پر سفر کیا ہے۔ ان میں بہت قلیل موٹروں کے ذریعہ مدینہ منورہ پہنچے ہیں۔ اس مناسبت سے مدینہ منورہ کی خرید و فروخت اچھے پیمانہ پر ہوئی ہے۔

عربوں کا ایک قافلہ ریت میں دفن ہوگیا

عربوں کا ایک قافلہ کویت اور عمارہ کے درمیان ایک مقام حفر میں سفر کر رہا تھا کہ دیکھتے دیکھتے سخت آندھی آئی اور تمام قافلہ ریت کے اندر غائب ہو گیا! اس قافلہ کے چند آدمیوں نے بڑی مشکل سے طوفان باد سے نجات پائی، باقی سب کے سب کثیف ریت میں دفن ہو گئے۔ سرکاری دفتر میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۴۰ سے زائد ہے۔ (الصراط)

خلیفہ چہارم کے زمانہ کے سکہ کی برآمد

عراق میں ایک جگہ کی تنقیب کے بعد دو دینار برآمد ہوئے ہیں جو خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں منتقل تھے۔ حکومت نے ان کو محکمہ آثار قدیمہ کے پاس روانہ کر دیئے ہیں تاکہ وہ ان کو صاف کر کے بغداد کے عجائب خانہ میں محفوظ کر دے۔

عراق کی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد

عراق میں مردم شماری کے جو تازہ اعداد و شمار حکومت کی طرف سے شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ عراق کی جیلوں میں ۱۳ر جمادی الاولیٰ تک کل قیدیوں کی تعداد ۴۹۰۴ ہے۔ (الصراط)

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

جمعیۃ علماء ہند کے زیر ہدایت جلسے اور جلوس کے مظاہرے

حکومت اور اسمبلی کے ارکان کی روش کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند کے قائم مقام سکرٹری حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار و اڑیسہ نے ۳۰ ستمبر جمعہ کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منانے کے لئے جو اعلان کیا تھا، الحمد للہ کہ اس پر تمام ہندوستان میں عمل کیا گیا اور مسلمانوں نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ لوپورٹ حج کمیٹی کے قانون پر اظہار نفرت کیا اور اس کو دین اسلام میں مداخلت قرار دیا۔ مساجد و اوقاف کو واگزار کرانے کی پوری تائید کی اور جلسے اور جلوسوں میں حکومت سے اس کا پرزور مطالبہ کیا۔ ہم ذیل میں یوم حج اور احترام مساجد و اوقاف کی کارروائیاں درج کرتے ہیں۔ جو دوسرے اسلامی اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں اور ہمیں غرض اشاعت موصول ہوئی ہیں۔

دہلی

دہلی، ۳۰ ستمبر مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند کے قائم مقام سکرٹری حضرت مولانا ابو المحاسن سید محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار و اڑیسہ کے اعلان کے بموجب آج دہلی میں شاندار طریقہ پر "یوم حج و احترام مساجد و اوقاف" منایا گیا۔ اول جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ بصدارت جناب مولانا برہان الحق صاحب فاضل دیوبند عظیم الشان جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب صدر نے ایک مفصل و مبسوط تقریر فرمائی جس میں حکومت اور ارکان اسمبلی کے رویہ کی وضاحت فرماتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ آئندہ انتخابات کے موقعہ پر اسمبلی کی کرسیاں حاصل کرنے والوں کو یہ تلخ تجربہ بتلا دینا چاہیئے کہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف اور ایسے قوانین کی حمایت کر کے جو مداخلت فی الدین کرتے ہوں وہ کسی طرح اسمبلی ہال میں نہیں گھس سکتے۔ اور اسمبلی میں وہی جا سکتا ہے جو مسلم مفاد اور اسلامی پرسنل لا کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہو۔ آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے شاہ مسعود اور شیخ صادق حسن صاحبان ممبران اسمبلی کی فرض شناسی کی تعریف کرتے ہوئے ان کو مبارکباد دی۔

اس کے بعد مولانا محمد عاقل صاحب فاضل دیوبند نے فاضل اجل حضرت العلامہ مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علمائے ہند کا تحریری پیغام پڑھ کر سنایا جس میں ممدوح نے اپنی معذوریت کا عذر فرماتے ہوئے قانون لوپورٹ حج کمیٹی کی مذمت پر تبصرہ فرمایا اور ثابت کیا کہ یہ قانون مسلمانان ہند کی رائے عامہ کے خلاف بنا کر حکومت نے مسلمانوں کے پرسنل لا میں مداخلت کی ہے۔ اور جن مسلم ارکان اسمبلی نے اس خلاف شریعت قانون کی تائید و حمایت کر کے گورنمنٹ کے مقصد کو پورا کر کے مسلمانوں سے غداری کی ہے ان کے خلاف مسلمانان ہند [illegible] اسمبلی کی آئندہ انتخابات اسمبلی پر ان لوگوں کو ووٹ دینا خودکشی کے مرادف ہو گا۔ آپ نے احترام مساجد و اوقاف کے مسئلہ پر احکام شرعیہ کی توضیح فرمائی اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت مساجد و اوقاف کو واگزاشت کرانے کے لئے جو لائحہ عمل آپ کے سامنے پیش کرے اس پر پورا پورا عمل اور اپنے ایمان و ایثار کا ثبوت دیتے ہوئے حکومت پر یہ ثابت کر دیں کہ مسلمان اپنے اوقاف و معابد میں کسی قسم کی مداخلت ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ دعا پر بیان ختم ہوا۔

اس کے بعد جناب مولانا محمد عاقل صاحب فاضل دیوبند نے ایک زبردست تقریر فرمائی جس میں اسلامی احکامات کی روشنی میں بتلایا کہ اس مرحلہ پر مسلمانان ہند کو کیا کرنا چاہیئے آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ مسلم ممبران اسمبلی کی اس رعونت کا جواب انتخابات ہی کے موقعہ پر دیا جا سکتا ہے جس کے لئے آپ کو ہر طرح تیار رہنا چاہیئے۔

آپ کے بعد جناب صدر نے ۳ تجویزیں پیش کیں۔ پہلی تجویز میں حکومت کے اس رویہ کی پرزور مذمت کی گئی کہ اس نے ہر سہ مسودات میں سے دو مسودات حج کو ملتوی کر کے ایک مسودہ لوپورٹ حج کمیٹی کو قانون کی صورت دیدی۔

دوسری تجویز میں ان مسلم ممبران اسمبلی کے رویہ پر اظہار نفرت و حقارت کیا گیا جنہوں نے مسلمانوں کی رائے عامہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حکومت کے منشا کو پورا کر کے مسودات کی حمایت کی اور یہ اعلان کیا گیا کہ آئندہ انتخابات کے موقعہ پر ان لوگوں کی پوری پوری مخالفت کی جائے اور ان کو ہرگز ہرگز ووٹ نہ دیا جائے۔

تیسری تجویز میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان تمام مساجد و اوقاف کو جنہیں حکومت نے براہ راست یا بالواسطہ کسی طرح اپنے قبضہ و تصرف میں لے لیا ہے یا جن پر کوئی پابندی عائد کر دی گئی ہے، بالکل آزاد کر کے مسلمانوں کے حوالہ کر دیا جائے اور جن مساجد کو روپیہ لیکر حکومت نے واگزاشت کیا ہے وہ روپیہ اور ضبط شدہ اوقاف کا خسارہ بھی ادا کر دیا جائے۔ اس کے متعلق ممبران اسمبلی کو توجہ دلائی گئی۔

ہر سہ تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔ اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ دعا کے بعد جامع مسجد سے ایک شاندار جلوس نکلا۔ سبز جھنڈا اور سرخ و سیاہ بورڈ تھے جن پر لوپورٹ حج کمیٹی اور مساجد و اوقاف کے متعلق عبارتیں لکھی ہوئی تھیں، جلوس میں ہزارہا آدمی شریک تھے۔

جلوس جامع مسجد سے روانہ ہو کر شاہ بولا کے بڑ پر پہنچا جہاں کثیر التعداد مسلح اور ڈنڈا بردار پولیس سوار پولیس کے ہمراہ ملک دیوی دیال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سٹی مجسٹریٹ موجود تھے لیکن جلوس میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی گئی۔ چاوڑی بازار، حوض قاضی، لال کنواں، نیا بانس، کھاری باؤلی، فتحپوری، چاندنی چوک، دریبہ کلاں ہوتا ہوا جامع مسجد پر بخیر و خوبی ختم ہوا۔

"قانون حج توڑ دیا"، "مساجد آزاد ہوں" اور مختلف نعروں سے شرکاء جلوس اپنے جوش و خروش کا اظہار کر رہے تھے۔ چاندنی چوک میں اور کوتوالی کے سامنے خاص طور پر لوگوں کا جوش اور ہجوم بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ (نامہ نگار)

اجمیر

۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ شاہجہانی مسجد میں مسلمانان اجمیر کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت العلامہ مولانا معین الدین صاحب منعقد ہوا جس میں جناب مولانا حفظ الرحمن صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علمائے ہند نے ایک مبسوط و دلچسپ اور پرزور تقریر فرمائی۔ تقریر کا لفظ لفظ خلوص و ایثار سے لبریز تھا۔ مولانا نے اپنی تقریر میں ان تمام غلط فہمیوں کا جواب جو جمعیۃ العلماء کے متعلق پیدا کی گئی تھیں ازالہ فرماتے ہوئے جمعیۃ العلماء کے صحیح طریقہ کار کو اس وضاحت سے مسلمانوں کے سامنے پیش فرمایا کہ کم سے کم سمجھ والے انسان کو بھی کوئی شبہ نہیں باقی رہ سکتا۔

مولانا نے یہ ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کی کارکن جماعتیں دو متضاد خیال رکھتی ہیں یعنی بعض جماعتوں کا یہ خیال ہے کہ گورنمنٹ سے کوئی آئینی جنگ نہ کی جائے اور انگریزوں کے وعدوں پر اعتماد کر کے حکومت کے الطاف و کرم کے منتظر بیٹھے رہیں۔ اور جمعیۃ العلماء کا یہ عقیدہ ہے کہ دین کی بقا اور ناموس شریعت کا تحفظ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک ایک نصرانی حکومت ہمارے سر پر مسلط ہے۔ اور یہ محال ہے کہ یہ حکومت نصرانیہ مسلمانوں کی حمایت میں ایک قدم بھی اٹھائے۔ لن ترضی عنک الیہود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتہم۔ لہٰذا حکومت پر کسی طرح کا اعتماد کرنا درحقیقت اس نص قطعی سے اعلان جنگ ہے۔ سبب اس فرمان الٰہی پر یقین اور بار بار کے تلخ تجربوں کے بعد کیا اس کے سوا کوئی اور طریقہ کار باقی ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے اور جس طرح بھی ہو سکے اس حکومت کا جوا اپنے کاندھے سے اتار کے پھینک دیں؟

مسلمانوں نے جمعیۃ العلماء کے طریقہ کار کو پسند کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کا پرجوش وعدہ کیا۔

اس کے بعد جناب صدر محترم نے یوم حج اور احترام مساجد و اوقاف کے متعلق جمعیۃ العلماء کی مجوزہ تجویزیں پیش کیں جن کو مسلمانوں نے بالاتفاق منظور کیا۔

(محمد شریف خاں ڈکٹیٹر مجلس احرار اجمیر)

مراد آباد

۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو یوم حج و احترام مساجد کے سلسلہ میں جمعیۃ الطلباء کا جلوس بعد نماز جمعہ جامع مسجد سے شروع ہو کر بازار گشت کرتا ہوا اور نعرہ تکبیر اور چند نعروں کے بلند کرتا ہوا گھنٹہ گھر کے تھانہ کے قریب ختم ہوا۔ اور بعد نماز مغرب جمعیۃ الطلباء کا جلسہ عام زیر صدارت جناب مولانا فضل الرحمن صاحب بہاری مہتمم العلوم مدرسہ شاہی مراد آباد منعقد ہوا۔ صاحب موصوف کی ایک بسیط و دلچسپ تقریر کے بعد خادم الطلباء محمد شاہ طالب علم نے جناب صدر کی اجازت سے تین تجاویز پیش کیں جن کو جمعیۃ الطلباء نے خصوصاً اور عوام نے عموماً با آواز بلند منظور فرمایا۔ اس کے بعد چند اور تقریریں ہوئیں جن میں بتلایا گیا کہ حج بل جو موجودہ حکومت کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے نیز مساجد و اوقاف کے متعلق جو حوادثات پیش آئے ہیں وہ مسلمانوں کے مذہب کے مطابق قابل قبول نہیں۔

(محمد شاہ طالب علم ناظم جمعیۃ الطلباء مراد آباد)

مراد آباد ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء مجلس تحفظ ناموس شریعت مراد آباد کی طرف سے بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان مراد آباد کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جناب محترم مولانا الحاج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (پروفیسر جامعہ قاسمیہ، ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ یوپی و سابق ناظم جمعیۃ العلماء) [illegible] نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ جناب صدر اور حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب شیخ الحدیث اور دیگر حضرات کی تقریروں کے بعد مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت کی ہدایات کے بموجب ہر سہ تجاویز بلفظہٖ متفقہ آواز سے منظور کی گئیں۔ جلسہ کے بعد عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جو شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں گشت کرتا ہوا شہر کے آخری کنارہ پر ختم ہوا۔

آغا محمد یعقوب
ناظم مجلس تحفظ ناموس شریعت مراد آباد

دیوبند

دیوبند ۳۰ ستمبر۔ آج جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مجلس تحفظ ناموس شریعت کی ہدایت کے مطابق مرکز کی جمعیۃ علماء دیوبند زیر صدارت امیر الہند حضرت مولانا مولوی سید حسین احمد صاحب منعقد ہوا جس میں تقریباً ۳ ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔ حافظ افتخار الحق بجنوری مولوی ہاشم صاحب جونپوری اور محمد اقبال صاحب دیوبندی نے نظمیں پڑھیں۔ بعد مولوی محمود احمد صاحب فاضل دیوبند نے جو حال ہی میں دہلی کیمپ جیل سے رہا ہو کر آئے ہیں ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی جس میں حج کی اہمیت اچھی طرح ثابت کی۔ اس کے بعد چند تقریریں اور ہوئیں، پھر حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے ایک پُر اثر مدلل اور پر جوش خطبہ دیا جس میں دول یورپ کے وہ تمام حرکات بیان کیں جو وقتاً فوقتاً انہوں نے حج جیسے فریضہ کو روکنے کے لئے کی ہیں۔ اس کے بعد فلک بوس نعروں کے درمیان مولانا راشد صاحب صدر نے ۳ تجویزیں پیش کیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں۔ جلسہ کے بعد جامع مسجد سے ایک شاندار جلوس نکالا گیا جس میں نظمیں پڑھی گئیں اور حج اور احترام مساجد کے متعلق مختلف نعرے لگائے گئے۔ (محمد یحییٰ از دار العلوم دیوبند)

سہارنپور

سہارنپور ۳۰ ستمبر۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں حسب ہدایت مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا حافظ عبد اللطیف صاحب ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور و رکن جمعیۃ علماء سہارنپور منعقد ہوا جس میں جناب مولوی منفعت علی صاحب ایڈووکیٹ و جناب مولانا لطف الرحمن صاحب بہاری نے قانون حج کے نقائص دکھلائے اور مساجد و اوقاف کی آزادی پر ولولہ انگیز تقریریں کیں۔ اخیر میں جناب صدر نے مسلمانوں کو چند بصیرت افروز ہدایتیں کیں۔ بعد ازاں متعدد قرارداد منظور ہوئیں۔ پھر ایک زبردست جلوس جس میں بچے سے بوڑھے تک شریک تھے جامع مسجد سے روانہ ہوا۔ درمیان فلک بوس نعروں اور دل آویز نظموں کے ساتھ شہر کے اکثر بازاروں میں گشت لگاتا ہوا دفتر جمعیۃ علماء سہارنپور پر ختم ہوا۔

ابو الخیر سکرٹری دفتر جمعیۃ علمائے سہارنپور

منگلور ضلع سہارنپور

منگلور کیم اکتوبر۔ جمعیۃ العلماء ہند کے اعلان کے بموجب ۳۰ ستمبر کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف کے سلسلہ میں بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان منگلور کا جلسہ بصدارت جناب حکیم نیاز احمد صاحب منعقد ہوا۔ جناب مولانا سلطان احمد صاحب نے حمد و صلوٰۃ کے بعد ایک مختصر تقریر فرمائی بعد ازاں جمعیۃ العلماء ہند کے چھپے ہوئے پرچے جلسہ میں پڑھ کر سنائے گئے۔ جس میں مجلس تحفظ ناموس شریعت کی تجویز نمبر ۱ و ۲ و ۳ پیش کی گئیں۔ کامل اتفاق رائے کا اظہار کرتے ہوئے پرزور نعروں سے اختتام بلند کی۔ (سید اسرار کاظمی)

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

فرانس کے نام جرمنی کا میمورنڈم

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس اور مسولینی کی صدارت

یورپ میں ایک دوسری زبردست جنگ کا امکان

جرمنی نے فرانس کو جو میمورنڈم روانہ کیا ہے وہ آج کل مسائل حاضرہ کا مرکزی موضوع بنا ہوا ہے۔ "ٹائمز" لندن کا خیال ہے کہ وہ بین الاقوامی مشکلات جو حل ہونے کے قریب ہو گئی تھیں وہ تاخیر و تلون کی بنا پر مزید مصائب و آلام کا پیش خیمہ بنتی چلی جا رہی ہیں اور تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں جو توقعات قائم ہو گئی تھیں وہ سب ختم ہو رہی ہیں۔ سرجان سائمن جو جرمنی اور فرانس کے حق میں ایک قابل قبول تصفیہ کیلئے سرتوڑ کوشش کر رہے تھے وہ خود مشکلات اور پریشانیوں میں پھنس گئے۔ جرمنی نے کھلم کھلا یہ اعلان کر دیا ہے کہ معاہدہ وارسیلز کے مطابق اگر حکومتوں نے اپنے اسلحہ میں تخفیف نہیں کی تو وہ دوبارہ مسلح ہو کر نمودار ہو جائے گا اس دعوئے نے جنیوا کی کانفرنس کو سخت مشکلات میں ڈال دیا ہے اور وہ تخفیف اسلحہ کو قابل قبول معیار پر لانے میں بدحواس ہو گئی ہے۔

یورپ میں دوسری جنگ کا امکان

یورپ کی کوئی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ جرمنی اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنائے اور اگر حکومتوں نے اپنے اسلحہ میں کافی تخفیف نہیں کی تو پھر سوائے دوسری جنگ کے جرمنی کو اس اقدام سے نہیں روکا جا سکتا۔ کیونکہ جرمنی کا دوبارہ مسلح ہونا معاہدہ وارسیلز کے منافی ہے اور جب تک لیگ آف نیشنز (جمعیۃ الاقوام) اس کی اجازت نہ دے وہ مسلح ہونے کا مجاز نہیں ہے۔ سگنور مسولینی نے اپنے ایک معقول گفتگو کے دوران میں مضمون میں ظاہر کر دیا ہے کہ اگر جرمنی تخفیف اسلحہ کی کانفرنس سے علیحدہ رہا تو کانفرنس اپنے مقاصد میں ناکام اور مفلوج ہو جائے گی۔

فرانس اور پولینڈ کی کمزوری

اس راہ میں سب سے بڑی مزاحمت حکومت فرانس کی کمزوری ہے جس کے ساتھ پولینڈ اور دیگر ریاستوں کی کمزوریاں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ لندن "ٹائمز" لکھتا ہے کہ جرمنی کے حامی باشندوں نے نہایت غرور کے ساتھ کھلم کھلا فوجی رویہ اختیار کر لیا ہے اور قومی حکومت کے ایک رکن نے مساویانہ سلوک کے دعوے کو پیش کرتے ہوئے جنگجویانہ تقریر کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یورپ کی مشکلات معمولی نہیں ہیں اور اس کے خطرات بہت بڑھتے جا رہے ہیں۔

سگنور مسولینی کی امداد کی ضرورت

جنیوا کانفرنس کی ناکامی و تنقید سے جو کانفرنس کو ہوئی اس کا اصل سبب کسی موزوں صدر کا فقدان تھا۔ مسٹر ہنڈرسن صدارت کیلئے بالکل ناموزوں ثابت ہوئے۔ اس کا جو نتیجہ برآمد ہوا اس پر ریمارک کرتے ہوئے سگنور مسولینی فرماتے ہیں "یہ سپریم کمیشن کا کام پانچ سال تک جاری رہا۔ کانفرنس پانچ ماہ میں ختم ہوئی۔ تقریباً ڈیڑھ سو تقریریں کی گئیں اور مطبوعہ رپورٹیں اتنی زیادہ شائع کی گئیں کہ ان کی بلندی آسمان تک پہنچ گئی مگر باوجود اس کے ایک عظیم الشان پہاڑ سے تجاویز کی صورت میں صرف ایک چوہا نکلا!"

ان حالات کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا کچھ بعید نہ ہوگا کہ اگر تخفیف اسلحہ کی کانفرنس کو ناکامی کی دلدل سے نکالنا ہے تو اس کی صدارت کے لئے سگنور مسولینی کو منتخب کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

لبرل جماعت اور اوٹاوہ

مسٹر لائڈ جارج نو سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر چکے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک ان میں دلچسپی بہت کم ہے۔ آپ کی جگہ اوٹاوہ کانفرنس میں لبرل جماعت کی پالیسی کی تشریح کے لئے سر ہربرٹ سیموئل مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنی تقریر کو اس ناواقفیت سے شروع کیا کہ گویا وہ اوٹاوہ کانفرنس کے حقیقی نتائج سے ناواقف ہیں کیونکہ آپ نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ "اوٹاوہ نے جو دنیا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ محصولات کی دیوار کو گرا دیگی۔ اس کو پورا کیا گیا؟ اس کا ہم کو علم نہیں ہے۔"

اس کے بعد آپ نے تین چیزیں بیان کی ہیں جو ان کے نزدیک "بہت صاف" ہیں۔ پہلی چیز یہ کہ جہاں تک انگلستان کا تعلق ہے وہاں محصولات کا اضافہ ہی ہوا ہے نہ کہ تخفیف۔ دوسری چیز یہ کہ اگر ملکوں کے محصولات میں تخفیف ہوئی تو اس کا صرف ہمیں ہی نقصان پہنچے گا۔ تیسری بات یہ کہ شاہی تجارت کے محصولات کی تخفیف کو دنیا کی تجارت کے محصولات سے موازنہ کیا جائے گا۔ ان بنیادوں پر مسٹر ہربرٹ سیموئل کا فیصلہ ہے کہ وہ اوٹاوہ کی سر سے پیر تک مخالفت کی جائے۔ (اسٹیٹسمین)

ایران میں روسی پٹرول کی جنگ

اینگلو پرشین آئل کمپنی کا مستقبل

کچھ عرصہ سے ایرانی منڈیوں میں روسی پیٹرول اور اینگلو پرشین آئل کمپنی کی جنگ چھڑی ہوئی ہے اور اب یہ جنگ اتنی سخت ہو گئی ہے کہ جس کے ایک طرفہ فتح و شکست کا انحصار مستقبل پر آ پڑا ہے۔ روسی پیٹرول کی ارزانی سے آئل کمپنی کو سخت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ روسی پیٹرول دوسری کمپنیوں کی نسبت بہت سستا ہے۔ روسی پیٹرول نے پرشین آئل کمپنی کے مستقبل کو تاریک بنا دیا ہے اور تعجب ہے کہ اصفہان اور شیراز میں روسی پیٹرول جا کر بھی بہت سستا پڑتا ہے اسی لئے اس کی کھپت دوسرے پیٹرولوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اینگلو پرشین آئل کمپنی نے بھی ارادہ کر لیا ہے کہ وہ ایران کے بازاروں میں روسی تیل کے نرخ پر اپنا تیل فروخت کرے تاکہ روسی تیل کو شکست ہو اور وہ آئندہ ایرانی بازاروں میں آنے کا نام تک نہ لے دیکھیے ان دو بڑی پیٹرول کمپنیوں میں آئندہ کس کو شکست اور کس کو فتح ہوتی ہے۔ (یونٹی)

* * *

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(مینیجر الجمعیۃ دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۴ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ

مخلوط انتخاب اور مسلمان

اقلیت والے صوبوں کا معاملہ

ہم نے کسی گزشتہ اشاعت میں مخلوط انتخاب کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم آئندہ خصوصیت کے ساتھ ان صوبوں کے لئے مخلوط انتخاب کے فوائد پر روشنی ڈالیں گے جن میں مسلمانوں کی اقلیت ہے اور ہندو اکثریت میں ہیں۔ آج ہم چاہتے ہیں کہ اس وعدہ کے مطابق قارئین کرام کے سامنے صحیح صورت حال رکھ دیں تاکہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد کسی مفید نتیجہ تک پہنچ سکیں۔ اور چونکہ آل پارٹیز کانفرنس کی تجویز زیر غور ہے اور اس کے متعلق مختلف حلقوں میں کوششیں جاری ہیں اس لئے اس بحث کا یہ وقت مناسب بھی ہے تاکہ آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہونے تک مسلمان اپنی جگہ اور ہندو اپنی جگہ غور کر لیں کہ ان کے لئے کونسی پوزیشن بہتر ہوگی اور وہ اپنا اور اپنے ملک کا فائدہ کس صورت میں حاصل کر سکیں گے۔

سب سے پہلی بات قابل غور یہ ہے کہ ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی میں مرکزی ذمہ داری اور صوبجاتی خود مختاری کا پوری طرح مطالبہ کیا جا رہا ہے اور حکومت بھی ایک حد تک یہ تسلیم کر چکی ہے کہ وہ صوبجاتی خود مختاری اور مرکزی ذمہ داری کے اصولوں کو آئندہ دستور اساسی میں ضرور داخل کر دے گی۔

اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ان دونوں اصولوں کا مفہوم کیا ہے اور ان کو دستور اساسی میں داخل کر دینے کا نتیجہ کیا برآمد ہو گا۔ جو لوگ سیاسیات حاضرہ سے واقف ہیں وہ بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ اس قسم کے انقلاب کا سب سے پہلا نتیجہ یہ ہو گا کہ حکومت کی اصل قوت بجائے اجنبی باشندوں کے خود ان لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے گی جو ہندوستان کے باشندے ہیں اور جیسا کہ تمام نیابتی دستور ہے حکومت اسی جماعت کی ہو گی جو مجلس مقننہ میں اکثریت کے ساتھ منتخب ہو کر آئے گی۔ صوبوں کی خود مختاری کے باعث ہر صوبہ کی مجلس مقننہ ایک مستقل اور آزاد مجلس ہو گی اور اس کی اکثریت کو بہت زیادہ اختیارات حاصل ہوں گے جیسے کہ پارلیمنٹی نظام میں عموماً حاصل ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح مرکز میں ذمہ داری مل جانے کے بعد مرکز کی حکومت بھی اکثریت کے سامنے ذمہ دار اور اس کی خواہش کے تابع ہو جائے گی۔ یہ ہیں اس انقلاب کے معنی جس کا مطالبہ اس وقت ہندوستان کے دستور اساسی میں کیا جا رہا ہے اور جس کو ایک حد تک برطانیہ تسلیم کر چکا ہے اور جس کا خاکہ لندن میں تیار کیا جا چکا ہے یا تیار کیا جا رہا ہے۔

جب صورت حال یہ ہے اور اکثریت کی حکومتوں کا قیام ہر صوبہ میں یقینی ہے تو مختلف فرقوں اور ملتوں کو اپنی جگہ یہ سوچنا ہے کہ آئندہ ان کی حیثیت کیا ہو گی۔ اگر تناسب آبادی کے اعتبار سے کوئی فرقہ اکثریت میں ہے تو اسے اس امر کی سعی کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی اکثریت کو فنا نہ ہونے دے اور اقلیتوں کے ساتھ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ وہ اس کی حکومت کو خوشی اور رضامندی کے ساتھ قبول کر لیں اور اس میں روڑے اٹکانے کے بجائے اسے اپنی امداد و اعانت سے کامیاب طریقہ پر چلائیں اور اگر کوئی فرقہ اقلیت میں ہے تو اسے یہ سوچنا چاہیئے کہ میں کس قسم کا طرز عمل اختیار کروں جو میری اور اکثریت کے درمیان ایک عمیق و وسیع خلیج حائل کر دے اور اکثریت سے ایک ایسی مستقل و پیہم جنگ جاری ہو جائے جو آخر میں خود میرے ہی لئے نقصان رساں اور تکلیف دہ ثابت ہو۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں حالات مختلف ہیں۔ صوبہ سرحد، صوبہ بلوچستان، صوبہ پنجاب، صوبہ بنگال اور صوبہ سندھ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور باقی دوسرے صوبوں میں ہندو اکثریت میں ہیں۔ ہندوؤں کی اکثریت والے صوبے زیادہ ہیں مسلمانوں کی اکثریت والے صوبے کم ہیں۔ اور پھر مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں میں سے بھی دو صوبے ایسے ہیں جن کی اکثریتیں بہت ہی کم تناسب رکھتی ہیں اور سب سے آخر میں مرکز کا معاملہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی اقلیت والی پوزیشن پر سب سے زیادہ غور کریں اور اس کے ساتھ جہاں جہاں اکثریت میں ہیں وہاں اکثریت کے نقطۂ نگاہ کو بھی ملحوظ رکھیں۔

مسلمان جہاں جہاں اقلیت میں ہیں ان کے لئے بہترین صورت یہ ہے کہ وہ اکثریت کے ساتھ اتحاد عمل کریں اور ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کریں جن کے اندر ہندو مسلم سوال پیدا ہی نہ ہونے پائے۔ جماعتوں کی تقسیم "ہندوئیت" اور "مسلمانیت" پر مبنی نہ ہو بلکہ مختلف طبقوں کے مشترکہ مفاد پر ہو۔ مثلاً کسان اور زمیندار علیحدہ علیحدہ دو جماعتیں ہو جائیں جن میں مسلمان بھی ہوں اور ہندو بھی ہوں، اسی طرح تاجروں اور صناعوں کی ایک جماعت ہو جائے اور اس میں دونوں فرقے شامل ہوں۔ اگر کسی طریقہ سے یہ صورت ممکن ہو تو وہی طریقہ اختیار کرنا اقلیت والے فرقہ کے لئے مفید ہو گا، ورنہ اگر اکثریت کے ساتھ جنگ ٹھان لی تو خواہ کیسی ہی اقلیت کیوں نہ ہو آخر الامر نقصان اقلیت ہی کو پہنچے گا۔ مسلمان اسی طرح خسارہ میں رہیں گے۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ ہندوؤں کی اکثریت جو صرف "ہندوئیت" ہی کے نشہ میں سرشار ہو کر مجلس مقننہ کے اندر آئے گی اور اپنی گذشتہ اور موجودہ تلخ ذائقہ کشمکش کا بدلہ لینا چاہے گی وہ ایذا رسانی میں حد سے تجاوز کر جائے گی اور اقلیت والے خود بخود پس جائیں گے۔ اگر کسی صوبہ میں دس فی صدی والی اقلیت کو تیس فی صدی نشستیں بھی مل گئیں تو آپس کا اتحاد و اتفاق مفقود رہا اور انتخاب کی بنیاد ایسی ہوئی جو تفرقہ ڈالنے والی ہو تو ستر کے مقابلہ میں تیس والے اسی طرح مجبور رہیں گے جس طرح کہ دس مجبور رہتے۔

بدقسمتی سے جداگانہ اور مخلوط انتخاب کا مسئلہ ہندوستان کی اکثریت اور اقلیتوں کے درمیان ایک مابہ النزاع مسئلہ بن گیا ہے اور گذشتہ تین سال کے اندر جس قدر کوششیں باہمی مصالحت کیلئے کی گئی ہیں وہ سب اسی چٹان پر آ کر شکست کھا گئی ہیں۔ مخلوط اور جداگانہ انتخاب کے جتنے مسائل فارمولے تھے ان سب کو زیر بحث لایا جا چکا ہے اور باہمی سمجھوتہ کی کوئی صورت ایسی باقی نہیں رہی ہے جس پر غور نہ کیا گیا ہو۔ تین سال کی اس کشمکش کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں اور جس پر ہر انصاف پسند اتفاق کرے گا وہ یہ ہے کہ اگر کوئی منصفانہ اور رضامندی کا سمجھوتہ ہو سکتا ہے تو وہ صرف مخلوط انتخاب کے اصول پر ہو سکتا ہے۔ مخلوط انتخاب ہی ایک ایسی بنیاد ہے جس پر ہندو و مسلمان متفق ہو کر کوئی عمارت تعمیر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ عمارت کیا ہو اور اس میں مسلمان اپنے لئے کن کن تحفظات کا بندوبست کرا لیں۔ جداگانہ انتخاب پر اصرار سوائے مزید کشیدگی اور افتراق کے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ دس بارہ سال کے تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جداگانہ انتخاب آپس میں افزائش منافرت کا موجب ہو رہا ہے اور اس سے ہندوستان کی قومیت متحدہ تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ اور آپس میں اس طرح ٹکڑے کئے گئے ہیں کہ افتراق و انشقاق کے سوا اتحاد و اتفاق کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس لئے ہندو اور مسلمانوں کی اکثریت کو مخلوط انتخاب پر اصرار ہے اور وہ جداگانہ انتخاب کو قومیت متحدہ کے لئے مفید خیال نہیں کرتے ہیں۔ البتہ مسلمانوں کا ایک طبقہ جو حکومت کا آلہ کار ہے اور جس کے افراد کو سرکاری کانفرنسوں میں آسانی کے ساتھ نامزد کر دیا جاتا ہے جداگانہ انتخاب کو محض ہندوؤں کی ضد اور قومیت متحدہ کی شکست کیلئے بار بار پیش کئے جا رہا ہے اور اس نے حکومت کو یہ موقع بھی دیدیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تصفیہ کے سلسلہ میں اس طریق انتخاب کی منظوری کا اعلان کر دے۔

اقلیت والے صوبوں کے مسلمانوں کو اپنے مفاد پر غور کرنا چاہیئے۔ انہیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ جداگانہ انتخاب ان کے لئے کس درجہ نقصان دہ ہے۔ حکومت کے فرقہ وارانہ فیصلہ نے جو تشویشناک حالت پیدا کر دی ہے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کے بڑھ جانے کا جو اندیشہ ہے اس کی موجودگی میں یہ جداگانہ انتخاب مسلمانوں کے لئے بلائے جان ہو سکتا ہے ہندوؤں میں سے [illegible] منتخب ہو کر جائیں گے اور چونکہ یہ فیصلہ ایک تیسری طاقت نے نافذ کیا ہے انہیں کچھ سمجھوتہ تو کرنا نہیں ہوا ہے اس لئے خوب انتقام لیں گے وزیر اعظم کے اعلان سے قبل بنگال کے مسلمان اس اعتراض کے جواب میں یہ کہہ دیا کرتے تھے کہ پانچ صوبوں میں ہماری بھی تو اکثریت ہوگی وہاں ہندوؤں سے کسر نکال لیں گے۔ مگر اب وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ پانچ صوبوں میں ان کی اکثریت کہاں ہے۔ سوائے صوبہ سرحد کے باقی تمام صوبوں میں سے کسی ایک صوبہ میں بھی وہ ہندوؤں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر سرحد کے مسلمانوں نے یوپی کے مسلمانوں کا بدلہ لینے کے لئے سرحد کے ہندوؤں پر ظلم بھی کیا تو کیا ہو گا؟ مسلمانوں کی تو ایک زبردست آبادی فرقہ وار اکثریت کے زیر حکومت ہی رہے گی۔ اور فرقہ وار بنا پر سیاسی جماعتوں کی تقسیم سے اقلیت کو جو نقصانات پہنچنے کے اندیشے ہیں وہ برداشت کرتی رہے گی۔ اس طرح اب تو مخلوط انتخاب کو رائج کرانے اور وزیر اعظم کے فیصلہ کو بدلوانے کی اور بھی سخت ضرورت ہے اور اقلیت والے صوبوں کے مسلمانوں کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ جلد سے جلد مخلوط انتخاب کی بنا پر ایک سمجھوتہ کر لیں اور اسے نافذ کرانے کے لئے متحدہ جد و جہد میں مصروف ہو جائیں۔

موجودہ گتھی کو سلجھانے کے لئے ایک زیادہ آسان صورت یہ بھی ہے کہ ہر صوبہ کا معاملہ علیحدہ علیحدہ زیر بحث آئے اور ہر صوبہ کے ہندو مسلمان مل کر اپنی جداگانہ کانفرنسیں منعقد کریں اور اپنے اپنے صوبوں کے متعلق متحدہ فیصلہ کر کے وزیر اعظم کے اعلان کو اپنے حق میں بدلوا لیں۔ اگر مسلمانوں کی اکثریت والے صوبے مثلاً پنجاب میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا اور وہاں کے ہندو مسلمان سوائے لڑنے کے کبھی ملنا جانتے ہی نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ صوبہ بہار یا صوبہ متحدہ کے مسلمان کیوں مارے جائیں اور صرف چند نشستیں اور جداگانہ انتخاب حاصل کر کے اپنی دائمی تباہی و بربادی کے سامان کیوں مہیا کر لیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ یوپی اپنا فیصلہ کرے اور بہار اپنے معاملہ کو صاف کرے تاکہ اسے تو فرقہ وارانہ کشمکش سے نجات مل جائے۔ بہار اور یوپی کا نام ہم نے مثال کے طور پر لیا ہے ورنہ یہی بات صوبہ سرحد سے بھی کہی جا سکتی ہے۔ کیا مسلمانوں کا وہ طبقہ بھی ٹھنڈے دل سے غور کرے گا جو اب تک جداگانہ انتخاب کے خطرناک طریق پر مصر رہا ہے۔

بلوچ کانفرنس

بلوچستان کو ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے مساوی درجہ دینے کا مطالبہ مسلم کانفرنس کے اس اجلاس میں کیا گیا تھا جو بمقام دہلی منعقد ہوا تھا مگر وہ زمانہ ہے اور آج کا دن کہ مسلم کانفرنس والوں نے کبھی ہندوستان میں یا ہندوستان کے باہر بلوچستان کے متعلق کوئی لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا اور اسے صرف ایک کاغذی مطالبہ سمجھتے رہے حتیٰ کہ وزیر اعظم کے اعلان کے بعد بھی جس میں بلوچستان کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے ان لوگوں کی رگ حمیت جوش میں نہیں آئی اور انہوں نے ایسے فیصلہ کو دستور کے [illegible] اپنی خیر خواہی ملت کا ثبوت نہیں دیا۔ قوم پرور مسلمانوں نے جب کبھی ہندوؤں سے سمجھوتہ کی گفت و شنید کی صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کو مساوی حیثیت سے اپنے سامنے رکھا اور ان دونوں کی آزادی و مساوات کو ان سے تسلیم بھی کرایا نہرو رپورٹ نے بلوچستان کے حق خود اختیاری و مساوات کو جائز قرار دیا تھا اور ایک مستقل صوبہ بنایا تھا۔ پھر اس کے بعد جب کانگریس کی مجلس عاملہ کا فارمولا آیا تو اس میں بھی بلوچستان موجود تھا۔ ہندوؤں نے من حیث القوم بھی اس مطالبہ کی کبھی مخالفت نہیں کی مگر بیشتر فرقہ پرست مسلمان لیڈر بلوچستان کی آزادی ہی کے فرقہ وارانہ تصفیہ کو قبول کر بیٹھے اور اس طرح انہوں نے مسلمانان بلوچستان کے ساتھ ایسی غداری کی کہ وہ ہمیشہ اسے یاد رکھیں گے۔ بہرحال انہیں تو یہ کرنا ہی تھا انہوں نے اور دوسرے کس معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ وفا کی ہے جو اس معاملہ میں کرتے۔ اب خود مسلمانان بلوچستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہوں گے اور اپنی تنظیم و اصلاح کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ہم ان کے اس فیصلہ کو قابل مبارکباد سمجھتے ہیں اور ان کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔ آئندہ ماہ دسمبر میں بلوچوں کی ایک آل انڈیا کانفرنس منعقد کی جانے والی ہے۔ نوابزادہ محمد یوسف علی خان صاحب عزیز اور سردار غلام رسول خان بلوچ ان علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے عنقریب روانہ ہو جائیں گے جو بلوچوں کی آبادی کے لئے خصوصیت رکھتے ہیں۔ ہمیں ان حضرات کی جد و جہد سے قوی امید ہے کہ یہ کانفرنس نہایت شاندار ہو گی اور اس کے فیصلے بلوچوں کے لئے نہایت مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوں گے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے ہم ان بزرگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ جس قسم کی امداد طلب فرمائیں گے دی جائیگی۔

فرانٹیئر ایڈووکیٹ اور مسلمانان سرحد

"فرانٹیئر ایڈووکیٹ" صوبہ سرحد کا ایک قوم پرور اخبار ہے جس نے گزشتہ عرصہ میں نہایت قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اس اخبار کے مالک و ایڈیٹر پنڈت امیر چند بمبوال کے خلاف آج کل صوبہ سرحد میں بہت سخت اشتعال و ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور ان کے ساتھ متعدد افسوسناک واقعات پیش آئے ہیں۔ اس اشتعال کی وجہ یہ ہے کہ فرانٹیئر ایڈووکیٹ میں افریقہ کے متعلق کسی انگریزی مضمون کا ترجمہ شائع ہوا تھا جس میں بعض جملے ایسے موجود تھے جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے تھے۔ اس مضمون کی اشاعت کے بعد پنڈت امیر چند بمبوال تین سے زائد مرتبہ اپنے اخبار کے اندر غیر مشروط اور نہایت صاف و صریح الفاظ میں معافی مانگ چکے ہیں اور پوری تفصیل کے ساتھ یہ کہہ چکے ہیں کہ انہوں نے یہ مضمون ہرگز دیدہ و دانستہ شائع نہیں کیا اور ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچائیں یا بزرگان دین کی توہین کے مرتکب ہوں۔ پنڈت صاحب موصوف کی یہ معافی اس قدر واضح اور پرخلوص الفاظ میں ہے اور اس کی تکرار اس طرح کی گئی ہے کہ ہم ان کے بیان کو یقین کرنے پر مجبور ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ حقیقۃً یہ ناپاک مضمون جو بقول ان کے ایک مسلمان ہی کا لکھا ہوا ہے اور کسی انگریزی رسالہ کا ترجمہ ہے ان کے علم میں آئے بغیر چھپ گیا۔ اس مضمون کی اشاعت پر انہوں نے جو اظہار ندامت و معذرت کیا ہے وہ اس کا متقاضی ہے کہ مسلمانان سرحد اس پر توجہ فرمائیں اور انہیں معاف کر دیں۔ سرحد کے غیور مسلمانوں سے انقلاب نے بھی یہی اپیل کی ہے اور میاں جعفر شاہ کاکاخیل کا بھی ایک بیان اسی طرز عمل کی ترغیب دلانے کے لئے شائع ہوا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صوبہ سرحد میں پنڈت امیر چند بمبوال اور ان کے اخبار فرانٹیئر ایڈووکیٹ کی پوزیشن صاف ہو جائے گی۔ قابل اعتراض پرچہ اخبار کے دفتر میں اور باہر جلا دیا جائے گا۔ اور اس کا عملہ آئندہ کے لئے اس قسم کی غلطی کے تمام امکانات کو قطعاً دور کر دیگا۔

غازی محمد عثمان آزاد کی علالت

کئی دن سے یہ خبر مقامی اخبارات میں شائع ہو رہی ہے اور ہمیں موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ غازی محمد عثمان صاحب آزاد ایڈیٹر قومی گزٹ جنہیں آرڈیننس کی دفعہ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا اور وہ آج کل دہلی جیل میں نظربند ہیں بہت سخت علیل ہیں اور ان کا وزن بہت کم ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جمعہ کے روز انہیں شدید بخار تھا اور ان کے برادر عزیز جب ان سے ملاقات کرنے کے لئے جیل کے اندر تشریف لے گئے تو ایک عرصہ کے انتظار کے بعد انہیں یہ اطلاع دی گئی کہ ان کا سہیل ہے اور وہ ملاقات کے کمرہ تک آنے کے ناقابل ہیں۔ چنانچہ وہ اس روز مایوس واپس آئے اور انہوں نے دوسرے روز ہفتہ کو پھر جیل جا کر ان سے ملاقات کی اور انہیں بہت نحیف اور کمزور پایا۔ معلوم ہوا کہ ان کو شدت کی کھانسی اور بخار ہے اور بلغم میں خون بھی آتا ہے جو بہت زیادہ موجب تشویش ہے۔ ایک طرف تو ان کی صحت کا یہ حال دیکھا گیا، اور دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ ان کو محض نظربندی کی حالت میں سخت تکلیف کے اندر رکھا جا رہا ہے۔ وہ شب و روز ایک ہی کمرہ میں بند رہتے ہیں اور اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔ حتیٰ کہ شام کے وقت بھی انہیں باوجود اپنی شدید علالت کے باہر چلنے پھرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جو سی کلاس کے قیدیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک شخص کو اس ذلت کے ساتھ گرفتار کرنا جبکہ وہ بستر علالت پر پڑا ہوا ہو اور پھر اسے شدید بیماری کی حالت میں آرڈیننس کی دفعہ کے ماتحت نظربند رکھنا کیا معنی رکھتا ہے۔ بہرحال اس کا تعلق حکومت سے ہے اور ہم اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ لیکن یہ ہمیں ضرور معلوم ہونا چاہیئے کہ غازی محمد عثمان صاحب آزاد کو "سی" کلاس میں کس طرح رکھا جا سکتا ہے جبکہ وہ دہلی کی پنجابی برادری کے ایک متمول فرد ہیں اور جیسا کہ اخبارات میں شائع ہو رہا ہے ان کی ذاتی جائداد کافی ہے اور ان کی سوشل اور مالی حیثیت ہر طرح سے ایسی ہے [illegible]۔ آزاد صاحب کی صحت کے متعلق حکومت کو پبلک کا اطمینان دلانا چاہیئے۔ اور اگر یہ صحیح ہے کہ وہ سی کلاس میں رکھے گئے ہیں تو فوراً ان کا کلاس بدل دینا چاہیئے۔

تصحیح

یکم ستمبر کے اخبار الجمعیۃ میں جو مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا ہے اس میں [illegible] کے بجائے کاتب صاحب نے غلطی سے "جولائی" لکھدیا ہے۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔ (منیجر)

نکات و لطائف

(سیر نکات و لطائف کے قلم سے)

یہ مولوی شفیع داؤدی بھی عجیب آدمی ہیں۔ پچھلے دنوں مظہر الدین کو لیکر صوبہ سرحد پہنچ گئے تھے۔ وہاں خدا جانے کیا کیا غل غپاڑہ کیا اور کس کس طرح مظالم سرحد کی پردہ پوشی کے لئے جھوٹے سچے بیانات شائع کرتے رہے۔ آخر کار اسمبلی میں بیانات ابیوٹ کیا اور مولوی صاحب "خفت سے زرد" ہو گئے مگر اس کے باوجود انہوں نے "بیان" ضرور شائع کیا کیونکہ "بیان" شائع کرنا لیڈری کی ایک شان ہے خواہ وہ کتنا ہی بے اثر کیوں نہ ہو اور اسے پڑھ کر قارئین اخبارات کو کتنی ہی ہنسی کیوں نہ آئے۔

* * *

انگریزی کی ایک مثل ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مولوی شفیع داؤدی کو پھر ایک موقع مسلمانوں کی مخالفت میں اپنا زور طبع دکھانے کا مل گیا اب کی مرتبہ انہوں نے اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے تین خلاف شریعت اور خلاف اسلام مسودات قانون خود تصنیف کر کے حکومت کے حوالے کئے اور خوب زور شور سے ان کی حمایت کرنے لگے۔ علماء امت نے ان مسودات کو دیکھتے ہی اعلان کر دیا کہ یہ مداخلت فی الدین کے مرادف ہیں اور مسلمانوں نے تمام ہندوستان میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ان کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اب مولوی صاحب ایک مرتبہ پھر اسی پوزیشن میں آگئے جس میں کہ پہلے تھے۔

* * *

کوئی دوسرا ہوتا تو رائے عامہ سے ٹکر لگانے کی جرأت نہ کرتا اپنے گھر میں خاموش بیٹھ کر حکومت کی جو خدمت چاہتا کئے جاتا مگر مولوی شفیع داؤدی کوئی ایسی ویسی گولیاں کھیلے ہوئے تو تھے نہیں کہ اس طرح مسلمانوں سے دب جاتے۔ انہوں نے ان مسودات میں سے ایک مسودہ کو قانون بھی بنوا دیا۔ اور جب ۳۰ ستمبر کے مظاہرے ہونے لگے تو دیر شان لیڈری دکھانے کے لئے ایک بیان بھی نکال بیٹھے۔ یہ نہ سوچا کہ جب سارے [illegible] میرے خلاف ہیں اور اس قانون کو مداخلت فی الدین سمجھتے ہیں تو میرے بیکس بیٹھے دلائل اور بے معنی منطق ان پر کیا اثر کرے گی۔ جس طرح میرے دوسرے رفقا خاموش ہیں میں بھی خاموش بیٹھا رہوں۔ آئندہ جو حشر سب کا ہو گا وہ میرا بھی ہو گا۔ افسوس کہ بیچارے اس "بیان بازی" کی بدولت اور زیادہ ذلیل ہو گئے۔ واقعی یہ مولوی شفیع داؤدی بھی عجیب آدمی ہیں۔

* * *

لاہور کا "ایسٹرن ٹائمس" ایک رجعت پسند اخبار ہے۔ اس کے ایڈیٹر صاحب مولانا ابو الکلام آزاد کی اس تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے جو آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق مولانا ممدوح نے پیش کی ہے اور جس کی تائید عامہ جمعیۃ العلماء کی طرف سے کی گئی رقمطراز ہے۔

"لیکن یہ واضح کر دینا ہمارا فرض ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت کی نمائندہ جماعتیں ان کی گفت و شنید میں شریک نہ ہوں گی۔"

ہماری سمجھ میں نہ آیا کہ "اکثریت کی نمائندہ جماعتوں" سے کونسی جماعتیں مراد ہیں۔ کیا جمعیۃ علمائے ہند، نیشنلسٹ مسلم پارٹی، اور احرار پارٹی کے ارکان گفتگوئے مصالحت میں حصہ نہیں لیں گے؟ یہ کس طرح ممکن ہے۔ شاید ایڈیٹر صاحب کی مراد ان جماعتوں سے ہو جن کے حامیوں کی نہیں بلکہ [illegible] کی مسلمانوں میں اکثریت ہے۔ خیر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اگر مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ [illegible] نہ بھی شریک ہوں تو مصالحت جیسے مفید مقصد کو [illegible] ترک نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی جماعتوں کی ضرورت بھی نہیں ہے جن کی "اکثریت" تخالف ہو۔

* * *

"خلافت" کانفرنس اجمیر کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مخالفین کے متعلق لکھتا ہے کہ

"انہوں نے مولانا شوکت علی صاحب، مولانا محمد عرفان صاحب، غازی محی الدین (ان کو [illegible] نے صاحب نہیں لکھا) وغیرہ کے خلاف اول روز سات پوسٹر شائع کئے اور اس کے بعد چار پانچ اور نکالے اس سے مسلمانان اجمیر میں سخت ہیجان ان کے خلاف پیدا ہو گیا۔"

اگر یہ صحیح ہے تو کیا عجیب ہے کہ خود مظہر الدین ہی نے یہ پوسٹر اپنے مخالفین کے ناموں سے شائع کرا دئیے ہوں تاکہ "سخت ہیجان ان کے خلاف پیدا ہو جائے" اور ہم کانفرنس کو کامیاب بنالیں ورنہ ایسا احمق کون ہو گا کہ جس بات سے اسی کے خلاف ہیجان پیدا ہوتا ہو وہی کرتا چلا جائے۔

* * *

شیخ عبد المجید صاحب سندھی جن کے سر پر امسال اجمیر کی "خلافت" کا تاج رکھا گیا تھا اپنے ایک تازہ بیان میں جو یوپی کو دیا گیا ہے ارشاد فرماتے ہیں۔

"ہندوستان کے موجودہ نظری اتفاق تحلیل کے جو لوگ خواہشمند ہیں ان سب کا فرض ہے کہ وہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا فوری حل کرنے میں مزید تاخیر سے کام نہ لیں۔" (الامان مورخہ یکم اکتوبر)

خدا کے لئے کوئی بتائے کہ سندھی صاحب نے کیا کہا اور ہم کیا سمجھیں؟

* * *

کوئی نواب احمد ظہور الدین خاں صاحب ہیں۔ انہیں ہیں والنٹیروں کے جلسہ کا صدر بنایا گیا تھا۔ آپ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"گو وزیر اعظم نے مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب تسلیم کر لیا ہے لیکن فرقہ وارانہ حل میں ابھی کافی خامیاں ہیں جو مسلمانوں کو مطمئن کرنے میں ناکام رہی ہیں۔"

کیا نواب صاحب کو یہ توقع تھی کہ "خامیاں" ہی "مسلمانوں کو مطمئن کرنے میں کامیاب" ہوں گی؟ اگر یہ بات ہے تو واقعی ان کی مایوسی قابل افسوس اور قابل رحم ہے۔

* * *

شملہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ہندوستان کے متعلق لندن میں آئندہ جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس کے زیادہ سے زیادہ صرف ۲۵ اراکین نامزد کئے جائیں گے۔ اگر ایسا ہے تو ہم اس کانفرنس کو "گول میز" کانفرنس کہنے کے بجائے "گول اپنائی" کانفرنس کیوں نہ کہیں؟

حوادث و احکام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ۔ (ابو داؤد جلد ۲ ص ۱۵۸)
وقال ایضاً صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم بلجام من النار۔

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کسی ایسے امر کی ہدایت کرے کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے فعل میں بھلائی ہو (اور اس کو یہ معلوم ہو) تو اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔

نیز ارشاد فرمایا جو شخص سوال کے وقت کسی ایسے مسئلہ کو چھپائے جس کو وہ جانتا ہے تو اس کے منہ میں آگ کا لگام پہنایا جائے گا۔

اس کے بعد منشی تصدق احمد صاحب جعفری کے سوالات کے (جو شائع ہو چکے ہیں) حسب ذیل اصولی جوابات دیئے جاتے ہیں:-

جواب

(باقی آئندہ)

ترک عقبہ پر کسی غیر مسلم حکومت کا قبضہ نہیں ہونے دینگے

سرزمین عرب کی آزادی کیلئے ترک، حجاز اور ایران کا اتحاد

عقبہ کے مسئلہ نے تمام اسلامی دنیا کو برہم کر دیا ہے

کیا شرق اردن پر یہودیوں کا قبضہ ہوگا؟

شہزادہ ویلز انگورہ جانے والے ہیں؟

غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو برطانیہ کا اعزاز

انقلاب پسندوں کا "بادشاہ" بال بال بچ گیا

چاٹگام اور ڈھاکہ میں تلاشیوں کیلئے اسپیشل پولیس

سورا جیہ سین کی گرفتاری کے لئے دس ہزار روپے کا اعلان

آزادی اسلام کا اولین اصول ہے

خلافتیوں کے الزامات کی پرزور تردید

ایک کروڑ پچاس لاکھ بائبل کی فروخت

بائبل سوسائٹی کا ایک سالہ کارنامہ

ایک جانکاہ اور افسوسناک حادثہ

رجسٹرار جامعہ ملیہ اسلامیہ کے صاحبزادہ کی ناگہانی وفات

"جمعیۃ علمائے سہارنپور کا جلسہ"

شراب پر پکٹنگ کرنے والے رضاکاروں کی گرفتاری

آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کی تائید

مولانا محمد اسمٰعیل ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علماء کا بیان

دہشت انگیزی کے انسداد کیلئے "مؤثر علاج"

بنگال کو اصلاحات سے محروم رکھا جائے

سری نگر میں امن و امان قائم ہو گیا

ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کا مال واپس کر دینگے

ایمرجنسی پریس ایکٹ کی میعاد میں توسیع

گورنر باجلاس کونسل کا اعلان

تین کار آمد بم برآمد ہوئے

چاٹگام پر جرمانہ عائد کیا جائے گا

چترال ریلیف کالم پر ہوائی تاخت

سرخ پوشوں کا جلسہ منتشر کر دیا گیا

بمبئی میں سو خاکروبوں کی ہڑتال

حکومت اور کانگریس میں مصالحت کی خبریں

لندن میں بھی مصالحت کی کوششیں جاری ہیں

لندن کانفرنس میں کانگریسیوں کو دعوت

تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین

چودھری ظفر اللہ خاں مسلمانوں کے نمائندہ ہونگے

مرکزی مجلس مقننہ میں قیاس آرائیاں

تیسری گول میز کانفرنس میں کن امور پر بحث ہوگی

آئینی اصلاحات کی فہرست

دہشت انگیزی کو دور کرنے کا طریقہ

مجلس مملکت ہند میں ممبران کا اظہار خیال

تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے

حکومت برطانیہ سے لیبر پارٹی کی درخواست

کانگریس کیساتھ دوبارہ گفت و شنید کی تجویز

خلافت کانفرنس کی نمائندہ حیثیت

صرف ۲۰ ڈیلیگیٹ شریک ہوئے

(نامہ نگار خصوصی)

پنجاب	۳	فیروز الدین صاحب، امین الدین صحرائی صاحب، شاہ دین اسلم
سرحد	۴	حاجی عبدالرحیم صاحب، میر جعفر شاہ صاحب
دہلی	۹	نذیر الدین صاحب، مسٹر وحید الدین، مظہر الدین، صوفی سعید حسن صاحب، عبد الواحد قریشی صاحب، تاج الدین صاحب، افاضل الدین صاحب، حکیم محمد اسحٰق صاحب، بشارت صاحب، غلام مصطفےٰ صاحب
یوپی	۱	
بنگال	×	
بہار	×	
آسام	×	
برہما	×	
مدراس	×	
برار	۱	گل شیر خاں صاحب
بمبئی	۸	مولانا محمد عرفان صاحب، مولانا شوکت علی صاحب، عزیز الرحمن صاحب، قطب الدین صاحب، زاہد علی صاحب، نواب حفیظ الدین صاحب، صفدر حسن صاحب، عبد الرؤف صاحب
سندھ	۱	عبد المجید صاحب سندھی
بلوچستان	×	
کل میزان	۲۰	

تین اشتراکیوں پر چھرے سے حملہ

جرمنی میں انتخابات کی جدوجہد

وائنا میں اشتراکیوں اور نازیوں میں جنگ

تیس اشخاص مجروح اور ایک سو گرفتار

مجلس اقوام کی پالیسی پر نکتہ چینی

سر آغا خاں کی طرف سے مایوسی کا اظہار

رکو اور یونان میں قیامت خیز زلزلہ

پانچسو افراد ہلاک اور تین ہزار مجروح

بعض مقامات کی زمین کئی سو فٹ بلند ہو گئی

چاٹگام میں عورتوں اور مردوں کی گرفتاریاں

ایک فوجی دستہ مینسنگھ پہونچ گیا

کابینہ کے اجلاس میں ہندوستانی مسائل پر غور

چلتی ٹرین میں ایک خاتون کو لوٹ لیا

گاندھی جی سے ملاقات کیلئے اجازت

آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں ہنگامہ

"میں بے ایمانوں کی مجلس میں نہیں بیٹھ سکتا"

باغیوں نے اسی جاپانیوں کو ذبح کر ڈالا

جاپانی سفارتخانہ پر باغیوں کا قبضہ

امریکہ میں ایک کروڑ پندرہ لاکھ بیکار

مولانا محمود احمد صاحب کی رہائی

دیوبند اسٹیشن پر شاندار خیر مقدم

احرار اسلام کا اپنا روزنامہ

انتقادات

روغن کامیاب

[illegible]

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی
عالی جناب حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی

شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دارالعلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مغلظ منشط ہے۔ یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزا مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے نہ اس میں کوئی کشتہ ہے نہ کسی قسم کے سمیات اور نشی وغیرہ مضر اجزاء ہیں جو لوگ بے اعتدالیوں کی بدولت اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ چکے ہیں ان کے لئے یہ معجون آب حیات ہے مادہ اور خون کی تولید کو بڑھاتی اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی ہے کمزور سے کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہو جاتا ہے۔ قبل از وقت بھی استعمال ہو سکتی ہے خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸؍)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کردیا

سکول ہٰذا کو میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لے کر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے اس کی تعلیم سٹاف اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی۔ اور ڈی۔ سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۷۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے ان مجربات اسی دواخانہ کو دیتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنی عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص حیض — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

[illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

ضلع گوڑگانواں کی ایک مسجد پر حکومت کا قبضہ

تحقیقات کی تکمیل کے بعد حکومت کی خاموشی

[illegible]

آرڈیننس کے تحت تیار جرمانہ

[illegible]

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ — آپ گھر بیٹھے — ہندوستان سے باہر — تصدیق

[illegible]

ایم۔ اے۔ جی اینڈ سنز ٹریڈرز اینڈ کمیشن ایجنٹس بلیماران۔ دہلی

بی۔ این کالج پٹنہ میں جلسہ میلاد النبی

پٹنہ ہائی کورٹ کے ججوں اور عام ہندوؤں کی شرکت

بی۔ این۔ کالج پٹنہ کے مسلمان طلباء ہر سال پوجہ کی تعطیل سے کچھ دن پیشتر مولود کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی ۲۴ ستمبر بوقت ۸ بجے شب جلسہ میلاد شریف کالج کے بڑے ہال میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ باعتبار سالہائے ماسبق کے نہایت شاندار تھا۔ ڈیڑھ دو ہزار کا مجمع تھا۔ طلباء، کالج کے اساتذہ، بیرسٹران، رؤسائے شہر اور حکام کے علاوہ چیف جسٹس سر کورٹنی ٹیرل صاحب پٹنہ ہائی کورٹ جسٹس خان بہادر خواجہ محمد نور صاحب جسٹس فضل علی صاحب اور جسٹس اگروالہ صاحب ججان ہائی کورٹ پٹنہ رونق افروز تھے۔ چیف جسٹس صاحب ہندوستانی لباس میں تھے یعنی پگہ کی ٹوپی۔ انگرکھا چست پائجامہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ جس کو دیکھ کر تمام حاضرین محو حیرت ہوگئے۔ سب سے پہلے مولانا مولوی حسین میاں صاحب نے نہایت ہی عمدہ تقریر فرمائی۔ وحدانیت اور اخلاق نبوی کو ایسے اچھے طریقے سے بیان فرمایا کہ حاضرین پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ ایسی بصیرت افروز تقریر سننے کا کم لوگوں کو موقعہ ہوا ہوگا۔ جسٹس اگروالہ صاحب مولانا موصوف کی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے۔ جسٹس خان بہادر خواجہ محمد نور صاحب و جسٹس فضل علی صاحب پر ایک خاص اثر تھا۔ چیف جسٹس کی تقریر نہایت ہی پاکیزہ اور سلجھی ہوئی تھی۔ اس کا موضوع یہ تھا "اخلاق نبوی اور مسلمانوں کے احسانات اہل یورپ پر کس قدر ہیں"۔ موتی بہار صاحب پروفیسر بی۔ این۔ کالج پٹنہ نے تقریر میں بیان کیا کہ اسلام کا اثر غیر اقوام پر کیسا ہوا۔ اس کے بعد مولانا مولوی عصمت اللہ صاحب پروفیسر عربی و فارسی نے اپنی مختصر تقریر میں کل باتیں بیان کر دیں جو سیرۃ النبی سے تعلق رکھتی ہیں۔ آخر میں مسٹر ڈی۔ این۔ سین صاحب پرنسپل بی۔ این کالج پٹنہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک موثر تقریر رسول مقبول صلعم کے اوصاف جمیلہ پر فرمائی جس کو حاضرین نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا۔

[illegible]

ملتان میں بلوچی نمائندگان کا اجتماع

آل انڈیا بلوچ کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز

[illegible]

حجاز مقدس کا تحفہ

اصلی روغن بلسان و روغن زیتون

[illegible]

قاری محمد اسحٰق آستانہ جانشین شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی دیوبند

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم تحفظ و احترام مساجد و اوقاف

(بسلسلہ صفحہ ۲)

بگلا و مٹی ضلع بلند شہر

حسب ہدایت عالیجناب ناظم صاحب مرکز تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانوں کا عام جلسہ ہوا۔ پہلے سے مطبوعہ پوسٹر بازار وغیرہ میں چسپاں کر دیئے گئے تھے اس وجہ سے اجتماع بہت کافی تھا مقامی حضرات کے علاوہ اطراف و مواضعات کے مسلمان بھی کافی تعداد میں شریک تھے جناب مولوی سید حمید الدین صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نے تقریباً ایک گھنٹہ تک نہایت موثر اور معنیٰ خیز تقریر کی جس میں جلسہ کے اغراض و مقاصد کے اظہار کے بعد حکومت کے ان جابرانہ قوانین کا تذکرہ کیا جن کی وجہ سے شریعت حقہ میں صریح مداخلت کی گئی خصوصیت کے ساتھ موجودہ قانون حج کی تفصیل اور وضاحت بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تجویزیں پیش کیں۔ جن کی تائید جناب مولوی بشیر احمد خاں صاحب صدر مدرس نے کی اور عام مجمع نے بالاتفاق رائے ان تجاویز کو منظور کیا۔ اور ان مسلم اراکین اسمبلی پر نہایت اظہار ملامت کیا گیا جو ایسے خلاف شرع قوانین کی حمایت و تائید کرکے حکومت کی نظروں میں وقار حاصل کرنے کی لغو کوشش کرتے ہیں۔ جلسہ کے آخر میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی صحت یابی کے واسطے دعا کی گئی جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

حقیقت نگار احمد غفرلہٗ

میرٹھ

۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو مسلمانان میرٹھ کا عام اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مولوی حکیم سید محمد اسحٰق صاحب جامع مسجد میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا اور حسب ہدایت مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت تجاویز [illegible]

شاہ آباد (کرنال)

۲۰ ستمبر مقامی انجمن ہلال احمر کے زیر اہتمام آج بعد نماز جمعہ ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ مسلمان کثیر تعداد میں جمع تھے۔ لوگوں کو حج کے متعلق مسودات قوانین سے واقفیت دلائی گئی۔ اور جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس منتظمہ کا فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا بعد ازاں حسب ہدایت مجلس مرکزی تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند سہ گانہ تجاویز پیش کی گئیں جو بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔ مسلمانوں میں ایک غیر معمولی جوش پایا جاتا ہے۔

(سید عماد الدین احمد دستکش رکن انجمن ہٰذا)

جھالو ضلع بجنور

آج ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد قصبہ جھالو ضلع بجنور میں حسب ہدایت مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند مسجد کے اندر کے سر برآوردہ اصحاب کی تحریک اور باہر کے نمازیوں کی تائید سے مولانا مولوی حکیم انوارالحق صاحب ناظم مدرسہ تجوید القرآن کی صدارت میں یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منایا گیا اور حسب ہدایت مجلس تحفظ ناموس شریعت سہ گانہ تجاویز مقبول و منظور کی گئیں۔

(عبدالرؤف مدرس اردو مدرسہ تجوید القرآن)

دارالاسلام

(ایڈیٹر کا مقالہ نگار دوستوں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

منظہر الدین کا طرز عمل اب ناقابل برداشت ہے

دہلی کے ایک معزز تاجر کا مراسلہ

[illegible]

آفتاب اسلام کی ضیاء پاشیاں

یدخلون فی دین اللہ افواجا

جمادی الاول ۱۳۵۱ھ میں جن حضرات نے اسلام قبول کیا ہے ان کے نام اشاعت کے لئے ارسال خدمت ہیں امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی و مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند کے دست حق پر اسلام قبول کرنے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

سابق نام	اسلامی نام	سابق نام	اسلامی نام
منگلو	عبدالرحیم	مسٹر رام ناتھ بی۔ اے	عبدالرحیم بی۔ اے
سمیر چند	عبدالرحمٰن	پیرو	عبدالرحمٰن
[illegible]	عبدالسلام	چودھری پیارے لال	عبدالصمد

(نوٹ) ماہ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ میں ان حضرات نے اسلام قبول کیا ہے [illegible] رغبت اور ان کے قیام و طعام کا انتظام انجمن کی جانب سے کیا جاتا ہے مسٹر رام ناتھ صاحب بی۔ اے نے ۸ یوم دیوبند میں قیام کیا اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ بروز شنبہ کو بوقت بعد نماز ظہر انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا حکیم محمد نعیم صاحب منعقد [illegible]

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا جہاد باللسان

دیہات و قصبات میں احکام الٰہی کی تبلیغ

[illegible]

نیاز مند علی محمد ساکن پہاڑ گنج۔ دہلی

میں خود آگرہ کانفرنس میں موجود تھا

"مظہر دین" کے نعرے لگائے گئے

[illegible]

مقویات سراج عالم

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

پیشوا کارسول نمبر مفت

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

گرم کوٹوں کی فہرست مفت طلب کرو

منیجر فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائین کراچی

تفسیر حقانی اردو کامل آٹھ جلد

دارالاشاعت تفسیر حقانی بلیماران۔ دہلی

طلسماتی طلا (یا) طلائے بے نظیر

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ — سے
ششماہی — ہے
سہ ماہی — ۱۲ر

ممالک غیر کے لئے

سالانہ — ۶ر
ششماہی — ھ

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم — ۵ — ۹ — ۱۳
۱۷ — ۲۰ — ۲۴ — ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) — ...
نصف صفحہ (") — ...
ایک کالم (") — ...
½ کالم (") — ...
¼ کالم (") — ...

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۸ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۵

معاصرین کے افکار و آراء

مفاد اسلامی پر احمیر خلافت کا حملہ (ہلال)

پہلی گول میز کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر جبکہ ہندوستان جنگ آزادی میں سرگرم عمل تھا اور تمام وطن دوست اور حریت پرور فرزندان وطن قید و بند کے مصائب کا ہمت و استقلال کے ساتھ مقابلہ کر رہے تھے۔ خلافت کمیٹی لندن کی دلچسپ سیر و سیاحت کا پروگرام مرتب کر رہی تھی۔ جبکہ مسلمانوں کے جوش عمل کو یہ کہہ کر ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ہم نے مسلمانوں کے حقوق کے لئے حکومت سے عارضی صلح کر لی ہے اور صرف اتمام حجت کے لئے گول میز کانفرنس میں شرکت کو منظور کر لیا ہے۔ اگر ہمارے مطالبات حکومت نے تسلیم نہ کئے تو پھر ہم بھی حکومت سے جنگ کریں گے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ذرا صبر سے اور سکون سے کام لیں اور اپنے جذبہ آزادی کو زیادہ نہ ابھرنے دیں۔

تحریک آزادی سے مسلمانوں کو بدظن کرنے کے لئے کہا گیا کہ یہ ہندو مہاسبھا کی تحریک ہے کسی مسلمان کو اس میں شریک نہ ہونا چاہیئے۔ اگر کانگریس نے حکومت کو دبا کر اپنا مطلب حاصل کر لیا تو ہندو راج قائم ہو جائے گا اور ہندو مسلمانوں کو نگل جائیں گے […]

بات کے پیچھے اپنی جان دینے کی ہمت رکھتا ہے؟ اور بالفرض کوئی نکل بھی آئے تو قوم، اور قوم کے دوسرے لیڈر، اس پر یوں پروانہ وار نثار ہونے کو تیار ملیں گے؟ یا اس کے برعکس طرح طرح کی نکتہ چینیوں، بدگمانیوں اور اس کی نیت پر حملہ کر کے اسکے کلیجہ کو چھلنی بنا کر رکھدیا جائے گا؟

گول میزی مسلم ممبران سے ایک سوال (البشیر)

اچھوتوں اور اونچی ذات کے ہندوؤں میں سمجھوتہ ہوا ہے اس کے بہت سے پہلو قابل بحث ہیں جن پر بشرط صحت ہم آئندہ بحث کریں گے۔ اس وقت مختصر طور پر ہم مسلمان ممبران راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے جنہوں نے اچھوتوں سے سمجھوتہ کیا تھا دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جب اچھوتوں نے اس معاہدہ کی پابندی نہیں کی جو مسلمانوں سے انہوں نے کیا تھا تو آئندہ ان کی پالیسی کیا ہوگی؟ جس وقت کہ مسلم ممبران راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اچھوتوں سے معاہدہ کر رہے تھے یا بعض نا سمجھ مسلمان ڈاکٹر امبیدکر کو مسلمانوں کی جانب سے ایڈریس دے رہے تھے ہم نے مسلسل اس وقت اس کارروائی کو غلط ثابت کیا تھا۔ اور یہ بتایا تھا کہ اچھوت قوم درحقیقت ہندو ہیں […]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام کے مبلغ بھی بنو اور میدان کے سپاہی بھی

جہاد حق کیساتھ صحابہ کرام کا جوش تبلیغ

اسکندریہ اور دمشق کے بشپ آستانہ اسلام پر

الجمعیۃ کے ان کالموں میں کئی بار بتایا جا چکا ہے کہ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس کے ظہور کی غرض دنیا کو امن اور خوشحالی کا پیغام دینا ہے وہ دنیا میں اسی لئے آیا کہ مظلوموں اور کمزوروں کی حمایت کرے اور عدل و انصاف سے دنیا کو بھر دے۔ چنانچہ اس نے آکر سب سے پہلے ان کانٹوں کو ہٹایا جو امن و راحت اور حق و انصاف کے راستہ میں پڑے ہوئے تھے اور ان اسباب کو دور کیا جو خدا کی مخلوق کے لئے اضطراب و پریشانی کا باعث بنے ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے یہ سخت غلطی کی ہے کہ وہ اسلام اور اسلامی احکام کا تعلق جنگی یا دوسری دنیا سے وابستہ کرنے میں بیٹھے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کے اصول اور احکام پر عمل کرنے والا آخرت میں اچھا رہے گا […]

دنیا سے دین حق کی سچائی منوا سکے۔ آج ہماری یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ ہم اشاعت اسلام کے فرض کو صرف عالموں اور مبلغوں تک محدود سمجھتے ہیں اور خود اس فریضہ کی ادائیگی کو اپنا کام نہیں سمجھتے۔ اسلام نے اشاعت اسلام کو اسی لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ دنیا کے لئے امن و راحت کا باعث ہے گویا تبلیغ اسلام نوع بشری کی سب سے بڑی خدمت ہے جو ایک مسلمان انجام دے سکتا ہے۔ آج مسلمان اس اہم فریضہ کی طرف سے جس قدر غافل ہیں اس کے بیان کی حاجت نہیں۔

صحابہ کرام سپاہی بھی تھے اور عالم و فقیہ بھی

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات تم نے بارہا پڑھے ہیں ان کو پڑھ کر تم کو یقین ہو گیا ہوگا کہ وہ اس وقت کی دنیا کے سب سے بڑے جرنیل۔ سب سے بڑے سیاہ و صاحب تدبیر و سیاست تھے لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا اصل کام تبلیغ اسلام تھا تم نے پڑھا ہوگا کہ شوستر کے بادشاہ ہرمزان نے مدینہ طیبہ آکر فاروق اعظم کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ آپ کا معمول تھا کہ جب کبھی کوئی فوج مرتب فرماتے تو اس پر ایک اسلامی افسر کو مقرر کرتے […]

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

چائنہ سبز چائے نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں۔ نرخ فی سیر پختہ ہے ہیلتھ ھ سے ۶ر تک ہے۔ بیوپاری بھی خط و کتابت کریں۔ حاجی غلام محبوب جنرل مرچنٹ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

آلو کی کھیتی باتصویر

اسکاٹ لینڈ میں ارل آف ونڈیزی اپنی زمین میں ڈیڑھ ہزار من فی ایکڑ آلو کی پیداوار کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا مداری رکھا گیا ہے اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں جن سے ہندوستان میں اصل جیسے مداری بن سکیں اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں پیدا کر کے ہزار من آلو پیدا کر سکیں حال کے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بتلایا گیا ہے کہ ہم آسانی سے بجلی کی طاقت سے کس کس طرح آلو کی پیداوار میں حقیقی اضافہ کر سکتے ہیں ہوا کے ذریعہ کھاد پہنچانے کا ایسا حیرت انگیز طریقہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جس سے آلو کی پیداوار ساڑھے چار گنا ہو سکتی ہے۔ اس زراعتی عجوبہ ایجاد کی ہر فرد و بشر کو معلوم ہونے کی ضرورت ہے اس کتاب میں کو ظہر میں آلو پیدا کرنے کی ترکیبوں کے ساتھ ولایت والوں کس طرح آلو سے ٹریاں دواتیں ہوا دار تھالیاں اور بٹن وغیرہ بنانے کی ترکیب بھی درج ہے یہ کتاب ہندی اور اردو زبانوں میں پتہ ذیل سے مل سکتی ہے۔ اس کی ضخامت ۱۲۹ صفحات کی ہے قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲ر)

زراعتی کتب کے مشہور مصنف

بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مقام گونہ (گوالیار) سے مل سکتی ہے

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

حکیم الملک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ دربار طبیب خاص شاہان دہلی داؤد کے اسراری مجرب نسخے جن کی بدولت شاہان دہلی داؤد بہار عیش لوٹتے تھے اور اب بھی مایوس مریض دلی تمنا کو پہنچ رہے ہیں۔ اکثر حکیم اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

طلاء مسیحی: ہر قسم کی کمزوری خرابی طفولیت…

سفوف شاہی: …

مقوی حب عنبری: …

طلاء ملاذ: …

حب مسک طلائی: …

(نوٹ) اگر فائدہ نہ ہو حلفیہ قیمت واپس ہوگی فہرست دواخانہ مفت طلب فرمائیے اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیے حوالہ اخبار ضروری ہے۔

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG CO.,
(INDIA) P. BOX 88 BUNDER ROAD., KARACHI.

احمد اینڈ کو

ٹھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے اور نمک جالینوس جو دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے تمام امراض معدہ کا واحد علاج ہے جو معمولی درد شکم سے لے کر تپ دق تک کو مفید ہے ایک شیشی ہفتوں کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مجرب ادویات کی فہرست معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے۔

المشتہر

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

جاری شدہ ۱۸۷۸ء

ظریف۔ ادیب۔ مصلح۔ صلح کل۔ باتصویر۔ یکتائے زمانہ۔ قابل دید ہفتہ وار اخبار "اودھ پنچ" منگائیے مذہبی نقابت و رقابت اس کا شیوہ نہیں نہ ذاتی تنقیص سے کوئی واسطہ۔ حکیمانہ ظرافت سے مملو ادبی سیاسی۔ اخلاقی۔ مضامین اور دلچسپ کارٹونوں کا خزینہ اور بے بہا معلومات کا گنجینہ ہے مندرجہ قیمت ذریعہ منی آرڈر بھیج کر خریدار بن جائیے۔ وی۔پی۔ نہ منگائیے نمونہ کے لئے دو آنہ کے ٹکٹ بھیجئے۔

قیمت سالانہ صرف ششماہی سہ ماہی ۔ طلبا سے بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر سالانہ ممالک غیر سے

پتہ: منیجر "اودھ پنچ" لکھنؤ (یو۔پی)

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا ہو گیا جوان بوڑھا سبوں کا سفید بال … جڑ سے کالا نہ نکلے تو قیمت واپس … جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ روانہ کریں …

منیجر شنکر کارجالہ نمبر ۹ دربھنگہ بہار

بال جڑ سے کالا

… بال کالا اسٹور … دربھنگہ

کانفرنس گزٹ!

یعنی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کا تعلیمی و اصلاحی اخبار جو علی گڑھ کی تعلیمی تحریک، بچوں کی تعلیم و تربیت اور موجودہ نظام تعلیم پر دلچسپ و مفید بحث کرتا ہے اصلاح معاشرت اور حفظ صحت پر بھی عمدہ مضامین شائع کرتا ہے والدین اور اساتذہ خصوصاً علی گڑھ کے ہر اولڈ بوائے کو یہ اخبار ضرور خریدنا اور پڑھنا چاہیئے۔

کانفرنس گزٹ کے مضمون نگار قابل و تعلیم یافتہ اصحاب ہیں … چھپائی لکھائی عمدہ ہے۔ قیمت ۲ر سالانہ ہے ایک کارڈ حسب ذیل پتہ پر لکھ کر نمونہ مفت طلب کیجئے۔

پتہ: (خان صاحب) ملا ولایت حسین بی۔اے منیجر کانفرنس گزٹ علی گڑھ

بالکل مفت

جریان کی شرطیہ دوا

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر فیض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجیے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کر دیں گے محصول ڈاک و پیکنگ اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ۱۰ کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر اب بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کی قسمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

اخبار الجمعیۃ میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۲۰۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام
۱ر	۱ر	۲ر	۳ر	

کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب؟ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب؟ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب؟ حضرت شیخ سعدی؟ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عـہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عـہ/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹیل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دعـ بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹیل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹیل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ۳ر قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ۲ر علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چمڑے کی جلد کا ۱۲ر ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
پنجشنبہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۱ ہجری

لکھنؤ میں ایک مسلم کانفرنس کا انعقاد
مولانا شوکت علی کی طرف سے دعوت

جب سے کہ وزیر اعظم کا فرقہ وارانہ اعلان شائع ہوا ہے اور اس فیصلہ کی شرائط منظر عام پر آئی ہیں جسے غلطی سے ثالثی فیصلہ کہا جاتا ہے ہندوستان کی تمام ملتیں اس فیصلہ کے خلاف آواز بلند کر رہی ہیں اور سوائے یوروپین جماعت کے کوئی ہندوستانی ملت ایسی نہیں ہے جسے یہ فیصلہ مطمئن کر سکا ہو۔ بالخصوص مسلمانوں کو اس فیصلہ سے جس قدر نقصان پہنچا ہے اس کا صحیح اندازہ لگانا بھی سخت دشوار ہے۔ اس صورت حال نے ایک مرتبہ پھر اس حقیقت کو روشن کر دیا ہے کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کا اطمینان بخش حل اگر ہو سکتا ہے تو اس کی صرف ایک ہی شکل ممکن ہے اور وہ یہ ہے کہ خود ہندوستان کی ملتیں سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس وقت تک نہ اٹھیں جب تک کہ ان کے درمیان کوئی پائدار اور مستحکم سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ جب تک کوئی تیسری قوت فیصلہ کرتی رہے گی اس وقت تک یہ ناممکن ہے کہ ہندوستانی ملتوں کا مفاد محفوظ رہ سکے اور وہ اطمینان کی زندگی بسر کریں۔

اس حقیقت کا اظہار اعلان ہونے کے بعد قدرتی طور پر وہ محبان وطن جن کے سامنے اپنی ملت کا مخصوص مفاد اور اس کے ساتھ ساتھ ملک کا مجموعی مفاد بھی ہے یہ سوچ رہے تھے کہ وزیر اعظم کے فیصلہ کو کسی نہ کسی طرح بدلوایا جائے اور اقوام ہند کے درمیان ایک ایسا سمجھوتہ ہو جائے جسے حکومت برطانیہ منظور کرنے پر مجبور ہو۔ چنانچہ جمعیۃ علمائے ہند کے ڈکٹیٹر اعظم نے اپنے اعلان میں اس ضرورت کی طرف اشارہ بھی کیا تھا اور اس کی اہمیت کو فرزندان وطن پر ثابت کرنے کے لئے برطانوی فیصلہ کے نقائص کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کر دیا تھا۔ ہم نے الجمعیۃ کے ...

کو دعوت نامے جاری کئے گئے ہیں:۔
سر عبد القیوم، سید جعفر شاہ، خان علی گل خاں (سرحد)، سر محمد اقبال، مولانا ظفر علی خاں، مولوی غلام قادر (؟)، مولوی غلام محی الدین، غلام رسول مہر (پنجاب)، نواب محمد اسمٰعیل خاں، راجہ صاحب سلیم پور، مولوی محمد یعقوب، (یوپی)، مولوی فضل الحق، مسٹر شہید سہروردی (بنگال)، سید عبد العزیز (بہار)، سر حاجی عبد اللہ ہارون (سندھ)، مسٹر یوسف شریف (صوبۂ متوسط)، سر سلیمان قاسم مٹھا (بمبئی)، سید مرتضیٰ بہادر (مدراس)۔"

اس کے بعد اس بیان میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ مولانا ابو الکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود نے دعوت منظور کر لی ہے۔ جمعیۃ علمائے ہند سے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور حضرت مولانا سید محمد سجاد صاحب کو دعوت دی گئی ہے۔ جمعیۃ علماء کانپور کے صدر کو بھی طلب کیا گیا ہے ... ضرورت سمجھیں تو کچھ اور اصحاب کو بھی بلالیں۔

ان بیانات سے گفتگوئے مصالحت جس مرحلہ پر پہنچی ہے وہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا شوکت علی صاحب کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں مگر مولانا شوکت علی صاحب کو ابھی اپنے احباب کی رضامندی حاصل کرنی ہے اس لئے یہ کانفرنس مولانا موصوف اور شیخ عبد المجید صاحب سندھی کی طرف سے طلب کی گئی ہے اور اس میں تقریباً ان ہی لوگوں کو دعوت دی گئی ہے جن کی رضامندی ...

قدامت پسندوں کا فیصلہ

گاندھی جی کی رہائی

عراق کی آزادی

۳۰ ستمبر کے مظاہرے

نکات و لطائف

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم حج و احترام مساجد و اوقاف
جمعیۃ علمائے ہند کے زیر ہدایت جلسے اور جلوس کے مظاہرے
حکومت اور اسمبلی کے ارکان کی روش کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

(گزشتہ سے پیوستہ)

فرخ آباد

۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ حسب اعلان مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند مسلمانان فرخ آباد کا ایک عظیم الشان جلسہ مسودات حج کے سلسلہ میں بصدارت حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد منعقد ہوا جس میں صدر صاحب موصوف نے اپنی مختصر تقریر میں ہر سہ مسودات حج کو مسلمانوں کے لئے خطرناک قرار دیتے ہوئے مسلمانان ہند سے پرزور اپیل کی کہ وہ ہر چیز جو اس فریضۃ الٰہیہ کی بجا آوری میں سد راہ ہو دور کرنے کی ان تھک کوشش کریں۔

کراچی میں ۱۶ مقامات پر جلسے

حسب اعلان سکرٹری تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند ۳۰ ستمبر کو مندرجہ ذیل مسجدوں میں بعد نماز جمعہ تقریریں ہوئیں۔ سکرٹری جمعیۃ علماء سندھ۔

کرتپور

لبین

بچھراؤں (مراد آباد)

حوادث و حکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

عرب دنیا کے اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

اسپین میں قدیم عربی تمدن کا احیاء
مجریط میں بیت اسلامی کا قیام
دنیائے اسلام سے امیر شکیب ارسلان کی اپیل

شام کے وطن پروروں کی گرفتاریاں
زعمائے حلب پر فرانس کے مظالم

حلب کے تیس زعماء کو حکومت فرانس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ان کا جرم کیا تھا؟ وطن پروری حریت نوازی کا جرم جس سے بڑھ کر مغرب کی عدالتوں میں اور کوئی جرم نہیں ہے! ان گرفتاریوں کے بعد عام باشندوں کی طرف سے ہڑتال اور مظاہرے ہوئے جن کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں کو لاٹھیاں کھانی پڑیں اور وہ مجروح ہو گئے۔ فرانسیسی پولیس نے گولیاں بھی چلائیں۔ حلب کے اس حادثہ پر دمشق میں سخت احتجاج کیا گیا اور لوگ جامع اموی میں جمع ہو گئے۔ اس کے بعد پر امن جلوس نکالا گیا جس میں حلب کے حادثہ پر نفرت و ملامت کا اظہار کیا گیا۔

زعیم المعارضہ ابراہیم بک ہنانو کے دولت کدہ پر بھی گولی لگی سنی تھی تو پر جوش کیا گیا۔ اس کے خلاف مجلس وطنی نے رئیس الوزراء کو احتجاجی تار ارسال کیا ہے۔
(الصراط المستقیم)

الجمعیۃ
کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔
(منیجر الجمعیۃ دہلی)

دار الحکومت

والاحضرت سردار شاہ ولی خاں صاحب کا ورود دہلی

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند سے ملاقات

دہلی ۔ ۷ ستمبر آج شب کے نو بجے نائب کابل والاحضرت شاہ ولی خاں نے بمبئی سے پشاور تشریف لیجاتے ہوئے دہلی اسٹیشن پر ورود فرمایا۔ اسٹیشن پر ہزاروں آدمیوں کا اجتماع تھا جس میں حضرت مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علمائے ہند حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب رکن مرکزیہ جمعیۃ علمائے ہند و صدر المدرسین دار العلوم شاہی مسجد مراد آباد و حضرت مولانا قاری عبد اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ضلع مراد آباد جناب مولانا محمد راشد حسین صاحب رکن جمعیۃ علمائے مراد آباد و خواجہ حسن نظامی صاحب ۔ جناب ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ ملیہ دہلی مسٹر ضیاء الدین صاحب ...

... وطن پر مبارکباد دی جس کے جواب میں والاحضرت نے حضرت مولانا کی تکلیف فرمائی کو بہت بہت شکریہ ادا کیا اور جمعیۃ علمائے ہند کے مقاصد کی کامیابی کی دعا فرمائی۔ خواجہ حسن نظامی صاحب ڈاکٹر ذاکر حسین خان صاحب اور مولانا راشد حسین صاحب اور دوسرے حاضرین سے بھی والاحضرت نے ملاقات کی اور سب حضرات کی محبت کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔

مولانا تفضل حسین صاحب کو دہلی چھوڑنے کا حکم

دہلی ۵ اکتوبر ۔ کل شام کے پانچ بجے شیخ عبد السلام صاحب انسپکٹر پولیس کوتوالی معہ چند کانسٹیبلان دی آئی ڈی دفتر جمعیۃ علمائے ہند میں پہونچے اور جناب مولانا محمد تفضل حسین صاحب فاضل دیوبند رکن جمعیۃ علمائے ہند کو جدید آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے موجب ۲۴ گھنٹہ کے اندر دہلی چھوڑنے کا نوٹس دیا۔

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی مساعی جمیلہ

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کے ایک خاص جلسہ کی قرارداد کے مطابق ۷ اکتوبر سے انتظام جلوس رام لیلا کے سلسلہ میں ایک مرکزی کیمپ گھنٹہ گھر پر قائم کیا جائیگا اور جلوس کے ہمراہ بورڈ کے والنٹیئرز و ممبران رہیں گے۔

تمام ممبران سے درخواست ہے کہ پوری سرگرمی کے ساتھ بورڈ کے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں ...

ضیاء الدین احمد آنریری سکریٹری ...

مولانا برکت علی کا مقدمہ

آئندہ پیشی ۱۲ اکتوبر ہوگی!

دہلی ۵ اکتوبر ۔ آج ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں مسٹر پول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے مولانا برکت علی صاحب کا رکن جمعیۃ علمائے ہند کا مقدمہ دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ماتحت پیش ہوا۔ استغاثہ کی شہادتوں کے بعد فیصلے کے لیے ۱۲ اکتوبر مقرر ہوئی۔ مولانا نے کارروائی مقدمہ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

جامعہ ملیہ کے مقاصد

(۱) مسلمان بچوں کو اسلامی روایات علمی اور قومی مصالح کے مطابق تعلیم دی جائے اور ان کو اپنے مذہب اور تمدن سے ایسا لگاؤ پیدا کردیا جائے کہ وہ ملت اسلامیہ اور ہندوستانی قومیت کے مفید رکن بن کر ملت اور قوم کی اصلاح اور ترقی میں حصہ لے سکیں۔

(۲) اُردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔

(۳) غیر زبانوں کے علمی سرمایہ کو اُردو زبان میں منتقل کیا جائے۔

(۴) بہتر تعلیم کم خرچ پر دی جائے۔

(۵) آزاد تعلیمی تجربوں کے ذریعہ ایسا نصاب تعلیم مرتب کیا جائے جو موجودہ تعلیم کے نقائص کو دور کر سکے۔

جو حضرات ان مقاصد کی تکمیل کے لیے حلقہ ہمدردان جامعہ میں شریک ہونا چاہیں اپنے نام اس پتہ سے شیخ الجامعہ کو (قرول باغ دہلی) مطلع فرمائیں۔

مقامی اخبار نویسوں کا ایک اہم جلسہ

آرڈیننس بل کی مذمت

دہلی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ کل شام کو تاج ہوٹل میں منعقد ہوا۔ مسٹر ساہنی صدر چونکہ موجود نہ تھے اس لیے جناب خواجہ حسن نظامی صاحب بالاتفاق صدر جلسہ قرار پائے۔

اجلاس کا سب سے اہم کام عہدے داروں کا سالانہ انتخاب اور آرڈیننس بل پر غور و خوض تھا ...

دہلی میں یوم آرڈیننس کے جلسے اور جلوس

جمعیۃ علمائے ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کی تقریر

شراب پر پکٹنگ اور گرفتاریاں

دہلی ۷ اکتوبر ۔ جمعیۃ العلماء ہند کے پروگرام کے مطابق آج دہلی میں آرڈیننس ڈے منایا گیا حکومت کی کامل پیشبندیوں کے باوجود حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر ہشتم جمعیت علمائے ہند آج کے پروگرام کی تکمیل کے لئے دہلی تشریف لے آئے تھے اول جامع مسجد میں نماز جمعہ اور تلاوت قرآن کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا ابو الفضل صاحب نے حکومت کی سختگیری اور اس کے ردعمل کے لئے جمعیت علمائے ہند کی جدوجہد پر تبصرہ کیا اور جلسہ کی صدارت کے لئے حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کا نام پیش کیا جس کی تائید حاضرین جلسہ نے کی۔ اس کے بعد ایک پرجوش نظم پڑھی گئی جس کا مجمع پر بہت اثر پڑا۔

... فرمایا تھا کہ ہماری فتحپوری کی مسجد میں مسلمانوں کا کوئی جلسہ نہیں ہوسکتا اس لئے میں ارکان کمیٹی کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ مسلمان ہرگز ہرگز مساجد میں کسی ایسی مداخلت کو جو حکومت کے اشاروں پر ہو برداشت نہیں کرسکتے۔ ازاں بعد آپ نے پبلک کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے امن و آشتی کے ساتھ جلوس کو کامیاب بنایا۔

اس کے بعد جناب صدیقی صاحب نے چند قومی نظمیں وغیرہ پڑھیں اور جلوس منتشر کردیا گیا اور رضاکاروں کے قائد نے اعلان کیا کہ جمعیۃ علمائے ہند کے رضاکار یہاں سے شراب کی دوکان پر پکٹنگ کے لئے جائیں گے۔

...

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علمائے ہند گرفتار کرلئے گئے

... آدمی دفتر کے نیچے جمع ہوگئے جو اللہ اکبر اور مولانا محمد اسمٰعیل زندہ باد کے فلک رسا نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس کی لاری چاندنی چوک میں کھڑی ہوئی تھی جس میں حضرت مولانا کو سوار کرکے کوتوالی بھیجدیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا کی گرفتاری آرڈیننس کی دفعہ ۶۰ کے ماتحت عمل میں آئی ہے۔

...

آگرہ میں ایک قدیم مسجد کی از سر نو تعمیر

مسجد کے صحن کو شارع عام بنا یا گیا تھا

گزشتہ ہفتہ اعتماد الدولہ نیا برج آگرہ میں ایک قدیم شاہی مسجد میں عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں تلاوت قرآن پاک اور مذہبی دلچسپ نظموں کے بعد مولانا محمد عبد الاول صاحب فاضل دیوبند نے احترام مساجد اور تعمیر مساجد کے متعلق بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے مسلمانوں کو اس قدیم مسجد کی تعمیر کی توجہ دلائی جو عہد بابری کی ایک قدیم یادگار ہے مگر شومئی قسمت سے پچھ سے اس مسجد کے محرابی دروازہ کو درمیان سے منہدم کرکے ایک راستہ بنالیا گیا تھا ۔ اور مسجد کے صحن کا حوض بند کردیا گیا تھا اور وہ ایک ایسا شارع عام بن گیا تھا جس پر ہوکر بیل گاڑیاں وغیرہ کا اکثر سامان لے کر گاڑیاں گزرتی تھیں ...

...

ایک عالم دین کی افسوسناک وفات

دریا کو عبور کرتے ہوئے موجوں کی نذر ہوگئے!

مولوی سراج الدین پسر مولوی بدر الدین صاحب ساکن گلاوٹی ضلع بلند شہر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کے ہمراہ دہلی روانہ ہوئے تھے دہلی پہونچکر چند دن کے بعد پھر اپنے ماموں صاحب کے پاس واپس گئے وہاں سے زیارت حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ کی تھانہ بھون میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ چند طلباء اور بھی رفقا تھے تھانہ بھون سے دیوبند واپس ہو رہے تھے کہ راستہ میں ایک ندی سے عبور کرتے ہوئے دریا کی موجوں کی نذر ہوگئے ۔

...

گاندھی جی کی رہائی کا مسئلہ

وزیر اعظم و حکومت ہند میں اختلاف

...

بنگال میں ایک اور بم پھینکا گیا

ایک ہندو اور دو مسلمان گرفتار

... دیسی شراب کی ایک دوکان پر ایک بم کسی نے پھینکا لیکن وہ ... پولیس مزید تحقیقات میں مشغول ہے۔

انگلستان کی مزدور جماعت ہندوستان کی تائید میں

ہندوستان کو حق ہے کہ وہ اپنے موافق دستور بنائے

اشتراکیت کی پرزور حمایت

لندن ۴ اکتوبر ۔ مزدور پیشہ جماعت نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنی سابقہ حالت کا جائزہ لے رہی ہے ۔ اس نے اپنی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر جو کل لیسٹر میں منعقد ہوئی اپنے مستقبل کے متعلق ایک اہم لائحہ عمل تیار کیا ہے ۔ گزشتہ سال کے عام انتخابات میں اس جماعت کی زبردست شکست کے بعد یہ پہلی کانفرنس ہے جو منعقد ہوئی ہے ۔

قومی حکومت پر سخت حملہ

مسٹر آرتھر ہنڈرسن (سابق وزیر خارجہ) نے قومی وزارت پر سخت اعتراض کیا اور اسے "سازش ، ناجائز کارروائیوں اور تباہ کاریوں" کا ملزم قرار دیا اور یہ کہا کہ وہ یہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں کہ موجودہ حالات مزدور پیشہ جماعت کے معینہ اصولوں میں تبدیلی کے متقاضی ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تک ...

...

اس کے بعد چار سالہ تعمیری پروگرام والی قرارداد پیش ہوئی جس پر کئی تقریریں ہوئیں جو منظور کی گئیں ۔

ڈاکٹر ہیو ڈالٹن جو اس جماعت کے لائق ترین افراد میں سے ہیں ۔ اس بات پر زور دیا کہ طلائی معیار کو قائم نہ ہونے دینا چاہئے۔

طہران کے قونصل اور فلسطین کے نائب قونصل

بغداد طہران روڈ پر لوٹ لئے گئے

بغداد ۴ اکتوبر ۔ اس خبر کی اب تصدیق ہوگئی ہے کہ بغداد طہران روڈ پر کرمان شاہ اور ہمدان کے درمیان ڈاکوؤں نے تین امریکی افسروں کو لوٹ لیا اور ننگا کرکے چھوڑ دیا ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکو بیچاروں کو پہاڑوں پر لے گئے لیکن بعد ازاں ان کو اپنی موٹر میں سوار ہوکر اپنا سفر جاری رکھنے کی اجازت دیدی ۔ بیورو ستان سے لوٹ مار کی اکثر اطلاعات موصول ہوتی ہیں ۔ افسران مذکور کے نام مسٹر اسٹریمبر ، مسٹر بکرک اور مسٹر کیمبل ہیں ۔ اول الذکر طہران میں بطور قونصل مقیم تھا اور موخر الذکر دونوں اصحاب یروشلم میں بطور نائب قونصل مقیم تھے ۔

ہندوستان میں کتنے کانگریسی کارکن گرفتار ہوئے؟

۵۶ ہزار اندر ۔ بیس ہزار باہر

بمبئی اور یو۔پی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے

سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ (۱) گرفتار شدگان کی تعداد جو کہ آرڈیننس اور معمولی قانون کے تحت میں گرفتار ہوئے ہیں ان کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں :۔

صوبہ	مرد	عورتیں	میزان
مدراس	۲۴۹۸	۲۴۲	۲۷۴۰
بمبئی	۱۰۳۳۲	۶۵۶	۱۰۹۸۸
بنگال	۹۲۲۴	۶۲۹	۱۰۵۵۳
یو۔پی	۱۱۰۰۵	۴۲۴	۱۱۴۲۹
پنجاب	۱۴۳۸	۱۱۲	۱۵۵۰
بہار واڑیسہ	۱۹۹۵	۲۷۶	۹۸۷۱
سی۔پی	۳۴۷۶	۲۹۶	۳۷۷۲
آسام	۱۰۸۲	۸۷	۱۱۶۹
صوبہ سرحد	۵۲۹۰	۱	۵۲۹۱
دہلی	۸۹۶	۵۱	۹۴۷
کورگ	۲۰۱	۳	۲۰۴
اجمیر میرواڑہ	۲۵۳	۷	۲۶۰
کل میزان	۵۵۹۹۰	۲۷۸۴	۵۸۷۷۴

وہ لوگ جو کہ معمولی قانون اور آرڈیننس کے تحت میں ہنوز جیل میں ہیں ان کی تعداد حسب ذیل ہے :۔

	مرد	عورتیں	میزان
میزان کل	۲۱۴۲۲	۸۴۳	۲۲۲۶۵

بمبئی میں ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے احرار ہند کا اجتماع

مولانا ابو الکلام آزاد ۔ مولانا شوکت علی اور پنڈت مالویہ کی گفتگو

تصفیہ کی صورت اور آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کے امکانات

بمبئی ۴ اکتوبر ۔ فرقہ وارانہ مسئلہ کے سرکاری فیصلہ سے مایوسی کا اظہار نوٹ کرتے ہوئے مسلمانوں کی ہر جماعت کی طرف سے جو پچھلے اور دو دو سال سے اچھی طرح محسوس کرتے ہیں ...

مولانا شوکت علی کے تار

بمبئی ۔ ۷ اکتوبر ۔ مولانا شوکت علی نے حسب ذیل تار پرائیوٹ سکریٹری وائسرائے اور گاندھی جی کے نام سفر امریکہ کا ارادہ ملتوی کرنے سے قبل ارسال کئے تھے ۔ ...

... میری گفت و شنید ہوئی ہے جس کی بناء پر مسلمانوں کے درمیان باعزت سمجھوتہ ہوسکے گا ۔ میں نے اپنے ہمراہی کارکنان کے ساتھ پنڈت مالویہ سے گفتگو کی ہے جو نہایت اطمینان بخش اور امید افزا تھی آپ سے ملتجی ہوں کہ آپ اپنے رسوخ کو کام میں لائے تاکہ مختلف جماعتوں کے درمیان جس میں برٹش گورنمنٹ اور مہاراجگان بھی شامل ہیں امن قائم ہو سکے ۔ میرا پُر محبت سلام قبول کیجئے نیز سر ہنری اور سر جی نائیڈو کی خدمت میں بھی عرض کر دیجئے میں آج امریکہ جا رہا ہوں لیکن انقطاعی فیصلہ کے وقت انگلستان واپس آسکتا ہوں ۔

بمبئی کونسل کے مسلمانوں کی تائید

سر شاہنواز خاں بھٹو نے جو بمبئی کونسل کی مسلم جماعت کے لیڈر ہیں آج ایک جلسہ منعقد کیا جس میں غور و خوض کے بعد حسب ذیل تار پریسیڈنٹ خلافت کمیٹی کے نام روانہ کیا گیا ۔

بمبئی کونسل کی مسلم پارٹی آل انڈیا مسلم لیڈران کی کانفرنس کے انعقاد کے حق میں ہے یہ کانفرنس کسی مرکزی مقام پر اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد کی جائے ۔

ڈاکٹر سید محمود کا بیان

بمبئی ۷ اکتوبر ۔ ڈاکٹر سید محمود نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے :۔ فریقین کے درمیان انقطاعی طور پر ابھی کچھ طے نہیں ہوا ہے ۔ جس احتیاط کے ساتھ آگے قدم بڑھانا ہوگا ہم قوم پرست مسلمان کسی ایسی شے کو منظور نہیں کرسکتے جو دیگر جماعتوں کے مفاد کے منافی ہو ۔ مولانا شوکت علی نے اپنا سفر امریکہ ملتوی کردیا ہے مجھے امید ہے کہ اس سے سمجھوتہ میں امداد ملیگی ۔ مولانا شوکت علی ڈاکٹر سید محمود اور مولانا ابو الکلام آزاد کل صبح پھر گفتگو کریں گے اور باہمی طور پر مسلمانوں کے مطالبات طے کرکے پنڈت مالویہ اور دیگر ہندو لیڈروں کے روبرو پیش کریں گے ۔ ڈاکٹر سید محمود اس بارے میں کل شام کو ایک بیان شائع کریں گے ۔

۷ اکتوبر کی گفت و شنید

بمبئی ۷ اکتوبر ۔ ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق مولانا شوکت علی سیٹھ عبد المجید سندھی پنڈت مدن موہن مالویہ ۔ مولانا ابو الکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس میں ان کو کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے ...

...

امریکہ کی روانگی ملتوی

بعد کی اطلاع ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ ۔ ڈاکٹر سید محمود مولانا ابو الکلام آزاد ۔ سردار سلیمان قاسم مٹھا اور متعدد دیگر اصحاب کی درخواست پر مولانا شوکت علی نے امریکہ کا روانگی دو ہفتوں کے لئے ملتوی کردی ہے ۔

لکھنؤ میں مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد کرنیکا فیصلہ

بمبئی ۷ اکتوبر ۔ مولانا ابو الکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود کے ساتھ آج صبح مولانا شوکت علی نے غیر رسمی طور پر گفتگو کی ۔ اور یہ قرار پایا کہ لکھنؤ میں ۱۵ و ۱۶ اکتوبر کو مسلمانوں کی مختلف پارٹیوں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے جس میں منتخب رہنما شریک ہوں ۔ اس کانفرنس کے بعد ایک آل پارٹیز کانفرنس طلب کی جائے گی ۔

کون لوگ شریک ہونگے

مجوزہ آل پارٹیز کانفرنس میں شرکاء کے متعلق ابھی کچھ بتانا قبل از وقت ہے ...

تصفیہ کی صورت

...

ملک کے گوشہ گوشہ سے آل پارٹیز کانفرنس کی تائید

حضرت مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا قطب الدین عبد الوالی کا بیان

صوبہ سرحد کی طرف سے کانفرنس کا خیر مقدم

...

مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب کا اعلان

مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب نے فی لکھنؤ سے حسب ذیل بیان بغرض اشاعت روانہ کیا ہے :۔

...

پہلے مسلمانوں کی آل پارٹیز کانفرنس ہو

ڈاکٹر محمود اللہ ایس جنگ بار ایٹ لا سکریٹری نیشنلسٹ مسلم پارٹی نے بمبئی اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مولانا آزاد کی اس تجویز کی پرزور تائید کی ہے ...

حامیان افتراق کی رخنہ اندازیاں

...

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی طرف سے تائید

دیوبند سے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے ۔ میں اس کی پرزور تائید کرتا ہوں ...

... سے عذر کرنا چاہئے ۔

مسلمان سمجھوتہ کے لئے تیار ہیں

...

بنگال اور مخلوط انتخاب کی تائید

...

میرٹھ میں ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کا قیام

ملک کے متفقہ مطالبہ کی ترتیب و تدوین

...

یوم احترام مساجد و اوقاف

(بقیہ صفحہ ۲)

سلہٹ

(ز مقام ناظم مرکزی تحفظ ناموس شریعت جمعیت علمائے ہند کی ہدایت کے بموجب جمعیت علمائے آسام کی سرکردگی میں سلہٹ کی جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب مولانا سخاوت الانبیاء صاحب ایک عام جلسہ کا انعقاد ہوا قرب وجوار کے صدہا مسلمان شریک جلسہ ہوئے۔ فاضل صدر اور جناب مولانا عبدالمصور صاحب اور دیگر معزز مقرروں نے تجاویز مرکزی تحفظ ناموس شریعت کو خوب اچھی طرح حاضرین کا ذہن نشین کرایا اور اس سلسلہ میں جمعیت علمائے ہند کے تمام خدمات کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا اور بتا دیا کہ مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ تحفظ ناموس شریعت کے لئے اگر ان کے دل میں کوئی تڑپ موجود ہو تو ان کا فرض ہے کہ جمعیت علمائے ہند کی ہدایت بموجب اقدام عمل کریں، آج جمعیت علماء سے روگردانی تحفظ ناموس شریعت سے روگردانی کا مرادف ہے حاضرین جلسہ پر ان تقریروں کا بہت گہرا اثر پڑا۔

بالآخر ہر سہ تجاویز بالاتفاق آراء منظور ہوئیں ختم جلسہ پر ایک جلوس بھی نکالا گیا۔ جب یہ جلوس پُرامن طریقہ پر درگاہ شاہ جلال رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جاتا ہوا کچہری کے سامنے پہونچا پولیس سپرنٹنڈنٹ کانسٹیبلوں کی ایک جماعت کے ساتھ مزاحم ہوگیا اور لوگوں کو دیکھ کر جلوس کو تتر بتر کر دیا پانچ چھ آدمی کو خفیف چوٹ بھی آئی۔ جلوس کے ساتھ جس قدر موٹو اور جھنڈے تھے سب چھین لئے گئے۔ پولیس کی اس قدر مزاحمت شدید کے باوجود بھی جلوس والے درگاہ مذکور تک پہونچکر دوبارہ جلسہ کیا اور اس قسم کے مظاہروں کے مقاصد کو پوری طور سے سامعین کو بتا دئے۔

(جمعیت علمائے آسام سید نور الحق سلہٹ)

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

اجمیر کے ایک دردمند مسلمان کی آواز

جھوٹے اور شرارت آمیز اشتہار کا مخلصانہ جواب

محترم مدیر الجمعیۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اجمیر سے ۳ روز کے لیے یہاں اپنے ذاتی کام کے لئے آیا ہوا تھا۔ آج شام کو ہی واپس جا رہا ہوں۔ ابھی سہ پہر کو بازار میں ایک اشتہار بعنوان "دہلی کے بعد اجمیر شریف میں فتنہ خبیثہ کا ظہور" پڑھا پڑھکر سخت رنج ہوا۔ یہ اشتہار محمد سعید اجمیری کے نام سے کسی نے شائع کیا ہے مگر یہ نام فرضی معلوم ہوتا ہے۔ نہیں دہلی کے کسی ایسے شخص نے اس کو شائع ...

(احقر محمد ابراہیم غفرلہ از شیرکوٹ ضلع بجنور)

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دار العلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دھلوی
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دھلوی
عالی جناب حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی

کے

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مفرح نشاط ہے یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزاء مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے نہ اس میں کوئی کشتہ ہے نہ کسی قسم کے سمیات اور نشہ وغیرہ مضر اجزاء ہیں جو لوگ بے اعتدالیوں کی بدولت اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ چکے ہیں ان کے لئے یہ معجون آب حیات ہے ... (۸/)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دل و دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک تی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

ٹیلیفون نمبر ۵۶۶ — تار کا پتہ: ہنیڈی سنٹر دہلی

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپکے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص امیض — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

بال جڑ سے کالا

منیجر بال کالا اسٹور کمپنی سری دربھنگہ

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ ... سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم، سٹاف اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہوس ہے جس میں اے سی اور ڈی سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریگنائز بھی کر دیا ہے۔ قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

857

آج کل صحت کو برقرار رکھنا چاہیں تو

ہاضمہ کا خیال رکھیں ہاضمہ کی خرابیاں ہی اس موسم کی تمام چھوٹی بڑی بیماریوں کی جڑ ہیں کھانسی۔ زکام۔ انفلوئنزا۔ جی متلانا۔ دست بدہضمی سب ہاضمہ کی خرابیاں ہی ہیں اسلئے صحت کو ہر طرح سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو

"امرت دھارا"

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہئے کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہئے اسے دستوں میں آزمائیے پانی سے بار بار پینا چاہئے اس کا استعمال ہر قسم انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سیپٹک بھی ہے ہاضمہ ٹھیک رہیگا تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاوینگے اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے!

گھر میں رکھیئے جیب میں رکھیئے۔ بھولئے نہیں صحت روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ آٹھ آنے

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں پڑ کر دکھ و تکلیف بڑھاویں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مسئول مدیر: ہلال احمد زبیری بی اے

معاون: محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے: سالانہ، ششماہی، سہ ماہی — ممالک غیر کے لئے: سالانہ، ششماہی — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی: یکم، ۵، ۹، ۱۳، ۱۷، ۲۰، ۲۴، ۲۸ کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

جلد ۱۶ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۶

معاصرین کے افکار وآراء

جمعیۃ علمائے برہما (رہبر)

جمعیۃ علمائے برہما ہمارے صوبے کے محترم ومستند علماء کی جمعیۃ ہے جس نے صوبہ برہما کے مسلمانوں کی صحیح خدمت کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ اس جمود وسکون کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں جو مسلمانان برہما پر چھایا ہوا ہے اگر کوئی مشعل روشن ہوئی ہے تو ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ وہ اسی محترم جمعیۃ کی ایزد فروز شمع ہے۔ دنیا کی ترقیات کے شور وشغب میں حق کی آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ گئی تھی اور اندیشہ تھا کہ قوم کی زندگی کو جن چشموں سے طراوت کا سامان مل سکتا ہے کہیں وہ ہمارے جمود میں بالکل بند ہی نہ ہوجائیں لیکن مسند نشینان شریعت غرائے مصطفوی نے اللہ کا نام لے کر وہ کروٹ لی کہ وساوس باطلہ کی صفوں میں ہلچل مچ گئی۔ برہما میں مسلمان مدت سے آباد ہیں اور دنیوی لحاظ سے انعامات الٰہیہ سے بحصہ وافر محظوظ ہیں۔ لیکن جس زبان کو ان کی مادری زبان ہونے کا شرف حاصل ہے وہ اس جنس کی سرمایہ دار نہیں ہے جیسے مسلمانوں کی حیات سے گہرا تعلق ہے یعنی اس میں تعلیمات اسلامی کی افسوسناک کمی تھی۔ اس کمی کا احساس جس جماعت نے کیا وہ یہی جمعیۃ العلماء ہی تو ہے جس نے بیسیوں کتابیں جنہیں درجہ استناد حاصل تھا برمی زبان میں ترجمہ کرا کر برہما کے گوشے گوشے میں پہنچا دی ہیں ان کتابوں کے ترجمے اور طباعت واشاعت میں جن گرانبار اخراجات کی ضرورت پڑتی ہے اس کا اندازہ وہی لوگ بخوبی لگا سکتے ہیں جنہیں اس میدان میں اترنے کا کبھی اتفاق ہوا ہے لیکن آفرین ہے اس جوانہمت جمعیۃ کے صدر وارکین ومعاونین کی کوششوں پر کہ انہوں نے اس مشکل کو صبر واستقلال کے ساتھ ایک حد تک آسان بنا دیا۔

جمعیۃ العلماء نے اس اہم ضرورت کو سب سے پہلی فرصت میں پورا کرتے ہوئے ایک دارالسلام کی تاسیس کی طرف بھی عنان توجہ منعطف کی اور عرفان وروشنی کا مینار قائم کردیا ہے جس کی روشنی زمانہ مستقبل میں جہاں تک پہونچے گی اس کا تصور ابھی سے ہماری روح کو مبتہج ومسرور کر رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جمعیۃ العلماء کے کارناموں کی صحیح نوعیت سے برہما کی اسلامی پبلک کو اچھی طرح سے روشناس کرائیں۔ اس لئے ہم نے یہ سطور تمہید وتوطیہ کے طور پر درج کردی ہیں تاکہ پبلک کو معلوم ہوجائے کہ ایک ایسی ضروری، مفید اور حیات پرور جمعیۃ کی طرف سے ان کی غفلت کے معنی اس کے سوائے کچھ نہیں کہ وہ اپنی حیات پر حرمات لگا رہے ہیں۔

مسئلہ حج اور نئے مفتیوں کا ظہور (پیشوا)

مسلمانوں کو شکایت ہے کہ ان کا کوئی رہنما نہیں۔ لیڈر ناراض ہیں کہ خود سری قوم ان کی بات نہیں مانتی۔ حکومت پریشان ہے کہ وہ مسلمانوں میں سے کتنے لوگوں کو ان کا نمائندہ مانے۔ کیونکہ پوری قوم کا ہر فرد لیڈری کا مدعی ہے۔ برادران وطن دریافت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی نمائندگی کی مستحق کونسی جماعت ہے۔ مگر یہ ساری پریشانیاں ۱۷ ستمبر کے اجلاس اسمبلی میں رفع ہوگئیں جبکہ ملت اسلام کے نئے مفتیوں کی ایک جماعت کا ظہور اسمبلی ہال میں ہوا۔ جنہوں نے نہایت انکسار کے ساتھ مسلمان قوم پر احسان کرکے پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ سرکار دولت مدار کی بال میں بال ملا کر بدنصیب مسلمانوں کی خود ساختہ نمائندگی کے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ پاس کرا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب نہ حکومت کو پریشان ہونے کی ضرورت ہے، نہ ملت کو۔ کیونکہ مفتی سر عبدالرحیم مفتی سر محمد یعقوب، مفتی ڈھونے والے سر شفیع داؤدی جیسے لیڈروں نے کہہ دیا کہ مسلمان اس مسودہ کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ پھر یہ کیا قیامت ہے کہ ان زعیمان ملت کے ادعائے لیڈری کے باوجود بے دقوف مسلمان یہی کہے جاتے ہیں کہ ہمارے رہنما جیل میں ہیں۔ کیا ہوا اگر مفتی اعظم حضرت علامہ محمد کفایت اللہ کی بجائے مفتی سر محمد یعقوب نے فتویٰ دے دیا۔

بدبختو! جب کسی قوم پر نااتفاقی، بزدلی، اور بے عملی کی لعنت مسلط ہوجاتی ہے تو نہ اس کے جذبات کی حکومت پروا کرتی ہے اور نہ اس کے خواجہ تاش۔ پھر یہ کیا ہے کہ تم ان گمراہ رہنماؤں کی نمائندگی کے تار وپود نہیں بکھیرتے جن کو تمہارے جلسوں میں آنے کی جرأت نہیں ہوتی مگر اسمبلی ہال میں تمہاری اجازت لئے بغیر جو جی چاہتا ہے تمہارے نام پر کہہ آتے ہیں۔ یہ خود ساختہ نمائندے کا ہم خشب مسندہ کا مصداق بنتے ہیں۔ اور تم سرو ناش کی طرح خاموش ہو۔

حکومت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جو مسودات حج کے سلسلہ میں وہ مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ مذہبی جمعیۃ علماء ہند کے ارکان حضرت مولانا حسین احمد، حضرت مولانا سجاد، حضرت مولانا شبیر احمد، حضرت مولانا احمد سعید، حضرت مولانا انور شاہ، حضرت مولانا محمد کفایت اللہ مفتی اعظم کے مشورہ کے بغیر مسلمانوں کے سر منڈھنا چاہتی ہے قیامت تک مسلمان اس سے متفق نہیں ہوسکتے کیونکہ مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی معاملات کے رہنما یہی ایثار پیشہ اور مفکر علماء ہوسکتے ہیں جنہوں نے قرآن حکیم اور حدیث نبوی کی خدمت میں عمر کا بڑا حصہ یا جیل خانوں میں بامسند افتخار بسر کرا دیا ہے نہ کہ سر یعقوب اینڈ کمپنی جن کو مسلمانوں کے جلسوں میں اپنے خیالات کے اظہار کی بھی جرأت نہیں ہوسکتی اور جو قادیانی صدر کو لے کر مسلم لیگ کا جلسہ دائیے سبیعہ میں کرتے ہیں کسی حالت میں بھی مسلمان ان کو نہیں مان سکتے جن کو خالص اسلامی مسائل پر مسلمانوں کی جانب سے بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات اور ریاست الور (مدینہ)

ہندستان کے جدید ہنگامہ خیز سیاسی دور میں جمعیۃ علمائے ہند نے جس قابلیت کا ثبوت دیا ہے وہ اس جماعت کے بزرگوں کی فراست ایمانی کی بین دلیل ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اگر آج یہ جماعت بھی مسلم کانفرنس، مسلم لیگ، خلافت کمیٹی، مجلس تنظیم کی طرح زندگی کی شاہراہ سے علیحدہ ہوجاتی تو مسلمانوں کا مستقبل تاریک ہوجاتا اور اسلامی تہذیب کے تصورات سے روگردانی کرنے پر مجبور رہ جاتا۔ لیکن اس میں علماء کی بیت بڑی مصلحت بھی کہ ان لوگوں کو جنہوں نے علماء کے مقابلہ میں جدید تعلیمات کے بلند بانگ دعاوی کئے تھے خود انہیں ادراروں سے شکست دی جائے جن کے ذریعہ سے وہ دوسروں کو شکست دینا چاہتے تھے۔

چنانچہ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ جمعیۃ علمائے ہند زندگی کی ہر راہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دے رہی ہے اور اگر وہ ایک طرف آزادی وطن کے لئے سرفروشانہ جدوجہد کر رہی ہے تو دوسری طرف اس کے سامنے مساجد اللہ کی آزادی کا مسئلہ بھی درپیش ہے اور اگر اس کو حجاج کی ترجمانی کی سعادت حاصل ہے تو دوسری طرف اس کو ہندوریاستوں کے مظلوم مسلمانوں کی خبرگیری کی بھی فکر ہے۔ بعض اشخاص نے الور کے معاملہ میں جمعیۃ علماء کے طریق کار پر حرف گیری کی تھی لیکن جمعیۃ کی تحقیقاتی رپورٹ کی اشاعت سے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ یہی ایک جماعت ہے جو مشکل سے مشکل حالات اور شدید سے شدید پابندیوں کے بعد بھی اپنی آزادانہ تحقیقات کے نتائج ملک کے سامنے پیش کرسکتی ہے۔ مظالم الور کی تحقیقات کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء دہلی کے وفد نے اپنی رپورٹ کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ مسلمانان الور کی شکایات تین قسم کی ہیں۔ ایک شکایت یہ ہے کہ ریاست نے اسلامی قبروں کو مسمار کرکے اُن کی توہین کی۔ دوسری شکایت یہ ہے کہ ریاست نے مساجد واوقاف کے احترام کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کو سخت اذیت پہنچائی ہے۔ تیسری شکایت یہ ہے کہ تعلیم قرآن پر پابندی عائد کردی ہے۔ مذہبی تعلیم کے اجرار کے لئے اجازت شرط ہے اور اردو زبان کی تعلیم کو دفاتر سے خارج کردیا ہے۔

یہ ہیں وہ شکایات جو ۲ ہزار مہاجرین کو ترک وطن پر مجبور کرچکی ہیں اور مہاراجہ الور کا فرض ہے کہ وہ اپنی حکومت کی خاطر ان کا ازالہ کردیں۔

اوقاف ومساجد کی ضبطی (امارت)

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کو جنہوں نے مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند کی طرف سے مسلمانان ہند اور حکومت کی توجہ اس معاملہ کی طرف منعطف کرائی کہ مسلمانوں کے ضبط شدہ مساجد واوقاف کو واگزاشت کرایا جائے۔

مجالس مقننہ کے مسلم اراکین کا فریضہ ہے کہ وہ ان مجالس میں سوالات یا تجویزوں کے ذریعہ ان ضبط شدہ مساجد واوقاف کو واگزاشت کرائیں، اور حکومت کو مذہبی مداخلت سے باز رہنے کا مشورہ دیں۔ ضبط شدہ مساجد واوقاف کو حکومت سے واپس لینے کا مطالبہ بالکل دینی ہے۔ اس کو کانگریس کی تحریک یا قانون شکنی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلئے ہر مسلمان کو اگر وہ کوئی کام ثواب کی غرض کرنا چاہتا ہے۔ اور کسی قومی کام کے کرنے سے اس کی غرض محض حکام کی خوشامد نہ ہو تو اس کو اس تحریک میں شامل ہونا چاہیئے سبب معاملہ خالصتہً مذہبی ہے۔ اس کو موجودہ سیاسیات سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اسلئے مسلمانوں کی تمام مجالس کو اس کے حصول کی متفقہ سعی کرنی چاہیئے۔ مسلم کانفرنس، تحفظ حقوق مسلمین کے دعوے سے کام کر رہی ہے۔ اور اس کے اکثر ارکان مجالس مقننہ کے ارکان بھی ہیں۔ اسلئے ان کو خصوصیت سے مسلمانوں کے اس حق کے حصول اور تحفظ کی سعی کرنی چاہیئے۔

اسلامی تاریخ کے کچھ اوراق پارینہ

(از معاون)

بالشویک روس اور یورپ کے مقلدوں سے ایک خطاب

تم سب طرف دیکھتے ہو مگر اسلام کی طرف نہیں دیکھتے!

خلیفۂ اسلام بھوکوں اور فاقہ زدوں کی تلاش میں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس وقت سرورِ انبیاء، خاتم النبیین آملہ کو فخرِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت آیا اور آپ مادی زندگی سے فارغ ہوکر رفیق اعلیٰ کے وصال کی تیاریاں کیا تو صحابہ کرام کو بلاکر آپ نے نصیحت فرمائی۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی۔ میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک تو کتاب اللہ (قرآن عزیز) ہے اور دوسری میری سنت یا میرا طریقہ۔ کیسی سچی حقیقت ہے جو داعی حق کی زبان مبارک سے نکلی اور کیسی نصیحت ہے جو ہر مسلمان کی نجات وفلاح کی ضامن ہے!

جب تک مسلمان ان دو چیزوں سے تمسک کرتے رہے وہ نہ خود گمراہ ہوئے اور نہ حتی الامکان دوسروں کو گمراہ ہونے دیا لیکن جب مسلمانوں نے کتاب اللہ اور سنت نبوی سے ... [illegible]

بالشویک روس اور یورپ کی اندھی تقلید

آج جبکہ مسلمان ہر قسم کے مصائب میں مبتلا ہوگئے ہیں اور دنیا بھر کی بیماریاں ان کے اندر پیدا ہوگئی ہیں۔ ضروری تھا کہ کتاب اللہ اور سنت نبوی سے تمسک کیا جاتا اور زیادہ سے زیادہ پختہ مسلمان بننے کی کوشش کی جاتی تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی کشتی کو بحر ہلاکت سے نکال کر ساحل نجات پر لگا دیتا لیکن مشاہدہ اس کے خلاف ہے اور مسلمان روز بروز اصل اسلام سے بُعد وہجر اختیار کرتے جارہے ہیں۔ ان کے دماغ مختل ہوچکے ہیں، ان کے حواس زائل ہوچکے ہیں اور ان کی مثال اس اندھے کی سی ہوگئی ہے جو رات کی تاریکی میں صحیح راستہ کو تلاش کر رہا ہے۔

اب مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی ناکامیوں کو دیکھ کر کبھی یورپ کی طرف دیکھتے ہیں اور اس کی ترقیوں اور خوشحالیوں سے مرعوب ہوکر پریشان ہوتے جاتے ہیں کبھی ترکوں پر نظر ڈالتے ہیں اور ان کی تقلید پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ کبھی بالشویک روس کو اپنا خضر راہ سمجھ کر نجات دہندہ تصور کر لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ کرتے ہیں مگر نہیں کرتے تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے تمسک، جس میں ان کی بدبختیوں اور ناکامیوں کا پورا علاج موجود ہے اور ہر مسلمان سے حتمی کامیابی اور فلاح کا وعدہ کیا گیا ہے!

موجودہ دور تہذیب میں جس نظام کو سب سے زیادہ سراہا جارہا ہے اور جس کو امن وچین ... کے لئے دنیا بے چین سی ہوگئی ہے وہ بالشویک روس کا انقلابی نظام ہے کہیں ہالینڈ ... وہاں مساوات کے اصول پر مزدوروں کو تمام حقوق دیدئے گئے ہیں، غریبوں اور فاقہ کشوں کو ضروریات زندگی سے مستغنی کردیا گیا ہے غریبوں اور مزدوروں کا خون چوس کر وہاں سرمایہ داروں کو موٹا نہیں کیا جاتا بلکہ سب کو ایک نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ وہاں ہر شخص اپنے مستقبل سے بے فکر ہے اور نہایت امن وچین کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

کاش کوئی ان اندھے مقلدوں کو بتادے کہ ہزاروں برس کے بعد روس نے جو نظام حکومت تجویز کیا ہے۔ اسلام اس سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے ان تبعین کو اس راستہ پر چلا چکا ہے! شاید قارئین الجمعیۃ میں سے بعض کو اس کا یقین بھی نہ آئے گا کہ اسلام کا نظام حکومت ان تمام نظاموں سے بدرجہا بلند اور فائق ہے جو اب تک نفاذ پذیر ہوچکے ہیں۔ بالشویک روس کے نظام کا اسلامی نظام سے مقابلہ کرنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے لیکن ہمیں تو شکایت ان مسلمانوں سے ہے جو گھر کی خبر نہیں رکھتے اور دوسروں کی اندھی تقلید میں مرے جارہے ہیں۔ اب آپ کو ذیل کے واقعات سے پتہ چلے گا کہ جن اصول کو آج دنیا کی نجات کا باعث سمجھا جارہا ہے وہ اسلام کے پامال اصول ہیں اور دورِ خلافت راشدہ میں عمل کیا جاچکا ہے۔

خلافت راشدہ اور اشتراکیت

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلامی اصول پر جو طرز حکومت قائم کیا تھا اس کی نظیر یورپ کے خوشخوار ترکیا پیش کرسکتے ہیں۔ بالشویک حکومت بھی پیش نہیں کرسکتی جس کی تعریف کے آج کل گیت گائے جارہے ہیں۔ خلیفۂ اسلام کا حکم تھا کہ تمام اسلامی قلمرو میں کوئی شخص بھی بھوکا نہ رہنے پائے۔ آپ نے ان تمام لوگوں کی جو مفلوج، اپاہج اور ازکار رفتہ تھے، بیت المال سے تنخواہیں مقرر کردیں۔ آپ نے ہر اپاہج اور بھوکے کے لئے ۲۵ سیر غلہ ماہوار مقرر کرکے ... [illegible]

بتایا نہ ہاتھ میں لے کر اعلان کردیا کہ میں نے تم لوگوں کے لئے اس قدر خوراک مقرر کردی ہے جو شخص اس میں سے کم کرے گا وہ خدا کے دربار میں جوابدہ ہوگا۔ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ کیا اسی قدر غلام کے لئے بھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں غلام کے لئے بھی کیونکہ وہ تم جیسے انسان ہیں! (تفصیل کے لئے علامہ بلاذری کی فتوح البلدان دیکھو)

اسلام بھوکوں اور مزدوروں کا خیرخواہ

غرباء اور مساکین کے لئے بلاتخصیص مذہب وملت بہت روزینے مقرر کردئے گئے تھے خلافت حضرت کے اس دستر خوان سے یہود ونصاریٰ کو بھی ملتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن حکیم میں جو فقراء کے ساتھ مساکین کا لفظ آیا ہے اس سے مراد اہل کتاب ہیں۔ فاروق اعظم نے اکثر شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے جہاں غرباء کو پیٹ بھر کھانا ملتا تھا۔ اور مزید لطف یہ کہ بعض لنگرخانوں میں خود جاکر کھانا تقسیم فرمایا کرتے تھے!

لاوارث بچوں کی حفاظت وتربیت کیلئے خاص انتظامات تھے۔ امیرالمومنین کا حکم تھا کہ ایسے بچوں کو دودھ پلانے اور دیگر مصارف کا انتظام بیت المال سے کیا جائے۔

قحط زدوں کیلئے زبردست انتظام

ایک مرتبہ تمام عرب کے اندر قحط پڑا تو امیرالمومنین فاروق اعظم نے قحط زدوں کی خدمت میں اپنی جان کھپادی پہلے تو آپ نے بیت المال کا تمام غلہ اور نقد روپیہ صرف کیا پھر تمام صوبے کے گورنروں کے ذریعہ غلہ منگایا اور غرباء پر تقسیم کرایا آپنے حضرت زید بن کو حکم دیا کہ قحط زدوں کا مفصل نقشہ بنایا جائے جس کی فوراً تعمیل کی گئی۔ اس کے بعد ہر شخص کو پرچے تقسیم کئے گئے جن کے مطابق لوگوں کو کھانا اور غلہ ملتا تھا پرچوں پر حضرت فاروق رضی اللہ عنہ مہر ثبت فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں آپ خود اپنی نگرانی میں ہیں اور ۲۵ اونٹ روزانہ ذبح کراتے اور قحط زدوں کو کھلاتے تھے!

امیرالمومنین بھوکوں کی تلاش میں

خود امیرالمومنین کا حال یہ تھا کہ گلی کوچوں میں پھر کر بھوکوں کا پتہ لگاتے اور ان کے لئے خود کھانا مہیا کرتے اگر کوئی مزدور موجود نہ ہوتا تو اپنے کندھوں پر لاد کر غلہ پہونچاتے۔ اگر آپ کو معلوم ہوجاتا کہ فلاں گھر میں کئی دن سے فاقہ ہے تو بے اختیار روتے اور خدا کی جناب میں دعا کرتے کہ بارخدایا تو اس معاملہ میں میری گرفت نہ کیجیو کیونکہ مجھے اس کا علم نہ تھا! کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کسی بھوکے گھر میں خود غلہ پہونچاتے اور خود ہی اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر بھوکوں کو کھلاتے۔ قحط کے زمانہ میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو جس قدر غرباء اور مساکین کا خیال تھا وہ بیان سے باہر ہے۔ آپ کے خادم اسلم کا بیان ہے کہ اگر قحط رفع نہ ہوتا تو فاروق اعظم اسی غم میں تباہ ہوجاتے!

اے یورپ کے مقلدو! اے نئی تہذیب کے دلدادو! اے مغرب اور روس زدہ مسلمانو! آج کس حکومت میں تم دکھا سکتے ہو کہ غرباء، فقراء اور فاقہ زدوں کا اس قدر خیال کیا جاتا ہو؟ کیا اب بھی تم کو شک ہے کہ اسلام دنیا کے لئے رحمت اور اس کا نظام نوع انسان کی فلاح وبہبود کا ضامن نہیں ہے؟ آج بالشویک روس نے غرباء کو خوشحال کردیا اور تم اس کے عاشق ہوگئے۔ اسلام نے خدا کی مخلوق کے لئے جو نظام قائم کیا اس کی طرف تم نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے ؎

وفا آموختی از ما بکار دیگراں کردی

ربودی گوہرے از ما نثار دیگراں کردی

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوتا ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

نیز

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

محبوب عاشق کے قدموں میں

... منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

... مفت

کیسٹو فین — بچوں کی صحت

کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی رانڈیا کراچی

احمائینڈ کو — متعلق انگریزی دوا فروش — بازار بلیماران دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

امیر وغریب کے حکم کی تعمیل ہوگی — اگر آپ ... آپ گھر بیٹھے ... مریض ... ہندوستان سے باہر ... تصدیق ...

ایچ جمعیہ منیجر ... بلیماران دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال جاوہ دہلی

اکسیر حیات — فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

طلسماتی طلا اکسیر ... بے نظیر

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر وقصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے — منیجر

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی دہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کا مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح وبہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۶۰ صفحات قیمت صرف ۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ۔ تعلیم الاسلام پہلا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام

کا چوتھا نمبر ... علاوہ محصولڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ...

ابدی نجات۔ ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان سے باہر ہندوستان میں بھی شائع نہیں ہوا ... اس میں پانچ ترجمے حسب ذیل ہیں ... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب ... حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ... حضرت شیخ سعدی ... اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ... قرآن مجید غیر مجلد کا ہدیہ ... علاوہ محصولڈاک ...

غریبوں کا قرآن مجید معرا ...

نورانی قرآن مجید مترجم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۳ ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ ہجری

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی مخالفت

حامیان افتراق کا بے معنی شور و غوغا

گزشتہ چند یوم کے اندر لکھنؤ کی مسلم کانفرنس کے سلسلہ میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں انہوں نے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایک ایسا طبقہ ملک کے اندر موجود ہے جو سرکاری خطاب یافتہ اور حکام رس حضرات پر مشتمل ہے اور جس کے نزدیک ہندو مسلم اتحاد تو درکنار خود مسلمانوں کا باہمی اتحاد بھی غیر متوقع سے کم حیثیت نہیں رکھتا۔ جب کبھی اتحاد کا لفظ کسی کی زبان سے نکلتا ہے یہ طبقہ فوراً اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتا ہے اور اس لفظ کو سننا بھی گوارا نہیں کرتا...

سہروردی وغیرہ ہم کی طرف سے شائع کرائے گئے ہیں جن میں لکھنؤ کی کانفرنس کی شدید مخالفت کی گئی ہے اور موتمر کا ذکر اس انداز سے کیا ہے کہ مولانا شوکت علی کی کھلی ہوئی توہین بھی کی ہے جو حد درجہ مذموم ہے ... چند افراد کا منشا و مقصد صرف یہ ہے کہ مولانا شوکت علی صاحب ان کے پروپیگنڈا سے متاثر ...

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

جب کوئی شخص جھوٹ، کذب، افترا، بہتان، تہمت طرازی، دسیسہ کاری اور تلبیس الحق بالباطل پر کمر باندھ لیتا ہے تو اس کے لئے پروپیگنڈا بازی میں بڑی بڑی آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو بات کو اس کے دل میں آئی وہ صبح کو اٹھ کر اس نے اخبار میں لکھ دی اور اس طرح لکھ دی کہ گویا وہ سچی کا کوئی واقعہ ہے۔ آخر الف لیلہ بھی کسی نے لکھی تھی یا نہیں۔ اس کے لئے بس یہ حقیقت کافی تھی کہ ہارون الرشید خلفاء بنو عباسیہ میں سے کوئی خلیفہ تھا بس اسی بنیاد پر اس نے افسانہ نگاری شروع کر دی اور سینکڑوں افسانے محض اپنی قوت متخیلہ سے کام لے کر لکھ ڈالے اور خلیفہ ہارون الرشید کے نام سے ایسی ایسی من گھڑت کہانیاں منسوب کر دیں کہ آج انہیں پڑھ پڑھ کر حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے اور جب کبھی کوئی فلم کمپنی الف لیلہ کا کوئی افسانہ بطور پلاٹ کے منتخب کرتی ہے اور سینما میں وہ تماشہ ...

... اور جو صلح کا ہاتھ بڑھاتا ہے اسے مضبوطی سے ایک رشتہ میں منسلک کر دیا جائے۔ ایسا کوئی کام نہیں جس میں دشواریاں نہ ہوں، ایسا کوئی راستہ نہیں جس میں کانٹے نہ ہوں، دشواریوں پر غلبہ حاصل کیا جائے اور کانٹوں کو راستہ سے دور کر دیا جائے۔ اس کے بعد امن اور صلح کا میدان صاف ہو جائے گا۔ مولانا شوکت علی کے لئے آزمائش کا وقت ہے اگر وہ چند ... حضرات کی دھمکیوں سے متاثر ہو گئے تو یہ کوشش خاک میں مل جائے گی اور اگر انہوں نے ملک اور ملت کے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ... ہمت باندھی تو ساری مشکلیں آسان نظر آئیں گی۔

حضرت مفتی صاحب کو رہا کیا جائے

۱۹۲۸ء میں جب دہلی میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس سر آغا خاں کی صدارت میں منعقد ہو رہی تھی اور ایک مرحلہ پر اس قرارداد کے متعلق جو بعد میں منظور کی گئی اور جس کو آج تک مسلم مطالبات کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب مرحوم اور سر محمد شفیع ... کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گیا تھا تو تمام پنڈال میں حضرت ایک ہی شخصیت ایسی تھی جس نے اپنے ناخن تدبر سے اس گتھی کو چند منٹوں کے اندر سلجھا دیا ...

صوبہ سرحدی کونسل کا تحفہ

ملک خدا بخش کی تجویز

شہری مسجد کی دوکانیں و الگذار کرا لی گئیں

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

جمعیۃ علماء ہند کے ہدایت جلسے اور جلوس کے مظاہرے

حکومت اور اسمبلی کے ارکان کی روش کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

(گزشتہ سے پیوستہ)

بنارس

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند کی تحریک کے مطابق ... ستمبر ۱۹۳۲ء کو جامع عالمگیری بنارس میں جلسہ ہوا ...

سنبھل

حسب اعلان جناب مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب ناظم مجلس تحفظ ناموس شریعت اسلام ہند ... مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر ... ستمبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ مدرسہ سراج العلوم سنبھل ... جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی سید احمد صاحب ...

بارہ (پٹنہ)

اوتمان زئی (سرحد)

آرہ

نگرام (ضلع لکھنؤ)

آسوری (سی پی)

نواں شہر (جالندھر)

مورخہ ۲۹ جمادی الاولیٰ بروز ... ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مسلمانان ... حج و اوقاف مساجد و مقابر ... حکومت پر عائد ہوگا۔

کالا باغ (پنجاب)

بوڈھان (سورت)

آج بروز جمعہ بعد نماز ... ستمبر ... منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت حضرت ... مدرسہ امینیہ دہلی ... ہوا۔ بعد میں جناب صدر نے ایک ... صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے ... جس کا پبلک پر گہرا اثر پڑا ...

روڑکی

پورسہ (بنگال)

پٹنہ سٹی

ماہی گنج

حوادث و احکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

جواب ۱۲ ... جب مباح یا مستحب اور بعض امور بعض صورتوں میں واجب ہوتے تو ان کی ممانعت جائز نہ ہوگی ...

جواب ۱۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

(۱) ان الناس اذا راؤا الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ترکی میں وطنی مصنوعات کا ارتقاء

غیر ملکی اشیاء کی درآمد پر پابندیاں

حکومت ترکی نے ملکی مصنوعات کی طرف جو توجہ مبذول کی ہے اس نے یورپ کی اقتصادیات پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ترکی سرمایہ داروں کو وطنی مصنوعات کی ترقی کیلئے بڑے بڑے کارخانے کھولنے کا شوق دلایا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت ترکیہ نے چند سالوں کے لئے ملکی مصنوعات پر محصول ... معاف کر دیا ہے ...

عیسائی اپنے مدارس کو بند کرنے پر مجبور ہوگئے

... لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے اور بالآخر اپنے مدارس بند کر دئے۔ اب جو مدارس باقی رہ گئے ہیں وہ بھی عنقریب بند ہو جائیں گے۔

قاہرہ کا ایک مشہور جریدہ مصری حکومت کو مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ترکی حکومت کے دستور میں حکومت کا مذہب اسلام نہیں ہے، تاہم وہ مسیحی مدارس کو بند کرنے کی فکر میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن مصری حکومت جس کے دستور میں مذکور ہے کہ اس کا مذہب اسلام ہے اس نے اس قسم کے مدارس کی اجازت دے رکھی ہے آخر اس کی کیا وجہ؟ صدقی پاشا کے وہ وعدے جو انہوں نے پارلیمنٹ میں کئے تھے کب پورے کئے جائیں گے؟ (البلاغ)

دو سو برس میں کتنے انسان مقتول ہوئے

یورپ کی جنگوں کے ہولناک شرارے

نالینڈ کے ایک اخبار نے ان مقتولین کی ایک اجمالی فہرست شائع کی ہے جو گزشتہ دو سو برس کی آٹھ لڑائیوں میں مارے گئے۔

سات سال کی جنگوں میں جو لوگ مارے گئے ان کی تعداد ۵۵۴۰۰۰ ہے۔ فرانس کی جنگ میں کام آنے والوں کی تعداد ... ہے۔ نپولین کی جنگ میں ۱۷۰۰۰۰ انسان قتل ہوئے۔ کریمیا کی جنگ میں ۷۸۵۰۰۰ انسان موت کے گھاٹ اترے۔ امریکہ کی جنگ آزادی کے سلسلے میں ... اشخاص ہلاک ہوئے۔ روس اور جاپان کی لڑائی میں ... سپاہی مارے گئے۔ بلقان کے معرکہ میں ... نوجوان کام آئے۔ آخری جنگ جو جنگ عظیم کے نام سے مشہور ہے اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو کروڑ تیس لاکھ ہے!! (الصراط المستقیم)

(گویا تہذیب کا زمانہ خونریزی کی دوڑ میں سب پر فوقیت لے گیا!)

فلسطین میں یہودی اثر و نفوذ

موجودہ مردم شماری کے اعداد و شمار

فلسطین میں جب سے یہودیوں کی بربادکن صیہونی تحریک کو فروغ ہوا ہے اور برطانی حکومت نے اس کی سرپرستی کی ہے اس وقت سے مسلمانوں پر طرح طرح کے مصائب ٹوٹ پڑے ہیں اور یہودی ان کو کھائے جا رہے ہیں۔ اس کا احساس اعراب فلسطین کو روز بروز ہوتا جا رہا ہے، لیکن وہ اس کا کوئی مداوا نہیں کر سکتے۔ مختلف مقامات سے یہودی فلسطین میں آکر آباد ہو رہے ہیں اور ان کی مردم شماری ...

ترکی میں جشن آزادی کا پرجوش مظاہرہ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا مکتوب ارکان جمعیۃ علماء ہند کے نام

لکھنؤ کانفرنس کے ساتھ ارکان جمعیۃ علماء کے اجتماع کی ضرورت

باہمی مفاہمت اور جمعیۃ علماء کا نقطۂ نظر

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علماء ہند کے دستخط سے مندرجہ ذیل مضمون کے دعوت نامے ارکان جمعیۃ علماء ہند کے نام جاری کئے گئے ہیں:

مولانا المحترم زید مجدکم

سلام مسنون۔ ہندو مسلم مفاہمت کے سلسلہ میں مسلم رہبران ملک کا ایک بے ضابطہ اجتماع ۱۵، ۱۶ اکتوبر کو سلیم پور ہاؤس لکھنؤ میں منعقد ہونے والا ہے۔

اسماء مدعوین

مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب۔ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب۔ مولانا حافظ الرحمن صاحب۔ مولانا عبدالحکیم صاحب پشاور۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریاآبادی۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا مفتی محمد نعیم صاحب۔ مولانا محمد شفیع صاحب۔ مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب۔ مولانا احمد علی صاحب لاہور۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب۔

(مولانا) حسین احمد — دارالعلوم دیوبند

ایک فراموش شدہ عظمت جو تذکار اور یادآوری کی مستحق ہے

طرابلس کے مجاہد اعظم سید عمر مختار شہید کی یادگار مناؤ

عالم اسلامی سے طرابلس اور برقہ کے مسلمانوں کی اپیل

دار الحکومت

حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب کا دہلی میں ورود

جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں علمائے امت کا اجتماع

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

ایک سکھ کا قبول اسلام

دہلی میں ہندو مسلم اتحاد کی فضاء

رام لیلا کے سلسلہ میں ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی خدمات

ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علمائے سہارنپور کی گرفتاری

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ اور جلوس

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

تین ماہ قید سخت اور جرمانہ کی سزا

مولانا محمد شاہد صاحب کا ورود دہلی

صوبہ سرحد آرڈیننسوں کے چکر میں

کونسل میں قانون بنانے کی تجویز

ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے تاخیر مناسب نہیں ہے

جمعیۃ علماء ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کا اعلان

(حضرت الحاج مولانا) محمد اسمٰعیل (صاحب)

ارتھی کا جلوس کانگریس کے جلوس میں تبدیل ہوگیا

آگرہ کا ایک دلچسپ واقعہ

وزیر اعظم گاندھی جی کو رہا کرنا چاہتے ہیں؟

ہندو مسلم سمجھوتہ کی تحریک پر حکومت کی نظریں

شملہ اور وائٹ ہال میں گفت و شنید

حکومت کانگریس سے کن شرائط پر صلح کریگی؟

خلاف قانون سرگرمیوں کا خاتمہ

انگلستان کی قومی حکومت معرض زوال میں

قدامت پسندوں کے جلسہ میں مسٹر بالڈون کا تبصرہ

برطانوی صنعت کو ہندوستان میں فروغ ہو رہا ہے

سرمایہ داروں کی جمعیت کی اپیل

وائسرائے نے مولانا شوکت علی کو گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی

پہلے مسلمانوں کی حمایت حاصل کرو۔ دشمنان اتحاد کے بیان کا سہارا

گاندھی جی کی طرف سے مولانا شوکت علی کے پیغام کا جواب

بمبئی ۱۱ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی کو حسب ذیل تار وائسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری کی جانب سے موصول ہوا ہے۔

گاندھی جی کا مولانا شوکت علی کو تار

لکھنؤ کانفرنس کی تیاریاں

مدعوئین کے اسماء گرامی

لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کے لئے بمبئی سے شیخ عبدالمجید صاحب اور مولانا شوکت علی صاحب نے جن لوگوں کو دعوت دی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

لکھنؤ کانفرنس کیلئے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو دعوت

حضرت مولانا کا جواب اور اراکین جمعیۃ کا اجتماع

شوکت علی۔ عبدالمجید

مولانا ابوالکلام آزاد کا تار

جمعیۃ العلماء کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا

"جمعیۃ العلماء کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا براہ کرم آپ سہارا کو ضرور لکھئے"

جرمنی سے ڈاکٹر انصاری کا تار مولانا شوکت علی کے نام

کانفرنس فوراً منعقد کیجائے

مولانا شوکت علی کو مبارک باد

مصالحت کی سعی پر مہاراجہ الور کا تار

پادریوں کی کانفرنس میں جوتی پیزار

ڈین انجی اور بشپ آف برمنگھم کا "ارتداد"

(ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی)

تبت کی سرحد پر جنگ شروع ہوگئی!

ہندوستان میں تبتی نوجوانوں کی آمد بند

دارالامراء کو توڑدو

وزیر اعظم کو آئندہ انتخاب میں نہ لیا جائے

آل پارٹیز کانفرنس ضرور منعقد ہوگی

مخالفت کے باوجود مولانا شوکت علی کا عزم

ڈاکٹر سید محمود صاحب کی مسلمانوں سے پرزور اپیل

ڈاکٹر سید محمود صاحب کا بیان

مسلمانوں سے اپیل

سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب کا بیان

کانفرنس کی متفقہ حمایت

مخلوط انتخاب کا مسئلہ

مالویہ اور مولانا شوکت علی کی گفتگو

ڈھائی سو پونڈ کی ایک تھیلی غائب

بمبئی کے بنک میں دیکھتے دیکھتے چوری

دو مارواڑیوں کی گرفتاری

اچھوتوں سے مساوات کی عجیب تشریح

کھانا کھاؤ لیکن شادی بیاہ نہ کرو

راجہ نریندر ناتھ کا بیان

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا مکتوب ارکان جمعیۃ علماء ہند کے نام

لکھنؤ کانفرنس کے ساتھ ارکان جمعیۃ علماء کے اجتماع کی ضرورت

باہمی مفاہمت اور جمعیۃ علماء کا نقطۂ نظر

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علماء ہند کے دستخط سے مندرجہ ذیل مضمون کے دعوت نامے ارکان جمعیۃ علماء ہند کے نام جاری کئے گئے ہیں:۔

مولانا المحترم زید مجدکم

سلام مسنون۔ ہندو مسلم مفاہمت کے سلسلہ میں مسلم رہبران ملک کا ایک بے ضابطہ اجتماع ۱۵، ۱۶ ؍ اکتوبر کو سلیم پور ہاؤس لکھنؤ منعقد ہونے والا ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ حسب ذیل ارکان جمعیۃ علماء ہند کا بھی ایک اجتماع ہوتا کہ جمعیۃ کے نقطۂ نظر کے ماتحت باہمی مفاہمت کے سلسلہ میں مفید مشورہ دیا جا سکے۔ وقت کی نزاکت اور موقع کی اہمیت کے پیش نظر مجھے توقع ہے کہ جناب والا ۱۵؍ اکتوبر کی صبح تک لکھنؤ قدم رنجہ فرمائیں گے۔

پہونچنے کے صحیح وقت سے جناب مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کو فرنگی محل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ جن حضرات کو یہ دعوت نامے بھیجے گئے ہیں ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

اسماء مدعوین

(نوٹ) ان تاریخوں کے لئے واپسی ٹکٹ بسہولت مل سکیگا۔

(مولانا) حسین احمد — دار العلوم دیوبند

ایک فراموش شدہ عظمت جو تذکار اور یادآوری کی مستحق ہے

طرابلس کے مجاہد اعظم سید عمر مختار شہید کی یادگار مناؤ

عالم اسلامی سے طرابلس اور برقہ کے مسلمانوں کی اپیل

مدیر الجمعیۃ کو "جمعیۃ الدفاع عن طرابلس والبرقہ" کی طرف سے ایک اپیل موصول ہوئی ہے جس میں طرابلس کے عربوں نے تمام عالم اسلامی سے درخواست کی ہے کہ وہ سید عمر مختار شہید کی یادگار منائیں ... ہم اس اپیل کا مختصر ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں۔

دار الحکومت

حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب کا دہلی میں ورود

جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں علمائے امت کا اجتماع

ایک سکھ کا قبول اسلام

جلال الدین صاحب مسجد فتحپوری سے مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ ۹ اکتوبر کو ایک سکھ ... اسلامی نام عبدالسلام رکھا گیا۔ خدا استقامت بخشے۔

دہلی میں ہندو مسلم اتحاد کی فضا

رام لیلا کے سلسلہ میں ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی خدمات

صوبہ سرحد آرڈیننسوں کے چکر میں

کونسل میں قانون بنانے کی تجویز

وزیر اعظم گاندھی جی کو رہا کرنا چاہتے ہیں؟

ہندو مسلم سمجھوتہ کی تحریک پر حکومت کی نظر

شملہ اور وائٹ ہال میں گفت و شنید

حکومت کانگریس سے کن شرائط پر صلح کریگی؟

خلاف قانون سرگرمیوں کا خاتمہ

انگلستان کی قومی حکومت معرض زوال میں

قدامت پسندوں کے جلسہ میں مسٹر بالڈون کا تبصرہ

برطانوی صنعت کو ہندوستان میں فروغ ہو رہا ہے

ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے تاخیر مناسب نہیں ہے

جمعیۃ علماء ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کا اعلان

(حضرت الحاج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب)

ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علمائے سہارنپور کی گرفتاری

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ اور جلوس

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

تین ماہ قید سخت اور جرمانہ کی سزا

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

ارتھی کا جلوس کانگرس کے جلوس میں تبدیل ہوگیا

آگرہ کا ایک دلچسپ واقعہ

مولانا محمد شاہد صاحب کا ورود دہلی

وائسرائے نے مولانا شوکت علی کو گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی

پہلے مسلمانوں کی حمایت حاصل کرو ۔ دشمنان اتحاد کے بیان کا سہارا

گاندھی جی کی طرف سے مولانا شوکت علی کے پیغام کا جواب

گاندھی جی کا مولانا شوکت علی کو تار

آل پارٹیز کانفرنس ضرور منعقد ہوگی

مخالفت کے باوجود مولانا شوکت علی کا عزم

ڈاکٹر سید محمود صاحب کی مسلمانوں سے پرزور اپیل

ڈاکٹر سید محمود صاحب کا بیان

کانفرنس کی متفقہ حمایت

مخلوط انتخاب کا مسئلہ

مالویہ اور مولانا شوکت علی کی گفتگو

سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب کا بیان

لکھنؤ کانفرنس کی تیاریاں

مدعوئین کے اسماء گرامی

لکھنؤ کانفرنس کیلئے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو دعوت

حضرت مولانا کا جواب اور اراکین جمعیۃ کا اجتماع

مولانا ابو الکلام آزاد کا تار

جمعیۃ العلماء کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

جرمنی سے ڈاکٹر انصاری کا تار مولانا شوکت علی کے نام

کانفرنس فوراً منعقد کیجائے

تبت کی سرحد پر جنگ شروع ہوگئی!

ہندوستان میں تبتی نوجوانوں کی آمد بند

مولانا شوکت علی کو مبارک باد

مصالحت کی سعی پر مہاراجہ الور کا تار

پادریوں کی کانفرنس میں جوتی پیزار

ڈین انجی اور بشپ آف برمنگھم کا "ارتداد"

ڈھائی سو پونڈ کی ایک تھیلی غائب

بمبئی کے بنک میں دیکھتے دیکھتے چوری

دو مارواڑیوں کی گرفتاری

اچھوتوں سے مساوات کی عجیب تشریح

کھانا کھاؤ لیکن شادی بیاہ نہ کرو

راجہ نریندر ناتھ کا بیان

دار الامرا کو توڑدو

وزیر اعظم کو آئندہ انتخاب میں نہ بھیجا جائے

مسلمانانِ اجمیر کے تین عظیم الشان جلسے

موجودہ فضا میں مسلمانوں کے فرائض کی تشریح

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے اجلاسات مسلسل چار روز تک جاری رہ کر بتاریخ ۸ ستمبر ۳۲ء کو ختم ہوئے اور ۹ ستمبر ۳۲ء کو ایک وفد بسرکردگی جناب مولانا حفظ الرحمن صاحب ڈکٹیٹر آل انڈیا جمعیۃ علماء دہلی سے بمقام اجمیر شریف وارد ہوا شب جمعہ کو بعد نماز عشاء درگاہ شریف میں چند ارکان وفد نے ایک زلزلہ خیز تقریر کے ذریعہ اپنی پیرومی کی مکافات اور اپنے مقاصد کا اثبات ... اعلان کیا۔ ... ستمبر ۱۹۳۲ء بروز جمعہ کو ایک اعلان عام ہوا اور بعد نماز جمعہ مسجد جامع درگاہ شریف میں بصدارت جناب مولانا مولوی ...

البیان ... اور پھر حضرت مولانا کا بیان اگرچہ الفاظ مختصر تھے لیکن نہایت پُراثر تھے مسلم سبزوں کی رگوں میں جوش مار رہی تھیں ہر شخص پر عجیب کیفیت طاری تھی جیسی کہ مولانا کی تقریروں کے موقع پر اکثر دیکھنے میں آئی ہے درحقیقت یہ حضرت مولانا کا خاص حصہ ہے ... جوش لہجہ میں سولانا معظم کو اپنی فدائیت کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم دین کے مقابلے میں گورنمنٹ کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے جان دینے اور شہادت حاصل کرنے ...

... سرفروشانہ کیفیت طاری تھی ہر مسلمان اپنے کو اسلام کی قربان گاہ پر چڑھانے کو تیار تھا۔

(ابو الحسن اجمیر)

جمعیۃ الاسلام مصوری کا سالانہ جلسہ

فرقہ ضالہ قادیانیہ کو حق کے مقابلہ میں شکست

قادیانیوں کا تبادلہ خیالات سے گریز

... کا سالانہ جلسہ ... مصوری میں منعقد ہوا اکابرین ملت کا شاندار اجتماع تھا۔ حضرت سید المناظرین مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب ... حضرت مولانا مولوی مبارک حسین صاحب ... وعالیجناب بیرسٹر محمد امین صاحب ... خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں ...

... جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا حضرت سید المناظرین مولانا مولوی مرتضیٰ حسن صاحب ... قادیانیت قائم ہوا ہے آج تک ایسا کامیاب مناظرہ جس میں فریق مخالف نے ایسا کھلا ہوا شکست کا اعتراف کیا ہو نظر سے نہیں گذرا ... انشاء اللہ عنقریب مطبوعہ ہدیہ ناظرین ہوگا۔

مغرب اقصیٰ میں فرانس کا ظلم

"انقلاب" کے چیلنج کا جواب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کفر بینی کی ظلمتیں بینائی پر کوئی اثر نہیں ڈالتیں لیکن سینے کے اندر دلوں کو اندھا کر ڈالتی ہیں۔ ہمارا معاصر "انقلاب" ...

... "فرانس نے مغرب اقصیٰ سے قرآن کو بالکل جلا وطن کر ڈالنا چاہا ہے"

مسیو لوسیان ... پیرس کے اخبار "قوم" مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں لکھتے ہیں:-

"فرانسیسی حکام نے بربر قوم کو نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی ہے عربی زبان بولنا جرم قرار دیدیا ہے ... مسجدیں بند کر دی گئیں ..."

... فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (ہمدم جدید)

ایک مفید تجویز

اخبارات میں دہلی کے ایک صاحب کی تجویز شائع ہوئی ہے کہ ہندوستانی تاجر دلالت کی کمپنیوں اور فرموں سے ہندوستانی زبانوں میں خط و کتابت کیا کریں۔ اس سے دو فائدے ہوں گے ...

... ہندوستان کی واحد قومی زبان اردو ہے ... فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

... دونوں دواؤں کی قیمت ... روپیہ

جریان کی گولیاں

یہ عجیب وغریب گولیاں ہیں جن کی قدر وقیمت استعمال کے بعد معلوم ہوگی ... قیمت ۴ خوراک للعہ

سفوف جریان

اس دوا کا ہر روز استعمال جریان کو بالکل زائل کر دیتا ہے ... قیمت ۴ خوراک للعہ

منیجر حاذق فارمیسی پونچکپورہ دہلی

مقویات سراج عالم

... وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مسلمانوں کا سب سے ستا رسالہ

دہلی کے آزاد خیال ... ماہوار رسالہ ... پیشوا ایک مذہبی، اصلاحی، ادبی اور سیاسی میگزین ...

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

بال جڑ سے کالا

... بال کالا ...

محبوب عاشق کے قدموں پر

... مولانا فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۴۵ دہلی

البیان فی علوم القرآن

اگر آپ اسلام کی ذاتی خوبیاں ... کا مطالعہ فرمائیے ... قیمت چار روپے (للعہ)

... دارالاشاعت تفسیر حقانی بلیماران دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی مساعی تبلیغ

مولانا عبدالرزاق صاحب مبلغ کا دورہ

مبلغ امارت شرعیہ بہار جناب مولانا مولوی عبدالرزاق صاحب دربھنگوی کی سرگرمی تبلیغ کی کیفیت بذریعہ الجمعیۃ برادران اسلام پر ظاہر کر چکا ہوں مبلغ موصوف اداء فرائض تبلیغ میں ایک پرجوش شخصیت رکھتے ہیں آپ کے کارنامہ تبلیغ کا ایک نہایت دلچسپ و نتیجہ خیز واقعہ قلم بند کرتا ہوں امید کہ دلدادگان اسلام ذوق سے پڑھیں گے ...

... ہم دیکھا تے کہ امارت شرعیہ کے مبلغ صاحب مذکور اپنے پند و تبلیغ سے کس قدر قلیلیہ راہ سبیت کر رہے ہیں۔

(قوس شیر گھاٹوی کان اللہ لہ)

بلوچی مسلمانوں کی شکایات

نواب زادہ محمد یوسف علی خاں کا اہم مشورہ

مجھے یہاں ملتان میں آئے ہوئے تقریباً دو ہفتے ہونے لگے ہیں اس اثناء میں اپنے علاج میں مصروف رہنے کے باوجود قبیلہ مگسی کے ان نمائندگان کی شکایات سننے کے لئے بھی وقت نکالتا رہا جو میرا ملتان میں آنا سنکر اپنی تکالیف سنانے مجھ تک پہنچے واقعی ان کی تکالیف اور مصائب کا استماع مجھے تکلیف پہنچائے بغیر نہ رہ سکا۔ ... بعد اکتوبر کے اول عشرہ میں چارج لینے والے ہیں۔ ...

ایک عجیب وغریب استفتار

بخدمت جناب عبدالغفار خاں صاحب متوطن علی راج پور حال ... ریاست بڑودہ ضلع گجرات۔

السلام علیکم۔ مورخہ ... اکتوبر ۳۲ء بوقت شب آپ نے وعظ میں جناب موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ ید بیضا کی شرح درج ذیل الفاظ فرمائی ...

(۱) یہ ظاہرانہ سوال کس علم سے تعلق رکھتا ہے؟

(۲) یہ سوال صحیح ہے تو اس کا حل یہ درست ہوگا کہ (معاذ اللہ) انڈا ید بیضا تھا تو آپ نے مرغی کس کو قرار دیا؟

(۳) لفظ بیضا۔ بیضہ کا مادہ اور وزن بہ اصول علم صرف و نحو بتا دیجئے؟

...

یا اسلام سے خارج ہوگا؟ والسلام

(حکیم سید امیر علی واعظ مصری)

کشمیر کے زمینداروں کا احتجاج

معلوم ہوا ہے کہ کشمیر ... زمیندار صاحب اوڑی نے بمقام ...

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

... منیجر ... بلیماران دہلی

وزیر تعلیم بہار اڑیسہ کی علم دوستی

مدرسہ سلیمانیہ کیلئے (۲۵۰) گرانٹ کی منظوری

چونکہ اس دیہات کے مسلمانوں کی جہالت بہت ہی خطرناک صورت اختیار کرتی جارہی تھی اس وجہ سے بعض ہمدردوں کی کوشش سے ۱۹۲۹ء میں یہ مدرسہ قائم ہوا ہے اور اس وقت دیہاتی مسلمانوں کے سینکڑوں بچے اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ارکین مدرسہ کی نیک نیتی اور مدرسہ کی اہمیت کے باعث وزیر صاحب ...

جناب وزیر وزارت صاحب مظفر آباد وافسران بالا محکمہ مال خصوصاً عالی جناب منیر مال صاحب بہادر ... نہایت مؤدبانہ التماس ہے کہ صاحبان ممدوح ایسے معاملات کی طرف فوری توجہ فرمائیں ... (نامہ نگار)

انجمن مسلم راجپوتان کو مبلغین کی ضرورت

انجمن مسلم راجپوتان پنجاب گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور کے لئے تیس مبلغوں کی ضرورت ہے۔ جو دین اسلام کی تبلیغ بخوبی کر سکتے ہوں۔ ایماندار اور موجودہ زمانہ کے طریق سے تقریر کر سکیں پوری واقفیت رکھتا ہوں بہت جلد اپنی درخواستیں دفتر انجمن میں بھیج کر تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ ہمراہ جنرل سکریٹری انجمن ہذا کر لیں۔

(برائے جنرل سکریٹری۔ کرامت علی خاں)

اخبار الجمعیۃ

کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب، شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی

عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف چھوٹے میاں دہلوی

عالی جناب حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی

کے خصوصی مجربات

اکسیر قلب	معجون عنبری
دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ) (نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔	دل دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مفرح ہے یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزاء مشک وعنبر وغیرہ سے مرکب ہے ... قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸)

ملنے کا پتہ: منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

کروڑوں روپے

ٹیلیفون نمبر ۵۵۳ — تار کا پتہ "میڈیسن" دہلی

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم نے خاص عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے

جوہری	ملین	اکسیر نسواں	قرص ابیض
مرض آتشک کے لئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے ...	یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے معدہ اور آنتوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے ...	عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک نہ ہندوستان میں ہے اور نہ یورپ میں ...	یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے جریان جیسے خبیث مرض کو بالکل دور کر دیتی ہے ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۱۲۳ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

مسئول مدیر ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے: سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے: سالانہ ... ششماہی ...

نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی: یکم ۵ ۹ ۱۳ ۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹ کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات — ایک صفحہ (ایک بار) ... نصف صفحہ ... ایک کالم ... نصف کالم ... چوتھائی کالم ...

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۱۵ / جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ / اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۷

معاصرین کے افکار و آراء

قوانین حج (سچ)

بمبئی کے مشہور تاجر اور ماہر جہاز رانی حسن علی پی ابراہیم صاحب نے مسودات قوانین حج پر جو مفصل، معقول و اہم تنقید نامہ انگریزی میں لکھا ہے، اس کا ذکر ایک پچھلے پرچہ میں آچکا ہے۔ تین مسودات قوانین میں سے ایک، پورٹ حج کمیٹیوں والا، تو اسمبلی میں منظور ہو گیا، اب اس کے خلاف جد و جہد کرنا لاحاصل ہے تا وقتیکہ وہ جد و جہد غیر معمولی طور پر قوی و زبردست نہ ہو۔ اب دو بل باقی رہے جو عنقریب اسمبلی کے سامنے آئیں گے۔ ان میں سے معلموں والے بل سے متعلق ابراہیم صاحب کا کہنا یہ ہے کہ انہیں اور ان کے ایجنٹوں کو لائسنس دینے کا حق، گورنمنٹ کے بجائے، حج کمیٹیوں کو ہونا چاہئے کہ حج کمیٹیاں ہی حاجیوں کی ضروریات سے پوری طرح باخبر رہ سکتی ہیں۔ سب سے زیادہ مفصل تنقید ابراہیم صاحب نے اس بل پر کی ہے، جو انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ میں ترمیم کے نام سے پیش ہو رہا ہے، اور جس کی اہم ترین دفعہ واپسی کے ٹکٹ کی پابندی ہے۔ گورنمنٹ کا کہنا یہ ہے کہ بہت سے مفلس و نادار حاجی ادھر سے تو شوق میں صرف جانے کا ٹکٹ لیکر چلے جاتے ہیں، واپسی کا کرایہ پاس ہوتا نہیں، جدہ میں پڑے رہتے ہیں، خود بھی سخت تکلیف اٹھاتے ہیں، اور بالآخر گورنمنٹ کو اپنے صرفہ سے انہیں واپس لانا ہوتا ہے۔ ابراہیم صاحب نے اس کا مفصل و مدلل جواب اپنے مضمون میں دیا ہے۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ۱۹۱۹ء میں جہازی کمپنیوں کو ٹکٹ کی گرانی پر توجہ دلائی اور ان کے ارزاں ہو جانے پر اپنی طرف سے مالی امداد کا وعدہ کیا۔ ۱۹۲۰ء میں گورنمنٹ نے واپسی کے ٹکٹوں کی تاکید کی۔ ٹرنر ماریسن کمپنی کے پاس چونکہ جہاز زائد از ضرورت تھے، اور پورے سال بھر ان کی آمد و رفت بحر روم میں رہا کرتی تھی، اس نے تو اس انتظام کو بخوشی قبول کر لیا، دوسری کمپنی جو حاجی سلطان علی شوستری کی تھی، اور چھوٹی سی تھی، اس ذمہ داری کو نبھا نہ سکی، سارے حجاج ٹرنر ماریسن کمپنی کے قبضہ میں آ گئے، اس نے خوب نفع اٹھایا، اور اسی کی طرف سے بار بار واپسی کے ٹکٹ پر زور دیا جا رہا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں پھر یک طرفہ ٹکٹ جاری ہوئے، اس سال گورنمنٹ کو نادار حاجیوں کو جدہ سے لانے میں ۲۳ ہزار کا صرفہ کرنا پڑا، لیکن جب واپسی کے ٹکٹ کے لازم ہونے کا تجربہ کیا گیا تھا، تو اس سال گورنمنٹ کو ٹرنر ماریسن کمپنی کو امداد کے نام سے ۳ لاکھ ۷۰ ہزار کی رقم دینی پڑی تھی! اس سے ظاہر ہے کہ واپسی کے ٹکٹ کے لازم کر دینے سے نفع خود گورنمنٹ کو بھی نہیں ہے، بلکہ صرف ایک انگریز کمپنی کو ہے۔ پھر فرض کیجئے کہ اوسطاً ۲۰ ہزار حاجی ایک سال، ہندوستان سے روانہ ہوئے۔ واپسی کے ٹکٹ کی قیمت اگر ۵۰ روپیہ فی کس رکھی جائے، تو گویا حاجیوں کا ۱۰ لاکھ روپیہ، چار مہینہ تک کمپنی کے پاس بلا حاجیوں کے کسی نفع کے پڑا رہا! گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہر جہازی کمپنی کو واپسی کے ٹکٹ لازم کر دینے کا حق حاصل ہے اسے کیونکر محروم کر دیا جائے۔ جواب یہ ہے کہ ہر حاجی کو بھی تو یک طرفہ ٹکٹ سے سفر کا حق حاصل ہے، اسے اس حق سے آخر کیونکر محروم کیا جا رہا ہے؟ ——— افسوس ہے کہ قوانین حج کا سا اہم معاملہ بھی کچھ پارٹی کا سا مسئلہ بن گیا ہے۔ امید ہے کہ اسمبلی کے تمام مسلمان ممبر نہایت سنجیدگی اور سکون قلب کے ساتھ، ابراہیم صاحب کے پیش کردہ دلائل پر غور کریں گے۔ مولانا محمد علی مرحوم نے کامریڈ میں ۱۹۲۴ء میں، اور دوبارہ ۱۹۲۵ء میں، اسی واپسی کے ٹکٹ کے، اور ٹرنر ماریسن کی اجارہ داری کے خلاف زبردست و مدلل مضامین لکھے تھے۔ بہتر ہوگا ان پر بھی ایک نظر کر لی جائے۔

لکھنؤ کانفرنس اور اسکی مخالفت (ملت)

مولانا ابو الکلام صاحب اور ڈاکٹر سید محمود صاحب نے جس نیک نیتی اور جس جانفشانی سے گزشتہ آٹھ دس دن کے عرصہ میں، بمبئی میں گفتگو کی ہے اور جس تو جا اور فکر سے مولانا شوکت علی صاحب، شیخ عبد المجید صاحب سندھی اور بمبئی کے دیگر مسلمانوں نے اس کوشش کو بروئے کار لانے کی سعی کی ہے، وہ قابل قدر ہے اور ہمیں امید ہے کہ ان کی یہ کوششیں جس کا نتیجہ مسلمان لیڈروں کی وہ کانفرنس ہے، جو ۱۵ اکتوبر کو لکھنؤ میں منعقد ہونے والی ہے، رائیگاں نہ جائیں گی۔ ہم ان رہنماؤں سے جنہیں مولانا شوکت علی صاحب نے مشاورت کی غرض سے لکھنؤ آنے کی دعوت دی تھی، یہ اپیل کرنی چاہتے ہیں کہ وہ حالات کی نزاکت محسوس فرمائیں اور تمام ذاتی شکایتوں کو پس پشت ڈال کر کسی نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں کہ ہمیں شملہ سے یہ اطلاع ملی کہ مولوی سر محمد یعقوب، ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور مولانا شفیع داؤدی نے مصالحت اور مشاورت کی اس کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا اور اسے اس وقت غیر ضروری قرار دیا! ہمیں حیرت ہے کہ باہمی مشاورت میں آخر وہ کونسا نقصان ہے جسے پیش نظر رکھ کر یہ حضرات اس کانفرنس کی دعوت کو مسترد کر رہے ہیں۔ اگر باہمی مشاورت سے ان کے خیال میں کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا، حالانکہ بمبئی سے مولانا شوکت علی صاحب کے بیانات مظہر ہیں کہ سمجھوتہ کی قوی امید ہے اور اس قسم کے تصفیہ کا پورا امکان ہے کہ اس کے ذریعہ مسلمان موجودہ حالات میں اور سرکاری فیصلہ سے زیادہ نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ بہر حال اگر سر محمد یعقوب، مولانا شفیع داؤدی اور ڈاکٹر خاں کے بلند خیالات کے مطابق مجوزہ کانفرنس سے "کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا" تو آخر اس میں شریک ہونے میں کونسی قباحت ہے؟ کیا باہمی اتحاد و اتفاق کی کوئی کوشش گناہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت نے جا بجا سے باہمی اتحاد کی مخالف رہی ہے کہ ہم نہیں تو کبھی، [illegible] شوکت علی صاحب اور شیخ عبد المجید صاحب سندھی [illegible] بمبئی میں کیا ہے۔

ہم اور ۵۰ (دشیر)

ابھی کل کی بات ہے کہ [illegible] کے علی الرغم [illegible] ہندوستان کے تمام طبقات میں ایک ہیجان برپا ہو گیا اور سب طرف سے یہی صدائیں آنے لگیں کہ ہمارے حقوق پامال ہو گئے، ہمارے مطالبات رد کر دیئے گئے، ہماری وفاداری و نمک حلالی کا بھی خیال نہیں کیا گیا وغیرہ وغیرہ۔ اسی ضمن میں ہم نے اپنی قوم کے لیڈروں اور اداروں کی رائے زنی بھی دیکھی تو ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارے چودہ نکات "ابھی تک خورد ہو گئے" اور صرف ایک جداگانہ انتخاب کی ٹہنی "شاخ نہال غم" کی طرح ہری کی ہری رہی اور لطف یہ ہے کہ ان مطالبات کی لاش در و دیوار سے پر بڑی دیکھ کر بھی چشم یار میں دو آنسو نہ آئے، لیکن آنسو آتے کہاں سے جگر تو پہلے ہی نذر معشوق ہو چکا تھا اور مطالبات حقیقت میں مطالبات ہی نہ تھے۔

اس کے برخلاف ہندو قوم کو دیکھئے اور ایک قائد کے ماتحت ان کی سرگرمی پر نظر ڈالئے جو ہندو قوم سے ایک کثیر التعداد قوم کو علیحدہ کر کے انہیں جداگانہ انتخاب کا حق دیا گیا تو ہندوؤں کا ایک مہاتما بلند ہوئی کہ "ہم یہ زہر کا پیالہ نہ پئیں گے" اور اپنے اہم ترین مطالبات کی نامنظوری پر ایک نحیف الجثہ انسان گاندھی نہیں بلکہ اس کی ذات میں تمام ہندو قوم برت رکھ کر جان دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ کیوں؟ محض علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت کا علم ہے کہ اس کی تمام قوم دل و جان سے اس کے ساتھ ہے اور اس کی آواز ساری ہندو قوم کی آواز ہے۔ اگر گاندھی جی کو یقین نہ ہوتا کہ ساری ہندو قوم آپ کی پشت پر ہے تو آپ ہرگز برت رکھ کر فاقوں سے مر جانے کا عزم نہ کرتے۔

مصالحت اقوام کی پہلی منزل (مدینہ)

جداگانہ انتخاب کے ذریعہ پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت قائم کرنے والوں کی توقعات بالکل ناکام و نامراد ہو چکی ہیں اور اب ان کو یقین ہو گیا ہے کہ اکثریت قائم کرنے کا جو طریقہ ہم نے سوچا تھا وہ کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اب صرف دوسری صورت باقی رہ گئی ہے یعنی مخلوط انتخاب ہر بالغ کے حق رائے دہی کے ساتھ نافذ کر دیا جائے اور مسلمانوں کو تعداد آبادی کے مطابق ووٹروں کی تعداد دے کر یہ موقع دیا جائے کہ وہ جمہوری انداز میں اپنی اکثریت قائم کریں۔ اکثریت قائم کرنے کا وہ بنیادی اصول جس پر دونوں جماعتیں متحد تھیں ابھی باقی ہے اور چونکہ پہلا تجربہ ناکام ہو چکا ہے لہٰذا دوسرے کی آزمائش کرنا سیاسی عقلمندی کے عین مطابق ہے ورنہ مسلمانان پنجاب و بنگال کو ناقص جمہوریت اور مکمل انگریزی غلامی کے علاوہ غیر مسلم اکثریت کی مصیبت بھی برداشت کرنی پڑے گی۔

ان حالات میں جداگانہ انتخاب کی ریتیلی عمارت کی کمزور بنیاد بھی غائب ہو گئی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں اصولی لحاظ سے بھی متحد اور متفق ہو جائیں۔

اسلامی تاریخ کے [illegible] (از معاون)

دنیا زور کرب سے کیوں کراہ رہی ہے
نصف عجم کو فتح کرنے والا بادشاہ زمین پر سوتا ہے
"لوگو! کیا میں بیت المال میں سے شہد لے سکتا ہوں؟"

گزشتہ الجمعیۃ میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ آج کل مسلمان اسلام سے ناواقفیت کی بنا پر کس قدر سرگرداں اور پریشان ہیں۔ کوئی روس کی طرف دیکھتا ہے تو کوئی یورپ کی طرف مگر اس کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ وہ ایک نگاہ غلط انداز بھی اسلام کے اصول پر ڈالیں اور اس زمانہ کے مسلمانوں کے حالات پر غور کریں جبکہ شریعت صحیح معنے میں زندہ تھی اور پوری قوت سے اسلامی احکام کا آفتاب چمک رہا ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم اپنے خزانوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور دوسروں کے پاس کاسہ گدائی لیکر بھیک مانگنے کے لئے پہونچتے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ یورپ نے اسلام کے آستانہ پر آکر سب کچھ حاصل کیا، آج ایک زمانہ یہ بھی ہے کہ [illegible] کے پاس پہنچ کر [illegible] ہے!

الجمعیۃ میں تاریخی مضامین آپ مسلسل پڑھ رہے ہیں [illegible] ہے مسلمانوں کی کامیابی کا راز کیا تھا [illegible] تو آپ اس کا جواب یقیناً دے سکیں گے اور وہ یہی ہوگا کہ اس وقت شریعت حقہ زندہ تھی اور مسلمان اس کا مظہر تھے۔ یہی اسلام کی ترقی کا راز تھا اور اسی سے مسلمان حقیقی غلامی سے نکل کر وہ آزادی پر پہونچے۔ اگر آج بھی شریعت حقہ مسلمانوں کی زندگی کا دستور العمل بن جائے اور مسلمان محض نام کے نہیں بلکہ عملاً مسلمان بن جائیں تو کیا وہی حالات اب پیدا نہیں ہو سکتے جو خلافت راشدہ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے؟ یقیناً! اس کے لئے ضرورت ہے ایسے مخلص مسلمانوں کی جو احساس عمل سے سیماب وار مضطرب ہوں اور جو اپنے ہر کام کی بنیاد عمل کو قرار دیں!

انصاف کے پردہ میں آسمانی عذاب

آپ ان ہی کالموں میں کئی بار پڑھ چکے ہیں کہ آج دنیا حکومت کے عمال اور کارندوں سے تباہ حال ہو رہی ہے۔ خدا کی کمزور مخلوق، حکومت کی چکی میں پس رہی ہے اور ہر طرف سے انکا خون چوسا جا رہا ہے۔ رعایا آہ و بکا کر رہی ہے مگر کوئی نہیں جو ان پر ترس کھائے۔ ان تمام مظالم کی ذمہ داری ان عمال حکومت کی گردن پر ہے جو انصاف کی خاطر نام حکومت لئے ہوئے ہیں اور جو مظلوموں اور کمزوروں کی حمایت اور رزاقہ زدوں کی غمخواری کے دعویدار ہیں۔ آپ کو اس کا تازہ ثبوت ایک مشہور مفکر شیخ [illegible] پاشا [illegible] کی اس تقریر سے ملیگا جو موصوف نے شرق اردن کی سیاست پر تبصرہ فرماتے ہوئے کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

"شرق اردن کے فوجی اور سول عہدہ داروں پر ایک عرب حاکم ہے اور ایک انگریز ریزیڈنٹ۔ ان دونوں کے کثیر مصارف اتنے ہیں کہ جنہوں نے ملک کی کمر توڑ کر رکھدی ہے۔" (الجمعیۃ ۵ / اکتوبر صفحہ ۵)

شرق اردن کی اس حالت سے آپ کل ممالک کا اندازہ لگا لیں۔ ایک طرف وہ غریب لوگ ہیں جنکو ایک وقت بھی روکھی سوکھی روٹی نہیں ملتی اور جنکی ستر پوشی کے لئے ایک تار بھی نہیں ہوتا اور دوسری طرف وائسرائے، گورنروں، کمشنروں اور چیف کمشنروں، ججوں اور افسروں کے مصارف اور رنگ رلیاں ہیں جنہوں نے تمام ملک کی "کمر توڑ کر رکھدی ہے"۔ لیکن سوال ہوتا ہے کہ آخر عمال حکومت کو کس لئے آزاد اور خود سر بنایا ہے اور کس کی اجازت سے وہ غریبوں کی اس بے دردی سے اڑا رہے ہیں، اسکا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ حکومت کے نظام ہی میں ایسی خامیاں موجود ہیں جو غریبوں کو ابھرنے نہیں دیتیں اور جس کی بدولت حکومت کے کارندے عیش و عشرت کی بلکہ مسرفانہ زندگی بسر کرتے ہیں!

خلیفہ اسلام کا سبق آموز مشاہرہ

لیکن اے دنیا کے انصاف پسندو! اے وہ لوگو جو حکومتوں کی چکیوں میں پستے پستے غبار ہو چکے ہو آؤ اور ذرا اسلام کی جمہوریت، اسلام کے اصول، اور اسلامی عمال کے طرز حکومت پر بھی ایک نگاہ ڈالو اور دیکھو اسلام دنیا کے لئے رحمت ہے یا نہیں!

ہمیں اپنا ثبوت پیش کرنے کے لئے چار و ناچار خلافت راشدہ ہی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہی ایک زمانہ ایسا گزرا ہے جس میں اسلام اپنے صحیح معنے میں پیش کیا گیا اور جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے تا قیام قیامت اسوۂ حسنہ اور نمونہ عمل ہے۔ تمکو معلوم ہے کہ

جناب امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی باڈی گارڈ یا امپیریل گارڈ (شاہی فوج) تھا؟ کیا آپ کے لئے خاص سواریاں اور خاص محلات کا کوئی انتظام تھا؟ کیا آپ نے بھی اپنے لئے گرم و سرد غسلخانے اور باورچی خانے تعمیر کرائے تھے؟ کیا آپ کے لئے مخصوص شاہی طبیب اور ڈاکٹر تھے؟ اور کیا آپکے لئے بھی کھانا کھلانے والوں کی کوئی خاص جماعت مقرر تھی؟ آپ تمام اسلامی تاریخوں کی ورق گردانی کر جائیے مگر آپکو فاروق اعظم کے لئے ہاں اس شخص کیلئے جس نے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں کو متزلزل کر دیا تھا مذکورہ بالا چیزوں میں سے ایک چیز بھی نہ ملیگی! اچھا یہ چیزیں نہیں مگر آپ کو تنخواہ تو بڑی معقول ملتی ہوگی؟ وہ اعلیٰ یونیفارم آپکی جیب خاص میں جاتے ہونگے؟ اس شک کو رفع کرنے کے لئے ذرا فاروق اعظم کی تنخواہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کو امارت و خلافت اور بہترین نظام حکومت کے صلہ میں کیا ملتا تھا!

خلافت کے دوران میں فاروق اعظم نے صحابہ کرام کو جمع کر کے اپنی ضروریات بیان کیں اور فرمایا کہ میں اپنے مصارف کیلئے بیت المال میں سے کس قدر لے سکتا ہوں؟ مختلف مشوروں کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صرف معمولی درجہ کے لباس اور خوراک کے اخراجات آپ بیت المال سے لے سکتے ہیں [illegible] خلیفہ کی حکومت میں کروڑوں روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی تھی اس کی تنخواہ کا خلاصہ یہ حال ہے!

امیر المومنین کا دسترخوان

معلوم ہوا کہ فاروق اعظم کی تنخواہ اسقدر قلیل تھی جس کے مقابلے میں آج کل [illegible] کے مشاہرے بھی یقیناً بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس مناسبت سے آپ کی معاشرت بھی تھی۔ آپ ہمیشہ بغیر چھنا آٹا نوش فرمایا کرتے تھے۔ سالنوں میں آپ کے دسترخوان پر سرکہ نظر آتا تھا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک وقت میں ایک دسترخوان پر دو قسم کا کھانا رکھا گیا ہو۔ آپ کا کھانا اسقدر معمولی قسم کا ہوتا تھا کہ شام کے مہمان اگر آپ کے دسترخوان پر بیٹھ جاتے تھے تو وہ کبھی خوش ہو کر نہیں اٹھتے تھے [illegible] کے ذوق کے مطابق علیحدہ انتظام کر دیا جاتا [illegible] آپ اسقدر سادہ پہنتے تھے [illegible] کہ آپ کا حکومت سے کیا تعلق ہے۔ اکثر زمین ہی پر سوتے تھے اور حکام کو بھی یہی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ اس سے زیادہ آپ اپنی معاشرت کو بلند نہیں کر سکتے تھے کیونکہ تنخواہ اسقدر قلیل تھی کہ مشکل سے گزر ہوتا تھا۔ اس کے مقابلہ میں آج کل بادشاہوں، ممالک جمہوریہ کے صدروں، وائسرائیوں، گورنروں اور معمولی سے معمولی عہدیداروں کا کیا حال ہے؟ اسکا اندازہ آپ [illegible] ہم سے بہتر لگا سکتے ہیں۔

"بیت المال سے میں شہد لے سکتا ہوں؟"

شاید لوگوں کو یہ خیال ہو کہ جب بیت المال حضرت فاروق اعظم کے قبضہ میں تھا تو ہر چند اس سے فیضیاب ہوتا تھا تو آپ بھی اس میں سے اپنی ضروریات کے لئے کچھ نہ کچھ لیتے رہے ہوں گے۔ لیکن یہ خیال بھی واقعات کی رو سے باطل ہے کیونکہ فاروق اعظم بیت المال کو مسلمانوں کی امانت سمجھتے تھے اور اس میں مداخلت کو سخت خیانت تصور فرماتے تھے۔ اس کی صداقت کا اندازہ اس ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ ایک دفعہ آپ بیمار پڑے۔ لوگوں نے علاج میں شہد تجویز کیا۔ بیت المال میں شہد موجود تھا مگر آپ نے اس کو ہاتھ تک نہ لگایا بلکہ آپ مسجد نبوی میں پہونچے اور لوگوں سے دریافت کیا کہ اگر آپ لوگ مجھکو اجازت دیں تو بیت المال سے تھوڑا سا شہد لے لوں؟ چنانچہ لوگوں نے اجازت دی اور آپ نے اس کو استعمال کیا! اس سے معلوم ہوا کہ بیت المال پر خلیفہ وقت کو بھی تصرف کا حق حاصل نہیں ہے۔

"اے جان پدر! یہ میرا مال نہیں ہے"

اس کے ساتھ ایک اور واقعہ سنئے اور بالشویک پرستوں اور یورپ زدوں [illegible]

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

چائنہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں

نرخ فی سیر پختہ ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں

حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

احمد اینڈ کو

مشہور انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۶۷

بالکل مفت

[illegible]

منیجر ... دواخانہ ... دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ... ہر موسم میں کھاتے ہیں ... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG Co. (INDIA)

P. BOX 88 BUNER ROAD, KARACHI.

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا

[illegible]

تلاش گمشدہ

[illegible]

سکول فار الیکٹرسٹی لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

[illegible]

صدہا مضمونوں کی ایک دوا

[illegible]

منیجر ... دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

طلسمی ... حیرت انگیز ایجاد

[illegible]

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے باعث پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کیلئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ "الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

اخبار الجمعیۃ

[illegible]

پانچ ترجمے کا قرآن مجید

[illegible] پانچ ترجمے [illegible] ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، شاہ عبد القادر صاحب [illegible]

غریبوں کا قرآن مجید معرا

[illegible]

نورانی قرآن مجید مترجم

[illegible]

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن سے مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ضخامت ... صفحات قیمت صرف ... علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام مجلد یکجا ... علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ...

ابدی نجات۔ ... قیمت ...

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ

دہلی

یوم یکشنبہ ۱۵ ؍ جمادی الثانی ۱۳۵۱ ہجری

وقت کی اہم ترین ضرورت

اتحاد ۔ اتحاد ۔ اتحاد

آج تمام کاموں سے زیادہ مقدم اور تمام ضرورتوں سے زیادہ اہم اگر کوئی کام یا ضرورت ہے تو وہ یہ ہے کہ مسلمان جنکا شیرازہ ایک عرصہ ہوا کہ بکھر چکا ہے اور جن کی جمعیۃ ایک زمانہ گزرا کہ پریشان ہو چکی ہے اپنی صحیح حالت کا اندازہ لگائیں اور اپنے انتشار و پریشانی کو دور کر کے ایک مقررہ مقصد اور متحدہ مطمح نظر کے ماتحت اپنی قوتوں کو منظم طریقہ پر صرف کریں۔ جب تک یہ انتشار باقی رہے گا۔ جب تک یہ پریشانی دور نہ ہو گی مسلمان من حیث القوم ہندوستان کے اندر ہمیشہ ذلیل و خوار رہیں گے اور انہیں کبھی غلامی کی بدترین لعنت سے نکل کر آزادی کی بہترین نعمت سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع حاصل نہ ہو گا۔ مسلمانوں کا یہ افتراق و انشقاق حقیقت میں انہیں موت کے گھاٹ اتار رہا ہے اور ان کی تمام عملی قوتیں مضمحل ہو کر ہمیشہ کے لئے بیکار و زنگ آلود ہو رہی ہیں۔ اگر قوم کے اطبار نے جن پر نہایت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس صورت حال کا اب بھی کوئی موثر علاج نہ کیا تو ہمیں یقین ہے کہ مسلمان سخت خسارہ میں رہیں گے اور ان کی تباہی و بربادی اس انتہا کو پہنچ جائیگی کہ اس کا کوئی علاج اور کوئی مداوا نہ ہو سکے گا۔

جن محترم علماء و زعماء نے وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے فلاح امت کی غرض سے ۱۵، ۱۶ ؍ اکتوبر کو سلیم پور ہاؤس لکھنؤ میں مجتمع ہونے کا عزم ظاہر کیا ہے اور اس مقصد کے پیش نظر ملک کے دور و دراز گوشوں سے طویل سفر کر کے لکھنؤ پہنچ رہے ہیں وہ یقیناً مسلمانوں کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں اور قوم کی نگاہیں بجا طور پر انکے فیصلوں اور انکے اعلانات پر لگی ہوئی ہیں۔ آج انہوں نے ملت اسلامیہ کے اندر ایک نئی روح پھونک دی ہے اور ہر مسلمان کا قلب اتحاد و اتفاق کی امیدوں سے معمور نظر آتا ہے جس طرح لق و دق صحرا میں کوئی پیاسا پانی کے لئے بے تاب ہو اسی طرح آج ہندوستان میں مسلمان اتفاق و اتحاد کے لئے ترس رہے ہیں۔ مبارک ہیں وہ کوششیں جو مسلمانوں کو عین عالم یاس میں آس بندھا رہی ہیں، اور خوش قسمت ہیں وہ حضرات جو اس نیک کام میں مشغول ہیں۔

ہم نہایت ادب کے ساتھ اور نہایت اخلاص کے ساتھ لکھنؤ میں جمع ہونے والے زعماء و علماء تک اپنی یہ کمزور آواز پہنچانا چاہتے ہیں کہ خدا کے واسطے آج مسلمانوں کی لاج رکھ لیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسری اقوام کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ انتہائی نازک اور خطرناک حالات میں جمع ہونے کے باوجود مسلمان متحد و متفق نہ ہو سکے اور ملت کی وہ تباہی بھی انہیں اپنے اختلافات دور کرنے پر مجبور نہ کر سکی جو فرقہ وارانہ فیصلہ کی صورت میں نازل ہوئی ہے اور جس نے ان کے مستقبل کو ہر طرح تیرہ و تاریک کر دیا ہے۔ آج مسلمانوں کی عزت آپ ہی کے ہاتھ میں ہے، آج امت کا مفاد آپ ہی کے فیصلوں سے وابستہ ہے، آج ضرورت ہے کہ آپ اسلام کی شاندار روایات کا پھر احیا کریں۔ معدہ اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں اور پھر کبھی ان کی زندگی، ان کی ترقی یا ان کی فلاح و بہبود کا نام زبان پر نہ لائیں۔

ضرورت ہے کہ کانفرنس کے شرکاء اس وقت تک سلیم پور ہاؤس سے نہ نکلیں جب تک کہ قوم کے لئے اتحاد و اتفاق کا مژدہ جانفزا نہ سنا دیا جائے، اور فرقہ وارانہ فیصلہ کو بدلوانے کے لئے ایک متحدہ و متفقہ اسکیم تیار نہ ہو جائے۔ چند خود غرض حضرات کی پرواہ نہ کی جائے، دھمکیوں اور اعلانات جنگ کو نظر انداز کر دیا جائے، قوم کا مفاد افراد کے مفاد سے یقیناً زیادہ وقیع ہے خواہ وہ افراد کتنے ہی بارسوخ اور مقتدر کیوں نہ ہوں، اور یہاں تو معاملہ ان لوگوں کا ہے جو ملازمت کی چند اسامیوں کی خاطر قوم کے گلے پر چھری پھیر دینے کی دعوت دے رہے ہیں اور جو اس پر اڑ گئے ہیں کہ چاہے قوم تباہ و برباد ہی کیوں نہ ہو جائے ہم اپنے ذاتی مفاد کو ہرگز قوم کے مفاد پر قربان نہ کریں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ لکھنؤ سے اتحاد کا غلغلہ بلند ہوتے ہی مخالفین کی ہمتیں پست ہو جائیں گی۔ جمہور مسلمین کی تائید و حمایت اتحاد کرنے والوں کے ساتھ ہو گی اور پھر اس سے بڑا مرحلہ یعنی اقوام ہند کا باہمی اتحاد و اتفاق چند دنوں کی بات رہ جائے گا۔ رخنے ڈالنے والے زیادہ دیر تک رخنے نہ ڈال سکیں گے۔ فرقہ وار مسئلہ کا حل اگر ایک مرتبہ متفقہ طریقہ پر ہو گیا تو ہندوستان کی فضا ہی بدل جائے گی اور اس کی آزادی کے دن بہت قریب آجائیں گے۔ لکھنؤ اس وقت تاریخ بنا رہا ہے، اگر لکھنؤ میں جمع ہونے والی شخصیتوں نے اپنے فہم و تدبر کا ثبوت بہم پہنچا دیا تو ان کا یہ کارنامہ آئندہ تاریخ میں سنہری حرفوں کے ساتھ لکھا جائے گا۔

آل انڈیا اور صوبجاتی حل

کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ ہر صوبہ کے ہندو اور مسلمان باہمی گفت و شنید سے فیصلہ کریں اور اس فیصلہ کو منوانے کے لئے حکومت پر زور دیں۔ ہمارا یہ خیال ہند و [illegible]

قوم پرور مسلمان

[illegible]

مذموم طریقے

[illegible]

نکات و لطائف

[illegible]

بیرونی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ہنگری میں ترکان آل عثمان کی حکومت اور اسکے

یورپ کے مرکز میں اسلام اور مسلمانوں کا اقتدار

بوڈاپیسٹ میں عثمانی اسلام کا تعمیرات اور مساجد و مدارس کی کثرت

[illegible]

ہنگری کے مسلمانوں کا مذہبی شغف

[illegible]

فرقہ وارانہ فیصلہ اور مسلمانان سندھ

جمعیۃ علمائے سندھ اور قوم پرور مسلمانوں کا اعلان

وزیر اعظم کے اعلان نے ہندوستان کو کیا دیا

ہندوستان کے متعلق جو فرقہ وارانہ فیصلہ کا اعلان بڑے انتظار و اضطراب کے بعد وزیر ہند کی طرف سے ظاہر ہوا ہے اس کے متعلق جمعیۃ العلماء سندھ اور نیشنلسٹ مسلمانان سندھ حسب ذیل اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

[illegible]

دنیا دو کرب سے کیوں کراہ رہی ہے

(سلسلہ صفحہ اول)

[illegible]

عراق کے مدارس میں کتنے طلباء تعلیم پاتے ہیں

حکومت کی فراہم کردہ اعداد و شمار

[illegible]

حوادث و واقعات کا ۔۔۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

[illegible]

خریداران الجمعیۃ

[illegible]

برطانی پولیس اور مزدوروں کے درمیان شدید تصادم

دو کانوں کی لوٹ مار اور پولیس پر فائر

بلفاسٹ میں حکومت کے خلاف زبردست بلوہ

ممالک عربیہ کی وحدت کیلئے حکومت حجاز کا پہلا قدم

عربوں کے متفقہ مطالبہ کے سامنے سلطان ابن سعود نے سر جھکا دیا

آئندہ مملکت حجاز و نجد کا نام مملکت عربیہ سعودیہ ہوگا

(۱) پہلا نام مملکت حجاز و نجد و ملحقاتہا کو مملکت العربیہ السعودیہ کے نام سے تبدیل کیا جاتا ہے اس کے بعد ہمارا لقب ملک المملکت العربیہ السعودیہ ہوگا۔

(۲) جس تاریخ کو یہ اعلان ہوگا اسی تاریخ سے یہ تبدیلی عمل میں آئے گی۔

(دستخط) سلطان عبدالعزیز

بحکم نائب جلالۃ الملک فیصل بن سعود، ریاض (دار السلطنت نجد)

موجودہ وائسرائے لندن جائیں گے

دار الحکومت

فرقہ وارانہ مفاہمت اور حقوق کا تحفظ

سر اقبال اور سر محمد یعقوب کی پرواہ نہ کرو

آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ کے سکرٹری کا بیان

جمعیۃ علمائے ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کے مقدمہ کا فیصلہ

۱/۲ ۷ ماہ قید بامشقت

مہاراجہ الور کا تار مولانا شوکت علی کے نام

مولانا شوکت علی کا جواب

ڈاکٹر عالم کی تشویشناک علالت

بیگم صاحبہ کو بھی ملنے کی اجازت نہیں دی گئی

بیگم عالم اور ان کے رشتہ داروں تک کو ملنے کی اجازت نہیں ہے۔

رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

چھ چھ ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ

گوونداں مالویہ کی گرفتاری اور رہائی

۲۴ گھنٹہ میں بمبئی سے نکل جاؤ

مولانا شوکت علی صاحب کا جواب

جمعیۃ علمائے ہند کے نویں ڈکٹیٹر کا تقرر

پہاڑ گنج میں مسلمانوں کا جلسہ

مسودات حج پر تبصرہ

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ دہلی کی کارگزاری

رام لیلا میں ڈیوٹی تقسیم خدمات

حکام کو قتل کرنے کی دھمکی

وائسرائے کے نام سر سلیمان قاسم کا تار

گاندھی جی کی رہائی سے صلح جلد ہو سکتی ہے

تیسری گول میز کانفرنس کے نمائندوں کا اعلان

چاٹگام میں متعدد اشخاص کی نظر بندی

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

جمعیۃ علمائے ہند کے نو رضاکاروں کی گرفتاری

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

محض دوکان بند کرنا جرم نہیں ہے

بمبئی ہائی کورٹ کا فیصلہ

ہندوؤں کا افسوسناک رویہ

سندھ کی علیحدگی پر احتجاج

جمعیۃ علمائے سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کا تقرر

خود غرض حضرات کے چہرے سے نقاب اٹھ گیا ہے

مٹھی بھر کانفرنسیوں کی اتحاد دشمنی کو نظر انداز کر دیا جائے

خان بہادر مولوی بشیر الدین کا ولولہ انگیز بیان

سر اقبال کے نام سر آغا خان کا بحری تار

مسلمانان ہند کو چند مشورے

دوسرا پیغام

ہندو مسلم اتحاد میں ہم ضرور کامیاب ہوں گے

لکھنؤ کانفرنس اتحاد کا سنگ بنیاد ثابت ہوگی

پنڈت مدن موہن مالویہ کا اعلان

کانفرنس کی شرکت کیلئے اپیل

مولانا اکرم علی اور مولانا عبد الماجد بدایونی کا اعلان

انگلستان میں تیس لاکھ مرد اور عورتیں بیکار

بیکاروں کی رجسٹرڈ تعداد

چرواہے بھیڑیوں کے لباس میں

سب انسپکٹر وغیرہ ڈاکہ کا مقدمہ

گاندھی جی کی رہائی کیلئے پارلیمنٹ پر پکٹنگ

انتقادات

اسلام کے سور ما سپاہی

۲۰ سرمایہ پرستوں کا روس سے اخراج

روس میں انقلاب پیدا کرنے کی کوشش

کانپور کو ہوائی مستقر بنایا جائیگا

خلیج فارس سے ایک لاثانی موتی کی برآمد

لکھنؤ کانفرنس کی پُر زور حمایت

مولانا شوکت علی کے نام پنجاب کے مسلم لیڈروں کا تار

ہندوستان کے خلاف پروپگنڈہ کا فرض

لارڈ ریڈنگ امریکہ کی سرزمین پر

حیدرآباد میں جیوری کے ذریعہ مقدمات کا فیصلہ

فلسفہ ارکان اسلام

پانچ دول کی کانفرنس میں جرمنی کی عدم شرکت

فرانس اور انگلستان کے درمیان ملاقات

تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں گفت و شنید

مزید ۷ انقلاب پسند انڈیمان کو

غازی اسمٰعیل صاحب کے مکان پر چھاپہ

ہندستان کے طول و عرض میں بیحرمتی و احترام مساجد و اوقاف

جمعیۃ علماء ہند کے زیر ہدایت اجتماعات اور جلوس کے مطالبے

حکومت اور اسمبلی کے ارکان کی روش کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

(گزشتہ سے پیوستہ)

ولٹو

مسلمانان ولٹو و ممبران انجمن اصلاح المسلمین و محافظ مساجد قصبہ کا جلسہ مشورہ قانون پورٹ جج کمیٹی کے متعلق اظہار ناراضگی اور صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ۔ سو ستمبر ۲۲ء کو ۳ بجے دن میں جامع مسجد قصبہ ولٹو میں منعقد ہوا باتفاق آراء حاضرین جلسہ مولوی حکیم حافظ سید عبدالمجید صاحب خلف اکبر جناب مولوی حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم صدر جلسہ منتخب ہوئے صدر موصوف نے مقدل لہجہ میں اس قانون کی تباہ کاریاں بیان فرمائیں اور اس قانون کو مسلمانوں کے لئے بدترین قانون ظاہر کرتے ہوئے مداخلت فی الدین بتلایا اور حسب ہدایت جمعیۃ علماء ہند تجاویز باتفاق آراء حاضرین جلسہ پاس ہوئیں۔ حاضرین جلسہ میں ایک مذہبی جوش پیدا تھا۔

موضع اکبرپور

۔ سو ستمبر کو بموجب ہدایت جمعیۃ علماء ہند ایک جلسہ منشی نجم الدین خاں صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں (دکتوب) مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب پڑھ کر سنایا گیا مساجد کی حرمت اوقاف کی عزت بیان کی گئی۔ (نامہ نگار)

موضع کراشہ

۔ سو ستمبر کو بعد نماز جمعہ یوم احتجاج کا پوسٹر اور (مکتوب) حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کا پڑھ کر سنایا گیا صوفی محمد اسمعیل خاں۔ قاری عبدالرحیم صاحب خانصاحب ظفریاب خاں نے تقاریر فرمائی اور بتلایا کہ مساجد اور اسلام ارکان کی عزت پر اپنی جان قربان کرنے میں دریغ نہ کریں گے۔ (نامہ نگار)

کمال پور

[illegible]

یوسف زئی

[illegible]

مونگیر

[illegible]

دریاپور

[illegible]

اوجہاری

[illegible]

گاسباڑی

[illegible]

کلکتہ

[illegible]

وارسادھی (یو۔پی)

[illegible]

بلند شہر

بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں حضرت مولانا مشتاق احمد مدرس دوم مدرسہ گلاؤٹھی جلسہ ہوا جس میں مولانا نے ایک جامع اور مبسوط تقریر فرمائی اور ربح مساجد و اوقاف کے متعلق لوگ نہایت عمدگی سے سمجھایا بعد میں ذیل کی تجاویز پاس کی گئیں (نامہ نگار)

ستیہ (میرٹھ)

بتاریخ ۔ سو ستمبر ۲۲ء کو موضع سلنیہ تحصیل ہاپوڑ کے جلسہ عام میں حسب ہدایت مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت ریزولیوشن پاس لیئے گئے۔

(محمد ابراہیم از ستیہ)

سپاسنامہ

[illegible]

درخانہ مراسم پذیرائی حضور والاحضرت شان راسیانہ بجا آوردہ آواز بلند میگویم زندہ باد اعلیحضرت محمد نادرشاہ خداپرست ۔ زندہ باد برادران فدائی ملت ادر ۔ پائندہ و متمدن باد افغانستان مستقل

از قلم مولوی نجم الدین خاں رستناقی محصل افغانی

در جامعہ طبیہ دہلی

درس اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے متفق ہونا ضروری نہیں)

طبیہ کالج کی تحقیقاتی رپورٹ

سفارشات کے مطابق عمل درآمد

گذشتہ ماہ فروری و مارچ ۱۹۳۲ء میں طبیہ کالج دہلی کے چند پروفیسران و کچھ طلباء اور طالبات نے اسٹرائیک اور بھوک ہڑتال کی تھی جس کی تحقیقات کے لئے کالج کی تعلیمی سب کمیٹی نے جناب مرزا محمد سعید صاحب ایم اے ۔ آئی ای ۔ ایس سابق پرنسپل رہتک کالج ۔ جناب مسٹر سی ۔ ای ۔ ڈاکر صاحب ایم ۔ اے پرنسپل عربک کالج دہلی ۔ جناب لالہ شیونرائن صاحب بی ۔ اے ایل ۔ ایل ۔ بی سینیئر ایڈوکیٹ دہلی اور جناب مرزا اعجاز حسین صاحب [illegible]

[illegible]

تحقیقاتی کمیٹی نے ۔۔۔ ان پر غور کیا جائے گا۔

آنریری پرنسپل

طبیہ کالج دہلی

مسلمانان دہلی سے دردناک اپیل

حضرت مولانا مولوی سید محمد ولی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ استاد شاہنشاہ عالمگیر ثانی مزار مبارک کے گرد اگرد بزرگان دین اور بارگاہ ایزدی کے مقبول بندوں کی قبریں ہیں چند شرپسندوں نے بہت سے ملبے کے انبار ڈالدئے ہیں اور تمام چہار دیواری منہدم کردی ہے عرصہ ہوا کہ انہیں لوگوں نے جو اپنے آپ کو متولی مرحوم کا رشتہ دار بیان کرتے ہیں ایک کلس جو مقبرہ کے اوپر تھا اتار لیا کیونکہ مسجد اور برج ایک دوسرے سے ملحق ہیں اور چہار دیواری نہ ہونے سے مسجد و مقبرہ میں کتے بلی ہر چیز گھس جاتی ہے جس سے مسجد اور مقبرہ کی بے حرمتی ہوتی ہے اور ان ہی قبور پر جن پر ملبے کے انبار ہیں خاکروب نالی کی کیچڑ ڈال جاتا ہے ہم اہل محلہ ایسی بے حرمتی کو برداشت نہیں کرسکتے جب ہم اہل محلہ ملبا اٹھوانے اور چہار دیواری بنوانے کو کہتے ہیں تو وہ لکڑیاں لے کر سامنے آتے ہیں اور پتھر بھی مارتے ہیں اور ایک کار خیر کو روکتے ہیں چونکہ ہم اہل محلہ غریب ہیں فساد سے ڈرتے ہیں اس لئے تمام مسلمانان شہر دہلی و ذمہ داران حکومت کو اس طرف پرزور توجہ دلاتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کا معائنہ کرلیں اور ان لوگوں کے ہاتھوں سے جو ہماری عبادت گاہوں اور مقابر کی بے حرمتی کرتے ہیں اور ناجائز قبضہ کئے ہوئے ہیں ان مقامات کو بچائیں ان مسلمانوں سے بھی التماس ہے جو مالی اور قانونی طاقت رکھتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کریں اور محافظ اوقاف سے بھی التماس ہے کہ وہ مسجد اور بزرگان دین کی قبور کو توہین سے بچالے ۔

احمد عمر سکریٹری انجمن اتحاد مسلم پہاڑی عالی دہلی

ضلع شاہ پور سے مرزائیوں کا فرار

قادیانیوں کی ذلت آمیز ہزیمت

سرگودھا سے مناظرہ کئے بغیر قادیانی مبلغین ڈھڈھ رانجا کی طرف بھاگ گئے بدحواسی اور گھبراہٹ میں چینی کا چک نمبر ۹۹ و چک نمبر ۵۰ کا پروگرام منسوخ کردیا سپرنٹنڈنٹ پولیس و دیگر حکام ضلع کے پاس اپنی وفاداری کا راگ گاکر جہاد کے حکم کو منسوخ کرنے والے منشی غلام احمد قادیانی کا واسطہ دے کر نہایت گڑگڑا کر علماء کرام کی مدافعانہ سرگرمیوں کو روکنے کی التجا کی۔ خصوصاً مولانا ظہور احمد صاحب بگوی صدر حزب الانصار مجلس خلافت فوری کارروائی کے لئے ایڑی سے لیکر چوٹی تک زور لگایا۔ مولانا مخادم کو خلافتی ۔ کانگریسی حکومت کا باغی وا حراری کہہ کر حکام کو اشتعال دلایا۔ مگر ان کی تمام بکار روائیوں کے باوجود حق کا بول بالا ہوا۔

علماء کرام نہایت شان سے بمقام ڈھڈھ رانجا رونق افروز ہوئے حق کی ہیبت سے مرزائیوں کے ہوش اڑ گئے ۔۔۔ ڈھڈھ نے ہر چند مرزا بیوں کو سمجھایا حفظ امن کا ذمہ لیا مگر انہوں نے مناظرہ کرنے سے صاف انکار کردیا علماء کرام نے شاندار جلسوں میں اپنی تقاریر میں مرزا اور مرزائیت کا [illegible]

جہلم سے ایک پندرہ روزہ اخبار کا اجرا

جہلم ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء غلام نبی انصاری کے زیر ادارت قوم کے نام ایک پندرہ روزہ اخبار جہلم سے جاری ہوگا جس میں ملک کے نامور اور مقتدر انشاپردازوں کے مضامین کے علاوہ مذہبی اور سیاسی زندہ انس کی جان ہوگی ایک مسلسل اور متواتر مضامین کا سلسلہ ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزاد پہلے نمبر سے شائع ہونا شروع ہوگا۔ نیز ایک سلسلہ آئین احرار اسلام کا ہوگا۔ جنہوں نے اپنی حریت پسندی اور حق نوازی کی خاطر بڑی بڑی تو تنوں اور قاہرانہ طاقتوں کے آگے اپنی جانوں کو قربان کردیا۔ اس لئے ہر بہی خواہ قوم کا فرض ہے کہ اخبار قوم کی سرپرستی ابتدا ہی سے قبول فرمائیں۔ پہلا پرچہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء سے شائع ہونا شروع ہوگا۔

چندہ سالانہ ۔ تین روپیہ ہوگا۔

عام ۔ نیر

تابعدار

منیجر اخبار قوم جہلم

تلاش گمشدہ

[illegible]

مقویات حضرت حکیم عالم

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ہر قسم کے قرآن مجید، حمائل شریف و ہر قسم کے سپارے اور قاعدے و ہر قسم کی مذہبی کتب ملنے کا پتہ

مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی دارالعلوم دیوبند

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی

خصوصی مجربات

معجون عنبری — اکسیر قلب

[illegible]

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کرگئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کراکر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم ۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں — مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص احمر — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

[illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس دہلی

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

[illegible]

منیجر رسالہ ۔۔۔ دہلی

امرت دھارا سے جنگ

امرت دھارا

احتیاط

[illegible]

امرت دھارا لاہور

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے!

شربت اکسیر

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہوگئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کرکے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کرکے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

سنئے جناب! یہ شربت اکسیر کا اشتہار آپکے پیش نظر ہے اس کا نسخہ مجھے ایک کہنہ مشق امریکن ڈاکٹر سے ملا ہے اور شربت اکسیر کا اشتہار دینے سے قبل مدت تک امتحان کیا جب مجھے کامل اطمینان ہوگیا تو یہ اشتہار آپکے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر میری تحریر کو لغو سمجھیں تو ایک شیشی شربت اکسیر منگا کر ضرور استعمال فرماویں۔ میری تحریر کی صداقت آپ کو فوراً ہوجائیگی

جریان

[illegible]

ایس ۔ اے ۔ بی ۔ بخشی اینڈ کمپنی ۔۔۔ کلکتہ

شربت فولاد

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

المعا!!

منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو!

"دو لو دواؤں کی قیمت سات روپیہ"

جریان کی گولیاں — سفوف جریان

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہرا پن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلادیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور بہرا پن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو تو ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ یہاں ہی جب چاہیں تشریف لاکر علاج کراسکتے ہیں دھوکہ دینے والے ٹھگ اور مکاروں سے بچنا آپ کا فرض ہے آرڈر کے وقت اپنا پورا پتہ معہ نام صاف لکھئے۔

نپٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، زخم کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے، بھنبھناہٹ، ناسور، کیڑے پڑ جانے، درد طرح طرح کی آوازیں ہونے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب و اکسیر بے خطا دوا۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

ہمادری سرمہ ضعف بینائی۔ سرخی۔ دیرینہ ککرے۔ نزول اور دھلکہ کی خاص دوا ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے فی شیشی چار آنے (۴ر)

کان کی دوا ۔ بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

گرم کوٹوں کی فہرست مفت طلب کرو

منیجری ٹنٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

روزنہ
الجمعیۃ
دھلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۶ | دھلی - یوم پنجشنبہ ۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۸

معاصرین کے افکار و آراء

قبل از مرگ واویلا! (ملت)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

مسلمانوں کی خانگی زندگی کا المناک نظارہ
بنت رسولؐ چکیاں پیس کر ہم کو کیا سبق دے گئیں؟

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو

آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپکے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلیماران دھلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکتہ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہرسال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہورہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ - تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر - تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر - تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ/) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دھلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

ایم اے مجید اینڈ سنز آرڈر سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس
بلیماران - دھلی

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم
اکسیریات

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین منوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

طلسماتی طلا دیا طلاء بے نظیر

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریگنائز کردیا

... پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی۔ اور ڈی۔ سی۔ ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریگنائز بھی کردیا ہے۔ قابلیت کے طلبار کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

بال جڑ سے کالا

جائے نماز - نایاب کتابیں

لکھنؤ میں اتحاد بین المسلمین کا روح پرور نظارہ

مختلف الخیال مسلم زعماء کا عظیم الشان اجتماع

تمام مسائل کے متعلق کامل اتحاد و اتفاق

سیاسی اور مذہبی تحفظات کے ساتھ مخلوط انتخاب کا اعلان

ہندو مسلم مصالحت کے لئے ایک نمائندہ مجلس کا تقرر

۱۵ اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء کی دو تاریخیں ہندوستان کے مسلمانوں کو ہمیشہ یاد رہیں گی کیونکہ یہی وہ مبارک دن تھے جبکہ لکھنؤ میں سلیم پور ہاؤس کے اندر بیٹھ کر ہمارے درد مند و مخلص زعماء نے انتشار ملت کو دور کر کے اتحاد بین المسلمین کا جھنڈا بلند کرنے کی غرض سے عملی قدم اٹھایا اور اس قدر کامیاب طریقہ پر اٹھایا کہ آخر کار انہوں نے تعصب کی ان راستے کی وہ مشکلات جنہوں نے ایک طبقہ کو مایوس کر رکھا تھا ختم ہو گئیں اور مفقود ہو گئیں۔

اس کانفرنس میں جس کے چار اجلاس منعقد ہوئے ہر خیال اور ہر طبقہ کے علماء و زعماء شریک تھے۔ اگرچہ مسلم کانفرنس کے صدر اور سکرٹری نے شرکت سے انکار کر دیا۔ مگر مسلم کانفرنس کے اراکین کی اتنی تعداد لکھنؤ کانفرنس میں شریک تھی کہ اگر وہ لوگ علیحدہ جلسہ کرنا چاہتے تو نہایت آسانی کے ساتھ منعقد ہو سکتا تھا۔ مسلم کانفرنس کے نائب صدر نائب سکرٹری اور متعدد دیگر عہدہ دار اراکین اپنے نقطۂ نظر کی ترجمانی کرتے رہے اور جو کچھ وہاں منظور کیا گیا۔ اس میں ان لوگوں کے زاویۂ نگاہ کا پورا لحاظ پہلے سے رکھ لیا گیا۔

جمعیۃ خلافت کے تمام سربرآوردہ اراکین اور علی کارکن مولانا شوکت علی صاحب کے ہمراہ شریک کانفرنس تھے اور انہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ [illegible]

کانفرنس کا سب سے پہلا اجلاس ہفتہ کے دن بارہ بجے راجہ صاحب سلیم پور کی صدارت میں سلیم پور ہاؤس میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صاحب صدر، مولانا ابوالکلام صاحب آزاد اور مولانا شوکت علی نے اجتماع کے مقاصد اور مسلمانوں میں کامل اتحاد پر زور دیا۔ مولانا ظفر علی خاں نے بھی ایک پرزور تقریر کی۔ مولانا آزاد اور مولانا شوکت علی صاحب کی تقریروں نے کانفرنس کی کامیابی کا پورا یقین دلایا ... [illegible]

کانفرنس کے پہلے ہی اجلاس میں تقریباً تمام شرکاء تشریف لے آئے تھے۔ سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب نے اپنی ایک مختصر تقریر میں فرمایا کہ اس وقت کانفرنس ملتوی کر دی جائے ... [illegible]

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا رویہ نہایت اچھا رہا انہوں نے ابتداءً استواری کی کوشش کی مگر جب حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے تقریر فرمائی اور امر ... [illegible]

اور بزرگوں کا اجلاس کا جاری رہنا ہی مفید ہوگا۔ اور اس وقت اگر ہم بھی فیصلہ کر کے اٹھے تو ملک میں ہر طرف سے اس کی تائید کی جائے گی تو وہ کانفرنس کی شرکت پر آمادہ ہو گئے اور آخر وقت تک شریک رہے۔

پہلے دن کی یہ صحبت ابتدائی تقریروں کے بعد ختم ہو گئی اور یہ اندازہ ہوا کہ اگر باقی تیرہ نکات نیشنلسٹ مسلمانوں نے بھی تسلیم کر لئے تو پھر مسلم کانفرنس اور خلافت کمیٹی کے اراکین کو مخلوط انتخاب کی کوئی شکل قبول کرنے میں عذر نہ ہوگا ... [illegible]

شب کے وقت دوسرا اجلاس

جب بعد مغرب دوسرا اجلاس منعقد ہوا تو اسے باقاعدہ بنا دیا گیا۔ نواب محمد اسمٰعیل خان صاحب صدر تھے۔ چونکہ ہاؤس کے سامنے ابھی تک کوئی قرارداد نہیں تھی اس لئے عام بحث شروع ہو گئی ... [illegible]

ضروری تھا اس لئے دس بجے تک بحث و تمحیص ہوتی رہی اور اجلاس صبح کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

صبح کے وقت تیسرا اجلاس

دوسرے دن یعنی ۱۶ اکتوبر کو جب اجلاس شروع ہوا تو راجہ صاحب سلیم پور صدر اجلاس تھے۔ اس اجلاس میں تین تجاویز پیش کی گئیں۔ پہلی تجویز میں نقطۂ اجمال تھا، دوسری تجویز میں چودہ نکات اور صرف مولانا محمد علی صاحب کا فارمولا تھا، تیسری تجویز میں تیرہ نکات کی تفصیل اور طریق انتخاب کے متعلق تصفیہ کرنے کے لئے کامل آزادی تھی۔ طویل دیر کی بحث کے بعد ایک سبجیکٹ کمیٹی بنا دی گئی اور اس کو ایک متفقہ مسودہ مرتب کرنے کا کام دیا گیا۔ چنانچہ تینوں تجاویز کا ماحصل لیکر وہ دو تجاویز بنائی گئیں جو بعد میں منظور ہوئیں۔

دوپہر کے وقفہ میں تقریباً ۲ بجے تک سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس ہوتا رہا۔

شام کے وقت چوتھا اجلاس

شام کو ۵ بجے سے چوتھا اجلاس جب شروع ہوا تو عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ اب کام منٹوں میں ختم ہو جائے گا کیونکہ تقریباً ہر خیال کے حضرات سبجیکٹ کمیٹی میں شامل تھے اور وہاں ہر مسئلہ پر کافی گفتگو ہو گئی تھی۔ چنانچہ ابتداءً مسٹر آصف علی نے دونوں تجاویز پڑھ کر سنائیں ... [illegible]

بالاتفاق منظور کر لیا گیا۔ مولانا شوکت علی صاحب نے اراکین کمیٹی کی فہرست پڑھ کر سنائی جو بخوشی منظور کر لی گئی۔ اور سب نے ان حضرات پر اعتماد ظاہر کیا جو گفت و شنید کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔

اتحاد اسلام زندہ باد

جیسے ہی صدر نے ان تجاویز کے متعلق رائے دریافت کرنے کے بعد ان کی متفقہ منظوری کا اعلان کیا تمام ہال "اللہ اکبر" اور "اتحاد اسلام زندہ باد" کے نعروں سے گونج اٹھا۔ لوگوں کے چہروں سے اس قدر مسرت و انبساط کا اظہار ہو رہا تھا کہ پچھلے دنوں میں اس کی مثال مشکل سے پیش کی جا سکتی ہے ... [illegible]

آخری دعا

حاضرین اجلاس نے اس وقت حضرت مولانا حسین احمد صاحب سے درخواست کی کہ وہ مسلمانوں کی آئندہ فلاح و بہبود کے لئے دعا فرمائیں۔ چنانچہ حضرت مولانا نے ایک عجیب ولولہ انگیز منظر کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ایک نہایت مؤثر انداز میں دعا فرمائی ... اسلامی روایات کے مطابق کامل اتحاد کا نظارہ پیش نظر تھے۔

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیے)

اہم شرکاء کی صوبہ وار فہرست

صوبہ سرحد

[illegible]

صوبہ پنجاب

[illegible]

صوبہ یوپی

[illegible]

صوبہ بہار

[illegible]

بنگال

[illegible]

بمبئی و سندھ

[illegible]

مدراس

سید فیاض صاحب۔

دہلی و اجمیر و میواڑ

مسٹر آصف علی صاحب۔ سید محمد جعفری صاحب۔ غازی محی الدین صاحب

بلوچستان

نواب زادہ یوسف علی خاں۔ سردار غلام رسول خاں

ان کے علاوہ ہر صوبہ کے بکثرت ڈیلیگیٹ شریک تھے اور ان سے زیادہ افراد و انجمنوں کے تائیدی تار وصول ہوئے تھے۔

حوادث و احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

جواب ۹۔ اسلام کا مسلمہ قانون ہے الوقف لا یملک یعنی وقف کسی شخص یا کسی حکومت کی ملکیت نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس کا قبضہ، اصل روپیہ وصول کرنا اور اس کے متعلق شرائط سب باطل ہیں ان کی پابندی ناجائز پھر اسلامی احکام کے برخلاف شرائط خود وقف کرنے والے کے بھی معتبر نہیں ... [illegible]

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون علی شروطہم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما۔ مشکوۃ ص ۲۵۳ ج ۱۔

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایما شرط کان لیس فی کتاب اللہ فھو باطل وان کان مائۃ شرط فقضاء اللہ احق وشرط اللہ۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۳۴۷

جواب ۱۰۔ اسلام کا مسلمہ اصول ہے الوقف لا یملک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان المساجد للہ۔ لہذا ایسے معابد پر حکومت ہند کا قبضہ یقیناً ناجائز ہے اور روپیہ کی واپسی لازم۔ اگر ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کا اعلان نہ ہوتا تب بھی یہی حکم تھا۔ اب خصوصاً ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کے بعد تو حکومت کے نظریہ سے بھی یہ قبضہ درست نہیں ہو سکتا بلکہ حکومت ہند کی جانب سے صریحاً اپنے تاج کی نافرمانی و اس سے غداری ہے اور اگر عدل و انصاف کا کچھ بھی پاس ہے تو لا محالہ اس تمام روپیہ کی واپسی حکومت پر لازم ہے جو اس ناجائز طریقہ سے وصول کیا گیا۔ ھذا واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

کتبہ

احقر عباد الرحمٰن۔ بندہ محمد میاں عفی عنہ مدرس مدرسہ شاہی مراد آباد

الجواب صواب ... (حضرت مولانا سید) فخر الدین احمد غفرلہ (شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد) ... (حضرت مولانا) عبدالحق مدنی عفی عنہ (شیخ التفسیر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد) ... الجواب صحیح (مولانا) محمد قاسم علی ازہری عفی عنہ (امام شہر) ... (استاذ المنطق جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد) ھذا ھو الحق والحق احق ان یتبع ... [illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible] ... نہ بعد انقضاء عدت کے ہندہ نکاح ثانی کر سکیگی۔ فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ۔ دہلی

مسلمانوں کی خانگی زندگی کا المناک نظارہ

(البلسلہ صفحہ اول)

اسلام نے ہر مرد کو سپاہی بنایا ہے اور ہر عورت کو گھر کا نگہبان۔ تاہم تو اس لئے پیدا ہوئی ہو کہ اسلام کی لاج رکھو۔ اپنے بچوں میں شجاعانہ اور مجاہدانہ روح پھونکو اور ان کو سادہ زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالو۔

اسلام نے تم کو محنت و جفاکشی سے مستثنیٰ نہیں کیا کیونکہ یہ چیز ایک طرف تو گھر کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے اور دوسری طرف صحت و تندرستی کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ اگر تم بھی حضرت فاطمہؓ کی زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنا لو اور چکیاں پیس کر محنت کرنے لگو اور عیش و آرام سے الگ ہو کر اپنے گھروں کو چلاؤ تو تم بہت جلد فارغ البال ہو سکتی ہو اور اپنی صحت کو بھی برقرار رکھ سکتی ہو۔

تم جو تپ دق اور ہزاروں قسم کے مرضوں کا شکار رہتی ہو اس کی بڑی وجہ بیکاری کی زندگی اور محنت سے جی چرانا ہے۔ اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے وجود سے مسلمان فخر کریں اور آنے والی نسلیں تم کو اچھے نام سے یاد کریں تو تم کو آج ہی سے محنت و مشقت کی طرف راغب ہو جانا چاہئے اور زیورات وغیرہ کے مطالبہ سے دستبردار ہو جانا چاہئے۔

اگر آج مسلمان، اسلام اور اپنی شاندار روایات سے کوئی سبق نہیں لیتے تو کاش وہ اپنے پڑوسیوں سے ہی عبرت حاصل کریں اور دیکھیں کہ دوسری قوموں کی خواتین اور بچے کس طرح اصلاح اور ترقی کی طرف ... [illegible] ... کی بہتر طریق پر انجام دے سکتی ہیں۔

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس شوریٰ کے اجلاس

علماء و زعماء کی شرکت

کانفرنس کا اجلاس شروع ہونے سے قبل ۱۵ اکتوبر کی صبح کو جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ شرکاء اجلاس میں قابل ذکر حضرات حسب ذیل تھے۔

مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ مولانا محمد سجاد صاحب۔ مولانا حسین احمد صاحب۔ مولانا مفتی محمد نعیم صاحب۔ مولانا فخر الدین صاحب۔ مولانا بشیر احمد صاحب۔ مولانا محمد شفیع صاحب۔ مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محل۔ مولانا امین احمد صاحب نگرام۔ مولانا عبدالله صاحب مراد آباد۔ مولوی نصیر الدین خاں صاحب مدیر مدینہ۔ مولوی مجید حسن صاحب مالک مدینہ۔ قاضی احمد حسین صاحب بہار۔ غازی خضر محمد صاحب کانپور۔ ڈاکٹر سید محمود صاحب۔ مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر۔ چودھری خلیق الزماں صاحب لکھنؤ۔ سید محمد جعفری صاحب مدیر ملت۔ مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب۔ مولانا ریاست علی صاحب بریلی۔

حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کی صدارت کے لئے حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نے تحریک کی اور مولانا مفتی محمد نعیم صاحب نے تائید کی چنانچہ مولانا بالاتفاق رائے صدر منتخب ہو گئے۔

موجودہ مصالحت کے اسباب اور صورت حال کے متعلق اول مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے تقریر فرمائی۔ مولانا محمد شفیع صاحب انصاری نے کچھ سوالات نشستوں کے تحفظ کے متعلق کئے اور مولانا آزاد نے اس کی تشریح فرمائی۔ مولانا قطب الدین صاحب کے ارشاد پر مولانا آزاد نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء کا ... [illegible]

جمعیۃ پوری طرح اس کا خیر مقدم کرنے کو تیار ہوگی اور اتحاد بین المسلمین کے تحفظ اور اتحاد اقوام ہند کے لئے عمر بھی پوری جد و جہد کرے گی۔

قرارداد سہارنپور جس کا حوالہ دیا گیا ہے حسب ذیل ہے:-

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کی کلچر، زبان، رسم الخط، مذہبی تعلیم، مذہبی تبلیغ، مذہبی ادارے، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، عبادت گاہیں، اوقاف آزاد ہوں گے۔ حکومت ان میں مداخلت نہ کرے گی۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لاء کی حفاظت کے لئے خاص دفعہ رکھی جائے گی جس میں تصریح ہوگی کہ مجالس مقننہ اور حکومت کی جانب سے اس میں مداخلت نہ کی جائے گی اور پرسنل لاء کی مثال کے طور پر یہ چیزیں نوٹ میں درج کی جائیں گی (مثلاً احکام نکاح، طلاق، رجعت، عدت، خیار بلوغ، تفریق زوجین، خلع، عنین و مفقود، نفقہ زوجیت، حضانت، ولایت نکاح، مال، وصیت، وقف، وراثت، تکفین و تدفین، قربانی وغیرہ)

(۳) مسلمانوں کے ایسے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جن میں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائے گا اور ان کو اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔

(۴) صوبوں اور فیڈرل اسمبلی میں اقلیتوں کی سیاسی اور دیگر حقوق کی حفاظت کے متعلق شکایات سننے اور فیصلہ کرنے کے لئے سپریم کورٹ قائم کیا جائے گا۔ جو مختلف ملتوں کے ارکان پر مشتمل ہوگا۔ اس کے فیصلوں کی تنفیذ فیڈرل حکومت کرے گی۔

(۵) صوبہ سرحد اور بلوچستان اور ان صوبوں میں جو نئے قائم کئے جائیں طرز حکومت وہی ہوگا جو دیگر صوبوں میں قرار دیا جائے گا۔

(۶) سندھ کو علیحدہ مستقل صوبہ بنا دیا جائے گا اور اس کا نظم اس طرح قائم کیا جائیگا کہ اس کی آمدنی اس کے مصارف کو کافی ہو جائے۔

(۷) حق رائے دہی تمام بالغوں کو دیا جائے گا اور کسی صورت میں کوئی ایسا طریقہ قبول نہ کیا جائیگا جس سے کوئی ملت اپنے تناسب آبادی کے مطابق رائے دہندگی کے حق سے محروم رہ جائے۔

(۸) طریقہ انتخاب مخلوط ہوگا۔

(۹) پنجاب و بنگال میں کسی ملت کے لئے ریزرویشن نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی اقلیت ریزرویشن کے لئے اصرار کرے تو تمام ملتوں کی نشستیں تناسب آبادی کے اعتبار سے ریزرو کر دی جائیں گی۔ باقی صوبوں کی انتخابی مجالس اور فیڈرل اسمبلی میں اقلیتوں کی نشستیں تناسب آبادی کے مطابق ریزرو کر دی جائیں گی اور ریزرو نشستوں کے لئے مقابلہ کرنے کا حق بھی حاصل ہوگا۔

(۱۰) طرز حکومت وفاقی ہوگا تمام صوبے کامل خود مختار ہوں گے فیڈرل اسمبلی کو صرف وہی اختیارات دئے جائیں گے جن کا تعلق تمام ہندوستان کے ساتھ یکساں ہوگا غیر مفوضہ اختیارات صوبوں کے حاصل ہوں گے الا یہ کہ تمام صوبے بالاتفاق تسلیم کریں کہ غیر مفوضہ اختیارات فیڈرل اسمبلی کو دے جائیں۔

ہدیہ تہنیت

آج یہ دیکھ کر ہماری مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہی کہ لکھنؤ میں جمع ہونے والے علماء و زعماء نے مسلمانوں کی لاج رکھ لی اور ایک ایسے نازک وقت میں جب کہ مسلمان تباہی کے کنارے آ گئے تھے انہیں افتراق و انتشار کی ہلاکت سے بچا لیا۔ ہم تمام مسلمانان ہند کی خدمت میں اس شاندار کامیابی پر ہدیہ تہنیت و مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اشاعت ہذا میں لکھنؤ کانفرنس کی خبروں کے باعث مقالہ افتتاحیہ کے لئے گنجائش نہ نکل سکی۔ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں اس نمایاں کامیابی پر مفصل تبصرہ کیا جائیگا۔

(الجمعیۃ)

سربرآوردہ شرکاء کانفرنس کی جماعت وار فہرست

یوں تو کانفرنس میں ہر خیال اور ہر جماعت کے صدہا اراکین شریک تھے مگر مشہور و سربرآوردہ حضرات کی جماعت وار فہرست حسب ذیل ہے۔

مسلم کانفرنس

(۱) نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب (۲) مولانا شوکت علی صاحب ... [illegible]

جمعیۃ خلافت

[illegible]

جمعیۃ العلماء

[illegible]

نیشنلسٹ پارٹی

[illegible]

شیعہ کانفرنس

[illegible]

مسلم لیگ

[illegible]

مسلمانوں کے لئے مذہبی تحفظات

کانفرنس نے حسب ذیل تین دفعات کو جو جمعیۃ علمائے ہند کے اجلاس منعقدہ سہارنپور اگست ۱۹۳۱ء میں بمقام سہارنپور منظور کی گئی تھیں مسلم مطالبات کی تشریح و توضیح کے طور پر خصوصیت کے ساتھ منظور کیا ہے اور انہیں آل پارٹیز مسلم کانفرنس والی قرارداد کے ساتھ گفت و شنید کی اساس بنایا جائے گا۔

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کی کلچر، زبان، رسم الخط، پیشہ، مذہبی تعلیم، مذہبی تبلیغ، مذہبی ادارے، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، عبادت گاہیں، اوقاف آزاد ہوں گے۔ حکومت ان میں مداخلت نہ کرے گی۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لاء کی حفاظت کے لئے خاص دفعہ رکھی جائے گی جس میں تصریح ہوگی کہ مجالس مقننہ اور حکومت کی جانب سے اس میں مداخلت نہ کی جائے گی اور پرسنل لاء کی مثال کے طور پر یہ چیزیں فٹ نوٹ میں درج کی جائیں گی (مثلاً احکام نکاح، طلاق، رجعت، عدت، خیار بلوغ، تفریق زوجین، خلع، عنین و مفقود، نفقہ زوجیت، حضانت، ولایت نکاح، مال، وصیت، وقف، وراثت، تکفین و تدفین، قربانی وغیرہ)

(۳) مسلمانوں کے ایسے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جن میں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائے گا اور ان کو اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔

قرارداد

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

امسال حکومت یمن کو کسقدر آمدنی ہوئی؟

تمام ملک میں خوشحالی۔ مدارس اور شفاخانوں کا قیام

یمن میں اطالوی کارندوں کا اثر و نفوذ

آج کل دنیا کی جو اقتصادی حالت ہے اس نے معاشی اور سیاسی نظامات کو تہ و بالا کر رکھا ہے لیکن خدا کا فضل ہے کہ یمن ہر قسم کی آفت سے محفوظ ہے اور قریب و جوار کی حکومتوں سے اس کی حالت بہت بہتر ہے۔ امسال حکومت یمن کو بجاس لاکھ ... کی آمدنی ہوئی ... [illegible]

یمن کے مختلف شہروں میں بکثرت شفاخانے کھل گئے ہیں ... [illegible]

یمن میں اٹلی کا نفوذ دیگر اجنبی دول کے اثر و نفوذ پر غالب ہے۔ یہاں ایک اطالوی مدرسہ ہے جس میں اطالوی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اٹلی کے سب سے بڑے بنک ... [illegible] ... خیال رکھتے ہیں۔

(الصراط المستقیم)

پرتگال کے تین عیسائیوں کا قبول اسلام

مریم پرستی کی دلدل اور تثلیث کے گورکھ دھندے سے نجات

پرتگال کا ایک عیسائی "فرانسس نفکل من" مدتوں کی تحقیق کے بعد داخل اسلام ہو گیا۔ موصوف نے اپنے قبول اسلام کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ہر زمان و مکان کی مدنیت و شائستگی کی صلاحیت رکھتا ہے آپ کا اسلامی نام عبدالعزیز رکھا گیا۔ اسی طرح ایک اور شخص جو عیسائی ہو گیا تھا تحقیق کے بعد مسلمان ہو گیا اس کا اسلامی نام ابراہیم رکھا گیا ... [illegible]

(جریدہ العرب)

حجاز اور شرق اردن کا مشروط معاہدہ؟

عراق میں یہ افواہ گرم ہے کہ امیر عبداللہ میر شرق اردن اور جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے مابین معاہدہ صلح کی خفیہ اور مستور گفت و شنید ہو رہی ہے۔ امیر عبداللہ حکومت حجاز کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ سلطان ابن سعود ضبط شدہ املاک کو اشراف کے حوالہ کر دیں اور موجودہ جنگ میں جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے ورثاء کو خاص کا معاوضہ ادا کریں۔

خراساں میں ایک اعلیٰ درسگاہ کا قیام

حکومت ایران نے خراساں میں ایک اعلیٰ درسگاہ کے قیام کا ارادہ کر لیا ہے جس کے لئے میزانیہ میں کافی رقم محفوظ رکھی ہے۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی امور بھی طے ہو گئے ہیں۔ اس درسگاہ کے قیام میں زیادہ عرصہ نہیں لگے گا بلکہ بہت جلد اس کی تکمیل ہو جائیگی یہ مدرسہ وزارت معارف کی نگرانی میں ... چلایا جائے گا۔

انڈیا لیگ کا وفد جمعیۃ العلماء کے دفتر میں

دہلی ۷ اکتوبر آج ساڑھے نو بجے مسز ... انڈیا لیگ کی ممبر ... ممبر پارلیمنٹ انگلینڈ اور ان کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر ... جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں پہنچے۔ جناب مولانا ... صاحب و مولانا سید حمید الدین احمد و مولانا ... صاحبان ممبران جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند نے ایک مختصر بیان دیا۔ جس میں جمعیۃ علماء کی ابتدائی تاریخ، اس کی قومی و ملی خدمات اور حالات حاضرہ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا تھا۔ ساڑھے دس بجے تک سلسلہ جاری رہا اس کے بعد وفد اپنی قیام گاہ پر واپس ہو گیا۔

حکیم محمد میاں صاحب کا عطیہ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی نے جناب حکیم محمد میاں ... [illegible]

(دفتر جمعیۃ علماء ہند)

کانفرنس کی کامیابی پر زعماء ملت کے بیانات

کانفرنس کی کامیابی کے متعلق مولانا شوکت علی صاحب کا بیان کسی دوسری جگہ مفصل درج کیا جا رہا ہے۔ مولانا کے علاوہ دیگر زعماء نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہم درج ذیل کرتے ہیں:

شیخ عبدالمجید صاحب سندھی

مولانا شیخ عبدالمجید صاحب سندھی نے فرمایا کہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی ... ہندو، سکھوں اور مسلمانوں میں ... ہندوستان اور انگلستان کے درمیان سمجھوتہ کرانے کا ... [illegible]

نواب اسمٰعیل خاں صاحب

نواب اسمٰعیل خاں صاحب نے فرمایا کہ گاندھی جی نے مسلم مطالبات کے متعلق جس سمجھوتہ کی خواہش کی تھی وہ پوری ہو گئی ہے اور اس طرح فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے راستہ تیار ہو گیا ہے گفت و شنید کی تجویز کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ صلح کی بات چیت عنقریب ہی شروع ہو جائیگی۔

ڈاکٹر سید محمود صاحب

نمائندہ فری پریس سے ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر سید محمود صاحب نے فرمایا کہ موجودہ کانفرنس ہر حیثیت سے نمائندہ تھی کیونکہ اس میں ہر طبقہ اور خیال کے مسلمان موجود تھے ہر شخص ہندوؤں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے اور مادر وطن کی خدمت کرنے کے لئے یکساں بے تاب تھا۔ مسلمانوں کے درمیان مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے اور وہ متحد ہو گئے ہیں۔ میں توقع کرتا ہوں کہ وہ بہت جلد ہم اعلان کر دیں گے کہ ہندوستان متحد ہے۔

مولانا عبداللطیف فاروقی

مولانا عبداللطیف فاروقی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے فرمایا کہ تمام ہندوستان کے لئے یہ بات قابل فخر و مسرت ہے کہ ہم سالہا سال کی جنگ کے بعد ایک ایسی مصالحت پر آ گئے ہیں جو تمام مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ فیصلہ تمام ہندوستان کے لئے ... ہوگا۔

مسٹر جے۔ ایس حاجی

مسٹر جے۔ ایس حاجی (بمبئی کے تاجر) نے فرمایا کہ یہ کانفرنس تمام پرور مسلمانوں سے تمام مسلمانوں کے مطالبات کو باستثنائے جداگانہ نیابت تسلیم کرانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

نیز اس کانفرنس نے ہندو مسلمانوں کیلئے ایک ایسا دروازہ کھول دیا ہے جس کے ذریعہ گول میز کانفرنس میں فرقہ وارانہ فارمولا متفقہ طور پر پیش کیا جا سکیگا۔

مسلمانوں کے سیاسی تحفظات

مسلمانوں کے جن سیاسی مطالبات پر اتفاق و اتحاد ہو گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) وفاقی طرز حکومت کا قیام اور اختیارات باقیہ صوبوں کو
(۲) کسی ملت پر اثر انداز ہونے والے مسودات قانون کے لئے اس ملت کی ۳/۴ اکثریت کا لزوم۔
(۳) نشستوں کی تخصیص۔
(۴) اقلیت والے صوبوں میں ویٹیج۔
(۵) پنجاب اور بنگال میں آئینی اکثریت کا قیام۔
(۶) مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں جائز حصہ۔
(۷) ملازمتوں میں مناسب حصہ۔
(۸) صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں مساوی طرز حکومت۔
(۹) صوبہ سندھ کی علیحدگی۔
(۱۰) مرکز میں ۱/۳ نمائندگی۔
(۱۱) بغیر اجزاء وفاقی کی رضامندی کے دستور اساسی میں ترمیم نہ ہوسکیگی۔
(۱۲) مسلمانوں کی تعلیم، زبان، مذہب، اور خیراتی اداروں کے تحفظ اور ترقی کے لئے سرکاری امداد میں کافی حصہ۔
(۱۳) مسلمانوں کے پرسنل لاء کا تحفظ (اس تشریح کے مطابق جو جمعیۃ علمائے ہند نے کی ہے)۔

تقرری ملازمتوں پر تقرر ایک غیر جانبدار پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کیا جائے گا جو لیاقت کا کم از کم معیار مقرر کر کے ... اس امر کا لحاظ رکھے گا کہ اس معیار کے ماتحت ہر ملت اپنی تناسب آبادی کے موافق حصہ پانے سے محروم نہ رہے۔ نیز ماتحت ملازمتوں میں بھی کسی خاص فرقہ کے اجارہ داری نہ ہوگی تمام فرقوں کو ان کا واجبی حصہ ملے گا۔

(۱۲) وفاقی اور صوبجاتی حکومتوں کی وزارتوں میں کسی درجہ کی نمائندگی باہمی تفاہم کے ذریعہ قائم کر دی جائے گی۔

(۱۳) دستور اساسی کی بنیادی دفعات میں کوئی تغیر ترمیم اضافہ اس وقت تک نہ ہو سکے گا جب تک تمام وفاقی اجزاء سے منظور نہ کر لیں۔

(۱۴) یہ تمام دفعات ایک دوسرے کے ساتھ مرتبط ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک دفعہ بھی منظور نہ ہوئی تو تمام نا منظور سمجھا جائے گا۔

لندن میں "اتحاد" کا خیر مقدم

"برادر شوکت علی زندہ باد" کے نعرے

لندن ۱۳ اکتوبر مولانا شوکت علی صاحب نے اپنے بیان میں جو پیشگوئی کی ہے کہ ہندوستان چند ہی روز میں متحد ہو جائے گا اس پر ہندوستانی کانگریسیوں کے ایک جلسہ میں مسرت کا اظہار کیا گیا اور جلسہ کے اختتام پر "برادر شوکت علی زندہ باد" کے نعرے لگائے گئے۔

لکھنؤ میں اتحاد بین المسلمین کا روح پرور نظارہ

مختلف الخیال مسلم زعماء کا عظیم الشان اجتماع

تمام مسائل کے متعلق کامل اتحاد و اتفاق

سیاسی اور مذہبی تحفظات کے ساتھ مخلوط انتخاب کا اعلان

ہندو مسلم مصالحت کے لئے ایک نمائندہ مجلس کا تقرر

۱۵ اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء کی دو تاریخیں ہندوستان کے مسلمانوں کو ہمیشہ یاد رہیں گی کیونکہ یہی وہ مبارک دن تھے جبکہ لکھنؤ میں سلیم پور ہاؤس کے اندر بیٹھ کر ہمارے درد مند مخلص زعماء نے انتشار ملت کو دور کر کے اتحاد بین المسلمین کے عملی قدم اٹھایا ...

اس کانفرنس میں جس کے چار اجلاس منعقد ہوئے ہر خیال اور ہر عقیدہ کے علماء و زعماء شریک تھے ...

جمعیت علمائے ہند کے اراکین کی بہت بڑی تعداد مختلف مقامات سے آ کر اس کانفرنس میں شریک ہوئی ...

کانفرنس نے دو قراردادیں باتفاق رائے منظور کیں جو حسب ذیل ہیں:-

(۱) چونکہ ہندوستان کی جائز سیاسی خواہشات کی تکمیل کے لئے اولین شرط ہے کہ مختلف الخیال مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم ہو ...

(۲) یہ کانفرنس پنڈت مدن موہن مالویہ کی اس تجویز کا خیر مقدم کرتی ہے ...

مولانا ابوالکلام آزاد — مولانا شوکت علی — مولانا عبدالماجد — مولانا حسین احمد مدنی — نواب محمد اسمٰعیل خاں — راجہ نواب علی خاں — راجہ سلیم پور — شیخ عبدالمجید سندھی — مولانا سلیمان قاسم مٹھا — میاں جعفر شاہ کاکا خیل — مولانا ظفر علی خاں — چودھری خلیق الزماں — سید عبدالعزیز — ڈاکٹر ضیاء الدین احمد — شاہ مسعود احمد — خان بہادر حافظ ہدایت حسین — مولانا اکرم خاں — سیٹھ یعقوب حسین — نواب زادہ یوسف علی

مولانا شوکت علی صاحب نے پنڈت مالویہ کو اس کمیٹی کی طرف سے تار دیا ہے ...

کانفرنس کا سب سے پہلا اجلاس ہفتہ کے دن بارہ بجے راجہ صاحب سلیم پور کی صدارت میں سلیم پور ہاؤس میں منعقد ہوا ...

کانفرنس کے پہلے ہی اجلاس میں تقریباً تمام شرکاء تشریف لے آئے تھے ...

صبح کے وقت تیسرا اجلاس

دوسرے دن یعنی ۱۶ اکتوبر کو صبح اجلاس شروع ہوا نواب راجہ صاحب سلیم پور صدر اجلاس تھے ...

شام کے وقت چوتھا اجلاس

شام کو چھ بجے سے چوتھا اجلاس جب شروع ہوا تو عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ اب کام ختم ہو جائے گا ...

شب کے وقت دوسرا اجلاس

جیسا کہ مغرب کے وقت دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس سے باقاعدہ بنادیا گیا۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب صدر تھے ...

اہم شرکاء کی صوبہ وار فہرست

لکھنؤ کی مسلم کانفرنس میں ملک کے دور دراز گوشوں سے جو نمائندے تشریف لائے تھے ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے ہم ان میں سے مشہور حضرات کے اسمائے گرامی صوبہ وار عنوانات کے ماتحت درج کرتے ہیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ہر صوبہ کی کس طرح نمائندگی ہوئی تھی۔

صوبہ سرحد

میاں جعفر شاہ صاحب کاکا خیل — میاں احمد شاہ صاحب مسٹر یوسفی صاحب۔

صوبہ پنجاب

مولانا ظفر علی خاں صاحب — مولانا مفتی محمد نعیم صاحب — مولانا عبدالحنان صاحب — مسٹر فیروز الدین — مسٹر شمس الحسن مرزا مسٹر عبداللہ یوسف۔

صوبہ یو۔پی

نواب اسمٰعیل خاں صاحب — راجہ صاحب سلیم پور — ڈاکٹر سید محمود — حضرت مولانا حسین احمد صاحب — حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب — راجہ نواب علی صاحب — ڈاکٹر ضیاء الدین احمد

صوبہ بہار

مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر — قاضی احمد حسین سابق ایم۔ ایل۔ سی — مسٹر شاہ محمد مسعود احمد ایم۔ ایل۔ اے — حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار

بنگال

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد — محمد اکرم خاں صاحب — مولانا عبدالجبار

بمبئی و سندھ

مولانا شوکت علی صاحب — حاجی سیٹھ سلیمان قاسم مٹھا — شیخ عبدالمجید صاحب جے راتیس — حاجی — مولانا محمد عرفان صاحب۔

مدراس

سیٹھ یعقوب حسن صاحب — مولوی عبداللطیف فاروقی صاحب — یوسف سید فیاض صاحب۔

دہلی و اجمیر و میواڑ

مسٹر آصف علی صاحب — سید محمد جعفری صاحب — غازی محی الدین صاحب

بلوچستان

نواب زادہ یوسف علی خاں — سردار غلام رسول خاں

ان کے علاوہ ہر صوبہ کے بکثرت ڈیلیگیٹ شریک تھے اور ان سے زیادہ افراد اور انجمنوں کے تائیدی تار وصول ہوئے تھے۔

بالاتفاق منظور کر لیا گیا۔ مولانا شوکت علی صاحب نے اراکین کمیٹی کی فہرست پڑھ کر سنائی ...

اتحاد اسلام زندہ باد

جیسے ہی کہ صدر نے ان تجاویز کے متعلق رائے دریافت کرنے کے بعد ان کی متفقہ منظوری کا اعلان کیا تمام ہال "اللہ اکبر" اور "اتحاد اسلام زندہ باد" کے نعروں سے گونج اٹھا ...

آخری دعا

حاضرین اجلاس نے اس وقت حضرت مولانا حسین احمد صاحب سے درخواست کی کہ وہ مسلمانوں کی آئندہ فلاح و بہبود کے لئے دعا فرمائیں ...

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

حوادث و احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

جواب ۹ — اسلام کا مسلمہ قانون ہے الوقف لا یملک یعنی وقف کسی شخص یا کسی حکومت کی ملکیت نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس کا قبضہ اور اس پر روپیہ وصول کرنا اور اس کے متعلق شرائط سب باطل ہیں ...

جواب ۱۰ — اسلام کا مسلمہ اصول ہے الوقف لا یملک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان المساجد للہ ...

کتبہ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا لڑکا عمر ...

الجواب

عمر کا باپ زید کے طلاق دینے سے ہندہ پر طلاق نہیں پڑتی ہے لہذا عمر کا نکاح ہندہ کی چھوٹی بہن کے ساتھ ناجائز ہوگا ... فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

مسلمانوں کی خانگی زندگی کا المناک نظارہ

(بسلسلہ صفحہ اول)

اسلام نے ہر مرد کو سپاہی بنایا ہے اور ہر عورت کو گھر کا نگہبان ...

اسلام نے تم کو محنت و جفاکشی سے مستثنیٰ نہیں کیا ...

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس شوریٰ کے اجلاس

علماء و زعماء کی شرکت

کانفرنس کا اجلاس شروع ہونے سے قبل ۱۵ اکتوبر کی صبح کو جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ شرکاء اجلاس میں قابل ذکر حضرات حسب ذیل تھے۔

مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب — مولانا ابوالکلام صاحب آزاد — مولانا محمد سجاد صاحب — مولانا حسین احمد صاحب — مولانا مفتی محمد نعیم صاحب — مولانا فخر الدین صاحب — مولانا بشیر احمد صاحب — مولانا محمد شفیع صاحب — مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محل — مولانا انیس احمد صاحب نگرام — مولانا عبداللہ صاحب مراد آباد — مولوی نصیر الدین خاں صاحب مدیر مدینہ — مولوی مجید حسن صاحب مالک مدینہ — قاضی احمد حسین صاحب بہار — غازی حافظ محمد صاحب کانپور — ڈاکٹر سید محمود صاحب — مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر — چودھری خلیق الزماں صاحب لکھنؤ — سید محمد جعفری صاحب مدیر ملت — مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب — مولانا ریاست علی صاحب بریلی۔

حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کی صدارت کے لئے حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نے تحریک کی اور مولانا مفتی محمد نعیم صاحب نے تائید کی چنانچہ مولانا باتفاق رائے صدر منتخب ہوگئے۔

موجودہ مصالحت کے اسباب اور صورت حال کے متعلق اول مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے تقریر فرمائی مولانا محمد شفیع صاحب انصاری نے کچھ سوالات ...

سربرآوردہ شرکاء کانفرنس کی جماعت وار فہرست

یوں تو کانفرنس میں ہر خیال اور ہر جماعت کے صدہا اراکین شریک تھے مگر مشہور و سربرآوردہ حضرات کی جماعت وار فہرست حسب ذیل ہے۔

مسلم کانفرنس

(۱) نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب — (۲) مولانا شوکت علی صاحب
(۳) شاہ محمد مسعود احمد صاحب ایم ایل اے — (۴) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب
(۵) سید ذاکر علی صاحب — (۶) راجہ صاحب سلیم پور
(۷) حسین امام صاحب۔

جمعیۃ خلافت

(۱) مولانا شوکت علی صاحب — (۲) شیخ عبدالمجید صاحب سندھی
(۳) مولانا محمد عرفان صاحب — (۴) سیٹھ حاجی سلیمان قاسم مٹھا
(۵) غازی محی الدین صاحب — (۶) میاں جعفر شاہ صاحب کاکا خیل
(۷) میاں احمد شاہ صاحب — (۸) فیروز الدین صاحب
(۹) مولوی محمد عثمان صاحب۔

جمعیۃ العلماء

(۱) حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی — (۲) حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب
(۳) حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب — (۴) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب
(۵) حضرت مولانا بشیر احمد صاحب — (۶) حضرت مولانا ابوالکلام آزاد صاحب
(۷) مولانا ظفر علی خاں صاحب — (۸) حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب
(۹) حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب — (۱۰) حضرت مولانا محمد میاں صاحب
(۱۱) حضرت مولانا عبداللہ صاحب — (۱۲) حضرت مولانا فخر الدین صاحب
(۱۳) مولانا محمد شفیع صاحب — (۱۴) مولانا انیس احمد صاحب نگرامی
(۱۵) مولانا ریاست علی صاحب۔

نیشنلسٹ پارٹی

(۱) مولانا ابوالکلام آزاد صاحب — (۲) ڈاکٹر سید محمود صاحب
(۳) مسٹر خلیق الزماں — (۴) مسٹر آصف علی
(۵) مسٹر شوکت اللہ جنگ — (۶) قاضی احمد حسین صاحب سابق ایم ایل سی
(۷) سیٹھ یعقوب حسن صاحب — (۸) مسٹر رفیع احمد قدوائی
(۹) مولوی اکرم خاں صاحب۔

شیعہ کانفرنس

(۱) راجہ نواب علی خاں صاحب — (۲) مرزا محمد ظفر حسین صاحب
(۳) مرزا عابد حسین صاحب — (۴) سید حیدر مہدی صاحب
(۵) سید کلب عباس صاحب۔

مسلم لیگ

(۱) عبداللطیف صاحب فاروقی — (۲) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب
(۳) مولوی اکرم خاں صاحب مسلم لیگ (بنگال)

طریق کار اس مسلم کانفرنس میں یہ ہونا چاہئے کہ ہمارا اپنا طریق اصولی طور پر وہی ہے جو سہارنپور کا فارمولا جمعیۃ علماء کی طرف سے ظاہر کرتا ہے ...

قرارداد

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نے تفصیل کے ساتھ موجودہ حالات بیان کئے ...

جمعیۃ پوری طرح اس کا خیر مقدم کرنے کو تیار ہوگی اور اتحاد بین المسلمین کے مقصد اور اتحاد اقوام ہند کے لئے عمداً پوری جدوجہد کرے گی۔

تجاویز سہارنپور جس کا حوالہ دیا گیا ہے حسب ذیل ہے:-

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کی کلچر، زبان، رسم الخط، پیشہ، مذہبی تعلیم، مذہبی تبلیغ، مذہبی ادارے، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، عبادتگاہیں، اوقاف آزاد ہوں گے۔ حکومت ان میں مداخلت نہ کرے گی۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لاء کی حفاظت کے لئے خاص دفعہ رکھی جائے گی ...

ہدیہ تہنیت

آج یہ دیکھ کر ہماری مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہی کہ لکھنؤ میں جمع ہونے والے علماء و زعمائے مسلمانوں کی لاج رکھ لی اور ایک ایسے نازک وقت میں جب کہ مسلمان تباہی کے کنارے آ لگے تھے انہیں افتراق و انتشار کی ہلاکت سے بچا لیا ہم تمام مسلمانان ہند کی خدمت میں اس شاندار کامیابی پر ہدیہ تہنیت و مبارکباد پیش کرتے ہیں اشاعت ہذا میں لکھنؤ کانفرنس کی خبروں کے باعث مقالہ افتتاحیہ کے لئے گنجائش نہ نکل سکی۔ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں اس نمایاں کامیابی پر مفصل تبصرہ کیا جائے گا۔ (الجمعیۃ)

(۳) مسلمانوں کے ایسے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جن میں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائے گا اور ان کو اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔

(۴) صوبوں اور فیڈرل اسمبلی میں اقلیتوں کی سیاسی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے متعلق شکایات سننے اور فیصلہ کرنے کے لئے سپریم کورٹ قائم کیا جائے گا ...

(۵) صوبہ سرحد اور بلوچستان اور ان صوبوں میں جو نئے قائم کئے جائیں طرز حکومت وہی ہوگا جو دیگر صوبوں میں قرار دیا جائے گا۔

(۶) سندھ کو علیحدہ مستقل صوبہ بنا دیا جائے گا ...

(۷) حق رائے دہی تمام بالغوں کو دیا جائے گا ...

(۸) طریقہ انتخاب مخلوط ہوگا۔

(۹) پنجاب و بنگال میں کسی ملت کے لئے ریزرویشن نہیں کیا جائے گا ...

(۱۰) طرز حکومت وفاقی ہوگا تمام صوبے کامل خود مختار ہوں گے ...

مسلمانوں کے لئے مذہبی تحفظات

کانفرنس نے حسب ذیل تین دفعات کو جمعیۃ علمائے ہند کے اجلاس منعقدہ ۲۰ اگست ۱۹۳۱ء بمقام سہارنپور منظور کی گئی تھیں مسلم مطالبات کی تشریح و توضیح کے طور پر خصوصیت کے ساتھ منظور کیا ہے ...

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کی کلچر، زبان، رسم الخط، پیشہ، مذہبی تعلیم، مذہبی تبلیغ، مذہبی ادارے، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، عبادتگاہیں، اوقاف آزاد ہوں گے۔ حکومت ان میں مداخلت نہ کرے گی۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لاء کی حفاظت کے لئے خاص دفعہ رکھی جائے گی ... احکام نکاح، طلاق، رجعت، عدت، خیار بلوغ، تفریق زوجین، خلع، عنین، مفقود، نفقہ زوجیت، حضانت، ولایت، نکاح، وصیت، وقف، وراثت، تکفین و تدفین، قربانی وغیرہ۔

(۳) مسلمانوں کے ایسے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جن میں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائے گا اور ان کو اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔

کانفرنس کی کامیابی پر زعماء ملت کے بیانات

کانفرنس کی کامیابی کے متعلق مولانا شوکت علی صاحب کا بیان کسی دوسری جگہ مفصل درج کیا جا رہا ہے مولانا کے علاوہ دیگر زعماء نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہم درج ذیل کرتے ہیں:-

شیخ عبدالمجید صاحب سندھی

مولانا عبدالمجید سندھی صدر آل انڈیا خلافت کانفرنس نے فرمایا کہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی ...

نواب اسمٰعیل خاں صاحب

مسلمانوں کے سیاسی تحفظات

مسلمانوں کے جن سیاسی مطالبات پر اتفاق و اتحاد ہوگیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) وفاقی طرز حکومت کا قیام اور اختیارات باقی صوبوں کو
(۲) کسی ملت پر اثر انداز ہونے والے مسودات قانون کے لئے اس ملت کی ۳/۴ اکثریت کا لزوم
(۳) نشستوں کی تخصیص
(۴) اقلیت والے صوبوں میں ویٹیج
(۵) پنجاب اور بنگال میں آئینی اکثریت کا قیام
(۶) مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں جائز حصہ
(۷) ملازمتوں میں مناسب حصہ
(۸) صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں مساوی طرز حکومت
(۹) صوبہ سندھ کی علیحدگی
(۱۰) مرکز میں ۱/۳ نمائندگی
(۱۱) تغییر اجزاء وفاق کی رضامندی کے دستور اساسی میں ترمیم نہ ہوگی
(۱۲) مسلمانوں کی تعلیم، زبان، مذہب، اور اخلاقی اداروں کے تحفظ اور ترقی کے لئے سرکاری امداد میں کافی حصہ
(۱۳) مسلمانوں کے پرسنل لاء کا تحفظ (اس تشریح کے مطابق جو جمعیۃ علمائے ہند نے کی ہے)۔

(۱۱) ملازمتوں پر تقرر ایک غیر جانبدار پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کیا جائے گا جو لیاقت کا کم از کم معیار مقرر کر کے اس کا لحاظ رکھے گا ...

(۱۲) وفاقی اور صوبجاتی حکومتوں کی وزارتوں میں کسی درجہ کی نمائندگی باہمی تفاہم کے ذریعہ قائم کی جائے گی۔

(۱۳) دستور اساسی کی بنیادی دفعات میں کوئی تغیر ترمیم اضافہ اس وقت تک نہ ہو سکے گا جب تک تمام وفاقی اجزا اسے منظور نہ کریں۔

(۱۴) یہ تمام دفعات ایک دوسرے کے ساتھ مرتبط ہیں ...

سمجھوتہ کی خواہش کی تھی وہ پوری ہوگئی ہے ...

ڈاکٹر سید محمود صاحب

نمائندہ فری پریس سے ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر سید محمود صاحب نے فرمایا کہ موجودہ کانفرنس ہر حیثیت سے نمائندہ تھی ...

مولانا عبداللطیف فاروقی

مولانا عبداللطیف فاروقی نے ... فرمایا ...

لندن میں "اتحاد" کا خیر مقدم

برادر شوکت علی زندہ باد کے نعرے

لندن ۱۸ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی صاحب نے اپنے بیان میں جو پیشگوئی کی ہے کہ ہندوستان چند روز میں متحد ہو جائے گا اس پر ہندوستانی کانگریسیوں کے ایک جلسہ میں مسرت کا اظہار کیا گیا اور جلسہ کے اختتام پر "برادر شوکت علی زندہ باد" کے نعرے لگائے گئے۔

مسٹر جے۔ ایس حاجی

مسٹر جے ایس حاجی (بمبئی کے تاجر) نے فرمایا کہ یہ کانفرنس تمام پرور مسلمانوں سے تمام مسلمانوں کے مطالبات کو باستثنائے جداگانہ انتخاب تسلیم کرانے میں کامیاب ہوگئی ہے ...

عربی اخبارات کے تبرے

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

امسال حکومت یمن کو کسقدر آمدنی ہوئی؟

تمام ملک میں خوشحالی — مدارس اور شفاخانوں کا قیام

یمن میں اطالوی کارندوں کا اثر و نفوذ

آج کل دنیا کی جو اقتصادی حالت ہے اس نے معاشی اور سیاسی نظامات کو تہ و بالا کر رکھا ہے لیکن خدا کا فضل ہے کہ یمن ہر قسم کی آفت سے محفوظ ہے ... (الصراط المستقیم)

پرتگال کے تین عیسائیوں کا قبول اسلام

مریم پرستی کی دلدل اور تثلیث کے گورکھ دھندے سے نجات

پرتگال کا ایک عیسائی "فرانسس منفل من" مدتوں کی تحقیق کے بعد داخل اسلام ہو گیا ... (جزیرہ العرب)

حجاز اور شرق اردن کا مشروط معاہدہ؟

عراق میں ہر افواہ گرم ہے کہ امیر عبداللہ امیر شرق اردن اور جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے مابین معاہدہ صلح کی نسبت گفتگو شروع ہو رہی ہیں ...

خراسان میں ایک اعلیٰ درسگاہ کا قیام

حکومت ایران نے خراسان میں ایک اعلیٰ درسگاہ کے قیام کا ارادہ کر لیا ہے ...

انڈیا لیگ کا وفد جمعیۃ العلماء کے دفتر میں

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ آج ساڑھے نو بجے سرڈمس آف انڈیا لیگ کی ممبر مس کلس مسز بار ممبر پارلیمنٹ انگلستان اور ان کے پرائیویٹ سکریٹری مسٹر مین جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں پہنچے ...

حکیم محمد میاں صاحب کا عطیہ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ...

لکھنؤ کانفرنس کے بعد مولانا شوکت علی صاحب کا بیان

مسلمانوں کے تمام اختلافات دور ہو گئے ہیں

ہندوؤں اور سکھوں سے تبادلۂ خیالات کا ارادہ

لکھنؤ ۱۸ اکتوبر۔ "میں ایک سرگرم اور ہوشیار جنگجو ہوں" ان الفاظ میں مولانا شوکت علی نے ایک اخبار کے نمائندہ کو آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے خاتمہ پر انٹرویو دیا۔ دوست اور دشمن جو مجھ سے واقف ہیں، یہ تسلیم کرتے ہیں کہ میں کسی کی چال میں نہیں آیا۔ ایک اچھے سپاہی یا ایک ہوشیار کھلاڑی کی طرح میں ہر ایک موقع سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔

کانفرنس کے متعلق تاثرات

کانفرنس کے متعلق اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا موصوف نے فرمایا کہ مجھے یہ اعلان کرتے میں خوشی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی تمام پارٹیوں کے باہمی اختلافات دور ہو گئے ہیں۔

...

پنڈت مالویہ اور سر سپرو کو مولانا شوکت علی صاحب کا تار

ہندو مسلمانوں کی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز

خواتین لکھنؤ مشترکہ نیابت کی حمایت میں

لکھنؤ ۱۸ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے کل صبح پنڈت مالویہ کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے۔

...

ایک بے عمل مسلمان میدان "عمل" میں

سر اقبال دہلی میں کانفرنس منعقد کر رہے ہیں

...

قوم پرور مسلمانوں کا کامل اتحاد

شملہ کے اعلان کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی

...

شیعہ کانفرنس کی طرف سے مخلوط انتخاب کی حمایت

...

پنجاب کی مسلم اکثریت اور مخلوط انتخاب

مولانا عبدالمجید عتیقی کا اعلان

...

کراچی کے ممتاز مسلمانوں کا تار

جداگانہ نیابت کی خاطر ملکی مفاد کو قربان نہ کیا جائے

...

گاندھی جی کو رہا نہیں کیا جائے گا

وائسرائے کی طرف سے کورا جواب

...

ڈاک کے تھیلے لیکر فرار ہو گئے

ریوالوروں سے مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

...

ہندو اور سکھ لیڈروں سے گفتگوئے مصالحت

پنجاب میں پنڈت مالویہ کی مساعی

...

مسلمان اپنے چودہ نکات سے دستبردار نہیں ہو سکتے

مسٹر جناح کا برقیہ

...

بمبئی میں ایک بیرسٹر کی گرفتاری

...

دارالحکومت

دہلی میں ایک عورت کا بیدردانہ قتل

عورت کا خاوند اور اس کا دوست فرار

...

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا عام جلسہ

لکھنؤ کانفرنس کا خیر مقدم اور کامیابی کیلئے دعا

...

نئی دہلی میں اسمبلی کے اجلاس کی تاریخیں

سرکاری اعلان

...

دہلی میں جشن استقلال افغانستان

...

دہلی میں مولانا شوکت علی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی آمد

...

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت

ملتان جیل میں اختلاج قلب کے دورے

...

رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کو سزا

...

روئی کے مارکیٹ پر دوبارہ پکٹنگ

...

مولانا برکت علی صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

...

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی سے پنجاب میں مسرت کی لہر

فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے ہندو لیڈروں کی تیاریاں

ہندوؤں اور سکھوں سے پنڈت مالویہ کی گفت و شنید

...

سکھوں نے ۶ بے گناہ مسلمانوں کو قتل کر ڈالا

ایک گائے کے پیچھے مسلمانوں کے خون کی ہولی

بڈھلاڈا کے واقعہ ہائلہ کی تفصیلات

...

سکھوں کا اشتعال انگیز جلسہ

...

ایک عورت کا قتل اور بچہ زخمی

...

تیسری گول میز کانفرنس کے ہندوستانی مندوبین

بمبئی کے سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں

...

ہندوستان کے متعلق قومی اتحاد نہایت ضروری ہے

مسائل ہند پر لارڈ لوتھین کی تقریر

...

مسٹر چرچل کی تازہ گل افشانی

ہندوستان کو درجہ نو آبادیات نہیں مل سکتا

کانگریس کے بغیر گول میز کانفرنس بیکار رہے گی

...

ضلع الہ آباد کی زرعی حالت کی تحقیقات

کاشتکاروں کی افسوسناک حالت

...

سرحدی "امن عامہ" بل میں ترمیم منظور ہو گئی

حکومت سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کرے گی

سرحدی قصبات سے ۱۹ ہزار روپے جرمانہ کی وصولی

...

اسپین میں مذہبی جلوس پر گولیوں کی بارش

...

تیسری گول میز کانفرنس کی تیاریاں

سپرو اور جیکر کو دعوت نامے موصول ہو گئے

...

کلکتہ میں بموں، ریوالوروں اور مادہ ہائے آتشگیر کی برآمد

ایک بنگالی طالب علم گرفتار کر لیا گیا

...

افغانستان کا طیارہ الٹ گیا

دو ہوا باز ہلاک ہو گئے

...

ایک روسی خاتون کی دلیری

گولیوں کی بارش میں سلامتی کیساتھ نکل گئی

...

کلکتہ میں دس مقامات پر پولیس کا چھاپہ

چھ نوجوانوں کی گرفتاری

...

سونے کی برآمد کب تک جاری رہیگی

۴۸ کروڑ روپے کا سونا ہندوستان سے باہر

...

مظفر نگر میں جمعیۃ علماء ہند کی شاخ قائم کرنیکی تجویز

...

ڈاکٹر عالم کی تشویشناک حالت

...

میونسپلٹی کے ملازموں اور پولیس والوں پر حملہ

سات زخمی۔ آٹھ بھیا گرفتار

...

مسلمانان سرحد کا وفد گورنر کی خدمت میں

...

بنگال کے اضلاع میں فوجیں پہنچ گئیں

...

جمعیۃ علماء سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کا تقرر

...

اتحاد بین المسلمین کے لئے ایک ہفتہ کا روزہ
لکھنؤ کی مصالحتی کانفرنس کی ہمہ گیر تائید

مسلم آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد ۱۵ و ۱۶ تاریخ ماہ حال لکھنؤ میں اس مقصد سے کہ تمام مسلم جماعتیں ایک نقطہ نظر پر آسکیں قابل ستائش ہے اور ملک کا ہر گوشہ اس کو نہایت اہمیت سے دیکھ رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ ملک کے چند با وقعت رہنمایان قوم جن کا میں تہ دل سے معتقد ہوں نہ معلوم کس مصلحت سے اس کانفرنس سے اختلاف کر رہے ہیں۔ میں اپنی قوم کا ایک ناچیز فرد ہونے کی حیثیت سے بے چین ہوں کہ اس کانفرنس میں تمام مسلم جماعتوں کا ایک مرکز پر متحد ہونا نہایت اہم ہے۔ میں اس سے اس درجہ متاثر ہوں کہ میں نے ایک ہفتہ تک روزہ رکھ کر درگاہ خداوندی میں دعا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور اس روزہ کو سولہ تاریخ یوم جمعرات سے شروع کرتا ہوں اور ان ایام میں دعا کروں گا کہ اے اللہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو مٹا دے تاکہ ان کے درمیان کوئی تصفیہ ایسا ہو سکے اور اس کے ذریعہ سے وہ فائدہ اٹھائیں اور ساتھ ساتھ تمام ملک اس سے مستفید ہو۔

محمد عبد الحفیظ دارثی سکرٹری جمعیۃ العلماء الہ آباد و گارڈ کمیٹی

جمعیۃ اصلاح صوبہ بہار کا فیصلہ

باوجود مسلم کانفرنس و مسلم لیگ کی حامی ہونے کے جمعیۃ اصلاح صوبہ بہار کے بانی اور جنرل سکرٹری حضرت مولانا محمد عباس صاحب مظفر پوری نے مسلمانان صوبہ بہار کو پیغام دیا ہے کہ اب مسلمانوں میں باہم متحد و متفق الخیال ہونے کا وقت آگیا ...

صدر جمعیۃ شبان المسلمین کا برقی پیغام

مظفر نگر قومپرور مسلم پارٹی کا تار

جمعیۃ طلباء بنگال دہلی کا تار

ناظم جمعیۃ طلباء صوبہ دہلی کا برقیہ

جمعیۃ طلباء الہ آباد کا عام جلسہ

مسلمانان سہارنپور کے شاندار جلسے
اہل توحید کو حریت و آزادی کا درس

عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام جمعیۃ علمائے سہارنپور بصدارت جناب مولانا ... صاحب منعقد ہوا۔ جناب صدر نے تحریک آزادی پر اسلامی نقطۂ نظر ... تبصرہ کیا اور جناب مولانا لطف الرحمن صاحب صدیقی نے اپنی موثر تقریر میں مسلمانان سہارنپور کے ایثار اور ان کی ان قربانیوں کا شکریہ ادا کیا جو انہوں نے جمعیۃ العلماء کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں کی ہیں۔ ایک تجویز جو منظور ہوئی ... میں ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علماء سہارنپور اور رضاکاران کی گرفتاریوں پر ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی گئی۔

سہارنپور ۱۴ اکتوبر۔ کل سرائے نبعن علی میں مسلمانان سہارنپور کا ایک شاندار جلسہ زیر اہتمام جمعیۃ علمائے سہارنپور بصدارت جناب مولانا افضل حسین صاحب منعقد ہوا۔ چند دل آویز نظموں کے بعد جناب صدر اور مولانا لطف الرحمن صاحب نے مسلمانوں کو درس عمل دیا۔ پھر تمام حاضرین جلسہ جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے حضرت مولانا حسین احمد صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے اسٹیشن چلے آئے۔ حضرت مولانا آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لکھنؤ تشریف لے جارہے تھے۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب سہارنپور میں

سہارنپور ۱۴ اکتوبر۔ کل شب کے ۱۰ بجے امیر الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب تشریف فرمائے سہارنپور ہوئے۔ پیر کے زخم کی شدید تکلیف کے باعث آپ کا قیام اسٹیشن ہی پر رہا۔ اسٹیشن پر ملاقات کرنے والوں کا بہت بڑا ہجوم تھا حضرت مولانا کئی گھنٹہ تک اپنے ارشادات عالیہ سے لوگوں کو سرفراز فرماتے رہے۔ اور ۲ بجے شب کی ٹرین سے آل پارٹیز کانفرنس کی شرکت کی غرض سے آپ لکھنؤ روانہ ہو گئے۔

سہارنپور میں شراب کی دوکان پر پکٹنگ
جمعیۃ علماء سہارنپور کے دو رضاکاروں کی گرفتاری

سہارنپور ۱۵ اکتوبر۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان سہارنپور کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر سرکردگی جمعیۃ علمائے سہارنپور بصدارت حضرت مولانا ...

دار العلوم دیوبند میں جلسہ

موٹر لاری کے ذریعہ حج بیت اللہ کا عزم

جلسہ دستار فضیلت کی شاندار تقریب

تلاش گمشدہ

یوپی گورنمنٹ کی اردو زبان سے دشمنی
اردو مدارس کو ہندی مدارس میں ضم کرنے کا ارادہ

یو پی گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ اردو مدارس کو توڑ کر ہندی مدارس میں ضم کر دیا جائے۔

بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء بروز جمعہ بوقت نو بجے شب متصل ... مسلمانان آدلہ کا عام جلسہ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل تجویز حاضرین کے روبرو پیش کی گئی۔

مسلمانان آگرہ کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ کی اس تجویز کے خلاف جو براہ راست یو۔ پی کے اردو مدارس کو توڑ کر ہندی مدارس میں ضم کرنے کے متعلق زیر غور ہے صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور گورنمنٹ کو یقین دلاتا ہے کہ اگر اس انقلاب انگیز تجویز کو مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود عملی جامہ پہنایا گیا تو صوبہ کے تمام مسلمانوں میں اس قدر ہیجان پیدا ہوگا جس کی مثال اس صوبہ کی تاریخ میں مشکل سے ملے گی۔

یہ عام جلسہ گورنمنٹ کو جتلا دینا چاہتا ہے کہ اردو ان کی مادری و قومی زبان ہے اور اسی زبان سے ان کی تمام مذہبی تاریخی اور تمدنی روایات وابستہ ہیں۔ یہ مسلمانوں کی خوش قسمتی تھی کہ گذشتہ سالوں میں صوبہ کی گورنمنٹ نے اردو کو ذریعہ تعلیم تسلیم کر کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کی بنیاد ڈالی ...

ایک ہندو خاتون کا قبول اسلام

مدرسہ اسلامیہ عربیہ گلاوٹھی کی امداد

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

مقویات سراج عالم

اپنی زندگی برباد نہ کرو

محبوب عاشق کے قدموں پر

مدرسہ اسلامیہ عربیہ ... کتب خانہ کا معائنہ فرمایا ... صاحب نے اپنی فیاضی اور دریا دلی کی روایات کے ثبوت میں مدرسہ کی اعانت ... فرمایا۔ صاحب ممدوح نے ... وعدہ فرمایا ہے کہ ... دوسرے اہل خیر سوداگران دہلی کو اس کی اعانت مالی پر توجہ دلائیں گے۔ اہل قصبہ و مدرسہ، صاحب موصوف کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔

(شمس الحسن واسطی۔ گلاوٹھی)

مسلمانان مراد آباد کا عظیم الشان جلسہ

۱۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء یوم جمعہ جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مسلمانان مراد آباد کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جناب آغا محمد یعقوب صاحب ناظم مجلس تحفظ ناموس شریعت کی تحریک اور جناب مولانا سید قاسم علی صاحب امام شہر اور جناب مولانا خلیل الرحمن صاحب کی تائید سے جناب مولانا الحاج عمر دراز بیگ صاحب صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ مولانا موصوف نے اپنی صدارتی تقریر میں جناب مولانا الحاج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ و پروفیسر جامعہ قاسمیہ مراد آباد اور ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ العلماء ہند کی قومی و مذہبی خدمات جلیلہ پر مفصل طریقہ پر روشنی ڈالی اور ذیل کے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے جناب مولانا کو مع ان کے رفقاء کے گرفتاری و سزا یابی ...

ادارتی کالم

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

بہار کے مسلم محبوسین پر پادریوں کے ڈورے
کونسل و اسمبلی کے مسلم ارکان سے اپیل

آپ حضرات کی توجہ ذیل کے مضمون پر منعطف کرانا چاہتا ہوں۔

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ جو تیرہ اشلمنٹ کے مسلم محبوسین کے اسلامی تعلیم اور ان کے بچوں کے ختنہ اور نکاح و طلاق و جنازہ وغیرہ کے طریقہ سکھانے کے لئے جناب مولوی عبد الغنی صاحب ایم۔ ایل۔ سی و جناب قاضی احمد حسین صاحب کے سالہا سال کی کوشش اور احتجاج پر گورنمنٹ بہار نے ایک مستند مسلم مقرر کیا۔ مولوی صاحب موصوف اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ اور مسلمانان محبوسین میں ان کو ہر دل عزیزی حاصل تھی ...

صوابی اور پشاوری پٹھانوں میں مصالحت
ایک دیرینہ قضیہ کا خاتمہ بالخیر

ایک عرصہ سے طلبائے صوبہ سرحد کی دو جماعتوں صوابیان اور پشاوریان میں ایک افسوسناک چپقلش چلی جارہی تھی جس کی بنا پر دونوں جماعتیں متعدد بار باہم متصادم ہوئیں۔ لیکن ہر مرتبہ اساتذہ کرام نے عاصلحا بین فرقین کے ماتحت ہر دو فریق میں مصالحت کرا دی۔ یہ مصالحت وقتی ہوتی تھی کیونکہ فوری طور پر اساتذہ نے سطحی صفائی کرا دی لیکن اس کی انسدادی تدابیر پر غور نہیں فرمایا چنانچہ وہ مصالحت چند ہی دنوں کے بعد شکست ہو جاتی تھی اور پھر وہی فساد شروع ہو جاتا تھا۔ آزاد قبائل کے لوگ اپنے بھائیوں کی اس حالت کو دیکھ رہے تھے اور کف افسوس ملتے تھے اب تقریباً ایک ماہ کے عرصہ سے اس معمولی فساد نے پھر سر اٹھایا اور ایک سخت تشویشناک صورت اختیار کر لی اس مرتبہ بھی اساتذہ اور بعض حضرات نے ان متخاصم جماعتوں میں مصالحت کرانی چاہی لیکن بے سود۔ نوبت باینجا رسید کہ باقاعدہ صف بندی کے ساتھ جنگ تک کی نوبت آئی جس میں فریقین کے افراد زخمی ہوئے آخر میں جمعیۃ علماء طلباء یونیہ خادم الشرع نے اس مرتبہ اپنی مداخلت کو ضروری سمجھا ...

انجمن قریشیان ہند کا نقصان عظیم

ضرورت ہے

ہر غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

فرزانہ کا عجیب نمبر
مشتہرین کیلئے نادر موقع

بہار کے ایک بزرگ کا افسوسناک انتقال

انبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

منیجر دواخانہ مجربات سبزی پل نخاس لکھنؤ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند
خصوصی مجربات

اکسیر قلب — معجون عنبری

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

کروڑوں روپے

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص ابیض — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۳ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزنہ
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔ ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔ ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔ ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
۱ ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۱ ۔ ۲۵ ۔ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم دوشنبہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۹

معاصرین کے افکار و آراء

مصارف حج میں تخفیف (مدینہ)

جلالۃ الملک الحجاز و النجد کے نائب حج ہیں ایک تازہ مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں کہ حکومت حجاز و نجد نے امسال زائرین بیت اللہ کے لئے مصارف حج میں گرانقدر تخفیف روا فرمائی ہے اور اس کو سرکاری فرمان کے ذریعہ شائع کیا ہے ۔ سرکاری فرمان کا بیان ہے کہ :-

اونٹ کی سواری سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے سفر آمد و رفت میں کل ۲۲۶ روپے خرچ آئیں گے اس رقم میں جہاز کا ٹکٹ ۱۹۰ روپے کا شامل کر لیجئے ۔ اور ریلوے کے اخراجات بمبئی سے وطن تک ۳۰ روپے جمع کر لیجئے تو کل مصارف ۴۴۶ روپے ہونگے لیکن جو لوگ موٹر کے ذریعہ مکہ اور مدینہ کا سفر اختیار کریں گے ان کو ۸۵ روپے زیادہ دینے ہونگے اور کل اخراجات پانچ سو ایک روپے ہوں گے ۔ مذکورہ بالا اخراجات حکومت حجاز کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں اور ان میں کسی قسم کی زیادتی اور اضافہ کی گنجائش نہیں اور پورے سال بھر تک ان کا نفاذ رہیگا ۔ جلال پاشا صاحب کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی حاجی دیکھے کہ اس سے زائد رقم کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو اسے حجاز کی حکومت کو فرمان مذکورہ کے حوالے سے اطلاع دینی چاہئے ۔

سال گزشتہ حج سے پیشتر حکومت ہند کے بعض اعلانات اور بعض غیر سرکاری حاجیوں کے بیانات سے اخراجات حج کے متعلق شبہ پیدا ہو گیا تھا اور حکومت حجاز کے دشمن یہ دیکھ کر بہت مسرور ہوتے تھے کہ اس اضطراب کے باعث ہزاروں حاجی شرف حج سے محروم رہ گئے اور حکومت حجاز کو شدید مالی مشکلات میں مبتلا کرنے کا مقصد حاصل ہو گیا ۔

پچھلے سال حکومت ہند اور بعض سرکاری حاجیوں کا دعویٰ تھا کہ پونڈ کی قیمت کے تغیر کے باعث کوئی شخص جس کے پاس ۔۔۔ سو روپیہ سے کم ہو حج کو نہ جائے ۔ اس کے برعکس حکومت حجاز کے نائبوں کا بیان تھا کہ صرف ۔۔۔ سو روپیہ کافی ہے ۔ حج سے واپس آنے والے حاجیوں کے بیانات سے معلوم ہوا کہ ۔۔۔ سو روپیہ کافی ثابت ہوا ۔ لیکن جو لوگ چھ سو روپے سے زائد نہ رکھنے کے باعث ان متضاد بیانات سے متردد ہو کر فریضہ حج ادا نہ کر سکے ان کو سخت افسوس اور ملال ہوا اور بہت ممکن ہے کہ ان میں سے بعض پیام اجل آ جانے کے باعث اس سعادت سے محروم ہی چلے گئے ہوں ۔ امسال حکومت حجاز نے صاف اور غیر مشتبہ اعلان کر دیا ہے کہ اونٹ کی سواری سے کل مصارف حج چار سو سوا چھیالیس روپے ہیں اور موٹر سے پانچ سو ایک ۔ جو حضرات ارادہ حج رکھتے ہیں اور ان کے پاس مصارف سفر بھی موجود ہیں وہ اس اعلان پر قطعی فیصلہ کر لیں اور ۔۔۔

غلط خود داری

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معاون)

تن آسانیوں کی بدولت مسلمانوں کا حشر
محنت اور جفاکشی سے قوم کی ترقی کا سنگ بنیاد ہے

اسلام کے ابرکت کا ایک جھٹکا

اقبال ایسی ۔ دولت بغیر بے نقاب گئے

جمعیۃ العلماء اور حق کی راہ

نرخ فی سیر چینیکہ ۔۔۔ للعہ ۔ صہر ۔ ۔۔۔ ہر قلم ۔ بیوپاری بھی خط و کتابت کریں

چائے سبز چائے ۔ نئے سیزن کا عمدہ مال آ گیا ہے طلب فرماویں ۔ حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں عرق کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں شہر ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں ۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں ۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG Co., (INDIA) P. BOX 88 BUNDE ROAD. KARACHI

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے!

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

فرد حاصل کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوائی پوری قیمت بلغ دو روپیہ ضرور ارسال کریں گے محصول ڈاک پیکنگ اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ۔۔۔ کے ٹکٹ بھیج دیں ۔

اگر آپ بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیں تو یہ اس کی قسمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۷

تلاش گمشدہ

مسمی افتخار احمد ولد حافظ امین الدین ساکن بجنور جو میرٹھ میں تعلیم پاتا تھا عرصہ ایک ماہ سے کہیں چلا گیا ہے جس کی عمر تقریباً ۱۹ سال ہے قد ۵ فٹ رنگ گورا آنکھیں بڑی بڑی ہنستے میں رخساروں میں گڑھے پڑ جاتے ہیں سر کے درمیانی حصہ میں پھوڑے کا نشان ہے بائیں جانب رخسار پر زرد سا داغ ہے جو صاحب اس کا ٹھیک پتہ ذیل کے پتہ پر دیں گے ان کی خدمت میں معقول انعام پیش کیا جائیگا ۔

پتہ
فرید الدین بجنوری کلرک دفتر کمشنری میرٹھ

دنیا میں ایک عجیب تیل
سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا ہو گیا جوان بوڑھا سبوں کا سفید بال اس خوشبودار تیل سے جڑ سے کالا نکلے تو قیمت واپس جو چاہیں شرط لکھا لیں جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ روانہ کریں قیمت صرف للعہ

پتہ
منیجر شنکر کار جالہ ۹، دربھنگہ (بہار)

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے ۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز سے کر ڈائریکٹر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم سٹاف اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے ۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے ۔ سی اور ڈی سی ۔ ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں ۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک سال ہے ۔ پراسپیکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں ۔
منیجر

صرف ایک رات میں اثر دکھانے والا طاقت مردمی کا شہنشاہ
حیرت انگیز ایجاد (یعنی)
طلسماتی طلاء (یا) طلاء بے نظیر!!

اگر آپ نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی ملیا میٹ کر ڈالی ہو یا بڑھاپے نے کمزور کر دیا ہو تو یہ عجیب و غریب تیز لگائے ۔ اس کے استعمال سے کوئی آبلہ وغیرہ نہیں پڑتا ۔ ایک ہفتہ میں برسوں کی نامردی دور کر کے ناقابل برداشت طاقت دیتا ہے قیمت فی شیشی معہ محصول ۔۔۔ ایک مرتبہ ضرور آزمائیں ۔ پتہ

وید بھوشن ڈاکٹر منارام گپتا طبیب حاذق (رمیڈیٹ)
محلہ سنگیان بازار میرا گنج سہارنپور

صدہا مرضوں کی ایک دوا

نام اطباء کا بالاتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے اور "تنک جالینوس" جو دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے تمام امراض معدہ کا واحد علاج ہے جو معمولی دو روز کے استعمال سے کر دیتی ہے ۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہوتی ہے قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار مجرب ادویات کی فہرست مجانی مفت منگوائیے ۔

المشتہر
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج ۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کیلئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں "الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے ۔ "الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہو گی ۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں ۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

الجامعہ

ایک علمی ادبی اور مذہبی رسالہ ہے قیمت بھی محض معمولی یعنی سالانہ (سے)

منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

گرم سوٹنگ کا تحفہ

خالص اون ۔۔۔ ہر قسم کے سوٹ ۔۔۔
محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔ قیمت آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے ۔

منیجر ۔۔۔ فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائین کراچی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے ، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ ؍ علاوہ محصول ڈاک ۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں ۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
ا؍	ا؍	۲؍	۳؍

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصول ڈاک ۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍

ابدی نجات ۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ؒ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب ؒ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ؒ حضرت شیخ سعدی ؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عـ۱۰ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی عـ۱۲ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں ۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک نسخہ بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم تقرہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے غرض ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے معہ تقسیم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ۔۔۔ قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ۶؍ علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کا ۸؍ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ ۔

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

تمام ہندوستان میں اتحاد و اتفاق کی خوشگوار فضاء

لکھنؤ کانفرنس کے بعد زعماء ہند کے امید افزا بیانات

ہندو مسلم اخبارات کے مصالحانہ تبصرے

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ہائے ممالک اسلامیہ بیدار ہو رہے ہیں!

کیا مسلمان مغرب سے پھر نبرد آزما ہوں گے؟

عالم اسلام کی بیداری سے مسٹر کبن وردی کا اضطراب

رہنمایان ملک کے خیالات

مولانا ابو الکلام آزاد کا بیان

مسلم اخبارات کی آواز

باہمی اختلافات ختم ہو گئے

ہندو پریس کا مصالحانہ رویہ

ہندو مسلم تاریخ میں نئے باب کا آغاز

ایک حجازی ہوا باز کی ہلاکت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ

لکھنؤ کانفرنس کا متفقہ فیصلہ

ہندو مسلم مصالحت کے قومی امکانات

ہم نے لکھنؤ کانفرنس کے انعقاد سے قبل ان ہی کالموں میں عرض کیا تھا کہ ہم "نہایت ادب کے ساتھ اور نہایت اخلاص کے ساتھ لکھنؤ میں جمع ہونے والے زعماء و علماء تک، اپنی یہ کمزور آواز پہنچانا چاہتے ہیں کہ خدا کے واسطے آج مسلمانوں کی لاج رکھ لیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسری اقوام کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ انتہائی نازک ...

اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا رویہ بھی نہایت اچھا ہے۔ اگرچہ ان کی دروغ بافیاں غلط فہمی پیدا کرنے کا موجب ہو رہی ہیں۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ ان کا کوئی دیرپا اثر نہیں ہو سکتا۔ الہ آباد میں جو ہندو مسلم اتحاد کانفرنس ہونے والی ہے اور جس کی تاریخ پہلے ۲۰ر اکتوبر مقرر ...

... شکل ہے اور یہ امر موجب مسرت ہے کہ سوائے چند افراد کے مسلمانوں کی زبردست اکثریت نے اس فیصلہ کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے اور سینکڑوں ہزاروں تار اس فیصلہ کی تائید میں موصول ہو چکے ہیں۔ اور تمام اسلامی پریس باستثنائے انقلاب و الامان اس کانفرنس کی حمایت کر رہا ہے۔ یہ آثار نہایت امید افزا ہیں۔

مذہب کا تحفظ

گاندھی جی اور مفتی صاحب کی رہائی

فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو جد و جہد کی جا رہی ہے اس کے سلسلہ میں مولانا شوکت علی کا گاندھی جی کی رہائی پر اصرار کرنا بالکل صحیح ہے اور ہر اعتبار سے مناسب اور ضروری ہے۔ گاندھی جی کی شخصیت اس گئے گذرے زمانہ میں بھی تمام قوموں اور فرقوں پر ایک خاص اثر رکھتی ہے اور اتحاد کانفرنس میں ان کی موجودگی یقیناً بہت ...

... کہ وقت کی نزاکت اور موقع کی اہمیت کے پیش نظر حکومت اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرے گی۔ جہاں تک گاندھی جی ... کی مصالحت کا تعلق ہے ہمیں یقین ہے کہ ہندو مسلم مصالحت کے بعد یہ کام بھی بہت آسان ہو جائے اور راستہ کی تمام دشواریاں ایک لمحہ کے اندر دور ہو جائیں۔

احمقانہ منصوبے

دہلی کے اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" میں پنجاب کے ایک گمنام مسلم "لیڈر" کا جس میں اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنا نام ظاہر کرے ایک گشتی مراسلہ شائع ہوا ہے جو اپنی رجعت پسندی اور "ٹوڈیت" کے اعتبار سے اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ اس مراسلہ میں حکومت برطانیہ کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو خوب سراہا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ حکومت کی خوشامد کرتے رہیں اور ...

تشویشناک خبر

گول تپائی کانفرنس

"سفید جھوٹ"

ہم ان کالموں میں متعدد بار مسلمانان ہند اور معاصرین کرام کو اس حد تک تحریر سے واقف کر چکے ہیں جو مظہر الدین کے اخبار الامان نے اختیار کر رکھا ہے۔ الامان کا ہر پرچہ شروع سے آخر تک سینکڑوں دروغ بافیوں اور افترا پردازیوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اس میں دہلی کی جس قدر خبریں درج کی جاتی ہیں وہ بالکل جھوٹ اور تلبیس الحق بالباطل پر مبنی ہوتی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے دیگر معاصرین کو بھی اس حقیقت کا رفتہ رفتہ احساس ہوتا جا رہا ہے اور لکھنؤ کانفرنس کی ان خبروں کو الامان میں بڑھ چڑھ کر جو دہلی کی خبروں کی طرح قطعاً جھوٹ ہیں معزز معاصر مدینہ نے اپنی ...

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی اور مسلمانوں کیلئے لائحہ عمل

مولانا شوکت علی، شیخ عبد المجید اور مولانا عبد الحنان صاحب کی تقریریں

دہلی ۲۰ اکتوبر۔ کل شب کو بعد نماز عشاء مسلمانان دہلی کا ایک جلسہ بصدارت جناب حاجی شیخ عبد المجید صاحب سندھی صدر خلافت کانفرنس منعقد ہوا جس میں جناب صدر کے علاوہ مولانا شوکت علی صاحب اور جناب مولانا عبد الحنان صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ پنجاب نے لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی، ہندو مسلم سمجھوتہ کی ضرورت اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد پر تقریریں فرمائیں۔ حاضرین کی تعداد ڈھائی تین ہزار سے کم نہ ہوگی سب سے پہلے جناب صدر نے ایک بسیط اور ہمہ گیر تقریر کی اور فرمایا کہ مسلمانوں میں ایک مدت سے باہمی انتشار کم ہونے کے بجائے برابر ترقی کر رہا ہے لیکن اس کے روکنے کی زیادہ فراخ دلی سے سعی نہیں کی گئی۔ اس انتشار و اختلال کی حالت میں مسلمانوں کی کوئی جماعت بھی تعمیری اور ٹھوس کام نہیں کر سکتی۔ خدا کا شکر ہے کہ چند مخلص رہنماؤں کی کوشش سے لکھنؤ کانفرنس میں باہمی اتحاد و اتفاق کا راستہ نکل آیا ہے اور مسلمان اس بات کو سمجھ گئے ہیں کہ جب تک خود مسلمانوں کی متفرق جماعتوں میں تعاون نہ ہو…

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

صدر کی تقریر کے بعد جناب مولانا شوکت علی صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی جس میں لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا اور ہندو مسلم سمجھوتہ کی اہمیت پر مسلمانوں کو توجہ دلائی…

ناظم جمعیۃ علماء پنجاب کی تقریر

مولانا شوکت علی صاحب کے بعد مولانا عبد الحنان صاحب نے ایک مختصر تقریر کی اور لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا۔ آپ کے بعد مولانا عبد الحنان صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ پنجاب کی ایک ولولہ انگیز پر جوش اور حقائق سے لبریز تقریر ہوئی۔ آپ نے جمعیۃ علماء ہند کی بے نظیر قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج حضرت مرحوم مولانا محمد علی صاحب مرحوم مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب کی عدم موجودگی سے ہمارے دل غمگین ہیں…

مولانا کی تقریر میں اس قدر سوز و گداز تھا کہ حاضرین کی زبانوں سے بلا اختیار اللہ اکبر کے فلک رس نعرے بلند ہو رہے تھے اور تمام لوگ جمعیۃ علماء ہند کے سرپرستوں کی اسیری سے بے حد متاثر تھے۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

مولانا شوکت علی اور دیگر مندوبین لکھنؤ کانفرنس کو مبارکباد

دفتر جمعیۃ میں شاندار اجتماع

دہلی ۲۰ اکتوبر۔ آج شام کے چار بجے مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی و مولانا ابو المحاسن صاحب بہاری (ارکان جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند) نے جناب مولانا شوکت علی صاحب و شیخ عبد المجید صاحب سندھی و نمایندگان صوبہ سرحد و دیگر حضرات کو جو لکھنؤ کانفرنس سے واپسی میں دہلی تشریف لائے تھے جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں چائے کی پرتکلف دعوت دی۔ اس دعوت میں شہر کے عمائدین و اہل الرائے حضرات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اگرچہ قلت وقت کے باعث بعض معززین کو اطلاع نہ ہو سکی جن کے شریک نہ ہو سکنے کا افسوس ہوا تاہم اجتماع کافی تھا۔ حضرات ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں:-

جناب مولانا شوکت علی صاحب، شیخ عبد المجید صاحب سندھی صدر خلافت۔ مسٹر زاہد علی صاحب، مسٹر اللہ بخش صاحب یوسفی، غازی محی الدین صاحب، مسٹر احمد شاہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا پشاور، سید جعفر شاہ صاحب کاکاخیل، مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا، مولانا عبد الحنان صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ پنجاب، مولانا سید حمید الدین صاحب اختر رکن جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند، مولانا عبد السمیع صاحب، سید محمد جعفری صاحب مدیر ملت، خان بہادر عزیز الدین صاحب پراچہ، حافظ رحمت الٰہی صاحب سوداگر، قاری عباس حسین صاحب مدیر تمدن، مسٹر ضیاء الدین سکریٹری میونسپل بورڈ دہلی، مولانا محمد رفیع صاحب مدرس مدرسہ عبد الرب، حاجی محمد صالح صاحب سوداگر، خواجہ غلام صمدانی صاحب سوداگر پارچہ، حاجی عبد الحق صاحب سوداگر، حاجی انوار الحق صاحب، مسٹر بلال احمد صاحب زبیری بی۔ اے مدیر الجمعیۃ، مولانا عبد المجید صاحب… مولانا حفیظ الرحمن صاحب، آصف، حافظ جمیل الدین صاحب سوداگر، لبیب حاجی محمد ایوب صاحب سوداگر، مسٹر حسین الدین صاحب حارث مدیر اہلحدیث، قاری سید محمد ادریس صاحب، مولانا محمد عارف حسین صاحب وغیرہ۔

دعوت کا وقت ساڑھے چار بجے کا تھا لیکن مولانا شوکت علی صاحب اپنی مصروفیت کے باعث ساڑھے پانچ بجے پہنچے…

جامع مسجد میں لکھنؤ کانفرنس کی تائید

دہلی ۲۲ اکتوبر۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان اجتماع زیر صدارت جناب مولانا سید حمید الدین صاحب اختر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مولانا سید مہدی حسن صاحب کی ایک قومی نظم پڑھی گئی بعدہ جناب صدر نے تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ لکھنؤ مسلم کانفرنس کے حالات آپ گذشتہ جلسہ میں جناب مولانا شوکت علی صاحب و جناب مولانا عبد الحنان صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ پنجاب کی زبانی سن چکے ہیں…

ٹیلیگراف تار کاٹنے والوں کا اقبالی بیان

مسٹر اے ایس سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں نوجوان بنگالی نوجوان ٹیلیگراف کے تار کاٹنے کے الزام میں سہ شنبہ ۱۸ اکتوبر کو پیش کئے گئے۔ ملزموں نے اقبال جرم کر لیا اور کہا کہ انہوں نے خیبر پاس روڈ پر تار کاٹ دئے تھے۔ ان کی طرف سے کوئی وکیل نہ تھا۔ فیصلہ کے لئے مقدمہ ۲۰ اکتوبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

صف شکن پریس اور مظہر الدین

آج کل دہلی میں جو ناپاک پوسٹر "صف شکن پریس" کے نام سے شائع ہو رہے ہیں وہ مظہر الدین کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور یہی ذات شریف ان پوسٹروں کو الامان پریس میں چھپوا کر اس پر صف شکن پریس کا نام ڈلوا دیتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ گویا وہ خبر جانبدار لوگوں نے شائع کئے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ کی مصالحتی کانفرنس کی مخالفت کے سلسلہ میں دو تین فرضی ناموں سے جو پوسٹر ایڈیٹر الجمعیۃ کے متعلق شائع کیا گیا ہے وہ مظہر الدین ہی نے الامان پریس میں چھپوایا ہے۔ اس میں گاندھی جی کو "دہاتما گاندھی" لکھ کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پوسٹر کانگریس کے ہم خیال مسلمانوں کی طرف سے ہے۔ حالانکہ یہ صریح دھوکا ہے۔ ہمیں ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ سے معلوم ہوا کہ انہیں دہلی کی روانگی کے وقت اس نام کا کوئی شخص نہیں ملا اور نہ اس سے اس قسم کی کوئی گفتگو نہیں ہوئی جو اس پوسٹر میں جھوٹ لکھدی گئی ہے لکھنؤ کی کانفرنس چونکہ اتحاد بین المسلمین کے لئے منعقد کی گئی تھی اس لئے کسی سرگرم درد مسلم صحیفہ نگار کا شرکت پر حکومت کو اصولاً اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ مدیر الجمعیۃ اپنی ادارتی ذمہ داریوں کے ماتحت لکھنؤ کانفرنس میں مفاد قوم کی خاطر شریک ہوئے۔ اور حکومت نے اس شرکت پر پابندیاں عائد نہ کرکے اپنی مآل اندیشی کا ثبوت دیا ورنہ اصلی میں اسے اس کے لئے جوابدہ ہونا پڑتا۔ مظہر الدین کی مخالفت محض ذاتی اسباب پر ہے اور چونکہ وہ اتحاد بین المسلمین کے دشمن ہیں اور لکھنؤ کانفرنس کے خلاف زہر اگل رہے ہیں اس لئے انہوں نے یہ پوسٹر شائع کرایا ہے۔ (نامہ نگار)

سفید جھوٹ

جس طرح لکھنؤ کانفرنس کے دوران میں الامان نے جھوٹی خبریں دل سے گھڑ کر شائع کی تھیں اسی طرح مولانا شوکت علی کے قیام دہلی کے متعلق جس قدر خبریں الامان میں شائع ہوئی ہیں سب جھوٹی ہیں…

زنان بازاری کے اخراج کے لئے کوشش

۵۰ طوائفوں نے مکانات چھوڑ دئے

ڈاکٹر مہری رام اور مسٹر فاضل مقبل آنریری مجسٹریٹ کی عدالت میں دہلی میونسپلٹی کی طرف سے چاوڑی بازار کی زنان بازاری کے خلاف جو مقدمہ چلایا گیا تھا اس کا نتیجہ ہوا ہے کہ چاوڑی بازار اور جہری دریبہ میں رہنے والی تقریباً ۵۰ رنڈیوں نے اپنے مکانات چھوڑ دئے ہیں…

سہ شنبہ ۱۸ اکتوبر کو ان کے خلاف زیر دفعہ ۵۳ پنجاب میونسپل ایکٹ تین مقدموں کی سماعت ہوئی۔ ایک طوائف نواب جان پر اس لئے ۵ روپیہ جرمانہ کیا گیا کہ اس نے عدالت کے حکم کے خلاف اب تک اپنا کوٹھا نہیں چھوڑا تھا اور اسے حکم دیا گیا کہ اگر وہ دس روز کے اندر اندر اپنا کوٹھا نہیں چھوڑے گی تو اس پر روزانہ … روپیہ جرمانہ ہوگا کہ دوسری طوائف… اور راجو پر بھی مقدمہ چلایا جائے گا۔

خطوط جلانے والے مجرموں کا اقبال

مسٹر اے ایس سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں سہ شنبہ ۱۸ اکتوبر کو سات بنگالی نوجوان پیش کئے گئے جو سب کے سب مقامی اسکولوں اور کالجوں کے طلباء ہیں اور جن پر یہ الزام ہے کہ گذشتہ جون میں انہوں نے دہلی اور نئی دہلی میں لیٹر بکسوں کے اندر خطوط کو جلا دینے کی کوشش کی تھی مقدمہ کی سماعت کی پریس کو کوئی اطلاع نہ تھی ملزموں کی طرف سے کوئی وکیل نہ تھا۔ البتہ رائے بہادر راج نرائن حکومت کی طرف سے پیروی کر رہے تھے اور تین مجسٹریٹ سردار عبد الصمد خاں، مسٹر رائسین، ایم۔ رشید اور نواب ابو الحسن شہادت دینے کے لئے موجود تھے ان کے علاوہ ڈاکخانہ کے کچھ ملازمین بھی تھے تمام ملزموں نے اقبال جرم کر لیا اور کہا کہ انہوں نے خطوط جلانے کے لئے… مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جائیگا۔

حافظ محمد ایوب صاحب کو دہلی چھوڑنے کا حکم

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ آج ساڑھے دس بجے دن کے میر خورشید علی سب انسپکٹر کوتوالی معہ ایک سی۔ آئی۔ ڈی کانسٹبل جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں پہونچے۔ اور جناب مولانا حافظ محمد ایوب صاحب انصاری فاضل دیوبند کارکن جمعیۃ علمائے ہند کو چیف کمشنر دہلی کا ایک نوٹس آرڈیننس جدید کے ماتحت چوبیس گھنٹہ کے اندر دہلی چھوڑ دینے کا دیا… یہ نوٹس آپکو پہونچا دینا ہمارا کام ہے۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی کانسٹبل کی شناخت ہمارے لئے کافی ہے۔

پشاور کے دیہات پر گیارہ سو روپے جرمانہ

پشاور ۱۹ اکتوبر۔ پشتی خارہ بالا اور کوچیان کے دیہات پر آرڈیننس کے تحت پانسو اور چھ سو روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔

پنڈت مالویہ کی طرف سے مولانا شوکت علی کو جواب

کمیٹی کے تقرر پر اظہار تشکر!

مجوزہ کانفرنس کے طریق کار پر تبادلہ خیال

مولانا شوکت علی صاحب نے مالوی جی کو لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی کی اطلاع کا جو تار دیا تھا اور جس میں مسلمان اور سکھوں کی باہمی کانفرنس کے لئے جلد سے جلد تاریخ کے تعین کی خواہش کی تھی مالوی جی نے اس کا فوراً ہی جواب دے دیا۔ چونکہ مولانا موصوف ہفتہ عشرہ ہی میں اس کام کو ختم کرکے اور مسلمانوں کی ایک وسیع کانفرنس منعقد کرکے طے شدہ میثاق کی تصدیق کرا کے جلد سے جلد امریکہ روانہ ہو جانا چاہتے ہیں اس لئے قدرتی طور پر انہیں کا خیال ہے کہ ان کی روانگی سے قبل سارے معاملات طے ہو جائیں۔

مالوی جی نے اپنے تار میں مولانا شوکت علی صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے ایک ایسی کمیٹی مقرر کر دی ہے جو ہندوؤں اور سکھ لیڈروں سے گفتگو کرے اور فرقہ وارانہ مسئلہ کو ہندو، مسلمان اور سکھ سب ملتوں کے اطمینان کے مطابق طے کردے۔ مالوی جی نے مولانا موصوف کو ان کی طلب کردہ کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد بھی دی ہے اور یہ توقع ظاہر کی ہے کہ ان کی یہ کامیابی ان کے عظیم الشان مقصد میں کامیابی کی نیک فال ہے جس کی خاطر انہوں نے امریکہ کا سفر ملتوی کیا۔

مالوی جی نے لکھا ہے کہ وہ لاہور کے بعد دہلی ہوتے ہوئے کلکتہ جا رہے ہیں تاکہ وہاں کے ہندوؤں سے بھی گفتگو کریں۔ اثناء راہ میں وہ ۱۸ اکتوبر کو الہ آباد ٹھہریں گے مالوی جی نے پوچھا کہ اگر ممکن ہو تو مولانا ہندو مسلمانوں کی مجوزہ کانفرنس کے طریق کار وغیرہ ابتدائی امور کے متعلق الہ آباد یا لکھنؤ میں گفتگو کرلیں۔

مالوی جی کل شنبہ کو لاہور سے دہلی آنے والے تھے لیکن ضعف اور کمزوری کی وجہ سے ان کی حالت اس قدر تشویشناک ہو گئی ہے کہ انہیں مجبوراً اپنا سفر ملتوی کرنا پڑا۔ لیکن اس التواء کو بھی انہوں نے لاہور کے سکھ اور ہندو لیڈروں سے مزید گفتگو میں صرف کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ مالوی جی نے ہندو اور سکھ لیڈروں سے خواہش کی ہے کہ وہ صرف چار نمایندے کو منتخب کر دیں کہ وہ مسلمانوں کے مندوبین سے گفتگو کریں۔

مولانا شوکت علی سے وائسرائے کی ملاقات

ہندو مسلم مفاہمت کی قوی امید

پنڈت مالویہ کو زبردست خراج تحسین

دہلی ۲۰ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی صاحب دہلی تشریف لائے ہوئے ہیں آپ نے کل شب کو ایک اخبار کے نمایندہ سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ میں نے ۴۵ منٹ تک وائسرائے سے ملاقات کی اور لکھنؤ کانفرنس کی تمام کارروائی ان کے روبرو پیش کی۔ انہوں نے اس کارروائی پر اطمینان کا اظہار کیا… مولانا نے مزید فرمایا کہ پنڈت مدن موہن مالوی اپنی علالت کے باوجود تندہی اور سرگرمی سے ہندو مسلم مفاہمت کی کوشش کر رہے ہیں…

آپ نے مزید فرمایا کہ پنڈت مالویہ نے بذریعہ ٹیلیفون مطلع کیا ہے کہ پنجاب کے ہندو اور سکھ لیڈروں سے گفت و شنید میں انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ میرے بھائی مولانا محمد علی کے بڑے بیٹے… امید ہے کہ وہ بھی کل یہاں تشریف لا رہے ہیں ان سے ملوں گا اور امید ہے کہ وہ بھی سرگرمیوں میں ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

پنجاب میں ہندو مسلم سمجھوتہ کا خیر مقدم

ہندوؤں اور سکھوں سے پنڈت مالویہ کی گفتگو

متفقہ حل کیلئے امید افزا حالات

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کے سکریٹری پنڈت گوبند مالویہ نے آج سہ پہر مسٹر کورنر (نامہ نگار) نمایندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ پنجاب میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو سمجھوتہ کا خواہشمند نہ ہو لیکن ہر ایک فرقہ کی علیحدہ علیحدہ مشکلات ہیں…

عربک کالج میں لیکچر

مسٹر صادق الخیری سکریٹری عربک کالج اردو سوسائٹی اطلاع دیتے ہیں کہ بروز ہفتہ ۲۲ اکتوبر بوقت ساڑھے چھ بجے شب عربک کالج ہال اجمیری گیٹ میں خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ بعنوان "زبانوں کی جنگ" ایک بصیرت افروز تقریر فرمائیں گے۔ ادب اردو سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ شرکت جلسہ فرمائیں گے۔

سمجھوتہ کے بعد سیاسی قیدیوں کی رہائی

ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار کا بیان

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ معاصر ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ اگر فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے متعلق پنڈت مدن موہن مالویہ کی کوششیں بار آور ہو گئیں تو گاندھی جی اور دیگر سیاسی اسیروں کو جلد رہا کر دیا جائیگا۔

مولانا شوکت علی، سر تیج بہادر سپرو، پنڈت مالویہ اور دیگر رہنما آپس میں سمجھوتہ کے حق میں رائے عامہ کو متحد کرنے کے لئے جدوجہد شروع کر دیں گے اگر جداگانہ نیابت کے حامیوں نے ان کی اسکیم کی تصدیق نہ کی تب بھی مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم سے گاندھی جی اور دیگر لیڈروں کو رہا کر دینے کی درخواست کی جائے گی تاکہ وہ اس سوال پر اپنی توجہ مرکوز کر سکیں۔

نامہ نگار مذکور کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ میں ہمدرد اصحاب وزیر اعظم سے اس وقت ملاقات کرنے کی کوشش کریں گے جب کہ ہندو مسلم سکھ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوگا نیز مولانا شوکت علی کے تار کے مطابق جو کہ انہوں نے وائسرائے کو بھیجا تھا گاندھی جی اور دیگر سیاسی لیڈروں کی رہائی کے لئے درخواست کریں گے۔ ساتھ ہی گاندھی جی سے درخواست کریں گے کہ وہ اچھوت ادھار جیسے تعمیری کام کی جانب اپنی توجہ مرکوز کر دیں۔

ہندو مسلم سمجھوتہ ضرور ہوگا

پنڈت مالویہ کی گورنر پنجاب سے ملاقات

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ کل شام کو پنڈت مالویہ جی امرتسر چلے گئے… ہونے سے پیشتر پنڈت جی نے اخبارات کے نمایندوں سے کہا کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے متعلق ایسی پیش رفت ہو رہی ہے… امید ہے کہ سمجھوتہ ضرور ہوگا۔

صوبہ سرحد کانسٹی ٹیوشن سب پر سبقت لے گیا

سرخ تحریک اور بالشوزم میں کوئی تعلق نہیں

انڈیا لیگ کے وفد کے ارکان کا خیال

پشاور۔ انڈیا لیگ کے وفد کے جو ارکان دورہ کے لئے صوبہ سرحد گئے ہوئے تھے انہوں نے وہاں گورنر صوبہ سرحد سے ملاقات کی…

سرکاری دعوت کے موقعہ پر انقلابی نعرے

۷ افغانی خدمتگاروں کی گرفتاری

پشاور ۱۹ اکتوبر۔ پرسوں ہز ایکسلنسی گورنر اور لیڈی گریفیتھ نے گورنمنٹ ہاؤس میں ایک دعوت دی جس میں تقریباً چار ہزار اہل اللہ موجود تھے۔ دعوت شروع ہونے سے ایک گھنٹہ قبل ہی افغانی خدمتگاروں کی ایک جماعت کونسل ہاؤس آ پہونچی جو کہ گورنمنٹ ہاؤس کے بالکل قریب ہی واقع ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ آیا ان کا منشاء دعوت کے موقعہ پر مظاہرہ کرنے کا تھا یا نہیں۔ انہوں نے انقلاب زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ نام تبلانے سے انکار کرنے پر ان کو گرفتار کر لیا گیا۔

دو سرحدی گولہ بارود سمیت گرفتار

پشاور ۱۹ اکتوبر۔ مردان پولیس نے دو قبائلی باشندوں کو گرفتار کیا ہے جن کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کوہاٹ سے اسلحہ خفیہ طور پر اسلحہ و گولہ بارود لئے جا رہے تھے۔ پولیس نے ان کے پاس سے بور رائفلیں اور چار ہزار کارتوس برآمد کئے۔ ان کے علاوہ کچھ علیحدہ پڑے بھی ملے گمان کیا جاتا ہے کہ یہ اسلحہ ہزارہ کی سرحد کے باوجود جو شیلے قبائلیوں کے لئے مقصود تھے۔

نمایندوں کی تصدیق کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ صوبہ سرحد سے باہر سیاسی کونسل کا جو مکتوب اسٹیٹسمین میں شائع ہوا تھا جس میں مالویہ جی سے التجا کی گئی تھی کہ کوئی غیر معقول سمجھوتہ اس وقت تک منظور نہ کیا جائے تاوقتیکہ اس کے متعلق صوبہ بنگال کا مشورہ نہ لے لیا جائے۔ اس خط کے جواب میں مالویہ جی نے بیان کیا ہے کہ کوئی سمجھوتہ اس وقت تک منظور نہیں کیا جائیگا جب تک ہندوستان کے تمام فرقہ جات کے نمایندے خصوصاً پنجاب اور بنگال کے کامل طور سے اس پر غور کرکے اس کی تصدیق نہ کر دیں۔

سرحدی کونسل میں حکومت کو شکست

مالگزاری اور آبیانہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف منظور

ہندو ارکان کی طرف سے مخالفت

پشاور ۱۸ اکتوبر۔ آج شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی مجلس مقننہ میں غیر سرکاری امور پر بحث شروع ہوئی۔

خان عبد الرحیم خاں نے تجویز پیش کی کہ مالگزاری اور آبیانہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف کی جائے۔ اس طرح حکومت کے مالیات میں ۳۴ لاکھ روپیہ کا تر پڑے گا جو صوبہ کی تمام آمدنی کے نصف کے قریب ہے مرکزی امداد اس کے علاوہ ہے۔ خان بہادر صاحب کی تجویز پر گرما گرم مباحثہ ہوا اور تجویز ایک رائے کی کثرت سے منظور ہوگئی۔ اس طرح حکومت کو شکست ہوگئی۔ ترقی پسند اور آزاد خیال طبقات کے زمینداروں نے ۱۱ لاکھ روپیہ کی تخفیف پر زور دیا۔ اور قوم پروروں کے پورے گروہ نے ان کی حمایت کی۔ حکومت کی ہندو ارکان نے حمایت کی جنہوں نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ تجویز کے تحت جو اصول ہے وہ اس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتے ہیں لیکن وہ ۵۰ فی صدی تخفیف کے لئے کسی صورت بھی آمادہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مالیاتی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت غیر کاشتکار جماعتوں پر محاصل کا بار ڈال دے گی۔

حضرت مولانا شاہ محمد نور الحسن صاحب پر بہتان

ناظم امارت شرعیہ کی جانب سے پُر زور تردید

الجواب

قانون اوقاف اور بوہرہ قوم

حکومت نے مستثنیٰ کرنے سے انکار کر دیا

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ بمبئی کونسل نے مسٹر میر محمد بلوچ کی ایک تجویز پر بحث کی جس میں حکومت سے درخواست کی گئی تھی کہ بمبئی کے مسلم اوقاف کی تحقیقاتی کمیٹی نے جو سفارشات کی تھیں ان کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اور مرکزی کمیٹی اوقاف قائم کی جائے جو بمبئی کے تمام مسلم فرقوں کے اوقاف پر حاوی ہو۔ مسٹر ایل۔ آر۔ گوکھلے نے ایک ترمیم پیش کی کہ داؤدی بوہروں کو اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

دیوان بہادر کامبلی وزیر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ تجویز میں جن سفارشات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بیشتر حکومت نے نافذ کر دی ہیں اور داؤدی بوہروں کو مستثنیٰ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چونکہ مسٹر قادری سکریٹری تحلیل وقف ایک مسودہ قانون اس سلسلہ میں پیش کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں اس لئے تحریک کو اپنی تجویز واپس لے لینی چاہئے۔

آسٹریلیا کا گندم پھر ہندوستان میں

کاشتکاروں میں سخت بے چینی

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ کلکتہ میں آسٹریلیا کے گیہوں کی آمد کی خبر نے کراچی میں گیہوں کے بازار میں بے چینی پیدا کر دی ہے اور ہندوستان میں غیر ملکی گیہوں کی کثرت کے باعث حکومت ہند نے اپریل ۱۹۳۱ء سے دو روپیہ فی صدی ٹیکس لگا دیا تھا اس کا اثر مفید ہوا تھا لیکن اب جب کہ ہندوستان میں گیہوں کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریلیا نے قریب ترین ہندوستانی بندرگاہ پر اپنا گیہوں بھیجکر آسانی سے ہندوستانی گیہوں کی قیمت کا مقابلہ کر لیا ہے۔

تجارتی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ آسٹریلیا کے گیہوں کی متواتر اور مسلسل آمد سے ہندوستان میں گیہوں کے بازار پر بہت برا اثر پڑیگا اور گیہوں سستا ہو جانے کے باعث ہندوستان کے کاشتکاروں کو جو پہلے ہی سے پریشان حال ہیں شدید نقصان پہنچے گا۔

ڈاکٹر عالم کی زندگی قوم کی ملکیت ہے

قوم کیلئے بہت سے عالم قربان کئے جا سکتے ہیں

ڈاکٹر صاحب کی علالت پر بیگم صاحبہ کا بیان

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ میو ہسپتال میں ڈاکٹر محمد عالم صاحب کی صحت بدتر ہو گئی ہے اور یہاں آنے کے بعد وزن میں اور بھی کمی ہو گئی ہے۔ مثانہ میں درم کے علاوہ اب خیال کیا جاتا ہے کہ گردہ میں بھی درم ہو گیا ہے۔ آج صبح ان کا پارہ حرارت ۱۰۲ سے گر کر ۱۰۰ ڈگری تک پہنچ گیا تھا صرف ان کی اہلیہ اور ان کے بھائی کو ان سے ملنے کی اجازت دی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ حکومت کی طرف سے اب تک اس درخواست کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے کہ کلکتہ کے ڈاکٹر بدھان چندر رائے ان کا معائنہ کریں۔

حکومت کا ایک کمیونکے بیان کرتا ہے کہ ڈاکٹر عالم کو انفلوئنزا ہو گیا تھا اور اب وہ صحت یاب ہو گئے ہیں دوشنبہ کی صبح کو ان کی حرارت اعتدال پر تھی۔

بیگم عالم کا بیان

لوگوں کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیگم محمد عالم نے حسب ذیل بیان دیا ہے۔

"میرے شوہر کی زندگی سب سے پہلے قوم کی ملکیت ہے اور بعد کو میری یا کسی اور کی ہے اس لئے قوم کو حق حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہے اس کا استعمال کرے" بیگم عالم نے محسوس کیا ہے کہ ڈاکٹر عالم کی رہائی کا مطالبہ نامناسب ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ پہلے جب ان کی حالت اس حد تک نہیں پہونچی تھی تو حکومت سے درخواست کی گئی تھی کہ کسی غیر ڈاکٹر سے ان کا معائنہ کرانے کی اجازت دی جائے…

آل زبیر کی تنظیم

مارہرہ میں ایک شاندار جلسہ

بشیر بھائی کی بھوک ہڑتال ختم

خورجہ ۱۷ اکتوبر۔ آج بشیر بھائی نے بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے۔ ان کو مولانا شوکت علی اور مولانا عبد المجید کے پاس سے ایک تار موصول ہوا تھا جس میں بھوک ہڑتال ختم کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلم کانفرنس میں مسلمانوں کی مختلف پارٹیوں کے درمیان اتفاق ہو گیا ہے۔ تار کے جواب میں انہوں نے مولانا موصوف کو لکھا ہے کہ مسلم کانفرنس کی کامیابی پر مسرت حاصل ہوئی۔ بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے۔

ان کی حالت بہت نازک ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ کموڈ پر بیٹھے بیٹھے بیہوش ہو گئے جس سے سر میں چوٹ آگئی۔

یوپی کونسل میں بھی آرڈیننس بل؟

لکھنؤ ۱۸ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یوپی کونسل کے آئندہ اجلاس میں صوبجاتی اختیارات خصوصی کا ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے گا۔ حکومت نے اخراجات میں مزید تخفیف کے ذرائع پر بھی غور کر رہی ہے۔

آزادی عراق کا عظیم الشان جشن

تمام بغداد میں خوشی اور مسرت کی لہر

ہندوستان میں عراق کا سفیر مقرر کیا جائیگا

بغداد۔ گیارہ سالہ جدوجہد کے بعد عراق انتداب کا اختتام ہو گیا اور بغداد میں یوم آزادی کی عظیم الشان تقریب منائی گئی ملک فیصل نے ایک تقریر کے دوران میں آئندہ ترقیوں کی تفصیل اور ملکی مفاد کا پروگرام بیان کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب یہاں نہایت اہم سیاسی تبدیلیاں واقع ہوں گی سفارتیں سفیری ہو جائیں گی کمشنر ہیں اب پہلے سفیر برطانیہ ہوں گے اس کے علاوہ دیگر تمام غیر ملکی مشن جو یہاں موجود ہیں وہ سب اب سفارت خانوں میں تبدیل ہو جائیں گے ہندوستان میں عراق کے نمایندہ کی موجودگی کا فیصلہ بھی عنقریب طے کیا جائے گا۔

۲ اکتوبر کو صبح کے وقت محل شاہی میں دربار منعقد ہوا۔ تمام سرکاری عمال اور سیاسی اداروں کے نگران موجود تھے بعد دوپہر ایک عظیم الشان گارڈن پارٹی دی گئی جس میں کئی صد مہمان شریک تھے میونسپل گارڈن کو آراستہ کیا گیا تھا ۵ بجے بادشاہ پہنچے اور تمام گلیوں میں اس کا پرجوش استقبال کیا گیا اور نعرہ ہائے مسرت بلند ہوئے۔ افواج قطار در قطار کھڑی تھیں۔ ہر ایک کے چہرے سے خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

تجارتی معاہدہ میں تبدیل کرو

برطانیہ نے سوویٹ روس کو نوٹس دیدیا

دار العوام کے مزدور پیشہ ارکین میں ہلچل

جرمنی میں سیاسی ہنگامہ

دو نازی اور ایک انسپکٹر ہلاک

ایک پولیس انسپکٹر اور دو نازی گولی سے ہلاک کر دئے گئے۔ دس اشخاص شدید مجروح ہوئے اور متعدد خفیف طور پر مجروح ہوئے۔ رجب سے یہ فساد ہوا ہے تمام شہر میں خوف و ہراس طاری ہے۔

واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جب نازیوں کا ایک جلوس ضلع سمرنگ کے ایک تنگ بازار سے گذر رہا تھا اس پر فائر کئے گئے جس سے جلوس بگڑ گیا۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی اس پر بھی فائر کئے گئے لیکن پولیس نے گرفتار کر کے صورت حالات پر قابو پالیا ہے۔

جاپان اور روس کے دوستانہ تعلقات

مسلم اخبارات کی آواز

(بسلسلہ صفحہ ۲ کالم ۳)

سنہری تاریخ کا دن

ہندو مسلمان اور سکھ لیڈروں کی کانفرنس کی تاریخ آج ۳ اکتوبر کو مقرر ہو چکی اور طے پایا ہے کہ ۳ اکتوبر کو الہ آباد میں یہ کانفرنس ہو۔ ہمیں امید ہے کہ آج جس دن کے وعدہ میں نہ صرف تائدین ملت بلکہ تمام اخبارات کانفرنس کی کامیابی کے لئے مناسب فضا پیدا کر دیں گے تاکہ ہندوستان کے خانگی جھگڑے آسانی کے ساتھ طے ہو جائیں اور ملک کو امن و سکون نصیب ہو…

ادارہ مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دہلی میں اعلیحضرت شاہ افغانستان کا جشن تاجپوشی

ذیل کا سپاسنامہ تبقریب جشن تاجپوشی اعلیٰحضرت نادر شاہ غازی حضرت مولانا نجم الدین صاحب فاضل مدرسہ امینیہ و متعلم جامعہ ملیہ نے پڑھ کر سنایا۔

سب سے پہلے میں عرض کردوں کہ میں افغانستان کا رہنے والا ہوں میری مادری زبان فارسی ہے یہاں ایک سال سے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں، اسی جامعہ کی حسن تربیت کا یہ نتیجہ ہے کہ اس وقت آپ کے سامنے ہندوستان کی مشترک زبان میں چند کلمات آج کے اجتماع کی بابت عرض کرنا چاہتا ہوں میری زبان میں جو فرو گذاشتیں ہوں انہیں آپ اپنے کریمانہ اخلاق سے نظر انداز فرما دیں۔

آج کی تقریب کا مقصد یہ ہے کہ اعلیحضرت محمد نادر شاہ غازی شاہ افغانستان کی جشن تاجپوشی پر ہم اور آپ سب ملکر اپنی مسرت و شادمانی کا اظہار کریں۔ یہ جلیل القدر شاہ اسی ہندوستان کے ایک گوشہ دہرہ دون میں پیدا ہوئے۔ آپ کا عہد طفولیت مخصوص طرز کی تعلیم و تربیت کے ساتھ بسر ہوا۔ گھر پر اساتذہ تعلیم دیتے تھے اور باقی صرف شکار ہی سے آپ کو بہت شوق تھا۔ شکار کے علاوہ اور کوئی کھیل آپ کو مرغوب نہ تھا ۱۳۱۲ھ میں آپ کو افغانستان بلایا گیا۔ یہاں آپ شاہی فوج میں کپتان کے عہدہ پر فائز تھے۔ کچھ دن بعد کرنیل بنے اور پھر جرنیل بنائے گئے ۱۳۲۹ھ میں منگل کے قبیلہ نے امیر شہید کے زمانہ میں افغانستان کی سمت جنوبی میں نہایت ہی خوفناک بغاوت کی جس سے خود امیر مرحوم بھی ملول و پریشان رہتے تھے اعلیحضرت نے محض اپنے عقل و تدبیر اور حسن سیاست سے اور خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر اس بغاوت کو فرو کر دیا۔

تھل کی فتح کا واقعہ تو گویا ابھی کل ہوا ہے۔ عہد امانی میں اس واقعہ سے افغانستان کی حقیقی آزادی شروع ہوتی ہے۔ اسی فتح کے بعد آپ وزیر جنگ بنا دئے گئے پھر آپ وزیر مختار بنا کر فرانس کو بھیجے گئے آپ نے دیکھا کہ آپ کا وطن انارکی اور انتشار میں مبتلا ہے وہ خونی انقلاب سے گزر رہا ہے۔ اور وہ آزادی خاک میں ملنے والی ہے جو صدہا قربانیوں کے بعد حاصل کی گئی تھی اس وقت آپ بیمار تھے، ڈاکٹروں نے آپ کو حرکت کرنے سے روک دیا مگر وطن کی محبت اور ملت افغانستان کے درد نے آپ کو بالکل بے چین کر دیا اور آپ بلا خوف و خطر وہاں سے چل کھڑے ہوئے جن لوگوں نے اس وقت آپ کی زیارت دہلی کے اسٹیشن پر کی ہے انہیں معلوم ہے کہ آپ کی صحت کسی قدر سقیم تھی مگر انہوں نے اس وقت تک دم نہ لیا جب تک اپنے وطن کو پھر آزاد نہ کرا دیا۔

فتح کابل کے وقت کا ایک واقعہ خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کے قابل ہے جب بچہ سقہ نے دیکھا کہ اب کابل ہاتھ سے جا رہا ہے تو اس نے اعلیحضرت کے خاندان کو آگے کر دیا کہ انہیں دیکھ کر گولہ باری سے رک جائیں گے مگر انہوں نے اپنے بھائی فاتح کابل والاحضرت شاہ ولی خاں سے فرمایا کہ اس وقت اپنے بال بچوں کی پرواہ نہ کرو۔ انہیں وطن پر قربان کرو اور قلعہ پر گولہ باری شروع کرو۔

اللہ کی کرشمہ سازی ملاحظہ ہو کہ آپ کے خاندان کے تمام لوگ محفوظ رہے قلعہ تباہ ہو گیا۔ اور بچہ سقہ کو پسپا ہونا پڑا۔ اعلیحضرت نے فتح و کامرانی کے بعد سکون و اطمینان کے ساتھ جو افغانستان کی اندرونی تنظیم کی ہے، اس کا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اس کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے اس حیرت انگیز عمل کو خود اپنے آنکھوں سے دیکھا ہو۔ آخر میں میں ہندوستان کے مایہ ناز وطنی شاعر اقبال کے کلام اور ان الفاظ پر اپنے مختصر مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔

بہا یدکہ بداں نادر آید بیرم
کہ مرد پاک نہاد است و صاحب نظر است

زندہ باد اعلیحضرت نادر شاہ غازی، پائندہ و متحد باد، افغانستان مستقل

المخلص نجم الدین محصل افغانی متعلم جامعہ ملیہ دہلی

جزیرہ مارشیس کے مسلمانوں کی اپیل

۴۵ ہزار مسلمانوں کی تعلیم کا انتظام

اسلام اپنی صداقت کی وجہ سے تمام ارضی میں محیط ہو گیا اور اس کے خدام نے اپنی خدمات سے ہر گوشہ میں متبعین پیدا کر دئے۔ ایک وقت تھا کہ اخوت اسلامی کا مضبوط و مستحکم رشتہ خلافت و حکومت کی وجہ سے قائم تھا مگر ہماری غفلتوں، کمزوریوں کی وجہ سے اب یہ سلسلہ تار عنکبوت کی مانند ہے اس وقت ہم نہیں کہتے ہیں جن کو ان مقامات کے مسلمانوں کی حالت معلوم ہے۔

جزیرہ مارشیس ہندوستان سے دو ہزار میل بحر ہند کی جنوبی سمت میں واقع ہے جہاں ۴۵ ہزار مسلمان آباد ہیں جن کے ہاتھ میں کوئی خاص آزاد تجارت نہیں ہے نہ صنعت و حرفت، زیادہ تر مزدور پیشہ ہیں۔

خداوند برتر جزائے خیر دے گرمی محترمی حضرت مولانا قاری حکیم عبداللہ رشید نواب و برادر حضرت خطیب صاحب مکہ مسجد حیدرآباد کو جنہوں نے ہندوستان سے شدر حال فرما کر مسلمانان مارشیس کی اصلاح و تعلیم کا بار اپنے کاندھوں پر رکھا۔ آپ ہی کی مسلسل سعی و انہماک سے مارشیس میں مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی قائم ہوئی اور ۱۹۲۶ء میں اس سوسائٹی کے ماتحت ایک مدرسہ قائم کر دیا گیا اور باوجود ہر قسم کے موانع و مشکلات کے قلیل مدت میں مدرسہ کی حالت بہتر ہو گئی مولانا موصوف نے مارشیس کے ماحول کے مطابق خاص طرز پر نصاب تعلیم کا آغاز کیا اس وقت مدرسہ میں دو سو سے زائد طلبا زیر درس ہیں۔ مدرسین کی بھی کافی تعداد موجود ہے مدرسہ کے خرچ کا تو اسطا چار سو روپیہ ماہوار ہے۔ مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی میں مارشیس کے عمائد و تعلیم یافتہ شریک ہیں۔ ایک رجسٹرڈ کمیٹی قائم ہے جس میں آنریبل غلام محمد داؤ دجی اچھا ممبر کونسل عبدالحق نور محمد۔ آر عثمان بیرسٹر ایٹ لا۔ عبدالقادر حاجی ابوبکر۔ ڈاکٹر حسن جمی۔ ایم۔ آر۔ سی۔ ایس۔ ایل۔ آر۔ سی۔ پی۔ ڈی۔ ٹی۔ ایم۔ ایچ (انگلینڈ)۔ جیسے حضرات نگران اور کارکنان ہیں اقتصادی و مالی مشکلات کی بنا پر ارکان مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی نے علامہ قاری حکیم عبداللہ رشید نواب کے ذریعہ مسلمانان ہند کے نام اپنی اپیل روانہ کی ہے کہ ہماری ہندی بھائیوں نے جس طرح عالم اسلامی کی دوسری تحریکات میں لاکھوں روپیہ عطا فرما کر شاندار روایات قائم کیں، اس طرح یہ بھی ہمارے مسلمان بھائی مارشیس کا خالص اسلامی تعلیمی ضرورت کی طرف توجہ کریں۔ علامہ قاری حکیم عبداللہ رشید نواب صاحب محض اس ضرورت کے لئے حیدرآباد تشریف لائے ہوئے ہیں اور ارادہ رکھتے ہیں کہ ہندوستان کے اکثر مقامات پر دورہ فرمائیں اگر ہمارے رؤسا، عمائد و تجار اس اہم ضرورت کی طرف متوجہ ہوں تو مارشیس کے ۴۵ ہزار مسلمانوں کی اہم خدمت انجام پا سکتی ہے اور چار سو روپیہ ماہوار کا انتظام دشوار نہیں ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا مارشیس کے مسلمانوں کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والسلام۔

فقیر محمد عبدالحامد القادری البدایونی

مخلصانہ مشورہ

آجکل دواؤں کے اشتہارات جس مبالغہ آمیز اور گمراہ کن طریقوں سے شائع ہوتے ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں اور یہ بالکل صحیح ہے کہ جو چیز جس قدر مبالغہ اور غلو کے ساتھ بیان کی جاتی ہے اس کی حقیقت اسی قدر مشتبہ ہوتی ہے۔

میں غیر سنجیدہ اشتہاری الفاظ اور گمراہ کن تحریروں سے عوام کو فریب میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر طلائے اعظم اور معجون شفار کے متعلق صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان دواؤں کی تاثیر کمزوری باہ کی جملہ شکایات میں اپنا آپ اشتہار ہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اس لئے میری آپ سے ہمدردانہ گزارش ہے کہ اگر آپ ہر قسم کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں تو ایک بار آزمائش کے طور پر انہیں ضرور استعمال کریں۔ مختلف تجربات کی بنا پر سچائی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دوائیں اپنے اثر میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال کا پرچہ دوا کے ہمراہ ارسال ہوتا ہے۔

طلائے اعظم ایک شیشی عام معجون شفار اکسیر

منیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڈھ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی
عالی جناب حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی

مصدقہ
شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دارالعلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

کے خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مغلظ منشط ہے۔ یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزا مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے نہ اس میں کوئی کشتہ ہے نہ کسی قسم کے سمیات اور نشہ آور مضر اجزاء ہیں جو لوگ بے اعتدالیوں کی بدولت اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ چکے ہیں ان کے لئے یہ معجون آب حیات ہے مادہ اور خون کی تولید کرتا ہے اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی ہے کمزور سے کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہو جاتا ہے قبل از وقت بھی استعمال ہو سکتی ہے خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ آٹھ آنہ (۴ للعہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

تار کا پتہ "سیڈی سنز" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم۔ اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے — ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں — مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص ابرص | اکسیر نسواں | ملین | جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

گرم کوٹوں کی فہرست
مفت طلب کرو
منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائین کراچی

الجامعہ

ایک علمی، ادبی اور مذہبی رسالہ ہے قیمت بھی معمولی یعنی سالانہ دے
منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

تلاش گمشدہ

کہ میرا لڑکا احمد سعید نام دسویں جماعت اسلامیہ ہائی اسکول گوجرانوالہ میں تعلیم پاتا تھا لیکن ادبی کا اسے زیادہ شوق تھا ۱۹ ستمبر کے صبح سے غائب ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ کرم بندہ کو بیرنگ خط لکھ کر مطلع فرما دیں۔ لڑکے کی عمر ۱۹ سال قد لانبا اور پتلا شکل بھلی اور نہایت شرمگیں رنگ گندمی سفیدی مائل لباس سادہ صرف کرتا پائے جامہ اور پگڑی اور اوپر ایک لوئی سبز۔

محمد عبدالعزیز خطیب مسجد جامع گوجرانوالہ

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

دہلی کے مشہور ادیب جناب خواجہ حسن صاحب نظامی پیرزادہ حضرت خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے یہ رسالہ ہے کہ آج تک اس کی ایک اشاعت میں بھی تاخیر نہیں ہوئی

پیشوا ایک مذہبی، اصلاحی اور ادبی سیاسی میگزین ہے جس کی ضخامت ہر مہینہ بڑی تقطیع کے ۷۲ صفحے ہوتی ہے اور سال میں دو خاص نمبر شائع ہوتے ہیں خصوصاً دو سو صفحے کا رسول نمبر جو سیرت رسول پاک کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ سالانہ خریداروں کو مفت دیا جاتا ہے۔ چکنا کاغذ ہر صفحے پر فوٹو بلاک کی تصویریں دو رنگا ٹائٹل ضخامت بہتر صفحات سالانہ چندہ دو روپے ارزاں ایڈیشن مضامین اور ضخامت سب ایک ہی صرف کاغذ نفیس نہیں ہے سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ نمونہ مفت۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

جریان کی گولیاں | سفوف جریان

منیجر قومی دواخانہ پرچیگزنگ دہلی

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی
آدمی جوان ہو سکتا ہے
معجون شباب آور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اتحاد ملت کے دو دشمن

تیرہ نکات اور مخلوط انتخاب

لکھنؤ کانفرنس کی شاندار کامیابی اور مکمل اتحاد کے بعد بھی منظور الدین ابا کر رہے ہیں۔ انہوں نے الجمعیۃ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ مخلوط انتخاب کے منظور ہو جانے اور ان کے اخبار سے واقف ہیں انہیں تو کوئی حیرت نہ ہوگی۔ مگر دوسرے حضرات ... ہدیۂ قارئین کرام کرتے ہیں۔

لکھنؤ کی مصالحتی کانفرنس میں جو قرارداد کافی بحث و تمحیص کے بعد منظور کی گئی ہے وہ ایسی ہے کہ اس پر تمام مختلف الخیال مسلمانوں کا اتفاق ہو گیا ہے اور اس کو بنیاد قرار دے کر ہندوؤں اور سکھوں سے جو گفت و شنید کی جانے والی ہے اس کے کامیاب ہو جانے کے قوی امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ قوم پرور مسلمانوں اور مسلم کانفرنسی مسلمانوں کے درمیان ایک عرصہ سے متعدد امور پر اختلافات چلا آ رہا تھا اور باوجود کئی مرتبہ کی جدوجہد کے کوئی حل ایسا دریافت نہیں کیا جا سکا تھا جو دونوں کے لئے متفق علیہ ہو اور جسے مسلمانوں کی طرف سے متحدہ طور پر ہندوؤں کے سامنے پیش کیا جا سکے خدا کا شکر ہے کہ لکھنؤ میں رہنمایان ملت کی سرگرم کوششوں اور پرخلوص مساعی کے بعد اس قسم کی ایک بنیاد پیدا ہو گئی جس پر دونوں خیالات کے مسلمانوں نے اپنی رضامندی ظاہر کر دی ایک طرف تو قوم پرور مسلمانوں نے ان مشہور تیرہ نکات کو تسلیم کر لیا جن میں سے بعض کے ساتھ انہیں شدید اختلاف تھا اور اس طرح بڑی حد تک اپنے گذشتہ مرکز سے ہٹ گئے اور دوسری طرف مسلم کانفرنس کے حامیوں نے جن میں نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب، شاہ مسعود احمد صاحب اور ڈاکٹر ضیاء الدین جیسے حامیان مسلم کانفرنس شریک تھے، جداگانہ انتخاب کو ترک کر کے تیرہ مطالبات کے منظور ہو جانے پر (جن میں جمعیۃ العلماء کی تصریحات شامل ہیں) مخلوط انتخاب قبول کر لیا اور یہ قرار پایا کہ اگر ہندو اور سکھ مسلمانوں کے مشہور چودہ نکات میں سے تیرہ نکات کو تسلیم کر لینے پر رضامند ہو جائیں تو جداگانہ انتخاب پر اصرار نہ کیا جائے اور مخلوط انتخاب کی کسی صورت پر باہمی گفت و شنید کے بعد سمجھوتہ کر لیا جائے اس سلسلہ میں مولانا محمد علی مرحوم کے فارمولا کو ترجیح دی گئی لیکن اگر اس فارمولا کے علاوہ مخلوط انتخاب کی کوئی صورت بھی زیر بحث آئے تو اس کے لئے راستہ کھلا رکھا گیا۔ اس قرارداد کا منظور ہونا تھا کہ اتحاد اسلام زندہ باد کے پرجوش نعروں سے سلیم پور ہاؤس کی فضا گونج گئی اور ہندوستان کی تمام اقوام کا اتحاد و اتفاق قریب نظر آنے لگا۔

لکھنؤ کے اس اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو وہی حضرات اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جو گذشتہ تین چار سال کے عرصہ میں مسلمانوں کے افتراق و انشقاق کے دردناک مناظر دیکھ دیکھ کر خون کے آنسو بہاتے رہے تھے اور جن کی دلی خواہش یہ رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمان متفق ہو کر دوسری اقوام کے سامنے اپنے مطالبات پیش کریں اور انہیں منظور کرا کے ملک و ملت کی بہترین خدمت انجام دیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ مولانا شوکت علی صاحب کی اس کامیاب جدوجہد کے بعد بھی جس کے نتیجہ میں مکمل اتحاد و اتفاق قائم ہو گیا ہے، بعض افراد اور اخبارات ایسے باقی ہیں جو افتراق انگیزی پر تلے ہوئے ہیں اور لکھنؤ کانفرنس کے متفقہ فیصلہ کو اپنی لایعنی تاویلات سے مجروح کر کے اس اتفاق پر شدید ضرب لگانی چاہتے ہیں جو زعمائے ملت

مقویات سراج عالم

آنملاگڑہ گولیاں قبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)

صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اف بد ہضمی

احتیاط

اتحاد ملت کے دو بنیادی پتھر

تیرہ نکات اور مخلوط انتخاب

[illegible]

رہنمایان ملک کے خیالات

(بسلسلہ صفحہ ۲ کالم ۲)

میں شریک ہونے والے زعماء کو اس کی ضرورت پیش نہ آئے کہ وہ مصالحت کی گفت و شنید سے اپنی توجہ ہٹا کر اس پروپیگنڈے کی تردید کے لئے وقت نکالیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہمارے بہترین دماغ اتحاد و اتفاق کی صورتوں پر غور کرنے میں منہمک رہیں اور ان فتنہ پردازیوں کی روک تھام کا کام خود مسلمانوں کی رائے عامہ کرے۔

متحد ہو جائیں گے۔

آخر میں مسٹر عزیز نے گاندھی جی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک کو بند کر کے رہا ہو جائیں اور ہندو مسلم اینڈ سکھ مسئلہ کو حل کرنے میں اپنا وقت صرف کریں۔

پنڈت مالویہ کی تقریر

ہمارا فرض ہے کہ ایک رائے قائم کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایسی ایک بات کی آپ ہمیائی بھی کوشش کریں کہ جو فیصلہ مشترکہ ہندو مسلم کریں وہ کامیاب ہو کوئی مشکل ایسی نہیں جس کا حل نہ ہو۔ ہمت کرنی چاہئے کہ ہم یہ معاملہ حل کریں۔ حق اور انصاف ہمارے ساتھ ہے۔ ہمت کر کے امید کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے۔ فیصلہ قومی وہ ہو سکتا ہے جس میں سب شامل ہوں۔ لکھنؤ کا فیصلہ اسی لئے آج تک قائم ہے۔ گو اس میں سکھ شامل نہ تھے مگر پھر بھی فیصلہ قائم ہے۔ فیصلہ ایسا ہونا چاہئے کہ سب کو یہ کہنے کا موقعہ ہو کہ فیصلہ عزت اور حقوق کے مطابق ہے۔

پروفیسر اندر کا اظہار خیال

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ لکھنؤ مسلم اتحاد کانفرنس کے ریزولیوشن پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر اندر نے بیان کیا کہ اصل سوال ہمارے روبرو یہ ہے کہ آیا ہندوؤں اور سکھوں کی جانب سے لکھنؤ کے رزولیوشنوں کی منظوری قوم کے لئے فائدہ مند ہو گی؟

[illegible]

نے تو صاف صاف فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان آج اتحاد و اتفاق کی جو بنیاد پڑی ہے وہ اس پر آخر وقت تک قائم رہیں گے۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں سے صلح کی جو صورت بھی کانفرنس کی قرارداد کے اندر رہ کر پیدا ہو سکے گی۔ اس کو قبول کر لیں گے۔ مولانا کو جہاں تک ہم جانتے ہیں وہ یقیناً ان لوگوں میں نہیں ہیں جو نفاق سے کام لے کر دل میں کچھ رکھتے ہوں اور زبان سے کچھ کہتے ہوں ان کی مصالحانہ کوششوں نے دوسری اقوام پر بھی کافی اثر ڈالا ہے اور پنجاب سے جو خبریں آرہی ہیں اور دہلی کے ہندو حلقہ سے جو بیانات شائع ہو رہے ہیں وہ نہایت امید افزا ہیں۔ ایسی حالت میں ہر قسم کی فتنہ پردازی اور اشتعال انگیزی کا سد باب کرنے کے لئے مسلمانوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے اور اتحاد و اتفاق کے خلاف جو پروپیگنڈا شریر اور فتنہ پرور عناصر کر رہے ہیں اس کو ہرگز کامیاب نہ ہونے دینا چاہئے۔ یہ پروپیگنڈا کرنے والے وہی لوگ ہیں جو پہلے بھی شرارت کر کے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر چکے ہیں اور اب پھر شرارت کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مسلمان خود اپنی رائے عامہ سے اس قسم کے پروپیگنڈے کو روک دیں گے تاکہ لکھنؤ کانفرنس

ہندو پریس کا مصالحانہ رویہ

(بسلسلہ صفحہ ۲ کالم ۴)

یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ فساد کے خطرہ سے نہ گھبرائیں۔ ہندوؤں اور سکھوں اور مسلمانوں کا معاملہ ہے وہ خود نبٹ لیں گے۔ انہیں آپ کی خیر خواہی کی ضرورت نہیں۔ (ملاپ)

ہندو بھی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائیں

جس طرح آج مسلمانوں نے سیم پور سادھن میں اتحاد کے لئے ایک مرکز پر اتفاق کر لیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہندو قومیں بھی ایک نقطۂ نظر پر متحد ہو کر مسلمانوں کے ساتھ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائیں گی۔ ملک اس آخری نتیجہ کا بے چینی سے ساتھ انتظار کر رہا ہے۔ خدا کرے ان کی امیدیں بار آور ہوں اور ان کی توقعات کامیابی کا وہ منظر دیکھیں جو ہندوستان کے اسٹیج پر آج تک قوموں نے نہ دیکھا ہو۔ مسلم کانفرنس نے اس سمجھوتہ کے لئے راستہ صاف کر دیا ہے اور اب وہ نتیجہ کُھلی جو اس کانفرنس نے گفتگوئے مصالحت کے لئے بنا دی ہے۔ عنقریب کسی مقام پر پنڈت مالوی جی کی معرفت ہندوؤں اور سکھوں کے نمائندوں سے گفتگو کریگی۔ اب اس کے بعد یہ ہندوؤں کا کام ہے کہ وہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے لگائیں اور ہندوستان کو آئندہ اختلافات کا شکار نہ ہونے دیں۔ (اودھ اخبار)

اگر تندرستی نہیں تو زندگی بیکار ہے!

شربت اکسیر

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

نئے جناب! شربت اکسیر [illegible] جب مجھے کامل اطمینان ہو گیا تو یہ اشتہار آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر میری تحریر کو لغو سمجھیں تو ایک شیشی شربت اکسیر منگا کر ضرور استعمال فرما دیں۔ میری تحریر کی صداقت آپ کو فوراً ہو جائیگی

جریان۔ جو نامردی اور ضعف باہ کا پیش خیمہ کیا ہی پرانا کیوں نہ ہو شربت اکسیر کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ جسم میں کمزوری۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید رطوبت کا آنا۔ منی کا پتلا ہو جانا۔ احتلام کا ہونا۔ نطفہ کا نہ قرار [illegible]

[illegible]

ایس۔ آئی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... کلکتہ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے۔ اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔

سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں۔ قرآن پاک اور حقیقت اسلام۔ کوئی مرد، عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر [illegible]

پیکو آرٹ پریس بیرون شاہی دروازہ لاہور

تلاش گمشدہ

میری والدہ محترمہ مسماۃ عزیز النساء بیگم تقریباً ڈیڑھ ماہ سے مفقود الخبر ہیں میں ایک غریب لڑکا ہوں اور وہی میری سرپرست ہیں ان کی مفقود الخبری کی [illegible]

لطیف احمد محلہ پہاڑ گنج شورے کی کوٹھی کٹرہ حاجی شفیق الدین دہلی

مقویات سراج عالم

[illegible]

صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

347

اُف کیسا برا موسم ہے؟

بد ہضمی — جی متلانا — دست — قے — بخار — کھانسی

قدرت نے اس موسم میں پھل تو بہت پیدا کئے ہیں جن میں سب سے بڑھ کر آموں کی بہار ہے لیکن ان سے فائدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے جو آجکل اپنے معدے کو درست رکھتے ہیں ورنہ آپ دیکھتے ہی ہیں جو اس موسم میں ہو رہا ہے جو کچھ صحت ہے وہ بھی ان دنوں اڑ جاتی ہے بس ایک قیمتی نصیحت ہے جسے گانٹھ میں باندھ لینا چاہئے وہ یہ ہے کہ

"امرت دھارا"

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہئے کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہئے اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار دینا چاہئے! اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک ہے ... ہی فائدہ اٹھائیں گے اور آج کل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے!

گھر میں رکھئے جیب میں رکھئے!

بھولئے نہیں امرت۔ صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاویگی!!

احتیاط [illegible]

امرت دھارا ... لاہور

هم رسالہ

دہلی میں اعلیحضرت شاہ افغانستان کا جشن تاجپوشی

(اڈیٹر مضامین نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

[illegible]

کر سکتے ہیں جنہوں نے اس حیرت انگیز عمل کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ آخر میں میں ہندوستان کے مایۂ ناز وطنی شاعر اقبال کے کلام اور ان الفاظ پر اپنے مختصر مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔

بیا بیدکہ بداماں نادر آویزم
کہ مرد پاک نہاد است و صاحب نظر است

زندہ باد اعلیحضرت نادر شاہ غازی، پائندہ و متمدن باد، افغانستان مستقل

المخلص نجم الدین محصل افغانی متعلم جامعہ ملیہ دہلی

جزیرہ مارشیس کے مسلمانوں کی اپیل

۴۵ ہزار مسلمانوں کی تعلیم کا انتظام

اسلام اپنی صداقت کی وجہ سے تمام ارض میں محیط ہو گیا اور اس کے خدام نے اپنی خدمات سے ہر گوشہ میں متبعین پیدا کر دئے۔ ایک وقت تھا کہ اخوت اسلامی کا مضبوط و مستحکم رشتہ خلافت و حکومت کی وجہ سے قائم تھا مگر ہماری غفلتوں، کمزوریوں کی وجہ سے اب یہ سلسلہ تار عنکبوت کی مانند ہے اس وقت ہم نہیں کہتے ہیں جن کو ان مقامات کے مسلمانوں کی حالت معلوم ہے۔ جزیرہ مارشیس ہندوستان سے دو ہزار میل بحر ہند کی جنوبی سمت میں واقع ہے جہاں ۴۵ ہزار مسلمان آباد ہیں جن کے ہاتھ میں کوئی خاص آزاد تجار [illegible]

[illegible]

مخلصانہ مشورہ

آجکل دواؤں کے اشتہارات جن مبالغہ آمیز اور گمراہ کن طریقوں سے شائع ہوتے ہیں وہ اب کسی سے مخفی نہیں اور یہ بالکل صحیح ہے کہ جو چیز جس قدر مبالغہ اور غلو کے ساتھ بیان کی جاتی ہے اُس کی حقیقت اسی قدر مشتبہ ہوتی ہے۔

میں غیر سنجیدہ اشتہاری الفاظ اور گمراہ کن تحریروں سے عوام کو فریب میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر طلائے اعظم اور معجون شفاء کے متعلق صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان دواؤں کی تاثیر کمزوری باہ کی جملہ شکایات میں اپنا آپ اشتہار ہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اس لئے میری آپ سے ہمدردانہ گذارش ہے کہ اگر آپ ہر قسم کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں تو ایک بار آزمائش کے طور پر انہیں ضرور استعمال کریں۔ مختلف تجربات کی بنا پر سچائی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دوائیں اپنے اثر میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال کا پرچہ دوا کے ہمراہ ارسال ہوتا ہے۔

طلائے اعظم ایک شیشی عام معجون شفاء ایک خوراک ہے

محصول ڈاک بذمہ خریدار

منیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڈھ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی	شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دارالعلوم دیوبند
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف چھوٹے میاں دہلوی	شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب
عالی جناب حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی	شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

کے

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مفلظ منشط ہے۔ یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزاء مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے نہ اس میں کوئی کشتہ ہے نہ کسی قسم کے سمیات اور نشہ وغیرہ مضر اجزاء [illegible] کرتی ہے اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی ہے کمزور سے کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہو جاتا ہے قبل از وقت بھی استعمال ہو سکتی ہے خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸/)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ آٹھ آنہ (۴/۸)

[illegible]

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "سیڈی سنز" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو، مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص امضی — اکسیر نسوان — ملین — جوہری

[illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

گرم کوٹوں کی فہرست مفت طلب کرو

منیجر وی فٹ کوٹ کمپنی نجفو ٹر لائن کراچی

الجامعہ

[illegible]

منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

تلاش گمشدہ

[illegible]

محمد عبدالعزیز خطیب مسجد جامع گوجرانوالہ

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

[illegible]

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

[illegible]

دونوں دواؤں کی قیمت ساڑھے ۷ روپیہ

جریان کی گولیاں — سفوف جریان

[illegible]

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی

آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

[illegible]

منیجر محمدی دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

قیمت اخبار

ہندوستان کے لئے

سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ — ششماہی

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم — ۵ — ۹ — ۱۳

۱۶ — ۲۰ — ۲۴ — ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ (")

ایک کالم (")

½ کالم (")

¼ کالم (")

يد الله على الجماعة

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ — دہلی - یوم جمعہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء — نمبر ۳۰

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

"اولاد کی عزت کرو"

اسلام نے ہر مسلمان کو حکم دیا ہے کہ اپنی اولاد کی عزت کرو تاکہ وہ تمہاری عزت کرے ... ارشاد فرمایا "اکرموا اولادکم" اولاد کی عزت کرنے کے معنے یہ ہیں ...

قوموں کے مستقبل کا انحصار بچوں کی تربیت پر ہے

مسلم والدین کس طرح بچوں کو ہلاکت کے غار میں گرا رہے ہیں

سید المرسلین کے اسوۂ حسنہ کی ایک جھلک

سب کو معلوم ہے کہ قوموں کی تعمیر بچوں کی تربیت اور ضروریات پر منحصر ہے۔ جس قوم کے بچے اپنے والدین سے قومی اور مذہبی روح کو وراثتاً حاصل کرتے ہیں ...

مسلمان بچوں کی آوارگی

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمایئے)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلم راج کے تیرہ مطالبات (زمیندار)

بعض مسلمانوں کا عاقبت ناشناسانہ طریق عمل ...

فرقہ وار تعصب کا ہولناک مظاہرہ (حقیقت)

سرزمین پنجاب ایک عرصہ سے فرقہ وارانہ کشمکش اور مذہبی تعصبات کا مسکن بنی ہوئی ہے ...

"انقلاب" کا ہذیان

فرقہ پرست ہندو (الجمعیۃ)

اقلیتوں کا معاہدہ

جائے نماز — نایاب تحفہ جس کی ہر ایک مسلمان کے گھر میں ضرورت ہے ضرور آزمائش کریں۔ جائے نماز قسم اول طول ۱ گز عرض ۱۲ گرہ ... علاوہ محصول ڈاک۔ جائے نماز قسم دوئم طول ۱ گز عرض ۱۲ گرہ اجرت ۱۲ ... علاوہ محصول ڈاک۔ (نوٹ) اگر کسی دوکاندار کو زیادہ جائے نماز کی ضرورت ہو تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

نایاب کتابیں — ناظرین یہ نایاب کتابیں ہر وقت ہمارے کارخانہ سے مل سکتی ہیں ... مع اسناد و آزمائش کریں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ ملنے کا پتہ: قادر کمپنی سرکل ۹ لدھیانہ (پنجاب)

مفت بانٹا جائے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جوبن کے لئے اکسیر ... بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروشس

بازار بلیماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۷

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

صرف ایک رات میں اثر دکھانے والا طاقت مردمی کا شہنشاہ

حیرت انگیز ایجاد (یعنی)

طلسماتی طلا اردیا طلاء بے نظیر

وید بھوشن ڈاکٹر منارام گپتا طبیب حاذق ... محلہ سنگیاں بازار ہیر اگنج سہارنپور

بال جڑ سے کالا

... بال کالا اسٹور ... سری در بھنگہ

ہر غریب کے گھر کی تفصیل ہوگی

اگر آپ ...

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب

پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ایم اے مجید اینڈ ... بلیماران دہلی

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

... اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز کر دیا ہے ... ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے ... منیجر

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی مذہبی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانہ کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱ر، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱ر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲ر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۴ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصول ڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸ر

ابدی نجات آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید کوشش سے ملے گا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم ... شدہ بلا جلد ... علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۷ جمادی الثانی ... ہجری

جمعیۃ علمائے ہند ... مطالبات

پرسنل لا کا تحفظ اور محکمہ قضا کا قیام

فرقہ وارانہ مسائل کے سلسلہ میں جمعیۃ علمائے ہند کی اس روش کے ساتھ ہمیں پوری طرح اتفاق ہے جو اس نے مذہبی تحفظات کے سلسلہ میں اختیار کی ہے۔ جمعیۃ کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کا کلچر، ان کی زبان، اور ان کا مذہب (عبادات و اعمال دونوں کے اعتبار سے) کاملاً آزاد ہو جائے اور دستور اساسی میں ایسے تحفظات داخل کر دئے جائیں کہ مسلمان من حیث الملت اپنے خصائص کو محفوظ رکھ سکیں تو ہندوستان کی متحدہ قومی حکومت مخلوط انتخاب کی صورت میں بھی سوائے فائدہ پہنچانے کے مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ مذہب جس کے متعلق اختلاف ہے اس طرح قانوناً محفوظ ہو جائے گا۔ باقی دوسرے مفاد ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کے لئے مشترک ہیں ان میں کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ جماعتوں کی آئندہ سیاسی تقسیم ہندو مسلم اور سکھ جماعتوں کے اعتبار سے نہیں ہوگی بلکہ مزدوری اور سرمایہ داری، تجارت اور صنعت و حرفت ...

[illegible]

حکومت دہلی اور اسمبلی میں سوال

[illegible]

کانفرنس یا تماشہ

[illegible]

قومی اتحاد کی مساعی

[illegible]

نکات و لطائف

[illegible]

مسلم اراکین

[illegible]

مسلم لیگ کا فیصلہ

[illegible]

پھروی مسودات ج

[illegible]

مدیر الجمعیۃ کی علالت

[illegible]

طول و عرض ہند میں لکھنؤ کانفرنس کی تائید و حمایت

مختلف مقامات پر جلسے اور اعلانات

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کے مظاہرے

جمعیۃ طلبا بنگال کی جانب سے خیر مقدم

[illegible]

مسلمان یہ ارادہ کر چکے ہیں کہ وہ کوئی کوشش ملک کے مختلف فرقوں اور جماعتوں میں اتحاد اور تعاون پیدا کرنے کی اٹھا نہ رکھیں گے۔

[illegible]

لکھنؤ کانفرنس کے فیصلوں کی تائید

[illegible]

صوبہ بنگال کی مسلم لیگ کا فیصلہ

[illegible]

دہلی کے نوجوان مسلمانوں کی تجاویز

[illegible]

مسلمانان بدایوں کی پرزور تائید

[illegible]

قوموں کے مستقبل کا انحصار بچوں کی تربیت پر ہے

[illegible]

حوادث و واقعات

الجواب

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

اسپین کے بعد فرانس میں جمعیۃ اسلامیہ کی تشکیل

فرانس اور عرب کے اتحاد کے لئے مشترکہ مساعی

مجلۃ المغرب میں جارج گرانٹ کا دلیرانہ بیان

اسپین کی جمعیۃ اسلامیہ کے قدم بقدم فرانس میں بھی "جمعیۃ افرنجیہ اسلامیہ" کی بنیاد ڈالدی گئی ہے ...

[illegible]

فلسطین کے پیٹر پارک کا اعلان

پروٹسٹنٹ عیسائیوں سے کوئی تعلق نہ رکھو

[illegible]

بحرین میں روس وزرے احتجاجی ہڑتال

رعایا کے املاک پر ناجائز قبضہ کرنے کا ارادہ

[illegible]

ترکی میں نبوی آثار کی چوری

سارقین کی گرفتاری میں حکومت کی غفلت

[illegible]

حکومت اٹلی کی ایک نئی اپچ

مساجد و جوامع پر صلیبیں نصب کر دی گئیں

[illegible]

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت

مجلس مقننہ کے آئندہ اجلاس میں سوالات

مولانا احمد سعید صاحب کو لے کلاس کے حقوق کیوں نہیں دیئے گئے؟

(۱) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی تشویشناک امراض قلب میں مبتلا ہیں اور اگر ہے تو کیا حکومت مسلمانوں کی تشویش دور کرنے کے لئے ان کے مرض موجودہ کیفیت معالجہ اور غذا و نوش کے انتظامات کے متعلق ملتان جیل کے افسران کی طرف سے اس حالت میں کے جاری ہے پوری مفصل کیفیت شائع کرے گی؟

(۲) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مولانا احمد سعید صاحب سکریٹری جمعیۃ العلماء ہند دہلی کیمپ جیل میں اے کلاس کے حقوق نہیں دیئے گئے ہیں درآں حالیکہ دوسرے ہندوستانی سیاسی رہنماؤں کو اے کلاس میں رکھا گیا ہے اور اگر یہ صحیح ہے تو کیا حکومت یہی مراعات عطا کرنے کے لئے غور کرنے پر تیار ہے؟ اور اگر نہیں تو کیوں؟

(۳) کیا حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ کئی سال سے ہندوستانی عازمان حج سے ان کا اصل پاسپورٹ اور اس کی نقل دونوں جدہ میں اتر نے ہی لے لئے جاتے ہیں ... دوسرے یا تیسرے ... ملتا ہے جن کے باعث مسافروں کو فضول جدہ میں ٹھہرنا پڑتا ہے؟

کیا حکومت ان غیر ضروری تکالیف کو دور کرنے کے لئے تیار ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

ملتان جیل سے صدر جمعیۃ علماء ہند کا مکتوب گرامی

شدید علالت کے بعد قدرے افاقہ کا مژدہ جانفزا

دہلی ۲۰ اکتوبر حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی شدید علالت ... کی اطلاع سے مسلمانان ہند میں سخت بے چینی اور اضطراب پیدا ہوگیا تھا ...

دارالحکومت

دہلی کے مسلم نوجوانوں کا انتباہ

صدر جمعیۃ علماء ہند کی علالت سے ملک میں تشویش

موصوف کی صحت کیلئے بارگاہ الٰہی میں دعائیں

فیصلہ لکھنؤ پر غور کرنے کیلئے مسلم لیگ ہی بنا ہے

آل انڈیا مسلم لیگ کی قرار دادیں

یہ مصالحت کا ہاتھ ہے یا جنگ کا؟

ڈاکٹر مونجے کا پُرزور بیان

سمجھوتے کیلئے پرانی شرائط کا اعادہ

ڈاکٹر محمود کے نام گاندھی جی کا مکتوب

دلوں کے اتحاد کی ضرورت

بیگم عالم کے نام گاندھی جی کا خط

ڈاکٹر عالم کی علالت پر اظہار تشویش

دہلی لال قلعہ کے نزدیک تار کاٹ دیئے گئے

پولیس کی زبردست تفتیش

"سفید جھوٹ"

شب کی تاریکی میں ڈپٹی کلکٹر پر گولی کے فائر

حملہ آور ریوالور چھوڑ کر فرار ہوگیا

حکومت ہند کے ایک خفیہ مراسلہ کا انکشاف

رجعت پسند مسلمانوں کا پروگرام

"جمعیۃ علماء اور کانگریسی مسلمانوں کو قبضہ میں لاؤ"

ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علماء ہند سے ملاقات

چاٹگاؤں کے مفرور انقلابیوں کا تعاقب

ایک گاؤں کا محاصرہ

سرحدی کونسل میں آرڈیننس پاس ہوگیا

وزیراعظم برطانیہ کا گاندھی جی کی رہائی پر اصرار

مولانا شوکت علی۔ وائسرائے اور ہندو سکھ لیڈروں میں تبادلۂ خیال

بعض سرکاری اخبارات کی ... ان شکن جواب

مولانا شوکت علی مالویہ جی اور ڈاکٹر مونجے کی ملاقات

آل پارٹیز کانفرنس الہ آباد کے بجائے دہلی میں منعقد ہوگی

سکھ اور ہندو لیڈروں کی مصالحانہ کوششیں

دہلی ۱۶ اکتوبر ... مالوی جی کا قیام دہلی صرف ان کی علالت کی وجہ سے تھا ...

طویل مشاورت

مولانا شوکت علی اور مالوی جی کے درمیان کل طویل ملاقات کے نتیجہ کے طور پر فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے امکانات اور زیادہ بڑھ گئے ہیں ...

ہندو لیڈروں سے ملاقات

آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کا مقام بجائے الہ آباد کے اب دہلی رکھا گیا ہے اور تاریخ بھی ۵ نومبر کی بجائے ۱۳ نومبر کردی گئی ہے۔

مولانا شوکت علی کا مقصد

ہندوستان اور برطانیہ میں مصالحت

مولانا شوکت علی کی وائسرائے سے ملاقات

ہندو مسلم اتحاد کا اہم قدم

تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین

ارکان کے ناموں کا سرکاری اعلان

مسلم نمائندوں کا غیر اطمینان بخش انتخاب

برطانوی ہند کے نمائندے

فرقہ وارانہ مصالحت کے بغیر لندن کانفرنس کی ناکامی

فیصلوں کو زبردستی ہندوستان سے منوایا جائیگا

مسٹر محمد علی جناح کا اظہار خیال

صدر بنگال ہندو سبھا کا اعلان

مسلمانوں کی آئینی اکثریت کی مخالفت

الہ آباد کانفرنس ۳ نومبر کو ہوگی

اب تک کتنا سونا باہر جا چکا؟

مولانا لطف الرحمٰن صاحب کی گرفتاری

دفتر جمعیۃ علمائے سہارنپور پر پولیس کے چھاپے

مولوی عبداللطیف صاحب بجنوری کا ڈسٹرکٹ جیل غازی پور سے تبادلہ

طول وعرض ہند میں لکھنؤ کانفرنس کی تائید وحمایت

(بسلسلہ صفحہ ۲)

مسلمانان مراد آباد کا اظہار مسرت

مراد آباد ۸ اکتوبر۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان مراد آباد کا ایک عظیم اجتماع زیر صدارت جناب مولانا سید قاسم علی صاحب امام شہر منعقد ہوا۔ اگرچہ پہلے سے باقاعدہ اعلان نہ تھا مگر تاہم مجمع بہت کافی تھا۔

حضرت مولانا سید فخرالدین احمد صاحب کی حقیقت افروز تقریر کے بعد حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب معلم ادبیات جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی نے مخلوط اور جداگانہ انتخاب کے فوائد ونقصانات پر روشنی ڈالی اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو جناب محترم آغا محمد یعقوب صاحب کی تائید کے بعد باتفاق رائے منظور ہوا۔

"مسلمانان مراد آباد کا یہ عام جلسہ لکھنؤ کانفرنس کے متحدہ اجتماع کو آیت رحمت تصور کرتا ہے اور اس پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند عالم ...

...

قاضی احمد حسین صاحب کا اعلان

پٹنہ ۹ اکتوبر۔ قاضی احمد حسین سابق ایم ایل سی صوبہ کے سربرآوردہ مسلمان نے لکھنؤ کانفرنس سے واپس آکر ذیل کا بیان شائع کیا ہے۔

...

مولانا سید حمید الدین کا اعلان

...

مسلمانان اکبر پور کا اجتماع

آج تاریخ ۱۰ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان اکبر پور کا ایک جلسہ ہوا جس کی صدارت منشی نجم الدین خان صاحب نے فرمائی۔ دو تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان اکبر پور کا یہ عام جلسہ لکھنؤ کانفرنس کا خیر مقدم کرتا ہے ...

مسلمانان سہارنپور کی تجویز

...

ہندو پریس اور گفتگوئے مصالحت

ہندو اخبارات کا خوشگوار رویہ

پنجاب کے فرقہ پرست ہندو اور مسلمان آج اس کام کو پورا کر رہے ہیں جو دراصل اینگلو انڈین پریس نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" ...

...

پنجاب کو کلنک کا ٹیکہ نہ لگاؤ

...

سہارنپور میں پولیس کی سرگرمیاں

شہر کی فضا میں شدید ہیجان

...

جمعیۃ علماء سہارنپور کی سرگرمی

...

جمعیۃ علماء سہارنپور کے رضاکاروں کو سزا

...

ایک دردبھری آواز

...

شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس

...

جمعیۃ الاصلاح ندوۃ العلماء میں

اکابر قوم کا ورود مسعود

...

مجلس ادب دہلی کا جلسہ

...

بال جڑسے کالا

مخلصانہ مشورہ

منیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڈھ

گرم سوٹنگ کلاتھ

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی

محبوب عاشق کے قدموں پر

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

منیجر رسالہ مشیر دہلی

امر بالمعروف

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

قصص الانبیاء اور اسلامی انجمنوں کا فرض

(از مولانا حکیم عبدالغنی صاحب مجلس احرار راولپنڈی)

انبیاء کرام کی مقدس سوانح اور ان کے علمی، عملی، تبلیغی اور اصلاحی کارنامے مسلمانوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں چراغ ہدایت کا کام دیتے ہیں انبیاء کرام کے فیوض و برکات کی عمومیت کے لئے اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ ان محسنان عالم کی پاکیزہ زندگی کے حالات قال اللہ وقال الرسول اور اسلامی تواریخ کے مطابق مسلمانوں کے سامنے پیش کئے جاتے۔ لیکن بدقسمتی سے اسلامی علماء نے اس نہایت ضروری کام کی طرف ابتداء سے ہی توجہ نہیں کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انبیاء کرام کی سوانح حیات کی ترتیب وتالیف کی خدمت چند ایسے عالم نما جاہلوں کو انجام دینا پڑی جو کتب تفاسیر واحادیث سے کلیتہً نا آشنا اور اسلامی تاریخ سے بالکل ناواقف ہیں ان لوگوں میں اکثر ایسے لوگ ہیں جو یہود کے من گھڑت افسانوں کو اسلامی روایات کے نام پر پیش کرکے مذہب نا آشنا اور نیم تعلیم یافتہ لوگوں کو شکوک اور غلط فہمیوں میں مبتلا کر رہے ہیں ان عالم نما جاہلوں میں ایک صاحب مولوی غلام نبی بن عنایت اللہ راجن پوری بھی ہیں جنہوں نے ایک کتاب موسومہ "قصص الانبیاء" تصنیف کی ہے جو مختلف اسلامی مطابع میں لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو چکی ہے اور ہندوستان کے ہر گوشہ میں ہزاروں کی تعداد میں پہنچ چکی ہے۔ یہ کتاب سراپا یہود کی توہم پرستانہ روایات اور ان کے من گھڑت افسانوں کا مجموعہ ہے ...

...

اجمیر میں قوم بہشتیان کا شاندار اجتماع

آل انڈیا بہشتی کانفرنس کا آغاز

انجمن سلسبیل اجمیر کی جانب سے قوم بہشتیاں کا ایک عظیم الشان اجتماع ۲۱-۳۰ اکتوبر اور ۱ نومبر ۱۹۲۸ء کو ہوگا اسی سلسلہ میں انجمن اصلاح بہشتیاں دہلی کا ایک وفد جو چار مخلص کارکنوں پر مشتمل ہوگا اجمیر کی کانفرنس اور نمائش میں شرکت کریگا ...

...

بنگال میں عظیم الشان جلسے

...

جمعیۃ علمائے صوبہ بنگال کی سالانہ رپورٹ

...

عبدالقادر اسسٹنٹ سکریٹری جمعیۃ علمائے صوبہ بنگال

مقویات سراج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

الجامعہ

منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خصوصی مجربات

معجون عنبری

اکسیر قلب

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۱۰۹

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کرگئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے یہ مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفا خانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کراکر شفایاب ہوتے ہیں۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص ابیض — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ نے

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو!

سفوف جریان — جریان کی گولیاں

تبدیل غذا و بیاعمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... ۶ روپے

ششماہی ...

سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ...

ششماہی ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ (") ...

ایک کالم (") ...

½ کالم (") ...

¼ کالم (") ...

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون

محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۱

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

فارس کی ایک سعید روح پر آفتاب نبوت کی شعاع

خاتم المرسلین کے نالہ نیم شبی کا ایک رشتہ

حضرت سلمان فارسی کی سرگذشت

[illegible]

حضرت سلمان فارسی کا آبائی مذہب

[illegible]

(باقی آئندہ)

معاصرین کے افکار و آراء

اصلاح کے نام پر بدکاری

(ملت)

[illegible]

مسلم نمائندگی کا خون

[illegible]

ہندوؤں اور سکھوں کی ذمہ داری

[illegible]

صدائے سازگار اتحاد

مژدہ اے اہل وطن آمد بہار اتحاد
جلوہ آرا ہی شود روئے نگار اتحاد

جھوم کر آیا ہے ابر کوہسار اتحاد
لہلہا اٹھے گا بیشک کشت زار اتحاد

مست ہر سو پھر رہے ہیں بیقرار اتحاد
ہے نظر افروز کیف بادہ خوار اتحاد

کون کہتا ہے نہیں ہم مائل صلح و صلاح
ہے شعار اپنا ازل ہی سے شعار اتحاد

مسلم دل خستہ کی شیرازہ بندی ہو ابھی
ہو عیاں عالم میں پھر لیل و نہار اتحاد

تشنہ کامان وطن سیراب ہو جائیں گے اب
رخ ادھر کر دے ذرا اے آبشار اتحاد

حسن نیت چاہئے حسن عمل کے واسطے
یہ جو حاصل ہو تو حاصل ہو وقار اتحاد

دیکھئے کہتے ہیں کیا مونجی و برماندجی
ہند میں پھیلی ہوائے خوشگوار اتحاد

مانتے ہیں ہم اسے فرض سیاست ہے ضرور
دیرپا بنجائے یارب یادگار اتحاد

ہندو و مسلم کا ملنا مجمع البحرین ہے
ہو اگر دونوں طرف ہاں اعتبار اتحاد

لحن داؤدی سروں کا سر نہ کیوں بیکار ہو
قوم نے سن لی صدائے سازگار اتحاد

سربلندی کیوں نہ ہو اقوام عالم میں ہمیں
فخر اگر ہو سر پہ تاج افتخار اتحاد

(از علام مصطفےٰ فخر سہسرامی)

معاصرین کرام سے

[illegible]

کم "الجمعیۃ" کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ایڈیٹر

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر "الجمعیۃ" دہلی)

چائینہ سبز چا — نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں

نرخ فی سیر پختہ ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں

حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ - قصہ خوانی پشاور شہر

احمد اینڈ کو

ٹھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

تلاش گمشدہ

کہ میرا لڑکا احمد سعید نام دسویں جماعت اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ میں تعلیم پاتا تھا لیکن عربی کا اسے زیادہ شوق تھا ۲۸ ستمبر کی صبح سے غائب ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ کرم بندہ کو بیرنگ خط لکھ کر مطلع فرما دیں۔

لڑکے کی عمر ۱۷ سال قد لانبا اور پتلا شکل بھولی اور نہایت خوش گندمی سفیدی مائل لباس سادہ [illegible]

محمد عبد العزیز خطیب مسجد جامع گوجرانوالہ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں!

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg: Co; P. Box 88, Bunder Rd: Karachi.

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

[illegible]

طلاء مسیحی ...

سفوف شاہی ...

مقوی حب عنبری ...

طلاء ملذذ ...

حب ممسک طلائی ...

فوف ...

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

ہر امیر غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ ہندوستان کے دار السلطنت دہلی سے جو ایک تجارتی مرکز بھی ہے اپنی ضرورت کی کوئی چیز قابل اطمینان طریقہ پر منگانا چاہتے ہیں تو ہماری ایماندارانہ خدمات حاضر ہیں۔

آپ گھر بیٹھے [illegible]

ہمارا کمیشن برائے نام ہے

مریض [illegible] دوائیں تجویز کرکے ارسال کریں گے۔

ہندوستان سے باہر کے حضرات ہماری ایمانداری پر اعتماد کرکے فرمائش کے ہمراہ اندازے سے مناسب رقم بذریعہ پوسٹل آرڈر ارسال کریں کمی بیشی کا حساب پوری دیانتداری کے ساتھ فرمائش کی تعمیل کے بعد ہو جائے گا۔

تصدیق [illegible]

ایم اے مجید اینڈ سنز آرڈر سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس بلی ماران دہلی

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

[illegible]

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لے کر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے اس کی تعلیم سٹاف اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے-سی اور ڈی-سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

نیجر

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں "الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ "الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ [illegible] علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی [illegible] فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا نہ ہوگا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ [illegible] بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام الہیٰ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد [illegible] قسم دوم حنا شدہ بلا جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا [illegible] اور چمڑے کی جلد کا [illegible] ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ - تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر - تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر - تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت [illegible]

ابدی نجات - آریہ سماج کے اس عقیدہ [illegible]ت محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مسلمانوں کے اوقاف پر اغیار کا غاصبانہ قبضہ

طرابلس، ٹیونس، الجزائر اور چین میں اسلامی خانقاہیں

اسلامی اوقاف کی تباہی پر ایک نفر النبیبی کا نوحہ

یہ واقعہ ہے کہ مسلمانوں نے جہاں جہاں حکومت کی وہاں انہوں نے فن تعمیر کو نہ صرف فروغ دیا بلکہ اس کو ہر پہلو سے زندہ بھی کر کے دکھایا۔ یہ اسلامی نظام حکومت ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ جہاں پہونچا وہاں اوقاف کا ایک سلسلہ قائم کر دیا او رفاہ عام کی خاطر ان کے دروازے تمام انسانوں پر کھول دئے۔ لیکن جب مسلمانوں کی سیاسی گرفت ڈھیلی پڑی اور اغیار نے ان کی گردنوں پر اپنا جوا ڈالا اس وقت اوقاف پر بھی دشمنوں نے غاصبانہ قبضہ کر لیا اور جن مقاصد کے پیش نظر ان کو وقف کیا گیا تھا وہ اجنبی اقتدار کی دیوی پر قربان کر دئے گئے۔ آج دنیا کے گوشہ ...

الہ آباد میں اتحاد کانفرنس کی تیاریاں

وائسرائے کے نام مولانا شوکت علی کا مکتوب اور اس کا جواب

زعماء قوم کے باہمی مشورے

مولانا شوکت علی کا مکتوب وائسرائے کے نام

مولانا شوکت علی صاحب نے وائسرائے کے نام جو خط روانہ کیا تھا آج ہم اس کا پورا متن ذیل میں شائع کرتے ہیں۔ مولانا نے لکھا ہے کہ

"سلسلہ پیغام تار مراسلہ گفتگو وائسرائے بہادر و پیغامات ٹیلیفون جن کے ذریعہ سے ...

مولانا شوکت علی صاحب کا بیان

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی صاحب نے حسب ذیل بیان پریس کے نام شائع کیا ہے:۔

اتحاد کانفرنس جو ۳۔ نومبر کو الہ آباد میں منعقد ہونے والی ہے اس کے متعلق توقعات امید افزا ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ وائسرائے نے گاندھی جی کی رہائی کے متعلق ہماری جماعت کی درخواست کو نامنظور کر دیا ہے ...

حوادث و احکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

اسی طرح یہ مقدس مسجد دار الاقامہ (بورڈنگ) بھی رہی ... علم اور دستر شدین معارف جن کے پاس گھر بار اور مسکن نہ تھا اور جو کہ دور دراز سے استفادہ کے لئے آتے تھے دن و رات رہتے تھے۔ اہل صفہ کا مقر یہیں تھا۔

اسی طرح یہ مقدس مسجد دار المشورہ بھی رہی ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲ رجب المرجب ۱۳۵۱ ہجری

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس

ہندو، سکھ، مسلم زعماء سے اپیل

لکھنؤ کانفرنس میں صرف چند روز کی گفت و شنید اور ایک نہایت قلیل مدت کی جدوجہد کے نتیجہ جو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی تھی وہ تمام توقعات سے زیادہ تھی اور اس کے حصول سے قبل کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ مسلمانوں کے وہ مختلف الخیال افراد جو نہایت بنیادی اصولوں پر اختلاف رکھتے ہیں، اس قدر جلد مصالحت پر آمادہ ہو جائینگے اور اتحاد بین المسلمین ایک حقیقت ثابتہ بن کر دنیا کے سامنے آ جائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ ہوا اور اس طرح ہوا کہ پچھلی تمام تلخیاں اور ناخوشگوار یادگاریں یک لخت فراموش کر دی گئیں اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی، حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب، حضرت مولانا ابو الکلام آزاد، ڈاکٹر سید محمود، مولانا شوکت علی صاحب، شیخ عبد المجید سندھی، نواب اسمٰعیل خاں، شاہ مسعود احمد صاحب ایک مرکز پر جمع ہو گئے ...

ایک ایسا دستور اساسی جو ہر مذہب کو پوری آزادی دیتا ہو۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ تمام پیروان مذہب کے لئے سیاسیات میں مشترکہ و متحدہ میدان عمل پیدا کرتا ہو تاکہ ملک ترقی کر سکے اور آپس کی فرقہ وارانہ کشمکش ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ اگر اقوام ہند نے کوئی میثاق مرتب نہ کیا تو وطن عزیز کا مستقبل بالکل تاریک ہو جائیگا اور اس کی ذمہ داری ان ہی زعماء پر عائد ہوگی جو آج الہ آباد میں جمع ہونے کے باوجود سمجھوتہ نہ کریں گے۔ ملک ایک متفقہ سمجھوتہ کے لئے بے چین ہے اور اب یہ مژدۂ جاں فزا جلد الہ آباد سے ملنا چاہئے۔

آرڈیننس بل مجلس منتخبہ میں

آرڈیننس بل پر جو آج کل اسمبلی میں پیش ہے غور کرنے کے لئے ایک مجلس منتخبہ مقرر کی گئی ہے۔ یہ مجلس اپنی ہیئت ترکیبی کے اعتبار سے ایک عجیب گورکھ دھندا بن کر رہ گئی ہے۔ پندرہ اراکین میں سے ایک تو صدر مجلس ہیں اور باقی چودہ کی تقسیم بلحاظ نصف نصف ہو گئی ہے۔ سات اراکین قوم پرور اور آزاد جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور آرڈیننس بل کو بدلوانا چاہتے ہیں اور سات سرکار پرستی کا دم بھرتے اور ہر ترمیم کی جو منتخب شدہ غیر سرکاری اراکین کی جانب سے پیش کی جائے، مخالفت کرتے ہیں ...

عیسائی مخلوط انتخاب کے حق میں

پونا اور لکھنؤ سے جنوبی عیسائیوں کی کانفرنسوں کے متعلق آج جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ نہایت امید افزا ہیں۔ ملک کے تمام سربرآوردہ عیسائیوں کا یہ فیصلہ کہ وہ جداگانہ انتخاب کو چھوڑ کر مخلوط انتخاب کو قبول کرنا چاہتے ہیں ...

مبارک فیصلہ ہے۔ پونا کی عیسائیوں کی نمائندہ کانفرنس کا جو بیان شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے تمام فرقے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک مخلوط انتخاب کا پرجوش خیر مقدم کر رہے ہیں اور جداگانہ انتخاب کو ہر اقلیت کی طرح اپنے لئے مضرت رساں اور نقصان دہ سمجھتے ہیں ...

برار کی واپسی

ہندوستان ٹائمس کے نامہ نگار خصوصی کو معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ برار کے متعلق آج کل دہلی اور لندن کے درمیان پھر بحث و تمحیص جاری ہے اور یہ امر واضح ہوتا جاتا ہے کہ برطانوی حکام اس معاملہ میں انصاف کرنے پر راضی ہو گئے ہیں اور یہ فیصلہ کیا جا رہا ہے کہ برار کو حضور نظام کی مملکت میں شامل کر دیا جائے ...

لکھنؤ کا اسلامی اجتماع

مذہبی تحفظات

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی اپنے اخبار سچ میں تحریر فرماتے ہیں: "لکھنؤ کا اسلامی اجتماع ... کامیابی جس درجہ میں بھی حاصل ہوئی توقع سے بڑھ کر ہوئی ... سب سے زیادہ خطرہ مذہبی تحفظات سے متعلق تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ قوم پرور جماعت نے آئندہ دستور اساسی کے لئے انہیں بھی منظور کر لیا جیسے علماء کے مرتب کئے ہوئے یہ مذہبی تحفظات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کی کلچر، زبان، رسم الخط، پیشہ، مذہبی تعلیم، مذہبی تبلیغ، مذہبی ادارے، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، عبادتگاہیں، اوقاف آزاد ہونگے حکومت ان میں مداخلت نہ کرے گی۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لا کی حفاظت کیلئے خاص دفعہ رکھی جائے گی جس میں تصریح ہوگی کہ مجالس مقننہ اور حکومت کی جانب سے اس میں مداخلت نہ کی جائیگی اور پرسنل لا کی مثال کے طور پر چیدہ چیدہ نوٹ میں درج کی جائیگی (مثلاً احکام نکاح، طلاق، رجعت، عدت، خیار بلوغ، تفریق زوجین، خلع، ایلا، مفقود، نفقہ زوجیت، حضانت، ولایت نکاح و مال، وصیت، وقف، وراثت، تکفین و تدفین، قربانی وغیرہ)

(۳) مسلمانوں کے اپنے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جن میں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے، مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائے گا، اور ان کو اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔"

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

"فن تاویل" بھی کوئی معمولی فن نہیں ہے۔ کہنے کو تو ہر شخص کچھ نہ کچھ تاویل کر ہی دیتا ہے اور جب سر پر آن پڑتی ہے تو جھوٹ سچ بول کر اپنی گلو خلاصی کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر سوچتا ہے مگر جسے کامیاب تاویل کہتے ہیں وہ بہت کم لوگوں کے حصہ میں آتی ہے ...

بالکل یہی صورت حال ہمارے "انا" دوست کے ساتھ پیش آئی ...

ثمر الطف کے ماتحت واپس کیا گیا جو شاہی اقتدار کے منافی ہیں اور جو شاہانہ اختیارات کو برائے نام باقی رکھتی ہیں تو برار کی واپسی کچھ زیادہ مفید نہ ہوگی حضور نظام کی مملکت میں برار کا شمول اسی طرح ہونا چاہئے جس طرح کہ دوسرے صوبے ہیں اور اس کی جداگانہ حیثیت قائم نہیں رکھی جانی چاہئے۔

حضرت مفتی صاحب کی صحت

گزشتہ ہفتہ میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت طبع کے سلسلہ میں جو تشویشناک خبر معلوم ہوئی تھی اس نے تمام ہندوستان میں اضطراب و بے چینی کی ایک لہر دوڑا دی تھی۔ ہمارے خدا کا شکر ہے کہ حضرت مفتی صاحب کا مکتوب گرامی موصول ہو گیا جس سے کیفیت مزاج معلوم کر کے ایک حد تک تشویش کم ہوئی لیکن ہم حضرت مفتی صاحب کی طبیعت سے واقف ہونے کے باعث موجودہ حالات میں حضرت کی صحت کی طرف سے ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتے ...

ڈاکخانہ کی شکایات

کچھ عرصہ سے دفتر الجمعیۃ میں ڈاکخانہ کی شکایات بکثرت موصول ہو رہی ہیں اور یہ معلوم ہوا ہے کہ اخبار وقت پر تقسیم نہیں کیا جاتا اور اکثر تین تین اور چار چار دن کے بعد خریداروں کو اخبار ملتا ہے حالانکہ یہاں سے تمام ڈاک تاریخ اشاعت پر ایک ہی وقت روانہ کی جاتی ہے ...

حضرت مولانا عبد العلیم الصدیقی کو صدمہ جانکاہ

(بسلسلہ صفحہ ۹ کالم ۳)

الہ آباد کانفرنس میں ارکان جمعیۃ علماء ہند کی شرکت

مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کے نام مولانا شوکت علی صاحب کا تار

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ جناب مولانا شوکت علی صاحب نے بمبئی سے بذریعہ تار امیر الہند حضرت العلامہ سید حسین احمد صاحب مدنی نائب صدر جمعیۃ علماء ہند کو اطلاع دی ہے کہ براہ کرم مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار اور مولانا حفظ الرحمن صاحب کو دعوت دید یجئے کہ الہ آباد ۳ نومبر کو پہونچیں۔

امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نائب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے مخصوص ارکان جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند کو ۳ نومبر کے لئے الہ آباد پہونچنے کی دعوت دی ہے تاکہ ان کے مشوروں سے باہمی مصالحت کے سلسلہ میں استفادہ کیا جائے۔ مدعوین کرام میں حضرت مولانا ابو المحاسن سید محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار۔ حضرت مولانا معین الدین احمد صاحب اجمیری۔ حضرت مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب فرنگی محل۔ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔ حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب میرٹھی۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کیلئے دعا

جمعیۃ علماء ہند کی ہمہ گیر خدمات پر تبصرہ

دہلی میں پیدائش و اموات

زمینداروں کی مقامی مجلس کا قیام

دہلی کے بازار کا تازہ نرخ

ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کا اہم اعلان

گول میز کانفرنس پر کوئی توجہ نہ دو

صاحبزادہ مولانا سید منت اللہ صاحب رحمانی

گرفتار کر لئے گئے

مولانا امانت اللہ دوبارہ گرفتار کو سزائیں

سیاسی مجبوسین کے اعداد و شمار

جنوری سے اگست تک کی سیاسی رفتار

بنگال کے گول میزی نمائندے

دعوت کو کسی نے قبول نہیں کیا

بنگال کے ہندو لیڈر ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے تیار ہیں

پنڈت مالویہ کی بنگالی لیڈروں سے طویل گفت و شنید

حالات امید افزا اور تسلی بخش ہیں

کلکتہ ۳۰ اکتوبر کل شام کو بنگال کے ہندو لیڈروں سے پنڈت مدن موہن مالویہ نے چار گھنٹہ تک گفتگو کی۔ دوران گفتگو میں تمام لوگوں کا رویہ بہت معتدل تھا اور ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے بے تاب نظر آتے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ گفتگو اطمینان بخش طریق پر کامیاب رہی اور چند امور ایسے طے کئے گئے جو ہندو مسلمانوں کے اختلافات کو دور کریں گے کانفرنس کی کارروائیوں میں اخبارات کے قائیدوں کو شریک نہیں کیا گیا۔

پنڈت مالویہ آج صبح چند مسلم لیڈران سے ملاقات کریں گے۔ اور آج ہی شام کو الہ آباد روانہ ہو جائیں گے۔ پرسوں بھی پنڈت مالویہ کی قیامگاہ پر پچاس سے زائد ہندو لیڈروں کا اجتماع ہوا، جہاں ان مسائل پر بحث و تمحیص ہوئی جو بنگال اور تمام ہندوستان پر اثر انداز ہونگے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بنگال کے ہندو لیڈروں مسلمانوں سے سمجھوتہ کے لئے تیار ہیں کیونکہ انہوں نے مجلس مشاورت میں اپنے رویہ سے اس امر کو ظاہر کر دیا تھا۔

لندن کانفرنس کے عشاق کا بیان

کانفرنس کی شرکت کا حقیقی مقصد

ڈاکٹر مونجے کا افتراق انگیز راگ

مخلوط انتخاب کیلئے مسلمانوں کو مجبور نہ کرو

بنگال کے مجسٹریٹوں کو جدید اختیارات

مشتبہ اشخاص کو مکانوں میں بند کر دیا جائیگا

شراب فروش دوکانیں چھوڑ کر بھاگ جائینگے

لوگوں نے شراب نوشی ترک کر دی ہے؟

مصر اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات

چین میں جنگ بدستور جاری ہے

ایک ہفتہ میں ڈیڑھ کروڑ کا سونا انگلستان کو

اسوقت تک کتنا سونا باہر جا چکا ہے

ایک موضع میں گولی چل گئی

پولیس اور دیہاتیوں میں جنگ

لندن کانفرنس کی شرکت سے تزلزل جاری ہے

ریلوے پل کو بم سے اڑانے کی کوشش

مسودہ قانون حکومت ہند تیار ہوگیا

ہندستانیوں کو پھنسانے کیلئے گول چکر

وکلا کی طرف سے ڈاکٹر عالم کی رہائی کا مطالبہ

آنے والے حج کیلئے حکومت حجاز کی زبردست تیاریاں

راستوں میں ہوٹلوں شفاخانوں اور موٹر ڈپو کا قیام

بارش کے باعث ضروریات زندگی نہایت ارزاں ہوگئی ہیں

حج کا زمانہ قریب آ رہا ہے اور بعض جماعتوں کی طرف سے مسلمانوں میں غلط فہمیاں بھی پھیلائی جا رہی ہیں۔ اس لئے حکومت حجاز عام اطلاع کے لئے ذیل کا بیان شائع کرتی ہے۔

ہندوستان میں بدیشی کپڑوں کی بارش ہونے والی ہے

روس، جاپان اور لنکاشائر کا دلچسپ مقابلہ

کیا جاپان دہلی میں مارکیٹ کھولنے والا ہے؟

لندن ۹ اکتوبر۔ پرسوں مانچسٹر چیمبرآف کامرس کے اجلاس میں ایک عجیب و غریب اسکیم پیش ہونے والی ہے۔ اگر اس کو منظور کر لیا گیا تو ہندوستان کی سودیشی تحریک کو زبردست دھکا لگے گا۔ وہ اسکیم یہ ہے کہ لنکاشائر کے ایجنٹ ہندوستان آ کر براہ راست ہندوستانی منڈیوں میں پارچہ بیچنا شروع کریں گے۔ یہ اسکیم ...

کیا ہزرائل اعلیٰ حضرت کو واپس کر دیا جائیگا؟

الحاق کے بعد ریاست حیدرآباد پر اثر

اعلیٰ حضرت حضور نظام کی بے مثال فیاضی

اسلام کا مذاق اڑانے والوں کی جگ ہنسائی

انگلستان میں طلاقوں کی کثرت

لندن میں بیس ہزار فاقہ زدوں کا مظاہرہ

پولیس سے ریکارڈوں کا مذاق

چین نے اشتراکیوں کو حبس دوام کی سزا

شیر دیوبند کی علالت

دعا کی درخواست

گمشدہ کی تلاش

محمد لیسن صاحب کا سہارنپور سے اخراج

آرڈیننس کی میعاد میں توسیع

جیل سے تین قیدی فرار

حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد

کانگریسی کارکنوں کے مکانات پر قبضہ

روپیہ تقسیم کرنے پر کانگریسی خزانچی گرفتار

تیسری گول میز کانفرنس کے مصارف

دیوانی عدالتوں پر کانگریسیوں کا دھاوا

گول میز کانفرنس کیلئے جدید مندوبین کا اعلان

خواتین کی طرف سے بیگم شاہ نواز کا انتخاب

دنیا کی حکومتوں کو امریکہ کا الٹی میٹم

قوی ترین بحری بیڑہ کی تیاری

افغانستان میں اسراف بیجا کے خلاف جہاد

بنگال میں سرکاری خزانہ پر مسلح ڈاکہ

فرانس بھی ایک لوہے کا جنگی جہاز تیار کرے گا

ایک ہندوستانی انٹرنیشنل لیبر آفس کی صدارت

لاہور میونسپلٹی کا مستحسن فیصلہ

جملہ اسباب سودیشی خریدا جائیگا

ریلوے سوال بسال زبردست خسارہ

آئلی فولاد پر کوئی تخفیف نہیں کریگا

انجمن اسلامیہ اور گاندھی جی کی رہائی

سردار ولبھ بھائی پٹیل کی والدہ کا انتقال

بم بنانے کا متحرک کارخانہ

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ
جمعیۃ علماء سہارنپور کے کارکنوں کی گرفتاریاں

بعد نماز جمعہ مسلمانان سہارنپور کا ایک عظیم الشان جلسہ ... زیر صدارت جناب مولانا افضل حسین صاحب ... منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب نے ایک تقریر فرمائی جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پولیس نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ جس طرح ہو سکے سہارنپور سے جمعیۃ علماء کی تحریک کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ ازاں بعد حسب ذیل تجویزیں پیش کی گئیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) مولانا لطف الرحمن صاحب ... جمعیۃ علماء سہارنپور و شیخ محمد یعقوب سوداگر کی گرفتاری پر موصوفین کو مبارکباد دی گئی اور ہر دو کارکنان جمعیۃ کی خدمت کا اعتراف کیا گیا کہ سہارنپور میں بیداری اور جدوجہد ان ہر دو حضرات کی مساعی کا نتیجہ ہے۔

(۲) دوسری تجویز میں جمعیۃ علماء کے ان رضاکاروں کو جو ۱۲ اکتوبر کو گرفتار ہو کر قید و بند کے مصائب جھیل رہے ہیں ...

(۳) تیسری تجویز میں پولیس کے اس رویہ کے خلاف کہ وہ رضاکاروں کو گرفتار کر کے کوتوالی لیجا کر زدوکوب کرتی ہے ... بعض رضاکاروں کو محض اللہ اکبر کے نعرے لگانے کے جرم میں مارا گیا ... کسی کے مذہب میں مداخلت نہ ہوگی ... اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

جلسے سے فارغ ہو کر مولانا افضل حسین صاحب جب جامع مسجد سے لوگوں کے جمگھٹ میں نکل رہے تھے تو پولیس نے مولانا موصوف اور ایک رضاکار مقبول احمد کو گرفتار کر لیا۔ مجمع نے مختلف قسم کے نعرے لگا کر حضرت مولانا کو الوداع کیا۔ نیز ایک رضاکار جمعیۃ علماء سہارنپور محمد قاسم کو پولیس نے مغرب کے وقت گرفتار کر کے کوتوالی پہونچا دیا۔

الواثق ... عفی عنہ

سلطان العلوم کی خدمت میں ہدیہ تشکر و امتنان

... جمادی الثانیہ ... کو بعد نماز مغرب ... کا عام جلسہ جناب مولانا محمد عمر صاحب مہتمم مدرسہ دینیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اولاً جناب قاری ضیاء اللہ صاحب مدرس درجہ قرأت نے قرآن پاک کی تلاوت سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد جناب مولوی سید سلطان حسن صاحب شفا نے ایک نہایت ہی پر مغز قصیدہ پڑھ کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا جس میں حضور نظام دام ملکہ کی علمی سرپرستی اور شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی خدمت حدیث کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جناب مولانا ابو الحسن صاحب مدرس عربی مدرسہ دینیہ نے ایک مختصر تقریر کے ضمن میں حضور نظام دام ملکہ کی شاہانہ فیاضیوں اور علمی اداروں کی امداد کا تذکرہ کرتے ہوئے علم حدیث کی عظمت شان ثابت فرمائی اور یہ بتلایا کہ مسلم شریف کا احادیث کے اندر کیا مرتبہ ہے اور شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے جو عنان توجہ اس اہم کی جانب مبذول فرمائی ہے وہ کس درجہ لائق تبریک اور تہنیت ہے ...

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

دہلی کے آزاد خیال اہل قلم جناب حافظ سید حسن صاحب بقائی پیرزادہ حضرت خواجہ باقی باللہ ... کی ایڈیٹری میں ... سے نہایت پابندی وقت سے شائع ہو رہا ہے ...

پیشوا ایک مذہبی، اصلاحی اور ادبی سیاسی میگزین

... سالانہ چندہ ... صرف ایک روپیہ ... نمونہ مفت۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے
معجون شباب آور

... منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مدرسہ ... الاسلام

الجمعیۃ کے خلاف مسلمانان قصاب پورہ کا احتجاج

کمیٹی مسجد فتح پوری کے ارکان توجہ فرمائیں
کیا عیسائی مشن کو پانچ سو روپیہ ماہوار دیا جاتا ہے

اس بہانے ناگہانی کو ... ہم پر مسلط کرایا تھا۔ پھر مولانا محمد علی کی ... کے بعد بھی باوجود اس بدطینتی کے جو ظاہر ہو چکی تھی مولانا ہی کی سفارش سے یہ شخص جمعیۃ علماء میں شامل رہا تھا اور مولانائے محترم ہی نے مجلس عاملہ کی ... کراس شخص کو الامان کی امداد کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا جس سے اس نے اپنی جڑیں جمائیں اور آج جمعیۃ کی جڑوں پر کلہاڑا مار رہا ہے۔ پھر جب خلافت کمیٹی کا واقعہ پیش آیا اور مولانا محمد علی مرحوم نے اس کی شرمناک حرکت پر اس سے استعفا لے لیا اور یہ دہلی سے جانے کے لئے سامان کرنے لگا تو حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ العالی ہی نے اس شخص کی پشت پناہی کی اور اسے دہلی میں روک لیا ... سخت تکلیف میں مبتلا ہیں ایک طرف تو اس کی شرمناک حرکات مسلمانوں کو من حیث القوم غیر مسلموں میں ذلیل کرتی ہیں اور دوسری طرف اس کی گستاخ تحریروں سے مسلمانوں کے دل و جگر میں کاری زخم پڑتے ہیں ...

ایک طرف "سینما بازی" ہے اور دوسری طرف "دینی پیشوائی" ہے جو غیر مسلم دیکھتا ہے مسلمانوں کا مذاق اڑاتا ہے اور دہلی والے بدنام ہوتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو آگاہ کرنا تھا کہ اگر سینما بازی مظہر الدین سے نہیں چھوڑ سکتے تو کم سے کم انہیں عالم دین کی حیثیت دیکر تو اپنی قوم کی ہنسی نہ اڑوائیں۔ بس یہ ہے مقصد جو ہمارے پوسٹر کا تھا جس پر آپ نے اس قدر لے دے کی ہے۔

آخر میں ہم نہایت ادب کے ساتھ آپ سے معافی طلب کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اگر کوئی گستاخی ہوئی ہوگی تو معاف فرمائیں گے۔

محمد سعید، محمد دین، منیر الدین، شمس الدین، عبد الکریم (مسلمانان قصاب پورہ)

[مسلمانان قصاب پورہ نے الجمعیۃ کی طے شدہ پالیسی پر جو اظہار خیال کیا ہے اس کا سنجیدگی سے بہت زیادہ غصہ کو دخل ہے جو ایسے معاملات میں کبھی معتبر نہیں ہو سکتا۔ معاملہ زیر بحث میں الجمعیۃ کی جو پالیسی ہے اس کے لئے ہم وزنی دلائل رکھتے ہیں اور ہر اعتبار سے صحیح ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم خواہ مخواہ اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتے۔ البتہ مدیر نکات و لطائف پر جو حملے کئے گئے ہیں وہ اس کا جواب دیں گے اور اس کے بعد یہ سلسلہ بند ہو جائے گا۔ الجمعیۃ]

ساکن نے ... کہ مسجد کے زیر سایہ خرابات جاتے ہیں مگر یہاں معاملہ برعکس ہے ...

اگر تندرستی برقرار ہے تو زندگی بیکار ہے!
شربت اکسیر

... الیس ... بخشی ایند کمپنی ... کلکتہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

نیٹ بہراپن

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ/۱)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔ پی)

Indian Invention House
Delhi
Amritsar

ہندوستانی ایجاد گھر

خلاف تحریر توقیمت واپس

نو ایجاد مشین سویاں

... ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں انجمن رد قادیانی

... جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

چوہے بھاگ جائینگے

ہماری چوہوں کی دوا بموجب ترکیب جس مکان، کھیت یا دکان میں ڈالدیجائیگی وہاں کے چوہے فوراً بھاگ جائینگے اور مدت تک پیدا نہ ہونگے پلیگ جیسی بیماری سے بچنے اور قیمتی سامان کو چوہوں سے بچانے کے لئے بڑی کارآمد ہے کم از کم چار پیکٹ روانہ ہونگے جو عرصہ کے لئے کافی ہونگے قیمت چار پیکٹ ایک روپیہ محصول ۵ پر ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

پتہ:- انڈین فارمیسی مظفر نگر (یو۔ پی)

اور خواہ وہاں جائیں یا جہاں جائیں تحریک یوم النبی کی اشاعت کریں ہم ان سے تبادلہ خیالات کر لیں گے ... اور ہندوستان اور متعلقہ ممالک میں ان کی نمائندگی کا اعلان شائع کر دیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ دینی فوائد کے علاوہ سفر کرنے والوں کو اپنے مقامات میں بھی اس سے آسانیاں عزت و تکریم ... ہماری استدعا ہے کہ جو اصحاب غیر ممالک میں تشریف لے جانے کا ارادہ فرمائیں وہ کم سے کم ایک مہینہ پہلے اپنے ارادہ سے اطلاع فرما دیں تاکہ ہم تحریک یوم النبی کی نمائندگی کے متعلق ان سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔ (عبد المجید قریشی، ناظم سیرت کمیٹی) (پٹی، ضلع لاہور)

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ

... تیمت سالانہ ... منیجر

... اوقاف کے ... اقوام عالم مذہب اسلام کے ... حاصل کر کے عزت و نیکنامی کے آسمان پر پہونچ گئے ... شمس الحسن واسطی دہلی

سیرت کمیٹی کا اہم اعلان
غیر ممالک کو جانے والے اصحاب توجہ فرمائیں

جن بزرگوں نے دنیا میں اسلام کی اشاعت کی وہ تنخواہ دار مبلغ نہ تھے عرب کے علماء، فقراء، سیاح اور تاجر غیر ممالک کا سفر کرتے تھے اور اپنے سفر ہی میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ بھی شروع رکھتے تھے دنیا کے جن حصوں میں عرب کی تجارت پھیلی ہے اس کے ساتھ ہی ان کا دین بھی پھیل گیا ہے۔

پچھلے دنوں مولانا حقی ... بلوچستان، ایران، اور عراق کی راہ سے اپنے ملک ... تھے آپ نے ہماری استدعا پر اس سفر کو تحریک سیرۃ النبی کی خدمت و اشاعت کے لئے وقف فرما دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن ملکوں میں گئے مسلمانوں نے ان کی تکریم کی ... اور جب وہ واپس آئے تو ہندوستان کے مسلمانوں نے بھی ان کی تکریم کی اور ان کا شکریہ ادا کیا ... سلطانان ہندوستان میں سے ہر سال سینکڑوں قابل اعتماد تعلیم یافتہ اور معزز مسلمان اور فارغ التحصیل طلباء سیاح اور تاجر غیر ممالک کا سفر کرتے رہتے ہیں ...

مسجد ... انگریزی اسکول ... علی گڑھ ... گورد وارہ ... کاش قوم مسلم تہذیب نفس ... خیرات و صدقات ...

مقویات سراج عالم

... وید شاستری رام نگر کاٹھیاواڑ

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء سنہ مبارک

... چھپکر تیار ہو گئی ہے ... تقویم ... ۱۹۳۳ء ...
منیجر دواخانہ بخشی کمپنی ... کلکتہ

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۶۰

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف مجبور میاں دہلوی

مقصد: شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دار العلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب

خصوصی مجربات

اکسیر قلب — معجون عنبری

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو پی)

تار کا پتہ "ہیڈی سنز" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۶۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے — ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں — مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

جوہری	ملین	اکسیر نسواں	قرص حیض

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں
وہ وقت جبکہ ہر لحظہ پر خطر ہوتا ہے
ہیضہ کے جراثیم
امرت دھارا
یہ ہمیشہ فائدہ کرے گی!
انتباہ
امرت دھارا ... لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں ۲ دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کردینگے محصولڈاک و پیکنگ اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ۵ کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر اب بھی دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیے تو یہ اس کی قسمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط و تفریط سے بالکل الگ ہوکر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہورہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہورہا ہے تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جارہا ہے۔

سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام۔ کوئی مرد عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا۔ مردہ دل ہے۔ نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲) فی پرچہ ۳ر

المشتہر

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مخلصانہ مشورہ

آجکل دواؤں کے اشتہارات جن مبالغہ آمیز اور گمراہ کن طریقوں سے شائع ہوتے ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں اور یہ بالکل صحیح ہے کہ جو چیز جس قدر مبالغہ اور غلو کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ اس کی حقیقت اسی قدر مشتبہ ہوتی ہے میں غیر سنجیدہ اشتہاری الفاظ اور گمراہ کن تحریروں سے عوام کو فریب میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر طلائے اعظم اور معجون شفاء کے متعلق صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان دواؤں کی تاثیر کمزوری باہ کی جملہ شکایات میں اپنا آپ اشتہار ہیں ع

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اس لئے میری آپ سے ہمدردانہ گزارش ہے کہ اگر آپ ہر قسم کے علاج سے مایوس ہوچکے ہوں تو ایک بار آزمائش کے طور پر انہیں ضرور استعمال کریں مختلف تجربات کی بنا پر سچائی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دوائیں اپنے اثر میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال کا پرچہ دوا کے ہمراہ ارسال ہوتا ہے۔

طلائے اعظم ایک شیشی عا معجون شفاء ۲۱ خوراک سے محصولڈاک بذمہ خریدار

منیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڈھ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

[illegible] بال کالا اسٹور کنسی سری در بھنگہ

اکسیر حیات

دوا وہ دو بول اٹھے کہ تاثیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جس کا ہر گھر بلکہ ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے کیونکہ اکسیر حیات سر سے پیر تک کی اکثر بیماریوں کا حکمی اور فوری علاج ہے۔ [illegible]

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

جو ہر زمانہ ہے جسم نحیف اور کمزور ہے دل دھڑکتا ہے بھوک نہیں لگتی زندگی وبال ہو رہی ہے یہ سب کچھ جریان کا اثر ہے۔ جریان ایسا موذی مرض ہے جس سے زندگی تباہ و برباد ہوجاتی ہے ان سب شکایات کے لئے ہماری تیار کردہ دوائیں تیر بہدف ثابت ہوں گی۔

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں

[illegible]

منیجر حاذق فارمیسی پونچکیوہ دہلی

سفوف جریان

[illegible]

منیجر حاذق فارمیسی پونچکیوہ دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کیلئے ناکافی ہے تو آپکے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

مفت طلب کرو

گرم کوٹوں کی فہرست

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائین کراچی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے صرف للعہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ۱۲ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے حصہ قسم اعلےٰ سفید کاغذ حاشہ شدہ بلا جلد ستے قسم دوم حاشہ شدہ بلا جلد ۶؍ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸؍ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے۔ افسانہ کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں یہ اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۲۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہورہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱ر	۱ر	۲ر	۴ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

روزنامہ

الجمعیۃ

دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... شششماہی ... سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... ششماہی ...

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ ( ) ...
ایک کالم ( ) ...
½ کالم ( ) ...
¼ کالم ( ) ...

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم شنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۲

معاصرین کے افکار و آراء

جمعیۃ العلماء رنگون کی مساعی جمیلہ (رشید)

ناظرین کرام اس خوشگوار حقیقت سے روشناس ہوکر یقیناً مسرور و مبتہج ہونگے کہ انگریزی کتابیں نے جو جمعیۃ علماء رنگون نے شائع کی ہیں بہت سے غیر مسلم [illegible] کے لئے انشراح صدر کا باعث بن کر انہیں حلقہ بگوش دین قیم بنایا ہے۔ [illegible]

[illegible]

اب کیا کرنا چاہئیے؟ (ہلال)

مولانا شوکت علی صاحب نے وائسرائے کے تار کے جواب میں جو بیان پریس کو دیا ہے اس میں انہوں نے بالکل سچ کہا ہے کہ حکومت نے اپنا جھوٹا "اقتدار" قائم رکھنے کے لئے [illegible]

[illegible]

حکومت کا غلط پندار

[illegible]

بیکار شکایت

[illegible]

سکھ لیڈروں کا اشتعال انگیز رویہ

[illegible]

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(انعام)

فارس کی ایک سعید روح پر آفتاب نبوت کی چمک

خاتم المرسلین کے نالہ نیم شبی کا ایک کرشمہ

حضرت سلمان فارسیؓ کس طرح داخل اسلام ہوئے؟

(گزشتہ سے پیوستہ)

(گزشتہ الجمعیۃ میں حضرت سلمان فارسیؓ کی زبانی یہ قصہ یہاں تک درج ہوچکا ہے کہ حضرت سلمانؓ نے عیسائی کلیسا سے [illegible]

[illegible]

شام کا سفر

[illegible]

ایک اسقف کا دلچسپ تذکرہ

[illegible]

بعثت نبوی کی بشارت

[illegible]

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

جائے نماز نایاب تحفہ جس کی ہر ایک مسلمان کے گھر میں ضرورت ہے۔ ضرور آزمائش کریں۔ جائے نماز نمبر اول طول ۲ گز عرض ۱ گز اجرت ... علاوہ محصول ڈاک۔ جائے نماز نمبر دوم طول ... عرض بارہ گرہ اجرت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔ (نوٹ) اگر کسی دوکاندار کو زیادہ جائے نماز کی ضرورت ہو تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

نایاب کتابیں ناظرین یہ نایاب کتابیں بہت ہمارے کارخانہ سے مل سکتی ہیں (۱) گنجینہ طبیب [illegible] (۲) مجربات ارسطو [illegible] (۳) لب المجربات [illegible] (۴) طبیب نسواں [illegible] (۵) مخزن کتاب [illegible] ایک دفعہ منگوا کر ضرور آزمائش کریں۔ آپ کو معلوم ہوجائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ قادر کمپنی سرکل ۹ لدھیانہ (پنجاب)۔

کو بھی بے اعتنائی سے ٹھکرا دیا اور صاف صاف کہدیا کہ گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت کو تمام ہندوستان کی طرف سے ایک موثر جواب دیا جائے اور وہ جواب صرف اتحاد کانفرنس کی کامیابی ہے جس کے لئے تمام ہندوستان چشم براہ ہے۔ مولانا شوکت علی نے حکومت کی عاقبت نااندیشی اور اقتدار پسندی کا ماتم کرتے ہوئے الہ آباد میں فرمایا "حکومت نے گاندھی جی کی رہائی سے صاف انکار کر دیا جس کا ہمیں افسوس ہے اگر اتحاد کانفرنس کامیاب ہوگئی تو وہی حکومت کا موثر جواب ہوگی یہی خدا کی مرضی ہے کہ ہم متحد ہوں اور مجھے امید ہے کہ ہم اس مقصد میں کامیاب ہوں گے۔"

خدا کرے مولانا شوکت علی کے ساتھ تمام فرزندان وطن کی توقعات پوری ہوں اور کانفرنس اپنی آخری منزل طے کر کے ہندوستان کے سامنے تعمیر کا خاکہ اور اجتماع عناصر کا نقشہ پیش کر دے۔ اس کے بعد حکومت کو خود معلوم ہو جائے گا کہ جو خطرہ اس کے لئے سوہان روح بنا ہوا تھا وہ طوعاً و کرہاً اس کے سامنے آگیا اور اس کی تمام تدابیر جلہ پیشبندیاں اور ہر قسم کی روکٹیں مشیت ایزدی کے سامنے نمک کی طرح گھل کر رہ گئیں اور ہندوستان باوجود ان موانعات کے منزل آزادی کے اور قریب ہوگیا۔

نکات و لطائف

الہ آباد کانفرنس میں ہندو رہنماؤں کی شرکت

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم شنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۵۱ہجری

الہ آباد کانفرنس میں رہنمایان ملک کا اجتماع

الا ان نصر اللہ قریب!

اسوقت (۳ نومبر کو) جبکہ یہ سطور حوالہ قلم کی جارہی ہیں الہ آباد میں ہندو مسلم اور سکھ تصفیہ کے متعلق رہنمایان وطن کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہوگی۔ اور قدوسیان فلک الافلاک اس متحدہ مفاہمت کی کامیابی کیلئے بارگاہ احدیت میں دعا کر رہے ہونگے۔ بلاشبہ آج کا دن ہندوستان کی تاریخ میں ایک بے مثال دن ہے جو خبر نہیں کس قسم کے واقعات تاریخ کے سپرد کرے گا اور کل کا آفتاب کن حوادث کو لیکر نمودار ہوگا۔ آج ہی کا دن ہے جس میں وطن عزیز کی یا تو از سر نو پیدائش ہوگی اور یا اسکو نامعلوم مدت کیلئے موت کی آغوش میں سلا دیا جائے گا۔ آج ہی الہ آباد میں رہنمایان قوم کے متبرک ہاتھوں سے قومیت متحدہ کی تعمیر ہوگی یا ان ہی کے ہاتھوں سے اس کی بنیاد اکھیڑ کر پھینکدی جائے گی۔

اس مقلب القلوب ذات کی بارگاہ میں جو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے اور اتحاد و ائتلاف پیدا کرنے پر قادر ہے، نضرعانہ دعا ہے کہ وہ بدقسمت ہندوستان پر رحم فرما کر مفاہمانہ کوششوں کو بارآور کرے اور وطن عزیز کو اغیار کی نظروں میں ذلیل ہونے سے بچالے۔ آمین۔

الہ آباد میں گزشتہ ۹ بجے شب تک مفاہمت کے سلسلہ میں جو گفت و شنید ہوئی ہے وہ توقع سے زیادہ امید افزا ہے۔ پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں کا رویہ کانفرنس کی کامیابی کی توقع دلاتا ہے۔ پنجاب کے سکھوں کا بھی اتحاد کانفرنس میں وہ زور شور نہیں رہا جو پنجاب کی سموم اور فرقہ وارانہ آب و ہوا میں کچھ عرصہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ مولانا شوکت علی مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت مالویہ کی رواداری مساعی کا قریب قریب ان تمام لوگوں پر خوشگوار اثر پڑا ہے جو باہمی تصفیہ میں روڑے اٹکاتے ہوئے نظر آتے تھے۔

ان خوشگوار اور امید افزا حالات کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں نے پنجاب اور بنگال کے مسئلہ کو سہل ترین بنانے کیلئے جس رواداری اور مسالمت کا اظہار کیا ہے وہ بجائے خود کانفرنس کی کامیابی کی روشن دلیل ہے۔

اطلاعات مظہر ہیں کہ بنگال کا فرقہ وارانہ مسئلہ ہندو اور سکھ کانفرنس میں تقریباً طے ہو گیا ہے جسکی رو سے ہندو اور مسلمان علی الترتیب ۴۴ + ۷ اور ۵۱ فیصدی نشستیں حاصل کر سکیں گے۔ یہ فیصلہ دو شرطوں کے ساتھ مشروط ہے (۱) مخلوط انتخاب (۲) اور نشستوں کی تخصیص جو دس سال کے بعد خود بخود ختم ہو جائے گی۔ ۲۵۰ کی مجموعی نشستیں حسب ذیل طریق پر تقسیم کی گئی ہیں:-

مسلمان ۱۲۷ - ہندو ۱۱۲ - یوروپین ۷ - انیگلو انڈین ۲ - ہندوستانی عیسائی ۲ -

آمدہ اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے ۱۴ مطالبات میں سے ۱۱ مطالبات پر کوئی بحث نہیں کی گئی کیونکہ ان کا تعلق مسلم پرسنل لا سے ہے اور ہندو اور سکھ اس میں مداخلت کو پسند نہیں کرتے باقی پنجاب و بنگال میں اکثریت اور سندھ کی علیحدگی کے دو مسئلے رہ گئے ہیں جن میں سے پنجاب و بنگال کا مسئلہ تقریباً حل ہو گیا ہے اور سندھ کا معاملہ ابھی زیر بحث ہے۔

یہ فیصلہ خود ہندوؤں اور سکھوں نے اپنی نجی کانفرنس میں بیٹھ کر طے کیا ہے۔ آج ہندو، سکھ اور مسلم کانفرنس منعقد ہوگی جس میں مندرجہ بالا فیصلہ بغرض منظوری پیش کیا جائیگا۔ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ مشترکہ کانفرنس میں کیا صورت پیدا ہوگی اور آخری اور متفقہ حل کس نوعیت کا ہوگا لیکن قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ انشاء اللہ متفقہ حل کی تلاش میں کوئی ایسی صورت پیش نہ آئے گی جو کانفرنس کی ناکامی پر منتج ہو۔ جب وسعت قلبی اور فراخ حوصلگی پیدا ہو جائے تو اختلافات کے انبار روئی کے گالوں کی طرح اڑ جاتے ہیں۔

اس موقعہ پر اگر گاندھی جی اپنی موجودگی سے قوم کی رہنمائی فرماتے تو شاید اتنی مشکلات بھی پیدا نہ ہوتیں مگر اس سلسلہ میں حکومت کے رویہ پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ کیا خبر تھی کہ مختلف ملتوں کی سعی مصالحت میں خود حکومت ہی کوہ گراں بنکر حائل ہو جائے گی اور اس موقعہ پر گاندھی جی کے مشوروں سے پوری قوم کو محروم کر دے گی۔ برطانوی روایات کے پیش نظر حکومت کا یہ طرز عمل کوئی نیا انکشاف نہیں ہے جس پر شکوہ شکایت کا طویل باب کھولدیا جائے البتہ چھوت اچھوت کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے حکومت نے گاندھی جی اور دیگر ہندو لیڈروں کو جو سہولتیں بہم پہونچائی تھیں ان کے پیش نظر یہ بھی توقع ہوگئی تھی کہ اقوام ہند کے باہمی تصفیہ کے موقعہ پر بھی حکومت اپنی اس دور اندیشی کا ثبوت دیگی اور گاندھی جی کو رہا کر کے یا کم از کم ملاقات کی اجازت دیکر مفاہمت کے راستہ میں حائل نہ ہوگی مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ حکومت اقوام ہند کے اتحاد کو کن نظروں سے دیکھتی ہے اور اس کے امکانات کے احساس سے کس طرح لرزہ براندام ہو جاتی ہے۔ مولانا شوکت علی صاحب نے کئی بار کی ملاقاتوں اور طویل مراسلت کے بعد نائب الحکومت سے آخری التجا کی تھی کہ ہز ایکسلنسی گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت ہی دیدیں مگر حکومت نے مولانا کی اس درخواست

حوادث و احکام

خریداران الجمعیۃ

وائسرائے کے نام مولانا شوکت علی کا دوسرا مکتوب

نائب الحکومت کا مایوس کن جواب اور مولانا شوکت علی کا بیان

الہ آباد کانفرنس کے سلسلہ میں امید افزا اطلاعات

توقع پوری ہوگئی تو اس کانفرنس کے بعد اس سے بڑی کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں ہندوستانی عیسائیوں، اینگلو انڈینوں اور یورپینوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے تاکہ ان کے ساتھ سمجھوتہ ہو جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مالویہ نے بنگال، پنجاب، بمبئی، مدراس، آسام اور دہلی کے مزید بیس اشخاص کو الہ آباد کانفرنس کی شرکت کیلئے مدعو کیا ہے۔

وائسرائے کا مایوس کن جواب

بمبئی ۱۴ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے کل وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کو ایک تار ارسال کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ "ہز ایکسلنسی کے فیصلہ پر مجھے بہت افسوس ہے۔ براہ نوازش از راہ مہربانی گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت دیدیجئے۔ امید ہے کہ گاندھی جی ہماری درخواست کو منظور کرلیں گے۔"

مذکورہ تار کے جواب میں کل مولانا موصوف کو وائسرائے کا مندرجہ ذیل تار ملا ہے:-

"میرے ۲۱ اکتوبر کے خط میں آپ کی دونوں درخواستوں کا جواب دیدیا گیا تھا کہ گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔"

مولانا شوکت علی کا بیان

بمبئی ۲۱ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے وائسرائے کو ایک اور مکتوب روانہ کیا ہے جس میں گاندھی جی کو ساتھ نہ رکھنے پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "جب انہوں نے (وائسرائے نے) مجھے شرف ملاقات بخشا تھا تو انہوں نے ایک ہمہ گیر صلح کے لئے ہماری مساعی پر بہت زیادہ ہمدردی ظاہر کی تھی ...

لندن کانفرنس کے بعد رہائی

ڈاکٹر انصاری اور الہ آباد کانفرنس

ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کا بیان

سمجھوتہ کیلئے خلوص اور دعا کی تلقین

شیخ داؤدی کا مکتوب

ڈاکٹر موسے کا بیان

پنڈت مالویہ کا امید افزا بیان

فارس کی ایک سعید روح پر آفتاب نبوت کی چمک

(بسلسلہ صفحہ اول)

حضرت سلمان، آستانہ نبوت پر

علامات نبوت کی تلاش

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

بغداد میں خواتین عراق کی کانفرنس

خواتین عرب کی "ترقی" کا پہلا قدم

بغداد میں خواتین عراق کی ایک زبردست کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ بین الاقوامی مجلس خواتین کی چار مندوبین خواتین نے کانفرنس کا اہتمام و انصرام کیا ہے۔ ان چاروں خواتین کے نام یہ ہیں:-

نور حمیدہ صدر مجلس خواتین شام۔ میڈم قادری رزاق۔ میڈم جمال جیتیم و فاطمہ سعید مراد۔

ان کا ارادہ ہے کہ بغداد کے بعد طہران میں بھی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں شام، عراق اور ایران کی مسلم اور غیر مسلم خواتین شامل ہو کر اپنی ترقی اور بہبودی کے ذرائع پر غور کریں۔

اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ مسلم اور عرب خواتین کو منظم کیا جائے اور سیاسیات سے علیحدہ رہ کر اپنی ترقی کیلئے تدابیر اختیار کی جائیں۔ نور حمیدہ کانفرنس دروزی خواتین کی نمائندہ ہیں اور فاطمہ سعید مراد خواتین شام کی ترجمان ہیں اور یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے شام میں اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کی ہے۔

بغداد میں ان خواتین کا شاندار استقبال شاہ فیصل اور بیگم فیصل نے کیا اور ان کو اپنا مہمان بنایا۔ کانفرنس کے تین اجلاس ہوئے ہیں جن میں عراق اور دیگر ممالک کی خواتین نے کافی حصہ لیا۔ کانفرنس کے افتتاح کے موقعہ پر وزیر تعلیمات اور شرکا وزیر اور ان کی اہلیہ نے شرکت کی۔ عراق کی ایک مسلم خاتون نے کانفرنس میں بڑی پرزور تقریر کی۔

مراکش میں عربوں کا زبردست اجتماع

اٹلی اور فرانس کو آخری انتباہ

مراکش میں عنقریب ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس میں مصر، ٹیونس، الجزائر وغیرہ ممالک کے عرب کثیر تعداد میں شمولیت کریں گے۔ کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ فرانسیسی اور اطالی مستعمرات میں عربوں پر جو مظالم توڑے جاتے ہیں انکے انسداد کیلئے آئینی تدابیر اختیار کی جائیں۔ کانفرنس کے داعیان نے فرانس اور اٹلی کو تنبیہ کر دیا ہے کہ وہ اپنے رویوں میں تبدیلی کریں اور عربوں کو ستانے کے منصوبوں سے باز آئیں ورنہ اگر ان کے خلاف کوئی کارروائی اختیار کی گئی تو اس کے نتائج کی ذمہ داری خود ان ہی پر عائد ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ ٹیونس اور الجزائر کے مسلمان خصوصیت سے کانفرنس میں ان پابندیوں کے خلاف زبردست احتجاج کرینگے جو حکومت فرانس نے پادریوں کے فریب میں آکر مسلمانوں پر عائد کر رکھی ہیں اور جنکا مقصد یہ ہے کہ ٹیونس اور الجزائر کے عرب مسلمان فریضہ حج کو ادا نہ کر سکیں کیونکہ حج مسلمانوں کو مذہبی استحکام بخشنے کے علاوہ اتحاد اسلام کا زبردست ذریعہ ہے۔ کانفرنس کے انعقاد کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔

وسط چین میں ایک عالی شان مسجد کی تعمیر

درسگاہ کیلئے مصری علماء کا تقرر

جاوا کا ایک عربی اخبار اطلاع کرتا ہے کہ وسط چین میں تعلیم یافتہ چینی مسلمانوں کی مساعی سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ مسجد کی وسعت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس میں انشاء اللہ بیک وقت تین ہزار آدمی نماز پڑھ سکیں گے۔

مسجد کے پہلو میں ایک زبردست مدرسہ بھی زیر تعمیر ہے جس کے پانچ حصے ہیں۔ ایک حصہ کتب خانہ کیلئے مخصوص ہوگا۔ دوسرا حصہ طلباء کی اقامت گاہ ہوگا۔ تیسرے حصہ میں درس و تدریس کا انتظام کیا جائے گا۔ چوتھے حصہ میں ایک ... قومی اجتماعات کیلئے مخصوص ہوگا۔ مسجد کی تعمیر کیلئے جاوا اور وہاں کے مسلمانوں نے کثیر سرمایہ فراہم کیا ہے جو چند مخلص مسلمانوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ چینی مسلمانوں کا ارادہ ہے کہ اس مسجد کی امامت اور مدرسہ میں تعلیم کیلئے مصر سے کسی زبردست عالم کو بلایا جائے جو اپنے فرائض پر مسلمانان چین کی مذہبی اور تعلیمی ضروریات کا انتظام کرے۔

عراق و شام کی سرحد پر فرانسیسی فوج سے جنگ

ایک فرانسیسی افسر مارا گیا

عراق اور شام کی سرحد پر ابوکمال ضلع میں فرانسیسی فوج اور بدوؤں کے درمیان جنگ ہوگئی ہے۔ سرحد پر عراق کے بہت سے قبائل ہیں۔ اس جنگ میں ایک فرانسیسی افسر مارا گیا ...

شام کی پارلیمنٹ کو توڑ دیا جائے گا

ہندو اور سکھ لیڈروں کے باہمی مشورے

مسلمانوں کے ۱۴ مطالبات پر ہندو اور سکھوں کی متفقہ اسکیم

بنگال کونسل میں مسلمانوں کے لئے اکاون فی صدی نشستوں کی تخصیص

الہ آباد ۳ نومبر۔ ہندو اور سکھ لیڈروں کے درمیان غیر رسمی طور پر جو تبادلہ خیال ہو رہا تھا وہ کل ۹ بجے شب ختم ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندو اور سکھ لیڈروں کا ہنگامی ... جداگانہ ... بحث و تمحیص میں گذرا ... پنجاب کے مسئلہ پر بحث ... ہوسکی اس لئے کوئی قرارداد منظور نہیں کی گئی ... گفتگو ... پھر شروع ہوگی۔ ہندو مہاسبھا کے لیڈروں نے یہ تجویز پیش کی کہ نشستوں کی تخصیص کے حق کو دس سال کے بعد ترک کرنے یا نہ کرنے کا اختیار اقلیتوں کو دے دیا جائے۔ لیکن اس تجویز کی کسی نے تائید نہیں کی اور مسترد ہوگئی۔ سب سے زیادہ وقت پنجاب کے مسئلہ کے حل میں محسوس کی جا رہی ہے تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ مسلم لیڈروں کے ۱۴ مطالبات پر ہندو اور سکھ لیڈروں نے جو اسکیم مرتب کی ہے وہ آج آل پارٹیز کانفرنس کے کھلے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ ...

... مسلمان ۱۲۱ ہندو ۱۱۲ عیسائی ... یورپین ۷ ... اینگلو انڈین ۲ کل ۲۵۰ ... دس سال ... مخلوط انتخاب ... پنڈت مالویہ نے فرمایا کہ بنگال کے ہندو لیڈر اس امر ... پر اتفاق ہو گیا کہ مسلمانوں کو اکاون فی صدی نشستیں دیدی جائیں۔ ہندو اور سکھوں کی ...

الہ آباد میں مسلم رہنماؤں کی مجلس مشاورت

اتحاد کانفرنس کیلئے نمایندوں کا انتخاب

نشستوں کی تخصیص کیساتھ دس سال کیلئے مخلوط انتخاب

الہ آباد ۳ نومبر۔ مسلم رہنماؤں کے درمیان جو ایک مشاورت ہو رہی تھی وہ کل شام کو ختم ہو گئی۔ اجلاس کی صدارت مولانا ظفر علی خاں صاحب نے کی گفتگو مفاہمانہ طریقہ پر کی گئی۔ طول گفتگو کے بعد کانفرنس نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق ایک متفقہ اسکیم مرتب کی۔ چونکہ اکثریت والے صوبوں کے متعلق لکھنؤ کانفرنس ہی فیصلہ کیا جا چکا تھا اسلئے زیادہ وقت اقلیت والے صوبوں کے معاملات پر ہی صرف کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں نے دس سال کے لئے نشستوں کی تخصیص کے ساتھ مخلوط انتخاب منظور کر لیا ہے بشرطیکہ ان کے ۱۴ مطالبات عملی طور پر منظور کر لئے جائیں۔ مسلمانوں نے حسب ذیل لیڈروں کو اتحاد کانفرنس میں مسلم قوم کی نمائندگی کیلئے منتخب کیا ہے۔ یہ کانفرنس آج ۳ تین بجے شروع ہوگی۔

مولانا شوکت علی صاحب۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ راجہ صاحب سلیم پور۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔

شیعہ پولٹیکل کانفرنس کا اجلاس

لندن کانفرنس سے مایوسی اور مخلوط انتخاب کی حمایت

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ آج شیعہ پولٹیکل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے راجہ غضنفر علی خاں نے فرمایا کہ ہم فرقہ وارانہ اور نسلی دونوں لڑائیاں ساتھ لڑ رہے ہیں یعنی ہم بوجہ اپنے اعتقادی معقول اور غیر معقول حقوق کا ایک دوسرے سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ گذشتہ موقعہ پر گول میز کانفرنس میں یہ باہمی جھگڑا پیش کر دیا گیا اور اس طرح ہندوستان کی جگ ہنسائی ہوئی وہ طاقتیں جو کہ بالکل باہمی تفصیلوں میں مبتلا ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اپنے تمام اختلافات دور کر کے آزادی ہند کے لئے سعی کریں۔

تیسری گول میز کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے صاحب صدر نے فرمایا کہ اس کانفرنس کی ناکامیابی یقینی ہے ...

بنگال کے ہندو نشستوں کی تخصیص کے خلاف ہیں

مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی نشستیں دیدی جائیں

الہ آباد ۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کل اتحاد کانفرنس میں بنگال کے مسئلہ پر بحث ہوئی بنگال کے ہندوؤں کا نظریہ یہ ہے کہ بنگال میں کسی جماعت کیلئے نشستوں کی تخصیص نہ کی جائے ... اگر اکثریت کیلئے نشستوں کی تخصیص ضروری ہو تو پھر ان کو ۴۸ فیصدی نشستیں آبادی کے تناسب سے دی جائیں گی۔ بنگالی ہندو مسلمانوں کی ۵۱ فیصدی نشستوں کی تائید کر رہے ہیں۔ رجوان کو یوروپین نشستوں سے دی جائیں گی۔

کلکتہ کے سکھوں نے بنگال کونسل کیلئے نشستوں کی تخصیص کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ کلکتہ میں ان کی آبادی ... ۲۵ افراد پر مشتمل ہے۔ ان سکھوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ نشستوں کی تخصیص پر اصرار نہ کریں۔ بحث جاری ہے۔

مسلمانوں کو ۱۴ کے بجائے ۳۰ مطالبات کرنا چاہئیں

اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اخوت اور جمہوریت سے پھیلا

سر پی سی رائے کا اتحاد آموز بیان

کراچی ۱۵ اکتوبر پرسوں تمام کو نوجوانوں کے سامنے مسٹر پی سی رائے نے تقریر ...

دار الحکومت

اڈمنسٹریٹر کی منتخب مجلس کا اجلاس

چار ارکان کا واک آوٹ

سرحد کے ہندو سمجھوتہ میں حائل نہ ہونگے

ڈاکٹر مونجے نے سر محمد یعقوب کی دعوت قبول کرلی

ہندو مہاسبھا کو سر محمد یعقوب نے فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کے متعلق جو خط لکھا تھا اس کے جواب میں ڈاکٹر مونجے نے آپ کو مندرجہ ذیل برقیہ ارسال کیا ہے:۔

"بہت بہت شکریہ۔ مجھے اخبارات کے ذریعے یہ معلوم کر کے بیحد مسرت ہوئی کہ آپ نے ہندو مہاسبھا کو فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے مہاسبھا نہایت مسرت کے ساتھ آپ کی لیگ سے فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے تیار ہے۔"

میں نے اس تار کے علاوہ ایک تار اور بھی بھیجا ہے جس میں ان سے جلسہ کے لئے وقت اور مقام تعین کرنے کی فرمائش کی ہے۔

کانپور اور الہ آباد میں قمار بازوں کی گرفتاری

کانپور یکم نومبر دیوالی کے سلسلہ میں جوا کھیلنے کے الزام میں پولیس نے جن اشخاص کو گرفتار کیا ہے ان کی تعداد ۲۰۳ تک پہنچ گئی ہے۔

الہ آباد یکم نومبر دیوالی کے دنوں میں الہ آباد بھی قمار بازی کی وبا سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ پولیس نے ۱۳۱ اشخاص گرفتار کئے۔

گاندھی جی کی رہائی میں طانوی اقتدار کا پتھر

پہلے گاندھی جی کو پیش قدمی کرنی چاہئے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

لندن یکم نومبر دارالعوام میں سوالات کے وقت مسٹر تھامس ولیم مزدور ممبر نے حکومت سے دریافت کیا کہ:۔

حکومت اور گول میز کانفرنس کے ساتھ کانگریس کے تعاون کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے جن کا مسٹر گاندھی نے ۱۷ ستمبر کے بیان میں یقین دلایا تھا کیا حکومت ہند نے اس قسم کے تعاون حاصل کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا؟

سر سموئیل ہور وزیر ہند نے جواب دیا میرا خیال ہے کہ سوال میں مسٹر گاندھی کے جس بیان ... کانگریس کے تعاون ... کا اظہار کیا تھا کہ گول میز کانفرنس اور حکومت کے ساتھ کانگریس کے تعاون کے لئے کسی ناقابل غور تجویز پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور جس میں مسٹر گاندھی نے "قابل غور" لفظ پر زور دیا تھا۔

سر سموئیل ہور نے کہا:۔ جیسا کہ میں نے ۹ اپریل کو دارالعوام میں کہا تھا "پیش قدمی کرنا" مسٹر گاندھی کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر مسٹر گاندھی ان تعلقات کو جو گذشتہ گول میز کانفرنس کے موقعہ پر قائم تھے۔

درست بنانے کے لئے رضامند ہیں تو وہ اپنے حقائق کو حکومت تک پہنچانے کے لئے مقتدر کسی دقت بھی محسوس نہ کریں گے اور حکومت اس طرح جو صورت پیدا ہوگی اس پر دل سے غور کرے گی۔

ایک ولایتی پارچہ فروش کی ناک غائب

کانپور ... مسٹر نرنجن لال ... رات کے آٹھ بجے رائے صاحب ...

عربی موسیقی کے ایک ماہر کا انتقال

کانفرنس کی کامیابی ہی حکومت کا صحیح جواب ہوگی

یہی خدا کی مرضی ہے کہ ہم کامیاب ہوں

حکومت کے رویہ پر مولانا شوکت علی کا اظہار خیال

الہ آباد ۲ نومبر۔ مولانا شوکت علی اپنی بیگم صاحبہ اور دیوی داس گاندھی کے ہمراہ الہ آباد پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر آپکا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ مولانا نے اخبار کے ایک نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ میں ۸ نومبر کو الہ آباد سے بمبئی روانہ ہو جاؤں گا اور بمبئی سے ۱۰ نومبر کو امریکہ کے لئے انگلستان روانہ ہو جاؤں گا۔

مولانا شوکت علی نے حکومت کے اس رویہ پر اظہار افسوس کیا جو اس نے گاندھی جی کی رہائی کے متعلق اختیار کیا ہے۔ اور فرمایا اتحاد کانفرنس کی کامیابی ہی حکومت کے رویہ کا صحیح جواب ہوگی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اب خدا کی یہی مرضی ہے کہ ہم آپس میں متحد ہو جائیں اور مجھ کو امید ہے کہ ہم اس مقصد میں ضرور کامیاب ہونگے۔

بے روزگاروں کے سردار کی گرفتاری

دفتر وزارت اور پارلیمنٹ پر حملہ

لندن یکم نومبر خفیہ پولیس نے آج بے روزگاروں کے قومی کارکنوں کے مرکزی دفتر پر چھاپہ مارا اور ہیننگٹن کو حراست میں لے لیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گذشتہ ... جلوس نکالا تھا اور جس کے باعث ٹرافلگر اسکوائر میں شدید ہنگامہ رونما ہوا تھا اس کا بانی مبانی ہیننگٹن ہی ہے۔ گرفتاری کے وقت وہ اپنے ہمراہیوں کے ...

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۳ نومبر آج دہلی مارکیٹ میں ذیل کا نرخ رہا۔

گندم سرخ ... سیر۔ گندم سفید ... سیر۔ گندم شربتی ... سیر۔ نخود ... جو ... باجرہ ۱۹ سیر۔ جوار ... سیر ... مکی ... آٹا چکی ... آٹا نمبر ایک فلور مل ... میدہ ... دال ماش سبز ... دال ماش سیاہ ...

کانگریس اسٹور پر پولیس کا چھاپہ

لاہور میں کانگریس بلیٹن تقسیم کئے گئے

دہلی جیل سے ایک قیدی کا فرار

... عرف جوزف نامی ایک قیدی جسے ... کل دوشنبہ کی صبح کو دہلی ڈسٹرکٹ جیل سے کسی طرح ... جیل کے باغ میں کام کرتا تھا ساڑھے دس بجے کے قریب اس قیدی کو دیدی جو اس کے کام کی نگرانی کرتا تھا اور اس کے بعد غائب ہو گیا۔

صدر خلافت دفتر جمعیۃ علمائے ہند میں

دہلی ۳۰ اکتوبر کل گیارہ بجے جناب شیخ عبدالمجید صاحب سندھی صدر آل انڈیا خلافت کمیٹی جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں تشریف لائے۔ مولانا ابوالنصر صاحب بہاری ... دفتر کے حالات ... تک گفتگو ... پر تشریف لے گئے۔

اعلیٰ حضرت نظام نے بیواؤں کی مصیبتوں کو ختم کردیا

عقد ثانی کے بعد بیوائیں حق وراثت سے محروم نہیں ہوسکیں گی

بنگال کا کوئی اسکول اور کالج تشدد پسندوں سے خالی نہیں ہے

کلکتہ کارپوریشن پر انارکسٹوں کی تربیت کا الزام

بنگال کے متشددانہ جرائم پر سر چارلس ٹیگرٹ کا تبصرہ

لندن یکم نومبر کل سر جیکسن کی زیر صدارت رائل امپائر سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں ... لوگوں نے شرکت کی سر چارلس ٹیگرٹ نے "ہندوستان میں تشدد" کے عنوان پر ایک تقریر کی اور کہا کہ بنگال میں کوئی ایسا تعلیمی ادارہ نہ ہوگا جس میں تشدد پسندوں کا گروہ موجود نہ ہو۔ بنگال کے تشدد پسند ... بلکہ سیاسی لیڈروں کا ان پر کنٹرول ہے اور ان ہی کی زیر ہدایت وہ متشددانہ اقدامات کے مرتکب ہوتے ہیں ...

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سر چارلس نے کہا کہ ۱۹۳۰ء میں آٹھ ماہ کے اندر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ ختم ہونے کے بعد ۱۹ اشخاص قتل کئے گئے۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ سال بنگال نے بہت ہی سیاہ ریکارڈ پیش کیا وہاں ۱۱۸ حادثے رونما ہوئے۔ اس تیسری تحریک میں یوروپین افسر اور عوام دونوں پر حملے کئے گئے۔ سر چارلس نے ان متشددانہ کارروائیوں کو ... تحریک سے تعبیر کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس کی بنیاد بال گنگادھر تلک نے ڈالی ... گھوش وغیرہ افراد نے پہنچایا۔

لنکاشائر میں دو لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

تنخواہ میں تخفیف کے خلاف احتجاج

اشتراکیوں نے کاتنے والوں کو ورغلا دیا

لندن ۱۳ اکتوبر۔ آج کاتنے والوں کی متحدہ جماعت کے جلسہ میں توقع کے خلاف ۸۷ بمقابلہ ۴۸ ووٹ رہنماؤں کی سفارش کو نامنظور کر دیا گیا جس کا کسی کو گمان بھی نہ تھا۔

اس واقعہ سے تمام ملک میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے دو لاکھ کپڑا ... پر اس کا اثر پڑے گا۔ احتجاجیوں کا مطالبہ ہے کہ تنخواہ میں ایک جبری کمی ...

ایک مدبر اور سیاسی مفکر مسلمان کا انتقال

سر علی امام یکایک چل بسے

ٹینہ ایک خبر مظہر ہے کہ پرسوں اتوار کے دن صبح سر علی امام کا یکایک قلب کی حرکت رک جانے سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وہ رانچی دیوالی کی چھٹیاں گزارنے تشریف لے گئے تھے۔ جہاں ... گول میز کانفرنس سے واپسی کے بعد سے آپ کی صحت اچھی نہیں رہتی تھی ...

سیاسی جدوجہد و بیداری کا یہ نتیجہ ہوا کہ ۱۹۰۸ء میں سر علی امام کی صدارت میں مسلم لیگ نے اپنا پہلا سالانہ جلسہ امرتسر میں کیا اس کے بعد ۱۹۰۹ء میں ... جو اصلاحات ملک میں رائج ہوئی ہیں ان میں مسلمانوں کے خیالات کی ترجمانی کے لئے سر علی امام سے زیادہ کوئی موزوں شخص نہیں ہے۔ چنانچہ جوہ وفد لیگ کا انگلستان ... بھیجا گیا آپ اس کے ایک رکن تھے۔ نومبر ۱۹۰۹ء میں جب اصلاحات کا اعلان کیا گیا تو آپ کو یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ اپنی سیاسی جمیلہ بہت بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں اور جن حقوق کیلئے آپ لڑ رہے تھے وہ بڑی حد تک حکومت نے مسلمانوں کو عطا کر دیئے۔ دسمبر ۱۹۱۰ء کی ابتدا میں آپ کو گورنر بنگال کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا گیا۔ پھر بتدریج آپ ترقی کرتے کرتے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہوئے۔

آپ چھ سال تک ممبر قانون کے فرائض بڑی قابلیت سے ادا کرتے رہے ... ہائیکورٹ میں جج ہوگئے ...

دونوں جج بلوں کو کسی غور و خوض کے بغیر مسترد کر دیا جائے

الہ آباد میں جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا فیصلہ

الہ آباد ۲ نومبر۔ مولانا محمد شاہد احمد صاحب الہ آباد سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کا ایک جلسہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی زیر صدارت خان بہادر مظفر علی ایم ایل سی کے دولت کدہ پر منعقد ہوا حاضرین میں مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد، مولانا حفظ الرحمن، مولانا محمد مقیم، مولانا محمد فاروقی، قاضی احمد حسین اور دیگر اصحاب شریک تھے جلسہ میں متفقہ طور پر حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی:۔

... اور جس کی تائید تمام ملک میں متعدد عام جلسوں اور مظاہروں میں کی جا چکی ہے یہ اجلاس اس امر پر زور دیتا ہے کہ سلیکٹ کمیٹی کو باقی دونوں جج بل کسی غور و خوض کے بغیر اور اس نوٹ کے ساتھ واپس کر دینے چاہئیں کہ رائے عامہ ان کے خلاف ہے اور ان بلوں کو مذہبی مداخلت تصور کرتی ہے۔ مذکورہ قرارداد کی نقل ارکان آسمبلی کو روانہ کر دی گئی ہے۔

سر علی امام کے انتقال پر وائسرائے کا تار

پٹنہ یکم نومبر سر علی امام کی بیگم صاحبہ کو ان کے شوہر کے انتقال پر سینکڑوں تعزیتی پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن نے گورنر کی معرفت مندرجہ ذیل تعزیتی پیغام بیگم سر علی امام کے نام ارسال فرمایا ہے:۔

"آپکے ساتھ ہماری گہری ہمدردی ہے۔ آپ کے شوہر کے انتقال سے ہم کو محسوس ہو رہا ہے کہ ہمارا ذاتی دوست ہم سے جدا ہو گیا۔ ہندوستان اپنے ایک معتمد علیہ شہری سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو گیا۔"

سر علی امام کے انتقال پر پٹنہ ہائی کورٹ بند

پٹنہ یکم نومبر۔ پٹنہ ہائی کورٹ اور سکریٹری ایٹ کے جملہ دفاتر سر علی امام کی یادگار میں بند رہے۔ مقامی انجمن وکلاء کا ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں سر علی امام کے انتقال پر اظہار افسوس کیا گیا۔

بکری سے آدمی کا بچہ پیدا ہوا

ناگپور ۲ نومبر محلہ حسن پوری شہر ناگپور میں ایک بکری کے آدمی کا بچہ پیدا ہوا جس سے تمام لوگ حیرت زدہ ہو گئے ہیں نامہ نگار نے اس بچہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس کا بیان ہے کہ یہ بچہ ہو بہو ایک انسان کا بچہ ہے اس کے دو ہاتھ دو پاؤں ہیں۔ بکری تو زندہ ہے لیکن لڑکا مردہ ہے۔

بمبئی کی ۴۴ ویں جنگی کونسل گرفتار

بمبئی یکم نومبر بمبئی کی ۴۴ ویں جنگی کونسل جو مسز لیلاوتی ساکار ام اور دو دیگر خواتین ساتھ آٹھ مردوں پر مشتمل تھی۔ جھنڈے کی سلامی ادا کرنے کے الزام میں گرفتار کر لی گئی۔

الور میں شیعہ قیدیوں کی رہائی

لکھنؤ شیعہ کانفرنس کا اجلاس راجہ غضنفر علی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ... تالیوں کی گونج میں یہ اعلان کیا گیا کہ مہاراجہ الور نے دیوالی کی تقریب میں ان تمام شیعہ قیدیوں کو رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے جنہیں بہادر پور میں تعزیہ نکالنے کے الزام میں سزا دی گئی تھی۔

اتحاد کانفرنس الہ آباد کا پرجوش خیر مقدم

کانفرنس میں شریک ہونے والے رہنماؤں کے زرین خیالات

مشترکہ نیابت تسلیم کرنی پڑے گی

بمبئی یکم نومبر گذشتہ شب مولانا شوکت علی مسٹر عبدالرحمن سے جو مقوری دیر پہلے تک ان کے مخالف تھے گھل گھل کر باتیں کرتے ہوئے دیکھے گئے یہ واقعہ احرار پارٹی کے لیڈروں کی میٹنگ کا ہے جس میں مولانا شوکت علی نے تقریر کی اور فریقین کو قوم کے مفاد کے لئے گذشتہ اختلافات کو بھول جانے کی تلقین ...

اس وقت سب کو یہ خواہش ہے کہ وہ لوگ جو ہمیشہ ہم پر اس امر کی طعنہ زنی کیا کرتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا اب کے ان کے منہ میں خاک بھر دی جائے ممکن ہے ہندو مسلم سکھ کوششیں سمجھوتہ کے لئے ناکام ثابت ہوں لیکن یہ ناکامی مخلصانہ کوشش کی کمی پر مبنی نہ ہوگی۔

اب جبکہ ایک جانب مولانا شوکت علی اور دوسری جانب پنڈت مدن ...

وسعت قلب کی ضرورت

مخالفین اتحاد کے منہ میں خاک بھر دو

دہلی یکم نومبر مسٹر سی راجگوپال آچاریہ نے الہ آباد جاتے ہوئے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

... سر تیج بہادر سپرو اور ... کے لئے ... سر چمن لال سیتلواد نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اتحاد کے لئے زبردست پروپیگنڈا کریں اور اس طریقہ سے قوم کی طاقت کو مضبوط بنادیں۔

... گاندھی جی و خان عبدالغفار خاں کی رہائی الہ آباد کانفرنس کی شرکت کے واسطے ضروری تصور کرتا ہے کہ جملہ فرقوں میں آسانی سے صلح ہو سکے امید کہ حکومت سرحد حضرات کو رہا کر کے اپنی مصلحانہ پالیسی کا ثبوت دیگی۔

مسٹر جیا کر اور اتحاد کانفرنس

کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا

اسلحہ میں تخفیف کے بجائے اضافہ

تباہ کن جہازات کیلئے جاپان کی اسکیم

ٹوکیو یکم نومبر۔ جاپانی امیرالبحر نے ایک تجویز پیش کی ہے جس کی رو سے ۴۰۰۰۰۰۰ پونڈ نئے جہازات پر خرچ کئے جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ جاپان کا ارادہ اپنی بحری طاقت کو بڑھانے کا ہے۔ اس رقم میں ... کروزر ... ٹن کا ایک ایئر کرافٹ ساتھ لیا جانے والا جہاز اور چھ آبدوز کشتیاں تعمیر کی جائیں گی۔ اگرچہ بحری افسر نے اس رپورٹ کی صحت سے انکار کیا ہے مگر موثق ذرائع سے اس کی تصدیق ہوئی ہے۔ (رائٹر کا تار)

حکومت اور شاموزئی جرگہ میں سمجھوتہ

پشاور ۱۳ اکتوبر۔ شاموزئی جرگہ نے مالاکنڈ میں پولیٹیکل ایجنٹ سے ملاقات کی اور چترال ریلیف کالم پر جو حملہ کیا گیا تھا اس پر اظہار افسوس کیا چنانچہ جرگہ اور ایجنٹ کے درمیان ایک اطمینان بخش سمجھوتہ ہو گیا ہے جرگہ نے وعدہ کیا کہ وہ فقیر علی لنگر کو اپنے علاقہ میں ہرگز داخل نہیں ہونے دینگے۔ رسالدار نے جرگہ سے بھی اطمینان بخش گفتگو کی۔ دونوں جرگے اب اپنے اپنے علاقوں میں واپس چلے گئے ہیں۔

صدر جمہوریہ امریکہ کی ٹرین کو تباہ کرنیکی کوشش

واشنگٹن یکم نومبر۔ مسٹر ہوور صدر جمہوریہ امریکہ کی اسپیشل ٹرین کو کسی نے تباہ کرنے کی کوشش کی جس سے تمام امریکہ میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ مسٹر ہوور اسپیشل ٹرین میں مغربی حصہ کے صوبوں میں انتخاب پر لوگوں کو آمادہ کرنے کیلئے سفر کر رہے تھے ... کے درمیان پہونچی تو معلوم ہوا کہ لائن کے چھ سات سلیپر الگ کر دیئے گئے تھے۔

اصلاح الکلام افاغنہ کا سالانہ جلسہ

دار العلوم دیوبند میں بتاریخ ۸ ماہ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۱ھ اصلاح الکلام افاغنہ کا سالانہ اجلاس بصدارت حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب پشاوری فاضل دیوبند منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی بعد نماز عشاء تلاوت کلام پاک اور قومی نظموں سے شروع ہوئی لبعد ازاں حضرت صدر نے اپنے مرشد اور عجیب خطبہ صدارت کو سنایا جس کا اثر تمام طلبا دیوبند پر کافی پڑا بعد ازاں اراکین جمعیۃ کی تقریریں ہوئیں اور مولوی خلیل الرحمن صاحب پشاوری ناظم جمعیۃ نے رپورٹ سنائی اور ایک تجویز سودیشی کپڑے کی ترویج کے متعلق پاس کی جس کی تائید تمام طلبا نے کی جلسہ بخیر و خوبی تین بجے شب کو ختم ہوا۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ تمام طلبا مدعو تھے۔ جلسہ کے اختتام پر چائے سے طلبا کی تواضع کی گئی۔ فقط

حکمت شاہ کاکاخیل متعلم دار العلوم دیوبند

طلبائے دار العلوم دیوبند کا جلسہ

دیوبند آج طلبائے دار العلوم دیوبند کا جلسہ دار الطلبہ جدید میں زیر صدارت جناب مولانا ایوب صاحب فاضل دیوبند منعقد ہوا۔ اور ایک تجویز بالاتفاق منظور ہوئی جس میں مولانا منت اللہ صاحب رحمانی مولانا لطف الرحمن صاحب

...

توبہ ہے کہ ۷ اکتوبر کو شراب کی پکٹنگ سے جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے دو رضا کار گرفتار کیے گئے ان کو تھانہ میں زدوکوب کیا گیا اب ایک کو پولیس نے رگرم کردیا اور دوبارہ حوالات کرنے پر گرفتاری ہی سے انکار ہے۔

دوران تقریر میں بغیر اپیل کے لوگ جمعیۃ علماء کی مالی امداد کر رہے تھے۔ آخر میں آپ نے دو تجویزیں پڑھ کر سنائیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں پہلی تجویز میں مولانا منت اللہ مولانا لطف الرحمن مولانا تفضل حسین فضلائے دیوبند مولوی عبدالغفار آزاد ملا محمد یعقوب محمد قاسم نہال احمد عبدالعلی کارکنان و رضاکاران جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کو جن کو ۱۰ اکتوبر کو ۲۰ ماہ قید بامشقت اور ... جرمانہ کی سزا ہوئی ہے ملی و ملکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مبارکباد دی گئی۔ دوسری تجویز میں ان مسلم نام نہاد نمائندوں سے جن کو حکومت از خود مسلمانوں کے نمائندے بنا کر تیسری گول میز کانفرنس میں بھیج رہی ہے اظہار بے اطمینانی و بیزاری کرتے ہوئے اعلان کیا گیا کہ یہ ہرگز مسلمانوں کے نمائندے نہیں نیز اس حقیقت نفس الامری کا اعلان کیا گیا کہ جو حقیقتاً مسلمانان ہند کے نمائندے ہیں وہ اس وقت جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند ہیں اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

جلسہ کے ختم پر نیر وزیر علی خاں رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کا جلوس نکالا چنانچہ جامع مسجد سے جلوس مرتب ہو کر بازاروں سے مختلف نعرے لگاتا ہوا شہید گنج میں شراب کی دکان پر پہونچا شراب پر پکٹنگ ہوا۔ پولیس کی ایک کافی جمعیت ڈپٹی سب انسپکٹر پولیس کی سرکردگی میں دکان کے قریب ...

...

بیگم عالم کے قلب پر جو حالت ہوگی اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے تاریخ اسلام میں دیکھا ہے کہ ماؤں نے بیٹے فرزندوں کو میدان میں اپنے سرپرستوں کو قوم پر فدا ہونے کے لئے زرہ بکتر لگا کر رخصت کیا ہے اور ان کو عاقبت سے رخصت کیا ہے کہ قوم کی خدمت میں۔ ہاں کا سوال آگیا ہے تو میدان سے سرخرو ہو کر آنا دشمن کو پیٹھ نہ دکھانا قوم کے نام پر جان دینا عین زندگی ہے تاریخ اپنی سرگذشت دوہراتی ہے۔ ڈاکٹر عالم کی حالت جب نازک ہوچکی ہے تو سرکار نے بیگم عالم کو اجازت دی ہے کہ جیل میں جا کر شوہر کی آخری خدمت کریں ... بیگم عالم کی اس مصیبت میں شریک ہے اور ہمدردی اظہار ہمدردی ... دختر اسلام اپنے قومی بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی اور ذیل کا خط لکھتی ہے:

میرے سرتاج کی زندگی میری اکیلی کی نہیں ہے پہلے یہ ملک و ملت کی ملک ہے اور بعد کو بی۔بی۔ بچوں اپنے یگانوں کی۔ قوم کو پورا حق حاصل ہے اسی لئے جو کچھ بھی فائدہ اٹھا سکے۔ مجھے اب اس حال میں بستر علالت پر حاضری اور مریض کی سیوا کی اجازت ملی ہے ان کی موجودہ حالت کی پوری تفصیل دینے سے میں معذور ہوں کہ کہیں اس تفصیل میں کوئی ایسی بات نہ کہہ گزروں جسکو بیان کرنا اس احسان کا کفران سمجھا جائے۔ جو مجھ پر اس رعایت کے روا رکھنے سے گورنمنٹ نے کیا ہے۔ قوم سے میں ملتجی ہوں کہ میرے سرتاج کی رہائی کا سوال نہ اٹھاوے۔ معاملہ کو بالکل گورنمنٹ کی مرضی پر چھوڑے رہیں گورنمنٹ جو بھی مناسب سمجھے کرے میرے سرتاج کو مردوار دنیا سے رخصت ہونے دیجئے خدا سے کچھ بعید نہیں کہ میرے سرتاج کو اس شدید علالت سے شفا دے اور اپنے پروردگار سے میری التجا بھی ایسی ہے مگر ساتھ ہی میرا ایمان ہے کہ باعزت موت بے غیرتی کی زندگی پر ہر طرح قابل ترجیح ہے۔

...

تمام دنیائے قادیانیت کو کھلا چیلنج

مسلمانوں کو نقشہ جنگ بدلنے کا مفید مشورہ

...

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ

جلوس شراب پر پکٹنگ اور گرفتاریاں

...

مقویات سرتاج عالم

...

”مسلم خاتون“

...

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی کامل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب بکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب لکھ کر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ جو تحت لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی ہے کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے مفصل بحث کر کے مشکل اور ناسمجھ میں آنے والے شعر کے اصل مفہوم کو ظاہر کر دیا ہے غرضیکہ مثنوی شریف کی یہ شرح آج تک کی تمام شائع شدہ شرحوں سے اعلیٰ اور عمدہ اور بہترین ہے ملک کے مشہور اخبارات اور مشہور علمائے دین اور بزرگان کرام نے اس شرح کو نہایت پسند کیا ہے لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ قیمت حصہ اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ حصہ دوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ سوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ چہارم دو روپے آٹھ آنہ حصہ پنجم دو روپے آٹھ آنہ حصہ ششم دو روپے آٹھ آنہ مجلد ... چھ روپے ... چھ حصوں کو یکدم خریدنے پر محصولڈاک ... معاف کر دیا جائے گا اور ساتھ سوانح مولانا روم از شبلی ... مفت ... پسند نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس ... کتب خانہ ... فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں علاوہ ازیں ہر قسم کا قرآن مجید حمائل شریف مترجم و مفسر اور ہر قسم کی کتابیں عربی۔ فارسی۔ اردو ہمارے کتب خانہ سے مل سکتی ہیں۔

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ نے ... شرح کو بہت پسند فرما کر ناظرین الجمعیۃ سے اس کی خریداری کی پرجوش سفارش کی ہے

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶ | تار کا پتہ ”میڈی سنٹر“ دہلی

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص ابیض — یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے جریان جیسے خبیث مرض کو بالکل دور کر دیتی ہے۔ دافع جریان دوائیں مغلظ ہونے کی وجہ سے بالعموم بھوک کو بند کر دیتی ہیں لیکن یہ دوا ...

اکسیر نسواں — عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک نہ ہندوستان میں ہے اور نہ یورپ میں منعفت رحم ورم رحم۔ سیلان الرحم، ایام حیض کی بے قاعدگی ان کا جلد آنا یا رک رک کر آنا یا درد کے ...

ملین — یہ دافع قبض دوا قوتوں میں بے نظیر دوا ہے معدہ اور آنتوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے۔ قبض سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً درد سر نیا ہو یا پرانا اور آشوب چشم وغیرہ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ...

جوہری — مرض آتشک کے لئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے وہ خاص دوا ہے جس سے اب تک ہزار مریض اچھے ہو چکے ہیں، آتشک نئی ہو یا پرانی اس کو یہ دوا نیست و نابود کر دیتی ہے آتشک کے سبب سے ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

بال جڑ سے کالا

...

EFFECTIVE ASABI PILLS

مقوی و ممسک

JAMFAR AGENCY MEERUT

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

...

منیجر مخزن دواخانہ یونانی دہلی

مسلمانان مدراس میں مذہبی و سیاسی بیداری

جمعیۃ علماء ہند ہی اسلامیان ہند کی ترجمان ہے

پورٹ حج بل کے خلاف مسلمانان مدراس کا زبردست مظاہرہ

کچھ عرصہ سے علاقہ مدراس میں جناب مولانا حاجی صوفی شاہ عبدالرحمن صاحب دہلوی تشریف لائے ہوئے ہیں جن کی وسیع معلومات حریت پرور تقریروں اور علمی خیالات نے مدراس کے مسلمانوں میں حیات اسلامی کی لہر دوڑا دی ہے ... کو اپنے علم و عرفان سے نہ صرف سیراب فرمایا اور ان میں حیات تازہ کی روح پھونکی بلکہ دلپسند اور دشمنان حریت کو غلامانہ ذہنیت سے نکال کر حیات فکری کے ذروہ کمال پر پہونچا دیا اور لوگوں کو اتنی بصیرت عطا کر دی جس سے وہ غلامی اور آزادی میں فرق کرنے لگے اور اسلامی روح کو سمجھ کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو گئے چونکہ مولانا موصوف کو جمعیۃ علماء ہند سے خاص عقیدت و شغف ہے اس لئے آپ نے اس کی حقیقی خدمات سے اہل مدراس کو اچھی طرح روشناس کرا دیا ہے جس کے بعد عام مسلمان بھی جمعیۃ علماء ہند کو اپنا حقیقی رہنما اور ملک و ملت کے لسان الحال کا ترجمان سمجھنے لگے ہیں حضرت شاہ صاحب کی خداداد قوت بیانی کا یہ حال ہے کہ ایک ہی لیکچر میں شدید سے شدید مخالف کی کایا پلٹ جاتی ہے اور دلائل کی پختگی کا یہ عالم ہے جن کو سننے کے بعد ناممکن ہے کہ کوئی الد الخصام دشمن بشرطیکہ اس کی نیت بخیر ہو ان کی صحت و صداقت ...

...

اسمبلی کے ممبران کو احتجاجی تار ارسال کئے گئے اور ہزاروں ریزولیوشن پاس کر کے اپنے حقیقی جذبات کا اظہار کیا گیا مگر حکومت نے ظفر اللہ خاں۔ سر یعقوب سر عبدالرحیم وغیرہ حکومت پرستوں کے تعاون سے اپنا مقصد پورا کر لیا اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی متفقہ آواز کو بے اعتنائی کی گہری قبر میں دفن کر دیا۔ جمعیۃ علماء ہند اب تک جلا رہی ہے اور مسلمانوں کو متنبہ کر رہی ہے کہ چند غداروں کی حکومت نے آلہ کار بنا کر اپنا مقصد پورا کیا ہے آئندہ ان سے صاف کہہ دو کہ جب تم سے اسلامی مفاد کا تحفظ نہیں ہوسکتا اور تم حکومت پرستی کا لعنتی طوق اپنی گردنوں سے نہیں اتار سکتے تو آئندہ اسمبلی میں جانے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں اب یہ مسلمانوں کا کام ہے کہ وہ جمعیۃ علماء ہند کی ہدایت کے مطابق ... بھیجیں اور نہ ان پر کوئی اعتماد کریں۔ اسمبلی کے ان مسلمانوں نے نہ صرف قانون حج کے بارے میں حکومت کا ہی ساتھ دیا بلکہ انہوں نے ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت جمعیۃ علماء ہند پر بھی خوب لے دے کی جس کا مقصد یہ تھا کہ حکومت کہیں اس جماعت کے کہنے میں نہ آجائے اور ہم کو جو ”مولانا“ مسٹر لائڈ جارج کی درسگاہ کے فارغ التحصیل ہیں جاہل نہ سمجھیے چنانچہ ان لوگوں نے جمعیۃ علماء ہند پر نکتہ چینی کرتے ہوئے حکومت کو باور کرا دیا کہ مسلمانوں کے اصل مفتی۔ عالم دین محدث اور ناقد و بصیر ہم ہی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے بعد حضرت شاہ صاحب نے پورٹ حج کمیٹی کے نقائص پر روشنی ڈالی اور فرمایا:۔

اس قانون میں حکومت کو اس قدر وسیع اور ہمہ گیر اختیارات دیئے گئے ہیں جن کی موجودگی میں مقرر کردہ کمیٹی حجاج کے مفاد کے لئے کوئی بھی مفید کام نہ کر سکے گی ...

...

تشریف لائے اسٹیشن سٹی پر آپ کے استقبال کے واسطے مولانا بشیر احمد صاحب سابق ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء ہند و اکس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ و مولانا محمد اسعد اللہ خاں صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ضلع میرٹھ مولانا ابو النصر حبیب اللہ صاحب و مولانا سید لائق علی صاحب پروفیسر دار العلوم میرٹھ حافظ محمد یعقوب صاحب و حافظ حفیظ اللہ صاحب منشی عبدالوحید خاں صاحب وغیرہ حضرات موجود تھے آپ نے قریب شب کے ۱ بجے تک ایک پرائیویٹ میٹنگ میں شرکت فرمائی اور اس کے بعد فوراً ہی مراجعت فرمائے دیوبند ہوئے۔ (نامہ نگار)

امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کے دست مبارک سے

مدرسہ امینیہ کی مسجد کا سنگ بنیاد

دہلی ۲۷ اکتوبر کل صبح امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علمائے ہند دیوبند سے دہلی تشریف لائے۔ اسٹیشن پر مدارس عربیہ خصوصاً مدرسہ امینیہ و عبدالرب کے مدرسین و طلباء اور حضرت کے بہت سے معتقدین و تلامذہ استقبال کیلئے موجود تھے۔ جو نیا منگا تک ہمراہ رہے ... حضرت مولانا نے جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں قیام فرمایا اور آدھ گھنٹہ تک قیام فرما کر کارکنان و خدام جمعیۃ کو ہدایات دیں۔ ازاں بعد کشمیری گیٹ تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کے زیر اہتمام مدرسہ عالیہ امینیہ دہلی کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مبارک تقریب میں شرکت کے لئے مدارس عربیہ کے مدرسین و علماء و عمائدین شہر ...

...

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی پر اظہار مسرت

بنگال کے ایک عالم دین کا ہدیہ تہنیت

...

مدرسہ احیاء العلوم بھاگل پور کا جلسہ

صدر جمعیۃ علماء ہند کے لئے دعائے صحت

...

جمعیۃ علماء ہند پر کامل اعتماد

...

نصاریٰ کبھی مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے

...

حج یا سب سے بڑا ”خطرہ“

...

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی صحت کیلئے دعا

...

میرٹھ میں امیر الہند کا ورود مسعود

...

جمعیۃ علماء ہند کا بروقت انتباہ

...

آگیا ہے نیا سال سنہ ۱۹۳۳ء مبارک ہو

اور چھپکر تیار ہوگئی ہے

ہمدرد پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ ... جلد آرڈر روانہ فرمائیں ... منیجر دواخانہ تجنی ... کلکتہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

بکس نامردی

...

رسالہ معراج النبی

...

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دے کر اس دور کساد بازاری میں اپنی تجارت کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔

منیجر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ۶
ششماہی ... ۳
سہ ماہی ... ۱۲/
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ۸
ششماہی ... ۴
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

الجمعیۃ
سہ روزہ
دہلی
یداللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخ اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی
یکم ... ۵ ... ۹ ... ۱۳
۱۷ ... ۲۱ ... ۲۵ ... ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ... ۵۰
نصف صفحہ (") ... ۳۰
ایک کالم (") ... ۲۰
آدھا کالم (") ... ۱۰
پاؤ کالم (") ... ۶

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۳

معاصرین کے افکار و آراء

مرنے کا اتحاد مرنے سے (ریاست)

سرکاری فیصلہ اور فیصلہ لکھنؤ (مدینہ)

حکومت ہند کی عاقبت نااندیشی

مسلمانوں کے تیز مطالبات کی منظوری

ہمارا مقصد کیا ہے؟

وائسرائے کا صاف جواب

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے (از معارف)

حال کے مسلمانوں سے اسلام کی ایک فریاد
شادی بیاہ رچانے والوں کیلئے پیغمبر اسلام کا نیک نمونہ
افحکم الجاھلیۃ یبغون؟

دو ہفتوں کے بعد

[illegible]

چائنہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں
نرخ فی سیر بختہ ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں
حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط و تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطا راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔
حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے۔ تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔
سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد، عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا۔ مردہ دل ہے۔ نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔
سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲) فی پرچہ ۳
المشتہر
پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

حکیم الملک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ ... کے اسراری مجرب نسخے ...
طلاء مسیحی ...
سفوف شاہی ...
مقوی حب عنبری ...
طلاء ملذذ ...
حب ممسک طلائی ...
نوٹ: اگر فائدہ نہ ہو حلفیہ قیمت واپس ہوگی فہرست دواخانہ مفت طلب فرمایئے
نیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

خالص کسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ ٹورٹی کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر وں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
Castophen Manfg. Co.,
P. Box 88, Bunder Rd.: Karachi.

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

... دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں | سفوف جریان

منیجر حاذق فارمیسی پونچکپوہ دہلی

مخلصانہ مشورہ

آج کل دواؤں کے اشتہارات جن مبالغہ آمیز اور گمراہ کن طریقوں سے شائع ہوتے ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ... طلائے اعظم اور معجون مشفار ...
منیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڑھ

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت، مہلک اور خطرناک ادبیات سے دماغوں کو بچا کر صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا منشاء و سنجیدگی سے رد کرنا ہے۔ قیمت سالانہ قسم اول ... قسم دوم ... نمونہ کا پرچہ ... کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔
منیجر

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے
ہر قسم کی جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ نہ ہونے کی صورت میں دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ادا کریں گے محصولڈاک و پیکنگ اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ۸ کے ٹکٹ بھیج دیں
اگر آپ بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ آپ کی قسمت
نیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔
منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عه/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عه۱۲/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (۲) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید مترجم اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں ایک معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عه) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سیاہت رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلےٰ سفید کاغذ حناشدہ بلا جلد ... قسم دوم حناشدہ بلا جلد ع/ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸/ اور چمڑے کی جلد کا ۱۲/ ہدیہ کے علاوہ
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱/	۱/	۲/	۴/

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶/
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۹ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

آئین سازی میں بے آئینی

…پنجاب سکھ رکن کو ہرگز کوئی اعتراض نہ ہوگا اور اس تحفظ کے بعد مسلمان محسوس کرینگے کہ … کی بنیادی حفاظت خود دستور اساسی میں داخل کر دی گئی ہے اور اب وہ مخلوط انتخاب کی ہر صورت میں پوری طرح محفوظ ہیں۔

ہم اللہ رب العزت کی درگاہ میں دست بدعا ہیں کہ وہ الہ آباد کانفرنس کو کامیاب بنائے اور ہم آئندہ اشاعت میں ناظرین کرام کو یہ مژدۂ جانفزا سنا سکیں کہ گنگا اور جمنا کے سنگم پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد ہوگیا۔

یورپین	۱
تجارت	۱
زمیندار	۵
یونیورسٹی	۱
مزدور	۳
کل میزان	۱۷۵

اسی اصول پر جو بنگال کے لئے ہے تجویز کی گئی ہے کہ زمینداروں اور مزدوروں میں سے تین نشستیں مسلمانوں کے لئے محفوظ کر دی جائیں تاکہ وہ ۵۱ فیصدی کی آئینی اکثریت میں آجائیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ ان تجاویز کے علاوہ اور ان کے ساتھ مزید تشریح کے طور پر بعض تجاویز اور بھی کانفرنس کے سامنے آئیں گی لیکن ان پر کوئی بحث کرنا اس مرحلہ پر یقیناً قبل از وقت ہوگا …

مسودات حج اور رائے عامہ

مسلم اراکین اسمبلی کا فرض

…

الہ آباد کی گفتگوئے مصالحت

جس وقت کہ ہم یہ سطور لکھ رہے ہیں الہ آباد میں ہندو، مسلمان اور سکھوں کی مشترکہ کانفرنس اتحاد و اتفاق کی عملی تجاویز پر غور کر رہی ہے اور پورے یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس جد و جہد کا انجام کیا ہوگا …

…

عام نشستیں (بشمول دو خواتین و اچھوت)	۸۰
مسلمان (بشمول دو خواتین)	۱۱۹
…	۲
…	۴
…	۱۱
…	۱۹
…	۵
…	۲
…	۸
کل میزان	۲۵۰

منتخبہ کمیٹی کی سفارشات پر آرڈیننس بل میں تبدیلیاں

پکٹنگ ہر حالت میں قابل جرم نہیں ہے

…

ہاربن کے قریب چین اور جاپان کی زبردست جنگ

مخالفین پر جاپانی ہوائی بیڑہ کی بمباری

…

شنگہائی ۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ماسکو (روس) میں منچوریہ کے معاملہ میں روسی اور جاپانی معاہدہ کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے … اخبارات کا بیان ہے کہ روس اور جاپان کی اس گفت و شنید کا مطلب چین کو بالکل علیحدہ کر دینا ہے۔

سندھ کی علیحدگی کن شرائط پر تسلیم کی گئی ہے؟

اتحاد کانفرنس میں سندھ کی علیحدگی پر شرط و معاہدہ

ہندوؤں نے جن تحفظات کے ماتحت سندھ کی علیحدگی پر آمادگی کا اظہار کیا ہے اور اس کے متعلق جو معاہدہ مرتب ہوا ہے اس کا متن حسب ذیل ہے۔

مسلمان اس امر پر اصرار کر رہے ہیں کہ سندھ کو غیر مشروط طور پر علیحدہ کیا جائے اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کا خیال ہے کہ اگر مندرجہ ذیل شرائط میں سے کسی شرط کو تسلیم نہ کیا جائے تو وہ سندھ کی علیحدگی کے مسئلہ کو تسلیم نہ کریں گے۔ بہرحال وہ شرائط …

… (۵) پبلک ملازمتوں میں بھرتی کا مسئلہ ایک غیر جانبدار کمیشن طے کریگی …

(۶) قانون اور ٹیکس میں کسی فریق کو کوئی امتیاز حاصل نہ ہوگا …

(۷) سندھ کے کابینہ میں کم از کم ایک ہندو ممبر ہوگا …

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ارض حرم میں غیر مسلموں کا مخفی داخلہ

اگر ان کو گولی ماری گئی تو حکومت حجاز ذمہ وار نہ ہوگی

ینبوع اور دیگر مقامات کے حکام کا انتباہی اعلان

…

طرابلس میں پھر گڑبڑ

شہید امت عربیہ کی یادگار

معلوم ہوا ہے کہ طرابلس اور برقہ کے عرب مسلمانوں نے شہید امت عربیہ سید عمر مختار کا یوم شہادت بڑے جوش سے منایا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ شہید مرحوم کو گزشتہ سال حکومت اٹلی نے بغاوت کے جرم میں … ستر سال سے متجاوز تھی … اس کے باوجود عربوں کے عزائم میں فرق نہیں آیا … برقہ کے قریب اٹلی کی فوج اور عربوں کے درمیان معمولی سی جھڑپ بھی ہوگئی جس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت اٹلی چند سربرآوردہ عرب مسلمانوں پر بغاوت کے سلسلہ میں مقدمہ چلانے والی ہے مگر ابھی تک کوئی تصدیق نہیں ہوئی۔ طرابلس کا مطلع ابھی تک اضطراب اور پریشانی سے صاف نہیں ہوا ہے۔

عبادان کے کنوؤں سے پٹرول کا اخراج

ایک ماہ میں ۵۰۸۰۰ ٹن تیل نکالا گیا

ایک عراقی جریدہ مظہر ہے کہ اینگلو پرشین پٹرول کمپنی نے عبادان کے کنوؤں سے بہت زیادہ پٹرول نکالا ہے۔ ماہ اگست میں جو پٹرول نکالا گیا اس کی مقدار ۵۸۸۰۰ ٹن تھی۔ گزشتہ آٹھ ماہ کی مجموعی مقدار کا اندازہ ۲۲۵۰۰۰۰ ٹن ہے۔ تین سال کے اندر جس قدر پٹرول نکالا گیا اس کی مقدار حسب ذیل ہے۔

۱۹۲۹ء میں ۵۴۰۹۵۵ ٹن نکالا گیا۔ ۱۹۳۰ء میں ۵۹۳۹۳۰۲ ٹن نکالا گیا۔ اور ۱۹۳۱ء میں ۵۷۵۰۴۹۸ ٹن اخذ کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ خلیج فارس اور موصل میں پٹرول کے جدید چشمے دریافت ہوئے ہیں جن کی کھدائی عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ اگر یہ چشمے کامیاب رہے تو پٹرول کی شرح میں بھی تخفیف ہوجائیگی اور دوسری طرف روسی پٹرول کا مقابلہ بھی کیا جاسکے گا جس نے طہران وغیرہ کی منڈیوں پر پورا قبضہ کر لیا ہے۔

فرانسیسی فوج اور مراکشی مسلمانوں میں جنگ

کوہ اطلس کے تین ہزار بربری باشندے قتل کر دیے گئے

فرانسیسی فوج نے اپنے حمایتیوں کے ساتھ مراکش کے باشندوں سے شدید مقابلہ کے بعد ۲۳ ہزار افراد کو اطاعت پر مجبور کر دیا۔ فرانسیسی سپاہ اگست کے نصف حصہ میں بغیر کسی مزاحمت کے ان مشرقی حصوں پر قابض ہوگئی جو کوہ اطلس کے وسط میں واقع ہیں اور جو بربری علاقہ کی سب سے بلند سطح ہے۔

اس کے بعد فرانسیسی سپاہ نے بڑی مشکل سے منتشر قبائل کے ۶۷۰۰ افراد کو تسلیم ہونے پر مجبور کر دیا۔ فرانس کی اس کامیابی نے کوہ اطلس کے حالات پر بہت خوشگوار …

… اس کے بعد بربری قبائل کے رئیس … نے بھی اطاعت قبول کر لی اور جنرل … نے قبائل کو اطاعت پر مجبور کر کے ان کی چار ہزار بندوقوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

چین کی تازہ مردم شماری

چین کی وزارت داخلہ نے مجلس اقوام کو چینی مردم شماری کی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حالیہ مردم شماری کے مطابق چین کی آبادی ۴۴ کروڑ ۲۰ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔

الہ آباد میں ہندوستان کی مختلف الخیال جماعتوں کا تاریخی اجتماع

اتحاد کیلئے زعمائے ہند کی مساعی پیہم

امید و بیم کی متضاد کیفیات

تین یوم کی بحث و تمحیص کی تفصیلی روداد

الہ آباد ۴ نومبر۔ ہندو اور سکھ نمائندگان کے درمیان ایک جانب اور سرکردہ مسلم لیڈران کے درمیان دوسری جانب گفت و شنید گزشتہ تین یوم سے جاری ہے …

پنجاب کا مسئلہ

پنجاب کے مسئلہ کا ابھی تک کوئی حل دریافت نہیں ہوسکا ہے …

قوم پرست مسلمانوں کا نظریہ

مولانا ابوالکلام آزاد نے ہندو اور سکھ لیڈروں کے ایک جلسہ میں تقریر کی اور قوم پرست مسلمانوں کے نظریہ کو ان کے روبرو پیش کیا …

کانفرنس کا اجلاس آج دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ کانفرنس ہر پہلو سے نمایندگی میں مکمل تھی۔

سب کمیٹی کا تقرر

ہندو، مسلم اور سکھ لیڈران کی ایک سب کمیٹی جلد ہی تمام متنازعہ امور پر غور کرنے کے لئے کانفرنس کے روبرو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ حسب ذیل اصحاب اس کمیٹی کے ممبر ہونگے۔ مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد، راجہ سلیم پور، مولانا ظفر علی خاں، پنڈت مدن موہن مالویہ، راجہ نریندرناتھ، ڈاکٹر موسنجے، بابو راجندر پرشاد، بابو شیام لال لیڈر، فری بت وچے راگھو آچاریہ، پروفیسر چھبلانی، شری بت راما نند چٹرجی، سردار سنگھ، سردار اجل سنگھ، سردار جودھا سنگھ۔ سب کمیٹی کا اجلاس آج رات کو ۸ بجے منعقد ہوگا۔

جمود ۔ مایوسی ۔ امید

الہ آباد ۴ نومبر۔ آج شب کو صلح کی گفت و شنید کے دوران میں حالات کی رفتار بہت زیادہ تیرہ و تاریک ہوگئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے مسئلہ پر یکایک جمود پیدا ہوگیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر اس نازک حالت کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کانفرنس کا آئندہ اجلاس کل شام کو ۱۰ بجے منعقد ہوگا۔

سب کمیٹی کا کام

اتحاد کانفرنس نے فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل تجویز کرنے کیلئے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی وہ ابھی تک کسی خاص مرحلہ پر نہیں پہنچی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی ہے کیونکہ اس میں بہت سے مزید ممبران شامل کر لئے گئے ہیں۔ درحقیقت شروع میں جس قدر ممبران نامزد کئے گئے تھے ان سے زائد ممبران بعد میں شامل کئے گئے ہیں۔ اس کارروائی سے یہ تصور کیا جا رہا ہے کہ کمیٹی اپنے کام میں ایک کامیاب نہیں ہوسکی ہے۔ اور کئی رخنے ایسے پیدا ہوگئے ہیں جن کے باعث جلد فیصلہ مشکل نظر آرہا ہے۔

ملازمتوں کا مسئلہ

اتحاد کانفرنس نے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی اس کا اجلاس کل نصف شب تک ہوتا رہا۔ بعد ازاں آج صبح بھی گیارہ بجے تک ہوتا رہا …

… لیکن پنجاب کے متعلق اس قسم کی توقع ابھی بہت دور ہے۔

سندھ کے مسئلہ کی پیچیدگی

سندھ کا مسئلہ نہایت تکلیف دہ ثابت ہو رہا ہے۔ مسلمان علیحدگی پر اصرار کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے سندھ کے ہندو اس تجویز کے خلاف ہیں کہ سندھ کو پنجاب سے ملحق کر دیا جائے۔ سکھ اور سندھ کے ہندو اس بارے میں بھی اختلاف رائے رکھتے ہیں۔

حوادث و احکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

…

(باقی آئندہ)

ضروری گزارش

…

اختلاف کے باوجود سمجھوتہ ضرور ہوگا
اتحاد کانفرنس میں مایوسی کے بعد امید کی جھلک
پنجاب اور سندھ کے مسئلہ کے حل کا قریبی امکان

الہ آباد ۸ نومبر۔ اتحاد کانفرنس کی گفت و شنید کے متعلق جو مایوسی کے سیاہ بادل چھا رہے تھے ان میں اب امید کی شعاع نظر آنے لگی ہے چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سندھ کا مسئلہ آسان ہوگیا ہے اور ممکن ہے کہ مشکلات کو عبور کرلیا جائے۔ ...

پنجاب کے مسئلہ کا حل

الہ آباد ۸ نومبر۔ اتحاد کانفرنس کے سلسلہ میں تازہ ترین اطلاع مظہر ہے ... معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے معاملہ میں خالصہ دربار کے نمائندے جو مسلمانوں کو قرقہ وارانہ اکثریت دینے کے خلاف ہیں اور اس سلسلہ میں خالصہ دربار کے فرمان کے پابند ہیں کانفرنس سے چلے جائیں گے اور بقیہ سکھ نمائندوں کو اس مسئلہ پر سمجھوتہ کرلینے کی اجازت دیں گے۔ ...

اگر یہ تجویز منظور ہوگئی تو پنجاب کے مسئلہ کے سمجھوتہ کے راستہ میں سے ایک بڑا روڑا دور ہو جائے گا۔ ...

سمجھوتہ ضرور ہوگا

اتحاد کانفرنس میں صوبہ سرحد اور بلوچستان کا فیصلہ ہوگیا
ہندو مسلم معاہدہ کے بعد حکومت کو اپنے فیصلے کے استرداد پر مجبور کیا جائے
بعض تحفظات کے ماتحت سندھ کی علیحدگی پر آمادگی

الہ آباد ۸ نومبر۔ اتحاد کانفرنس میں بنگال کا معاملہ بالکل ختم ہوگیا ہے۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان کے متعلق جو فیصلہ اتحاد کانفرنس میں منظور ہوا ہے اس کا متن حسب ذیل ہے۔ ...

صوبہ سرحد کو دیگر صوبجات کے مساوی حقوق دیے جائیں ... اتحاد کانفرنس کی حالت نہایت امید افزا ہے۔ ...

اتحاد کانفرنس میں سیاسی پیچیدگیاں
سندھ کی علیحدگی پر اختلاف

رجب کی نوچندی میں گڑبڑ
کربلا میں ڈاکہ کی خبر

کلکتہ کارپوریشن کی عمارت پر پولیس کا قبضہ

فوجی بارک سے دس ہزار گولیاں غائب

آرڈیننس بل پر دستخط کردئے گئے
سات ارکان کا اختلافی نوٹ

تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری کا سیلاب

سیاسی کانفرنس منتشر کردی گئی

چاٹگام میں کارتوس برآمد ہوئے

سندھ کے مسئلہ کو آرڈیننس بنایا جائے
سندھی لیڈر کا تار ڈاکٹر مونجے کے نام

جاپان اور منچوریہ کی جنگ کا نتیجہ
صرف ایک سال میں دس ہزار انسانوں کا قتل

برلن میں ہڑتالیوں کا ہنگامہ
پولیس کی گولی سے ایک نازی ہلاک

شراب کی بھٹیوں پر پولیس کا چھاپہ

چھوت چھات کے خاتمہ کیلئے نیا قانون

فری پریس جرنل نے ضمانت داخل کردی

اتحاد کانفرنس کے کامیاب ہونے کی پوری توقع
مولانا شوکت علی کا امید افزا بیان

اتحاد کانفرنس میں ایک ممبر کی گرفتاری

سیاسی کانفرنس کے صدر کی گرفتاری

منچوریہ کے اسٹیشن پر چینی ڈاکوؤں کا حملہ
تین اشخاص کا قتل اور تین آگ کی نذر

پشاور پولیس اسٹیشن میں ڈائنامیٹ پھٹ گیا
پولیس کا تمام عملہ معطل کردیا گیا

احمد آباد کے انسپکٹر کا قتل
پولیس سارجنٹ نے گولی ماردی

حج کے متعلق مسودات قانون
معلمین کے مسودہ کی واپسی کا امکان

نئی دہلی ۵ نومبر۔ ... جمعیتہ علمائے ہند کی رہنمائی میں ان دونوں مسودات کی مسلمانوں نے جو مخالفت کی تھی حکومت نے اسے نظر انداز نہیں کیا ... اس کی خود کوئی چیز تیار نہ کرسکے گا۔

ڈکٹیٹر نہم جمعیتہ علمائے ہند کی گرفتاری
مرادآباد میں جلسہ و جلوس اور پولیس کا لاٹھی چارج

مرادآباد ۵ نومبر۔ جمعیتہ علمائے ہند کے نویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ... کو گرفتار کرلیا ... اور پبلک پر لاٹھی چارج کیا جس سے بہت سے لوگ زخمی ہوئے ...

مسلمانان مرادآباد کا جلسہ

مرادآباد ۵ نومبر۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان مرادآباد کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مولانا ... منعقد ہوا ...

جمعیتہ علمائے ہند کے دسویں ڈکٹیٹر

جمعیتہ علمائے ہند کے نویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب نے اپنی گرفتاری کے وقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دیوبندی ... کو جمعیتہ علمائے ہند کا اپنا قائم مقام نامزد کیا۔

حکومت نے گاندھی جی کو خط و کتابت کی اجازت دیدی
چھوت چھات کے متعلق جیل سے پروپیگنڈہ

بمبئی ۸ نومبر۔ گاندھی جی نے یروڈہ جیل سے ایک بیان چھوت چھات کی بیخ کنی کے سلسلہ میں شائع کیا ہے۔ ...

عقد بیوگان اور طلاق کا قانون پاس کیا جائے
گجرات کی ہندو خواتین کے مطالبات

احمد آباد ۵ نومبر۔ خواتین کانفرنس میں احمدآباد کی ہندو خواتین نے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے ...

(۱) کمسنی کی شادیاں خلاف قانون قرار دیدی جائیں۔
(۲) شادی شدہ طلبا کو کالجوں میں داخل نہ کیا جائے۔
(۳) ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جائے۔
(۴) بیواؤں کو دوبارہ شادی کرنے کی اجازت دی جائے۔
(۵) طلاق ایکٹ پاس کیا جائے۔

دار الحکومت
جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام
جمعیتہ علمائے ہند کا شاندار جلسہ اور جلوس
پولیس کا لاٹھی چارج

جلوس

پولیس کی مداخلت

دہلی میں دو اور سازشی گرفتار
خفیہ پولیس کی سرگرم تفتیش

دہلی۔ مقامی سی۔ آئی۔ ڈی پچھلے کئی روز سے انقلاب پسندوں کی تلاش میں مصروف تھی ...

گول میز کانفرنس میں برطانی مزدوروں کی شرکت
مزدور جماعت نے شرکت سے انکار کردیا

سر علی امام کی یادگار کے قیام کی تجویز
ایک لاکھ روپے کیلئے کمیٹی کی اپیل

پنجاب کونسل میں بھی آرڈیننس بل پیش ہوگا
بل کی دفعات بہت زیادہ سخت ہیں

جنوبی افریقہ میں سفید فام بیکاروں کی امداد
ہندوستانیوں کو کیوں محروم رکھا گیا

بمبئی میں کانگریسیوں کی گرفتاریاں
مسلم ایرمبئی کونسل گرفتار کرلی گئی

گاندھی جی کی رہائی کے متعلق ہوم ممبر کا بیان
جیل سے گاندھی جی کے دو مکتوب

ریلوے کے جعلی ٹکٹ فروخت کرنے کی سازش
ریاست نابھ میں ایک گروہ گرفتار

ڈھاکہ کے قریب ایک بم پھٹ گیا
ایک ہندو ہلاک ۔ پولیس کی تحقیقات

سرحد میں چار سرخ پوش گرفتار
پارہ چنار منڈی میں پکٹنگ کی سعی

ڈکٹیٹر ششم کا ملتان جیل کو تبادلہ
اخلاقی قیدیوں کی گاڑی میں جگہ دی گئی

رسالہ معراج النبی ﷺ

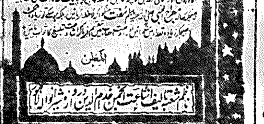

الملتمس
ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

مسلمانوں اور طلبہ دار العلوم کا یہ جلسہ ہندوستان کے مشہور و مسلم لیڈر سر علی امام کی نہایت انتقال پر ملال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس کو ایک قومی اور ملی حادثہ قرار دیتا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم کی وفات پر اظہار حزن و ملال کے لئے آج دار العلوم بھی بند رہا۔

شبیر محمد ناظم الاصلاح دار العلوم ندوۃ العلماء

ہاکی کپ ٹورنامنٹ

محمد صالح ہاکی کپ ٹورنامنٹ مارہرہ اسلامیہ اسکول مارہرہ ۷ر نومبر ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا تمام مڈل اسکول اور ہائی اسکول کے آٹھویں درجہ تک کے طلبہ اس میں حصہ لے سکتے ہیں فیس داخلہ پانچ روپیہ ہے گزشتہ سال یہ کپ مارہرہ اسلامیہ اسکول ٹیم نے جیتا تھا قواعد و ضوابط حسب ذیل پتہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سید وحید حسن نقوی سکریٹری محمد صالح ہاکی کپ ٹورنامنٹ مارہرہ اسلامیہ اسکول

صوبہ بہار میں اگرچہ برعکس نام نہند زنگی کافور اخبار اتحاد نے جو فضا کدر کر رکھی تھی تاہم لکھنؤ کانفرنس کی شاندار کامیابی کو دیکھ کر مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئیں اور دادو نگری کے مکاید سے بھی پردہ اٹھ گیا اور سمجھوں نے دیکھ لیا کہ مسلم کانفرنس کی آڑ میں کیا کچھ کیا جاتا رہا ہے ہم مسلمانان ضلع دربھنگہ کی انتہائی ادعا فرض سمجھتے ہیں کہ تصفیہ کے موقع پر تحفظ پرسنل لاء کے تحت میں ان تفاصیل کا نوٹ میں درج کیا جانا نہایت ضروری ہے جو جمعیۃ علمائے ہند دہلی نے طے کئے ہیں اور وہ تمام تفاصیل منظور کر لی گئیں ہم لوگ دل سے متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ صلح کو کامیاب اور مفید بنا دیں اور غداران قوم کی سازشوں سے مسلمانان ہند محفوظ رہیں۔

عبد الوہاب صدر جمعیۃ علمائے صوبہ بہار۔ از دربھنگہ

ندوۃ العلماء میں سر علی امام کی وفات پر جلسہ تعزیت

آج بتاریخ ۸ر نومبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز ظہر اساتذہ و طلبہ دار العلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ سر علی امام کی وفات پر اظہار رنج و غم کیلئے زیر صدارت جناب مولانا شبلی صاحب فقیہ دار العلوم

بعد جناب مولوی حافظ خلیل الرحمن صاحب اختر عباسی ناظم جمعیۃ الطلباء مدرسہ اشرف العلوم کانپور نے ایک بصیرت افروز تقریر میں جداگانہ انتخاب کے مضار اور مخلوط انتخاب کے مفاد بیان کئے۔ آپ کے بعد چند دوسرے مقررین نے حالات حاضرہ پر تقریریں کیں جلسہ میں متعدد تجاویز منظور کی گئیں ایک تجویز میں ان مسلم زعماء کو مبارکباد دی گئی جو اتحاد کے لئے ساعی ہیں۔ دوسری تجویز میں ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں سے روادارانہ طرز عمل کی اپیل کی گئی۔

(محمد ایوب بھاگلپوری نائب ناظم جمعیۃ طلباء کانپور)

تشفیع داؤدی صاحب اور مسلمانان بہار

مسلمانان بہار ضلع دربھنگہ اتحاد کانفرنس منعقدہ لکھنؤ کا خیر مقدم کرتے ہوئے ارکین سب کمیٹی سے مستدعی ہیں کہ جلد از جلد ہندو مسلم مناقشہ کو مٹا کر مسلمانوں کو اطمینان سے زندگی بسر کرنے کا موقع دیں۔

اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے۔ ضخیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظم کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

[illegible]

پتہ: منیجر رسالہ ... کوچہ چیلان دہلی

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں

جس صاحب کو جونسی چیز کی ضرورت ہو۔ وہ منگوا سکتے ہیں!

رسالہ امراض مخصوصہ

لیکچر ہمدستانیوں کی جسمانی کمزوری

رسالہ لیڈر یا خود علاج

اخبار دیش اپکارک اردو

رسالہ امرت

فہرست دوا

سو سالہ عجیب کیلنڈر مفت

خط و کتابت و تار کا پتہ

امرت دھارا ۔ لاہور منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۵۲

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم ۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص ابیض

یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے ...

اکسیر نسواں

عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک نہ ہندوستان ...

ملین

یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے ...

جوہری

مرض آتشک کے لئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

جلسہ جمعیۃ العلماء یوسف زئی بام خیل

آج بتاریخ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۲ء شب جمعرات بعد از نماز عشاء جامع مسجد واقع منی تحصیل صوابی میں زیر صدارت مولانا مولوی مفتی صاحب فضل الرحمن نائب صدر جمعیۃ العلماء عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ واعیان توحید کافی تعداد میں شریک تھے اور مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں

(۱) صدر صاحب نے صدارت کے دوران میں اصلاح قوم و اتحاد بین المسلمین کے مضامین پر تبصرہ کیا نیز حاضرین کو بتایا گیا کہ ہر ممکن کوشش سے اجراء رسم شریعت پر مصروف رہیں۔ اور حکومت کو ظاہر کیا کہ جمعیۃ العلماء یوسف زئی کا مطالبہ متعلق محاکم شرعیہ ضرور پورا کیا جائے دو جناب حکیم عبد الحکیم صاحب صدر جمعیۃ شبان المسلمین پنجاب لاہور نے دوران تقریر میں حاضرین کو بتایا کہ ہر سہ تجاویز جمعیۃ العلماء ہند متعلق احترام مساجد و اوقاف کو نظر استحسان دیکھتا ہے اور حکومت کے ذریعہ جو سراسر مداخلت فی الدین ہے اظہار افسوس کرتا ہے جس کی تائید میں جناب مبلغ جمعیۃ مولانا حکیم سید محمد اسحق نے پورے طور پر اظہار خیالات کیا۔ (ناظم جمعیۃ محمد یونس)

جمعیۃ طلباء کانپور کا جلسہ

مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳ر رجب المرجب ۱۳۵۱ھ کو بعد نماز جمعہ مدرسہ اشرف العلوم کانپور میں زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد امداد اللہ صاحب عباسی جمعیۃ الطلباء مدرسہ اشرف العلوم کانپور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں لکھنؤ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی پرزور الفاظ میں حمایت کی جناب صدر کے

اگر تندرستی پر زندگی کی بنیاد ہے!

شربت اکسیر

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

جریان: جو نامردی اور ضعف باہ کا پیش خیمہ ہے کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو شربت اکسیر کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ محصولڈاک

تازہ سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیے ۔ جناب قادر بادشاہ صاحب کلرک ... تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی کمپنی سے سات شیشی شربت اکسیر منگا کر میں نے اور میرے دوستوں نے بہت فائدہ اٹھایا ...

ملنے کا پتہ: ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی ۔ کوٹھی نمبر ۵ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء

قیمت ایک آنہ ... کتب فروش صاحبان ... جلد آرڈر روانہ فرمائیے ... ہر شہر میں بمقام بخشی ڈائری ملتی ہے ... آنے پر ہم بخشی ڈائری روانہ کریں گے۔

منیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۵ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

جمعیۃ علماء مراد آباد کے اسیر رضاکار

مراد آباد ۶ر نومبر حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علمائے ہند و ڈکٹیٹر پراونشل یوپی کانگریس کمیٹی کے جلوس سے ۹ر نومبر اور اس کے بعد ۱۰ر نومبر کو کانگریسی والنٹیروں کے علاوہ حسب ذیل رضاکاران جمعیۃ علمائے مراد آباد گرفتار کئے گئے ہیں۔

مولوی امیر حمزہ صاحب صدر جمعیۃ طلباء مراد آباد۔ مولوی منظور الاسلام صاحب احراری ۔ سنبھلی احمد حسین عرف چھوٹے۔ شیخ انعام اللہ خاں۔ انعام اللہ خاں۔ شیخ شفیع الدین شیخ قمر الدین۔ نواب خاں صاحبان۔

مسلمانان فرخ آباد کا اجتماع
صلح کوش علماء و زعماء پر اظہار اعتماد

۶ر اکتوبر۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان فرخ آباد کا ایک اجتماع عظیم زیر صدارت عالیجناب محمد امداد علی خاں صاحب منعقد ہوا۔ اولاً حضرت مولانا ...

(۴) مسلمانان فرخ آباد کا یہ عام جلسہ حضرات اجتماع لکھنؤ کو مبارکباد دیتا ہے اور اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں کو مخلصانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ اس کی مخالفت سے باز آجائیں ورنہ ہم ان کے خلاف اظہار ناراضگی کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ (بشیر الدین)

رضاکار جمعیۃ علماء سہارنپور کے مقدمہ کا فیصلہ

سہارنپور ۳ر نومبر۔ فیروز علی خاں صاحب رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے مقدمہ کی جو کہ ۶ر اکتوبر کو شراب پر پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے تھے مسٹر جہاں سٹی مجسٹریٹ نے ڈسٹرکٹ جیل سہارنپور میں سماعت کی اور ۶ ماہ قید با مشقت اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا رضاکار مذکور نے مقدمہ کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

بنگال میں احترام مساجد و اوقاف

۲۰ر ستمبر مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند کے اعلان کے مطابق بانا چنگ پران پاڑا جامع مسجد میں زیر صدارت جناب مولوی اسمٰعیل سعید بخت صاحب زمیندار ایک عام جلسہ منعقد ہوا تھا بعد ختم جلسہ جلوس نکالا گیا تھا گرد و نواح کے گشت کے بعد عیدگاہ پہنچ کر دعا کی گئی۔

حسب پروگرام جمعیۃ علماء ہند تاریخ مذکور میں سید پور بڑے مسجد میں زیر صدارت مولوی حاجی سید سکندر علی صاحب کے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا اور قرار داد میں ...

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ اور جلوس
جمعیۃ علماء سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کی گرفتاری

سہارنپور ۹ر نومبر کل حسب تجویز جمعیۃ علماء ہند آرڈیننس ڈے منایا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ بصدارت مولانا قاری احمد اللہ صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور منعقد ہوا تلاوت کلام مجید کے بعد جناب ڈکٹیٹر صاحب نے تقریر فرمائی اور جمعیۃ علماء ہند کے نویں ڈکٹیٹر مولانا سید محمد میاں صاحب کا ... پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد جناب مولانا ... صاحب رکن جمعیۃ علماء سہارنپور نے ایک مبسوط تقریر میں جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات ظاہر فرمائیں۔ آپ کے بعد ڈکٹیٹر صاحب نے مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کی اپیل کا خیر مقدم کرتے ہوئے الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی اس کے بعد جمعیۃ کی امداد کے لئے اپیل کی گئی جس کا پبلک کی طرف سے خاطر خواہ جواب دیا گیا اس کے بعد مولانا احمد اللہ صاحب نے تین تجویزیں پیش کیں پہلی تجویز میں الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی دوسری تجویز میں حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری پر ان کو مبارکباد دی گئی تیسری تجویز میں فیروز خاں رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کو جن کو ۳ر نومبر کو ۶ ماہ قید بامشقت اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی مبارکباد دی گئی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

جلوس پکٹنگ اور گرفتاریاں

جامع مسجد سے جلوس مرتب ہو کر شہر ... بازار ... وغیرہ میں ہوتا ہوا ... حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کے مطبوعہ بیانات تقسیم کرتا ہوا بازار شہید گنج میں شراب کی دوکان پر پہنچا یہ منظر کہ جلوس مختلف نعروں سے اپنے جوش کا اظہار کر رہے تھے جلوس میں آگے سبز جھنڈا جمعیۃ علماء کا تھا اس کے پیچھے آرڈیننسوں کے متعلق ایک نشان ... تھا مولانا قاری احمد اللہ صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور اور ... رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور نے شراب پر پکٹنگ کیا ... سب انسپکٹر پولیس معہ ایک جمعیۃ پولیس پہنچے اور ... صاحبان کو گرفتار کر کے کوتوالی پہنچا دیا۔ اللہ اکبر کے نعرے لگنے کے جرم میں ... گرفتار کر لئے گئے کل ۴ گرفتاریاں عمل میں آئیں مجمع نے نعروں کے ساتھ مجاہدین کو رخصت کیا۔

مقویات سر تاج عالم

... ودیا شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

ہمارے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۲ء کی تیار کردہ مقبول عام پیتل کی خوبصورت پالش شدہ منٹوں میں سیروں نفیس، لذیذ، ہوائی سویاں تیار کرنے والی

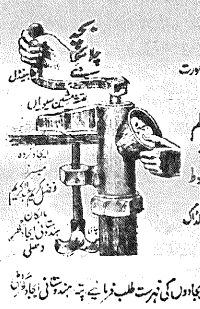

نو ایجاد مشین سویاں

وزن معمولی حجم کم پرزے مختصر و مضبوط

قیمت فی مشین پیتل پالش شدہ چھلنی دو عدد (سوراخ ۲۰۰) آٹھ روپے دو آنے، علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

نو ایجاد مشین نے تمام ولایتی مشین کو مات کر دیا ہے اور کدوکش وغیرہ تازہ ایجادوں کی فہرست طلب فرمائیے۔ پتہ ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

جرمنی طلسمی آلہ

اگر کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں اور طاقت مردمی کا تماشہ دیکھنا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں

قیمت فی آلہ رعایتی ۱ روپیہ بالکل بے ضرر ہے۔ وی پی طلب کریں جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس ہوگا۔

منگوانے کا پتہ: منیجر آنند اینڈ کمپنی ۵۰ چھاؤنی بٹالہ ضلع گورداسپور

بلوچ قوم کو خوشخبری

کراچی میں "البلوچ" ہفتہ وار کا اجراء

... منیجر البلوچ رنگیسر لین۔ کراچی

بکس نامردی

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان پیدا کرنے والے مست کو زندگی سے بہتر سمجھنے والے آئیں اور اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھریں ... بکس نامردی ...

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ... ہوتا ہے۔

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی

آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

(رجسٹرڈ)

...

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ اور جلوس
جمعیۃ علماء سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کی گرفتاری

سہارنپور ۵ر نومبر کل حسب تجویز جمعیۃ علماء ہند آرڈیننس ڈے منایا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ بصدارت مولانا قاری احمد اللہ صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب ڈکٹیٹر صاحب نے تقریر فرمائی اور جمعیۃ علماء ہند کے نویں ڈکٹیٹر مولانا سید محمد میاں صاحب کا مصدقہ بیان پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد جناب مولانا ارشاد حسن صاحب رکن جمعیۃ علماء ... نے ایک مبسوط تقریر میں جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات ظاہر فرمائیں۔ آپ کے بعد ڈکٹیٹر صاحب نے مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کی اپیل کا خیر مقدم کرتے ہوئے الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد جمعیۃ کی مالی امداد کے لئے اپیل کی گئی جس کا پبلک کی طرف سے خاطر خواہ جواب دیا گیا۔ اس کے بعد مولانا احمد اللہ صاحب نے تین تجویزیں پیش کیں پہلی تجویز میں الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی دوسری تجویز میں حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری پر ان کو مبارکباد دی گئی۔ تیسری تجویز میں فیروز خاں رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کو جن کو ۵ر نومبر کو ۶ ماہ قید بامشقت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی مبارکباد دی گئی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

جلوس پکٹنگ اور گرفتاریاں

جامع مسجد سے جلوس مرتب ہو کر شہنشاہی بازار نخاسہ وغیرہ میں ہوتا ہوا اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کے مطبوعہ بیانات تقسیم کرتا ہوا بازار شہید گنج میں شراب کی دوکان پر پہونچا۔ منظم جلوس مختلف نعروں سے اپنے جوش کا اظہار کر رہے تھے جلوس میں آگے سبز جھنڈا جمعیۃ علماء کا تھا اس کے پیچھے آرڈیننسوں کے متعلق ایک شاندار موٹو تھا مولانا قاری احمد اللہ صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور اور اطہر صاحب رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور نے شراب پر پکٹنگ کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سب انسپکٹر پولیس معہ ایک جمعیۃ پولیس پہونچے اور ہر دو صاحبان کو گرفتار کر کے کوتوالی پہونچا دیا۔ اللہ اکبر کے نعرے لگانے کے جرم میں ۳ اور اشخاص گرفتار کر لئے گئے کل ۶ گرفتاریاں عمل میں آئیں مجمع نے نعروں کے ساتھ مجاہدین کو رخصت کیا۔

رضاکار جمعیۃ علماء سہارنپور کے مقدمہ کا فیصلہ

سہارنپور ۵ر نومبر۔ فیروز علی خاں صاحب رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے مقدمہ کی جو کہ ۳۰ر اکتوبر کو شراب پر پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے تھے مسٹر جبال سٹی مجسٹریٹ نے ڈسٹرکٹ جیل سہارنپور میں سماعت کی اور ۶ ماہ قید بامشقت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا رضاکار مذکور نے مقدمہ کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

بنگال میں احترام مساجد و اوقاف

۹ر ستمبر جلسہ تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند کے اعلان کے مطابق باخاجنگ پران باڑا جامع مسجد میں زیر صدارت جناب مولوی الیاس صاحب سعید بخت صاحب زمیندار ایک عام جلسہ منعقد ہوا انفار بعد ختم جلسہ جلوس نکالا گیا تھا گرد و نواح کے گشت کے بعد عیدگاہ پہنچ کر دعا کی گئی۔

حسب پروگرام جمعیۃ علماء ہند تاریخ مذکور میں بیدا پور بڑے مسجد میں زیر صدارت مولوی حاجی سید سکندر علی صاحب کے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا اور قرارداد میں مندرجہ ذیل نہایت جوش و خروش کے ساتھ بالاتفاق منظور ہوگئیں۔

۹ر ستمبر حسب پروگرام جمعیۃ علماء ہند شاہ بندر جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی محمد عبدالخالق ایک عام جلسہ منعقد ہوا ہر سہ تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

۹ر ستمبر حسب ارشاد جمعیۃ علماء ہند نبی گنج جامع مسجد میں بزیر صدارت مولوی انوار علی صاحب ساڑھے بارہ بجے ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔

۹ر ستمبر حسب پروگرام جمعیۃ علماء ہند بانچ گاؤں جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی ظفر علی صاحب ایک جلسہ ہوا۔ ان تمام مقامات میں جمعیۃ علماء ہند کی تجاویز منظور کی گئیں۔

جمعیۃ علماء مرادآباد کے اسیر رضاکار

مرادآباد ۵ر نومبر حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علمائے ہند و ڈکٹیٹر پراونشل یوپی کانگریس کمیٹی کے جلوس سے ۸ر نومبر اور اس کے بعد ۱۰ر نومبر کو کانگریسی والنٹیروں کے علاوہ حسب ذیل رضاکاران جمعیۃ علمائے مرادآباد گرفتار کئے گئے ہیں:۔

مولوی امیر حسین صاحب صدر جمعیۃ طلبائے مرادآباد۔ مولوی مظہر الاسلام صاحب احراری سنبھلی۔ محمد حسین عرف چھوٹے۔ شیخ انعام اللہ خان۔ انعام اللہ خان۔ شیخ شفیع الدین شیخ قمر الدین۔ نواب خاں صاحبان۔

مسلمانان فرخ آباد کا اجتماع
صلح کوشش علماء و زعماء پر اظہار اعتماد

۲۸ر اکتوبر بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان فرخ آباد کا ایک اجتماع عظیم زیر صدارت عالیجناب محمد امراؤ علی خاں صاحب منعقد ہوا۔ اولاً حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد نے حضرت مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی صحت کیلئے دعا کی۔ اس کے بعد مولانا حکیم سید آل نبی صاحب نقوی و مولانا محمد ایوب صاحب انصاری نے اجتماع لکھنؤ کی حمایت پر بصیرت افروز تقریریں کیں آخر میں حسب ذیل تجویزیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان فرخ آباد کا یہ عام جلسہ اجتماع لکھنؤ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور علماء و زعماء کے متفقہ فیصلہ پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) مسلمانان فرخ آباد کا یہ عام جلسہ شرکائے اجتماع لکھنؤ کو مبارکباد دیتا ہے اور اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں کو مخلصانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ اس کی مخالفت سے باز آجائیں ورنہ ہم ان کے خلاف اظہار ناراضگی کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔

(بشیر الدین)

جلسہ جمعیۃ العلماء یوسف زئی بام خیل

آج تاریخ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء شب جمعرات بعد از نماز عشاء جامع مسجد واقع بنی تحصیل صوابی میں زیر صدارت مولانا مولوی مفتی صاحب فضل الرحمن نائب صدر جمعیۃ العلماء عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ واعیان توحید کافی تعداد میں شریک تھے اور مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) صدر صاحب نے صدارت کے دوران میں اصلاح قوم، اتحاد بین المسلمین کے مضامین پر تبصرہ کیا نیز حاضرین کو بتایا گیا کہ ہر ممکن کوشش سے اجراء رسوم شریعت پر مصروف رہیں۔ اور حکومت کو ظاہر کیا کہ جمعیۃ العلماء یوسف زئی کا مطالبہ متعلق محاکم شرعیہ ضرور پورا کیا جائے (۲) جناب حکیم عبدالحکیم صاحب صدر جمعیۃ شبان المسلمین پنجاب لاہور نے دوران تقریر میں حاضرین کو بتایا کہ ہم ہمہ تجاویز جمعیۃ العلماء ہند متعلق احترام مساجد و اوقاف کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور حکومت کے رویہ پر جو سراسر مداخلت فی الدین ہے اظہار افسوس کرتا ہے جس کی تائید میں جناب مبلغ جمعیۃ مولانا حکیم سید محمد اسحق نے پورے طور پر اظہار خیالات کیا۔ (ناظم جمعیۃ محمد یونس)

جمعیۃ طلباء کانپور کا جلسہ

مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ر رجب المرجب ۱۳۵۱ھ کو بعد نماز جمعہ مدرسہ اشرف العلوم کانپور میں زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد امداد اللہ صاحب عباسی جمعیۃ الطلباء مدرسہ اشرف العلوم کا نہایت کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں لکھنؤ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی پرزور الفاظ میں حمایت کی۔ جناب صدر کے بعد جناب مولوی حافظ خلیل الرحمن صاحب اختر عباسی ناظم جمعیۃ الطلباء مدرسہ اشرف العلوم کانپور نے ایک بصیرت افروز تقریر میں جداگانہ انتخاب کے مضار اور مخلوط انتخاب کے مفاد بیان کئے۔ آپ کے بعد چند دوسرے مقررین نے حالات حاضرہ پر تقریریں کیں۔ جلسہ میں متعدد تجاویز منظور کی گئیں۔ ایک تجویز میں ان مسلم زعماء کو مبارکباد دی گئی جو اتحاد کے لئے ساعی ہیں۔ دوسری تجویز میں ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں سے روادارانہ طرز عمل کی اپیل کی گئی۔

(محمد ایوب بھاگلپوری نائب ناظم جمعیۃ طلباء کانپور)

اگر تندرستی بر قرار رکھنا ہے تو زندگی بیکار ہے!
شربت اکسیر

...

ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

Indian Invention House Delhi Amritsar

ہندوستانی ایجاد گھر

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

نوایجاد مشین سوئیاں

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

مقویات سرتاج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بلوچ قوم کو خوشخبری

کراچی میں "البلوچ" ہفتہ وار کا اجراء

منیجر البلوچ ... کراچی

جرمنی طلسمی آلہ

اگر کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں ...

منیجر آنند ایجنسی ... ضلع گوردا سپور

آگیا ہے۔ نیا سال ۱۹۳۳ء

بخشی پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

منیجر ... بخشی کمپنی ... کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

بکس نامردی

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۲

تبدیل غذا و بغیر جراحی کے بغیر بھی
آدمی جوان ہو سکتا ہے
معجون شباب آور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شفیع داودی صاحب اور مسلمانان بہار

مسلمانان بہار ضلع دربھنگہ اتحاد کانفرنس منعقدہ لکھنؤ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اراکین سب کمیٹی سے متوقع ہیں کہ جلد از جلد ہندو مسلم مناقشہ کو طے فرما کر مسلمانوں کو اطمینان سے زندگی بسر کرنے کا موقع دیں۔

صوبہ بہار میں اگرچہ برعکس نام نہند زنگی کافور اخبار اتحاد نے جو فضا کدر کر رکھی تھی گو لکھنؤ کانفرنس کی شاندار کامیابی کو دیکھ کر مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئیں اور داؤد نگری کے مکاید سے بھی پردہ اٹھ گیا اور سمجھ لئے کہ مسلم کانفرنس کی آڑ میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے ہم مسلمانان ضلع دربھنگہ کی انتہائی آرزو ہے کہ تصفیہ کے موقع پر تحفظ پرسنل لا کے تحت میں ان تفاصیل کا فٹ نوٹ میں درج کیا جانا نہایت ضروری ہے جو جمعیۃ علمائے ہند طے کر چکی ہے وہ تمام تفاصیل منظور کی جائیں ہم لوگ دل سے متمنی اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ صلح کو کامیاب اور مفید بنا دے۔ اور اعداء الاسلام قوم کی سازشوں سے مسلمانان ہند محفوظ رہیں۔

عبدالوہاب صدر جمعیۃ علمائے صوبہ بہار از دربھنگہ

ندوۃ العلماء میں سر علی امام کی وفات پر جلسہ تعزیت

آج بتاریخ ۸ر نومبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز ظہر اساتذہ و طلبہ دار العلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ سر علی امام کی وفات پر اظہار رنج و غم کیلئے زیر صدارت جناب مولانا شبلی صاحب فقیہ دار العلوم منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

اساتذہ و طلبہ دار العلوم کا یہ جلسہ ہندوستان کے مشہور مسلم لیڈر سر علی امام کی ناگہانی انتقال پر ملال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس کو ایک قومی اور ملی حادثہ قرار دیتا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم کی وفات پر اظہار حزن و ملال کے لئے آج دار العلوم بھی بند رہا۔

شبیر محمد ناظم الاصلاح دار العلوم ندوۃ العلماء

ہاکی کپ ٹورنامنٹ

محمد صالح ہاکی کپ ٹورنمنٹ مارسین اسلامیہ اسکول مارہرہ ۲۷ر نومبر ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا تمام مڈل اسکول اور ہائی اسکول کے آٹھویں درجہ تک کے طلبہ اس میں حصہ لے سکتے ہیں فیس داخلہ پانچ روپیہ ہے گزشتہ سال یہ کپ مارسین اسلامیہ اسکول ٹیم نے جیتا تھا قواعد و ضوابط حسب ذیل پتہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سید وحید حسن نقوی سکریٹری محمد صالح ہاکی کپ ٹورنمنٹ مارسین اسلامیہ اسکول مارہرہ

رسالہ معراج النبی

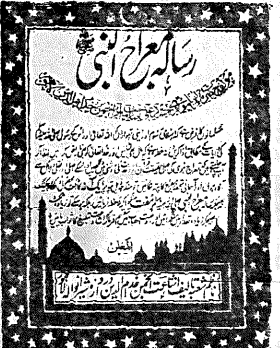

اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں
اسلامی تعلیم

...

المشتہر منیجر رسالہ ... دہلی

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں!

رسالہ امراض مخصوصہ مردان

لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری

رسالہ لیبر یا خوردبین

اخبار دیش اپکار کی اردو

رسالہ امرت

فہرست دوا

امرت دھارا ... لاہور

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "ہسپتال" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۰۶

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم نے رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر دیئے ہیں اور آپ کے جانشین عظیم مسیح الملک حکیم محمد احمد صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے بھی مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص احیض — اکسیر نول — ملین — چوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۳ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

الجمعیۃ

سہ روزہ

دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

قیمت اخبار

ہندستان کیلئے

ممالک غیر کے لئے

نمونہ

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم یکشنبہ ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۴

معاصرین کے افکار و آراء

سود اقانون حج (ملت)

عازمان حج کی آسانیوں کا کون ایسا مسلمان ہوگا جو خواہشمند نہ ہوگا۔ مسلمانوں کی جو کثیر تعداد ہر سال اپنے اس مذہبی فریضہ کی ادائی کے لئے جاتی ہے، ان میں یقیناً ہزاروں ایسے ہوتے ہیں جو سفر حج پر صرف اوسط درجہ کے ضروری اخراجات برداشت کرسکتے ہیں ...

ان تازہ شواہد کی بابت کیا خیال ہے ...

قوموں کی زندگی (ہمدم جدید)

قوموں کی زندگی، اکثریت و اقلیت کے حساب پر موقوف نہیں ہے، بلکہ صرف اس کا دارومدار اس اسپرٹ پر ہے جو قوموں میں موجود ہوتی ہے ...

مسلمانوں کے مشاغل (مدینہ)

ہندو مسلم اتحاد (...)

یک بام و دو ہوا (زمیندار)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از سادات)

اسلام دنیا کی ہر بیماری کا علاج تجویز کرچکا ہے

خلافت راشدہ میں کسانوں اور زمینداروں کے حقوق

موجودہ تہذیب اور اسلام کا قانون مالگذاری

ہمیں اس امر کے اظہار میں کوئی باک نہیں ...

خلیفۃ المسلمین کی اسلامی فوج پر سختی

حضرت فاروق اعظم نے اسلامی فوج کو سختی سے منع کر رکھا تھا کہ وہ زمینداروں کو رقبہ برابر بھی تکلیف نہ دیں ...

کسی پر ظلم کرکے تو مالگذاری نہیں لی گئی؟

آج مہذب ترین حکومتوں کا مالگزاری کے سلسلہ میں کیا حال ہے؟ ...

اسلام میں زمینداروں کے حقوق

خلافت راشدہ اور مالگذاری

جائے نماز یہ نایاب تحفہ جس کی ہر ایک مسلمان کے گھر میں ضرورت ہے۔ ضرور آزمائش کریں۔ جائے نماز قسم اول مخمل ... علاوہ محصولڈاک۔ جائے نماز قسم دوم ... علاوہ محصولڈاک۔ (نوٹ) اگر کسی دوکاندار کو زیادہ جائے نماز کی ضرورت ہو تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

نایاب کتابیں ناظرین یہ نایاب کتابیں ہر وقت ہمارے کارخانہ سے مل سکتی ہیں۔ (۱) کنجینہ طبیب حصہ اول ... (۲) مجربات ... (۳) لب المجربات ... (۴) طبیب نسواں ... (۵) مشکل کشا ... آپ کو معلوم ہوجائے گا۔ ملنے کا پتہ: قادر کمپنی سرکل ۹ لدھیانہ (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر

عمل ... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال او رپاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

... پتہ بال کالا اسٹور کنسی سری دربھنگہ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط و تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا سادہ آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے ... عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے ...

سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فی پرچہ ۳/

المشتہر

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

... منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

اکسیر حیات

دوا وہ جو درد دل اٹھنے لگا تاثیر اسکو کہتے ہیں

بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جس کا ہر گھر بلکہ ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے ...

ملنے کا پتہ

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب

پھلواری شریف ضلع پٹنہ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

چہرہ زرد ہے جسم نحیف اور کمزور ہے دل دھڑکتا ہے بھوک نہیں لگتی زندگی وبال ہو رہی ہے یہ سب کچھ جریان کا اثر ہے۔ جریان ایسا موذی مرض ہے جس سے زندگی تباہ و برباد ہوجاتی ہے ان سب شکایات کے لئے ہماری تیار کردہ دوائیں بے حد مفید ثابت ہوں گی۔

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں

سفوف جریان

منیجر حاذق فارمیسی پوسٹ بکس جنگپورہ دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرکے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے، افسانہ کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۳۰۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ سلسلے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا قاعدہ
۴/	۲/	۱/	۱/

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶/

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عللہ/ علاوہ محصولڈاک

غیر مجلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے بطور پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرّا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش لگے ہوئے ... ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے ... اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے پاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... یعنی ایک روپیہ ... مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرمی ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... علاوہ محصولڈاک ...

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۳ ررجب المرجب ۱۳۵۱ھ

سول نافرمانی کو بند کرنے سے ہی تعمیری کام ہو سکتا ہے

ہندوستان کو اصلاحات کیلئے مزید انتظار کرنے کا مشورہ

لارڈ سینکلے کا گاندھی جی سے سول نافرمانی ترک کرنیکا مطالبہ

لندن ۱۱ر نومبر۔ لارڈ سینکلے نے اپنے ایک ہندوستانی دوست کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جو اخبار "نیوز لیٹر" میں شائع ہوا ہے جس میں آپ نے فرماتے ہیں کہ اگر مسٹر گاندھی اپنے اثر کو کام میں لاکر سول نافرمانی کی تحریک کو بند کردیں تو تمام حالات میں نمایاں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ آپ نے مزید تحریر کیا ہے کہ گفت و شنید اور افہام و تفہیم کے دوران میں تصفیہ کے حصول میں ہرممکن کوشش کی گئی لیکن ہر دفعہ سول نافرمانی کے باعث مشکلات پیدا ہوتی چلی گئیں۔ تعاون کے بیسیوں مواقع ہیں کہ ایک شخص ایسا ہو جو مسئلہ کو حل کرے بلکہ اس کے ہاتھوں میں کہ جنگ کو اعلیٰ اصول کی خاطر ترک کردیا جائے۔ گفت و شنید کا وقت گزر گیا ہے اور اس وقت ضرورت اس کی ہے کہ تفصیلات جن پر ہندوستان کی تو اصلاحات کی عملی تعمیر کی جائے۔ ہم ہندوستان کی خواہشات کا احترام کرتے ہیں لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ قدیم تہذیب چند سال کے اندر عمل میں نہیں آسکتی ہر شخص دستوری تعمیر کا ایک کا غذ مرتب کرسکتا ہے مگر ہم ایسی حکومت کا خاکہ تیار کررہے ہیں جو قابل عمل ہو جس کیلئے فیڈرل گورنمنٹ جس کے مختلف حصے ہیں کہ اس کے لئے ایک عرصہ دراز کی ضرورت ہے جس میں مختلف جماعتوں، مذہبوں اور نجی رفاہ کا لحاظ رکھا جائے گا۔

آخر میں گاندھی جی کے اخلاص کا اعتراف کرنے کے بعد لارڈ سینکلے نے لکھا ہے کہ گاندھی جی کو اب سول نافرمانی ترک کردینی چاہئے اور اپنی قوت کو ایسے کام میں لگا دینا چاہئے جو جماعتوں کو مختلف کرنے کے بجائے متحد کردے۔ اس کے بعد مجھ کو مستقبل سے کوئی خوف نہیں رہے گا۔

امریکہ کے انتخابات میں صدر جمہوریہ کو شکست

شراب نوشی کی حمایت نے روزویلٹ کو کامیاب بنادیا!

نیویارک ۹ر نومبر۔ فرینکلن روز ویلٹ (ڈیموکریٹک پارٹی) متحدہ امریکہ کے صدر منتخب ہوگئے ہیں۔ مسٹر ہوور (ری پبلکن) کو بھاری اکثریت سے شکست ہوگئی ہے۔ مسٹر ہوور کو ریاست نیویارک جنوب اور وسطی مغرب میں پوری ناکامی ہوئی۔ بے روزگاری، غریب کسانوں اور تاجروں نے جن پر موجودہ کساد بازاری کی ضرب کاری لگی ہے۔ اور جس کے لئے موجودہ حکومت کو ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ متحد ہو کر مسٹر ہوور کو عہدے سے ہٹانے کی کوشش کی اور وہ کامیاب ہوگئے۔

امریکہ کے انتخابات کی تاریخ میں اتنی بھاری تعداد میں رائیں کبھی وصول نہیں ہوئی تھیں۔

گورنر روز ویلٹ کی کامیابی کی کنجی ریاست نیویارک رہی جہاں انہیں ۴۷ حلقہائے انتخاب سے رائیں ملیں۔ اور اس طرح انہوں نے نصف نیویارک کے شہر میں مسٹر ہوور کی نسبت ۸ لاکھ رائیں زیادہ حاصل کیں۔

ڈیموکریٹک پارٹی ۵۳۰ حلقہائے انتخاب میں سے ۴۷۲ حلقہائے انتخاب میں اپنی کامیابی کا دعویٰ کرتی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہوور کو ۱۹۲۸ء کے انتخابات میں جو دوکروڑ ایک لاکھ رائیں ملی تھیں ان سے ۱۵ لاکھ زیادہ رائیں مسٹر فرینکلن روزویلٹ کو ملیں گی۔

مسٹر روزویلٹ کے انتخاب کا غالباً ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ قانون امتناع شراب نوشی منسوخ کردیا جائے گا اور "خشک امریکہ" (جس نام سے اب وہ مشہور ہے) "ترامریکہ" بن جائے گا۔ اور ہر گوشہ میں شراب خانہ ہی شراب خانہ نظر آئیں گے۔

مسٹر روزویلٹ کے انتخاب سے دنیا کی اقتصادی کانفرنس کے حالات میں ایک اہم تبدیلی ہوجائے گی۔ کیونکہ گورنر روزویلٹ امریکن محاصل میں کمی اور قرضہ کی ادائیگی کے سوال پر نظر ثانی کی جانب مخاصمانہ رویہ رکھتے ہیں۔

"کانفرنسوں کی منڈی" میں خونریز فساد

فوج اور پولیس پر حملہ بلوائیوں پر گولہ باری

آٹھ اشخاص ہلاک اور تیس مجروح

جنیوا ۱۱ر نومبر۔ جھیل جنیوا کے کنارے دو اشتراکی سرغنوں کے خلاف مظاہرہ نے خطرناک صورت اختیار کرلی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ مشین گن چلانی پڑی جس سے تین مظاہرہ کرنے والے ہلاک ہوگئے۔

جب پولیس موقع واردات پر پہنچی تو مظاہرہ کرنے والوں پر حملہ کیا۔ ٹریننگ سکول سے فوج کا ایک مسلح دستہ طلب کیا گیا لیکن بلوائیوں کے ہیجان کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے فوج پر بھی حملہ کردیا اور سپاہیوں سے ان کی بندوقیں چھین لیں۔ سپاہیوں کو مجبوراً اپنی جان بچا کر واپس جانا پڑا لیکن بلوائیوں نے پیچھا نہیں چھوڑا ان کا تعاقب شروع کردیا۔ اور برابر خشت باری کرتے رہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس نے دوبارہ مشین گنوں سے گولہ باری کی شہر میں فوجی دستے متعین کردیئے گئے ہیں اور صورت حال پر قابو پانے کی کوشش کی جارہی ہے گرفتاریوں کی توقع کی جاتی ہے۔

امریکہ میں تباہ کن طوفان بادو باراں

ایک ہزار آدمی ہلاک۔ متعدد جہازات غرق

کیلوں کے درخت اور گنے کی کاشت کو سخت نقصان

نیویارک ۱۱ر نومبر۔ کوبا سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ مقام "کوبا" میں ایک زبردست آندھی آئی جس کے باعث ایک ہزار آدمی ہلاک ہوگئے۔ کوبا اور ویسٹ انڈیز کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ کیلوں کے باغات پچاس فیصدی تباہ اور متعدد جہازات غرق ہوگئے ہیں۔ گنے کی کاشت کو بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے۔

یہ تباہ کن اور خوفناک آندھی اپنے ساتھ بارش بھی لائی۔ آندھی کی رفتار ۱۰۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ کوبا کے قریب ایک قصبہ بھی بالکل تباہ ہوگیا ہے۔ عمارات اور کارخانجات بالکل منہدم ہوگئے ہیں۔

حکومت افغانستان میں اہم تبدیلیوں کی توقع

وزیر اعظم اور گورنروں کے عہدوں میں تبدیلی

معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کی وزارت میں عنقریب نہایت اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں اور اس مسئلہ پر آج کل اعلیٰ حکام کے ساتھ غور و خوض کیا جارہا ہے۔ سردار شاہ محمود خاں وزیر حربیہ سمت جنوبی سے واپس آکر علاج کے لئے جرمنی چلے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ علیل ہیں اور موجودہ وزیر اعظم سردار محمد ہاشم خاں کو گورنری افغانی ملے گی۔ اس کے بعد شاہ نادر خاں کے بھائی سردار محمد عزیز خاں جو حال ہی میں ماسکو کی سفارت سے واپس آئے ہیں وزیر اعظم بنائے جائیں گے۔ وزیر حربیہ کے منصب کے متعلق گمان غالب یہ ہے کہ اس پر سردار شاہ ولی خاں فائز ہوں گے لیکن دوسری روایت یہ ہے کہ وہ شاہ نادر خاں کے وکیل کی حیثیت سے کام کریں گے کیونکہ آپ کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ اور شاہزادہ محمد ظاہر خاں (ولیعہد) وزیر جنگ ہوں گے۔

الہ آباد کانفرنس میں امید و بیم کے دوگونہ مناظر

اتحاد کوشی کے باوجود سندھ کا مسئلہ لانحل بنا ہوا ہے

الہ آباد کانفرنس میں زعماء قوم کی متحدہ مساعی سے بحث و تمحیص اور افہام و تفہیم کے بعد فرقہ وارانہ مسائل کا بیشتر حصہ طے ہو چکا ہے اور اصولی معاملات پر تقریباً سمجھوتہ ہوگیا ہے مگر ابھی تک سندھ کا معاملہ اور پنجاب کے جزوی مسائل مفاہمت کے راستہ میں سنگ گراں بنے ہوئے ہیں اور نہیں کہا جاسکتا کہ ان کو کس طرح اور کب تک دور کیا ...

ایک باوجود انتہائی کوشش اور دن رات کی تگ و دو کے حل نہیں ہو سکا ہم اب تک نہیں سمجھے کہ جب ہندوؤں نے سندھ کی علیحدگی کو اصولاً تسلیم کرلیا تو وہ اس میں مزید سہولتیں بہم پہونچانے کے بجائے شرائط اور تحفظات کے پردہ میں کیوں مشکلات پیدا کررہے ہیں اگر ہندو زعماء سچائی کے ساتھ اس کی ...

اچھوت اور اقلیت پسند ہندو

لارڈ سینکلے اور گاندھی جی

جمعیۃ علماء رنگون

وکٹوریہ ہسپتال کے متعلق شکایات

حوادث و احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

ضروری گزارش

اتحاد کانفرنس میں پنجاب کا مسئلہ طے ہو گیا

جمعیۃ علماء ہند کا پرسنل لاء من و عن تسلیم کرلیا جائے گا

سندھ کی علیحدگی کے لئے سندھی ہندوؤں کی درخواست

الہ آباد ۱۰ر نومبر۔ اتحاد کانفرنس کی کارروائی ہنوز جاری ہے۔ کانفرنس کی جانب سے جو کمیٹی تجاویز مرتب کرنے اور اپنی رپورٹ پیش کرنے کی غرض سے بنائی گئی وہ مسلسل ...

خوشگوار فضا

جمعیۃ علماء ہند کا پرسنل لاء

سندھ کانفرنس

ناظم جمعیۃ علماء پنجاب کا بیان

پنجاب کی نشستیں

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

سرزمین عرب میں مغربی تہذیب کی تباہ کاریاں

عدن کے عیسائی مدارس کا خواتین پر اثر

عدن میں عیسائی مدارس نے مغربی تہذیب کو خوب فروغ دے رکھا ہے جس سے مشرقی بالخصوص عربی تہذیب کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ عدن میں عیسائی مشنریوں کا جال پھیلا ہوا ہے جو اپنے بے پناہ سرمایہ سے مغربی لعنت کو پوری بے حیائی سے پھیلانے پر تلے ہوئے ہیں ... جارہی ہیں۔ لڑکیوں کے والدین نے اسلامی اور وطنی حمیت کو بالائے طاق رکھ کر ان کو بے شرم بنانے پر کمر باندھی ہے۔ عدن کے بعض حساس اور غیرت مند عربوں کا ارادہ ہے کہ وہ بھی مدارس کے مقابلہ میں اسلامی مدارس کھول کر اپنی بچیوں کو مغربی بے حیائی سے بچائیں اور مشنریوں کے پروپیگنڈہ کو بے اثر کردیں۔

(صراط المستقیم)

الجزائر میں انسداد مسکرات کی تحریک

جمعیۃ اسلامیہ کا قیام

الجزائر میں مسکرات کے انسداد کیلئے مقامی علماء و زعماء نے "جمعیۃ اسلامیہ" قائم کی ہے۔ اس جمعیۃ کی طرف سے شراب نوشی اور دیگر مسکرات کے خلاف زبردست لسانی اور قلمی جہاد کیا جائے گا اور شراب کے مفاسد و مضرات پر اشتہارات، رسائل اور پمفلٹ تقسیم کئے جائیں گے تاکہ شراب نوش طبقہ پر اتمام حجت کے تمام طریقے پورے ہوجائیں۔ اس کے بعد بھی اگر وہ اس خبیث عادت کو ترک نہ کریں تو پورے ملک کو ان کے مقابلہ کیلئے کھڑا کردیا جائے۔ الجزائر کے ہر گوشہ میں جمعیۃ کی تاسیس پر مسرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔ (صراط المستقیم)

بغداد سے مدینہ منورہ تک موٹر سروس

حکومت حجاز و عراق کی گفت و شنید

گزشتہ سال حکومت حجاز اور حکومت عراق میں، قدیم سڑکوں پر بغداد سے مدینہ منورہ تک موٹروں کے سلسلہ میں گفت و شنید ہوئی تھی جو کچھ مدت کے بعد معرض التوا میں پڑگئی۔ اب حکومت حجاز دوبارہ حکومت عراق سے اسی مسئلہ پر تبادلہ خیالات کرنا چاہتی ہے جس کا آغاز رمضان المبارک سے پہلے پہلے ہوجائے گا۔ حکومت حجاز کی خواہش ہے کہ بغداد سے مدینہ منورہ تک موٹروں کی آمد و رفت شروع ہوجائے تاکہ حجاج بآسانی فریضہ حج ادا کرسکیں خیال ہے کہ گفت و شنید کے بعد حکومت عراق اس تجویز کو تسلیم کرلے گی۔ (ام القریٰ)

عربی زبان میں گفتگو کرنیکا جرم

ترکی میں بارہ اشخاص کو سزا

مصری جرائد سے معلوم ہوا کہ ترکی حکومت نے حال میں ۱۲ اشخاص کو گرفتار کیا ہے ان کا جرم یہ تھا کہ وہ عربی زبان میں گفتگو کررہے تھے۔ ان تمام اشخاص کو عدالت نے عربی میں گفتگو کرنے کی پاداش میں ۱۵-۱۵ یوم کی سزا دیدی۔ (صراط المستقیم)

نجف اشرف میں ایک علمی مجلس کا قیام

نجف اشرف کے فضلاء میں آج کل ادبی اور علمی شوق پیدا ہو رہا ہے اور وہ نجف میں ایک مجلس "جمعیۃ علمیہ ادبیہ" کے نام سے قائم کرنا چاہتے ہیں جس کا مقصد اخلاق کی ترویج، علوم و ادب کی اشاعت اور فنون لطیفہ کی خدمت ہے۔ علماء نجف کے ایک وفد نے وزارت داخلہ میں پہونچکر ارکان دولت سے اس معاملہ میں گفتگو کی جس کے بعد وزارت نے نہایت خوشی سے اس جمعیۃ کے قیام و تاسیس کی اجازت دیدی۔ (صراط المستقیم)

کویت میں برقی روشنی کا انتظام

امیر کویت شیخ احمد جابر نے بعض عراقیوں کو عمرانی اور اقتصادی سہولتیں بہم پہونچانے کا وعدہ کرلیا ہے اور بعض تعمیری کاموں کی اجازت بھی مرحمت فرمادی ہے۔ عراقیوں کی ایک کمپنی کو بجلی بنانے کی اجازت دیدی گئی ہے جو تمام کویت میں روشنی کا انتظام کرے گی۔ ایک دوسری کمپنی کو نہروں کی کھدائی اور آب پاشی کیلئے مقرر کردیا گیا ہے۔ امیر کویت کا یہ تعمیری پروگرام ان کے سفر بغداد کے نتائج میں سے ایک اہم نتیجہ خیال کیا جاتا ہے۔ (صراط المستقیم)

عراق میں اجنبی امتیازات کا خاتمہ

حکومت عراق کی توقعات

فرانس، اٹلی، اسپین، بلجیم، ہالینڈ اور پولینڈ کی حکومتوں نے حکومت عراق کو مطلع کیا ہے کہ وہ عراق کے اجنبی امتیازات کے حقوق سے دستبردار ہوجائیں گی اور عراقی گورنمنٹ سے اس کا صلہ بھی نہیں طلب کریں گی۔ حکومت عراق کو امید ہے کہ ان کے علاوہ یورپ کی دیگر حکومتیں بھی اسی قسم کا اعلان کرکے حکومت عراق کی آزادی کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گی۔ مذکورہ حکومتوں کے فیصلہ پر حکومت عراق نے مسرت کا اظہار کیا ہے۔

پنجاب کا مسئلہ اطمینان بخش طریق پر طے ہو چکا

مسلمانوں کیلئے اکاون فی صدی نمایندگی یا کل نشستیں

آبادی کے تناسب پر نمائندگی کی حمایت

سکھوں کے بے پناہ مطالبات پر الہ آباد میں غور و بحث

فوجی بھرتی کے اصول کا تصفیہ دس سال کیلئے موجودہ ٹیکس کی بحالی

سندھ کا مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہو سکا

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں عام جلسہ

اتحاد کانفرنس کی زبردست کامیابی

مسلمانوں کے تیرہ مطالبات کی منظوری

ڈاکٹر منجے کا بیان

مالوی جی کے نام سندھی ہندوؤں کا تار

سندھ کی علیحدگی کو تسلیم کر لیجئے

سندھی مسلمانوں کی تائید

رضا کار جمعیۃ علماء ہند کو سزا

اتحاد کانفرنس میں سکھوں کا فارمولا

مسلمانان مظفر نگر کا عام جلسہ

جمعیۃ علمائے ضلع سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر گرفتار

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں صدر جمعیۃ علماء پنجاب کی تشریف آوری

گول میز کانفرنس کی نمائندہ حیثیت کا ماتم

ڈاکٹر امبیڈکر کی مایوسی

اتحاد کانفرنس میں جمعیۃ علماء ہند کا پرسنل لا منظور کر لیا گیا

کانفرنس کی کاروائی ۱۳ نومبر تک جاری رہے گی

دہلی میونسپلٹی میں اچھوتوں کا داخلہ

جمعیۃ علماء سہارنپور کا چوتھا ڈکٹیٹر

گاندھی جی کی رہائی کی زبردست افواہ

اتحاد کانفرنس میں گورنمنٹ مالوی پر نوٹس کی تعمیل

بمبئی میں مجلس اقوام کے دفتر کا قیام

نئی دہلی میں آتشزدگی

پستول اور دیگر اسلحہ کی برآمدگی

ہندوستان کو بربادی سے بچاؤ!

بمبئی کے پارسیوں کی اتحاد کانفرنس سے اپیل

دانشمندی اور انسانیت اتحاد کے متقاضی ہیں

کراچی میں ہندو مسلمانوں کا مشترکہ جلسہ

سندھ کے مسئلہ کو طے کرنے کیلئے اتحاد کانفرنس سے استدعا

"شیخ عبدالمجید سندھی ہندوؤں کے فارمولا کو نامنظور کرتے ہیں"

شاستر کی رو سے اچھوت مندروں میں داخل نہیں ہو سکتے

حکومت ہند کے نام ہندوؤں کی یادداشت

گول میز کانفرنس کا افتتاح ۱۷ نومبر کو ہوگا

عراق میں برطانوی سفیر کا تقرر

ہندوستانی وزراء اور امن کو خطرہ

لندن میں سٹوارٹ امیری کی تقریر

کانگریس کے لاسلکی آلہ کا پتہ نہیں لگ سکا

گول میز کانفرنس پر دو لاکھ پونڈ کا خرچ

انگلستان میں یوم ہندوستان منایا جائیگا

بمبئی میں جلسہ اور جلوس کا امتناع

۹۰ کروڑ کا سونا لیکر برطانیہ نے کیا دیا

معاہدہ اوٹاوہ ہندوستان کیلئے مستقل خطرہ ہے

ننکانہ کے گوردوارہ میں پھوٹ پڑ گئی

ایک سکھ کی آنکھ نکل گئی

عدالتوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی

سیاسی اسیروں پر بدسلوکی کے خلاف احتجاج

پنجاب میں فرقہ وارانہ اختلافات کو دور کرنے کیلئے ٹربیونل کا تقرر

اتحاد کانفرنس میں ایک نئی تجویز

وعدہ معاف گواہ پریم

اوٹاوہ کا معاہدہ منظور کیجئے

برطانیہ اور آئرلینڈ کی اقتصادی کشمکش

آئرلینڈ کی درآمد پر دوگنا محصول

ہندوستان کے معاملہ میں برطانیہ کی غلط فہمی

انگلستان کی روانگی پر انڈیا لیگ کے وفد کا بیان

بمبئی میں ہندو مسلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

پولیس کی بروقت مداخلت

جرمنی اور تخفیف اسلحہ

سر جان سائمن کی پالیسی سے جرمنی میں ہیجان

برطانیہ کی پالیسی کا آئرلینڈ کیطرف سے جواب

برطانوی مال پر ۲۰ فی صدی محصول لگا دیا گیا

آئرلینڈ کی جمہوری فوج غیر مسلح کر دی گئی

پیرزنگاروں کی امداد کا مسودہ قانون

مصارف حج کی تفصیلات

حکومت حجاز نے اپنے ایک اعلان میں مصارف حج کی جو تفصیلات شائع کی ہیں اُس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

کرایہ کشتی بندرگاہ جدہ پر اگر جہاز دور لنگر انداز ہو ۵ قروش میری ۸
// // // جبکہ جہاز درمیان میں ہو ۶ // = ۸
// // // جب کہ جہاز قریب ہو ۴ // = ۱۲
قلی کی اجرت کشتی سے اسباب بندرگاہ پر نکالنے کی ۵ پائے یعنی ۱ // = ۱
// // واپسی پر سامان پہنچانے کی // = ۱
// // بندرگاہ سے حاجی کے جائے قیام تک ۴ // = ۴
// بوقت واپسی بندرگاہ تک ۲ // = ۵
بواب نگہبان سامان بوقت وصول و روانگی نصف نصف قروش میری
کرایہ مکان جدہ بوقت وصول و واپسی اندازاً ۳ و ۴ شب فی شب
ڈیڑھ قروش میری
(اگر ۳ شب سے زائد رہنا ہو تو فی شب ایک قروش میری)
فیس تقسیم یعنی معلم کے آدمی کی بندرگاہ جدہ پہنچنے کے وقت ۳ // = ۸
// وکیل معلم جدہ بوقت وصول ۱۸ // = ۵
// // واپسی ۵ // = ۱۲
اجرت ملازم جو حاجی کے ساتھ جدہ سے مکہ مکرمہ جاویگا ۱ // = ۲
// // // مکہ مکرمہ سے بوقت واپسی جدہ آویگا ۱ // = ۲
فیس شغدف ایک نفر کی بوقت روانگی از جدہ تا مکہ مکرمہ
واپسی جدہ از مکہ سوا سوا قروش آمد و رفت کے
کرایہ شغدف جدہ سے مکہ مکرمہ اور مکہ سے جدہ تک کے
واسطے ایک نفر کا
کرایہ اونٹ جدہ سے مکہ معظمہ تک ایک نفر کا ۵۵
// // بوقت واپسی از مکہ تا جدہ

...

کرایہ شغدف مکہ مشرفہ سے مدینہ منورہ تک واپسی
کا ایک نفر کا

خرچ خوراک وقربانی و صدقہ و خیرات ارض مقدس حجاز میں خرچ کرنے ہوں گے اور ہندوستان سے ٹکٹ اسٹیمر جہاز آمد و رفت … میں ملے گا ٹکٹ ریل آمد و رفت بمبئی یا کراچی و خرچ قلی وغیرہ تقریباً … خرچ خوراک ایام سفر اندازاً تین ماہ و قربانی یک راس … روپے سمجھنا چاہیئے پس اونٹ پر سفر کرنے والوں کو احتیاطاً سفر خرچ … روپے سمجھنے چاہئیں اور لاری میں سفر کرنے والوں کو احتیاطاً … روپے علاوہ خرید ہدایہ وغیرہ اس لئے اشرفی کا نرخ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ یہ تخمینہ ریل و جہاز میں تیسرے درجہ میں سفر کرنے والوں کا ہے۔

کلکتہ میں ایک مشہور فرم پر ڈاکہ
ڈاکو تین لاکھ روپے کے جواہرات لے گئے

کلکتہ ۹ نومبر۔ میسرز تلراچند گھنشام داس جنرل مرچنٹس جو ایک مشہور تاجر ہیں اور جو برابورن کے سیلنگ ایجنٹ ہیں کے یہاں ایک … ڈاکہ پڑا (نقصان) کا اندازہ تقریباً تین لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ ڈاکوؤں کے گروہ میں سے ایک شخص نے مکان کی ایک سمت جب کہ بڑی سی زمین پر سوئے ہوئے تھے ایک … فٹ اونچا بانس لگا کر اوپر چڑھ گیا اور کھڑکی کی سلاخ توڑ کر اندر داخل ہوگیا اور جاکر اس نے ایک تجوری سے جس کی چابی پہلے ہی سے حاصل کی ہوئی تھی بہت سے ہیرے جواہرات نکال لئے اور ایک کھڑکی کی راہ رسی باندھ کر نیچے اتر گیا۔ چور نے جاتے ہوئے رسی اور بانس وہیں چھوڑ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چوروں میں سے کوئی شخص اس فرم سے تعلق رکھتا تھا جس کے ذریعہ سے اس تجوری کی چابی حاصل کی گئی جو کہ عرصہ … سال سے ایک کمرہ میں لگی ہوئی تھی۔ مکان کے دربان کو گرفتار کرلیا گیا ہے مگر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کام ایک شخص کا نہیں ہے بلکہ ایک چالاک گروہ کا ہے۔

اخبار الجمعیتہ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں
اسلامی تعلیم

تبدیل غدد و وسائل جراحی کے بغیر بھی
آدمی جوان ہوسکتا ہے
معجون شباب آور
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے فائدہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کرگئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے تجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کراکر شفایاب ہوتے ہیں (فہرست مفت طلب فرمایئے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص حیض | اکسیر نسواں | ملین | جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

مقویات سرتاج عالم

آتشک گولیاں تبخیر اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی دکھی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)

صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے!

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک علیحدہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کردیں گے محصول ڈاک و پیکنگ اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ۸ کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر اب بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ ہو تو یہ اس کی قسمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

ہر طبقہ کے لوگ بکثرت شریک تھے اور جلسہ کے اختتام تک آتے رہے سب سے پہلے مولانا سید شاہ نعمت اللہ صاحب قادری مجیبی نے تحریک پیش کی کہ قبل کسی دوسری تحریک پیش ہونے کے بعد مرحوم کی روح کو فاتحہ پڑھکر ثواب پہنچایا جائے۔ چنانچہ سارے مجمع نے پہلے فاتحہ پڑھی اس کے بعد ریزولیوشن ذیل صدر کی جانب سے پیش ہوکر پاس ہوا۔

(۱) مسلمانان مظفرپور کا یہ جلسہ عام مسلم کلب میں جمع ہوکر اپنے دلی صدمہ و قلق کا اظہار کرتا ہے جو واقعہ ناگہانی وفات حسرت آیات سر سید علی امام صاحب بار ایٹ لا مرحوم مغفور کے پیدا ہوا ہے اور یہ جلسہ اسی واقعہ جانکاہ کو کل قوم مسلم کے لئے عموماً اور مسلمانان صوبہ بہار کے لئے خصوصاً ایک ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ خدا وند کریم اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کے ساتھ کمال درجہ اظہار ہمدردی و تاسف کرتا ہے۔

بدرالحسن سکریٹری

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کو عطیہ

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کو نواب سر نظامت جنگ بہادر نے ایک ہزار روپیہ اور نواب میر مسعود عالم خاں صاحب نواب بلہانے دو سو روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔

(ڈپٹی ڈائرکٹر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ)

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دارالعلوم روح الاسلام بنگال

ان دنوں مسلمانوں کی حالت جیسی خراب و خستہ ہے کسی واقف کار شخص سے پوشیدہ نہیں ہے یوں تو تمام ہندوستان کے مسلمان طرح طرح کے امراض روحانیہ وبادیہ میں مبتلا ہیں لیکن تمام ہندوستان میں صوبہ بنگال کے مسلمانوں کی حالت سب سے بدتر ہے جہالت و افلاس ذلت و خواری ان کا طرۂ امتیاز ہے پست ہمتی اور بد اخلاقی شیوۂ عام ہے گمراہی ضلالت اور رسوم شرکیہ و محرمات کا ارتکاب عمر بھر جاری و ساری ہے دینی و مذہبی حمیت و غیرت ایک دم مفقود ہے بلند حوصلگی اور تمام سیاسی بیداری تو گویا ناپید ہے۔ اس لئے ان تمام امراض کا علاج یہ ہے کہ دین اسلام کی مکمل اور صحیح تعلیم مسلمانوں کو دیجائے اور دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر علوم و فنون کی جن کی موجودہ عہد میں ضرورت ہے اور جن کی شریعت اسلامیہ نے بھی اجازت دی ہے تعلیم کا بہتر انتظام کیا جائے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دینیات کے ساتھ ساتھ طلبہ کو صنعت و حرفت و فنون سپہ گری کی بھی تعلیم دی جائے تاکہ ایک عالم دین اور ایک طرف اسلام کے مقاصد عالیہ مصالح امت اور دقیق سے دقیق مسائل سے واقف ہوکر مسلمانوں اور دیگر اقوام کی صحیح رہنمائی کرسکے اور تمام کفر و الحاد۔ زندقہ اور ارتداد کی تاریکیوں کو دور کرسکے تو دوسری طرف اپنے اہل و عیال کے ضروریات زندگی کو خود اپنے کسب کے ذریعہ پورا کرسکے۔ دارالعلوم کی تاسیس انہی مقاصد عالیہ کو پیش نظر رکھ کر ۱۹۲۰ء میں شمالی بنگال بمقام سیدپور …

سر علی امام کی وفات پر جلسہ تعزیت

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

بال جڑ سے کالا

نیلم محبوب مقوی

نیلم محبوب سوزاک

غنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

اپنی زندگی برباد نہ کرو

جریان کی گولیاں | سفوف جریان

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

چھپکر تیار ہوگئی ہے

بخشی پاکٹ ڈائری

منیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۵ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

بکس نامردی

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

محبوب عاشق کے قدموں پر

تارکا پتہ "الجمیعۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمیعۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے — سالانہ، ششماہی، سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے — سالانہ، ششماہی
نمونہ — مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم، ۵، ۹، ۱۳
۱۷، ۲۰، ۲۴، ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مسئول مدیر: ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۵

معاصرین کے افکار و آراء

بنگال کا فیصلہ (مدینہ)

الہ آباد میں سب سے پہلے ہندوؤں اور سکھوں کی بیداگا نہ کانفرنس ہوئی جس میں بنگال کے متعلق نہایت سلف کے ساتھ یہ طے ہوگیا کہ مسلمانوں کو اکاون فیصدی نشستیں دیدی جائیں ... ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس دہلی میں بنگال کے مسلمانوں کو آئینی اکثریت دینے کے بجائے ان کو آئینی اقلیت میں ڈال دینے پر مذمت کی قرارداد منظور کی گئی اور خود سر اقبال نے جو رجعت پسندوں کے امام ہیں فرمایا کہ بنگال کے ساتھ جو ناانصافی ہوئی ہے اس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ وہاں ایوان بالائی قائم کیا جائے اس سے صاف ثابت ہے کہ ان کے نزدیک سرکاری فیصلے نے بنگال کے مسلمانوں کو آئینی اقلیت میں ڈال کر جداگانہ انتخاب کی لعنت کے حوالے کردیا ہے اور یورپینوں کو جن کی تجارتی مفاد یہاں ہندوؤں سے وابستہ ہیں - فیصلہ کن تناسب دے کر بنگال میں عملاً غیر مسلم راج قائم کردیا ہے۔ اس سے زیادہ صاف و واضح اعتراف حقیقت معاصر انقلاب نے اپنی ۱۸ اگست کی اشاعت میں کیا:

"ہم بارہا عرض کرچکے ہیں کہ بنگال کے متعلق فرقہ وار فیصلہ بدرجہا زیادہ الم انگیز ہے۔ حکومت نے ہندو اکثریت والے صوبوں میں تحفظ فرقہ وار اور آئینی اکثریتیں قائم کی ہیں مگر بنگال کی اکثریت کو بادی النظر میں فنا کردیا گیا ہے اور خود حکومت کا اندازہ ہے کہ بنگال میں مسلمانوں کو ۴۸ فیصدی نیابت ملے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ برطانوی ہند کی آدھی مسلم آبادی حق اکثریت سے محروم کردی گئی ہے۔"

اس سے ذرا آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ ...

اتحاد کانفرنس کے مسلم ارکان سے توقع

اتحاد کانفرنس

جمیعۃ مفتیہ اور میثاق اتحاد

الہ آباد کانفرنس

اسلامی تاریخ کے چند اوراق

اخلاص کی سب سے بڑی حقیقت

اخلاص کی ایک نمایاں مثال

مخلص کی سب سے بڑی علامت

ایک نمایاں صفت

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین منیوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mnfg. Co., (India)
P. Box 88, Bunder Road,
Karachi

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

طلاء مسیحی ...
سفوف شاہی ...
مقوی حب عنبری ...
طلاء ملذذ ...
حب ممسک طلائی ...
نوٹ ...

اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیے حوالہ اخبار ضروری ہے۔ منیجر

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

... حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہورہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہورہا ہے ... سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فی پرچہ ...

منیجر

بیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کیلئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمیعۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں الجمیعۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ الجمیعۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمیعۃ" بلی ماران دہلی

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت، مہلک و خطرناک ادبیات سے واقفوں کو ہٹا کر صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا مقابلہ و تنقید کی سعی کرنا ہے۔ قیمت سالانہ ... ہوتا ہے۔

منیجر

رسالہ معراج النبی ﷺ

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

اخبار الجمیعۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اخبار الجمیعۃ

کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ منیجر

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمیعۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہورہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱/ — تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱/ — تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲/ — تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۴/

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸/

ابدی نجات: آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمیعۃ کے لئے صرف ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہوجاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸/ اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمیعۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۶ ر رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس
کامیابی کی توقعات اور نتائج کا انتظار

الہ آباد کانفرنس کے متعلق پریس میں ایسی متضاد اور مبہم خبریں آرہی ہیں کہ ان پر کوئی صحیح رائے قائم کرنا قطعاً ناممکن ہے، چونکہ یہ تمام خبریں یا تو ایسوسی ایٹڈ پریس کی جانب سے ہیں یا مختلف اخبارات کے نمائندگان خصوصی کے بیانات پر مشتمل ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ کمیٹی کے اجلاس بند کمرے میں منعقد ہونے کے باعث انہیں یقینی طور پر قابل اعتماد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جب تک کہ کانفرنس کے ذمہ دار حضرات کی طرف سے ایک مصدقہ بیان شائع نہ ہو جائے اور وہ تمام فیصلے جو الہ آباد میں رہنمایان قوم کے اتفاق و اتحاد سے صفحۂ قرطاس پر آئے ہیں باضابطہ شائع نہ کر دیئے جائیں اس وقت تک کانفرنس کی کامیابی و ناکامی یا اس کے فیصلوں کے حسن و قبح پر بحث کرنا ایک نہایت غیر ذمہ دارانہ فعل ہوگا جسے کسی طرح بھی اصول صحیفہ نگاری کے مطابق نہیں کہا جا سکتا۔

آثار و علائم

زعماء کا انہماک

کانفرنس کے فیصلے

مباحث کی وسعت

پاؤں کا اتحاد

حوادث و احکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

تخفیف اسلحہ کی تحریک کے معکوس نتائج

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ایک فرانسیسی اخبار نویس کا عبرتناک انجام
آگ کی لپٹوں میں حجاج ذکر الٰہی میں کیوں مشغول ہیں؟
مادی اسباب پر بھروسہ کرنے والے کی چیخ و پکار

(النور)

زنانہ مدارس کی معلمات کو بے حیائی سے روکو
مسلمانان بغداد کی وزارۃ المعارف سے اپیل

الجزائر میں پادریوں کی کوشش ناکامی

آستانہ میں شام کے ہائی کمشنر کی آمد
ترکی و شامی ریلوے حدود پر گفت و شنید

شاہ ایران اور بحری جہازات کا معائنہ
بوشہر میں افسران اور نمائندگان کی طرف سے استقبال

ارض روم میں تیل کے چشمے
ترکی پٹرول کیلئے زمین دوز نہر کی تعمیر

امام یحییٰ والی یمن کی غرباء پروری
غرباء کی اولاد کی تعلیم کا انتظام

الجزائر میں جمعیۃ علماء السنۃ کا قیام

لبنان کی تازہ مردم شماری
مسلم اکثریت کے ساتھ فرانس کا معاندانہ سلوک

سنی مسلمان	۱۷۸۱۰۰
شیعہ مسلمان	۱۵۵۰۲۵
دروزی مسلمان	۵۳۳۳۴
موارنہ (؟)	۲۲۶۸۰۰
کیتھولک عیسائی	۲۲۴۰۹
ارتھوڈوکس عیسائی	۷۷۰۰۰
ارمنی ارتھوڈوکس عیسائی	۲۶۰۰۰
میزان کل	۷۶۳۹۶۸

(الصراط المستقیم)

اسٹاک ہالم کے ایک عیسائی کا قبول اسلام
عربوں کی محبت اور رواداری کا اعتراف

(الصراط المستقیم)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ماسکو میں ایک انگریز سیاح کا گزر
عام آبادی اور مزدوروں کا نظام زندگی
پارکوں میں تفریح اور عدالتوں کا حسن انتظام

روسی عدالتوں کا حسن انتظام

(مانچسٹر گارڈین)

(ٹائمز)

مشرق اقصیٰ میں عیسائی مشنریوں کی ہزیمت

سینما کے پردوں پر توراۃ کے واقعات کا ظہور
گرجاؤں کے نام مسٹر ریجنالڈ بلانٹ کا پیغام

(انگریزی اخبار بواسطہ عربی جریدہ)

"آرڈیننسوں نے ہندوستان کے جذبات کو برانگیختہ کر دیا ہے"
پارلیمنٹ کے اسکاٹش ممبروں کا اظہار خیال

(اسٹیٹسمین)

برطانیہ اور فرانس کی خط و کتابت
امریکہ کی طرف سے قرضۂ جنگ کی ادائیگی کا التواء

کیا فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ ہو جائیگا؟
یہودی نقشہ میں ایک شہر کا اضافہ کر لیا ہے

گاندھی جی کی رہائی کیلئے وزیر اعظم اور لارڈ اَرون کی درخواست

حکومت کے نزدیک گاندھی جی کی رہائی خطرناک ہے

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ ذمہ دارانہ گفت و شنید میں حصہ لینے کے لئے گاندھی جی کی رہائی کا مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ کیونکہ حکومت ہند کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ باوجود اس کے کہ وزیر اعظم اور لارڈ اَرون نے پادریوں کی چیخ و پکار سے مجبور ہو کر گاندھی جی کی رہائی کی درخواست کی ہے مگر حکومت ہند اس بنا پر اس درخواست کو شرف قبولیت نہیں بخشتی کہ ان کی رہائی موجودہ وقت میں خطرناک ثابت ہوگی۔ نیز حکومت ہند کے نزدیک یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ وقت اور روپیہ برباد کر کے تو سول نافرمانی پر قابو حاصل کیا گیا ہے اس کو از سر نو زندہ کر دیا جائے۔ حکومت ہند کا خیال ہے کہ جب تک گاندھی جی سول نافرمانی کے عقیدہ سے تائب نہ ہو جائیں اس وقت تک ان کی رہائی کے مسئلہ کو زیر غور نہیں لایا جا سکتا۔

سابق شاہ امان اللہ خاں کے وزیر جنگ کو پھانسی دیدی گئی

پھانسی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی

پشاور ۱۲ نومبر۔ اخبار "سول اینڈ ملٹری" کے نامہ نگار ... جنرل نبی خان کو کابل میں پھانسی دیدی گئی ہے ... ماسکو میں شاہ امان اللہ خاں کے دزیر کی حیثیت سے کام کرتا تھا جب بچہ سقہ نے کابل پر قبضہ کر لیا اور شاہ امان اللہ کو شکست ہوئی تو اسی وقت جنرل نبی خان ماسکو سے روس اور ترکستان ہوتے ہوئے مزار شریف پہنچے اور انہوں نے افغان ... داخلہ کی خبر سنکر یہ روس واپس چلے گئے اور اس وقت سے یہ جرمنی میں رہتے ہیں۔

گذشتہ ماہ میں ... نادر شاہ کے بھائی کے ہمراہ پشاور سے کابل جا رہے تھے کہ ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ پھانسی کی وجہ ہنوز معلوم نہیں ہوئی ہے۔

جنیوا میں تخفیف اسلحہ کی کمیٹی کا اجلاس

مشین گنوں کے سلسلہ میں تدابیر

جنیوا ۱۳ نومبر۔ کل تخفیف آلات حرب کی کمیٹی کا اجلاس ہوا ...

آرڈیننس بل کو دوبارہ شائع کرنے کی ضرورت

اب تک ایک سو ترمیمات پیش کی جا چکی ہیں

ہوم ممبر کے خطرناک ارادے

دہلی ۱۲ نومبر۔ آرڈیننس بل پر غور کرنے کے لئے جو چیدہ کمیٹی مقرر کی گئی تھی ...

انگلستان کی درآمد میں کمی اور برآمد میں اضافہ

دس ماہ کے اعداد و شمار

لندن ۱۳ نومبر۔ لندن کی اشیاء برآمد میں اکتوبر کے اندر قابل قدر اضافہ ہوا ہے ...

اوٹاوہ بل کی تفصیلات

غیر ملکی اشیا پر شرح محصول

برطانوی مصنوعات کو ترجیح

برطانیہ سخت مشکلات میں ہے

امریکہ سے واپسی پر لارڈ ریڈنگ کا اظہار خیال

آئرلینڈ میں یوم صلح کے موقعہ پر فساد

ڈی ویلرا کو بادشاہ بنانے کی تجویز

روس میں ۲۵ ہزار ملازمین کی برطرفی

سہولتیں بہم پہنچائی جائینگی

جنیوا میں امرتسر کا اعادہ نہیں ہو سکتا

خونریز فساد پر انگریزی اخبار کا تبصرہ

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ وجلوس

پکٹنگ۔ گرفتاریاں

برما کی علیحدگی کے حامی کو شکست

انتخابات میں پیپلز پارٹی کی فتح

گول میز کانفرنس کے مندوبین لندن میں

بلا لائسنس اسلحہ پولیس کے حوالہ کر دو

بنگال میں ایک ہتھیار ایکٹ

چلتی ٹرین سے تین بنگالی نوجوانوں کا فرار

میجوریہ کے پانچ ہزار باغی قتل کر دئیے گئے

گول میز کانفرنس کے متعلق مزید تفصیلات

مولانا شوکت علی اور وزیر اعظم کی ملاقات

ہندوستان کے سیاسی حالات پیش کر دئیے

سکھر کے بندے سے سندھ کو نفع

کان پھٹنے سے ۲۸ مزدور ہلاک

اب تک کتنا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا

مولانا محمد علی کا مزار

اتحاد کانفرنس میں سندھ کا مسئلہ ناقابل حل بنا ہوا ہے

سندھ کی علیحدگی پر شیخ عبد المجید صاحب کی آخری تجویز

دیگر اقلیت والے صوبوں کی طرح سندھ کے ہندوؤں کو بھی تحفظات دئیے جائینگے

الہ آباد ۱۳ نومبر۔ اتحاد کانفرنس میں تقریباً تمام مسائل طے ہو چکے ہیں مگر سندھ کا مسئلہ ابھی طے نہیں ہو سکا ہے۔ ...

سندھ کی علیحدگی کیلئے صدر کانفرنس الہ آباد کا فارمولا

مالی مشکلات پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی کے تقرر پر اصرار

مسٹر چھابلانی اور دیگر ہندو لیڈروں کی تجاویز

الہ آباد ۱۳ نومبر۔ کل کے اجلاس میں سندھ کی علیحدگی کے مسئلہ پر ہندوؤں کی طرف سے ... تجاویز پیش کی گئیں جن میں سندھ کی علیحدگی سے اتفاق کیا گیا تھا مگر مالی مشکلات کو حل کرنے کیلئے ایک کمیٹی کے تقرر پر زور دیا گیا تھا۔

پنڈت مالویہ نے تجویز کیا کہ مجوزہ کمیٹی جو مالی اسکیم تیار کرے وہ آخری منظوری کے لئے سندھ کے رائے دہندوں کے سپرد کر دی جائے ... پروفیسر چھابلانی نے تجویز کیا کہ ہم گورنمنٹ سے امداد طلب کریں گے ... شیخ عبد المجید صاحب سندھی کی تجویز کے بعد صدر کانفرنس راجہ ... نے مندرجہ ذیل فارمولا پیش کیا:

"اس بات پر اتفاق ہے کہ جس وقت مرکز کو وہ ذمہ داری دی جائے اسی وقت سندھ صوبہ بمبئی سے علیحدہ ہو جائے گا ..."

دار الحکومت

ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا اجلاس

معاہدہ اوٹاوہ کی زبردست مخالفت

۷ میں سے صرف ۳ ارکان نے حمایت کی

حکومت گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت دیگی؟

اسمبلی میں لارڈ سینکے کی اپیل پر بحث

اسمبلی میں معاہدہ اوٹاوہ پر بحث

مخدوم سید راجن بخش شاہ صاحب کی تقریر

جمعیۃ مرکزیہ علماء ہند کے ایک مخلص رکن اور مخیر عالم کا انتقال

متعدد مقامات پر پولیس کے چھاپے

بمبئی میں پکٹنگ کرنے والوں کی گرفتاری

ہندوستان کی برآمدی تجارت کو نقصان

ٹریڈ کمشنر کی رپورٹ

غازی محمد عثمان حیا کی رہائی

رہائی کے جلوس کی تفصیل

رضا کاران جمعیۃ علماء بہار کی رہائی

اتحاد کانفرنس میں جمعیۃ علماء ہند کے فارمولے پر بحث

بعض ہندو اور سکھوں کو پرسنل لاء کی تشریح پر اختلاف

پرسنل لاء کے فارمولے کیلئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی

زمورن کے نام گاندھی جی کا تار

مندروں میں داخلہ کا معاملہ

ڈاکٹر عالم کا آپریشن ضروری ہوگا!

ماہر ڈاکٹروں اور سرجنوں کی رائے

اختیارات خصوصی کے بل پر سفارشات

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

سونے کے نرخ میں کمی

اتحاد کانفرنس کی کامیابی کیلئے دعا

سر علی امام کی وفات پر اظہار تاسف

ویلور۔ آج زیر صدارت جناب حکیم سید الحسن صاحب۔ مولانا محمد علی ریڈنگ روم میں جلسہ منعقد ہوا جس میں پاس کیا گیا کہ مرقوم الذیل مضمون اخبارات کو بھیجا جائے۔

(۱) ہم ہندوستان کے ابیہ ناز فرزند سر علی امام جیسے ایک صحیح الفکر اور مدبر کی وفات حسرت آیات پر اب جب کہ ملک۔ ملت کو ان کی سخت ضرورت تھی جتنا بھی ماتم کریں کم ہے ہم ان کی اہلیہ محترمہ اور دوستوں کے اس غم والم میں شریک ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے آمین۔

(۲) ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب و مولانا اختر علی خاں صاحب و ڈاکٹر محمد عالم صاحب کو صحت کامل عطا کرے آمین۔

(۳) ہم اراکین مولانا محمد علی ریڈنگ روم مولانا شوکت علی صاحب و مولانا ظفر علی خانصاحب و مولانا ابوالکلام آزاد صاحب و ڈاکٹر سید محمود صاحب کی خدمات اور ان کے ہیم مساعی جمیلہ پر تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اتحاد کانفرنس الہ آباد کامیاب ہو۔

(محمد شریف سکرٹری مولانا محمد علی ریڈنگ روم ویلور)

مسلمانان سہارنپور کا شاندار جلسہ

جمعیۃ علمائے سہارنپور کے چوتھے ڈکٹیٹر کی تقریر

[illegible]

مولانا قید بامشقت اور جرمانہ ... ایران کی ملکی اور دینی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔

انتقال پر ملال

۹ اکتوبر ۳۲ء کو والدہ ماجدہ مولانا محمد عبد الاول صاحب نائب ناظم دارالعلوم شہر میرٹھ کا وصال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری و حضرت مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمن صاحب دیوبندی کے سلسلہ سے تعلق رکھتی تھیں آپ نے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں ایسی صورت میں وفات پائی جب کہ ظہر کی نماز کی تیاری میں مشغول تھیں آپ نے آخرت کے لئے کئی سال پیشتر سے تیاری کر رکھی تھی چنانچہ اپنا کفن خود اپنے ہاتھ کے کتے ہوئے سوت کا کپڑا بنا کر سی کر تیار کیا تھا جو اس سفر کے وقت آپ کے زیب تن کیا گیا۔

مولانا عبد الاول صاحب کی تبلیغی خدمات

مولانا محمد عبد الاول صاحب فاضل دیوبند کی تبلیغی خدمات کو دیکھتے ہوئے مدرسہ دارالعلوم شہر میرٹھ نے آپ کی خدمات حاصل کر لی ہیں چنانچہ مولانا اس وقت مدرسہ دارالعلوم میرٹھ کی جانب سے تبلیغی سفر میں مشغول ہیں اور آج کل خورجہ ضلع بلند شہر میں تشریف فرما ہیں جہاں مختلف مقامات پر آپ کے وعظ ہو رہے ہیں۔

[illegible]

دہلی کے ایک محدث کا انتقال

[illegible]

سر علی امام کی وفات پر اظہار تعزیت

۱۰ نومبر ۳۲ء کو انڈین طبی سوسائٹی دہلی کا ایک جلسہ زیر صدارت حکیم محمد ذکی گوڑ ... منعقد ہوا جس میں سر سید علی امام کی اچانک اور بے وقت وفات پر اظہار افسوس کیا گیا اور ان کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کی ایک تجویز پاس کی گئی تمام ممبران نے پانچ منٹ تک مودب کھڑے ہو کر اس تجویز کی تائید کی اور مرحوم کے لئے فاتحہ پڑھی۔

(سکرٹری انڈین طبی سوسائٹی دہلی)

اجمیر میں آل انڈیا بہشتی کانفرنس کا اجلاس

انجمن سلسبیل اجمیر کا شاندار اجلاس بڑے اعلیٰ پیمانہ پر منعقد ہوا۔ انجمن مذکور کی جانب سے انجمن اصلاح بہشتیاں دہلی کے نمائندوں کا اجمیر اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا اور اراکان کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اجمیر کے تمام بازاروں میں عظیم الشان جلوس نکالا گیا جس کے ہمراہ شربت اور پانی کا ...

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اسلامی معلومات کا دریا کوزہ میں

اسلامی تعلیم

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مینیجر رسالہ ... دہلی

بکس نامردی

[illegible]

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

بخشی پاکٹ ڈائری ... ۱۳۵۲ھ

قیمت ایک آنہ

[illegible]

نیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۷ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

Indian Invention House Delhi & Amritsar

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی و امرتسر

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

ہمارے کارخانہ قائم شدہ ... کی تیار کردہ مقبول عام پیتل کی خوبصورت پالش شدہ منٹوں میں سیروں نفیس و لذیذ رومالی سویاں تیار کرنے والی

نو ایجاد مشین سویاں

وزن معمولی۔ حجم کم۔ پرزے مختصر و مضبوط

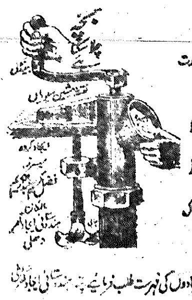

قیمت فی مشین پیتل پالش شدہ چھلنی دو عدد (سوراخ ۲۰۰) آٹھ روپے (۸) علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

نو ایجاد مشین قیمہ نے ولایتی مشین کو مات کر دیا ہے اور کدو کش وغیرہ تازہ ایجادوں کی فہرست طلب فرمایئے پتہ ہندوستانی ایجاد گھر

مبلغ امارت شرعیہ کی مساعی جمیلہ

قصبات و قریات میں دورہ تبلیغ

بنکٹ میں دو روزہ دورہ۔ اس بستی میں دس بارہ گھر مومن بھائی آباد ہیں ان میں اکثر نمازی بن گئے ہیں بے نمازی کے لئے جعفر میاں نقیب مستعد ہیں کہ ہر امکانی سعی از قسم نرمی و سختی تا دان تالیف قلوب سے انہیں پابند صوم و صلوٰۃ بنایا جائیگا۔

یہاں کے مومن بھائیوں نے پارچہ بافی ترک کر کے۔ ملازمت بندگی کا جوا اپنے کندھوں پر اٹھا لیا ہے۔ جس پر مولانا نے فرمایا کہ اقتصادی کساد بازاری کی درستگی پارچہ بافی کا اچھا لے نوبات کیڑے بنیں۔ عورتیں چرخے چلائیں کاشتکار روئی کی کاشت میں سرگرم عمل ہوں بستی کے درمیان فی الحال ایک مسجد خام بنا کر با جماعت پنجگانہ نمازیں ادا کی جائیں۔ شکر ہے کہ مولانا کی نصیحتیں گوش ارادت و عقیدت سے سنی گئیں اور آپ کے تلقین و ارشاد پر عمل کرنے کا لوگوں نے پختہ وعدہ کیا۔

موضع سیہولی میں چار تقریریں۔ اس موضع میں چونکہ اس سے قبل ہی مبلغ امارت کا دورہ تبلیغ ہوا انقلاب کے مخلصانہ نظر سے جائزہ لیا گیا نماز پابندی میں ترقی ہے عورتوں نہیں ہی ادائے فرائض میں مولع ... بعض جنہیں نماز جب نہیں آتیں وہ سیکھ رہی ہیں حسب دستور سابقہ ۹ بجے صبح کے بعد ... الصلوٰۃ خیر من النوم کے نعرے لگا کر غافل سوئے ہوئے مردوں اور عورتوں کو جگاتے پھرتے ہیں اور ولولہ انگیز نظمیں پڑھ پڑھ کر دینی جذبات کو تیز کرتے ہیں۔

ایک روز ایک خانصاحب جن کے داماد کی چھ ماہی تھی برائے ایصال ثواب ہونے بزم میلاد کا انعقاد فرما رہے تھے۔ بستی کے دن دہر کا خاصہ اجتماع ...

[illegible]

کفر ہے۔ قومی اکثریت اجتماعی حیثیت سے بھی بیوگان کا عقد ثانی مفید و برکت خیز ہے گذشتہ مردم شماری کی رو سے اڑتالیس لاکھ بیوہ عورتیں صرف مسلمانوں کے گھر میں پائی گئیں ہیں ان میں بالفرض والتسلیم ۱۱ لاکھ بیوہ عورتیں ادھیڑ عمر کی تصور کر کے چھوڑ دی جاتیں جب بھی ۳۷ لاکھ نوعمر بیوہ لڑکیاں قوم مسلم کے گلے کا طوق لعنت بنی ہوئی ہیں ان عورتوں کا اگر عقد ہو جائے تو مسلم آبادی میں کس قدر اضافہ ہو اسوہ رسول نے ہمیں تعداد ازدواج کی شاہراہ ایسی اعلیٰ تبادی ہے جس کے وسیلے سے ہم ہر مشکلات پر فتح پا کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں ... دوسرے روز کے جلسے میں مولانا نے استقلال فی الدنیا و استقامت علی الدین پر خطبہ دیا احکام اسلام و امارت شرعیہ پر مداومت کی تاکید مسلمانان سیہولی کو فرمائی۔

تیسرے روز اخوت و ہمدردی پر وعظ فرمایا چونکہ گذشتہ خطبے میں بستی کا ایک مسلمان دوکاندار شاکی پایا گیا تھا کہ ہمارے دوکان سے بستی والے سودا نہیں خریدتے باوجودیکہ میں انہیں شیر گھاٹی کے ہم نرخ سودا سلف دیتا ہوں مولانا مسلمانوں کو تجارت صنعت و حرفت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مسلمان دوکاندار مذکور سے سودا خریدنے کی تاکید فرمائی۔

اخبار الجمعیۃ و امارت پڑھنے کی طرف متوجہ فرمایا اسی وقت ہر دو اخبارات کا چندہ وصول ہوگیا۔ مولوی سید مقصود حسین صاحب حمزہ پوری جو تعلیم اطفال بستی کے لئے مامور ہیں بستی والوں کو اخبار پڑھ کر سنانے و سمجھانے کے لئے مامور ہوئے۔ اسلام کی پہلی کتاب مولفہ قاضی احمد حسین صاحب اور تعلیم الاسلام مولفہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دونوں کتابیں ناخواندہ طبقات مسلمین نو سلمانے کے لئے مولوی سید منصور حسین صاحب امادہ دستفود کئے گئے تاکہ مسلمانو کے عقائد و اعمال کی درستگی ہو۔

ایک شخص کو اتحاد بین الزوجین کے متعلق ارشاد و تلقین فرمائی۔ چنانچہ اس نے عنقریب دوسری زوجہ کو رخصتی کرا کے اپنے گھر لے آنے کا پختہ وعدہ کیا۔

دورہ موضع سنگی۔ یہاں بابو محمد بشیر خاں صاحب سے ملاقات ہوئی آدمی دیندار و سنجیدہ ہیں اس وقت گھریلو کی حالات سے پریشان تھے انفرادی تبلیغ ہوئی پابندی احکام شرع و استحکام بیت المال کا وعدہ فرمایا اخبار الجمعیۃ و جریدہ امارت کی خریداری کی طرف مولانا نے توجہ دلائی۔ ہم لوگ کافہ انام مسلمانان شیر گھاٹی امارت شرعیہ بہار کے نہایت مخلصانہ شاکر و رہین منت ہیں یہ تبلیغ کا کام قصبات خصوصاً دیہات میں ایسا موثر ثابت ہوا ہے کہ مسلمانوں کی غفلت پر ضرب کاری پڑ رہی ہے اور عبادت الٰہی کے چاروں طرف جلوے پھیل رہے ہیں مولانا مولوی عبد الرزاق صاحب کی سرگرمی دن دونی رات چوگنی ترقی پر ہے اور امارت شرعیہ کا احسان خیر القرون کا منظر پیش کر رہا ہے۔ والسلام (فردوس حمزہ پوری شیر گھاٹی ضلع گیا)

آل انڈیا مسلم ریلوے ایمپلائیز ایسوسی ایشن

ایک متحدہ جلسہ مرکزی دفاتر و سنٹرل آفس، اور این ڈبلیو۔ آر مسلم ریلوے ایمپلائیز ایسوسی ایشن ڈویژن دہلی ۱۶ نومبر ۳۲ء کو منعقد ہوا جس میں انتخاب استقبالیہ کمیٹی عمل میں لایا گیا تاکہ وہ اجلاس عام آل انڈیا مسلم ریلوے ایمپلائیز ایسوسی ایشن جو کہ دہلی میں ۲۶-۲۷ نومبر ۳۲ء بروز شنبہ و یکشنبہ منعقد ہونا قرار پایا ہے اس کے متعلق جلد از جلد انتظامات شروع کر دے۔ مندرجہ ذیل قرار داد ...

پیش کی گئی تھیں جو متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) نمائندگان جو کہ اجلاس مذکور میں شرکت فرمائیں گے ان کے لئے طعام و رہائش کا مفت ہوگا۔

(۲) نمائندگان مذکور کے لئے سواری کا انتظام از اسٹیشن تا جائے قیام مفت بہم پہنچایا جائیگا بشرطیکہ وہ جنرل سکرٹری استقبالیہ کمیٹی ۱۹ ہم ... شیخ منگو ... کو انکم از کم چار روز قبل اجلاس اپنی تاریخ آمد و ٹرین سے مطلع فرما دیں۔

(۳) یہ قرار پایا کہ کارروائی جلسہ ہذا ایڈیٹر صاحبان کی خدمت میں روانہ کی جائے تاکہ وہ بذریعہ اپنے اخبار اس کی اشاعت فرما دیں۔ (نامہ نگار)

آل انڈیا بلوچ کانفرنس کا انعقاد!

جماعت بلوچ بھائیو! "آل انڈیا بلوچ کانفرنس" کے انعقاد کی خبریں آپ سن چکے ہوں گے۔ اور اگر آپ نے نہیں سنی تو اس کے لئے ہمارے نالے اور فریاد کی خاموشی ذمہ دار ہے لیکن آپ یاس ہم ہیں کامل یقین ہے کہ جس مقصد کو اللہ کے نام اور اللہ کے بھروسہ اور منشار ایزدی کی تکمیل کیلئے لے کر اٹھتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہو کر رہیگا۔ البتہ یہ ارادہ آسان نہیں اور ہم اس سے بے نیاز ہیں۔

ہم ۲۰ نومبر سے ۔ اردسمبر تک آپ کے علاقوں میں جہاں جہاں ہم پہنچ سکتے ہیں کاسہ گدائی لے کر پھریں گے آپ کو اجتماعی حیات کی دعوت دینگے آپ کی حیات کے لئے آپ سے خیرات مانگیں گے اس لئے ابھی سے آپکو مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ تیار ہو کر منتظر ...

(سردار غلام رسول ترانی بلوچ)

ہم باوار بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہرا پن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلا دیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور نیٹ بہرا پن بالکل مفید ثابت ہوتی ہو تو ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے ...

نیٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز یلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

رسالہ معراج النبی

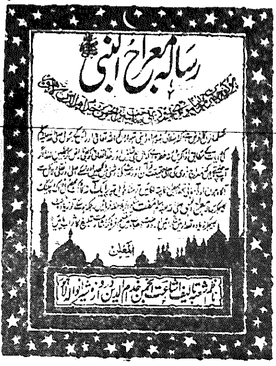

مقویات سراج عالم

[illegible]

دید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں / سفوف جریان

[illegible]

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

[illegible]

منیجر دواخانہ یونانی دہلی

دو باتیں

چھتیس ہزار

[illegible]

امرت دھارا ... لاہور

نیلم حبوب مقوی

قیمت مکمل ۹۵ روز ... پچاس گولیاں عہ علاوہ محصول

قوت باہ اور جریان کی وہ لاجواب دوا ہے ...

مشاہیر اطبا ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمایئے

[illegible]

غنی حمید منیجر نیلم میڈیکل اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ
ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری بی اے

معاون
محمد عثمان فارقلیط

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم

جلد ۱۶ | دہلی - یوم یکشنبہ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۶

معاصرین کے افکار و آراء

ہمارے درد کا غلط علاج (ملت)

اتحاد کانفرنس کی کامیابی (زمیندار)

ہندوستان میں بائیکاٹ برطانیہ میں بیکاری

مولانا شوکت علی کے نام (تاج)

جو بیچی تو وہ ملک کی خدمت گزار ہے
اہل جہاں کے دل میں اسی کا وقار ہے
دو روز صرف آپ نے کی سعی اتحاد
اب دیکھئے تو آپ کا کیا اقتدار ہے

رجعت پسندی کا بھوت (ہند جدید)

اسلامی تاریخ کے چوا ہر پارے

(از معاون)

دنیا میں مسلمان کو کوئی تباہ نہیں کرسکتا

اسلام اور مسلمانوں کیلئے سب سے بڑی آفت خود مسلمان ہیں

دنیا کی ایک سچی مگر مستور حقیقت کا انکشاف

مسلمانوں کے دشمن مسلمان

موجودہ زمانہ پر نظر ڈالو

مسلمان یورپ کو کیوں فتح نہ کرسکے

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم)

(باقی صفحہ ہذا کالم ۴ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

> ### تیار ہوجائیے!
> کعبہ و کلیسا کی آویزش کے سلسلہ کے لئے
> اشاعت آئندہ کا انتظار کیجئے۔

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فی پرچہ ۳ر

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کی یہ اکسیر اور قبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دوا خانہ مجربات خصوصی دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۹۴ دہلی

بال جڑ سے کالا

دو او دوا در دوا لے ہٹے کر تا ثیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں
اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ

منیجر

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و ملی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جسکی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح دینی و دنیوی کیلئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہورہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات - آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوچکے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کمال حسن انتفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ مجلد جرمی عہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید مترجم اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش اپنے اپنے موقع پر ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) باجلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ٹائٹل ہی اپنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہوجاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حناشدہ بلاجلد قسم دوم حناشدہ بلاجلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چمڑے کی جلد کا ۱۲ر ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

ہندوستان کی مختلف ملتوں میں اتحاد و اتفاق قائم ہوگیا

اتحاد کانفرنس الٰہ آباد کی حیرت انگیز کامیابی

پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت تسلیم کرلی گئی

صوبہ سندھ کی غیر مشروط علیحدگی

اسلامی اصولوں کے مطابق پرسنل لا کا تحفظ

ملازمتوں اور وزارتوں میں مسلمانوں کا مناسب حصہ

صوبہ سرحد کا مساوی درجہ اور بلوچستان میں اصلاحات

(از نامہ نگار خصوصی)

تعلیم، مذہبی عقائد، مذہبی اعلان اور مذہبی اوقاف محفوظ ہوں گے۔ پرسنل لاز کے تحفظ کے لئے دستور اساسی میں مخصوص دفعات داخل کی جائیں گی۔

مختلف صوبوں کی تعلیمی، سیاسی اور دیگر حقوق کا تحفظ مرکزی حکومت کا کام ہوگا اور اس کے دائرہ اختیارات میں داخل ہوگا۔

پرسنل لاز

مذہب پر اثر انداز ہونے والے مسودۂ قانون

صوبوں میں پاسنگ

بلوچستان

صوبہ سرحد

بنگال

پنجاب

سندھ

وزارتیں

ملازمتیں

فوج اور عدالت

انتخابات ملازمتی

مرکزی مجلس مقننہ

مذہب و معاشرت کا تحفظ

ایک مذبذب اور عیسائی ہونیوالے "مسلمان" کے شکوک کا ازالہ

عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر فریب کاریوں کی پردہ دری

اسلام میں سیدنا حضرت عیسیٰ اور خاتم المرسلین کا صحیح مرتبہ

(از فارقلیط)

پنجاب کے کوئی صاحب اکرام الحق ہیں جنہوں نے ایک اشتہار بعنوان "کھلی چٹھی بنام علماء اہل اسلام و جملہ ایڈیٹران مسلم اخبارات" شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں آپ فرماتے ہیں کہ عیسائیوں کے ایک رسالہ "حقائق قرآن" نے مجھ کو مذبذب بنا دیا ہے اور اس کے دیکھنے سے مجھے یقین ہوگیا ہے کہ عیسائیوں کے خداوند حضرت عیسیٰ حضرت محمد سے بہتر ہیں ...

میعار فضیلت

ایک ضروری اور اصولی بحث

(باقی آئندہ)

حوادث و احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

(جواب ۱۰) ایسے مظالم کو بیان کرنا اور مسلمانوں کو ان سے حاصل کرنے کی تلقین کرنا اور ان کو اس تلقین پر حسب استطاعت عمل کرنا بہت زیادہ ضروری ہے۔

قال اللہ تعالیٰ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم الآیۃ — اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم سے جنگ کرے تم بھی خدا کے راہ میں ان سے جنگ کرو۔

وقال سبحانہ تعالیٰ وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ — اور تم بھی مشرکین سے مل کر مقابلہ کرو جیسا کہ وہ تم سے کرتے ہیں۔

وقال فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم (الآیات) — جو شخص تم پر زیادتی اور ظلم کرے تم بھی اسی قدر اس پر زیادتی اور ظلم کرو۔

(باقی آئندہ)

عرب اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

جامع ازہر مصر کا یوم تاسیس

تمام دنیا کے علماء اور فضلاء کا اجتماع

مسلمانوں کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامع ازہر (مصر) کی تاسیس ۳۶۱ھ کے اندر عمل میں آئی تھی۔ اس حساب سے ۹ سال بعد ۱۳۵۹ھ جامعہ کی عمر ایک ہزار سال کی ہو جائے گی۔ ادارۂ دینیہ نے ایک اعلان شائع کرایا ہے جس میں مذکور ہے کہ جامع ازہر کے ارباب اہتمام کا منشا یہ ہے کہ ایک ہزار سال گزرنے کی خوشی میں ایک مجلس منعقد کی جائے جس میں نہ صرف مصر کے علماء و فضلاء ہی شریک ہونگے بلکہ تمام عالم اسلامی کے علماء فحول اور اسلامی دنیا کی یونیورسٹیوں کے ارباب انصرام و کمائدین شرکت کرینگے۔

حضرت فضیلت مآب شیخ جامع ازہر نے حکم دیا ہے کہ دس علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو جامع ازہر کی پوری تاریخ مرتب کریں اور اول سے لیکر اس وقت تک کے حالات ضبط تحریر میں لائیں۔ ان دس علماء میں مورخ و ادیب و مصنف کے ترتیب ہونگے جو اپنی تاریخی معلومات سے کتاب کی تدوین میں مدد کریں گے۔

ترکی اور فرانسیسی ریلوے لائن کا تصفیہ

قسطنطنیہ میں اختلافی مسائل پر گفت و شنید

فرانس اور ترکی کے درمیان کچھ مدت سے بعض معاملات میں اختلاف ہوگیا ہے اس کے تصفیہ کیلئے قسطنطنیہ میں تشکیلی اور شکری بے نے دوبارہ گفت و شنید جاری کی ہے۔ رشدی بے کی جگہ کام کر رہے ہیں کیونکہ رشدی بے اسوقت جنیوا میں گفت و شنید کر رہے ہیں۔ آپ کی واپسی تک معاہدہ پر دستخط نہ ہوں گے۔

اس معاہدہ اور گفت و شنید کا تعلق ترکی کی شمالی سرحد کی تحدید اور ریلوے سے ہے۔ اسی گفتگو میں اس مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو شام میں ترکوں کی اور ترکی میں شامیوں کی جائیداد کے متعلق ہے۔ اگر معاہدہ ہوگیا تو دیگر معاملات کا بھی تصفیہ ہو جائے گا۔

فلسطین میں جمہوری حکومت کا قیام

عیسائیوں اور یہودیوں کے مفاد کیلئے نئی تدبیر

بیروت کا ایک عربی اخبار راوی ہے کہ حکومت برطانیہ نے ان مسائل کے تصفیہ کا قطعی ارادہ کرلیا ہے جو عربوں اور انگریزوں، عربوں اور یہودیوں کے مابین رونما ہیں۔ اس تصفیہ سے دلچسپی رکھنے والے انگریزوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ فلسطین میں ایک جمہوری حکومت قائم کی جائے اور وہ اس طرح کہ وہاں ایک پارلیمنٹ ہو اور اس کے ساتھ مجلس مقننہ اور ادارتی مجالس ہوں جن میں عربوں اور یہودیوں کی نشستیں آبادی کے تناسب سے قائم کی جائیں۔ رئیس جمہوریہ مسلمان ہو۔ رئیس حکومت یہودی ہو اور پارلیمنٹ کا صدر عیسائی ہو۔

مراکش میں فرانسیسی فوج پر حملہ

چار ہلاک اور دو مجروح

مراکش کے فرانسیسی مخالفوں نے دفعتاً الیاناکی چوکی پر حملہ کردیا اور فرانسیسی فوج کو بری طرح زد و کوب کیا۔ اس حملہ کے باعث فرانسیسیوں کے دفاعی مقابل کے چار آدمی ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ فرانس کی پالیسی سے مراکش میں اضطراب پھیلتی جا رہی ہے اور مخالفین زور پکڑتے جا رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے بھی مزید فوج مراکش ارسال کردی ہے جو حسب ضرورت ضروری کارروائی اختیار کرے گی۔

فلسطین میں مزید یہودیوں کی آمد

بارہ ہزار یہودی مزدوروں کا توطن

حکومت برطانیہ نے یہودیوں کے شور و شغب سے مرعوب ہو کر مزدوروں کی اسکیم کی تصدیق کردی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ چھ ماہ کے عرصہ میں ساڑھے چار ہزار یہودیوں کو فلسطین میں توطن اختیار کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس تعداد میں مزدوروں کے اہل و عیال شریک نہیں ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ ساڑھے چار ہزار یہودی نہیں بلکہ بارہ ہزار یہودی فلسطین میں اقامت گزین ہوں گے۔

ترکی انجنیئر کے طیارہ کی کامیابی

فی گھنٹہ ۲۰۰ کیلومیٹر سے زائد رفتار

مشہور ترکی انجنیئر صلاح الدین بک نے اپنے تیار کردہ طیارہ کا تجربہ کیا۔ آزمائش میں یہ طیارہ بہت کامیاب ثابت ہوا۔ اس جہاز کی رفتار فی گھنٹہ ۲۰۰ کیلومیٹر سے زائد ہے۔

کوکوک اور شرق اردن کے درمیان ٹیلیفون

محکمہ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۴ جمادی الاخریٰ تک ٹیلیفون کا سلسلہ کوکوک اور شرق اردن کے درمیان جاری کردیا جائے۔

طریقۂ نیابت اور مرکزی مجلس مقننہ میں مسلم نمائندگی کا مسئلہ بھی طے ہو گیا

معمولی ترمیم کے ساتھ مولانا محمد علی مرحوم کے فارمولے کی منظوری

سکھوں کی نیابت کا مسئلہ ابھی زیر غور ہے

مرکزی مجلس مقننہ میں سکھوں کو ۱۴ نشستیں دیدی گئیں

مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کو بھی کانفرنس کے معاہدہ پر متفق کیا جائے گا

مولانا ظفر علی خاں، شیخ عبد المجید اور صدر کانفرنس کے بیانات

دار الحکومت

دہلی میں جامع مسجد کے سیاسی جلسوں کا تذکرہ

جمنا کے قریب بم پھٹ گیا

مجروح کا بیان پولیس کی تفتیش

اسلامی اداروں سے انجمن اصلاح المسلمین کی اپیل

سر آغا خاں سے اپیل

ہندو مہاسبھائی "قوم پرستی"

جمعیۃ علماء سہارنپور کے رضا کار کونڈا

برما کے کامیاب انتخابات

مخالفین علیحدگی کی شاندار کامیابی

ڈاکٹر چوتھرام کی گرفتاری

صدر و ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ذکر اسمبلی میں

انسداد دہشت انگیزی بنگال کے قانون میں ترمیم

ہائیکورٹ کے اختیارات کو بحال رکھا گیا

حکومت کے آئینی دستور پر ایک لطیف تبصرہ

پارلیمنٹ میں ملک معظم کی تقریر

حکومت کے محاصل میں ۱۴ کروڑ کا اضافہ

حکومت افغانستان کے تین مخالف سرغنوں کو پھانسی دیدی گئی

غلام نبی خاں کے بھائی بھی تختۂ دار پر لٹکا دئے گئے؟

افغانستان میں اب بالکل امن و امان ہے

افغانستان میں باغیوں کی شورش کا انسداد

الٰہ آباد کانفرنس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار

اتحاد کانفرنس نے کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط کر دئے

اسمبلی میں آرڈیننس بل پر بحث

الور کے ایک گاؤں میں مسلمانوں پر مظالم

الور اور مسلم لیڈروں میں صلح نہیں ہو سکی

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ضلع سہارنپور کا دورہ منگلور

تیسری گول میز کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا

وزیر اعظم کی طرف سے خود ساختہ نمائندوں کا خیر مقدم

ایجنڈا میں کیا کیا مسائل شامل کئے گئے ہیں

کانگریس کے دفاتر پر پولیس کے چھاپے

مجلس مقننہ بمبئی بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتی

سپرنٹنڈنٹ جیل پر گولیوں کے فائر

کوئٹہ کے ایک گاؤں پر ڈاکوؤں کا حملہ

لالہ لاجپت رائے کی اہلیہ کا انتقال

ڈی ویلرا کی پالیسی کی حمایت

جاپان میں ہلاکت خیز طوفان

برطانیہ، فرانس و اٹلی میں باہمی گفتگو

مسٹر ڈگلس کے قاتل کی اپیل خارج

آئندہ مزدور جماعت کو فتح ہوگی

مقدمہ سازش میرٹھ

مولانا افضل حسین صاحب سے ملاقات

جعلی نوٹ بنانے والے کی گرفتاری

امریکہ میں بلوہ، تین مقتول

ہندوستان کی مختلف ملتوں میں اتحاد و اتفاق قائم ہو گیا

(بسلسلہ صفحہ ۳)

۱۔ وزارت مجلس مقننہ کے سامنے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوگی اور اس میں کم سے کم ایک ...

۲۔ ... پالیسی کا ذکر کیا گیا ہے اس پر وہی طریق عمل اختیار کیا جائے گا جو اس ذریعے تذکور ہے۔

۳۔ (الف) شہری اور دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کیلئے حق رائے دہی کا معیار یکساں ہوگا۔

(ب) دس سال کے بعد اس اصول کو قائم رکھتے ہوئے جو (الف) میں بیان کیا گیا ہے ... ہندوستان میں مختلف ملتوں کا تناسب منعکس ہو۔

(ج) طریق انتخاب مخلوط ہوگا ... اگر دس سال کے بعد ہندوؤں نے خواہش ظاہر کی تو ان کیلئے نشستوں کی تخصیص تناسب آبادی کے اعتبار سے ... مقابلہ کا حق حاصل ہوگا۔

(د) ...

(ح) سندھ میں ایک جیوڈیشل کورٹ یا ہائی کورٹ ...

اس پر بھی اتفاق ہو گیا کہ ... کانفرنس کی جائے ...

مخلوط انتخاب

اس پر اتفاق ہو گیا کہ تمام انتخابات میں مخلوط طریق انتخاب اختیار کیا جائے گا ...

ارتباط باہمی

اس پر اتفاق ہو گیا کہ اس تصفیہ کے مختلف حصے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں اور یہ تمام تصفیہ ناقابل تجزیہ ہے اور اسے یکجا نافذ مجموعہ ہونا چاہئے۔

ناظم جمعیۃ علمائے ضلع سہارنپور کا دورہ رڑکی میں ورود

...

ضروری اعلان

قرآن حکیم کا جو درس فارغ التحصیل طلبہ کے لئے انجمن خدام الدین کے مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ لاہور میں ہوا کرتا ہے۔ وہ ہر سال اتفاقاً یکم رمضان المبارک ... کو شروع ہوگا۔ لہذا درخواست کنندگان حضرات ۹ شعبان المعظم تک لاہور تشریف لائیں ... درس قرآن حکیم شروع ہو جایا کرتا ہے ...

احمد علی عفی عنہ امیر انجمن خدام الدین
دروازہ شیرانوالہ لاہور

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

بکس نامردی

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

سی پی گورنمنٹ کی اردو زبان سے دشمنی

اردو مدارس بند کر دینے کے خلاف مسلمانوں کا احتجاج

سی پی گورنمنٹ نے محکمہ تعلیم کی اس زیر غور تجویز نے کہ صوبے کے جملہ مدارس اردو بند کرا کے مرہٹی زبان کو ہر طالب علم کیلئے خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم لازم قرار دیا جائے مسلمانان سی پی و برار کے جذبات قومیہ کو جس طرح مجروح کیا ہے اس کی کیفیت ضبط تحریر میں نہیں آسکتی اسی سلسلہ میں اہالیان دارسا کا ایک احتجاجی جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد سمیع اللہ صاحب دیوبند ... منعقد ہوا صدر صاحب نے اردو زبان کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اردو زبان ہی ہندوستان کی جملہ مروجہ زبانوں میں ایک ایسی زبان ہے جس کو صحیح معنی کر ہندوستانی زبان کہا جا سکتا ہے اور مسلمانان ہند اس کے تحفظ و بقا کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ سی پی گورنمنٹ اس تجویز کو واپس لے کر اپنی دانشمندی کا ثبوت دے آخر میں مولانا کی تجویز اور جناب عبدالرحیم خاں صاحب کی تائید سے مندرجہ ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

باشندگان وارسا ضلع چاندہ کا یہ جلسہ عام سی پی گورنمنٹ کی اس تجویز کے خلاف کہ اردو مدارس کو بند کر کے ان کے بجائے مرہٹی زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے سخت احتجاج کرتا ہے اور گورنمنٹ سی پی کو بتا دینا چاہتا ہے کہ مسلمان ہرگز ہرگز اردو زبان چھوڑ کر (جو کہ ان کی قومی زبان ہے) مرہٹی زبان اختیار نہ کریں گے نیز جلسہ ہذا گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس تجویز کو واپس لے کر اپنی رواداری کا ثبوت دے۔ فقط

محمد عبدالغنی ناظم کمیٹی مسجد ...

بڈلاڈا کے مسلمانوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت دی جائے

انجمن امداد المسلمین کی قرارداد

بڈلاڈا ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء آج انجمن امداد المسلمین کا ایک اجلاس زیر صدارت حافظ فرحت علی خاں ... منعقد ہوا جس میں ... بالاتفاق رائے منظور ہوئیں۔

---

(۱) چونکہ ... سکھوں اور ہندوؤں ... اسلحہ رکھنے کی اجازت ...

(۲) ان لوگوں ...

(۳) بڈلاڈا ...

حفیظ اللہ سکریٹری انجمن امداد المسلمین بڈلاڈا ضلع حصار

سی پی میں مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کا قیام

یوں تو عام طور سے ہندوستان کے مسلمانوں میں مذہبی تعلیم کا فقدان ہے لیکن سی پی اور برار کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ ہے یو پی پنجاب بنگال بہار وغیرہ میں کم و بیش کچھ ایسے مدارس قائم ہیں جن میں علوم عربیہ کی تعلیم مکمل طور پر دی جاتی ہے مگر ہمارے صوبے میں ایک بھی ایسی درسگاہ نہیں ہے جس میں باقاعدہ علوم عربیہ کی تکمیل کرا کے طلبہ کو دستار فضیلت و سند افراغ عطا کی جاتی ہو۔ اس قومی مذہبی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے وارسا ضلع چاندہ میں ایک مدرسہ عربیہ بیادگار حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسۃ العلوم دیوبند موسوم قاسم العلوم جاری کیا گیا ہے مدرسہ کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ ایک سال سے زائد کا عرصہ ہوتا ہے کہ ... جناب نواب محمد عبدالوحید صاحب غازی والیٔ ریاست ... مولانا مولوی محمد سمیع اللہ صاحب (فاضل دیوبند) کا اپنی جانب سے تقرر فرمایا ابتداً صرف پانچ طلبہ وہ بھی اردو چوتھی کلاس پاس شدہ تھے درس میں داخل ہوئے۔ مولانا نے کچھ اس جانفشانی اور تدبر سے ساتھ کوشش کی کہ اطراف و جوانب کے طلبہ نے بھی مدرسہ میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی ... مدرسے سے کچھ طلبہ ایسے ہر سال نکل سکیں جن کو باقاعدہ طور پر تکمیل کے بعد دستار فضیلت و سند فراغ دی جا سکے۔ اور وہ تبلیغ اسلام و مسلمانوں کی ہر قومی و ملی ضروریات کی رہنمائی کر سکیں۔ فقط

محمود خاں ممبر ڈسٹرکٹ کونسل ضلع چاندہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مقویات سرتاج عالم

... وید شاستری رام نگر کا عقیلا و اثر

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

... محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی ... کشمیری بازار لاہور

نیلم حبوب مقوی

مشاہیر اطبا ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے

... حکیم عبدالغنی حمید نیلم مسیح الملک ... وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

پیشوا کا معراج نمبر شائع ہو گیا

... منیجر رسالہ پیشوا دہلی

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت

... معجون مددگار غدود

... دفتر رسالہ نظام المشائخ ... کوچہ چیلان دہلی

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

اور چھپ کر تیار ہو گئی ہے

بخشی پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

... فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

... دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

کیا واقعی آپ بھی مسلمان ہیں؟

... کتاب الاسلام ...

... حمید یہ پریس کوچہ چیلان دہلی سے منگائیے

اتنا سستا رسالہ جس کا یقین بھی نہیں آ سکتا صرف ... ایک روپیہ سالانہ ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری بی اے

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار و آراء

عازمین حج کا مشئوم قانون

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

بیت المقدس میں ہلال و صلیب کی آویزش

ارباب توحید کے مقابلہ کیلئے ارباب تثلیث کا اجتماع

مہاسبھا کو بھی توڑ ڈالو

قومی مفاہمت کے بعد

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

صلیبی جہاد کا داعی اول

عیسائیوں کو یہ جرأت کیوں پیدا ہوئی؟

خالص کیسٹر آئیل
سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوافروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز
یہ رسالہ افراط تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے معیار نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔
حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔
سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد۔ عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا۔ مردہ دل ہے۔ نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔
سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲) فی پرچہ ۳
المشتہر
پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر
... دفتر کا پتہ فضل شاہ عالم ... دہلی

رسالہ المعراج النبی ﷺ

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ
جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوہ حسنہ پر عمل کی دعوت ہلاک اور خطرناک ادبیات سے مسلمانوں کو بچانا صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا ... و تنقید ... قیمت سالانہ ... کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔
منیجر

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے
ہر قسم کے بواسیر کیلئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی
فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ ... قیمت ... محصول ڈاک ...
اگر آپ ہی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیے تو ... کی قیمت
منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔
منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوافروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بال جڑ سے کالا

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ... علاوہ محصول ڈاک
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ...
ابدی نجات ...
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کمال احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (۲) پیشگی آنا چاہئیں۔
غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔
نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ...
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۴
۱۹ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری بی۔ اے

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار و آراء

عازمین حج کا منسوخ قانون

[illegible]

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

[illegible]

مہاسبھا کو بھی توڑ ڈالو

[illegible]

قومی مفاہمت کے لئے

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

صلیبی جہاد کا دواعی اول

[illegible]

عیسائیوں کو جرأت کیوں پیدا ہوئی؟

[illegible]

بیت المقدس میں ہلال و صلیب کی آویزش

[illegible]

عربوں کا بیت المقدس میں داخلہ

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ فصل شاہ عالم پوسٹ بکس ۔۔۔ دہلی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے میانہ روی کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔

سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا مردہ دل ہے۔ نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فی پرچہ ۳ر

المشتہر

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

رسالہ معراج النبی ﷺ

[illegible]

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت۔ مہلک اور خطرناک ادبیات سے مسلمانوں کو بچانا صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرانا اور فرق باطلہ کا ۔۔۔

[illegible]

مفت ملتا ہے تو برا کیا ہے

[illegible]

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

احمد اینڈ کو
ٹھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بال جڑ سے کالا

[illegible]

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۴۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱ر تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱ر تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲ر تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۳ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصول ڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد بارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ اسفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد عہ قسم دوم حنا شدہ بلا جلد عہ علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

مسلمانوں کے مطالبات کی منظوری

الہ آباد میں حقیقی اتحاد کا سنگ بنیاد

جس وقت الہ آباد میں اتحاد کانفرنس منعقد ہو رہی تھی اور اس کی غیر مصدقہ خبریں اخبارات میں شائع کی جا رہی تھیں، ہم نے اسی وقت یہ عرض کیا تھا کہ محض ان خبروں کو سامنے رکھ کر کوئی رائے قائم کر لینا اور کانفرنس کے فیصلوں کو مسلمانوں کے لئے مفید یا مضر قرار دے دینا ہرگز قرین دانشمندی نہیں ہے اور کوئی ذمہ دار صحیفہ نگار یہ نہیں کر سکتا کہ صحیح اطلاعات ہم پہنچنے سے قبل ہی اپنی قطعی اور فیصلہ کن رائے کا اظہار کر دے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ جو اخبارات کانفرنس کے شروع ہونے سے قبل ہی اس کی مخالفت کا فیصلہ کر چکے تھے اور جن افراد نے پہلے ہی سے ...

... گوارا نہ کرتی تھیں اس خوش اسلوبی کے ساتھ قبول کئے گئے کہ مسلمانوں کا تحفظ بھی ہو گیا اور مختلف ملتوں کے درمیان باہمی رواداری اور ربط و ضبط کے دروازے بھی کھل گئے۔ اگر اس کے باوجود لیگ یا کانفرنس کا کوئی ممبر یا شخص یہ کہتا ہے کہ یہ فیصلے ابھی مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہیں تو اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ملت کی آنکھوں میں خاک جھونک کر اسے بیوقوف بنا رہا ہے ...

پنجاب کا مخصوص تحفظ

حکومت پرستوں کا اضطراب

بلہاروں کا جلسہ

اسلامی پرسنل لا کا تحفظ

مسلمانوں کے مطالبات اور اتحاد کانفرنس کے فیصلے

برطانیہ نے کیا دیا تھا اور باہمی مفاہمت سے کیا حاصل ہوا

ایک نتیجہ خیز اور فیصلہ کن مقابلہ

لکھنؤ کانفرنس میں خلافت کمیٹی، مسلم کانفرنس، مسلم لیگ، جمعیۃ علمائے ہند اور نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان نے جو مختلف صوبوں کی نمائندگی کر رہے تھے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر مسلم کانفرنس منعقدہ یکم جنوری ۱۹۲۹ء کی قرارداد کے مطالبات مع ان تصریحات کے جو جمعیۃ علمائے ہند نے اپنی قرارداد سہارنپور میں کی ہیں منظور کر لئے جائیں تو مسلمان جداگانہ انتخاب کے ترک پر راضی ہو جائیں گے اور مخلوط انتخاب کے لئے مولانا محمد علی مرحوم کے فارمولا یا کسی دوسرے طریقہ کو منظور کر لیں گے۔ ہم ذیل میں مذکورہ بالا مطالبات کا مقابلہ الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے فیصلوں سے کرتے ہیں تاکہ ناظرین کرام خود یہ اندازہ لگا سکیں کہ مسلمانوں کی خواہشات کہاں تک پوری ہو چکی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم کے فیصلہ کو بھی سامنے رکھ کر دیکھیں کہ انہیں سرکار سے کیا ملا تھا اور اتحاد کے ذریعہ کیا حاصل ہوا ہے:-

نمبر	مسلمانوں کے مطالبات	اتحاد کانفرنس کے فیصلے	وزیر اعظم کا حکمنامہ
۱	طرز حکومت وفاقی ہونا چاہئے اور اختیارات باقی صوبوں کو دئے جائیں۔	طرز حکومت وفاقی ہوگا۔ تمام اختیارات جامع طور پر صوبوں اور مرکز پر تقسیم کر دئے جائیں گے۔ مرکز کو صوبوں کے اختیارات چھیننے کا ہرگز حق حاصل نہ ہوگا۔ اختیارات باقی پر تنازعہ کی صورت میں سپریم کورٹ فیصلہ کرے گا۔	طرز حکومت وفاقی ہوگا مگر اختیارات باقی کے متعلق حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس کی ہرگز توقع نہیں ہے کہ برطانیہ اختیارات باقی صوبوں کو دے۔ یا اس مفاہمت کا انتظام کرے جو مسلمانوں کے پیش نظر رہا ہے۔ حکومت جب کبھی کوئی فیصلہ کرے گی موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے وہ اتحاد کانفرنس کے فیصلہ سے ہرگز بہتر نہ ہوگا۔
۲	کوئی مسودہ قانون ایسا منظور نہ ہونا چاہئے جس پر کسی ملت کی ۳/۴ اکثریت کو مخصوص اعتراضات ہوں۔	اگر کسی مسودہ قانون پر کسی ملت کے ۳/۴ اراکین کو مخصوص اعتراضات ہوں تو اس کے نفاذ کو ملتوی کر دیا جائے گا ... اس کے بعد سپریم کورٹ سے فیصلہ حاصل کرے گی۔	ابھی تک حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہیں کیا۔
۳	صوبجاتی و مرکزی مجالس مقننہ میں مسلمانوں کیلئے نشستوں کی تخصیص ہونی چاہئے۔	صوبجاتی اور مرکزی مجالس مقننہ میں نشستوں کی تخصیص منظور کی جائے گی۔	نشستوں کی تخصیص کی گئی ہے مگر مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔
۴	اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں کو وہی پاسنگ ویٹیج حاصل ہونا چاہئے جو اس وقت حاصل ہے۔	اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں کو وہی پاسنگ ویٹیج ... حاصل رہیگا جو ان کو ... وزیر اعظم کے فیصلے سے قبل حاصل تھا۔	[illegible]
۵	پنجاب، بنگال اور دوسرے مسلم اکثریت والے صوبوں کی نشستیں اس طرح محفوظ کر دی جائیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کسی صورت میں بدل یا قلیت نہ ہو۔	پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی کی آئینی اکثریت حاصل ہوگی جو کسی وقت اور کسی صورت میں بدل یا قلیت نہ ہو سکے گی۔	پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کو آئینی طور پر محفوظ نہیں کیا گیا اور بنگال میں اکثریت کو قطعاً مبدل با قلیت کر دیا گیا۔
۶	مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں مسلمانوں کو اپنا جائز حق ملنا چاہئے۔	مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں مسلمانوں کے جائز حقوق کا لحاظ اہم اقلیت کی حیثیت سے کیا جائے گا۔	ابھی یہ مطالبہ منظور نہیں کیا گیا۔
۷	صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں بھی اسی طریقہ سے اصلاحات کا نفاذ ہونا چاہئے جو دوسرے صوبوں میں اختیار کیا گیا ہے۔	صوبہ بلوچستان میں بھی اصلاحات نافذ کی جائیں گی اور صوبہ سرحد کو بھی وہی درجہ حاصل ہوگا جو دوسرے صوبوں کو ملے گا۔	صوبہ بلوچستان کو اصلاحات دینے سے صاف انکار کر دیا گیا اور صوبہ سرحد کو دوسرے ہندوستانی صوبوں کے مساوی نظام حکومت نہیں دیا گیا۔ وہاں گورنر کیلئے مخصوص اختیارات رکھے ہیں اور ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ آئندہ دوسرے صوبوں کے ساتھ صوبہ سرحد کو بھی مزید اصلاحات کا ملاً مساوی درجہ کیساتھ دی جائیں گی یا نہیں۔
۸	صوبجاتی اور مرکزی ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ ملنا چاہئے۔	صوبجاتی اور مرکزی ملازمتوں میں مسلمانوں کو جائز حصہ دیا جائے گا اور ایک کمیٹی جس میں دو مسلمان شامل ہوں گے اعداد و شمار کی تفصیلات مرتب کرے گی۔	ابھی تک یہ مطالبہ صاف طور پر منظور نہیں کیا گیا۔
۹	صوبہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کر دینا چاہئے۔	صوبہ سندھ کو مالی مشکلات سے بے نیاز ہو کر غیر مشروط طریق پر علیحدہ کر دیا جائے گا۔ صرف وہاں کی اقلیت کو اسی طرح تحفظات دئے جائیں گے جس طرح کہ دیگر صوبوں کی اقلیتوں کو ملے ہیں۔	ابھی تک سندھ کی علیحدگی کا حکومت نے اقرار نہیں کیا۔
۱۰	مرکز میں ۱/۳ نمائندگی مسلمانوں کو ملنی چاہئے۔	مرکز میں یوروپینوں کو چھوڑ کر ۱/۳ نمائندگی مسلمانوں کو ملے گی جو تمام برطانوی ہاؤس کا ۳۲ فیصدی ہوگی۔	مرکز میں نیابت کا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اور نہ باہمی مفاہمت کے بغیر بہتری کی توقع ہے۔
۱۱	دستور اساسی میں کوئی ترمیم نہ ہونی چاہئے جب تک تمام اجزاء وفاقی اس کی خواہش ظاہر نہ کر دیں۔	اس پر غور نہیں کیا گیا کیونکہ دیسی ریاستوں کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا تھا کہ وہ تمام ہندوستان کی ترقی کو جب چاہیں روک دیں۔	یہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا گیا۔ توقع ہے کہ یہ حق قطعی طور پر پارلیمنٹ اپنے ہاتھ میں رکھے گی کہ جس طرح اور جس وقت چاہے تبدیلی کر دے۔
۱۲	مسلمانوں کی تعلیم، زبان، مذہب وغیرہ کا تحفظ کیا جائے۔	مسلمانوں کا تمدن، زبان، رسم الخط، تعلیم، مذہب وغیرہ کی حفاظت کی جائے گی۔	ابھی تک اس مطالبہ کی منظوری کا بنیادی حقوق کے طور پر اعلان نہیں کیا گیا۔
۱۳	مسلمانوں کے پرسنل لا کا تحفظ کیا جائے گا۔	مسلمانوں کا پرسنل لا محفوظ ہوگا اس میں کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں کی جائیگی۔ البتہ مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ جو خلاف شریعت قوانین اس وقت تک منظور کئے جا چکے ہیں انہیں اسلامی اصولوں کے مطابق بدلوا دیں۔	مسلمانوں کے پرسنل لا کی حفاظت کا اطمینان نہیں دلایا گیا بلکہ برابر اس میں مداخلت کی جا رہی ہے۔
۱۴	جن مقدمات میں مسلمان حاکم کے فیصلہ کی ضرورت ہے ان کا فیصلہ کرنے کے لئے قاضی مقرر کئے جائیں گے۔	قاضیوں کے تقرر پر تین گھنٹے تک سرگرم بحث ہوئی وقت کم تھا اس لئے یہ مسئلہ زیر غور رکھا گیا اور الہ آباد میں ۴ دسمبر کو کمیٹی کا جو اجلاس ہوگا اس میں اس کے متعلق قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ مطالبہ منظور کر لیا جائے گا۔	یہ مطالبہ ابھی تک منظور نہیں کیا گیا۔

ایک نئے مذہب اور عیسائی ہونیوالے "مسلمان" کے شکوک کا ازالہ

عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر فریب کاریوں کی پردہ دری

اسلام میں سیدنا حضرت عیسیٰ اور خاتم المرسلین کا صحیح مرتبہ

(از فاقلیط)

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۱) شق القمر کا معجزہ۔ (اقتربت الساعة وانشق القمر)۔
(۲) کنکریوں کے پھینکنے کا معجزہ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔
(۳) واقعہ معراج۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا۔

اگر معاہدہ الہ آباد کا نفاذ نہ کیا گیا
تو اسے کالعدم اور غیر موثر تصور کیا جائے گا
پنڈت گوبند مالویہ کا انتباہ

الہ آباد ۹ نومبر۔ پنڈت گوبند مالویہ سکریٹری الہ آباد اتحاد کانفرنس نے حسب ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے۔

الہ آباد اتحاد کانفرنس نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے مختلف پہلوؤں اور حصوں کے متعلق جو سمجھوتہ کیا ہے اس کی نسبت بعض حلقوں میں ایک خطرناک غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے۔ جس کا قومی اتحاد کے پیش نظر ازالہ اشد ضروری ہے۔

سب سے اول اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ اتحاد کانفرنس کی مختلف قراردادیں ایک "واحد" سمجھوتہ کے ایسے اجزاء ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں کئے جا سکتے۔ اس چیز کو الہ آباد کانفرنس کی اصلی قراردادوں میں بھی صاف کر دیا گیا ہے۔ سمجھوتہ کی کسی ایک قرارداد کا نفاذ اس وقت تک عمل میں نہیں آسکتا جب تک کہ تمام سمجھوتہ من حیث الکل نافذ نہ کیا جائے۔

[illegible]

بلاد عرب اور امت عربیہ کی وحدۃ کے لئے دوسرا اہم قدم
جلالۃ الامام یحییٰ اور سلطان ابن سعود کی کامیاب گفت و شنید
حجازی نمائندہ یمن روانہ کر دیا گیا

اخبارات میں امام یمن اور جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی اس گفت و شنید کا حال شائع ہوا ہے جو تحریک وحدۃ عربیہ کے عظیم و جلیل مقصد کی تکمیل کیلئے جانبین میں شروع ہوئی تھی۔ مکہ معظمہ کے سرکاری اخبار "ام القریٰ" میں اب ان کی پوری تفصیل آگئی ہے جسے ہم وثوق کے ساتھ ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کرتے ہیں۔ ام القریٰ لکھتا ہے:۔

بلاد عرب اور امت عربیہ کی وحدۃ کیلئے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود والی حجاز مدت سے جد و جہد فرما رہے ہیں اور آپکی دلی خواہش ہے کہ عربوں کے باہمی نزاعات و خصومات کا جلد سے جلد خاتمہ ہو جائے تاکہ وہ ایک مضبوط اور طاقتور قوم بنکر استقلال کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ جلالۃ الملک کی اس سعی کا تمام بلاد عربیہ پر نہایت خوشگوار اثر پڑا ہے اور ممالک عربیہ میں آپکے اس اقدام سے نئی زندگی کی ہر دوڑ گئی ہے۔

گزشتہ ماہ جلالۃ الملک نے پہلا قدم اپنی مملکت کے مختلف اجزاء کو متحد و متفق کرنے کے لئے اٹھایا تھا جس میں آپکو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اب آپنے دوسرا قدم یہ اٹھایا ہے کہ بلاد عربیہ اور امت عربیہ اسلامی مقاصد کے پیش نظر سلک وحدۃ میں منسلک ہو جائیں۔ اپنی باہمی عداوتوں اور خانہ جنگیوں کو ختم کر کے اپنے اندر تعاون و تناصر کی روح پیدا کریں۔ اس مقصد کیلئے جلالۃ الملک نے جلالۃ الامام یحییٰ حمید الدین والی یمن سے گفت و شنید کی اور اس مقصد جلیل کی تکمیل کے لئے آپ سے امداد کی درخواست کی۔ جلالۃ الامام نے سلطان حجاز کی اس مبارک سعی کا شکریہ ادا کیا اور امید افزا جواب سے سلطانی مقصد کو تقویت پہونچائی۔ عظمۃ السلطان نے اس کام کے لئے اپنا ایک نمائندہ گزشتہ ہفتہ یمن بھیجدیا ہے جو ایک دو روز میں صنعاء (پایہ تخت یمن) پہونچ جائے گا۔ تمام امت عربیہ جلالۃ الملک کی ان مساعی کو نظر استحسان سے دیکھ رہی ہے [illegible]

ریاض میں عربی قبائل کے وفود کی آمد

[illegible]

عدن کے یہودیوں کا دعویٰ
حکومت ہند نے صاف انکار کر دیا

[illegible]

حکومت گاندھی جی کو کیا چاہتی ہے؟
گاندھی جی کی رہائی کے لئے یہی موقعہ کا انتظار

[illegible]

لیبر جماعت نے گول میز کانفرنس کا مقاطعہ کیوں کیا
ایک سابق ممبر پارلیمنٹ کا بیان

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے نوٹوں ڈکٹیٹر کے مقدمہ کا فیصلہ
چھ ماہ قید بامشقت اور پچاس روپیہ جرمانہ

[illegible]

حکومت گاندھی جی کو کیوں نہیں چھوڑتی
گورنمنٹ چاہتی ہے کہ کانگریس اپنی شکست تسلیم کرے

[illegible]

دنیا کی حکومتوں سے برطانیہ کا مطالبہ
ہوائی طاقت برطانیہ سے نہ بڑھے

[illegible]

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ جلوس
پکٹنگ اور گرفتاری

[illegible]

لندن کانفرنس کی شرکت سے انکار
مخالفین کی علیحدگی کا تار وزیر اعظم کے نام

[illegible]

اگر گاندھی جی کو رہا کیا گیا
تو وائسرائے مستعفی ہو جائینگے

[illegible]

چلتی ٹرین کو لوٹ لیا گیا
ڈاکو روپیہ کی تھیلیاں لیکر بھاگ گئے

[illegible]

برما کونسل میں برما کی علیحدگی کا مسئلہ

[illegible]

متوازی ڈاکخانے کھولنے کی کوشش
احمد آباد اور الہ آباد میں نہم گرفتاریاں

[illegible]

سندھ مسلم کانفرنس کا اجلاس
علیحدگی سندھ کا پرزور مطالبہ

[illegible]

ریلوے کے دو ہزار مزدوروں کی ہڑتال

[illegible]

جمعیۃ طلبہ قدیم ندوۃ العلماء کا جلسہ

[illegible]

ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کا دورہ

[illegible]

دیگر ذرائع سے خطوط تقسیم کرنا جرم ہے
محکمہ ڈاک کا انتباہی اعلان

[illegible]

لندن میں والیان ریاست کا جلسہ

[illegible]

بمبئی میں سات کانگریسی کارکن گرفتار

[illegible]

ایک بنگالی کو حبس دوام کی سزا

[illegible]

اسمبلی میں مسودات قانون حج
جہاز کے قانون پر اراکین جمعیۃ کے اختلافی نوٹ

دہلی ۲۰ نومبر۔ حج کے متعلق جو مسودات قانون اسمبلی کی مجلس منتخبہ کے زیر بحث تھے۔ خیال ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ کل جمعیۃ کے سامنے پیش ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۔۔۔ مولانا اسد مرتضیٰ صاحب بہادر اور مولانا تنقیح داؤدی کا ہے جس میں انہوں نے ۔۔۔ دوسرا اختلافی نوٹ خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب کا ۔۔۔ انہوں نے مخالفت کی ہے ۔۔۔ شاہ مسعود احمد صاحب ۔۔۔ مسودہ کی تفصیل کے ساتھ متعدد دفعات کی مخالفت کی۔ خیال ہے کہ ۔۔۔ آئندہ ہفتہ میں جمعیۃ کے زیر غور آجائے گا۔

مسلم کانفرنس کے چودہ نکات میں سے تیرہ نکات پر اتفاق ہوگیا
تحفظ حقوق کی اصل دفعہ جمعیۃ علماء ہند کا پرسنل لاء ہے
اتحاد کانفرنس پر علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کا تبصرہ

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی اتحاد کانفرنس لکھنؤ پر تبصرہ کرتے ہوئے مجلہ "معارف" میں فرماتے ہیں کہ لکھنؤ کی سرزمین میں جہاں ہندو مسلم اتحاد کے ہر معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں، گزشتہ مہینہ ایک اور معاہدہ کی بنیاد رکھی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پچھلے چند سالوں سے مسلمانوں کے سیاسی فرقوں میں جو افسوسناک اختلاف و افتراق پیدا ہوگیا تھا اس کا بحمد اللہ کہ خاتمہ ہوگیا۔ مسلم کانفرنس کے چودہ نکات میں سے تیرہ پر مسلمانوں کے تمام سیاسی فرقے متحد ہوگئے اور صرف مخلوط و مشروط طریقہ انتخاب کی تعیین کا کام رہ گیا اور یہ طے پایا کہ جب ہندو قوم وطن ان تیرہ دفعات کو تسلیم کریں اس چودھویں دفعہ پر باہم گفتگو کی جا سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک تحفظ حقوق کی اصلی دفعہ وہ ہے جس کو جمعیۃ العلماء نے پیش کیا ہے۔ جداگانہ انتخاب حقیقت کی اصل مقصد نہیں بلکہ ذریعہ ہے اگر تحفظ حقوق کی منزل تک ہم کسی اور راستہ سے بھی پہنچ سکتے ہیں تو اس پر اڑنا بیجا ہے۔

نام نہاد مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کی فتراق گری
ملک و ملت سے غداری کا افسوسناک مظاہرہ
دہلی کے مسلم نوجوانوں کا فیصلہ

[illegible]

اتحاد کانفرنس کے فیصلہ پر ڈاکٹر انصاری کا تبصرہ
شفاعت احمد خاں کی پست ذہنیت

[illegible]

غازی محمد عثمان آزاد کا بیان

[illegible]

اتحاد کانفرنس اور برطانوی فیصلہ کا مقابلہ
ایک ہیرا ہے اور دوسرا کوئلہ

[illegible]

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ
اتحاد کانفرنس کی کامیابی پر مسرت کا اظہار

[illegible]

یوروپین حکومت کے فیصلہ کو بحال رکھنا چاہتے ہیں
اتحاد کانفرنس سے بے تعلقی کا اظہار

[illegible]

گاندھی جی کا سناتنیوں کو چیلنج

[illegible]

اسمبلی میں سندھ کی علیحدگی کے متعلق سوال

[illegible]

مسلم لیگ کے اجلاس سے واک آوٹ
شیخ عبد المجید اور نواب اسمٰعیل خاں کے بیانات

[illegible]

مسٹر سید حسین کا بیان

[illegible]

مسٹر سید ظہیر علی کا بیان

[illegible]

نواب محمد اسمٰعیل خاں کا بیان

[illegible]

اتحاد کانفرنس کا فیصلہ اور مولانا شوکت علی
آپ برطانوی وزراء کو اس سے منظور کرانے پر آمادہ کریں گے

[illegible]

معاہدہ الہ آباد گول میز کانفرنس میں پیش کیا جائیگا

[illegible]

ہند مسلم اتحاد پر انڈیا لیگ کا پیغام

[illegible]

دار الحکومت

دہلی میں غداروں کی ٹولی کا اجتماع
اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کو مسترد کر دیا گیا

[illegible]

مسلح نوجوان نے بینک کا روپیہ چھین لیا

[illegible]

جامع الکمالات حضرت مولانا محمد حسین صاحب کا ارتحال

گجرات کے اُفق پر یاس انگیز تاریکی کا عالمگیر ماتم

اسلام کے مبلغ، علوم دینیہ کے ناشر اور ہمدرد قوم کی جدائی

مورخہ ۱۲ نومبر ۳۲ء کو بعد نماز عشاء مدرسہ محمدیہ عربیہ کے جمیع طلباء و اساتذہ کا ایک تعزیتی جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمود حسن صاحب اجمیری منعقد ہوا جس میں شیر گجرات حضرت مولانا مولوی حافظ محمد حسین صاحب راندیری مرحوم مہتمم و بانی مدرسہ ہذا کی وفات حسرت آیات پر علماء و طلباء کی تقریریں ہوئیں۔ مولوی موسیٰ عمرجی کنتھاریہ نے حضرت مولانا مرحوم کے اوصاف پسندیدہ اور گجرات میں علمی خدمات کے متعلق ایک بسیط اور موثر تقریر فرمائی بعدہٗ محمد حنیف افریقی نے حضرت مولانا مرحوم کے اہل گجرات پر احسانات و خدمات قومی و ملی پر موثر تقریر فرمائی اس کے بعد مولانا عبدالرحیم صاحب راندیری بن مرحوم مولانا حافظ غلام محمد صادق صاحب راندیری نے حضرت مولانا مرحوم کی لائف اور اخلاق حمیدہ اور اسلامی خدمات پر تبصرہ فرمایا۔ اس کے بعد مولانا مولوی محب اللہ صاحب مدرس مدرسہ ہذا نے حضرت مولانا مرحوم کے اوصاف اور اخلاق کے متعلق بہت موثر اور رقت انگیز کلمات ارشاد فرمائے اور فرمایا کہ حضرت مہتمم صاحب سارے ہندوستان کے نہیں تو گجرات کے امام غزالی ضرور تھے آپ کی تقریر بہت موثر تھی اس کے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق منظور ہوئے۔

(۱) چونکہ مولانا مرحوم نے اپنی ساری زندگی راندیر اور تمام گجرات کی تعلیمی اور مذہبی اصلاح کے لئے وقف کر دی تھی اور اس اہم کام کے لئے انہوں نے مدرسہ محمدیہ عربیہ اسلامیہ کی بنیاد ڈالی تھی جس کے لئے متوکلاً علی اللہ ہر قسم کے مصائب برداشت کرتے ہوئے مدرسہ کو کامل دارالعلوم کے رتبہ تک پہنچا دیا تھا اور بستر مرگ پر آپ کی آخری وصیت یہی تھی کہ راندیر میں ...

...

اس کے بعد نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ مرحوم مولانا کے لئے دعائے مغفرت کر کے رات کے گیارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔

بندہ محمد حنیف افریقی سکریٹری انجمن اصلاح الکلام متعلق مدرسہ محمدیہ عربیہ راندیر ضلع سورت

جناب غلام حسین ابراہیم مسلم شاہ صاحب راندیری تحریر فرماتے ہیں۔ آج سرزمین گجرات اپنے اس شیر صفت "ہیرو" پر جس قدر بھی ماتم کرے کم ہے اور جن عالم خواب میں ان کی جدائی پر باشندگان گجرات جتنا بھی نوحہ کریں تھوڑا ہے اور اس لئے بھی کہ اس دور قحط الرجال میں تجسس نگاہیں اور تڑپتے ہوئے دلوں کو جن اوصاف حمیدہ اور خصائل سعیدہ اور پابند سنت نبوی صلعم کی تلاش تھی وہ بدرجہ اتم حضرت مولانا مولوی مفتی حافظ محمد حسین ابن مولانا حافظ اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں موجود تھے۔

مسلمانوں کو اس حادثہ فاجعہ پر صبر کرنا چاہئے ... شکستہ دلوں کو ڈھارس اور لاچاروں کا چارہ ہے خدائے عزوجل مرحوم کی روح کو اعلیٰ علیین میں اپنا تقرب بخشے اور مرحوم کے پسماندگان اور عقیدت مندوں کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرما کر مرحوم کی معنوی اولاد یعنی مدرسہ محمدیہ عربیہ راندیر کو پروان چڑھائے اور تا قیام قیامت یہ باقیۃ الصالحۃ مرحوم کے ثواب دائمی کا باعث بنا رہے۔ آمین ثم آمین۔

رنگون

مرحوم کے وصال پر ذیل کی تجویز اراکین جمعیۃ علماء صوبہ برما نے اپنے اجلاس منعقدہ ... نومبر ۳۲ء کو منظور کی ہے:۔

مجلس انتظامیہ جمعیۃ علماء صوبہ برما کا یہ اجلاس شیر گجرات حامی سنت ماحی بدعت مبلغ اسلام جناب مولانا حافظ محمد حسین صاحب راندیری کی وفات حسرت آیات پر سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اس صدمہ جانکاہ میں مرحوم کے پسماندگان بالخصوص مرحوم کے برادر معظم جناب مولانا حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب راندیری مدظلہ خطیب جامع رنگون کے ساتھ ...

... دلی ہمدردی رکھتا ہے اور درگاہ مجیب الدعوات میں دست بدعا ہے کہ اپنے فضل عمیم سے ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مسلمانوں کو مرحوم کا نعم البدل نصیب کرے۔

عبدالخالق ناظم

مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری سورتی ناظم مدرسہ معلمیہ و رکن جمعیۃ علماء صوبہ برما رنگون سے تحریر فرماتے ہیں۔

(۱۶) مرحوم نے چھوٹے چھوٹے دو بچے اور بیوہ اور اپنے دیگر اعزہ و اقارب و کثیر التعداد احباب اور بالخصوص برادر معظم جناب مولانا حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع رنگون کو اپنے پیچھے سوگوار چھوڑا ہے۔ افسوس اس زمانہ قحط الرجال میں کہ کام کرنے والے اور علمی قوت سے قوم میں دینی و دنیوی جذبات پیدا کرنے والے حضرات بہت کم ہیں۔ گجرات جیسے خطے میں مرحوم کے انتقال سے ایک جوشیلے اور مخلص کام کرنے والے بزرگ کی جگہ خالی ہو گئی۔

ہم جمعیۃ علماء صوبہ برما کے جملہ اراکین متوسلین مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی و رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے اور مرحوم کے اعزہ و لواحقین خاص کر مولانا ابراہیم صاحب مدظلہٗ کے قلب حزین میں صبر جمیل کا القا فرما دے اور مرحوم کی جگہ آپ کے خاندان میں سے کسی کو آپ کا سچا جانشین پیدا کر کے قوم کو بہتر نعم البدل عطا فرمادے۔ اور مرحوم کے بچوں کا آپ ہی حامی و ناصر ہو۔ آمین

موت العالم موت العالم!

کیف اصطبار القلب حین انتہاہ
ناع اتانا بموت الشیخ نباہ
شیخ جلیل کریم ماجد ورع
شہم ذکی و طلع الجود اسماہ
حبر نبیل شہیر بارع فہم
یہتز للعرف عاف حین حیاہ
جم المناقب رحب الدار منشرحاً
صدر الرحیباً لضیف یوم وافاہ
ذی الحزم والعزم لا شئ یخوفہ
عما اراد بامر کان یہواہ
نور تلالا من سیماء یجد بہ
حتی احاطت بہ انوار تقواہ
کم فاز ذو حاجۃ منہ بیغیتہ
فالجود لفظ واما ذاک معناہ
یا حسرتی اقد غطہ من کان ذا زمن
یدعو الانام الی ذی العرش مولاہ
فی خلد من الذین نشرا تقر تبلیغا
عمرا طویلا لوجہ اللہ افناہ
من کان یحیی رضاء اللہ مبتغیا
فی اللہ موتہ لہ للہ محیاہ
یبنی المکارم یبغی ما بہ شرف
حتی استطاب لہ دین فدنیاہ
یا ارض راندیر انت الیوم مظلمۃ
القلب یشتاقہ و العین لقیاہ
یبکی جمیعا ولکن لیس ینفعہ
فلنجتہد فی الدعاء اللہ ارضاہ
فی جنۃ تحتہا انہارہا تجری
القرب اولاہ و الغفران جازاہ
یا رب اکرم بہا واجعلہ منتہجا
و الدار الاخری لہ خیر من اولاہ
وامنن علیہ بجاہ المصطفی کرما
اذ کان قد مار جاء مثل مثناہ
تتری الصلاۃ علیہ والسلام الی
ان تغرد ورق فوق غصن البان ورقاہ

انجمن امداد الاسلام دیوبند کا جلسہ

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی صحت کیلئے دعا

بتاریخ ۸ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ بروز شنبہ کو بوقت بعد نماز عشاء انجمن امداد الاسلام دیوبند کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت جناب پیرزادہ سید محبوب احمد صاحب رضوی مالک محبوب بکڈپو منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) پہلی تجویز جب پیرزادہ مولانا سید محمد میاں صاحب رضوی دیوبندی ناظم جمعیۃ علماء ہند و مولانا منت اللہ صاحب فاضل دیوبند و مولانا لطف الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند و مولانا احمد اللہ صاحب کارکنان جمعیۃ علماء سہارنپور کی خدمات اسلامی و ملکی کا اعتراف کیا گیا۔

(۲) انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس قائد اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب و مولانا اختر علی صاحب خلف الرشید ظفر الملت والدین مولانا ظفر علی خاں صاحب) و ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بیرسٹر کی صحت یابی کے لئے مسلمانان ہند سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خداوند قدوس اپنے حبیب پاک کے توسل سے فدایان اسلام و ملک کو جلد از جلد صحت کلی عطا فرما دے۔ آمین۔

(۳) انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس معزز اخبار زمیندار کی اس خدمت کو بنظر استحسان دیکھتا ہے جو اس نے کذاب و دجال مرزا غلام احمد قادیانی امت کے ناپاک پروپیگنڈے سے مسلمانان ہند کو محفوظ و مامون کرنے کیا ہے نیز صغیر الحسن حافظ محمد ازہر شاہ ابن شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کی اپیل کی تائید کرتا ہے اور حضرات علماء کرام سے استدعا کرتا ہے کہ مرزائی امت کے گمراہ کن پروپیگنڈے کو اسلامی دنیا سے بالکل نیست و نابود کر دیں۔

پیرزادہ سید حسن رضوی سکریٹری انجمن امداد الاسلام دیوبند

جمعیۃ طلباء مراد آباد کا جلسہ

مولانا سید محمد میاں کو مبارکباد

آج ۱۰ نومبر ۳۲ء بعد نماز عشاء مدرسہ شاہی مسجد میں جمعیۃ الطلباء مراد آباد کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب مولانا اختر الاسلام صاحب منعقد ہوا جس میں جناب مولانا سید محمد میاں صاحب اور آپ کے رفقاء کرام کے مقدمہ کے فیصلہ کو سنا کر حضرت مولانا ممدوح اور آپ کے رفقاء کو مبارکباد پیش کی گئی۔ جناب صدر نے اپنی مختصر اور جامع تقریر میں مولانا ممدوح کی خدمات ... ہوئے فرمایا کہ مولانا کی ذات نے جس طرح مجلس ... [illegible]

مردہ دلو سب کو کلام نبوی پڑھا کر زندہ کیا اسی طرح بعد حبس فرنگ کے بھی درس لا مغنی کو پڑھا دیا اور بتلا دیا کہ جیل جانا پہلے سے ہی اہل حق کا شیوہ رہا ہے۔

اس کے بعد جناب صدر کی اجازت سے مولوی محمد احمد صاحب نے تجاویز سنائیں جنکو اہل جلسہ نے منظور کیا۔ تجاویز یہ ہیں:۔

(۱) جمعیۃ الطلباء مراد آباد کا یہ عام جلسہ ادیب فاضل حضرت مولانا مولوی سید میاں صاحب پروفیسر جامعہ قاسمیہ و ڈکٹیٹر کانگریس جنوبی۔ یوپی و جمعیۃ علماء ہند کی بے مثال قربانی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۲) جمعیۃ الطلباء مراد آباد کا یہ عام جلسہ مولانا ممدوح کے ان رفقاء پر جنہوں نے اپنے راحت و آرام کو چھوڑ کر جیل کی مصیبتوں کو برضا و رغبت پسند کیا مبارکبادی کا ہدیہ پیش کرتا ہے۔

محمد شاہ غفرلہٗ رامپوری ناظم جمعیۃ الطلباء مراد آباد

امراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

موضع ابراہیم پور میں انجمن اسلامیہ کا قیام

الحمد للہ کہ آں چیز کہ خاطر می خواست آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید ساکنان موضع ابراہیم پور رفت پور دیان ڈاکخانہ نبی ضلع مونگیر و دیگر بہ ... قوم کو مژدہ دیا جاتی ہے کہ وہ حوصلہ جو مدتوں سے باشندگان رحل و الوں کے رگ رگ خیال عالی طبقات کے دلوں میں موجزن تھی یعنی ایک انجمن کے بنا کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی تھی وہ مدتوں کی بندش ہو کی امید بر آئی چنانچہ ایک جلسہ عظیم الشان بصدارت مولوی محمد سلیمان صاحب کیپ فرحت بمقام درگاہ شریف بتاریخ یکم رجب المرجب ۱۳۵۱ھ بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس کے محرک حافظ محمد یحییٰ و مولوی محمد نذیر الدین ماسٹر صاحبان و مؤید مولوی امیر حسن صاحب زمیندار و منشی محمد نعیم الدین و منشی عبدالرحیب و منشی محمد ضیاء الدین و منشی عبداللطیف خانصاحب و مولوی منظور عالم و ڈاکٹر محمد حافظ محمد دحی ایچ ایم۔ بی صاحبان ہوئے، جلسہ نہایت کامیاب ہو کر انجمن بہ اتحاد المسلمین موسوم ہوا اور بالاتفاق رائے جمیع حاضرین صدر انجمن مولانا مولوی محمد عالم صاحب نائب صدر محمد امیر حسن صاحب زمیندار و ... [illegible]

محمد ... ابراہیم پور رحدیانی ڈاکخانہ نبی ضلع مونگیر

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

ہمارے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ء کی تیار کردہ مقبول عام پیتل کی خوبصورت پالش شدہ جنتوں میں سیروں نفیس ولذیذ رومالی سویاں تیار کرنے والی

نو ایجاد مشین سویاں

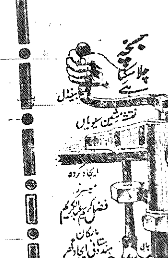

قیمت فی مشین پیتل پالش شدہ جھلنی دو عدد (سوراخ ۲۰۰) آٹھ روپے (۸ے) علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

نو ایجاد مشین قیمہ جو ولایتی مشین کو مات کر دیا ہے اور کدوکش وغیرہ تازہ ایجادوں کی فہرست طلب فرمایئے۔ پتہ: ہندوستانی ایجاد گھر

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

مقبول خاص و عام

مردم خور کیواسطے تیر بہدف

امرت دھارا ... لاہور

مقویات سراج عالم

... وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

دار الیتامیٰ اسلامیہ کی پُر درد اپیل

اے لاڈلے اللہ محمد رسول اللہ کے پڑھنے والو تمہاری خوشی اسی میں ہے کہ تم بیواؤں، مسکینوں لاوارثوں اور یتیموں کی خوشی چاہو۔ ماہ رجب کی اس دردبھری اپیل پر ماہ رجب کی چوٹی سے ایک شعاع نورانی چمکی اور مشرق سے مغرب تک پہنچتی ہوئی کہنے لگی کہ "ماہ رجب کی آمد پر خوشیاں منانے والو" کچھ تمہیں اپنے یتیموں کی خبر ہے کہ نہیں؟

ہمدردان قوم! آج عرصہ چھ سال سے دار الیتامیٰ اسلامیہ (یتیم خانہ) ہوڑہ کی بنیاد ڈالی گئی جس میں یتامیٰ کے علاوہ وہ غرباء کے بچے جو بوجہ مفلسی والدین سرکاری مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتے یہاں ان کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سامان تعلیم بھی مہیا کیا جاتا ہے یتیموں کی نگہداشت کا معقول انتظام ہے ان کے کھانے پڑھنے رہنے پہننے وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ چونکہ یتیم خانہ کی کوئی جاگیر نہیں اور ...

... خادم قوم۔ ڈاکٹر جوہر قریشی جوائنٹ سکریٹری دار الیتامیٰ اسلامیہ (رجسٹرڈ) ہوڑہ

ضروری اطلاع

درگاہ حضور خواجہ قطب صاحب دہلی کے پیرزادوں کے نام سے بعض غیر ذمہ دار اور پیشہ ور لوگوں نے ایک پوسٹر معہ نقشہ مسجد درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحب شائع کیا ہے۔ اس پوسٹر میں ظاہر کیا ہے کہ مسجد کا صحن ... ہم اعلان کرتے ہیں کہ مسجد درگاہ حضور خواجہ قطب صاحب میں توسیع صحن کی ضرورت نہیں ہے ...

ہم ہیں باشندگان بستی درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحب دہلی
حکیم محمد ذکریا۔ سید فولاد علی۔ پیرزادہ سید محمد حسین۔ سید بدر الدین۔ سید شریف حسین۔ پیرزادہ سید احمد علی ممبر کمیٹی منتظمہ۔ سید سجاد حسین پیرزادہ ہلال۔

عرس سیال شریف

مورخہ یکم و دوم رجب ۱۳۵۱ھ بمقام سیال شریف عرس مبارک اعلیٰ حضرت المشرف اور خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ علیہ ہزاروں معتقدین کا اجتماع ہوا ...

بشریٰ کی بشارت اور بیداری کا مژدہ

مغرب زدہ مسلمانوں کے المناک مذہبی تعطل اور افسوسناک سیاسی جمود اور مدراس کے اردو پریس کی موجودہ خاموش روش سے متاثر ہو کر یکم جنوری ۳۳ء سے حضرت مولانا ابو الجلال صاحب ندوی اور مولانا عبد الرزاق صاحب افضل گڈھی فاضل دیوبند کی ادارت میں ایک شاندار ماہوار مذہبی اردو رسالہ بشریٰ اور ماہ آئندہ سے ایک روزنامہ جریدہ بیداری زیر ادارت مولانا عبدالرزاق صاحب افضل گڈھی فاضل دیوبند جنوبی ہند کے مرکزی مقام مدراس سے جاری کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بشریٰ اور بیداری میں ہندوستان کے جلیل القدر مایہ ناز قابل فخر ممتاز اور اہل قلم حضرات کے جواہر ریزے اور ادبی شاہکار علماء و مشائخ کے علمی دینی و مذہبی مقالات اکابر و قائدین مشاہیر اور زعمائے ہند کے سیاسی، اقتصادی اور معاشری بلند پایہ اور دلچسپ مضامین درج ہوا کریں گے۔

بشریٰ اور بیداری قرآن کریم اور احادیث نبوی ... کی روشنی میں مسلمانوں کے سامنے اسلام کی سچی تعلیم اور صحیح سیاسی راہ عمل پیش کریں گے۔ اخوت و مساوات اور ایثار و قربانی کا درس دیں گے ...

پاک و ملت کے فداکار و جان نثار نہایت آزاد نگار بے باک خادم ہوں گے۔

ادارہ بشریٰ و بیداری اور مدراس کے کارکن مسلمانان ہند سے بالعموم اور جنوبی ہند کے مسلمانوں سے بالخصوص متوقع ہیں کہ وہ بشریٰ اور بیداری کی اشاعت و کامیابی کے لئے بیش از بیش سعی فرما کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور ان کو بہت جلد اس قابل بنا دیں گے کہ وہ اطمینان کے ساتھ ملک و ملت کی خدمات انجام دے سکیں۔

چندہ بشریٰ سالانہ ۳ ... فی پرچہ ...
چندہ بیداری سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...
خریداری کی درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔
ڈاکٹر عبدالشکور عثمانی علیگ نمبر ۱۰ ... مونٹ روڈ مدراس

آل انڈیا مسلم ریلوے ایمپلائیز ایسوسی ایشن

جلسہ مجلس انتظامیہ ... نومبر ۳۲ء بروز یکشنبہ بمقام ... زیر صدارت جناب ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس سی۔ سی۔ آئی۔ ای ممبر لیجسلیٹو کونسل منعقد ہوا۔ ...

(۱) نواب محمد ابو الحسن خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ سب رجسٹرار رئیس دہلی صدر مجلس استقبالیہ منتخب ہوئے۔

جنرل سکریٹری، استقبالیہ کمیٹی

عظیم الشان جلسہ ... جس میں مولانا ظہور احمد صاحب بگوی و حکیم علی محمد صاحب دہلوی کی تقریریں ... ہوئیں ...

(غلام حسین بھیروی)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو اور چھپکر تیار ہو گئی ہے
بختی پاکٹ ڈائری
قیمت ایک آنہ
کتب فروش صاحبان
نمونہ بلا قیمت روانہ کیا جاتا ہے ہر شہر ہر قصبہ ہر مقام پر
ڈائری ملتی ہے ورنہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر
بختی ڈائری ہم روانہ کر دیں گے ملنے کا پتہ
منیجر دواخانہ بختی کمپنی نمبر ۶ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

بکس نامردی

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان پیدا کرنے والے موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے والے آئیں اور اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھر لیں ...
حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

پیشوا کا معراج نمبر شائع ہو گیا

منیجر رسالہ پیشوا ... دہلی

نیلم حبوب مقوی (رجسٹرڈ)

قوت باہ اور جریان کی وہ لاجواب دوا ہے جو پرانے سے پرانے جریان کو دور کرتی ہے ...
مشاہیر ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمایئے

نیلم طلاء
نیلم سوز اک ...
غنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

ستو برس کے بڈھونکی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود
احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر ہی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تارکا پتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخ ہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳ ۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی

نمونہ
مفت

فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری بی۔ اے

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۸ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۸

معاصرین کے افکار و آراء

اتحاد کانفرنس الہ آباد کے نتائج (مدینہ)

گنگا اور جمنا کے سنگم پر ہندو مسلمان اور سکھ جو ایک عرصہ سے اپنے افتراق و انشقاق کا تماشا دکھا کر اغیار کو ہنسنے اور مضحکہ کرنے کے مواقع دے رہے تھے، ۱۷ نومبر کی شب کو ... بغلگیر ہوگئے ... حکومت برطانیہ کی پالیسی کے مہلک جراثیم کو فضائے ملک میں پرورش پانے کے زبردست مواقع اور سہولتیں حاصل ہیں۔ ہندوستانی ابھی اتنے گئے گزرے نہیں ہیں کہ وہ آپس میں مل بیٹھنے کی اہلیت و صلاحیت نہ رکھتے ہوں۔ ان کی غیرت قومی اور حمیت ملی اچھی ہندوستان کے ... ہے کہ ان میں سے اپنے باہمی اختلافات کو آپس کی گفت و شنید سے طے کرنے کا مادہ سلب ہوگیا ہو۔ ۱۷ نومبر کی مبارک اور یادگار شب میں انہوں نے اتحاد و اخوت ... اور جذبہ کا جو مظاہرہ کیا ہے وہ ان لوگوں کو دریائے تحیر و استعجاب میں ڈال دینے کا جو ہندوستان کی مختلف ملتوں کے درمیان کسی سمجھوتہ کو ناممکن تصور کرتے تھے اور فرقہ وارانہ تصفیہ کی کامیابی سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو چکے تھے۔ ہمارے آپس کے اختلافات سے فائدہ اٹھا کر وزیر اعظم نے جو فرقہ وارانہ فیصلہ نافذ کیا تھا وہ سوائے یورپین اور اینگلو انڈین طبقوں کے ملک کی کسی جماعت کے لئے قابل اطمینان اور تسلی بخش نہ تھا۔

مفاہمت الہ آباد کے دشمن (زمیندار)

الہ آباد کا فرقہ وار فیصلہ بحالات موجودہ بہترین فیصلہ ہے اور اس میں مقتضیات وقت کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس لئے ہنگامی جذبات کو مشتعل کرکے اب اپنے مخصوص مقاصد کو تقویت نہیں پہنچائی جا سکتی۔ ہم بالفاظ صریح کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اگر مسلمانوں نے اس فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت نہ کی تو ان کی عاقبت ناشناسی کا اس سے زیادہ افسوسناک مظاہرہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ حکومت برطانیہ کے اعمال و افعال آج بچہ بچہ پر عیاں ہیں ... ہندوستان کے تئیس کروڑ ہندوؤں کی دائمی و ابدی خفگی مول لے لے ... اگر الہ آباد کے فرقہ وار فیصلے نے خانہ جنگی کی لعنت مسلمانوں پر مسلط کر دی تو ہم اس میں اپنی جان عزیز تک قربان کرنے سے باز نہ آئیں گے۔ اگرچہ خانہ جنگی کی موت ہمارے نزدیک مستحسن نہیں لیکن ہم یہی کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اپنی عزیمت و استقامت کا بلند آہنگی سے اعلان کرنے والے اصحاب یہ نہ سمجھیں کہ دوسرے لوگ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہنے کا داعیہ نہیں رکھتے۔ جو لوگ اپنے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی نہ جھجکیں گے وہ بھلا ان باتوں کو کب خاطر میں لا سکتے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ پھر اپنے ان بھائیوں اور بزرگوں سے جو فرقہ وار فیصلہ کی بے وجہ مخالفت کر رہے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی روش پر نظرثانی کریں اور سوچیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور ملت کو کدھر لے جا رہے ہیں۔

سنگم پر ہندو مسلم اتحاد (حقیقت)

مسلمانوں کے جملہ مطالبات بہت ہی خفیف اور جزوی ترمیم کے ساتھ اتحاد کانفرنس میں منظور کر لئے گئے۔ مخلوط انتخاب مولانا محمد علی کے فارمولا کے ساتھ منظور کر لیا گیا۔ سارے تصفیے پراگ کے سنگم پر بیٹھ کر رہنمایان وطن نے طے کر دئے۔ اب تو کوئی بات مخالفت کی نہیں رہی۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ اب بھی پنجاب کے بعض رجعت پسند الہ آباد کانفرنس کے سمجھوتہ کو مسلمانوں کے لئے کھلا ہوا فریب بتلاتے ہیں اور مسلمانوں کو اس سے ہوشیار رہنے کی نصیحت کی جاتی ہے۔ غور کرنے کی بات ہے جب الہ آباد کانفرنس نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے جنوری ۱۹۳۲ء کے ... مطالبات کو منظور کر لیا جس پر ہمیشہ سے زور دیا جاتا رہا تو پھر کوئی وجہ مخالفت کی مسلمانوں کے لئے کیا ہو سکتی ہے۔ یہ کہنا کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے کسی نمائندوں نے شرکت نہیں کی غلط ہے۔ بجز مرحوم مسلم لیگ کے سکرٹری سر یعقوب اور کھول مسلم کانفرنس کے صدر سر محمد اقبال اور اس کے سکرٹری مولانا شفیع داؤدی کے تمام مسلم زعماء و رہنمایان قوم جو اپنی قوم کے حقیقی نمائندے تھے شریک اتحاد کانفرنس رہے۔ ان دو حضرات کی عدم شرکت سے قوم کی عدم شرکت نہیں سمجھی جا سکتی۔ ان کی علیحدگی ذاتی علیحدگی تھی نہ کہ اجتماعی۔ جو لوگ ان انجمنوں کے ارکان تھے وہی الہ آباد کانفرنس میں مسلمانوں کے حقوق کی

رواداری کی قابل تحسین مثال (خلافت)

الہ آباد کانفرنس کی جو قرار دادیں ابتک موصول ہوئی ہیں ان سے باسانی سمجھ کر مفاہمت کی کامیابی کا کسی حد تک اندازہ ہو سکتا ہے کہ زعمائے ملت نے کن دشوار گذار مراحل کو طے کر کے اتحاد ہند کی تکمیل کی ہے۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ گزشتہ دس سال میں ہم ان مسائل کو حل کرنے کے لئے بارہا مجتمع ہوئے لیکن اس سے پیشتر ہم ہمیشہ ناکامی کے ساتھ منتشر ہو جایا کرتے تھے کیونکہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی مسئلہ غیر حل شدہ رہ جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ہم ایک مرتبہ تین دن بھر مسئلہ پنجاب پر بحث و تمحیص کرتے رہے لیکن ناکام رہے اور اس مرتبہ یہ مسئلہ چند منٹ میں حل ہو گیا۔ گزشتہ دو ہفتہ کے اندر بعض اوقات ایسی پیچیدگیاں بھی پیدا ہو جاتی تھیں جن سے صورت حال بہت نازک ہو جاتی تھی۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص خیال کرتا تھا کہ ہم ایک مقصد کے ساتھ جمع ہوئے ہیں اور یہ بات ہمیں گزشتہ دس سال میں کبھی حاصل نہیں ہوئی تھی۔

مگر افسوس ہے کہ بعض کوتاہ نظر نکتہ چین ابھی تک اس عظیم الشان اجتماع قومی کے نتائج پر پردہ ڈالنے میں کوشاں ہیں اور یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کم از کم مسلمانوں کے نقطۂ خیال سے الہ آباد کانفرنس کے فیصلے قابل اطمینان نہیں ہیں۔

تین جماعتوں کا فیصلہ (ملت)

مجوزہ اصلاحات کو کامیاب بنانے اور اس سے پورا نفع اٹھانے کے لئے فرقہ وارانہ کشیدگی کو گو شاملیہ ہو اور اس کو دور کرنا ہے تو بہرحال باہمی مفاہمت ہی سے کسی ایک نقطہ پر ہمیں آنا پڑے گا جس کے بغیر کسی آئینی کام کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ افسوس ہے کہ بلیجا بان میں جن لوگوں نے الہ آباد کی کوششوں اور ان کے نتائج کو ٹھکرا دیا ہے، انہوں نے ہماری رائے میں تنگ نظری اور محدود نقطۂ نگاہ سے کام لیا اور سمجھوتہ کی اس تجویز کو مسترد کر کے ایک خطرناک ذمہ داری اپنے سر لی ہے جس کے نتائج مسلمانوں کے عام مفاد کے لئے اور ان حقوق کے لئے جن کے تحفظ کا اب تک شور مچایا جا رہا تھا سخت مضر ہوں گے۔ بہرکیف جن طریقوں اور جن کوششوں سے اس فیصلہ کو مسترد کیا گیا ہے، ہمیں یقین ہے کہ اس کا یہ اثر عارضی ہوگا اور وقت خود بتا دے گا کہ کس نے صحیح طریقہ کیا تھا اور ان بزرگوں کو جنہوں نے اسے مسترد کیا ہے معلوم ہو جائے گا کہ انہیں کیا اور کیسا فیصلہ اختیار کرنا چاہئے تھا۔

تمت بالخیر (ندیم)

بحمد اللہ تعالیٰ کہ ہندوستان کے نیک نہاد فرزندوں نے باتفاق اپنے معاملات طے کر لینے میں سعادت روح پرور کا ثبوت دیا۔ ہم ہندو، مسلمان، سکھ اور دیگر اقوام ہند کے منتخب نمائندوں کی خدمت میں ارمغان تبریک پیش کرتے ہوئے خدائے بزرگ و برتر سے استقلال دائمی کی دعا کرتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ دل کے بھیدوں اور سینے کے اسرار کا جاننے والا رب العالمین ہندوستان کے فرزندان مخلص کی اس عرق ریزی اور جانفشانی کا انعام ضرور عطا کرے گا۔ ڈھائی ہفتہ کی محنت شاقہ کے بعد ان اجانب ... نے کانٹوں کا خارستان صاف کر کے پھینک دیا ہے ... خیال کیا جاتا تھا۔ آج ہم کی طرح وفاداران ہند کی گرم جوشی نے دکھا دیا ہے۔ سنگلاخ زمینوں کو قابل کاشت اور زمین شور کو آزادی کی نشوونما کا اہل بنا دیا ... ۷۵ برس کی "انڈین پرابلم" ... حل کردی۔

ارکین مسلم کانفرنس کے نام (ذکاء)

بیٹھ بیٹھ اب اپنے اچھے ہادر رہنے دیجئے
تیر رہنے دیجئے تلوار رہنے دیجئے
ہو چکا ہونا تھا جو کچھ محفل پریاگ میں
آپ اپنی شوخی گفتار رہنے دیجئے

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

اسلامی تاریخ کے چھ اوراق

کلرمانٹ کی کونسل میں پوپ اربن کی تقریر

صلیبی مجاہدین کی روانگی اور انکی سیاہ کاریاں
سلطان داؤد کے جال میں تین لاکھ عیسائیوں کا قتل

گزشتہ الجمعیۃ میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ پطرس راہب نے ارض مقدس کا سفر کر کے کس طرح تمام یورپ کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا دیا اور کس طرح پوپ اربن ثانی اسکے چھنڈے میں صلیبی جہاد کے لئے آمادہ ہو گیا۔ کلرمانٹ کی کونسل میں پوپ اربن نے جہاد کے احکام نافذ کئے اور ایک مجمع کے سامنے مندرجہ ذیل تقریر کی:۔

"وہ وحشی مسلمان جنہوں نے ارض شام کو فتح کر لیا ہے اور جن کے مظالم کو روکنے کے لئے یہ کارروائی ضروری ہے بڑے بزدل اور بودے ہیں تم میں عقل ہے ... اصل کی پابندی ہے اور تم میں بہادری ہے لہٰذا تم وہ کام بجا لاؤ جس کی خدا نے ہدایت کی ہے اور مقدس پطرس نے اجازت دی ہے اپنے تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو جاؤ گے ... کا مرتبہ پاؤ گے ... جاؤ ... ساتھ ہے جو ارض مقدس میں بستے ہیں اس کام کے لئے جل کھڑے ہو۔ جہاں تم بستے ہو وہ تمہارے وطن نہیں ہیں۔ وطن تو ایک ہی ہے یعنی ارض مقدس، جہاں خداوند کا روضہ موجود ہے۔ اگر تم نے یہاں اپنی جائدادیں چھوڑ دیں تو ان سے بہتر ارض مقدس میں بہت سی جائدادیں ملنے کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے مرتم یہ ہے جو لوگ مر جائیں گے وہ بہشت کے محلوں میں داخل ہوں گے اور جو زندہ بچیں گے ان کو خداوند کے روضہ کی زیارت نصیب ہوگی۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس مہم کا بیڑا اٹھائیں، خوش نصیب ہیں وہ مجاہدین کہ ساتھ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جائیں۔ تم صلیب کے سپاہی ہو لہٰذا اپنے سینوں اور شانوں پر خون کے ارغوانی رنگ سے یہی صلیبی نشان بنا لو یہ اس شخص کی نشانی ہے جو تمہاری نجات کے لئے سولی پر مر گیا۔" (تذکرہ سیڈیس از مسٹر کاکس)

جب پوپ اپنی یہ تقریر ختم کر چکا تو تمام حاضرین نے آواز بلند کہا کہ یہی خدا کی مرضی ہے یہی خدا کی مرضی ہے اپنے خدا ہی نے ہم پر جہاد فرض کیا ہے۔

اسلامی اور صلیبی جہاد کا فرق

ناظرین کرام شاید یہ سمجھتے ہوں کہ عیسائیوں کا یہ جہاد بھی شائد اسلامی جہاد کے مشابہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسلامی جہاد نہایت پاک اغراض کے لئے ہوتا ہے ... اعلاء کلمۃ اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے ہیں۔ اسلامی جہاد ہر گز نہیں مجاہدین پر جیسا تم ... کے دروازے نہیں کھولتا اور نہ وہ بیت لوگوں کو حقوق العباد کو پامال کا حکم دیتا ہے۔ اسلام کی رو سے ہر ایسے شخص کو جہاد میں شریک ہونے کی ممانعت ہے جو مقروض ہو کیونکہ جہاد میں قرضداروں کی شرکت کے یہ معنی ہیں کہ انسانی حقوق پامال ہوں اور معاشرتی نظام تہ و بالا ہو جائے حالانکہ جہاد کا مقصد عظیم انسانی حقوق کی حفاظت ہی ہے تاکہ دنیا کا نظام قائم رہے اور ہر شخص کو ذہنی، اخلاقی اور جسمانی آزادی حاصل ہو۔

لیکن صلیبی جہاد کا کبھی بھی یہ مقصد نہیں رہا چنانچہ جو بیان ہوا اسی کے سبب سے جو لوگ جہاد میں شریک ہوتے وہ نہایت بداخلاق، بدا طوار، جرائم پیشہ تھے۔ اگرچہ نیک دل بھی شریک ہوں مگر اکثریت ایسے ہی لوگوں کی تھی۔ بقول ایک انگریز مورخ کے "صلیبی جہاد میں وہ لوگ شریک ہوئے جن کی تمام زندگی اوباشی میں گزری تھی ان کا خیال تھا کہ اسکے ذریعہ بغیر توبہ کئے اور بغیر مذہبی اعمال سے باز آئے ان کے گناہ دھل جائیں گے"۔ جو شخص بھی صلیب کا نشان لگا لیتا تھا وہ مجاہد بن جاتا تھا چنانچہ ہزاروں لاکھوں نے مجاہد بن کر بیڑیوں سے نجات حاصل کی۔ مجاہد بننے کے بعد ہر مجرم قید خانے سے آزاد کر دیا جاتا تھا۔ قرضدار اپنے قرض سے بے فکر ہو جاتا تھا یہی وجہ ہے کہ جب یہ لوگ ارض مقدس کی طرف چلے تو انہوں نے خوب عیاشیاں کیں اسباب کو لوٹ کر لوگوں کو لوٹا کھسوٹا اور جو جہاں مل گیا اسکو تہ تیغ کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے حقیقی معنوں میں جہاد کئے تھے ان کی زندگیاں کس قدر مطہر اور پاک تھیں۔ الغرض قرآن حکیم نے جہاد کے موقعہ پر ... کو بہت ضروری قرار دیا ہے تاکہ جہاد نیکی اور طہارت کا باعث بنے اور لوگ اسکے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کر سکیں۔ گویا اسلامی جہاد نیکی اور خدا ترسی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے مگر صلیبی جہاد کے اغراض اس سے بالکل مختلف ہیں۔

ڈھائی لاکھ "مجاہدین" کی روانگی (از معاصر)

صلیبی مجاہدین کے مجتمع ہونے کے لئے جو مدت معین کی گئی تھی اس سے بہت پہلے ساٹھ ہزار مردوں اور عورتوں کا ایک مجمع غفیر جمع ہو گیا اس میں سے ایک جماعت کی قیادت پطرس راہب نے اپنے ذمہ لی اور دوسری جماعت کے سر عسکر والٹر مفلس بنے۔ دوسری فوج جس کی تعداد بیس ہزار تھی رئیس ایمیکو کی سپہ سالاری میں روانہ ہوئی۔ تیسرا لشکر گوٹ سچاک کی سربراہی میں روانہ ہوا۔ ان لشکروں کے علاوہ ان کے پیچھے پیچھے بہت سے قافلے روانہ ہوئے جن کی مجموعی تعداد خود انگریز مورخین بھی ڈھائی لاکھ بتاتے ہیں۔ یہ کل فوج حملہ آور ... ساٹھ ہزار سے زیادہ ہوتی ہو۔ ان لوگوں کے آگے ایک بطخ اور ایک بکری تھی جو فتح و ظفر کی نشانی تصور کی جاتی تھیں۔

"یہ غول بیابانی جو صلیبی جہاد کو ختم کرکے گناہوں کا اجازت نامہ تصور کرتا تھا ہر جگہ خون خرابہ کرتا گیا۔ ایک انگریز مورخ ان کی "پاکیزگی" کی تصویر ان الفاظ میں کھینچتا ہے:۔

"اس ناپاک اور ذلیل غول میں نہ تو کہیں ضابطہ کا نام تھا اور نہ باہمی اتحاد اور اتفاق کا پتہ تھا۔ یہ تمام گناہ کرتے اور معاصی کا ارتکاب کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے ... اور لوٹ لیا۔ ان لوگوں کو عیسائیوں کے لوٹنے میں بھی کوئی باک نہ تھا اور صلیبی مجاہدین کی حیثیت سے وہ یہودیوں کو خوشی سے لوٹتے ان پر ظلم و جور کرتے اور ان کو قتل کرتے تھے۔ دریائے رائن اور ڈینیوب کے بڑے بڑے شہروں کی سڑکیں جو دریائے رائن کے کنارے آباد تھے ان بے گناہ یہودیوں کے خون سے سرخ ہو گئیں جو ان صلیبی سورماؤں کے ہاتھوں سے قتل ہوتے تھے۔" (تذکرہ سیڈیس از مسٹر کاکس)

بہرحال یہ ناپاک اور ذلیل غول مدتوں کے بعد قسطنطنیہ پہونچا جہاں بادشاہ الکزیوس ایک عیسائی فرمانروا حکومت کر رہا تھا۔ شاہ الکزیوس کو خوف ہوا کہ کہیں یہ لوگ میرے ملک پر قابض نہ ہو جائیں اس لئے اس نے ان لوگوں کو آگے بڑھنے کا مشورہ دیا۔

اسلامی سلطنت میں صلیبیوں کا داخلہ

آگے بڑھ کر صلیبی مجاہدین ایسی سرزمین میں پہونچے جہاں آل سلجوق (ترکوں) کا زبردست بادشاہ سلطان داؤد (جس کا لقب قلیج ارسلان تھا) حکومت کرتا تھا۔ صلیبی مجاہدین کو دیکھتے ہی سلطان داؤد نے بجائے پریشان ہونے کے ... زبردست مدبر اور بہادر بادشاہ تھا اس لئے اس نے ان کے مقابلے کی ٹھانی۔ سلطان کا دارالحکومت شہر نکائیہ ایک بہت بڑا شہر تھا جو اس زمانہ میں دور دور مشہور تھا۔ سلطان نے نکائیہ کے قریب ایک ایسا جال بچھایا جس سے بچ کر نکل جانا ناممکن تھا۔ سلطان داؤد نے صلیبی مجاہدین کے سب سے بڑے گروہ کو یہ کہلا بھیجا کہ تمہارے ساتھیوں نے بڑھ کر ہمارے شہر نکائیہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

تین لاکھ عیسائیوں کا قتل

یہ لوگ اب اس قدر بھوکے اور قلاش ہو گئے تھے کہ کئی کئی دن تک کھانے کو نہیں ملتا تھا اور چاروں طرف روٹی کے لئے مارے مارے پھرتے تھے۔ جب ان کو سلطان داؤد کی زبانی معلوم ہوا کہ ہمارے بھائیوں نے کافروں (مسلمانوں) کے شہر نکائیہ پر قبضہ کر لیا ہے تو وہ بڑے خوش ہوئے۔ گویا انہیں دنیا ہی میں جنت مل گئی وہ خوشی سے مدہوش ہو کر اور اپنے بھائیوں سے ملنے اور ان سے امداد طلب کرنے کے لئے شہر نکائیہ کی طرف بڑھے اور جب وہ شہر کے قریب پہونچے تو اس عظیم الشان جال میں پھنس گئے جو سلطان داؤد نے ان کے لئے پھیلا رکھا تھا۔ بس پھر کیا تھا سلطان نے ان سب کو بے دریغ قتل کروا ڈالا اور ان کو سیدھا "بہشت" کو روانہ کر دیا۔

اس کے بعد جب صلیبی مجاہدین کی دوسری فوج اس مقام پر پہونچی تو انہوں نے اپنے صلیبی بھائیوں کی ہڈیوں کا ایک پہاڑ کا پہاڑ دیکھا اور دانت پیس کر رہ گئے۔ مشہور ہے کہ سلطان داؤد کے اس جال میں تین لاکھ سے زیادہ عیسائی مارے گئے۔ (قسطنطنیہ پہونچ کر عیسائیوں کی تعداد پانچ لاکھ کے قریب ہو گئی تھی)۔ ان تین لاکھ عیسائیوں میں سے زیادہ سے زیادہ کل تین ہزار عیسائی اپنی جانیں بچا کر بھاگے اور قسطنطنیہ کی دیواروں کے پیچھے جا کر پناہ لی۔

(باقی آئندہ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل [illegible] دہلی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال امر یاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ، خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے نفیس لستانو دو اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

[illegible] بال بالا اسٹور [illegible]

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے بچہ پانے کے لئے اکسیر قیمت بالکل نہیں کرتی

[illegible]

اگر آپ یہی دوا سے کوئی فائدہ نہ ہو تو اسی کی قیمت

منیجر دواخانہ مجربات مخصوص دہلی

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

[illegible]

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں

سفوف جریان

منیجر جاوید فارمیسی پوسٹ بکس دہلی

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

[illegible]

مولانا حکیم حبیب الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

[illegible]

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی سے آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم فراہم تو اب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ!

یہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱ر	۱ر	۲ر	۴ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۱۰ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے۔ نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن جید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عـــہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عـــہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اسقدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں ایسا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با قاعدہ ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور محاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے عمدہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ دیا جلد ہے قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ۶ر علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چرمے کی جلد کا عـــہ ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۸ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

اتحاد کانفرنس کے فیصلے

مسلم مطالبات اور طریق انتخاب

ہم نے اشاعت گزشتہ میں الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق یہ عرض کیا تھا کہ اگر قارئین کرام ان فیصلوں کو غور سے ملاحظہ فرمائیں اور ان کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں تو انہیں بہت جلد یہ معلوم ہو جائے گا کہ ان فیصلوں میں مسلمانوں کے تقریباً تمام مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں اور اب ان کے لئے مخلوط انتخاب کی کوئی مشروط تسلیم قبول کر لینے کا عذر باقی نہیں رہا ہے ...

سندھ کے تحفظات

بلوچستان اور صوبہ سرحد

وزارتیں اور ملازمتیں

تمدن اور مذہب کا تحفظ

طریق انتخاب

فریضہ حج کی ادائیگی میں رکاوٹیں پیدا کرنے والا مسودۂ قانون

سلیکٹ کمیٹی کی ترمیمات کے بعد موجودہ شکل میں

(ترجمۂ خصوصی)

قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ مسودات حج پر غور کرنے کے لئے جو سلیکٹ کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے گزشتہ موسم گرما میں ایک مسودۂ قانون حج کمیٹیوں کے متعلق ... اسمبلی سے منظور کرا لیا تھا ...

عجائب خانے کے نوادر

کیا حضرت آدم اور حوا ترک تھے؟

ترک مورخین کا ایک نیا دعویٰ

حبشہ میں مشنری مدرسہ کی اسلام دشمنی

مسلمانوں کے بچے کس طرح گمراہ کئے جا رہے ہیں

سلطان حجاز اور سلطان مراکش کی سرپرستی میں ایک انجمن کا قیام

دنیا میں کیتھولک مشنوں کی تعداد

دو لاکھ چھ ہزار مبلغ دنیا میں کام کر رہے ہیں

ترکی میں جدید ہوائی اور ریلوے لائن کا افتتاح

امریکہ سے جدید طیاروں کی طلبی

حکومت ترکیہ کو بدنام کرنے کی کوشش

مسجد سلطان احمد کو فروخت کرنے کا الزام

استانبول کے بعض جرائد نے یہ غلط خبر اڑائی تھی کہ ترکی حکومت جامع سلطان احمد کو فروخت کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ اس خبر نے ترکی مسلمانوں کو سخت برہم کر دیا ... جامع سلطان احمد یا اس کے کسی حصہ کو حکومت فروخت کرنے کا تصور بھی نہیں کرتی۔

الہ آباد کانفرنس اور صوبہ سرحد
سرخ پوشوں کے ذمہ دار رہنماؤں کا متفقہ اعلان

پشاور ۲۳ نومبر۔ اس حقیقت سے کوئی متنفس بھی انکار نہیں کرسکتا کہ ہندوستان کے مختلف فرقوں کا اتحاد ہندوستان کی نجات کیلئے ازبس ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں تک صوبہ سرحد کا تعلق ہے۔ ایک سے زائد بار ہمارے ذمہ دار رہنما اس امر کا اعلان کرچکے ہیں کہ ہندو مسلم سکھ اور دوسرے فرقوں کا اتحاد ہی ہندوستان کو کامیاب بنا سکتا ہے۔ ...

اتحاد کانفرنس کی مفاہمت متفقہ ہے
سکھ مسلمان ہونگے سب اسکے حامی ہیں
برطانوی معترضین کو مالویہ کا جواب

الہ آباد ۲۳ نومبر۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کو لندن سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اتحاد کانفرنس کے سمجھوتہ کے متعلق انہوں نے انڈیا ریویو کو جو بیان بذریعہ بحری تار بھیجا تھا اس پر انگلینڈ میں اعتراض کیا جارہا ہے۔ لہٰذا کل شب کو پنڈت جی نے اسی سلسلہ میں مندرجہ ذیل بیان بذریعہ بحری تار لندن ارسال کیا ہے۔ ...

گاندھی جی کی رہائی کیلئے مولانا شوکت علی کی کوشش
الہ آباد کے سمجھوتہ کا برطانوی حلقوں میں خیرمقدم
مولانا شوکت علی صاحب کا بحری پیغام

لندن ۲۴ نومبر۔ مولانا شوکت علی کی جانب سے بمبئی میں ایک بحری پیغام موصول ہوا ہے جس میں مولانا فرماتے ہیں کہ الہ آباد کے سمجھوتہ کا برطانوی حلقوں میں بہت زیادہ اثر ہوا ہے۔ ...

پارلیمنٹ کے اجلاس میں ملک معظم کی افتتاحی تقریر
کانفرنس کا فیصلہ میری تمام سلطنت کیلئے اہم ہوگا
ہندوستان کے تشدد کو نظر انداز کردیا گیا

لندن۔ ملک معظم نے آج پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح کیا۔ ...

گاندھی جی کی رہائی کے متعلق حکومت کا خیال
ہندوستان سے ۴۰ کروڑ روپیہ کا سونا باہر جاچکا
اسمبلی میں ہوم ممبر کا جواب

نواح میں سول نافرمانی کے نتائج
مختلف صوبجات میں گرفتار ہونے کے اعداد و شمار

یو۔پی میں ۱۲ ہزار اشخاص کو سزا

کانگرسی تحریک بدستور جاری ہے
آرڈیننس بل پر گورنر کی تقریر

اسمبلی میں آرڈیننس بل پاس ہوگیا
ممبران کے اعتراضوں کا جواب

بمبئی کے ایک کارخانہ میں ہولناک آتشزدگی
دو لاکھ روپیہ کا زبردست نقصان

ڈاکٹر عالم رہا کردیئے گئے
حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان

ڈاکٹر عالم کا اپریشن ضرور ہوگا!
حکیم عالم کا بیان

لارڈ سینکی کو گاندھی جی کا جواب

پنڈت مالویہ گاندھی جی کی رہائی پر زور دینگے

چین نے لٹن رپورٹ کو مسترد کردیا
مجلس اقوام کے اجلاس میں چین و جاپان کی جھڑپ

بنگال کا کالا قانون منتخبہ کمیٹی کے سپرد

ہندوستانی مسئلہ کوٹ کے جیبے

لکھنؤ میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس
آٹھ انجمنوں کو شرکت کی دعوت

اتحاد کانفرنس کا اجلاس ملتوی کردیا گیا

جمعیۃ علمائے ہند کے ڈکٹیٹر نہم کو سی کلاس
مسلمانان مراد آباد میں اضطراب

آرڈیننس کے خلاف ۱۴ ممالک کا احتجاج
بین الاقوامی لیگ کی کمیٹی کا بیان

کیتھولک عیسائیوں میں شدید فساد

بنگال کے ۴۳ نظر بندوں کو امتحان دینے کی اجازت

کوئٹہ کے اسلحہ خانہ سے گولہ بارود غائب

کلکتہ میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی حمایت
سب سے زیادہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچے گا
مولانا ظفر علی خاں صاحب کی بصیرت افروز تقریر

مجلس مرکزیہ احرار اسلام ہند کا ایک اہم اجلاس
الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں پر غور و فکر

فوج اور پولیس کی بھرتی برابر قائم رہیگی

ہندو مسلم معاہدہ کس کے اشارہ پر نامنظور کیا گیا
صدر آل انڈیا مجلس احرار کا انکشاف
لندن کے بحری تار کا نتیجہ

الہ آباد کانفرنس حکومت کا جواب
مسٹر جناح بھی اتحاد کانفرنس کے فیصلہ سے متفق ہیں

متھرا میں بم پھٹنے کا دوسرا حادثہ
ایک عورت ہلاک ہوگئی

مسلم مشترکہ بورڈ کا جلسہ
آتشبازی کے خلاف مؤثر تدابیر

جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر پر پولیس کا چھاپہ
ایک کارکن جمعیۃ کی گرفتاری

ایک صناع جمعیۃ علماء ہند کی رہائی

تمام ملک میں اتحادی مجالس قائم کی جائیں

فرخ آباد میں اتحاد کانفرنس کی تائید
جمعیۃ علمائے ہند کا فارمولا اسلامی شریعت کا محافظ ہے

بنگال کے قانون انسداد دہشت انگیزی کا نفاذ

دارالحکومت
مردہ اور بے عمل جماعتوں کو نظر انداز کردو
جامع مسجد دہلی میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی زبردست تائید
مسلمانوں کو آتش بازی سے پرہیز کرنا چاہئے

اردو اکادمی جامعہ ملیہ کا جلسہ

فرقہ ضالہ قادیانیہ کے عقائد کذبیہ

مسلمان اس فتنہ کی سرکوبی کیوں نہیں اٹھتے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، فرقہ قادیانیہ کے زہریلے پروپیگنڈے اور اسلام کش پالیسی سے اکثر مسلمان غافل ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آئے دن ناواقف مسلمان قادیانیت کا شکار ہوتے رہتے ہیں ورنہ اگر اہل اسلام قادیانی فتنہ کی اصلیت سے کماحقہ واقف ہو جائیں تو بفضل خدا امید واثق ہے کہ تھوڑے دنوں کے اندر اندر اس فتنہ کا استیصال ہو جائے۔ قادیانیوں کی کامیابی کا راز صرف ایک بات میں مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ بہت منظم ہیں اگرچہ ان کی تنظیم قابل تعجب نہیں کیونکہ نہایت مختصر اور نوخیز جماعت ہے۔ ان کے یہاں مختلف امور کیلئے مختلف شعبے قائم ہیں جن میں تنخواہ دار اور مستقل سٹاف کام کرتا ہے مریدین کے چندوں کا اکثر کافی حصہ غیر متعلقہ مدات میں بھی صرف ہوتا ہے لیکن پھر بھی قادیانی پروپیگنڈا کے لئے کافی سرمایہ موجود رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ میں سرمایہ اور تنظیم کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں اور یہ دونوں چیزیں قادیانیوں کو میسر ہیں علاوہ مرکزی سٹاف کے جو قادیان میں ہے، ہر اس مقام پر جہاں دو چار قادیانی بھی ہیں ایک الگ جماعت قائم ہے جو مرکزی جماعت کے زیر نگرانی ہے اس طرح سے ہر ایک قادیانی اپنے مرکز سے وابستہ ہے اخبار اور رسالہ جات سے اس تنظیم کی اور بھی تکمیل ہو جاتی ہے۔ گویا قادیانیوں کا سالانہ جلسہ بسلسلہ تنظیم وہ کام کر رہا ہے جو مسلمانوں کے یہاں حج بیت اللہ سے ہونا چاہیے اب اس قادیانی تنظیم کے مقابلے میں مسلمانوں کی حالت دیکھی جائے تو نہایت پراگندہ اور غیر منظم ہے جہاں جہاں مسلمانوں کی انجمنیں قائم ہیں وہ بھی قادیانیوں کے پروپیگنڈہ کو زائل کرنے میں کوئی نمایاں حصہ نہیں لیتیں بلکہ اکثر ...

تحریک سیرت کے دوسرے مبلغ کا عزم افغانستان

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بکس نامی

حب نعمت (رجسٹرڈ)

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

پیشوا کا معراج نمبر شائع ہو گیا

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

آگیا، نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

چھپ کر تیار ہو گئی ہے — نئی پاکٹ ڈائری

منیجر دواخانہ ... کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

دنیا میں سب سے بڑا لغت — جامع اللغات اردو

السنہ متعلقہ

خواجہ عبدالمجید ... منیجر جامع اللغات کمپنی پوسٹ بکس لاہور

طبی دنیا میں ہلچل

بال کالا ... دربھنگہ

نئی زندگی

احمد اینڈ کو

ٹھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۷

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

منیجر دواخانہ ... دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی کامل سے یہ شرح لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض اعراب دے کر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب لکھ کر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ جو تحت لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کیلئے جا بجا مفصل بحث کر کے مشکل ترین ...

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمیعۃ نے

اس شرح کو بے حد پسند فرما کر ناظرین الجمعیۃ سے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (جے) کشمیری بازار لاہور

مجبوب عاشق کے قدموں پر

شیر گجرات کی روح کو ایصال ثواب

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ

۲۲ کوچہ چیلان دہلی

تبدیل غدود یا کسی جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رعایتی اعلان

صرف ایک ایڈیشن کے لئے نصف قیمت

منیجر سپلائی ...

مدرسہ دارالعلوم سیفیہ کا وفد رنگون میں

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ الجامعہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ۔۔
ششماہی ... ۔۔
سہ ماہی ... ۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ۔۔
ششماہی ... ۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری بی اے

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...

جلد ۱۶ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۹

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

معاصرین کے افکار و آراء

مغربی اور اسلامی تہذیب

آفتاب اتحاد کا طلوع

دہلی میں کانگرس جمعیت پسند کا فیصلہ

کیا لیڈر جانیں رضامند ہو جائیں گے؟

انگریزی تاجر کی خدمت

مسلمانوں کے لئے تفتیش

نیلم حبوب مقوی (رجسٹرڈ)

۱۶ خوراک ۱۲/ علاوہ محصول
قیمت مکمل ۳۲ خوراک ۱۲/ علاوہ محصول

قوت باہ اور جریان کی وہ لاجواب دوا ہے جو پرانے سے پرانے جریان کو دور کرتی ہے اور قوت باہ کسی وجہ سے بھی کم ہو گئی ہو خواہ کثرت سے یا جوانی کی غلط کاریوں سے یا جریان کے سبب سے یا ضعیف العمر ہو جانے کی وجہ سے ہر صورت میں یہ وہ ایک خاص نسخہ پھونک دیتی ہے جس کے متعلق ہم اپنی طرف زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتے ہیں بلکہ آپ خود مندرجہ ذیل

مشاہیر اطباء ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے

نیلم حبوب سوزاک ... قیمت فی شیشی ...
پتہ: غنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mfg. Co., (India) P. Box 88, Bunder Road, Karachi.

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں | سفوف جریان

منیجر حاذق فارمیسی پو جنگپورہ دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (منیجر)

کیا واقعی آپ بھی مسلمان ہیں؟

حمیدیہ پریس کوچہ چیلان دہلی سے منگائیے

کتاب الاسلام کے مضامین کا بہت ہی مختصر خلاصہ جو مزید تعارف کے لئے ہے ضخامت صفحات قیمت

باب اول | باب دوم | باب سوم | باب چہارم | باب پنجم

منیجر حمیدیہ پریس کوچہ چیلان دہلی

اتنا سستا رسالہ جس کا یقین بھی نہیں آسکتا صرف رسالہ مولوی ہے۔ جو ۸۰ صفحہ کی ضخامت میں بہترین مضامین لیکر ناظرین کی معلومات۔ مذہبی و سیاسی و معاشرتی میں بیش بہا اضافہ کرتا ہے۔ صرف ایک روپیہ سالانہ چندہ ہے۔ ایک روپیہ فوراً بھیجکر جاری کرائیے۔ جب بھی ناپسند ہو پرچے واپس کرکے اپنا روپیہ واپس لے لیجیے اور مطالعہ مفت کیجیے۔ منیجر رسالہ مولوی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ ہجری

الہ آباد کی تجاویز پر مخالفین اتحاد کے تبصرے

مغالطہ انگیزیاں اور ابلہ فریبیاں

ہم الجمعیۃ کی گزشتہ دو اشاعتوں میں اتحاد کانفرنس الہ آباد کی تجاویز پر اجمالی بحث کر چکے ہیں اور یہ بتا چکے ہیں کہ مسلمانوں کے وہ تمام اہم مطالبات جنہیں مسلم کانفرنس کے پلیٹ فارم سے ۱۹۲۶ء میں پیش کیا گیا تھا کس طرح پورے کر دئے گئے ہیں اور

اب ناظرین کرام ذرا غور فرمائیں کہ اس عبارت میں الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق کس قدر مغالطے دئے گئے ہیں اور کتنی فریب کاری سے کام لیا گیا ہے۔ سب سے پہلا مغالطہ تو یہ ہے کہ طرز حکومت کے وفاقی یا فیڈرل ہونے کے متعلق

انصاف کا سرچشمہ ہوگا جہاں بالکل غیر جانبداری کے ساتھ فیصلے کئے جایا کریں گے جس طرح کہ دوسری حکومتوں میں ہوتے ہیں اور اس کا موقع نہیں آئے گا کہ کسی بات پر نزاع ہو اور سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی فریقین کو مطمئن نہ کر سکے۔ یہ ساری ستم ظریفیاں اور اس قسم کی تمام باتیں محض اس لئے ہیں کہ جاہل اور بھولے بھالے مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی راہ سے بھٹکایا جائے ورنہ مندرجہ بالا حقائق کے اظہار کے بعد ناظرین کرام نے ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کا وفاقی ہونا مسلم ہے، صوبوں کی خود مختاری مسلم ہے، مرکز صوبوں کے اختیارات کو واپس نہیں لے سکتا، اختیارات مابقی مرکز کو نہیں دئے گئے، بلکہ ان کی تقسیم بھی باہمی تفاہم سے ہوگی اور اگر اختلاف ہوگا تو فیصلہ سپریم کورٹ کرے گا، پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قدر شور مچانے سے سوائے آنکھوں میں خاک جھونکنے کے اور کیا مقصد ہے۔

انقلاب کے دوسرے اعتراضات پر ہم آئندہ بحث کریں گے۔

مسلمانوں کی نمائندہ تاریخی کانفرنس

اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تصدیق و توثیق کے لئے جس کانفرنس لکھنؤ میں یکم و ۲ دسمبر کو منعقد ہونے والی تھی اور جس کی تاریخ انعقاد بعض افراد اور جماعتوں کے اصرار پر آئندہ کے لئے ملتوی کر دی گئی تھی اس کے متعلق شیخ عبدالمجید صاحب سندھی صدر مجلس خلافت کا اب قطعی اعلان شائع ہو گیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی اس نمائندہ کانفرنس کا انعقاد ... بمقام لکھنؤ ہوگا اور اس میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق اور دیگر اقوام ہند کے ساتھ ...

سب سے زیادہ مضر مسودۂ قانون

عزیز احمد مرحوم

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

انقلاب کے اڈیٹر صاحب اپنے مقالہ افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"فرقہ وارانہ فیصلہ تیسری طاقت کا صادر کیا ہوا فیصلہ ہے جس میں مسلمانوں کی رضامندی کو قطعاً کوئی دخل نہیں اگر اس میں مسلمانوں کا کوئی مطالبہ خدانخواستہ مجروح ہوتا اس کی حیثیت بالکل مختلف ہوگی۔"

یہ خدانخواستہ کی خوب رہی یعنی آپ چاہتے ہیں ... مجروح ہو واقعی آپ نے تو ... کو بھی مات کر دیا۔

حج کے متعلق موجودہ مسودۂ قانون مذہبی مداخلت ہے

حجاج کے ساتھ امتیازی سلوک اور ناقابل برداشت دشواریاں

شاہ مسعود صاحب کا اختلافی نوٹ

ہم گزشتہ اشاعت میں اس مسودۂ قانون کا ترمیم شدہ متن شائع کر چکے ہیں جو اس وقت اسمبلی کے سامنے پیش ہے اور جس پر متعدد اراکین سلیکٹ کمیٹی نے اپنے اختلافی نوٹ لکھے ہیں۔ ہم آج کی اشاعت میں شاہ مسعود احمد صاحب ایم ایل اے کے اختلافی نوٹ کا ترجمہ ناظرین کرام کی معلومات کے لئے درج کرتے ہیں۔ اس مضمون سے مسلمانوں کو یہ معلوم ہوگا کہ اس مسودۂ قانون کا اصل منشا کیا ہے اور کس سلیکٹ کمیٹی بنایا گیا ہے اور جمعیۃ علمائے ہند نے ان مسودات کے متعلق جو رائے دی تھی اور جس کی تائید تمام ہندوستان میں جلسوں، جلوسوں اور دیگر مظاہرات کے ساتھ کی جا چکی ہے وہ کس درجہ صحیح ہے اور افسوس واقعات اور صحیح حالات اس کو کس قدر درست ثابت کر رہے ہیں۔ شاہ مسعود احمد صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سلیکٹ کمیٹی کے تمام مباحث کو سنا ہے اور ان پر کافی غور

قانون سازی کی تاریخ

مرکز مسودۂ قانون

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ٹیونس کی اسلامی درسگاہ میں جدید اصلاحات

شیخ الاسلام کا تقرر، جامع زیتونیہ میں جلسہ

ڈھائی ہزار طلباء کی تعلیم کا انتظام

ٹیونس میں ایک عالیشان مدرسہ جامع زیتونیہ کے نام سے قائم ہے جو شمال مغرب میں علوم دینیہ کی سب سے بڑی درسگاہ ہے۔ اس وقت مدرسہ مذکور میں ڈھائی ہزار طلباء ...

یورپ زدہ مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت

صدر جمہوریہ فرانس کی مذہب پرستی

یہودیوں کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کی توہین

متعدد یہودیوں کو حکومت فرانس نے گرفتار کر لیا

ٹیونس میں حزب دستوری کا جلسہ

اٹلی کے خونریز نظام کی مذمت

حوادث و احکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

(جواب) کسی انتظامیہ کمیٹی کو صاحب ... ایسے مفید اور مذہبی ضروری جلسوں سے روکنے کا حق نہیں اور نہ مسلمانوں کو اس کی اطاعت کرنا چاہئے۔

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ حضور روحی فداہ کا ارشاد ہے کہ کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس سے خالق کی معصیت لازم آتی ہو۔

بالخصوص جبکہ ایسے جلسوں کے نہ ہونے میں تقویۃ و زحمانوں کے لئے مضرتوں کے سامان پیدا ہوتے ہوں کمیٹی مذکور الصدر کو ایسے جلسوں سے روکنا جائز نہیں بالخصوص جبکہ ظالم دشمن کے اشارہ سے ہو۔

قال سبحانہ تعالیٰ ... ارشاد خداوندی ہے کہ مومن کو ...

حاجیوں کی سہولت کیلئے جدہ میں بار برداری کے انتظامات

حجاج کے جہاز کن کن تاریخوں میں روانہ ہونگے؟

حکومت نے باربرداری کے انتظامات کمپنیوں کے سپرد کر دیئے

دہلی ۲۸ نومبر۔ ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ حکومت ہند اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ حاجیوں کی سہولتوں اور مفاد کے پیش نظر حج کے موجودہ طریق سفر کو بدل کر دیا جائے جس کے مطابق حجاج جدہ میں جہاز سے ساحل پر اور ساحل سے جہاز پر سامان لے جانے کا خود انتظام کیا کرتے ہیں اور اس کی جگہ ایسے انتظامات کر دئے جائیں کہ باربرداری کی ذمہ داریاں جہازی کمپنیوں کے سپرد ہوں بعد ازیں کے لئے انہیں ٹکٹ کی قیمت کے علاوہ ایک مقررہ رقم ادا کی جائے۔

اس مسئلہ میں قطعی فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے فی الحال کمپنیوں کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ باربرداری کے لئے ٹکٹ کی قیمت علاوہ واپسی کے ٹکٹ پرمٹ اور کیطرفہ ٹکٹ پر علیحدہ لے سکتے ہیں۔

غریب ترین مسافر کو بھی اس وقت تک سفر حج پر روانہ نہونا چاہئے جب تک کہ اس کے پاس کم از کم ۵۰ روپے موجود نہ ہوں۔ سیکنڈ کلاس مسافروں کے کم از کم مصارف کے لئے ۳۰۰ روپے کا تخمینہ کیا گیا ہے اور فرسٹ کلاس مسافروں کے لئے ۱۰۰ روپے کا۔

حکومت ہند کو اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ معمولی جہازوں کے علاوہ جن میں پہلا جہاز ایس۔ ایس "اکبر" زیادہ سے زیادہ یکم دسمبر کو بمبئی سے روانہ ہو جائیگا) میسرز ٹرنر مارسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ نے حاجیوں کے مخصوص جہاز روانہ کرنا طے کر لیا ہے اس انتظام کے ماتحت ایس۔ ایس رضوانی یا کوئی اور جہاز زیادہ سے زیادہ ۱۲ فروری ۱۹۳۳ء کو بمبئی سے براہ راست جدہ کے لئے روانہ ہوگا اور کراچی سے ایس۔ ایس "رحمانی" زیادہ سے زیادہ ۱۴ فروری کو ہوگا۔ اور ایس۔ ایس "علوی" زیادہ سے زیادہ ۲ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہو جائیگا۔

افغانستان میں سمت جنوبی کے افغانوں کی وطنی خدمات

حکومت متبوعہ کی طرف سے اظہار تشکر و امتنان

شاہ نادر خاں کا فرمان ہمایونی

سمت جنوبی کے افغانوں نے امنیت عمومی کی اشاعت اور موجبات شر و فساد کی بیخ کنی کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دئے ان کو تمام افغانستان میں نظر استحسان دیکھا جا رہا ہے۔ قبیلہ دری خیل کی عاقبت نا اندیشی سے غلام نبی خاں نے جو مہلک ذرم اٹھایا تھا اس کے خلاف سمت جنوبی کے افغانوں نے عجلت تمام تدارک کی طرف توجہ مبذول کی اور ایک بہت بڑے انقلاب سے سرزمین افغانستان کو بچا لیا۔ ان ہی لوگوں کی مساعی سے حکومت افغانستان اس فتنہ کے سدباب میں کامیاب ہوئی اور اس نے مادہ فساد و شقاق کو اکھاڑ کر پھینکدیا۔ حکومت افغانستان نے سمت جنوبی کے افغانوں کی خدمات ملی اور وطنی کا پرزور الفاظ میں اعتراف کیا ہے چنانچہ شاہ نادر خاں نے ایک بیان سمت جنوبی کے نام ذیل کا فرمان ہمایونی ارسال فرمایا ہے:۔

میرے عزیز و اتم نے مختلف مواقع میں حکومت متبوعہ کی خاطر جن خدمات گذاری۔ وہ صداقت شعاری کا اظہار کیا ہے ان سے میں بخوبی آگاہ ہوں اور تم کو اپنی حکومت کا خیر خواہ اور مخلص خادم تصور کرتا ہوں۔ اس وقت جبکہ غلام نبی خاں کے اغواء سے قبیلہ دری خیل سمت جنوبی میں اسباب نفاق و شقاق فراہم کر رہا تھا اور امنیت و اتحاد کو تباہ کرنے کی سازشوں میں مشغول تھا تو حکومت نے ازراہ مرحمت خسروانہ ان کے پاس ایک جرگہ روانہ کیا تا کہ ان کو عواقب و نتائج سے آگاہ کرے۔ لیکن ان بدبختوں نے اپنی جہالت کے باعث ایک نہ سنی اور اپنے ارادوں پر رہے۔ یہاں تک کہ حکومت متبوعہ کے حکم سے تم اٹھا کی سرکوبی کے لئے کھڑے ہو گئے۔

میں تمہاری اس ملی اور وطنی خدمت سے بہت خورسند اور رضامند ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو اس سے زیادہ امنیت وطن کی خدمات کی توفیق بخشے۔ تمہاری سابقہ و لاحقہ خدمات ہمیشہ نظر میں ہیں جو میرے لئے مسرت اور شادمانی کا باعث ہیں۔ اس عریضہ سے تم کو میری رضامندی کی اطلاع ہو جائے گی۔ (دستخط)

دارالحکومت

اتحاد کانفرنس کی تائید اور کانپوری جمعیت

ینگ مسلم سوسائٹی کا اہم جلسہ

معاہدہ پونا ہندوؤں کے لئے مہلک ہے

بنگال کونسل کے ارکان کا بحری تار

مسلمانوں کی آل پارٹیز کانفرنس اور مسلم سنگھٹن بھی منعقد ہوگی

تمام آل انڈیا اور صوبجاتی مسلم جماعتوں کو دعوت

شیخ عبدالمجید سندھی کا اعلان

اسمبلی میں معاہدہ اوٹاوہ پر کشاکشی

قوم پرور اراکین کی علیحدہ رپورٹ

وائسرائے ہند جامع مسجد دہلی میں

مسجد کی وسعت پر حیرت کا اظہار

مسٹر عزیز احمد زبیری کی وفات حسرت آیات

کانپور میں شیر کوٹی ملا کی تواضع

مسلمانوں کی طرف سے اشتعال انگیزی کا مظاہرہ

انتقال پر ملال

کلکتہ کی ایک مسجد میں مولانا ظفر علی خاں کی تقریر

طاقت پرست متولی کی درگت

دہلی میں اتحاد لیگ کا قیام

معاہدہ الہ آباد کی تائید کے لئے زبردست پروگرام

جزیرہ منورہ کراچی میں ایک مسجد کی تعمیر

مسلمانوں سے مالی اعانت کی درخواست

مولانا شوکت علی مشرق بعید کا دورہ کرینگے

آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس ۱۲ دسمبر کو منعقد ہو گا

مخالف جماعتوں نے سمجھوتہ پر غور کرنے کیلئے مہلت طلب کی ہے

لاہور ۲۸ نومبر۔ پنڈت گووند مالویہ جنرل سکریٹری اتحاد کانفرنس نے ذیل کا اعلان شائع فرمایا ہے:۔

چونکہ پنڈت مدن موہن مالویہ اور مولانا ابوالکلام آزاد کو متعدد مراسلات موصول ہوئے ہیں جن میں مخالف جماعتوں نے اتحاد کانفرنس الہ آباد کی کمیٹی کے سمجھوتہ پر غور و خوض اور مشورہ کے لئے مہلت طلب کی ہے اس لئے الہ آباد کانفرنس کے اجلاس کی تاریخ ۱۱ دسمبر اور ۲ دسمبر پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس الہ آباد میں ۱۲ دسمبر کو منعقد ہو گا۔

ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تائید

رجعت پسندوں کے عاجلانہ اقدام کی پرزور مذمت

ہر خیال اور ہر طبقہ کے مسلمانوں کا اظہار خیال

ڈکٹیٹر دہم جمعیۃ علماء ہند کا بیان

جمعیۃ علماء ہند کے دسویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رئیس بٹالہ نے ذیل کا بیان پریس کو مرحمت فرمایا:۔

"الہ آباد کی اتحاد کانفرنس نے جس حد تک کامیابی حاصل کی ہے بظاہر بالکل خلاف توقع ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بحالات موجودہ اس سے بہتر تصفیہ باتفاق رائے ناممکن ہے اور مسلمانوں کے ۱۴ مطالبات پورے منظور ہو گئے ہیں۔ صرف ایک مسئلہ تقرر قضاۃ کا ابھی تک غیر منفصل ہے اور امید ہے کہ آئندہ اجلاس میں وہ بھی طے ہو جائے گا۔ ...

مسلم کانفرنس کے دھوکہ میں نہ آؤ

لکھنؤ ۲۸ نومبر۔ چودھری خلیق الزماں مسلم نیشنلسٹ پارٹی کے ایک ممتاز رکن نے ذیل کا اعلان شائع کیا ہے:۔

"مسلم لیگ اب چند ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جن کے سیاسی خیالات ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ...

مردہ انجمنوں کو دفن کردو

ڈاکٹر انصاری اور شروانی کا مکتوب

دہلی کا خندہ آفریں فیصلہ

الہ آباد اتحاد کانفرنس کی تائید

شیخ ضیاء الدین صاحب سکریٹری ہندو مسلم کمیٹی کا بیان

جیل میں گاندھی جی کے مشاغل

چھوت چھات کے انسداد پر غور و خوض

ایک طویل لائحہ عمل کی ترتیب

گاندھی جی جیل میں ہیں لیکن انہیں چھوت چھات کے کام کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ کوئی دن ناغہ نہیں جاتا جب کہ سینکڑوں آدمیوں سے اس سلسلہ میں ملاقاتیں نہ کرتے ہوں اور انہیں چھوت چھات کے انسداد کی ترکیبیں نہ بتلاتے ہوں۔ ...

جرمن سیاسیات کا چکر

اجلاس کے بعد پارلیمنٹ منتشر ہو جائیگی

برلن ۲۶ نومبر۔ ہٹلر ... نے ترتیب وزارت کے لئے ... کو دعوت دی تھی لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی خیال کیا جاتا ہے کہ اب وہ فان پاپن کو ڈکٹیٹر مقرر کریں گے ...

فرانس میں شادی، طلاق، پیدائش اور اموات

۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء کے نو مہینوں کا مقابلہ

مخصوص انتخابات اور اسمبلی کی وسعت پر بحث

خواتین کی بین الاقوامی کانفرنس کی تجویز!

گول میز کانفرنس کا کھیل

جنگ کی وضعیت پھر عود کر آئی ہے

تحکمات رفع کرنے کے لئے مسٹر چرچل کا مطالبہ

مسلمانان مراد آباد کا جلسہ

پولیس اور فوج کے حلقہ میں داخل ہونے کی کوشش

ایک شخص کو گولی ماردی گئی

جمعیۃ علماء سہارنپور کے ایک رضاکار کی سزا

آرڈیننس بل پر حکومت کی ترمیم منظور ہو گئی

افغانستان اور مدراس کے پٹھان

راجہ صاحب سلیم پور کا اعلان

مدرسہ قاسم العلوم وارسا کا شاندار اجلاس

مورخہ ۔۔۔ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۔۔۔ نومبر ۱۹۳۲ء کو مدرسہ قاسم العلوم وارسا ضلع چاندہ (سی۔پی) کا نہایت شاندار اجلاس بصدارت حضرت العلامہ مولانا محمد یسین صاحب ناظم جمعیۃ العلماء دہلی پرانی دہلی مدرس مدرسہ عربیہ رامپور منعقد ہوا۔ جلسہ کے انعقاد کا اعلان کئی ہفتہ قبل اطراف و جوانب میں کر دیا گیا تھا اور جلسہ کے پنڈال کی تیاری تاریخ مذکورہ سے ایک ہفتہ قبل نہایت انہماک کے ساتھ جلسہ استقبالیہ نے زیر اہتمام میاں جی عبدالرحیم خاں صاحب شروع کر دی تھی چنانچہ ۔۔۔ کے وقت ایک نہایت وسیع اور خوبصورت پنڈال تیار ہو گیا مگر ۔۔۔ میل سے مہمانوں کی آمد ایک دن قبل ہی سے آنا شروع ہو گئی تھی بعد نماز عشاء جلسہ کی کارروائی اس طرح شروع ہوئی کہ اول مولانا محمد سمیع اللہ صاحب (فاضل دیوبند) صدر مدرس و مہتمم مدرسہ قاسم العلوم کی تحریک پر جناب منشی عبدالحمید صاحب وائس چیئرمین لوکل بورڈ و ممبر ڈسٹرکٹ کونسل (ضلع چاندہ) کی تائید سے مولانا محمد یسین صاحب کو جلسہ کا صدر منتخب کیا گیا تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب چاند میاں صاحب نے ایک نہایت ہی پر اثر اپنی نظم جلسہ کے مناسب پڑھی اس کے بعد مدرسہ کے طلباء عبدالجلیل محمد ۔۔۔ عبدالستار عبدالحکیم حبیب الرحمن ۔ عبدالعلیم ۔ عبدالغنی حشمت علی عبدالمجید ظہیر الدین ۔ بشیر الدین نے توحید رسالت نماز وغیرہ مضامین پر تقریریں ۔۔۔ تقریریں کر کے سامعین کو محظوظ کیا آخری طالب علم بشیر الدین نے جس کی عمر صرف گیارہ سال ہے تبلیغ و تعلیم کی فضیلت اسی دلنشین پیرایہ میں بیان کی کہ سامعین جلسہ کی زبان سے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا تمام پنڈال میں گونجنے لگی طلباء کی تقریر کے بعد مولانا محمد سمیع اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نے اولا بانیٔ مدرسہ عالیجناب نواب محمد عبدالوحید صاحب غازی آنریری اسسٹنٹ کی جلسہ میں عدم شرکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اعلیٰ جناب نواب عبدالوحید صاحب آجکل بغرض تفریح دہلی تشریف لے گئے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ مدرسہ کا دعوت نامہ موصوف کے نام ایسے وقت میں روانہ کیا گیا جب کہ وہ اپنی قیامگاہ سے دہلی روانہ ہو چکے تھے ۔۔۔

مولانا نے بعض خاص ان مہمانوں کا جو کہ بذریعہ موٹر یا بیل گاڑی کے ذریعہ تشریف لائے تھے مثلاً محمد نثار صاحب رنجیر و مرزا واحد بیگ صاحب وغیرہ کا شکریہ ادا کیا اور جناب محب اللہ صاحب پٹیل کو کوڑی و سود اگر محمد حنیف صاحب ۔۔۔ اکبر حسین بیگ صاحب وغیرہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے جن میں موصوفین نے جلسہ میں عدم شرکت کی وجہ تحریر کی تھی اور مدرسہ کے متعلق اپنے اظہار ہمدردی کے علاوہ مالی امداد کا وعدہ بھی کیا تھا مولانا نے علم کی فضیلت و ضرورت پر تقریر کرنے کے بعد طلباء کی تعداد و مقدار خواندگی و مدرسہ کے آمد و خرچ کا حساب پیش کیا آخر میں صدر حضرت مولانا محمد یسین صاحب نے اپنی تقریر کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ اب شب کے دو بج چکے ہیں اور میں سفر کی تکان کے باعث اس کے لئے بالکل تیار نہ تھا کہ کچھ بیان کروں لیکن مدرسہ کی تعلیمی کیفیت اور طلبہ کی تقاریر خصوصاً عزیزم بشیر الدین طالب علم کی تقریر سے جس خوبی سے ہوئی ہے اس نے مجھکو مجبور کر دیا کہ میں بھی کچھ اظہار خیال کروں چنانچہ موصوف نے مولانا محمد سمیع اللہ صاحب کے طریقہ تعلیم و خدمات مندوبی کی تحسین فرماتے ہوئے مدرسہ کی ضرورت و مالی امداد کی طرف توجہ دلائی اس کا بحمد اللہ سامعین نے خاطر خواہ جواب دیا اور چار بجے کے قریب جلسہ مولانا نے حضور رسول کی محبت کے بیان پر ختم کیا صبح ناشتہ کر کے الشرنہان اسی دن رخصت ہو گئے اور کچھ دوسرے دن رخصت ہوئے تقریباً تین چار سو مہمانوں کے خورد نوش کا انتظام میاں جی عبدالرحیم خاں صاحب (ناظم) ساکن وارسا نے اپنی جانب سے کیا۔

محمود خاں ممبر ڈسٹرکٹ کونسل ضلع چاندہ

مسجد پانی پتیان کی جدید تعمیر

مدرسہ امینیہ دہلی جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی عمارت بنالی ہے اس کی مسجد جو بادشاہی زمانہ کی ہے اور جس کی تعمیر کو ۲۴۰ سال کے قریب ہو چکے ہیں بہت بوسیدہ ہو گئی تھی اور اندیشہ تھا کہ وہ کسی وقت منہدم ہو جائے ۔۔۔ کا طول ۵۵ ۔۔۔

دعوت نامہ طبیہ کالج دہلی

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کی وفات کے بعد گذشتہ چند سال ۔۔۔

ہیں جن کے ذاتی انہماک اور غفلت مجرمانہ نے آج صرف اس کے وقار کو ہی خطرے میں ڈال دیا ہے ۔ بلکہ اس کی زندگی و موت کے اہم مسئلے کو ہمارے پیش نظر کر دیا ہے ۔ کالج میں روز مرہ ہڑتالیں ہوتی ہیں ۔ خاندان شریفی اور اجمل خاں اعظم کی یہ بہترین یادگار اور ہندوستان کی عظیم الشان ۔۔۔

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ ۔۔۔ مدرسہ امینیہ دہلی

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ یہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرے پن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

بہرا پن

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ۱)

جن صاحبان کا اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں!

سکنڈ ہینڈ کوٹ اور کٹ پیس

براہ راست امریکہ ۔ جاپان سے منگوا کر ہماری کمپنی عرصہ چودہ سال سے تمام ہندوستان میں سپلائی کرتی ہے ۔ آپ ۔۔۔

اسلامی ۔ ایڈورٹ ۔۔۔ سینڈ ۔۔۔ بمبئی ۔۔۔

حب لغمت (رجسٹرڈ)

جریان سرعت کثرت احتلام ضعف باہ وغیرہ کو ۔۔۔

نیلم حب مقوی (رجسٹرڈ)

قوت باہ و جریان کو دور کرنے کی وجہ سے بے حد مقبول ہے ۔۔۔

مشاہیر اطباء کے ارشادات ملاحظہ کیجیے

نیلم طلاء ۔۔۔

چاؤ عظیٰ حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبرہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان ۔۔۔

ملنے کا پتہ ۔۔۔ نصیر واچ کمپنی ۔۔۔ صدر بازار میرٹھ (یوپی)

یہ جلسہ شہید وطن وملت سر علی امام کی وفات پر غم و افسوس کا اظہار کرتا ہے بعنوان آپ کی وفات کو ایسے وقت جب کہ ملک وملت کو آپ کی سخت ضرورت تھی ایک ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔

سر علی امام مرحوم کی تعزیت میں جلسہ

مدراس ۔۔۔ نومبر طلبائے جامعہ عربیہ کالج نے سر علی امام مرحوم کی تعزیت کے لئے ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولوی ابو الخیال محمد یحییٰ صاحب ۔۔۔

سیرت کمیٹی کا اہم اعلان

مولانا سید ابو سلیمان صاحب ۔۔۔ دورہ کریں گے

انسانی ہمدردی کی اعلیٰ مثال

ایک شاہزادہ کی حیارت

(اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے)

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو اور

بخشی پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

کتب فروش صاحبان کو کو نمونہ بلا قیمت روانہ کیا جاتا ہے ہر شہر ہر مقام پر ڈائری بکتی ہے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بخشی ڈائری ہم روانہ کریں گے ملنے کا پتہ منیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۵ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

بکس نامردی

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان پیدا کرنے والے موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے والے آئیں اور اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھریں دنیا جن کی نظروں میں اندھیر ہے سچی خوشی آرام راحت عیش عشرت سے تبدیل کریں بکس نامردی سے اندرونی بیرونی جملہ خرابیاں اور نقائص دور کر نامرد کو مرد اور بڈھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بناتا ہے خواہ کیسی ہی مایوسی کیوں نہ ہو گئی ہو مرض کی ہر حالت اور ہر درجہ میں حیرت انگیز فائدہ پہونچا کر مریض کو ایک نئی روح اور نئی قوت عطا کرتا ہے جس سے بچپن کی غلط کاریوں کی کافی تلافی ہو جاتی ہے ۔ بکس نامردی نہایت کامیاب ثابت ہو رہا ہے ۔ بکس نامردی میں تین دوائیں ہیں۔

(۱) طلاء اس سے عضو کی کجی لاغری کوتاہی سستی نامردی دور ہو جاتی ہے

(۲) جوہر لقا اس سے سرعت انزال کثرت احتلام جریان ضعف باہ دور ہو جاتا ہے

(۳) ۔۔۔

مکمل بکس کی قیمت صرف چار روپیہ (للعہ) علاوہ محصولڈاک جملہ خطوط خفیہ اور اردو میں ہونا چاہیے ۔ ملنے کا پتہ

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند کی ترقی اور حیرت انگیز کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ فرمائشوں کی تعمیل میں اعلیٰ درجہ کی دیانت اور انتہائی ارزانی سے کام لیتا ہے جو صاحب ایک مرتبہ اس کتبخانہ سے کچھ کتابیں منگوا لیتے ہیں ۔ وہ ہمیشہ کے گرویدہ ہو جاتے ہیں ۔ اس کتبخانہ میں ہر قسم کی اردو عربی ۔ فارسی درسی وغیرہ درسی کتابیں اور مشاہیر علماء کی تصانیف ۔۔۔

شرح نقایہ جلد اول

اسہم المصیب

قصائد الحبیب

قصائد الحبیب علاوہ دار العلوم دیوبند کے اور بہت اکثر مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہو چکا ہے ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

مفردات مزاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

تسوڑ بسے بدھنی کی ضرورت ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

تبدیل غدود یا جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

منیجر محمودی دواخانہ یونانی دہلی

معجون مددگار غدود

احمد بخش برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ

بستی کوچہ چیلان دہلی

تعداد الفاظ و محاورات اور ضرب الامثال کے لحاظ سے

دنیا میں سب سے بڑا لغت

جامع اللغات اردو و السنۂ متعلقہ

مصنفہ خواجہ عبدالمجید ۔ بی ۔ اے

اردو ہندی ۔ فارسی ۔ عربی اور سنسکرت کے لاتعداد الفاظ ۔ کئی لاکھ محاورات ۲۵ ہزار سے زائد علمی ضرب الامثال و اقوال معہ تشریح و قصص متعلقہ مشاہیر عالم کی سوانح عمریاں ۔ خصوصاً ہندوؤں اور مسلمانوں کی تاریخ اور ان کے مشاہیر کے حالات علم الاصنام کے قصے ملکوں اور شہروں وغیرہ کے حالات اور تاریخی واقعات ۔ محاورات نسواں ۔ محاورات عامہ ۔ اصطلاحات علمیہ ۔ اصطلاحات پیشہ وران لاکھوں کی تعداد میں ہوں گے ہر لفظ کا مادہ اور تلفظ بھی ہوگا ۔ خریداروں کی سہولت کے لئے اس کتاب کو ۸۰۰ ۔۔۔ صفحات کے تیس ماہوار حصوں میں شائع کیا جائے گا جس کی تقطیع ۲۰×۲۶ ہوگی اور فی صفحہ ۳ کالم ہوں گے اس کے لئے بہترین کاتب اور نہایت اعلیٰ کاغذ مہیا کیا گیا ہے ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت فی حصہ صرف ایک روپیہ چار آنہ ہوگی ۔ اس طرح یہ لغت تیس ماہ میں شائع ہو جائے گا ۔ حالانکہ اس سے پہلے جو لغت شائع ہوئے ہیں وہ ۱۵ ۔ ۲۰ سال کے عرصہ میں شائع کئے گئے ہیں ۔ کوئی رقم پیشگی نہیں لی جائے گی ۔ ہر حصہ ہر ماہ کے شروع میں بذریعہ وی ۔ پی ۔ ارسال کیا جائے گا ۔ جو صاحب یکمشت ۳۷ روپے ۸ آنے ارسال کریں گے ۔ انہیں محصولڈاک و پیکنگ معاف ہوگا اور ہر حصہ کمپنی کے خرچ پر رجسٹرڈ بھیجا جائے گا ۔ آج تک کوئی بڑے سے بڑا لغت اس قدر کم قیمت پر شائع نہیں ہوا ۔ حالانکہ اس میں الفاظ محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ ان سے پانچ گنا زیادہ ہیں ۔ جو صاحب اسے خریدنا چاہیں ۔ وہ اپنا نام فوراً درج کرا دیں ۔ کیونکہ لغت کی تکمیل ہو جانے پر اس کی قیمت پچاس روپے ہو جائے گی ۔ اگر نام درج کرانے میں تاخیر ہوئی ۔ تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پہلا حصہ جنوری ۱۹۳۳ء میں شائع ہو جائے گا۔

خواجہ اکرم محمود طوری بی اے منیجر جامع اللغات کمپنی پوسٹ بکس ۳۲ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت

الجمعیۃ
سہ روزہ — دہلی
ید اللہ علی الجماعۃ

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
۱ ۵ ۹ ۱۳ ...
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

جلد ۱۶ — دہلی — یوم دوشنبہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۲ء — نمبر ۴۰

اسلامی تاریخ کے چمکتے ہوئے اوراق

صلیبیوں کی طرف سے شہر انطاکیہ کا محاصرہ

مسلمانوں کے اختلافات نے خود مسلمانوں کو تباہ کیا

عیسائیوں کے روایتی اور تاریخی مکر و فریب کا مظاہرہ

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ صلیبی سرداروں نے شہر انطاکیہ کا محاصرہ کر لیا ...

انطاکیہ کے باشندوں کا قتل عام

دو متضاد خلافتوں کے تباہ کن نتائج

فتح کے بعد صلیبیوں کی جانشینیاں

معاصرین کے افکار و آراء

ہمارا مخالف ہمارا معین ہے (ملت)

مسلم فرقہ پرستوں کا اتحاد ثلاثہ (سرفراز)

کانپوری جمعیۃ یا کلنک کا ٹیکہ (مدینہ)

افریقیوں کی حرکات (ہلال)

موافقین اور مخالفین کا مقابلہ (زمیندار)

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں — **سفوف جریان**

منیجر حاذق فارمیسی ... دہلی

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر۔ قبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

دوا و درد بول اٹھے

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

فائدہ مند تجارت

گرم کوٹوں کا تازہ چالان آ گیا!

ایس۔ رفیق بھائی جنرل سپلائیرز اینڈ کمیشن ایجنٹ جیکب سرکل بمبئی نمبر ۱۱

S. RAFIQ BROS YACOB CIRCLE
BOMBAY No. 11

احمد امین اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

الجمعیۃ میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

منیجر

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب

پھلواری شریف ضلع پٹنہ

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں ...

مترجم قرآن مجید ... نوٹ ... ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی دینی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ... صفحات قیمت ... علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ — تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر — تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر — تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ... علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ...

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب ... قیمت

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

الجمعیۃ

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

دہلی

مسئول مدیر ہلال احمد زبیری

معاون محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ... للعہ
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

جلد ۱۶ | دہلی یوم دوشنبہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۰

معاصرین کے افکار و آراء

"ہمارا مخالف ہمارا معین ہے" (ملت)

"ہمارا مخالف" درحقیقت "ہمارا معین ہوتا ہے" یہ برک، انگلستان کے مشہور مدبر کا مقولہ ہے "انقلاب فرانس پر چند تاثرات" کے عنوان سے ایڈمنڈ برک نے اپنی مشہور کتاب میں لکھا ہے۔

"وہ شخص جو ہم سے کشتی لڑتا ہے درحقیقت ہمارے بازوؤں کی طاقت کو زیادہ کرتا ہے اور ہمیں کشتی کرنے کے قابل بناتا ہے اور ہماری پھرتی کو زیادہ کرتا ہے، اس لئے ہمیں مخالفت سے کبھی گھبرانا نہ چاہئے بلکہ خوش ہونا چاہئے۔"

لیکن آج کل مخالف رائے سننے کے لئے کسی کو تاب نہیں حالانکہ اگر کوئی شخص تم پر اعتراض کرے تو تم کو چاہئے کہ تم اس پر غور کرو اور یہ دیکھو وہ کیا ہے۔ اگر اس کا اعتراض صحیح ہے اور اس کی نکتہ چینی جائز تو تمہیں اس کا ممنون ہونا چاہئے کہ اس نے اس بات کا موقعہ دیا کہ تم اپنی اصلاح کر سکو۔ اور اگر اس کا اعتراض غلط اور صرف بغض و عناد پر مبنی ہے تو تمہیں کوئی فکر نہ ہونی چاہئے کہ اس طرح کے اعتراضات اور حاسدانہ مخالفتیں ہمیشہ ناکام ہوتی ہیں اور آخر کار رسوا اور بدنام وہی ہوتا ہے جو صرف بدنیتی اور عناد سے مخالفت کرتا ہے!

اس میں شک نہیں کہ جس قوم میں اس قسم کے افراد پیدا ہو جائیں کہ وہ صرف کینہ اور بغض کی بنا پر لوگوں کی مخالفتیں کریں وہ قوم تباہی سے کسی طرح بچ نہیں سکتی لیکن وہ جماعت بھی یقیناً خوش قسمت ہے جسے (اس قسم کے مخالفین کا مقابلہ کرنا پڑے) جن کی مخالفت کی بنیاد حقیقت اور صداقت پر نہ ہو بلکہ تمام تر ذاتی اور بغض پر ہو۔ ایسی مخالفت یقیناً بہت اچھی ہے اور اس سے بجائے نقصان کے فائدہ ہوتا ہے۔ رہنمایان قوم کی زندگی میں اس قسم کی کوئی مثال لے لو اور غور سے دیکھو تو تمہیں صاف نظر آ جائے گا کہ بغض و عناد کی بنیاد پر مخالفت کرنے والے کی لوگوں کے دلوں میں کوئی وقعت نہیں ہوتی اور آخر کار وہ رسوا ہو کر رہتا ہے!

کانپوری جمعیۃ پا کلنک کا ٹیکہ (مدینہ)

مسلم کانفرنس اب چند خود غرض اور بے حقیقت افراد پر مشتمل رہ گئی ہے جن کی صدائے بے ہنگام اتنی وقعت بھی نہیں رکھتی جتنی ان لیڈروں کے شور و غل کو حاصل ہو سکتی ہے جو راتوں کے سکوت کو درہم برہم کیا کرتے ہیں۔ مسلم کانفرنس سے ہر قابل تذکرہ مسلمان رہنما علیحدہ ہو چکا ہے، جمعیۃ علمائے ہند علیحدہ ہے، مجلس خلافت علیحدہ ہے، جمعیۃ احرار اس پر لعنت بھیجتی ہے، نیشنلسٹ پارٹی اس سے بیزار ہے۔ یہاں تک کہ خود وہ لوگ جو کل تک اس کے سرگرم ارکان تھے اور نہ صرف ارکان بلکہ اس کے صدر، سکرٹری اور مجلس عاملہ کے رکن تھے وہ بھی اس کی غداریوں، بے اصولیوں اور بے ایمانیوں سے تنگ آ کر اس کو چھوڑ چکے ہیں۔ مولانا حسرت موہانی، مولانا شوکت علی، نواب اسمٰعیل خاں، سید محمد حسین بیرسٹر، سید ذاکر علی، شیخ عبد المجید سندھی، شاہ مسعود احمد بیرسٹر اور ان کے وہ تمام ہمراہی جن کو ملک میں صحیح اعتماد حاصل ہے، باقی رہی جمعیۃ علمائے کانپور تو اس کی تاریخ "اہل علم" کے نامیہ تقدس پر ایک کلنک کا ٹیکہ ہے اس کا وجود و عدم وجود برابر ہے اس کا تذکرہ صرف اتنا باقی ہے کہ مولوی مظہر الدین صاحب خود کو قائم مقام سکرٹری لکھا کرتے ہیں یعنی سکرٹری بھی مفرور ہے۔ ان تینوں جماعتوں کے ارکان کو ملک کے مسلمانوں کے سامنے جانے کی کیا جرأت ہو سکتی ہے اور شیخ عبد المجید سندھی نے بالکل صحیح فرمایا کہ اصل فیصلہ وہ نہیں جو چند خوش پوش اور متمول حضرات بلیماران کے ایک کونے میں کر رہے ہیں بلکہ وہ ہوگا جو تمام ہندوستان کے مسلمان کھلے اجلاس میں بمقام لکھنؤ کریں گے۔ لیکن "افتراقیان کرام" کو اپنی بے حقیقی اور کمپرسی کا علم ہے۔ لہٰذا سرکاری فیصلے کی خدمت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک کونے میں دبکے فیصلے اس کی مدح و ستائش کر دی جائے اور چونکہ حکومت کے نقاد اس سے ہوتے رہتے ہیں، وہ کہہ سکتی ہے کہ یہی مسلمانوں کی حقیقی آواز ہے۔ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ مسلمانوں کے پاس وہ ذرائع موجود ہیں جن سے حقیقی رائے ملت کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔

موافقین اور مخالفین کا مقابلہ (زمیندار)

مسلم لیگ یا مسلم کانفرنس نے کوئی جماعتی رائے ظاہر نہ کی تھی کہ اس کے کسی رکن کو موتمر الہ آباد میں شریک نہ ہونا چاہئے۔ اس لئے اس کے ایک طبقہ کی اس میں شمولیت اس طبقہ کی عدم شمولیت سے اگر زیادہ نہیں تو کم اہمیت بھی نہیں رکھتی۔ مولانا شوکت علی، نواب اسمٰعیل، راجہ صاحب سلیم پور، مولانا شیخ عبد المجید سندھی، مسٹر ذاکر علی، مسٹر محمد حسین، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد، مولانا حسرت موہانی جب تک مسلم کانفرنس سے وابستہ تھے انہیں حق رکنیت سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ اور اس لئے ہمارا یا موتمر الہ آباد کے ارباب بست و کشاد کا یہ خیال بالکل درست ہے کہ مسلم کانفرنس کے ایک طبقہ نے جو بہت مقتدر ہے الہ آباد کانفرنس میں شمولیت کی اور یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جس کی کوئی تردید ممکن نہیں۔

ایک طرف سر محمد یعقوب، ملک فیروز خاں نون، حاجی سیٹھ عبد اللہ ہارون، مولانا شفیع داؤدی، سر عبد اللہ سہروردی، مولانا مظہر الدین وغیرہ اس وضع کے دوسرے اصحاب ہیں، دوسری طرف مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا شوکت علی، مسٹر محمد علی جناح (مولانا شوکت علی کے حالیہ برقیہ کے مطابق) ڈاکٹر انصاری، مولانا ظفر علی خاں، مولانا حسین احمد، مولانا محمد سجاد (نائب امیر شریعت صوبہ بہار) مولانا داؤد غزنوی، شیخ حسام الدین، نواب اسمٰعیل میرٹھی، راجہ صاحب سلیم پور، مولانا شیخ عبد المجید سندھی، مولانا حسرت موہانی، مسٹر ذاکر علی، مسٹر محمد حسین ہیں۔ کیا کوئی انسان بقیام ہوش و حواس ان اصحاب کی نمائندگی سے انکار کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ مستقبل بتائے گا کہ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کا وہ ایک طبقہ "جو اپنے فعال اعضا کے کٹ کر الگ ہو جانے کے باعث بے جسد بے روح بن کر رہ گیا ہے۔ الہ آباد کے فیصلہ کی دھجیاں بکھیرنے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں، سرونوں اور خان بہادروں کی فعالیت کی داستان بہت رسوا ہو چکی ہے۔ اور اب اس سے خوشگوار توقعات وابستہ کرنا کچھ تیلیوں سے تلوار چلانے کی توقع قائم کرنا ہے۔

مسلم فرقہ پرستوں کا اتحاد ثلاثہ (سرفراز)

اس کی لہ میں بھی جس میں سرکاری اثر و نفوذ چھپایا ہوا تھا اتحادی کوششوں کے اثر کو زائل کر دینے کے لئے ان تینوں نام نہاد جماعتوں کی مجالس عاملہ کے ارکان نے ایک تجویز منظور کی جس میں اس نے اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی کی رپورٹ کو اس وقت تک قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ مسلمانوں کو بلا ایک نقطہ کی کمی کے وہی حقوق نہ دیئے جائیں جن کا مطالبہ مسلم کانفرنس اپنے اجلاس منعقدہ جنوری ۱۹۲۹ء میں کر چکی ہے۔ مسلم کانفرنس، مسلم لیگ اور کانپوری معطل و مغلوج جمعیۃ العلماء (جو دہلی کی مقتدر جمعیۃ علمائے ہند کے مقابلہ میں تشکیل کی گئی تھی) کے اثر و اقتدار اور اس کی کارروائیوں سے ہر شخص بخوبی واقف ہو چکا ہے۔ ان تینوں جماعتوں کے کرتا دھرتا علی الترتیب مولوی شفیع داؤدی، سر محمد یعقوب اور مسٹر مظہر الدین ایڈیٹر الامان ہیں جن کی افتاد طبع پبلک پر اظہر من الشمس ہو چکی ہے اور دنیا سمجھتی ہے کہ مسلمانوں کا تنازعہ ان حضرات کے دل میں ہے۔ یہ تینوں جماعتیں طلب کی حیثیت رکھتی ہیں جن میں عیش پسند اور عشرت کوش اصحاب اپنی دلبستگیوں، دلچسپیوں اور شوق لیڈری کی وجہ سے شریک ہیں۔

یہ جماعتیں میدان عمل میں سب سے پیچھے اور دستر خوان ضیافت پر ہمیشہ پیش نظر آتی ہیں۔ اس قول کی انصاف پسندی، اسلام دوستی اور دیانتداری کا اندازہ صرف اس سے کیا جا سکتا ہے کہ وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو وہ مسلمانوں کیلئے مضر بخش نہیں سمجھتیں لیکن الہ آباد اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی کی رپورٹ کو مسلمانوں کے مفاد و اغراض کے منافی خیال کرتی ہیں۔ اول الذکر فیصلہ کے خلاف اس نے کسی شور و غوغا کو ضروری نہیں سمجھا لیکن آخر الذکر فیصلہ کی مخالفت اس کے نزدیک اسلام کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

افتراقیوں کی حرکات (ہلال)

فیصلہ الہ آباد کو ستو کر نا ملت اسلامیہ کے اعلیٰ ترین مفاد کی گردن پر چھری چلانے کی مترادف ہے اور یہ اتنی بڑی اور اتنی کھلی ہوئی غداری ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی غداری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اس موقعہ پر ایک بار پھر اپنی اس رائے کا اعادہ کرنے پر مجبور ہیں کہ اگر آج مسلمانوں میں قومی بیداری اور وطنیت کا احساس دیگر ترقی یافتہ اقوام کی طرح موجود ہوتا تو ایک نون، ایک یعقوب اور ایک شفیع نہیں بلکہ ان جیسے ہزار بھی موجود ہوتے تو ان کو دم مارنے اور زبان ہلانے کی جرأت نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن قوم کی عام پست حالی اور غفلت ان کے لئے جرأت آموز ہے اور وہ اس عام پست حالی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور حکومت کی امداد سے دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اسلامی تاریخ کے چند اوراق پارینہ

(الصادق)

صلیبیوں کی طرف سے شہر انطاکیہ کا محاصرہ
مسلمانوں کے اختلافات نے خود مسلمانوں کو تباہ کیا
عیسائیوں کے ذاتی اور تاریخی مکر و فریب کا مظاہرہ

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ صلیبی سورماؤں نے شہر انطاکیہ کا محاصرہ کر لیا جس کی مدافعت سلجوقی گورنر باغیسیان کر رہا تھا۔ آج اس سے آگے بڑھتے ہیں۔

عیسائیوں نے شہر انطاکیہ کا بڑے زور سے محاصرہ کیا مگر اس کو جلد فتح نہ کر سکے اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ ترکوں نے محاصرین کا بڑی سختی سے مقابلہ کیا اور ان کو اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ دوسرا سبب یہ تھا کہ انطاکیہ ایک سبزہ زار اور شاداب ماحول میں واقع تھا جہاں غلہ اور انگور بکثرت پیدا ہوتے تھے عیسائیوں نے انگوری شراب پی کر خوب عیش کئے اور چراگاہ میں جو مویشی تھے ان کو بے فکری سے اڑاتے رہے۔ عیسائیوں کے فسق و فجور اور شراب نوشی سے ترکوں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ وہ موقعہ پا کر باہر نکلتے اور صلیبیوں کو تہ تیغ کر دیتے۔ ترکوں کے اس شبخون سے عیسائی بہت پریشان ہوئے اور جب ان کے پاس غلہ ختم ہو گیا اور مویشی سب ہضم ہو گئے تو انہیں قحط و بھوک سے بھی دوچار ہونا پڑا۔

دو متضاد خلافتوں کے تباہ کن نتائج

اتفاق سے فاطمی خلیفۂ مصر کے ایلچی یہاں آ پہونچے کیونکہ انہوں نے ترکوں پر یورش کر کے فلسطین اور صور (طائر) کو فتح کر لیا تھا۔ ایلچیوں نے کہا عیسائیوں سے کہا کہ اب ظالم ترکوں کی حکومت ختم ہو گئی ہے اس لئے تم ہم سے صلح کر لو خلیفۂ مصر کا یہ پیغام بھی پہونچایا گیا کہ عیسائی زائرین غیر مسلح ہو کر ایک ماہ کے لئے ارض مقدس میں آ سکتے ہیں۔ نیز یہ بھی وعدہ کیا گیا کہ ہر عیسائی کو سفر کی سہولتیں بہم پہونچائی جائے گی بشرطیکہ وہ جب تک ارض مقدس میں رہیں خلیفہ کو اپنا بادشاہ تسلیم کریں۔

صلیبیوں نے دیکھا کہ اس وقت خود مسلمان، مسلمان کے خلاف ہو رہے ہیں اس لئے ان کی باہمی عداوتوں سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ اللہ اکبر! اسلام نے مسلمانوں کو وہ لیس سبق ہی دیا ہے کہ آپس میں اختلاف نہ کرنا ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ چنانچہ یہی ہوا کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کی بگڑی ہوئی کو دیکھ کر نہایت متکبرانہ اور مغرورانہ جواب دیا کہ ارض مقدس پر صرف عیسائی حکومت کر سکتے ہیں۔ کسی دوسری قوم کو اس پر قبضہ رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر کوئی دوسری قوم ارض مقدس کو ہمارے سپرد نہ کرے گی تو اس کی سزا یا تو جلا وطنی ہے اور یا قتل۔ یہ جواب سن کر خلیفۂ مصر کے ایلچی مایوس ہو کر لوٹ گئے۔ گورنر انطاکیہ کو یقین ہو گیا کہ اب صلیبی فوجوں سے بچنا بہت مشکل ہے اس لئے اس نے بھی پیر پھیلنے چھوڑ دیئے۔

صلیبی سورماؤں کی ایک اور وحشیانہ حرکت

اتفاق سے صلیبی سورما رسد اور سامان حرب لے کر محاصرین کی امداد کے لئے آ رہے تھے کہ ترکوں نے کمین گاہ سے نکل کر ان پر حملہ کر دیا اور ہزاروں سورماؤں کو خاک و خون میں تڑپا دیا لیکن گاڈ فرے اور رابرٹ کے بروقت ہو پہنچنے پر ان کی شکست فتح سے بدل گئی اور صلیبیوں نے سینکڑوں ترکوں کو شہید کر ڈالا۔ شہید ترکوں کی لاشوں کو ان کے ساتھیوں نے دفن کر دیا مگر ان بہادروں نے قبریں اکھاڑ کر لاشوں کو باہر نکال لیا اور ان کے دھڑوں سے سروں کو کاٹ کر نیزوں میں لٹکا لیا اور پھر ان کی تشہیر کی۔ متعدد سروں کو خلیفۂ مصر کے پاس بھیجا تا کہ وہ دیکھ لے کہ اس کے ہم مذہب سلجوقیوں کا کیا حشر ہوا یہ وہ وحشت اور بربریت ہے جو صرف عیسائی سورماؤں کے ساتھ مخصوص ہے۔

خیر وہ زمانہ تو وحشت کیلئے بدنام ہی ہے، لیکن موجودہ زمانہ جو تہذیب و تمدن، علم و ہنر، انصاف اور حق پرستی کا زمانہ شمار کیا جاتا ہے، اس میں بھی عیسائیوں کا یہی طرز عمل رہا ہے لارڈ کچنر جو برطانوی فوج کا کمانڈر انچیف تھا اس نے مہدی سوڈانی کی قبر کھود کر اس کی ہڈیوں کو آگ کی نذر کر دیا اور ملکہ وکٹوریہ کو لکھ بھیجا کہ خود مسلمانوں نے مہدی سوڈانی کی قبر کو کھود کر پھینک دینے کی بابت درخواست کی تھی۔ اظہار صرف ظلم ہی نہیں کرتا بلکہ وہ کذب و افترا کا فاتق بھی بنا جاتا ہے۔

بہادر سورماؤں کا رذالتی مکر و فریب

اگرچہ انطاکیہ کا گورنر اپنی انتہائی قلت اور دشمنوں کی کثرت کو دیکھ کر بالکل مایوس ہو چکا تھا لیکن اس نے اسلامی غیرت و حمیت کے باعث مرہم پرستوں سے صلح کی مطالبہ اور خواست نہیں کی۔ دوسری طرف عیسائی بھی باوجود اپنی کثرت کے انطاکیہ کو فتح نہ کر سکے کیونکہ محصورین بڑی سختی سے اپنے قلعہ کی حفاظت میں لگے رہے۔ بالآخر عیسائیوں کی روایتی چال چل گئی۔ بوہیمانڈ نے سوچا کہ جو کام قوت سے نہیں نکل سکتا اس کو مکر و فریب سے نکالنا چاہئے۔ شاید اس طریقے سے ہم کامیاب ہو جائیں۔ چنانچہ اس شخص نے انطاکیہ کے ایک شخص فیروز کو (جو مذہباً عیسائی تھا) اپنے ساتھ ملا لیا فیروز گورنر انطاکیہ کا استرہ بردار ملازم تھا اور دربار کی ہر نقل و حرکت کی خبر رکھتا تھا۔

فیروز نے کہا کہ میں صرف ایک رات میں شہر پر قبضہ کرا سکتا ہوں بشرطیکہ انطاکیہ پر میری ہی حکومت ہو۔ اس شرط کو بوہیمانڈ نے تسلیم کر لیا۔ باغیسیان کو اس امر کی اطلاع مل گئی کہ ہم میں سے کوئی شخص عیسائیوں سے مل گیا ہے مگر اس کو کسی سازشی کا یقینی پتہ نہیں لگ سکا آخر کار ایک رات کو فیروز کی ترکیبوں سے فصیل شہر پر رسی ڈالی گئی اور اس کے ذریعہ ایک سو صلیبی چڑھ گئے۔ پہلے ان لوگوں نے سات برجوں پر قبضہ کر کے دربانوں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد شہر کا پھاٹک کھول دیا۔

انطاکیہ کے باشندوں کا قتل عام

پھاٹک کا کھلنا تھا کہ عیسائیوں کی بے شمار فوج شہر میں گھس پڑی۔ ان وحشیوں نے گھستے ہی قتل عام شروع کر دیا۔ انہوں نے نہ تو عیسائیوں کو دیکھا اور نہ مسلمانوں کو تمام بے گناہ باشندے تہ تیغ کر دیئے گئے۔ اس قتل عام میں دس ہزار سے زائد باشندے مارے گئے اور انطاکیہ کا تمام شہر انسانی خون سے سرخ ہو گیا۔

غدار فیروز جس نے اپنے آقا سے نمک حرامی کی تھی اور جو انطاکیہ کا بادشاہ بننے والا تھا، خود صلیبیوں کے ہاتھوں کان پکڑ کر نکالا گیا جس نے اپنی بقیہ زندگی کے ایام سخت مصیبت میں گزارے اور آخر کار چوری اور ڈاکہ زنی کے پیشہ میں زندگی بسر کرتے ہوئے مرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح مکر و فریب سے مقابل کو زک دینے کا چسکہ بہت قدیم ہے اور عیسائیوں کا قیر اسی دغا بازی سے اٹھایا گیا ہے۔ اس زمانہ کو چھوڑو اور تاریخ کو دیکھ کر بتاؤ کہ کتنے اسلامی ملک انگریزوں نے لڑ کر اور شریفانہ طریق پر جنگ کر کے حاصل کئے ہیں؟ شاید ایک ملک بھی ایسا نہ ہو گا جس کو انگریزوں نے اپنے قوت بازو کے بھروسہ پر فتح کیا ہو۔ تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ مہذب اور بہادر انگریزوں نے ہر جگہ مسلمانوں کو شکست دینے کیلئے آخری حربہ یہی اختیار کیا ہے اور کسی نہ کسی کو رشوت اور لالچ دے کر اپنے لئے راستے صاف کئے ہیں! فاعتبروا یا اولی الابصار!

فتح کے بعد صلیبیوں کی عیاشیاں

اس فتح کے بعد یکایک صلیبیوں کی حالت بدل گئی علاوہ وہ خوب رنگ رلیاں منانے لگے رد حوتیں اٹھنے لگیں، بقول مسٹر کاکس سب کے سب اوباشی اور جرائم میں گرفتار ہو گئے۔ کچھ دنوں تو یوں ہی اوباشیاں ہوتی رہیں لیکن ایک روز صلیبیوں کو معلوم ہوا کہ ہم بجائے فاتح کے مفتوح ہو گئے ہیں اور ہم کو مسلمانوں نے محاصرہ میں لے لیا ہے! اس کا حال اس طرح ہے کہ جب قوام الدولہ کربوغا کو معلوم ہوا کہ صلیبیوں نے انطاکیہ فتح کر لیا ہے تو وہ تین لاکھ مسلح فوج لے کر آیا کہ جناح الدولہ حاکم حمص، دمشق کا حاکم اور سلیمان بن ارتق کے ہمراہ انطاکیہ پہنچا اور صلیبیوں کو گھیر لیا۔ بارہ دن کی اس محصوری میں عیسائیوں کا حال تپلا ہو گیا، یہاں تک کہ وہ اپنی زندگیوں سے مایوس ہو گئے لیکن خدا غارت کرے نفاق و اختلاف کو کہ اس نے پھر عیسائیوں کو زندہ رہنے کی مہلت دیدی یعنی خود کربوغا اور دیگر حکمرانوں میں (جو اس کے ساتھ آئے تھے) عداوت پیدا ہو گئی اور کربوغا کی ترش روئی کے باعث تمام فوج منتشر ہو گئی۔

مسلمان بغیر لڑے بھڑے ایسے بھاگے کہ خود عیسائیوں کو شک ہو گیا کہ یہ لوگ ہم کو دھوکہ دینے کی غرض سے فرار کر رہے ہیں جس میں کوئی راز پوشیدہ ہے، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ مسلمان جب میدان جنگ میں آ جاتا ہے تو وہ پھر مشکل سے ہی ہٹتا ہے۔ غرض کربوغا میدان جنگ میں اکیلا رہ گیا۔ صلیبیوں نے کربوغا کو کہلا بھیجا کہ تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ اور یا دین عیسوی اختیار کرو۔ کربوغا نے نہایت سختی سے انکار کیا اور جواب میں کہلا بھیجا کہ "جس مذہب کو میں بت پرستی اور شرک سمجھتا ہوں اس کو میں کبھی قبول نہیں کر سکتا۔" یہ جواب سن کر صلیبیوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور انہوں نے ایک دم حملہ کر کے اکیلے کربوغا کو شکست دیدی۔

(باقی آئندہ)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ ... بچوں کی صحت کو خراب ہونے سے بچایئے۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے۔ ... خوش ذائقہ ...

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ ... ہر ماہ ...

حقیقت اسلام ... قرآن حکیم کا ترجمہ ... تفسیر ...

... آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

سالانہ چندہ ...

پبلک آرٹ پریس ... لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے
ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر۔ قبض بالکل نہیں کرتی

... نمونہ مفت ... محصولڈاک ...

منیجر دواخانہ مجربات مخصوصی دہلی

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

... دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں ... **سفوف جریان** ...

منیجر حاذق فارسی ... دہلی

اشتہار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

دوا وہ دو بول جو بیٹھے کر بیٹا اقرار کو کہتے ہیں
بدل کندن بنا دیتی ہے ہم اکسیر اسکو کہتے ہیں

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جس کا ہر گھر یا ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے ... حکیموں، ڈاکٹروں اور معززین نے اکسیر حیات کو ...

ملنے کا پتہ
مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

فائدہ مند تجارت
گرم کوٹوں کا تازہ چالان آ گیا!

... تازہ لسٹ طلب کریں۔

ایس رفیق بھائی جنرل ... یعقوب سرکل بمبئی نمبر ۱۱

S. RAFIQ BROS YACOOB CIRCLE
BOMBAY No. 11

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین ... قیمت سالانہ ...

احمد اسٹیڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

طبی دنیا میں ہلچل
سفید بال جڑ سے کالا

... بال کالا اسٹور ... کمپنی ...

الجمعیۃ میں
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے
منیجر

خاموش تبلیغ

یہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی دینی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے ضخامت ۲۳۲ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱ / ، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱ / ، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲ / ، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۴ /

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ... علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ /

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے عقیدہ نجات کی ... نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ...

ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں بہت سے قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان ... نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے کئے گئے ہیں ... حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ... مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ... ترجمہ ...

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملے گا کتابت صاف اور روشن ... بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین ... حجم ... یعنی ایک روپیہ دس آنہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ... جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... قسم اعلیٰ ... مجلد ... علاوہ محصولڈاک۔

(نوٹ) اس کے علاوہ ہر قسم کے قرآن مجید و حمائل شریف و دیگر درسی کتب ہمارے کتبخانہ میں مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

مصر، سوڈان اور فلسطین میں برطانیہ کی ریشہ دوانیاں

ممالک عربیہ کیلئے وہ عظیم خطرہ جو بم اور ڈائنامائٹ سے زیادہ مہیب ہے

سلطان صلاح الدین کے یادگاری جلسہ میں علامہ سید رشید رضا کی تقریر

(ترجمہ خصوصی)

فلسطین کے مسلمانوں نے امسال حیفا میں ۲۵ ربیع الثانی کو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ فاتح بیت المقدس کی یادگار میں ایک عظیم الشان تقریب منائی جس میں دور دور کے قوادامت اور اعیان قوم نے شریک ہوکر سلطان مظفر کے سوانح حیات، ان کے کارناموں اور ان کی خدمت اسلام پر جہات افروز اور زندگی بخش تقریریں فرمائیں اور ان واقعات پر خطبات دئے جو صلیبی جنگوں کے زمانہ میں معرکہ حطین میں پیش آئے تھے۔ ان خطبا میں امت عربیہ کے سب سے بڑے خطیب فاضل علام حضرت سید رشید رضا مصری بھی تھے جنہوں نے اپنی خداداد قابلیت اور بے نظیر معلومات کی بنا پر ایسا خطبہ ارشاد فرمایا ...

حج کے متعلق موجودہ مسودہ قانون مذہبی مداخلت ہے

حجاج کے ساتھ امتیازی سلوک اور ناقابل برداشت دشواریاں

شاہ مسعود صاحب کا اختلافی نوٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

"نیٹو" یا کالا آدمی

اسی سلسلہ میں یہ امر افسوسناک ہے کہ اکثریت نے میری اس ترمیم کو منظور نہیں کیا جو ایشیا اور افریقہ کے باشندوں کیلئے لفظ "نیٹو" کو بدل دینے کے متعلق تھی ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

الہ آباد کی تجاویز پر مخالفین اتحاد کے تبصرے

مغالطہ انگیزیاں اور ابلہ فریبیاں

(۲)

خصوصیات وفاق

بیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں "انقلاب" اور اس کے تمام "نقالوں" کا یہ سفید جھوٹ ...

حکومت ایران نے اینگلو پرشین آئل کمپنی کی مراعات منسوخ کردیں

آئینی حکومت کے قیام سے پہلے کا معاہدہ قابل تعمیل نہیں ہے

برطانیہ کی طرف سے حکومت ایران کو دھمکی

طہران یکم دسمبر۔ حکومت ایران نے اینگلو پرشین آئل کمپنی کو رعایات دینا بند کردیا ہے حکومت ایران کا عذر یہ ہے کہ چونکہ مراعات ایران میں آئینی حکومت قائم ہونے سے پیشتر دی گئی تھیں لہذا سابقہ شرائط و مراعات پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے اور غور و بحث سے قبل مراعات کو بند کیا جاتا ہے۔ اینگلو پرشین آئل کمپنی حکومت ایران کے اس فیصلہ سے سخت مضطرب ہے اس نے طہران اور دیگر مقامات میں اپنے اشتہارات چسپاں کرائے۔ جو راتوں رات پھاڑ ڈالے گئے۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں حکومت کے اس فیصلہ کا بغور مطالعہ کیا جارہا ہے۔ برطانیہ کو صرف یہی فکر نہیں ہے کہ وہ کمپنی کی حصہ دار ہے بلکہ اس کو زیادہ تشویش اس بات سے ہے کہ برطانی بحری جہازات کو تیل کس طرح مہیا کیا جائیگا۔ برطانی مدبرین کا خیال ہے کہ حکومت ایران کا یہ فعل خلاف قانون ہے۔ اگر حکومت ایران سابقہ معاہدہ کو توڑنے پر اصرار کرے گی تو برطانیہ کو اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینا پڑیگا۔ اور بعد غور و فکر کوئی فیصلہ کیا جاسکے گا۔

صوبجات میں دستوری امتیازات کی مخالفت

ریاستیں بغیر مرکزی ذمہ داری کے وفاق ہند میں شرکت نہیں کرینگی

گول میز کانفرنس میں خانہ ساز دستوری تشکیل کی اسکیم

لندن ۱۸ دسمبر۔ گول میز کانفرنس کا اجلاس ۵ دسمبر تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔ آئندہ اجلاس میں خصوصی اختیارات (سپیشل پاور) گورنر جنرل اور گورنروں کی ذمہ داری کے مسئلہ پر بحث ہوگی اس پر حکومت کی طرف سے ایک بیان بھی شائع کیا جائیگا جس میں زیر بحث مسائل کی توضیح ہوگی۔ مسلمانوں کی طرف سے گورنر جنرل کی مخصوص ذمہ داریوں اور اختیارات کی فہرست کو منظور کرلیا گیا ہے سوائے اس حصہ کے جو تجویز کیا گیا کہ ... کہ صوبجات میں دستوری امتیازات ہونے چاہئیں ورنہ دستور سیاسی ناقابل عمل ہوجائے گا۔ ... ریاستیں اس وقت تک وفاق ہند (فیڈریشن) میں شرکت نہیں کریں گی جب تک کہ مرکز کو پوری ذمہ داری نہ دے دی جائے۔

دارالحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا جلسہ

جمعیۃ علماء ہند کی سرگرمی میں زبردست جلوس

مجمع پر لاٹھی چارج اور گرفتاریاں

دہلی ۲ دسمبر۔ آرڈیننس کے سلسلہ میں آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں بصدارت جناب مولانا محمد عبدالسمیع صاحب مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ...

جلوس پر لاٹھی چارج

وزیراعظم الور اور سر فضل حسین کی ملاقات

مہاجرین کی واپسی پر مطالبات پر غور ہوگا!!

دہلی ۲ دسمبر۔ مہاجرین الور کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سر فضل حسین کے مکان پر ایک پرائیویٹ کانفرنس ہوئی جس میں مہاجرین کے لیڈر اور شمس العلماء سید احمد امام جامع مسجد بھی شریک تھے ... (دیج)

کارکن جمعیۃ علماء ہند کا مقدمہ

لکھنؤ کانفرنس میں مسلمانوں کے مزدور طبقے کی نمائندگی

مولوی شہاب الدین صاحب کا بیان

مولوی شہاب الدین صاحب صدر آل انڈیا انجمن بھشتیان نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے: ...

ایک گاؤں سے ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

دہلی کے قریب پولیس کا چھاپہ

ڈاکٹر عالم کا کلکتہ میں استقبال

آپریشن کے انتظامات

سیاسی کتب پر پولیس کا قبضہ

تین اشخاص گرفتار

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس

پُرامن پکٹنگ بھی جرم قرار دیدیا گیا!

اسمبلی میں آرڈیننس بل کی ساتویں دفعہ بھی منظور

نئی دہلی ۔ ۲ دسمبر۔ آج اسمبلی میں آرڈیننس بل کی ساتویں کلاز کے متعلق کئی ترمیمات پر بحث کی گئی لیکن تمام مسترد ہوگئیں اور آخر کار کلاز ۷ بلا تغیر کسی ترمیم کے منظور کرلی گئی ...

حکومت حجاز کے خلاف ایک اور بغاوت

القدس کی خبروں پر اعتبار نہ کرو

عسیر کی بغاوت فرو کردی گئی

حکومت حجاز کا سرکاری اعلان

(خاص تار بنام الجمعیۃ)

بمبئی کونسل میں آرڈیننس بل پر بحث

جملہ ترمیمات نامنظور کردی گئیں

ملک معظم کے ہاتھ کو بوسہ دینے سے انکار

آئرلینڈ کے نئے گورنر کا رویہ

تشکر و اعتذار

حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی کی اہلیہ محترمہ کا مکتوب گرامی

ایک مسلمان کو پھانسی کی سزا

بمبئی کے فرقہ وارانہ فساد کا نتیجہ

ہندوستانیوں کی یک اعتمادی ہی تحفظ ہے

مسٹر برنیس کا حکومت سے مطالبہ

آئرلینڈ میں برطانی اشیاء کی درآمد ممنوع

مصطفےٰ کمال پاشا ہندوستان تشریف لائینگے؟

ہندو مسلمانوں سے سمجھوتہ کئے بغیر یورپینوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا

قیام امن کی خاطر الہ آباد کا فیصلہ منظور کرلیا جائے

پنڈت مدن موہن مالویہ کا بیان

کلکتہ ۲ دسمبر کل شام کو پنڈت مدن موہن مالوی نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت دیا ہے:۔

یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہندوستان کی کوئی بھی پارٹی وزیراعظم کے فرقہ وارانہ حل سے مطمئن نہیں ہے مسلمان اس لئے غیر مطمئن ہیں کہ انہیں آئینی اکثریت جس کے وہ طالب تھے نہیں ملی ہندو اس لئے غیر مطمئن ہیں کہ ان کے ساتھ سرحد اور خاص کر بنگال اور آسام میں نا انصافی کی گئی ہے۔ ...

ہم حکومت کا ساتھ بالکل چھوڑ دیں گے

کانگریس کے مطالبات ہمارے مطالبات ہیں

لندن کانفرنس میں سر سپرو کا اعلان

تعاون پسندوں سے حکومت کا مذاق

وائسرائے اور گورنروں کو وسیع اختیارات

امن و قانون کا نظام وزراء کے ہاتھ میں

گول میز کانفرنس کے زیر غور مسائل

گول میز کانفرنس سے واک آوٹ کی دھمکی

امریکہ سے برطانیہ کی التجا؟

التوا کی نامنظوری سے دنیا کو عظیم نقصان

فوجی سپاہی نے دو سپاہیوں کو قتل کردیا

بلگرام میں سنگینوں اور بندوقوں سے حملہ

پولیس اور قوم پروروں کا تصادم

بنگال ہندو سبھا نے بھی اتحاد کانفرنس کا فیصلہ منظور کرلیا

شیعہ کانفرنس کی طرف سے لیگیوں اور مسلم کانفرنسیوں کی مذمت

مدراس مسلم لیگ کا اہم فیصلہ

بنگال ہندو سبھا نے اتحاد کانفرنس کا فیصلہ منظور کرلیا

کلکتہ ۹ دسمبر۔ بنگال پراونشل ہندو سبھا نے اتحاد کانفرنس الہ آباد کے فیصلوں پر غور و خوض کرنے کے بعد حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ ...

لیگی اور مسلم کانفرنسی مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں

مدراس مسلم لیگ کی کونسل کا ریزولیوشن

ڈپٹی میئر کلکتہ کارپوریشن

یوپی کونسل میں آرڈیننس بل پاس ہوگیا

مہذب امریکہ کے مہذب کارنامے

برطانیہ امریکہ کو تین کروڑ پونڈ کا سونا دیگا

کانپوری جمعیۃ کی خوشگوار آرائی

مسلمانان مظفر نگر کی تائید

(سکریٹری ینگ انڈیا سوسائٹی دہلی)

حج کے متعلق موجودہ قانون مذہبی مداخلت ہے

(بسلسلہ صفحہ ۲)

بحق سرکار ضبط

ملتان جیل کا ایک سٹنٹ جیلر

الہ آباد کے سمجھوتہ کی مخالفت

بعض غیر مستند کتب اور مصلحین امت کا فرض

مسلمانوں کو عالم نما جاہلوں سے بچاؤ

(از مولانا عبد القدوس صاحب آزاد ہماریہ ٹ کورگ)

۲۸ اکتوبر کی اشاعت میں مولانا حکیم عبد الغنی صاحب "مجلس حزب رزلینڈی" نے "قصص الانبیاء اور اسلامی انجمنوں کا فرض" کے عنوان سے جو مضمون شائع فرمایا ہے اس اجر توانہیں اللہ بزرگ و برتر ہی دیگا مگر اس کی داد و تحسین کچھ وہی اہل علم سے لے گی جن کے دلوں میں مسلمانوں کی ذہنی و دماغی نشو و ارتقار اور ان کے خیال و اعمال کی اصلاح و درستی کا جذبہ موجود ہے۔

مولانائے ممدوح نے اللہ بزرگ و برتر کے برگزیدہ پیغمبروں کے متعلق اعدائے دین کے گھڑے ہوئے رسوا کن افسانوں کے تار و پود بکھیر کر جس میں ہمارے بعض فریب خوردہ عالم نما جاہل بھی گرفتار تھے عامہ مسلمین پر ایک بڑا احسان کیا ہے اور ان کے لئے ایک بصیرت آموز راہ کھول دی ہے۔

اگر جہالت زار ہند کے اسلامی مطابع کو چھان مارا جائے تو نہیں معلوم کتنے ایسے خرافات و لغویات کے پوٹ ملیں گے جس میں انبیائے کرام صحابہ عظام اور اولیائے سابقین کی مقدس زندگیوں کے متعلق ایسی ایسی بیہودہ باتیں اور لغو قصے منسوب کئے گئے ہیں جن کو سن کر اہل علم اپنا سر پیٹ لیں اور اپنی غفلت و جمود پر خون کے آنسو بہائیں۔ اسی طرح ظلمت زار ہند کے ہر گوشہ میں ایسے ایسے عالم نما جاہل ذریت شیطانی کی طرح پھیلے ہوئے ہیں جن کے خرافات و بکواس سے مسلمانوں کا ستیاناس ہو رہا ہے۔

اب چونکہ مولانائے موصوف نے اس قسم کی ایک کتاب اور اس کے نااہل مصنف کا ذکر چھیڑ کر اسلامی انجمنوں کو ایک اہم خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے اس لئے ہم مختصراً بہت نصرت و اضافہ کے ساتھ ان کی پرزور تائید کرتے ہیں چنانچہ ...

تردید کریں ان کے خلاف اشتہارات کے ذریعہ اخبارات کے ذریعہ ایک ملکی و زبانی جہاد شروع ہو جانا چاہئے تاکہ مسلمان ان کتابوں کے اثر اور تضییع اوقات و زر سے محفوظ رہیں۔

غرض اس تمہید کے بعد آج ہم بھی ایک کتاب کے چند اقتباس پیش کرتے ہیں تاکہ اہل علم و فضیلت اس کے متعلق اپنے خیالات و آراء کا اظہار کریں۔ اس کتاب کا نام زین المجالس ہے جو حضرت مولانا و مقتدانا سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و فضائل پر مشتمل ہے اور جس کو کوئی قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم نے تصنیف فرمایا ہے۔ اس کتاب کو مطبع کریمی بمبئی نے متعدد بار کئی کئی ہزار کی تعداد میں طبع کر کے فروخت کیا ہے۔ جنوبی ہند کے ہر گوشہ میں اس کتاب کو ایک خاص عقیدت و ارادت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ ربیع الثانی کے عشرہ اول میں ہر سال بالالتزام مسلمانوں کی مجالس میں اس کتاب کو تلاوت کیا جاتا ہے کتاب مذکور نظم میں ۲۰۳ صفحات گیارہ ابواب "مجالس" پر ختم ہوتی ہے اس کے صفحہ ۱۴ پر یہ روایت درج ہے کہ ...

...

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل و صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے ... بعد شعر کے مطالب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے ...

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ نے

اس شرح کو بہت پسند فرما کر ناظرین الجمعیۃ سے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

سکنڈ ہینڈ کوٹ اور کٹ پیس

براہ راست امریکہ، جاپان سے منگوا کر ہماری کمپنی ... سال سے تمام ہندوستان میں سپلائی کرتی ہے ...

اے، جی۔ ایڈورٹ اینڈ کو چنج بندر بمبئی نمبر ۹

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

بال جیون گھٹی

المشتہر۔ منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ شہر۔ یو پی

نیلم حبوب مقوی (رجسٹرڈ)

مشاہیر اطبا ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے

اپنی زندگی برباد نہ کرو

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

فرمائیے تاکہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔

صفحہ ۱۴۲ پر درج ہے کہ حضرت کا ایک عقیدت گزار مگر فاسق و گنہگار مرید اس دنیا سے انا للہ ہو گیا اور جب اس کو دفن کر دیا گیا تو حسب اعتقاد اسلامی جب قبر میں اس سے منکر نکیر یہ سوال کرتے ہیں کہ تیرا نبی ہے کون تیرا کیا ہے مذہب تو وہ اس کے جواب میں صرف یہی کہتا ہے کہ میں کہوں گا عبد القادر ... پس خدائے پاک اپنے محبوب کی محبت کے لئے اس کو عذاب قبر سے نجات دیتا ہے اس کے بعد فوراً یہ روایت بھی درج ہے کہ ایک وقت اسی طرح ایک اور مرید کا انتقال ہو گیا اور جب اس پر عذاب قبر ہونے لگا تو وہ جناب غوث اعظم کو پکارتا ہے اور آپ قبر میں پہنچ کر فرشتوں سے اس کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں مگر وہ اس کو مسترد کر دیتے ہیں غرض اس رد و کد کے بعد آپ فرشتوں سے گرز چھین لیتے ہیں چنانچہ اس موقع کے صرف دو اشعار ملاحظہ فرمائیے ...

... غرض ساری کتاب اسی قسم کے رطب و یابس سے بھری ہوئی ہے ہم نے اجمالاً نظم کو نثر کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ مضمون طول نہ ہو اگر مصنف کے نظم و ربط کو قائم رکھا جائے تو ایک ایک روایت کے لئے کئی صفحات چاہئیں ...

مسلمانان سہارنپور اور اتحاد کانفرنس

۲۵ نومبر ۳۲ء بروز جمعہ سہارنپور میں یوم اتحاد ہند و مسلم منایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد ایک دوسرا جلسہ جامع مسجد میں زیر صدارت شیخ محمد جعفر صاحب وکیل منعقد کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد سینکڑوں پر مشتمل تھی۔ مولوی عبد الحق ایڈوکیٹ نے جلسہ کی غرض و غایت نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کی اور واضح کیا کہ فی الحقیقت الہ آباد کی ہند و مسلم کانفرنس نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس میں مسلمانوں کے چودہ مطالبات پورے طور پر تسلیم کر لئے گئے ہیں اور یہ وہ مطالبات ہیں جو سر آغا خاں اور سر محمد اقبال کی سرکردگی میں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس پیش کرتی رہی ہیں اور جن کو وزیر اعظم اور ان کی گورنمنٹ نے ٹھکرا دئے تھے۔ مگر اب جب کہ برادران وطن نے ان کو تسلیم کر لیا ہے تو سر آغا خاں سر محمد اقبال اور ان کے حاشیہ نشینوں کے لئے کوئی اخلاقی یا سیاسی بہانہ ایسا نہیں رہا جس کی بنا پر اس فیصلہ کو مسترد کر سکیں۔ ان کے بعد مولوی منفعت علی صاحب ایڈوکیٹ و مولوی محمد احمد صاحب کاظمی ایڈوکیٹ و مولوی مشتاق احمد صاحب سوداگر چوب نے تقریریں کیں اور اس امر پر زور دیا کہ جو لوگ اس اتحاد کی مخالفت کر رہے ہیں ان کی باگ ڈور اجنبی ہاتھوں میں ہے جو بہت جلد ٹوٹنے والی ہے۔ پھر مخالفین یا تو گمنامی کی موت مر جائیں گے یا تائب و خاسر ہو کر مسلم کانفرنس کے اپنے پرانے رفقاء کے ساتھ جنہوں نے اس سمجھوتہ کو قبول اور منظور کر لیا ہے شامل ہو جائیں گے پھر پریذیڈنٹ نے نہایت مختصر اور جامع الفاظ میں جلسہ کی کارروائی کا خلاصہ حاضرین کے سامنے پیش کیا اور اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کو منظور کرنے کی سفارش کی چنانچہ جلسہ نے بالاتفاق ایک تجویز منظور کی جس کا مفاد یہ ہے کہ سہارنپور کے مسلمان الہ آباد کانفرنس کے فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور ان مسلم رہبران قوم پر پورا اعتماد رکھتے ہیں جنہوں نے یہ فیصلہ کیا اور آئندہ آخری اتحاد کانفرنس میں وہ جو کچھ کریں گے سہارنپور کے مسلمانوں کو قبول اور منظور ہوگا اور چند خود غرض اور نام نہاد مسلمان لیڈر اس کی مخالفت کر رہے ہیں وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں۔

راقم نور محمد خاں سہارنپور

مجلس احرار اسلام کے اجلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

اجلاس ۴ و ۵ دسمبر کو منعقد ہوگا

لاہور ۲۸ نومبر۔ الہ آباد کانفرنس کی اتحاد کمیٹی کے فیصلوں پر غور کرنے کے لئے مجلس مرکزیہ احرار اسلام کا اجلاس طلب کیا گیا ہے اس سے قبل اجلاس کی تاریخیں ۲۔۳ اور ۴ دسمبر تجویز کی گئی تھیں کیونکہ اتحاد کانفرنس الہ آباد کی تاریخ ۵ دسمبر مقرر کر دی گئی تھی اب چونکہ الہ آباد کانفرنس کی تاریخیں ۱۰۔۱۱۔۱۲ دسمبر تجویز کی گئی ہیں۔ اس لئے تمام ماتحت مجالس کی اطلاع اور نمائندگان کی واقفیت کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب مجلس مرکزیہ احرار اسلام کا اجلاس اتوار پیر بتاریخ ۴۔۵ دسمبر بوقت ایک بجے دفتر مجلس احرار اسلام ہند لاہور میں منعقد ہوگا۔ تمام حضرات کو اپنی تشریف آوری کی اطلاع ۲ دسمبر تک دفتر میں بھیج دینی چاہئے۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو اور ...

مقویات سرتاج عالم

آتشک نگرہ گولیاں۔ قبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

حب نعمت (رجسٹرڈ)

منیجر دواخانہ بقائی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دہلی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

بال کالا اسٹورس پوسٹ کسنی سری دربھنگہ

نئی زندگی

فائدہ مند تجارت

گرم کوٹوں کا تازہ چالان آگیا

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائرز اینڈ کمیشن ایجنٹ حبیب سرکل بمبئی ۱۱

S. Rafiq Bros Yaqoob Circle Bombay No 11

ستر برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

تعداد الفاظ و محاورات و ضرب الامثال کے لحاظ سے

جامع اللغات اردو

السنۂ متعلقہ

خواجہ ایم محمود طوری بی اے منیجر جامع اللغات کمپنی پوسٹ بکس ۳ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

بد اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری بی۔ اے

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (یک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ (") ۔۔۔
ایک کالم (") ۔۔۔
½ کالم (") ۔۔۔
¼ کالم (") ۔۔۔

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم جمعہ ۱۰ر شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ر دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۱

معاصرین کے افکار و آراء

قومی فیصلہ (زمیندار)

ہم سے کہا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ کا فیصلہ مسلمانوں کے لئے اس واسطے مفید ہے کہ ہماری تائید حاصل کئے بغیر نافذ کیا گیا ہے اور ہم اس کی مخالفت پر ہر وقت قادر ہو سکیں گے لیکن الہ آباد کا قومی فیصلہ اس لئے بیکار ہے کہ وہ مسلمانوں کی تائید حاصل کرنے کے بعد نافذ کیا جائیگا اور یہ ایک اختیاری چیز ہوگی جس کی مخالفت بالکل بے معنی ہوگی۔ یقیناً یہ جبر و اختیار کا مسئلہ مدتوں سے عقدہ لاینحل بنا ہوا ہے لیکن صدر اعظم برطانیہ کے فیصلہ کی یہ خوبی آج ہی دنیا پر روشن ہوئی کہ یہ ایک جبری چیز ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اغیار کا کوئی فیصلہ خواہ وہ جبری ہو یا اختیاری ہندوستانیوں اور مسلمانوں کی غیرت وطنی کی مرگ ناگہانی کے مترادف ہے۔ ہندوستان کی بسنے والی تمام قومیں آخر دنیا کے سامنے اپنی اس نامعقولیت کا مظاہرہ کیوں کریں کہ وہ اپنے معاملات کے تصفیہ پر قادر نہیں ہیں۔ اور یہ بھی تدبر اسی کا نام ہے کہ مسلمان ہندوؤں اور سکھوں کی تائید سے کوئی ایسا فیصلہ کریں جو ان کے دینی حقوق کا تحفظ بھی کرے اور وطن عزیز کے مقاصد عالیہ کو تقویت پہنچانے پر بھی منتج ہو۔ علاوہ ازیں اب تو مسلمانوں کے دوسرے مطالبات کے متعلق حکومت جو فیصلہ کرے گی وہ جبری سے زیادہ مفید ہوگا کیونکہ مرکزی ذمہ داری فیڈرل نظام حکومت سندھ کی غیر مشروط علیحدگی اور اس نوع کے دوسرے مسائل کے تصفیہ میں گول میز کانفرنس کے مندوبین کی حمایت ضرور حاصل کی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ جب صدر اعظم برطانیہ کے سابق جبری فیصلہ کی مخالفت میں کسی سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا جس نے اور کچھ نہیں تو کم سے کم بنگال کی اسلامی اکثریت کو دائماً و ابداً اقلیت میں بدل دیا ہے تو کسی دوسرے فیصلہ کی مخالفت کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ بلکہ جبری و اختیاری فیصلہ ہوگا جب بعض کم نظروں کے نزدیک مسٹر میکڈانلڈ کا سرکاری فیصلہ بھی اختیاری فیصلہ ہے کیونکہ دوسری گول میز کانفرنس میں ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں نے صدر اعظم برطانیہ کو مجبور کر کے ثالث یا حَکَم کا منصب اختیار کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ حکومت برطانیہ کا فیصلہ اختیاری نہیں بلکہ جبری ہوگا۔ اور الہ آباد کا قومی فیصلہ اختیاری ہوگا۔

لکھنؤ کی آئندہ کانفرنس (حقیقت)

یہ یقینی ہے کہ رجعت پسندوں اور سرکاری خوشامدیوں کی طرف سے لکھنؤ میں ہونے والی کانفرنس کا بھی اسی طرح بائیکاٹ کیا جائے گا جس طرح کہ اکتوبر کے مسلم کانفرنس منعقدہ ... [illegible]

یہ حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اب مسلمانوں میں بفضلہ تعالیٰ ان کے ہم خیالوں کی تعداد بہت ہی کم رہ گئی ہے اور روز بروز مسلمانوں پر یہ حقیقت واضح ہوتی جاتی ہے کہ یعقوبیوں، مادوگنیوں اور فیروز خانیوں کا مقصد قومی حقوق کا تحفظ نہیں ہے بلکہ یہ لوگ بیحد خود غرض ہیں۔ حکام کو خوش کر کے اپنا ذاتی مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان غرضمندوں کو ہر ایسی تجویز سے عداوت ہو جاتی ہے جس کا مقصد ہندو مسلم اتحاد ہو۔ لکھنؤ کی مسلم کانفرنس اور الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کی تحریک میں بھی خود غرضانہ جذبات کام کر رہے تھے، اور اب ۱۰ اور ۱۱ دسمبر کو لکھنؤ میں جو کانفرنس ہونے والی ہے، اس کے خلاف بھی ان کا ایجی ٹیشن اسی لئے ہے کہ اس سے فرقہ وارانہ اتحاد کی صورت پیدا ہوتی ہے، جو ان کے خود غرضانہ مقاصد کے لئے سم قاتل ہے۔

بیکاری کا علاج (الجمیل)

دنیا میں بیکاری جس تیزی سے پھیل رہی ہے اس کا سبب دنیا کا موجودہ معاشی نظام ہے جس کی بنیاد سرمایہ داری پر ہے جب تک یہ نظام دنیا کے اکثر حصوں میں قائم ہے یہ توقع رکھنا کہ محض روز مرہ کے کام کے گھنٹے کم کرنے سے یہ شکایت دور ہوگی ایک بڑے فریب امید سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ مرض کی شدت اور اس کی ہمہ گیری اس امر کی مقتضی ہے کہ جو علاج سوچا جائے وہ محض عارضی افاقہ دینے والا ہی نہ ہو بلکہ مرض کو بیخ و بن سے دور کرنے والا ہو۔ ظاہر ہے کہ محض کام کے گھنٹوں کی کمی ایسا علاج نہیں ہو سکتا بلکہ ایسا علاج سرمایہ دارانہ نظام کی تبدیلی اور اس کی جگہ ایک ایسے معاشی نظام کی بنیاد رکھنا ہے جس میں ذرائع پیدائش دولت پر مخصوص افراد کا قبضہ نہ ہو کر عوام پیدا ... دولت کی تقسیم مساوی طور پر ہو سکے اور ... [illegible]

ہندو سبھا (ہند جدید)

بنگال ہندو سبھا کے سکرٹریوں نے الہ آباد فیصلہ کو "وطن برورانہ" فیصلہ نہیں بلکہ ایک چھپی ہوئی فرقہ پرستی "قرار دیا ہے اور لکھا ہے اس میں بھی ہوتی فرقہ پرستی کے لئے اصول کی قربانی، بہت ہی گراں قیمت ہے"!

ایک مخلص انسان کے لئے یہ صورت حال کس درجہ تکلیف دہ ہے کہ فرقہ پرستی کی لعنت اپنے سروں پر اٹھائے پھرنے والے لوگ "وطن پروری" کا دعویٰ کرتے اور وطن پروری کے نام پر وطن کو ذبح کر رہے ہیں۔

بنگال ہندو سبھا کے ایک سکرٹری مسٹر پدم راج جین سے ہم ذاتی طور پر واقف ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ شخص اعلیٰ درجہ کا متعصب اور فرقہ پرست ہے، لیکن اس کے باوجود بغیر کسی شرم و حجاب کے اخبار والوں میں وطن پروری کے لمبے چوڑے دعوے کرتا اور وطن پروری ہی کے نام پر ہندو مسلمانوں کو ہمیشہ برسر جنگ رکھنے کی کوشش میں رہتا ہے۔

ہم اس شخص سے اور اسی کے سے دوسرے ہم مشربوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ الہ آباد کانفرنس کے فیصلہ میں فرقہ پرستی کہاں پر چھپی ہوئی ہے؟ کیا اس کی اس دعوے میں کہ بنگال (یعنی مسلمانوں کی دستوری) اکثریت تسلیم کر لی گئی ہے کہ جس کا پیش نظر ہونا تو ہمارے بدنصیب بھائیوں نے بہت رونا رویا ہے؟

آج تک ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر یہ ہمارے ہندو "وطن پرور" کس چیز کو کہتے ہیں؟ اگر ان لوگوں کی وطن پروری یہی ہے کہ ہندوستان میں اور ہندوستان کی کسی چیز میں ہندوؤں کے سوا کسی دوسرے فرقہ کا کوئی حق و حصہ نہیں ہونا چاہئے تو ہمیں بتایا جائے کہ پھر "فرقہ پرستی" کس بلا کا نام ہے؟

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

فدیان برطانیہ کا خانہ ساز جلسہ (ریاست)

اتحاد قومی کی مخالفت میں ان دشمنان وطن کی پہلی اجتماعی کوشش دہلی کے اس جلسہ کی صورت میں برآمد ہوئی ہے جسے اس مسلم کانفرنس کی جو خود اپنے تنظیم دا تا مولانا حسرت موہانی کی زبان سے "اینگلو مسلم کانفرنس" کا غیر فانی خطاب حاصل کر چکی ہے۔ اس مرحوم مسلم لیگ کی جس کا جنازہ سر یعقوب کے کاندھے پر ہے اور خانہ ساز کانپوری جمعیۃ کی جس کے ممبروں کی تعداد اس کے سکرٹریوں کے برابر ہے، ورکنگ کمیٹی کا مشترکہ جلسہ کہا جاتا ہے۔ اس جلسہ میں صوبجات متحدہ، بنگال و پنجاب کی حکومتوں کے قدردان چند "سر" چند "خان بہادر" چند خان بہادری کے امیدوار اور چند وہ ملت فروش صلاح بخش تھے جن کے "شریفانہ" کارناموں کی بدولت پبلک کو منہ دکھانے کی ہمت بھی نہیں رہی ہے۔

حکومت پرستوں کا جلسہ اس غرض سے منعقد نہیں ہوا تھا کہ اتحاد کانفرنس کے فیصلوں پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے مسلمانوں کو کوئی صائب مشورہ دے بلکہ اس کا مقصد صرف اس قدر تھا کہ ہر ممکن طریقہ سے اس اتحاد قومی کو خاک میں ملا دیا جائے جس کی داغ بیل محبان وطن کے ہاتھوں الہ آباد میں ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اس مکروہ مقصد کے لئے نہایت مکروہ طریقے بھی اختیار کئے گئے۔ پہلے اخبارات میں صرف اینگلو مسلم کانفرنس اور یعقوبی لیگ کی ورکنگ کمیٹیوں کے جلسے کی خبر شائع ہوئی تھی۔ اور کسی تیسری جماعت کا کوئی ذکر نہ تھا لیکن عین وقت پر ان ٹوڈیوں نے اپنی "مردم شماری" بڑھانے کے لئے کانپور کی اس نرمی جمعیۃ کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا جو مولانا محمد علی مرحوم مولانا عبد الباری مرحوم اور مولانا عبد الکافی کانپوری مرحوم کی وفات اور مولانا حسرت موہانی وعلمائے فرنگی محل کی کنارہ کشی کے بعد ختم ہو چکی ہے۔ اور جس کو اب چند آبرو باختہ خود غرضوں نے اپنی بھوٹی لیڈری اور ضمیر فروشی کا آلہ کار بنا رکھا ہے۔

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے (از معاون)

معرۃ النعمان اور بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ

صلیبیوں نے ترکوں کی لاشوں کو پکا کر چٹ کر لیا

کوہ زیتون پر سینٹ جارج شہید کی روح کی جلوہ گری

گذشتہ الجمعیۃ میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ صلیب پرستوں نے انطاکیہ پر قبضہ کر کے وہاں کے باشندوں کا کئی روز تک قتل عام کیا۔ اب اس سے آگے پڑھئے۔ [illegible]

[illegible]

صلیبیوں سے قدرت کا انتقام

[illegible]

معرۃ النعمان پر صلیبیوں کا حملہ

[illegible]

صلیبی مردہ لاشوں کو چٹ کر گئے

[illegible]

عیسائی بیروت کے میدانوں میں

[illegible]

بیت المقدس پر یورش

[illegible]

عبرت! عبرت!!

[illegible]

(باقی آئندہ)

روزنامہ

مدینہ بجنور

انشاء اللہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے جاری ہوجائیگا

یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے روزنامہ مدینہ ان تمام خصوصیات کے ساتھ شائع ہوجائیگا جن کے باعث سہ روزہ مدینہ کو ہمہ گیر قبولیت اور عالمگیر محبوبیت حاصل ہوئی ہے۔ ملک کے اخبار نویس اور اخبار بین طبقہ نے اس کے اجرا کا جس خلوص و محبت اور شوق و شیفتگی کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ مدینہ کے کارکنوں پر ملک و ملت کو کامل طور پر اعتماد ہے۔ جو حضرات اس امر کے آرزو مند ہیں کہ تازہ ترین خبریں، بہترین مضامین اور نہایت شگفتہ طرز تحریر کا مطالعہ فرمائیں اور ایک ایسے اخبار کے ذریعہ اپنی اخباری ضروریات پوری کریں جس کی پالیسی ملک و ملت کے درد میں ڈوبی ہوئی ہو۔ جو ایک طرف ملت کے حقیقی حقوق کا پاسبان اور ترجمان ہو اور دوسری طرف ملک کی آزادی کا بیباک علمبردار ہو تو وہ روزنامہ مدینہ کی خریداری کے ارادہ سے دفتر روزنامہ مدینہ بجنور کو مطلع فرمائیں۔ یا کم از کم نمونہ کا پرچہ طلب فرما کر اپنے طور پر انتخاب کرنے کی زحمت گوارا کریں۔

اطلاعات کے ایجنٹوں کے لئے روزنامہ مدینہ کی فروخت بہترین ذریعہ منفعت ہے۔ اور اشتہاری کاروبار کرنے والے تاجروں کے لئے یہ بہترین وسیلہ اشتہار۔ یکم جنوری کا پرچہ بہت زیادہ تعداد میں شائع ہوگا، اور اس میں اشتہار دینا نہایت مفید ہوگا۔ نرخنامہ اجرت اشتہار دفتر سے طلب فرمائیے۔ قیمت سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... ماہانہ ... (ممالک غیر سے سالانہ ...)

المشتہر: منیجر روزنامہ مدینہ بجنور (یو۔پی)

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg: Co. (India)
P. Box 88 Bunder Road, KARACHI

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ہے۔ ملک اور خصوصاً دیہات سے دماغوں کو ہٹا کر صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا متانت و سنجیدگی سے رد کرنا ہے۔ قیمت سالانہ قسم دوم ... نمونہ کا پرچہ ... ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔

منیجر

رسالہ

احکام شب براۃ

مفت

اگر آپ قرآن حکیم و حدیث شریف کی روشنی میں ... [illegible]

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر ہے

قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجیئے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت ... روپیہ منی آرڈر ارسال کر دیں گے محصول ڈاک، پیکنگ، اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ... کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر آپ بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیے تو یہ اس کی قیمت ...

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا قاعدہ
۴ر	۳ر	۱۹ر	۱ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک دفیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (۲) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

سہ روزہ
الجمعیۃ
دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری بی۔ اے
معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم جمعہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۱

معاصرین کے افکار و آراء

قومی فیصلہ (زمیندار)

ہم سے کہا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ کا فیصلہ مسلمانوں کے لئے اس واسطے مفید ہے کہ ہماری تائید حالات کے بغیر نافذ کیا گیا ہے اور ہم اس کی مخالفت پر ہر وقت قادر ہو سکیں گے۔ لیکن الہ آباد کا قومی فیصلہ اس لئے برا ہے کہ وہ مسلمانوں کی تائید و تایت حاصل کرنے کے بعد نافذ کیا جائیگا اور یہ ایک اختیاری چیز ہوگی جس کی مخالفت بالکل بے معنی ہوگی۔ یقیناً یہ جبر و اختیار کا مسئلہ ...

لکھنؤ کی آئندہ کانفرنس (حقیقت)

یہ یقینی ہے کہ رجعت پسندوں اور سرکاری خوشامدیوں کی طرف سے لکھنؤ میں ہونے والی کانفرنس کا بھی اسی طرح بائیکاٹ کیا جائے گا جس طرح کہ اکتوبر کی مسلم کانفرنس منعقدہ سلیم پور ہاؤس کی شرکت سے اجتناب کیا گیا تھا کیونکہ یہ حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اب مسلمانوں میں بفضلہ تعالیٰ ان کے ہم خیالوں کی تعداد بہت ہی کم رہ گئی ہے ...

بیکاری کا علاج (اجمل)

دنیا میں بیکاری جس تیزی سے پھیل رہی ہے اس کا سبب دنیا کا موجودہ معاشی نظام ہے ...

فدیان برطانیہ کا خانہ ساز جلسہ

ہندو سبھا

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

معرکۂ النعمان اور بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ

صلیبیوں نے ترکوں کی لاشوں کو کاٹ کر چاٹ لیا

بیت المقدس پر یورش

صلیبیوں سے قدرت کا انتقام

معرکۂ النعمان میں صلیبیوں کا مظالم

صلیبی مردہ لاشوں کو چوس گئے

مجوزہ ہجرت

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی اور قومی حمیت کا ثبوت دیجئے (منیجر الجمعیۃ دہلی)

(باقی آئندہ)

روزنامہ مدینہ بجنور

ان شاء اللہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے جاری ہوجائیگا

یکم جنوری ۱۹۳۳ء کو روزنامہ مدینہ ان تمام خصوصیات کے ساتھ شائع ہوجائیگا جن کے باعث سہ روزہ مدینہ کو ہمہ گیر قبولیت اور عالمگیر محبوبیت حاصل ہوئی ہے۔ ملک کے اخبار نویس اور اہل الرائے طبقہ نے اس کے ہمارا کا جس خلوص و محبت اور شوق و شیفتگی کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ مدینہ کے کارکنوں پر ملک و ملت کو کامل طور پر اعتماد ہے۔ جو حضرات اس امر کے آرزو مند ہیں کہ تازہ ترین خبریں، بہترین مضامین اور نہایت شگفتہ طرز تحریر کا مطالعہ فرمائیں اور ایک ایسے اخبار کے ذریعہ اپنی اخباری ضروریات پوری کریں جس کی پالیسی ملک و ملت کے درد میں ڈوبی ہوئی ہو جو ایک طرف ملت کے حقیقی حقوق کا پاسبان اور ترجمان ہو اور دوسری طرف ملک کی آزادی کا بے باک علمبردار ہو تو وہ روزنامہ مدینہ کی خریداری کے ارادہ سے دفتر روزنامہ مدینہ بجنور کو مطلع فرمائیں۔ یا کم از کم نمونہ کا پرچہ طلب فرماکر اپنے طور پر انتخاب کرنے کی زحمت گوارا کریں۔ اخبارات کے ایجنٹوں کے لئے روزنامہ مدینہ کی فروخت بہترین ذریعہ منفعت ہے۔ اور اشتہاری کاروبار کرنے والے تاجروں کے لیے بہترین وسیلۂ اشتہار یکم جنوری کا پرچہ بہت زیادہ تعداد میں شائع ہوگا، اور اس میں اشتہار دینا نہایت مفید ہوگا۔ نرخنامہ اجرت اشتہار دفتر سے طلب فرمائیے۔ قیمت سالانہ ۱۲ ششماہی ۷ سہ ماہی للعہ ماہانہ ۱؎ (ممالک غیر سے سالانہ ۱۵)

المشتہر: منیجر روزنامہ مدینہ بجنور (یو۔پی)

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں، مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castofhen Mfg: Co. (India).
P. Box 88 Bunder Road, KARACHI

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ
جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ہے ملک اور خطرناک ادبیات سے دماغوں کو ہٹا کر صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا متانت و سنجیدگی سے رد کرتا ہے۔ قیمت سالانہ ... کا پرچہ ... کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔
منیجر

رسالہ احکام شب برات
مفت

اگر آپ قرآن حکیم و حدیث شریف کی روشنی اور فقہائے عظام کی ہدایات کے ذریعے احکام شب برات کا صحیح علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر ...

المعلن: ناظم شعبۂ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین ... لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے
ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر ہے
قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجیے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کردیں گے محصولڈاک و پیکنگ اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ۸ کے ٹکٹ بھیج دیں۔
اگر آپ بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیے تو یہ اس کی قیمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہورہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱؍ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱؍ ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۳؍ ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۴؍

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍

ابدی نجات ۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمہ جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک و غیرہ جلد چرمی ۱۲ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (۲) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر و زبر و پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرلئے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہوجاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ہے قسم دوم حنا شدہ بلا جلد عہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ اور چمڑے کی جلد کا ۱۲ ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم جمعہ ۱۰؍ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

الہ آباد کی تجاویز پر مخالفین اتحاد کے تبصرے
مغالطہ انگیزیاں اور ابلہ فریبیاں
(۳)

ہم نے گزشتہ دو اشاعتوں میں انقلاب کے ان اعتراضات کا جواب کسی قدر تفصیل کے ساتھ دیا تھا جو وہ اتحاد کانفرنس کی اسکیم پر وفاقی طرز حکومت اور پنجاب و بنگال کی اکثریت کے تعلق میں کر رہا ہے اور ناقابل انکار حقائق کی بنیاد پر یہ ظاہر کیا تھا کہ آئندہ طرز حکومت کے وفاقی ہونے کا اعتراف و اعلان پوری تصریحات و ...

اب اس جملہ کو پڑھ کر انقلاب جو قلابازیاں کھاتا ہے ان کا منظر بھی قابل دید ہے۔ اپنے قصور کا اعتراف بھی کرتا ہے لیکن اس کے بعد ہی انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے نتیجہ سے انکار بھی کر دیتا ہے اور آخر میں انگریزی کی جو عبارت نقل کرتا ہے اس میں دیانت صحافت کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر ایک لفظ اس طرح بدل دیتا ہے کہ سارا مفہوم ہی الٹ جاتا ہے۔ انقلاب کا جواب حسب ذیل ہے :—

"یہ صورت بے شک ہماری اخذ کردہ ہے لیکن ہمارے اتفاق کے ساتھ کہتے ہیں کہ طریق عمل یہی ہوگا اور اگر الجمعیۃ یہ ثابت بھی کر دے کہ صوبوں ... پہنچا جائے گا (حالانکہ الہ آباد کی سکیم میں ایسا کوئی اشارہ بھی موجود نہیں) تو اس صورت میں بھی ہندو اکثریت والے صوبوں اور مسلم اکثریت والے صوبوں میں اختلاف پیدا ہوگا اور سپریم کورٹ کے فیصلہ تک اختیار متنازعہ فیہ مرکز کی تحویل میں رہے گا۔ اگر الجمعیۃ کے انگریزی دان ایڈیٹر کو اس میں شبہ ہو تو یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے:—

"The opinion of Central Govt prevailing as an emergency until (?) the interlocutory direction or the final decision will have been obtained."

(انقلاب ...)

خدا کا شکر ہے کہ انقلاب نے یہ تو تسلیم کیا کہ یہ صورت الہ آباد کی اصل تجویز سے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ خود اس کی اخذ کردہ ہے۔ اب اس اعتراف کے بعد ...

...

استدلال کی غلط بنیاد

ایڈیٹر انقلاب کو ہرگز اس کی ضرورت نہ تھی کہ وہ ہمیں انگریزی کی اس عبارت کو "ملاحظہ" کراتے جسے ہم ہزار مرتبہ پڑھ چکے اور سن چکے ہیں اور جس کو بدل کر کم سے کم ہمارے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اصل الفاظ جو الہ آباد کی کانفرنس میں منظور ہوئے ہیں اور جنہیں کانفرنس کے سکرٹری کی جانب سے ذمہ دارانہ طریقہ پر شائع کیا گیا ہے حسب ذیل ہیں:—

"the opinion of the Central Government prevailing in an emergency until interlocutory directions or final decision will have been obtained."

"کسی فوری ضرورت کے موقع پر مرکز کی رائے صرف اس وقت تک نافذ رہے گی جب تک کہ امتناعی ہدایات یا آخری فیصلہ حاصل نہ کر لیا جائے۔"

(صرف فوری ضرورتوں میں کا مرکز کی رائے کے لئے طریقہ ہوگا)

حالانکہ ایڈیٹر انقلاب نے جو لفظی ترمیم خود بنائی ہے اور in کی جگہ as کا لفظ استعمال کر کے جو حسب منشا مفہوم پیدا کرنا چاہا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:—

امتناعی ہدایات یا آخری فیصلہ تک مرکز کی رائے ایک فوری ضرورت کے طور پر نافذ رہے گی۔ (گویا ہمیشہ یہ طریق کار رہے گا کہ جب تک سپریم کورٹ فیصلہ نہ کرے مرکز کی رائے کو ترجیح دی جائے گی)۔

اب آپ صحیح عبارت کو سامنے رکھ کر پورے طریق کار پر غور فرمائیں تو صاف ظاہر ہو جائے گا کہ اس باب میں ہم نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ کس قدر درست ہے اور اس سے مرکز پر کتنی پابندیاں عائد ہوتی ہیں اور صوبوں کو کس قدر خود مختاری مل جاتی ہے۔ الہ آباد کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تمام اختیارات کی ایک جامع فہرست بنائی جائے گی اور مرکز کے اختیارات اسی طرح متعین ہو جائیں گے ...

...

وفاقی طرز حکومت اور لامرکزیت

...

فیصلہ کا حق

...

ناقابل تردید حقائق

...

دستوری تحفظات کی آخری ضمانت

...

دس برس والا معاملہ

...

تیسرا اعتراض

...

وزارتوں میں نیابت

...

ملازمتوں میں حصہ

...

نشستوں کی تخصیص اور ریاستیں

...

علیحدگی سندھ

...

سرحد و بلوچستان

...

عام مقابلہ

...

لکھنؤ کانفرنس

...

دار الحکومت

اقبالیوں" اور "یعقوبیوں" کے خلوص نیت کا امتحان

لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کے لئے اپیل

صدر شبان المسلمین کا بیان!

غازی محمد عثمان صاحب آزاد صدر جمعیۃ شبان المسلمین نے حسب ذیل بیان اخبارات کو بغرض اشاعت ارسال کیا ہے۔

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے بعد ملک کے طول و عرض میں جو خوشگوار ...

جمعیۃ علمائے ہند کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

ارکان عاملہ اور صوبہ وار جمعیتوں کے نمایندگان کو دعوت

"جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کے اراکین کا ایک جلسہ ۱۱؍دسمبر کو سلیم پور ہاؤس لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ تمام اراکین عاملہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۱۰؍دسمبر کی صبح تک لکھنؤ پہونچ جائیں ... آل انڈیا جمعیتوں کی شاخوں سے بھی یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے تین تین نمایندے منتخب کرکے کانفرنس میں شرکت کی غرض سے بھیجیں ... سیکریٹری مسلم کانفرنس لکھنؤ کو مطلع کردینگی۔ تمام صوبہ وار نمایندوں کو بھی ۱۰؍دسمبر کی صبح تک لکھنؤ پہونچ جانا چاہیئے۔"

محمد عبداللہ
ڈکٹیٹر دہم جمعیۃ علمائے ہند

جمعیۃ علمائے ہند کے ڈکٹیٹر کا اعلان

اراکین مجلس عاملہ کی نامزدگی

رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کی رہائی

ایصال ثواب

شاردا ایکٹ کے ماتحت دہلی میں دوسرا مقدمہ

ڈاکٹر انصاری صاحب کی واپسی

سیاسی کانفرنس کے تین نمایندے گرفتار

ٹرینوں کی تلاشی، پولیس کے انتظامات

گاندھی جی کی بھوک ہڑتال

حکومت کی پابندیوں کے خلاف احتجاج

مسلم یونیٹی لیگ اور تصفیہ الہ آباد

کانپوری جمعیۃ اور مسلم لیگ کی پرزور مذمت

دہلی میں گاندھی ٹکٹ کا جلوس

سات رضاکاروں کی گرفتاری

گرد وپور مندر اور ایک لاکھ رضاکار

پکٹنگ کرنے والوں کیلئے پولیس کی تیاری

مولانا ابوالکلام آزاد سے مشورے

مقدمہ سازش دہلی پر تین لاکھ روپیہ صرف ہوچکا

پوسٹ کارڈ کی شرح میں کمی نہیں کیجائیگی

نئی دہلی ۵؍دسمبر لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے پر آج سوالات کے دوران میں مسٹر ہیگ ہوم ممبر نے مسر وسنین کے اس سوال کے جواب میں کہ فری پریس جرنل کی ضمانت کن حالات میں ضبط کی گئی فرمایا کہ جس مضمون کی بنا پر ضمانت ضبط کی گئی ہے اس کی ایک کاپی اسمبلی کی لائبریری میں رکھدی گئی ہے۔ یہ آرٹیکل خاص اختیارات کے آرڈیننس کی دفعہ ۱۰ کی زد میں آتا ہے ... قابل اعتراض فقرے واضح کردئے گئے۔

معظم صاحب کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر ہیگ نے فرمایا کہ مقدمہ سازش دہلی پر اب تک کل دو لاکھ، ۸۰ ہزار ۵ سو ۸۹ روپیہ صرف ہوچکا ...

مسٹر گورکی طرف سے معاہدہ اوٹاوہ کی حمایت

اسمبلی میں فریقین کی تقریریں

اسمبلی میں شاہان دہلی کی اولاد کے متعلق سوالات

میوات میں زبردست بے چینی

مہاراجہ الور کا اعلان

کیا غیر ہندو ہندو سے چھوت چھات جانتے ہیں؟

گاندھی جی کی طرف سے جواب

کانگریس کے نئے صدر کا تقرر

مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کا بل

دہلی کی جامع مسجد میں جلسہ کرکے فیصلہ کرلو

تصفیہ الہ آباد کے مخالفین کو سیٹھ یعقوب حسن کا چیلنج

مدراس ۳؍دسمبر آنریبل ... کے خلاف پروٹسٹ کرنے اور اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تصدیق کرنے کے لئے شام کو مدراس مہاجن سبھا کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ سیٹھ یعقوب حسن نے جو فیصلہ الہ آباد کی حمایت اور پنڈت مالویہ، مولانا آزاد وغیرہ لیڈروں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد کا ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے سیٹھ صاحب نے کہا کہ مسلمان لڑائی جھگڑوں سے تنگ آگئے ہیں اور تلخ تجربہ کے بعد ان کو احساس ہوگیا ہے کہ اکثریت جماعت نے ان کو جو تحفظات دئے ہیں ان کی موجودگی میں وزیراعظم کے فرقہ وارانہ تصفیہ کی نسبت ان کے مفادات بہت محفوظ ہیں۔ آپ نے کہا کہ اتحاد کانفرنس بہت کامیاب رہی اور جو مسلمان ان کے فیصلوں کی تصدیق کی راہ میں روڑا اٹکا رہے ہیں وہ دہلی کی جامع مسجد میں جلسہ کرکے دیکھیں ان کو پتہ لگ جائے گا کہ کتنے لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

معاہدہ الہ آباد کو رد کرنے کے لئے منظم سازش

اسمبلی کے ایک ممبر کے مکتوب کا انکشاف

انجمن تہذیب الکلام دہلی کا سالانہ اجلاس

الہ آباد کے قوم پرور فیصلہ کی تائید

مسلمانان کرتپور اور اتحاد کانفرنس

مشترکہ کانفرنسوں کی تیاریاں

دعوت نامے جاری ہوگئے

لکھنؤ اور الہ آباد کانفرنسوں کے لئے

جمعیۃ علماء آسام کے نمایندہ کا انتخاب

الہ آباد کانفرنس میں فغان ہرگز کی شرکت

ہندوستانی مطالبات کی امریکہ میں قدر

مولانا شوکت علی صاحب کا تازہ مکتوب

مرکزی نیابت کا لاینحل سوال

ہندو مسلم گول میزیوں کی ناکامی

تصفیہ الہ آباد اور پنجاب کے فرقے

ایران کو حکومت برطانیہ کا الٹی میٹم

تیل کا معاہدہ ایرانی اور برطانوی جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوگا؟

برطانیہ کو حکومت ایران کا کورا جواب

لندن ۶؍دسمبر حکومت فارس نے اینگلو پرشین تیل کمپنی کے لئے جو رعایات منظور فرمائی تھیں انہیں واپس لے لیا ہے حکومت فارس کے اس انتقام عمل کے خلاف برطانی حکومت شدید احتجاج اور سرگرمی سے کارروائی کررہی ہے۔

نائب وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے دار العلوم کو مطلع کیا کہ حکومت تمام حالات سے بخوبی واقف ہے ... اینگلو پرشین تیل کمپنی کو ۱۹۰۱ء سے ۶۰ سال کے لئے رعایات دی گئی تھیں ... ۲۰ سال سے پہلے بھی منسوخ کی جاسکیں گی۔ طہران میں مقیم برطانی سفیر نے ۳؍دسمبر کو نمایندگان حکومت فارس سے ملاقات کی ... برطانی حکومت تمام موثق ذرائع استعمال میں لاسکے ... کمپنی کے مفاد میں نقصانات اور اس کی تجارتی سرگرمیوں پر مداخلت کو گوارا نہ کریگی۔

پٹنہ میں شیعہ داؤدی کو شکست فاش

تصفیہ الہ آباد پر مہر تصدیق

وائسرائے کو سیاہ و سپید کا مالک بنادیا جائے

صوبجاتی گورنروں کے اختیارات میں توسیع

گول میز کانفرنس میں ہور کا بیان

۱۹۳۵ء میں جدید قانون ہند کا نفاذ

۲۲؍دسمبر تک گول میز کانفرنس کا اختتام

آسام میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تائید

لندن کانفرنس میں فوج کے مسئلہ پر بحث

ہندوستانی افواج میں ایک بھی برطانوی سپاہی نہ رہے

امریکہ کے فاقہ مستوں کا حملہ

خون کی ندیاں بہانے کی دھمکی

اچھوت ادھار بل کی مخالفت

وائسرائے کے نام سناتنی ہندوؤں کا تار

ہندو اچھوت چھات ترک کرنے کیلئے تیار نہیں

دیسی عیسائی اور معاہدہ الہ آباد

رہتک میں مرزائیوں کو ذلت آمیز شکست
اہل ایمان کی عظیم الشان فتح

رہتک میں جب سے بعض قادیانی حکام نے قدم رکھا ہے اس وقت سے مرزائی فتنہ سر ابھار رہا ہے۔ مرزائیت کے شیدائی مرسیو بشیر الدین محمود کے چشم و ابرو کے اشارہ پر ہر وقت رقص کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں چنانچہ ۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو زنانہ و مردانہ جلسہ کر کے مسلمانان رہتک کے متاع دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالا لیکن ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اب ۷ نومبر ۱۹۳۶ء کو خلیفہ قادیان کی چنوں کے اشارے پر پھر تیاری ہوئی اور اس دفعہ نام نہاد سب سے پہلے زنانہ مشارکت رسمی کی وجہ سے سیدہ محمودہ صاحبہ قادیانی نے اس دشت پرخار میں قدم رکھا اور ایک اشتہار بے سوچے سمجھے بعنوان "التماس" تاج منزل رہتک سے شائع کیا جس میں اپنی اسکول کی سہیلیوں کو خصوصاً اور خواتین ...

رمضان المبارک کی آمد
اور پچیس فیصدی کی مزید رعایت

سپرالسٹ واچ کمپنی دہلی

جانشین حضرت شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی
ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور کی تصدیق

ملنے کا پتہ: حافظ عبدالرزاق نصیب واچ کمپنی میرٹھ (یوپی)

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی
آدمی جوان ہوسکتا ہے
معجون شباب آور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

سنورس کے بدھوٹی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ
کوچہ چیلان دہلی

سکنڈ ہینڈ کوٹ اور کوٹ پتلون

اے جی ایڈورٹ اینڈ کو ۔ چونچ بندر بمبئی

آسمانی خبریں

اخبار الجمعیۃ
کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

اگر تندرستی پر ترقی ہو تو زندگی بہتر ہے
شربت اکسیر

ایس ۔ پی ۔ بخش ۔ اینڈ کمپنی
نمبر ... اسٹریٹ کلکتہ

تعداد الفاظ و محاورات و ضرب الامثال کے لحاظ سے
جامع اللغات
اردو زبان کی سب سے بڑی لغت
السنہ متعلقہ

معجون مددگار غدود

خواجہ ایم محمود طوری بی اے منیجر جامع اللغات کمپنی پوسٹ بکس لاہور

کانپور میں لاشیں کیا لائے سبز قدم
بریلی کے جلسہ میں شرکت اور گریا میں قیام

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی دہلی کراچی

حب نعمت (رجسٹرڈ)

نیر دواخانہ نظامی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دہلی

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

تفسیر حقانی اردو مکمل آٹھ جلدیں
عقائد الاسلام اردو
البیان فی علوم القرآن
مرفوع رسول

دار الاشاعت تفسیر حقانی ۔ بلیماران دہلی

خوشخبری
مقبول عام
جالندھر ہی سیوں کی مشینوں کا مشہور کارخانہ

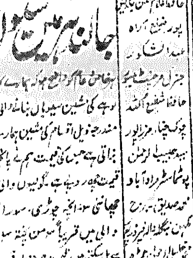

مستری تاج محمد الدین کارخانہ مشین سیویاں بلٹے روڈ جالندھر شہر

نسیم حبوب مقوی (رجسٹرڈ)
مشاہیر اطباء ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمایئے

حکیم عبدالغنی حمیدی منیجر نسیم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے — ممالک غیر کے لئے — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر: ہلال احمد زبیری بی اے

جلد ۱۶ — دہلی یوم سہ شنبہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ء — نمبر ۴۲

معاصرین کے افکار و آراء

افتراقیوں کا راگ (پیشوا)

رجعت پسندوں کی پردہ نشینی

استاد ازل کی آواز

غیبی امداد کے امیدوار

یورپین اور مسلمان

مسلم کانفرنس کے نام

مراد آبادی ناٹ

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

بیت المقدس کے گلی کوچوں میں انسانی خون کا دریا

مسجد اقصیٰ میں گھوڑوں کے گھٹنوں تک خون ہی خون!

عیسائیوں کی بے پناہ خونریزی پر عیسائی مورخین کی شہادت

صرف مسجد اقصیٰ میں ستر ہزار مسلمانوں کا قتل

مسجد عمر میں گھوڑوں کے گھٹنوں تک خون

دو سو سوتوں سے زیادہ بے رحم

ہلال بینات

انشاء اللہ جنوری سے جاری ہو جائیگا

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ الجامعہ

طبی دنیا میں ہلچل — سفید بال پڑ سے کالا

بال کالا اسٹور، پوسٹ بکس ... دربھنگہ

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

خاموش تبلیغ

کتاب آئین اردو

حافظ عبد الرزاق تصویر کمپنی بازار بلی ماران دہلی

نورانی قرآن مجید مترجم

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

دھارا کی شیشی ہاتھ پر رکھو! اور تب اپنی قسمت کی لکیر کو دیکھو!

امرت دھارا

امرت دھارا آفس — لاہور

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

رسالہ حقیقت اسلام — لاہور کی تحریکات

مفت

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب

اپنی زندگی برباد نہ کرو

جریان کی گولیاں — سفوف جریان

اسلامی ممالک میں شدت سے پھیل رہی ہے۔ کیا یہ عالم کو تعجب کا مقام نہیں کہ ترکی اور مصر ...

غلبہ ہوگا اور وہ حکومت کو شکست دینے کی کوشش کرتے رہیں گے ...

شب برات اور مسلمان

اسلام نے اجتماعی مسرت اور متحدہ انبساط و ابتہاج کیلئے سال میں صرف دو تہوار مقرر کئے ہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحی ...

مخالفین اتحاد کے اوچھے ہتھیار

اعلان تعطیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ

لکھنؤ اور الہ آباد کے جدید اجتماعات

دشمنان اتحاد کے منصوبے اور حکومت کے عزائم

گزشتہ اتحاد کانفرنس نے بین الملی مسائل کو جس دانشمندی، اولو العزمی اور خوش اسلوبی کے ساتھ طے کیا ہے اور جن مشکلات کے عمیق سمندر کو عبور کر کے ...

ہندستانی افواج کا حشر

بغداد اور بصرہ میں فرنگی برکات

برطانوی تحفظات

ایک مذبذب اور عیسائی ہونیوالے مسلمان کے شکوک کا ازالہ

عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر فریب کاریوں کی پردہ دری

اسلام میں سیدنا حضرت عیسیٰ اور خاتم المرسلین کا صحیح مرتبہ

(از فارقلیط)

(الجمعیۃ ۴ دسمبر سے آگے)

الزامات سے انبیاء علیہم السلام کی برأت

مصر، سوڈان اور فلسطین میں برطانیہ کی ریشہ دوانیاں

ممالک عربیہ کیلئے وہ عظیم خطرہ جو بم اور ڈائنامائٹ سے زیادہ مہیب ہے

سلطان صلاح الدین کے یادگاری جلسہ میں علامہ سید رشید رضا کی تقریر

(ترجمہ مخصوصی)

(بسلسلہ اشاعت ۵ دسمبر ۳۲ء)

ہندوستان اور آزادی

ضروری گزارش

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا

وزیر اعظم اور اتحاد کانفرنس کی تجاویز کا مقابلہ

خود غرض افراد ملک و قوم کے مفاد کو ذبح کرنا چاہتے ہیں

لکھنؤ ۱۰ دسمبر - آج ۲ بجے بعد دوپہر آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس الہ آباد کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ سر ذوالفقار علی خاں نے فرائض صدارت انجام دئے۔ اس وقت تک دو سو سے زائد نمائندے شریک ہو چکے ہیں جن میں گیارہ نمائندے مسلم کانفرنس کے اور سات نمائندے مسلم لیگ کے ہیں۔ کانفرنس میں خلافت کانفرنس، نیشنلسٹ پارٹی، شیعہ پولیٹیکل کانفرنس، احرار پارٹی، جمعیۃ علماء ہند دہلی، مسلم لیگ اور دیگر مسلم سیاسی اداروں کے نمائندے شریک ہیں۔ کانفرنس کا افتتاح دعا سے ہوا اور مجلس استقبالیہ کے صدر اور صدر کانفرنس نے نمائندوں کا خیر مقدم کیا۔

ایک مجلس مضامین (سبجکٹ کمیٹی) کا تقرر عمل میں آیا ہے جو ۹۱ ارکان پر مشتمل ہے۔

سر ذوالفقار علی خاں صدر کانفرنس نے ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ آپ نے دوران تقریر میں فرمایا کہ الہ آباد کے ہندو مسلم اجتماع نے دنیا پر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوستان اپنے ذاتی معاملات کو طے کرنے کی قابلیت پیدا کر چکا ہے۔ ہندوستان سے باہر کے لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمان ہندوستان کی ترقی کی راہ میں زبردست رکاوٹ ہیں ...

بہت افسوس کا مقام ہے کہ بہت سے افراد محض اپنے ذاتی اغراض کی وجہ سے ملک اور قوم کے بہترین مفاد کو ذبح کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

تجاویز الہ آباد پر غور کرنے کیلئے ایک سبجکٹ کمیٹی کا تقرر

ہندو مسلم گفت و شنید میں سر یعقوب اینڈ کو کی مداخلت غیر ضروری ہے

صدر آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا بیان

لکھنؤ ۱۰ دسمبر - آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس آج شروع ہوا۔ التواء سے قبل ایک سبجکٹ کمیٹی بنائی گئی جو ۹۱ افراد پر مشتمل ہے اور جس میں تمام جماعتوں کے نمائندے شریک ہیں۔ یہ کمیٹی ان تجاویز پر غور کریگی جو اتحاد کانفرنس الہ آباد میں منظور کی گئی ہیں۔ آج شام کو ۶ بجے اس کمیٹی کا اجلاس راجہ صاحب سلیم پور کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ کل صبح ۱۱ بجے پھر اس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔

نواب سر ذوالفقار علی خاں صدر آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے نمائندہ اخبار سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ سر محمد یعقوب اور دیگر اسمبلی کے ارکان نے حال میں جو بیان شائع کرایا ہے اس کے متعلق میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جو گفت و شنید ہندوؤں اور مسلمانوں میں جاری ہے اس کے متعلق سر یعقوب اور ان کے دوستوں کی مداخلت غیر ضروری ہے ... ہماری کوششیں ضرور بار آور ہوں گی اور ہم کو قومی خدمت کرنے کا فخر حاصل ہوگا۔

آزاد پارٹی کا اہم فیصلہ

عوام نظام حکومت میں شریک ہوں

۲۵ و ۲۶ نومبر کو منزل میں زیر صدارت شیخ منیر حسین صاحب قدوائی آل انڈیا آزاد پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ موجودہ صورت حال پر غور کیا گیا اور بحث و گفتگو کے بعد ذیل کے ریزولیوشن منظور ہوئے۔

(۱) ہر گاہ کہ اس کانفرنس کے آخری اجلاس میں جو انگلستان میں ہندوستان کے لئے دستور حکومت مرتب کر رہی ہے، انگریز اور ہندوستانی دونوں قوموں کے قدامت پسند ارکان کا غلبہ ہے اور ہندوستان میں بھی اسی قسم کی رجعت پسندانہ تجاویز پیش کی جا رہی ہیں، جیسے صوبوں میں "ایوان اعلیٰ" کا قائم کیا جانا ...

الف - مرکزی وفاق اور اس کے اجزائے ترکیبی میں کامل ذمہ داری اور اختیار ہندوستانیوں کو حاصل ہو۔

ب - تمام اختیارات مابقی وفاق کے اجزائے ترکیبی میں رہیں تاکہ ان کو پوری حکومت خود اختیاری حاصل ہو ...

(ج) تمام انتخابات "اڈلٹ سفریج" (عام حق رائے بالغان) پر مبنی ہوں تاکہ امیر و غریب براہ راست اپنے وطن کی حکومت میں حصہ لے سکیں۔

(د) غیر فرقہ وارانہ آزاد پارٹی کی ورکنگ کمیٹی نے اس واقعہ پر نہایت تکلیف محسوس کی کہ ہر فرقہ فرقہ وارانہ مسائل میں اظہار ہوا ہے ...

(۲) ورکنگ کمیٹی نے اپنے دوسرے ریزولیوشن میں یہ فیصلہ کیا کہ آل انڈیا آزاد پارٹی کا سالانہ اجلاس دسمبر ۳۲ء کے آخری ہفتہ میں بمقام کانپور منعقد کیا جائے۔

(۳) مسٹر وید نرائن پانڈے سکریٹری (اتحاد سبھا) کو ورکنگ کمیٹی کا ممبر مقرر کیا اور اس طرح وہ جگہ پر ہوئی جو خالی تھی۔

مصطفیٰ کمال پاشا نے معافی مانگ لی

مصری سفیر کی ترکی ٹوپی کی توہین کا نتیجہ

قسطنطنیہ ۸ دسمبر - مصطفیٰ کمال پاشا کی مساعی نے کہ ترکی کو جدید اصولوں پر چلایا جائے، حال ہی میں ایک خطرناک سیاسی پیچیدگی اختیار کر لی تھی ... اس پر مصطفیٰ کمال پاشا نے نہایت ہی معقول جوابات سے حکومت مصر کی تشفی کر دی۔

ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے مقدمہ کا فیصلہ

قید بامشقت اور بھاری جرمانہ کی سزا

عجیب بوٹ ہاؤس پر سیل

سہارنپور ۸ دسمبر - کل ۴ بجے شام مسٹر مہیپال سٹی مجسٹریٹ نے احاطہ جیل میں مولانا راشد حسن صاحب عثمانی ڈکٹیٹر چہارم جمعیۃ علمائے ضلع سہارنپور اور شیخ محمد لیسین صاحب کے مقدمہ کی سماعت کی ... تفصیلات کا انتظار ہے۔

اڈہادہ کمیٹی کا کام ختم ہو گیا

موٹر بسوں پر محصول کی تخفیف

نئی دہلی ۸ دسمبر - اسمبلی نے اوٹاوہ بل پر غور کرنے کے لئے جو سیلکٹ کمیٹی مقرر کی تھی کل اس نے اپنا کام ختم کر دیا۔ کل رپورٹ پر دستخط کئے جائیں گے۔

صدر اتحاد کانفرنس الہ آباد پہنچ گئے

اخبارات کے نمائندوں کو شرکت کی اجازت

الہ آباد ۸ دسمبر - مسٹر وجیا راگھو آچاریہ صدر اتحاد کانفرنس الہ آباد پہنچ گئے ہیں۔ پنڈت گوبند مالویہ جنرل سکریٹری اتحاد کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۴ دسمبر کو الہ آباد میں جو اتحاد کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس کی کارروائیوں میں شریک ہونے کے لئے پریس (اخبارات) کو اجازت دی جائے گی البتہ اتحاد کانفرنس کی کمیٹی اور دیگر متعلقہ کمیٹیوں میں اخبارات کے نمائندوں کو شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔

کونسل آف اسٹیٹ میں آرڈیننس بل کی پیشی

ترقی پسند جماعت کی طرف سے مخالفت

نئی دہلی ۹ دسمبر - کل کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس شروع ہوا ... کونسل آف اسٹیٹ کی ترقی پسند پارٹی نے آرڈیننس بل کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سندھ کے ہندو مسلمانوں کی تازہ کوشش

کراچی ۸ دسمبر - فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندو اور مسلمان لیڈروں کی ایک کانفرنس مسئلہ سندھ پر باہمی تصفیہ کے لئے طلب کی جائے ...

جامع مسجد دہلی میں جلسہ عام

آتشبازی کے بدنتائج پر موثر تقریریں

آج زیر سرکردگی مسلم سنٹرل بورڈ ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالمجید صاحب بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں منعقد ہوا۔ جناب صدر نے انسداد آتشبازی اور فضیلت شب برات کے متعلق ایک عالمانہ تقریر فرمائی ...

نوٹ: ایک جلسہ انسداد آتشبازی کے سلسلہ میں مسجد شاہ گل واقع صدر بازار بروز اتوار مورخہ ۱۱ دسمبر بعد نماز عشاء منعقد ہوگا۔

مرزا عبدالرزاق بیگ

سکریٹری شعبہ انسداد اسراف مسلم سنٹرل بورڈ دہلی

مسلم لیگ کی بزدلی

الہ آباد اور لکھنؤ کانفرنسوں کی شرکت سے انکار

دہلی ۸ دسمبر - حضرت العلام مولانا ... کی زیر صدارت کل آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا ...

ہندو مسلم اتحاد ملک کی ترقی کا ذریعہ ہے

امریکہ سے مولانا شوکت علی کا مکتوب

بمبئی ۹ دسمبر - مولانا شوکت علی نے حسب ذیل مکتوب نیو یارک سے اپنے ایک دوست کے نام ارسال کیا ہے: -

"معاہدہ الہ آباد سے ہندوستان میں ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے ..."

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی صدارت

نئی دہلی ۸ دسمبر - سر ذوالفقار علی خاں نے آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی صدارت قبول فرمالی ہے ... کانفرنس کا اجلاس ۱۰ و ۱۱ دسمبر کو منعقد ہوگا ...

دار الحکومت

اتحاد کانفرنس الہ آباد کو کامیاب بناؤ

صدر انجمن شبان المسلمین کی مجلس احرار سے اپیل

ڈاکٹر نور احمد صاحب سکریٹری جمعیت شبان المسلمین دہلی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ غازی محمد عثمان آزاد صدر جمعیت شبان نے حسب ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے: -

اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مجلس احرار اسلام نے اپنے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اتحاد کانفرنس الہ آباد کی سب کمیٹی نے جو تجاویز منظور کی ہیں ان میں آئندہ مستقل ترمیمیں پیش کی جائیں ...

قاضی عبدالرشید کیلئے ایصال ثواب

قاضی سید عبدالرشید صاحب کا نام نامی اس عزیمت کے اعتبار سے ہمیشہ روشن رہے گا ... اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کر کے ماجور ہوں گے۔

(مولانا) عبدالماجد

آتشبازی کا ہولناک نتیجہ

سورت ۹ دسمبر - شب برات کے موقعہ پر مسلمانوں میں آتشبازی کا جو دستور ہے وہ ہر سال متعدد انسانی جانوں کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے ...

افواج کو ہندوستانی بنانے کی متعلق سر سپرو کی اسکیم

وزیر ہند نے تمام مطالبات مسترد کر دیئے

لارڈ ویلنگٹن کے نام سر سپرو کا مکتوب

لندن ۸ دسمبر - گول میز کانفرنس کے اجلاس میں کل سر تیج بہادر سپرو نے حسب ذیل بیان پڑھا جس میں سپرو اور وزیر ہند کے درمیان خط و کتابت ہوئی ہے۔

بل کے دیباچہ میں اس قسم کا ایک اعلان شامل کر دیا جائے کہ ڈیفنس (فوج) کا معاملہ ہندوستان سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ گورنر جنرل درمیانی عرصہ میں فوج پر کنٹرول رکھیں گے۔ نیز وہ ملک کی حفاظت اور فوج کی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے اس قسم کی کارروائی کریں گے کہ ہندوستان جلد از جلد ڈیفنس کی ذمہ داری لے سکے۔ اس بارہ میں حکومت برطانیہ اور ہندوستانی ماہرین سے مشورہ کر کے ایک پروگرام تیار کرے گی جس میں حسب ذیل امور شامل ہوں گے۔

(۳) فوجی ممبر کو کابینہ کا رکن تسلیم کیا جائے۔ تمام کابینہ ان تمام معاملات پر غور کریگی جو فوجی پالیسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن گورنر جنرل کا فیصلہ تمام امور میں انتہائی ہوگا۔

(۴) فوجی ممبر محکمہ مالیات سے مشورہ کرنے کے بعد ایک تخمینہ تیار کرے گا اور اس کو ایک کمیٹی کے روبرو پیش کریگا جس میں وزیر اعظم، فوجی ممبر، کمانڈر انچیف، ممبر فارجیہ، رکن مالیات اور وزیر معاملات داخلہ شامل ہوں گے جو داخلی امن و تحفظ کے ذمہ دار ہوں گے۔ کمیٹی کی سفارشات پر گورنر جنرل کا فیصلہ انتہائی ہوگا۔

ہندوستان سے باہر فوج کا استعمال

ہندوستانی فوج ہندوستان سے باہر مجلس مقننہ کی منظوری کے بغیر استعمال نہیں کی جائے گی۔ ان معتدل تجاویز پر غور کرنے کے لئے آئینی کمیٹی کے تقرر کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر ہند کا کورا جواب

وزیر ہند سیمیول ہور نے افواج کے متعلق سر سپرو کے جملہ مطالبات کو مسترد کر دیا۔ آپ نے فوجی اخراجات میں تخفیف کرنے پر رضامند ہونے اور نہ افواج کو ... پابندیاں عائد کرنے پر بھی راضی نہیں ہو سکتا۔ آپنے یہ بھی منظور نہیں کیا کہ فیڈرل مجالس مقننہ کی آئینی کمیٹی فوجی اخراجات کا معائنہ کیا کرے۔ ساتھ ہی آپنے اس تجویز کی سخت مخالفت کی کہ دیگر وزراء کے ساتھ ممبر افواج کو بھی مستعفی ہو جانا چاہئے اور نہ آپ افواج کو ہندوستانی بنانے کا کوئی واضح پروگرام منظور کرنے پر رضامند ہیں۔ آپ نے کہا کہ مجلس مقننہ کی منظوری حاصل کئے بغیر بھی ہندوستانی افواج سے ہندوستان سے باہر کام لیا جا سکتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسلم نمائندے اور اس کے بعد حکومت کے ساتھ ضرور تعاون کریں گے۔

تصفیہ الہ آباد

جو صورت حالات اب تک پیدا ہوئی ہے اس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ جو مسلم نمائندے تصفیہ الہ آباد کے مخالف ہیں، ان کے رویہ میں تبدیلی نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں اب تک ہر قسم کی گفت و شنید بے سود ثابت ہوئی ہے۔

سر سپرو کی پارٹی ناراض ہو گئی

لندن ۹ دسمبر - معلوم ہوا ہے کہ سپرو ل ایک پر زور خط لارڈ سینکی کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے جس پر سر سپرو، مسٹر جیکر، سر پرشوتم داس ٹھاکر داس، سر کاؤس جی جہانگیر، مسٹر کیلکر، راما سوامی مدلیار، ڈاکٹر امبیدکر، سر این سرکار، راؤ ناسنگھ، پنڈت نانک چند، مسٹر ایم جوشی کے دستخط ثبت ہیں ... معلوم ہوا ہے کہ تصفیہ جنگ کی ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر ہند فوج کے متعلق اپنی تجاویز میں ترمیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

گورنروں کے اختیارات کے خلاف احتجاج

متحد ہو کر تحفظات کی مخالفت کرو

سر آغا خاں، سپرو اور لارڈ چانسلر کو تار

بمبئی ۸ دسمبر - ایسٹرن انڈیا نیشنل لبرل ایسوسی ایشن نے ہز ہائینس آغا خاں، سر سپرو اور سر کاؤس جی جہانگیر اور لارڈ چانسلر لندن کو حسب ذیل بے تار پیغام ارسال کیا ہے: -

"سر سیموئل ہور نے جو بیان دیا ہے وہ مایوس کن ہے خاص کر اس سلسلہ میں گورنر جنرل اور گورنروں کو بہت وسیع اختیارات دینے کا اعلان کیا گیا ہے ..."

جیزان کا جھگڑا حکومت حجاز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا

حسن ادریسی حکومت حجاز کے بدستور وفادار اور خادم ہیں

دو امیروں کے ذاتی اختلافات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر

اخبارات میں حوادث عسیر کے سلسلہ میں جو خبریں اب تک شائع ہوئی ہیں وہ اس قدر مبالغہ آمیز اور حقیقت سے دور ہیں جن کا نفس واقعہ سے کوئی بھی تعلق نہیں اور تعجب ہوتا ہے کہ لوگ کس طرح خبریں گھڑ کر نہایت بے باکی سے شائع کر دیا کرتے ہیں ... چنانچہ اس کی پوری تفصیل مکہ مکرمہ کے اخبار "ام القریٰ" میں آگئی ہے جو حسب ذیل ہے: -

حوادث جیزان کے متعلق خبریں ... ایک فریق کا مطالبہ دوسرے فریق کے حقوق پر ... جلالۃ الملک کے ملک کے محافظ میں نیز جلالۃ الملک کو مطلع کیا گیا ہے کہ یہ جھگڑا بالکل شخصی اور ذاتی ہے جو سید حسن ادریسی اور فہد بن زعیر کے مابین سوء تفاہم کی بنا پر رونما ہو گیا ہے۔ جلالۃ الملک نے اس جھگڑے کی تحقیقات کے لئے مجلس تحقیقات مقرر کر دی ہے جس کو سید حسن ادریسی نے منظور کر لیا ہے۔

ایران اور برطانیہ کی نوک جھوک

برطانیہ معاملہ کو لیگ میں پیش کریگی

لندن ۸ دسمبر - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے برطانوی احتجاجی "نوٹ" کا جو جواب دیا ہے اس میں اس نے صاف طور پر اس کا اظہار کیا ہے کہ حکومت ایران کو تمام معاہدات منسوخ کرنے کا پورا اختیار ہے جس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ معاہدہ کی شرائط ملک کے جائز مفاد کے موافق نہیں ...

برطانوی حکومت نے ایرانی حکومت کی اس تجویز کو قبول کرنے سے انکار کیا کہ وہ ہرجانہ ادا کرنے کی ذمہ دار نہیں۔ برطانوی حکومت نے اپنے نوٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو لیگ کی عدالت میں پیش کرے گی بشرطیکہ ۵ دسمبر تک "منسوخ معاہدات" واپس نہ لی جائیں۔

جاپان مجلس اقوام سے علیحدہ ہو جائیگا

وہ نتائج برآمد ہوں گے جن کی توقع نہیں کی جا سکتی

جنیوا ۸ دسمبر - لیگ کی اسمبلی کے اجلاس میں آج صبح جاپانی ڈیلیگیٹ نے یہ دھمکی دیکر حاضرین کو متحیر کر دیا کہ منچوریا میں جاپان کی کارروائی کے متعلق آئرش فری اسٹیٹ، ہسپانیہ، سویڈن اور زیکوسلاکیا نے مذمت کا جو ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے وہ اگر واپس نہیں لیا گیا تو جاپان لیگ سے علیحدہ ہو جائے گا ...

برما کو ضرور علیحدہ کیا جائے گا؟

رنگون ۸ دسمبر - برما کونسل میں گو مخالفین علیحدگی کی اکثریت ہے لیکن عام طور پر اندازہ کیا جاتا ہے کہ انہیں فتح نہیں ہوگی ... گھنٹہ پر پاسہ پلٹ جائے۔

غیر برطانوی فلموں پر ۳۵ فیصدی محصول

نئی دہلی ۸ دسمبر - معلوم ہوا ہے کہ ٹیرف بل پر غور کرنے والی سیلکٹ کمیٹی نے درآمد شدہ فلم پر موجودہ ۲۵ فیصدی محصول برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن برطانوی فلموں کو ترجیح دینے کے لئے غیر برطانوی فلموں پر ۳۵ فیصدی محصول عائد کیا جائے گا۔

گورنروں کا ایک ایک لفظ قانون ہوگا

ملک معظم سے بھی زائد اختیارات گورنروں کو حاصل ہوں گے

فوج اور تحفظات کے متعلق مشیر حسین قدوائی کا بیان

لکھنؤ ۸ دسمبر - آنریبل شیخ مشیر حسین قدوائی آف گاڈیہ ممبر کونسل آف اسٹیٹ اور صدر آل انڈیا انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی نے نمائندہ فری پریس سے ملاقات کے دوران میں ڈیفنس اور تحفظات کے متعلق وزیر ہند کے جدید اعلان پر حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا۔ وزیر ہند کے جدید آئین کے ماتحت ہندوستان کے ہر ایک صوبہ کے مطلق العنان حکمران کا ہر ایک لفظ قانون کے مترادف ہوگا۔ اور ان کے مقابلہ میں مجالس قانون ساز ہیچ ہوں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک معظم کے ان نام نہاد نمائندوں کو ملک معظم سے بھی زیادہ اختیارات حاصل ہوں گے ...

اذان اور نماز ترکی زبان میں

لندن ۹ دسمبر - لندن کے اخبار "کرزرور" کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ بیان کرتا ہے کہ حکومت ترکیہ کے ایک فیصلہ کی رو سے لفظ اللہ اکبر کو لفظ تنغری سے بدل دیا گیا ہے جو ایک ترکی لفظ ہے اور جس کا ترجمہ اردو زبان میں "اللہ بہت بڑا ہے" ہے۔ آئندہ ماہ رمضان سے اذان اور نماز وغیرہ عربی میں نہیں بلکہ ترکی زبان میں ہوگی، اور اذان و نماز وغیرہ میں اللہ اکبر کی جگہ تنغری اولو کہا جائے گا۔

روس نے معافی مانگنے سے انکار کر دیا

لندن ۹ دسمبر - معلوم ہوا ہے کہ روسی حکومت نے سر جان سائمن سے معافی مانگنے سے انکار کر دیا ہے۔ سوویٹ حکومت کا بیان ہے کہ وہ کسی اخبار کے مضامین کے لئے ذمہ دار نہیں ہو سکتی ...

چینی افواج کی پسپائی

روس نے چینی افواج کو جاپان کے حوالہ کر دیا

ٹوکیو ۸ دسمبر - اس اطلاع سے کہ جاپانی افواج کے ایک دستہ نے جس میں ۹ ہزار سپاہی شامل ہیں چینیوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے تصدیق ہو گئی ہے۔ منچوری میں چینی سپاہیوں کے داخلہ کے بعد سائبیریا کی راہ تک چینی مشرقی ریلوے پورے طور سے ان کے قبضہ میں آگئی ہے ...

مکتوب مکشوف

بنام حضرات ارکان شوریٰ دار العلوم دیوبند

مخدومان کرام زاد اکرامکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ حضرات کو محض دار العلوم کی حفاظت و ترقی کی خاطر آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ عرض یہ ہے کہ آپ حضرات میں سے اکثر دار العلوم کے طلباء اور مدرسین سے علیحدہ علیحدہ حالات دریافت نہیں فرماتے اور جو کچھ ادارہ اہتمام کی طرف سے اپنی مصالح کی بنا پر بتلایا جاتا ہے، اسی کو حق سمجھ لیا جاتا ہے ...

گھر بیٹھے ویدو حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم تسی پرشاد اگروال تو حبیبال جیون گھٹی کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کر لیجئے تو آپ بلاشک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج بعد دونوں کی ترکیب ادویات سے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بنجاویں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں حکیموں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد عورتوں، بوڑھوں بچوں اور نوجوانوں کی سرسے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ وہ نایاب جڑی بوٹی کے نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔ قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول۔

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ) بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، قبض، مروڑ، دودھ ڈالنا، دست ہونا، پیٹ پھولنا، پسلی چلنا وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے مشہور معروف دوا ہے۔ میٹھا ہونے سے بچے اس کو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں سے مل سکتی ہے۔ لیکن نقلی سے بچو حکیم تسی پرشاد اگروال کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ ر، دو شیشی ۹ ر، چار شیشی عہ ر، محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ ر، سوداگروں سے بارہ شیشی یعنی ایک درجن کی قیمت ۳ روپے ۱۲ آنے، بارہ درجن ۴۰ روپے علاوہ محصول۔ اشتہارات، پوسٹر، کلینڈر و سائن بورڈ ہمراہ پارسل مفت۔ فروخت نہ ہونے پر چھ ماہ تک واپسی کی شرط۔

مفت لو۔ ڈاک میں کتاب پتے پر ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت منگا لیجئے۔

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر۔ یو۔ پی

صدائیں بلند کرتا ہے اور اپنی بیچارگی پر روتا ہے۔ فقط
احقر منتظر

جلسہ قاری القرآن

زیر سرپرستی سوناری انجمن [illegible] اسلام گذشتہ ۱۰ رجب المرجب کو بمقام سوناری مدرسہ اسلامیہ عربیہ جلسہ قاری القرآن کا آٹھواں سالانہ اجلاس بصدارت حافظ القاری محمد عبد العزیز صاحب بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ قرأۃ کے مقابلہ کے لئے مختلف مدارس اسلامیہ سے متعدد طلباء عربیہ شریک اجلاس ہوئے تھے۔

مقابلہ میں یہ چار لڑکے کامیاب نکلے جو مندرجہ ذیل انعامات کے مستحق ہوئے۔

(۱)	از مدرسہ	سوناری	عظیم الدین	فسٹ
(۲)	"	"	عبد الحق	سیکنڈ
(۳)	"	درد انی	نور الدین	تھرڈ
(۴)	"	سوناری	بشیر الدین	فورتھ

سکریٹری سوناری انجمن [illegible] الاسلام

ایک ضروری التماس

سبحان حضرت محمد بہلول خاں صاحب دانا کی صحت کے لئے مساجد میں دعا کرائیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ۳۰ نومبر کی شب سے آپ کی حالت بہت خراب ہے آپ کے لئے نہ معقول طبی امداد کی صورت ہونے دیتے ہیں نہ آپ سے کسی کو ملنے دیتے ہیں۔ نہایت خراب اور گندی جگہ میں آپ کو قید کر کے ہلاکت کے قریب پہونچا دیا ہے ابھی تھوڑے دنوں میں آپ کا وزن چھ پونڈ سے زیادہ گھٹ گیا۔ ایک بیمار کے لئے جو ڈھانچہ رہ گیا ہو چھ پاؤنڈ وزن چھ ہفتوں میں کم ہو جانا سخت تشویش ہے۔ آپ کے لئے اے کلاس کی مراعات دئے جانے کا راگ الاپنے والے خود جا کر تو دیکھیں کہ کیسا اے کلاس آپ کو دیا گیا ہے۔ اخلاقی قیدیوں سے بدتر سلوک آپ کے ساتھ آجکل ہو رہا ہے۔ درد مندان ملت دربار جے پور کو آگاہ کر دیں کہ ان کے عمال ان کے جیل خانہ میں ایک ایسے ناخدا ترس بزرگ کو ہلاکت کے قریب پہنچانے میں مستعدی کر رہے ہیں جس کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ ان کو ہندو مسلم کی تفرقہ انگیزیوں میں شریک دیکھ کر امن کوشی کی

کوی نودہ وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید مالک کارخانہ امرت دھارا لاہور کا تیار کردہ

باغ پھول تیل (رجسٹرڈ)

بالوں کے تیل جو آجکل تیار ہونے لگے ہیں سمجھدار استعمال کرنے والے جانتے ہیں کہ ان میں سے اکثر صرف انگریزی سفید تیل (صاف کردہ مٹی کا تیل) ہیں صرف رنگ و خوشبو ملا کر بنائے جاتے ہیں۔ ان میں خوشبو تو بیشک دل خوش کن اور ظاہری شکل شباہت بھی عمدہ ہو مگر عمدہ تیل کا ایک بھی فائدہ ان میں موجود نہیں ہوتا ہے۔ ایک لفظ میں سوائے خوشبو کے ان میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور خوشبو بھی بعض حالتوں میں ایسی خراب ہوتی ہے کہ اس سے بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا ہے۔ ایسی تمام باتوں کو مد نظر رکھ کر پنڈت صاحب موصوف نے باغ پھول تیل ایجاد کیا ہے۔ جو کہ بالوں کے واسطے نہایت مفید ہے۔ ان کو نرم و ملائم کرتا ہے۔ سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ بڑھاتا ہے۔ جڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کے علاوہ خشکی دماغ کو نافع ہے۔ دماغ کو معطر اور تازہ رکھتا ہے نزلہ و زکام وغیرہ کی زیادتی کو روکتا ہے خوشبو اس کی بھینی بھینی دل خوش کن اور دیرپا ہے آپ استعمال کر کے ضرور محظوظ ہونگے۔ کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست مفت منگوا دیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا ۔ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

تفسیر حقانی اردو مکمل آٹھ جلدیں یہ تفسیر بیحد مقبول اور ایسی مشہور کہ بارہا چھپ چکی ہے۔ مصنفہ علامہ مولوی عبد الحق صاحب دہلوی۔ قیمت جلد اول عہ جلد ثانی سے جلد ہشتم تک فی جلد للعہ یعنی مجموعی قیمت [illegible] یکبارگی خریداری پر صرف [illegible]

عقائد الاسلام اردو یہ کتاب اسلامی عقائد کا آئینہ ہے۔ جملہ مذاہب کی تحقیق ہے۔ اسلام کی برتری اور خوبیوں میں بہترین کتاب ہے۔ مصنفہ مولانا عبد الحق صاحب مفسر حقانی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

البیان فی علوم القرآن اردو ۔ انگریزی۔ دنیا میں ایسا کوئی مذہب پیدا نہیں ہوا کہ اس کتاب میں اس کی بابت بحث نہ کی ہو۔ اسلام کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں کہ جس کا ثبوت اس میں نہ ہو۔ طلباء و علماء اور اردو دانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت اردو البیان۔ چار روپے (للعہ) انگریزی کی بارہ روپے (عہ) ہے۔

مرقع رسول اس پیارے نام ہی سے ظاہر ہے۔ کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک زندگی کے مقدس حالات میں بہترین کتاب ہے۔ قیمت چھ آنے (۶)

نوٹ:۔ دار العلوم عربیہ کے لئے خاص رعایت + ہندوستان کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہیں +

ملنے کا پتہ:۔ دار الاشاعت تفسیر حقانی۔ بلیماران۔ دہلی

جانشین حضرت شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کی تصدیق

چونکہ مجھکو معتبر اور موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حافظ عبد الرزاق صاحب مالک ناصر واچ کمپنی میرٹھ نہایت معتبر و قابل اطمینان شخص ہیں۔ ان کے معاملات نہایت صاف [illegible]

NASIR WATCH Co No 7 MEERUT

ملنے کا پتہ حافظ عبد الرزاق ناصر واچ کمپنی [illegible]

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

[illegible]

معجون مددگار غدود

[illegible]

احمد مجتبی برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ

۳۳ کوچہ چیلان دہلی

مقویات سرتاج عالم

[illegible]

وید شاستری چاچا نگر کاٹھیاواڑ

حب نعمت (رجسٹرڈ)

[illegible]

منیجر دواخانہ بقائی درجسٹرڈ بازار خلیل تبرد ہلی

نئی زندگی

[illegible]

لکھا ہے۔ فقط والسلام

آپ حضرات کا خادم اور بہی خواہ دار العلوم
ایک پرانا فیض یافتہ دار العلوم از دہلی

خیرات اور زکوٰۃ کا بہترین مصرف

یہ ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی مدد کیجئے یہ جامعہ صحیح اصول پر مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کرتی ہے غیر مستطیع ہونہار طلبہ کو وظائف دیتی ہے۔ عربی مدارس کے فارغ طلبہ کو جدید علم سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

کیونکہ کسی طرح صحیح نہیں کہ ایک بھائی مہتمم دوسرا نائب مہتمم اور تیسرا رکن مجلس آپ حضرات جانتے ہیں کہ یہ امر کس قدر قابل اعتراض ہے۔ آپ کے سامنے صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہم کا اسوہ حسنہ موجود ہے کہ انہوں نے اپنے اعزہ و اقارب کو مناصب عطا نہیں کئے [illegible] رضی اللہ عنہم نے نہایت نیک نیتی سے اعزہ و اقارب کو مناصب [illegible] یہی امر فتنہ عظیم کا سبب بن گیا۔ جب اس زمانہ کا یہ حال تھا تو اس دور پر فتن میں تو اور مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔

اب آخر میں ان تمام حضرات سے جن کا اس میں ذکر آ گیا ہے دست بستہ معافی طلب کرتا ہوں اگر کوئی خلاف شان ہو تو معاف فرمایا جائے کیونکہ میں نے محض نیک نیتی اور بخلوص اور دار العلوم کی محبت کی بنا پر

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند کی ترقی اور حیرت انگیز کامیابی کا راز

یہ ہے کہ وہ فرمائشوں کی تعمیل میں اعلیٰ درجہ کی دیانت اور انتہائی ارزانی سے کام لیتا ہے جو صاحب ایک مرتبہ اس کتب خانہ سے کچھ کتابیں منگوا لیتے ہیں وہ ہمیشہ اسی کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اس کتب خانہ میں ہر قسم کی اردو، عربی، فارسی، درسی و غیر درسی کتابیں اور مشاہیر علماء کی تصانیف اور ہر قسم کے معرا و مترجم قرآن شریف اور مطبوعات ہند کے علاوہ مطبوعات مصر و بیروت و استنبول وغیرہ کثیر تعداد میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ فرمائش کی تعمیل فوری کی جاتی ہے۔

ذیل کی ان چند کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کی اشاعت کا فخر صرف کتب خانہ اعزازیہ ہی کو حاصل ہے یہ کتب اپنے یہاں کے مقامی تاجران کتب سے خرید فرماتے ہیں بڑے کتب خانے ان کتابوں کے کئی نسخے ہم سے خرید چکے ہیں اگر آپ کے یہاں کوئی تجارتی کتب خانہ نہ ہو یا وہ یہ کتابیں فراہم نہ کر سکا ہو تو براہ راست ہم سے طلب فرمائیں۔

شرح نقایہ جلد اول یہ کتاب ملا علی قاری کی تصنیف، دار العلوم دیوبند میں [illegible] سے پڑھائی جاتی ہے جزئیات فقہ حنفی کو احادیث سے ثابت کرنا اس کا خاص موضوع ہے۔ قیمت تین روپے (للعہ)

السہم المصیب جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حالات میں عجیب کتاب ہے اور خطیب بغدادی نے جو کچھ امام صاحب کی شان میں دریدہ دہنی کی ہے اس کا دندان شکن جواب ہے اس کتاب کو حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند نہایت متبرک اور قابل قدر تحفہ حجاز تصور فرما کر ہندوستان لائے قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

قصائد الحبیب فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب سابق مہتمم دار العلوم دیوبند مفتی اعظم حیدر آباد دکن کو قصائد مدحیہ نبویہ سے ایک خاص شغف تھا طبقہ علماء کی عام استدعا و خواہش پر مہتمم صاحب نے اپنی آخری عمر میں اپنے تمام قصائد کو یکجا شائع کرنا اور [illegible] دعوت [illegible] چار رنگ میں بالالتزام [illegible] اب اس قصیدہ کی طباعت کا فخر کتب خانہ اعزازیہ کو نصیب ہوا۔ قصائد الحبیب علاوہ دار العلوم دیوبند کے اور بھی اکثر مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہو چکا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

پتہ:۔ (مولوی) سید احمد ناظم کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

سید علی اطہر محلہ کٹھر کی بھاگلپور | قاسم خاں بالا بازار بمبئی | [illegible] | محمد الدین مکان [illegible] رنگون | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] اسکولر [illegible] کمپنی ایران | الیس محمد سعید [illegible] فروش [illegible] سٹریٹ [illegible]

خوشخبری خوشخبری

ٹریڈ مارک — مستری تاج محمد فرم [illegible]

مقبول عام

جالندھر میں سیوں کی مشینوں کا مشہور کارخانہ

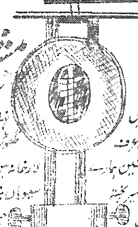

بہ خاص و عام کو واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ میں نہایت ہی مضبوط اور نہایت ہی سہولت سے کام دینے والی لوہے کی مشین سیویاں بنانے والی عرصہ دراز سے تیار کی جاتی ہیں [illegible]

مستری تاج محمد الدین کارخانہ مشین سیویاں ملیرے روڈ جالندھر شہر

میرا ہاتھ بلند کہتے ہیں کہ آئندہ ہمارے بہراپن کی دوا روغن کرامات کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا نہ ملا دیں کہ جس نے ہماری دوا [illegible]

نیٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

[illegible]

بلب اینڈ سنز دہلی جیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ [illegible] محصول ڈاک و پیکنگ معاف

جمادری سرمہ ضعف بینائی، سرخی، دھند، جالا، ناخونہ، نزول الماء کی خاص دوا ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔ فی شیشی چار آنے (۴ر)

کان کی دوا۔ بلب اینڈ سنز دہلی جیت (یوپی)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض بعض [illegible] ترکیب کر کے شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ [illegible]

اڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ — [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۴

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۶ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
بلال احمد زبیری بی اے

جلد ۱۶ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۹۳

معاصرین کے افکار و آراء

سرخپوشوں کی فرد جرم میں نیا اضافہ

(ریاست)

یہ غفلت کب تک؟

باوجود اثبات صداقت سے معزولی

لندن کا تحفہ

ہماری قوت کب ظاہر ہوگی؟

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

ارض فلسطین کے بعد عکا اور عسقلان پر یورش

ترکی حکمران کے ہاتوں تین لاکھ صلیبیوں کا قتل

مدینۃ الرملہ کے میدان میں سلطان زنگی کا مورچہ

شہر عکا پر حملہ اور گیارہ ہزار گھوڑوں کی موت

تین لاکھ عیسائیوں کا قتل

عسقلان پر حملہ

شہر ادیب پر مسلمانوں کا قبضہ

عماد الدین زنگی

الجامعہ

دواؤں کا لا علاج مریض

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا ظہر کا جسکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

پیلو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Manufg. Co. (India)
P. Box 88. Bunder Road, Karachi

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

مینیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی

طبی دنیا میں ہلچل

مدینہ

روزنامہ

آسمانی خبریں

محبوب عاشق کے قدموں میں

دنیا میں سب سے بہتر ماء اللحم صرف ہمدرد دواخانہ دہلی کا

عرق ماء اللحم (رجسٹرڈ) بہ نسخہ خاص دو آتشہ

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

سرکاری درسگاہوں کی تعلیم اور اسکے طلباء

ہندوستانی تاریخ کی ازسرنو تدوین کا مسئلہ

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کی زیر نگرانی جو علمی، ادبی، تاریخی اور اسلامی تذکرہ دار المصنفین اعظم گڈھ میں انجام دی جارہی ہیں اور جس قسم کا بلند پایہ لٹریچر اس علمی مرکز سے شائع کیا جارہا ہے اس کی نظیر سارے ہندوستان میں نہیں ملتی۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر علامہ سید سلیمان صاحب کی ذات گرامی اس اہم کام کا بیڑا نہ اٹھاتی اور اعتدال ...

قطع نظر اس بات کے کہ ڈاکٹر صاحب نے لفظ "جہاد" کی کیسی غلط اور لغو تعبیر کی ہے۔ اس امر کو پیش نظر رکھا جائے کہ جو غیر مسلم بچے اس فقرہ کو پڑھتے ہونگے وہ بچپن سے ہی اپنے پڑوسی مسلمانوں کے متعلق کیا خیالات رکھتے ہونگے۔ کیا لفظ جہاد کی اس تعبیر کے بعد غیر مسلم بچوں کے قلب میں مسلمانوں کے خلاف جذبات نفرت ...

... ان کی اس خطرناک غلط بیانی کو کن الفاظ سے تعبیر کیا جائے؟ جہاد کی یہ تحقیق انیق "سوائے مغربی مصنفوں کے اور کہیں نہ ملیگی جس کو ڈاکٹر صاحب نے تاریخ کا ایک جزو سمجھ کر اپنی کتاب میں داخل کر لیا ہے۔

برطانیہ اور ایران میں بدمزگی

حکومت ایران نے اینگلو پرشین آئل کمپنی کی مراعات منسوخ کردی ہیں اور لکھا ہے کہ یہ مراعات قومی اور جمہوری حکومت کے قیام سے پہلے حاصل کی گئی تھیں اور برطانیہ نے دباؤ ڈال کر ان مراعات سے استفادہ کیا تھا۔ حکومت ایران کے اس اقدام نے برطانوی حلقوں میں سخت ہلچل اور کھلبلی ڈال دی ہے اور ایران کے اس فعل کو خلاف عہد سے تعبیر کیا جارہا ہے۔ حکومت برطانیہ نے ...

معاہدہ میں پارسیوں اور چھوٹی اقلیتوں کو داخل کیا جائے

پنجاب کی نشستوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں رکھا گیا

پارسی نمایندوں کا صدر اتحاد کانفرنس کے نام مکتوب

الہ آباد، ۱۰ دسمبر۔ مسٹر بی۔ ایف بھروچہ اتحاد کانفرنس کے پارسی نمایندہ نے اتحاد کانفرنس کے منظور شدہ معاہدہ کے اصل مضمون کے متعلق غور کرنے کے لئے حسب ذیل چٹھی صدر اتحاد کانفرنس کے نام تحریر کی ہے۔

ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پارسیوں، بودھ مذہب والوں، یہودیوں اور اسرائیلیوں کو (۱) پنجاب کونسل (۲) پبلک سروس کمیٹی اور کمیشن (۳) اور مرکزی کابینہ سے عملی طور پر خارج کردیا گیا ہے۔ ہم نے پارسی رائے عامہ کو مشترکہ انتخاب ...

... اس اصول کو تسلیم کرلینے سے نہایت قلیل اقلیتوں کے لئے بھی یہ ممکن ہو سکے گا کہ وہ ملک کے نظم و نسق میں حصہ لے سکیں۔

اینگلو پرشین تنازعہ لیگ اقوام کی کونسل میں

برطانوی اعتراضات کا حکومت ایران کی جانب سے جواب

مراعات دباؤ سے حاصل کیگئی تھیں

لندن ۱۵ دسمبر۔ حکومت برطانیہ نے اینگلو پرشین تنازعہ کا معاملہ لیگ کونسل کے سپرد کردیا ہے جو ہیگ کورٹ کے ذریعہ اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔

طہران ۱۵ دسمبر۔ برطانوی یادداشت کے جواب میں حکومت ایران نے لکھا ہے کہ حکومت ایران یہ خیال نہیں کرتی کہ ہیگ کورٹ کو اینگلو پرشین آئل کمپنی ...

جمہوریہ ارجنٹائن کے دو سابق صدر گرفتار

ایک بم پھٹ گیا، ہزاروں بموں کی برآمد

بیونس آئرس، ۱۰ دسمبر۔ جمہوریہ ارجنٹائن میں سابق صدر کے ایک مددگار کے مکان پر بم پھینکنے کے باعث مارشل لا جاری ہو جائے گا۔ ایک مکان سے ہزاروں بم برآمد ہوئے ہیں اور جنگی اسلحہ کا کافی ذخیرہ ... جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت کے خلاف ایک ... کام کر رہی ہے۔

جمہوریہ ارجنٹائن کے دو سابق صدر اس سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں ...

اتحاد کانفرنس

جب تک اتحاد کانفرنس الہ آباد کی کارروائیاں ختم نہ ہو جائیں اور مندوب حضرات کی جانب سے صحیح حالات منظر عام پر نہ آجائیں اس وقت تک کانفرنس کی موجودہ حالت پر تبصرہ کرنا قبل از وقت اور رجماً بالغیب ہوگا۔ اس وقت تک کانفرنس کے متعلق جس قدر کارروائیاں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں وہ اس قدر متضاد اور سربریدہ ہیں ...

بنگال کے ہندو نمایندوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم کو مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرنے کا اختیار نہیں ہے اسلئے ایک وفد کلکتہ روانہ ہو گیا ہے تاکہ وہ ہندو مسلمانوں سے گفت و شنید کرکے ۲۰ دسمبر تک اتحاد کانفرنس کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے ...

مردوں کی کانفرنسیں

اخبارات میں بڑے زور شور سے اعلان ہوا ہے کہ کلکتہ میں ۱۸ دسمبر سے مسلم کانفرنس اور جمعیۃ علماء کانپور کے اجلاس منعقد ہونگے جن میں بقول اعیان مسلمانان ہند کے سیاسی مطالبات و تحفظ حقوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے ملک کی موجودہ سیاسی حالت وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ، لکھنؤ اور الہ آباد کی کانفرنسوں کے ... پر غور کیا جائے گا ...

بزدلوں کی سراسیمگی

اتحاد کانفرنس میں آسام کا مسئلہ طے ہوگیا

قومی حکومت کی تشکیل اور ہندوؤں کے فارمولے

الہ آباد کانفرنس میں بیم و یاس کے دوگونہ مناظر

پنجاب فارمولا میں ترمیم

الہ آباد ۱۳ دسمبر۔ ... جب آج ... کانفرنس کا کام ... اتحاد کانفرنس کا اجلاس کل صبح ... آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس کل ... ہوگا۔

اس عرصہ میں مختلف اراکین نے مختلف مسائل پر بیضابطہ طور پر گفتگو کی۔ سہ پہر کو پھر جلسہ ہوا لیکن مباحثہ برابر جاری رہا اور صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اندیشہ ہے کہ کمیٹی اپنا کام کل تک پورا نہ کرسکے گی۔ ...

آسام کا مسئلہ طے ہوگیا

سندھی ہندوؤں کے تحفظات

قومی حکومت کی تجویز میں ترمیم

ہندوؤں کا فارمولا

سکھوں کی مخالفت

بنگال کے مسلمانوں کا مطالبہ

گورنمنٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور

لکھنؤ میں زعماء اسلام اور قائدین ملت کا شاندار اجتماع

مفاد وطن وقوم کیلئے اسلامیان ہند کے نمایندوں کی مساعی

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس

سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

لکھنؤ ۱۲ دسمبر۔ سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا ... اور اگر توقعات کے مطابق ... آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا کھلا اجلاس سہ پہر کے بعد رسمی طور پر ... الہ آباد ... لیکن ان کی تعداد کثیر ہے ...

ملا شیر کوٹی کے خلاف قرار داد مذمت

جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے ممبران ورکنگ کمیٹی کی خواہش اور صدر جمعیۃ اور دوسرے ممبران کو اطلاع دینے کے بعد ۱۲ دسمبر کو ورکنگ کمیٹی کا جلسہ زیر صدارت مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب فرنگی محلی منعقد ہوا۔ حسب ذیل ممبران شریک ہوئے ...

... پر اتفاق ہوگیا اور طے پایا کہ جو ضروری ترمیمات جمعیۃ علمائے کانپور کے ممبران چاہتے ہیں ان پر جمعیۃ علمائے ہند دہلی غور و فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی بنادی گئی جس کا اجلاس بمقام الہ آباد ۱۸ دسمبر ۳۲ء کو منعقد ہوگا۔

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے نمایندے

۲۵ اسلامی انجمنوں کی شرکت

آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقدہ لکھنؤ میں مندرجہ ذیل انجمنوں کے نمائندے نے شرکت کی:۔

(۱) آل انڈیا مسلم کانفرنس	۱۱	مندوب
(۲) آل انڈیا مسلم لیگ	۷	〃
(۳) آل انڈیا خلافت کمیٹی	۴	〃
(۴) آل انڈیا مسلم نیشنلسٹ پارٹی	۱۳	〃
(۵) آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس	۲۴	〃
(۶) آل انڈیا شیعہ کانفرنس	۱۹	〃
(۷) آل انڈیا سنٹرل احرار پارٹی	۸	〃
(۸) جمعیۃ علماء کانپور	۱۲	〃
(۹) جمعیۃ علماء ہند دہلی	۱۲	〃
(۱۰) آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ	۱۱	〃
(۱۱) مرکزی مجلس تنظیم	۳	〃
(۱۲) جمعیۃ علماء آسام	۱	〃
(۱۳) جمعیۃ علماء یوپی	۲	〃
(۱۴) جمعیۃ المسلمین	۵	〃
(۱۵) بنگال نیشنلسٹ پارٹی	۳	〃
(۱۶) بنگال مسلم لیگ	۳	〃
(۱۷) بنگال احرار پارٹی	۳	〃
(۱۸) سندھ خلافت کانفرنس	۱	〃
(۱۹) یوپی خلافت کمیٹی	۲	〃
(۲۰) یوپی نیشنلسٹ پارٹی	۲	〃
(۲۱) جمعیۃ علمائے پنجاب	۳	〃
(۲۲) مسلم اسکالرس	۳	〃
(۲۳) پنجاب نیشنلسٹ پارٹی	۱	〃
(۲۴) افغان جرگہ	۴	〃
(۲۵) بلوچستان کانفرنس	۱	〃

... علی خان کے تاثرات

ملا شیر کوٹی کے خلاف ...

لکھنؤ میں زعمائے اسلام اور قائدین ملت کا شاندار اجتماع

مفاد وطن و قوم کیلئے اسلامیان ہند کے نمائندوں کی مساعی

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس

سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

ملاشیر کوٹلی کے خلاف قرارداد مذمت

اتحاد کانفرنس میں آسام کا مسئلہ طے ہوگیا

قومی حکومت کی تشکیل اور ہندوؤں کے فارمولے

الہ آباد کانفرنس میں بیم و یاس کے دوگونہ مناظر

پنجاب فارمولا میں ترمیم

آسام کا مسئلہ طے ہوگیا

قومی حکومت کی تجویز میں ترمیم

ہندوؤں کا فارمولا

سکھوں کی مخالفت

بنگال کے مسلمانوں کا مطالبہ

گورنمنٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے نمائندے

۲۵ اسلامی انجمنوں کی شرکت

آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقدہ لکھنؤ میں مندرجہ ذیل انجمنوں کے نمائندوں نے شرکت کی:

(۱) آل انڈیا مسلم کانفرنس	۱۱	مندوب
(۲) آل انڈیا مسلم لیگ	۷	"
(۳) آل انڈیا خلافت کمیٹی	۸	"
(۴) آل انڈیا مسلم نیشنلسٹ پارٹی	۱۳	"
(۵) آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس	۲۴	"
(۶) آل انڈیا شیعہ کانفرنس	۱۹	"
(۷) آل انڈیا سنٹرل احرار پارٹی	۸	"
(۸) جمعیۃ علماء کانپور	۱۲	"
(۹) جمعیۃ علماء ہند دہلی	۱۲	"
(۱۰) آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ	۱۱	"
(۱۱) مرکزی مجلس تنظیم	۳	"
(۱۲) جمعیۃ علماء آسام	۱	"
(۱۳) جمعیۃ علماء یوپی	۳	"
(۱۴) جمعیۃ المسلمین	۵	"
(۱۵) بنگال نیشنلسٹ پارٹی	۳	"
(۱۶) بنگال مسلم لیگ	۳	"
(۱۷) بنگال احرار پارٹی	۳	"
(۱۸) سندھ خلافت کانفرنس	۱	"
(۱۹) یوپی خلافت کمیٹی	۲	"
(۲۰) یوپی نیشنلسٹ پارٹی	۲	"
(۲۱) جمعیۃ علمائے پنجاب	۳	"
(۲۲) مسلم اسکالرس	۳	"
(۲۳) پنجاب نیشنلسٹ پارٹی	۱	"
(۲۴) افغان جرگہ	۴	"
(۲۵) بلوچ کانفرنس	۱	"

رہنمایان قوم کا بیان

سر ذوالفقار علی خاں کے تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

سرکاری درسگاہوں کی تعلیم اور اسکے طلباء

ہندوستانی تاریخ کی از سر نو تدوین کا مسئلہ

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کی زیر نگرانی جو علمی، ادبی، تاریخی اور اسلامی خدمات دار المصنفین اعظم گڈھ میں انجام دی جارہی ہیں اور جس قسم کا بلند پایہ لٹریچر اس علمی مرکز سے شائع کیا جارہا ہے اس کی نظیر سارے ہندوستان میں نہیں ملتی ...

قطع نظر اس بات کے کہ ڈاکٹر صاحب نے لفظ "جہاد" کی کیسی غلط اور لغو تعبیر کی ہے۔ اس امر کو پیش نظر رکھا جائے کہ جو غیر مسلم بچے اس فقرہ کو پڑھتے ہونگے وہ بچپن سے ہی اپنے پڑوسی مسلمانوں کے متعلق کیا خیالات رکھتے ہونگے ...

برطانیہ اور ایران میں بدمزگی

اینگلو پرشین تنازعہ لیگ اقوام کی کونسل میں

برطانوی اعتراضات کا حکومت ایران کی جانب سے جواب

اتحاد کانفرنس

مردوں کی کانفرنس

ہندوؤں کی سراسیمگی

اسی نازک موقعہ پر ہر ملت کے نمائندوں کو کشادہ نظری، وسیع القلبی اور عالی حوصلگی عطا فرمائے اور اس مقصد کو پورا کر دے جس کے بعد ہندوستان کی عزت میں پہاڑ کی آزادی کا آفتاب طلوع کرسکے۔

معاہدہ میں پارسیوں اور چھوٹی اقلیتوں کو داخل کیا جائے

پنجاب کی نشستوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں رکھا گیا

پارسی نمائندوں کا صدر اتحاد کانفرنس کے نام مکتوب

الہ آباد ۱۸ دسمبر۔ میسرز بی۔ ایف بھروچہ اتحاد کانفرنس کے پارسی نمائندہ نے اتحاد کانفرنس کے منظور شدہ معاہدہ کے اصل مضمون کے متعلق غور کرنے کے لئے حسب ذیل چٹھی صدر اتحاد کانفرنس کے نام تحریر کی ہے۔

ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پارسیوں، بدھ مذہب والوں، یہودیوں اور اینگلو انڈین کو (۱) پنجاب کونسل (۲) پبلک سروس کمیٹی اور کمیشن (۳) اور مرکزی کابینہ سے عملی طور پر خارج کر دیا گیا ہے۔ ہم نے پارسی رائے عامہ کو مشترکہ انتخاب (بلا تخصیص) کے حق میں تیار کرنے کے لئے سخت جد و جہد کر کے کامیابی حاصل کی ہے اور اب ہم یہ دیکھتے ہیں ...

جمہوریہ اسپین کے دو سابق صدر گرفتار

پولیس کی پارٹی پر بم پھینک دیا گیا

ایک انسپکٹر ہلاک اور دو سپاہی مجروح

جرائم پیشہ گروہ کی خطرناک بم بازی

لاہور — دسمبر حیدرآباد سندھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک خطرناک جرائم پیشہ آدمی نے پولیس کی پارٹی پر بم پھینک دیا جس کی وجہ سے مسٹر صادق علی انسپکٹر پولیس ہلاک اور دو کانسٹبل مجروح ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں لاہور کی خفیہ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ خطرناک جرائم پیشہ کا ایک گروہ حیدرآباد میں جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ چنانچہ خفیہ پولیس نے ایک جماعت مسٹر صادق علی کی سرکردگی میں حیدرآباد روانہ کی۔ اس جماعت نے یہاں پہونچ کر مذکورہ گروہ کے ایک فرد سنت سنگھ کو گرفتار کرنا چاہا لیکن سنت سنگھ نے فوراً ایک بم پھینک دیا جس کی وجہ سے مسٹر صادق علی فوراً ہلاک ہو گئے اور دو سپاہی شدید زخمی ہوئے۔

اتحاد کانفرنس اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہوگی

پنجاب کی نشستوں پر سکھوں اور مسلمانوں میں تبادلہ خیال

مجموعی نشستوں کو ۲۰۰ کے بجائے ۲۴۲ کر دیا جائے

الہ آباد — دسمبر آج صبح پنڈت مدن موہن مالویہ بنارس یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی شرکت کیلئے روانہ ہو گئے ہیں۔ …

دارالحکومت

کیا حکومت جمعیۃ علمائے ہند کو خلاف قانون قرار دیگی؟

کارکنان دفتر کے اخراج پر اصرار

سرفتر کو وارڈ میں بند رکھنے کے باوجود اخراج کا نوٹس

نوٹس

مولانا فضل الرحمن کو قید سخت کی سزا

عازمین بیت اللہ الحرام کو مشورہ

مسٹر سہروردی کی صداقت کا امتحان

غازی محمد عثمان آزاد کا کھلا چیلنج

جمعیۃ علماء کانپور کا اجلاس کلکتہ

یہ اجلاس بغیر مشاورت منعقد کیا جا رہا ہے

مولانا قطب الدین عبدالوالی نائب صدر کا اہم اعلان

معاہدہ الہ آباد کو منظور کر لو

برطانیہ کو ڈاکٹر انصاری کا مشورہ

حکومت اور گاندھی جی میں گفت و شنید

گاندھی جی سول نافرمانی ترک کرنے کا وعدہ نہیں کرتے

حکومت آپ کو رہا نہیں کریگی

ایک سیٹھانی کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

پانچ کو پھانسی کی سزا — ایک بری

دو سپاہی اور تین سنتھال ہلاک

تیروں اور تلواروں کا استعمال

علم و عمل کا آفتاب غروب ہوا

مجسٹریٹ کی عدالت میں بلیٹن کی تقسیم

متعدد کانگرسی رضاکار گرفتار

صوبہ بمبئی میں تیرہ فلمیں ضبط کر لی گئیں

گاندھی جی کے متعلق کوئی بات نہ دکھائی جائے

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد

صدر جمعیۃ شبان المسلمین کا تار!

شادی کے موقعہ پر ۲ عورتیں ہلاک

گاندھی جی اور پنڈتوں میں مباحثہ

شاستری کانفرنس طلب کرنے کی تجویز

جمعیۃ علماء سہارنپور کے ڈکٹیٹر اول کی رہائی

اتحاد کانفرنس کے نمائندوں کے نام برقیہ

مصر میں برطانوی سفارت کو بم سے اڑانے کی سعی

مجلس اقوام سے جاپان کی علیحدگی

اتحاد کانفرنس میں تحفظات کے مسئلہ پر غور و بحث

مہاراجہ الور اور دیگر رہنماؤں کی اتحاد آموز تقریریں

"حکومت کو یقین دلا دینا چاہئے کہ اب ہم متحد ہو گئے ہیں"

الہ آباد — دسمبر آج بعد دوپہر میو ہال میں اتحاد کانفرنس کا پہلا اجلاس زیر صدارت راگھو اچاریہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں دیگر معززین اور عمائدین کے علاوہ مہاراجہ الور بھی شریک ہوئے۔

مہاراجہ الور کی تقریر

والیان ریاست کے پیغامات

رہنماؤں کی تقریریں

وائیسرائے کو روپے کی قیمت تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہو

گول میز کانفرنس کی کامیابی پر سکرٹری آف اسٹیٹ کا بیان

وزیر ہند اور سر تیج بہادر سپرو کی گفت و شنید کے نتائج

ریاست الور اور مہاجرین الور میں معاہدہ

مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لئے گئے؟

تین مسجدوں کی واپسی کا اعلان

شرائط معاہدہ

محمد بہلول خان صاحب کی رہائی کا مطالبہ

دارالعلوم دیوبند کے طلباء کو

سیاسیات میں حصہ لینے کی ممانعت

گول میز کانفرنس کی کارروائی

انکم ٹیکس سے صوبجات کو حصہ دیا جائے گا

مرکزی ذمہ داری کے بغیر صوبجاتی آزادی فضول ہے

سپریم کورٹ کے مسئلہ پر بحث

انگلستان میں سر اقبال اور آغا خاں کی تقریریں

ہندوستان میں اسلام زبردست جمہوری طاقت ہے

چھ ممالک نے بارہ کروڑ ڈالر قرضہ ادا کر دیا

ہندوستان کو مالی آزادی نہیں دی جا سکتی

گول میز کانفرنس فضول اور واہیات

مسٹر چرچل کی گوہر افشانی

برنارڈ شا ہندوستان میں

مسلمان ابھی زندہ ہیں!

میرٹھ میں کانگرس کا زہریلا پروپیگنڈہ

آئرلینڈ میں برطانوی شراب کا خانہ خراب

مجلس اقوام میں برطانوی اور ایرانی تنازعہ

رعایتی اعلان ۱۵ عید المبارک تک کیلئے ہے

محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا مگر کم از کم محصول ڈاک بھی ضرور روانہ کریں

تمام درخواستیں بنام سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی آنی چاہئیں

نمبر ۱ — ۳۳۱ — یوسف ۱۲ — وما ابرئ ۱۳

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝

تفسیر کامل صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ دنیا میں کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے ...

تعبیر خواب — تعویذ سورۃ یوسف

خواص ترقی رزق اور بیع کی محبت کرنے کو حاجت روائی کیلئے

شاہ پسند قرآن شریف

جو تیسری مرتبہ جرمنی دبیز سفید کاغذ پر چھپکر تیار ہوا ہے ایک سو برس تک ان کے کاغذ کی مضبوطی کی گارنٹی ہے اعلیحضرت حضور نظام دکن کا خاص اپنی تلاوت کے لئے منتخب کردہ اور پسندیدہ قرآن شریف ہے اس کے علاوہ بیٹیوں کو جہیز میں دینے کے لئے بہن بیٹیوں ماں باپ و بزرگوں کو بطور تحفہ پیش کرنے کے لئے تلاوت یا حصول برکات کے لئے۔ غرض جس مراد و مقصد سے آپ مناسب سمجھیں اس کی ایک جلد ضرور حاصل کریں کیونکہ تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اتنی خوبیوں کے ساتھ آج تک ایسا قرآن شریف نہیں چھپا ...

نوٹ: اس قرآن مجید کے چوتھے ایڈیشن کے طبع ہونے کی اُمید نہ رکھئے ...

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

کہہ وہ اللہ ایک ہے — اللہ بے احتیاج ہے — نہیں جنا اس نے — اور نہ جنا گیا — اور نہیں ہے واسطے اس کے برابری کرنے والا کوئی

موضح القرآن

قرآن شریف مترجم — اس قرآن مجید کا کاغذ نہایت ہی موٹا اور مضبوط لکھائی چھپائی بہترین حروف نہایت روشن ... ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا اور حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن ...

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

قرآن شریف مصری کلاں

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ

یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں اور یہی آخرت میں من مانی مرادیں پائیں گے ...

قرآن مجید مترجم کلاں

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا

قرآن مجید مصری متوسط

جناب مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی پروفیسر ادبیات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

آپ نے جو قرآن کریم پانچ مستند ترجمہ اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر کے ساتھ شائع کیا ہے مجھکو اس کے مطالعہ کا موقع ملا ...

تصدیق فخر دہلی اسد السلام حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند دہلی

میرے دوست سید شفیع الدین صاحب نے پانچ تراجم کا قرآن شریف طبع کرایا ہے ...

عالم باعمل فاضل اجل مفتی مولوی کفایت اللہ صاحب صدر مدرس اول امینیہ دہلی وصدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

میرے دوست منشی سید محمد شفیع الدین صاحب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی نے پانچ ترجمہ والے قرآن مجید کا ایک نسخہ مجھے دیا۔ قرآن مجید کا خط واضح اور صاف ہے، چھپائی اچھی ہے۔ پانچ ترجمے ہیں ان میں سے دو فارسی ہیں ... دوسرا خاتم المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کا ہے اور تین اردو کے ترجموں میں ایک ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ و دوسرا شاہ عبد القادر صاحب تیسرا حضرت حکیم الامت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے ... آمین۔

پتہ کا:- سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی

اگر آپ روزے وقت اور صحیح رکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی عثمانی منگائیں جو کہ زبان اردو میں شرح اسلام کا ایک جامع ذخیرہ ہے ... رعایتی قیمت ایک روپیہ ... سفرنامہ روم مصر و شام ایک روپیہ — مثنوی مولانا روم ایک روپیہ — حیات سعدی چار آنہ — حیات حافظ چار آنہ — حکایات الصالحین — حیات باقی — بوستان خوشبو — برکات علی پور — بڑی سوانحعمری حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے حالات

دار الحدیث مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کا مختصر سفر

قارئین کرام میں جناب کی توجہ دار الحدیث مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں اور آپ کی علم دوستی دین پروری اتباع شریعت کے جذبات عالیہ سے توقع رکھتا ہوں کہ اوقات گرامی میں سے چند لمحات خفیفہ ایک ضروری دینی خدمت پر بھی صرف فرمائیں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت راشدہ کی ترویج اور تعلیم حسب استطاعت ... ہوگیا ہے امسال بھی بجدہ تعالیٰ طلباء کے سالانہ امتحان کے بعد چار اصحاب کو جو دورۂ حدیث وتفسیر وغیرہ سے فارغ ہوچکے ہیں۔ سندیں دے کر دستار بندی کی گئی ہے ... احمد خاں صاحب کو مدرسہ کی سفارت کے لئے بھیج رہا ہوں۔ جناب حکیم صاحب نے اپنا قیمتی وقت مدرسہ کو عنایت فرمایا ہے ... کرتا ہوں کہ جناب حکیم صاحب موصوف کی اعانت سے ہرگز ہرگز دریغ نہ کریں اور با قاعدہ رسید حاصل کر کے حسب استطاعت مدرسہ کی مالی امداد فرمائیں اور دارین کی نعمتوں سے اجر عظیم حاصل کریں۔

ابو سعید محمد شرف الدین ناظم دار الحدیث مدرسہ سعیدیہ عربیہ پل بنگش دہلی

انسداد اسراف اور مسلم مشترکہ بورڈ

زیر سرکردگی شعبہ انسداد اسراف مسلم مشترکہ بورڈ ایک جلسہ عام مسجد گل صدر بازار میں مؤرخہ ۱۸ دسمبر ۳۲ء بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب مولوی سید محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ فتحپوری منعقد ہوا۔ جناب صدر نے آتشبازی کے بد نتائج اور مسلمانوں کی بربادی کا موثر انداز میں خاکہ کھینچا۔ بعدہ مولوی ڈاکٹر زین العابدین صاحب ... طریقہ پر روشنی ڈالی اور جلسہ عام پر کامیابی کے ساتھ ختم ہوا (مرزا عبد الرزاق بیگ)

حب نعمت (رجسٹرڈ)

جریان سرعت، کثرت احتلام، ضعف باہ وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے ... دس گولیوں کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ... بڑی فہرست ادویہ مفت طلب کیجئے۔

منیجر دواخانہ بقائی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دہلی

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال موجد بال جیون گھٹی ... نادر و نایاب کتاب مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کریں ...

مفت — دہلی اردو خواں حضرات کو نام معہ مکمل پتہ کے بھیجنے پر رسالہ آئینہ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر — منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر - یو۔ پی

مقویات سراج عالم

... صحت وتندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

آسمانی خبریں

... مولانا مظفر حسین منجم وعامل محلہ مغلپورہ مراد آباد

علم نجوم — تجربہ عملیات

اگر تندرستی برقرار ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہوگئے ہوں تو صرف ایک روپیہ خرچ کرکے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشا دیکھئے

... استعمال فرما دیں میری تحریر کی صداقت آپ کو فوراً ہو جاویگی۔

جریان ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

۱۹ برس کا پرانا جریان شربت اکسیر کے استعمال سے اچھا ہوگیا

جناب قاضی جلال الدین صاحب ... (فرمائش کے وقت الجمعیۃ کا حوالہ دیجئے)

ملنے کا پتہ - ایس - اے - بی - بخشی - اینڈ کمپنی نمبر ۶ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

دنیا میں سب سے بہتر ما اللحم مشہور ہمدرد دواخانہ دہلی کا

عرق ما اللحم (رجسٹرڈ) نسخہ خاص دو آتشہ

ہے جس کے عجیب وغریب خواص کا تجربہ اس کارخانہ ہمدرد سال سے برابر کر رہے ہیں ... سائنٹفک نقطہ نظر سے غور اور تجربات کے بعد اس ما اللحم کو اس قابل بنا دیا گیا ہے۔ کہ ہم اسکو بلا مبالغہ دنیا کی بہترین مقوی دوا کہہ سکتے ہیں یہ ما اللحم دل ودماغ کو تقویت بخشتا ہے۔ قوت باہ کیلئے نہایت بے نظیر ... کی چیز ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ غذا ہضم کرنے کے لئے بھی عجیب وغریب چیز ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھارنا جوانی کی گئی ہوئی قوتیں واپس لانا اس ہی کا کام ہے۔ جن اصحاب نے ہمارے سریع الاثر اور نفیس ما اللحم کا اب تک تجربہ نہیں کیا ہے وہ ضرور ایک مرتبہ ہمارا ما اللحم استعمال کریں۔ ان کو تجربہ سے خود معلوم ہو جائے گا کہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کا ما اللحم کیا درجہ رکھتا ہے۔ ہر وہ چیز قابل ستائش ہے جو آپ کے تجربہ میں صحیح ثابت ہو۔

مفصل خواص وہدایات وترکیب استعمال کا رسالہ مفت دواخانہ ہمدرد دہلی سے حاصل کیجئے۔

یاد رکھئے اصلی ما اللحم آپ کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو موجودہ سائنٹفک اصول کے ماتحت بنانے اور بہترین رکھ رکھاؤ کے انتظامات جو ہمدرد دواخانہ دہلی میں ہے وہ اور کہیں نہیں ہیں۔

قیمت فی بوتل پانچروپیہ علاوہ محصول۔ قیمت نمونہ کی شیشی ۱؎ علاوہ محصول

(تار کا پتہ:- ہمدرد دہلی) منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی (ٹیلیفون نمبر ۵۷۷)

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرمایا ہے۔ اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:-

ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ مثل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے تا دم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ہر روز ... سے بیزاری نہ ہوگی اور ایک وقت میں بجز ... کے طبیعت کو قرار نہ ہوگا یہ نسخہ بہ سلسلہ خاندان حکیم سید فخر الدین مرحوم سے مجھ کمترین کو عطا ہوا جو بطور یادگار پسماندگان درج ہذا کیا یہ نسخہ حقیقی و درست وصحیح میری اعمال عمر میں ایک وقت تیار ہوتا تھا۔ راجگان ہندوستان نے میرے عم مرحوم کو ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ انعام واکرام نسخہ ہذا کی بدولت ملا تھا اور نواب سالار جنگ اول نے بھی چار خوراک معجون ہذا کا استعمال فرما کے جاگیر منصب ڈیڑھ صد سو روپیہ ماہانہ عطا فرمائے تھے یہ تذکرہ بماہ جمادی الاول ۱۲۹۲ھ کا پسماندگان کو اس کا پورا علم ہے۔

اس نسخہ سے جو معجون تیار کی جاتی ہے اس کا نام

معجون مددگار غدود

ہے جوانوں اور ادھیڑوں کو معجون مددگار غدود کی سات خوراکیں چار روپے میں دی جاتی ہیں (علاوہ محصولڈاک) لیکن اگر کوئی سو برس کی عمر والے صاحب طلب فرمائیں گے تو ان سے سات خوراکوں کے صرف تین روپے لونگا اور محصول بھی اپنے پاس سے لگاکر معجون بھیجدوں گا شرط فقط یہ ہے کہ سو برس کے ہونے کا وہ کسی طرح اطمینان دلادیں ...

ملنے کا پتہ

احمد مجتبیٰ برادرزدہ دفتر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

... بال کالا اسٹورس پوسٹ کنسی سمری دربھنگہ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ سالہ افراط تفریط سے بچ کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطا راستہ دکھاتا ہے حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہوتا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا جو سب سے ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے۔

تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔

سفر حضر میں آپکے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کی ہر دو صورت ... سالانہ خرچ نہیں کرتا ... نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

سالانہ چندہ صرف دو روپیہ ... فی پرچہ ۳/

المشتہر

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری بی۔ اے

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم شنبہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۷۴

معاصرین کے افکار و آراء

حق کس طرف ہے؟ (ہند جدید)

قرآن مجید کا دعویٰ ہے ...

قرآن مجید نے صرف ایک آیت شریف میں مسلمانوں کا بہترین مسلک تجویز کر دیا ہے، فرمایا ہے "یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین" یعنی ...

مفاد کے تحفظ کو تمام مصالح پر مقدم سمجھتی ہے اور یہ ایک ایسا مقدس ملی جذبہ ہے جس کے لئے اس کو کسی طرح مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا بلکہ اس کو تمام ممالک اور آزادی طلب اقوام بنظر استحسان دیکھیں گی۔

اجتماعات کلکتہ کا فتنہ (مدینہ)

الہ آباد کانفرنس (اجمل)

تین جماعتوں کا حوالہ (ملت)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

عماد الدین کے بعد نور الدین زنگی بمیدان جہاد میں

مدینۃ الرہا پر عیسائیوں کی دوبارہ یلغار

مسلمانوں کی رحم دلی اور عیسائیوں کی سنگدلی کا منظر

ایک دلچسپ واقعہ

مدینۃ الرہا پر عیسائیوں کی دوبارہ یلغار

سلطان کی شہادت کے بعد عیسائیوں نے خیال کیا کہ ...

عیسائیوں کو اپنی حماقت کا خمیازہ

عیسائیوں کی گھبراہٹ

قرآن مجید مترجم — لیبینہم انہ المنفقون والذین فی قلوبہم مرض والمرجفون

موضح القرآن

فلا تکن من القانطین ۝ قال ومن یقنط من رحمۃ

والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق ۝ وتواصوا بالصبر ۝

قرآن شریف مصری — چھوٹے بچوں کیلئے

تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجت ۝ وآتینا عیسی ابن مریم البینت

قرآن مجید مصری — طلائی تمغہ انعام ولایت ... ۱۳ سطری حمائل نظامی

تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ

قرآن مجید مترجم

قرآن مجید مصری

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

قرآن مجید و ترجمہ لاثانی — مستہزءون ۝ اللہ یستہزئ بہم ویمدہم فی طغیانہم یعمہون ۝

شیئ انہم لکذبون ۝ ولیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم

قرآن مجید مترجم — واذا خلوا الی شیطینہم قالوا انا معکم انما نحن

قرآن مجید مصری — والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق ۝ وتواصوا بالصبر ۝

حمائل شریف مترجم — تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ ان اللہ

معجز نما حمائل شریف مترجم — المفلحون ۝ ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم

حمائل شریف مترجم — وان کان کبر علیک اعراضہم فان استطعت

حمائل شریف لاکٹ والی — یہ پورا قرآن تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنے سے ...

کل الینا رجعون ۝ فمن یعمل من الصلحت

الی الحق قل اللہ یہدی للحق افمن یہدی الی الحق ... فما لکم کیف

تعویذ نمبر ۳۱ ۲۱۲ — یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی

پنجسورہ مکہ ... مترجم مع فضائل و خواص — تعویذات و وظائف وغیرہ

۲۵ جیبی حمائل شریف مترجم — مع فضائل قرآن، خواص القرآن، شان نزول، فوائد القرآن، بقیۃ القرآن

واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون

حمائل شریف مترجم — وان کان کبر علیک اعراضہم فان استطعت

(رعایتی اعلان (۱۵) عید مبارک تک کے لئے ہے)

ہر قسم کے قرآن مجید و کتب ملنے کا پتہ:- سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں۔ دہلی

ایک مذہب اور عیسائی ہونیوالے "مسلمان" کے شکوک کا ازالہ

عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر فریب کاریوں کی پردہ دری

اسلام میں سیدنا حضرت عیسیٰ اور خاتم المرسلین کا صحیح مرتبہ

(از ذاتی تبلیغ)

(آخری قسط)

مس شیطان کا جواب

کامیاب ترین پیغمبر

داعی اسلام کی خصوصیات

خاتم المرسلین کے ذاتی کمالات

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

جیزان کی بغاوت میں اجانب کی کارفرمائیاں

امام یمن اور سلطان ابن سعود میں اہم خط و کتابت

اہم مقامات پر فوجوں کو متعین کر دیا گیا

امام یمن کا برقیہ

(ملک الیمن الامام یحییٰ بن محمد حمید الدین)

سلطان حجاز کا جواب

عبدالعزیز

عیسائی مشنری تبلیغ کرتے ہیں یا جاسوسی؟

چینی سیاسیات میں مداخلت کا ارتکاب

امریکہ کے اخبار لٹریری ڈائجسٹ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ ایک عربی اخبار کے توسط سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے: …

جاپان کے ایک شہر میں عظیم الشان مسجد کی تعمیر

کوبی (جاپان) کا ایک مشہور شہر ہے وہاں کے مسلمانوں کی طرف سے ایک دفتر کھولا گیا ہے جو کوبی میں ایک مسجد کی تعمیر کیلئے جاوا اور یورپ کے مسلمانوں سے چندہ وصول کریگا۔ …

ترکی سے ایک خاندان کی ہجرت

ترکی سے شام کی طرف ترکوں کا ایک نامور خاندان (جو خاندان رجب بک کے نام سے مشہور ہے) ہجرت کر گیا ہے، اور دمشق میں قیام پذیر ہے۔ …

عماد الدین کے بعد نور الدین زنگی میدان جہاد میں

(سلسلہ قسط اول)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

اسلامی مطالبات کی تخریب کون کر رہا ہے

انقلاب کا اعتراف جرم

جس طرح کہ گزشتہ موقع پر الہ آباد کی اتحاد کانفرنس ابھی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ انقلاب اور اس کے نقالوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے عجیب و غریب افواہیں اور جھوٹی اور بے حقیقت خبریں شائع کرنی شروع کر دی تھیں اور غیر ذمہ دارانہ بیانات کو اپنے مقالات کی اساس و بنیاد قرار دے کر اسلامیان ہند کی تباہی … یاد ہوگا اور ان کے تمام مطالبات کی تخریب گوارا کر لی گئی تھی خواہ اس اتحاد کے نتیجہ میں مسلمانوں کی سیاسی پوزیشن کتنی ہی بہتر کیوں نہ ہو جائے اور ان کے مطالبات کتنے ہی منظور کیوں نہ کر لئے جائیں۔ …

صاحب قرآن کی تصویر

عربی طلبا اور سیاسیات

حجاز میں اجنبی ریشہ دوانیاں

اتحاد کانفرنس میں پنجاب کا مسئلہ حل ہوگیا
بنگال میں مسلمانوں کو دو مزید نشستیں ملنے کی توقع
اگر بنگال کا مسئلہ حل نہوا تو کانفرنس کامیاب نہو گی

یوگوسلیویا کے مسلمانوں کی عظیم الشان کانفرنس
اقطار عالم کے مسلمانوں کو شرکت کی دعوت
غازی خسرو بک فاتح کی یادگار منانے کی تیاریاں

دار الحکومت

کلکتہ میں منعقد ہونے والی کانفرنس کی مذمت
جمعیۃ طلباء بنگال کی مجلس عاملہ کا فیصلہ

صدر جمعیۃ شبان المسلمین کی اتحاد کانفرنس سے اپیل

میونسپلٹی کی سیٹی کی صدائے بے ہنگام

گول میز کانفرنس سے ہندوستان کو کچھ نہیں ملیگا
انگلستان سے واپسی پر سر والی کا بیان

گول میز کانفرنس میں بنیادی حقوق کا مسئلہ
مجالس قانون ساز کے اختیارات

سرحد میں قانون تحفظ عامہ کا نفاذ

پٹنہ سازش کیس کے ملزمان کالے پانی کو

معاصر "زمیندار" کی ضمانت ضبط کرلی

سال رواں میں حج کے مصارف
ٹیکسوں، محصولوں اور کرایوں میں ۲۵ فیصدی تخفیف

گاندھی جی کی زندگی خطرہ میں
مسٹر دیوداس گاندھی کا بیان

دہلی میں چماروں کی ہڑتال
فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے کی کوشش

صدر جمعیۃ شبان المسلمین کا تار
مولانا ابوالکلام اور مدن مالویہ کے نام

چٹا گانگ کا اجتماعی جرمانہ معاف نہیں ہوگا

بنارس میں کانگریس کا جلوس
ایک سو مرد اور خواتین گرفتار

افغانستان کے ایک باغی نے اطاعت قبول کرلی

حضرت صدر جمعیۃ علماء ہند کی صحت

ترکی میں لوہے کی کان کا انکشاف

دہلی میں بدیشی کپڑوں پر پکٹنگ

اتحاد کانفرنس میں پنجاب اور بنگال کے مسئلہ پر بحث
ملازمتوں کے لئے ایک غیر جانبدار کمیشن کا تقرر
بنگال کے ہندوؤں کو اتحاد پر آمادہ کرنیکی کوشش

علیحدگی سندھ کا مسئلہ

مسئلہ بنگال پر بحث

ملازمتوں کا مسئلہ

بنگالی ہندوؤں کا افسوسناک رویہ

نئی تجویز

مسئلہ سندھ پر دوبارہ بحث

گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر کانگریس سے تعاون
وائسرائے اور وزیر ہند میں رازدارانہ مشورے
سیاسی اسیر کب رہا کئے جائیں گے؟

کلکتہ میں مشتبہ انقلاب پسندوں کی گرفتاری
ریوالور اور گولیاں برآمد ہوئیں

ایران کو برطانیہ کی دوبارہ دھمکی
اجارہ کی منسوخی ضبطی کے مترادف ہے

امریکہ کو ایک ارب کا خسارہ!!

سپرو، جیکر اور وزیر ہند میں مخفی گفت و شنید
معاہدہ الہ آباد پر غور

شاہی قیدیوں کے متعلق سوالات
کونسل آف اسٹیٹ میں ہوم سکرٹری کا بیان

گاندھی جی اور پنڈت مالویہ کے خلاف مقدمہ
مندروں میں داخلہ کی تحریک خلاف مذہب ہے

ایک نئے رسالہ کا اجراء

حکومت خود اختیاری یا تمسخر!
مالی تحفظات پر ڈیلی ہیرلڈ کا تبصرہ

جزائر فلپائن کو آزادی نہیں ملے گی

افغانستان کیلئے ترکی مورخ کی خدمات

خواتین کو میونسپلٹی کا رکن نامزد کیا گیا

مولانا محمد علی کے فارمولے کی مخالفت

فرقوں کی طرف سے آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ
دار العوام میں وزیر ہند کا بیان

ایک سال میں ہزار انسانوں کی خونریزی
۱۰ ہزار قتل - ۳۵ ہزار موٹروں کی نذر

سر سپرو کا دوسرا خط

شمالی ارکاٹ میں ایک اسلامی انجمن کا قیام

الحمد للہ والمنۃ کہ تاریخ ۹ ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء شہر گوڑیاتم ضلع شمالی ارکاٹ میں ایک انجمن زیر صدارت جناب مولوی حافظ حکیم قاری محمد قطب الدین صاحب امام مسجد کلاں گوڑیاتم کا افتتاح ہوا۔

آسٹریا کے بیرن عمر

دیوبند میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تائید

لیگیوں اور مسلم کانفرنسیوں کی روش پر اظہار نفرت

شیر گھاٹی جامع مسجد میں جلسہ میلاد و صلاح

مبلغ آثار شریعت کی تقریر دلپذیر نشاط حیرت

جلسہ سالانہ و دستار بندی مدرسہ ...

جامعہ ملیہ اسلامیہ

مدرسہ عربیہ جامع مسجد امروہہ

بانی مدرسہ دیوبند کے اس گلشن کو بچاؤ

تفسیر حقانی اردو مکمل آٹھ جلدیں

عقائد الاسلام اردو

البیان فی علوم القرآن

مرقع رسول

ملنے کا پتہ:- دارالاشاعت تفسیر حقانی - بلیماران - دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر اعلیٰ قلم سے لفظ بلفظ اعراب دیکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب پھر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں باالفاظ لکھا ہے کہ حقیقت لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالجات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے جابجا مفصل بحث کر کے مفہوم کو ظاہر کر دیا ہے ...

ایڈیٹر صاحب اخبار

الجمعیۃ

اس شرح کو بہت پسند فرما کر ناظرین الجمعیۃ سے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے

... اور دیگر تمام قسم کی کتابیں عربی - فارسی اردو ہمارے کتبخانہ سے مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (ج ۷) کشمیری بازار لاہور

دنیا میں سب سے بہتر ماء اللحم صرف ہمدرد دواخانہ دہلی کا

عرق ماء اللحم (رجسٹرڈ) بہ نسخہ خاص دو آتشہ

ہے جس کے عجیب و غریب خواص کا تجربہ اس کے قدردان بیسیوں سال سے برابر کر رہے ہیں لیکن دو سال سے سائنٹفک نقطہ نظر سے غور اور تجربات کے بعد اب اس ماء اللحم کو اس قابل بنا دیا گیا ہے کہ ہم اسکو بلا مبالغہ دنیا کی بہترین مقوی دوا کہہ سکتے ہیں۔ یہ ماء اللحم دل دماغ کو تقویت بخشنے قوت باہ کیلئے نہایت بے نظیر چیز ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانا اس کا معمولی کرشمہ ہے غذا ہضم کرنے کیلئے بھی عجیب و غریب چیز ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھارنا جوانی کی گئی ہوئی قوتیں واپس لانا اسی کا کام ہے جن اصحاب نے ہمارے سریع الاثر اور نفیس ماء اللحم کا اب تک تجربہ نہیں کیا ہے وہ ضرور ایک مرتبہ ہمارا ماء اللحم استعمال کریں ان کو تجربہ سے خود معلوم ہو جائیگا کہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کا ماء اللحم کیا درجہ رکھتا ہے ہر وہ چیز قابل ستائش ہے جو آپکے تجربہ میں صحیح ثابت ہو۔

مفصل خواص و ہدایات و ترکیب استعمال کا رسالہ مفت دواخانہ ہمدرد دہلی سے حاصل کیجئے۔

یاد رکھئے - اصلی ماء اللحم آپ کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے ہی مل سکتا ہے - کیونکہ اس کو موجودہ سائنٹفک اصول کے ماتحت بنانے اور بہترین رکھ رکھاؤ کے انتظامات جو ہمدرد دواخانہ دہلی میں ہے وہ اور کہیں نہیں ہیں۔

قیمت فی بوتل پانچ روپے علاوہ محصول - قیمت نمونہ کی شیشی عہ علاوہ محصول

(تار کا پتہ:- ہمدرد دہلی) منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی (ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۸)

حب نعمت (رجسٹرڈ)

ادویہ مفت طلب کیجئے۔

منیجر دواخانہ نقالی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دہلی

مقویات سراج عالم

صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں ہر مرد عورت بچے بوڑھے - ہر موسم میں کھاتے ہیں - گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں -

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mang Co. (India)
P. Box 88 Bunder Road, Karachi.

حج کیجیے

اور

مقامات مقدسہ - کربلائے معلی نجف اشرف مشہد مقدس - بغداد شریف - وغیرہ کی زیارت مفت کیجئے اور بصرہ - طہران - دمشق وغیرہ کی سیر مفت کیجئے اور پھر سواری آپ کی اختیاری ہو اور خرچ بھی کم ہو - اور وقت بھی زیادہ خرچ نہ ہو یہ تمام باتیں حاصل ہو سکتی ہیں اگر آپ ہمارے ساتھ موٹر سے سفر کریں - راستہ میں خطرات کا کوئی اندیشہ نہ کیجئے بہت تلاش اور محنت سے راستہ کے حالات ہم نے معلوم کر لئے ہیں - پندرہ جنوری ۱۹۳۷ء تک خط و کتابت سے معاملہ طے کر لیجئے اور اگر آپکے لئے سیٹ ریزرو ہو جائے تو فوراً پاسپورٹ بنوا کر حاصل کر لیجئے - ان تمام حالات میں اور اس قدر سیاحت کیلئے فی کس پانچسو روپیہ کرایہ یقیناً بہت کم ہے۔

۱۔ بعد سیٹ ریزرو ہونے کے مبلغ دوسو روپیہ اور تین سو روپیہ قبل روانگی جلد پانچسو روپیہ اگر آپ ہم سے اپنا اطمینان کر لیجئے۔

۲۔ پاسپورٹ اور آپکی خوراک وغیرہ کا خرچ آپکے ذمہ ہوگا پختہ پاسپورٹ کا صرف قریباً تیس روپیہ کے ہوگا۔

۳۔ فرنٹ سیٹ پچاس روپیہ زیادہ ادا کرنے پر بشرط خالی ہونے کے ملے گی۔

۴۔ زنانہ سیٹ اگر ہو تو صراحتاً تحریر فرمائیے - اگر بچہ ساتھ ہو تو اس کی عمر بغرض کرایہ۔

۵۔ اگر راستہ میں موٹر ناقابل ہو جائیگی تو دوسری سواری کا انتظام اور اس کا کرایہ ہمارے ذمہ ہوگا۔

۶۔ اگر تمام مسافران موٹر رضامند ہوں گے اور کسی اسلامی یا تاریخی شہر قریب کی اتفاقاً سیر کرنا چاہیں گے تو بلا کرایہ موٹر بھیجدی جاوے گی صرف پٹرول اور موبل آئیل کی قیمت مسافران کے ذمہ ہوگی۔

مجھ سے جو مناسب اطمینان آپ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

نشستیں جلد مخصوص کرائیے ورنہ آپ کو افسوس ہوگا اور مجھے ندامت ہوگی۔

نوٹ:- اسباب علاوہ بستر دس سیر سے زیادہ نہ ہو۔

آپ کا خادم

(منشی) محمد فرید الدین عفی عنہ انصاری بلڈنگ سنبھل ضلع مراد آباد یو۔پی

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالے

نئی زندگی

آسمانی خبریں

ضرورت ہے

مولانا ظفر حسین منیجر ... محلہ مغلپورہ مراد آباد

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں

سفوف جریان

منیجر فرقانی فارمیسی پوسٹ جنگپورہ دہلی

سردیوں میں طاقت حاصل کرلو!

امراض مخصوص مرداں

اس کتاب کو جلد منگاؤ وقت گذر رہا ہے!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

منیجر ... فضل شاہ عالم پوسٹ بکس ... دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ...

ششماہی ...

سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ...

ششماہی ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ (") ...

ایک کالم (") ...

½ کالم (") ...

¼ کالم (") ...

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر: ہلال احمد زبیری بی۔اے

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۵

معاصرین کے افکار و آراء

مساعی مفاہمت (زمیندار)

ہم ایک مرتبہ پھر اس حقیقت کی وضاحت کر دینا چاہتے ہیں کہ دوسرے مسائل کے مقابلہ میں بنگال کی اکثریت کے تحفظ کا مسئلہ ہمارے نزدیک اساسی اور بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس ضمن میں ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ تجاویز الہ آباد میں مسلمانوں کے تیرہ مطالبات تسلیم کرلئے گئے اور پنجاب اور سندھ کے ہندوؤں کے لئے جو تحفظات منظور کئے گئے ان کی حقیقت "لازمی تھا" اور تشریحی دفعات کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ موتمر الہ آباد کی سب کمیٹی میں جو سنجیدہ بحث ہو رہی ہیں جن ...

مرحوم مہاراجہ محمود آباد نے اس بنڈل کو خرید لیا۔ اور اس طرح مسلم لیگ کی تمام کارروائیاں مہاراجہ صاحب مرحوم اور ان کے زیر اثر اصحاب کی مرضی کے موافق ہوتی رہیں۔ لیکن جب مہاراجہ صاحب مرحوم مسلم لیگ کی بعض کارروائیوں کی وجہ سے اس سے ناراض ہوئے تو انہوں نے مسلم لیگ کو مالی امداد دینا بند کر دیا اور کئی سال تک مسلم لیگ گمنامی کی حالت میں رہی۔ سر محمد یعقوب صاحب اسمبلی کے ممبر ہوئے تو وہ مسلم لیگ کی مردہ لاش کو لکھنؤ سے دہلی لے گئے اور اسمبلی کے چند مسلمان ممبروں اور دہلی کے چند رجعت پسند مسلمانوں کو مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا رکن قرار دیکر وقتاً فوقتاً اس کے جلسے کرنے شروع کئے ...

برطانوی دلالوں کا کمال شقاوت

مخلصین کی عزت افزائی

بنگال کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا

مسلم لیگ کو قادیانی امداد

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

صلیبی سورماؤں کی تہذیب و شرافت کا مرقع

مسلمانوں نے اپنے دشمنوں کو غیرت و حمیت کے سبق پڑھائے

"ایک مشرقی باشندہ اس بے غیرتی کو برداشت نہیں کرسکتا"

صلیبیوں کو تہذیب مسلمانوں نے سکھائی

مشرق اور مغرب کا فرق

صلیبیوں کی عزت و حیا

روزنامہ مدینہ بجنور

اٹھارہ جنوری ۱۹۳۳ء سے ہفتہ میں تین بار شائع ہوا کریگا

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی نئی شرح اور ...

بیرون لوہاری دروازہ لاہور

الحیات

دہلی کا آئینہ دیکھئے

دارالحکومت ہند کا بہترین علمی و ادبی ماہوار رسالہ

شائع ہو گیا

منیجر رسالہ "آئینہ" دریا گنج دہلی

اہل اسلام کو

مقبول دکان انگریزی دوا فروش

بازار بلیماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ...

مقیت کا نور کیا ہے؟

جامعہ حنفیہ مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

منیجر رسالہ الجامعہ مونگیر

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمہ جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ... ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر ... قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ... فرمائش کے ہمراہ ...

غریبوں کا قرآن مجید غیر مترجم ... کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید ملنا مشکل ہے ... ٹائٹل پیج ایسے باموقع ہیں ... ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ... جامع مسجد دہلی کا نقشہ ... ایک روپیہ آٹھ آنہ ...

لولی قرآن مجید مترجم اس کلام الٰہی کا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اور اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ ... دوسری جانب مدینہ منورہ اور بیچ میں شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... سفید کاغذ ... مجلد ... ہدیہ کے علاوہ ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

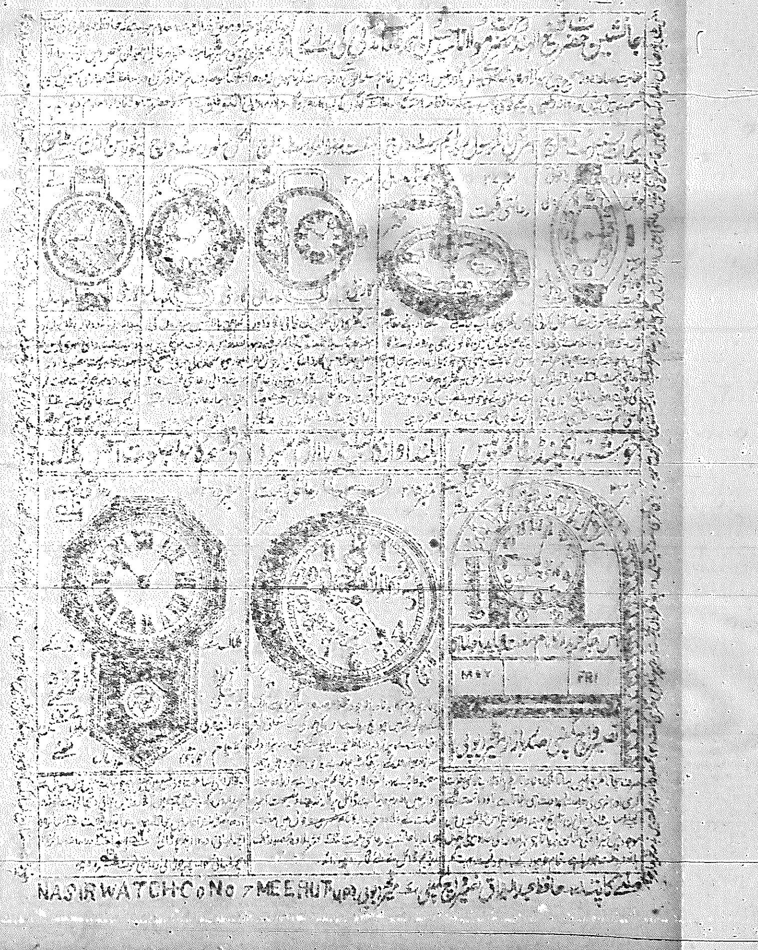

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

روحانی کھیتی کو سیراب کرنے والا ماہ مبارک

آج دنیا سائنس کی محیر العقول ترقیوں کو دیکھ کر مذہب کے نیست و نابود ہونے کا خواب دیکھ رہی ہے اور مادی اسباب کی فراوانی سے روح کی بربادی کا اندازہ لگا رہی ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ غلط خیالات اور جاہلانہ نظریے مادی ترقیوں کی تاب نہیں لا سکتے اور کوئی طاقت ان کو فنا ہونے سے نہیں بچا سکتی ...

یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

اے ایمان والو تم سے پہلے لوگوں پر جس طرح روزہ فرض کیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

...

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے فیصلے

مسلم مطالبات کی مزید تصریح

حامیان افتراق کی حیلہ تراشیوں کا خاتمہ

۱۔ قومی حکومت

اس کانفرنس کی پختہ رائے ہے کہ ہندوستان کی ضروریات کو پورا کرنے اور باشندگان ہند کی آئندہ فلاح و بہبود کا یقین دلانے کے لئے یہ امر لازمی ہے کہ مرکز میں ایسی حکومت قائم کی جائے جو پوری طرح باشندگان ہند کے سامنے ذمہ دار ہو اور جسے قومی حکومت کے تمام حقوق حاصل ہوں۔

اس لئے یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت ہند بشمول فوج و تعلقات خارجہ و مالیات ہندوستانی باشندوں کو اقتدار دیا جائے اور ایک قلیل مدت کے لئے جس کا تعین آئین میں کر دیا جائے صرف ایسے تحفظات قائم کئے جائیں جن کا ہندوستان کے مفاد میں ہونا ظاہر ہو۔

۲۔ صوبجاتی حکومتیں

صوبوں کی حکومتیں خود مختار ہوں گی اور مجلس مقننہ کے سامنے پوری طرح ...

۵۔ مذہب تمدن اور پرسنل لاز کا تحفظ

(۱) دستور اساسی میں بنیادی حقوق کے متعلق جو دفعات ہوں گی ان میں لازمی طور پر متعلقہ فرقوں کے لئے یہ ضمانت شامل ہوگی کہ ان کا کلچر، زبان، رسم الخط، تعلیم، بشمول سرکاری امداد، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال اور مذہبی اوقاف محفوظ ہوں گے۔

(۲) پرسنل لاز کے تحفظ کے لئے دستور اساسی میں مخصوص دفعات داخل کی جائیں گی۔

(۳) مختلف صوبوں کی اقلیتوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کا تحفظ بھی کورٹ کے دائرہ اختیارات میں داخل ہوگا۔

(نوٹ)۔ اس قسم کے مقدمات کے لئے جو طریق کار مقرر کیا جائے گا وہ عاجلانہ ہوگا۔

...

۴۔ بنیادی حقوق

قرار پایا کہ بنیادی حقوق کے متعلق منجملہ دیگر دفعات حسب ذیل مفہوم کی دفعات بھی رکھی جائیں گی۔

(۱) تمام شہری بلا امتیاز مذہب قانون کے نزدیک مساوی ہوں گے۔

...

مسلمانوں کی واحد مذہبی جماعت جمعیۃ علماء ہند کی خدمات

ملت اسلامیہ سے امداد کی اپیل

برادران اسلام! مسلمانوں کی واحد مذہبی نمائندہ جماعت جمعیۃ علمائے ہند جو اپنے مقاصد اساسیہ میں اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ و آزادی ہند جیسا اہم مقصد رکھتی ہے۔ اس کی گزشتہ خدمات تاریخ کے اوراق میں زریں حروف سے لکھی جائیں گی۔ اس جماعت نے ہندوستان کے اندر جب کبھی اسلام کو اغیار کے حملوں سے دوچار ہوتا ہوا دیکھا ... جوش و استقلال کے ساتھ میدان میں قدم بڑھایا اور اسلام کے وقار و ناموس کے تحفظ کے لئے ... آج بھی یہ جماعت تحفظ ناموس شریعت کی خاطر گونا گوں مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ... تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ ملک و ملت کی خدمت انجام دے رہی ہے اسلئے میں ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس جماعت کی طرف دست اعانت بڑھائیں۔ رمضان شریف کے مہینہ میں خاص خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے ... اس ماہ میں اعمال حسنہ کا اجر بھی زیادہ ملتا ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس جماعت کی مالی امداد دے کر اپنا مذہبی فرض ادا کریں اور خدا کی خاص رحمت کے مستحق بنیں۔ امید ہے کہ اہل خیر حضرات اس موقعہ پر جمعیۃ علمائے ہند کو فراموش نہ کریں گے ...

محمد امیر حسن عفی عنہ

انچارج جمعیۃ علمائے ہند

۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء

...

رمضان المبارک کی آمد

روزہ کی حقیقت۔ اس کے فضائل و نتائج

حصول سعادت اور رضاء الٰہی کا آسان ذریعہ

(از جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب ...)

برادران اسلام! اسلام کے پانچ ارکان میں سے توحید اور نماز کے متعلق انجمن خدام الدین ہزارہا کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے تبلیغی رسائل شائع کر چکی ہے۔ اس صحبت میں روزے کا فلسفہ عرض کرنا مقصود ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ... مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن ہدایت ہے واسطے لوگوں کے ...

ان تمام خوبیوں کے پیدا کرنے کے لئے بہترین علاج یہی ہے کہ انسان کے حیوانی زہر کو نکال دیا جائے۔ اس زہر کے نکالنے کا بہترین تریاق روزہ ہے ...

...

بلگیریا کے ترقی یافتہ مسلمان

اسلامی مدارس، محاکم شرعیہ، اوقاف و مساجد

موجودہ حکومت میں مسلمانوں کے سیاسی حقوق

(ترجمہ خصوصی)

بلگیریا کے مسلمانوں کے متعلق بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ان کا نظام زندگی اور شرعی کیا ہے اور وہ آج کل کس ماحول میں زندگی کے سانس لے رہے ہیں۔ حال ہی میں خود بلگیریا کے ایک مسلمان نے عربی جرائد میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں اس ملک کے عام مسلمانوں کی مذہبی، اداری، اجتماعی اور معاشرتی حالات پر روشنی ڈالی ہے ہم قارئین الجمعیۃ کیلئے اصل مضمون کا ترجمہ ذیل میں نقل کرتے ہیں ...

علاوہ ازیں مقامی میونسپلٹیاں بھی اسلامی مدارس کی امداد کرتی ہیں۔ مسلمان بچوں کے لئے چار سال تک جبری تعلیم ہے۔ کل مدارس کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے ...

ائمہ، علماء اور قضاۃ

...

"مسلم لیگ کا بیڑہ غرق ہو جائیگا"

۹۰ فیصدی مسلمان تصفیہ الہ آباد کے حق میں ہیں

سر ذوالفقار علی خاں کا بیان

دہلی ۲۴ دسمبر - نواب سر ذوالفقار علی خاں ممبر لیجسلیٹو اسمبلی اور ملک برکت علی ایڈوکیٹ لاہور نے جو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں شامل ہوئے تھے مندرجہ ذیل بیان پریس کے نام شائع کیا ہے :-

"نواب سر ذوالفقار علی خاں نے جو لیگ کے سینیئر وائس پریزیڈنٹ ہیں کرسی صدارت پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ اُن کے خیال میں مسلم قوم کو لیگ پر اعتماد نہیں ہے اور لیگ اس وقت محض چند جھولی چکوں کی انجمن ہے۔ ...

... اس وقت آل انڈیا مسلم لیگ کا بیڑہ غرق ہو جائیگا۔"

گول میز کانفرنس میں سندھ کی علیحدگی کا اعلان ہوگیا

مرکزی ذمہ داری سے گریز سر سپرو کے مطالبات مسترد

گاندھی جی کی رہائی کے بغیر کوئی دستور قابل قبول نہیں ہوسکتا

لندن ۲۴ دسمبر - کل تیسری گول میز کانفرنس کا اجلاس ختم ہوگیا - اجلاس کی آخری نشست کی وزیر ہند نے صدارت کی کمیٹی کی رپورٹ پر بحث ہوتی رہی اس کے بعد سر تیج بہادر سپرو نے ایک عام مباحثہ کا افتتاح کیا جس پر گرما گرم بحثیں ہوئیں کانفرنس میں سر تیج بہادر سپرو اور سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے اس حقیقت کا اظہار کیا کہ جب تک گاندھی جی جیل میں ہیں اسوقت تک کوئی دستور اساسی خواہ وہ کتنا ہی اچھا ہو ہندوستانیوں کے لئے قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ ...

... کو منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

دارالحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا جلسہ

الہ آباد کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا

دہلی ۲۳ دسمبر - آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا شاندار جلسہ ...

مزدوروں کو پانی دینے سے انکار

میونسپلٹی نئی دہلی کا حکم

دہلی ۲۳ دسمبر - نئی دہلی میونسپل کمیٹی اس سے قبل اُن بارہ ہزار مزدوروں کو زمین خالی کرنے کا نوٹس دے چکی ہے جو بیرونی تکیہ در سنہری باغ کے قریب آباد ہیں۔ ...

نئی دہلی میں پولیس کا چھاپہ

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

رفاہ عام کیلئے دہلی میں ایک جدید مطب کا اجراء

دہلی میں پنجاب آرڈیننس کا نفاذ

کلکتہ میں رجعت پسندوں کا اجتماع

اسلامیان ہند کو فریب دینے کی مکروہ چال

دہلی بازار کا تازہ نرخ

دہلی میں آل انڈیا سودیشی نمائش

ڈپٹی کمشنر کی کرسی پر کانگریسی رضاکار

"دستخط کرنے کے لئے میرے پاس کاغذات لاؤ"

پولیس کی جماعت پر جواریوں کا حملہ

انسپکٹر نے گولی چلا دی

جلال آباد کی دوبارہ تعمیر

برما کو ہندوستان سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا

برما کونسل میں قوم پروروں کی فتح

وزیر ہند - وزیر اعظم اور وائسرائے کے نام تار!

وزیر اعظم کو تار

مرکزی ذمہ داری کے بغیر صوبجاتی ذمہ داری فضول ہے

جدید دستور کو کامیاب بنانے کے لئے کانگریس سے تبادلہ خیال

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی

ملزمین کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا

امریکہ میں پھر شراب کا دور

جرمنی میں ۱۰ ہزار عورتوں اور بچوں کی رہائی

فرنٹیر میل پر بم پھینکنے کا مقدمہ

سشن جج نے تمام ملزموں کو رہا کر دیا

ہائی اسکول میں بم پھٹ گیا

مجسٹریٹ چاٹگام کے جدید نوٹس

تشدد پسندوں کے استیصال کا عزم

اتحاد کانفرنس ضرور کامیاب ہوگی

کامیابی کے بعد ہندوستان کی آزادی کا فیصلہ کیا جائیگا

حکومت ہندوستان کو سنہری پنجرے میں بند کرنا چاہتی ہے

الہ آباد ۲۴ دسمبر - آج اتحاد کانفرنس کا اجلاس ۸ بجے شروع ہوا اور مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریک پر پنڈت مدن موہن مالویہ جلسہ کے صدر منتخب ہوئے۔ ...

اتحاد کانفرنس میں سندھ کا مسئلہ بھی حل ہوگیا

جمعیۃ علماء ہند کے پرسنل لاء پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر

مخلوط انتخاب اور فوج کے مسائل پر غور و خوض

صاحب صدر کی تقریر

کرپان رکھنے کا مطالبہ

ہندوستانی عیسائیوں کا مطالبہ

فوج کے مسئلہ پر فارمولا

تجربہ کا دور

مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریر

جمعیۃ علماء ہند اور پرسنل لاء

مخلوط انتخاب کی تجویز

جمعیۃ علماء کانپور کا کوئی وجود نہیں ہے

جمعیۃ کی ساری کائنات ملا شیر کوٹی ہے

کانپور کے ممتاز مسلمانوں کا اہم بیان

مسلم لیگ کی رجعت پسندی کا دوسرا مظاہرہ

تصفیہ الہ آباد کے خلاف غوغا آرائی

صوبجاتی مسلم لیگوں کو انتباہ

ہم ہندوستانیوں کے مطالبہ کو ٹھکرا نہیں سکتے

حکومت کا موجودہ نظام پرانا ہوچکا ہے

لندن میں سابق چیف کمشنر دہلی کی تقریر

حکومت کا موجودہ نظام

لاہور اور امرتسر میں خانہ تلاشیاں

متعدد اشخاص پر نوٹسوں کی تعمیل

جمعیۃ علماء سہارنپور کا جلسہ

اسلاف کی بلندی اور اپنی پستی کا موازنہ

آرڈیننس ایکٹ پر وائسرائے کی منظوری

تخت طاؤس کے جواہرات کی فروخت

شاہ ایران کی مالی مشکلات

۱۰ ہزار چینی باغیوں کی شکست

دشمنان اتحاد کی شرمناک حرکتیں

مسٹر وحید الدین سکرٹری مسلم یوتھ لیگ کا بیان

جب سے کہ اتحاد کانفرنس الہ آباد کی تائید مسلمانوں کی تمام جماعتوں کی طرف سے کی گئی ہے بعض افراد نے جن کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ امت مرحومہ میں فتنۂ افتراق برپا رہے اپنی گذشتہ روایات کے مطابق اپنے جدید مسلمانوں کی بھی غداری شروع کر دی ہے اور ہر جماعت کو اخباری پروپیگنڈا سے متفرق و منتشر کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ مسٹر وحید الدین بی۔ اے جنرل سکرٹری مسلم یوتھ لیگ کا یہی قصور ہے کہ انہوں نے اور ان کی جماعت نے اتحاد کانفرنس کی حمایت کی ہے اس لئے منظہر الدین اپنے اخبار میں فرضی ناموں سے ان کے خلاف اپنی شرافت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور غلط بیانیوں سے کام لے کر حسب عادت جھوٹے پروپیگنڈا میں مصروف ہیں۔ اگرچہ باخبر حضرات کے لئے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے جن حضرات کو اس ذہنیت کا جدید تجربہ ہوا ہے وہ اس سے بہت کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم مسٹر وحید الدین بی۔ اے کا حسب ذیل بیان شائع کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ان شرمناک حرکات کو بغور دیکھیں اور ایک رائے قائم کریں۔

"کچھ عرصہ سے الامان اور دیگر رجعت پسند اخبارات میں مسلم نوجوانوں کی جماعت کے درمیان تفرقہ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے ...

اسلامی بازار

اتحاد کانفرنس الہ آباد کی پرزور تائید

دہلی میں مشاعرہ

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھایئے

مقویات سراج عالم

وید شاستری حکیم نگر کا ٹھیاواڑ

دنیا میں سب سے بہتر ماء اللحم صرف ہمدرد دواخانہ دہلی کا

عرق ماء اللحم (رجسٹرڈ) بہ نسخۂ خاص دو آتشہ

مفصل خواص و ہدایات ترکیب استعمال کا رسالہ مفت دواخانہ ہمدرد دہلی سے حاصل کیجئے۔

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

آسمانی خبریں

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

پبلک آرٹ پریس بیرون بھاٹی دروازہ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں میں

اپنی زندگی برباد نہ کرو

باقیات الصالحات

جو شخص کوئی خیر جاریہ چھوڑ جاتا ہے اس کے اعمال اس کے بعد بھی دیتے ہیں اور لیس مرد بھی اس کی زندگی کا ثبوت دیتے ہیں۔ باقیات الصالحات کے تمام کاموں میں سب سے بہتر اعلیٰ وارفع آئندہ قوم کی تعمیر ہے ...

عزیزو! مسلمان یتیم اور مسکین بچے اور بچیاں ہی اسلامی عمارت کی اینٹیں اور وہ اینٹیں ہیں جن پر بنیاد قائم ہوتی ہے ...

کھلے رہیں گے کیونکہ ان درجات کا امتحان ہر مارچ کو ہوگا۔ یہ مدرسہ حضرت مولانا محمد مبارک حسین صاحب (شیخ الحدیث) ناظم مدرسہ کے اہتمام سے جامع مسجد میرٹھ میں جاری ہے۔

اسعد اللہ خاں قائمقام مہتمم مدرسہ

ناظم دار العلوم میرٹھ کا پروگرام!

... دسمبر کو میرٹھ سے روانہ ہوں گے ... انجمن اسلامیہ گورکھپور کے سالانہ جلسہ میں ... تک تقریر فرما کر علاقہ کلکتہ میں مقام ... تشریف لے جاویں گے وہاں سے ۵ یوم کلکتہ قیام فرما کر ۔ اور رمضان المبارک کو میرٹھ تشریف لے آئیں گے اب کوئی صاحب سفر خرچ یا تار روانہ کریں۔ بندہ بھی ہمراہ ہوگا۔

غلام محمد مدرس مدرسہ دار العلوم میرٹھ

بعض اخبارات کی مذموم روش

جمعیۃ العلماء کانپور میں جو اختلافی حالات رونما ہیں ان میں جو انداز طرز عمل یقیناً صحیح اور مناسب نہیں کہ وہ ہمارے خاندانی حالات و معاملات کو جنگ کر اختلاف خاندانی کو مزید ترقی دیں۔ سیاسی اختلافات میں یہ روش صحیح نہیں ہے۔ ہم کسی ایسے طرز عمل کو جس سے ہمارے خاندان کے ذاتی منافقات وسیع ہوں ہرگز پسند نہیں کر سکتے۔

خواجہ غلام نظام الدین قادری بدایونی

امتحان سالانہ مدرسہ غزنویہ امرتسر

مدرسہ اسلامیہ عربیہ میرٹھ کا سالانہ امتحان

گھر بیٹھے وید و حکیم بنجاؤ

بال جیون گھٹی

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یوپی

رعایتی اعلان

نصف قیمت

منیجر اسپیشلی اسٹور لاہور

شربت اکسیر

اگر زندگی عزیز ہے تو زندگی بیچانے

حب نعمت (رجسٹرڈ)

منیجر دواخانہ بقائی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دہلی

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کی صحیح اور حسنہ عمل کی دعوت اور نونہالان و نوجوانوں کو شائستہ و صحیح علم و ادب مذہب و حیات سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا متانت و سنجیدگی سے رد کرنا ہے قیمت سالانہ قسم دوم عہ نمونہ کا پرچہ ۵ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

منیجر رسالہ الجامعہ مونگیر

مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک جوابی خط بھیجئے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کروں گے محصولڈاک و پیکنگ اور اشتہارات کے خرچ کے لئے فی الحال ۸ کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر اب بھی اس روا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

پتہ

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

ایک آزمائی ہوا تیل روپے نصف تک صرف اس سے زیادہ عمر کے تیل میں پچاس برس کے نیچے کا بچا بال کالا پیدا ہو ... برس تک کالا نہ رہے تو دو نا دام واپس

پتہ

بال کالا اسٹورس پوسٹ کنسی سمری دور بھنگہ

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکر بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت پیش کی جارہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کا ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلاکر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۴۰۰ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے۔ اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بناء پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے مسلمان گھرانوں میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو تھوک خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں غرض کہ زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

الملتمس

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رح حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اور اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد للعہ قسم دوم حنا شدہ بلا جلد عا علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشیں اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا قاعدہ
۴	۲	۱	۱

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۴

ابدی نجات آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی